

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۳۰	ذکر سلطان محمد شاه بن فیروز شاه -	۱۰۷	ذکر مقتول شدن سلطان رشید در جوع سلطنت به
۱۳۱	ذکر سلطان ملار الدین محمد شاه عرفه تایلون خان -	۱۰۸	معز الدین بهرام شاه -
۱۳۲	ذکر سلطان ناصر الدین محمود شاه برادر سلطان ملار الدین محمد شاه -	۱۰۹	ذکر بی و وزیرین نظام الملک و مقتول شدن بهرام شاه
۱۳۳	ذکر سلطنت ریات علی خضر خان بن ملک سلیمان -	۱۱۰	و حکامات یافتن نظام الملک و رجوع سلطنت سلطان
۱۳۴	ذکر سلطان ملار الدین بن سلطان محمد شاه بن سلطان مبارک	۱۱۱	ملار الدین -
۱۳۵	بن ریات علی خضر خان -	۱۱۲	ذکر رجوع سلطنت سلطان ناصر الدین بن سلطان
۱۳۶	ذکر سلطان بملول افغان لودی -	۱۱۳	شمس الدین آتش -
۱۳۷	ذکر سلطان سکندر لودی پسر سلطان بملول -	۱۱۴	ذکر سلطان ناصر الدین -
۱۳۸	ذکر سلاطین شریقه -	۱۱۵	ذکر رجوع سلطنت سلطان غیاث الدین بلبن -
۱۳۹	ذکر سلطان مبارک تبتا علی خان اشرقی خواجه در خطاب	۱۱۶	ذکر حلت سلطان غیاث الدین بلبن در جوع سلطنت
۱۴۰	خواجه جهان -	۱۱۷	بمصر الدین کیتیا و بنیره او -
۱۴۱	ذکر سلطان ابراهیم شرقی بن مبارک شاه شرقی و غیره -	۱۱۸	ذکر رجوع سلطنت سلطان جلال الدین فیروز خلیج و تفتاح
۱۴۲	ذکر سلطان ابراهیم بن سلطان سکندر لودی -	۱۱۹	یا و شاهن از اتباع نورمان -
۱۴۳	ذکر سلطنت ناصر الدین محمد بایر پادشاه سر چشمه سلاطین	۱۲۰	ذکر مقتول شدن سلطان جلال الدین قلی بی برکت سلطان
۱۴۴	چنائی هندوستان و محلی از دزاسه او -	۱۲۱	علاء الدین بکر و حمله آن کا فر نعمت تاق شناس به سبک
۱۴۵	ذکر سلاطین عثمان و شیخ یوسف که بحسب قسمت	۱۲۲	ذکر رجوع سلطنت سلطان ملار الدین قلی برادر زاده و دانا
۱۴۶	سلطنت رسید -	۱۲۳	سلطان جلال الدین -
۱۴۷	ذکر سلطان قطب الدین انگاه -	۱۲۴	ذکر حلت سلطان علاء الدین و رجوع سلطنت بشما بایک
۱۴۸	ذکر سلطان حسین بن سلطان انگاه -	۱۲۵	پسر اصغر او -
۱۴۹	ذکر سلطان محمود -	۱۲۶	ذکر رجوع سلطنت سلطان قطب الدین مبارک شاه برادر
۱۵۰	ذکر سلطان حسین بن سلطان محمود -	۱۲۷	سلطان شهاب الدین -
۱۵۱	ذکر احوال نصیر الدین محمد تایلون پادشاه بن ناصر الدین محمد	۱۲۸	ذکر رجوع سلطنت بخردان حرام ترک الملقب بسلطان
۱۵۲	بایر پادشاه باجمان -	۱۲۹	ناصر الدین -
۱۵۳	ذکر شیر شاه نامش فرید خان سورانا و لوس افغانه -	۱۳۰	ذکر سلطان غیاث الدین غازی الملک -
۱۵۴	ذکر اسلام شاه پسر شیر شاه که معروف بسلیم شاه است -	۱۳۱	ذکر سلطان محمود شاه افغان خان عرفه فیروز الدین جزا -
۱۵۵	ذکر فیروز شاه بن اسلام شاه بن میر شاه -	۱۳۲	ذکر سلطان فیروز شاه پسر عمر سلطان محمد تغلق -
۱۵۶	ذکر سلطان محمد عادل شاه معروف ببادزخان برادر زن	۱۳۳	ذکر سلطان غیاث الدین تغلق -
۱۵۷	اسلام شاه -	۱۳۴	ذکر ابو بکر سلطان برادر سلطان غیاث الدین -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۶	آخر یعنی شاہ جهان بادشاہ۔	۱۸۶	ذکر آمدن ہمایون بادشاہ بمبئی چند وستان و ظفر یافتن
۱۸۷	دربیان مجائب سورج کہ در زمان اکبر پو توغ آمدہ۔	۱۸۷	بر افغانہ و دولت نمودن ازین جهان۔
۱۸۸	دربیان تغیر ولایت چٹہ ونگالہ۔	۱۸۸	ذکر ابو الفتح بلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن ہمایون و شہ
۱۸۹	دربیان بنی محمد کلیم میرزا برادر محمد اکبر بادشاہ۔	۱۸۹	ذکر ابو الفتح بلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن ہمایون بادشاہ
۱۹۰	ذکر در بیان کشتہ شدن راجہ سیرل۔	۱۹۰	دربیان آمدن بیہون بقال بقصد کار اکبر و دستگیر گردیدن
۱۹۱	ذکر در بیان رسیدن میرزا سلیمان والی بدخشان و چٹو	۱۹۱	او و بقول رسیدن۔
۱۹۲	پرنور و تفرقہ بدخشان۔	۱۹۲	دربیان فتح مانگوت و اخراج سلطان کندہ و قطع
۱۹۳	دربیان تغیر ولایت کشمیر۔	۱۹۳	سرتتہ افغانان۔
۱۹۴	ذکر سلاطین کشمیر۔	۱۹۴	دربیان بے اعتدالہای ہریان و انجام عمر و قبائل
۱۹۵	ذکر شہت اکبر بادشاہ کشمیر۔	۱۹۵	دربیان تغیر ولایت مالوہ۔
۱۹۶	ذکر در بیان حال راجہ توڈیل و دولت او۔	۱۹۶	ذکر احوال سلاطین مالوہ۔
۱۹۷	شہت موکب مقدس تربتہ دوم بک کشمیر۔	۱۹۷	دربیان تغیر ولایت گجرات۔
۱۹۸	شہت موکب والا کشمیر تربتہ سوم۔	۱۹۸	دربیان رسیدن رستم تیراکر بادشاہ۔
۱۹۹	ذکر در بیان تغیر ولایت اڑیسہ۔	۱۹۹	دربیان کشتہ شدن شاہ ابو المعالی۔
۲۰۰	ذکر در بیان تغیر خندہ مار۔	۲۰۰	دربیان تغیر ولایت کرکہ از گوندہ و لہ گویندہ۔
۲۰۱	دربیان تغیر ولایت شمشہ و آمدن میرزا اجانی بیگ۔	۲۰۱	دربیان تعمیر قلعہ اکبر آباد۔
۲۰۲	ذکر تغیر بہکر۔	۲۰۲	دربیان قتل علی قلی خان و بہادر خان۔
۲۰۳	دربیان جشن نوروز و شروع ضابطہ آیین حجرات	۲۰۳	ذکر در بیان شورش ہریان و تادیب و تخریب انہا و تغیر
۲۰۴	دیوان عام باہتمام ادا۔	۲۰۴	ولایت ہجرات۔
۲۰۵	دربیان حلیت میان تاج سین و مولانا عرفی شیراز سے و	۲۰۵	ذکر سلاطین ہجرات۔
۲۰۶	شیخ ابو الفتح فیضی۔	۲۰۶	دربیان روزہ شدن خان غلام بکر معنیہ۔
۲۰۷	ذکر در بیان رسیدن برہان الملک بدرگاہ و لاہور و حلیت	۲۰۷	ذکر در بیان تغیر قلعہ جتیرہ۔
۲۰۸	شدن ملک باوہای ہم دکن۔	۲۰۸	ذکر در بیان موافق کردن جزیرہ و طریقہ صلح کل در زمین در
۲۰۹	ذکر شہت موکب مقدس از لاہور بکاتب دکن۔	۲۰۹	مملکت چند وستان و اختراع دین آہی۔
۲۱۰	ذکر در بیان تغیر امیر و ولایت جندکر۔	۲۱۰	ذکر در بیان دختر گرفتن اکبر از راجہ مای ہندوستان۔
۲۱۱	ذکر سلاطین سالی دکن۔	۲۱۱	ذکر ولادت شاہزادہ سلیم یعنی جہانگیر بادشاہ و فتنہ اکبر
۲۱۲	ذکر در بیان کشتہ شدن شیخ ابو الفضل و شہنشاہی خاطر اکبر	۲۱۲	امیر باقیانہ نذر۔
۲۱۳	ازین عمر۔	۲۱۳	ذکر از دواغ شاہزادہ سلیم با صبیہ مودہ راجہ و ولادت سلطان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۲۲	قاضی حمید الدین ناگورے -	۲۰۹	ذکر در بیان فی شاہزادہ سلیم پسر بزرگ اکبر -
"	شیخ حمید الدین سوانی ناگورے -	۲۱۰	ذکر در بیان علت شاہزادہ دانیال در دکن -
"	شیخ نجیب الدین تنوکی -	"	ذکر در بیان علت اکبر بادشاہ -
"	شیخ بدر الدین -	"	ذکر احوال موتس الدین و شیخ ابو الفضل ببارت او کہ خود
۲۲۳	مولانا بدر الدین اسحق -	۲۱۱	در بیان کتاب آئین اکبری نوشتہ -
"	شیخ نصیر الدین چراغ دہلی -	۲۱۲	ذکر نسبت -
"	شیخ شرف الدین بانی تپی -	۲۱۳	ذکر قاضی -
"	شیخ احمد نرواہ -	۲۲۶	اولیاء ہند -
"	سید جلال -	"	در ہندوستان چارہ سلسلہ بزرگ اندو از چارہ خانوادہ
"	شیخ شرف نیرے -	۲۲۷	نامنہ و از ان دوازہ جزیفوریان و جنید یان مذکور فی -
"	شیخ جمال النورے -	۲۲۹	قادرے -
۲۲۴	شاہ ہار -	"	لیوے -
"	شیخ نور قطب عالم -	"	نقشبندے -
"	بابا اسحق مغربے -	۲۳۰	بابا رتن -
"	شیخ احمد کتو -	"	خواجہ معین الدین حسن -
"	شیخ صدر الدین -	"	شیخ علی غزنوی جوہرے -
"	شیخ علاؤ الدین محمد -	"	شیخ حسن بنجانی -
"	سید محمد گیسو دراز -	"	شیخ بہاد الدین زکریا -
۲۲۵	قطب عالم -	"	خواجہ قطب الدین بختیار کاکی -
"	شاہ عالم -	۲۳۱	شیخ فرید الدین گنج شکر -
"	شیخ قطب الدین -	"	شیخ صدر الدین عارف -
"	شیخ علی پرو -	"	شیخ نظام الدین اولیاء -
"	سید محمد جون پوری -	"	شیخ رکن الدین -
"	قاضی خان -	"	شیخ جلال الدین تبریزے -
"	امیر سید علی قوم -	۲۳۲	شیخ موسیٰ بدین -
"	قاضی محمود -	"	خواجہ گرگ -
۲۳۶	شیخ محمد مودود لارے -	"	شیخ نظام الدین ابوالموید -
"	شیخ حاجی عبدالوہاب بخارے -	"	شیخ نجیب الدین محمد -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۵۳	در بیان ولایت جہانگیر پادشاہ بنیالم بقاء۔	۲۳۶	شیخ عبد الرزاق۔
	در کسب و کسالت ابو الخضر شہر باب الدین محمد شاہ جہان پادشاہ۔	"	شیخ عبدالقدوس۔
۲۵۴	مناجرت ثانی۔	"	سید ابراہیم۔
۲۵۶	احوال سال دوم مطابق سنہ ہزار و سی و نہت ہجری۔	"	شیخ امان۔
۲۵۷	احوال سال سوم مطابق سنہ ہزار و چل ہجری۔	"	شیخ اجمال۔
۲۵۸	احوال سال چہارم مطابق سنہ ہزار و چل ہجری۔	"	خضر۔
۲۶۰	احوال سال پنجم مطابق سنہ ہزار و چل و یک ہجری۔	۲۳۷	الیاس۔
۲۶۱	احوال سال ششم مطابق سنہ ہزار و چل و دو ہجری۔	"	ذکر ابو الخضر نور الدین محمد جہانگیر پادشاہ۔
۲۶۲	احوال سال ہفتم مطابق سنہ ہزار و چل و سہ ہجری۔	"	ذکر در بیان یعنی شاہزادہ سلطان خروخلت بزرگ و دیگر۔
۲۶۳	احوال سال ہشتم۔	"	شدن بعد از جنگ۔
۲۶۴	احوال سال نهم مطابق سنہ ہزار و چل و پنج ہجری۔	۲۳۹	توجہ موکب والا سیر کابل و سواخ آجما۔
۲۶۵	نقل عنوان فرمان بنام قلعہ الملک۔	"	ذکر در بیان در آمدن نور جہان بیگم زوجہ شیر افغان خان۔
"	نقل عنوان محمد نامہ کہ بعد از خان ارباب یافت۔	"	بحرم سرا کے شادی۔
"	احوال سال دہم مطابق سنہ ہزار و چل و شش ہجری۔	۲۴۱	ذکر در بیان باز آمدن خان عالم از ایلیچی گری ایران۔
۲۶۶	احوال سال یازدہم مطابق سنہ ہزار و چل و ہفت ہجری۔	"	ذکر کشف موکب جہانگیر سیر و نکال احمد آباد بکرات۔
۲۶۸	احوال سال دوازدہم مطابق سنہ ہزار و چل و ہشت ہجری۔	"	ذکر ولادت شاہزادہ محمد اورنگ زیب و لہ شاہزادہ نور۔
"	احوال سال سیزدہم مطابق سنہ ہزار و چل و نهم ہجری۔	"	مشہور شاہ جہان۔
۲۶۹	احوال سال چہار دہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ ہجری۔	"	ذکر در بیان مقرر شدن شہادہ و پادہ و در شان در شاہراہ۔
۲۷۰	احوال سال پانزدہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و یکم ہجری۔	"	و عمارات جہانگیر آباد در لاہور۔
۲۷۱	احوال سال شانزدہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و دو ہجری۔	۲۴۲	ذکر در بیان احوال تنباکو دین و دو کشیدن آن۔
"	احوال سال ہجدهم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و سوم ہجری۔	"	ذکر در بیان بعضی از مدارج سواخ۔
۲۷۲	احوال سال نوزدہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و چہارم ہجری۔	"	ذکر در بیان سیدین بزرگوار بنگالہ بحضور و تماشاخانہ نوع۔
۲۷۳	احوال سال بیستم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و پنج ہجری۔	۲۴۳	باز بیاہے خیرت افزا۔
۲۷۵	احوال سال ہجدهم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و شش ہجری۔	۲۴۶	ذکر در بیان فتح کراکڑہ کہ مقدمہ فتح کراکڑہ و فتح کراکڑہ۔
۲۷۶	احوال سال بیست و یکم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و ہفت ہجری۔	"	ذکر در بیان کشف موکب والا سیر کراکڑہ و کیشیر و لہ۔
۲۷۷	احوال سال بیست و دوم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و ہشت ہجری۔	۲۴۷	ذکر در بیان یعنی شاہزادہ شاہ جہان۔
۲۷۸	احوال سال بیست و سوم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و نهم ہجری۔	"	ذکر رسیدن ہمایہ خان و حضور و مسدود گشتی گردیدن۔
۲۸۰	احوال سال بیست و چہارم مطابق سنہ ہزار و نہت ہجری۔	۲۵۰	و کشف خان و عقیدہ کردن۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۱۶	ذکر معاودت عالمگیر از اسامی ملک بستی تقریفاً خلافت اکبر آباد۔	۲۸۱	احوال سال بستی و نیم مطابق سنہ ہزار و شصت و یک ہجری
۳۱۸	ذکر ملکیدن عالمگیر با دار شکوہ مرتبہ ثانی و نظریافتن بقدر بر آسمانی۔	۲۸۲	احوال سال بستی و نیم مطابق سنہ ہزار و شصت و دو ہجری
۳۲۲	ذکر سید بلوچس ثانی۔	۲۸۳	احوال سال بستی و نیم مطابق سنہ ہزار و شصت و دو ہجری
۳۲۴	ذکر سنگیر شدن دار شکوہ کشتہ گشتن آن ماجری بجا رہ سر اسرا اندود۔	۲۸۴	احوال سال سی و یک مطابق سنہ ہزار و شصت و پنج ہجری
۳۲۶	ذکر رفتن شاہزادہ محمد سلطان نزد خجلیع۔	۲۸۵	احوال سال سی و یک مطابق سنہ ہزار و شصت و پنج ہجری
۳۲۸	ذکر کشتن سلطان محمد شاہزادہ بشکر گاہ معلّم فاشخانان۔	۲۸۶	ذکر پختہ از مجاہد زبان شاد جهان و عالمگیر۔
۳۳۰	ذکر کشتن سلطان محمد شاہ بشکر گاہ معلّم فاشخانان۔	۲۹۱	ذکر شصت عالم گیر اورنگ زیب از دکن۔
۳۳۲	ذکر دگر اجرت لشکر دما گاہ سرد۔		ذکر مبارکہ اورنگ زیب بار اوجہ جہوت و نظریافتن بجائیہ از قدرتیر۔
۳۳۵	ذکر ورود بودوق بیگ خبر شاد عباس ثانی۔	۲۹۲	ذکر احوال دار شکوہ و شاد جهان۔
۳۳۸	ذکر سیر آمدن دار شکوہ و مذکور شد آن سر اسرا اندود چنانچہ قبل ازین ہم مذکور شد۔	۲۹۸	ذکر مبارکہ دار شکوہ با اورنگ زیب و نہایت یافتن افتخار قسمت و مصیب۔
۳۳۸	صورۃ خط۔	۳۰۳	ذکر کشتہ از حال دار شکوہ خوران آل۔
۳۳۹	ذکر مجملے از رحیل عالم گیسہ کلاہ تغیر جیسہ رآباد و بیجا پور نمود۔	۳۰۶	ذکر شصت عالم گیر بطون شاہ جهان آباد و سورتیکہ دین سفر و ست درود۔
۳۴۲	ذکر مجملے از قانع جنگ حیدر آباد و لشکر کشیدن عالمگیر بر سلطان ابوالحسن پادشاہ آنجھا بمحض فساد۔	۳۰۹	ذکر سیر شدن مراد بخش حسن میر و وزیر عالمگیر۔
۳۴۵	ذکر شصت عالمگیر خبر حیدر آباد و نام بنادون در لکھنادر۔	۳۱۰	جلوس عالمگیر بار اول بر تخت سلطنت ببارداریت شہت ذکر معاودت عالمگیر در شہان شاہ جهان آباد بنا بر فتنہ شجاع و بر پختہ از سواح آن زمان۔
۳۴۸	ذکر مفتوح شدن قلعہ گلکنڈہ و پایان احوال سلطان ابوالحسن خدا بندہ۔	۳۱۱	ذکر تیرہ ہفت عالمگیر بار ایات ظفر شجاع بقصد زود شایع قبلا خوشب خجلیع۔
۳۶۶			ذکر فرو بجہ کہ بر کردی شجاع میر و صفت شکن خان در کتاب دار شکوہ متعین نمود۔

فهرست جلد دوم سیرالکلب

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۸۹	ذکر ملوس فرخ سیر تخت سلطنت و نهضت نمودن از علم آباد و اتفاق حسین علی خان بهادر و برت آمدن خزانگی کماله از تائید مازندران	۳۸۵	ذکر ملت محمد محی الدین و رنگ زیب مالگیر بادشاہ ملوس اولادش بر سر سلطنت و مقتول شدن محمد اعظم شاه مغفور و محمد کام بخش و رنگ و قرار یافتن سلطنت بر عظم خلف اکبر محمد اورنگ زیب -
"	ذکر رسیدن عبد الفتار که در پی - الله آباد با مغلزالدین و شکست یافتن او از دست برادران عبداله خان و قتل خداوند آسمان و زمین -	"	ذکر آمدن افغان شاه بهار دوسه پادشاه و ملوس نمودن بر تخت سلطنت -
۳۹۰	ذکر آمدن سلطان اعزالدین با فوج بسیار و غائب و خاسر گشتن بقدرت کماله که در گار -	۳۸۶	ذکر نهضت نمودن محمد اعظم شاه از موبه کابل و ملوس نمودن بر تخت سلطنت در آستانه راه و سوختن دیگر که درین زمین روسته داد -
۳۹۱	ذکر کوچ نمودن معزالدین مع ذوالفقار خان و کوچ نمودن خان و جمیع ارکان باو شاهسی و رسیدن باکبر آباد و سواد نمی که درین عمر هر روسته داد -	۳۸۷	ذکر نهضت نمودن محمد اعظم شاه از دکن بمقایله بهادر شاه چهارم و دربار در میدان جابو -
۳۹۲	ذکر جنگ نمودن سادات و فرخ سیر با معزالدین و فوجش بنائید حکم کماکین -	۳۸۸	ذکر استقلال یافتن سلطنت بهادر شاه و نازعت با کام بخش کشته شدن او -
۳۹۳	ذکر افتاد ارباب فتن فرخ سیر بر سلطنت و فرستادن عبداله خان به چند ولایت دار اقلان و قلعه مبارک که دولت خانه باو شاه سیست و ملازمت امداد و رفقا بعضی از آنها بهمدار جلیا -	۳۸۹	ذکر ارتقا سید خان به مرتبه و کالت مطلق و تقوین شدن و نذرت بهجت محمد خان خانان و بعضی سوادخ ایام سلطنت بهادر شاه -
۳۹۴	ذکر ملازمت جمیع الدوله ذوالفقار خان با فرخ سیر و انقراض یافتن عمر و دولت ذوالفقار خان و بقیتش و غنای قدر -	۳۹۰	ذکر ملت بهادر شاه از دارالخ و غنای عالم بقا و مقابله هر چه بر پیش با بهادر و نظر یافتن محمد معزالدین جهاندار شاه بر سر برادر و بعضی سوادخ ایام دولت او -
۳۹۵	ذکر شروع نازعت در میان فرخ سیر و سادات و فرستادن بهادر شاه حسین علی خان برای نادیب راجه ریت سنگه بنجر و تمیسات -	۳۹۱	ذکر استقلال یافتن معزالدین بر سلطنت و بعضی سوادخ ایام دولت او و انقلاب طالعش بانو که زینت -
۳۹۶	ذکر انزلیش ملازمت و مشاجرات میان فرخ سیر و سادات -	۳۹۲	ذکر خروج نمودن محمد فرخ سیر عظیم الشان با مختصن علی خان و نظر یافتن در میدان و کد معزالدین بقدرت خداوند آسمان و زمین -
	ذکر حدوث فتنه عظیم میان مسلم و هندو در بلده احمد آباد	۳۹۳	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۹۸	ذکر قتل عدالت افزا متضمن بعضے از اوصاف امیر الامرا -	۲۹۸	ہجرات بنابر عدم تہین داؤد خان افغان -
۲۹۹	ذکر نہضت نمودن امیر الامرا حسین علی خان بہادر از دکن بشاہ جهان آباد و روسے دکن از حوادث و فتن -	۲۹۹	ذکر شادی کتخانی فرخ سیر بارانی -
۳۰۰	ذکر آمدن حسین علی خان بہلازست فرخ سیر و قید شدن پادشاہ حکم قضا و قدر و انتشار یافتن حوادث و فتن بفرمان خداوند ذوالجلال -	۳۰۰	ذکر مناقشہ کہ شیخ عبد الصمد لسانی را با خواجہ محمد جعفر روسے داد -
۳۰۱	ذکر اسیر شدن فرخ سیر و کوبیدہ صفات و جلوس نمودن شمس الدین ابوالبرکات رفیع الدرجات -	۳۰۱	ذکر خضر یافتن عبد الصمد خان بر بند مقتدر اسے فرقة سلیمان و محل احوال آن فرقة و مقتدر امان ایشان -
۳۰۲	ذکر جلوس شمس الدین ابوالبرکات رفیع الدرجات بر سر سلطنت -	۳۰۲	ذکر نہضت نمودن امیر الامرا حسین علی خان بہادر بدکن و نظیر یافتن بردار خان پشی و رد نمودن بگیر حوادث و فتن -
۳۰۳	ذکر مردن فرخ سیر و تخت بر بستن اوزین سہری و ذکر صورت بجای آمدن شہنشاہ میر محمد خجستہ و خروج خوائے الاول از دکن و تہا پروردگان صاحبقران ثانی شاہ جهان آباد شاہ داؤد بدر شمس رفیق سلطان مراد بخش بود و تاریخی متضمن احوال اکثر سلاطین ہند عموماً و خصوصاً پادشاہان تیموریہ نگاشتہ تا ابتدای محمد محمد شاہ بن جهان شاہ بن بہادر شاہ بحیثہ تحریر در آورده -	۳۰۳	ذکر نقل عجیب متضمن استقلال غریب -
۳۰۴	ذکر حلیت رفیع الدرجات و جلوس برادر رفیع الدرجات بر سر سلطنت و زودی در گذشتن ازین جهان و خروج نمودن نیکو سیر در اکبر آباد در چہین زمان -	۳۰۴	ذکر رفتن میر جملہ از مسمومہ عظیم آباد بسبب جبن و بے عقلی و هجوم آشوب اسے دیگر و شدت پذیر فتن نفاق با سادات از منہاجت فرخ سیر -
۳۰۵	ذکر جلوس ابوالفتح ناصر الدین محمد پادشاہ باقبال خلع علی زوال و خروج نمودن و بیجا راجہ جاہ و بطلان -	۳۰۵	ذکر حلیت امیر کبیر محمد اوزر حلیہ الملک اسد خان آصف الدولہ وزیر عالمگیر -
۳۰۶	ذکر متبعین شدن دلدار علی خان یا مانتہ راجہ سیم بہم ہوندی و حیدر علی خان تہادیب و اخراج	۳۰۶	ذکر افزایش منازعات فیما بین پادشاہ و سادات -
۳۰۷		۳۰۷	ذکر بر خیزش انا حوال امیر الامرا حسین علی خان بہادر کہ در دکن ساخت گشت و بہر سیدن حوافض فساد کہ بمرد تمام مملکت ہند وستان را فرو گرفتہ اقتدار سلاطین تیموریہ بالمرہ با و فدا رفت -
۳۰۸		۳۰۸	ذکر مصاحبت نمودن امیر الامرا با جماعہ عظیم بسبب برہکاری ارکان حضور و ہم رسیدن بسباب فتور -
۳۰۹		۳۰۹	ذکر اقتدار یافتن رکن الدولہ اعتقاد خان برانشاہ بنیاد دولت فرخ سیر کماقت او و دیگر ہوا خوانان نادان -
۳۱۰		۳۱۰	
۳۱۱		۳۱۱	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۴۳	پرفتن در تمام پذیرفتن شکوت و قوت سلطنت و کین خانہ از ان بابر سے۔	۴۲۳	گردہ رہا در اقلندہ آبادی و شتر طرد او۔
۴۴۴	ذکر رسیدن خبر مقتول شدن امیر الامرا بنیرت خان بہار و آمدن اولاد تامل بہر پادشاہ و بخت شدن بابا سے خود در زندگاہ۔	۴۲۴	ذکر رفتن زن چند باندہ آبادی و حسب اتماس گردہ بہار و فرو نشستن آفتاب آن دیار۔
۴۴۵	ذکر سواختی کہ بعد قتل امیر الامرا بہر ایمان آورد دود و ارتقا سے مدارج دولت امرائے خالص اللہ و ذکر رسیدن خبر قطب الملک و حوالہ او و سواخت مہرت از اسے جنگ عبداللہ خان بابا دشاہ و اختتام آن ہمہ دولت و اقتدار سادات یک نالگاہ۔	۴۲۵	ذکر برخاستن خبار فساد و بیان نظام الملک و سادات و ظهور آثار و اختتام عمر و قبایل قطب الملک و امیر الامرا ملکہ تمام نظام سلطنت و برصہ آمدن امرائے نقایا پیشہ کم جزات۔
۴۴۶	ذکر جلوس نمودن سلطان ابراہیم بر اسے چند روز۔	۴۲۶	ذکر رسیدن خبر فتح و ظفر عبد اللہ خان بر حسین خان خوشی از افتادہ مشہورہ قصور در صوبہ لاہور۔
۴۴۷	ذکر نصفت نمودن قطب الملک مع سلطان در حرم بار اوہ مقابلہ محمد شاہ از در اختلاف شاہ جہان آباد و سواختی کہ درین عرصہ روئے داد۔	۴۲۷	ذکر رسیدن نظام الملک در غزوہ دکن و مجبور نمودن از آب زہرا و بدست آوردن قلعہ اسیر و قلعہ برابور۔
۴۴۸	ذکر صفوت آرستن از جانبین و ہمہ تخمین مسکرت و بر تخمین سپاہ گردہ و جہا و مقابلہ قطب الملک با محمد شاہ با دشاہ و ظفر بابا محمد شاہ بر قطب الملک و اختتام زمان دولت و قبایل سادات و شروع سنسی پذیرفتن ارکان سلطنت خانہ از ان بابر سے با قضا سے تقدیرات۔	۴۲۸	ذکر افتادہ ملکہ علی خان بخشی امیر الامرا حسین علی خان با نظام الملک فتح جنگ و یادی قبایل تورانیان و کشتہ شدن دلاور علی خان۔
۴۴۹	ذکر حدوث حق کہ بعد سوال از وزیر گئے شعرا مال احوال امیر الامرا بر آمد۔	۴۲۹	ذکر مقابلہ نمودن عالم علی خان با نظام الملک در کمال دلاور سے و راہ آخرت پیروان با نہایت بہادری سے۔
۴۵۰	ذکر شروع اقتدار سلطنت محمد شاہ در قلعہ درجہ امر اسے دولت خواہ۔	۴۳۰	ذکر نصفت نمودن امیر الامرا بنیرت دکن و مخص شدن قطب الملک بطرف دار الخلافہ شاہ جہان آباد و جہاں ذکر پنجہ درین عرصہ روئے داد۔
۴۵۱	ذکر رسیدن بعضی امر اسے در کشور و سرافراز سے یا فتن بر غی از امر او و ہمہ بخت لالہ و غلامان فائز	۴۳۱	ذکر کشتہ شدن امیر الامرا حسین علی خان بہار و در راہ دکن از زور ویر و اقبال امر اسے کینہ کوشش

مصفحه	مضمون	مصفحه	مضمون
۴۵۶	مفتوح شدن شون قلعه جاپ - ذکر اشتغال حوال حیدر قلیخان و غالب شدن نظام الملک	۴۴۵	ذکر میر محمد حسین معز و نمودار نمودار احداث مذہب با طے که او شتر آخ نموده بود و فتنه ناکه درین مردم بر آنجینه با استقلال جماعتی پرداخت و دین خود بحسب جاه و
۴۵۷	بر حیدر قلی خان و حوال او با جمال - ذکر آرزوی نظام الملک از پادشاه بنا بر بعضی حرکات و تناقض طباع امر از نظام الملک و رجوع وزارت با اعتماد اهل دوله قمر الدین خان بسید محمد اسین خان و رفتن او بصوبه ماسه ممالک و کسین و تفصیل بعضی امرا و ارکان حضور -	۴۴۶	ریاست در باخت - ذکر اوقات و آداب علی که بنظر نواز قرار داده - ذکر ملاقات فرخ سیر با نمودار فتنه او یا فتنه بناسه استقلال آن مدبر -
"	ذکر شورانیدن امرای حضور مبارز خان صوبه دار بر مان پور در ابرار وقت جاه و کشته شدن مبارز خان بتقدیر خان مهرماه -	۴۴۸	ذکر اکراره نمودن محمد اسین خان تا دیب آن مفضل و مردم خان مرقوم ناگهان بتقدیر حق عزوجل و افتادن مردم در افتادن با قضا که گردش آسمان و نعمت شیطان -
۴۵۸	ذکر آمدن حیدر قلی خان از میر و امور شدن بخدیمت میر آقشی حضور -	"	ذکر رفتن نمودار ابو ابراهیم سیدین نزارع فیما بین اولاد او و دروچی با برادر خاستن پرده از روی کار ذکر شاه فخر پسر وسطی نمود و پایان احوال اولاد او اتباع آن بدنهاد -
۴۵۹	ذکر برکنجین آفت جاه و عوی خود حامد خان را تیر و غنا و و میاشدن از دینی و فساد -	۴۴۹	ذکر سفر نمودن محمد اسین خان ازین جهان و شدت مداو با اهل بیت پیغمبر آخر الزمان -
۴۶۰	ذکر متعین شدن سر بلند خان بتأدیب حامد خان و خلاصی نجم الدین علی خان برادر وزیریت یافتن حامد خان و هم رسیدن فتنه برگیان در مملکت هندوستان -	۴۵۰	ذکر مقرر شدن نیابت وزارت لبنایه امده خان و سوا آن زمان -
"	ذکر انحطاط درجات روشن الدوله و کوچی و شاه عبد الغفور و اخذ و جر و کرم در حضور از کشته مذکور و و مغرول شدن سر بلند خان از کجرات بسبب مصام الدوله و مشوب شدن ابدی سنگه و مقابل با هم دیگر و سعادوت سر بلند خان پشاه جهان آباد و قوی شدن هر چه از ضعف و سستی ابدی سنگه -	۴۵۱	ذکر شروع منازعت با راجه بیت سنگه را مشهور و بظهور رسیدن سستیها و موفور از امرای حضور -
۴۶۱	ذکر برکنجین آفت جاه و رسالت هر چه را تیر ممالک هندوستان و درست نشستن نقش مراد با تنها محاکات امرای زمان -	۴۵۲	ذکر قول مصبیه درم سرای شاهای و کشدانی ملکه زمانی و خضر فرخ سیر با محمد شاه -
۴۶۲	ذکر شیوع یافتن سرکشی از رعایا و ستاد و حادثه	۴۵۵	ذکر آمدن نظام الملک در حضور و امور شدن بوزارت و بعضی سواخ دیگر -
		"	ذکر کشته شدن فیض الله ناکه نائب سعادت خان بهادر در اکراره و قبیله یافتن صوبه اکبر آباد از سعادت خان و تولیس یافتن صوبه مذکور بر ابدی سنگه و هم چور امن و

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۴۴۶	بسا در امانت مصداق الدوله و نامتقن او نواح شاه جهان و ظهور خضراب امری مخور و قرار یافتن مصاحبه با آنها ذلت و خوارے -	۴۴۳	ما بر شدن محمد خان بخش از دست مرطبه و یونان در صوبه آذرباد -
۴۴۷	ذکر مقتول شدن شیخ الدین علی خان مرحوم بعد از اعتماد الدوله و قنات و عظیم الدوله خان شوم -	۴۴۴	ذکر آرمین پادشاه بطول اقرار و بر دست بطریق سیر شکار و از آنجا عبور نمودن دریا به بنابر است تنبیه مرطبه و معاودت فرمودن قرین عیش و سرست جمعیت سخت پیدار -
۴۴۸	ذکر راه یافتن مستی بسیار در بندر دست کامل و خنک نیرین و در نظام صوبه مذکور در مقام استیلا بطریق و ساک آن صوبه و افتتاح راه حادثه نادر شاه بمقامت امر او پادشاه و ورود و سفر اے ایران -	۴۴۵	ذکر خست نمودن پادشاه و مصداق الدوله مظفر خان بقتیه مرطبه و بعضی سواخ دیگر -
۴۴۹	ذکر جنگیدن ناصر خان با نادر شاه و مغلوب شدن یک نگاه و رسیدن نادر شاه بلاهور و مغلوب شدن کرکباخان و پیش آمدن نادر شاه و ملا تیکه او را با محمد شاه رویداد -	۴۴۶	ذکر سر بر آوردن از آذر و زمیندار و چکه کوزه و کشته شدن جان شاد خان بر دست او و بی غیرتی عظیم الدوله خان و آمر الدین خان درین خصوص و تنبیه یافتن او از دست برهان الملک -
۴۵۰	ذکر شغف نمودن محمد شاه از شاه جهان آبا و رسیدن بکران و ماجرای جنگ و جدال که در آن میدان با نادر شاه روے داد -	۴۴۷	ذکر محمل ذکر خرم الدوله برادر کشتن الدوله و غل او از صوبه عظیم آباد و اعتماد یافتن صوبه مذکور صوبه اے بنگاه -
۴۵۱	ذکر شغف نمودن محمد شاه از شاه جهان آبا و رسیدن بکران و ماجرای جنگ و جدال که در آن میدان با نادر شاه روے داد -	۴۴۸	ذکر محمل احوال خواجه الدوله و نادر جعفر خان ناظم بنگاله ما شعلی به -
۴۵۲	ذکر رسیدن برهان الملک در لشکر محمد شاه و اشتغال نادره حرب و جنگ بدو و ارا و و آهنگ -	۴۴۹	ذکر اعتماد یافتن صوبه عظیم آباد و صوبه بنگاله و رجوع شدن نظامش به باب جنگ و شروع خروج دولت آن نکره امر اے باز بنگ -
۴۵۳	ذکر سواستی که در هندوستان بعد از محبت نادر شاه بایران روے داد -	۴۵۰	ذکر متعین شدن امیر الامم مصداق الدوله و وزیر بنگ اعتماد الدوله با هم به تنبیه باجی و مرطبه و پایان احوال این هم -
۴۵۴	ذکر علت خجای الدوله صوبه دار بنگاله و ساز و ست مات جنگ نائب صوبه عظیم آباد و ملا الدوله سر از پیر خجای الدوله مذکور و حاصل نمودن مات جنگ حکم جنگیدن با سر خزانان مع سند صوبه بنگاله بنام خود و توسل نمودن الدوله آفرین خان بهادر -	۴۵۱	ذکر مصاف دادن برهان الملک با جماعت فقیه لشیر و نهایت نمودن آنها با کمال خوف و بیم و بیکار مصداق الدوله امیر الامم مقتضای احوال و طبع خیر مستقیم -
۴۵۵	ذکر دخل شدن مات جنگ بر شاه آباد بعد فتح و	۴۵۲	ذکر متعین شدن امیر الامم مصداق الدوله و وزیر بنگ اعتماد الدوله با هم به تنبیه باجی و مرطبه و پایان احوال این هم -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۰۷	ذکر رسیدن مرہٹہ بر سر مہابت جنگ و سوار خیمکہ درین ستیز دآیزرو سے داد۔	۴۹۴	نصرت توکلن یا فتن بر سبند دولت و حکومت - ذکر تسلط یا فتن مہابت جنگ بر صوبجات بنگالہ و عظیم آباد و اوریسہ و ارسال زر باغی شورش محضو ر مع اموال ضبطی خانہ سر فرازمان و مغوش لکشن ہندو بر فقارہ منافہ نامی مناصب و خطاب و دیگر خایات پادشاہی برای او در برادرانہ دہا و دیگر مشتبان و دودمان او۔
۵۱۳	ذکر اقامت نمودن بہا سکر نڈت سبہ سالار مرہٹہ در کٹوہ و تسلط یا فتن بر یوگلی کہ بندر عظیم بنگالہ و آباد معور از مال و تجارت بود۔	"	ذکر غریبا فتن مہابت جنگ بر مرشد قلی خان بعد جنگ گران و خجیدین صوبہ اوریسہ بر برادرزادہ خود مہام الدولہ صولت جنگ بہا در سعید محمد خان ذکر احوال ہیبت جنگ و صوبہ عظیم آباد و لواحق آن۔
۵۱۵	ذکر آمدن مہابت جنگ از مرشد آباد بغیر رزم بہا سکر نڈت و خجیدین با او بعد عبور از دریا و گریختنیدن او را تا اقصائے بلاد کنگا باطلکا و آمن رگوجی و بالاجی را و۔	۴۹۶	ذکر اسیر شدن صولت جنگ در دست باقر ملیخان خویش مرشد قلی خان بحسب تقدیر و در مستن مہابت جنگ بر سر باقر قلی خان و رہانیدن صولت جنگ از ان گرفتار سے بقدرت حکیم تقدیر۔
۵۱۷	ذکر ورود صفدر جنگ بعظیم آباد و معادلت او بصوبہ خود بعد چند روز بحکم حضور و اندیشہ و ورود بالاجی را و۔	۴۹۹	ذکر شست نمودن مہابت جنگ بطرف کنگا بعد تیاری فوج و آراستن سامان بارادہ استخلاص برادرزادہ خود صولت جنگ از دست باقر علی خان۔
۵۲۰	ذکر آرزوگی ہیبت جنگ و مہابت جنگ از رسید ہدایت علی خان و ولد راقم و آمدن بالاجی را و در نواح عظیم آباد و بہر رسیدن آشوب را با انقلاب در صوبہ مذکورہ و محفوظ ماندن شہر عظیم آباد بتائید از دسے و در ہست سرمدی و رسیدن بالاجی را و بمرشد آباد و ملاقات با مہابت جنگ و سوار خیمکہ کہ بعد از ملاقات او رو سے داد۔	۵۰۰	ذکر رفتن مہابت جنگ باخراج و استیصال جماعہ بہوچوریہ و ابتدا سے در در جماعہ مرہٹہ در مالک اوریسہ و بنگالہ و غیرہ و رسیدن بہا سکر نڈت با چل ہزار سوار و کئی فرستادہ رگوجی بہو سلا رگوجی ناگیور کلان و رسیدن فوج مذکور چون بلا سے ناگمان بر سر مہابت جنگ و سوار خیمکہ در دروب مرہٹہ رو سے نمود و تدارک ہا سے کہ مہابت جنگ فرمود۔
۵۲۲	ذکر ملاقات بالاجی را و با مہابت جنگ و اخراج رگوجی از مدد بنگالہ و معادلت بالاجی را و بیرکز دولتش۔	۵۰۲	ذکر آمدن ہیبت جنگ بعظیم آباد و انقطاع سر رشتہ جنگ فرمود۔
۵۲۴	ذکر آمدن ہیبت جنگ بعظیم آباد و انقطاع سر رشتہ	۵۰۵	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۴۳	دشیرخان داعت خان و سیسی خان و مرغنی خان و معاملہ رگوباراجہ دوپہہ رام دیبا یان جواب و سوال مہابت جنگ با او۔	۵۲۵	رفاعت والد ازوشان و دیگر سواران و کھروچ او ان رومدار۔
۵۴۵	ذکر آمدن رگوبی ہو سہ در کتاب و مقید گردیدن راجہ دوپہہ رام با قتل سائے گردش خاک و جنگیدن میر عبد الغزیز در قلعہ بارہ بھاسے بارگوبی پاس آید و و حق خاک۔	۵۲۶	ذکر خروج مصطفیٰ خان بہادر بر جنگ بترتیب عامے و مقتول شدن بھاسکر پندت با قتل مصطفیٰ خان و تقدیرات آسمی۔
۵۴۶	ذکر رفتن رگوبی بطن عظیم آباد و بر آبی استخوان مرغنی خان و بلند خان و غیرہ و فاختہ از کرسی کھو و رسیدن مہابت جنگ ہم براسے مقابلہ بارگوبیست عظیم آباد و معاودت از پنجاب شد آباد۔	۵۲۸	ذکر برہی مہبت فیما بین مہابت جنگ و مصطفیٰ خان بر آمدن مصطفیٰ خان از شد آباد و جنگیدن مصطفیٰ خان بہادر بر جنگ و عظیم آباد با احترام الدولہ زین الدین احمد خان بہادر مہبت جنگ و ظفر یافتن احترام الدولہ بر مصطفیٰ خان و سواٹیکہ دین ضمن روے داد۔
۵۴۸	ذکر از رگی عید اعلیٰ خان بہادر با مہبت جنگ در فتح قبائل و غارت با صلاح مہابت جنگ۔	۵۳۱	ذکر آمدن مہبت جنگ از سرکار تربت معلیم آباد و کشت نودن در میدان بارخ جعفر خان و جنگیدن با مصطفیٰ خان و ظفر یافتن بر بہرست از دشمنان۔
۵۴۹	ذکر رجوع بہادر بر رگوبی ہو سہ با مہابت جنگ کہ در میدان شرقی بحسب علی پور اتفاق افتاد۔	۵۳۲	ذکر رفتن مہابت جنگ بر شد آباد و توقیف نودن مہر بہادر در دوان و انقضای یافتن عمر و دولت مصطفیٰ خان در جنگ ثالث و اختصاص یافتن مہبت جنگ بفتح و ظفر تا سید از دشمنان۔
۵۵۱	ذکر ورود میر علی مہو کھسے بر شد آباد و شروع نقار و غارت میان مہابت جنگ و عطا الدولہ خان و خروج و انحطاط در مات میر محمد جعفر خان قریب بیم دنیا سے غصہ و تشیخ خان دسر در خان۔	۵۴۳	ذکر رسیدن مصطفیٰ خان در گرنہ پاس سرکار شاہ آباد و جنگیدن با احترام الدولہ بہادر مہبت جنگ تربت تالانہ در میدان حصہ کرشی و ظفر یافتن مہبت جنگ بر ان پٹاک قوی جنگ و بہر شدن راجہ دوپہہ رام در کتاب بہرست رگوبی ہو سہ و جنگیدن میر عبد الغزیز در قلعہ بارہ بھاسی۔
۵۵۵	ذکر خروج میر محمد جعفر خان بترتیب نیابت مہو کھسے کتاب و نزول از ان تربت با تگ زمانی با قتل سائے گردش خاک۔	۵۴۴	ذکر مہبت مہبت از نقاسے مصطفیٰ خان و مال احوال ذکر رسیدن خبر و شہادت از کشتہ شدن با احترام الدولہ
۵۵۹	ذکر کشتہ شدن مہبت جنگ و انتقال او ازین جوان تارک و تنگ۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۴۳	زناقت مولوت جنگ و رفتن ہمراہ اور نرسند آباد بعض سواخ دیگر کہ ہمدین خرمہ روسے داد۔	۵۴۳	بہا درمیت جنگ بہاوت جنگ و استمداد و نودوش جنگ افغانہ و آمدن بنعلیم آباد و خطر یافتن شہر نرسند
	ذکر تشار کردن سیف خان معین الدین و ملاقات نہایت جنگ درگندہ گولہ و نیزانی نیافتن و حلت سیف خان و معین شدن فوجدار سے پور شد از انتقال و بعد جنگ آمدن خوالدین حسین خان پسر سیف خان پسر شد آباد	۵۴۴	و میر حبیب وغیرہ معاندان بنائید از نرسند
	و ملاقات از بہاوت جنگ و انتقال دیوان خالصہ را سے رایان حسین را سے دماور شدن سپردن دت پیشکار بران کار۔	۵۴۵	ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ با شمشیر خان و سردار خان و میر حبیب و جمع مردم با کہ بہت مجموعہ کمتر از ہفتاد ہشتاد ہزار سوار و پیادہ نمودہ اند و خطر یافتن بران فوج انجوہ بعض تائید از دہ جبار۔
۵۴۴	ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ بطرف کنگا بنا بر تہیہ میر حبیب و بعضی ہر تہہ و ناغہ و از تراع نمودن قلعہ بارہ بجائی از دشت گامشگلان ہر تہہ و اگر دشمن خوالدین حسین خان از نرسند آباد و قصبہ پورنہ نمودن و رفتن از راہ نجات مولوت جنگ و توقف نمودن در اللہ و باز آمدن پسر شد آباد و مقید شدن دیافتن سپردن دت خطاب را سی رہیانی و خدمت دیوانی خالصہ با مالت و در قعات دیگر۔	۵۴۶	ذکر ملاقات آسمہ بیگم دختر نہایت جنگ مع اولاد با پدر و اولاد گھر۔
۵۴۵	ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ با شمشیر خان و مشون خواہن شدن آہنا بر عکس ملن و گمان۔	۵۴۷	ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ عیال و طفلان شمشیر خان و مشون خواہن شدن آہنا بر عکس ملن و گمان۔
	ذکر رفتن سپردن دت خطاب را سی رہیانی و خدمت دیوانی خالصہ با مالت و در قعات دیگر۔	۵۴۸	ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ عیال و طفلان شمشیر خان و مشون خواہن شدن آہنا بر عکس ملن و گمان۔
۵۴۶	ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ با شمشیر خان و مشون خواہن شدن آہنا بر عکس ملن و گمان۔	۵۴۹	ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ عیال و طفلان شمشیر خان و مشون خواہن شدن آہنا بر عکس ملن و گمان۔
۵۴۷	ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ با شمشیر خان و مشون خواہن شدن آہنا بر عکس ملن و گمان۔	۵۵۰	ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ عیال و طفلان شمشیر خان و مشون خواہن شدن آہنا بر عکس ملن و گمان۔
۵۴۸	ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ با شمشیر خان و مشون خواہن شدن آہنا بر عکس ملن و گمان۔	۵۵۱	ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ عیال و طفلان شمشیر خان و مشون خواہن شدن آہنا بر عکس ملن و گمان۔
۵۴۹	ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ با شمشیر خان و مشون خواہن شدن آہنا بر عکس ملن و گمان۔	۵۵۲	ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ عیال و طفلان شمشیر خان و مشون خواہن شدن آہنا بر عکس ملن و گمان۔
۵۵۰	ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ با شمشیر خان و مشون خواہن شدن آہنا بر عکس ملن و گمان۔		ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ عیال و طفلان شمشیر خان و مشون خواہن شدن آہنا بر عکس ملن و گمان۔
	ذکر رفتن نہایت جنگ بیدنی پور بارادہ خرمہ اج میر حبیب و دم تہہ از ان مکان بلکہ از نرسند و سونہ کنگا و کنگا و جہا ولی نمودن در میدانی پور و در اج اللہ و راہ الیہ سپردن زنگ نمودن و زنگ نمودن از ان مکان و بعد رفتن خوالدین حسین خان پسر سیف خان از قید پوسیہ سازش با ہر تہہ۔		ذکر زنگ نمودن نہایت جنگ عیال و طفلان شمشیر خان و مشون خواہن شدن آہنا بر عکس ملن و گمان۔

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۵۹۳	شهادت جنگ -		ذکر سبب افتراق سراج الدوله از نبات جنگ و رفتن او بنحیم آباد و مجادله او با جانکی رام نائب صوبه مذکور کشته شدن مهدی شاد خان منصور مسمم را رقم ستور -
۵۹۴	ذکر کشته شدن حسین قلیخان و حیدر علی خان نظام و سفاقت سراج الدوله از نادان -	۵۸۳	ذکر رسیدن سراج الدوله در نواح عظیم آباد و پیوستن مهدی شاد خان با او و جنگیدن با جانکی رام کشته شدن آن سید نامجو -
۵۹۶	ذکر کشته شدن ابراهیم از لاشه شهادت جنگ و انتقال او ازین غنا به تاریک و تنگ -	۵۸۵	ذکر رسیدن نبات جنگ در نواح عظیم آباد و ملاقات با سراج الدوله و دوام شدن شهر عظیم آباد و میسر شدن در گرفتن بمرشد آباد سراج الدوله -
۵۹۷	ذکر بعضی خصایل حمیده و اوصاف پسندیده آن مرحوم -	۵۸۸	ذکر استدعای میر حبیب و مرید صفا که نبات جنگ بشیر را قتلین صوبه کشک و قلیل وجهی از زر و بدترین نبات جنگ این صفا که ربابا بر صفت پیری و رخساره ملائق و آموختن اشتاق سفر -
۵۹۹	ذکر حلیت نمودن نصیر الملک تمام الدوله سید احمد خان بهادر صولت جنگ مرحوم از در پستی موزوم -	۵۹۰	ذکر وقوع صفا که فیما بین نبات جنگ و مرید صفا سیر مصالح و با مصالح گردیدن فساد و ظهور یافتن این دو مان در جهاد و بلاد -
۶۰۳	ذکر انتقال نبات جنگ از جهان گذران و بعضی از اخلاق و نظام او و اوقات آن فخر دو مان و نکس سراج الدوله بر سرند ابالت و شروع ظهور حوادث و فتن از نادانی آن ابله سر سر سفاقت و سرایت نمودن فساد در جمیع بلاد و در بیان شدن ملکوت محمود را زبانی موزوم -	۵۹۱	ذکر معاونت رانیه بکیم را در زاده نبات جنگ از گشتن به خدمت مخم خریف خود -
۶۰۸	ذکر فاضل کام و دشانخ غلام که در عهد نبات جنگ در فکر او بوده اند با بحسب قسمت در روز پستی از آن کرده و الا شکوه درین دیا گردیده و مردم بملاقات آن بزرگ و ارمان رسیده اند -	۵۹۲	ذکر انتقال راسه رایان بهیردن دت و رجوع دیوانی خالصه بر آنچه گریخت چند و در گذشتن او هم بعد ما به چند و قتلین خدمت مذکور با میسر -
۶۱۱	ذکر مشایخ سلاسل مشهوره در اطراف صوبه با -		ذکر کشته شدن میر حبیب با زر و گی و نادانی با فوج بهر رگور به بهر سده -
۶۱۳	ذکر ملا سظه -		ذکر در گذشتن جانکی رام و عظیم آباد و یافتن بهر رام نام را بن صوبه داره خدا و در حین اکر ام الدوله تیغ بر خفاقی عباد -
	ذکر بزرگانه که بفرمان قهرمان تقدیر بنابر شغلی او ضلع ایران دار و دیند و ستان گشته بتقریب چند درویشی انداخته و عظیم آباد و بیگانه رویداد -	۵۹۳	ذکر و علقه اکر ام الدوله خلع و پست ملک بنما -
	ذکر اولی سید الامل علامه الوری که بکبر الملک کاشف امر کرد و از عزالانی سید محمد علی مراد نمایان خطای آنرا که علینا		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۱۶	دووان تسلط اصحاب انگلیشیہ بر کلکتہ و فتح سراج الدولہ بر سر آئینا و گزینن بخوت شہنشاہ انگلیشیہ بر لشکر اوردند و زخمی شدن دوست محمد خان و مصداقہ نمودن با سر دار انگلیشیہ از راه خوف بیم در نہایت عجز و زبونے -	۶۱۶	و علی جمیع المومنین بلطافہ کجی - ذکر دوم سرخیل اتیکاس مومنین در بڑہ اصحاب یقین حاجے بدیع الدین اٹال احمد علی رؤس المسلمین غلام و سفان من رقیق تحقیق زلالہ -
۶۱۷	ذکر آمدن سراج الدولہ از ترشہ آباد بارادہ جنگ با جامائہ انگلیشیہ و مغلوب شدن بخوت شہنشاہ کہ بر لشکر او زندہ از بخت گشتگی دو ازونی و مصداقہ نمودن با کمال عجز و زبونے -	۶۲۰	ذکر جلوس سراج الدولہ بر سندا یا لت جنگاہ و بہار و اوپر رسید و سوا سخہ کہ در ایام دوشش روسہ نمود -
۶۱۸	ذکر بر گزینن ارکان نفاق پشیہ اصحاب انگلیشیہ و ہجرت سراج الدولہ و گذشتن بنا سے محمد و بیانا با جماعہ نہ کور و لشکر کشیدن انگلیش بر سراج الدولہ و بر آمدن راجہ دوبہہ رام با استحکام مورچاں در پلا سے و در ساقین ہاتھا و آمدن سراج الدولہ تا پلاسی بارادہ جنگ و ہزیمت یافتن از افواج انگلیشیہ و فرگ و مقرر شدن نظامت جنگا لہ میر محمد جعفر خان و انتقال دولت از خانوادہ مہابت جنگ بگراں	۶۲۱	مقرر در یک صاحب کلان انجام و غارت شدن معمورہ نہ کورہ و بدر رفتن ستر در یک با معدودے از انگلیشیہ و گذشتن سراج الدولہ ماناک چند دیوان راجہ بردوان بر انصافات و حکومت کلکتہ -
۶۱۹	ذکر در فعل شدن میر محمد جعفر خان در منصور گنج و جلوس نمودن بر سندا یا لت ہر سہ صوبہ سے تصدیق و رنج و گرفتار شدن سراج الدولہ در دست نوکران و خرامیدن او بعد از تکیہ انتقام ازین جان بسالم جاودان -	۶۲۳	ذکر چہرہ زورہ اہانت شوکت جنگ در پورنیہ و بہت نمود بلا بر سر آوردن و خود را و عاملے را در بلا انگلندن او طفیل حماقت ہاسے ذاتی و اعزاسے شوم بدعان خوش آمدگو -
۶۲۰	ذکر بر آمدن میر محمد جعفر خان بارادہ گوشمال حاضر علی خان و نظام و فخر علیکم آباد و تالیف راجہ رام ناراین و دیگران -	۶۲۶	ذکر ظاہر شدن میدی سپاہ از سفاہت شوکت جنگ و بہت ادب پورنیہ نام و دلتنگ -
۶۲۱	ذکر رفتن خادم حسن خان بہ پورنیہ و ظفر یافتن بر حاضر علی خان و محکمے از سوا سخہ گنجا -	۶۲۷	ذکر فرستادن سراج الدولہ اسے راس بہاری سپہ منیر راجہ جانکے رام ابغوجہ اسے گوئدارہ و سپہ گرد و غلہ کشیدن آتش شور و شر و خاموش شدن چراغ دولت شوکت جنگ سبک سر -
۶۲۲	ذکر نصفت نمودن میر محمد جعفر خان از راج محل بہت غنیم آباد و ساقین راجہ رام ناراین با کرنل کلیف و مخوفانامان از ترشہ در گزینن با جعفر خان مشغول و سرور -	۶۲۸	ذکر رسیدن افواج سراج الدولہ در میان سے و زبون شوکت جنگ در نوب گنج و مورچاں لیسن علیہ شوکت جنگ و جگیدن فینین و ظفر یافتن افواج سراج الدولہ و کشتہ شدن شوکت جنگ در میدان جنگ و حرکات عجیبہ کہ در ان مصاف از شوکت جنگ بطور رسید -
۶۲۳		۶۲۹	ذکر رسیدن جامائہ انگلیشیہ بر استندارک و دستہ در او کلکتہ کہ از دست آن جامائہ بدر رفته بود و گزینن ماناک چند

[illegible]

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۸۲	عظیم آبادیان - ذکر رسیدن خادم حسین خان قریب بجای پور مغرب شدن رزم ناریں مع کل اعیان و ارکان جنگیدن کشتان نکس باخان مذکور و غنایا فتن برچنان فوج کران -	۶۸۳	ذکر جنگیدن کشتان نکس و دروشتاب را سے با خادم حسن خان و غنایا فتن برچنان خوبے سنگین و گران -
۶۸۴	ذکر آمدن سیرن باکر و تمام و رفتن بر سر خادم حسن خان دربق افغان در بر سیرن از آسمان بنابر کافات جمال آن نکو حیدر و فغان و ذکر جنگی از کردار درویشانی یافتن خادم حسن خان از جنگال آن رشت خویتمه احوال شاه عالم پادشاه و قرار یافتن پادشاه بر او همیشه اسد -	۶۸۵	ذکر غرق شدن دختر آن پچاره حاجت جنگ بفرمان سیرن استگار و ششاده نمودن خلق انتقام آتی را ظاهر در آشکار -
۶۸۵	ذکر رجوع بذکر بقیه احوال لشکر سیرن و سنوچ دیگر سواخ و فتن -	۶۸۶	ذکر رفتن سترایت جنگل و بعد از رفتن کرن سیرن جنگ و شروع فغانی در سرداران انگلیشی که باعث خرابی عالمی گردید -
۶۸۶	ذکر احوال عظیم آباد و جنگیدن سیرن باکر با اتفاق رچه رام ناراین در اوج راجه پادشاه و نوشیر لاس و شکست خوردن پادشاه و گریز آمدن نوشیر لاس و سواخ دیگر که در آن نواح روس و دو تسلط یافتن سیر محمد قاسم خان بر ایالت هر سه سو و در خدمت آبادیان خانی جواد و بلاد -	۶۸۷	ذکر رفتن پادشاه از عظیم آباد و بار باره اوده و گشتن و آمدن شجاع الدوله با استقبال پادشاه ناصر محمد و بنو خود و بر دریا چکر کم ناسه -
۶۸۷	ذکر رسیدن میر محمد قاسم خان در خدمت آبادیان ایالت جنگل و غیره و مویدات بقدر فغان ازین و سموات -	۶۸۸	ذکر آمدن میر محمد قاسم خان از عظیم آباد و در خدمت ایالت جنگل و غیره و مویدات بقدر فغان ازین و سموات -
۶۸۸	ذکر آمدن میر محمد قاسم خان از عظیم آباد و در خدمت ایالت جنگل و غیره و مویدات بقدر فغان ازین و سموات -	۶۸۹	ذکر آمدن میر محمد قاسم خان از عظیم آباد و در خدمت ایالت جنگل و غیره و مویدات بقدر فغان ازین و سموات -
۶۸۹	ذکر آمدن میر محمد قاسم خان از عظیم آباد و در خدمت ایالت جنگل و غیره و مویدات بقدر فغان ازین و سموات -	۶۹۰	ذکر آمدن میر محمد قاسم خان از عظیم آباد و در خدمت ایالت جنگل و غیره و مویدات بقدر فغان ازین و سموات -
۶۹۰	ذکر آمدن میر محمد قاسم خان از عظیم آباد و در خدمت ایالت جنگل و غیره و مویدات بقدر فغان ازین و سموات -	۶۹۱	ذکر آمدن میر محمد قاسم خان از عظیم آباد و در خدمت ایالت جنگل و غیره و مویدات بقدر فغان ازین و سموات -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲۰	ذکر تشریف شد گفتن عالی جان از ملک سید شہ و ہمارا سر و پ چند و طلب دشمن ہمارا از مرشد آباد بنوگیر و قید و بند	۴۰۶	زمرہ سے وافر ذکر رفتن میر قاسم خان بہسرام و ہوجو و گرفتار ترغیب ایران تہجا بطرف زمین غازی پور و ظاہر نمودن خان مرقوم آثار سنگا کی خود دیکر سیدین باج
۴۲۱	عالی جاہ و کشتہ شدن آبی چہارہ ہنگام معاوت در مرشد آباد گیناہ -	۴۰۹	سخت و غرور - ذکر معاوت نمودن میر قاسم خان از ہوجو و سہلہ ام و مقید نمودن راج بہسرام و تعین نمودن راجہ نوبت راسہ بصوبہ داری عظیم آباد و قاسم
۴۲۲	ذکر معاوت فقیر مع میر عبد اللہ و گنگو بیگ از گنجان فقیر روسہ داد و جنور عالی جاہ -	۴۱۱	نمودن در قلعہ بنوگیر ذکر زود آمدن سائخہ میرت افرا بر عبد البنی خان و رجیم اللہ خان و چٹسان و کس و شہج عبد ہدیگ ناگاہ و دوبالا شدن بلش و سطوت میر محمد قاسم خان
۴۲۳	ذکر گشتن سر شریٹ و غیرہ انگلیشیان بطرف کلکتہ از راہ دریا و شگیدن سر شریٹ و عظیم آباد و بایر پٹان و غالب آمدن اول بار و گرفتار شدن عظیم آباد و گرفتار میر محمدی خان و رسیدن فوج دیگر از بنوگیر از فرجامان روز و گشتہ آمدن میر محمدی خان ہمراہ فوج مذکور و غالب آمدن بر سر شریٹ و غیرہ بہ تقدیر از زود کشتہ شدن سر شریٹ و مرشد آباد و انتہاب یا فتنہ نازہ عناد و فساد -	۴۱۳	عالمے جاہ - ذکر آمدن شمس الدولہ سر شہرے و فتنہ از کلکتہ بنوگیر و عظیم آباد و شروع شدن بنا سے ہنگامہ و خیابان انگلیشیان و نوب عالی جاہ میر قاسم خان -
۴۲۵	ذکر تعمیر نمودن کونسل کلکتہ جنگ میر قاسم خان و بر آوردن میر جعفر خان بریاست ہنگامہ و عظیم آباد و تہج مواد و محاط فساد و مقید رسیدن سر شریٹ و فلیکہ انگلیشیان بنوگیر نزد عالی جاہ و شگیدن محمد تقی خان برادر در نواح کٹوہ با افواج انگلیشی کشتہ شدن بلکان شہادت در عین زنگاہ -	۴۱۵	ذکر رفتن عالمے جاہ بطرف دنیا و گشتن از تہجا بے نیل مدعا -
۴۲۸	ذکر سرتابی شہج ہیبتہ اللہ و عالم خان و جعفر خان و غیرہ از فرمان محمد تقی خان و شش قدمی و خود بے نمودن در جنگ تمامہ انگلیشیان و اتفاق و وزیر سید محمد خان نائب مرشد آباد و محمد تقی خان -	۴۱۶	ذکر مقید شدن بعضی گماشتہ ہائے انگلیشی فرمان عالمے جاہ و رسیدن خط شمس الدولہ گور و بنفین عدم تعرض و توافدہ محصول از اموال انگلیش و اقتناع نمودن عالمے جاہ از قبولی امر مذکور و عاقبت نمودن اخذ محصول از جمیع تجارت پیشگان در مالک محروسہ خود آمدن سر شریٹ با معدود سے انگلیشیان بطور سفارت از طرف کونسل کلکتہ و بہر رسیدن نازعت با انگلیشیان و عالمے جاہ وروسہ دادن حوادث و فتنہ عظیمہ -
۴۳۰	ذکر شگیدن محمد تقی خان بہادر تہتری کوزہ کلانے کشتہ شدن در میدان مرزا زنگر دش آسمانی -	۴۱۹	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۳۱	ذکر رسیدن خبر کشته شدن محمد تقی خان بہادر بعالی جاہ و فرستادن افواج دیگر جنگ و بطور آئندہ ادب و سیر قاسم خان۔	۴۳۱	ذکر رسیدن خبر کشته شدن محمد تقی خان بہادر بعالی جاہ و فرستادن افواج دیگر جنگ و بطور آئندہ ادب و سیر قاسم خان۔
۴۳۲	ذکر رسیدن عالی جاہ متصل بشکر شجاع الدولہ و ملاقات انبیا باہمد و آمدن وزیر و پادشاہ بر سر جامعہ انگلیشیہ بدولت و عالے جاہ در کمال کرفسہ۔	۴۳۲	ذکر رسیدن عالی جاہ در میدان سوتی انگلیشیان و منقلب شدن باقتضای گردش آسمان۔
۴۳۳	ذکر حدوث فتنہ نازعت در فوج انگلیشی و بر غایت آمدن بعض افواج ازان لشکر در آرم نگر و ملازم شدن ہما در کار شجاع الدولہ بہادر۔	۴۳۳	ذکر نقل محبت عنین حفظہ قادر قریب۔
۴۳۴	ذکر رسیدن شجاع الدولہ با انگلیشیان و دریا فتن احوال جنگ ایشان و ہمال نمودن در جنگ چند روز بعد ازان بر کشتن بطرف بکسر و چھا دے نمودن در انجا و بدون بے خبر و بد عہدی نمودن با عالی جاہ بے بال ویر۔	۴۳۴	ذکر رسیدن خبر کشت سوتی بعالی جاہ و فرستادن او متعلقان را و اموال خود را بقلم رہتاس و بر آمدن او بہد افتہ انگلیشیہ در کمال بیم و یاس۔
۴۳۵	ذکر حضور شدن وزیر از لشکر انگلیشی در عین میدان بے خبر و ناگمان و نجات یافتن از اسجائے تائید خدا ذوالاحسان۔	۴۳۵	ذکر آمدن سیر قاسم خان با عانت افواج متعینہ او و ہوا کشتن بسیارے از عقیدان بیچارہ و رسیدن تا نالہ چپا نگر تا کام و آوارہ۔
۴۳۶	ذکر بد عہدی نمودن شجاع الدولہ با عالی جاہ و عقید نمودن او را بے گناہ و ضبط نمودن مال و ہوا و دیگر سوا و حوال۔	۴۳۶	ذکر بد عہدی نمودن حسین خان بہادر سپہدار جنگ از لشکر عالے جاہ بے اذن و اطلاع بطرف پورنیہ و مسخر نمودن ضلعہ نڈ کورہ بنائید اگہ۔
۴۳۷	ذکر ساقی سیر سلیمان خانسان عالے جاہ با وزیر و بر افتادن بنیاد دولت او باقتضای تقدیر۔	۴۳۷	ذکر جنگ او و ہوا و نظر یافتن جامعہ انگلیشیان با فوج سیر قاسم خان۔
۴۳۸	ذکر ترک لباس نمودن عالی جاہ و باز پوشیدن ہاشمار وزیر بلا اجبار و اکراہ۔	۴۳۸	ذکر کشتار آمدن گرگین خان بچکال گرگ و کشتہ شدن او و تقدیر خدا سے غرور و کشتن سیر قاسم خان جنگ سیمہ و بہادرش را از راہ غادر مقتول شدن انگلیشیان عقیدہ عظیم آباد۔
۴۳۹	ذکر حضور نمودن سمر دی نگر حرام تبریک وزیر عالی جاہ را بر اسی خواہ۔	۴۳۹	ذکر رسیدن افواج انگلیشی با قلعہ عظیم آباد و نظر یافتن بر عالی جاہ و بد عہد رفتن او ازین ممالک در حمایت وزیر و پادشاہ۔
۴۴۰	ذکر عقید شدن عالی جاہ در دست وزیر باقتضای	۴۴۰	ذکر عبور نمودن عالی جاہ از دیارے گنگ و مقامات در ان مکان و فرستادن سیر سلیمان خانسان و شجاع الدولہ کہ شست پمان۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۵۵	قسمت و تقدیر۔	۴۵۵	قسمت و تقدیر۔
۴۵۶	ذکر آمدن راجہ مینی بہا در فوج و دم نزد انگلیشیان	۴۵۶	ذکر محروم شدن بدن علی ابراہیم خان حسب الامر
۴۵۷	در مدد با بافتن بایاں	۴۵۷	ذکر وفات بافتن از ان جزیت بکس تقریر۔
۴۵۸	ذکر خستادن اسی با انگلیش فوج	۴۵۸	ذکر رفتن پسر سلطان براسے بدست آوردن قلعه
۴۵۹	پہ تغییر قلعه ضارہ و محفوظ ماندن قلعه مذکورہ از	۴۵۹	رہتاس و بختن از ان قلعه بانہایت
۴۶۰	صد مات کثیر۔	۴۶۰	ندامت و پاس۔
۴۶۱	ذکر گفتار در جنگ نانی شجاع الدولہ با اتفاق اروطہ	۴۶۱	ذکر رفتن بندہ بنفیس آباد نزد اکثر دشمنان خبرگشت
۴۶۲	در جہد با جماعہ انگلیشہ و غلبہ شدن او۔	۴۶۲	باقتن وزیر دیگر۔
۴۶۳	ذکر بفرستادن شجاع الدولہ بکشت احمد خان بگشت	۴۶۳	ذکر رفتن پسر جعفر خان قبل ازین جنگ بکشتہ در شد آباد
۴۶۴	و ملاقات نمودن با سردار انگلیشہ و انجا میدان	۴۶۴	و در گذشتن او ازین جهان و دیگر سواری کہ درین
۴۶۵	ایضا و مساعدت۔	۴۶۵	از سہ روئے دارد۔
۴۶۶	ذکر گفتار در قرار داد و شہر دو ایضا میدان شجاع الدولہ	۴۶۶	و ذکر معزول شدن پسر کزک از سالاری فوج انگلیشہ
۴۶۷	و انگلیشہ و فرستادن او بر موہوبہ خود بعد استقامت نمود	۴۶۷	بور و دیگر خبر کہ نوکر بادشاہ انگلیشیان بود و اتفاقاً
۴۶۸	و بجا آمدن و فرستادن آن۔	۴۶۸	بطرف کلکتہ از جا زرسیدہ بسالار سے فوج
۴۶۹	و ذکر بجا آمدن کہ مادر شجاع الدولہ مع کل از باطن زندہ	۴۶۹	بجائداد ماورگشت و جنگ وزیر با انجام رسانید و ساقی
۴۷۰	نمود و گوشت و فاد و ایلان ازین جملہ مرد مرگشت	۴۷۰	ایستان گیولی بتلاگردید۔
۴۷۱	در برورد۔	۴۷۱	و ذکر عبور پسر نورس فوج از دریائے سوہن بر پسر
۴۷۲	و ذکر محو شدن خون غمہ الدولہ بر سہن ایالت جنگا	۴۷۲	کو نور و رسیدن بمقتل لشکر وزیر جنگ این مرد
۴۷۳	و بجزو بار باب کوفل کلکتہ و رفتن شمس الدولہ بپسر	۴۷۳	با ہند گرد و ظفر باقتن بر وزیر بکس تقدیر۔
۴۷۴	و دستر بولایت خود و در و دار و کلکتہ ثابت	۴۷۴	و ذکر بیرون رفتن شجاع علی خان معزول بیان میسے
۴۷۵	جنگ از ولایت انگلند و دار الملک شدن	۴۷۵	از پشت سر پوشیدہ و دسر و دہری نظام و
۴۷۶	با نظام این ملالاک و رفع شورش و فساد و	۴۷۶	شکست اقتادان بر فوج وزیر با وجود ظہور غلبہ
۴۷۷	سوداچی کہ بسبب میر قاسم خان درین زمین روسے دارد۔	۴۷۷	حسب تقدیر۔
۴۷۸	و ذکر عروج محمد رضا خان با علی مدارج دنیا دار سے	۴۷۸	ذکر ملاقات بادشاہ با جماعہ انگلیشہ و عبور دریا
۴۷۹	بعض مساعدت بخت و تقدیر باری عزائمہ۔	۴۷۹	لگنا با اتفاق انہما ملاقات نمودن بیسے بہادر
۴۸۰	ذکر ملاک کردن ستر بلخوس خود و از جمالیات ذادہ	۴۸۰	چہم با انگلیشیان بنا بر مصالح وقت در مان۔
۴۸۱	و مضمون گشتن او در اعالی امانی۔	۴۸۱	و ذکر تہ احوال سراسر احوال وزیر بے تہریر و تہریر
۴۸۲	ذکر رفتن لار و کلکتہ مادر آباد از ملاقات شاہ عالم	۴۸۲	بے تقدیر۔
۴۸۳	یا دشاہ و وزیر الملک شجاع الدولہ بکشت جاہ و	۴۸۳	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۸۲	منظر جنگ - ذکر شہر شدن جارج و شہر پوئینار جنگ برآوردن خیانت عمال ہند و احوادث یافتن اضلاع ستر در تمام قلم و جنگ و غنیم آباد و اورسہ -	۴۸۳	ذکر درویش جنگ و شہر پوئینار جنگ و غنیم آباد و اورسہ این ہر درویش ہمارا اجہ شتاب را سے رویداد -
۴۸۳	ذکر درویش جنگ و شہر پوئینار جنگ و غنیم آباد و اورسہ گورنر کلکتہ و ریلوے مذکورہ مالکالی اقتدار و عماد و جت در درویش و ایجاد انقلاب غنیمت کے بعد از ان اتفاق اتحاد -	۴۸۴	ذکر درویش جنگ و شہر پوئینار جنگ و غنیم آباد و اورسہ لا علاج و مجبور و رفتن ہمارا اجہ شتاب را سے بعد از ان بجند روز ہمارا پانچا بھمان دستور -
۴۸۴	ذکر رفتن منظر جنگ و شہر پوئینار جنگ و غنیم آباد و اورسہ لا علاج و مجبور و رفتن ہمارا اجہ شتاب را سے بعد از ان بجند روز ہمارا پانچا بھمان دستور -	۴۸۵	ذکر رفتن منظر جنگ و شہر پوئینار جنگ و غنیم آباد و اورسہ لا علاج و مجبور و رفتن ہمارا اجہ شتاب را سے بعد از ان بجند روز ہمارا پانچا بھمان دستور -
۴۸۵	ذکر رفتن منظر جنگ و شہر پوئینار جنگ و غنیم آباد و اورسہ لا علاج و مجبور و رفتن ہمارا اجہ شتاب را سے بعد از ان بجند روز ہمارا پانچا بھمان دستور -	۴۸۶	ذکر رفتن منظر جنگ و شہر پوئینار جنگ و غنیم آباد و اورسہ لا علاج و مجبور و رفتن ہمارا اجہ شتاب را سے بعد از ان بجند روز ہمارا پانچا بھمان دستور -
۴۸۶	ذکر رفتن منظر جنگ و شہر پوئینار جنگ و غنیم آباد و اورسہ لا علاج و مجبور و رفتن ہمارا اجہ شتاب را سے بعد از ان بجند روز ہمارا پانچا بھمان دستور -	۴۸۷	ذکر رفتن منظر جنگ و شہر پوئینار جنگ و غنیم آباد و اورسہ لا علاج و مجبور و رفتن ہمارا اجہ شتاب را سے بعد از ان بجند روز ہمارا پانچا بھمان دستور -
۴۸۷	ذکر رفتن منظر جنگ و شہر پوئینار جنگ و غنیم آباد و اورسہ لا علاج و مجبور و رفتن ہمارا اجہ شتاب را سے بعد از ان بجند روز ہمارا پانچا بھمان دستور -	۴۸۸	ذکر رفتن منظر جنگ و شہر پوئینار جنگ و غنیم آباد و اورسہ لا علاج و مجبور و رفتن ہمارا اجہ شتاب را سے بعد از ان بجند روز ہمارا پانچا بھمان دستور -
۴۸۸	ذکر رفتن منظر جنگ و شہر پوئینار جنگ و غنیم آباد و اورسہ لا علاج و مجبور و رفتن ہمارا اجہ شتاب را سے بعد از ان بجند روز ہمارا پانچا بھمان دستور -	۴۸۹	ذکر رفتن منظر جنگ و شہر پوئینار جنگ و غنیم آباد و اورسہ لا علاج و مجبور و رفتن ہمارا اجہ شتاب را سے بعد از ان بجند روز ہمارا پانچا بھمان دستور -
۴۸۹	ذکر رفتن منظر جنگ و شہر پوئینار جنگ و غنیم آباد و اورسہ لا علاج و مجبور و رفتن ہمارا اجہ شتاب را سے بعد از ان بجند روز ہمارا پانچا بھمان دستور -	۴۹۰	ذکر رفتن منظر جنگ و شہر پوئینار جنگ و غنیم آباد و اورسہ لا علاج و مجبور و رفتن ہمارا اجہ شتاب را سے بعد از ان بجند روز ہمارا پانچا بھمان دستور -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۸۸۴	بمنظر جنگ مرجع گشت - و کر رسیدن علم ولایت انگلند متضمن مطالب کمار خو به اری بمنظر جنگ وسیع نمودن مشر و کر و کوشش فرانس بر روی او و برین کار و وزیرائی یافتن در کوشش و قبول نمودن منظر جنگ بدون اجمال و درنگ -	۸۹۰	ذکر رفتن گوریزشاد الدوله مشر جنگ بلخانات شجاع الدوله در نارس و انتظام معاملات غنیم آباد و مساعدت نمودن بیکجایه بکشت و درنگ -
۸۸۸	ذکر موقوف شدن کوشش از حمله عظیم آباد و از آمدن حمله مذکوره به قصد مارد و کلبان سنگه در اجبه خیالی، هم حسن قریب سی و دیگر برادر خیالی هم و نامید خانی بلاد و بمباد -	۸۹۱	ذکر رفتن مجاهد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بر سر دین زمانه مدبر در کلکته باید و ارس و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بنا جرعه و ناچاره -
۸۸۹	ذکر مارد و جنگ کلاورن و کرنل سن و مشر فرانس رو ساس کیست و برهمنی و متفان و فیما بین گوریز و مصاب نشتر مذکوره و اتفاق باردن با گوریز -	۸۹۴	ذکر مارد و جنگ کلاورن با گوریز جنگ بهار و در پانچ او با قشاس قضا و قدر -
۸۹۱	ذکر رفتن جنگ کلاورن و مارد و آمدن او و فیما بین و در است و فیما بین و در است و فیما بین نیابت نداشت که تعلق بمبارک الدوله دارد -	۸۹۸	ذکر رفتن جنگ کلاورن و مارد و آمدن او و فیما بین و در است و فیما بین و در است و فیما بین نیابت نداشت که تعلق بمبارک الدوله دارد -
۸۹۲	ذکر آمدن فیر بیکجایه و بیکجایه و درگاهای یافتن بر بینه از اخبار و کمن -	۸۹۹	ذکر رفتن جنگ کلاورن و مارد و آمدن او و فیما بین و در است و فیما بین و در است و فیما بین نیابت نداشت که تعلق بمبارک الدوله دارد -
۸۹۳	ذکر مجله از احوال حیدر نایک و در و در و در و در و در و غلبه نمودن بر محمد علی خان صوبه دار کاش که در جنگ آفت الدوله و مبارک الدوله دست نشان انگلیشیان است و مشر نمودن او تمام ملک انگلستان را خودش در و در -	۹۰۳	ذکر رفتن جنگ کلاورن و مارد و آمدن او و فیما بین و در است و فیما بین و در است و فیما بین نیابت نداشت که تعلق بمبارک الدوله دارد -
۸۹۵	ذکر رفتن جنگ کلاورن و مارد و آمدن او و فیما بین و در است و فیما بین و در است و فیما بین نیابت نداشت که تعلق بمبارک الدوله دارد -	۹۰۴	ذکر رفتن جنگ کلاورن و مارد و آمدن او و فیما بین و در است و فیما بین و در است و فیما بین نیابت نداشت که تعلق بمبارک الدوله دارد -
۸۹۶	ذکر رفتن جنگ کلاورن و مارد و آمدن او و فیما بین و در است و فیما بین و در است و فیما بین نیابت نداشت که تعلق بمبارک الدوله دارد -	۹۰۵	ذکر رفتن جنگ کلاورن و مارد و آمدن او و فیما بین و در است و فیما بین و در است و فیما بین نیابت نداشت که تعلق بمبارک الدوله دارد -
۸۹۷	ذکر رفتن جنگ کلاورن و مارد و آمدن او و فیما بین و در است و فیما بین و در است و فیما بین نیابت نداشت که تعلق بمبارک الدوله دارد -	۹۰۶	ذکر رفتن جنگ کلاورن و مارد و آمدن او و فیما بین و در است و فیما بین و در است و فیما بین نیابت نداشت که تعلق بمبارک الدوله دارد -
۸۹۸	ذکر رفتن جنگ کلاورن و مارد و آمدن او و فیما بین و در است و فیما بین و در است و فیما بین نیابت نداشت که تعلق بمبارک الدوله دارد -	۹۰۷	ذکر رفتن جنگ کلاورن و مارد و آمدن او و فیما بین و در است و فیما بین و در است و فیما بین نیابت نداشت که تعلق بمبارک الدوله دارد -
۸۹۹	ذکر رفتن جنگ کلاورن و مارد و آمدن او و فیما بین و در است و فیما بین و در است و فیما بین نیابت نداشت که تعلق بمبارک الدوله دارد -	۹۰۸	ذکر رفتن جنگ کلاورن و مارد و آمدن او و فیما بین و در است و فیما بین و در است و فیما بین نیابت نداشت که تعلق بمبارک الدوله دارد -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۲۸	ذکر صدر الصدور و دیگر صدریہ سے ہر صوبہ و سرکارات۔	۸۱۸	ذکر درود جزئی کو طے بند راج و خلیفہ بن یا افواج جدید نایک جنگ جو و مغلوب گشتن ادیم شل جزئی سز و در فتن مشرف السیس بولایت خود در مین این مخاربات و جنگ بنابر عدم موافقت با گورنر جزئی مما والدہ بہادر مشرف شنگ۔
۸۳۰	ذکر وقائع و سوانح نگار و ہر کارہ۔	۸۱۹	ذکر سبب انجیق روانہ شدن کرنل یاوس اکثرہ ظلمہ و سرور شدہ افواج انگلیشی بہترین سندروج پانچل احوال ہر پڑے کنگ و اندکی از احوال افواج انگلیشی کہ بہترین قلعہ کوہر با عانت از اساع قلعہ مذکور رفتہ فی ثنائیہ رب و شک۔
۸۳۱	ذکر دوم اختلاف تمام در اسنہ اکثر اوضاع و رسوم۔	۸۲۱	ذکر بعضی از احوال و خصائص بیابانک الدولہ مظفر جنگ و منی بگرم و ہو بگرم۔
۸۳۴	ذکر سوم اختلاف در تعین ارباب حل و عقد و معاملات۔	۸۲۲	ذکر بعضی از مصطلحات و رسوم و عادات اصحاب انگلیشیہ و ضوابط و قواعد سے کہ در معاملات علی اعتبار نمودہ از اوضاع حکام سابق اینجا استوار فرمودہ اند و دوجہ و اسباب اختلافیکہ در احوال خلیق این دیوار راہ یافتہ اکثر سے بظاہر است و ہلاکت گرفتار گشتہ اند۔
۸۳۸	ذکر چہارم کونسل ست۔	۸۲۳	ذکر اسباب اختلافیکہ موجب بی نظامی این ممالک دویر الے بلاد و خرابی جمادگر دیدہ و انقلاب کارنا و ضوابط و قواعدی کہ بیشتر جہان دبر سے چہ بودہ و اسکاں بچہ حد رسیدہ بر سبیل اجمال۔
۸۳۹	ذکر پنجم اختلاف و تفاوت اصحاب انگلیشیہ در وضع در بار باد اوضاع این دیار۔	۸۲۴	ذکر دہم در امور مسدلت گستر سے و رعیت پرور سے۔
۸۴۰	ذکر ششم متغی گشتن مردم از اکثر شافع و محاصل۔	۸۲۵	ذکر یازدہم مفود و ماض و در جرائم و تفسیرات محقر۔
۸۴۱	ذکر ہفتم قندار یافتن زمینداران و اعتماد نمودن بران جماعت۔	۸۲۶	ذکر دوازدہم اعتماد بر اظہار عملہ و قلعہ معین فرمودن۔
۸۴۲	ذکر ہشتم چنانچہ شمار سے بان رفت۔		
۸۴۳	ذکر نهم چنانچہ گزارش یافت۔		
۸۴۴	ذکر دہم در امور مسدلت گستر سے و رعیت پرور سے۔		
۸۴۵	ذکر یازدہم مفود و ماض و در جرائم و تفسیرات محقر۔		
۸۴۶	ذکر دوازدہم اعتماد بر اظہار عملہ و قلعہ معین فرمودن۔		

فہرست جلد سوم سیر المتاخرین

۸۴۷	ذکر معاودت آصف جاہ نظام الملک کہ باز در دہانہ شکار بر آمدہ بود بشاہ جهان آباد ملازمت یا دشاہ نمودن و بخوشنود سے رخصت شدن در فتن بہت و کمن و بعض سوانح بار دیگر۔	۸۴۸	ذکر ملت موثق الدولہ محمد اسحق خان بہادر و رجوع شدن خدمت خالصہ شریفہ عبدالحمید خان کشمیر سے و محل سوانح دیگر۔
-----	---	-----	--

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۶۰	ذکر سوانح سال پنجاہ و چہارم از نائے دوازدهم ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔	۸۶۸	ذکر سوانح سال پنجاہ و چہارم از نائے دوازدهم ہجری۔
"	ذکر دہخند احمد شاہ ابدالی معروف بدرا نے قیصر ہند وستان دور دورا و تائیر ہند و سادات بکاجلی و قندار نقد برات از وستان دہباشدن اسباب سلطنت بنائیت خاقان زمین و تمان۔	"	ذکر سوانح سال پنجاہ و ششم از نائے دوازدهم ہجری مطابق سال سبت و ششم جلوس محمد شاہی۔
۸۶۵	ذکر کریم خان شہ محمد خان رن پیلہ از سر ہند و رسیدن بہر پیلے و ملک بحر اسی سپاہ و الدردوم و شکار سے از ان بلا سے ناگمان بخود داری و جو انخر دے نقطب الدین محمد خان۔	۸۶۹	ذکر ورود عہدۃ الملک امیر خان بہادر و ابو منصور خان بہادر و مقدر بنگا و حضور و اکبر میرزا پیلور سے پسر زکریا خان جو امیر زارہ و دیر از لاہور۔
۸۶۶	ذکر میر جی بابیر احمد و پیلہ و جنگیدن او با والد ظہور یافتن قیامت و جو ان مردی تاسے نقطب الدین محمد خان و شکست خوردن بہر احمد۔	"	ذکر دفاع سال پنجاہ و ہفتم از نائے دوازدهم ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطابق سنہ سبت و ہفتم جلوس۔
۸۶۷	ذکر معین شدن وزارت برای صفدر جنگ بتائید آتہ بعد از ان و رحلت نظام الملک احمد جاہ۔	۸۵۲	ذکر سوانح سال پنجاہ و ہفتم از نائے دوازدهم ہجری نبوی کہ سال سبت و ہفتم جلوس است۔
۸۶۸	ذکر عہدۃ الملک امیر خان بہادر بن عہدۃ الملک امیر خان بہادر صوبہ دار کابل۔	۸۵۳	ذکر فوت بعض اہم ادر سال مذکور و بعض سوانح دیگر۔
۸۶۹	ذکر وزیر الملک احمد الدولہ قمر الدین خان بہادر نصرت جنگ۔	۸۵۵	ذکر سوانح سال پنجاہ و ہفتم از نائے دوازدهم ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مطابق ست با سال سبت و ہفتم جلوس محمد شاہ۔
۸۷۰	ذکر محمد شاہ بادشاہ بن جهان شاہ خجستہ از تہذیب بن اوزنگ نریب عالمگیر۔	۸۵۷	ذکر شتافتن عہدۃ الملک مرحوم بہادر رحمت خداوند دنیا و عقبی بر خیم جہد ہر بادشاہہ بادشاہ و قد روز افزون خان ناظر۔
"	ذکر قیام نظام الملک بن خازن الدین خان بہادر فیروز جنگ بن علیہ خان۔	"	ذکر سوانح سال ششم از نائے دوازدهم ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مطابق ست با سال سی ام جلوس۔
"	ذکر از ناری یافتن سادات خان بہادر و لقا جنگ بمنصب امیر الامرائی و حکام خیر مست و یو اسنے خالصہ بنیم الدولہ محمد آق خان بہادر۔	۸۵۹	

[illegible]

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۹۰	ذکر فتحہ دیگر سی عماد الملک در لاہور در افراسختن رایات خود در خدمت کشیدن از دست سپاہ رسالہ سین دروغ حکم خدا و فرخورد و پرگشتہ آمدن بدار اختلافہ و باز آمدن بر او و فرخورد و کشیدہ طلبیدن معین الملک در لاہور دشور۔	۸۹۰	ذکر توفیق شدن معتب علیہ امیر الامرائی مختلف خیر و خیرنگ کہ اکثر شغاب موردی مخاطب گشتہ عالی را تلف ساخت۔
۸۹۱	ذکر بر آمدن عماد الملک قریبہ دیگر یغزم لاہور و آوردن خدمت معین الملک در نفس ر ۱ بتدبیر و زور۔	۸۹۱	ذکر شروع سازغات احمد شاہ با وزیر الملک صفد خجنگ و بنیادین بخاربات و انجام یافتن آبر و سی سلطنت سلسلہ بابر۔
۸۹۲	ذکر ورود احمد شاہ و بدالی از قند مار شاہ جهان آباد و نواح اکبر آباد و تاراج بے نہایت در دار اختلافہ و قتل عام تہرہ و دیگر حوادث غنیہ کہ رو سے داد۔	"	ذکر وفات نمودن احمد شاہ با صفد خجنگ و بر آوردن نائب و در کہ بر اردو ملی توپخانہ مامور بود و بہانہ و ہیجانی یافتن نسا و امیان شاہ و وزیر با ققتنا سے تقدیر۔
۸۹۳	ذکر آمدن عماد الملک بر خجنگ الدردا بر صفد خجنگ و سائنہ کہ فیما بین ابن ہر دور سے داد۔	"	ذکر آراستن صفد خجنگ بجمولی ر اشا ہر دور بجمولی و شہر و محاربات و محدث حوادث و آفات۔
۸۹۴	ذکر فتحہ کے احمد شاہ ابر سے با دختر محمد شاہ با دشاہ چند دستان و بردن صاحبہ محل داران دختر و علقہ زمانیسہ را ہجراہ با ققتنا سے گردش آسمان۔	۸۹۳	ذکر بر آمدن عماد الملک ہم جاٹ و رفیق ساقتن مرہڑہ را با خود و اختلافہ فیکہ در بیان او و با دشاہ رو سے داد و قتالی معین الملک ازین جہان بے بنیاد و سبکی سلطنت و خدمت کشیدن ناموس بابر بتقدیر خالق ایجاد۔
۹۰۰	ذکر جمعی از احوال و سوانح دکن کہ در چین ایام ترکداد بتقدیرات خداوندہ مرکن۔	"	ذکر ترک محارہ نمودن عماد الملک قلعجات بات را و ششافتن شاہ جهان آباد را سے حصول مطالب و حاجات خود و مقید نمودن احمد شاہ مع مادر او و جلوس فرمودن عزیز الدین پسر مغز الدین بر سر سلطنت۔
۹۰۱	ذکر بقیہ احوال عماد الملک و عالمگیر ثانی و ہندہ م میانہ عمر و دولت با دشاہ مذکور بنادانے و معا لاتیک با عماد الملک و نجیب الدولہ رو سے داد بتقدیرات آسمانی۔	۹۰۱	ذکر انتقال نمودن صفد خجنگ ازین جہان تارک و تنگ و جلوس فرمودن شجاع الدولہ پسر او بر سر پدر بزرنگ۔
۹۰۲	ذکر اسباب بر آمدن شاہزادہ مالی گوہر از حضور پدر و گردیدن و بار بار یکسب ققتنا و قدر۔	"	ذکر جمعی از احوال لاہور و قتالی معین الملک از دروغ و۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۱۶	خداوند ذوالنہن - ذکر درود احمد شاہ ابدالی نوبت ہفتم ہیک ہندوستان و قتل نمودن جماعت بسیاری از سکمان و بدست آوردن سورجیل جاٹ قلعه اکبر آباد و تصرف نمودن خرائن و خائن کہ از سلاطین باریہ دران قلعه از دست ذخیرہ بود -	۹۰۶	ذکر نماز عاتیکہ فیما بین نجیب الدولہ و مرہٹہ و بواسطت نجیب الدولہ با شجاع الدولہ و مرہٹہ بنا برقتہ انگیزے عماد الملک روسے داد -
۹۱۹	ذکر تحمل احوال سکھ چون کشمیرے و قمر درو با شاہ ابدالی و ظفر با قتل انور الدین خان بران ہندوسے نیم مسلمان - ذکر احوال باغہ مرہٹہ و صل آہنا و اسباب قتلہا با قتل جماعت مذکورہ برسیل اجمال -	۹۰۷	ذکر احوال تیمور شاہ پسر احمد شاہ ابدالی کہ پدرش اور امیر جہان خان در لاہور نشانیہ رفت و لشکر کشمیر مرہٹہ پسر او تاجرباک عماد الملک و غرور اقتدار خود و گرختن تیمور شاہ و جہان خان بکابل و تسلط مرہٹہ در لاہور و رشتان و میاشدن اسباب دروادہ براسے باز در ہندوستان داسیتہ مال افواج غنیہ و کمن تہذیب خانی زمین و آسمان -
۹۲۱	ذکر تہذیب احوال شاہ عالم پادشاہ شجاع الدولہ وزیر و نجیب الدولہ امیر الامرا و محلا سوارانیکہ در آلہ آباد دادہ و شاہ جہان آباد روسے داد -	۹۰۸	ذکر درود ابدالی بلاہور شاہ جہان آباد با کشم و حروبے کہ با مرہٹہ باروسے داد -
۹۲۴	ذکر احوال نجیب الدولہ برسیل اجمال - ذکر مقتول شدن راجہ سورجیل جاٹ بدست سید محمد خان برادر زادہ بہادر خان طوچا و رسیدن ماہین شاہ جہان آباد در فرخنگرہ -	۹۰۹	ذکر درود سد اشکور او معروف بہ ہا و مع بسو کس او بدایہ عظیم و مسائل گردیدن کل افواج و کمن ظفر با قتل ابدالی بقدریکہ قادر یکم قدیم -
۹۲۵	ذکر شکار شدن جواہر لال پسر سورجیل جاٹ بجای پدر و ہندی و لکڑ شستن ازین سرای دور -	۹۱۱	ذکر خاک اخیر کہ افواج دکن مع ہا و بسو کس او و غیرہ سرداران ستماصل شہنشاہ دنیا و عمر و دولت مرہٹہ برکنہ گشت و نامدے اثر جماعت مذکورہ در ہندوستان نمایان نبود در تمام قلمر ہندوستان یک نفر رہنمائی نمود -
۹۲۹	ذکر رفتن شاہ عالم پادشاہ از آلہ آباد و شاہ جہان آباد و بعض سوارانیکہ در آنجا روسے داد -	۹۱۲	ذکر معاودت شجاع الدولہ بر مصوبے ماسے خود آمدن باستقبال و استمداد ماسے پادشاہ بمصوبے ماسے مذکور و بعض سوارانیکہ کہ با اتفاق پادشاہ از شجاع الدولہ بہنود رسید -
۹۳۰	ذکر در اندازے امرے نفاق پیشہ فیساہ بین سخت خان بہادر و مرہٹہ با عو جان خراج و خیانت اندیشہ -	۹۱۵	ذکر برخی از سواران و کمن کہ ہندوین ابام ردی و دجوش
۹۳۱			
۹۳۲			

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۹۴۳	لیل و نهار - ذکر جنگا پیدن آفتند الدوله مختار الدوله را با نجیب پلشن و مناصل شدن فوج مذکور بقصد سر	۹۴۲	ذکر تشریح احوال سرسراختلای میرزا قاسم خان معروف بعلی بابا و انتقال او از دنیا با حال شهادت -
۹۴۳	آمرکن - ذکر انجام یافتن ایام عمر دولت مختار الدوله و نسبت خواجه سر او به پسریم و بدر رفتن میرزا سادات علی در روز	۹۴۳	ذکر لشکر کشیدن مرهمه برضا بطه خان غلغله نجیب الدوله افغان و شتلالی بفرقتن او ضاع او بعضی قدرت خانی
۹۴۵	نجف خان صبح و سالم - ذکر مقبول گشتن محبوب علی خان خواجه سر اگر از طرف شجاع الدوله حاکم کوزه و دماوه بود بدست پیکتاتان	۹۴۳	خداوند زمین و آسمان - ذکر گشتن مرهمه به ملک و کن و شروع عروج نمودن میرزا
۹۴۶	انگلیشی حسب الامر محض الدوله مجبور از فصل و شعور -	۹۴۵	نجف خان بیکم خند او تمام کن ذکر در آوختن شجاع الدوله با حافظ محبت و در اولاد
۹۴۶	ذکر ورود مودکن اوراق در بلبه لکنو فیض آباد بجسب اتفاق -	۹۴۶	دودر سر خان و آیتعلی خان دان روحیه و افغان -
۹۴۸	ذکر مجله از اوصاف عنوان میخانه حق گزینی و بیاجبه کتاب رستی در است بین مجموعه فضل و دانشوری	۹۴۸	ذکر انقسام یافتن ممالک جماعه افغان با بین شجاع الدوله و میرزا نجف خان -
۹۵۰	مولانا محمد عسکری روح السدرو و وصلی الینا فتوحه -	۹۴۹	ذکر انتقال نمودن شجاع الدوله با دل پر از حسرت و مکن یافتن آفتند الدوله معروف بمیرزا امانی بشیر
۹۵۱	ذکر رجوع بذکر سفر سعادت اثر که بوسیله آن ازین سید عالی شان سعادت اندر زلفا قات	۹۴۹	بر و سواده دولت - ذکر ملوس نمودن میرزا امانی آفتند الدوله بر سنده
۹۵۲	ظا هرگز دید - ذکر سعادت ایرج خان از نواح شاه جهان آباد و تقویض نیابت آفتند الدوله با دوفی بکله نظام	۹۴۹	سیر مرغنی بلابلار او از زاده مصطفوی خان میرزیه نیابت کل و بعضی از سخا همتا سه آن بزرگ و دودمان -
۹۵۲	ایاقن خانم آفتند الدوله و پدر رود نمودن ایرج خان جهان خانی را در زندک زمان و بهر صده آید بهر یک خان	۹۴۹	ذکر متعین شدن سیر مرغنی از کونسل کلکته بر سه حاضر بودن در حضور آفتند الدوله بطور زمان
۹۵۲	کابلی و حسن رضا خان و معزونی شدن سیر جان بختو و آمدن سیر مرغنی به آب -	۹۴۹	پدرش شجاع الدوله و معزونی شدن و ماندک زمان و معین شدن سیر جان بختو به آب -
۹۵۲	ذکر اتمام بخش غلام بچه به انجام و اقدار آن سفله بتر باقتضای در در ملک دون پرور -	۹۴۹	ادبسی و خوشش جرنل کلا درون و نور کشه حوادث و فتن دران و بارشیت خاقلی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۵۶	منصور و گرجیستان از ان طرفہ انحضرت میں دیدار کے مغلوب و مقہور۔	۹۵۳	ذکر انتقال اربعہ خان ازین جہان دہر صد آمدن حسن رضا خان و حیدر بیگ خان۔
۹۵۸	ذکر نہشت نمودن گور بہادر دارالملکتہ بطرف مغرب بنابر اغراض غیر معلومہ۔	۹۵۵	ذکر مجملے از ترقیہ احوال نجف خان بہادر و پادشاہ الی الاآن کہ آخر ماہ شہبان سال ہزار و یک صد و نو و پنج ہجری است۔
۹۵۹	ذکر سبب کشادہ یافتن باب منازل مہ فیما بین انگلستانیان و ہندوستانیان و مجملے از احوال ارض جدید کہ بہ امر یکا ذی دنیا مشہور است و احوال مردم آن مکان۔		ذکر بیرون رفتن عبدالاحد خان بطرف لاہور از فرط غرور بشعور و تقویت تقرب حضور علی الرحم ایسہ الامر اذوا لفقار الدولہ بہادر

تمام شد

خداوند که هر یک از اینها را در روز قیامت
بنام او میخوانند و در روز قیامت

درین روزان فیض از آن کتاب همه توحید و ستان است نشان آنصورتی که در این کتاب است

سیر التاخرین

تصنیف کرده است مرصیف لطیف مدد و توفیق از زبان صحیح بیان از مدبر و عطار و در هر یک از اینها

نوشته شده است که یادگار است برای هر که بخواهد
ببیند که چگونه این کتاب را میخوانند

رای نزدل مسافره آرام مترو دین در اکثر شوارع و در هر جا افتد و اشربیه مطلوبه ضروری موجود و نمیا اکثر اهما اکسبت و درین جا در خان با یک گستر
 یوه در در پیوه و جاها دتا لاهاسه لبالب از آب خوشگوار دین ملکات از جانب شرقی و جنوبی طرف مطبوعه برای شوار اتصال از اردو بطرف
 شمال کوهی کلان که ابتدا دانتای آن پید نیست فصل در در دوستان قناتستان در به شکل ریاست که افغان از انجام جونا دانتای شل زاید ای بیزن
 میشود و مرکز فصول این ولایت است و کثرت بارش موجب پیدایش رحمت و افزایش حاصلات و از زانی غلات است که چه در بعضی از افتاد زراعت بر جاها می شود
 و در برخی از اطراف سیلاب هم هست اما اکثر ارضی محتاج بارش آسانی از بخت مدارا کثرت رحمت با لبت بیشتر می بینیم که در سال و در هر بزم شمع
 شود اگر چه کان الماس طلا و نقره و مس و سرب و آهن و نمک و غیره درین کشور است که حال آنکه اینها سلطان و در می آید لیکن بیشتر مدار حاصلات
 بزرگ است انعام غله که شکار آن خالی از طولی نیست پیدا می شود و وفات غریب این ملک نسبت بجنوب و شرقی یعنی بنگاله و اولیه نزدیک و نظم
 است و بزم سکندیس سر بر بزم چمن غلبه با شاه و سائر الناس و دگر میوه های مخصوص هندوستان بلکه بنگاله اما میوه مخصوص
 هندوستان بلکه بنگاله که کھنم انسان و یکله یعنی سوز و شریف و کولا است که لاونی از مانج نیست و در آن کوهستان شالی بنگاله خود و در حمر
 رکمال لذت و حلاوت و بعضی چاشنی و در در نهایت خوش طعمی پیدا می شود و مونو یعنی کله اگر چه در ولایات دیگر هم هست اما بخوبی طعم و طراوت
 و نواکت و رنگ و بوی که در هر جا که میگذرد حاکم بهم میرسد و در جاسه و دگر دیده و شنیده نشده و انسان هم علی هذا القیاس که ناز شیرین خوش طعم و
 در شاهجهان آباد و لاهور بهم میرسد شاید در هیچ ولایتی آن خوبی نباشد و از به سلا میوه های نیولایت است و در کون از بنگاله که مایه عظیم آباد و نبات
 تخمه و در نواح جهان آباد و مخصوص قصبه گیاره و جهان است تخم دوز کس آورده و در رکمال خوبی خوش مکی بهترین میوه های عالم است
 در ذوق و در اکثر انواع و اقسام که شمعون آن از متغذ راست و ادراک خوبه لذتش منحصر بخوردن و میخوردن و دلی در دشت میسر است و نظم
 خنک خوش افزون بوستان به نفع ترین نعمت هندوستان به نادره صنع حق آمد پدید به نعمتی از عالم بالا رسید پیرو جهان هر چه در یاد دارد
 لعل بجان عاشق دیدار د پیوه بیان عربیکی و بود به پنجه شود و خوردن آنکه بود به پیوه نفع که همه از اغاز به تا حد انجام سزا و خوبه
 هر چه از لعلک بر شده و گند افلاک دور شده به بلوغ و سی آرا گد و دستان به ذریع و کشور هندوستان به دگر شکرت و حشر به نفع و نافع
 آن هم مساوات با آبیات میزند و تفرایش بولایات و در دست درختانی میبندد و از به گوآمده و کرات و خام خضر چو گیاهات به دگر که بعض
 نباتات و گل های مخصوصه هند که به نباتات سبز و پاک زبان هند را گویند و در نباتات نادر با مصالح و درون پنجه نافع شش سازند و خالی
 از کیفیت نیست بسیار است و بیرون از شمار از به بهتری نظیر برگ تبول است اما گل های مخصوص هندوستان چیزه چله و لوسری و بار سنگا و جوی و
 افتابی و کونل است و کیده و کیشی چانکه از یک گل تمام مجلس گشت پذیر و در دشت مجلسیان به و دانه از آن باید یکله تمام خاوند خالی آن سطر شود و بی آنها
 نزد می زائل میگرد و چه عجب که این گلها در ولایت دیگر و در دشتها باشند و کربض جانوران مخصوص هند از جانوران این ملک نایل از عجب اسباب
 مصنوعیات در صورت و بطنه از فضائل و کفایت بیحد و حدیم التمثیل بعدی سال جوامع مانند انسان که بعد از سال طریعی مهر و ملوه اورا
 پس از پیوه ماه و فیض حل شود و مقاربت با ماه و در صحران گذر و در بهر هلاک کنند و در بهر هلاک کنند و در بهر هلاک کنند و در بهر هلاک کنند
 جانور است و قوی کل بیض شکل دهم و هر چه از به نفع و بیل نایل گردنش مانند گوسفند و شتر و گوسفند و گوسفند و گوسفند و گوسفند
 صحر در یک پیکر جلوه گر گردانید و در دشت از به دگر جانوران که شیر و بنیه و دندان و شمشیر کشته بر دگر گامش و دگر شمشیر و دگر شمشیر
 و در دگر سلاطین و در دگر سلاطین و در دگر سلاطین و در دگر سلاطین و در دگر سلاطین و در دگر سلاطین و در دگر سلاطین و در دگر سلاطین
 صحرانی نیز غالب است و از دگر سلاطین و در دگر سلاطین و در دگر سلاطین و در دگر سلاطین و در دگر سلاطین و در دگر سلاطین و در دگر سلاطین
 که نهایت جرات دارد و اکثر شیر را می کشد مخصوص بر گاه که چنده به جمع باشد و گاهی اوقات سلاطین هم تماشای آنها می بیند و خواه با هم که گنبد و خواه با هم که گنبد

اوراد و رمای بزرگ نمک که با صلیح هند اودش بگویند گفته راه بر آتش مسدود کرده باشند و بگمانند نشاط می اندوزند و موجب حیرت نظر گران
 میشود و این لشکر خاصه هند که شصت و پنجین کلاک و گجراتی نهایت جلوه و تیز رفتاریست بگویند و ولایت گجرات احمد ابلو بعضی عیار بشیه برارایند
 آنجا سوار شده راه میزنند و مال مردم بظارت میرنور و سبب سواران آنها نمیتواند رسیده را بکجا بر آید و گویند سواران آنها هندوستان
 سایه دار و اگر زمین راه هموار باشد خالی از اثر اوی نیست و در کس با هم توانند نشست و بمصاحبت همدگر راه توانند پیوند و ارباب جلال یعنی بزرگ
 که انواع آذوقه و شکر میسازند قابل سوار اوی امر و ملوک انجامست امیر خرو در مدح آن گفته بدیت ساخته از حکمت کارا گمان و غمان گزیده بود
 جهان و نازد حکم خدای حکیم و خاندان خانگیا نشین و ذکر بعضی مقالات و علوم مردم هند احوال ابتدای خلقت و غیره تحقیقات
 علماء و حکمای اینجا بسط تمام دارد و اجماعش هم خالی از لطافت کلام صورت نهند و چنان قائمه در ضمن آن شیخ الفضل عمر که نازد در سفر و آن
 کتاب که سنی آئین اکبریت خلاصه رسوم و علوم مردم این ولایت بکمال تنج نگاشته هر که اطلاعی بر آن خواهد شد کتاب کور معن نماید بکمالی آن شایر
 فرغ از نگارش سیران میگردد و چو گنجی آفرینش بپرده گزیده و افرادان برگزیده اند و شگرت و ستانها آورده و نامها بر اینجائی استی گزینان از جمله یک نوع
 که احاطه نمود آن قائم اند و میکنند و آن اینکه اول یعنی که حضرت و جبر و خلق گزشت و جلوه حاشی و موسیقی به پادشاهان همانا عقل اهل انسان است و نامها
 و از چهار کس از جنس اول سبک پیچند و در شائق و شگهار هر کدام فراموشی است که بهت و پیدای خلقت بر بند از زوادی تو به مباح
 قدسی بدین کار چه در افقند و کمالش گزشت و از پیشانی خود و دیگر بر آید و در معاد و نام یافت از اهل خزان که در ویرانه شایسته آفرید و انبیا
 و در کس گیرد پدید آورده و از اهل عقل و شوق فیه کرده باشند بعد از آن از پیکر و در وی زنی بر آورده و من است بعد از نام اول من نام مردوم
 است و کلام نامها نام آدم و حوا را این نام خاسته و ازین در سر آغاز زند و شد و بعضی نگاشته که اول تین صورت زنی بود و آنرا صاحب من گویند و ظاهر
 قدرت و شجاعت را ازین تیره خواسته اند و چون تائید فطری درین اساس است بیدار نشان تا به تائید حقیقی خیال کرده و او را بطریق جاهل گشت
 و بر شی آفتاب را وسیله ایجاد عالم گشت و آبشش همانا که چون این نیز عظیم را قوی میانش و دره المیزان یافته اند بی نقصان گمان بعد از آنکه
 در عالم طلوی هم موثر بوده باشد و صبح عالم آفریده و خود را به و و کما می چند و عناصر و بیخ و عصاره گند بر چهار معروف اکاس نام عصری از اینها و او را
 میسما هر جا و هر کس اندک و یا دعای عالم او را مستقر کرده و آبسان قابل نیستند شماره بر و در این زمانه و نقطه را بطول صورت و در آنجهش کرده و هر شی
 نامی مطابق نامهای عربی گذاشته بر بخش را راس گویند و کواکب اجسام صغیری استند بر زمین عظم و اندوز هر شصت سیاره را نامی نهاده و در یک
 هفته را بآن منسوب کرده اند و نیز عظم را در حجت تقنی از حضرت نور النور اند و بیرون نقش قدسی باهری و گویند اختران البشیر فیقول بگازند
 گویند که گزارش تن جان عصری و ستون ادوی نفسانی و تربیت مدح مجرب و ان مقامهای عالی جای یافته اند و زمین اگر وی شکل
 داشته باشد اگر چنانکه تمام کره زمین هفت جزیره عظم دارد و هر یکی را نامی برگزیده اند و در بانی محیط او و اندوکی از آن جزایر سبب این جزیره است
 که هند و چین عرب و عجم و فرنگ ترکستان بر روی آن اما فیقول نقل برستان اینها است و دانش گریان اینها از اکثر صفات یونانی اسما عجیب
 که اقالیم سبز یا بیدار نشان تا خازن سبکتری و دنیا در وی برهنان و بطن چنین تعبیر کرده باشند و عالم را سرخس کرده بالای اسرک و ک نامهند و
 محل پادشاهان و دیگر کاران و اندامیانی چون لوک مسکن بی آدم و دیگر حیوانات و پادشاهی را با پایا و محل خاندان و سراسری بکاران چند از و بالی را و جا
 نیست گانه گویند و پادشاهی را که لک در کات سبب شمارند و هر یکی را نامی برگزیده اند و چون پیدای عالم را بکرات مراتب نامند و در صورت تسلیم
 است که سبب حقیقی محل مجده برادر و بطنی دیگر ابداع کائنات فرموده باشد و لهذا و چو گنجی خلقت احوال نوشته اند و در آورده اند و هر صورت سلسله نون
 را بعد ایجاد و کبر و یک زن و نالند و بعد پیدایش وی را و چون اندک کثرتی در اینها پدید آید بر آنها از اجزاء صفت گزیده و برای چینی نامی بفرود
 کرد و سران آنجا را که صاحب علم و فضل و در عبادت بودند بر این نام نهاد و صاحبان جزات و شجاعت و عقل و صفات اچهر می صاحبان تجارت

و زراعت و صناعات شرعیة را میسر خدمت رسانید و اهل حرفه را زیر امر خود قرار داد و هر فرد را بر قدره و امین اسامی گردانید علی همانان تحصیل علم و عبادت و اناناد
و استفاده علوم و ریاضات و حق پرستی و نیکی و دیگران بر او حق و دکان کرد و چتر سانی و سرور و سعادت و بروری و ملکداری و مایت
بر همان و خدمات ایشان و شغله میسر کشاورزی و تجارت نمودن و صناعات و اختیارات نمودن و پیشه خود و صناعات و پیشه خدمت این هر
صفت نمودن و او تار که در فرق بنود مشهور است و چنان شرت یافته که اینها هر تار می انجمنی برستند و اهل حق عقیده و هیچ بنو له حال
همین است مگر بندرت کسی ازین گردانیده آمده بساط حقیقت رسیده باشد اما در حقیقت ظاهر اهل اهل بنا بر شتابانی است که تا آخرین اوزن مردم کلام قدس
قوم بر وی داده و مراد قابل تفهیمه اند احوالش بر سبیل اجمال آنکه در هر دوری از دورهای جاکانه که آن فائزانه آن است جنگ است و تیر تیرا و
دوایر و کلک ده بازده تن بصورت مختلفه برای کاری خاص بقدرت و ادایر بهمال پیدا می گرفته آن هر عظیم بقدرم رسانیده اند هر یک بنای مناسب
صورت موسوم گشته و در حد اقامت خود و ریزن از نایا بدایر فرما و دیگر مخلوقات فرمان پذیر و آثار را بر ستار بوده اند و قول محققین انجمنه درین
خصوص نیست که ایندو چون تبار امری که سود آن بآفریده باز گرد و منصری یکدی را با فائزانه و در خود و گردید و توحی تام مندل حال اندوخته نملر
غرائب امور بر نیروی خود گردانده و فباری بدامن تقدسش نشینده و اکثر دانش اندوزان هند بدین کدند و آثار بدین و اما گویند و آنکه در بر سینه
از موجودات بر توحی از فرغ قدرت خود مانده و و شکرت نیروی بخشند آثارش را تا نامند و هیچ موجودی را خالی از فرغ او ندانند انش او تار
بشار در نیاید و چون او تار در یکی چنان جنگ ده بار بد انسان جلوه فرماید و بجای او صاحب نظران بناید و درین دوره آثار در وزن پیدا کرده اول
چشمه او تار یعنی یکباره ای منظر انوار و عجایب آیات و آثار آسمی گردید و گویند ملک و دمار با بیان دکن شهر بندر او تی درست جنگ ماه بهما جنگ جنگی چتر
اکادشی را بر احسن که در دو سال و ست از همه افشانه ریاضت گری میکرد و بر کنانند ریاضی کرت اما تن شوی در هشت ناکاه ایی درست او تار دور
بر گفت مرا گنجد ارمیک شانه رو دند و دست بود چون نالی بسوی تو در آورد و از فرونی بالش بخرم و در انداخت چون از گنجائی او دور گذشت و چاره کرد
و سپین گولابی بزرگ در افکند و از انجا بدیای گنگ رسانید چون آنرا فرو گرفت و در برای شور جاد او چون در ابرامو دراجه نیست که نیرنگی گشت
بناش گری در آمد و جویای آگهی شد با سخ شنید که او ابراهیم عالم این جانور را منظر بعضی آثار و گردانیده برای جنگاری تو و چند می گردیدگان
بس از هفت روز بر تو خواهد شد و جهان را آب فرو گیرد و بر فلان شتی با برخی شالستانگان و گرانهای میز و گزین لودا پیشین از زمین شلخ که
از سن نمودار است پیوند بخش هفده لک است و هشت هزار سال آب طوفانی بر زمین و سی در نقاب خدا و نورم او تار درست جنگ کاکامک
نقل بچتر و دوشی جهان از زمین یک رنگ است و با جلوه خود منظر اثری غیر بگه و اندیک گویند و تار با بر آن ستند که از در میای شیر و زن آسایش
بر کشند بجای چینی که بدان مسکه برآوردند و منکر بزرگ ترین کوهاست یکا رو شنید کوه از گرانمی بدایر فرو شد می فروان پنج سیر می فروان
آنصورت را جلوه گاه خود فرمود و آن جانور که را بدوش برگرفت دیوتا کلام دلی گرفته و بدین شگرت کاری چهارده چیز گرای برآمد انجمن دنیا
بصورت عروسی نمودار شد و سرایه عشرت گلستان سرانجام یافت و گویند سترن شگرت گوهری فروان فرغ و از اندازة از ترش بر و ن
(دیار بانک بر چپ) بود و لعل دشتی گلهای او و چرمی گنبد و بوی خوش در روزگار و در گزیند برخی گویند هر چه خوانند از برگزیده و از ملک که نیر
خوانند (سه) پاده (و هفتتر) شکی که یار ما را تندرست و معده را زنده ساختی درست است و دو چپ لیلید (چند مان) آه عالم از در کلام بدین
ماده گادی که چرخوا شتی از ایشان بیرون فرستادی (ابواب) سفید لیلید و در اندان (شگله) سفید چرخ و لیلید با هر که بوسی فرزند شدند (و کبر)
زهر جان گرا (است) آب زندگانی (در بنا) زن خوش خوشی بگوید (آس) است هفت سر و سارنگ و هنگ (کافی تیرا و در می سیدی
و خطا رفتی پس از پیدایش این گران مایه چهار گورم نیز بر زمین و شد و هنوز زنده پندارند با راه او تار درست جنگ کاکامک که در بون شتی
شهر ما ورت نزدیک نیم کاره و او در این جلوه خاص شدیدی از گره و دست هر کس نام و در گاری در روز گردایش تن پرستش از دیو بهمال بر سر

روزی آنرا متقدس بطوری برای او جلوه فرموده از خواجهن از رسیدن این ل آید گفتار بسیار می جانوران جاگزار از خبر و اگر گنده آسمان
 رستگاری طلیعه روز زمانی یکی عالم در خواست و در اندک زمانی کار آمد و حکومت عالم علی بن ابی طالب در مغربه یکی از خورشیدان سپید و در تابا بر جا
 نزدش نشاند چاره بر جسته چون در آن خواستش گزید باره فراموش کرده بود و باغ یافت کس جهان صورت پدید آمد نقش استی او را و خاتم
 و در اندک زمانی همان مثال جلوه فرمود و با کمال در شده به جنگگاه او شتافت و در جلا نشستی روان گردانید و آواز داد یک سوره ن نشان هند
 جهان بر آن پیش بر یکان بر آسود و اندر کامیاب زمان و دای عالم بالا شد مدت ظهور در هزار سال بود که مسلمانان و اما را که یکی در دستر که کشته را سواد
 پایان آدمی و دشمن جنگ مایه می که شکل بچه جسته جزی در شهر برین پور که مسند و ن زبان در و در کار زود و از سلطنت اگر چه پیدای گرفت
 چنان بگزاردند برین کشیدار کرده دیت سالهای در دوازدهم که در پیش تن بر سر و تا آنکه ایندی بهمان علی جلوه فرمود و از روی دریا به پیشین عرض شد
 که خواستش آنست که مرگ من در دوازدهم و در شب چاه از چکان چکان جان من طلیعه پدید آمدن و ای نشانی را در خواجهن که در دست چاه بر آست
 یافت و دیوانه برای در پرستاری بنادیده و عالم از گوییدگان بر نمود و درگان اینان بر جای برجا از بن چاه کار جسته و خواستش برین گویید و نیز
 شد گویند او از فرزند می بود چله ده نام این دیوانه از روی پرستش نمودی و بر خلاف چهره حق پیروی چنگ گوناگون گار کرد و اما از آن دش
 باز نداشت آمد و نشانی از حامی پروردگار برسد و او همه جا نشان و او برای غمناکین شاد بستی نمود که در و چاه هم ظهور است و از رسیدن
 شیرین بآن حاکم کرد از شیرین کاری کسی از آن ستون پیکر ذکر می آید و او را بدید و در آن هنگام که بر فضیلت میان رفت و شب پیدای یکی
 ادبای کاما سپری شد گویند آن کسی مثال از به لاده است حامی خود پیش که آنانی که از این چیز فرزند چاهین کت در دست آن تافته درنگ
 است که درین آلاسی و بنگی نماید و پای بند غم رشاد می نشود پیدای این صورت مدال بود و ماضی اوتار که دم کوه بالا ده جگه پناه ایجاد و ن
 شکل بچه جسته و دای در شهر چون به در و اسرار صل نهاده اند که شب بن برنج بر برای مشهور و شکرت آن که نژاد و ابدان بر زاده و در حال کمال مدانی
 کرد از کرده دیت بل نام یکی برای سلطنت سر لوگ ریاضت کشید و او را کار نامش خوشتر از و پذیرفت و سرگ فراموشی یافت و در رنگ نشینان دیوانه
 را ایل ساخته چنان بفرمان مدانی بازگشت و گوناگون مکن بجای آمد و لیکن آنچه دیدن و دشمنان دیوانه ایشان را کشید کار بر و دیوانه با بسیلر با انگشتان صا
 از بن العاس نموده و او را از انعام کاراگی داده و آرام بخشید و در آن سال و در سوره صورت باز فرست چون آن مولود حق با کسی داده و معنای سم
 عادت به دستان حکیم بر و اج بر نشاند به برای آموزگار و لیکن که نزد که کیت خانه غلامه بود حاضر شد باین اجی خواستش بر سیله گشت بر بر قسم
 خوشتر از و چاهین او بر شفت که از چن من و ملاش که بزرگ دولتی بر چنین کس چیری بدوش می پس اندازی سخن چون ابر بر فرست او حش
 قدم چنان به نماند که طبع زمین طبع پاتال با او گرفت و دیگر قدم بر چنان فرار ساخت که طبع بالا را بر کرد و در حق قسم سوم خوشتر است
 بر سر و از آنجا که نیکی در نهاد بود و انسان خیرگی باز داشت یا پاتال نام و گردانید بر سر ارم اوتار آدمی پیکر خندان و چون برین شکم
 زن از نیکو در رنگ در تیا ماه می که شکل بچه جسته تر و دای در موضع رنگت از و در اساطیر اگر چه پیدای گرفت که از سر نه دست و پانی
 در قوم دیت بفرمانی نشست از بیدستی خوش بسته بودی تا آنکه دست از همه باز داشت و در که کیشا نشی یافت گری در آمد و او را بر نه زنده باز
 دست برد و در خواست او در می هر سر لوگ بود باز گردانید و در تار و دیوانه از دیتی نمود و همان سان انجام کار او در خود سینه پذیرش یافت گویند
 چمن از نظار بر و او دست در نیک از اوت مایه و در تار و در پنج پسر شد و چمن بود و بر سر ارم پیش نهاد بود و در که کیشا نشی و یک موزی که می بر پیر
 چمن در و چاه پیش نمودی کارت و برج روزی عشرت شکار خوش گذار و بر زانو آن شد و چاره رنگی و رنگی بر جسته و او را پناه آن در خور
 از خور و بی و پر شینی و گوناگون جواهر و نقاش بر پیشگاه حضرت آ و در راجه شکفت افتاد و دست برین فیال انوار از حقیقت کالای خوشی او
 گفت اندر فرمان فرامی جلوی عالم که کامه برین سپرده آنچه می خواهم سر انجام میابد راجه آ و در گرفت و در آن گاه که در و او را پنج ملک بفرمان

اندو خواش نتوان پذیرفت و شکوه و نیوی نتوان بست آورده او چشم در شد و به پیکار و در آمد چنانکه لشکر فراموش آورد و آفرینش نامو کاهی پیش نبرد
 آخری پنهانی آمده جهر کن ملازم گذرانید و درگاه و نشانی نیافت نزدیک پس خود بر سر امراطیبه شسته رسوم مسافران ملکات تقدیر کرد و خود را بآیین
 خویش بپوشت و آن فرزند را بکین تازی برکاشت بر سر امراطیبه و سر دست قدرت ابدی بر پیکار و راجه رفت و یکبار عرض نمود که گشت آفرین
 راجه قالب حتی کرد و سلطنت بدو تا با با باز کرد و پدر را می عالم فراموش آورده و در کن خیرات نمود پس از نه سوت باز شد پیوسته تنهایی برگزید چنین ازین
 که هنوز زندگانی داد و در درگاه مندر از زمین کوکن نشان دهند رام اوتار چنان سرانید که دادن نام از کرده را کن بدو شست بر سر پائیس
 خدیو در سر رست دست بود و کوه کیلاش مندر اسان بیاخت گری پشت در سر پای پس از دیگری دیرین او برافشاند و از دانه فرزندانی
 هر سه لوک یا بد ذات قدری خواش پذیرفت و درینا با از فرمان پذیرد بپوشه آمدند پیشین رفته بر انگشتان او فرو میسند پذیرفت آورده انجام
 برام نام نداشتند آنکه در جنگ بر تیر ماه چیت شکل بچیت نوین در شهر او دوازده شکم کوشید ازین راجه چیت برادر و سر آفرانگی فن شناسانی اندوخت
 دوست از هر باده شست نوری پیش گرفت و در بار تگری و پرستش با از زندگی مایه بپوشست و از بخت فرزندانی جهان گشت دادن بگوشتی
 فرستاد و در هر سال در گشتین بود و شاسته آیین ابر و خاوشن اوتار شیرتیر ازین بچه از هر سال کسری و کسین جادون زبانی شست و تهرنگ
 گیش برادر و چهره دستی یافت و پدر از کار باز شد دست سنگری بر کشته و در تیر چارند و پسین آن دیگر فرزندانیان و بیت هم از اندازده بر دند و پسین پنج
 در شید بیکر گاو گرفته با به از دوش شاسته و بر انداختن اینان خواش نمود پذیرفتند آمد کسین حواله شد که شیدا اختر شاسان گیش آنگی اندک و درین یکی
 یکی برادر کاراد سپری گرداند او چار لشکری نو از دکان فرایش نهاد و هر سال خون چندین بگیا به پیخته آنگه اندو کی خواهر را به بسید جادون
 کشیدانی کردند و درین هنگام آفرین شید که شستین فرزند از دکان لشکر و برادر ازندان و نشاند و هر سری که اندیشی بستی سر از ستاد و غفلت
 بر پاسبانان چهره شد و در بچه کشاد و در با و گوید و باده چمن آمد که آن روی کاب چون رخاوند نهاد و چمن مان دختر شته مردم را خواب داده بود و در آنجا
 گذارد و انداخت و بر گریه بسید چون روی بدان کار نهاد و با پایا بگشت و فرموده بجای آمد خست و در نه سالگی گیش ازین هم گردانید و او کسین ازین دانی
 داده بر مسند فرزندانی نشاند و بیکه سنگران آفرین شدا کرده بر انداخت و در دخیال زندگانی کرد و از نو در هر دو صد شست نخل است از هر یک ده
 دختر بید آمد هر کدام چنین میداشت که گیش با او بوده بوده اوتار در کلک ماه یک شکل بچیت نوین در شهر گیکه خانه را هر سه بدو چمن ازینک مایا
 بناد و گویند چون جنگها بسیار شد و فرادان بخشش فتن خواست که باشی بیکه در شسته آیین سید و جنگها را گوشت گیاره زن و دران مال مرید فرزندانی
 برآمد و در صد سال زندگانی کرد و گاهی اوتار در دخیالک ماه یک شکل بچیت نوین در شهر گیکه خانه را هر سه بدو چمن ازینک مایا
 سال بزرگ گویند و در گامی آید که فرزند داسی و در گامه وید کاری فروئی گیر و غله گرانی پذیرد و در گامه وید کاری فروئی گیر و غله گرانی پذیرد و در گامه وید کاری فروئی گیر و غله گرانی پذیرد
 ازین و در مال بومی چاره گزینی بدان آیین بیکر بر آید و جهان را بداد و با دگر و اند و برخی جهاده افزوده و تار بست چهار برگه در دور احوال بر یکی نهاد و فرست
 اند و لشکر و تانها برگزیده و گوناگون بیکه اینان از در بریم و در آن بر ساخته حارب پرستش گردانند کین چمن بوده و چون از دکان ازین دنیا تخلص
 کلام در عقا و مردم این ملک آنکه وسیله و بجا و خلعت بر پاست و بالام و القاسمی آیین کتابی که اندیشید نامند از زبان جاسوس و شته و بدرانانی بی و گان
 بر با و در تفهیل کوشیده شش کتاب آراستند و آفرانکشت و درین یکی شش قسم علم گویند و هر یکی آشتا شاسته و کتاب بید و بومی گویند که حکیم باین چهار جزو
 کرده هر یک مدنامی جدا گشته و آن رک بید و بومی و شام بید و آترین بیدست و بر خنجی گویند که بر بها چار و دو و باین از در و بکن هر چهار کتاب
 تذکره بر آمده و در مجموع هم بیدست و آن هر شش شسته شاسته را با یکدیگر بعضی از امور اخلاص و واقعه و مناقشات بسیار و در اندیشه شاسته هر کسی بقدر درگاه
 از فسید و کوشیده و تفهیل آن کتابا نوشته و شستین شاسته بنامی است بدید و زنده آن کوتم و گردید و در شیکه شاسته این کتاب تصنیف کس و نامی
 و نوشته است و باین ساسکد شاسته و در جهان کین نامی نوشته است چهارمین پانچ شاسته درین علم علی نامی از علم است و بچین بیدست شاسته که کین نامی از

لله با خورش حالات آسمان سادرت زلفت واحوال احمد زکرمستان اگری بنو خنجرین احوال این جهان صوبه درین جزیر نخل گشت از مستخران
 هر کس آگاه باشد حالات جبار صوبه مذکوره درین اوراق گشت فرومده برین فقرت گذار و چون اندکی از احوال بندرستان تقریر شد
 از بهر بی خبری سیرانی غنم بقلم رسد اردون مندرست ذکر احوال مالک محروسه هند با جلال مطابق تحریر و تقریر مستخرج
 ابو الفضل اکبر شاه ای از دفتر رسوم اکبر نامه که مسمی باین اکبر السیت تاسال اعلیٰ معاین علی الدین محمد اکبر شاه کشته
 درین سال کسی است و سالهای سلطنت او را از انستای جلوس و سال کسی بنویشتند و در هر دو مقصد دسی و دهنق تصدیق و تصدیق
 در قلم عابد اکبر شاه از اردو دزد بخش بر ساخته بهوشی را صوبه نام نهاد و بنام صوبه عمده که در آن بخش واقع بود یا خود با شاه جانی را آباد نموده
 بنام خود موسوم گردانیدند و در شناسایی گردانید و چون برادر و خاننسی و احمدگر کشت داشت بازنده قرار گرفت سختی از هر که کام بخت بخورد
 و درستان فرزان و بان و سال مسافران پس قول میگزارد و نگذاشته بهار و در حواله آباد نموده احمد با دربار خاننسی و احمدگر اکبر با دربار جیحان آباد
 دلی آجیر لاجور لمان کا کل حصوبه بنگاله از اقلیم دوم است و دراز از بندر چات کائون تا گلیا که می چار صد کرده پنا از شمالی کوه تا پامان
 سرکار داران ولایت کرده خاور ریاضی خورشید و جنوب کوه باختر صوبه بهار باقی نام ولایتی است شماره این ملک ازین ولایت کنند
 گویند در آنجا درخت اندک آدمی و کمتر شود و نیک با آن وارد و پیوست آن نواحی است اولوس پتیره در آنجا بسیار در هر که مایه آجیر بسیار پاک
 خطاب است نام اردو ارکان آن ملک با ضلالت ازین شهرت گیر و صاحب و لک پیاده و هزار نفر است هیچ کیاب شالی این صوبه و ولایتی
 است آنرا کوچ گویند بزرگ آنسوی زمین خداوند بر سوار و یک لک پیاده کام روپ که آنرا کان رود خوانند و کاشا پست دست خداوند و در یکی
 آنجا شهر است و در هر که می آجیر کایات غریبه بر گزارند و بعد تحقیق از حکام آنجا که اکثر آشنایان بوده اند مسلم شد که مطلقا اصلی در دوزبان
 پیشین شاید چیزی بوده باشد و بهیوی این ولایت ملک آسام است از راه آنجا فرزان شکوه بر گزارند چون بهیوی شود و خاص و از مردم و
 زن لاجیر است که با ازنده در گذر شوند و پیوست آن پایان است و هیچ آن ختا از و بهما چین گزارش رود و عوام پایین گویند از قافان بانی که در ملک
 است تا به ریاضی شوجیل منزل رموی بریده هر دو کنارش بنگاله چیده بهار و ده آنکه سفند روی ازین حدود بآن و یا شتافت و بیشتر است و در
 که راهی است بجا شتافت و در دوزبان رفت میان شرق و جنوب بنگاله نواحی است از ملک نام بندر چات کائون معروف است و نام آنجا بهر
 او بلکه از دست نیل بسیار شود و هیچ کم فروشتر نیز کیاب و گران از رگاد و گامیش هم ندارد و جانور نیست البقی که چهره ازین هر دو دارد
 بگو ناکون رنگ به آید شیر او را بخورند و کیش ازین برخلاف هند و سلمان بلکه هیچ ادیان گویند که خواهر مخصوص توام با گیر و دوتما از او در حقیقی
 بهر نیز دوش اندوز یا ضلالت کیش مادی گویند و از صوابید و بیرون نشود و رسم آنست که مرد جوان زنان سیاه حاضر شوند و در آن پیش
 نیایند و بهر سیریه نام کوکسند یک بدین گروه بگو و از آنجا چین خوانند و برنجی باستانی نامدار الملک چین گویند و فیل پیاده بسیار فیل پدید
 نیز به یاد میسوی آن ولایت از رنگ است کان یا قوت و الماس طلا و نفوس و من نفاد و گوگرد و آن و او را با قوم که بر سر کان آید زین
 رود و با دلووس پتیره نیز کارند از هر دو نام اصلی بنگاله بنگ فرزان و بان باستانی به پنا فیلی است و بلندی ده گرد و بلی الکافا بانی رسته آن را
 آن گویند بهر و الوت و لام از چو بنگالی آن بنگالی بان و قافا گشت بعد از خوش حرف با افزایش با پتیره بنگاله شترت گرفت که با اعتدال
 نزدیک و در ماکم میانه قوز آقا بارش شود و آنرا میزنان پیاده و زمینا اکثر عالم که بهر کباف نشود و در آنجا گشتی باشد فیل ازین از بان
 باسان هو انداخته شدی و گزندی بنگالی آنجا رسیدی و بنگاله از و در دران ولایت کمال حیرت از شترت از بجا شتافت آن شوش در شت
 رود و می آن ملک بسیار که بهر مردم این دیار افزون انداخته بوده درین ملک صواب انگلیتیه تسلیم یافته و یا حکومت هند و یا دولت
 بلاد هند و کن تا بهیوی کشیدند و در دیار خود بزرگ شمرند و در دیار می این جا چار صد و پنجاه و در یاکان کوچک بحیطه هند و در

بارش هر سدی اربع شش کرده آب فروگیرد و راجه کند و دیو عمارتی نه آشیانه بر ساخته درختین نیل خانه مطبل دوم تو بخت و بر نخی کشک
 و اران و شاکر و پیشه سوم تیا دزاران و در بانان چهارم برخی کارخانه غنیمت طبع شغریه و کشت خانه بزرگ ختم خلوتخانه ششده حرم سرانگم سانش
 گاه مرزبان و در جنوب آن تخته ایت از پستان مشرق در دوشتر بر سوتم بر ساحل شور و دریا معبد گلین ناخده نژاد و یک کوشن و در اور
 و خواهر او از صندل بر ساخته اند از فاضل علمای هندی که پیشتر ازین بچهار هزار و دصد سال و کسری را راجه اند و کن مرزبان نیکو پرست
 و انشور و پستی را بگزیدین سرزمینی بر اسی شهر آبادی فرستاد و بچکار و پخته و دهمش در آمدن کارنا شور و دریا گلین جانی یافتند از دریا که با
 سنجید ناگاه را غنی را دید که بر بار و در شد و تن شوی کرده نیانش گری نمود و از کار کرد و انگشت ماند چون زبان جانوران میبست
 از حال پرسید پاسخ یافت من از گرده و دیده ام نفرین ریاضت گری مرا بدین پیکار و دردی از نه نهوان آگاه چنین دلالت نمود که از
 جهان آفرین بدین حالتی خاص دارد و هر چند می درین سرزمین بسر برد و در آکی بدستش روی دل آرد و زود برادر گرید و
 چندین سال است که بدین روش در یوزره باقی میگذرد گاه باشد که خواهش با انجام رسد چون گوهر شایستگی داری نظار گوی می باش
 و شکر نی این بوم پر شناس بر زمین را در کثره زانی شنوده چشم در آمد راجه از این آگهی داد و در بزرگ شهری آبا را در دجاسه خاص را
 عبادت گاه بر ساخته راجه شبی را در گری نموده بر بستر نیانش گری آسود و چنان نمودند که در فلان روز به ساحل دریا چشم انتظار بر کشا
 چوبی بدر از می بچاه و دو انگشت عرض یک دیم دست خوابا مع آن را بر گیر و بجاء دیت هفت روز نگا دارد و به صورتیکه بر آید در معبد
 و هشته عراب پیش بر ساز و بچنان در بیداری یافت و از ابیا در می المام گلین ناخده نام نهاد و بر دجاسه در گرفت نیانش گاه که در
 گشت فردان خرق عادت از و بگزاردند کلا پنهان نام نوکر سلیمان گردانی چون برین دیار چیره دستی یافت آن چوب در پیش
 انداخت و شوش پس در دریای شور افکند و سیل سانش طلبان در عهد اکبر شاه شهرت دادند که آن چوب را با زهر آردند و و بود
 افسانهای جنگامه آرا فردان برگزاردند و آن سه پیکر را هر دو پیشش بار بر نشاند و تازه رخت پوشا نند بچاه هفت زن از در استاد
 خدمتگذار می کنند و هر بار شولان بزرگ بر کشیده پیش آن صورت با آردند تا نسبت به هر کس از او شوش بهره بگیرد و در ابر شانه
 پای بر سازند مهندسی رخت گویند و دوسو گرد اند و چند از دهر که آرا بکشند از کوه بیدگی پاک گرد و دخی روزگار نه بنید و شیر نزد میک
 جگانه ستر بختان ایت منسوب آفتاب خراج و دوازده ساله این ملک بمبافش در شد و در میان و شوار پسند از دید آن کیمت فرد و
 بلند می دیوار و در و بچاه دست پنهان و ده سر دوازده دارد و شرقی رویه پیکر و خیل خوش نجی ترا شنیده اند هر کی آدمی را در خطوم در آرد و در و
 بفری صورت دوسو پراخه اند با سواد سپرایه و جلوه دارشمالی مثال دوشیر برکی نیل را شکار کرده بر فراز آسمان نشسته و در پیش ستون
 از سنگ سیاه هشت و بلبل در از می بچاه که چون از نه نیزه بر گزند مخفی و گشتا و سرنگ طاقی از سنگ پدید آید در آن خورشید را با و یک ستارگان
 بر کنده و برگرد آن گوناگون پرستار هر گوی بختی سر بر زمین ایستاده نشسته افتاده خندان گریان حیران آگاه پس بچانگ خنیاگر
 و شگفت خاندان آن که تنی شان جز در خیال نباشد گویند پیشتر ازین یک هزار و یکصد و چند سال راجه بر سنگ دیوان بنا با انجام رسانیده
 سرنگ یادگاری گذشت و دست و دست بختان دیگر در آن نزدیکی پیش در دوازده شمش در اطراف است و دوازده سیریکه درستان با
 بر گردند برخی بران که بریده و جدا نموده بسیار حاقی از زبان گفت و گو و او امر و زور دیانت از فراخی شرب و بلندی نظر سلمان
 و هند و دوست داشتی و چون استخوانی خاوه و پر دخت برهن بسوختن ردا و در و سلمان بگیرستان بدون صوبه بنگال مع اول و سیر است
 و چهار سر کار دارد و نهصد و هشتاد و هفت محال جمع بچاه و نه کر و در شتا و چهار لک و بچاه و نه هزار و دوز و نام هم نقدی نمیدارند و شتر
 کایت در عهد ملایین با بری تمام سلطنت با سخی آن توانان بود و هر صوبه فوجی لائق آنجا مستعین و مقرر میبود و ملک سلطانی براسه

مجموعه گریه استقامت نما از حضور پادشاه و بکار خود مشغول رکمالی مقدار و نفاذ امری مانند زمین منافع بابت دسم هزار و صد و سی سوار شست لک و یک هزار و صد و پنجاه پیاده هزار و صد و پنجاه میل چهار هزار و دویست و شصت توپ چهار هزار و چهار صد و سی چون حال ملک گشت از کبریا نری زیانده ان از با سال دهم میگذارد و برای هر فرقه جدولی جدا گانه میگذارند و برای آنکه در ترتیب شتابی نرود و بنا بر نشان نهد میگذارد

جدول فرمان رویان از قوم کسری

نام	سال	نام	سال	نام	سال
۱- اراج مهر کسری	دویست و پنجاه	۱۳- ایشدر حرک	نود و یک	۱۲- تنگ بهیم	دو صد و ده
۲- سهرن بهیم	صد و هشتاد و پنج	۱۴- ایشدر حرک	هشتاد و پنج	۱۳- سهرن بهیم	صد و هشتاد و پنج
۳- کج بهیم	صد و هشتاد و دو	۱۵- ایشدر حرک	صد و هشتاد و دو	۱۴- کج بهیم	صد و هشتاد و دو
۴- دیوت	نود و پنج	۱۶- ایشدر حرک	نود و پنج	۱۵- دیوت	نود و پنج
۵- سبک سنگ	صد و شش	۱۷- ایشدر حرک	صد و شش	۱۶- سبک سنگ	صد و شش
۶- برده سنگ	نود و هشت	۱۸- ایشدر حرک	نود و هشت	۱۷- برده سنگ	نود و هشت
۷- دیوت	صد و دو	۱۹- ایشدر حرک	صد و دو	۱۸- دیوت	صد و دو
۸- دیوت	نود و هشت	۲۰- ایشدر حرک	نود و هشت	۱۹- دیوت	نود و هشت
۹- سبک سنگ	نود و شش	۲۱- ایشدر حرک	نود و شش	۲۰- سبک سنگ	نود و شش
۱۰- سبک سنگ	صد و یک	۲۲- ایشدر حرک	صد و یک	۲۱- سبک سنگ	صد و یک
۱۱- سبک سنگ	نود	۲۳- ایشدر حرک	نود	۲۲- سبک سنگ	نود
۱۲- سبک سنگ	صد و یک	۲۴- ایشدر حرک	صد و یک	۲۳- سبک سنگ	صد و یک
۱۳- سبک سنگ	نود	۲۵- ایشدر حرک	نود	۲۴- سبک سنگ	نود

بست و چهار تن کسری پور بر پور و هزار و چهار صد و ده سال شصت و نوزده

جدول فرمان رویان از قوم کاتیه

نام	سال	نام	سال	نام	سال
۱- اراج بهمن کوریا	هشتاد و یک	۶- اراج بهمن	چهل و شش	۱- اراج بهمن کوریا	چهل و شش
۲- مال بین	هشتاد	۷- اراج بهمن	چهل و نه	۲- مال بین	چهل و نه
۳- راجه داسو	شصت و هشت	۸- اراج بهمن	چهل و ده	۳- راجه داسو	چهل و ده
۴- سبک بهمن	چهل و هشت	۹- اراج بهمن	چهل و ده	۴- سبک بهمن	چهل و ده
۵- راجه جی پت	پنجاه و چهار			۵- راجه جی پت	پنجاه و چهار

در تن کاتیه چهار صد و پنجاه سال پور بر پور کام رویان گوشت پیش دولت لقمه دیگر کاتیه رو آورد

جدول فرمان رواجان از قوم کایخسره دیگر			
نام	سال	نام	سال
۱ راجه آوسور	هشت دهن	۷ راجه گومر	هشتاد و یک
۲ راجه بنی جهان	نشت و شش	۸ راجه پیتی دهر	نشت سال
۳ راجه اندوه	هشتاد و یک	۹ راجه ششت دهر	پنجاد و یک
۴ راجه راجه	پنجاد و ششت	۱۰ راجه برجاگر	پنجاد و هشت
۵ راجه جودوت	نشت و یک	۱۱ راجه جیدر	سبت سال
۶ راجه راجه	پنجاد و دو		

یازده تن ششصد و سی و هفت سال پور بر پور بر سر فرمان دهی بر شستند پس ازان مرزانی بنیاد دادگان را بنیاد کرد

جدول فرمان رواجان از قوم کایخسره دیگر			
نام	سال	نام	سال
۱ راجه جوبال	پنجاد و پنج	۶ راجه گن پال	هشتاد و پنج
۲ راجه دتر پال	نود و پنج	۷ راجه جی پال	نود و هشت
۳ راجه دیو پال	هشتاد و سه	۸ راجه راجا پال	نود و هشت
۴ راجه جوبال	هشتاد و سال	۹ راجه جوبک پال برادر راجا پال	پنج سال
۵ راجه دجیت پال	چهل و پنج	۱۰ راجه جوبک پال برادر	هشتاد و چهار

دو تن شش صد و نود و هشت سال زمان رواجی کردند پس ازان دولت بدو کایخسره که قرار یافت

جدول فرمان رواجان از قوم کایخسره دیگر			
نام	سال	نام	سال
۱ راجه کسین	سه سال	۵ راجه کسین	پانزده سال
۲ راجه بادل سین	پنجاد سال	۶ راجه سد سین	هجده سال
۳ راجه گن	هفت سال	۷ راجه توج	سه سال
۴ راجه مادو سین	دو سال		

این هفت تن یکصد و شش سال پشت بر پشت کار کیا می کردند

شصت و یک نفر از ابتدا می جلس می کردند کثرتی راجه هشتین جدول بر سر فرمان دهی تا شروع زمان شیخ اسلام در بنگاله و تسلط سلاطین دلی بران دیار در مدت چهار هزار و سه صد و سی سال زمان ملوک گذشتند و این تسلط مسلمانان بر بنگاله در واقع اسلام در برین دیار از زمان سلطان قطب الدین ایک است و در سال پانصد و نود و هشت هجری از زمان زمان سلطان محمد غلام شاه بنده و نفر

کیمصد و پنجاه و شش سال بتیمت سلاطین دہلی حکمرانی کردند بعد از ان از ابتدا سے ہفتصد و ہشتاد و یک ہجری ملک فخر الدین سلاج دار خود دوسرے نمود و سلاطین است ایران زمان ناماد و خان و دود و دست و چار سال حکام بنگالہ خود سربا و شاہ بودہ اند از ابتدا ہی ہفتصد و بیست و پنج ہجری کبری بنگالہ را سمر نموده و او در خان را بیک نیستی فرستادند و از ابتدا ہی ہفتصد و نو و بیست و یکصد و ہشتاد و سال باز تمام سلاطین دہلی مانند باز از ابتدا سے یک ہزار و یک صد و نو و بیست و پنج ہجری است بست و سہ سال گذشتہ کہ در قبضہ تصرف کنی بنگالہ است

جدول فرمان روایان اہل اسلام

نام	سال و ماہ	نام	سال و ماہ
۱ ملک فخر الدین سلاج دار	رو سال و چند ماہ	۱۱ افیروز شاہ	سہ سال
۲ سلطان علاء الدین	یک سال و چند ماہ	۱۲ محمود شاہ پسر فیروز شاہ	یک سال
۳ شمس الدین بنگرہ	شانزدہ سال و چند ماہ	۲۰ مظفر بخشی	سہ سال و پنج ماہ
۴ سکندر پور شمس الدین	دہ سال و چند ماہ	۱۱ سلطان علاء الدین	بست و ہشت سال و چند ماہ
۵ غیاث الدین بن سکندر	ہفت سال و چند ماہ	۲۲ نصیب شاہ پسر علاء الدین	یازدہ سال
۶ سلطان السلاطین پور غیاث الدین	دہ سال	۲۳ شیر شاہ	دست غیر معلوم
۷ شمس الدین پور سلطان السلاطین	سہ سال و چند ماہ	۲۴ ہاپون بادشاہ	دست غیر معلوم
۸ کاشی لوسے	ہفت سال	۲۵ شیر شاہ نو بہت دوم	دست غیر معلوم
۹ سلطان جلال الدین	ہفتدہ سال	۲۶ محمد زمان	دست غیر معلوم
۱۰ سلطان احمد پور جلال الدین	شانزدہ سال	۲۷ بہار شاہ پسر محمد خان	دست غیر معلوم
۱۱ انصاری سلام او	ہفت روز و بچہ نیم روز	۲۸ جلال الدین بن خان پسہ دوم	دست غیر معلوم
۱۲ انصاری انصاری شمس الدین بنگرہ	دو سال	محمد خان	دست غیر معلوم
۱۳ بارک شاہ	ہفتدہ سال	۲۹ غیاث الدین	دست غیر معلوم
۱۴ سلطان یوسف	ہفت سال و شش ماہ	۳۰ بیج شاہ	دست غیر معلوم
۱۵ سکندر شاہ	نیم روز	۳۱ سلیمان	دست غیر معلوم
۱۶ فتح شاہ	ہفت سال و پنج ماہ	۳۲ بایزید	دست غیر معلوم
۱۷ بارک شاہ	دو و نیم روز	۳۳ اودو	دست غیر معلوم

از زمان سلاطین قطب الدین ایک ناماد و ست ہجادی ہفتصد و ہشتاد و سال قرآن دہلی بنگالہ نمودند از ان بعد از ان سلطان قطب الدین ایک ناماد سلطان محمد اہل شاہ ہفتدہ ہفتصد و پنجاه و شش سال بتیمت سلاطین دہلی و سہ ہجادی از ابتدا ہی ملک فخر الدین سلاج دار نام زمان او و وہن نام خود دوسرے و دعوئی سلطنت و دود و دست و چار سال گذرانیدند بعد از او و او خان کہ لہر سے جلال الدین محمد اکبر بادشاہ او و او را بیک نیستی فرستادہ بنگالہ را سمر نموده تا عالمگیری ثانی ہا برے کیمصد و ہشتاد و سال حکام بنگالہ بتیمت سلاطین دہلی سرب و

و امروز که سال یک هزار و یکصد و نود و هفت هجری است از ابتدا سلسله سلطنت شاه عالم بپایه پسر چالگیر شانی بستم و چهار سال گذشت که از
 تصرف سلاطین دہلی بدر رفت و در قبضه تصرف و اقتدار کبیری انگلیش است را چنانچه ستمین و بدستی را چه جرم و جنایت بدلی و نام و دشمنی این چهار هزار
 و نه صد و سی و چهار سال و در آئینه و ماہجارت بردارگی فرو شد را چه تو چه را که آخرین راجه در جدول سلطنت چون پیمانہ زندگی بمرکز گشت سلطنت
 بیکی از اقربا سی ادک پسر اے لکھن بود قرار گرفت و در آن هنگام دارالملک بنگالہ خندہ نیا بود و گوناگون دانش را بنگاہ احوال ہم اندک
 آباد و نشان دمانی در آن خراب پیدا اختر شناسان او را از برشتن دولت و در گوناگونی گیش خبر دادند و اداری که این دکانا و تدریس و تدریس
 تعلیمی یافتند راجہ گشتار آموذ و آموذ پنداشتہ گوش نکرد آل اندیشان ابد و دوستانہ پناہ بردند و در آن هنگام طلب الدین ایک از جانب
 سلطان شباب الدین غورے در ہند بود و آن خلج زادہ بیروے مردانگی ملک بار برگرفت و چون وہ بنگالہ آمد در راجہ کبشتی را کہ وزیر پسر
 و بان ملک دہلہ فرادان غنیمت از دستہ آن شرار و ایران ساختہ گشت و آبا و گویا کہ کنون موقوف بقلم کڈہ است از آن باز این
 ملک بفرمان مدابان دہلی باز گردید انتقال راجہ تو چه را از دار غور و امر و در کہ آخر اہد خوال یک ہزار و یک صد و نود و هفت ہجری است چہ اچند
 و ہفتاد و ہفت سال پسرے می شود و در زمان مرزبانی سلطان مطلق قدرخان از جانب ابد و بنگالہ بود ملک فخر الدین سلاح دار ادا دار
 آزدند و بی میانی بحبان گزائی خداوند نعمت خود بہت بہت و مکن گرفت از ہم گذارند و بہرستان سرائی و حیلہ و روشی نام بزور گے
 برخوردند و از فرمان و بان دہلی سر او کشید ملک علی مبارک کہ از برگزیدگان قدرخان بود با اتفاق سلطان علاؤ الدین بآویزہ فخر الدین
 برخاست و در کارزار آن کا فتنہ رازندہ برگرفتہ بگوشتی فرستاد حاجی الیاس علائی از امرای بنگالہ بود و کس اہد بہستان گردانیدہ
 علاؤ الدین را جان بشکرد و خود رئیس الدین لقب داد و را بھنگہ نیز گردید و سلطان فیروز از دہلی بالمشاورت و تحت آویش نمود چون موسم
 بارش نزدیک بود بشتی نو نہ کردہ باز گشت چون روزگار شمس الدین بستر آمد سران لشکر بزرگ پورا در اسکندرشاہ خطاب دادہ و پسرے بر شہ
 سلطان فیروز باز نہ بنگالہ شد و صلح باز گردید و چون او در گذشت پسر او را برگرفتہ و سلطان غیاث الدین زبان زد اتفاق گشت و بہر
 حافظ شیرازی فرستے برای او فرستاد کہ این بیت از دست بہت شکر گنن شود ہمہ طولیان ہند بہترین تہنہ پاری کہ بنگالہ پسر و
 در زمان شمس الدین بنیرہ او کاسی نام بوسے از حیلہ اندوے چیرہ دوستی یا نیت و دردت و سلطنت با منتقل شد چون عمر پسرے شد
 پورا و بدین احمدی در آمد و سلطان جلال الدین نام یافت رسم این و یا مان بود کہ چند ہزار پیادہ با یک پیرامن و ہفتاد و کشک دادی
 ششی خواجہ سرائی بان پیادگان ہنر بان شدہ فتح شاہ را از ہم گذارند و خود را بار یک شاہ خطاب بناد و فیروز شاہ انیز پیکان از ہم گذارند
 و پورا و محمود شاہ را بر سرے برداشتند و یک سال حبشی غلامی منظر نام بہت یاری پیکان اوراد بان شکری نمود و خود سر آراش علاؤ الدین
 یکی از نوکران مظفر بود بہ ان پیادگان ہمزاد شدہ اورا بہشتی سرفرستاد و خود و فرمان دہی برشت از شکر کڈہی روزگار چندی دین ملک سرنگا
 مار و باز از بوداد و ادگری را پایہ برتر نزداد پیکان فتنہ اندوز را بگنہ گردانید و نصیب شاہ پورا و نیز بان پدر بردہ او و دشمن گذارند و برادران
 از او از ش فرودے چون در آویزہ ایبر بادشاہ سلطان ابراہیم لودی را روزگار بد آمد برادر دسران لشکر از نصیب شاہ بد و بد و بر سر
 ہایون بادشاہ بعد از تراغ ملک بنگالہ از دست شیر شاہ جاگیر قلی بیگ را بمرزبانی بگنشت چون شیر شاہ ہایون شکست اودہ بادشاہ شد
 اورا بہتیاں آوردہ و بہشتی سرفرستاد و در زمان سلیم شاہ محمد خان خیشاوند و پسرستاری آباد ادگری ہمدوش دشت چون در آویزہ
 مصرین خان در کارزار تمام شد حضرت خان بہادار کارکیانی یافت و خود را بہادار شاہ خطاب بردند و مرزبان و بنگالہ و بنگالہ اجل گرفتار آمد
 بعد ہا در شاہ نباد شمس کہ جلال الدین نام دشت بہت با شت تاج خان کہ از امرے سلیم شاہ بود جلال الدین را جان شکرے
 نمود و بعد سلیم شاہ خوشن آراشد سبب برادر خود او سلیمان کرزانی اگرچہ اندیشہ سلطنت دشت بہت با شت برستہ خطبہ نام کہ بادشاہ

و ابرار پس پادشاه سجد و در صحنه انقبا بی بریزان آن کوه انجام یافت پیوست آبادی بزرگ گرا بیت خدا زد و در کنگر آن کبر بادشاه صف
و سناری و میدان چکان بازی ساخته تماشای آفریده فیضان با هم نیز در اجناسی که در آن نزدیکی سنگ سرخ را کانیست بر اندازد که خود چند تن
و متعجبانه کاند و بر آن میدان و ریاستی زمان بزرگ مصری بود و قلع کانی در پشت بسا آتش کله در خانه و در پیرایه و درم از اجناس که در آنجا
سین و بایب و مناره است پس بلند از کفن پیدائی دارد و در غمی زده زن از یک آتش را فروزن به سر و شکور از اجناس سفید ساز و نخل شایسته به سر
آورد و گاه اکثر نیکان برده بهر دره که می آید و در غمی آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
کنند و انداخته و کانیست و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
کامل تر نشاند و برادرش را بهر دره که می آید و در غمی آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
نبات آنها پس گردید و در دوران خرقان بدلیح گردی چون تاورغان ادای داشت خود سرخ و زین گرفت سلطان بهر شک از مال او داشت
داده و در باز داشت و سلطان محمود شرقی از نصیر خان پور قاده خان برگرفت قنوج در باستان از ملک هندوستان بود و از ایالت او در آنجا
در سنگین نخل بر و در آنجا آن و اندر زن عمارت عالی فرغانه بنام حسین آب بهای آغا ساک و دنیا گران جالندیس که بنامش به نام کارا که در آنجا
از آنجا به پادشاه انداختن مشهور بهم از آنجا که در آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
شود و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
تحت الشاع است برده و این آینه بنگام بر آید و کتاب لبرج گرد و در آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
پیشانی سر و در آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
بهشت او بهر یک که در آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
صد و سه و در آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند

صوبه ملوه

از دهم اقلیم سائران بایان کرد تا با سواد و دست و چل و پل که در پناه از چندری تا ندر و دست و می شرقی باشد چون شالی شود و جنوبی بکلان
غریبه گرات و امیر که جنوبی در و گزین دریا باشد و در آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
کلیسای گزین و خوشبو و پیرایه و در آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
با اعتدال نزدیکی در میان جنبه و در دره تا باستان آب خور و احتیاج کم شود و در آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
زین انیس و بر دیگر زن انجمنی بلند و هر که در آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
بر و در آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
بر سائل هر که در آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
رسد چنانچه از آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
و کن گردید و در آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
بر گرفت و در آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
از آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
و کن گردید و در آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند
و کن گردید و در آنجا آن کس را می بیند که در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند و در آنجا نشاند

۴- وشتنگ سیدمر	ہشتاد سال
۵- بیچہند	دو سال
۶- ہیر بخ	صد سال
۷- کندھرب	سی و پنج سال
۸- بکرا جیت	صد سال ۰۰ و سال
۹- چندر سین	ہشتاد و شش سال
۱۰- کھرگ سین	ہشتاد و پنج سال
۱۱- چتر کوٹ	ایک سال
۱۲- کرم چند	ایک سال
۱۳- کک سین	ہشتاد و دو سال
۱۴- چندریال	صد سال
۱۵- ہندریال	ہفت سال
۱۶- بجی نند	شصت سال
۱۷- بھوج	سال

ہفتہ کس از قوم نیوار کیزار و بجاہ و ہفت سال فرمان روالی کردند

جد اول فرمان روائان از الوکس تو نور

نام	سال و مہ
۱- جیت پال	پنج سال
۲- رانا راجو	پنج سال
۳- رانا باجو	ایک سال و دو روز
۴- رانا راجا جو	بہت سال
۵- رانا جیدمر	سی سال
۶- رانا جادو	پنج سال
۷- راسی کھل	پنج سال
۸- راسی سکھ پال	پنج سال
۹- راسی کرت پال	پنج سال
۱۰- راسی تیک پال	شصت سال
۱۱- کنور پال	ایک سال

یا فرہ تن از اداس تو نور کیصد چیل ہد مالخ سرورن فرمان روالی کردند

جدول فرمان روایان

نام	سال و مہ	
۱- جلال الدین	سہت و دو سال	
۲- عالم شاہ	سہت و چار سال	
۳- سکھ سنگھ	سش سال	
۴- بہادر شاہ	چندہ	
۵- دلاور خان غوری	سہت سال	
۶- ہر شاہ شاہ	سی سال	
۷- محمد شاہ	یک سال	
۸- سلطان محمود	سی و چار سال	
۹- قادر شاہ	سش سال	
۱۰- تاج محل خان	دو و دو سال	
۱۱- باز جاد	غیر معلوم سال و مہ	

این در حق از جلال الدین تا تاج محل و مل خان کیحد و پنجاہ و سش سال سلطنت نمودند

گویند قبل ازیکہ ادا سافسی تہہ سال نہاد و کیحد و نو و ہفت ہجرت مقدسہت بدو نہاد و پانصد و پنجاہ و چار سال و دو مہ ۱۰ سہت و ہفت روزہ ماہ نام ریاضت گری آتش کہ افروختہ ایزدی پرکشش بائین خود کردی و در سوارض بافضلی است افشردہ دشتی پرہنگان سادات طلب گردا و فراہم و درگہ غنن بدن خویش گرم و داد و درین میان کردہ بودہ مکہ بسیدہ معروف اندول میدہ آید و بزبان دیگر فریاد بردند کہ درین آشکدہ فراوان جاندار با تشن سلاب در شد و ہاں بہتر کہ رسم برہن برانند و بجاندار ہی جان بائی نہاید گفت پذیرائی آید مردم ہما کام و ناکام از ان باز دشت سوختگان آتشین نفس بجارہ گری برشتند و نہ نیاز مندی نہ بر پوستی اطلبکا شد تا بوجہان ساز با در اندازد و کشی روان رواج یابد و دار بہاں انان آشکدہ درین افسردہ آدم یکسہ چہ یاد و در فراز دنی در دشتیہ ہار و دست و دیکتر فرستے ہر فراز فرمان روائی جایافت و آئین برہن را از نور دالی بخشید و صحن بے نام گرفت و از دھن آدم مالوہ آشکدہ ساخت عمر طولانی یافت چہن سراج نجبین پورا و در افزند ہی بنود بزرگان اوت نام نہاد سی را با جانشین گردانیدند و سزاخانہ زبانی درین دروس شد چون میر شہر دما و زہ جان سپردند و عرب نام گزیدہ را بر روی برکشند چہان پندارند چہان میر شہر است کہ اورا نیز بہاں پیکر کند و عرب درینا آمد و در دھن از ان النی قالب در پشانید و بدین نام شہرہ آفاق شد و بداد و دھش عالم آبا و ساختہ را بر ہی شد کہ باجیت نام ملکان خود برافروخت و بسیاری از ملاک ہند برگرفت ہندی نژاد جلوس اورا تا اندر سزاخانہ تاریخ مہندہ شگرت دہستانا برگزاد ہا نااز طلسم و نیز سچ چیز ہی دشت و سادہ و لان را ہوام آوردہ بود چند رہاں پایہ و الاسہ سلطنت یافت و ہی ہند بہت آورد و بکے نند عشرت شکار و دشت ناگاہ نزد ہوتہ سچ فراد ہی یافت بفرزند ہی برگرفت و بان نام بہو اند چون اورا ہنگام ناگزیر رسید و سچ حق پورا و خود سال بود سچ را جانشین گردانیدند و سزاخانہ دھن زندگی بسر و بھرج در مال پانصد و چل و یک از نام سچ کہ باجیت در لک را شد بسیاریہ از عالم برگرفت براد و دھن روزگار آبا و ساخت و دھش را بر فراز اعتبار کرد و گزیدہ گوہران اورا زبانا شد و خود و خان

چو دوستی یافتند فریب و مروت شناس در بزم او هنگام آگهی آراستی و در شناسی و اقیانیت چو دوی اعیار برگرفت سر آمدان و نرسج
 بفتح بای سوحه و رکون نچو ساسی مله و سکون جیم دیگر دمن پال دلا ویر سخنان نگاشته اند حقیقت حیران کارگاه و اراستانی گزیده چون در کمر
 سبوح پسر بی زرافا نتر شناسان را نترشی سرگرفت و اگر اندک گان ساعت افزایسته شد تازه و دانان فراهم آمده از نخواست بود و گزیده غنچه و لیل
 اورا گزیده جانی هم افزون در احسان و دوستی آن نواده اقبال انجاکستان کیکی انداختند و بزمین نشاندن ساسی افکندند و به میانجی دوست امکان بدید
 یافت حکیم بزرگ که ندان هنگام اورا از دانش خشان فخر وندی را به بیاطال و فخرت شرف نمی نموده بزرگ فرمان دانی بود و در روز و نایب
 نگاشته به مکر راجه انداخت از دمن مهر پیری بچوش آمد و از شناسان گان آیین بر ساخت حق پیدا می گرفت و به یو یا شد که فطال کجاف نشو بود و فخر
 اورا بر دشت و از شکرانی تقدیر چشم آگهی بر کش و به چو گویند و در شست سالی هیچ را ناتوان چینی کا لید و ساخت و جان غمگینی آن سیکان بود و لاشید و جی
 راز و دان را بر سپردن تانانی اورا مکر اسبی سراسر گردانند جا نگرایان بود و خوش و داور او بشود و طرز و گزید و دان و دهن هنگام نخست نامد و نشو بدینا
 سپرد که چون راجه از من آگهی جوید و بر خویند به خلاصه منعم آنکه چگونه آدمی زاده و طبیعت تیرگی از نورشان خود و در انداز و بدگاهش نشو
 بخون ریزی بگینا مان دست بگراید و پیران فرامی داشت چو دملک دال با خود نیاست بهمانا از کشتن من چنان اندیشه بود که دولت قیامی
 خواهد بود و دگر دمی نخواهد پس بدید و راجه بشود و نامد از خواب غفلت برآورد و از کوه بجان گاهای نتر شست نران مان چون آنرا رستی دیدند و گزشت
 را باز نمود و به خود نیایش بجا آورد و در ادا بزرگ داشته بجا نشینی خود نام زد و در چون بود و راجه چند روز مان دانی بسر آمد و قیام نشسته جلدی
 کس نبود و بیت پال تو نور که اندر میدادان نامد بود و بزرگانی باز گزیدند و از شیرینی تقدیر فرمان دانی بدین خانواده باز گردید و چون بستن پال
 بسر آمد و سرسلطنت گذاری بر سر گرد و چو مان نهادند و در فرمانجی مالید و چو مان شخ شاه از غرین آمده بود و برگرفت و دانی در نتر شست چون
 روزگار بود و برآمد و دال الدین خود مال بود و دستور و دهرم مان سوب جان نشین شد چون غلام الدین مال آگهی رسید باز و به فراست دکان ناسپاس را
 از هم گذرانید و بیت پال از نتر دالک و دیر چو مان نو که کمال الدین از بزرگهری در رستی بجان گزانی خاوند خود را و در و بخیال سود وندی
 زمان جادید انداخت و در نتر بیتین انغانی تمامه شست چندی به گوهر بلا خود بار گردانید و کلین کرده و در شکارگاه گزید و جانی را نمایند خود و در اجلال الدین
 لقب بر نتر و راجه بیتین بود و خود و کلین راجه خانه مرغان کا مکر و خدا کرده بود و راجه از نیکو دشتی فرزند خوانده و دالی هند خوش کرد و اندین چون
 و گزشت و کلین مسد آمد و شد کلین تو زده لشکر با لوه آورد و عالم شاه را و در بزرگه و روزگار سپیدی شد و زمان مکت مکر بهاد و شاه نامد
 فرمان دوی از دمن آمد و طو با زندگی او و راجه بدین لشکر بود و با و نتر سلطان خباب الدین گرفتار آمد و در هنگام سلطان غیاث الدین کلین
 تا سلطان محمد بود و فیروز شاه توری در ان نرفت چون او در گزشت سلطنت ملی رود و راجه گزشتی نهاد و دال و دغان خوری که از جانب دایالت
 با لوه دشت آیین سروری نریش گرفت سلطان از آنکه در نا کامی و فاداری نموده بود و نچو دگر کس اجار مالک او غفر خان اگر ات خضر خان را
 لمان خواجه سرور را و چو نر دلا در خان را دالوس اندوی هر چو کس مگانش سروری نمود و زمانه یا و در نتر آیین پسر پان بود و او را بهوشنگ
 خطاب داده و جانشین گردانیدند و گزید و فرموده او بر بسم و رفت و پسر جادید و نتر من و دخت سلطان ستمگر گزینی با و نتر آمد و در شکار شست
 و پسر خان بهاد و خود را بر داری گذشت چون راه ستمگر به پسر قدر و رعیت پردی شد و دشت موسی ابن عم بهوشنگ را بر داری بر گزشت سلطان غفر
 بهوشنگ ملازندان برآورده و دبان ملک فرستاد و احمد خان پسر خود را همراه ساخت و دالنگ فرستی جیره و سستی یافت چون غفر دشت
 بهت بر بست و ناسپاسی به بگوات رفت و کازان کرده برگشت و چند بار با سلطان احمد گجراتی به پیکار برخاست و شراسر به بیت ملازندان سر
 بآیین باز گانان به حاج مکر شافت و مرغان آن دیار با چندی آن قاتله رسیده او را و شکر کرده با و نتر جانی نمود و شناسی راه و برگشت
 به پسر دایک آیین کا دشت اگر مردم با و نتر دایک دخت کا در با تمام رسد شالیه میلان المله به پسر و دالی یافت با مبارک شاه بن خضر خان

حاکم دلی و سلطان ابراهیم شرقی و سلطان احمد و گیتی اورا کار و بار داشت و چون رحمت الهی بر پست امر اتمام بهیست نصیر خان پور ادا و محراب و مذهب بنامه
جانشین گردانید محمود خان پسر سلطان هوتک از بی سعادتی ساقی را با رغبت و آن زنده به دست سلطان ماضی شرب زهر آلوده و از سران لشکر
پنهان داشتیم خیال آن شستند که سوار خان پور او را برگزیند و کس الجلب محمود خان فرستاد و جواب داد و بنا بر دلم سرور شده اگر در کنگا سس
ناگزیر با شرم چون جایاندا از خاتم بی بخانه او رفتند و در پند و انداختند و میادری از دندانان بی آنزم بهیترگی الوه قرار گرفت سلطان محمود و کافق
گشت چچین بدو هر سه از نیرنگی روزگار و زنده شکر خندگی نمود و شکوه صورت ادا بنودگی بود با سلطان محمد بن مبارک شاه فرغانه و دلی و
سلطان احمد مرزبان کبر و سلطان حسین شرقی را که گوتنا کارزار را نمود و خواهر جلال الدین استر آبادی از جانب سلطان ابوسعید میرزا با گردین
از خانی پیش اندام و سرایه انرا کشید که در سده اوقه سلطان محمود دوم با از دست سنگریه برگزیده گان خویش بنا کاسه اقتاد و بدستگیری
سلطان مغلقه گرجانی و دیگر کاساب آمد و از بی پر دانی و طبیعت پرستی دتا و یزد را ناگفتا رفت و او مروی بجای آورد و با ملک المود فرستاد
و در یکبار سلطان بباد گرجانی و سنگی کرده بچا نایسته بر دفر در میان راه نقد رنگی سپرد و الوه کجرات گرانید تا آنکه جایون پادشاه بران دیار
چیره دستی یافت و چون با گره گشت ملو نام از خوشان سلطان محمود و در کا و شاه خطاب کرده الوه برگرفت و در زمان شیر شاه آه پادشاه
سار وید باستانی آن ملک شجاعت خان مقرر شد و در سلطنت پسر شلم شاه شجاعت خان کشی نموده و زمان مبارز خان استقلال یافت
چون در گذشت یازده پسر بزرگ او با زهار نام نهاده جانشین شد تا آنکه دولت سلطنت با گریه و خفا رسید و ملک الوه بر تکر و ادا فرود

اصو نیه خاندیس

خان دس نام آواز دیرین دت است چون قلعه آسیر و عهد کرد پادشاه بی شیخ ابوالفضل محراب که کفایش یافت و پادشاه این ملک انشا نزاره
و انیا ل خشیه نام و ان دس و شفا س آمد از دوم اقلیم دار پور که نوک به سندی پیوسته است تا ملک که متصل بود لایت احدی که است هفتاد و پنج
کرده پنهان از جامود که پیوسته بر است تا مال که با الوه پیوند و چاه کرده و بیست و نه جا است و پنج خاور و بر شمالی با الوه جنوبی حال با خسر و الوه که جنوبی
مرد و بار فرادان گزین نامی از میان برامد و کند از بر جوشد و دریا می چینی از جهان سو بر فیض و داد و دل بر سنی نیز گویند و گرنه نزد چه بود و اویش و دلکشاد
زستان متصل بشیر گشت کار جری یعنی جا با شالی سرباب و ده و پنج گزیده و شورو گلی و دیده هندی فرادان برگشت و فعل بسیار بی جز زبان پس نشی است
بر که آسان ساسه قلعه و گرد گردان با ستوداری و بلندی که می توانایان آن بزرگ شهری آباد بران با در بزرگ شهری است که در بیابان ساحل قبیعی عرض
است و یکدو بر چهل دقیقه فرادان باغ دارد و متصل نیز شود که ناگون مردم مدد با پیش و دان دارد و باز از تابستان کرد بسیار و در بارش کل شود
مادل آباد از گزین مصبات نزد آن بزرگ گولا است گزین ریستش حاسه بود و گویند لغزش را جبر جبرست و در اجاره چند مرد و فرام دیرین جا
چاره پیرفت هر سال لبالب باشد و فرادان گشت کار داد و سیراب جائی که در باسه قبیله نورا با هم پیوند و بزرگ پرستش جادان و چهل نیزه
نامشده دران نزدیکی یکدیگر میاد و چنان بر سریند که نا بینا می صورت مدار و با خود شتی و هر روز پیش کرده بدین سر منزل آن یکبار دست باشند
زانی سر سیه گشت و از رنگ دمان سان صورتی که است و عیسی بر از از دست بدان خیل نیاز مندی بجای آید و می نیز رنگی نقد رنگ شده و موزر موجود است
شده آن چشمه بر جوشد و از گنگا مانند و دستها بر گزارند که زیانست گرمی از قدامی هنوز دایره می نیز دایره منزل هر روز از گنگا می سر و د فنی
و بانام می شیخی آید و ناخواش آمده باشند و داد که این هرگز نباید کشید و داد ویر قوسه چشم با مردان تراوش نمود و حال روانی اند و با جلودر گرس
چگونه است پیل رول دران نزدیکی قلعه بر که بیس بلند و علم فی قصبه است آباد و نزد آن خوشی است از ده و ده آب گرم بر جوشد و دریا زندی
بجا آورده و چه بزرگ قصبه است و دران نزدیکی مصوی است و مایه نام دیای کرنی و قبیله همان جا با هم پیوند دارد و در تمامه پیش گزی آید و نام
ملک از نزد آن تخانیه نام سختی بنگاه فار و تیان بود و قلعه او اگر چه زمین است اما پس استواری و در بر گزیده دارد و از گشت کار که خالی و بسا و بهای او

از پیش خود رفتند تا آنکه مرتضی نظام الملک چیره دست آمد و بر ملک احمد گردانزده شد

اصوبه مختصات

از اقلیم دوم دراز از برهان پرتاجکت سرحد در دو کوه و پیمانا از جالو تا بند و من دولت و شصت و دوازده تا بند کینجایت هم نام
خادر رویه خانده لیس شمالی و جالور و دیر جنوب بند و من و گنجانیت با شصت و یکت که بر ساحل دریای سورت است کوه جنبه گزین رود بار
شور دریا بر سستی پاترک مندری نرباتی مستری و دو جنبه که آن را جمنا لنگا گویند هم از دویک عدل از ریگیتی می هنگام بارش گل نشود
بیشتر شکت که جواسه و با جواد و در خوش برهان در پنج کسرت خود کم درم در سه جوار مالوا و جیکیر و در پنج از من گرد شکت که در پیرامون
باغ توتم بر نشانند و گزین حصا سه گره و از این رودین ملک بن شوار گندار از فر دنی درخت ایند و غیر آن یک استان توان بشماران زمین
تا برده صد کوه ایند و از بالید و شیرین برده و در بر نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
اوقات با شد و درین هر روز موسم دماه و زمان انکرو گل میوه بسیار دماه و از آنجای که جالور و من و جواد و در بر نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
اغلب کچل و دیوار با از شست پنجه و چون بر نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
و اکثر سوا سه بر نرغی با شد و از نشان و قاتم بندان و دیگر بر نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
صند و قهوجان برسانند و در ناری پاریج و از چیره و فوط و جام و در نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
تا نیند عموم و در و کان شایسته برسانند و در ناری پاریج و از چیره و فوط و جام و در نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
پیش بود و چند سبب پانیر و از احمد آباد بزرگ شهریت بگنن طرح آباد بر کنار ساربتی عرض است و سه درجه و دوش بود و ای ریاضت کالای
اکثر اقلیم کم هم نام و در و من آن سه صد و شصت و سه و نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
و جواد آباد و دران نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
احمد آباد و جواد آباد و دران نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
سنگ و دیوار که آن گویند و شکت و استانی از بر گزار اند و نیز سه درجه و دوش بود و ای ریاضت کالای
هم نام و در و من آن سه صد و شصت و سه و نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
سلطان محمود و شکت که خادر و چهار کوه و در پیرامون آن دیوارهای کشیده اند و هر نیم کوه با سه درجه و دوش بود و ای ریاضت کالای
و در و من آن سه صد و شصت و سه و نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
خود می ساخت بر زمین ابن علی ابریس گزیده و در و من آن سه صد و شصت و سه و نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
بند که در کینجایت برین سوار گرایه و در و من آن سه صد و شصت و سه و نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
کالا محمود و شکت که از ناواری نماند و کینجایت آمد و در و من آن سه صد و شصت و سه و نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
و در و من آن سه صد و شصت و سه و نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
تو بهین شاره بیاده امروزد و هزار سوار و در و من آن سه صد و شصت و سه و نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
سوار احمد آباد یک بگننه بر شمارند و در و من آن سه صد و شصت و سه و نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
گزیده که با دیوار گویند و در و من آن سه صد و شصت و سه و نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش
پیشش نایب و بزرگ شهریت باستانی سه صد و شصت و سه و نرغی شیرنه آمد و در پنج گزیده پدید آید و در پنج برستان و تابستان لالت بخش

بس بلند و نیم کرده انسان دشوار گذر چند چادر در زان بر نشاند و کجا توجیه شصت گز بریده و شصت بند گردانیده اند و بینجام کار بر او نرسیده
 خوب شود و سختی از نامور بنا و در دریا سه چتی نژاد و بگذرد و هفت گره سه بدریای شور چون در آید سر آن طرف آب بندر است از تزلزل او
 در قدم شمر شهر میزند بگو و بند کدوسی و پیسار نیز از مضاعفات او سیه خاص انناس فراوان خود در شرف خوشبو هرگز گزین پدید آید و روشی
 کشیش از فارس آمد بنگاه ساخته اند از نماند پانصد و نه چرخ اند و نه پانصد و نه چرخ گزین قلعه در آب خراب از کما و شده بشور و یاد دشواری از زمین بنابر
 شمرند و بندر گاوسی و گشت دارد و محبت و مکر و ساز و تزلزل او نزدیک قصد انصاف است و کما که گاه هیبت بر از سه سبت کرده و پنهان چادره و فراوان آید و
 دیگر جانور در در آن چکله است بزرگ و در آن ساحل حیران سه زرد انشید و فراوان در هر کار و سوره کلی جدا گانه و پنجاه حسته از سوره یک ملک بیان
 و نیز گشت آنجا قوم مملکت و پشت دوازده بندر که مکه تا بندر اماره سه صد و هشت و پنج گره پنهان از سوره حار تا بندر دیو پنهان و در شرفی احصا باد
 شالی و لایت کچر جنوبی و غربی شور دریائی هو اساز گار سیه و گل فراوان انگر و در غنیه و نیز شور و این سرزمین منجحت هر جا ایستادن که سوره
 جدید نامور از فرسای درخت زار و در هم چیده گشته کوستان که کسی پنهان بزی ناگاه و جزو گزینی را گذر افستاده و از این آگهی یافتند
 سنگین قدرتیت بچون گشته زبان زور و زکار سلطان محمود شیشین بزرگ برگرفت و در بیان آن قلعه از سنگ بر ساخت از هم قدرتیت در
 هشت کرده و بالایی که امر و فراغت و سزاوار آید و هر دران نزدیکی بر فراز کوه کرنا قلعه ایست فراوان چشمه و در بزرگ مبد
 بین و بندر کوه نرسد گویات و دران نزدیکی که در هشت بدری یک کوه بندر بد آن منسوب و نیز در عقب چو گشته جزیره است سیال کوه
 نام دراز و پنهان چادر کرده پیوست آن جنگلی است که در سی خود و میو دارد و در بر سر گویان آبگاه و آن سرزمین رار گر گوشت زرد و خوش
 تو گنگ و شاد و دریای پنهان و دریای شور میو و ماهی چنان نازک شود که اگر زانی با قناب گذارند بگذرد و شتر گزین در سبب انیده تازکوت بهر سوره
 و در وین چون تم و چمن شهر است بر کنار شور و ریاسنگین قلعه دارد از آراشین جو منات خوانند بندر است بزرگ قصد دارد و قلعه از سنگ
 بندرین در سه کوه سه دریای شور و شتر گزین شور و دران نزدیکی چاه است از آب سه او در برش افزاید و بند و مکر و دیو و بندر
 گور سه نار و احمد پور و مظهر آباد و درین سرزمین چشمه سستی از زرد و سومات برآمده و پستش کوه بر چمن فراوان الدان میان سومات و
 براسه و کور سه نار و اسب سترگ بر شانرند و درین نزدیکی میان دریای سه برن و حسی پیش ازین به چهار هزار سال و کسری چاه پیش کرده
 جادو ان با یکدیگر خندان خندان با ویزه افتادند و هر دو دران آشوبگاه روزگار سپری شد و شگرت دهستان نام بگذارد و اعظم
 ناگزیر کشتن در نیم کوه پین سومات جمانا تیره و در آنجا سوری کشتن رسید و در کنار دریای سه سستی زیر درخت سیل فرو خند و این
 هر دو جا بزرگ مسجد اندیشند درین سرزمین جوار سه سالی سه بار شود و نزد او و حوض است یکی را جنانا گویند و دیگری سه انگ آب و در
 بر جوشد و در باره شود یکی را میان این دو چشمه سه چشم سوسه دریشانی و میان منکلو و جوار و از زمین است کوه در یابی شور و دیگر
 گویند و در سالی در زمین آب شیرین آید و چنان بگذرد و در باستانه زمان که آب ملک احتیاج افتاد و تانسی شات بان زمین کوه
 شیرین آب تراوش نمود از ان باز در پانزدهمین شگون نمود و حیرت افراید و در هر دو الو ساجوت از قوم مملکت سبب بر دکلا این و یار
 بدیشان گراید و جمعی را بدیشان نشان را با بر خوانند و در سوسین در بیان کوه سه و پنجاه قدرتیت بزرگ و فراوان کوه قلعه نامند
 اگر چه آبادی ندارد و لیکن سزاواران و بزرگ معبدین و بند کوه که بدین زمین گراید و جزیره میرمیشتر حاکم الشین بود و در از می و پنهان کرده
 کوه چاه است در میان دریای سیدار قوم کول را در آنجا بنگاه و در چارمین بندر موه طلا جاطا اند و الی بسرند و تخمین بگفت آزاد و کمانیز
 گویند کشتن از سوره آمده آنجا بنگاه ساخت و دران خشت هستی بر سبت بزرگ بنایش گاه بر چمن جزیره سنگ حاد طول و عرض چار کوه
 داخل این بوم بر شانرند و نزدیک آبادی حیره ایست بد از سه و پنهان افتاد که در هشت و نیم است بیشتر سنگین اگر ادا بکنند

۱- جوگک ان	۲- سیمرج سال
۳- سیمرج	۴- ست سیمرج سال
۵- سیمرج	۶- ست سیمرج سال
۷- سیمرج	۸- ست سیمرج سال
۹- سیمرج	۱۰- ست سیمرج سال
۱۱- سیمرج	۱۲- ست سیمرج سال

ہفت لکڑیک صد و نو دوسرے سال پران روئے گزیدہ

جدول دیگر

نام	سال و مہ
۱- سولراج	۱- بنجاہ و شش سال
۲- چاند	۲- سیزدہ سال
۳- درگ	۳- پندرہ سال و شش ماہ
۴- سیم	۴- چھل و دو سال
۵- سدھراج	۵- سچاہ سال
۶- کارمال	۶- ست و دو سال
۷- لکول	۷- ست سال

ہفت تن و دو صد و ست و یک سال پر بر پور فران مانی گزیدہ

جدول یکجہ

نام	سال
۱- بیا	۱- شش سال
۲- کرن	۲- ست و یک سال
۳- جے پال	۳- ست سال
۴- ہر و مول	۴- ست و دو سال
۵- ارمن دیو	۵- دہ سال
۶- گندویو	۶- نو و دو سال

شش لکڑیک صد و ست و تین سال پران و دو مہ کیلک کاسیابی دہاکہ

جدول دیگر

سال دوم	نام
بست و یک سال	۱- سارنگدیو
سی و چهار سال	۲- بلدیو
چهار سال	۳- سلطان مظفر نایک
سی و دو سال	۴- سلطان احمد
بست سال	۵- محمد شاه
هفت سال و شش ماه	۶- قطب الدین
شش ماه	۷- داؤد شاه
چهار و پنج سال	۸- محمد
پانزده سال	۹- سلطان مظفر
یک سال و شش ماه	۱۰- محمد شاه
هجده سال	۱۱- سلطان محمود
چهار ماه	۱۲- نصیر خان
یازده سال	۱۳- سلطان بهار
هجده سال	۱۴- سلطان احمد
دوازده سال	۱۵- سلطان مظفر

پانزده نفر و صد و بست و هفت سال و یازده ماه سلطنت ماندند

هندی ناما جهان بر گزار در سال هشت صد و دوازدهم تاریخ کبریا حیت صد و پنجاه و چهار هجری عسین بمسراج شیخ دولت اخرویت
و کجرات جدا گانه سلطنت شدراجهری متور دیو مزیان قنوج سامت سنگو پرستارے راز بدگوهرے و فتنه اندوزی و بگوشتی
فرستاد و خان مان لثمائی ساخت و نش آبستن بود و خازن اکاے دریا کجرات آمد و در محرابی کیسی زانو سیل دیو نام را که راز استگان جهان
بود برو گذر افتاد و دش بدرد آمد و یکی از گرویدگان خود پسر داه او سن پور برده به تیار دانه بهمت گماشت چون کلان سال شد
بهمنشی فرمایگان تباہ اندیش دل آزاری و در هر نه پیش گزشت و بهنگامه بکاران فراهم آمد و زین کجرات که به قنوج میفرست برت آورد
دراختاکه سعادت سرشت بود جانبا اقبال بدو پیوست ششیر اخرو در بنون آمد و از بد کرداری نجوب کرداری گرانید و ده پنجاه سالگی فرزندی
یافت پسر آباد کرده است گویند برای تنگه و زرت نگمی بکار برد و سخت نکاو و نمود و نخل نام گاوچه الی گفت شکفت زمین دیده ام
اگر نام من آن شهر آباد کرد و در بنونی کنم پذیرفتند او بد بخت ز اوے نشان داد که هر گوشه با و زده مگ در شہ بود و بدینر و بے باز
رمانی یافته راجه آن سرزمین آباد گردانید و نخل پور نام بر نهاد و آخر شناسان برگزارند چون دوهزار و پانصد سال بود و بهت ماه زده پسر
شود خراب گرد و از زمان فرسودگی و زیان کردے و نه روا گفتندے چون بزبان آن دیار گردید اپن گویند بین نام زبان زود و زکار
ساجه سوانگی و خضر خویش را به پسر دنگ از نزار راجه ملی کتنی کرده بود و نزدیک بنادان بود و در گذشت شکم دریده و فرزند را و در نزار
شاهزدهم منزل بود اهل هندان اسول گویند بین جبهت مور لاج نام نهاد و در سامت سنگو پسر دندی برگزشت و به تیار داری بهمت کجرات

بدون بزرگ شدن ساز ساز خرابه لیجان به تاه اندیشی افتاد و در اجده مستی سلطنت بدو نامزد میگرد و در پیشانی می گردید آن شور و غرور
 را که یاده تری ساخت آنگاه آن نافرمان جان لشکری را بی نصرت نمود و نام بزرگ بر خود نهاد و در زمان جانشین چهارصد و ششاد و هر چه بر سر داشت
 و چار و کر با جیت سلطان محمود غزنوی برین و یار و چو دوستی یافت لیکن در گذشتن مرزبانان پیش خود به وید است یکی از فرزندان را جا
 سپرد و هر سال به کشش قرار داده اند و سنده بازگشت گفت آنگاه سلطان نجواش را به دست نشان خود که سال زمان آن نزد پای بند بر او آورد
 چون چندی برین گذشت ما به آن مقیدر اما مقتضای میناکی بود و اندیشی از سلطان طلب نمود و چون نزدیک رسید با خود پیشرو را شد با بگم برانند و
 بدو نموده باز گردید که می داند شد و از هر دو رشتی زمانی افزون و شکاری جانوری چشم او در بدو در مان و عذر گردانیدار فراموشاقتدی سپاه ناسپاس
 همان بندی را بجای دیگر گردید و در او را سیراقتند و کمال بولگی اینهمه جان آناری راه و جزو گشت چندانکه بیکه را بیانه زندگی بگشت دین هنگام آنرا حواس
 آگاهی رسید و با نشان شد بسیار بیکی بگرفت حاجی پال از بدو ششلی بی نصرت خود را در بزرگ و بیانی پایدار جاده و نفرین انداخت و گفت که کمال ابروی خود را نشانی از
 گروه با کمال گردید و در فرمانروایی کران سپاه سلطان علاء الدین بجوأت بر کشود و او نصرت یافت و لیکن پناه برد اگر چه پیشتر ازین معز الدین سام و
 قطب الدین ابیک نیز برین دیار آمده بودند لیکن از زمان سلطان علاء الدین سلطنت دلی را گردید و در زمان محمود بن فیروز شاه نظام خرج کرد و در دست
 خوان گفتندی به بنیابت حکومت کردی چون بدیاد می او و نشین آمد و مغرول ساخته ظفر خان را و در حیره الملک نایک را ایالت داد و نخستین
 حاکم از بدو نصرت هستی را به است اندازده این مدت از حال فرماندهان دلی گرفته آید و در ظفر خان تا که ران نام بدو هر دو تاه نصرت بود و در آن
 هنگام که سلطان محمود در گذشت و در گذشتن دلی سلطان محمود رسید و در گذشتن بر آشت و ظفر خان بگوشه نشست تا که ران سپاه بجای دیگر رفت
 آورده بدلی روانه شد و همانا به فرموده بدو بدو در گذشت ظفر خان از بیولو به آمد و خطبه که بنام خود ساخت سلطان ظفر شریه آفاق شد باز
 سلطنت جدا گانه گشت و حکومت آن دیار به بوس نایک قرار گرفت پس بعد جیه الملک ملاز کشی برین آورده بودند و تا که ران احمد بن جهان گالی
 بزرگ خود دست بست و بجایه بدو نشست و زبان زدگی جاده و انداخت احصا با اساس مانده است با بفرقیهستان طرانی و دیگر کاره
 میراست و در جشن که هنگام ساز خوب غفلت بود و در مانده و فرمود از هر گم را نیند پس بجای بدو نشست و بجای بدو نشست و بجای بدو نشست و بجای بدو نشست
 برادر گشتی کار ساز می پاسبی است انفر و چون را و در انداز تا نشانی بکنج خول برود و فرست خان را بجای بدو نشست و بجای بدو نشست و بجای بدو نشست
 شناسنی را در گذشتی نام برادر گشتی بکنج خول را احصا خود گردانید ملک شعبان خطاب مواد الملکی در دست لشکرت یار و برهانند و در در حضوران دولت
 و در شان اعتبار گردید و جهان لشکری خداوند خویش حیلان اندیشید و نخستین برادر گشتن این فرمودید و در اخلاص سنده بجای آمد و در بدو آیین
 چنانکه کاران شناسا به سلطان ساینه انداز تا که در دنیا داران بر خویشین بزرگان یکتای جهان عقیدت را از زمان بر نشانی اند و در بدو نشست و بجای بدو نشست
 شد و نزدیک بود که کار را بدو تمام میداد و در غفلت که سلطان را در دست و پا که استی آن سعادت گمان تاه اندیشی بدو گمراهن گذشت و در سلطان
 بطاقت بکمال در راهی را در او را لیجان مبلده آورده و در بدو شد و با خود بر خاستند چندین فراموشی خان و علاء الدین با در و خان نیل پاسبی است
 انفر و در غفلان نیز در زانش بدو گمراهن یا و تمامه اند و آبروی ناسپاسان بر خیزه شد و هر یکی بر یکی با در خواست چون بدو گمراهن بر سر آمد و بر ستیاری را
 مظفر خان پورا و جانشین گردید و سلطان مظفر خطاب یافت و بدو یکدیگر بر سر پادشاه سلیمان جاده شاه اسماعیل صفوی گردید و کالی طریق
 باز رفتی فرستاد و نیز در زانش و در بدو بجای آورد و چون در گذشت پس از سلطان بکنده لقب نهادند و در شاه عادل الملک نام فرجام او را در
 کسر قستی از هر گم را اند و در بدو بجای آورد و در بدو بجای آورد و در بدو بجای آورد و در بدو بجای آورد و در بدو بجای آورد و در بدو بجای آورد
 یا در بدو بجای آورد و در بدو بجای آورد و در بدو بجای آورد و در بدو بجای آورد و در بدو بجای آورد و در بدو بجای آورد و در بدو بجای آورد
 اندیشی بان میار رفت امر بدو گردید و در زمان بدو در راه شک برادر نیاست بر خویش سلطان را به هر کوی بیانی محبت در گرفت امر را می بدو

بسیر ملایم شد گشتش آن طرف دشت درین هنگام هواد خوانان از گجرات عراض فرستاده بنایش گری کردند و بنخواستار طبیعت بگرای بنگاه
شده که سیاه آمد باد و دوش چارمین دولت را شاداب گردانید و باها یون پادشاه بنابر بختی جهات آورده فرست گشت یافتند بناگه بخت
در چون بستی او بنیستی آنجا رسید میران محمد مرزبان خانده لیس که خواهرزاده سلطان و در زندگی او را جانشین کرده بود و در غایت با نام خطیب و خود
اما در کزانی گجرات نارسیده رود گاه را رسیده محمود وزیر سلطان مظهر که در میان دل بند بود بختی جدیشت بران نام بگوهری باری جندی نزد کان
او را زهم گذرانیده و بیاد طلب سلطانی و دوازده امیر را نامه زدنگی در حیدر اعتماد خان از پیش بینی زلفت با مداد ان بیخیمان افزایم آورده و به یکبار
برآمد و آن شایان نیستی را از هم گذرانید و رضی الملک نام از نواز سلطان احمد ستین را سلطان احمد خطاب که کار فرامندی بر زمینش بود
بگزشت چنان سلطان کلان سال شهادت خواند اندیشه و گردید و سر آمد و بخانه یکی از مرزبانان خود رفته بگریختی ساخت و دیگر و زمانی شناسا را دست گزشت
سگند بخون که بر سلطان احمد ستین برسان سر کرد نام نگر بر نواز سلطان مظهر خطاب او دو ساله کار کردی که در آنکه بخت کرد پادشاه نامه سلطنت بگریخت

صوبه آمیس

از دردم اقلیم در از موضع بمکر و منافات انبیه تا یکانه خیر جمیل صد و شصت و هشت کرده پنا از زمانیت سرکار امیر با نوساره صدور
پناه خاد و رویه اکبر بادشاهی تعصبات دلی جنوبی گجرات با خسر سودا پدیدار ملتان بوم ریگستان آب دور بر آید و سوا گشت کار بر ریختش
ابر مرستان نزدیک با اعتماد نایبشان بسیار گرم بر بخت کم شود و جواری لمره و موشخه فردان انتم با ششم بخش غلبه بر یون گذرانند و نقد عام
در نسبت خراگاه آسا بر سرند که جنوبی و جامای دشوار گذار و در دگر سرکار جیتور در نادر از جصل کرده دست پنا سیه قلعه بس نامور جیتور حاکم
نشین کوخله مانند هر موضع چار و از منافات کونده کان جسد و جیتین پورو جز آن از توابع مانند ملحدان مس فردان سود و پسر در دار
بوی را از پیشه سرادگ گفته و در وزیر بادر ناگه از قوم حکومت خویشین را از نواز و خیر و ان عادل بر شمارند بزرگ نیاک انیان از نیز بختی
رو زکار به بدیت برادر او قتاده بمرزبانی بر مادر و شناس گشت پیش ازین ششصد سال بر نادر از غنیم گرفته و بسیار سفر و شند با نام و زمانی
را گذشت از آن آشوب گاه گرفته و بر وجه ملک بخیل پناه بر چون کلان سال شد گاو دانی و در خجانی پیشه بر راخت چندا بختی از نیز بختی نام برآمد
دازند و یکان را جواد اعتماد دولت گشت چون اجده سفر و این خور و جبار برادر زاده او در جانشی با یکدیگر گشت که در آخر همه اری برین شکر با ناکان
باشد و از نوزده و گذار و از نوزده و یکی از چهار تن یکی از گشت برآمد بر پیشانی با نازان قشقر کشید و دیگران نیز او را بکلی بگریختند
و خود بر بیت استقلال برافراشت و تا امروز زمانی دارد هر که را ناسازد قشقه انجون آدس بر کشند و آن ناسپاس هر جبار برافراشت و بختی
فرستاد و در محفل و روی بخت نام ریاضت وری را جان از نازد شیده تیر که کاخانه نهاد و او را از صفای خیر ریافته آگاه ساخت با تا بر ساری روی
بخت گری آورده گاه بیکاه بر ساری نمودی و روی و از نوزده و یکی داد و گرفت و بستان بگزاند چون در وضع سیس و در بنگاه ساختند و ان جبار
گفتند چون در خاز کار جیتی بر تیار انیان پیر دشت یعنی انسان گروه داند و چون رتن بین را در کار بستی شد ازین خویشاوندان و او را
بر نشاند و در انا صلاب دادند و او هم پشت دانی است که ساحل که برادشاه بود و بستان سرایان با نانی چنان بر گزارند که سلطان علاء الدین
خلفه فرماندهی دلی باشند که راول رتن بین مرزبان سیوار بختی و دار و بنخواستار او و آمد و در باز و سلطان با ناس و لشکر کشید رتن بین
در جیتور در نشین آمد سلطان زمانی در از نوزده و بر و سود و مند نایب جمیل اند و زسه و رشتی و دوستی بر روز راجه پذیرفته و بختی بختی و سلطان
با خصوصان فرزند قلعه برآمد و انجمن بختی گرم شد تا بود دیده راجه را بر گرفته روانه شد و گنید حد کس نامور بمره برود و در سود نامور بمره
خدمتکاران فرستاد مردم راجه را بار و آورده و غیر از جهانیان بخت کسین اجبار و در ننگهای بند کشته و در طلب مقصود و کوشش نمود
کار دیگران حقیقت نش راجه بر گزار و ند که سلطان راجه را نیا از او انچه خواست رفته با دیگر شایستگیان بستان می آوردیم و در عرصه شستی از خانب

دخست فروغ افزایه چشم و عت افزون دل و در پیدائی گزیده کالاسه هفت اقلیم همتا دلی از همین دورین شهر باخشت اندر پرت نام
 دشت طول صد و چار درجه و سی دشت و دقیقه عرض است و دشت درجه و پانزده دقیقه اگرچه بر سر آن اقلیم دوم کانرا دینا لغزنی رفته
 و عرض از حال آسمانی بخشد و سرخانرا که جنوبی از آن نشاند سلطان قطب الدین و سلطان حسن لدین در قلمر تجوای سری بر دند سلطان
 غیاث الدین بلبن قلعه دیگر اساس بنا و دوازدهمین اندر شد و عمارت و لکشاکی بر ساخت و خلدین کیقباد بر ساحل دریای چین شهری دیگر آباد
 گردانید و آنرا کیلک کیمیری گویند و شیر و در قران السعدین این شهر و قصر بر سه ستایه و احوال مقبوره پایون در آنجا سلطان خلد الدین شهر
 بنیاد نهاد و قلعه نو بر ساخت آنرا سری گویند و قلعه آباد آنرا تارلق شاه و سلطان محمد پوراد و سری از آنجا آمد و در قلعه ای برافراخت و هزار
 ستون از سنگ رخام بکار رفت و دیگر ستانل و لکشاکی بر روی کاآ در و در سلطان فیروز بنام خود شهری بزرگ آباد گردانید و دریای
 چون بریده به نزد یک روانه ساخت و سه کوهی فیروز آباد کوهی دیگر برافراشت جهان نام سه فراخ نقب زده بود و باریکیان سواره
 برگشتی بطرف دریای حبیب و بجهان نهاد و کوه و بدلی قدیم چکیده پایون قلعه اندر پرت را تعمیر فرمود و دین پاد نام نهاد و شیرخان
 و سیل علای را و دیران کرده جدا شهر سه برآهست و سلیم شاه پسرش در سه قصد و بخواه و سلیم گنده بنا گذشت و آن ناحال در میان
 دریایه جناحهای قلعه شاهجهان آباد قائم است اگرچه بر سر آن فرماندهان در زمان دولت خود بنائی گذارفته و در سلطنت گردانید و هر
 کرام شهری احداث نموده اند و مالک دورست نگاهد فرمازد و این هندوستان دلی مشهور بود تا آنکه در سده یکم از جل و هفت هجری
 مطابق سنه دوازدهم جلوس خود صاحب قران ثانی شهاب الدین محمد شاه جهان پادشاه نزدیک آبادی شیر شاه شهره آباد کرده به
 شاهجهان آباد و موسوم گردانید و آباد شدن این مصر معظم جمیع شهرای سلاطین پیشین که اسم آنها مرقوم شد از نام قلعه شاهجهان آباد
 معروف گردید قلعه آن از سنگ سرخ تعمیر یافته ششمله اقسام عمارات عالیشان زیبا و انواع قصور و روح افزا دریای چین و بیابان
 قلعه میر و دوشاه نکر علیه قران خان ازین دریا از کوه سرور بریده آورده در کوه چاد و بازار در رتق افزای شهر و فیض بخش شهر است
 و درون دولت شاه رسیده تالاب باوجود ضرابالباب و باغمار اسیرابی سازد بهست هر سهری و دان گلستان به
 حیران افتان خیلستان به حصار شهر شاه از سنگ و ساروج اساس یافته مردم هر جا از دوزم و رنگ شام و رنگات پارس عراق
 و عرب و عجم و سائر ولایات هند و غیر کن دران مصر جامع توطن گزیده بکار و پیشه خود و اشتغال باشند بهاب تجملات امارت از آن مصر
 جامع در یکدور و سرانجام می توانست شد اگرچه در هر کوه و بازار و مسجد و معابد و خواجه و مدارس بسیار بود و در وسط شهر جامع پادشاهی
 در سده هزار و شصت هجری مطابق سال بسبت و چهارم شاهجهانی از سنگ سرخ و کیندیهایی آن از سنگ سفید و سیاه با استحکام تمام
 اساس یافته در کمال رفعت و وسعت و کمال زیبایی و قدرت است شاید به ازین مسجد کتر توان یافت نظم و محش فیض و دیگر گیاهان یافت به
 زخوش آب کوشتر بینوان یافت به زرفعت آسان کیلایه او به سه و خورشید زیر سایه او به روشنی قبله اهل لقین است به نظیر
 مسجد اقصی همین است به القصه شهرست در کمال وسعت و رفعت و در سلطنت امارات آن مقابر و مزارات سلاطین
 پیشین در دیشان حقیقت آیین بسیار است اما مشهورتر مقبره نصیر الدین محمد پایون پادشاه است که در کیلک کیمیری کیقباد بر ساحل دریای
 چنا واقع شده و مقابر امار و وزراء و علماء و فضلا که هر یک در زمان خویش شهرت داشت آنقدر است که بشمار دیناید از جمیع مزارات و دیشان
 که مشهور بر ولایت معروف بتقریب آسمی اندیش هفت کوهی شاهجهان آباد و بگاهه خواج قطب الدین بختیار کاکا بن خواج کمال الدین احمد
 او شده است اگرچه این شهر با حال بایان باز نماند و همین اندر ز بار خندان لیکن امروز پیشین و بدلی بشیر خراب و گورستان فرزندان آباد
 خواج قطب الدین او شده و شیخ نظام الدین معروف به لیا و شیخ نصیر الدین محمود و چارم دلی و ملک بابیران و شیخ صلاح و ملک کبیر اولیا

۱۲- گویاں	بست دہ سال و سہ ماہ
۱۳- تنگمن	بست و پنج سال و دو ماہ
۱۴- جے پال	شاہزادہ سال و چار ماہ
۱۵- گھوس پال	بست و سہ سال
۱۶- آنگ پال	بست و سہ سال و پانچ ماہ
۱۷- تیج پال	بست و چار سال و یک ماہ
۱۸- بیس پال	بست و پنج سال و دو ماہ
۱۹- سکر پال	بست و یک سال و دو ماہ
۲۰- بیہتی سراج	بست و دو سال و سہ ماہ

بست نفر چار صد و سترے کو پانچ سال و پانچ ماہ و کسری کا مہاراجہ نے نمودند

جدول دیگر

نام	سال و ماہ
۱- بلدیو چھان	پانچ سال و یک ماہ
۲- امرک	پنج سال و دو ماہ
۳- کھرک پال	بست سال و یک ماہ
۴- سویر	ہفت سال و چار ماہ
۵- جے ہر	چار سال و چار ماہ
۶- ناگدیو	سہ سال و یک ماہ
۷- پتھورا	چل و نہ سال و پنج ماہ

ہفت تن نو و پنج سال و پانچ ماہ شہر پارے کے کردند

جدول دیگر

نام	سال و ماہ
۱- سزالدین شام	چار ماہ سال
۲- قطب الدین ایک	چار سال
۳- آرام شاہ	یک سال
۴- شمس الدین	بست و پانچ سال
۵- رکن الدین فیروز شاہ	بست سال و پانچ ماہ

۶- رشید	۷- سال و شش ماه
۸- معز الدین پیرام شاه	۸- دو سال و یک ماه
۹- سلطان الدین مسعود شاه	۹- چهار سال و یک ماه
۱۰- ناصر الدین	۱۰- نوزده سال
۱۱- غیاث الدین حسن	۱۱- بیست سال و چند ماه
۱۲- سزالدین کیقباد	۱۲- سه سال و چند ماه

پانزده تن غوریان یک صد و هشتاد سال و چند ماه سلطنت نمودند

جدول دیگر

نام	سال و ماه
۱- جلال الدین خلجی	هفت سال و چند ماه
۲- غیاث الدین تغلق شاه	چهار سال و چند ماه
۳- شهاب الدین	سه ماه و چند روز
۴- سلطان قطب الدین	چهارده سال و چهار ماه
۵- ناصر الدین	شش ماه
۶- محمد تغلق شاه	بست و هشت سال
۷- فیروز شاه	سی و هشت سال و چند ماه
۸- خلجی شاه	نخ ماه و سه روز
۹- ابو بکر شاه	یک سال و شش ماه
۱۰- محمود شاه	شش سال و هفت ماه
۱۱- نصرت شاه	یک ماه و پانزده روز
۱۲- سلطان محمود باروروم	شش سال و دو ماه
۱۳- سلطان محمود باروروم	یک ماه و هفت ماه

پانزده نفر غلبه یک صد و بست و شش سال و چند ماه سلطنت کردند

جدول دیگر

نام	سال و ماه
۱- ریاضت علی خضر خان	هفت سال و سه ماه
۲- مبارک شاه پیراو	سیزده سال و سه ماه و شانزده روز
۳- محمد شاه	ده سال
۴- خلار الدین	هفت سال

و نیکو ان سادات منش را دروز باز داشتند پنجاب را به پسر بزرگ خود محمد داد و از بختان شمس قیس را و دوازده گلی و هشت یاری و پنجاب
ایمنی یافت امیر خسرو و امیر حسن با او بود پس بی ساز پیکار از ملازمت بدست رفت لشکر منول در سید و میان و دیالپور و لاهور و در روز
نقد زنگی به پسر امیر خسرو به جدا افتاد و دیالپور و لاهور را به پسر بزرگ خود داد و از بختان شمس قیس را و دوازده گلی و هشت یاری و پنجاب
پسر بزرگ خود را به پسر امیر حسن خان شیدر که ولی عهد ساخته بود به ملکان فرستاد و پسر امیر حسن خان را به پسر امیر حسن خان شیدر که ولی عهد ساخته بود به ملکان
بدو قرار گرفت پس از آنکه از بختان شمس قیس را و دوازده گلی و هشت یاری و پنجاب را به پسر امیر حسن خان شیدر که ولی عهد ساخته بود به ملکان
قرار هم آمد و از کوشش بدو امان تباد شربت ملاقات کرده به بنگال رفت و سلطنت دہلی به پسر بزرگ گرفت و عجب که پسر خسرو در میان این ملاقات
قصران السعدین را بر شسته نلکم در کشیده کار آن ناسپاس پس بدو تازار باز داده شش بختان کاهی قتاد بر سر پسر بزرگ خود را به پسر امیر حسن خان شیدر که ولی عهد ساخته بود به ملکان
گذاشتند و آن نافر جامه بابا بون سر دادند و شمس الدین را بختی ناکامی بر نشاندند و با اتفاق کار دیدگان سلطنت کرده و خلیج بنگال را ازین
که حاضر ممالک بعد از رنگ نشین آمد و از ساده پوسته نیکی بدو گهران نشناخت ملک حلا و الدین بهادر زاده و بدو پیش کرده اندازد و بدو بر گهران
رفت و در امان مال انداخت و در آن بدستی سر کشی پیش گرفت سلطان بهستان سرانی نقای پیشگان بدو نشناخت آن نافر جامه
از هم گذارند و خود را سلطان حلا و الدین لقب بر نهاد و از لشکره نقد بر با چنین تباد کاری سلطنت بزرگ یافت آئین هاسه شگرت
بر نهاد و چنبار با نخل آویند هاسه بزرگ کرده غیر از دندله و امیر خسرو خود را بنام او ساخته و در دلی مالی را بنام پسر خسرو خان از نام او
بخت آتش کار آگهی بگذاشت شیعته خود را بر سرانی شد و در احوالات بهر دو نام بنام سارے کن بدو گهر خسرو خان شادی خان مبارک خان بن
او زندانی شدند و چون دگر گذشت پس او خود پسر او را سلطان شهاب الدین نام نهاد و مستغنی گردانید و از دلی بدو چشم برادران کشید
و با پسر دے حمایت مبارک خان را بی یافت روز دے چند گذشت بود که آن تباد نهاد و در بختان خانه نشینی فرستادند و مبارک خان که در بند
بود و وزارت بر شست پس برادر خود خود را در غل کشیده زندانی ساخت و خود را سلطان قطب الدین نام نهاد و گوشت و دمن بر گرفت و از
ناشناختی طبیعت دوستی حسن نام کین نقای را کین صوت برگزید و خطاب خود را نقای داد و هر چند از ایشان بدو گهری و تباد هاسه
او را بوزن سارند و حق گذاری اندوستان تا توان بینی با زناخت تا آنکه کین یا زنجان شکری ولی نعمت خود و حیر دوستی نمود و ناصر الدین
لقب نهاد و بهر جاسه او نشست و از او سلطان حلا و الدین بر انداخت و بی آزر از اندازد که در اندیشه غازی ملک کار بزرگ را بر می طائی
بود نقش هستی او را بر سر و بیاوری بزرگان وقت سر بر آراشد و سلطان خیات الدین قتل شایع بنا و دوات بنگال انتظام داده بدلی
سے آمد بخجده خان پور او در سرگرسه دہلی در سر و کو شکی بر ساخت و بجوایش سلطان را به ان سمنزل بدو شرف خان زوداد کارش
پسری شد اگر چه بنیادین و بیگانه ای او سے کوشد لیکن سمنزلے بدان شتابی ساختن و بختان خویش عزیز می همان بدون با و دنگوهری
و بدو چون سلطان محمد دگر گذشت فیروز بن حبیب عزاده او بگویم ویت او رنگ نشین شد و شایسته کاکامی پیش گرفت و نیکو نیایا و کار
گذشت از دگر گذشتن او کار بهر دست بهر شفت چندے خلق شاه بنیر او را جانشین ساختند و در گستره فزنی از دست ناسپاسان خوب
و اسپین نمود و بگویشیر و دیگر او را بگرنتقد و زوبت سلطان محمود و در حاله بر ملو خان بود خطاب قبایل خان و دشت و از خود آید گے
خود و خود گے بخت شایسته نظامی نتوانست و ادشورش دورنگی برخواست بر خنیر و سلطان فیروز خطاب نصرت شاه ی
داده فتنه افزود و در هواره نزد دوسه آویند و پیکار بود تا آنکه سال هشت حدود یکم امیر تیمور صاحب قران نزول فرمود و سلطان محمود
بجرات رفت و بهر کرام بختی در شد چون صاحب قران با دگر دید خسرو خان را که درین آمدن امیر تیمور دیده بود و در ملتان و دلیال پور
گذشت تا دوا و دلیال پورانی دشت نصرت شاه که میان دو آب خندیده بود دلیال پور را شد پس اقبال خان آمد و دلیال پور گرفت

چند بھائی کا فرزند کو کھٹ اور دوشہ کو ارجوش برزندگی را چند روم را بجا کا خوانند و رزم و کشتی را با هم آغشته بدان نام بان دگر دو و بر بول پلور
دوسو ہر و دہزارہ گذار کنند بہت سرگذازان خوشی است از پرگنہ و کشتی از میان سری نگار و الملک کشیدہ گزشتہ ہندوستان را دیکر ہندوستان
اور ہندو سرگذازان و میان کشیدہ کشتی نشان دہند و بر سہ از حد و سواد ملک بنارس و چو پادہ و ملوچستان گذار دیکر بادشاہ میان کشیدہ را
بہت مال اندر نامید میان بیادہ درادے و ابارے و میان رلوی و چناب را چنابو میان بہت اچھے میان بہت رسندہ را
سندہ ساگر استلج تا بیادہ و از بیادہ تا رلوی ہفت ہندہ و از رادے تا چناب سہ ہند و تا بہت بہت و از رادے بہت بہت آباد
لکھت آب و دیوای آن بس ساگر در در کشت کار کرم ہتا و شیر آن بایارے چاہہ سہ سہرا اگرچہ بساں ایران و توران نیست لیکن از دیگر
جائے ہندوستان افزون و گزیدہ کالاسے توران و ایران و ہندوستان فراہم دشت و خر بہہ تمام سال باشد شست و شور و جزا و برخی
سرطان نشاط از دیوچون رومی در انجام آور و از کشمیر آید سپیس از کابل و بدخشان و توران مین و از شمال کوہ ہمال بہت آوردہ عشرت
اندر ہند سپہ عاقبتی ناما شود و بس گزیدہ بر آید کنون از تسلط سکمان ازین خصائص کہ بہ حال ماندہ و بعضی جای گوی کی نہایت طلا و نقرہ و
سہ ہندی و جسد و برنج و شیشہ بر آید و گوناگون ہنرمندان نادرہ کار باشند لہذا ہر گشت شہری بود میان دغا بہ راوی و بیادہ در ہر گزے گاہ ہندی
مردم کہ ہمال در ہستانی ریحات بہ لحاظ تعبیر و در طول حدود و درجہ و بہت و در وقتہ عرض سہ دیک در بہ و چنابہ و وقتہ در ولایت ملالین
بابر بہ قلعہ وارک از دشت چختہ ساختہ اند و چون چند گاہہ پاسی تخت بود والا کاخ بار ازاختہ و دلکش باغشا نامی و در گنجشیدہ و گوناگون مردم
ہر شہر را بجا بود و در انوسے و ہر گزے از اندازہ گذشتہ بہر کوہ قلعہ بہت آن را کوٹ کاٹکٹہ گویند و از بلندہ کوہ نزدیک شہر زیارت کاچہرا
از در دست زیارت آئینہ شکست آئند کہ گویند کہ بخواہش روحانی زبان بر بند بر سہ از چند ساعت و طالعہ اور ریگ و روز باز دست شود
اگرچہ حکمت پیشگان زبان مراد و بندہ پندارند لیکن برین زورے بس شگرت اور اورا فاسا ناما بخواہ نوادہ بود بر گذارند و اربابین گرہ قدرت
او قحالی را برین نام بہ خوانند گذار شہر و زور کہ اور از دیوہ نامایم خود را از ہم گذارند و پیکار و بجا را جہا افتادہ و سہر و بعضی خدا و شالی کوہ شہر مطوف
کا ماریک آنا سار و ہانا سندہ بر سہ نزدیک پور دکن آنا بلجا سبھوئی گویند و بجا بجا در در دست نزدیکان کا نور و کا بجا نام زودا بجا بجا
خود ماندہ آنا جال اندر سہ گویند و این سرزمین پندارند و نزدیک چندی جانی مشعل آسا شعلہ برزند و برخی بساں سپہ سہ مردم زیارت
رزم گوناگون اجناس شعلہ در دہند و از ان جہنگلہ ششم دارند و ہر از آن والا گنبدے آساں ہنادہ اندہ ہنگام شگرت فراہم کیا ہا نامعدن
گوگرد بہت و عامہ فارق پندارند و میانہ سندہ ساگر نزدیک شس آباد ریاضت گذارہ بالنا تھہ جکی است از اربابان تھہ خوانند ریاضت اوران
ہندوستان آن را بزرگ دارند و زیارت آئینہ خاصہ جو گیان نمک سنگ نیز در ان نواسے پیدا تھہ بہر ساری بہت کرک کوہی بہت از
نمک بہیدہ جدا سازند و بر سہ ہر شہر بہ کنا سار و ہند و انچہ چال شود سہ حصہ از کشتن کان باشند و یک حصہ دست ہر دہر از رنگان باز رنگان
از نیم دام تادور دمی خربہ بہ ہند دستا ہر روز زمیندارے سرور دہ دام بریگر و بازار گان در ہند ہن من یکو بہ ہر لوان بہ ہر لہاری
ہنر پیشگان از ان طبق و سہر و شس در کابی و چلرخ دان ہر تر باشند و در آب و در بہت و سہ و چہار پرگنہ برین صوبہ گزیدہ زمین ہندہ یک
کر و دشت و یک لک و چنابہ و پنجہزار و سہ صد و چل و سہ ہیکر سہ جمع پنجہ و پنج کرد و نو و چہار لک پنجہ و پنجہزار و سہ صد و سہ
از ان میان نو و دشت لک پنجہزار و ہا ہند نو و چہار دام سہ و غال پر سہ پنجہ و چہار ہزار و چہار صد و ہشتاد و سوار و چہار لک
و بہت و شش ہزار و شش بیادہ

صوبہ ملتان

از ازل و دوم دسوم قلم فراہم و بیشتر از ان کہ مخطوط برین صوبہ افزاید و راز از فرزند پور تاسیوستان چہا صد و سہ کوہ پنا از جیلور

تا میل به دروشت دیگر سولول تاج و کرمان شش صد و شصت کرده غادر و بیست و یک ساله به کار بند شالی مشهور دریا جنوبی بهیو بهیو ستر
سوکج و کرمان لیکن بنابر گزارشانی هر دو راجه گان می نویسنده گزین آبها همان شش دره می چشاین بخت نزدیک شود بنیاب پیونود و دست
هفت کرده گذارشته نزد ظفر به برادری رسد و هر یک رود بار شود و شصت کره می نزدیک اربع بسند و شود و دره از ده که چندی نزدیک
غیر بر پور به بیه و سلج حد آمیزند و از آن پس تا دها بگر و دها رست و دها پور به نزد یک ملتان مان چنانکه خنده آفرش یا دها پور یکا بسند
در کید سدره نام گیر و در رشته مهران که شالی و دها بمان صوبه لا پور و بیشتر چیز بدان اندلیکن در ملتان بارش کم شود و اگر بسیار و از آن
شهر است هندوستان است طول حدود هفت درجه و سه و پنج دقیقه عرض است و در درجه و چاه و و دقیقه خشتین قلمو مله واری حسن
الزوده ششی بهار الدین ذکر کرد و بسیار سی از اولیا را خواجا گاد، بمکه گزین در لیست و آنرا در زمین نام خاصه دره نوسند و هر شش و دها
کینا گزیده از ده اولگه رود در حصه از جانب جنوب قلمه و یک بخش از شمالی در آن شود و میوه گزین میان سی و دیگر بزرگ شتی است
سه ماه تا تابان محرم دره و در ریای سده در هر چند سال از جنوب بشال گرایه و آباد می و دها بنیز بهیشتا بندازین در خانه اما خوب
و حسن سازند و سر کار و دشتا و دشت بکنند و اگر ای همه ضعیفی زمین پیو ده سے و دو دگ و دها تار و سه بهر انحصار سے و دو بگ
و چهار بسده جمع پانزده که در چهار ده لک و سه هزار شش صد و نود و ده و ام از آن میان سے یک بخواجه و ده هزار شصت و چهل است نام سولول
بوسه بهیو هزار و هفت صد و بیست و پنج سوار یک لک شصت و پنجاه و شش صد و پنجاه و پیا و ده +

جدول

نام	سال
۱- شیخ یوسف	۱- ۱۰۰۰ سال
۲- سلطان محمود	۲- ۱۰۰۰ سال
۳- سلطان قطب الدین بکر سلطان محمود	۳- ۱۰۰۰ سال
۴- سلطان حسین بکر سلطان	۴- ۱۰۰۰ سال
۵- سلطان فیروز	۵- ۱۰۰۰ سال
۶- سلطان محمود بکر سلطان فیروز	۶- ۱۰۰۰ سال
۷- سلطان حسین بکر سلطان محمود	۷- ۱۰۰۰ سال
۸- شاه حق	۸- ۱۰۰۰ سال
۹- کامران مرزا	۹- ۱۰۰۰ سال
۱۰- شیر شاه	۱۰- ۱۰۰۰ سال
۱۱- سلیم شاه	۱۱- ۱۰۰۰ سال
۱۲- سکندر	۱۲- ۱۰۰۰ سال

صوبه تبصرت سلطان منوالدین سام در آنجا پیوسته به ملی باج گزار می در سال هشت صد و چهل و هفت که سلطنت بسطان غلام الدین رسید و کار زمان روانی از رونق افتاده یکی از زمستی آرزو می کرد که سران خود را از شیخ پوسف ترشی را که مجاور شیخ بهمار الدین ذکر کرد و بدو سرور گرفتند پس رستم غزل بر ناصیه حال کشیده آمد و بخت نگار خود را به ملی پیش سلطان بجلول رساند و در زبانی یکی از انکا بان باز کرد و بدو سلطان محمود شاه لقب نهاد و گویند این بوسه سخت و دختر بدوداد و بدین پیوندگاه تنها بدین آید آنکه شش پیوند کار می چنین شنبه باز نمود و در هنگام سلطان قطب الدین سلطان محمود غزنوی از الو به تخیستان آمد و کار را مخته باز کرد و بدین گویند نخست نگاه که سرور یافت قطب الدین بود و در زمان سلطان حسین سلطان بجلول باریک شاه باجمی بیار و شیخ پوسف فرستاد و به بهر باز کرد و بدین دست فرمود که من سالگی گشت پور بزرگ خود را که فیروز خان نام داشت سلطان فیروز شاه لقب نهاد و جانشین گردانید و خود بر کنار نشست و فیروز را و قمار الملک کین پسر او را بهر داد و سلطان حسین با دیگر پسران فرستاد و محمود خان بن سلطان فیروز خان را ولی عهد گردانید و چون سلطان حسین سده و چهار سال حکومت کرده در گذشت سلطان گلانی بایان و در زمان او چند بار لشکر مغل که در شورش برانگیخت و با کام باز کرد و بدین گوهران نافر جام از ناتوان بینی میان جام با نیند که از ویران یا به وزارت داشت و سلطان غبار دلی میخواستند و از راهی می دورست آیین بخت کاران بختنامی غلط انداز برافشند و کار با ویزه کشید و دستور جدا می گزیده از ملتان بشور و ریافت و خطبه سلطان سکندر لوروسه بر خواند و چون در گذشت پور خرد سال و در سلطان حسین خطاب داده بخت نشاند و وزیر شاه حسین از خطبه آمده ملتان برگرفت و به لشکر خان سپرد و میز کاران از در تعریف خوش آمد و پس شیر خان و سلیم خان و سکندر پاپه به پای پیوستی یافتند و چون بغورغ داد که بهر این پادشاه هندستان نورالین تدریسی افزود و از ان زمان باج گزار می آن بسلاطین باریه مرجع بود تا آنکه نادر شاه از هندوستان برآورد و ضمیمه ملک ایران گردانید و بعد از ان ابدالی دست اطفال برود از دست اکنون که ای در دست مکران و گاهی لکد کب افواج تیمور شاه پسر شاه ابدالی است و در الملک و کابل

سرکار محمد

از ویران و صوبه ملحد است در از بکتران و مکران دوست و بخواه و هفت کرده و پنهان از مقبضه دین تا نبندد و هر سه صد و یک و تقسیم چاند و توابع بکتران یکا میر شست خاور سو گجرات شمال بکتران بوسه جنوب شور و ریاضت رود مکران از اقلیم دوم طول صد و درجه و سه و دقیقه عرض است و چهار درجه و ده دقیقه نخست بر همین آباد پای تخت و بزرگ شهری بود و قلعه او بنابر چهار صد و بیست و هشت درجه میان هر دو یک طاب و امر و از مزج و دباره افزون نشان پس از لور امر و خطبه و ذیل آنرا گویند شمال که چند شاخه شده می افتد و کشیده است و دیگر است از دریای شور تا مقبضه که بهار و این را رام گرانند بسلاطین انجا آمدن سوار اگهی خوانند و چون ترک انجا بلورج است وایشان را کلماتی گویند است بهار خانه انجا بکتران سوار گزیده و شتر از انجا بر فیروز و دیگر از سوان تانسوی کمر نام نو کرده نه مرد و رانگاه سه صد سوار و هفت هزار پیاده و در پایان این گروه دیگ از بلورج اغذیه تره زبان ندر و کارگر هر کس گرین سپ سوار از انجا برآید و دیگر کو بی است یک سوار و بیست و یک و مکران مردم کلمات آنرا گاه گویند چار هزار بلورج و رانگاه و ستایش بوستنی است تا بستایش بلورج سیستان معتدل گوناگون میوه و دهر خاصه انبه که بس خوب باشد و صحرای از در و خیزه خود و بهر سر و گل خوانان شود شتر بسیار و خوب برآید و در بختی و بسیار گونه شود از خرد و بزرگ چیل هزار شاخه گوزن و گوزن کوزن یا بهر جان دانی این لایت غلغلیش است سوم حله کشان و دیگر بند و کان ملک آهین و شالی سیاه و گزین بدید و تیر و دوش که می طعمه کان بگن و در از و کوتاه نیز در دوش کار یکار بند و تیر و تیر و دوش و دای است فانی سازند که شتیا برآوده و پنهان و در دیگر شهر با ووده سود و بر گیرند و از و رغن بر کشند و کار شتی آید واهی که بلوه گویند و بنیکو بی

دخوش منہ گم ہوتا اور دیسے شوہر بستہ آید جزوات گزیدہ شود تا چار ماہ بپایہ نزدیکی آن شہر بزرگ گواہست و دو روزہ راہ آراش را
منہ جو گزیدہ بر زاناب زمین ساختہ برتے باہی گیران زندگی بسر برند از شگرت سواخ حال جگر خوار است آذامیت نظر و افمن جگر
ر باید برتے چنین گویند گاہ گاہ اورا حالتی رود ہر ہر کس کہ نظر افنازد بخیر شود دران ہنگام مانند آثار دہ چہرے از آدمی بر باید
دستے درون ساق پائے نگاہ دارد درین ایام جگر بلوہ مدہ پیش باشد و چون از چارہ نوید شود بر بالائی آتش اندازد طبق وارے
پسین شود تا ہم پیشکین بخش کردہ بخورند و پیانہ زندگی آن بخورند و لہرہ کردہ ہر کہ افنازد کہ از خود سازد بارہ ازین بخوریش دہد و انسانی ہر آموزد
چون گرفتار آید ساق پائے او شگفتہ آن انار داند آسا بر آوردند و بخور آفت رسیدہ و ہندی پیویشہ زنمان باشند در کتر زمانے
از در ہستہ تا خیر آوردند و اگر سنگا بستہ بدریا اندازند فرو نشود چون خواہند کہ ازین روشنا بر آرد ہر ہر دہ شقیدہ ہند باے اودارخ
نشدہ چشم نمک انیا شدہ در خانہ زیر زمین چل روز آویختہ دارند و طعام بے نمک بخوریش دہند و برتے افسون برخوردند درین ہنگام ازما
خویم و نامند بدال ہندی رہاے مخفی ویم فارسی و فتح را دہاے مکتوب اگرچہ آن نیرو نہانہ لیکن شناسا می جگر خوار باشد و بدہ ورے او
آن جان گردانار آید و بخوراندن افسون دیا خورایند چہرے تندرسی بخشد از شگفتہ و استا ناگراوش گفتہ و شگفتہ آوہ و
پیشتر این ملک چارم سرکار از صوبہ ملتان بود از حدود ملتان و ادج تا ششمہ شمال رودی کو ہماے بلند خارما و اندر آن الوس بنوچ
گردا گردہ جانب جنوب از ادج تا گجرات کو ہماے رگب از اشام بختی و جزا گو ناگوں از ہیکر تا نصیر پور و اسکوٹ مردم سودہ
و جارجہ و دیگران را بنگاہ فتح سرکار و پنجاہ و سہ ہر گنہ بد گرداید جمع ششش کرد و رخصت و یک لک و چہا و دو ہزار سہ صد و دہم

جدول فرمان رویان

نام	سال
۱- سی و شش فرسوسگان بنی	پانصد سال
۲- بلوش سومرو	سہ سال و شش ماہ
۳- جام آزاد	چاہ سال
۴- جام حرا	پانزدہ سال
۵- جام باہنہ	سی و ہال و چہندہ
۶- جام صلاح الدین	پانزدہ سال و چہندہ
۷- جام نظام الدین	دو سال و کسرے
۸- جام علی شہر ساجے	شش سال و چہندہ
۹- جام کران بن کاجے	یک روز و دو پاس
۱۰- فتح خان اسکندر	یازدہ سال و چہندہ
۱۱- قتلن برادر فتح خان	بچہ سال
۱۲- مبارک پورہ دار	سہ روز

۱۳۔ سکندر فتح خان	ایک سال دشمنی
۱۴۔ سبغ عرف راجہ	تین سال و چند ماہ
۱۵۔ جام نظام الدین	تین سال و چند ماہ
۱۶۔ جام فیروز	دو ماہ و دو سال
۱۷۔ جام فیروز	غیر معلوم
۱۸۔ جام صلاح الدین	غیر معلوم
۱۹۔ جام فیروز	غیر معلوم

دربستان راجہ بودیسر نام پائی تخت اداویر خاور رویہ تا کشمیر داشت و باختر سواتکران جنوب تا باریے شہر شمال تا کوہ
از فارس لشکرے بیرون آئے اداویر خاوران آویزہ روزگار پرے شد آن گروہ کچھ آن ولایت را لیا کی ساخته باز گردیدند و پور
راجہ بٹھائی جانشین شد و بر دشمنی خود و بارسے وزیر آگاہ دل را رام نام داد و گرسے را می یافت و روزگار را در آتش گرفت و بر بنی بیج نام
از ہرستان بدان وزیر پیوست و بچرب زبانی و حوت سرانی خود را بگراں از ریش فروخت بکتر زانی دالا پائی کی یافت چون وزیر پیمانہ
ہستے پر شد بجائے او برگزیدند و از بد گہرے و تباہ سرشتی بازن راجہ پیوند دوستی بست ہر چند اولیای دولت رسانیدند و بدو
چنگام بیمارے راجہ آن سبے آرم تباہ سرشت با اتفاق آن ناچار سازن سران لشکر را بعنوان گلش یک یک طلبیدند کہ بگوش
پرنشانہ دشمنان ہر یک را بدلاویز عمدہ اسجان گزائی برگاشت چون پیمان خانہ بنیتی فروشد نہ در راجہ نیز رخت ہستی بر لبست ہر سست
بر خاست زربندگان بدو گردیدند و در اسے را بنی بر گرفت و زبان زدگی جاوید انداخت لیکن در آداسے ملک وافر و فی آن کوشش
نمود و بر کچھ دگران و چیر و سستی یافت و در زمان عمر خطاب بنیرہ ابو العاص از راہ بحرین مدینہ آمد و سپاہ آغا بک بک ایستادند و نیز
در ان نادر دگاہ فروشد و در خلافت عثمان آگاہ خودے را بچہ و ہمیش احوال ہند فرستادند و در سر کجام لشکر شد فرستادہ چنان آگاہی
رسانید اگر لشکر بسیار و دوازده کم رسد کاری نساؤ و فرادان عذر ہا برگزارد حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام و السلام لشکر
فرستاد و کچھ سرحد میل را برگزیدند و اگاہی یافتن بر شہادت آن حضرت لشکر باز گردیدہ بگراں شتافت و معاویہ دوبار لشکر بسند
فرستاد و ہر دو بار پیشترے دس و ریش فروشد و پنج چل سال کامرا نے نمود و خواب واپسین کرد پسین ہر سبب خرد و جی بر مسند بزرگی
نشست و در زمان ولید بن عبدالملک چون حجاج امارت عراق یافت از جانب خود محمد قاسم را کہ ہم ابن عم و ہم و اما و بود بسند
فرستاد و چند بار ہا ہر گز نہ مائے سنگ نمود و آخر در پنجشنبہ ماہ رمضان نو دود ہجرے در نادر دگاہ نقد زندگی بسپرد و ملک شتد و قمر
آن گروہ آمد و دختر سہ را بدہا ہر اکہ در بند افتادہ بود و دیگر نفایس نزد خلیفہ فرستاد آن جلیلہ از وزان مین توہشے طیفانہ از
کہ محمد قاسم دست تصرف بر کشادہ است خلیفہ از زندگی بکے ہیز نمودہ پنجم رفت فرمان فرستاد کہ بچہ نام کردہ بدگاہ نہ خند نہ شکامی کہ
نیخواست ہر سراسی ہر چند والی توج دست بردے نماید مشور خلیفہ رسید از فرمان پذیرے تن و دوا و چون بدان آئین ہا را خلافت بردند
خلیفہ بدان دختران نمود و بر گفتند کام بانیتم کہ شتدہ چند خوش را بدین حال دیدیم و ہر سراسے خلیفہ شگفت آید کہ چگونه بی شرف گئی جنی فریاد آئین
بزرگان و لوگوانت کہ بگفتہ از جابے نرزد و در پردہ ہش و در بینی بکار بندہ استی بس کیا ب فادہ سستی فرادان خاصہ باب برگزیدگان
خود کہ مالیان بنے شمنی بر میان جوش ناتوان بیخی نماند و از تباہ شدہ بان خواب درون بسیار اندیشند کہ بسا بدگوہران شہر را بکچھ بانی
خود را بگراں از ہی لغزشند و بدستان سرانی بخراجی تنکو کاران سرکش پس از محمد قاسم چند گاہ بزرگی دین احیاء را دلائی نیم لہاری

مردم دکنی سرمایه زندگ و در لونه گرے کم بغیر شاه آووشاه فوت فرادان میوه شود و خربزه و سیب و شفق لود و زرد آلو
بس نیک انگور اگر چه بسیار است لیکن گزیده کم بیشتر بدوخت فوت برود و فوت را کم خورند بزرگ ادب راے کرم پیله بکارید و تخم از کفک
و بیت خدا و زرد و زشتین افزون و گزین براید بیشتر خوشش برنج و شراب و ابی گوناگون بنبرے پس خشک کرده بکها بدارند برنج
بیت را شب گذارده بخورد یا بنوسے شالی گزیده هم نرسد گندم ریزه و سیاه فام دکن بود و مونگا کم خوردند و خود و جوسن بدید و بزوجه
آسگوسفندے بود آن ها چند گویند بس نازک و خوش مزه و گوارا بیشتر کوشش نشین یک جامه از اجا سال بکار برند ریزه اسپان
تر و تادکر یوه گذار بسیار نل و شتر نانشگاه سیاه رنگ برنجی لیکن شیر و روغن بس شایسته گوناگون هنر مشیکه شمرهای بزرگ اسرار
پیدا رم باز اکثر در جنگه خوش چکامه خرب و فروخت گرم دارند مار و کژدم و دیگر جان آزار در شتر خود کوسے است مهادیو نام سحر که قله
او دیده شود و اسیردائی نگیرد یک و سیش و دپنه و دگس فرادان از خروسے گرد و سبب غلیل کمان خشک ناپدید و آزار یکنه برسانند
بر زرد قهاسوار شده بگو لا بجا چاش نماید شکارے جانوران مرغابی را از همار بر داشته بر کشته یا آوند و گاه زیر پاسبان خود در میان آب
و هشته بر فراز آن نشیند و بس شگفت نماید شکار یک و گوزن نیز خود و دلینگ مرام بشکند در مار بار کشتی بر کشتی و آدم گران را باریت
گرفته کیه روی نماید طاح و در و در و گرادکان بس گرم برهن فرادان اگر چه آن ملک را زبانی است خاص لیکن دشمنان بزرگ کت
و نیز خط جده آگاه دارند بدان کتابها بنویسند و بیشتر توکر بپرت درخته است باندک کار کرد و رتی برسانند بکنا و زسالمابا نند بنگ
کهن ناما بمان نوشت و سیاه چنان سر انجام یاید که شست و شوے نرود و اگر چه در باستانی زمان هندی دانش بودائی و دشت
لیکن امروزه گوناگون دانش روزگار در آنجا بنشک و اختر شناسی هند اساجا مانگان چار دیوار تقلید بغیر سنی و برسنه امای و دگر بخشی
آو زده و دشمنی میان ایمان بیشتر از نورانی و ایرانه غیاگر فرادان لیکن بیگ آهنگ سر نیند و با هر یک نالایست کاشن بر جگر زند
شایسته کردار این بوم کرده ریشه اگر چه از تقلید پیشگی گزینی و عادت پرستی را بی نیافتند لیکن بے ساختگی بایز وے نیایش پروازند و بر
مخالف کیش زبان پیچاره برکشایند و زبان خواش و پاسبانچا ندرند و درختان میوه و در بر نشانند و سر بریزند و مردم خود و گوشت
نخوردند وزن کنند و نزد یک و دهنور کس ازین کرده باشند و کوچ را درین ملک شانزده ماشه اعتبار کنند هر ماشه شش سوسم مظللا
بوزن شانزده و افق هر دافق شش سوسم از مهرهای متعارف دلی چهار سرخ افزون رب ساسنوسین اندیشته اشکی و خجیرا کس
چهار بخش دام و آرا کیره گویند باره کافی نمیه این سکرے چهار بخش او چهار کیره راساسنویک نیم ساسنرا انگه و سراسنیا
یک لک بشماره شاهنشاهی یعنی اکبر بادشاه یکوزار و دام شود یکی و لایت را هندے حکیم پرستش جاند نشد از آن چیل و پنج را فاضل دیو
شمار و شصت چهار را بیش و بست و نه برها و دوست بر کاشفتند چاکیکه باز کشیده اند و بدان نیایش نهند و سنگرت و هانها بزرگ دارند

سوره سوری

دارالملک دراز چهار فرسنگ در یاسی بهت و باز و چهل از میان گذرند پس خشک شود و زمین چندی کم شود و کشتی نگردد و از ویر باز
این شهر آباد و گوناگون صنعت گردانگاه و شال گزین بافتند و سقالبه از زمین برسانند پس لایم و پر و پود و دیگر پشمینه آواد و گو و لیکن
گزیده از بیت آدر نمیرسد علی همدانی روزے چند در آن شهر بود و خا فقا ای ازیشان یادگار شرعے بلند کوهچالیت کوه سلیمان
مشهور و پیوست شهر دو گلاب بزرگ همه ساله پر آب شگفت آنکه با لطافت و گوارائی آب او بر در گاران کند نشود و زرد قهاسنیک
در آن دره ایست و در آن حوضی است بطل و عرض هفت گز و ترف بقدر آدم بزرگ پرستشگاه انکار و سنگرت آنکه یازده خشک
باشند در اردے بهشت ماه الهی از دو جا آب بر جوشد شست و در یک کج آن بطلمه و آن کوهی است سنده برارے گویند

چون برگردد آواز تماشای آنکس دیگر شود و این ماسخ بر لبی گویند آن حوض ازین دو چشمه بریزد و گاه یک پیر بر جوشد و گاه مظهر پس روی درمی نهد چنانکه قطره ها مانند در و دراز سر بار نیز آید صبح نیم روز شام نگار رنگ گل بنام بود و چشمه جدا اندازند ازین آب گلهای هر کدام جدا بخار شود و نباتان جام عدل ساخته پاستا نیانست و دام نیایش گری ساد و حان و نیز دران نزدیکی چشمه ایست شش ماه خشک باشد و زمستان گذاردنمان بدان سرزمین نیایش دهند گو سفند بزرگ آب پس اگر از بی بکار مرند آب بر جوشد و کشت کاه پنج ده سیر آب گردد و چون بزیادی گراید باین پیش نیاز مندی نماید آب خوشین را بکشد و دیگر در آنجا چشمه ایست که اگر ناکند آب پس هر دو سیر آب را اگر گرسنه نباشد سیر گرد و در سیر سر آشتا آرد و نیز صفت چشمه باندک دوری عشرت افزایه در میان شکر تخته سنگین ریاضت کیشان جان گذارد و زتابش اگر اگر خود فروان آتش افزونند و دران خاک تر شوند و آن ماسر آید ابرو سه تقریب اکا نند و نیز چشمه ایست که آنجا شنگ برآید بر بنال او که هیت پس بلند کان آهن در دو موضع پنج برادر از مضافات این سرگ پر شش جا اکا نند و زمین زمان بزرگ شهره بود و تاجاناداشت هموار آن سرزمین مازگرد با خوبه سبز و ریاضین او سراب یا آب دهنده او بر گزاید و فیض بخشی آفرانسته نویسد در موضع بن پور از مضافات دهی ده و دوازده هزار و یک زمین زعفران نادر و نظر فریب و شور آبندان آخر ماه فروری در یکی ابرو سه بهشت جنگام کشکاران زمین را قلمه مانده نرم گردانند و به کلند قطعه قطعه زمین آرا کشت گردانند و پانزده زعفران بجا کشتند و نشاند یک ماه سبز گردد و در آخر ماه آبی کمال رسد و از یک حوض زیاد و بنالند و سفید فام بلند و چون یک انگشت آبش نماید آفتاب گل کند و یک پس از دیگر سه ناهشت گل عشرت آورد و شش برگ سوسنی در دو بهشته را در میان شش تار سه زردگون و سه لعل فام زعفران عبارت از پیرمین و چون گل سپرے گردد و سبز بر تنه پدید آید از یکبار کشتن شش سال گل برده در سال اول کم شود و دوم ده سه آید و در سوم کمال رسد تا شش سال و چهارمین کمال اگر تا پنجاه سال بماند پای پای کی پذیرد لیکن برآید و دیگر جای بکارند در موضع ریون چشمه و حوضی است آرا بعد شمرند چنان بدارند که تخم زعفران از آن چشمه پدید آید و آفتاب کشکار بدان چشمه نیایش نمایند و شیر گاود و ریزند اگر این ریخته آب فرو نشیند فال نیکو گیرند و زعفران درخواه شود اگر بر روی آب مانده بخان در موضع کعبه پور سه صد و هشت چشمه عشرت افزایه و هر یک ماسر است و این ده سه پر شش دانند و کان آهن نزد آن ۶

مراد و اول

به بیت کمان پیوسته و در آنجا هند و گزیده بالیده پدید آید و بسیار بار کشتند و از او که است چیز کثرت خواهند فرمودان مار بر فراز او کس به آنجا نماند و نیز که هیت بلند و شور بر آید و از او حوضی است بزرگ هر کس بد و راه نیاید و بسیار جنگام از چشمه پدید شود و در چهلگاه باور آید که ماسر عادی در ده و ده این که به میانند و سارای شگفت آید و در نزدیکی آب دل از مضافات کشت چشمه ایست تا یکدست بالا بر جوشد و روی بسکی و گوارا که که چنانجا باران چون ازان آب خوردند و سختی عداوت نمایند و رستی باز آرد و در موضع گوشت چشمه ایست پس زرت گرد و سنگین بجا ناما چون آب کی پذیرد و صورت عادی ظاهر گردد و در ده سه زرد و زردی از او کس پس بلند گردان فرمودان باشد و کلین چشمه در ده

میین

بر تله آب و تخته بزرگ داشت بر فراز آن خرد حوضی آب او که پذیرد و به نرسد و آنجا چاه با بل پندارند و امر و زبیر که به ازان نشانی نیاید و بنگاه آن چشمه ایست و حوض بر سر آن ساخته اند و از آن ماهی در و از بزرگ و هشت کس گزندی نماند و به پلوه او خاریست پایان او ناپدید

کھار مارہ

دران چشمہ الیت آب سر شیب آید و غریب و شگرت و درود موضع اش خلوتکدہ با با زین الدین ریشی است در کمر کوہ واقع گویند
در یا ستانے زمان این کوہ آب نہشت چون نشین ایشان شد آن چشمہ تراوش نمود و دوازده سال درین خلوتکدہ بودند آخر
گران سگی بر در غارے نمادہ بیرون نیامدند بکس نشان نیافت +

قصہ دھین ہار

پوستہ بہرت کلان در وامنہ کوہ واقع وہان چشمہ پیشین آب و ہر در میان بہت کلان دیگر کدہ مذکور غار الیت دران این پنج کیلومت
امراختہ نام ہرگز پرستش جا نکارند و چون ماہ از تحت الشعاع بر ساید دران خارج باب داری پیدا رگردد و ہر روز قدرے افزاید
تا پانزدہ روز زیادہ بدہ گزائی رسد و چون ماہ بگی گراید آن صورت نیز کاستن گیرد چنانچہ انجام ماہ افزے نامہ پیکر مادیو انکارند
و ہر آمد کار بار و ستایہ گردانند و آن خارجوے آہستہ امراتی نامگل اویس ہیندو بس حجتہ داند و تن اندر اندر برف آن کوہستان
ہیچگاہ کی نہ پدید و از فردے سرنگی ماہ و دشوارے گریوہ مردم رنج زدہ برآید +
و در موضع واکسا مومن چشمہ الیت ہر گاہ آب بچو شد و تیرہ شود و خون خشاک برآرد و دران ملک گرد خلاف بر خیزد و کان سنگ
سلیمان در نزدیکی او دوازہ آوندہ برآزند +

پرگندہ جاک گوناگون رستی دارد و پوست آن کوہست بزرگ کیلوت آن بشمر پوستہ و دران کوہ زمینہا ساختہ فراوان انگار
نماند و بستے بدگوہران تختے از ان بریدہ بکوشے دیگر بند سلطان زمین العابدین میان این تال ز شہر تابدان برگدہ ازل بونگ
سے بر بہت بھلول یک کردہ +

و نیز دران نزدیک چشمہ الیت رنجوران از و بنوشند تو نمندے یا بند و موضع متحد ہفت چشمہ یکی برآیند بس دکتا اطراف آن
لشیمہ نامی سنگین یا و گار پاستانان +

و نیز چشمہ الیت دزدستان گرم و در تالستان فراوان سرد و در قریہ باز دال پورا بشارے از کوتل شاہ کوت بشگرت شورش
فرد آید تا شاہلار گویند شکار ماہی فراوان بود و در جوی آب از دوطرف نجر مانند چون آب نمائد ماہی بدست اوفتد و در این
بلازے چشمہ الیت پرستش جامی اہل ہند نام آن سوز لیر اطراف آن سنگین بچاندانگر تال چشمہ الیت ہر سال خشک شدہ ای
کہ تا پنج نیم آفر روز جمعہ اوفتد و دران روز بر چو شد و از صبح تا شام روان باشد و برای تین فراوان مردم فراہم آیند و در موضع تال
چشمہ و حوضی است حاجتمندان جو زار دران اندازند اگر بر دے آب ماند فال کام دانی برگیند و اگر فرشتہ نکند بیدہ شہر بخسانہ
الیت دکانام ہر کسے کہ از حال خود و دشمن خود و گوی طلبد از برج نچتہ و داند پر سازد کی نام خود و گوی نام مخالف درون آن زند
دور آید بر بند روز دیگر نیایش کنان پر و شمس حال نماید از ہر کہ بگل و زعفران آموہ بود کار او بشال سنگی گراید آنکہ بچرخ خشاک
باشد حال او تباہ گردد و شگفت آنکہ در خصوصتی کہ شناسائی حق دشوار باشد ہر دوس دوم رخ یا دو پروار بدین معجزہ مستند و ہر
دو جانداران را موسم گردانند ہر کدام دست بران برآید ہر کہ حق باوست زہر آلود برید و دیگرے میرزد +

دیوہ

دران زمین سرچشمہ دریائے بہت حوضی است یکوچ بکثرت آواز بر چو شد و زرقانہ پدید آواز و رنگ گویند اطراف بے سنگ
گرفتہ اند و در رویہ آن سنگین بچاندانہ +

موضع قیصر

دران پنجاه الیت لوق سده ام در فصل باردها بهر چو شد زمان زمان پر شود کمی پذیرد و در بالو حوضی است به نام بیت گردیت
آب از درونه او بهر چو شد گرد او بنشیند و بر پای چشم افروزد و در خنان سایه دار هر کس از آنجا بدی سال و از نیک و در حال خوش
آگهی جوید و یک مغالین برانبرنج کرده نام خود و کنایات آن نویسد و سه بسته درون چشمه اندازد و پس از چندگاه آن و یک خودی
خود بر دس آب آید آنرا بکشاید اگر برنج گرم و خوشبو بر آید آن سال شایسته و حال نخبه باشد و اگر گل دلاسی و خمر و خاشاک
اینهار شد بود و حال دگرگون شود

و کبر و متی نام چو هست که از دهنه که بر سینه آید و نشاء بخشد و نیزه آنجا فروزاید و کلاهک است از دوست گرد بلند آب بشکرت خوشی
فروزید و ریاضت دران دهند خود را از بالاسه آن به پایان اندازند و نقد زندگانه نام روانه دار سپهرند و آن را دستمایه بآرد
خو افس از نشاء

در کوختار چشمه الیت یازده سال خشک باشد هرگاه شتر سب باسد آید روز پنجشنبه بخود در هفت روز خشک گردد و در پنجمین روز
باز بر آب اندک کمال چنین باشد

در موضع نهم درخت در الیت و قمار بران نشیند و بر گلگی از چایا بگیرد و همواره خوش بدان جانوران مقرر
و نوز و تنگه که هویت بر فراز آن چشمه سار آب بهر چو شد و در نگاه خلدایستان و در پیش برف بران کسار نشود

و در ناکا چشمه الیت نیند نام حوض و محل بگیرد آب بنایت صاف بکشد و نماید از آنیا ننگه انکار نند و در گردان درخت
استی بسیاری آتش در دهند و شکفت آنک از و فال بگیرند و جزو را چار بخش کرده دران اندازند اگر طاق بر فراز اندک و شمرند
در شاه شانند و همچنین شیر اگر فرو شود و فرسند با آرد و در گردنکو هید و پندارند و در پیش زمان کتابی از ان پیدا نمایند و مثل متوجهند
چگونگی کشید و احوال و خواص محاسبه تفصیل در چنین گویند و در زیر آن آب شهر الیت آباد عمارات عالی دارد و در زمان بدو شاه
برنجی در غیشد بعد از در سه روز بر می آمد و متعاضی آرد و چون می آید

در موضع بار و چشمه الیت که مبرودمان روز یکشنبه و سه شنبه و آب اوتن شوند و متذرتی یابند
دران نزدیکی النکیست چراگاه ستودمان کلاه آسمان سبب بخش در برگه انچه بسوزند و محل درخت لرزان هر ضعیف شامی از ک
ببینانند هر بره در آید لار کسار شبت کلان پیوست شمال او که هویت بس بلند برگی ملک مشرف فراز آن آسان نتوان شد
و در دامن آن دو چشمه در گردان یکدیگر دور و دیکه فراوان سرود و یکس بس گرم از آب برکش جانمزد استخوانی کالبد را در انجا
خاکستر گردانند میان کوه کوه الیمیت بزرگ استخوان و خاکستر مرده آنجا اندازند و آنرا وسیله تقرب نامی پندارند اگر در گوشت جازری
افتد برف و باران سخت و درگیر و در بار الیت بس گوارا شناسند و برخاستند از شبت جوش برزند و از صفائی آب بی نمودار
باشد با نسی سیمابشکند و دیگر و دشمنان بکار رود

شباب الدین پور کنار آب بهت نزد آن سرگ چهارلو بس حای تنزد آن در دو بر می بست در چایا پیوند و در بیل و از قطعه زمینی است
نزدیک صد بگیرد سنگام بارش سبیل دران فرو نشیند و چون بختی گراید بختی تو در و اند مردم چوب یک گرمی که پیش فرود
جنبش دهند و پیش دست آن سورنخ برده ماهی دو سیر و دافزون بر آوند و بیشتر خود بر آید و در شبت پور حوضی است
کس شرفانی از رانبار گرفت و در ابرس گرمی دارند و نیایش نمایند و دیگر چه میسر نام سعید است جنوب بهاد و هر که بر نبارت گرمی

ورود آذرات پرستش بگوش رسد و کس نمائند که از کجاست و در کویه یا لکه پیوست به جنت خرد هست گویا بیت بزرگ اولین نام
 دوره است و هشت کرده دریا به بیت در و بریزد و نختی ناید بگرد و در میان با سلطان امین الامدین و الامتینی برافراشته و آذر ازین
 لنگ گویند کشتیا پر از سنگ و شاخهای دشت بزیه آب فرو برند چون سه چهار ماه بگذرد در میان کشیده بگردند و از ان بای که غدا سخته باشد
 از و بر آید شکار مرغای بس شایان شود و در مریض اسب ساری گوزن بسوی کول برآیند و بشکند و در زجاجا موز خربزه بروخت بر گاه در خان
 از و بجنبش در آید خربزه نیز بزد و در پس پوز نیز زعفران شود و بلند بختان دشت سکندر پدر سلطان امین الامدین و ایران مایه سین بود
 چید آمد بهندی گارش یافته کس از سپر شدن هزار و صد سال سکندر نامی بر ماند از و فزاد و ابال اند و در بزرگه کراج مریض
 راه کافو بنگاه چکانست چینه است جزناک نام پس گوارا در میان نیکین خانه و هر سال ماهی بزرگ پیدا شود هر که بشکند بگزندی
 گرد و دزدیک گر کافوره است سوم نام در آنجا ده جیب زینتی هست چون مشتری بر آید آیتا یک ماه چنان گرم باشد که دخت بر
 دو یک پر کرده بر زمین گذارند به پز و در و در قصبه است آباد از کراج دره او یکو کاشتری پیوند و در قصبه کلی و در جبالا باطله
 گذر بای آب پوست بر بلند صو بکیرند و بر اطراف آن سنگ نمند تا آب بنزد پس از و سر و بر بدست با کتاب گذارند چون چنگ
 شود بر نشانند ازین ریزه های طلا تا سه تو بکی بر آید دره و دیگر به و پیوسته کلکات نام این نیز کاشتری پیوند و در آنجا طلا خاک کوفی
 بدست آورند و در و زه راه از راه مامون که از ولایت داردی آید بهین شوی آن هم بقدر طلای برشانند و بکنار آن نشانند
 است آناسار و او گویند بر کاشوب و پس بزرگ دانند و در ستره ششین شکل صحیح بجنبش ناید و بس شکفت آورد و در یکی بوم نسق غلغلی
 زمین و داد و ستد در و رسم نباشد و جز و سه از سراجات نقدیه ازین در سه کاخی علی که چندین ساله فرخ آنجا بر است دره
 و فرامی ساخته قسمت نمود و جمع دامی اکبر شاهای مطابق آن درست کرد بدین صورت جمع مبلغ هفت کرد و چیل و شش را که پیشتر
 هزار و چهار صد و یازده دام از ابتداء او او که تا اجمن پانزده شانزده نفر بکیرا و دست و شصت و شش سال کار وانی کردند
 بعد اینها از آنچه کشتند تا بد شطرنج بر پور بر است و در وقت کیرا و با قصد سال و دست و در و فرادانی نمودند از پها و تا در پراج
 شش کس بکشد و نو دو دو سال حکومت کرده در گذشتند باز از یکتا بالادت ده نفر با قصد و نو دو دو سال و ده ماه است که در آن
 پها و تا اینها اند و دوازده نفر و دست و پنجاه و هفت سال و پنجاه و دست و در باز از اوست تا اوست و دیگر بقتند و فرشتاد و ده سال
 یک ماه و هفتده روز فرادانی نمودند باز از کس کرد و پها و فرانی مادر راجه آخرین زلف شست چهل ساله و چهارده روز
 کردند باز از سکرام تارانی که تابست هفت نفر و صد و پنجاه و یک سال و شش ماه و هشتده روز حکومت کردند ازانی و دیگر حکومت نمودند از غیر
 منتقطع و بسلیمان مرجع گشت نام سلاطین اسلام آنجا بدین تفصیل است سلطان شمس الدین سلطان حمید سلطان علاء الدین سلطان شهاب الدین
 سلطان قطب الدین سلطان سکندر علاء الدین پور سلطان امین الامدین سلطان حمید شاه سلطان حسن خان سلطان محمد شاه فتح شاه پور سلطان
 محمد شاه بار دیگر سلطان فتح شاه بار دیگر سلطان ایر سلطان بارک شاه اسماعیل شاه میرزا حیدر خان حسن چاک علی چاک یوسف شاه
 سید مبارک لومر چاک باز یوسف شاه بسبت پنج نفر و دست و هشتاد و دو سال و پنج ماه و یک روز کار وانی نموده و در گذشتند چون ایات اکبری
 بار اول در ان سرانستان همیشه بهار برافراشته آمدند که به هندی زبان ملج ترکی نام در میان حضور شش آوردند که احوال چند هزار
 ساله و کسرے از مسند نشینان یاد گوید در آن و یار رسم بود که پاسبانان ملک چندے از فرمیده مردم با تبارخ نویسی بر گشتند
 شهر بارگانی جوے زبان دان هشیار منز به ترجمه آن برگاشت و بکتر زانے حسن انجام گرفت و در جهان بگذراند که این کسار آب
 فرود رفت و بود و آن راستی سر گشتند و سستی بفتح سین و کسر ترے فوتانی و سکون بای تختانی نام زن مها و بود و سر بفتح سین و سکون

در اڑپاسے در انداخت و آوارہ دشت ناکامی شد چون از نیزگی تقدیر بخشی آگهی داشت غم پیرامون خاطر او بنی گشت و بنیادانی چو
 زندگانی سے از دشت بے گالان نافر جام چنان نمود که او در سر اندیشه سرے دار و راجہ از ناشناسا کے او بار در کشید پس از درو گار
 بر سر گذارہ افتاد و از استخوان پیشانی چنان برخو اندینا کامی گراید و بزندان ر و دو بر از دراجان سپرو بنی غنہ شود و سلطنت
 رسد ازین آگاہی در شگفت افتاد و او را برگشتہ نگاہ دشت و بازو سے بنایش بر دخت شی بر و جانان نژاد فرہم شد و با افسون
 سری جان بر میدند و در کثرت فرضی بر سر ز فغانی بر نشست و از کار آگهی خود را بر کار کشیدہ میشت سگر و دمن بنی گئی بلیند تا
 گرفت و هندوستان را تا ناکار شور و ریا آسایش جاساخت راجہ ہرن راجون بیائے زندگی لبریز شد از فرزندانی نامدار ملین کشیر برہم
 بکامی جیت مرزبان ہندوستان گردیدند و راجہ حرکت کشیر سے بہمنی بود و انشور بکامی جیت و لا دانت اور از برید او بکار دینا سے
 او نیز بر دخت ہنگام رخصت اندک خرجی دادہ و کسب نمود و نوشتہ ستر ہمدید و سپر کہ بہ کشیر رساند بدل شکستہ راہ می پر چون ہلان
 دیار رسید و نامہ را بر کشو ند نوشتہ بودند کہ نامہ بر سیار سے خدمت دگاہ کردہ است و نامی بسیار دیدہ مجور آگاہی بزرگی آن دیار بود
 سیارند و از مہر پادشاہی اندیشیدہ فرمان پذیر گردند کار آگاہان انجن بر یافتند و فرمان پذیر شدند راجہ پرور سین غنہ گردہ ہندوستان
 پیو کہ گزین بودیکے از ایزو سے بندگان آگاہ دل بدو خرود فرمانروائی داد ازین رو بحد و گروٹ آمد و آزار گرفت چون بکامی جیت
 سرودہ بود و حرکت ازین آگاہی سے ترک سلطنت نمودہ بنارس شرافت و گنج خول برگزیدہ بدل و دیاجان را برگرفت مری مگر کہ امر و
 دار الملک آن دیار بہت اساس نہادہ است و ان ہنگام سے و شش لک خانہ در دہ آباد بود راجہ پرور سین از و الاہتی بازوہ سلمہ
 محصول کشیر را بہا توکت فرستاد و او را از و مندان بخش کرد راجہ رادت داد گرسے نمودہ عالم گرفت و در نواسے کشور نزد آب
 چناب بازوہ و دیار سیار سے خواہے خود بخوارے و در دہنا پید گرفت از و دستانا سے شگفت افزا گردید راجہ بالاد بہ ہندوستان
 چیرہ دستی نمود و تا شور و را قہر خود گردانیدہ در زمان راجہ چند نامہ بہمنی فی داد خواہ آمد کہ شوے مرا کشیدہ اند و جان شکر سپرد
 پاخ و ادب کس گمان دارے گفت شوئی من خواہے گزیدہ داشت کسی را بدوشمنی بنود لیکن در بدوشمنی حکت ہایکے گفتگو شد
 اور چون حاضر گردند خوشیستن را بس در کشیدہ و آتش و آب سو گند و ان را مدعی پذیر یافت کہ مباد از نیزو سے افسون کاوش
 بر و راجہ خوشیستن را از خواب و خور باز گرفت یکے از دانش نشان آگاہ دل در شبالی نالیش افسونے یا موخت کہ بہ از برنج خواندہ بہن
 سازد و باہر کہ گمان باشد او را برادر گردانند اگر ہنگام گذشتن نقش و دیوای کسی چہ پید آمد دست از دہن او باز نداشتن آگاہی شناسائی
 حال آمد و با خواہہ سر انجام شد و چون بہمن راجان لشکر دانیسی پیکرے بے سزا آہن ساختہ پیشانی قاتل را بان نشان مند گردانیدند
 راجہ للتادت ہلک آبادی بر نشست و بہ نیروئی ایزو سے تابید اریان و توران و فارس و ہندوستان و خطا اکی معورہ برگرفت
 و دو گری خواہش نہاد و در شالے کوہ و گردشت گویند بنفرین مرتاضی سنگ شد و برتے طرز دیگر سارید راجہ جانہ بزرگی سرگ
 یافت و بسیاری عالم برگرفت در بنارس نو دود نہ ہزار و ہند و نو دود نہ سپ خیرات کرد و بنجین فراوان خواہستہ با آرزو مند
 بنخشید و از کن سالان پرسید کہ لشکر للتادت جہنم بنیشہ لیو یا از من پاخ و او ند و لشکر تو ہشتاد و ہزار کھپال است در ان معرکہ
 یک لک دہست و پنچ ہزار بود دیگر چشم ازین اندازہ برگیر چون راجہ و در تر رفت و خسر خوردہ او در شمر پاخ سے پیش گرفت
 امر سے راجہ بخت پیونزدن و فرزند راہ بیو فائے سپر و ند و عرض صوری بے ناموسی حقیقی گردیدند راجہ باہن جزوہ بگاڑ شرافت
 و بہ سپاہ آغا بنگاہ خود را برگرفت و چ در آویزہ فروش راجہ للتادت و نامگان را بنواخت و ہزل سرا بان اعتبار گرفت و کار و انان
 و دانش من کج خول برگزیدند و دستور چون از اندازہ گوئی کلاری بر نداشت ترک دینا نمود و راجہ سگر و نا بجات و سندر گرفت و

بر دکن چیرگی یافت و بر زبان آتجا بازگذاشت اگر چه از عتق آن دولت راه نیکویی بدید لیکن نتوانست بسپرد بستی و نهاد و بپناه
خونی خدیش گردانید و در زبان راجه جس گردید و بر بنی راجه میان حد اشتری کم شد از شمشانی بجان شگری خود بخت نمود پس آنگی گفت
اگر میدا سازم چند بگیرم گفت هر چه تو خواهی آوده اشتری پیش آمد و برین دل آنزده هادو بی پیش آمد و در حقیقت حال نگاروش نمود
او را طلبید شته باوین نو و اشتر نه اشاره فرمود و مقصود ازین سخن آنست که هر چه ترا بپس خود خواهمش و بخش او باشد و در زبان
سید پادشاه میثله احمدی کشش که نسب خود را با جرن پانده ویرسانید ملازم شد هدرین زمان بخشی مرزبان قلندر و در کج نام دست بردی آوده
ملک آیتامی ساخت راجه بنگاله که بستان پناه بد و از رعایان بزرگ گرفت و آن را بدو فرستاده لایب گرسه نمود و از بنیاسه که سزا
باز گردید و بسیاری با شوبگاه برفت و در خدمت هدران ایام نرین ویر نام پسر مرزبان بخت ناخت آمد و دو ملک ویرالی یافت چون راجه
نگذشت سلطنت آن دیار بر نرین دیو قرار گرفت هادو و بختش نام پر آورد شاه میر گور و در بخود گردانید هم نشینی و دساری
کشش او برگرفت چون راجه اول دیو را روزگار بمرگد شاه میر گور بستان سرانی حیل دساری زن راجه را بختی برگرفت و در خدمت
چلی دوم و همره غلبه و بسکه نام خود گردانید و شمس الدین لقب نهاد و خراج شش و یک بر بند پیش از آنکه بشیر آید و در عالم مثال
نموده بود که سلطنت کشمیر بدو خواهد رسید و چون ازین عالم از محال نمود سلطان علاء الدین حکم فرمود که زن ناپا را بپشت شوهر
بناید سلطان شوبالدین چراغ آنگی افروخت و او اے معدلت افزاشته برتت و مگر کوٹ و دیگر بلاد چیر و کتی خود و در روزگار سلطان
قلب الدین میر سیاه علی هوانه کشمیر آمد سلطان پس گراسه داشت سلطان مسکدر تقلید دوست و نصیب پیش بود بزرگ بختان را بخت
و مخالفت کشان انا کا می برتت و در زمان صاحبقرانی که کشیش هندوستان فرموده و وفیل بد و فرستاد او و همره ملازمست و در
سر گرفت میان راه آنگی آمد و در هادوین محفل نگه کردی شود که مرزبان کشمیر بهر ارباب پیشکش خواهد آورد ازین شناسائی باز گردید
و بوزنش خواست و علی شاه زمین العابدین را جانشین خود ساخته همراه جازگزید از همره بانی همره لایان نافر جام استواری بخت
بگالش کشمیر باز گردید و با در به مرزبان جمودان ملک چیر و کتی یافت زمین العابدین به پنجاب آمد و بخت کوکمر بخت
علیشاه فرادان لشکر فایدهم آوده به پنجاب بخت و آوده سترگ اوسه داد و آخر گردا و در بخت شده و بخت نشین آمده حکومت
بشیر بزمین العابدین باز گردید و بخت در کشمیر رخصت گرفته آهنگ دلی فرمایش نهاد و از سلطان بپول لودی شکست خورد و بخت
و بیادری لشکر سلطان زمین العابدین ولایت پنجاب را برگرفت و سلطان برتت و بند چیر و کتی آمد و آتش مش خرد و بدو در صلح
کل فرادان نصیب و درشت هر که و و اودا از اندیسی بندگان خاص بر شمارند و ولایت یاد کند و نیزه و خلع بدن بدو بخت هند گفت
در زمان پیکان مرزبانی کشمیر ازین گروه بر آید و بدست خزانده و اسکندریستان در آید پس از چندین سال گزارده سیدالی گرفت از همر
افرونی و رعیت بدوری جزیه دگا کشی را بر انداخت برسم جرانده و پیشکش و انیدان بدشت جویب انجی باز و در خراج غلامه بکان
س بود و اودی جیش خود که دس و دشوار و سوار رخ را با سبکی کشاده و در دوان و در زنجیر داشته بمارت فرستادی و از همران دلی
مردم را از سیکار باز داشت و گوشت نخورد و فرادان نام را از عر و واری و کشمیری و هند سی ترجمه کرد و در زبان او
سازند اے ایران توران کشمیر آمدن از ان میان لاهور و دلی شاکر و خواج عبدالنهاد و شیره از خراسان آمد و ملا محمد علی اکو و خاند
و نقش بسبق یکسره روزگار بود سلطان ابو سعید در نواح اسپان تازی و دشمنان انجی از خراسان به ارغوانی فرستاد و سلطان بپول لودی
چاکر دلی و سلطان محمود بختی بدو پیوسته و در دلی گردند و سلطان حسن لشکر فایدهم آوده به پنجاب آمد تا در خان آوید و شامو و بخت و
تا بر لاجان ملک اخلاص یافت و در عهد شاه میر شمس الدین از مریدان شاه قاسم انوار از عراق آمد و امین و در بخشی روانی و دلازل پس

شورش سخی و شیعیہ درین دیار بنگامه افروخت + دور ایام محمد شاه بارسیم ملک سلطان سکندر فیروز سے یافت با بپادشاه فتح ہندوستان
 نمود و در نسبت سلطان ابراہیم ابدال مکرری برض بابا پادشاه رسانید کہ بکتر کوشش کشمیر بہت سی آید شیخ محمود علی بیگ و محمد خان
 و محمود خان را دران دیار فرستادند و چہرہ دہی یافتند لیکن بحیالیہ سازی آن ہوسے تو اسلند پویشکش گرفتہ برآمدند و سلطنت بتبارک شاہ قرار
 گرفت و در نسبت چہام محمد شہادت آشنائی سرپرستی بود و وہنگامیکہ میرزا گلبران در لاہور پویشش ننگانہ کشین کرد کہ کشمیر بہت توجہی
 گرفتہ خواہد شد میرزا محرم کو کہ را با آن گروہ بدان دیار کسبل نمود و کشمیر بگرفتند و فرادان کشند شاہد از رستم ناچار حایا بر چو شید
 پستانیان امان گرفتہ باز آمدند و در سال ہندوی لغیر خود سلطان سعید خان کا شتر سے سکندر خان پورا و دینرا حیدر بادہ ہزار کس
 از راہ تبت و لا کشید و آمدند و فرادان غنیمت گرفتہ بآشتی در کتر زمانی باز گردیدند و در سال ہندو چہل دہشت ہجر سے میرزا حیدر
 بار و دہم ہندو موہو بہت آشنائے ہایون پادشاہ بنہو بی بر سے ہومی کشید و در آہنچا پنچہ در شیشین دہستان گزاردہ شو و کئی بہت بزرگ
 را برگرفت کاچے چک ہندوستان آمد و از شیر خان ملک برو با میرزا حیدر آویزش نمودہ شکست یافت میرزا گلبران را
 بآشتی و دہی از خود ساخت چنانچہ کشمیر بآن خطبہ تبارک شاہ ہمدان روز میخو اند میرزا حیدر بنام ہایون پادشاہ جو سکندر
 بر آست و از ان باز در دست سلاطین باربر ہوتا آنکہ احمد شاہ ابدالی برگرفت و احوال از دست ابتلاع او بدہر وقتہ کشمیر بآن بلوہ
 خود میگذازند و احوال آہنما مفصل معلوم نیست +

سکریکا

و رانا سے پنج کروہ پینا بست و پنج کروہ خاور و دیکہ کشمیر شالی کنور جنوبی بکا و کس لکریا خضر سوانک بنارس میرزا محمد صاحب قران
 چند سے را در آنجا بپاسائی گذشتہ بود و نژاد آہنما از فرادان برکوہستان او ہوارہ ہفت بار و گاہ سہا از گرا فرادان و
 زمین بیشتر ہند آسا از سہ دریا فیض برگیرند کشتن لنگ بہت سندھ زمین و دریادہ کشمیر ماندہ ہندوستان و نہر بلستان خود و جو
 بیشتر خود را و چہار منہ خود و باشد و میوہ کشمش و شہم بنود جانور شکاری او شتر و گا و گاو میش میانہ بڑ و خوس فرادان بیشتر
 سر زبانان اینجا کشمیر شالیان گوسے کوندسی و در سہ ولایت بنیر سو اد بجز رشتین دراز شاندوہ کروہ ہنداد و دہتری بکلی شالی کنور
 و کا شتر جنوبے انگ بنارس غربی سواد ہندوستان دوراہ رود کوہیہ سرخالی کوئل ہند اگر چہ ہندو شوار گزرا لیکن اولین
 سخت تر و دوم در از چہل کروہ پینا از پنج تا پانزدہ بر آمد آفتاب بنیر شمال کنور کا شتر جنوب بکرام فرود شند بجز فرادان در ہند
 بنزدیک دہہ و مخار کہ بہ کا شتر پیو عد و قصبہ بگلور حاکم نشین از ہند دوراہ رود کوہیہ ملکنہ پنج بیشتر جا کتر گراما سر با لیا را شود و رت
 بار و لیکن در دشت زیادہ از سہ چہار روز و جو در کوہ سار ہمد سال زمستان و ہار ہنگام بارش ہندوستان ریزش بار شود
 و ہار و خزان او بس شگفت آدر گلماسے ایران و توران و ہندوستان در وقتہ وز کس خود ر و صحر اصر ا کوہ کوہ میوہ خود رستہ
 شفتا کوہا شپائی خوب شود باز و جڑہ و شاہین گزیدہ بہر سد کان آہن و دو در از بست پنج کروہ پینا از پنج تا دہہ خاور و خواد شمال
 دریا شدر کا شتر جنوبی بکرام با شتر کز و نور گل از کابل فرادان زرد آکونا شپائی خوب قلعہ ستوار در و حاکم نشین کوئید امیر سید علی ہمدانے
 در یخا رخت بہت برست وادرا بکرم و صیت بظلال بردند ہوا سے اوسو آد آسا لیکن سردی و گرمی سختے از و نیش از سہ راہ
 ندر و یکے از ہندوستان رود از نوا لیش کول ناخند و دوا کابل یکے را دھلج و دیگر کز و نور گل و آسان ترین البش کول بیوست
 این دشتی بہت میان کوہ و دریائے کابل و سندھ دراز سے کروہ پینا از بست تا بست پنج بکلی این مکر کار در کوہ و دشت بیان
 کوہ یوسف زئی را بنگاہ و زمان میرزا اف بیگ کابلے از کابل برین سر زمین رسیدہ از دوا و سلطان کہ خود را و خضر را سلطان کنور

والتعین میگردد مگر گفتند که شمسالسلطان به تنه ایهای خود را بختی نوح و خوشایان درین باره که اشته بود و من و منند ازین گروه درین
کوهستان بسر برد و نسب نامه سکندری در دست دارند و زمان دولت اکبر مدوهران این مرز بر تنه ایسی گاه سرگون اقامه
و موتی با سیر سر رفتند و گردنهای بلایزمت او سادات اندر رفتند

سکندر قند هار

از رسوم اقلیم و راز افکات بخارا تا ظهور و غر جستان سرحد کرده پنهان از سفسد تا قره و دولت و تخت بر آمد آفتاب سنده شمال غور
خر جستان و جنوب سوی و تیب گاه آفتاب قره کابل و غزنین میان شرق و شمال اگر چه در شهرت کمتر بود لیکن در کسار
پیوسته بود و تیره و دینار ساتو مان گویند سر قومان هشتصد دام و قومان خراسان سے رویه تو مان عراق چهل بشیر جنوب ما
نجر و اربگر اندر آن چهل من قند بار و ده من هندوستان قند بار عمار الملک طول صد و شصت در و ده جیل و قند و مرغی سے و
سورج در قند و در دشت گرا شود و سبک با کین در وی و دین یخ و اخبار آما ایند پس از سه چهار سال از برین برت قشاد و در گل
و میوه فراوان گندم و جو سفید و در و ششماره و مرغی برند و در پنج کوهی که هست آن را از در کوه گویند و شکار غاری در و شکار
بخارا و شکار چاغها و فروخته در شکار گرنگی هوا اندازد و نیا در گرت و در دشت کوهی قلات بزرگ که هست در کرمان و کوف غاری
آن را غار ساه میگویند و در آن میان و دوستون خدا آفرین کی پیوسته سخت عمار بلند می سی گراب از بالای او پان آید و در کوه
بزرگیک اوست برین و دیگر س یازده گز استین زمان کاری بسیار دشت خربزه فراوان و خوب شود و شاداب چشمه ازین کوه
بر حوشد و کان آهن استخراج و اندک آن آهین تور سے برای یکن آهن ساخته یستینان *

خرنقند اگر کم سیر کاست طولانی آب هر چند اریانه بگذرد کیطرت پیوسته برین داور و دیگر بهستان هر دو جانب بفرادان
گوناگون کشتکار و در آن نزدیکی بزرگ تر سے بود و سلاطین غور را بگاه و از سادات فرزان و بان چنین پس نشان پیدایان هر چند و
قند بار به میثاد با و دشوید و در کارکن ریچات حال او با گوید گندم و جوا سفید پیوسته گویند زمین داور از رسوم و چهارم اقلیم در قسم
در از از کجک بارش که بر ساحل منده هست تا هندو کوه و حد و بخواه کرده پس از قراماغ قند تا چغان سرحد خاور و دیه هندوستان خربزه
و شملای هندو کوه و غور و زمین شالی اندر آب باختان و هندو کوه در میان جنوبی و نغز شالی آب بود و نغز شالی با آب که
درستان بپرون از اعتدال گزده فرساند کم سیر و سیر بر انسان که در یک روز از عالمی با عالمی گزده افتد برین نزدیکی ایلاق
و قشلاق و در سموره کم نشان و هندو دشت و کوه و برین برت شود و در نخستین از قوس و پسین ازین از زراعت نیز بیکدیگر ببالد چو در
سکوه بلند و در دستان غنیم برین شوار میان کابل و در خشان و پنج و هندو کوه و سطر و هفت راه است که در آنان آمد و شد نمایند اما همه
و ستور گذار این هر دو جا که عبارت از قند بار و زمین داور است اغلب در دست سلاطین صفویه امارانند با اینهمه بحال بود که گاه
بنا بر بعضی حوادث است با بریه افزاده و سلاطین ایران بدخلبه و تهر باز گرفتند و راهیکار خراسان می آید و قند بار سیر برین او در دست
است کوش خاور و در هندوستان پنج راه گزیده پیش از نور دین و کوش گدار بحال آباد افتد با بر باد شاه این راه را برکتخانه هماران
ایام رودی اندشت ماهه خیر عشره و شوار می دشت به فرانش حلال الدین اکبر باد شاه چنان شد که از راه پانی آسانی رود و در آمد و شد
قندانی و هند می بدین راه بفرموده نادر شاه انتشار بقصد کابل و غیره افغانه آنجا راه خیر چنان و پنج و قشاق او اندک بکابل و اوار
چلوکس هماره رود و در دهم و راه و راه همیشه بار و بجان میرفتند که سنگریزه و خار میاست که هر آن تخلیه سے یازده زبان
مانگویی این دینار و در ظاهر زبان خویش بسرا بر سر کسکلی فارسی هند سے امانی بهراجی گبره ترشانی کنایه ای قریب بزرگ

اوس انجیا باہر ارہ و دقتان و علف نارا این دیار بہت این دو گروہ ہزارہ لشکر جنائیت سکوت آں میا ورسے ہلاک و خان
فرستادہ بود و این چاہد را ہزارہ سپہ خود کو کرد از او غلان بدین حدود نازد کرد از غزنین تا قندھار و از ہمدان تا نواسے بلخ
بجگاہ انیان زیادہ از صد ہزار خانہ و سیم ہشتل و سوار سپہ و گوسفند و بقرہ و ہر چہ بی در پندار اندہ گروہ گروہ شدہ اند و با ہم تردد
و مدی و ترک شتی نمایند افغان خود را بنی اسرائیل شمرہ افغان نام برد نیاک دانستہ گونید اورا سیر جو دیکے سرتن الوس سر بنے
منسوب بد و در غر غشت طائفہ غر غشی نسبت با و در ست سازند سوم بنی گروہ بنی سلسلہ خود را باورسانند و ازین سر شلخ کہ بدینا قلم
شد ہر یکے بنام کی از انیا کان خود و شناس الوس ترین طریق میان خرشین شیرانی او شتر کا سی محو و شکی کا بی نظر بند و بی
و انور و تی یوسف نے گلیا فی ترکلیا فی ہر سرتن پیوند سوارانی حکیم درگ زنی آفریدے جلیا فی چکی گرائی ویر منسوب گاہ
ناغر سوانے سچی بارن لب غشت گراید غزلے لوبی تیار سی لوبانی سر سوانے کلید رہ بنی نسبت دھندہ گزردہ دست علی غری
کہ از افغانان بنی ست گشتے کی از فرزندان بنی داسن آدے عصیان شد چون ساز سرتنہ نزدیک آمد کہ کشودہ گرد و اورا بد و چون
بیوگانے دادہ پردہ ناموس برآر ستند و از دوسہ سپہ شد غزلے لوبی سر دانی و برخی افغانان را قبلی پسند اند و این زبان کہ
بنی اسرائیل از بیت المقدس باز گردید و بمصر آمد این طائفہ را گاہہ ہندوستان اقتاد این دہستان دراز از آنکہ در تنگناے
گزارش نگذریں گشتے ہر ای شادابی سخن گزاردہ آمدہ خواہہ خضر فی قاتال سپہ اسنے اورنگ کلکی ایسرائیل بل و برخی مگدی ہیووی
سیدی ہامی تنگ اند از عرب گاہ بان فوق باے و دیگر محو ایشان را و ان لیکن نہ بدان ابو ہی و در عمدہ ہزار شاہ خیر بنی چکری آوہ

شہر کابل

از چہارم قلم طول صد چار درجہ و چل دقیقہ عرض سے و چہار درجہ و دقہ از گرین صرا می پاسانیت گونید و نہان جنگ آراس
یا نہ دو کلین قلعہ استوار و در مغرب رویہ آن قلعہ کو چہ است قبض بخش ہانا یکے از فرزندو ایان پیش عمارتے اساس ہزارہ بود
بدان نسبت آن کو چہ ہار شاہ کابل گونید ہر اک این معمورہ ہر فراز است و تہی گاہی از جہر شد و از غنائین مانند برخی ازین
مشرق ہر قلعہ بود و خسر دی فرمایش درآوردند و در آمدن آن لشکماے دلفریب نہ بین ارا می راج نزاد باغنامی ل ویر خاصہ ہر
آرا و جوی شادابے برین شہر عشرت افزاید کی از لند راید و بشہر آرا شدہ از شہر گزرد و آں ابووی سلیمان خوانند و دیگر از کی ہر خوب
از پیش دروازہ دہلی بہ معمورہ شادابہ آرا جہے بلستان گونید گوارا و صاف ترا و لین و نیز دران نزدیکی ماہم انکا جوی برآوردہ
لیس سودمند پیوست آن محلہ است کلکتہ نام دیدہ دول ازان فیض برگیرد و از کوہ سرچشمہ بسوی شہر و در بر سر کی خواہہ جو نامہ است
و در دیگر قدم گاہ خواہہ خضر بہندار حامد و دیگر و در دوسہ خواہہ عبد اللہ خواہہ در شانی مانند خرد و چرمان پستانی کابل قن ہار و
دو دروازہ ہندوستان ہر شمارند از کی بتوران روند و از دیگرے بایران و از گاہانی این در فرافشاے ہندوستان از دیگرے کہ تو باہر
و نیز چہمان نور سے بدین دورا ہزار در و درین دیار لسان سر قند و بخارا پر گزشتن پنجاب و قزاق رانمان گونید و نیز آن را
پرسا و زو اند مبارش بس نشاطا انگیز و نتیجا معبد است بزرگ کوراکر سے نام مردم خاصہ جو گیان از دہر بہت بہ نیایش آندہ لوبان یک
مثال از لغات نامت درادفہ نشین دزمان پیشین او سیر نور و نور و نور و جلال آبا و برت نہ بار و دسر ما بدن شدت بنو کشکار را سیر نور و
و انار بید اند شود و زو جلال آبا و باغ صفایا و گاہا ہر شاہ نزدیک ادین پور باغ و فانیہ از یادگار ان خدیو گاہ جنوب کوہ سفید
ماجہ رت افزاید و برت ہیو گاہ کہ نشود و زنجیت بدان نام و شناس و در خیمہ و دو کوہ چہا است ہر گاہ دیکال برف بار و بران سیر
ریزش شود لوبان منہ غلامیون فراوان رود علی سنگ و در معد الکمار یک جاشدہ باب باران پیوند و آب چکان صرا میاں سترقی

و شال که رشته بکتور در آید و گرد کوه با سه بزرگ بر تن آید و در دوشبهر و دلی سنگ بوی میان آتشا که گرد کوه سینه در آنجا تربیت مرد بر نگه
از نام چه رنج است و ملک نیز گویند و بیشتر مردم اینجا کاف راغبین بر خوانند و لماکان ازین جهت گزارش یابید و کوهستان نیز میان کاف تربیت
مردم بجایه چرخ چلنوزده سوز عمر و روشنی افزاید و جانوریت و در او بره پان گویند از شنب گاه یک گردان در بر و از کوه نیز شری باشد
که بوسه مستک از آید و چرخ موضعیت از لوان لوگر و ملا نایقوب چرخ بمان فسر و بجهان نیز از قریب شهر را در کوهستان
بجگاه کاف و صحرا نشین هزاره و افغان لوان ایسا و سله ایست میان گرم سیر و سرد سیر اول بهار گذر جانوران در اینجا شود و مردم عشت
شکار کنند لوان بخش هفت هزار سوار و هفتاد و هفت هزار پیاده و هفت هزار کس از ان پانصد سوار و خلیل پانصد سوار و شش هزار
و پانصد پیاده و او نه سوار و هفت هزار پیاده و یک پانصد سوار و چهار هزار و پانصد پیاده و محمود زنی چهار صد سوار و چهار
هزار پیاده و کم ندی سوار و هشتصد و پنجاه پیاده و صافی صد سوار و یک هزار و چهار صد پیاده و فیل پنجاه سوار و هشتصد پنجاه پیاده و غازی صد
سوار و دو هزار و هشتصد پیاده و حفر فیل سوار و هشتصد و پنجاه پیاده و شیراز و سوار و هزار و چهار صد پیاده و خوشی ده سوار و دویست
پیاده و مشکلی دویست سوار و چهار هزار پیاده و عبدالرحمانی صد سوار و ده هزار و پانصد پیاده و آندری سی پانصد سوار و دو هزار و پانصد
پیاده و رک زنی پانصد سوار و پنجاه هزار و پانصد پیاده و لوان گردیز قلعه مستقار و در ویشتری عمارات سه طبقه و چهار طبقه و

و کاروانان عمل پرواز بہرہ بنیان ملازمتا لیکن غرضت باشد

تذکرہ

عبدالملک بن مروان سال ہفتاد و ہفت ہجری میں عبداللہ از حکومت خراسان باز دشت کجارج بن یوسف نقی داد و عبداللہ بن ابی بکر را بیستان فرستاد از انجا لشکر اسرا بنجام دادہ و دینہ رن حمل مرزبان کابل شد چون از انانی پیکار دشت کردیہ ہارنگ چین ساختہ راہ برگرفتہ کار بر لشکر عرب دشوار شد و از انانی خود رن بجز گراییدند مگر بیزارنگنا با ہفتصد ہزار آدم کہ سلاک ویرجال باشند دادہ عبداللہ بر آمد و شریح بن ہارنہ بر آشفندہ با آنکہ کہن سال بدشتافت و مردانہ و شد حجاج ازین آئی سرکش نمود و اہانت باز گرفت و در سال ہشتاد و ہجری عبدالرحمن بن محمد دشت را با دینہ رن بکمل نامزد فرمود و بیستان دان نواحی بدو داد عبدالرحمن چون بجد و کابل آمد نظر پیشین برگزید و از کار شامی بزرنگنا بے برخی از میانان را برگرفت و چیرہ دستی با می شگرفت و مردان غنیمت بدست آورد و از دشوار کار سے آن ملک را بہت کشتن کا بہشت برگشتن ناخوار آنکہ بجز رسیدن نامہ بازگرد و آن ملک را چنان بر نوشت ہر چند درین سال مرد و فرادان شد لیکن مر سے این برگشتن ناخوار آنکہ بجز رسیدن نامہ بازگرد و آن ملک را بہت صرف در آورد و اگر از خود رانی و خوشین و دستی بدین نگراید و کار را با سال دیگر اندازد و از منزل فرمودیم ہم لشکر سخی بن محمد را سر خود دہشت لغز مودہ اگر اندید عبدالرحمن از رزمی و دیگر ہرے بیان لشکر کتادل شدہ از حلیج روسہ برات و بکامل بخانی بخانی کرد و بکجارج حجاج شد چنان قرار یافت اگر غیر دینہ سے یا بدین و چیرہ سیرامون کابل نگردد و بیج و بکلیف کند و اگر دینہ کار را بخاکم بازگرد و پناہ دید و دستگیری نماید حجاج ازین شورش بر آشفند و در ظاہر تشرناورد گاہ از آشفند عبدالرحمن فرزند دشت حجاج ہجرہ باز گردید و بار دیگر ہنگامہ کار از بر آست و آن ناسپاس را بر آورد و رنجہ شد و بدین غلطی کہ گماشتہ او دشت چاہہ و آن خسران زدہ دین و دینا با دشت نصبت حجاج عبدالرحمن ہا دستگیر گردانید و خواست کہ در امیش حجاج فرستد و زبان کابل ازین گوی تیز دستی نمود عبدالرحمن را خلاص ساختہ بکامل خود آورد و چند بار دیگر با وری آورد و پیش نمود و کاری بر ساخت و در ستاد و چارہ باری رن بکمل بخانی شیرین و وعدہ ہا سے دل آویز و لذت مندہ اورا بہت پیش آورد و ستاد او از فرستہ کہ دشت در شامی او خود اندازد و گاہ انداختہ سفر بخانی اتلیک گردید و در سال صد و ہفت ہجری در حکومت ہشام بن عبدالملک امیر عبداللہ تشرے حاکم خراسان غور و غرستان و ملک نیم روز کابل را بدست آورد و حاکم نشین خود ساخت و از ان پس ہزارہ و در زمان بنی امیہ حاکم خراسان دشت تا آنکہ در زمان سامانیان آنکین غلام آن خاندان جدا شدہ غزین و کابل استصرف شد و دم انتقال نمود و چون در دشت سیکلین پدر سلطان محمود بکجانی دین و دیار قرار گرفت و ہم چلین و تحت تصرف غزنویان بود پس بجز رویان و پس از ان ہنگامہ ہنگامہ یکے از ان تلج الدین ملیک و زبور و پس از ان بخوار میان و پس لشکر تا آن بزرگ چنگیز خان بہتلیا دت و از انجا بدین توجہ حجاج و باز گردید و دشت زندان او سہیر آراشد و زانی چند در تصرف نادر شاہ و اکنون ملاز الملک تیز شاہ بن احمد شاہ ابدالیست

چون اندکے انکم و کیف ہندوستان و صنوجات آن گماشتہ آمد اکنون سترہ از

احوال خزانہ رویان این دیار را از ابتدا می پانڈوان قلم سوغ گاہہ آوردن

و باخبار جویان ارحالی گزاردن ضرورت

تذکرہ احوال فرمان رویان ہند وستان از ابتدا سے راجہ جہدر شتر پانڈوان

از کتب و تاریخ ہند خصوص مہاجرات کہ تاریخیت بزرگ و از کتب دیگر مہتر جہان ظاہری شود کہ سلطنت ہندوستان

از پادشاهان زمان و او پدر خانان پادشاهان و کوروان بوده سلسله سلطنت ایشان علی التتابع خلفا من سلسله فرمانروایی و حکومت کشائی نمودند و
چون نوبت سلطنت به اجداد پادشاهان رسید به ستورنیا کان خوشی مبدالت گسری و رحمت پدری جانیانی نموده جهان
گذران را پدر و نمود و از اولادش کسے نماند که نام جهاندری بدست تواند آورد و اعیان دولت با هم مشورت نموده در جمیع میاس که نزد
هنو و خلقت و نشو و نما طول بقای او از عیاشی و درستی آهسته نموده بوسیله اهل عورات را به سپهر سپهر رسانیدند گویند که چون آن اولین
را به تاب دیدن یکدیگر حبیب او نیا و در چشم خود پوشیده داشت ازین جهت از او سپهری نامینا بوجود آمد نام و هر ترشت نامند و زن دین
نما از شاه طاعت اورنگ زرد گشت از او سپهری که رنگ تمام بدتش زرد بود و پیدا شد نامش پادشاه گدخت یعنی زرد رنگ پس مردم
بر تاس از پرستاری ولادت یافت چون و هر ترشت پس سرکان نامینا و در کینزاده بود و ازین جهت سلطنت به سپهریانی که پادشاه بود
تواند گشت چنانکه مرد و خانان بکهر برج بانیه صورت باز روشن گردید و را به پادشاهت سرخو شجاعت بر خا خانان فالتاب و سلطان مالک بنیجر
در آمد و چون شکا دوست و دشمن طلب بود اکثر اوقات در صحرایه لشکار اشتغال داشتی روزی عبادت مسجد بصدقه عیال و در
بیابان بود ناگهان دو آه زرماده با هم جمع میشدند را به چنان تیرس زد که آه از راه جدا شده بر زمین افتاد و انانی الحقیقه آه بود
عایدی مرا من باین یکدیگر در آمده بازن خویش مباشرت میکرد و در حالت نزع زبان آورده که ازین دو تنی آه هم که پادشاه بود و متصل
این لذت بجان کرده تو هم در همین وقت بخواب مرک در شوی را به از تو عزم این واقعه شکا گردید و در دو تنی در باغ آه چسبید
اما چنانکه که تیر شد به حست و کار دوست رفته بود از دو عایه بد آن عایدی و خود مباشرت زن بدین و در ترک جانیانی نمود و در صحرای
رفته عبادت در یافت اشتغال در زیر روزی بر وجه سابق خود که گشتی نام داشت گفت که هر کس بماند او میرود و در زن میرود و درین
مادرت و جان است که اگر شخصی او را ندانست باشد با قمار بر میدارند او را و نشو و از زمین فرزند حاصل نماید چنانچه پدر من بماند او را
و رحلت نمود و اصلاح بنده گان تو که زن و مرد در آن من از میاس دید که گردید آن عورت با شیخ و او که اگر بر سر من شیخ آید و بیار و کن نیست
که با مرد و بیگانه صحبت دارم اما چون افسوس از عایدی مرا من آموخته ام که از عالم ملکوت هر کس اخوان هم طلبند فرزند حاصل نمایند اگر
رضای تو باشد باین صورت تفصیل اولاد تو از من نمود را به ازین من خورشوت شد و درین باب اجازت داده آن عورت را و خلوت
فرستاد و خود بر دروازه پاسداری قیام داشت چنانکه احتیاط بود که منته رسیدن آدم و را بجا باشد بقدرت آهی آن زن از درون خانه
آهستن گشته بیرون آمد و را به رفته و او را بعد از ماه پس رفتی اندام او جدا شد و فرزند گدخت نوبت دوم همین آهین آهستن شد و سپهری بنایه نوبت
دو تنی یکدیگر نام او بهیسمین گدخت و در ولادت او نواسه غراب آهستن شدن مادرش از غیب علی التواتر و بعد غیر معقول دیگر هم
بمقتول است که ناگهان در آن محرابی میباید آمد مردم از خون او را در دست گدختی ترساک شده بمی اختیار گردید و نخست بهیسمین
از نخل او جدا گشته بر سنگ کمانی افتاد و از ضربت لعل سنگ سخت بخت گردید و تنی باعث تعجب تماشا میان گشت را به با و داشت که درین
مطل غایت دورمند خواهد شد نوبت سوم همین مظل از جن ولادت یافت در آن وقت آواز از آسمان برآمد که چنانچه در عالم طلوی فرمانده است
در جهان سلفی این پس سرکران خواهد گردید و در غار بات یکپس حریف او نخواهد شد و از زود دوم را به پادشاهین عنوان کل رسید و بطریق
توانا بوجود آمدند و این سرخ را برادر حسن صورت و خوبی منوی و قوت و دلاوری نظیر میباشند را به باین سران و صحرایه و داور
سلطنت و هر ترشت برادر کلان را به که نامینا بود و در هشتاد و یک ساله میسران و چون زود به هر ترشت آهستن شد بعد از دو سال منقطع
گشت از شکم او برآمد که از آن من بهیسمین بود و زن و هر ترشت حیران شده میخواست که آن من در مادر او را ندانند و در خیال میباید در حاضر شده
فرمود که آنان پس بران نام او خواهند بر آید زیرا آن گوشت را خالص گسائی بعد از آن با بهیسمین بران باشد و در دست شد

هر سخت را در کوزه روغن جدا جدا انداخته با احتیاط نگاهداشته و بعد دو سال دیگر آن کوزه را در کوزه هرگز نه بر سر آتش و نه از آتش
کلاتر وجود دهن بود و گویند و فیکه در وجود دهن از کوزه و سیرن آمد زمین را کافه لسان خربانک بر دهن اذان آواز خود متالان کرگسان
وزغان بر زمین و در هر افریو یکا در دند و در هوا انبار پیدا شدند و ارجالت موجب حیرت نظار گیان نشت سواهی صید بر کوه چو نیامی
از وجود دیگر ولادت یافت که گنجی کیصد و یکا میسر بوده باشد و خلف بزرگ او در وجود دهن در دهن تن بود که تیر و سنان و شمشیر و کارگر
نمیشد در شجاعت و قوت و عوسه انفراد است چون راجه پانڈوران حیران موجب دعای عابد و علین موجب داشتن باذن خود رفت حتی
بر بست زن خورش همراهِ او سوخت عابدان و زاهدان که در میان هسایه بودند هر پنج پسر و زن کنان اجداد از دست ناپوشانید
اکثر مردم آن پسران را قبول کردند و در بعضی قبول نیکو و در بعضی خصوص در وجود دهن پسر کلان و دهر تر است میگفت که چون راجه پانڈو میسر
عابد ترک صحبت زنان کرده بود ایشان را چگونگی پسران را چه تصور توان کرد و آنوقت سوش غیب آواز داد که شما پانڈوان هستند
بینه پسران راجه پانڈو که خط بدیع و بنزیر و ملائکه عالم وجود آمده اند و این آواز در کلان از هوا بر سر ایشان بارید و صدای فغان و لوق
و غوغای عظیم از جانب آسمان برخاست تمامی مردم همتا پورا را استماع این آواز حیران شده با عذا و را قبول کردند و بحکم پتان
که هم پدر ایشان بود ساریه رحمت و تربیت بر سر آنها انداخته و معلان را دستور داد تا خود فرخ سیر برای تربیت مقرر کند و پانڈوان بهشتی
استعداد خدا داد و خدا و در اندک فرصتی اکثر تصرف پیدا و داشتند و این خوانند و تمامی علوم تیر اندازی و کمانداری و قوا و غیره با ناس
و تیغ نگار می آموخته بعد کمال رسانیدند و بدینکه که از همه کلاتر بود در محار و حصار و محاسن اخلاق مشهور گردید اسیات کشور
و نیک اختر و نیکو بدل است با نوبت نیکو و در پایش پندیر محتاج غریبه و مضامی را پیش بجز شخص خیر و بدی نمی اندید که می اندید
نزدادی دل درستان گنج اندو بان دانش و در سئ نایب و در نیاید گمان که بود از نیش و حکیم سین از جو شمر خود و در قوت و در دند
بود که در دستان قوس را از جابر سئ کند و فیضان شود و بیکبار بر دشت بر زمین می انگشت و در علم گز باز سئ و در زم سازی و با دشن آوین
و کشی گرفتن نظیر داشت اسیات بدان دور هرگز نباشد هر برده و پایش شاک اندر و در سئ ابر و چو دشمن گم بود و در نوبت پیشش
چپیل و چه شیر و چه مرد و چو آور سئ آهنگ بر کارزار و نیکو سئ بروتن و نواد کار و بنود آدمی بود شیر خورین که با دبران شیر و آکرین
و در جن که از بیم سین خود بود و در کمان و داس و تیر انداز سئ از استادان روز گاه تیر اندازان فرسوده کار در گذشت این علم را بچندین
با کمال رسانیدند و این حد که میگویند که یک تیر انداخته هزاران تیر انداز و هم سیده جاگوانی اعدا نمودی و اگر خواستی تیرهای استخراج
بهم پیوسته و در سایه کشته سدر راه باد و باران شده و زمین طوفان باد و خاک دآب آتش از تیر برانگشته اعدا را بان بلاک میگرد و در خود
سها م اعدا اگر چه هزاران بیاید و در عین بود ابر و سئ و نیز در زنگاه بقوت انسون و در و باغی گاهی بلندی نمود و گاهی برشته زمین فانی
فره و زانی لاغر و تخی محبوب و سخته صیب بنظر دس آمده اگر خواستی از نظر با غائب شده و همچنین شکل و سید و برادران غیر و در سئ
الشیان در سحار سب و فیل و ارباب و در قوا اعد تیر و باز سئ و تیغ زنی و سایر لوازم سید و در سئ میستاب و دند و کمال اتفاق با هم میروند
و چنان بودند که گویا یک روح این پنج قالب سر آورده و در دشت برادر کلان خود را هر چهار برادر خود مخدوم و ولی نعمت و خداوند مجاز سئ
تقدیر نموده سر و دار قتال امرش استجا و در و دانی داشتند اسیات چونیک اختر که گزنجت فیروزه شرویش بزرگان قدرت اندوز
کسکش نخت و دولت پاسبی گرد و چو چشم بخیاران جا سئ گرد و در وجود دهن پسر کلان و دهر تر است از شاهده محامد پانڈوان بر آنا
حسد و بر دوز و در قوت بحکم سین اندیشید که بود آتش عناد در کانون سینه او شعل میگشت و بمقتضای آئین سلطنت
بعد از عذا پانڈوان و انقطاع رشته زنده گس آهنا کاه گشته بار بار بمقتضای حکیم سین که آنا از همه نزدیک و دور آدر سید است و در

و شکاک که با اتفاق بیکدیگر در محراب میرفتند زهر او و چند مرتبه او را در خواب یافته دست و پا بچکم بسته و در ایستگاه انداخت تا چون حرامست
 آتشی شال حال او برده ادا و آتش پیش زلفت و در هر مرتبه میم سین سلامت مانند چرخ و هر ترشت جز طشر اینه سورت قابل است و ملی
 منور و در کارها بهمانی در شبانه اقتدار او گذشت و وجود چنان زیاده تر حد برده به پیر پیغام کرد که مرا از سلطنت محروم کرد و بدین تاب
 اطاعت جده شترند ارم همین زمان خود را با پاک میکنم و هر ترشت خاطر دشت پسر مقدر داشته مقرر کرد که نصف ولایت بود و چون
 باشد و در شتر مرغ برادران خویش و در شتر نازده بر و پیش از آنکه جده شتر در آن بنده برسد و در چوین کسان خود را بشین کرد و بود که در هرات
 از صحن و قیر و کاه و امثال ذلک نیکو کند و بزرگان پانژوان و مرا بخا رسیده طرح اقامت اندازند تا بپایان آتش در دهن پانژوان
 سوخته خاکستر شود و فرمان بران حسب الامر عمل آورد و عمارات صحن و قیر معنی تعمیر نمودند و پانژوان و لور رسیدن در مکان از دغا باز
 و حلیه پروانه معلمان و واقف گشته بقعی در سماج دست کرده شبنی بدست خود را در عمارت آتش زده از دغا بقیه بر رفته و بل نانی
 با پنج پسر خود که اتفاقاً در آنجا آمده بود سوخته خاکستر گردید کسان در پاک و در دهن سوزن بیل نی مع پسرانش با کت پانژوان معاد نشان
 تصور نمودند و شوه آنگاه در چوین رسانیدند و بپایان شادمان شد و پانژوان و لور برآمدن از آن محله و در محراب رسیده لباس پانژوان و
 معابد و اماکن متبرکه که هندو سیر هر دایره پسر بودند و پانژوان و عمارت را می گفتند و شیر و گرگان را شکار و میکردند و آنکه در شکر کشیده رسیدند
 را به درو چدر زبان آنجا دختر سے صاحب جمال و در حسن و خوبی بمنال داشت و در آن ایام آن دختر محمد بلوغ رسیده بود و اجده و پدر
 بآئین نیاکان خویش فرمان رویان روی زمین را طلبیده جشن عالی ترتیب داده بود تا هر کس آن دختر پسند کند و عقد زرجیت او
 در آورد و آن در بان چند سو بزرگ مید و را به مسطور چه کسان بسان متین در میدان اماده کرده ماهی طایر بسان بسته و دیگ کسان از
 روغن پر کرده زیر چوب بر دیگدان گذاشته و کمانی در غایت بزرگی و سخته ناده مشته و نامزد که هر کس این کمان را زده کرده ماهی را از آب لکه
 چوب بپیر زده و در آن دیگ انداخت و آن دختر در مناکحت او و تادیر روز و بیخه تادی را بر اجاده و آن عصر آمده و بمقتدیم مشته و طعم و با قدر مقدر
 سیدمان و در احدی از عده آن بر آمدن نتوانست پانژوان بصورت گدایان در گوشه نشانی بود و در آن وقت احدی بر آمده کمان را
 که در غایت سخته بود زده و در آنجا تیر زد که ماهی طایر از آب لکه قبی جدا شده و در دیگ روغن افتاد و آنجا دخت را به در دیگ و در یک
 نام داشت از میان چندین را به نامی و الا شکوه بزد باز و سه فوت گرفت و نثار گدایان از وقوع این قوت و جرات آن گدا و شجرین
 مانند و احدی را یا را می آن نشد که با او مقاومت تواند کرد و نقد پیرانی بران رفت بود که آن دختر را پنج شوهر شود و پانژوان
 هر پنج برادر بموجب امر او در خویش آرا و در وجبت خود را آورد و در هر یک هفتاد و دو نوبت مقرر کرد چون در هستنا پور خبر رسید
 که پانژوان زنده هستند و دخت را به در و پدر را زود گرفته اند و هر ترشت کسان خود فرستاده ایشان نزد خود طلبید و شغفت پدرانه
 بجا آوردند و با ولایت را منتقم نموده نصف برادر چوین پسر خود کمال داشت و نصف پانژوان و او با ایشان عود و خوشی و دلچسپی
 در میان آورد و پانژوان را در خدمت داد که در شهر اندر پسر اساطیر میای جنگا که ثانی الحال آن شهر به بلخی مشهور گردیده و در آنست و در زیر
 را به جده شتر در آن شهر رسیده با چاره ای که حکومت مقید شد و در شمشیر قوت مردانی اکثر مالک و بنوید آورد و فرمان و ایان گیتی را
 فرمان پذیر گردانید چون دولت و مکت بسیار بهر سید جنگ سلاج سولجوسن که اجاده او را میسر نشده بود با تمام رسانید و چون سولجوسن
 هند عبارت از عبارت عظمی است که انواع اطعمه بچندین هنر بر همین میدهند و ظروف طلا و نقره با جماعه خیرات می کنند و در بنا خاندان
 اسلم اغذیه و عطر و ادویه و اجناس نفیسه و ارام الفاخر انداخته تا که شمس از زنده و عده ترین شرائط این جنگ است که بهای روی
 زمین جمع آمده و تا به امور خدمات می که آب کشی و طعام پزسی و آذر نشوئی و دیگر جزویات بذات خود بجای آورند این عبادت آرا می شود

که حکمش بر جیب بلاد جاری باشد چون راجه جیشتر را فرادایان هند و بزم خود حکام تمام عالم صلح و متقا بودند این جنگ حسب امداد
 با تمام رسید در چو من نیز ورین جنگ آهه شریک کار بود و از دین شکست و دولت راجه جیشتر عداوت کن و حد و سن بنام گے دل
 اورا خاشد چون رخصت شد و در دستنا پور رسید این در دول رابا رفیقان خویش ظاهر کرده در براندختن بنیاد دولت راجه جیشتر
 مشورت کرد صلاح گهنگان بران افتاد که مجلس قمار گزسته و دران محل بازی بکار برده ملک مال اندوز قمار باید گرفت چون این
 بنا گذارشته آمد راجه جیشتر را اندر پست و دستنا پور طلبیده شد بعد از سه روز بازی مجلس قمار ترتیب یافت باستانی ناست ساخته
 بکار داشتند چون نقد بر بران رفته بود که راجه جیشتر را برادران سرگشته باوید او بار و آبله چای می بیابان افتاد کرد و با وجود نقل و منش
 فریب و فل بازان خود و جمیع خزان و دو نانین دمال و ملک و اسباب تجملات سلطنت در باخت و از جمیع مالین علیه الملک و المال
 دست خود را خالی ساخت اسیات شد هر دو روز دست نشسته پامال و نئے ملک باویدان و نئے مال و بد باخت باوید و ساز و
 کج باخت باوید و خریف کج باز پیش رفت باوید و رومی و برخواست حد پانته کوئی و چون از ملک مال چیره نامدا آتچنان مصلوب لعل
 گردید که هر چهار برادر و بعد برادران خود را پس ازان در وید و ساک زوجه هر پنج برادر بود و نوبت غنیمت در باخت و توج این امر چوب
 حیرلے نظر گریان و باعث بزناسے او گردید و دو ساسن برادر و راجه و من بے آذرمی نموده در ویدی را موکشان دهنه گویان
 دران انجن آهه و حسب الامر در چو من خواست که برهنه سازد و دران وقت آن ضعیف حاکم بود و بجناب ازو تعالی که تسلیم چوب است
 مناجات کرده است و حاسے حفظ سر خویش نمود و تفرغ او بدگر گنجیب الدعوات متجارب گشت چون دو ساسن بے آذرم پامیر از
 بدن او برگرفت بقدرت آبی پارچ و کجی بر ظاهر شد باز دو ساسن رخت او از بدش کفیه تا در میان آتچن در ویدی برهنه شدند و شویان
 بقدرت آبی پارچ و کجی بر ظاهر شد بهین آتچن و ساسن لباس او برے آورد و از غیب کسوت دیگر باوید و محبت میشه خندانگه و کان
 از بر آوردن پارچ با مانده شد و نقد پارچ از بدش برآمد که از حد قیاس افزون بود و بعضی دو ساسن دست از باز کشید و حال
 حاضران انجن ازو دیدن انحال جیشتر بلستند و در چو من و دو ساسن و رفیقان آنا از زبان لعنت برکشاند و در چو من از من
 سخنان بیخ بنام طرینا درده با وجود گرفتن ملک و مال چنان قدر داد که یک بازی دیگر باید باخت اگر جیشتر برده هر چه از ملک مال باخته است
 باز از آن او باشد و اگر درین مرتبه هم سیاحت و از او دو سال مع برادران در صحرا بگذرانند و سال سیزدهم در مجموعه بطریق اختلاس بود
 و اگر در ان سال ظاهر شود باز دو از او دو سال در بیابان بود و باشد جیشتر که عقل او رفته و بخت او خفته بود بدین مشروط بازی را
 در باخت و باقیامی عدد و شرط مع برادران در ویدی را مع او پیش گرفت و در آخال کردن که عده بدخوا بان پانزده و ان بود و از وی
 استنزد گفت که ای در ویدے همراه پانزده و ان چا میر و می ملازمت راجه در چو من باش او از روجیت تو در ویدے مقرر خواهد کرد
 که از من و ترا بقمار بازی و نیز دو ساسن بر زبان آورد که پانزده و ان حکم خواهد سرایان دارند همراه آنا چه خواهی کرد می از با شوهریت
 خود قبول کن تا با سوگی بگذرانی چنانکه بدگویان و دیگر سخنان که یک طبعن و کنایه می گفتند و خنده میکردند پانزده و ان شتر منده
 و سیر انگینده بود و بدین معین میخواست که میز و بازی خودی خود انتقام از ان هزاره گویان بگیرد اما راجه جیشتر درین باب اجازت
 نداد و بموجب بشرط از دستنا پور بر آید مع برادران و بعضی افتاد و گویند که چون پانزده و ان از ان شهر برآمدند تا کسان زمین
 بارزه آمد و در برق و دعا عقیه بدو ان بر ظاهر شد و خیزد و با آنکه روز گرفتن آفتاب نبود تمام شکست گشت و در روز ساراه از بالا بکمال
 مسابت افتاد و بر کنار دستنا پور گردید و جانوران محرومے بجای آب و آهه آمدند و شغالان در روز بیازا شهر رسیده فریاد کردند
 و کرگسان بالاسے در دزدانده شده آواز نمودند و گل نیلوفر می برد و درختان و بیابان شکست و آب دریا سیرالاجاری گشت

در دشتان میوه بی موسم بار دارند واده گا وخرکه و دیگر حیوانات غیر جنس زرا میزند و دیگر امور وایات که باعث مهابت و لهاتوانند شد و در
گردید و انایان گفتند که در قریع این قسم خورانی عادات ولایت میکند بر آنکه در اندک زمانی بشماست اعمال پس این در هر جهت فاشیایات
نظیر به پیوسته و خوششان هم به پیچیده کار میانیست و نابود خواهند گردید با بکل پانزدان در صحرایه طرح اقامت انداختند پس از
چند سال ارجن بقوت ریاضت خویش در اندر کوک که عبارت از عالم ملکوت است بهین یک عصری رفته تماشائی آنجا شست و راجه شد
ایرادان دیگر تائی آکنده شریف و بقایه شیر که عبارت از تیر بنا شد طواف کرده سیر ملک هند نمود و ارجن پنج سال در اندر کوک بوده
اقسام فنون تیر اندازی از ملک آموخته با اسباب و تملکات بسیار آمده به برادران ملحق گردید پانزدان دوازده سال در بیابان عمل
شستائی بی پایان بود و گذر ایندند و تاق غریب و سوانخ عجیب آفرینانند و سال سیر و هم در شهر بیرمک و سیریه به بتیال های
خود کوکر راجه بیرمک شد که کسان در وجود این هر چند هست و چون نمودن ایشان را هرگز نماند چنانچه چون سیر و ده سال با بقضایه سیریه گذشت
پیام به وجود این فرستادند که حصه ولایت ماموریت فرایند اندر حونت قبولی نکرد و باز پیام نمودند که اگر حصه باشد بر اے ای مملکت
منور می و قوت لایوت امیر تنج برادر ارجن موضع کتیل کز مال و اندر س و دوازده و اندر بیت عنایت نمایند تا بران قناعت کنیم و کار
آنچک و جعلی نکند در وجود من بنابر جهالتی که داشت و اجلس هم نزدیک رسیده بود با آنکه پانزدان بر عین موضع قناعت میکرد و مسلح
نموده ارا و کوک جنگ را تعلیم داد و ارا طواف راجا و سایان و الا نشان که با او محبت و اتحاد با طاعت و انقیاد و شهنشاه طاعت و اسرار
طاعت است و راجه بدشت نیز از خوشنشان و قنستان و اخلاص نشان خود کفران روحانی بعضی مالک بود و دستار و احانت نمود و در
آنک زمانه ای احوان و انصار طریقین جمع آمده کار طلب شدند بر چو که اجناس انقدر مساک و دلچ سرکشان بنشیند چون راحت گردید
موانع عقاید نبود که اکنون بنام مقام شریعت و در دشت رفیقین اماکن و بزرگترین مساجد واقع شده و بقول و دانشندان هند
بر مساک در لایق آفرینش اوست در جهان مکان باراده آئی موجود است حسب الامر از س و محل مجده با آنجا با بجا و آفرینش پرداخت
احقاد آنجا آمد که هر کس از اهل نفوس و دان محل طالب حق کند از آدن و دوباره در دنیا که عبارت از قناعت بوده باشد بخت یابد و
و معنی بهشت مقربان انصیب شود و اندان مکان عرصه کار ساز قرار یافته مسک بر یکا رحیل و بهشت کرده مسین گردید و طرفین آنجا
دیبا س و صلاح از پانچم سیر شدند و از کشت گرد و عیار و اکب روی زمین و آسان ناپیدا و از بسیار س و جوش و خروش نموده و شهر و مملکت
هویدا بود و صدای غفاره و نامی دود و در زمین و زمان انداخت و دایه دوی لشکر بایان گوش فلک کساخت اسیات بر گزیدند و
سپه بوق و کوس به زمین آهنی شد سپه آتوس به بلزید کوه و مجنبد دشت و غرور از رخ آسان در گذشت و دشتی جنگ بایان فراوان
رنگ و زهر مغز س بر دوازده رگ به زفر یا زهره و گاروم به نریمان بصورت کرده کم به زفریدن کوس خایه شکاف
به آنگند سیر و دگره قات به تیر و نیزه چون تند شتر و آرم و نقش از و بای و لیر به زفریدن کوس خالی دایه زمین لرزه
افتاد و در کوه و دریا و زهر شیدین کوس روئید کاس به نیوشنده را داد و در جان هر اس به زهریدن ناکه کشته به و دقتاده تپ
لرزه بر دست پیاپی به تو گوئی که با قناعت و زید و زمین بار و خدا آسان برورید

در کشت و ریح جنگ پانزدان

پانزدان لشکر خود را هفت بخش کرده و بر یکا را در دشت مستقیم بهمین سیر و در میدان دایه از لایق بهیت از امیر عرب میدان
آنگند و از ان آید از هر لایک فلان و کسان خود را بر همدگر بخت و در جنگ خالفا ن ترسان و لرزان گردانید و در دشت
گرفت یک ضرب چندین ارباب با سواران نچاک میدان هموار ساخت و قبل و اسب ابر و شتره بر زمین انداخت و آدمی بر کوی

از دہشت و بسیاری را از پشت استخوان ہار نکست و نیز از برین طلی کہ شیر زبان گلہ گو سفندان و ساید و از فرج خالف و آمدہ ملک
 بہیت اعدا از کیم نیست و از تیر خنار اشکاف خون ہزاران ہزار کس بر زمین ریخت و گردہ گردہ مخالفان رخاک ہلاک انداختہ از شجاعت
 خود آثار قیامت نمودار ساختہ زمین و رج و من انوار خود را رشتیب و کسویہ نمودہ حلقہ ہای فیلان با کیم و بر گشتوان ابرہستہ عقبہ ہر پل
 چنجاہ سوار و پس ہر سوار بہشت پیادہ برگاشت تا ہر گاہ فیلان را بر مواذا ان گذاردند سواران و پیادہ ہا از دہان ان ہار آمدہ کار برداشتہ
 ناخند و ہساکر خود را بسالارے و اسپد سی یکیم تہامہ و در دہ اجارج و کرن و دوو ساسن و کفن پنج بخش گردانیدہ ہار ان نکہ و دیدہ ان
 رخا و عرسہ ہیا و دہ طلی کہ شیر ان رستا ہویا با بانان صفوت کلنگ را بریشیان سازند صفوت پانڈوان را مستغرق گن ایندند کہ کس
 را بہ تیر خنار کار و شمشیر کبار بر خاک افراختہ جو ہرے خون روان ساختہ یکیم تہامہ کار پر و از ہیا نمودہ نوسے جنگ کرد کہ اندرے
 را تاب مقادست با او نماند گویند کہ ہر روزہ ہزار کس را بقوت سرخچہ شہامت و زور بازو شے شجاعت بر خاک ہلاک می انداخت
 و دہ روز علی التواتر آنچنان مرد از ماہر و سے نمود کہ زیادہ از یک لک صاحب ارادہ و فیل نشین و سپ سوار از دست او کشتہ شد
 بہین آئین ہبادان رزم از او دلداران عرسہ و قامباہر خود خواستہ و امتیاز ہیکانہ و شہناہر دہشتہ باہر گرا و فیل و خون ہم
 میرختند و ہنرے گرم کار از او آماندہ پیکار یزدند کہ گویا ستانند یا رستم دستان و افلاک ہا یون کو اکب لظا رگے بود و زبان
 سیف و سنان مدح سرائی مبارزان می نمود و طبیعت ہر راندہ بر بر سپہا جی مہرے ہمہ شہر تاجہ آرد و سپہرہ القصبہ اہمجدہ
 روز علی الانصال محار بہ مصعب از ہر دو طرف چنان روے داد کہ شرح آن از کتاب مہا مبارات باہر جیت بیان جانفشانی
 مردان آن میدان در دفتر با نگاہش ندراد از آنجا کہ در لوحہ تقدیر فتح و نصرت بنام راہ جہد شہر بہشت گشتہ بود و ہر بازوے
 اقبال توت سرخچہ طالع بے زوال ہر رج و من و دیگر مخالفان ظفر یافتہ غالب آمدہ روز ہجید ہم در جو دمن از ضرب گز کو کشتن
 ہمہ ہمین باقی حال غالب حتی کردہ بمکافات اعمال شنیعہ خود رسید و نیز ہر اوران و خوشنایان و خوشبان او کہ با او دنا ہنجا ہیا
 رفیق بودند بجزاے افعال رسیدہ رخت استی بر بستند و درین جنگ پیچیدہ جہونی کہ با اصطلاح اہل ہند عبارت از بستن یک ہنر
 و ہمدہ ہفتاد فیل سوار و ہمین ہندو مبارزان ارادہ سوار و یک لک و نو کشت ہزار و سہ صد و سہ سپ سوار و سہ لک و
 ہشت ہزار و چنجاہ پیادہ و عدد یک جہونی بجمع پنج لک و چیل و ہشت ہزار و یکصد و بست نفر باشند و باین حساب از لشکر ہلان
 طرفین نو دو یک لک و بست و ہشت ہزار و یکصد و شصت نفر آردے سوامی فیل و ہسپ و غیرہ حیوانات کہ بر حصہ پیکار جمع آمدہ
 بودند و در پیچہ روز ہمدہ با تلف گشتہ راہ پیاسہ راجل عدم شدند غیر از ایزدہ کس کہ زندہ ماندند از انجملہ لوکوشن ہر پنج بر او پانڈوان
 و ساگان جادو و ہفت کس از طرف پانڈوان و کر با چارج بہرین کہ استاد طریشین و صاحب سلیقہ قلم بود و اسو حاکمان پسر و پندہ چارج
 کہ نیز استاد طرفین بود و کہیرت بر اجادو کہ از جملہ ابطال رجال رستے و دانشمند بود و جہش برادر غیرہ آردے و رج و من پارکس
 از طرفت کردان لمخص آنکہ کارزار سے بروی کا نام کہ بعد از ان تا حال کہ چار ہزار و ہشت صد و شصت و پنج سال متغضی ہیشہ و درنگونہ
 پیکارے نشان نمیدہند با آنکہ راہ جہد شہر اگر جہت و نصرت یافت آنا از زو شدن عالم عالم ذمیات علی انخصوص کشتہ کشتن
 ہر اوران و خوشنایان و دوستان و خوشبان و از انہم زیادہ تراست اتصال مریبان و در شہان و تادان شل بیکیم تہامہ و در دہ
 چارج و غیرہ ہم نہایت متاسف گشتہ نظر بے بقائی دینا و شوہر کشتے این بیوہ عروس نما انداختہ دل از تعلقات برگرفت و خواست
 کہ ترک علاقہ نمودہ تلامے و تدارک بہرہ و یاسی نفس لایطیادات شاق و ریاضات مالا یطاق نماید لیکن ہمکہ تہامہ کہ در ہنگام
 اقتادہ رستے از حیات دہشت بلفلح و لذت و مہر و موہظا بے فیر اورازان و اوے باز داشتہ و رغیب با موہر سلطنت

احوال پانڈوان و کوروران و دیگر حکایات بدلیه مفصل تحریر و آورده کتاب مهابهارت تصحیح نموده باب ششربیک لک شلوک است
 کرده از جمله ششادوش هزار شلوک شرح حقیقت و طریقت و آئین خدا و جوی و خدا طلبی و خدا طلبی و سستی و عدالت و فصاحت و
 سخاوت و کیفیت کشتی عالم و وجود عالمیان و سبب و چهار نهادر شلوک متکبر مجازات و جزیه تسلیم این کتاب مهابهارت آنکه منی مهابزرگ
 و بعضی بجای جنگ است چون نیکو نگارهای عظیمه دران کتاب اندراج یافته از نخبه مهابهارت موسوم گردید باین یودیین کتاب
 ولادت الله خوش زادون خود بطرز غریب نیز آورده تفصیل این بطریق جمال آنکه راجع عظیم الشان در چند بری بود و زری در صحرای شمرت
 لشکاره شغالان گشت در احوال او را از خیال زو و جزیه خوش که با ادا خلاص بسیار داشت شصت خالک مدد انزال شدند و جهان آبی را
 در برگ و شتی گذشت حواله شاهین که بآن شکار میکرد و نموده فرمود که در حرم سرافیه برز و جزیه او برساند شاهین که شکار و دیان داشت
 حسب الامر راجه آن برگ را بمنقار گرفته پر و از در آمد و رفتی راه شاهین دیگر او را دیده داشت که طعم در نقار داشت از نخبه
 با او رسیده در آن نخبه اتفاقاً آری و در هر دو شاهین بالایی دریایه چنان بود و از شورش آن جانوران آب منی ازان برگ نیکو
 و همان ماهی افتاد باروت ایزد و ماهی حامل گشت و بعد از و ماهی بدم صیاد آمد چون صیاد شکم ماهی لشکاره پسر و دختر
 بطریق توانان برآمدند ماهی گیر چیر زن شده آن پسر و دختر را بلا زمت راجه برده حقیقت بخرش رسانید و چیر پسر را بفرزند خود
 گرفته من که در سن کیمت ماهی اگر نیند نام نداد چون کلان شد ولایت کنار دریای ستیج بجا گیرش رحمت ساخت آن ولایت بنام ماهی
 داده بنام سبت اسمی پسر نیکو شمرت گرفت و راجه آن دختر را قبول نموده ماهی گیر آنرا بفرزند خود پرورش نمود چون بوی ماهی از بزرگ
 می آید از نخبه او را بچودر رسد گفتند و چون گند با شیر گفته اند و او گشتی خردی گرفته صادر و او را از دریا گذرانید می آید و از
 آب سبکس چیز رسد نگر فنی چون مدتی گذشت و آن دختر بیکدیگر رسید و زوی پارسین میکیت بن لشت بن برهاکان و تارین
 بزعم اهل هند جمله بار یا لشکاره درگاه ایزد رسد بود و مرد یا عبور نمود و دختر را دید و فاضله با شمرت با او شد و دختر از مصالبت و مهابت
 عابد ترسیده التماس نمود که مرا از تقدیم امر شریف انحراف نیست اما از مرد میکد استاد و زنده شرم دارم پارا سر لقیقت باطنی خود علی بکار برد
 که ابرسیاه پیدا گشته عالم را چنان تیره و تار ساخت که بچسبش افست و شش بنظر نمی آمد و دران حال با آن زن صحت داشت چون فائز
 شد چنان زمان پسر ولادت یافت و چنان وقت آن پسر بسان جوانان چارده ساله گردید و پدر و مادر را بزرگوار و بزرگوار و بزرگوار و بزرگوار
 نمود و در جنگل سخته لوبادیت معبود حقیقه مشغول گشت پدر نام او بیاس دیو گذشت و از تصرفات باطنی پارا بچسبش از صحبت این مزانق
 با آن دختر و ولادت او آگاهی نیافت و آنچه بکارت همچنان ناشگفته ماند و بوسه ماهی که از پدرش می آمد بوی خوش مبدل گشت این همه
 مقدمات را که تحریر کرده زیاده از یکپای کشید و ثانی الحال آن دختر در عقد و صحبت راجه بستن در آمد و زعم علمای هند آنکه بیاس
 دیو بعد ولادت در صحرای سخته لوبادیت اشتغال در زینده از او مصالان درگاه و بار یا لشکاره آگاه گردید و از موبیت آتی باطن او و نوحی
 انجلا پذیرفت که جمیع علوم ظاهر و باطنی مثل الهیات و طبیعی و ریاضی و منطق و مناظره و سایر علوم متعارف را بر او نگاشت بود اگر چه
 در بدایت ظهور عالم و عالمیان بموجب الهام آتی بیدار برهما که فرمود آفرینش مخلوقات او را میبایست ظاهر گردد ایندرا بیاسی پانڈوان
 چهار نخت ساخته هر یک را بیاسی موسوم گردانید یعنی رگ بید و بیاسم بید و جزیه و اخترین بید و هر چهار بید را در عالمیان شالخت
 و کتب دیگر که پسران و پسرزاد باسی برهما از بید که مستطاب کرده مرتب نموده بودند و از انقلاب او و از انان سیزده منوم
 گردیده بود و مجد و آنرا سیرایه ظهور و بروز او و کتاب مهابهارت که حقیقت آفرینش اهل فلک اهل خاک ظهور عالم عالمیان و اول
 پانڈوان و کوروران و حکایات بدلیه و دیگر در منبرج است از تفصیفات و نیز میراث شاستر که در علم آتی و طبیعی و مناظره و منطق ریاضی

نظر در آثار و احوال و در وجود و در باطن و در مشایخ بسیار ثبات نموده و اعتقاد و آشنایان این دو بار است که از صفحہ کرامت
گویند و نسخ تواریخ که بر آن نامند و مخالف حکمت و نجوم و دیگر دانشها آنچه میسازد و روح و ادب و طور و معتبر و کل بر آن عبادت و تخیل
اجود تر است و دسوی آن آنچه بر آن آریان سخن و نکته طراز آن سخن کتب و رسائل و اقوال و مسائل اختراع کرده اند لکن اعتبار
مفید و در قرار نیست و نیز اعتقاد و تخیل آنچه میسازد و فعلت هستی جاوید و روشن گرفته تا حال و در عالم علوی و غلی بسیار است و بهر خفایای امری
و استقبال و اسرار حال و کمال آگهی دارد آنچه میجو است بجز در صورتی که در دنیا آنچه غرائب حکایات و عجایب خوارق عادات از دست کتب
مستبره هند مندرج است و همچنین از سرس کوشن و جسم و ارجم و کرم و در وجود من و دیگر بهادران فیل لکن کارهای بزرگ امور بزرگ متعل
است که هرگز عقل در قبول آن اقبال نمی کند و مستحسان از شنیدن آن در گرداب تعجب و در طغیان و در سر و در شکر گاری آنها و کتاب
بها بشارت بتفصیل مذکور علما حتی هند فاک اند که مدار گوش زد و کار بر چهار دور است +

اول ست جگت هفتده یک بیت و شصت هزار سال و اهل آن در درازنی و فقیر و ضعیف و کبیر و عفاست و درستی و درستی و درستی
و بر بهر گاری و کمال زد و در وقت می باشد و عمر طبیعی آن مردم یک یک سال است +
دوم ترتیب دوازده یک و نو و شش هزار سال و درین دور و در وقت و قنات و صفات حد نسبت به در اول و دوم حصه باقی میماند
و عمر طبیعی مردم ده هزار سال +

سوم و دوازده یک و شصت و چهار هزار سال و درین دور نیز از عمر و قوت و نکو کار می است بدو حصه نازل میگردد و عمر
طبیعی هزار سال می شود +

چهارم کجک چهار یک و دو هزار سال و درین دور هم از عمر و قوت و اوصاف نیک بدستوری که نوشته شد هم حصه باقی میماند و عمر
طبیعی صد سال است این دور از جمیع دور و از زبون و فاسد فرار داده اند و اهل این زمانه از صفات حسن و در بلکات و میر و نزدیک می باشند +
از عجیب است که اهل او را سابق قدرت بسیار داشته و مافوق آن از منتهی مقدار امور عظیمه شده و اهل این زمانه که قادر بر آن گردان
و اعمال نمی توانستند آنرا از طاقت بشری زیاده تصور نموده و در کجک حیرت فریب و در این دور از انقطاع رفته عالم که استاد آن بیرون
از حیطه شمار و فردن از حد قیاس نشان میدهند مانند گردش چرخ علی التواتر میرسد و در وقت رسیدن و در دیگران تملک و در این
وضع و اطوار مردم از محاسن صفات ابتهاج ملکات به روشی که بقدر آمده تبدیل میابد و اوضاع مردم مطابق دور یک میسر میگردد و چون
پایند و آن دور آخر و در دایره دایره در اندک مدت آن دور انقضای رسید شروع و در کجک گردید و اوضاع و اطوار از انبیا برگشت و طاعات
بنا و نمود و ارادت چنانچه تصرف نقل میکنند که پیش از شروع و در کجک شخصی در دستاورد که عصری عظیم بود خانه کلینی از شخصی خرید و
شروع عمارت نمود و قطار بسیار نفوذ از زیر زمین در آن خانه برآمد چون هنوز زمان حق ششاسی بود آن شخص بفرود خانه و اخبار
نمود که کس خانه که از تو خریده ام خریدم و در اول بیج نبود و نقدی که از آن برآمده تعلق بود و در آن امر و باغ و در کس خانه با آنچه دوست
پرست تو فروخته ام نقدی را هر چه از آن خانه برآید ما را در آن حقیقت اگر این نقد نصیب من بودی در آن روز ظاهر شد که در دست
تصرف من بود و امری که آن خانه ملک است این نقد و نیز از آن تو باشد آن هر دو شخص درین گفتگو با هم پیچیده و احدی دست تصرف
در آن نیامده این ساخته را در دارالعدالت و هر چه در دست آمد و در آنجا که و اناسی احوال بود و بناظر آورد که عقیب و در کجک میرسد و مردم
باین طرز بخوابد و آن هر دو شخص فرمود که بالفعل این نقد و بطریق امانت بوده باشد بعد چند روز نقد را شنیده فیصله کرده خوابیدند
چون در کجک در رسید و در وضع مردم در گون گردید باقی و مشتبه بر نقد و بطور برخلاف گفتگوی سابق با هرگز نشسته نموده باقی

عوا سیکرد که من خانه را فروخته ام نفوذ و رفیع مشتری میگفت که من خانه را با عده آن خریه قیمت داده ام این نفوذ و رفیع
 بن مقدر باز در محکم عدالت راجه رجوع گشت و دو عوایه طافین بر عکس وضع نخستین بطور پرست داشت که برگشتگی
 و در کجاست ازین جهت دل از تعلقات بر داشت و ایضا در آن ایام خبر ملکات تاسی جادوان در فتن سر کشید
 بشتر حکم در مباحثات مرقوم است بسبع راجه جوشتر رسید قبا سی حیات در پیش تنگ آمد و عالم در نظرش تاریک
 ترک سلطنت نموده توشه آخرت بسیار دین

فکر سلطنت پر بحیثیت بن ابیمن بن ارجن و ترک تعلقات یاندوان

لنما پر بحیثیت بن ابیمن بن ارجن را که از اولاد پسر شیخ برادر غیر از دولت بنود شش فرزند از او بر پیشانی کشیده و همچنین دهر رستم
 را وزیر مدار علیه ترک جانیانی نمود و گوشواره از گوش و حائل جواهر از گردن و بازو و لباس شاهی از تن بر آورده پوست درخت
 پوشید و برادرانش نیز متابعت او کردند و با اتفاق یکدیگر از شهر برآمد و بعضی آنها دندوان و زنان عقب ایشان می رفتند و بی اختیار
 گریه میکردند راجه جوشتر اولاد سانسوده و داع کرد و پسر شیخ برادر و در پدای زوجه ایشان یک باب مشرق روان شده و سیرو لایت بگال
 و آن حدود نموده در دکن آمدند و تمام آن ممالک را گشته و گجرات رسیدند و از آنجا بدوار کا آمده بیاد دهری کرشن و بجلد گریه با کوفته انداز
 سیرو لایت ششده و ملتان و پنجاب نموده در کوه بدری رفته و ریاضات شاقه کشیدند و بکفایت عصیان ابرار گنا مان که برادران و خویشان
 را گشته بودند خود را در کوه برت که آنرا پانچل گویند فرو بستند و بدان خود را بکشته و پیشانی مانند برت گذاخته و در دنیا نیکنامی و در
 آخرت رتبه بلند یافتند مگر راجه جوشتر در برت گذاخته نشد با بدن عنصر به بهشت رفت اما بیات بمرد نمرد و در دنیا نیکنامی و در
 چنین نیکنامی نبوده که در هر نیکنامی که تا این زمان به چو خورشید روشن بود نام شان به ایام سلطنت گوردان و با عیون انعامان
 هر چند بهشتاوش سال در وجود من پسو هر ششت بهشتا تا این سیزده سال و راجه جوشتر بعد جنگ مباحثات و کشته شدن در وجود من
 و شش سال است و مجموع یکصد و سی و پنج سال به شود و در زمانیکه یاندوان سا با گوردان محارب بود و او پسران پسر شیخ برادر تاجی
 در رزمگاه کشته شدند یاندوان بسبب بی اولاد که گشته خاطر شکسته دل گریه و تخم هزاران غم در دهن و دل کاشته محض از غنایات
 این دایه امید داشتند چون تقدیر برمان رفته بود که مدت متاد می فرزندانی و نسل یاندوان باشد لهذا بعضی از غنایان یمن بن ارجن
 در آن وقت که ابیمن در جنگ چکا پوه کشته شد عالم بود بعد از تقاضای مدت محمود از لیلان او پسر سعادت از ولایات یافت نام آن را
 پر بحیثیت نهادند یاندوان که از نسل نام امید بود و بدو این مولود زندگی از سر گرفتند و امیدوار بقباسی نام و نشان گردیدند و اوضاع شادمانی گردید
 بدین بدو نمیدرسیدی امید داشت که در پس طاعت سس خورشید باست به القصد پر بحیثیت در صورت به سیرت زیاده و زور
 قوت به بهشتا بود و بعد از آن که یاندوان رخت سستی بر تن سسر برادر ای جانیانی کشته باجای مرا هم سیرت و جهانداری کوئی بغیر
 و اگر سسر در رعیت بروری نام خود و آبای خویش را روشن کرد و بیست آسود جهان بدولت او و افروخت نظم طاعت او و
 راجه پر بحیثیت هم مانند نیاکان خود شکار دوست بود اکثر اوقات در صحرا رفته بدان کاشت خال ناشی و از احوال رعایا خبر گرفتن و خلعت
 عابدان که در میانان بعبادت مشغول بودند نموده و چون مرتبه بدین مملکت گذشت روزی به باو است محمود بهرم کشاکش بر دین مانند
 و آبو سسر تبر از دست راجه جوشتر بر میدوید و هر دو در دیر راجه تعاقب او کرده آن قدر راه برید که از لشکر خویش جدا افتاد و از بسیاری
 تنگ و دوخته و گشته گشت بهای آب بهر طرف میدوید و قضا را گذارش بر دین سسر ریاضت کشش افتاد و بر ساد طاعت مختلف نراوی
 ریاضت بوده اوقات عزت را در یادرب العباد بسرمی برد و فرخا آگهی از چنین اوضاع و شکوه عرفان بنایابی از پیشانی نورانی اولاد

محاسن پدید بر گرد چہرہ نور انیش مانند خط شامی از نور خورشید ظاہر و فروغ حقیقت از ناصیہ خاکستر آلودش لبان آتش بہرہ
ایسات در خاک شگفتہ ہستیانی و در گردنہ آسمانی و از خلق نشستہ بر کمارے و زودلق گشتہ ہجو بنارے و راجہ آن
عبادت کشیش را دیدہ از اسب فرود آمد و طلب آب نمود و در ویش از سبکست فرق عبارت بودند است کیست و چہ سبکبید را جبکہ از
آتش تشنگی برشتہ بود و از غرضش شملہ در کشیدہ مرقدہ مارے را کہ در آن حوالی افتادہ بود و گویشتہ گمان بر داشتہ در گلے آن زہر
انداخت و از آن مکان بسکین خویش را ہی کہ بدو در ویش بچنان بکار خود مشغول و مار در گلوش آویزان بود و سبکین حاکم را دمی
در گوشہ عبادت مشغول بود آن را سرنگی گفتندے اتفاقاً در آن روز از عبادے کہ دہشت الفراع یافتہ شادان و فرحان بقصد ملاقات
پدرے آمدے با او گفت کہ راجہ پرتھوی مار مرده در گردن پیرت انداختہ رفت سرنگی شنیدہ ششما گشت و بر کنار آب رفتہ بعد
حسل بجا بہ احدیت مناجات نمود کہ ہر کس مار در گردن پیرس انداختہ بعد ہفت روز چنگ مار مارا گردیدہ برخاک ہلاک اندازد
و حامی اوست بجا گشت چون از مناجات فارغ گشتہ بخدمت پدر رسید دید کہ بہان بنطارد ریاضت مستغرق است و مار مرده در گوش
آویختہ از دیدن این حال با ذلیلہ آنقدر گریست کہ پدرش از انحال باز آمد سرنگی گفت ای پدر ہر کس کہ در گردن تو مار انداختہ من
اور او حامی پدرم پیدائز رو گشت و گفت بسا بہر کردی کہ ہر چہ راجہ عادل رحمت پرور کند گمان خدا در سایہ دولت او آسودہ ماند
و حامی بدو مدوے کی از خدمت خویش زود راجہ زرتلہ اورا بر نفوس پسرخود اگی داد و راجہ با سلع این خبر قبیلائی بدو ہم گردید کہ با کدھفت
حاکم سوادے از دہل آمد و دم آنکہ بفرستہ سحاب الدحواتی بخدمت رند زمان گذران ماہ بدو باید نمود و فرستادہ در ویش ما
رخصت کردہ بمشورت ارکان دولت و اعیان مملکت ستونی در میان دریای گنگ ایستادہ کردہ بارہ عارت کہ سبکین مار و بجا
متصور بنا شد بہر آن احداث نمود و با مصاحبان دانش پیشہ و خود مندان درست اندیشہ صان مکان تخص جت و خواست کہ رتہ
تقدوا و دعا نماید و در جواسے آن جمعی کثیر از افسر و خواتان و مار گیران و دیگر مستحقان مقرر کردہ قدغن نمود کہ بدون اوم کسے انگذارند
کہ در آن مکان تو اندر رسید و مارا بیکہ در دفع مس مار عجب بود و زود خود موجود ہشت دوران ایام غیر زیاد رب العالی صبح کاہ پوزخت
و اصلا چینیے بخور و تاشش روز دہین آئین گذشت چون روز ہفتم در رسید چنگ مار بکام آفریدہ گار بصورت آدم گشتہ بقصد ہلاک
راجہ از مکان خویش را ہی گشت در اثنائے راہ دہشت نام حکیم کہ با اعتقاد ہندو گویا معجزہ سیحانی دہشت با چنگ ملاتی گردیدہ مارا زور رسید
کہ کیتہ کجا میروے حکیم گفت شنیدہ ام کہ اجہا مارے بنفرتن ریاضت کشیدہ خواہد گردید میروے نام آن راجہ را کہ از فیض عدل نفس
زہر دشتان در ہمدامن و امان ہستند بعد از آن کہ مار بگردید و او افسون چارہ گرے نام ہی گفت آن مار کہ راجہ اجہا گردیدہ
اگر تو این قدر قدرت ارے کہ گزیدہ مار را زنده گردانی بالفعل این درخت را بزہر خویش خاکستر میساز تو افسون خود را بخوان
در آراین گفت و در خشی سا کہ اماند چتر سلطانین مدور و بر خلاق سایہ گستر بود و از غایت بلندے شاخہاں باطلو بر رسیدہ و بخ و از شاخ کاو
زین دویدہ ایسات گذشتہ شغل زین فیروزہ کاخ و ہلاک گشتہ کجھکان شاخ و چہ سکان صوامع سبر برشتہ ہر جنبش
تیز و جدے پر خروشی ستادہ در مقام ہست قامت و فلندہ بز زمین نکل کرامت و پی بسیج بہر گرس زبانی بہ نام زہر عجب
سیج خوانی و فی الفوہ آتش زہر خویش خاکستر ساخت حکیم دہشترا اہمال بریامن افسونی کہ رسیدہ است باز آن رخشاں الطیران
کہ استادہ بود درست نمودے آدمی چند کہ بر شاخاے او بنیوے بریدند و انواع طیور کہ بر آن آشیان دہشتندہ تمام
مضرات مثل مور دگس و عنکبوت و غیر ہم کہ بالاسے او مدویدہ و ہر خاکستر شدہ بود و خلعت ہستی تبار کی پوختا زہر چنگ
از دہا از شاہدہ این کار در گرداب حیرت فرو رفتہ باخو گفت کہ راجہ را باقتضای اجابت و حامی بدو عابد بہرمان خانہ صر

باید فرستاد و اگر این حکیم پیش راجه برسد بلاک او دشوار است فکر می باید کرد که حکیم نوزاد راجه نرسد آنگاه دختر را بنزد او بفرستد گفت که تو نوزاد را
بفرض میبرد و که چاره نه بر من ننوده ز سر بگیر می هر چه خواهی این جا از من بگیر و بجای خود برگرد دختر با خود گفت که اگر اجل راجه برسد
استافسون من سودی نخواهد داد اگر شفقت هم رسد چه دادم که چه خواهد داد و نقدی را که بچک خاطر خواص من میدهند گذشتن و بر سر بخت
کشیدن ابلهی است و منقلب حرص و طمع گردیده با بچک گفت چه سید می بدید با بجای خود برگردم بچک خوشوقت شد چه می بایست با یاد
داد و گفت خاصیت این جوهر آنست که هر چه از او خواهی تو حاصل شود و دیگر با تو شرطی کنم که هرگاه مرا طلب کنی نزد تو حاضر شوم و در غایت
که بفرمانی بقیه هم آن منت کشم و منت هر آن جوهر را گرفته برگشت بچک بجمیبت خاطر در همتا بود بر سریده دید که راجه در جای بخود ظان است
در نوبه مارگیران را فسون گران اطباء و حکما بر دوشان نشسته اند و نوعی احتیاط بکار می برند که احدی که آن غیبه اندر گوید بر بهمان
بید خوان را دید که نوزاد راجه آمد و رفت داشتند بچک فرزند آن خود را طلب داشت هر یک را بصدورت برهن راست بدست میبرد و داد
چون بر بهمان را منع نمودند از در بانان و نگاربانان اجازه نشد که بصورت بر بهمان تنبل شده بودند نوزاد راجه بر سریده و عاگرد زنده میوه بالطنین مخفی
بدست فرزند آن خود داده بودند منت بهمان گشت فرزندانش که بصورت بر بهمان تنبل شده بودند نوزاد راجه بر سریده و عاگرد زنده میوه بالطنین مخفی
گذرانیدند راجه میوه را با مار و زراختی نخل که آن یک میوه آخرین که در آن بچک بنیان بود بر می خود بدست بچک بصورت که یک خوی برادر راجه
که یک اوبه بجا صزان گفت که هفت روز که ویش زاده گفته بودند گذشت و اکنون آفتاب فریو میوه طلب گفته آن برهن حایر و دفع نشود چش که
چین که یک بچک باشد و دیگر دو که ابرو بهشت بگردن خود دندان در آن وقت بچک خود را در خایت عظمت و مهابت ظاهر کرده بر راجه پیچید گردن
خود را بلند بر پشت دست خود را بگردن راجه نهاد و بگردن راجه گشت و از تاثیر نرسد بر آن مادران مکان آتش گرفت و بر بهمان که در محبت
راجه بودند تعمیل اذان جاگیر بنشیند و تمام آن خانه را مع راجه بخت دستوفی که بر آن جانی بود برای بپوشان مباح عمارت کرده بودند بصورت
اقتاد که آوازی چون صدای صاعقه اندر آمد و در آن شب ساکنان بهشتا پوزا کمال بهشت خواب نکردند و در بخت سوخته راجه را
بر آورد و در آب گنگ انداختند چند روز که راجه در آنجا متضرع بود با شمع ماجرای احوال هلاکت خویش و بدینت شام که بر زمین
استماع آن شمرجات از تعلقات است و بیخ رسنگاری از غدا بعتی و کتاب بجا گوشت که مشتعل بر جلال علوم و تفنن احوال هر یک را شن
نزد در باب هندی معتبر و بزرگتر است اشتغال میداشت و جامع آن سکندر یون بیا سید بود و در جهان ایام است که در آن مکان آنیس
صحبت و رفیق آنجن بود و از آن زمان در هندوستان و هندوستان مشهور گشته بدست سلطنت راجه پرکیت شصت سال

دکتر سلطنت راجه جی بی بی پسر راجه پرکیت

بعد از آنکه راجه پرکیت نبوغی که نوشته شد درخت هستی بر بست امر او و زرا با اتفاق راجه جی بی بی که خلف بزرگ دبلو و جانی
پدر گرد آمدند که خدمت بر میان بستند و اطاعت او را سادت شدند این ماجه با خود خود رساله آنجنان ضبط و بطلای حکام
سلطنت و بندوبست اطراف ملکات کرد که احدی را یاری تخلف و اخراجات نماند و رعایا و برادر و همدامن و امان آسودند و گویند
بعد چند گاه راجه در ولایت شمال لشکر کشیده فرمان رویان آن دیار را بحد مجاریه مطیع و متقاد خود گردانید و مالک قبیله آنها
در بخت خویش آورده مراحت بهادر سلطنت همتا بود بر نمود و درین ایام که چکار نام عابدی که در زمان خویش بقتل کمال
مشهور بود بچکس راجه در آمد و راجه در آن عابدی سادات خود مشهوره کمال احترام بجا آورد عابد گفت که ای راجه با جاسان
را که با تو هیچ بیست نکرد و اندر بناییدن و ولایت آماگر فتن و محاربات کرده بنده با من خوار گشتن و مالک بر ایامال حوادث
نموده و منظره دنیا و آخرت اندوختن چه خوبه و دار که بر خود می پسندی و امریکه بر ذمه است تو لازم و تقدیر می آن و بیک نیکو نامی دنیا

و علاج آن بفرماند تلک آن بیل جند خود نایم بهیت علاج و اختیاریش از قیاس باید کرد و در لغت سودنار و چورفت کار از دست
 بیاید لیکن مقتضای آنکه گفت که در فلان تاریخ سوداگرے سپ زیا منظر خوشتر خام بر درگاه تو خواهد آورد و باید که تو آنکس آب انبهر
 خوش و رناری و بر تقدیر دیدن آنرا خرید کنی و در صورت خریدن بر آن سوار نشوی اگر سوار خواهی شد آن سپ ترا بلا وقت
 در میان بی خود برود و در آن میان عورتی صاحب جمال بنظر تو خواهد آمد باید که متلاصق حسن او نشوی و او را در دوزخ خود نیازی
 و بر تقدیر تزیین و آوردنش بجانم حکم او نشوی در صورتیکه آن عورت را در خانه آورده ماسور اش خواهی کرد و گنجای عظیم از تو
 خود خواهد رسید بیاید لیکن بعد از این سخن از نظر غایب شد قضا را در روز محمودا جری سپ در صوف بر درگاه راجه حاضر ساخت
 اسباب چو خوشی گوید و در صحرانگار و جوی آب مرغ و در ریاستش او را بوقت حمله برق آسا چنده بگجایه یوید چون هر مرد و دزد چاکر
 سایه فلکندے نازید و بدین جستی زمینان زمانه طواف امام از خاص عام بواسطه دیدنش از حاکم آوردند و این خبر را به پسر
 چون مرے از پدر و غیب ظاهر شدن بود قضا فانی بدید و عقل و دانش راجه انداخته بر آن دشت که بی اختیار برای دیدن سپ
 از حرم سرگردید و آن آدمی بدید و رعایت خوبه و زیبایی و بدین تامل بر آن سوار گردید و بجز راجه بر سپ بر آمدن ابرق ز قمار
 راجه را در بیابانی بی پایان رسانید راجه در آن بیابان هولناک رسیده تعب شد و بر خود لرزیده چپ در دست و دینا گمان نازید و چاره
 سال که رشک ماه چاره توان گفت نظرش بر آمد راجه بجز بدین بخود گردید و بشا به او امانت نازید و گفت شیرین از یاد و در متلا
 گشته هاجما بین خود با عقد زوجیت بسته آن زن گل ساحل و ارکشیده چیت برگرفت و بدین تقدیم مراسم زفاف و سلطنت آورده
 از جمیع نسا حرم سرار به او عالی تر ساخت و رانی ساخته بکارانی پرداخت و چنان محکوم او گردید که هر غفلان ترش لعل نمی آورد و اتفاقاً روزی
 جاعه بر بهمنان راجه انواع مطوعات شیرین و خوش و نیکین و ترش لعل حصول توأم میشد آن جاعه حاضر آورد و بهیت خوشنمایی
 او آن زمانه پیش از بخواندیش زمین نماندیش و آنجا از بهجت لقمه بکام خوش میرسانیدند و راناشی این حال همان رانی که
 باعث صد گونه بلا و سرایه افتاد بود و بهنزار آن کرشمه و ناز از پرده بیرون آمده بر بهمنان جلوه گرمی نمود جاعه بر بهمنان بجز نظاره
 آن ماه باره فریفته جمال او گشته دست از طعام باز کشیدند و مانند صورت بی جان در تماشای حسن او و این مانند راجه از شاهانه آن
 حال خشناک قاصد پلاک آید گردیده تمامی بهمنان را در طرقت العین با خاک برابر و بقدر العین و الاثر گردانیده بان سخن تاخت و بال و کلان نیا
 و عجبی انداخت سحر می سپید چرخم آیت برگناه کسی به تامل کنش در عقوبت بسے به تندهی سبک دست بردن به تنه و بزدان
 گزینش دست در بیغ و بعد از وقوع این امر راجه متذکر شد افسوس بسیار و گریه و زاری آغاز کرد و تخم ندامت در دهنه دل ریخت
 و بیانی او سودے نداشت در آن حال بیاس و یو حاضر گشته گفت ای راجه با آنکه من ترا ازین امر آگاهی داده بودم چرا ترکب این
 امر شدی راجه زبان بندر خواهی شود و بخصوع و خشوع التماس نمود که الحال توجه فرموده راه تناری باید نمود که بوسیله آن و کثرت
 به عفو تجی بخود نشوم بیاید لیکن گفت چاره این است که تصدق بسیار نموده کتاب مهابهارت را که شکر اسرار حقانی و دایره برتری و شرف
 بر احوال پانزدان حکایات بداند و دیگر است سمیع دل صفا کنی و راجه حسب الامر بیاید و خزان و دفاش و سبب انوار لقمه او بخین خیرات
 کرده کتابش کو را زبان ساق که شاکر در شید بیاید و بود و بگوش دل متعلق نموده از معاصی برارست و از آن کتاب مهابهارت و عالمیان
 مشهور مثل گوید راجه بعد از فراغ از امورات بیاید و با شقام مدام جهاندار قیام و زید و بعد از تقاضا اهل موعود حال نمود و سلطنت و شاد و به کمال

ذکر سلطنت راجه آسمند و غیره اولاد و پادشاهان بطریق اجمال

راجه آسمند بن راجه جی جی چون از ابتدا راجه پند و میر را از کتب هند و فضل معلوم نمی شود اسامی هر یک

بن راجہ چون راجہ مت سی دہشت سال و پنجاہ واری نمودہ رحلت کرد آجہ اتھ میل بن راجہ او سے سین دت پنجاہ ویک سال
فرماندہائی نمودہ راہ آن جهان گرفت راجہ راجہ جیال بن راہر اتھ میل بعد جلوس او رنگ جہانپانی کمریت بہ ملکست سستانی بہست
بسرچی شجاعت اکثر ولایات متحرکہ فرمانروایان را فرمان پذیر خویش گردانید از انجا کہ دنیا باہر است پر دور و دور و نشہ او سر سرخوش
و غرور راجہ مذکور بود و لشکر تسلط بر اجاسے اطراف زندگی بیدستی کردن آغا زندان کسی ساہن طر و دنیا دروہ باہر کس بنجوتیش می
آمد راجہ لقا و عیان دولت اودست او بجان آمدہ باہ و فغان سے گذرانیدند و باہر صاحب شوقی توسل جستہ اورا دلالیت بہ مزدور
انخراج می نمودند تا کہ سکونت نامے کہ قلیلی از ملک واسنہ کوہ کماؤن در دست داشت و از خراج گذران راجہ بود با خواہے
امرای دولت و وزیر اہی ملک بر سر راجہ لشکر کشیدہ با قضا می اداوات ایندوسی سکونت غالب آمدہ راجہ راجہ جیال و در جنگا کشتہ شد
ابیات چون فرزند خداوند پاک بہم برے ناری بہار و پاک بہ کہ در جنگ فیروز سے از خست بہ نہ از گنج و بسیار سے لشکر بہ
دست سلطنت راجہ راجہ جیال بہست کشش سال و از ابتدای راجہ دندہ رعایت راجہ راجہ جیال نون سہ صد و چہل سال فرمانروا سے
گردید و از پنج سلسلہ راجہ دندہ منقطع گردید و اسر سلطنت راجہ سکونت انتقال یافت سعدی صیت پس ناسور بزر زمین دقن
گردہ اندہ کہ نخستین بر دے زمین یک نشان نامندہ

ادکر رجوع سلطنت از سلسلہ راجہ دندہ بر راجہ سکونت و از راجہ سکونت بر راجہ بکراجیت

راجہ سکونت چون والی سلطنت و مالک مالک گردید و در کشتہ با اعدا و وزیر سلوک ناہنجار پیش گرفت و بادہ سلطنت اورا گوارا
نیفتادہ ہر دندہ آورد و از خودش بردار از انجا کہ جہانپانی دابستہ با خلاق حمیدہ و صفات پسندیدہ و حوصلہ فراخ و بہت عالی
دشیت درست و شجاعت فوسے و سخاوت جلی و عدالت را بخود و ملت لقا بہت در راجہ مذکور ازین صفات عالی و نہایت
بہت فطرت کم بہت و تنگ حوصلہ کم ظرف بود کہ راہیکہ شایان فرمانروایان و وزیری سلاطین بنانندہ میل سے آوردہ این حال با نین
مستاد بودہ اکثر اشرار می نمود و در نشہ آن سر از پانچا شاختہ فاضل و عاقل سے گذرانید و اندر سے بخود می بار و یا ویرا راہ سولت
پسردہ طریقہ جور و جفا پیش گرفت بہ صیت ملکہ را سے بجلد و دوا بود و بظلم و شاسہ چرخ با بود و ارکان دولت و عیان
ملکت کہ از سلوک ناہنجار شش خوش بود و در اندک فرستے از و خوت شد و حکام نو سے برین احوال پسے بر دہ راجہ بکراجیت
والی ازین بانکہ نظر از و عساکر نصرت فرستوہ اندر پت گردید راجہ سکونت از استماع این خبر صوف پیکار آہستہ آمدہ و فرستہ
گشت ہر دو لشکر باہم پیوستہ آتش کارزار برافروختند راجہ سکونت در دژ نگاہ کشتہ شد و راجہ بکراجیت مغرور و نصرت بہت
غزائیکہ جویدہ بپلنگ بہ شد و خاک از خون ادا لکہ رنگ بہ تدرے کہ بر دے سراید جان بہ پیکار شائیشش کی بیکان بہت
سلطنت راجہ سکونت چار دہ سال +

در بیان ولادت راجہ بکراجیت

در شرح احوال او اختلافات بسیار سمع شدہ کہ کبریا و بعضی تواریخ دیگر فرست کہ اباعن جہر فرمانروائی او چہن بود پیش
گندہ صرب سین نام داشت ناہنجہ صاحب زجرہ نگاہ شہیدی کہ شکر احوال کن راجہ تو می اقبال است بقلم آوردہ نیست کہ رفتی
اندر فرمانروائی عالم حکومت در مکان خویش بزم طرب و نشاط آراستہ و او پیش و نشاط میداد و در ان مغل کی گندہ صرب سین بپلویکی
از حوران کہ بزبان ہندوان آن را بچہر گوشت و در دقن انجن رقص سے کرد و قبا کشتہ بچہا عاشقانہ نمودند اندر دین جہت کہ آن
خور و غرور نظر شش بود و از مانند این حال بر شخت بفرمان قہرمان جلال در بارہ پس خود و حاسے بر کرد کہ از عالم علوی فرود افتادہ

بیکان سفلی درآید در زاد بصورت خود مشابہ آدمی پیکر بودہ باشد ہر گاہ راجہ از ارجہا سے غلطی جنہ خسرے اور اور آتش لبو زانہ
 بصورت اصلی خود مد آمدہ از عالم ناست لہذا لم ملکوت کہ مسکن مالوت است و تہجد ہاں زبان گندہ حربین راجہی خود افتاد بصورت
 خرمی در تالاب متصل و ہمارا گئے و مکن کہ راجہ و ہمارا زبان آنجا بود افتاد و راجہ آن اقامت و در بدو خاطر آورد کہ در دفتر ہم
 این شہر را باید خواست تا نویسند او جب نہ کور سوختہ گرد و وزیرین عالم انتقال بلکہ خود کردہ آید وزیرین فکر و کہ بہتر بہ مقصد بلکہ ہر کار
 تالاب در رسید گندہ حربین آواز کرد کہ سبب ہمین گندہ حربین پسر اندر رام و وزیرین آب اقامت دایم ہر اچانین دلاست پیغام
 کن کہ دختر خود را ہمین دید و ہر مقصد کی خواستہ باشد باخام سائیم و اگر ازین امر انحراف نماید این شہر ازیر وزیر گرد و ہم بحین در ان
 روز برین آواز اعتنا نہ کرد چون دوسرہ روز علی الاطلاق ہمین آواز از ان تالاب شنیدہ ناگزیر راجہ را برین امر غریب اطلاع داد و راجہ غیب
 گشتہ خود بہ کنارتالاب آمدہ این آواز را ہوا بسطہ بگوین خود شنیدہ و گفت اگر گشتہ الواقع تو گندہ حربین پسر اندری و قدر بہت
 بر سر انجام مہرام من داری فی الفور حصار را ہنجی در دور این شہر درست ساز تا بقول تو احتیاد کردہ دختر خود را با تو فرستہ کہ ہم پسر بہت
 قبول کردہ بدون واسطہ ہمارا جد را و حصار دین با سخام تمام در دورہ شہر پدید آورد کہ متوجہ این ساعہ غریب باعث غلبہ غلامان
 گردید و راجہ جہان مانڈہ بموجب قرار داد دختر خود را در زوجیت گندہ حربین دادہ و الفیاضی وحدہ نمودن ناچار دہشت و دیکہ ساز
 تالاب آمدہ آواز داد کہ آئے گندہ حربین اتطور این خرق عادت گفتار و تصدیق کردیم از آب بیرون بہا بہرین وعدہ و دختر را
 در عقد تو دایم گندہ حربین با ستام این آواز بصورت خرمی ادا آب بیرون آمدہ خود را نمود راجہ از دیدن او و گرد آب بہت ہننا و
 و غرق عرق خجالت گشتہ با خود گفت اگر دختر را ہمین خرمی نہ گندہ از شانت و بہ کوئی امثال و اقربان اندیشہ دایم و اگر انحراف دایم
 این اندر پسر قدرتی در دیکہ را و ہاں شہر را بر خاک ہاک خواہد انگندہ گندہ حربین برانی الفیاضی راجہ مشرف گشتہ گفت ما را دیکہ خرمی
 دیدہ ہم مخد خلعت آفریدہ گایر بران رفتہ کہ روزیہ بدین ہیئت با شتم و شتاب بصورت آدمی برے آیم بانظر دور را حیا از رخسار یاری ملامت
 نیافتہ دختر خود را بقدر زوجیت آوندہ آورد و گندہ حربین روزانہ با پیکر خود در طویل گاہ بخورد و شب بچشم سالنی دندہ آمدہ ہجوم سر را ہر وقت
 بازوجہ خود عیش و عشرت میکرد اما راجہ و ہما از از شانت طاعنان بیکان آمدہ شغل و مشغول بود و ہیشہ در چارہ آن میکوشیدہ و فی
 گندہ حربین بطریق معمول وقت شب جبہ خسرے گذارستہ درون حرم سہار رفتہ بود راجہ قوالو یافتہ در طویل آمدہ و دختر خرمی و لایست
 آورده و آتش سوختہ خاکستر گردانید گندہ حربین جہان وقت از حرم سر اسیر و ن آمدہ گفت کہ اسی راجہ وقت تو خوش و دگر برین جہان
 کردی و وزیرین لیلہ بخت بچشدہ اندر ہمین دعا میبرد و قتیکہ کردہ یہ چنین گفتہ کہ ہر گاہ این کسوت خرمی مرا راجہ بسوزان من ازین
 عالم رستگاری یافتہ بجایے اصلی خود برگردم پیش ازین پسر من بحر ترے نام از پرستاری ولادت یافتہ اکنون دختر تو عالم
 است بیکراجیت نام پسے از بود و دخا ہد آمدہ قوت ہزار فیصلہ دہشتہ باشد و نام این ہر دہ پسر صفیہ روزگارا تا الفیاضی مان خواہد ماند
 چون نفرین بد کہ در حق من کردہ بود آتش را در عالم علوبے بجای خویش باید رفت از شتم شخص سے شوم این را بگفت و بجانب
 آسمان رجا گشتہ از نظر غائب گردید راجہ از وقوع این پیرا حیران گشتہ خوئی ہم بخاطر اوراہ یافت کہ اگر چنین پسر بی ازین دختر
 پیدا شد و درین ملک تسلط یابد سلطنت در اعلیٰ عظیم خواہد بود و مقادمت با دشمنک پس گجا بہا نان تعین فرمود کہ ہر گاہ دخترش
 بزیادہ پسر را جانہ گردانند تا کاش با تمام رسانید دختر کہ در مذاق شوہر سے سوختہ با ستام این خبر غرض دو بالا گردید و ناباخران
 و اندر پے در پے نیامدہ حکم خود را از کار برد و در پودستی از ہم سخت چون ایام وضع حمل نزدیک رسیدارادہ آہی بہان
 بود کہ بیکراجیت بعد وجہ وجود آمدہ کار ہایے شالیتہ بطور رسانید از حکم آن عورت پسر زرعہ برآمد و ہماں نوزادان گردہ آواز نمود

کجا هبان تا وقت آن پسران زود اچو آورو و حقیقت مردن مادرش و بر آمدن آن پسر نژده ارنگم او ظاهر نمودند راجه بر احوال آن
 طفل ادرود و رحم آورد و بر لطافتیت بر و داشتند به دیامی مریضه مردان مل سپرد تا تا بکراجیت نام نهاد و در پر و رشت و تربیت بهتری
 به او فرموده بکراجیت هم توجیهی نگاشت چون بهر دو کسان شدند بدین صحت که طاعتات رشد کرد و بی از انصافیه حال سعادت
 اشتغال بکراجیت پیدا و از ارات سلطنت الیه ساسه او میوید و دختر نژده او هم بود راجه در حق او زیاد شفقت می نمود و بعد از آنکه
 چند بلوغ رسید ولایت مالوه با قتل او مقرر گردانید بکراجیت التماس کرد که برادر کسان من بجز تربیت با وجود او و حکومت تمام من
 سزاوار نیست مسئول آنکه ایالت آنجا بنام برادر کسان من مقرر شود من نوزارت او خواهم پرور دخت راجه التماس و پسندیده حکومت
 مالوه به بهرت می داد و هر دو را بدان ولایت رخصت نمود بجز ترس و دران ولایت رسید به شهر دوجین رادار لایله مقرر نموده
 حکومت میکرد و بکراجیت با مرد زارت قیام داشتند آغلام دهات آنجا چنانچه باید می نمود و آخر سو و برادر بزر و کوچ و دوستانه
 و ثروت و قدر نامی اکثر ولایات و راجه در حقیقت خرد و راکد و نیکو آغلاما کثر مالک جا به گشت و تهر و دوجین آن قدر
 دست یافت که در مل سینه کرده و نهاده کرده بود راجه بهرت می با او به خوش که انگ سیتا نام دخت و آغلاما کثر نگه می
 داشت بسیار بهر ساینده اکثر اوقات درون حرم سه لمانه می و بارانی پیش و کامرانی گذرانده با سو مالی و مالی کثر برداشته
 و بعد گاه به فرزندانی تمام نزدش بهت میکرد و جیست انداخته الشافیه آن ندانست بکراجیت به برادر بزرگ خود زاده
 بهرانی لیست کردی که علی الدوام در حرم سراسر مردن و از زمامت جلد اری خلعت و زمین مناسبتی الی از راه حالت و عناقیت
 بکراجیت بهر ساینده و اجبار برین مرالت آورده که بکراجیت را پس خود اخرج نماید راجه بهر سلب و نقل محسوسان زن خانه برادر خود
 حقوق خود چنانچه می چنان برادر بهرانی را بر طاق لسیان نهاد و با ستر ضای رانی بکراجیت ملا اخرج نمود بهر سیت عریان آنکه بکراجیت
 خرد و بکیر زن خود و ناگزیر قرار دیکه بر زن دل مردان و دوجین است و زن را که بهر سیت عظیم است و زن را بهر سیت عظیم است
 کس از بچ و راستی بهرگز ندیده و چون مدتی اخرج بکراجیت گذشت و زاده داری اجوت را بدست فرستاد حاجتی بپست آورد که خود
 آن زندگانی با دوانی حاصل گرد و در شهر خود راجه بهر سیت عظیم است و زن را که بهر سیت عظیم است و زن را بهر سیت عظیم است
 خویش فاکر نگذارد راجه با دوزخ می که باز خود بود آن میوه جان بخش را بر آن انداخت چون رانی در دوا محبت میرا و سر کار
 گرفتار بود با مدینه ساینده میرا و خنجره لاکا بهر سیت عظیم است و زن را که بهر سیت عظیم است و زن را بهر سیت عظیم است
 بوده باشد بهر سیت عظیم است و زن را که بهر سیت عظیم است و زن را بهر سیت عظیم است و زن را بهر سیت عظیم است
 راجه با دوا بکراجیت این دوان زندگی می کنند جان بهر سیت عظیم است و زن را که بهر سیت عظیم است و زن را بهر سیت عظیم است
 در بچ و حیرت فرورفت چون به تحقیق پرورخت را دمنانی رانی را ملاقات و دوانی خلاصه می و سر سینه خود را با دوا محبت
 بهر کات مقرر شناخت و راجه بر اقباله محبت آن فاجه مذمت کشیده بهرگز نشد و اخرج برادر سیت عظیم است و زن را که بهر سیت عظیم است
 رانی غیر این صورت مردوست و زن مذکور را از جمله صاحب عفتان نمود و ران آغلاما بدین روش نوشته اند که دوزی راجه بهر سیت عظیم است
 بقصد شکار سوار شده بود و نزد یک خوشی بود که عورس که با یکدیگر جان خود هر دو حضرت نموده خود را در آتش سوزان انداخته و فاکر
 گوید راجه از مشاهده این خیال بهرمت مردان آن زن آفرین کو و بسکین خوش سینه باجرامی و پیش رانی که در آتش سوزان الی بر زنان
 آورد که ثبات محبت و فراموشی زنان با راکو هر رفتنای آن دارد و کعبه درون خود بهر سیت عظیم است و زن را که بهر سیت عظیم است
 دشته بهای امتحان دعوای رانی تدبیر بر انگشت روزی کسان راجه بهر سیت عظیم است و زن را که بهر سیت عظیم است و زن را که بهر سیت عظیم است

بر لب اظہار آوردند کہ راجہ راجا دیو کو سے دستی مجاہد روداد و دیو غالب آمدہ راجہ راجہ خاک ہلاک اندخت و تبار تصدیق قبول خود کو سخت
خاصہ راجہ کرماجیت آنکھوں آلودہ بودند نظر رانی گذر ایندند رانی کہ در محبت راجہ ثابت قدم و سر خم بود امتیاز صدق و کذب خبر کردہ مجاہد
استماع غالب حتی کرد و دو غوسے خود را کہ در محبت او دشت با ثبات رسانیدہ نیکنامی جاوید یافت بلیت خوش آنکہ بر اعش جانان
عشق است کہ جان با دلوان داد و دیو بعضی نسخ جان نوشتہ اند کہ راجہ بجز تری روز در دشت و در دام عشق ہر دو گرفتار بود و در تنگی
از تقریب محبت بر سر خور از باہم افتادہ غالب بھی کہ در تنگ سیانام دشت و فاجہ بد کردار بود و آنکہ از ہر مردن اجنبی از دفع جان بجان
آفرین داد نام او بنگاہ بود و در عشق راجہ ثابت قدم القصہ راجہ بجز ترے از مردن آن زن فاجہ بیاس ناموس و بیعت یا از وفات
این زن صاحب بنا بر غیرت ترک سلطنت گفتہ با دیہ پیاسے تجر و گردید و عبادت رب العبادت شغال در زیرہ ریاضت شاکر شدہ
بر ستیاسے نور توفیق شمع حقیقت و در بستان باطنش روشن گشت و از نتیجہ شریک ذکر آن گذشت یا از کثرت ریاضت تنگانی جامد
کہ بقول اہل ہند ممکن است یافتہ تا حال اور خلعت ہستی در بر و بطریق افتخار درین عالم سیار است با جملہ چون راجہ بجز تری روز در دشت
و ولایت از فرامزدگی کہ در محبت خلعت از شرطہ جینان زیر دست کہ گویند در آن زمان غالب بودند و اند نمود خالی گردید و در لڑائی
ہمالک جینان و حضارت و ست تظاول بر خلق خدا در از کردند و در شہر اوجین سر خال نام دیو کہ سر سلطہ دیوان مردم در آخر ہر زمان
آدمی خور بود رسیدہ بدل آزارے و جان شکرے خلعتی برداخت برنے از باشندگان آن شہر از آزار او ہلاک شدند و بعضی
رو بفرار نہادہ جان خود بسلامت بردند و شہر اوجین کہ در آبادے و مومورے نظیر نہشت بی رونق گردید کہ رومی لایت بی دلی
حکم تن میداد و بلیت جہان بے جہانیاں تن بجز بہت چہ تن بسیار از خاک رہ کہتر است چہ چون بسیار چای نازل اوجین طغر
آن دیو گردید مدعیان دارکان بشورت یکدیگر یاد التماس نمودند کہ یک کس برانوبت ہمای خوردن خود گردید و آن شخص میں ہر روز
وسیدہ سایش دیگران گرد و حضرت مذکور قبول نمودہ فرمود کہ ہر روز یکے از شہریان بنوبت خود بمکان حاکم تین سہینہ بجز
سلطنت جلوس نماید و تجملات جہانیاں با و رجوع یافتہ تمام آرزو در اجراءے احکام بسر برد و در از و از و طواف نام در اطاعت
او با شدہ چون روز آخر سرد و وقت شب آن فرامزدگی کیوزہ خوراک من بودہ باشند بکمان بحسب عذر قبول این امر نمودہ
نوبت بر ہند گرفتار و ادند ہر روز یک کس نوبت جوبت بادشاہ یک روز شہر طعمہ دیو شد و جمیع شہر باز زبان خیرات حضرت
مطیع محبوس حصار بودہ ہر کدام آبادہ مرگ بنوبت بود اند اند اگر نظر اسمان احوال جہانیاں دیدہ کہ ہمچین آئین تہاے دیو یکا
کہ در عرصہ شہود جمیع آمدہ اند ہر یکے راجوبت خویش در پنج حضرت اجل گرفتار باید شدہ یکس اجمال اقامت ابدی در دائرہ بکمان
نہادہ اند خرم آن دالال نظرے کہ دل برین حاربت سرا حیات سست ناغبتہ خود را آادہ مرگ دارد و اوقات غریزہ کہ استماع
بی بدنے است صرف یاد و عبادت رب العباد گرداند سعدی بلیت جہان ایسے برادر مانند یکس بدل اندر جہان آفرین
بندوبس چہ ممکن تکیہ بر ملک دنیا و دشت چہ کہ بسیار کس چون تو پرورد و دشت چہ القصہ چون مدتی ہمچین آئین منقضہ گردید
روزے جامعیتی از غلہ و نشان کہ بر زبان عرف خجائہ گویند از جانب گجرات در نزدیکی اوجین رسیدہ بر لب ریاضت شاکر
دیو کرماجیت برادر راجہ بجز ترے کہ باغواے رانی اخراج یافت بطواف گجرات رفتہ درین سفر فریق انجامہ بود چون شب آمد
شغالان عبادت خویش فریاد نمودند از آنجملہ شغالی بزبان خود گفت کہ بعد و ساعت آدم مردہ درین دریاے آبیخوار اہل ان بیا
و یک نیزہ قیمتی در انکشت اوست ہر کس کہ آن مردہ را بردار دہ بخوردن من بہر سلطنت رومی زمین نصیب و شود و کرماجیت
زبان جانوران می خنیدہ اند از شغال شنیدہ بر لب دریا آمدہ منتظر بود بعد و ساعت دید کہ مردہ در آب می آید شتا کردہ لعل و

تیر و زده را مطابق قول شغال نزد آن مرده یافته بعد از مقال اوست و حصول سلطنت را مترس گشت و مرده را کور بر ابرار کرد و با آن حضرت
 طبعه شغال مذکور گردانید روز دیگر برای تماشای ششده چمن که وطن مالوت او بود و هر کج و باز گشت تا آنکه یکسر گمان بر دروازہ کلا
 و ر رسید و بیکر نخلات پاوشا ہی بر درگاه او حاضر و ارکان دولت مع طبقات حاکمان بر دروازہ خود حام دارند و خواجه بند که بر سر کلان
 بموجب وعده که بان حضرت نموده اند و امر و زبوت اوست بر خیل سوار کرده بر سر حدود ابرار سلطنت بهر بنیاد در دسترس گریان
 و نوحه گمان خاک بر سر درو خود ایستاده اند بکراجیت از مشاهد اجمال حیران گشت که آریار جوع تحولات سلطانی برای کسیت
 در زمین شاد می گیر و وزارت برای براسه حبسیت بیکر استفسار و اطلاع احوال بر سوز دل پروردگار و پیرو عجز و بیچارگی آن جوان چنان گم
 نموده گفت که ای پیرو دین خرم خود که بجایه پسر توین پیش دیو و دم میروم و بتایید کنی او را یکی گشتم کلال مذکور و دیگران گفتند که
 بار اچ لا ائحت که سافری همان را با حق طبعه و یونگین دل گردانیم و بر تقدیر کی ریاضی ما بن که حیاتی گردیم و عوض کلال اده تفریم
 فزوا بدل و دیگری که خواهم فرستاد و بکراجیت درین باب مبالغه انعکاز رسانیده این نوبت به خود گرفت باین مقرر گشت با شاهانه
 در بر و کرد و عطر و استمال نموده سلاح و یراق بر خود بسیار است و بر خیل کوه شکوه سوار شده بتوزک نخل تمام شاد و اند دولت نوخته
 بهار اسلطنه رفت و بر سر بهر جابانی جلوس نمود اعیان دولت و ارکان سلطنت که اطاعت است بهر کدام بقدر مراتب با خجائی ایستاد
 و در تقدیر او امر کوشیده حساب بحکم انواع خور و نیاز و حویات و غیره با بر دروازہ با سپه قلعه کراهه آمدن حضرت بود و آماده و ضیا
 گردانیدند انوار پادشاهی از ناصیه احوال او معانته کرده تمام روز و نواطف خیطی و سلامتی ذات فرخنده صفات و شرف بودند
 حضرت بهار و معبود وقت شب در قلعه آمده انعام خور و نیاز ایل تمام خور و دالالت آن خوشوقت گردید بعد از درون فرستاد
 که جو آنے زیبا منظر بخت نشسته است بکراجیت بجز و دیدن حضرت از بخت برخاسته بی پیکارا و مستعد گردید و بهر لاری تمام با او
 و آویخت چون در کشتی و پور مغلوب و بدخواست که شمشیر کبار کار کان ناچار با تمام رساند حضرت او را دلاوری کوتا و شسته
 غدر خواهی آفا ز شاد و او در چا پلوسه و آمده گفت که ای جوان همان بستر که صلح کرده خود و راه نجات جنت آید در ضرورت دست از
 محارب و مجا و دلباز باید داشت و نیز زبان آورد که نسبت به گمان تو ضیافت من خوب بجا آوردی بجلد رسی آن جان بخشی تو کرده
 بیاس خاطر تو دست از تمام سکنه این شهر برداشته جان گزالی مردم می گذارم و با تو عقد محبت است بجای دیگر مردم سلطنت این
 ولایت بتوازی با و که غیر از تو دیگر می رسد الا ائحت ایکار نمی دانم و عهد می کنم که هرگاه هستی توبه و دهر مراد کنی با تو وقف حاضر شده
 هر اسمی یافت بتقدیرم رسانم بکراجیت گفت که عرض خون مردم قصد پاک تو دهمشتم اکنون که سلسله محبت جنبانیده و عذر آوردی
 از اجل کردم از اینجا بیرون شو هرگاه ضرورت دمی شود و ترا طلبیده خواهد شد عفریت از اینجا بدر رفت سحرگاه که مردم درون قلعه آمدند
 بکراجیت را دیده حیران ماندند و بر زندگانی آن مسافر شادمانی کرده شهر بان را اطلاع دادند و او را نیز رسیده بر سلامت
 لشکر الهی بجا آورده با خود دانه رشیدند که انهمه شوکت و قوت از انان حال مردم این زمان زیاد است همانا این جوان از نزد بکراجیت
 برادر راجه بجز خواهر بود چون استفسار کرد و نظر اهر گشت که خود بکراجیت است سبب تلامس ایام شناخته نشده ازین بشارت
 زیاد تر خوشوقت گشته حمد و سپاس آگاهی بجا آورد و در شادمانی نمودند که هم از بتلاسی عفریت جان گزار باقی یافتند و هم ولی نعمت دیدند
 ملک دولت برادر رنگ جهان بانی شکر گردید ارکان دولت و اعیان مملکت و جمهور سکنه این صحن که اطاعت عبودیت بریان جان
 بسته در تقدیرم او را و متشال فرامین مطاعه قیام و زبند و دران خط و کشتا و معبوده فرخ افزا هر خانه و هر جازیم عیش است
 صدای تنفیت و مبارک باد از هر سرزانی بلند آواز گردید و نظم زمانه بزم عشرت ساز کرده فلک دیدار بخت باز کرده و نوا سازان

نواہا ساز گردید و سر و سنجی آغاز گردید و زینش و نشاط و شادمانی و جهان را نازید شد حمد جوانی و خردش کوین بانگ نای
بر خاست و زمین چون آسمان از جانی خاست و جهان گردید کس خرس و دست و فلک بر خود درید از خرس دست و چون
ایام ہوئی بود که از اعیان و شہر و بندہ دست و چن آن عیش و کمال انشائی رنگ پاشی برین آیین انجام یافتہ شام جان نظام طلبان
معط ساخت و روزی زمانہ رنگی شالیہ یافت و بدیت زبس گیت بزم میزت و در فلک نافہ شک بود از بخور و قصہ
بعد از آنکہ سر بر فرازدانی لغو و جو و جلوس بکراجیت رفت پذیرفت کاہرہ اعیان و ضعف و دبی و ستان بکام دل سیدہ آریہ نگاہ
شناستہ را روز باز گردید و معدلت را سعادہ ہم رسید بنا بر حسن نیت او در زمانش باران بر وقت باریدہ کسی در چنگاہ روی تھو
و بانہیدہ راہ قعدی سدد و در طریق عاجز بود و در سہل گشت بدیت امان در زمانش بجدی رسید کہ منور
شدر رسم قفل و کلید و آن پاکیزہ گوہر بقصد اسے زراست و فراز رنگی بر ذائقہ جعبہ صناعات و اکثر علوم و توت و آگاہی و ہشت
و نباتات مختلفہ آشنا بود گویند کہ منطلق الطیر جمعی خید و از صفائی باطن ہم بہرہ مند بود مصرع موبویش ہر حرف بر فرش
خردے و چون دانستند کامل و شجاع بے بدل بود بیا روزے مردانی و دیلوے فرازنگی و در زندے فطری نامی مالک سیر
و کن و او دلیر و بنگ و بہار و گجرات و سوسنات را سوز کرده فرمازد و این آن مالک را فرمان پذیر خویش گردیند و در ولایت
اندر پست کہ اکنون بدلی شہرت و در تہجد و آورده راجہ سکونت را درین مکر گشت و تا کابل و در چنگل شخیر خویش در آور و چون تائید
یزدانی و عنایات سبحانی توہن حال او بود و نیت خیر و ہمت عالی داشت حاجات ارباب احتیاج و مقاصد ارباب طلب شکستہ و لی
و خوشحالی انجام دادہ کسی را از بار گاہ خود محروم و دایوس نیگہ اندوز در انصرام ہم مردم ہر چند از مشکلات امور بود و در ظاہر خند
عے منور سے ملیح نمودہ خود سے سر انجام میداد کہ موجب حیرت و تعجب تماشا بینان میشد و عوام آنرا از کراکش شہرہ خرق عادت
میدانستند چنانچہ بسیاری از حکایات غریبہ و مقدمات عجیبہ در حاجت رسانی مجاہدین و کامیابی سائین بر زبان اہل روزگار
از وند کور و در بعض حصہ ہم مسطور بہت خصوص شخہ سنگھان تپسی کہ مشہور و معروف بہت متحد بیان ہمہ نہاست بہت بیایف این
نسخہ ہندوان چنین نگاشتنہ اند کہ چون راجہ بکراجیت ازین جهان در گذشت بعد تادمے ایام در سہ پانصد و چل و دو ہجرتی راجہ
بھوج کہ اوراہم نجاس صفات و مکارم آیات سے تائید بر حکومت ولایت مالوہ اقامت داشت و وزیر او بیخ پندت نام از
فرد دانش کلید عقل راجہ و در اعلیٰ ملک او بود و حکایات بزرگوار بکراجیت در آن زمان شہرت تمام داشت اتفاقاً راجہ بھوج با قصد
شکار بصحرای رشتہ بود و چون شہر دید کہ حصے از سلطان خرد سال کوئی را پادشاہ دیکہ را وزیر و دیگرے را کوئال و سارے ملک و سلطنت
قرار دادہ باری طفلانہ میکرد و آن سر بر آری بزم بازے باجری احکام عدالتی بر دوز و چند روز قبل ازین باجرا از آن طفل
ہمان مکان در اسرے کہ متنازع فیہ بعض اکابر بود و راجہ بھوج از انفضال آن عاجز گشتہ جواب دادہ بود و بنوعی فیصلہ یافت کہ چون
حیرت بہکشان خصوص راجہ بھوج گردید و راجہ بھوج آراستہ نہ لب حیرت بدندان گردیدہ بود و در وقت ہمہ ما دیکہ بران پشتہ
اقامت داشت اعلیٰ عہد ہر اس راجہ بھوج پیرامون خاطرش نگشت راجہ بھوج گشتہ اورا پیش خود خواند چون از آن شہر فرو آوردند
شکوہ راجہ برو غالب آمد و طفلانہ در گردنہ زاری افتاد حسب الامر راجہ با از اہر ان پشتہ بر بندہ دستور اول آثار حکومت در وجہ بداد
ہر اس راجہ از دانش ناپیدا گردید و راجہ بھوج کہ ہمانا قویہ این امر از تاثیرات این پشتہ بہت بطریق حکم او چون آن پشتہ را کندہ گشتہ
مرصع در غایت زیبائی برآمد راجہ الیقین شد کہ از تاثیرات آن اورنگ جہانمانی طفلی بدین خرد سالی و نادانی عدالت حکمانی میکرد
و تخت را با خود و در اسلطنہ آورده خواست کہ بران جلوس نماید گویند کہ سے دو صورت زیبا از طلسم دران تخت ساخته بودند

از جملہ آن بختها شکسته گفت که ای راجه بروج این سرور سلطنت از راجه بکراجیت است تا برین کرے شش دینی سزاوارست که انند
او مصداق سرگ توانی شد راجه بروج مشا بد که این احوال حیران گشته استفسار نمود که کدام کار خوب از راجه بکراجیت بکبر سیده
که مرا لیاقت آن نیست لعبت ذکر و تفسیر از محال است راجه بکراجیت که در حاجت رود است هر دوی منظر امر شگرف شده بود میان کرد و بین
عند ان هر ایک از ان لقبهای بجا مانده بود و حکایتها را در گذر اش منوره حیرت افزای راجه بروج شد و بروج بیژن و وزیر راجه
بروج که در فضا کل و دانشند سے مشهور وقت خویش بود آن حکایات غریبه را بربان منس کیرت تحریر و آورده سلی بیگمان تنبیه
آورد انید و از ان زمانه آن حکایات غریبه را بطراف مالک شکر گشته آما بمرتب فرایت دارد که عقل سلیم در قبول آن مندرجه است چون
بنامی تجدید تاریخ بهرام سے عظیم راجه شده راجه بکراجیت هم در ملک هند صاحب خروج ملکستان گشته مصداق ظهور سلسله خلیفه شد
و بعد از دور فرقه هنوز مثل ادالی الا آن کسے بهم نرسیده و لهذا در تفادیم خود که تیره عبات از دست و در صفات خود وصال تاریخ
جلوس اور اعتبار کرده سے انکارند و تا سلسله سلطنت پانڈوان هم تابا شتر اک شروع دوره کلک که هندو بان فاکلند نیز اندک
اعتباری دارد و گاه گاهی مذکور سے شود تاریخ بکراجیت بقول بعضی از شروع زمان جلوس او برادر بگ فرما زوانی و تقوی از روز
تغیر دلی و کشتن راجه سکونت که در سند به پرا دجیل و چار جلوس راجه جد شتر و در فاسا ملی هند و تفادیم این امر دوست تاسیه
این نسخیک هزار هشتصد و چهل سال متعین میگردد و نام بهر تر سے و بکراجیت تا حال بر زبان مردم این و بار مذکور است سعدی
بلیت دولت جاوید یافت هر که نونام داشت و ذکر قبش ذکر غیر زنده کند ندم را +

ذکر احوال انتقال راجه بکراجیت و اختلاف اقوال درین مقال و رجوع سلطنت بسند رپال جوگی و غمگینان او

احوال انتقال او در اکثر کتب چین می نویسد که راجه بکراجیت را در سنیکه هر قریب بالقضا رسیده بود در ملک دکن با سالباهن نام صاحب
خروجی محارب به رویداده اسیر او گردید سالباهن پرسید که درین میان زندگیانی اگر آرزوے مانده باشد از من بازخواه که مضائقه
تو اهرم که التماس نمود اکنون که مرا تقبل میرسانی اینقدر مردمی کن که تاریخ من در وفات تو روزگار بیا و کار ثبت باشد و قبول که راجه بکراجیت
با تقبل رسانیده و تاریخ او را بدستور مروج و سلم و دشت و تا حال در وفات تو در راج است و سال تاریخ جلوس سالباهن هم از سلبوے
بکراجیت است که چنین سلطان مقتدر سے سیر تپه او گردیده و نور و دیدلے عدم گشت و در نسخ راجا و در راج تزگی مردن راجه
بکراجیت از دست سند رپال جوگی نشسته بدین صورت که چون من راجه بکراجیت کامیاب دولت کاران جوانی مانده آخر آفتضای
طبیعت دنیا آثار هر دم و هر سے لایان و تیر فامتش چون کمان گردیده و از زندگی غیر از ناله نماند بلیت چه خوش باضیت بارغ
زندگانه و اگر این بودے از باد غزانے و در خیال سند رپال جوگی که در سر و جاد و طلسم و نیر نجات دوستی تمام و قدرت بر خلق
در تصرف و بدین دیگران دشت و لغبون و ندیمی و مصاحبت راجه را مفتون خود کرده بود و دلا مے امر او در از سر نیز سزا و فوجیکه
تجاوز از فرمان او جائز نداشتند روزے از روی تو ویر راجه را گفت که بدن عنصر سے تو از پیر سے سندس و نهایت نجف گردیده خلق
بدن از من بیاموز و این کمن بیکه را گذر گشته و پیکر تاز و جوانی بے روح متصرف شود از سر نو بیفتانت جوانی و لذات جسمانی بخود دار
باش راجه بآن همه دانش تربیت جوگی خورده خلق بدن از آموخت بود و مرات روح خود را در پیکر جوانی که تازه مرده بود داخل کرد
جوگی بلا توقف روح خود در قالب راجه داخل کرده آن جوان را که روح راجه در ان رفته بود و تقبل رسانیده خود بر سر آرای زمانه و انی
گشت هر چند از کتب هند و این قسم اخبار بیگانه نیست که بنامی اقوال انیا و هر باب بین نوع خرافات و دهرت و در کلام بقول جماعت
انیا گاه گاه سے نظری آید باز هم این نقل لیاقت اعتماد ندارد بهر صورت چون سند رپال جوگی تا بر کمال قرب واقف دار سے که

باقتضای وفاداری و حق تک شاهی خود و نه خود را بر سر سلطنت ابلاس فرموده در القیاد و انتقال او را در کمر خدمت بر بستند تا آنکه در آنک
مرسته زن نموده به هم در نقاب عدم شدت سلطنت او یکسال ازنا بدست او راجه تا که چند تا نیم دیوے ده تن رت یک صد و چهل
پنج سال سلطنت کردند

ذکر راجه بریریم که از درویشی پشاسته رسید

چون مملکت از فراز و خالی گردید و واحدی از درباران راجه گویند چند روزانی نیم دیوے مانند ارکان دولت و ایمان مملکت با همدگر
مشورت نمودند که براسه نظام تمام مملکت و فراهم آوردن پراگندگیهای ولایت از وجوه و فرازدانی ناگزیر است هر یک در پیش حق
اندیش را که ردای آزادی بر پوشش و کلاه و سرنگی بر تاج و دیوار ریاضت و عبادت مشایخ و اکثر خلق مرید و معتقد او بنده و بسیار
از ارکان دولت باو اعتقاد و در بند براسی این کار لائق چون راجه بر سلطنت او قرار یافت و او را از ابلاس پارسائی برآورده و مملکت
پادشاهی خلق کردند و بجای کلاه و پوشش تلخ شاهی بر سر نهاده عوض پرست تخت و درویشی براسی او بر سلطنت حاضر کردند و از او گدائے
بیمان آرائی رسید سلطان صلاح گردید و برگر طبعی و گذشت مدت فرازدانی او هفت سال و پنج ماه راجه گویند بریریم بن راجه بریریم
پدر سر بر آنگشته مسافر ملک عدم گردید مدت سلطنت او بت سال و سه ماه بعد او راجه گویند پال بریریم بن راجه گویند بریریم او را نکستین گویند
و ولایت جایتی حقیقه سیر مدت سلطنت او پانزده سال و سه ماه راجه بهار بریریم بن راجه گویند پال بریریم بن راجه گویند بریریم او را نکستین گویند
سحب فخر شست و باو سلطنت و کار و بار مملکت پرداخت لیکن در باطن متوجه حقیقت بوده از تعلقات ویندے از جبار و دشت
و او همیشه با درویشان ریاضت کشید همیشه آنها را در سنگی بود و صحت داشت ذیل خاطر خدای مظهر خود را بلوت دنیا آلوده نمی ساخت و
بسکه او را سنگی مفلور و نادانگی مجبول بود و محاسن دنیا در نظرش بیچ می نمود و در کمره بایه البزرب این عاریت سر و دام ماه او
نبود و آخر الامر دعوت توفیقات خدا داد و در سنگی مادر را در کسوت سلطنت از بر آنگشته در دای آزادی بر پوشش گرفته و بهر انعام
درت سلطنت راجه بهار بریریم شش سال و هشت ماه و از بدست راجه بریریم غایت راجه بهار بریریم چهار تن پنجاه و سه سال سلطنت نمودند

ذکر راجه دیوین سین که از جنگ کاله آمد و سریر را گردید

چون در انکاف عالم شهرت گرفت که فرازدانی اندر پت ترک تعلقات نموده گوشه انزوا گرفت و او را رنگ جهان بانی خالی افتاده
هر کدام از حکام بقصد تسکین دلایت کرسی بر بست و در صدر فراهم آوردن عساکر گردید راجه دیوین سین دلی ولایت جنگا نام بهر
تقدیم خسته بالنگر گران و سپاه بیکران بجناح استقبال طے منازل نموده در اندر پت رسید و بے مزاحمت و بدون مثلث دعوت
غیر بر تخت بنامانی جلوس نموده امر او را در بار جرح آورده کرا طاعت بر بستند بدیت جهان را از اندر نبسته گوشه افتاد و یکصد و
دیگماید بجا راجه بلادل سین بن راجه دیوین سین مدت دوازده سال و چهار ماه و هشتاد و سه سال سلطنت نمود و رحلت کرد و راجه کشین سین
بن راجه بلادل سین مدت پانزده سال و هشت ماه راجه مو حسین بن راجه کشین سین مدت یازده سال و چهار ماه راجه سور سین
بن راجه مو حسین سین مدت بیست سال و دو ماه راجه بهیم سین بن راجه سور سین مدت پنجاه سال و دو ماه راجه کانگ سین بن راجه بهیم سین
درت چهار سال و نه ماه راجه بهر سین بن راجه کانگ سین مدت دوازده سال و دو ماه راجه کهن سین بن راجه بهر سین مدت بیست سال
و یازده ماه راجه نرین سین بن راجه کهن سین مدت دو سال و سه ماه راجه کهن سین بن نرائن سین مدت بیست و شش سال و یازده ماه
راجه مو حسین بن راجه کهن سین چون بر تخت سلطنت جلوس نموده استقلال یافت بمقتضای برستی جوانی و نشاندانی
از امین عقلا و اسلاف اخوان و در میره از جادو قدیم حد و انصاف برگشت و طریقه عالم و عتساف در پیش گرفت و مجلس

اشہار برکوار و انا ذل نا خوش الطوار را دیاختہ رہنمای کردار نگو سیدہ و احوال ناجیدہ شدہ راجہ مذکور از بدی ذاتی و دلالت
بر ذواتان دیگر افعال قبیحہ پیش نہاد ہمت زشت خود گردانیدہ ملازمان دولت خواہ و منتسبان در گاہ راجہ محسوس بندہ می نمود و انتخافات
و ہتک حرمت انہامی کرد و باین صورت ہمہ را از خود آزر دہ گردانیدہ زیر دستان و خراج گردان راجہ بیداد و ستمکاری نکند
ارباب شاد و امانی پیدا و لغز بر او صنایع و اموال رئیس خود نمودہ رہ سپہر لائق ہنجا کار سے و مردم آزاری گریز نمود و دست نظام دل
بر مال ضعیف و غریب و ارباب جرحہ دراز کرد و نہ سعدی اہمیت اگر ز باغ رعیت ملک خیر و عیسیٰ و برادر غلامان او دخت از بچہ
بہ نیم بچہ کہ سلطان ستم روا دارد و ز نژاد لشکر یا نشہ ہزار مرغ بیخ بہ بجات مذکورہ مملکت او خرابی بی رونق گشت و حاصل
دلائیلت نقصان کلی پذیرفت مظلمہ مان آوارہ دیار غربت گشتہ حکام اطراف را دلائیلت و نہ ہونے بہ انتزع سلطنت از دست او
نمودہ اند و الامرا سبزی اعمال او کو بختش با خرق و زوال اقتاد و راجہ کو بہستان سوا لک بر سر او تاخت کاوش تمام ساخت
مدت سلطنت او بیازدہ سال و سہ ماہ از ابتداء سراجہ دیپ سنگھ بن غلیت راجہ و حور سین دہہ تن مدت یکصد و پنجاہ سال جہانپانی نمودند

ذکر راجہ دیپ سنگھ گوری

دران ایام والی دلائیلت کو بہستان سوا لک بود سپاہ بسیار و بعدالبت ہستمار داشت ارکان دولت و اعیان ولایت و حور سین
کہ از بدسلوکی و مردم آزاری و اسے خویش تنگ آمدہ بودند در کو بہستان رفتہ حقیقت احوال و تدبیر گی رعایا و براباد سراسر سنگی
و بے اتفاقی اعیان دولت گزارش نمودہ راجہ دیپ سنگھ را ترغیب و تحریک فرمازد و ای اندر پست نمودند او بچہ وادراک بن بود
طلب شادی نواختہ اند شاہباز بلند پرواز و طبع طبعہ سلطنت بال لشکرانہ از فرزند کوہ بران سرزمین رسیدہ آن کو بہتر آشیان
عقالت و عطیات را حدیث نگاہ اقبال نمودہ و رقص جیس و آوہ و دروہ را ساحت سعید بر سر جہانانداری جلوس نمودہ گلزار و دگر
را کہ از خزان پیدا و اسے آب بود بچہ و بیار حدالت خویش طرات و لغزات بخشید مدت سلطنت بہت و بہت سال و دو ماہ
راجہ زن سنگہ بعد پور جہاندار گشتہ رخت بہتی بر بہت مدت سلطنت بہت و دو سال و دو ماہ راجہ راج سنگہ بن راجہ رنج سنگہ
بجایے پور جلوس نمودہ سپاہ و رعیت را از خود خوشنود داشت مدت سلطنت و سال و بہت ماہ راجہ سنگہ بن راجہ راج سنگہ
جہاندارے نیکنامی گذرانید مدت سلطنت چہل و ہشت سال و یک ماہ راجہ زن سنگہ بن راجہ ہر سنگہ در شہر ماری خودہ را بار
مسور و ملک را مسور داشت مدت سلطنت بہت و پنج سال و سہ ماہ راجہ جیون سنگہ بن راجہ زن سنگہ برادر رنگ سلطنت نسبت
بدرست باد و جوانی و سلطانی گشت و لا ابا لی زلیسن اختیار نمودہ چون سلطنت با غفلت نمی آمیزد در اندک مدتی تمام جہانپانی
از دست او بدر رفت و آوارہ دہشت او بار گشتہ در گذشت مدت سلطنت او بہت سال و پنج ماہ بہت شاهی و جوانی
آن دوستی است کہ کاتش زن و دو مان ہستی است و خوش آنکہ ازین فراز و پستی بہ ہشیار بود درین دوستی نیاز ابتداء
راجہ دیپ سنگھ جہاندار جیون سنگھ شش کس مدت یکصد و سی و دو سال جہانپانی نمودند

ذکر راجہ پرتھوی راج الشہور براسے پتھورا

چون ارادت فرمازد و ای حقیقت ہرین شد کہ اسے پتھورا مر زبان دلائیلت سیرانج کہ بر راجہ جیون سنگہ نیایش داشت سلطنت
عظمتی کامیاب گرد و راجہ جیون سنگہ از رویے بچہ وے یا بغیر ورتی کہ او را روسی و او تمامی ارکان دولت را بال لشکر فرادان
در کو بہستان کہ بسکن اجداد او بود و فرستادہ خود با چندے از حواشی در دار السلطنت ماندہ بغفلت میگذرانید پتھورا با ستاع
تنہائی راجہ بال لشکر رانگامانی رسیدہ رایت کا رزار برافراخت راجہ جیون سنگہ کہ لشکر و سامان بیکار نہ داشت تاب نیار دہ

رو بفرار نهاد و خود را در کوهستان دشوار گذار کشیده آخر الامر بطریق پانته می ازستی اول بریز گشت و رای تجور اگوس نصرت نو ختم
 سر بر کاسی فرمانروائی گردید بدینیت چو بیند که از آفرود و حانیست پنج و خردمند نگذارد و از دست گنج به چون پانزده سال از فرمانروائی
 او در گذشت سلطان شهاب الدین خورس از غزنین آمده بد فحاش محاربه نمود و آخر کار در موفخ نراین عرف تلادری اورا ساخر
 ملک آخرت نمود و اورنگ آرای خلافت هندوستان گشت احوال این راجه که پیرایه رتسام دار قرام یافت مطابق است با کتاب
 راجا ملی در لاج ترنگی که در سنه و شهر و معروف است اما از دفرسوم اکبر نامه که کسی باینین اکبریت البیضا نسخ هندی بخیر جادائی
 و راج ترنگی چنین می نگارود که در سنه چهارصد و بیست و نهم که با جیتی راجه انگک پال از قوم تور نور را بیت فرمانروائی بر از خت و
 در نزدیکی اندر بیت شهر دلی آباد ساخت او و اولادش بیست تن مدت چهارصد و نوزده سال و یکماه و بیست و هفت روز کارائی کردند
 با قوه راجه پرمی رام ولد بیستم اورا با بلدیو چو جان محاربه روسه و دور در ان کارزار گشته شد و در سنه هشتصد و چهل و بیست که با جیتی
 فرمانروائی از قوم تور نور بقوم چو جان متقل شد و راجه بلدیو و اولادش هفت تن مدت سصد و هشتاد و پنج سال و بیست و هشتاد و بیست
 چون نوبت حکومت به رای تجور بانیه و قنیم رای بلدیو چو جان رسید سلطان شهاب الدین خوری هفت مرتبه برورش کرده بنگاه پیکار
 آمدست و هر مرتبه شکست خورده بدر رفت آنگاه که تا تیر سنج این ملک در پیش و خت گویند راجه چو چند راجه و زبان فنیج بر اکثر راجه
 غالب آمده بکاشش جگ راجه که در کون قبل ازین کرده اند پیش گرفته در فکر سامان آن گردید و اراده کرد که در ان کون خنر خود
 مایه کی از راجا پیوند و هر بین تقریب راجای اطراف ممالک را طلبد بشت رای تجور انیز حسب الطلب ادا عییه آن سمت نمود
 ناگهان بر زبان یکی از نوکرانش گذشت که با وجود راجه تجور این جگ انجی چند مبلغ است و چه بکاشش که رای خود را بیک
 تشریف فرمایند از استماع این سخن رای تجور را از آتش غیرت و دل افروخته شد و منخ غریمت آن سمت نمود و راجه چو چند ازین
 خبر برانگشته اراده محاربه نمود آنگاه بنا بر نزدیکیه ساعت جگ توقف کرده بصلاح دانش و مان بنابر سلسله تمام این جن پیکاری تجور را
 از طلا دست ساخته بدر بانی بر نشاند رای تجور ازین انگلی مانند بار خود بجهید و با پانصد و گز بیده الیغار کرده ناگهان بانی بدین جگ
 رسید و متحال خود را از صدها و ده برداشت و کارزار کرده بسیاری را کشت و در گشت راجه چو چند به صورت جگ با فسر لم رسانید
 اما دخترش احدی را از راجه که در ان انجمن از اطراف ممالک آمده بودند قبول نکرد و با شتاع و شادمانی و جوازی میهای تجور
 آورد و مندرنی او گردید پرورش انیمتی و نجید و از خانه خود بدر کرده براسه او مندرلی جدا ساخت تجور این خبر شنیده شتاق
 او گردید و دشورسته اندیشیده چاند با دفرشش را به نیایش گرسه پیش راجه بجه چند معین ساخت و خود بار خن گزید و در
 بائین ملازمان همراه چاند شد و بعد رسیدن در تنوخ جیتی و مردانگی دختر راجه بدست آورده با اینها خود را به بللی رسانید و راجه
 بجه چند آگاه گشت بقصد پیکار خود را آراسته در پیش و دیلا ملازمان را سه پای همت در میان بکشد از دست محاربه عظیم کرده هفت هزار کس
 در ان کارزار از طرفین کشته شد القصه راجه تجور چون آن دختر را بدست آورد و در کوشش فلک برادر خویش انکاشت
 و با او چنان محبت و زید که اکثر اوقات در حرم سلطه بر دسه و گرامی الفاس و نرنگی با بهیعت او در نا بایست گذراندیدی بکار
 ملک و سپاه کمتر پرداختی چون سالی بدین حال بگذشت سلطان شهاب الدین خورس برین حال و قوت یا تبار راجه بجه چند
 طرح درستی انداخت و بر تیر هشتم در سنه هزار و دوهصد و سه و سه که با جیتی مطابق با قصد هشتاد و بیست و هشت که چهل و
 نه سال از فرمانروائی تجور انقضیه شده بود و لشکر فراهم آورده بقصد ملک ستانی بر آمد و بسیاری از راجا هند بر گرفت مقربان را
 از انجا که راجه در حین مهاجرت بارانی یارای آن نبود که خبر آمدن سلطان براسه تجور را بگذارد و از آنرا امر کائنات بشتورت

کید گیر جاندار با و فروش را درون حرم سرافرازه آن غفلت نش را از حقیقت کار آگاهی داد و راسی از غرور آنکه بار سلطان آنکست داد و بر نصرت یافت بود از رسیدن سلطان پروائی نکرده و قدرے لشکر فراهم آورده بیکار بر آمد سلطان صفوت آردسته و پرو کردید و راجه جی چند که هر بار ملک تپچورا میکرد بقصد انتقامیکه در خاطر داشت این مرتبه با لشکر خود دو کار سلطان گشت و آتش محاربه اشتغال گرفت و در آن زمان که راجه راسے تپچورا بدست کسان سلطان اگر رفتار شد و سلطان او را دستگیر کرد و بنین بر دچا نداد و فروش از حقیقت شش و دو فارسیه بنین شرافت و بلازمت سلطان رسیده نوازش یافت و بارای تپچورا ملاقات کرده در زندان همراسے نمود و بمشورت اوصاف تیر اندازسے تپچورا نزد سلطان ظاهر نمود و سلطان راسیل تماشاسے آن راسخ گشته راسے تپچورا را از قید و حبس برآورد و بر اسب سوار کرده تیر و کمان پرستش داد و تپچورا بمصطفیٰ که با چانداریان آورده بود کار سلطان از تیر با تار و راسینا و اما زمان سلطان اسی تپچورا و چاندرا نینا را نیز هم گذاریند لیکن تورا سنج فارسی گشته شدن راسے تپچورا در درز مگه و ملا درسی می سارید و ملا بقست باراجا ولی و راجه ترگی و قتل رسیدن سلطان شهاب الدین بعد مدت از دست فدائی کوکونو نوشته اند چنانچه در صفحات سابق ذیل احوال صوبه دہلی اشعارسے با جلال نموده آمده و الله اعلم بحقیقه احوال با جلاله کشته شدن مای تپچورا حکومت هند و هندوستان منقطع گشته بسلاطین اسلام انتقال یافت از ابتدا سے راجه جی و شرط بانده و لغایت راسی تپچورا و بر جی و راجه ترگی یکصد و ست تن از اقوام هند و ت چار بن و چار صد و شصت سال فرمانروائی نموده و در حمله پامی طایف خدمتند و نظم آنکه اوج فلک نشین ساخت و عاقبت زیر خاک مسکن ساخت و آنکه بر فرق تاج اندر کرد و در سحر رفت و خاک بر سر کرد و آنکه گماره ساخت مسکن خویش و رفت و تالوت کرد و من خویش و بهنگامی در جهان قدم نرزد و که در جانب عم زند و نانا و نانی دل از جهان بکسل و رشت از بدن و آن بکسل و جادوان نیست عالم فانی و تودین جادوان کجانی و رومی در ملکات دوانی کن و ترک این کج دیر فانی کن و پاسبی دودام و بیخ و بیخ من و بهیچین دل بیخ من و

داستان سراتی بلبل قلم در گذر از ذکر سلاطین اسلام صاحب چشم

چون مشیت حضرت الهی جل جلاله اقتضاسے آن کرد که سلسله فرمانروائی هندوستان از فرقه هندو که دیگر که درین با و فرمان فرما و حکمران بوده اند منقطع گردد و در هندوستان هم بودی اند اسلام بمشام جهانیا ن رسد اول سلاطین خورو غزنین ایت جانیگی کشود و بقدم جرات مسالک این مالک پیو دند و نقش تسلط هندو را که ابا عن جد سندانای حکومت و سلطنت بودند باب شمشیر کبردار از صفی روزگار پاک شستند نظم سرشته قدرت خدائی و هر کس ننگره کشائی و بی جنبش امر او بدستان و بر سنجند درین گلستان و بهان بهتر که زبان بیان ازین گفتگو باز داشته عنان خامه دعا نگار و در عصره انظار مطلبی که پیش ارد منطف گرد اند بمجلی از احوال سلاطین اسلام که کتب معتبره سیوان ناقص است آنکه اگر چه سلطان شهاب الدین راهی تپچورا که کشته سلطنت هندوستان با و رجوع گشته اما چون در هند اجتراسے ظهیر اسلام از سلطان ناصر الدین است شمرع بزرگوار کرده سے آید سلطان ناصر الدین بسببیکین از غلامان نصیر دینی فرمانروائی خراسان بود و بعد نصیر قدرت منصورین نوح سامانی باقتضاسے آتار شد و کار طلبی که از ناصیه حال اولان بود بمتره امیر الامرائی و سپه سالاری رسیده مصدر رعبور سترگ و کار سے بزرگ گردید و در آن حال از جانب ابو اسحق دالی بخارا بمکومت غزنین منصوب گشت بعد از آنکه ستاره زندگانی ابو اسحق بیو طار بحال در آمد و آفتاب بخت ناصر الدین از بیت الشرف اقبال طلوع نموده اوج گلاسه جمانانی گردید و تفصیل این اجمال آنکه ابو اسحق غیر از و دارسے که قائم مقامش نودا بود نداشت و از امر سے او صاحب شوئی که نظم امور مملکت تو اند نمود و جز او دیگر سے بنو سپاه و رعیت

بعد از آن که سلطان ناصر الدین دولت حیات بخالت کائنات سپرد و امیر اسماعیل پسر بزرگ بر تخت جهانمانی جلوس نمود سلطان محمود
را از میراث پدر خود مگردانید و سلطان تاب جنای برادر کلان نیامد و یاد در سه نجات پیدا و آماه بیکار گشت بر سر اسماعیل غالب آمد و در
سنه سه صد و هشتاد و هفت هجری در خطه حضرت آگین غزنین زینت افزو را در جنگ جهانمانی گشت سلطان بتایید دل قوی و دین داری
بخت مسعود تیغ حاکم گریه بر میان لبه رایت جهان شانی بر کشاد و بر پنج و بخارا و داور گنج و خوارزم و ترکستان عراق و خراسان
اشکر کشیده مظفر و منصور گشت و در صدر روزگار از دشمن ناشناخت مخالفان پاک گردانید چون طغیانه جهانگیری و اورا طراوتی شنید گشت خلیفه
بند و استماع حالات اذاعت فاخو با خطاب بنی الملک و بین الدوله برای سلطان فرستاد سلطان برای استرخای خلیفه و از یاد و شوکت
و نام و در حوام بانجام را عظامی سلام حضرت واد کرمیت بن خیر هندوستان بر لبست و مرتبه اول در سنه سه صد و نوزدهم هجری باراده یورش
بر سر راجهی پال اشکر کشید از این بزم تا بلبرگرا گشت و در بنادر که در کتاب مسلمان بنود و چرخدار و در بنادر و رفته در سیه سحر کارزار و بار بار
سپرد و لشکر و آ و نیتند و اد مرادگی و از بدلیت در این شاد و بدی که در هفت به ستادن و از هفت در زبان درخت و از درختین در
شمشیر آتش بار و بار بین تیر شعله کرد و از کشتی از زمین بآتش غیرت سوخته غرق بحر فنا گشتند بالاخر سلطان مظفر و منصور گشت و بنابر
هند در اوران کارزار علف تیغ خون خوار و خود راجهی پال با پانزده نفر از پسر و برادر خویش اسیر گشته قتل رسید گویند در گردن راجه
حاکمی بود که بزبان هند لانا مندر مرصع بجوهر زرد و اهر گران بماد کل کل بنجر غریب کیا بمصران جوهر تراس و قتیان خرد اس قیمت
آنها یکصد و هشتاد و نه روپیا کرده بودند و همین در گردن پسران و برادرانش حاکمانی مرصع قیمتی بود و همان در جلوه غنا و ثروت سلطان
رسید از آنجا بعد فتح و بوند و شان کرده اکثر بلاد و تخییر در آورده ببلند کرد و کاخ و در راجهی پال بود رسیده و مکر و در اکثر اماکن تعمیر
مساجد نموده تبریک بر اسلام سلام پدیدت چندگاه و زمان نواهی لعین و عشرت برداشته چون موسم بهار در رسید سلطان از قلعه بخند
برآمده بفرزین مراجعت نمود و تمام ایام با رعیش و کرامانی درست و شادمانی در آن تنگگاه گذرانید چون موسم باقی گشته گردید و زمان
خزان در رسید سلطان بمرتبه دوم قصد هندوستان نمود و از راه ملتان بجوای هلیشیر رسید راجهی پال را با وجود کثرت لشکر و فیلان و هند
و قنات فلول و مسوحت جائز بی نیته بی تریه سست و خود را بمغایا بله سلطان گذارشته بجانب سند روان شد لشکر پان سلطان با استماع
این خبر تا تب کرده او را دستگیر نموده بکنج وادار بر خاک هلاک انداختند و سید سعید سعید تحت است پسر از جاه حکم بردن و خورده و بنا بر
مردم برون و دمنادر از تن جدا کرده پیش سلطان آوردند سلطان از غمی خوشحالیا نموده تیغ بر تاراج و لواحق او را در
خلق کثیر را بقتل رسانیده غنیمت فراوان از غنائش و نواد و هندوستان بدست آورده از آنجا بخت غزنین معاودت نمود و در حمله
غنائم و دست و بشاد و بنجر فیل بود چون در ملتان داور بن نصیر رئیس ملاحظه حکومت داشت سلطان را حسیه دین بران داشت
که بر راه ملتان متوجه شده آن ملک را از او انتزاع نماید در اینصورت بفرمیت ملتان از بطن راه راست از دست داد و بر لطف
بنابر آنکه حاکم آنجا خبر دار نشود و ناگهان بر سر او برسد و سواری کرد و راجه اند پال بن راجهی پال که بر برابر او بود و مقام نهاست شد از
طرفین ضحوت آید گشت و بر دانهائی مدی و او را از آنجا سلطان را اقبال قوی بود و بطرف که روی حسیه می آورد و فتح و دست بهتال
نمود و راجه اند پال تاب صدمات لشکر سلطان نیامد و منتهم شد و خود را در کوهستان کشید چون سبب جبال مرتفع و کمال
مشکل و تراکم استخار و تراکم گریه و دشوار گذار رسیدن لشکر در آنجا متعذر بود و سلطان دست از آنجا بکشید و در ملتان رسید
و حاکم آنجا را اهل و متقا و دست هزار مردم هزار سال بر او مقرر کرده احکام شرعیه را رولج داد چون موسم تابستان در رسیدند
حوادث و حدیث آفتاب رو باشد و دنا و لشکر پان سلطان تاب هوای گرم ملتان نیامد و التماس مراجعت نمود و بفرستاد سلطان از آنجا

غزنین شده نام ایام پاریش و عشرت در آن مکان بشت نشان گذرانید چون ایام زمستان در رسید در سرای محمد و نوروز
سوم از بندرستان آمده با ناه اند باالی کارزار آورده او را شکست داد و در غنیمت پرست آورد و با انقلب بپوشید و
انتزاع نمود و چند تخت طلا و نقره و خزان و دامن و الماس گران بها و دیگر نواد و نوفاغیاس که از آن قلع بدست آمده بود و برادر سلطان
بفرموده سلطان چیدن و سباه و رحمت از قلع فرج آن ابناء طاعه بقتل و زان بود و در آن قلع نیز جمعی آراست برای چراغ
افروخته حکم عالی بعد از بیست و سه الماس و اتمام یافت و نیز و ستادان ناد و کلا و صفت شادان و انواع آتشی حاضر آورده
چنگامه نشان گرام کردند سلطان بعد از فتح قلع مسعود و حصول هزاران طلب و سرور بزمین مراجعت نمود و در چهارم روز چهارصد و هجری
قصد بستان نموده تا سه آن ولایت را بقتل و در دو قراصله ملاحظه که در آن ولایت بودند و سگی شدند و بقیه را دست در
گرون بستان و پاسبانان که بیکانرا افتند و بقیه را که دست در برابر حکام شریعه می نهادند بستان و پاسبانان بودند و را که
از حکام شریعه می چیدند سرانجام جدا کردند و فریاد را که از خود می گوشتش برادر و سلطان نداشتند گوش و بی بییدند و او و بن اعیان
حاکم آنجا را سیر کرده و قلع و عرک مجوس نمودند و اجماعا بمرگ طبعی و گذشت و سلطان بعد از فتح آن ولایت بزمین رجعت نموده
در پنج روز سه چهارصد و دو هجری سلطان شنید که در بندرستان قاضی نام شریعت قدیم مدد نزد یکی آن کولایت بس
حکیم که با اعتقاد اهل هندافان و فریش و در انجا شده و از ازمایش شریف و دانش گین چون بعد از عصر در آن مکان پنج روز سگاری
عقب میدادند و بجهان کلان و یک سوم نام بت و راست و بنود از کمال اتهام می چشند و در مشورت بقصد جدا و لشکر فرام آورده و توج
تخانی که در پیراهن و جوبس پال حاکم آنجا از خیال و اتق گشته الطبی فرستاد و پیغام نمود که اگر سلطان این غریبت بازگرد و بجا و بخیر
بشکشت برادر سلطان بران انتقام کرده و تخانیس رسید راجه مذکور تاب مقاومت نیاورد و بی جنگ و در بفرمانده و شمره امانی
ساخت لشکریان سلطان در شهر خالی رسیده و انچه یافتند غارت کردند و بجهان شکست و بختان را باز یافتند و بجهان شکست و بختان
بفرموده سلطان بر درگاه ماند تا بچه پسران کرد و مسعودی بقی چون بیک و دوات کس که نتواند از خود و راند کس و بخت
دشمن در رفتار پاسبان و اگر بگفتی بر بخت و جاسه و هر چه بشمر قلع نند که بر کوه با ناه است لشکر کشید راجه و جوبس پال
مردان کلاس بهیاطت قلع گذاشته خود و کسار و شوار گزار گشتیر در آن سلطان قلع نند و راجه کرده و در کعب و سایر اعیان
و سایر اسباب قلع گیر شریع من اهل قلع عاجزان و خواه گشته مقابل قلع سپردند و بعد از تسخیر قلع بدست آوردن و باطال احوال و
برادر کشمیر بجا قلع بدست و جوبس پال نهاد و سبب افسان طری و دوشوار سه و در دست سلطان برادر مذکور رسید و غنیمت فراوان
بدست آورده و بسیار می اندود و از بختی وین اسلام نمود و در لاج احکام شریعه در آن دیار داده مراجعت فرمود و در هر شهر و کس
چهارصد و نه بزم تسخیر قلع بخت و ریاسه و آن که ه گزشت چون مسعود قلع رسید که نام حاکم آنجا اطاعت قبول و بدشکشت
و ادانجا بدین رسید هر دو دایه آنجا قلع را بزم خویش سپرد و گوشه غریب اهل قلع تاب مقاومت نیاورد و هر بار دم که یک
لک بجا و هر دو پاسبان و چند فضل بشکشت داده امان یافتند سلطان از انجا قلع ما بن بر کنار و دایه جنا رسیده و بخت نام حاکم
آنجا فیل سواره میخواست که از آداب بگذرد و لشکریان سلطان رسیده و او را و لشکر رفت و او خود را بخون و بر آه که گردانید و بخت
چون بکام تمام بود و مردن از زمین بسبب بخت و بدشکشت قلع ما بن بشهر متحر که شریعت بزرگ شکل و بخت بدین تخانای غنیمت
و مولد کشتن بن بسد که با اعتقاد هندو و محمد خلیفه این و قتالی است و آن مکان را از ازمایش و دیگر ترفیع و تمیز اندر بر یکدیگر جنگ
بیش نیاید تمام آن شهر را غارت کرده بختان را مسعود و انما خند و اهل و در آن به قدرت بر دشمن است و در آن شکست که در آن

ترتیب داده فردوس نام نهاد و پیر مولانا باغبانی آن باغ داشت بدین تقریب مولانا در شعر خود فردوس می نوشت چون در غزلی که
و حقیقت کمال او سلطان ظاهر گردید و او در محبت خود جامی داده پایتقدش از شرای آن عصر بلند ساخت و مولانا صاحب السلطان
نیکویش شاهنامه مثل بر احوال سلاطین کیان و فرزانوایان مالک ایران و لشکر کشنده و پهلوانان و ستم و اسفند یار و افراسیاب و سهراب
و دیگر پهلوانان نامدار را مکرر گشته شخصت هزار بیت در مدت سی سال درست کرد اگر در عهد سلطان کتب بسیار از نظم و شعر تصنیف شده
نیا و گار شعر است تا در است اما شاهنامه بحرین آن کتب و در کمال تناسل مغرب طلائع سلاطین عظام و محبوب طلوب طوائف نام است
سلطان اگر چه چندین هزار عظام درخت اما سر آمد ایشان ملک ایاز بود و کند عشق او گرفتار سے داشت گویند که این ایاز خلف والی
کشمیر بود و در دوی همراه پدر خویش در شکارگاه رسید جمعی از اعیان آدم مزدب قابوئی که یافتند ایاز را دست آورده ازان ولایت
بدر رفتند و در بخشان رسیده آن لعل و مرج شاهی را بدست سوداگر سے طبیعت خاطر خواه فروختند از تقدیرات الهی شاهزاده بلال سے
نام نهاد و گشت و آن سوداگر اگر چه اقسام اجناس نفیسه و انواع اشیاء غریبه با خود داشت اما نظر بر حسن و جمال ایاز را و از ارجح باب
و اشیای گران بهاشهره از جان خود غریبه تر زیبا داشت و در ترتیب و پرورش او توجه سے گماشت بقصد تجارت از بخشان در
غزنین رسیده محل اقامت انداخت تا آنکه صیت حسن و خوبی آن سر بوستان محبوبی در گوش سلطان رسید و اگر سلاطین گشت
و بجز و مشاهد به بلال سے عشق او گشته عنان اختیار از دست داد و طبیعت گران خرید و انیس انجمن خاص مجلس اختصاص
گردانید شیفه حسن صورت خود بود و زلفیه خوسه نیکوئی او نیز گشت طبیعت این عشق که هست بی خود از خویش به نفع شاه
شناسد و نه درویش به القصد سلطان او را بر تاسه خدم و حشم برگزیده و امور او را محکم کلس گشت چنانچه فقره نیاز سلطان حسن
و نالایا مشهور است و در اکثر کتب مطهر خصوص مالزالی این داستان را به همین آئین و مضامین رنگین و تخریر کرده و در
بعضی نوشته اند که ایاز اگر چه حسن صورت و جمال ظاهر سے چندان نداشت لیکن در اخلاق پسندیده و کمالات و صفات حمیده
بی همتا نظم هر که در دست نیکو بود به آدمی از آدمیان او بود و نیکو مرد و نه نکور و بی است به خوسه نکو یا نیکوئی است به القصد
بعد از آن که سلطان را ایاز مشاب و در گذشت و زمان شیب پدید آید و در سن چار صد و بیست و یک هجری بعثت و قیادت
ضیق النفس او رنگ خلافت خالی کرده سمنه تیر گام محمد و جولا نگاه آخرت ناخت و از شهرستان و جوبصرای ناپیدای عدم نقاره حلت
نواخت گویند و در زمان سکات موت از بس که دلش در بند سلاسل دنیا بود و حلتش و شوار سے نمود و در مندان حقیقت فناس
اندوخته های او را که انبار سے نفوذ و جوا هر و اسباب بود و در و بر و چیده سلطان نظر بر آن انداخته حسرت خورد و جان بیکان آفرین
سپرد و سدر سے نظم زو نعمت اکنون به کان تست به که بعد از تو بهیرون فرمان تست به پریشان کن امر و زنجینه جست به
که فردا کلیدش نه در دست تست به کسی گو سے دولت دنیا برد که با خود نصیبی بعقبه برد و تو با خود بهیرونه و خویشتن به
که شفتت نیاید ز فرزند و زن به غم خویش و در زندگی خور که خویش به برده پیر و در حرص خویش به تنجوارگی چون سر گشت سن به
تخار و کس در جهان بخت سن به مدت سلطنت او سے و پنج سال به

ذکر امیر مسعود بن محمود و اخلاف و اولادش

امیر مسعود بن سلطان محمود و در حالت پدر و الا قدر زینت افزای او رنگ خلافت گردید اما بر هندوستان یورش نداشت کرد
امیر ابو سعید بن امیر مسعود از شش برادر و کلان تربو و بعد پیر سر بر آرا سے فرزانوایان گشته عدالت و نصفت دار و راج داد و در ترتیب
بر هندوستان یورش آورد لیکن چندان دست نیافت بعد از اندام تاجان بعضی گفته معاودت کرد و برام شاه برادر امیر ابو سعید

پس از برا رکھان اورنگ لغین جہانجانی گشتہ برہندوستان پورش آورد بسفہ بلاد و معاکر کہ برہو برادر کلاش سخر کردہ بود و زور
شمشیر تخی در آوردہ امر سے خویش را در ان اماکن گناشتہ مروج قوانین اسلام گردید باسلطت او در ہندوستان بقایا نشت
در ضلع مالک ایران و توران و محاربہ بسلاطین آن دیار بسر برد کتاب مخزن اسرار تصنیف مولانا نظام الدین گنجوی و کلیلہ دینہ تالیف
مالانصری اسی مستوفی در عہد اوست در سنہ پانصد و ہفت ہجری ازین جہان فانی در گذشت و خضر شاہ بن بہرام شاہچون اورنگ
آرا سے فراز وادی گشت سلطان علاء الدین حسین غور سے براو غالب آمد و غزنین را از توکل صلی بنمودہ در تصرف خویش آورد و خضر شاہ
بعد ہزیمت از ملک غور سے خویش برآمدہ رو بہ ہندوستان آورد و لاہور را بہ بغیر دستاوردہ تا آخر عمر حکومت پنجاب قیام فرمود
در سنہ پانصد و پنج ہجری در خطہ لاہور چراغ زندگانی از او تہ بدو اجل خاموش شد مدت سلطنت پنجادہ و ہشت سال پہ سلطان از خسر ملک
بن خسر و شاہ بعد رحلت پدر بر سند حکومت پنجاب تکیں گشت چون سلطان شہاب الدین برادر غیاث الدین بن سلطان
علاء الدین حسین غور سے از جانب برادر رکھان خویش نیابتہ در غزنین سے بودہ مقتضای کاظمی بلطرات مالک لشکر کشیدہ کہ بہت
چہ تخی ہندوستان بہت و علی التواتر لاہور نورش کردہ خسر ملک را بحارہ و دیالہ حاجہ گردانید آخر لاہور و ملک تہا بدو
در سنہ پانصد و ہشتاد و دو ہجری نزد سلطان شہاب الدین در غزنین رفتہ ہاں طرف ودیعت حیات سپرد مدت حکومت او در
لاہور بہت و ہشت سال از ابتداء سلطان ناصر الدین بسلطنت تا خسر ملک بہت حق مدت دو صد و ہشتاد و مال سلطنت غزنین
و بلاد ہندوستان کردند

ذکر سلطان شہاب الدین غوری عرف مولدین محمد سام و لشکر کشی او بھند

سلطان شہاب الدین عرف مولدین محمد سام برادر کلاش سلطان شمس الدین شہر بلغیاث الدین ولد سلطان علاء الدین حسین
سلطنت خود و ہشت سلطان شہاب الدین از طرف برادر رکھان خود بر سر غزنین لشکر کشیدہ و در سنہ پانصد و ہشت و نہ ہجری سے فتح
نمود و نیانچہ حکومت آن ولایت قیام فرمود چون خراج کار طلب و دلاور صاحب اقبال بود کہ ترو و برستہ قصد جہان گیر سے
و مالک سنانی نمودہ مرتبہ اول ولایت لغمان از تصرف قراصل و اوچہ را از قوم ہاجرہ تخی در آورد و ناس خود گذشتہ بنزنین
مراجعت کردہ مرتبہ دوم در سنہ پانصد و ہفتاد و چار ہجری باز در لغمان و اوچہ آمدہ براہ ریگستان غریمت گجرات نمود و راس
سیم و یو مرزبان آن ولایت لشکر فراہم آوردہ صفوت مصاف آوردت و جنگ عظیم رو و اوچہ بن لشکر سلطان بنا بر قطع سنان
بغیرہ جنگ داشت و بسبب عبود مالک ریگستان رنج بے آبی و قسب بی فکلی ہم کشید و لشکر راسے سیم دیو افراد و تانہ و
بود و سلطان را خستہ و مغلوب گردانید و راسے سیم و یو غالب آمدہ فتح یافت بسیار سے از لشکریان سلطان علف تیغ میدیج
گردید نزد سلطان نہریمت خودہ بہزدان رنج و قسب بنزنین صیدہ و مرغ ہوسم بر سہا پانصد و ہفتاد و پنج ہجری سے لواسنہ
بہت لاہور برا فراشت سلطان خسر ملک از بنا بر سلطان محمود غزنوی سے کہ غنمہ از احوال او بر کردہ و راسے سیم و یو مرزبان
بعد محاصرہ و محاربہ خسر ملک عاجز شدہ پشخورد را با یک زنجیر بلطرات بکشش فرستاد صلح نمود و سلطان بکشش ہر سالہ مقرر کردہ
بنزنین معاودت نمودہ مرتبہ چارم در سنہ پانصد و ہفتاد و ہفت بر سر دیول کہ بہ ششہ مشہور بہت رفتہ تمام ولایت کنار دیاسے
سند بیلطادہ آورد و نفاکس و نوادہ آن دیا را مال بسیار گرفتہ برگشت و مرتبہ پنجم در سنہ پانصد و ہشتاد و ہشتاد و ہشت لاہور آمدہ
محاصرہ و محاربہ نمود و خسر ملک تاب نیامد و تمسک گردید سلطان آن نواسے را فارت کردہ در میان دریای رادی و جلہ قلو
سیاکوٹ را کہ بناسے آن اندکیم شکست و رنجت و مارکان آن ماہ یافتہ بود تجدید ترمیم و تعمیر نمود و ناسب خود گذشتہ برگشت

خسر ملک اتفاق حکمران مدتی محاصره قلعہ سیالکوٹ نموده بنیل مقصود بلا ہرج و مرج و در ستر پانصد ہشتاد و سہ ہزار و غزنین بلا ہرج و مرج و ملک ہندوستان چون حاجہ شیخہ از آمدن محصور چارہ غدیرہ بلا دست رسید سلطان اورا بخود و غزنین برده و ملا ہونانج خود منصب کرد خسر ملک و در ہان طرف محلہ ندگہ سپردہ مرتبہ ہفتم در ستر پانصد و ہشتاد و ہفت سلطان بلا ہندوستان آمدہ قلعہ سہ بندہ را کہ در ان زمان دارالایام را جاسے عظیم الشان بود بہست آورد و یکبارہ دویست سوار در آنجا گذارندہ در موضع غزنین کہ الحال آن را تالوار سے گویند رسید راہی پتھور را فرمازد و انی ہندوستان بالشرکران بران غزنین آمدہ صفوت آہست و ہر دو لشکر ہم مقابل گشتہ و او مردانگی و دلاوری و داند اگرچہ درین محاربہ سلطان جلاوت قادر کردہ مراتب پتھور بجا آورد آہستہ آہستہ این دو سترخ و نصرت بروقت و دیگر موقوف بود درین مرتبہ بر لشکر سلطان شکست افتاد و کھانڈے راہی برادر راہی پتھور اکھاکم و پچی بود غالب آمد و فیل سوار جملہ آوردہ با سلطان در آن سخت و باز در سلطان را ضرب نیزہ مجروح ساخت نزدیک بود کہ سلطان از شدت درد زخم بیوش شدہ از اسب فرو افتد درین وقت فلاسٹخ بچہ مرید عقب سلطان بر اسب نشستہ از زر نگاہ بیرون برده سلطان را سلامت بنزل رسانید سلطان زیادہ از ان صلاح در جنگ غدیرہ از آنجا حادث کرد و بہنران قصب و محنت و غزنین رسید راہی پتھور ابعد فتح در سہ ہند آمد و قلعہ را از کسان سلطان بعد محاصره کیال و یکبارہ تسخیر نمودہ بکسان خود سپرد مرتبہ ہفتم در ستر پانصد و ہشتاد و ہشت ہجڑے باز سلطان بالشرکران متوجہ ہندوستان گردید و ہان موضع نرائن کہ سابقاً جنگ شدہ بود نزول حصا کر فین اتفاق افتاد ہنگام صبح بہادران پر خاش جو بہادر گیر پیوستند گاہے ترکان جلاوت کش جرات و جسارت نمودہ بر ہندوستان غالب شد و گاہے ہندوان پتھور اندک کش از دلاوری و دلیرے برتر کان و دلاوری آوردند

ذکر ظفر یافتن سلطان شهاب الدین معروف مغولین سام بر پتھور

چون شہیت قادر حکمران شد کہ سلسلہ جہانانی ہندوستان از فرقہ ہندو منقطع کرد و رام دھام این ملک در قبضہ اقتدار اسلامین اسلام دیا و دھام اسلام دین بلا نظیر و بیغیرہ باینس نصرت الہی بر پرچم اعلام سلطان و زید نال دولت راہی پتھور ابدعات عوافت او بار از پنج دین بر افتاد راہی پتھور اور زر نگاہ دستگیر گشتہ قبل رسید و لشکر پاش اکثرے علف تیغ خون آشام مبارزان ظفر فرجام گردیدند خلقی انجہ بہست شجاعت کیشان جلاوت پیشہ گرفتار گشتند و کھانڈے راہی بہادر راہی پتھور اکھاکم ہندو بہست را حقیقت دانستہ بہنران سے دلاش انان ملکہ سلامت بدر رفت بلایت چنان پیمناک دہر اسان گوشت چکر نثارا اگر انی سخت قلعہ سرستی کہ عبارت از تالوار سے بودہ باشد و انی واجہیر کہ دار الملک راہی پتھور بود متصرف کسان سلطان در آمد و مال و دستہ آن قلاع بہست افتاد

ذکر نائب گزاشتن مغولین سام ملک قطب الدین ایک را در ہند و فتوحات نائب مذکور سلطان بعد فتح چند روز در ہان سرزمین اقامت و در فرام اور و ن پراگند گیا سے مالک و اسن و مان شایع و سالک و نشانیدن مرہم الطاف بجزا جہتا سے قلوب رعایا و برایا و تالیف دہا کی کا فر خالق و استقام دھام ملکی دالی مسلحہ جلیلہ بہار رسید و پس از حصول اطمینان از سر انجام امور ملک و دل جوئی سپاہ و رعیت ملک قطب الدین ایک را کہ غلام و برگزیدہ او بود و در نصیب گرام ہفتاد کردہ و دلی نائب سلطنت گذارندہ خود راہ سوا لک دھان گشت و اکثر بحال کوہستان را غارت کردہ و غنیمت فراوان بہت آوردہ و غزنین رفت بعد عاودت سلطان ملک قطب الدین نیابتہ در سر انجام موات جہانانی و داعیہ ملک ستانی سرگرم گردیدہ و در ستر اوقات

قلعه دلی و میر قسطنطین منورده در بابا سے مناسب حکام انصاف خود نشانید و در سال دوم قلعه گول نیز سرحد و قلعه گوالیار و اودان و دیگر قلاع فتح کرده بر سر حکومت رفت و انتقام شکست سلطان که سابقاً تجربه مد آمده از راهی بهیم بود بگوانی گرفت و آن ولایت نامخت و تاج منورده بفتح و لغت و قدرت به سبط مراحت کرد و خطبه و سکه بنام سلطان بر دواج داد و دلی ازین تاریخ در اخلافت سلطانین گردید و سرحد نیم در سبنا نصد و نو دوشش باز سلطان از غزنین در هند آمده ولایت قنوج را مفتوح کرد و سهند و نجیر و فیل و دیگر اموال غنیمت گردید برگشت چون سلطان غیاث الدین برادر کلاں سلطان که اسم سلطنت برادر بود جهان گذران ماچر و دکر و سلطان اندو و حج و غزنی و دوالا هندی ولایت غزور و کرستان و خوارزم و دیگر ممالک بود ارشان قسمت کرده خود بر ولایت غزنین قناعت نمود +

ذکر رحلت معزالدین سام ازین جهان

خبر بدیدیم چون سلطان شمس که در دوسه لاهور طالع کمر کران حسان و وزیر و غنیمت و شرف و شرارت برافروخته اغلند ابراهیم تاج دیمیان گروه از غزنین رویا پور آورده و ملک قطب الدین نیز از دلی بحدوت سلطان رسیده و اتفاق یکدیگر گشتال آن جامه بی خندال کرد و در سلطان بوقت غنیمت آن ذوق و انتقام امور لیک لاهور و داد و دت نیز تین نمود چون نزدیک رسید و دی اندو هات مخرن اندوت خدائی کو که هر یک با سلطان رشتہ بود با اتفاقی کرد و در بر شهادت یافت گویند خزانہ بسیار از طلا و نقره و جواهر و دوا و دماند از انجمله پانصدین الماس که از جواهر غنیمت است بقرم داد و دیگر اموال را از دین جال قیاس باید کرد و طبیعت و دیاب کنون که نعمت است بدست + کین دولت و ملک می رود دست بدست + مانده لوبت بر هندوستان یورش کرد و در تبر شکست خورده و دیگر میر و پادشاه و نصرت کامیاب گشت چنانچه تفصیل آن قبلم در آمد تا آخر عمرش در دو سال سلطنت نمود و از انجمله فرائد وانی هندوستان پانزده سال +

و ذکر جلوس نمودن سلطان قطب الدین ایبک اصالة بر سر جہان بناسے و محل احوال او سلطان قطب الدین ایبک غلام نر فریده سلطان شهاب الدین خایه حکومت هندوستان داشت بعد از آنکه سلطان شهاب الدین مقتول گشت سلطان قطب الدین از دلی برآمد و راه دور رسیده اصالة سر ریاز ای سلطنت گشت و یازدهم ربیع الاول شمس ششصد و سه هجری سکه خطبه بنام خود کرد و چون انگشت خضر از شکست بود از نجبت اصالة یک گفتند س سلطان غیاث الدین محمد برادر نادره شهاب الدین از فرزند که و حیر و بختلات پادشاهی براسے قطب الدین فرستاد و خطاب سلطانین ساخت این سلطان در دروب احسان و از شجاعت و جو افروزی و ادوی حکمران مغرور از پنج وین برکنده و بآستین گرم کرد و افلاس از چو و غفلت حق برافشاری و دست سخا لیش و من و حبیب آرزو مند ان برآمد و سے فیض عطایش ارباب عسرت را از زنی نیاز فرمود سی طبیعت باجیت او حوصایه در پانک + بارفت او در چرخ گردون پست + چون لکھا با بلی احتیاج الخام دادی از نجبت او لک بخش گفتند در میان او و تلج الدین که یکے از بند با می خاص سلطان شهاب الدین و بعد سلطان در غزنین اسم سلطنت بر او طلاق یافت بود بر سر سلاهور مقامت و منازعت رومی و او قصد یکدیگر کرده آتش محاربه برافروختند تلج الدین تاب مقاومت نیارده و منہزم گشت و در کرمان رفته اقامت و وزیر سلطان مستقر و منصور شده با استقلال کمال سلطنت برداشت +

ذکر رحلت سلطان قطب الدین ایبک و سلطنت یافتن آرام شاه پسر خوانده اش

سلطان در سن شش صد و هفت و در چوگان باز سے از اسب افتاده کوسے زندگانی بجلان گاه آخرت رسانید و در سال حکومت هند و از انجمله چهار سال سلطنت فرمود سلطان آرام شاه پسر خوانده سلطان قطب الدین است چون سلطان مرحوم خلف ملکی که سزادہ جانیانی توانمند و دشت ارکان دولت با اتفاق یکدیگر آرام شاه پسر خوانده سلطان را که سواسے او

واری فیروز در پیشش صدر بهشت هجرے در خطا که بود برادرانگ فراموشی اجلاس داده سلطان آرام شاه خطاب کرده و با طراف
ملک احکام و منازیر صادر گشت و ولایت و عدالت بخوانی رسید درین اثنا امیر علی اسماعیل حاکم دہلی با اتفاق جمعی اندام از ملک
اتیش را از بد او ن طلب داشت و ملک در دہلی رسیده قلعه را به تصرف خویش آورد و سلطان آرام شاه با شماع این خبر از لاہور
در حوالی دہلی آمدہ بہشت آرا گشت و بانگ محاربه فرار نمود مدت سلطنت کی سال ؟

ذکر رجوع سلطنت سلطان شمس الدین اتیش داد و فرزند خدیو قطب الدین ایک کے بقیہ احوال و
سلطان شمس الدین عرف ملک اتیش اور سلطان قطب الدین ایک خرید و بفروختے گرفتہ دختر خود را در مناسحت اور رآورده
بعد فتح گو ایار امارت آنجا دارائی داشت پس اذن ملک آن نواسے بدو تفویض نموده بتدوینج ولایت بد او ن غنیمت
آورد کہ اندید چون علامات شجاعت و مردانگی و زیات فرست و فرزانی ازو بمقتضی ظهور میرید و بار اور حضور ترددات مردانہ بجا آورد
آنکار بپایہ امیر الامراء سے رسیده خط آزادی از سلطان یافت بعد از آنکہ سلطان قطب الدین در گذشت و سلطان آرام شاه
اور خلافت تشیت نیافت با اتفاق امیر علی اسماعیل سپہ سالار و دیگر ارکان دولت از بد او ن آمدہ در پیشش صدر بهشت بخت جهانمانی
جایوس نمود و خطاب شمس الدین مطالب گشت و اتیش آنرا گویند کہ در شب خسوت متولد شود چون صاحب تردد و شجاع بود و در شیر گشت
ملک در حیلہ تصرف خود در آورده با استقلال تمام فرزند واری نمود و دران زمان خلف سلطان محمود از زمنا سلطان جلال الدین
از چنگل خان منہزم گشت و در لٹان رسید و بعد چند روز لاہور آمدہ قلعه آنجا را محاصره نمود و سلطان بالشر بسیار لاہور رسیده مقابلہ
نمود سلطان جلال الدین تاب نیامد و در بطرف سند و سیرستان بدر رفت و در پیشش صدر شانزده ہجری الہی خلائی عباسی بغدادی
خلعی از پیگاہ خلافت بہت سلطان شمس الدین آورد و سلطان مراسم اطاعت بجا آورد و فرحت و شادمانی بسیار نمود و چند روز
را آرایش داده کوس شادی توخت در پیشش صدوی ہجری بر ولایت ماوہ یورش نمودہ مظہر گشت و قباۃ کاک کہ از مدت
شش صد سال تعمیر یافتہ در غایت شانت و صانت بود از بنیاد برانداخت و مختار را بجا بکراجیت و دیگر تہار را بر در سجہ جامع دہلی
در زمین فردر دنا کہ کوب خلائی گرد و الفصہ در طاعت و عبادت موع بود در ہر جنبہ مسجد جامع و مغربہ دای فرافض و فوافل
قیام در زبیر سے و عنقا شنیدی در قوت کردے و در ہر باب خلا برستی بکار بردی روزی لمحمدان دہلی اتفاق کردہ روز جمو
ناگهان تیغ باہت در مسجد جوم آورده قصد سلطان نمود و چند کس را ہلک رسانید و سلطان از انجا بسلامت برآمدن ناہایت
اندیشان قاتب کردہ توالستند کہ دست اذیت سلطان رسانند و خلق کشیر بر باہما و دروازہ بر آمدہ آن ظالم را بنظر قہر و تنگ
و سنگ پاک نمودند سلطان در دو تخانہ رسیده با مقام بے اندامی ہای آنجا اکثری را ہلک تیغ بیدریغ نمود و سلطان با استقلال
کردہ بعدالت و نصفت زندگانی نمود و در ہا یا و بریار خوش نمود داشتہ با جلیطی در گذشت مدت سلطنت او بہشت شہت سال ؟

ذکر سلطنت سلطان رکن الدین فیروز بن سلطان شمس الدین

سلطان رکن الدین فیروز بن سلطان شمس الدین بعد برادر الا قدر در سہ صدوی و شش ہجری بر تخت سلطنت جلوس نمود چون
بہر از عقل و قابلیت نہاشت و طبیعت لذات نفسانی با فرط و انہاک و در خطا صاحبانی و فرشت و کامرانی اور از امور جهانمانی بار و شست
موزانہ در انعام سخراکان و از لال حرف کردہ بالی میریت خبر سے از احوال سپاہ در حیت نیگرفت و انکم انخرمودہ شہرت ام علی الدوام
نمی نمود تا اسم سلطنت بر سلطان بود و بے شاہ ترکان والدہ او کہ کنیزک نہ بود و نظر بر بی پردائی و عدم کیانت بہ خود داشتہ سرانجام
جہام ملکہ و ملی سے نمود و انیز بمقتضای کوتاہ اندیشی کہ در شہت زنان مخمر مت حرمانے سلطان شمس الدین را کہ ہم خیمہ بود و نہ از

و انصار و سپاه و پسران سلطان قلب الدین و اتباع آنرا با یکتاہ نقل نمود و بعضے امور ناشایستہ کہ سزاوار خانہ ان پادشاہان بنو داؤد
بنو رسیدار کان دولت نظر برے پیرائی و نارسائی پادشاہ و تسلط و استیلائی مادرش داشت با خود اتفاق کرده اند کہ شدہ ملک
اعزل الدین ایاز حاکم لنگان را خرابیک سلطنت دہلی نمودہ طلبہ اشتغال و از لنگان لشکر گران فراہم آوردہ و ماہ مذمہ دہلی گشت سلطان نیز
بقصد مقابلہ از وہیلے برآمدہ و کرام رسید پیش از آنکہ ملک اعزل الدین ایاز بر سدا مرا لہ سلطان اخراج و از زندہ دہلی رفتہ بی بی
رضیہ بنت سلطان شمس الدین را بر تخت نشاندہ سکہ و خطبہ بنام او گردید و بی بی شاہ ترکان را مہمیاہ ساختند سلطان با ستار
این خبر از کرام رجعت نمودہ و در کیلو کوسہ رسیدہ اما وہ جنگ گردید و بی بی رضیہ فوج از بہا و دران شجاعت پیشہ بر سر اواز
و سہیلے متعین نمودہ و در اندک جنگ سلطان و لشکر گشت و بعد چند گاہ سلطان و مادرش در زندان خانہ فوت شدند نام سلطنت
کیا سال و تیش ماہ و ہشت روزہ

ادکر سلطنت رضیہ دختر مرصیہ سلطان حسن الدین آتش

سلطان بی بی رضیہ بنت سلطان شمس الدین در سنش صدوسی و ہفت ہجری با اتفاق امراد و زرا اورنگ آراسی خلافت
گشتہ خطبہ و سکہ بنام خود راج داد و تدابیر صائبہ و انکار شاقہ بنظم امور جہاندار سے و تسخیر تمام سلطنت و شہر واری بنو انیکہ
تا قن ہوشمندان و الاخرہ بودہ باشد لعل آدودہ لباس مردان پوشیدی و از پردہ بیرون آمدہ بر تخت نشستی و بادام و لوی
یہ تشیت امور سپاہ و رعیت پرداختی و با جزای مراسم حالات و نصفت نقد بلخ و زری بی باہلہ این ملک و روزگار با طلاق ستودہ
مستقلی و بصفت پسندیدہ موصوف بودہ آثار فرست و فرزانی و احوال شجاعت و مردانے از دہلیور میر رسید و در زمان حیات
یہ رو انا قدر در مہات مکی دالی دخل تمام داشت و پدر بر و انفس و قتل او اعتنا نمودہ ولی عہد خود کردہ بودہ و نظام تمام بدون
صلاح ادنی کرد و روزے و در التماس کروندکہ با وجود پسران و دختر ادلی عہد کردن مناسب نیست سلطان فرمود کہ پسران نا قابل
در احم انجمن و با قسام لاجی و با عجب اشتغال و زریہ احد سے از آنا قابلیت و لے عہدی ندارد و ابن دختر خشنہ اختر اگر چہ
بصورت زلفت آما و ستودگی اخلاق و فرزندے دانش بہتر از مردانست بلایت بھی متاب مٹوت در نام و لیک در نور
خود مرد تمام و بھلا آن شر زن در اخلاق حمیدہ و صفات پسندیدہ و امثال و اقراں ممتاز بودہ و در ہر است حال کہ بعضے مرا مخالفت
و زریہ بودند آن ملک زمان ہنگامہ آنا بہر صاحبہ در ہم اما چون ملک اعزل الدین ایاز حاکم لنگان سلاز اطاعت
پیچیدہ بے وزرید و لاہور را از کسان ملک زمان مخلص نمودہ و تصرف شد ملک زمان نیز بقصد پیکار و وضع شوق او از دہلی
برآمدہ در سمرند رسید امرای ملک حرام از کورگی و بیوقائی سدا از اطاعت و انقیاد پیچیدہ ملک را مقبہ کردند و بد سہیلے
رسدہ منوال الدین بہرام شاہ بن شمس الدین را از قید برآوردہ و سلطان بی بی بر گرفتہ و رضیہ سلطان قابو یافتہ برآمدہ با ملک
اختیار الدین عقد مزاجت بستہ و لشکر جاہان مکو کمران فراہم نمودہ و در شیر بر سر بہرام شاہ رفتہ جنگ کرد و آخر الامر ملک
اختیار الدین و رضیہ سلطان شکست یافتہ و لشکر گشتند و روز دیگرہ قتل رسیدند ایام سلطنت او سہ سال و تیش ماہ و ہشت روزہ

ادکر مقبول شدن سلطان رضیہ و رجوع سلطنت بہمخال الدین بہرام شاہ

سلطان منوال الدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین آتش را امرای عظام و وزرای مالک نظام اتفاق کردہ بر تخت جہان بناسے
نشانیدہ و در سنہ شش صد و چہل و یک سکہ و خطبہ بنام او راج دادند نظام الملک لہند بن الدین کہ ہمیشہ پسر سلطان در جاہان
از دواج او بودہ صاحب مدار گردیدہ امور با سہیلے و مکی با خلیا خود گرفتہ و اکثر فحاشات بدون امر سلطان پیش سہیلے کرد

چون در آن زمان مقر بود که خیر از پادشاه بیکس بر دروازه خود خیل نگاهدار و نظام الملک و انکلیک فیل بر دروازه خوش نگاه میداشت و اینمختی خلافت حکم موجب بیم سلطان سے بود چون بعد چند گاه اخوان مغول جنگی بر سر آمد و لاهور را محاصره نمود و دست نهیب و غارت در درگاه بسیاری از خانان و اندامی کشت سلطان بعد اطلاع برین سختی نظام الملک را با امرای نامدار و خوانین عالیه مقدار قوت بازوی سلطنت و صاحب خیمت و شرکت بود و بدین لشکر جنگی خانانین کرد و

ذکر قوی و زریدن نظام الملک و قتل شدن بهرام شاه و مکافات یافتن نظام الملک به جوع سلطنت سلطان علاء الدین

چون از اهل بلگر و بدیهه بود و از اصالت جزایم نصیب نداشت از حصول اسباب دنیا محروم و همان فرومایه مزدور شد و حقوق نعمت بر طاق نیان نماند طریق یعنی و گزین پیو و بعد رسیدن بر دریا می بیا و از روی قریب و خلیعت هر چند نشت نموده که همراه میان من همه سائق و ناموفق و اندامیکدل بنشیند که با حقا و آنا باین همه پدیده آید سلطان بدولت خود متوجه پنجاب شد تا دفع فتنه و فساد باسانی میسر آید سلطان ساده لوح که از کار جهان بینی فایده و از کرد و خاستی او غافل بود در جواب نوشت که آن را جگه نشستی ریاست کردنی اندام با فعل چنگاه بهمار و جاپلوسی گذرانیده می که در پیش است با انجام رساند و وقت مناسب مجامعه مذکور را جزا و سزا داده خواهد شد نظام الملک که در کمره رقم مذکور راجع امر نموده تاسی را بجای سازی و دغا بازی بپایب خود کشید و از طرف سلطان خوف گردانیده و علانیه لویای نبی برانداخت چون سلطان بر حقیقت حال مطلع شد خواجہ قطب الدین بنجیاری را بر این تسکین شورش امر او دفع فتنه و فساد فرستاد و نظام الملک را تسلیم نگشته از بی و عدا و باز نیامد و شغ از انجام راجعت کرده احوال باز نمود و نظام الملک اتفاق امر کرده دلی را محو کرد چون مردم شهر متفق بودند بی جنگ قلعه دلی تصرف در آورده و سلطان و دیگر شد و قتل رسید و مدت سلطنت او دو سال و یک ماه سلطان علاء الدین مسعود بن رکن الدین فیروز شاه بن سلطان شمس الدین التمش چون بهرام شاه را نظام الملک قتل در آورده ملک محل الدین اسماعیل میر الامرا از دست تسلیم کرد و داشت بر تخت سلطنت جلوس نمود و ارکان دولت بر سلطنت اندامی نشده سلطان علاء الدین را که آثار رشادنا صیبه افشا بود و از قید برآورده در سنه شش صد و چهل و سه هجری بر سر جهانمانی اجلاس فرمودند و ناصر الدین و جلال الدین بن سلطان شمس الدین را که در آن زمان محبوس بود و در ظاهر کرده ناصر الدین را بولایت بهراج و جلال الدین را بولایت قنوج نامزد کرده و نعمت دادند و ملک نظام الملک را که در امور سلطنت کلیه ذیل بود قتل نموده که کفر کا فرمتی رسانیدند و نظم بچشم خویش دیدم و در گذرگاه که در دوشه بجان مورک ماه به هنوز از صید نتاوش نیز داخت که مرگش دیگر آید کار و ساخت به چه بگردی مباحش اکین ز آفات که واجب شد طبیعت کاکای درین فیروزه ایوان پر آفات به بر سهیم بهرے باشد و مکافات به نیکو نیک بنی و زبده غم به زو جو روید و گزیم و گزیم

ذکر رجوع سلطنت سلطان ناصر الدین بن سلطان شمس الدین التمش

بعد چند گاه چون سلطان از طریق بقره حالات و نصفت انحراف و زریده آئین اخذ و قتل پیش گرفت جمیع امر از او بر گشت و با خود اتفاق کرده ناصر الدین را که آثار قابلیت و حق شناسی از ناصیه احوال او ظاهر بود و از بهرام طایفه برشته بر تخت فراموشی اجلاس اندر و سلطان علاء الدین را تسلیم و قید نگاه داشتند چندانکه در زندان خادیم فریاد از اذیتش بدین خلاصی یافت مدت سلطنت او چهار سال و یک ماه و یک روز

ذکر سلطان ناصر الدین

سلطان ناصر الدین بن سلطان شمس الدین التمش در سنه شش صد و چهل و هفت هجری از بهرام آید تلج جهانمانی بر سر نماند و سکود خلیفه بنام خود در وراج داد ملک فیاث الدین بن رکن الدین و داد و سلطان شمس الدین بود و منصب وزارت داده و خطاب النعمانی و دهک

اگر از هر دو نجار را خواور داشتند و با یکدیگر را نوازش کرده آید چنان خواهد بود که پیرایه یا بر سر بستن و حله بر سر در پا کردن به بیت
 بود و با از برای هر پسر و پندیده دید و را چون پانزده و با سخته تا آخر عمر با سغهای امام پنهانی نگه دارا نزل و منزل را در مجلس
 خورده اند و گویند خنجر انامی رئیس باز در کمالا و خدمت درگاه بود و بقران با رگاه انجا آورد که اگر سلطان یکبار با و هزینانی نماید
 بسیاری از نقد جنس شگشگ کند چون آنی بوض رسید پندیرائی نیافت و فرمود که هزینانی با میر کزاد صاحب سلطانی از دل عوام
 نرا نل میکند البته مظهر اوصاف پسندیده و منشا اخلاق گزیده بود و در اراد و سرزای تقدیرات تا زیاده زد و بقباس رسانیدی
 صلاحت و بهیت و در دل امر اتوی بود و در کان دولت و ادانی رحمت در محکم عدالت او سادس بود و در جمیع امور عدل را
 کار فرمود و از لطش و سلطه او احدی را قدرت نبود که قدم از جا که اطاعت میردن نبرد و محبت اهل و عطا حاضر شدی
 و در عظمت شنیدی و در قش کردی و او امر و نوا سپه آکی مادر بر امور رعایت نمود و دوا و توانین ملک ملک در زمان
 فرمانروایی پسران سلطان شمس الدین مختل و مندرس شده بود و تجدید احکام و استقامت داد و هزینانی عدان رفت ما اساس نهاد
 و قیام سلطان بر سر آبی و نظره رسیدی امرای بزرگ را فرمودی تا چو بهادر در دست گرفته اتهام نمودندی و اهل مرعیان پیران
 را بی مزاحمت گذرانندی و عورات و اطفال در دواب لاغر و ضعیف را که در مواقع چنین چند روز توقف کردی تا مردم به سلامت
 گذشتندی در ایام جوانی اگر چه بخوردن شراب و محبت ارباب طرب و لهو و لعب رغبت تمام داشت اما بعد از آنکه سر ریاضی سلطنت
 گشت از تمام لایق تاج گردیده با دمی فرائض و نماز نوافل و جمعه و جماعات قیام نمودی بی و ضو گاهی نمی بود و در خانهای بزرگان
 میرفت و بعد از نماز جمعه زیارت قبول می نمود و بر جنازه اکابر حاضر می شد و به تفریت اهل مصیبت می پرداخت اخلاص
 میت را انعام می فرمود و وظائف آنها مجال می داشت نظم بدالش بزرگ و بهیت بلند و باز و دلیر و دهل و توشه و نه رایش
 بتدریج محتاج غیبه و نه امضا را رایش بجز خیر چند در شهر خزان نه در که دشت و خیانت در اندیشه کس گشت و امان در زشت
 بحدی رسید که منور شد و رسم قتل و کلبه به نیروی و فرزند خویش و بگردن برافراشت و درنگ خویش و
 باین دانش و رای دایمن و فریاد گمان در دنیا بد که باشد بشتر با وجود این همه اعمال و محاسن افعال در باب ارباب بی و طمان
 لطف و رحمت یک گناه گذارده است بهت بجماری و دقاری می گشت سر سوزن از رسم جلا بزرگ قاهره و نمی گذشت با واسطه
 یک کس لشکر و ملکی را بهر انداختی و وصل ملکی بر بهر مقدم شاختی نظم اگر آتش قهر فروخته و یک شعله از ان کشوری پوخته و
 بکوه از لرگین سایه انداختی و چون پنج پیش خورشید بگذاختی و چشمه کسوسه چرخ کردی نگاه شدی و تیر خورشید و ماه
 و سلطان را با جانوران رنگین زیبا و خوش خوانان نغمه سر و لایو و شکار س و یوز و سیاه گوش و امثال ذلک رغبت بسیار بود
 و ازین جنس حیوانات نادره بسی هم ساینده و خوشچیان و باز و داران و در و ایلان و میر شکاران را هم مرتبه تقرب به بقدر ریاضت
 بود و شوق شکار هم بسیار داشت تا برین علم و فعله این شغل را نزد سلطان رتبه بزرگ بود و بهت کرد و همه حوالی حلی و محافظت
 شکار کردند و در ان میشه نخیر اهرم آوردند و نه سوار تیر انداز برای تقدیم مراسم شکار و انداز در رکاب بودند و می طعم
 از مانده خاص یافتند و سلطان در ایام زمستان شکارگاهان سوار شدی و تا قصبه یو اتری و پیشتر که شکار کرده شامگاه پیشتر
 سعادت نمودی چون خبر اتهام سلطان در شغل شکار بجایا کوخان رسید گفت سلطان بلبن بچینه کار است و در ظاهر می نماید که
 از شکار میبرد و در حقیقت بملاست آداب ساری و بهیچدی و ملک دار و اطلاع و آگاهیه بر احوال رعیت و وسایحی
 بهمت می گمارد سلطان از اصنامی این سخن خوشوقت شد و بر فراست بالا کوخان آخرین کرد و فرمود که قاصد ملک داری

کسانی و فتنه که ملک گیر می ده و جانی کرده باشند چون سلطان را اسباب ملک ستانی می گردید و راه و دروازه اتناس کرد و که با وجود این هم قدرت و استطاعت تغییر ولایت گیرات و مال و دگر و بلاد را حق است سلطان حجاب داد که چون منول همیشه بر ولایت پنجاب ناخت می نماید از بدلی بر ولایت و در دست رفتن مناسب سلاطین خود را ساس گفته اند ملک خود را مضبوط داشتن بهتر از آنست که ملک و دگر آن تا فتنه سابقا از غفلت دینی پرورانی پسران شمس الدین را در میان جانی اختلالی عظیم روی داد و ضوابط سلطنت را اثر می بر و فتنه نماند بود حتی که جماعه میو اتیان در حواله شریب بک جنگل های انبوه پیشه برتر و فساد پیش گرفته بهر فی بنود و مسالک اطراف بسود و گشته سوداگران را مجال آمد و خد بنود و در از با می شهر از خوف آنها بوقت نماز عصر به بستند بود و نماز و کجاست کس را یا را می بر آمدن از شهر بنود و بار میو اتیان بر سر حوض سلطان ایامه سقایان آب کش می از حوضت می رسانید و پسران شمس الدین از بهر این و فتنه تا دسیب آنها و احباب التبیانه کرده اعاض نمودند و این حق موجب خیرگی و دلییری آنها و فتنه که دیده و دیدار سلطان قطع و فتح آنها بر مهابت دیگر مقدم داشت جنگلها را با تمام قطع ساخته آن بد نهادن را علف تیغ بیدر تیغ گردانید و حصد می حکم می نماند در حواله شهر خانات نصیب ساخت و زمین تقسم نمود که هر کس از امتداد خود خبر داده بود و در شمال از مرزهای فغان ساسانی جمله بخار و بزن و قلم بر دست دزد و سوزناهرن که که امین شود راه بزن و دزد و هر کس که بر دزد حوضت کند و می ماند می خود کاروان میزند و چه در گشت امین شود کاروان و چه در تجارت بر سر رودان و چه بر زمین خیر و شانی بر و ملک باج و دیکر چه می خورد و چون قوم کاظم پنجاب امیر خود بد او ن معتمد رفقه و فساد شد و سلطان خود در آن سمت تفرغ از انانی داشت و حکم نقل و دارت کرد و در آن سر راه که پیش سالگی رسیده بود و علف تیغ بنید تیغ نموده خیر از زمان فغان خود سال دهنه نگه داشت و سعدی بیت گز بود و در شکار راه و چه تاوان زن و نقل بجایه راه معذری و فساد کار و در آن امور فتنه فتنه بر می زد که در حوضت جاگیر سپاه باب اختلاف بسیار است سلطان فرمود که آنیکه میر میستند و از کار و نامه جاگیر و نامه باز یافت کرده مدد ما شایسته مقبول کنند آنها را بخدمت امیر الامرا غفر الدین التاج آوردند و مدد خود دادند که جاگیر بدستور سابق بحال بوده باشد امیر الامرا آنحضرت قبول کرده گفت اگر رشوت بگیرم در حقن و التماس من برکت نخواهد بود و فی الحال بخدمت سلطان رفته شکر میباید که با ایستاد سلطان باعث اندوهناکی استفسار فرمود التماس نمود که میران را که سلطان بر طرف کرده جاگیر باز یافت نموده اند و نگه شده ام که اگر در قیامت پسران را رانند حال با چه خواهد بود و سلطان ترحم کرده فرمود که بحسب استدعا می امیر الامرا جاگیر آن مردم بحال در دوز شاهزاده محمد سلطان به صفات حمیده و اخلاص پسندیده متصف و فتنه علیه سلطنت بود و ملکیت بند و تابع و لواحق و مضایات را جاگیر و مقر گردید و با جمعی آنها را مردم دانا با استعداد تمام بر امی انتظام مدام مستقیم شد و او ببقعناست سجده کی او ضاع و اهلوا که بیت به برادران و فرزندان مغزین بود و هر وقت با اهل فضل و کمال صحبت داشتی به نسبت تحصیل و تکمیل اخلاق حسن گشتی بیت بسال خرد و لیکن بچو و فضل بزرگ به افضل پیر و لیکن بزرگ کار جوان و مجمع الفضائل امیر خسرو دهلوی و امیر حسن و در ملتان بخدمت شاهزاده بودند و در ملک ندما و احباب و انعام می یافتند چون میت فضائل کاشف و موزع حق و مجاز استیج معصوم الدین محمد زنده شریازی رحمة الله علیه بگوشت شاهزاده رسید و نوبت از ملتان کسان خود را بطلب شیخ در شری از با نال و لائق ارسال نمود و خواست که در ملتان برای شیخ خانقاهی ساخته مواضع چند براسه معارفش وقف نماید شیخ بنابر ضعف پیری هذر خواست و یک نوبت غفیه متضمن اشارت و پس از خود نوبت دیگر کتاب گلستان و بوستان بخواهش نزد شاهزاده فرستاد و سفارش امیر خسرو ضمیمه آن نمود و از آن وقت هر دو کتاب در هندیستان رواج یافت گویند که از دختران سلطان شمس الدین مرحوم و دجاله از مزاجت شاهزاده بود و اتفاقا در

حالت مستی طلاق بر زبان شاہنہادہ رفت از آنجا کہ بنابر لقیاد امر شریعت عزرا جعت ممکن نبود ان عیفرہ البقد رختل اہل یقین
 شیخ صدر الدین بن شیخ جمال الدین ذکر یا قدس اللہ روحہا آورده اند کہ بعد از ان شیخ ہم اورا طلاق دہتا جسٹس شیخ شاہنہادہ
 را بار دیگر عقد ازدواج با او صحیح تو اندہ بود شیخ آن گوہر درج سلطنت را اجانہ آورده با او صحبت داشت بیست گوہر نقد بہت بکاک
 از رفتن آن کے آیدش باک بہر وجہ قرار داد چون شیخ را تکلیف طلاق ملکہ اتفاق نمود خاتون عفاف شربت گفت کہ از بلوی
 آن بے حیثیت بے وفا برآمدہ بخدمت حق شناس دل آگاہ رو آورده ام خدایا روا مدار کہ باز بہت باو گرفتار شوم شیخ چون این
 گفتگو شنید گفت کہ در وفاداریت کمتر ازین عورت نتوان بود و ہر چند شاہنہادہ در خواست شیخ اورا طلاق ندادہ در طرف خوش
 نگاہ بہت شاہنہادہ ازین بی خبری برآشفقت و در مقام انتقام نشست بقضائے صرح مشہور مصرع باد و کشتان ہر کہ در افتادہ بر تار باد
 ہدایت ہاشم باعث الفطاع رشتہ بقامی او گردید و در بہین نزدیکی لشکر مثل ہوا حی لا ہور ملتان رسیدہ دست بقتل قاتر خلافتی
 کشتاد شاہنہادہ با الضور از ملتان برای ممانعت شافت و در ان جنگ بچاک اجل گرفتار گشت امیر خسرو دہلوی کہ ہمراہ شاہنہادہ بود
 بہت مثل امیر گردید و در پنج رفتہ از آنجا باز بندوستان آمد القصہ چون خبر شہادت شاہنہادہ بسلطان رسید بسبب الفت بسیار کہ
 با او داشت غم و اندوہ بسیار در دل سلطان رسوخ یافت درین وقت عمر سلطان از شہادت گذشتہ ضعف پیری تو می گشتہ بود ہمارہ
 رحلت فرزند و بلند علاءہ آن گردیدہا کہ برای انتظام سلطنت در اظہار قوت و توانائی تکلف می نمود اما آثار زبونی و شکستگی کہ درین صحبت
 بحال سلطان راہ یافتہ ظاہر بود و در برد زکارش در منزل خسرو شاہ زادہ را با نظام مہام در ملتان تعیین کردہ میر محمد و در باش
 مرحمت فرمود ناصر الدین بفرخان خلف خود و دراز لکنوئی عرف بکمال دہلی طلب داشتہ گفت کہ فراق برادر بزرگ تو را بخور و ضعیف
 ساختہ می بینم کہ دقت از حال نزدیک رسیدہ درین وقت جدائی تو از من قرین صلحت نیست پس تو کیقاو و پس برادر مرحوم تو کینچہ در سال
 و از تجارت و دنیا بیکانہ اندا کہ ملک بہت ایشان افتد ناظر علیہ جوانی و ہوا پرستی از عمدہ محافظت ملک قہاسین جہان بائی تو اندہ برآمد
 و ہر کہ در دہلی بہ تخت سلطنت جلوس نماید قرا طاعت او بعز و درت باید نمود و اگر تو بہ تخت موردی جلوس کنی ہم مطیع و متقاد تو خواہی بود
 چون سلطان را اندک اتفاقہ پدید آمد ناصر الدین بنسر افخان بکفایت و نادانی نصیحت پرور ہر ان را گوش نکردہ بہانہ شکایتی نصیحت
 سلطان ردانہ لکنوئی گردید ہنوز ناصر الدین لکنوئی رسیدہ بود کہ سلطان رجعت حتی بیعت برای سلطنت باکم خیر و خلف شاہنہادہ
 محمد سلطان مرحوم بامر وصیت کردہ بود مدت سلطنت بہت سال و نہادہ +

توکر رحلت سلطان غیاث الدین بلبن رجوع سلطنت بنصر الدین کیقاو و

سلطان منور الدین کیقاو بن ناصر الدین بنسر افخان بن سلطان غیاث الدین بلبن اگرچہ سلطان بلبن مرحوم وصیت کردہ بود کہ
 کینچہ بنیرہ سلطان پسر شاہ زادہ محمد کہ در ملتان قیام میداشت و در سن بالا بخندہ آمدہ بود سریر گرامی سلطنت سازند حسب الوصیت
 ہم بلبل آمد اما چون امیر الامر اخگر الدین با او سو و مزاج داشت اورا بحیلہ باز سے روانہ ملتان کرد ناصر الدین بنسر افخان خلف سلطان
 منصور در لکنوئی بلبن و عشرت اشتغال داشت امیر الاخر کہ خلی سلطہ بود بصلح امرای دیگر منور الدین کیقاو و ناصر الدین بنسر افخان
 را کہ سجدہ سال بود و در ہمیش حدود ہشتاد و شش ہجر سے بر سر پر فرمانروائی اجلاس فرمودہ امور جانبانی با اختیار خود گرفت و کار
 بجائی رسید کہ حل و عقد جمیع معاملات و عزل و نصب حکام و تعیین مواجب ساہ با و باز گرفتہ سلطان تمامی ہما سلطنت بامیر الامر
 حوالہ کردہ خود بلبن و کارائی پر دخت و از دارالملک دہلی برآمدہ در کیلو کھر سے برگزیدہ و مای جماعتات و لشکراستاتین فرخ از احوال
 نمودہ در اسلطہ خود گردانید چون سلطان منور الدین کیقاو برادر رنگ جہان بائی جلوس نمودہ مطلق العنان گردید از غلبہ شہادتہ جوانی

نہندے دیدہ اسیر خیال نہ اگر چہ اسیر دیگر معلوم سے شود کہ آمدن پدر و پسر پروریاے سرخ و قصبہ ملاقات بود آنا از کتاب
قرآن السیدین کہ امیر خسرو دہلوی در ذکر ملاقاتے این ہر دو پادشاہ بلسک نظم کشیدہ ظاہر سے شود کہ پدر بقصبہ شہر دہلی از کهنہ
سرت بنگالہ آمد و بود و پسر بکافخہ اوار دہلی عازم گشتہ بدر رسیدن بران دریا یا ہند گر صلح و ملاقات نمودہ ہر دو بیکر دولت خود
مناوہت کرد و نہ بہر صورت سلطان بعد انصراف بدر اسطنت رسید و بموجب نصائح و مواظظ پدر کہ بقلم آمدہ چند روز خود را از لو و لعب
بازداشت آماجون بحسب فطرت بچین امور راغب و متعاہد بود و در کسب و شمار سوار شدہ میرفت کی از نمرہ رقاصان کہ صاحب جمال
و عطاوت مقال داشت در عین سوار سے پر خورہ بعد و عاشناے سلطان این بیت سر اسید بحیث سر و سیمینا البصر امیر و سے نہ سخت
بمیر سے کہے امیر و سے نہ سلطان از انتظار بچمال و استعلا فخر و غریب او فضاخ یہ بر بطان نیان منادہ متاع حبر و شکیب بر باد
وادا ہر اہر گرفتہ در صحرا سے فرخ افزائشہ ہا پر پا کرد و بچرب مدام و سماح صوت و مقام اشتغال در زیرہ از امور سلطنت غافل و غافل
گر وید بحیث ہر خدائی کہ در آن شوخ و باور ہر ناز و شہینہ را خورہ چہ بیکر گیسٹ کہ از جہان نگہ داشت نہ چون کوکب عمر و دولت سلطان
نزدیک بغرب رسید بغیر سے در اوضاع ادب ہم رسیدہ و در تہنگ حرمت امرا و خورہ نری مردم کو کشیدن گرفت بحیث چو بخت بر کسی
را پیش آید نہ کند کاوے کہ در آن را نشاید نہ القصبہ خیر الدین امیر الامرا سلطان بن ہر گشت و ملک جلال الدین فیسہ و زرا
کہ عارض من ممالک بود از سامانہ طلبا شدہ در ار علیہ امور سلطنت ساخت درین اثنا سلطان را از افراط شراب مریں نقوہ و فانی بپوش
عارض گشت کہ از کار رفت امر با اتفاق کیو مرث پسر سلطان را کہ خرد و سال بود از حرم سرا بر آورد و سلطنت برداشتند و سلطان
شمس الدین خطاب داد و دہلک جلال الدین بمقتضای صلاح چند روز اطاعت آن ظنک دست نشان نمودہ آخر الامر
باتفاق ارکان دولت لطف مذکور را مقید کرد و شہ سے را کہ پدر او بتقریبیہ حسب الامر سلطان بقل رسیدہ بود بر اسے اتمام ہر شہ
در کیلو گھر سے فرستاد و رفتہ سلطان را کہ رستے از حیات داشت کہ سے چند زوہ در وریاے جہنا انداخت مدت سلطنت
بہ سال و سہ ماہ از سلطان شہاب الدین غور سے نفایت سلطان مغز الدین کی قباد یا زوہ کس از اجتماع سلاطین خور سے مدت
یکصد و یک سال و یازوہ ماہ و ہفت روز سر را را ی سلطنت بود نہ

ذکر رجوع سلطنت سلطان جلال الدین فیروز خلیج و استقلال پادشاہی از اتباع غوریان
سلطان جلال الدین فیروز خلیج کو بنیاد نسل خاندان و اما و چنگیز خان است و عقل در قبول این نسبت متوقف چہ در آن زمان
شوکت و دو مان چگیر سے نہ چنان بود کہ بنا ترا و بنو کو سے سلاطین ہند سر فرد آرند بہر حال او عارض ممالک بود کہ زبان عرف بخشی
گویند بظاہر شائستہ خانی سر فراز سے داشت بمقتضای رشد و کاروانی مار علیہ امور سلطنت اگر دید روز بروز تہ او بلید گشت
آخر تسلط عظیم پیدا کردہ باتفاق جمیع امرا سلطان مغز الدین کی قباد را از میان برداشتہ در سہ شمسعد و نوو ہجڑ سے بر تہر فیض
سلطنت رسید امر سے موافق و مخالف طوعا و کرہا اتفاقا و در زیدند چون اعیان شہر و عامر مایا از زور اغب بودند داخل شہر گشت
در تہ کسلاطین پیشین جلوس میکرد و نہ نشست و در کیلو گھر سے بودن اختیار کردہ شہر نو و قلعہ از سنگ تازگے احداث نمود
از انکہ مال استقلال یافت وصیت یکذاتی و خدا شناسے او در انکاف گیتی مشہور گشت مردم شہر از خرد و بزرگ یکجہم آمدہ بحیث کہ
واستد عای نزول در شہر دہلی نمودند چون عازم شدہ کار پر و ازان امور سلطنت شہر را آئین بستند و بہر تہرین رستہ بازار ہا پر دست
رکشاکشکار خانہ چین ساختہ سلطان کمال شوکت و شہمت و با تزک و محفل تمام بر فیل کوہ شکرہ سوار کرد و دیدہ با امر اسے نامدار و
شکر بیرون از حد شمارا کیلو گھر سے روانہ شہر دہلی گشت و بر اطراف بازار چون ابر ہار زرافشان و در بار گذشت بحیث درم

رنجیدہ از کران تا کران : ہوا گشت ابرجہا پر نشان : ہرین منظر و آئین سلطان داخل و وقتانہ گشت و دو رکعت نماز شکر ادا نمود و چہشت
 ملاطین سابق جلوس نمود و گفت سالنامہ پیش این محنت سجدہ کرد و ہایم و امر و ترپاسے خود پرین سے نیم از عمدہ شکر ایز دست چکندہ
 تو انیم بر آمدہ بر او پیر و صغیر و کبر و لازم نذر و نیاز و مہول و شستہ آدابہ تہنیت و مبارکباد بجا آورد و نکوس شادی بلند آوازہ شدہ
 و شکام شب چمنان چراغان بکمال انگار و آتش باز سے بسیار دل افروز تا شایان گشت با بجا آمد تقدیم مراسم شہنشاہی با شکام ملک
 پرداخت و از عداالت گسترے و رعیت پروردے رعایا و باریا از خود خوشنود ساخت و خرو و بزرگ از حسن معاشرت اورا بخیر
 و شاکر گشتہ کر خدمت بر میان بستند و بنگران بقدر مال و واجب و جاگیر یا فتنہ ہر کارا گیر مقرر گشت ہر چند او معتمد و تقویت شدت تہنیت
 و بتدبیری دران راہ یافتہ امیر خسرو دہلوی سے بخدمت معتمد دارے سلطان قیام داشتی و ہر روز قرآن تازہ آوردہ انعام یافتی
 چون ملک چھو پروردہ سلطان غیاث الدین بلبن را ولایت کرادہ بدستور سابق نامزد شدہ بود دران ولایت قیام داشت
 سال دوم لو سے بنی برافراختہ سک و خطبہ بنام خود کرد و بالشکر گران بجا نب دینی رو آورد و سلطان با ہمتاے این خبر خاں خانان
 پس خود را با عساکر مشیر و امرائے قمار بدفع این شورش فرستاد و ملک چھو شکست یافتہ بالمرائے بلبن کر رفتی او بود نہ بدست لشکر
 افتاد چون اسیران را بنظر سلطان گذراندند بوجہ حکم آنجا مد را بجام بردہ سردار شہنشاہی شستند و غلہ تاسے خاص پوشانیدہ و بعلیر
 آوردہ نشانیدند و ملک چھو را و محمد شایندہ بملکان فرستاد و فرمود کہ در خانہ نیکو ادا بخدمت لنگا بداشتہ اسباب عیش و عشرت
 بر آسے او میدادند و زرا ازین نوازش و حق آن جمع واجب القہ حیران ماندہ سخن درین خصوص بمرض سلطان رسانیدند
 جواب داد کہ ہفتاد سال گذشتہ خون مسلمانی رنجیدہ نشدہ حال کہ پیر شدہ ام و ایام زندگانے باخر رسیدہ چگونہ برحقین خون مسلمانان
 اجازت دہم و چون سالنامہ کرے سلطان بلبن کہ کردہ حقوق نیت او برگردان است امر و زر کہ ملک او را متصرفم اگر اعوان و انصار
 او را بشم کمال بے انصافے و بمررتے باشد خصوص کہ باین صورت مبتہ پیش من آوردہ باشند انقضای سلطان نیلے
 خدا ترس و رقیق القہب بود دل ہر بان داشت باز نور سے ہم رضائید و میگفت اگرچہ در مبارک جنگ لشکر سے را می تو انیم
 آما چون کسے را گرفتہ و مبتہ پیش من آوند بقل او منی تو انیم اقدام کردہ تمام ایام سلطنت خود کیے را کشتہ قان چنین بود کہ سید سے
 مولانا درویش در دہلی آمدہ اقامت و زید و خانقاہ علی بنی بنا نمودہ ملجنے کیے بر تعمیر آن صرف کرد و ابواب اطعام و انفاق پروردے
 مردم کشودہ ہر روز ہزار من میدہ و پانصد من لوح و سیصد من شکر و دو صد من روغن و ہمین دستور دیگر مصالح خرج کردہ
 و در روز سے دونوبت ماندہ کشیدے خاص و عام ہر ان ماندہ حاضر شدندے و خود غیر از انان ششک تناول نکردی و از کسی
 چیزے نکیرے از کثرت خرج و مہانداری و عدم دخل مردم براو حمل کیا کہ سے نمودہ اکثر امرار بد او شدہ متے خاں خانان پسر
 بزرگ سلطان ہم مرید و مستقد و گردید سلطان بمشاہدہ این حال و از دعام مردم بر سر او اشارہ مخلصان بد برنگان داعی سلطنت
 بر آوردہ اول امرائے مستقد و مخلصان را بیداد و تر فرستاد بعد از ان او را گرفتہ زیر پا سے فیل بقویب کشت اتفاقا دران روز
 بکیم حکیم عظیم ابرسیاہ و باد تہرہ فاست و طوفان گرد و خاک آشکار و عالم تیرہ و تار گرفتہ دیدہ موجب تمہب عالمیان گشت و دران سال
 باران ہم شدہ و دہلی فتح عظیم رو دادہ و غریب از تہدید سستی در گنگے در بازار با و کو چاقا قالب متی سے کہ دند اکثر سے از فرط جوع
 خود را در دیاسے جہنما انداختہ و غریب بخر قا گشتہ و از فقہان غذا اکثر سے سگ و گر بہ را بر خود حلال دانستند بیکاز شدت اشتہا
 گوشت آدم را ہم مباح سے انجا شدہ عبادت کیشان را پاسے ثبات از جاہ و سر و پیر فریاد و طاعت اندیشان را تہذیب و طاعت
 حرام متذکر دیدہ بیتی خون خوردہ ہمہ لبسان شمشیر باز کردہ شکستہ و رجان میرزا در سہ شش صد و نو و سہ منول چگیر سے

باشکران عازم پنجاب گشت سلطان با ستام این خبر با عساکر بسیار فتح آن طائفه متوجه گردید چون طرفین بهم پیوستند منحل غلبه سلطان سمانند که در صلح نمود و سوار ایشان که از اقربای پادشاهان بود آمده ملاقات کرد و با چند امرای دیگر مسلمان گردید سلطان اورا پس خواند و پادشاه خود گرفت و غیاث پور مسکن ایشان مقرر گردانید چنانچه آن محمود را منگپور و مغلان را نو مسلم خواندند بعد چندگاه ملک علاء الدین را که برادرزاده و پروردگار دولت سلطان بود ولایت کره رخصت نمود و در کره رسیده با طرافت ممالک می تاخت و در حدود کره آمده فتح نمود و چهل زنجیر فیل و هزار اسب و بسیار اسب از طلا و نقره و در وارید و قسام آنته و قاشه و غیره گرفت و غنیمت گرفت که عقل از حصر و ضبط آن عاجز و زبردت و قوت و شوکت او زیاده گشته آثار نبی و انحراف از دین ظهور رسیده هر چند در سلطان گفتند که طالع واقعه پیش از وقوع گشته اند تا حال که علاء الدین استتعال یافتند ناکار باید که مسعودی اشیاء بهر شهر پشاید گرفتن بیل به چویر شدن شاید گذشتن به پیل به کنون کوش کاب از کر در گذشت پنهان که کسب از سر گذشت

ذکر متوکل شدن سلطان جلال الدین خلجی بر دست سلطان علاء الدین بکر و حیل انگیزت تا حق شناس بی سپاس سلطان از بسکه علاء الدین را دوست میداشت التماس و زاری با بابت مقرون گشت و گفت که علاء الدین فرزندی دیر و دوست هرگز نباشد و عناد از دنیا بد چون سلطان را اجل موعود نزدیک رسید با چند سوار خواص و یک هزار سوار بجانب کره از راه دریای گشت روان شد ملک علاء الدین خبر رخصت سلطان شنیده امین کره و انگلیز و نو آمد چون سلطان نزدیک رسید برادر خود را با استقبال فرستاد و در حضور رسیده بچند روز در التماس نمود که علاء الدین هر اسان و بیناک گشته میخواست که آواز دشت تنهایی گرد و دمن او را ازین اراده باز آورده ام الحال که سلطان تشریف آورده اند اگر در کباب لشکریان را صلح خواهد دید اطلب که بدرود سلطان بگفته او چند کس را همراه گرفته و سلاح از آن آموذ و کرده که در کشتی لشعه بنحو آذینا کشتی کنار آب رسیده سلطان از کشتی فرود آمد ملک علاء الدین آمده ملازمت کرده و پادشاه سلطان آموذ و سلطان از روسته شفقت و رحمت پانچ بر روسته او زده فرمود کن این همه تربیت تو نموده ترا بزرگ گردانیدم و همواره در نظر من از فرزندان عزیز تر بودی اکنون چه شد که این همه اندیشه و هم ازین بهر رسیده این بگفت و دست ملک علاء الدین گرفته بجانب کشتی کشید و درین اثنا محمود و سالم که از اجاجات سامانه و شیرارت و بدلفی مشهور بود و بشارت علاء الدین سلطان را زخمی ساخت سلطان زخم خورده بجانب کشتی شتافت اختیار الدین که پرورنده دولت سلطان بود از عقب و آمده سلطان را بر زمین زد و سرش بریده نزد علاء الدین آورد و او بر نیزه کرده در انگلیز گردانید و چند کس را از مخصوصان سلطان که در کشتی بودند بقبول رسانید و پسر سلطان برافروخته ندای سلطنت و داد از آنجا که این دو نغمه حقیقه است تا ملان سلطان در اندک زمان بیلاسه عظیم گرفتار شدند محمود و سالم نیز کمتر دمی نبرد شد و اندامش جوشیده از هم پاشید و نیز اختیار الدین و یوانه شده بگفتا بکر گذاری ما خود گردید علاء الدین کار نیت اگر چه بر تخت فرمانروایی نشست اما پادشاه این کردار و میگردانید که نسل و اولاد او و نشان او ماندند سلطنت او بهشت سال و یک ماه و دشت روزی

ذکر رجوع سلطنت به سلطان علاء الدین خلجی برادرزاده و واما سلطان جلال الدین

سلطان علاء الدین برادرزاده و اما سلطان جلال الدین خلجی بعد از آنکه سلطان جلال الدین قبل رسید سلطان با شفقت هزار سوار را بهی گشته در دلی رسید امرای سره و بزرگ اطاعت کردند و در سرش صد و نود و هفت هزار سوار سلطنت و فرمانروایی بکلیس خود و بکلیس و کوشک مل را در سلطنت گردانید و دست بذل و نوال کشاده امرای غیره مردم را بقدر حال هر یک مورد عنایت گردانید و در عهد و بهر کوی و بانازا بیل شرب امرای غریبی مردم بود و بعد چنگا و چهل هزار سوار بسرداری الت خان و ظفر خان برای دفع رکن الدین و

پسران سلطان جلال الدین که بدقتی در از دلی گرفته بختان رفتند بدین سخن ساخت بیعت سرورث ملک تا برتن است :
 تن ملک را نشسته بپایین است : امرای مذکور رفتند آن را حاضر و کونند پسران سلطان مرحوم تاب نیارود و بواسطه درویش
 حقیقت اندیش شیخ رکن الدین قدس الله سره آمده ملاقات کردند آن بوقت آنسایه ابدیت و مردمی شریک انظیم مقدم رسانیدند
 آنرا همراه خود بدلی آورد و سلطان ناحق شناس بے رحمی کرد و در چشم بر د و بر می ناده و خفته را بهیان آفتاب کشته و محبوس کرد و بنید
 بعد از آن بر سر گور استنکس عظیم متعین فرموده بجای دیوار آن ولایت را منتهی ساخت و بیت سونماست دودلی آورد و دزدین فسد و در دنا
 بی پر خلاق کرد و در و رسال دوم استنکس از ما و را التهر در خوان بدلی رسید و شهر را محاصره کرد و ملائق کیش از قصبات و قریات و ریشتر آید
 بجوم کرد و در ساجده و عمارت و کوچه و بازارهای شستن غاصد و راه کوچه ها مسدود شد و هیچ کس را نرفت سلطان مستبد و بکشتن
 و بقتل و مقتله منظم گشت و آتش فتنه و فساد منظم کرد و چون سلطان از اطراف ممالک باطرح نمود و ترسید که در سلطنت
 و خزانین ندید و اکثر بلاد بهم نیکو در آمده قوت و کنت کمالی بهم رسید خیالات فاسده و بخاطرش را یافته قاصدان شد که دین و شعری
 از پیش خود باختران نماید و بجنه از امرای خود را چیده چار یار کرد و اندونیز بخواست که دلی را یکی از مقتدان خود سپرده مانند سلطان
 سکندر و دسے تسخیر قایلیم سببه بر و از و محمود تا او را سکندر ثانی در خطبه خوانند و ده یک نیز بین نقد فاضل کرد و بشا جان و متر بان
 مجلس را یا راسه آن بود که حرفه خلافت مرضی او بر زبان تواند آورد و بکتمان باحفظ و رشت خوئی خوش مزاجی او بخوان و حاجی
 او را قصد یق نمود بر علوهت و بلند پروازی او تحسین سے نمودند ملک علار الملک که از امرای بزرگ بود و پیش سلطان اعتبار تمام
 و درست کرد و راسه و راست گفتار سے شمار داشت سخنان سنجیده و تقریرات عقلی و نقلی پیش او بیان کرد و اجتناب از ادا داشت
 شهرت و دین و قربانی ملک و سلطنت و دامت و دنیا و آخرت بسبب این خاطر نشان او کرد و چون فتنه گران کار بد و ن امانت
 پروردگار صورت نمی تواند گرفت ازین اراده قاصده و جنب نمود ملک مذکور در باب تسخیر قایلیم گفت که اگر سلطان دلی را لگد داشته
 با عظیم دیگر بر و د و دسے در آن طرفها بگذر و یا به ناکامی مراجعت دسے و بد معلوم نیست که آنیکه نائب باشد اطاعت نماید یا نه و
 در زمان زنده را بازماند سلطان سکندر دسے برابر نتوان سنجید اول مثل از سلطان یس و وزیر سے باید بهر ساند بعد از آن کباب
 دیگر باید پرداخت باغسل بلاد هندوستان مثل رنجیت پور و جتپور و چند تیر سے و جانب شرقیه تا آب موجود و سوا ملک تالمان
 که اسن تهر و ان و کمت در و ان و راه و زمان است تسخیر باید کرد و ساند و دیو با کپور و کمان که راه و در آمد مثل است مشک با د و
 و از مادت شراب و شکار و اجتناب باید و رزید چون قول ملک علار الدین ملک فروغ راسی داشت و ذول سلطان اثر کرد و بختان
 اعدا پسندید و عقل و دانش او آفرین کرد و از اراده احداث دین و تسخیر قایلیم مبعوضت کرد و بد و با نزاع ممالک هند توجیه نمود چون
 در ان زمانه تسخیر و لو از نسل رای تپچور را و اسے نکبر و رنجیت پور سے افراخت سلطان بجانب او نفعت فرمود روزی در انسانی را
 بشکار قرضه اشتغال در زیره کاسانی خان برادر زاده سلطان قصد غم خود کرد و بدو تسخیر و سلطان مجروح گشته بر زمین افتاد و سلطان
 را که بر زمین افتاده بود مرده انکاشته و بشکار رسیده بر تخت نشست و آ و از دنا داشت که سلطان را به قتل رسانیده ام سلطان که
 از کثرت در و زخم میوش شده بود و در ساست با فاقه آید و زخم خود بست و جانب لشکر شافته چون سیرا پرده خود در و را بر سر نانی
 متعین کرد و آنرا رفته سر را بریده آورد و بدو نیز و و را و زاده و دیگر سلطان که در بدان کن بودند و حاجی مولانا سے هر سس در دین
 سینه و رزید نافع با سیت حال شان رخصت کرد و آنها بے جنگ و جدل و سگی رنند و را و را و با را میل در چشم کشید و حاجی مولانا
 را بقتل رسانید القصد سلطان در رنجیت پور رسیده قلعه را حاضر و نمود و بدعت آن قلعه مفتوح کرد و بدو تسخیر و زور را که با قوس

و قیلا و اقبال در آورده بدین بازگشت بعد از آنان قصد قلمه چیتو منعم نمود چون سلطان شنید که راسه رتن سین مرزبان چیتو
 پر مادت نام زنه نامزین معروف به پدنی در شکوه خود دارد باستماع خصائص حسن و دورت و سیرت از غیر نفیسه گشت به
 بیست و نه عاشق از دیار خیر نزهت با کین دولت انگشتان نیزه در آید جلوه حسن از رو گوش زبان آرام بر باید ز دل بوش به
 باجمیل سلطان از وفور آرزو کسان خود بطلب آن نامزین مادر و نوزد راسه رتن سین فرستاد رای مذکور نیز بهین طور بر و عاشق گشته
 محبت و جوسه بسیار و تحمل پنج اسفار و آواره گریه از یار و دیار ابدست آورد و نزد عشق با دومی باخت چنانکه از حسن جمال پیکار
 و عشق و نیاز رتن چند درین جزو زمان هم برانسته و اقوام مردم افساناست از استماع پیغام سلطان چون آتش برافروخت و فرین
 صبر و تحمل و پاک بویخت فرستاد به سلطان را استخوان بسیار نمود و منصف ساخت چون کسان سلطان بے نیل مقصود
 مراجعت کرد و حقیقت حال او را بر عرض رسانیدند سلطان از مهربانی راسه رتن سین غضب ناک گشته بقصد استیصال رتن چند و تحمل
 و غیر قلمه چیتو و پادشاه بر سر راهی مذکور نشاند چون قلمه چیتو در حصانت و در صانت مشهور است رتن سین باستظهار قلمه
 و لشکر آواره جنگ گردید و سلطان و پادشاهان حصار رسیده مرکز او فرو گرفت و تا میر قلمه گیرے آنچه باقوه سلطان بود بتقدیم رسانید
 آن فاعده بران مرتب گشت چون حاضر به امتداد کشید و محاربات سخت در میان آمده لشکر بسیار از طرفین تلف گشت باضر و
 تلف در میان آمد و بنا بر ملاقات یکدیگر گذاشته شد اول سلطان در قلمه رفته همان رانی گشت و از فرط جراحت و عیال و راجه رازا
 او بر داشته چیتی و چاکری مرسته و آورد و چنانچه سابقا اشاره بان شد و بر وایتی ضعیف بعد آن راسه بموجب قرار داد پیش سلطان آمد
 و بجز و آنکه راسه در مجلس رسیده سلطان از عود و مواثیق برگشته راسه را مقید کرد و خود خود داشت و بر مانے او با مدن پادشاه
 منصرف گردید آن زن که باصابت راسه بر شوهر خود رتن سین تقوی داشت باستماع این خبر در باب استخلاص شوهر فکرے اندیشید
 سلطان را نوید وصال خود فرستاد و یک هزار شش صد منصفه متب سانه در هر محفه و دو نفر از مردان نبرد از مارا جاسه داده و آن سلطان
 آنرا را نیز بر همان محفه پنهان گذاشت و با هر محفه بجاسه و دزدان نگار بهین قسم مردان کار گذار تعیین نموده و هر از سوار بطریق
 به رتبه همراه محفه با ترگر و دایندگی هشت هزار و چهار صد سواران جان نثار میداد و شدند و محفه خایه بکفایت تمام که سوارے پادشاه
 مظلون تو اند و در میان محفه با کرده روان لشکر نمود و خود در شبستان خفت خود آرمیده منتظر نثار غیبی نشست سلطان که
 نا امان آرزو وصال و تخلص این زن را نال بود باستماع خبر مقدم محبت توام آن ماه چهرین بنیسط و فر خاک گشته از هر منزل در
 و مقام خبر شرمی نماینده تا آنکه محفه به جلی قطع ماحل نموده و حوایه مسکرمید سواران لشکر بتلین آن زن پرفتن و فراست
 از زبان او به سلطان پیغام کرد که چون در محفه مناکحت می رتن سین بدست و در تصرف او بوده ام الحال که سلطان خواستگارے
 من نموده بر این ضعیفه لازمست که از راسه بے راسه خود و هر صورت نفعی حاصل کرده در خدمت سلطان حاضر شوم امیدوارم که بر
 دو سه ساعت رتن چند نزد یک محفه این ستمه آید تا با او کلمه چند سخن بگوید و حال و آال خود و آن بے خرد گفته بشنود و در شرف
 گردم چون سلطان آرزو منداین رفتن را بود با تامل ز راسه را از مضمین زندان تا محفه جلی پادشاه همراه کسان خود فرستاد چون راسه
 به لشکر خود رسید که در جویان شجاعت نشان یکسان سلطان بجنگ پیش آمده اکثرے را بقتل در آورده سلطان بر اینغیسه آگاه گشته
 سوارے نمود و آتش کارزار مشتعل شد بسیارے از طرفین تلف تیغ آتشبار گشتند و رای رتن سین قالیو یافته از جنگ گاه بآید و کین
 خویش را بهی گشته بخریت و سلامت و چیتو رسید القصد سلطان بعد و قوع این امر و خود وقت ندید که از راسه رتن سین
 انتقام گیرد و بهی نیزه و لشکر کشید با وجود قدرت و اطفال کرد و بود ز راسه فیصیر باز لشکر کشید و کارنا ساخته برگردید چون باز

عازم صدر تن سین از غار بات متواتر بستمه آمده بر سوم خواست که راه اشقی کشاید بهجت کرد و سپه قلعه آمده سلطان را بدینوشمار
 آورد از هم گذر یافتند و اول اسیرین یکی از خوشایند و دلاور سر برکشست و سلطان قلعه را فرو گرفت اسیرین و درین جنگ کشته شدند و قلع
 مفتوح گردید و باوت با بزرگترین باطنیه بودند از غایت خود را سوخته خاکستر گردانیدند و بختیاریان قلعه در ان فراخ بال رسیده اند و
 پیر سید که باعث آفات و عداوت در ملک است چه باشد التماس کردند که سبب ظهور آفات چهار چیز است اول بختیاری پادشاه از نیکت بر
 احوال ذلالت دوم شراب دهم علی الدوام نیز معین غفلت و سبب خیر نیست سوم سازش امرا با یکدیگر چهارم کمند و ثروت اراذل
 سلطان ازین پنجمان متاثر گشته فی الحال از شراب توبه و تانگی کرد که از تمام ولایت رواج شراب بر خاست از مردم سبک که وجود
 منع جرات بر نور دین شراب می نمود و قتل میر سیدال و ملک مردم اراذل در خانه گرفت تارفع فساد کرد دید و امرا را از اختلاط
 یکدیگر بازداشت و خود با مور جهان بانی پرداخته تراسم خبردار سپاه آورده ضابطه چند در باب باریافت محصولی بکلم مساوات
 که تندیخواهی و عدم خیانت اهل قلم و عمال اختراع نمود و چون در بیان و مقدمان را که مال ریزه رعایا تصریح می نمودند آنچنان ضابطه
 کرد که داسه از رعایا نماند که توبه نگرفت بلکه توبه شراب شدند که زنان شان در خانه مردم مزدور سے کرده قوت حاصل میکرد
 فرغ غلات بکشور خود بنوسه مقرر کرد که در عهد سلطنت او همیشه یک نخی ماند و یکی در زیادتی و در آن روزی نداد و نرخ و قیمت پارچه و آب
 به غیر ذلک بروشه تقریفات که بایع و مشتری خسارتی نرسد و داغ اسب و ذلک چوکی و قوا و تنگایه اختراع کرد و چون در تبه
 لشکر چنگیز خان که از اوارا و انهر و نوای می آمد شکست خورد و میرفت تا مردم را بدید و اضرا را آنجا میر سید یک سو بار و زنیان را هم
 چنین رو نداد و بالآخره سلطان نهجی متانجات بر سر حدود و محاربه لشکر مغول بوضع شایسته نشاند که از آن زمان باین اوج مغول
 هر سه بملکت هندوستان نتوانست نمود و شیخ نظام الدین معروف با ولید در زمان او بود و اگر چه سلطان در ظاهر با شیخ
 ملاقات نمی کرد و اما با رسال رسل و رسائل و تحائف و هدایه رسم اخلاص می سپرد و فتوحات که در اطراف ممالک هندو کن سلطان را
 میر آمد و احداث عمارات و از خازن و در کمال و قور که در عهد و صورت گرفت پیچیک از سلاطین هند راست نداد و قلم و نسخ سلطنت
 و ضوابط و قوانین آن را بنویسید و استمکام و تشیید داد و دیگر سے را از ان مثال و اقربان او میر نمود و زرای روشن ضمیر مانند فطرت
 و امرا سے قوس دست صاحب شوکت و حرا سے صاحب سخن و مورخان خیر و منجان روشن ضمیر و در آلان و دقیقه و طبعان و طبعان
 نفس و در میان آداب دانی و مصاحبان روشن میان و صاحب فن و اندیشه و دیگر خبر نشان هر فن در عهد او فراهم بودند شیخ طیب الدین
 و شیخ نظام الدین معروف با ولید و شیخ سعد الدین عارف و شیخ رکن الدین بمانی و دانه مان او بودند و ملک الشعرا و هند و در آن
 زمان امیر خسرو دهلوی و هزارانکه معاصی از سر کار پا و شایسته سے یافت و شمه بنام سلطان و در ملک انکم کشید ملک شایسته
 وزیر مدار علیه وکیل السلطنه و منظور نظر سلطان بود و گویند که قابو یافت سلطان را سوم کرد و بدین وجه گفته اند که بر حمت استغنا
 انتقال نمود و مدت سلطنت او بیست و سه سال و سه ماه

ذکر رحلت سلطان علاء الدین و رجوع سلطنت شهاب الدین پسر اخراو

سلطان شهاب الدین بن سلطان علاء الدین چون ملک نائب سلطان بود از تماس پسران سلطان شهاب الدین را که فرستاد
 بود برگزیده در سه مقصد و سبب بر تخت سلطنت اجلاس فرمود و هر روز از هم سزایرون آورده و با سے بام هزار ستونی
 بر تخت نشاند و بار و داسه و خود با انتظام تمام قیام و ندیده بعد ان فراخ آن طفل را اندرون نزد مادرش فرستاد و سے
 چون بر پشت بود و فکر پادشاهن خاندان سلطان علاء الدین در آمده با خاندان خویش مشورت نمود و خضر خان و شاد خانی

را که برادر غیر مادی سلطان بود و نه مل و در چشم کشید و اور خضر خان را در قید کرده نقد و جنس اورا خود متصرف گشت و مبارک خان برادر حقیقی سلطان را در قید نگه داشت اورا و قتل او بایل کشیدن و در چشم نیز داشت چون اراده ای بران رفته بود که او سر بر آید سلطنت کرد و داعیه آن بداندیش پیش زلفت بنابر تسلط که داشت سلطنت را از خود دانسته غیره را با تجاوز بی آرد و در داخل رشت مرگ اوقات می نمود از جمله آنکه او کم آنچیز بود شراب را با فراوان رسانید اگر چه می خواران بود پست و نفس پرستان بدست برای شراب عدد بد فروخته گفته در وقت آن دفتر با نوشته اندامانی الحقیقه آبی است آتش افروز در بوستان هستی و آتشیت شلاخ بدوشی و بدستی کار فرمای خوزنیزه و جنگا کاست چمن آرای بوداموس و دیگر داری بر بهرن مرکز قتل و داناتی آنجن آرای بدگونی دهره درانی پرده بر اندازید و شرم نگونسار سازایت مدارا و ازیم بنیاد زندگی را آست و خرم هستی را آتش چرخ فرود یادت و چشمه دولت را خاک آتش اشتها را فروخته نشاند و جوی بار زندگی را خشک میکرد و اندر دنیا بدنام و در آخرت ناکام میسازد از کار دنیا باز میدارد و عفو و عقیب بر سر او را که با ده پیاپی نیک است اهل ارتکاب چا با خفای نوشندها که بد است در استعمال آن چای کوشد و همچنان در قمار بازی که مذموم ترین کار است تفریح اوقات نمودی و بشطرنج بازی شاد بودی و کاندان دانشور و بهر شیوان خرد پرور ملاسه و ملاعب چنین را بهنگامیک طبیعت از امور موجود ممال کمال گیرد و دمانگه پذیرد و براسه تیج و استعدا در مزاج بکار دایمیک باید تجویز نموده اندامهای آنرا شغل لذیذ و غنیمه دانسته گرامی اوقات خود در بازیگمان و دران معریف میدارند مخصوص بقمار سولی که یکی از اعمال اراذل است بر بام هزار ستون با خواجه سرایان درگاه بیشتر اشتغال داشته چون ابرار از دست ملک نائب بجان آمده بودند با هم اتفاق کرده او را بقتل رسانیدند و سلطان را دستگیر کرده در گولیا محبوس گردانیدند مدت سلطنت او که محض برای کشتن بود و سه ماه و چند روز

ذکر رجوع سلطنت بسلطان قطب الدین مبارک شاه برادر کلان شهاب الدین

سلطان قطب الدین مبارک شاه عون مبارک خان برادر حقیقی سلطان شهاب الدین بن سلطان طلال الدین که با خواجی ملک نائب در زندان بود او را با قتل یکدیگر یکدیگر قتل ملک نائب و حبس سلطان شهاب الدین اورا از زندان برآورد و در سینه بقتل و در دست سر بر آرای سلطنت گردانیدند سلطان از غیبت که چند گاه در زندان بود بچرخ و جلوس باورنگ جهان نهان بود و ای احسن که احسن اندامیک تمام زندانیان را که در دلی و قلعات و دور و نزدیک ممالک محروسه او محبوس بودند حکم غلاسه داده و مناسبت طاعه بنام حکام اطراف و خصوص فرستاد چون نوجوان و نا تجربه کار بود کامیابی سلطنت و هستی دولت و سیلاب شراب و دمنده با نفس خوش آمدگیان چرخ خرد او را فرو نشاند و دید و حقیقت بین او را تاریک و بے نور گردانید و بقتل او پستی حسن نامی خد شکار بپر را که در سورت و جمال ظاهر نظیر نداشت منظور نظر خود ساخته شقیفه و فرقه ای اگر دید ساخته بے ادبی بود و او را از زندان خطاب داده بمحض بی است سر فراز گردانید این پایه بلند و برتر رفیع را چندان نیست که اطاعت و ارادگی را دران نسبی باشد بلکه عموما اشارت و اعلای هم سزاوار اینکار نتوانند بود و اقتدار آن نایکار اساس دولت سلطان را از پای افکند بلکه بنیاد خاندانش بر کند و سلطان بمشور و آن بدگر خضر خان و شاد و چنان برادران حلاقی خود را که ملک نائب میل و چشم آنها کشیده و در گولیا محبوس نموده بود و مع سلطان شهاب الدین برادر حقیقی خود که از نیزه ها قید بود و بقتل رسانید و از غیبت که خضر خان مرید شیخ نظام الدین معزوف با ولید بود زبان معزوف در شیخ مذکور هم بر کشود و عداوت او نصب العین خود گردانید و مردم را از آمدن بمنزل شیخ منع کرد و شیخ تازه را که در آن نظام الدین مخالفت داشت بتقریب خود اختصاص داد و باریافته درگاه سجایه شیخ رکن الدین ملک بے واسطه الرغم شیخ نزد خود

طلبید داشت از غزو جوانی با کس مشورت و سخن احمدی گوش بنیکار که سر سخن تقصیر دولت خواهی و خیر اندیشی گفتی بیستام همتا
شدند و امر از بانگ گناه بگریخته را بگفتا قهر و خشم بود و قتل رسانیدند و لباس و زیور زانان پوشیده و مجلس آرد
و اما زل متحر جبه را با لاسه کوشک هزار ستون طلبد و با امرای کبار بطریق منزل و مطاعه امانت و استخفاف کردی و در آنم انحرود
الو پس پیش خود خبر داشتی بود چندین طغر خان عالم گجرات را که از امرای جلیل القدر بود در حضور طلبید داشته باغی خود خان متکبر
رسانید و بجای او خروخان را حکومت گجرات که وطن قیام او بود داده و رخصت نمود و در گجرات رفت چون استقلال کامل بهم رسانید
بجستجای سخطه منشی و متکلفی را داده یعنی نمود و امرای معتبرین باب با او جداستان ستند و خروخان نظر بر آنکه با او بدو از دوی کام
و بر خیزد با استقبال از گجرات و در و بی آمده شکایت امرابخود و سلطان نمود و سلطان اعمی رضا حوئی او نمود و اکثره از امرای کجی خوب
و عزل از خدمت معاتب ساخت اگر کسی از اصحابان سلطان حرسه نالانم در داده خروخان بر من سلطان میرسانید پذیرای نیکیافت
و سخن مذکور پیش خروخان گفته گویند و از بر و ملامت می کرد و معاتب می ساخت بدین سبب قاضی امر متعاقب و خروخان کینه
گرفته در حصول مراتب گرم تر گردید و در دوسه از راه و کرد و در بر من رسانید که چون هر وقت در حضور من است قیام می نمایم و شبانه
خانه می گذرانم بجای از انظار من که با امید و اطمینان و اراده ملاقات با کترین از گجرات آمده اند در بانان و دولت خانه مستما
نمی گذارند که اندرون آیند سلطان فرمان داد تا کلید دایره دولت خانه حواله خروخان کردند و فرمود که از تو و برادران تو معتمد بکست
اهتمام دولت خانه بعهده تو باشد البته چون بیرون و درون درگاه مطلقا بی تصرف او در آمد و برادران او فوج فوج و جوق
جوق با یراق و اسلحه شب و روز بی محابا و زور دولت خانه آمد و رفت داشتند و قابوسی وقت می طلبیدند تا آنکه بهر کس ظاهر شد که
آن سید و درون در راه کار است آنرا آنرا آنکه اگر التماس نمایند سلطان گویند و اگر نه باو خواهد سپرد و کارش تمام خواهد شد بیکس نمیواند
نزد و در قاضی خان که در نویسیانند استاد و سلطان بود و از جان گذشته و چون خود دست شسته بیکو خدای و سلامتی جان سلطان
و خیریت بلاد و عباد و اطلاع داشته آمده دایره فساد و بوجش سلطان رسانید بیکس سوره بران شربت نشد بلکه معاتب گشتی چون
ورشست میشد و سلطان خروخان را بر مسامحت او آگاه کرد و ایند آن کار نکات گریان گفته گفت بسکه سلطان بحال من عنایت دارند
نزد و بیکان درگاه بر من حسدی برند و وجود مرا نمی خواهند از دنیا فر و امر اتم ساخته بکشتن خواهند داد و سلطان را اگر بداد و اگر بد
او را در کنار گرفته که بد نمود و تسلی او بسیار نمود و فرمود که اگر تمام عالم یک زبان گفته بدگوئی تو نخواهد پذیرای منی توان یافت بود چنانکه
چون رجب از شب گذشت قاضی خان که محافظت درگاه بعهده او بود و از بام هزار ستون فرو داده و در قفس حال در و از درگاه
خروخان از پیش سلطان آمده قاضی خان را بجن شتول ساخت و درین وقت جایز نام بر او خروخان رسید و قاضی خان را بدین
خبر بفرحاک پاک انداخت و غریب از مردم برخواست چون فغانه بگوش سلطان رسید سبب غوغا بر سید خروخان آمده و بعضی رسانید
که اسبان طویر خاص داشته با هم شکیده اند این غوغا که است و در خیال جایز مذکور با معیت تمام متوجه هزار ستون شده و پاسبانان
را بقتل رسانید سلطان در حقیقت واقف گشته بجا شب حرم شتافت خروخان از عقب او و دیده موسی سر سلطان را گرفت و با هم
در آوختند در آن وقت جایز مذکور رسید و چلو سر سلطان را بخرشنگافه بر زمین انداخت و سر آن مظلوم را از تن جدا کرد و از پا
هزار ستون بدیر افکند و اندر دیوار حرم رفته شاهزاده و فغان و شکوایان پسران علما و الدین را که معین بودند و بجز و ستم از مادران جدا
کرده کردن نزد دوست تباراج کشاده و انچه یافتند گرفته و بجایه امر ملازمان سلطان را که حالت بودند و همان وقت بدست
آورد و بقتل رسانیدند و اکثر برادران شب طلبدان شده بر بام هزار ستون نگاه داشت ابیات سرناکس تا برافراشتن

وز ایشان امید بهی و اشتیاق سرشته خوش گم کردن است: بکجب اندرون مایه درون است: و گزنده گانی تو قیاس ماری که در جیب و دامن دی جاسه ماری و در آن حال یکی از ملا گفت که سلطان علاء الدین خانان هم و دولتی خود و جلال الدین را بر انداخت: الحال اگر خانان ادبم برافزاید: محل تعجب نیست: بیست کنواریک بد را بد شمار است: و سپادش مثل گیتی بکار است: بدت سلطنت چهار سال و چهار ماه از سلطان جلال الدین تا سلطان قطب الدین چهار قرن بدت سے و چهار سال و دوازده ماه و چنانگی کردند:

ذکر رجوع سلطنت به خرد خان حرام ملک الملقب بسلطان ناصر الدین

سلطان ناصر الدین عرف خرد خان مشهور به حسن بعد از سلطان قطب الدین مبارک شاه که در قطب نام خود که در سلطان ناصر الدین قطب گشت و در هجری سلطان را در میان برادران قسمت نموده منگوه سلطان را در کجای خود را و در چون اکثر برادران او بنور بود و بخوار اسلام تنزلی نمود و رسوم هند و رقی و در و راج یافت: بیست چوبه و نوزده و آید بلیغ دوازده و ده جای بلبل بنای: غازی الملک که از امر اسه کبار سلطان علاء الدین و صاحب اوس و جمیع بود و حکومت و دیال بود و داشت: فخر الدین پسر او که در حضور بود با نواح جل از دست خرد خان را بی یافتند و در پیر رسید و او را بر اجاسه حرام یکی خرد خان و کشته شدن سلطان و اقاقت گردانید فغانی الملک با اتفاق ملک بخرام حاکم نشان و اعیان که انعام محکم است: با شکریه بیکان متوجه و ملی گشته: نزدیک رسید خرد خان افواج آراست: آماده جنگ گردید و آتش محاربه پیش گشت خرد خان آتش کسانیکه در دست حرام سلطان قطب الدین شریک بودند همه بقتل درآمدند و غازی الملک با اتفاق ملک بهرام حاکم نشان و اعیان خرد خان در کوشک هزار استون رسیده: تجزیت سلطان قطب الدین و برادرانش پرداخت: بعد از فراغ نایه خوانده مجلس تمام را با انجام رسانید: چنانچه امیر خسرو و زبان پنجاب: علاء الملک: ملک غازی الملک با ناصر الدین گشته و آنجا زبان هند و ارکانید بدت سلطنت ناصر الدین خرد خان چهار ماه و چند روز:

ذکر سلطان غیاث الدین غازی الملک

سلطان غیاث الدین غازی الملک پسر سلطان ترک نژاد با اسم ملک اطلق از اطفالان سلطان غیاث الدین است و مادرش از قوم حبش پنجاب چون بنت ادیب و بود بوقت شجاعت و در و راگی و فرست و در خانگی و در گمار اسه نامدار برافراست: یافت در عهد سلطنت سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین پیش آمد و درین لاکه بمقتضای دلا در سپاس گزار است: نعمت خرد خان ملک حرام را بقتل رسانیده: انعام خون و لی نعمت گرفت: بعد از فراغ از امر اسم تفریت و در همان مجلس با و از بلند گفت که من پرورده نعمت سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین ام و بخت ادای حقوق ملک کافر نشان: را کشته ام از زندان و ادا دآن هر دو پادشاه هر کس که آمده باشد حاضر سازند: تا او را بر تخت نشاند: و این همه کس که اجتماع دارند که خدمت بر بنده و در موردیکه ادا دآن هر دو پادشاه و بیکس نمائند: باشد هر که را لایق نامزد سلطنت بر دارند حاضر یکدل و یک زبان گشته: بعضی رسانیدند که ادا دآن هر دو پادشاه احدی نمائند: و توحی نعمت بجا آوردند: انعام خون و سه نعمت گرفته: الحال الاق پادشاهی غیر از تو دیگر کسی نیست: و تمامی اعرای اتفاق بیست کرده: مراسم تنهت و مبارکبار بجا آوردند و بر سر خلافت اجلاس داده زمین خدمت بوسیدند: القصد در سینه بخت و دست و فرخ بخرام سلطان بهر بر سلطان جلوس نموده: بنیاد بنای بر سر و ملک پادشاه بهر برسم و در و دو خطبه بنام خود خواند: و در کوشک محل بود و قرار داده: اجلاس عدل و انصاف در داد و فتنه: با سه بیدار شده: باز و در خواب رفت: و کار جناندر سه مار و دلق تازه پدید آمد: بیست انعام حال زمانه توام کار جهان: تمام گشت: با قبایل شهر یار زمان: از تقیه عیال و اقربا: سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین هر کس که هر جا بود نقد احوال: او نموده و ظافت و ادارات براسه او مقرر گردانید: و امر او مناسب حال هر کدام اقطاع

نصرت کرد و اکثر سے رخصت نشین و حضور داد و دزدانی که خود خان در حالت سکرو اضطراب مردم ایشان فرموده بود باریا
 کرده داخل خزانہ ساخت هر که در الیصال این قسم زند تھا و خود سے پشت تزیب که قمار آد سے والچه خرو خان به شکران
 داده بود یکسال در واجب ایشان وضع نموده باقی را در دفتر فاضلات بنام آن جماعه نوشتند و در سنوات مستقبله بتدریج
 در مقرر آنها صاحب کردند و بموجب مردم که در زبان سلطان قطب الدین تفاوت راه یافته بود درین اوقات بقضائے عدل و
 انصاف سویت پدید آمد و در داغ اسپ و نصرت جایگزین کرد که نام قمر و سبب از مملکت بر افتاده راه آمد مثل نر سے سد و
 گشت که در عهد سلطان اصلا مثل رو بپند و ستان نگه دو بساتن عمارات رغبت داشت قلعه قلن آباد و در نزدیکی دلی به شکار مقام
 بنا کرد و شلیک فوات و ملکی شکست بود بیشتر اوقات به اوقات صرف نمودی و در جنگلات گشت و در قنایست رعایا و پرایا و آب و
 بلاد و اعمار و احویت مسالک و مشایخ و عبور و مرور تا بهر مسافر و زانی مرغ غلات و ضبط حاصلات موافق عهد و قرار و تادیب
 مفسدان و مقرران و تنبیه در دنان و در هزاران سالی جمیل بکار برده بعد از چندگاه سلطان بر سر گنبد عت رفت در آن اوقات
 ناصر الدین و له سلطان علیا الدین بنین پدر از الدین کی قبا و حکومت داشت چنانچه مذکور شد سلطان حقوق نمک آن خاندان
 بجا آورده از دود سے قدر دانی آن ولایت را بدستور سابق بر ناصر الدین سلم داشت و از انجا بجا بن سار گام نصرت نموده به
 مبارک شاه عالم آنجا که از بسیار سے خیل و ششم دم استقلال میزد و بکار پیخت فتح و ظفر یافت و مبارک شاه را دستگیر کرده از انجا حرکت
 رفت و ظفر و گشت و قلعه تربت که نهایت شین بود و تنبیه و آ و در القصر سلطان فتح و فیروز سے ازان سمت حاجت بداد الملک
 دلی نمود شاهزاده افغ خان عرف نذر الدین جو تا که در تنگنا به نائب آمده بود و بر سر که سبب قلن آباد و قصر سے مطبوع براسے
 ضیافت سلطان عمارت اعداد نموده لوازم ضیافت میبارک و سلطان محمد رسیدن در آن قصر فرود آمد مجلس آراست و گوشتان
 طعام در بکار رنگ نمت بر آمده کشیدند چون از تناول انقراض حاصل شد مردم براسے دست شستن بمرحت بر آمدند سلطان در آن
 نشسته دست سے شست که سبقت آن خاندان و شست و سلطان با مجلس و گوشت از بجان شست بعضی ارباب سیر نشسته اند
 که افغ خان عمارت آن قصر را که در نزد عهد چنین ساخته و قیام در آن بکار برده بود و کار سلطان با تمام رسم و صدر جهان گویست
 در تاریخ خودی نویسد که امیر خان آن عمارت از طاسم بر پا داشت چون طاسم را بد و رود سلطان انگشت آن عمارت از پافتاد
 حاجت قند براسے نوشت که در وقت دست شستن سلطان ناگاه برق افتاد و آن قصر فرو شست و بعضی بکاشته اند که سلطان فیضان کوه
 شکوه از تنگنا آورده بود براسے تروان بشان بر او افغ خان حکم کرد که آن فیضان را بد و آمد چون عمارت قصر تازه بود از صدوم و دیدن فیضان
 از نداد آمد و شنبه بنویسند که در اوقات نذر فیض آمده و آن قصر افتاد و بر صورت شش رکن الدین لغاتی برای ملاقات سلطان در آن قصر رفته بود
 بر مرز و دایما در بافتن سلطان استقبال می نمود اما سلطان فهم نگردد چون شیخ برخواست قصر بر سر سلطان فرو شست و الله تعالی علم با حق و حقا و
 بر نیز میگردد چون سلطان از شیخ نظام الدین معروف با دلیا بسیار آند و ده بود و بد و تولی و دان منزل شیخ بنیام کرد که هر گاه من داخل دلی شوم
 شیخ اذن شمر بر در و داد و جواب گفت که هنوز دلی دور است و این نقطه و میان ابل هند مشهور و در بین حال شیخ نظام الدین مذکور
 و ایبر شمر و دود سے از عالم جسمانی به عالم جاودانی شافتمند است سلطنت سلطان چهار سال و دو ماه و

ذکر سلطان محمود شاه افغ خان عرف نذر الدین جو تا

سلطان محمد شاه افغ خان عرف نذر الدین جو تا بن غیاث الدین خلق شاه محمد رحمت پدر والا که در سنده هند قصد و سبست و
 نه بر سر فرمان دواتی نمک گزیده کوسر در سے بلند آوازه ساخته سلطان العجب بر روزگار و حاج احمد را بود و گاه خواسته که

چون سکندر روئے اقامت سبب را تسخیر نماید و گاه بهمت گماشتی که مانند حضرت سلیمان جن و انس در دامنه انعامت او در آید
و گاه از روی آن که در سلطنت را با نبوت حجج که ده احکام شریعیه و ملکیه از پیش خود اختراع فرماید و گاه در نماز و زوزه
و ترویج احکام شریعت قیام نموده و اعتیاد از لایه و مسکرات و سائر منافی کوشش بلیغ نموده به تعصب میرسانند و در اکثر
علوم مخصوص تاریخ و مقتولات و نظم و انشا و غیر هم مهارت تمام داشت و در تفسیر و ضبط مالک سنی بلیغ بکار بر دسے چنانچه ولایت
انجرات و مالوه و دیوگیر و کپند و دیور سکندر و ترهت و گسنتی و دستار گام و در اندک مدت تسخیر در آورد و نو سے حکم داشت
که آن سے را بجال تحلف بنمود و در او و در پیش منایت عالی بهمت تمام خزانه را خواستی که یک کس انعام کند بخشش تمام عمر حاجت
ایستاد و مشهور است که بن خطایست که در زده او بود و در پیش دست خطایست که او غنی و فقیر فقیر و مسافر مسلم و کافر یکجا ندیدگاه
برابر بود تا آنکه خان حاکم ستار گام را بهرام خان خطاب داده و در یک روز صد فیل و هزار اسب و در و تکه زر و سنج و جلیقه و پاک و نجر و نیش
هشتاد و یک تنگ و ملک الملوک را بمقتاد و یک تنگ و ملک غرمد و الدین را چهل یک تنگ و ملک غرور سے زاهر سال که در و تنگ
مسدود و ز سے یکی از ارام سے خود را بطرفی رخصت میکرد و فرمود که آنچه در خزانه موجود است همه را با و بدینها بچکان کزده و در خزانه
چیز سے نگذاشتند و ز سے مولانا جلال الدین حسام قصیده در بروج سلطان آورد و چون مطلع آنرا خواند چندین هزار صرافان
داد و فرمود که زیاد ازین بخواند که من از عمده صله آن سے توانم بر آمد القصیده چنانچه در سخاوت سے نظیر بود و بچکان و در ظلم و ستم
نیز شافی نداشت موجد انواع ظلم و ستم و مخترع اقسام جور و جبا بود هر گونه تذبیب و تفریر و ایداد حاضر که سے ندیده و نشنیده
در خزانه پیدا و خود میداد داشت بیست از ظلمش آنچس سالم نخبه با که اسے سیند کان ظالم نخبه طبیعت او بر قتل مردم
و دهم بنیاد انسان مجبور و مضطرب بود و هر گاه عواصف خمر و ناله غضب قیامت انگیز او زبان سے زد و غیر از رنجین اخوان و تنوین
قصر سستی بشر اطفاسے پذیرفت بهنگامیکه در بار عام سے نشست تا انواع قدیات مثال بریدن دست و پا و گوش
و بینی و میل کشیدن و چشم و کرفتن استخوان با بچ کوب و سوختن اندام ذسے حیات با قش و کشیدن پوست بدن و دود
ساختن آدسے و بستن و انداختن در پای فیل و بر داری کشیدن لیل سے آورد از جاسے خود بر سے خاست و مردم بظلم
از صوفی و قلندر و لشکر سے و نو سیده و عمال و رعیت و تاجر را باندک قصیر و کمتر نفوذ سیاست عظیم که دسے شیخ زاده
را که یک کله در انصاف ادا از ظلم بزدان آورد و بدو با حق کشت و بچنین مردم بسیار سے را بے صد و القصیر بعضی ستمگر سے
بقبل رسانید بیست نه بینی کس از دوزخ خود و زنده کس بسکے رستم نکرده پیغمبر است که تضابط سلاطین پیشین نسخ
ساخته قواعد مجددا اختراع نماید تا برین هر روز ضابطه تازه و حکمی جدید اعداد میفرمود احکام آن بد انجام چون بگانه از زمین عدل
و انصاف بود موجب شرف عام و خاص گشته امعنائی یافت و بدین سبب عمال بچاره با انواع عقوبت با قوت سے شدند
و اگر احیاناً چیز سے جاسے یافت مامه متاصل می شدند و کل عظیم در کار مملکت می افتاد و انا بجمه کی آنکه خراج تمام ولایت
سیان و دو آب یکی نیمه قرار داد این امر باعث استیصال رعایا گردید و کار زراعت مطلق ماندمیت خراب سے رسید و بنید جوان
چو لیستان خرم ز باد و خزان و بی ظلم جایکه در دوازده نه بینی لب مردم از خنده باز و پوری از خدای خود بر سید که باید و داد
بور وسط الارض مملاک باشد که ام جائین قسم خواب بود بپسے گزارش نمودند که بکرامیت تمام مملکت هند در تصرف داشت
شهرابین را و وسط حجج ولایات خویش را شته خشکاه نموده بود و بپسے گفتند که دیوگیر را و اساطینه باید که و چون هوا سے دکن با بزرگ
سلطان موافقت کرده بود دیوگیر را که در زمان راجه بھوج دها را نگر سے گفتند سے ولعت آبا تا نام نهاد و خشکاه

خود مقرر گردانید و از وی تادولت آباد سرایا در باطل احوال اش کرده غلغله های ساذان هند و لشکر عتبه بخت سلیس از سر کار خود
مقرر ساخت و دو طرف راست و چپان در راه نشاند تا مترودین بر غایت قطع مسافت کنند و فرمود که باشندگان در یکی که در موموری
و کثرت آبادی و دو فور و نوبت رشک فرا می اثر بیاورد و جلای وطن اختیار کرده با پای و عیال خود تا دولت آباد انتقال نمایند و وی را
دیران کرده سکه آنجا را در افسار و قصبهات دیگر البسوی دولت آباد را نداده و خراج راه از خزانه سرکار داد و مبلغ کلی درین کار صرف شد این
انتقال و تحویل نفقه تمام باحوال مردم راه یافت و دیگر آنکه فرمود تا ساس را مانند طلا و نقره و در دار الفرب سکه زنند و فلوس مس را به توتنگانه
در اوج دهند و در فرید و فرزند ممول و از نه تا جردان هر دیار مس بار الفرب آورده و مسکوک میگردانند و اینده دامت و اسلحه بآن خریده
در اطراف عالم می فرستادند و در مباحث بزر و فخر و در اینجا میفر و خشن و بدین حیل زردی بسپاراند و خندا مردم دار السلطنه بنگار
سیاه پراشته ندیدیم نه هر که آینه ساز و کند رسد و اندک نه هر که چهره برافروخت و لبری و اندک و دیگر اندیشه باطل را این بود که فراسان
و عراق و ترکستان و خوارزم بکای سائر ولایات راجع سکون را بشیر نماید باین تقریب حدس که در هند و هزار سوار نوکر کرد و در سال و اول خزان
سپاه بوصول رسید سال دوم چون زرنه زاندر ملوک و فخر و خاک و فرصت آن نشد که مردم با کار فرماید تا به تسخیر ولایات دیگر چه رسد
و دیگر اراده انوار آن بود که بهیچکلی را تا ویرا پسین ضبط نماید بنابرین امرای نامدار و خوانین بلند اقتدار را مامور کرد که مع افواج هر که
خود در ول که در نرسد می موفوره بکار برند اما حسب الامر رفته بدفات کارزار و سپکا بنمودند اما بسبب صوبت راه و استواری قلع و
کثرت سپاه مخالفان کار سه از پیش رفت که بهیان غالب آمد و بسیاری از لشکریان سلطانی را کشته قمارت نمودند قلیله که سلامت
مانده بنگار کاسه برگشته اند اما بیا ماسا بنده است پادشاهی که طرح ظلم کنند و پاسه دیوار ملک خویش بکنند چون سلطان مرگب
چنین امور ناخوش میگردید در مملکت او کمال اختلال راه یافته هر طرف فتنه خفته بیدار گشت و کار بجائے رسید که اکثر ولایات مضبوط
از قبضه تصرف او دور رفت بلکه در عین و بی که شکوه بود و مردود و عسکریان شایع گردید آمدن زورخواران اطراف ممالک منقطع گشت
در مملکت بهرام نام که برادر خوانده و قلع شاه بود و بی درند سلطان باستماع این خبر از دولت آباد بمقتل آمد ملک بهرام صفوت آرا
آماده بیکار گردید بانگ جنگ و تکرار گشت سلطان بدختر بدلی مراجعت نمود و در عین ایام تمام ولایت میان دو آب از شدت طلب
خراج مافوق الطاقه خواب گشته اکثر رعایا فرجه همارا آتش داده مال و مواشی که توانستند گرفته بدر رفتند سلطان فرمان داد که بکلیانند
بکشند و آن ولایت را با تاجا بزمه عمل با مامور مستمال در زیدند سلطان بآن قدر راضی نگشتند بار او استیصال آن
بیکارگان خود هم بنام شکار بیرون رفت و تمام آن نواحی را تا راج و سکنه آنرا اعلی تیج بیدار گرانید و سر بهای مردم را بر
کثره و قتل و بر آن و نیت از اینجا بطرف قنوج رفته آن دیار را هم بدستور ملک دو آب تا راج کرده عالم عالم مردم آنجا را بقتل رسانیدند
از اینجا بترت رسید آن ولایت را نیز خواب ساخت و از اینجا بطرف دلی برگشت و در آنجا تمام قصبهات و دولت را
بسبب قحط سال و ظلم عامل خواب حال دیده و از مردم ذاک چوکی در راه نشانند ندیده آثار آبه و سکه را با لمره نائل یافت
چون نزدیک به بلی رسید ویران تر دید و سکنه آنجا را بر ایشان بیست آن مصر و مملکت که تو دیه خراب شده و آن فرو کست که شنیده
خراب شده سلطان اندکس نام گشته آبادی رعیت و افزونی زراعت توجه گماشت و رعایا را از خزانه سرکار تقاد دس داده بکشت
زراعت تاکید فرمود تا بهر فساد و نیتی که داشت باران نشد و سی هزار خان بچاره سودس نماورد رعایا که زراعت سرکار گرفته زراعت
کرد و بودند بقتل رسیدند و بشو سه بیت زشت آن بدششت قحط عظیم روسه واد گندم قیمت آدم پیدا کرد و در پنج هجست طلا
گردید فله کیاب چه که نایاب گشت میدستان بگرشکه مردند و متوسلین هم جان بخت تسلیم کردند و در کینین وقت سلطان به جسم

سیاہ ورون و وازاے شہر بندہ کرد و یکس از شہر میان بیرون نردو حاتمہ خلائق برین سبب زیادہ از حد احتساب کرد و باغ فرود شد
چون فیصلی نیم جان باقی ماندند حکم کرد که در دوازدها و کند تا هر که هر جا خواہد بروک تنگداشت بر آمدند داشتند بجانب بنگال و اطراف
آن که از زانی فتنہ و ران جاہل شنیده بودند بد رفتہ و حکایات سنگار سے و مردم آزاری سلطان بولایت دور و نزدیک بودند
با وجود آن ہمہ شقاوت از راه حماقت خاطر نشان او چنین شدہ بود کہ بدون اجازت اخلافت آل عباس سلطنت و رعایت و اطاعت
آن تر است بار بار عرضداشت بخیمت خلیفہ مصر کہ تمام آن زمان از فتنہ ہلاک خان محروس و متعطل ماند و بود متعطل رعایت
و اطاعت نمود و در سہ ہفتہ و چہل و دو ہجریہ حاکم مصر منشور حکومت براسے سلطان حماقت نشان فرستاد آن ابابے خود و جمیع
انرا و اعیان مشائخ باستقبال رفت و پیادہ پا گشتہ نشو و مصرے بر سر نہادہ بر پاسے حاجی فرزندے کہ رسول مصری بود بوسما واد
و ہمایت تو افسخ بجا آوردہ ہر ہر رسول و منشور پیادہ و باروان شد و شہر قہا بستند و لوازم شادمانی بطور رسانیدہ بر منشور زر ہا
نثار کردند و خلیفہ پیام خلیفہ خواندہ شد و فرمود کہ در جا ہا سے زربان و شرفات عمارات نام خلیفہ بر نگارند بعد و وسال دیگر باز منشور
ینایت و خلعت و واسے خاص حاکم مصر براسے سلطان آمد پیادہ پا باستقبال رفتہ منشور بر سر و بار گردون گذار شدہ بشہر وارد
و دایما محبت و کتب امانیت و منشور خلیفہ پیش رو نہادہ ہر حکم کہ احدا سے کہ و خلیفہ منسوب می ساخت و می گفت کہ امیر المؤمنین چنین
حکم کردہ مال فراوان و جاہر گران بہا و دیگر اشیاء بطریق پیش کش بخیمت خلیفہ چند بار ارسال داشت مریہ سوم نیز منشور رسید سلطان
مراتبہ تعلیم و حکم بجا آورد و یکی از پیر زواہ سے فیذا و بطریق سیر و ہندوستان آمد سلطان تا قبضہ بالم بنگر دیوہلی استقبال کردہ و در
شہر آورد و دو کنگہ یک پکنہ و دو کنگہ سبز و جو نہادہ و باغ و انعام مقرر کرد و ہر گاہ پیر زواہ آمد سے سلطان از تخت فرو آمدہ و چند
گام پیش رفتہ اوراد پهلوسے خود بر بخت جاہا سے الفصحہ بعد از آنکہ سند و اذن سلطنت از خلیفہ عباسی حاصل کرد و سلطنت خود را احاط
و در رفع اختلاف اذن واجب دانستہ ہر دکان را بنام آن جد و جد موقوف و زمین دور و ولایت گجرات و دیو لگر و بہر و پنج و سرتال و دیگر
ممالک کہ منیع فتنہ و فساد عظیم گشتہ بود رفتہ قریب و وسال آن دیار بر سر بردہ شورش فتنہ ہا سے انجا ہا را تسکین واد و زو سے
اندر و زو نہا پدید کرد کہ سیر و قاسم چونکہ نوشتہ اند و ہر گاہ و عند پادشاہی چنین فتنہ بار و سے دادہ تدارک آن یکی صورت نمودہ اند
التماس کردہ کہ تدارک این قسم امور زمین صورت میشود کہ پیر سے یا برادر سے کہ لیاقت امر خلیفہ سلطنت داشتہ باشد بجای خود نصب نمودہ
تبرک سلطنت بید کردہ و از اعمالی کہ باعث تنفر جانیانست احتراز باید فرمود سلطان گنت کہ پیر و برادر می چنین مہارم و تبرک سیاست نیز فرستاد
باجلایو متکین فتنہ گجرات بطرف شہر رواند و پیر رسیدن بجا کرد و سہ شش از جویم اراض و غلبہ انحاز مزاج از اعتدال و رعیت حیات
بجانیان کائنات سپرد و غلظت و از نظام او بجات میر آمد مدت سلطنت او بہت و شش سال۔

ذکر سلطان فیروز شاہ کہ پسر عم سلطان محمد تغلق

سلطان فیروز شاہ عزت ملک فیروز باریک بنی عم سلطان محمد شاہ تغلق چون محمد شاہ رحلت نمود و از پسر و برادرانش کسی وارث نبود
کہ بر تخت جانیان سے جلوس نماید ارکان دولت و ایمان سلطنت با اتفاق یکدیگر ملک فیروز باریک را کہ برادر زادہ سلطان غیاث الدین
تغلق شاہ بود و پدرش رجب سالار تبرک تعلقات نمودہ مرید بلند درویشہ حاصل کردہ چنانچہ زو ہند وستان تا حال نام او مشہور
است و اکثر حوام از متقددان او مستند در عریضہ سالکی سہ ہفتہ و پنجاہ و پنج ہجریہ سے بر گنا سے رو یا سے سند بر سر فرزانہ دانی
جلوس دادہ بسلطان فیروز شاہ لقب ساختہ سلطان بجا نشان آن نواسے صلح کردہ از انجا ہیبت و ہلی رواند و پیر و پیر و پیر
راہ بر سر رسید کہ احمد از عزت خواہ جہان کہ از مہریان سلطان محمد شاہ بود با سماع رحلت سلطان و در ہلی بخت سلطنت

جلوس نموده سلطان فیاض الدین محمود خطاب خود کرد و فرزندش و جمل بر حماقت او کرده فرمان خود تفسیرات بنام او نوشته فرستاد و اول آنرا
اطاعت سر باز و چون امر اسے آن نواسے با و اتفاق نگذرد نداشت کشید و عرض داشت مختص مجرب و نیاز ارسال نموده چون سلطان در آن
مانسے رسید ابتدا یازمق قوال خود و سر بر نه کرده دست و گردن بسته ملازمت کرد و سلطان بختقاسے عطف و قلم خود بر جامه جاکم
او کشید و جایگزین سرفراز گردانید و از آنجا بفرست و فرزند و در دارالملک دلی رسید و لویه عدل و انعامات بجا میانج در داد و امر
را خطاب لائق و جایگزین مناسب سر بلند ساخت و شیخ صدر الدین را که از اول شیخ بمال دین زکریا خطاب شیخ الاسلامے بخشید
تبریز خویش اختصاص داد و بهرین آنرا مشور و ابوالفتح خلیفه معرور رسید سلطان وصول مشور مذکور را سرایه افتار خود دانسته شکرانیا
نمود و با مورچان بنائی قیام روزید و سر درازمانه جدا کرده تاده و کوسے داخل آن نمود و پرگنه جدا گانه مقرر ساخت و بر لب آب سدیک
ستلج و بیا که یکجا میرود و فرزند با تمام سموره بنا نهاد و در نواسے مانسے قلعه احداث کرده بکھار و فرزند موسوم گردانید و نوسے از ور یاسے
جناح اسے سر مور برآورد و بان حصار رسانید چھین چند هزار دریای مذکور و دیگر دیوارهای آورد و نامو جب فتح خلایق بود و باشد چون هنر
سلطه برآورد و در سلطان بخت و دین آن سوار می فرمود و بنای هزار سیداران بکند آنرا استخفال داشتند از میان پشته استخوان آدم فیل
برآورد و فرسوده بود و با غایت سبط و بست و در عه طول و استخوان دست آدمی سه و در عه طول داشت احتمال میرود که در جنگ پانزده
و گوردان این آدم فیل کشته شده باشد و استخوانها تا آن زمان زیر خاک مانده و با جمل چون سلطان داعیه ملک گیرسے و سر داشت
اکثر ملک بزرگتر گرفت و بجانب نگر کوٹ لوی عزیمت برافراشته مسالک و شوار گذار سطله خود و پایان قلعه کا نگه و زندل فرمود
مکرر و از فرزند راجه آنجا مختص کشته بجا پیش آمد چون محاصره با ستاد کشید و کارسے از پیش رفت سطله در میان آمد و راجه بکارت
رسید و میکش گذرانید و مورد غایت و نوازش گردید و نگر کوٹ بجا آمد موسوم گشت می گویند کا نگه و مکانیست خوش آب و هوا و در
نش و بخش و لعل تام کوه و صحرایا مال از انواع ریاحین و میوه اسے طراوت آید و در پایان قلعه مکانیست منسوب به جوان پرستش گاه
اول هند و رسالی و در تهریکے در ایام نوروزسے و راواکل یا در واسطه اسفند ماه دوم بعد از انقضا سے ایام بهر سات و اواخر فروردین
اول ماه فروردین در ریاضت کش و در رمضان باش و فتن و طبقات خلایق از ذکر و انا سطله مسافت بید و نمود و بقصد نیابت
سے آیند انقصه در ایام مذکور محظی مغیرسے شود و بهر شکر سے و واسطه مذورات بسیار میل می کرد و الوقت که سلطان بر اصرار صلح نمود
تصدد رجعت داشت کسی گفت که اسکندر روسے در زمان در و خود در ننگان صورت نوشابه و دست کرده در بخا گذاشته بود
اول هند و رسالی و در تهریکے در ایام نوروزسے و راواکل یا در واسطه اسفند ماه دوم بعد از انقضا سے ایام بهر سات و اواخر فروردین
اول ماه فروردین در ریاضت کش و در رمضان باش و فتن و طبقات خلایق از ذکر و انا سطله مسافت بید و نمود و بقصد نیابت
سے آیند انقصه در ایام مذکور محظی مغیرسے شود و بهر شکر سے و واسطه مذورات بسیار میل می کرد و الوقت که سلطان بر اصرار صلح نمود
تصدد رجعت داشت کسی گفت که اسکندر روسے در زمان در و خود در ننگان صورت نوشابه و دست کرده در بخا گذاشته بود

از پیش زلفت با سفر و سلطان این مهم را مکتوبی گذاشته بگجرات رفت و ایام برسات در آن دیار گذرانیده باز بفرط عطش نشست
نمودیم بعد بحاریه بسیار چون تاب نیاورد امان خواسته ملازمت نمود و پیشکس بر سر سال قبول کرد سلطان بود نظم و نسق مهمات آن
دیار بریدنی مراجعت نمود و با نظام جانبانی اشتغال و زریه و بقیعاسے نیکذاتی حسن فطرت سلطنت بدست کرده ضوابط عدل
و احسان و قواعد امن و امان در میان جهانیان گذاشت از جمله آنکه حجاج ممالک موافق حاصلات و بقدر طاقت رعایا طلب کرد و
اضافه و توفیر فرمود و سخن کسے در حق رعایا گوش نکرد و در آنچه آبادی و معمری رعیت بود کسے لعل آورد و
و کسے آسبے نرسانید و از اخذ محصول ادنی حرد مثل گلفروشن و ماهی فروشن و دندان و قمارخانه و قصابی و کوره خشت پرست
و کاه چرانی و کولانی و ماشل و زکات که باعث آزار و غم برای است اقتناب داشت بمیت دل بندگان حج بهتر گنج و
نوزید بختی بزم و پنج بخت اشتغال با امور حکومت ممالک و محالات امناسے ممدن خدا ترس کار گزار زمین کردی و بفرمان
اشرار را خدمت فرمود و بموایسے الناس علی این ملوک حکام پیر و سے سلطان فرخنده فرجام نموده قواعد عدالت و انصاف
معمول داشتندی واحدی را محال نبود که مرکب فلی تواند گشت نظم خدا ترس را بر رعیت گمارد که سوار ملکست و پیر بهر کار و خدا را
بران بنده بخشایش است که خلق از وجودش و آسایش است که رعایا و بهتان کن از بھر خویش که مرده و خوشدل کند که پیش و
رعیت چون بخت سلطان و زنت و درخت اسی پیر باشد از بخت سخت و سیاست را مطاق ترک گفته هیچ مسلمانی را آزار نداد و از
فیض تربیت و تادیب او و اصلاح حال مردم احدی حاجت سیاست نشد و از برکات عدالتش راه ظلم و قهر و مسدود گشت و
بج آفریده و در عهد سلطنت او آزار نیافت بمیت لطفش بکریم چار و پنجاره کند و عدلش ستم از زمانه او آرد کند و فسرزندان
و وراثان کسانے را که سلطان عمر شاه قلی بناحق کشته و قطع اعضای نموده بود با تمام و وظیفه خوشنود کرده خط بر است و نه سلطان
از انجمنه گرفته بمهر کار برد اشراف رسانیده و در مقبره سلطان گذاشت تا وسیله رشک گارے او و غنای گرو و بقیعاسے نیک و است
و نیک بینی عورات سلمه و کافره را از رفتن برادر است و تنجاشنخ کرد و اساس فسق و فجور مثل میکده و نیک خانه و دیگر ملاهی منهدم
گردانید و بقصد تحصیل سعادت مساجد و مقابر و مدارس و ماسرا و دارالشفا و غیره زکات آن قدر تعمیر فرمود که سلطان بلبن هسم
نکرده بود و بعضی توابع قدشته اند که فیروز آباد و غیره سے شهر و جبل مسجد جامع پنجه و سے مدرسه و بیت خانقاه و دولیت رباط
و صد منبر و صد کوشک و صد پنجاه و دو حمام و پنج دارالشفا و صد مقبره و ده مزاره کلان و باغات بیشمار بدست بهمت آن پادشاه
احداث یافته از انجمله است جوینور که بنام بنی عمر خود سلطان محمد شاه رخ خان که مشهور بود بفخر الدین جوینا آباد نمود و اکثرے ازالا
تا حال که زیاده از سه صد سال منتقصے نشود و برجاست چنانچه بر کسچ متصل در ملی علامات و آثار و عودے موسوم بجایان ناموجود
و عوام الناس آنرا لایحه فیروز شاه گویند قریب شصت و در حد ارتفاع و قطر شس در ده گویا از یک سنگ ساخته اند و بنیاد آن چنان
ستحکم که تا حال قائم است و مدت مدید و مگر بر پا خورده و بمیت جزا سے حسن عمل بنین که روزگار بنور و خراب می نمکند بارگاه
کسے را چون سلطان کبیر سن رسید ضعیف شیب غالب و توانائی شباب مغلوب گشت درین وقت که سلطان را قوای بدنی و حواس
نظاره سست شده بود و در سنه هشتاد و نه شاهزاده محمد خان را سلطان ناصر الدین و الایمه شاه خطاب داده وکیل السلطنت
و مومن اخلاقه گردانید و زنان و اقبال و شتم و قدح و هیچ اسباب جانبانی حواله نمود و خود بعبادت و طاعت که شهادت برستان
فرخنده انجام است اشتغال و در تدریس و ترجمه خطبه بنام هر دو پادشاه خواند و سے شد بعد چند گاه ملک مغرب الخا طلب بر استے خان
که حکم بگجرات بود بجله و انولج آن ولایت اتفاق کرد و سکندر رخاں را که بتازگے ب حکومت آن دیار زمین شده بود لقب رسانید چون

سلطان محمد شاه باستقام آن خرداغت از غنیمت خلل تمام در امور ملکه را یافت لشکریان فیروز شاه از غنی آزرده گشته و نامرد
سلطان محمد شاه یقین داشت مخالفت و رزیدند سلطان محمد شاه با آنها آموه جنگ گردید و در دلی هنگام کارزار گرم گشت چون سلطان
فیروز شاه نیز در جنگ با کافرین آورد سلطان محمد شاه تاب مقاومت نیاورده فرار نمود و پناهنده کوه سر مور رفت بمیت
و جوان بزرگ یک یک بکند و دو فرمان دو یک کشور نگذاشته سلطان غیاث الدین غیاث شاه از محمد شاه پسر خود رنجیده او را از ولایت عهد
خویش برادر خود شاهزاده مل شاه بن شاهزاده فتح خان بنیر خود را که پدرش مرده بود ولی خود گردانیده بسلطنت برداشت و چون ملکی
بسیر در نود سالگی بزرگ طبعی بر حسن و نام نیک خود در عالمیان گذاشت بمیت برادر آفر و نیکیهای پسرده نیمی از جنگا
که تاسمش بمرده از لفظ و وفات فیروز شاه تاریخ رقتش بر سه آید با امیر تیمور گورکان هم عصر بود مدت سلطنت او سه دهشت سال

ذکر سلطان غیاث الدین تغلق

سلطان غیاث الدین تغلق شاه بن شاهزاده فتح خان بن فیروز شاه پدر رطلت جد بزرگوار در سنه هفتصد و نود و سه هجری در قصبه
فیروز آباد و پسر پسر فرمانروای سمنگان گشت و پسر شاهزاده محمد شاه که در کوه سر مور بود و لشکر گران زمین نمود و شاهزاده تاب نیاورده
از تیمور پسر برادر بفرستاد که گوشت رفت و لشکر سلطان از قنابش دست کشید و مراجعت نمود سلطان از بسکه نو جوان بود و آرزو داشت
با خواست یعنی امر استازاده ابو بکر برادر حقیقی خود را بقید گردانید و شروع بعیش و عشرت نمود و کاس سلطنت بهل گذاشت غفلت
کمال میگردانید و در هیئت ملک رکن الدین و دیگر امرا با خواست شاهزاده ابو بکر برادر حقیقی او که مجوس بود و خروج نموده ملک مبارک
را که وزیر و دیار سلطنت بود و دوازده و قنانه گشتند سلطان ازین ساقه واقف شده از دروازه دیگ بدر رفت امر قنانه بکرده
سلطان را به جانب بمان که از جمله مصاحبان بود و بدست آورد و بقتل رسانیدند و سر ایشان را بر بهمان دروازه آویختند و شاهزاده
ابو بکر را از قید برآورد و بسلطنت برداشتند ازین فادی شورش که در دلی رود داده زیاده از یک روز نکشید و فتنه فروخت و فتنه
بیکو در رسید مدت سلطنت او چهارده و سه روز

ذکر ابو بکر سلطان برادر سلطان غیاث الدین

سلطان ابو بکر بن شاهزاده فتح خان بن سلطان فیروز شاه با اتفاق اعیان دولت در سنه هفتصد و نود و سه هجری بکنت سلطنت جلوس نمود
محمد چند وزیر سلطان ظاهر گشت که ملک رکن الدین وزیر از قتل سلطان غیاث الدین تغلق شاه ولیعهد و پسر شده و خیال سلطنت در سواد
او را در شایسته نموده برادر کشید و در قنانه او را غفلت تیغ بید ریخت که داند بمریدین آتشا میرصدایه سانه سینه و زبیده ملک شد
خوشدل حاکم آنجا را بیکناز خوش نام گشتند و سواد را پیش شاهزاده محمد شاه عم سلطان ابو بکر در ملک کوش فرستاد و او را بکوش امان
نموده شاهزاده از بکوش برآید و جالنده برساند رسیده مکه و خطبه بنام خود که دو میرصدایه وزیران آن ناحی تجمیع او نمودند
قریب بهست هزار سوار پیاده جمع کرده روی بلی آورد و تار سیدین بدلی بنیای هزار سوار جمع گردید چون لشکر شاهزاده تا آرزو کار
از فیضان غارتگر داه و آب و جبار بودند و بطریق جنگ و کارزار رفتند و انسته بانک جنگ منور شدند و شاهزاده شکست خورده و با دژ
سوار بولایت میان دو آب رفت بار دیگر بنیای هزار کس فراهم آورده با سواد و اعانت حاکم قنوج و کچند مستغیر گشته باراده مجادل
بر انجمن کرد و با بلی لسان و لایق و در و دیوار و بلاد فرامین نوشت که هر جا بنده با سه غیر از تنهایی یا بنده باشند و در اکثر جا قتل عام
و فیرت تمام گردید و طرفه خرج و بیج بکشد و روداده را بهما مسدود گشت و مخا خراب شد و اکثر غایب از ادا سخران و خزائن و وزیر
و فتنه و فساد با طاعت مراکز بر خاست بالضر و سلطان بقصد استیصال شاهزاده در قن شهرش و فساد بجانب جالنده بر روان گردید

و شاه نژاد و از انجا براه دیگر و بدلی آمد و شاه نژاد و همایون خان بن شاه نژاد و محمد شاه از سامانه و ستام لشکر فراهم آورد و بقصد بدلی خان گشت
درین اثنا سلطان از طرف جالندهر و بدلی رسید شاه نژاد و محمد شاه تاب نیامده و از بدلی برآمده باز در جالندهر رفت بنی چند گاه و حرکت فلان
نیر و زشای شاه نژاد و باز از جالندهر و بدلی آمد درین مرتبه سلطان سیدست و پاکشت و تاب جنگ نیامده و از بدلی بطرف کوشک میوات رفت
و فرمان دالی او منقطع گردید و مدت سلطنت او یک سال و شش ماه بود

ذکر سلطان محمد شاه بن فیروز شاه

سلطان محمد شاه بن فیروز شاه چون بموجب طلب فلان نیر و زشای از جالندهر روانه گشت پیش از انکه در بدلی بر سر امرای نظام شاه نژاد
خان خانان سپه و سبط سلطان از بدلی خیل سوار گردید و جزیر سر او گردانید و سپس از جندهر و سلطان بدولت و قبال و در بدلی نزول اجلال نمود
در سینه مقصد و نود و پنج مرتبه ثانی بخت جانانی حلوس نموده سکه و خطبه بنجد بنام خود نمود و اندک زمان فلان نیر و زشای که مامور بودند
از سلطان برخید پیش سلطان ابو بکر و کوشک میوات رفتند سلطان محمد شاه نظر بدیو قانی و کوشک اندیشی انجامه حکم کرد که از فلان نیر و زشای
هر کس که در بدلی بوده باشد بدو تا سه روز مهلت است و الا انقل نخواهد رسید هر کس بدرفت سلامت ماند و هر کس که نتوانست رفت انقل سید
و مشهور است که شش از ان مردم میگفتند که احمیل غلام سلطان فرمود هر که از شما کجوی در دست بگوید احمیل است چون تلفظ نمودند
و در زبان پورب و پنجاک سخن میگفتند برین جهت کشته می شدند باین سبب اکثر مردم که از او باخ غلام بودند درین پورب داشتند و حق
گشته شدند شاه نژاد و همایون خان از سامانه آمده بر خدمت سلطان با لشکر گران بر سر سلطان ابو بکر شاه رفت و در نزدیکی کوشک میوات
محاربه ردی و او باندک جنگ و جدل سلطان ابو بکر شاه بقید رآند و در قلع میر محمد مجوس گردید و با نجا بگر طبعی در گذشت بنده از چند گاه سلطان
از بدلی برآمده بجا جنب تونج و دولتو لشکر کشید و سرکشان آن وادارانش داد و بجانده رسید و در انجا قلع با استحکام تمام احداث نمود و بجا
موسوم گردانیده بدلی آمد و در سینه مقصد و نود و شاه نژاد و همایون خان را بر سر شیخا کوه که لاهور را متصرف شده بود با بسیاری از ازار
ششین کرد و در شانسه ماه خبر رسید که سلطان بگر طبعی در گذشت و مدت سلطنت او شش سال و هفت ماه بود

ذکر سلطان غلام الدین سکندر شاه غوث همایون خان

سلطان غلام الدین سکندر شاه غوث همایون خان بن محمد شاه بعد از استماع خبر رحلت پدرش غوثیت لاهور کرده مهم شینا کوه که بر وقت
دیگر موقوف داشت و از راه برگشته و بدلی سر بر آراسه سلطنت گشت و باندک مدت با جل خود در گذشت مدت سلطنت او یکماه و شاه نژاد و
ذکر سلطان ناصر الدین محمود شاه برادر سلطان غلام الدین سکندر شاه

سلطان ناصر الدین محمود شاه بن سلطان محمد شاه برادر خرد سلطان غلام الدین سکندر شاه بعد از رحلت پیرا در تخت نشین فرمان داری
گشت و در سینه هشت صد و یک و یک پیر سے سکه و خطبه بنام او شد بموجب و جاگیر سپاه بدستور سابق بحال داشت و خواجه سرور خطاب
خواجه جهان را سلطان الشرف خطاب داده و ولایت جوینور بجاگیرش مقرر کرد و از تونج تا مباره ضمیمه جاگیر او نمود و او استیلا یافته
از مینداران آندیا را مطیع و متقاعد گردانید و شینا سانی و دیر و بار سے و انصاف پذیر و سه و بدلی روزگار را فرخنده گس و او چون
سلطنت سلطان ناصر الدین محمود شاه احتمال پذیرفت و امر اسے حضور پیر دست شدند سکه و خطبه بنام خود کرد و سلطان بن شریف
اتباع او بستند و همدین سال لشکر گران بدخ شینا کوه که لاهور را متصرف شده بود در خدمت گشت و شینا در وادار و کرده
لاهور خارج بنظیم نمود و شکست خورده و رکه و چون رفت و از نواسه لاهور رفع قضا گردید و درین ایام سلطان بجا سب
گوا میار حرکت کرد و مقرب خان و ملو خان که از ازار اسے که بار بودند و در سبط لاسه مخالفت برافراشته سلطان با ستار

این خبر بد رحمت نموده و در خواسته شهر رسیده و محاصره کرد تا سه ماه جنگ در میان ماند و محصار دلی به تصرف سلطان درآمد جماعه غلامان
نصرت شاه بن فتح خان بن فیروز شاه را از میوات طلب داشت و فیروز را با ویر قحمت نشانید فضل الله الجلی عرف طو خان که سر حلقه
باغیان بود و خطاب اقبال خان غالب گشت در میان دلی و فیروز آباد جنگ میشد مساوات می گذاشت پرگات میان و آب
و پانی پت و جبر و تنگ تا بهست که در سه شهر و تصرف نصرت شاه درآمد و غیر از محصار دلی و خزان و دیگر جزیره در دست سلطان
ماند امرای ملازم این هر دو پاوشاه هر یک ولایتی تصرف شده و مستقلال زد و در بطور خود حاکم و فرمانروا و کار بار و مالک پادشاه
و ابر بود مصرع پریشان شود کار ملک از دوشاه و اقبال خان بخدمت نصرت شاه امداد ارادت خود نموده بر مرز اوج قطب الدین
انتظار کار کالی کلام مجید در میان آورد و از طرفین مدد یافت بستاند و در سوم اقبال خان از روسته که وفور خواست که نصرت شاه
لا و دیگر نایه نصرت شاه با نصرت و از محصار برآمد و خود را با بعد و دوسه پیش تا تار خان وزیر و پانی پت رسانید و فیروز آباد و تصرف
اقبال خان درآمد و در قرب خان که هم چشم او بود و خدمت سلطان رسیده ملازمت نمود و سلطان را بهانه ساخته خود سلطنت که کرد و اقبال خان
بر سر تار خان رفت و اوست و امداد پیشی اعظم پادشاهین نظر خان پدر خود که حاکم گجرات بود رفت قبل و چشم و اسباب ریاست
تار خان بدست اقبال خان درآمد و از آنجا به دلی مراجعت کرده تسلط یافت چون در هند و دستان از بدینتی او صحت و برج بود
داد و انور سلطنت اختلال پذیرفت سیر نا بهر محمد میر که صاحبقران امیر تیمور گردان از جانب خراسان آمد و از آب سنده گشت
و محصار اوج و دستان به تصرف درآمد و در چند روز در دستان توقف و در برید و سیر تیمور صاحبقران نیز از کابل بطرف هند و دستان شغف
فرموده در سه شش صد و یک جگره بر پشت تاخت آورده بمان نزل و اجلال فرمود و اسیران سیر نا بهر محمد را بقتل رسانید
این خبر چون در دلی رسید اقبال خان بپناک و در تار خان آمد و دسپاه و سامان و ب شغل گشت صاحبقران از دستان شغف
فرموده بهاء در گستان متوجه شد و به خط رسیده قلعه را محاصره نمود پس از محاصره و محاصره و فیروز آباد و در مرزبان آنجا با بسیار
و هزاران خود را سیر گشته بیاسار سید صاحبقران پس از تخریب خط و در قصبه سامان رسید و بهر من سپاه فرامداد طول بسیار کوهای
ایستادن نوکر است شش زنگ بود و تحقیق تجربه کاران هر فرسخ و دوازده هزار سوار حاطه میکنند بدین حساب عدد سوار ملازم
کو کو که سر کارش بود و انداخت و دو هزار سوار می شود و عرض محل ایستادن نوکر کو که است کثرت لشکر و فرادان سپاه و از آنجا
تجسس باید کرد و القصه بدین مراحل نزدیک بدین نزل احوال فرمود و در راه هر کو که یافتند زیر تیغ کشیدند و بسیار که را
و شکی که در تار سیدان بفرس دلی قریب پنجاه هزار کس اسیر شده بود چون اقبال خان از شهر برآمد به اسے جنگ آماده شد
و زغال و مقال اسیران بشاشت بسیار ظاهر گشته بهر من رسید که اسیرانسته که در لشکر طراشه ستند بفرس و وصول اقبال خان شنیده
شادمانه میانس گنند در عین جنگ نگاه میانس پنجاه هزار کس خانه از صعوبت نیست آتش غصبی پادشاه سبب شعله و در گشته حکم
بقتل آنها اصدار یافت شش رانده نگذاشتند با مجرای اقبال خان را از شهر برآمد و حرکت مذکور می نمود و در محله اول بیکه خجسته
و بشهر درآمد و در محصار بر روسته صاحبقران بصفت مبادران شهادت کیش تقاب نموده و خلق کثیر را کشتند و اکثر فیلان و اسوال
اقبال خان بدست سپاهیان لشکر منصور افتاد چون اقبال خان صورت حال بدین خوال دید تا ب ملامت و بدینا و درده بوقت
شب ترک عیال و اطفال کرد و در رفت و در قصبه بدین رسید و اقامت و زنی و سلطان ناصر الدین محمود شاه که از سلطنت
مقطعی داشت با قلیل از نزدیکان خود را به گجرات پیش گرفت و در دیگر صاحبقران شمریان را مان داد و میانه از ملازمان بگشت
تفصیل اسوال از املی آن شهر متین فرمود و پنجاه شهر تاب سخت گیر که تحصیل اراکان نیاد و در مقام الحار و در آمدن

و بعضی از ہندیان چند کس از سلطان را کشند این سختی باعث التماس تارہ قہر سلطان گشتہ حکم قتل عام بصدور پیوست و خلق
 بحساب نزدیک بیست ہزار نفر بر سر ہجر حواسے مردم گشتہ دہلی آن چنان خراب شد کہ گویا آب و سہ نہ داشت و عدد اسرار و ہندیان از مرد و زن
 طامغانیوب و اندوہس صاحب توان بود از قتل عام و ہمارات سلطانی نزول اجبال فرمودہ بارعام داد و حسب الحکم خلیب بر سر
 ہجر رفتہ خطبہ بنام او خواندہ و راہم و دانہ بیکہ صاحبقرانی فرستید یافت بود قتل عام دہلی بطوریکہ رفتہ میان دو آب ہم حکم بقتل
 و قارت و داد و اہل و عیال خلق کثیر اسیر گردید و از انجا بہ ہر دو را گنگارفت و این ہر دو را گنگارفت کہ دریا کے گنگ از کوہ سواک
 ہما نجا ہر دن سے آید اہل ہند انجا را از ماہد بزرگ داشتہ و راہم سمو و بصد غفلت و زیارت آنجا آمدہ از دو حام میکنند و در بعضی از اوقات
 در انجا بیچہ عظیم میشود و اتفاقا در آن آمان کہ صاحبقران و ہر دو وار نزول نمود وقت از دو حام مردم بود حکم قتل عام بصدور پیوست
 اگر سہ ملت پنج لشکر منصور و نتیجہ ایست کہ نجات یافتہ داخل کوہ کشند از انجا کوچ فرمودہ براہ داس کوہ سالک در جموں رسید و راہ جموں
 را دستگیر نمودہ مسلمان ساخت از ہر دو وار جموں بہت و دو جا بجگیدہ غالب آمدہ در آن نواحی خضر خان و دیگر اعراسے ہندوستان
 آمدہ ملازمت نمودند غیر از خضر خان کہ سید راہ و نیک مرد بود ہمہ را قید فرمود و خضر خان را از روئے عنایت ایالت لاہور عثمان
 و دیالپور رحمت فرمود و ہر بان گذرانید کہ من سلطنت بخضر خان بخشیدم چون موسم تابستان در رسید شدت حرارت آفتاب
 ہند خصوصاً نشان کہ حدید تر از اہلک و دیگر ست لاکم طبع لشکر یان صاحب ترانسے کوخو کہ وہ سردیرات ولایت بودہ اندہ نقادہ
 تاب گرمانیا و روند بالفرد و امیر تیمور صاحبقران کوچ فرمودہ از راہ کابل متوجہ دارالسلطنہ سمرقند شد و پہلی تا دو ماہ بعد از
 کوچ صاحبقران خراب مطلق بود بعد از ان فراریان بدرج آمدہ ساکن شدند و صورت آبادی کے گرفت چون صاحبقران از حدود
 ہندوستان بدر رفت سلطان نصرت شاہ کہ تاب صدات عساکر منصورہ نیادہ وہ بجانب میوات گرنجیہ بود جمعیت فراہم آوردہ
 باز در دہلی آمد و با مور جانیانے پرداخت ہدر رسیدن در دہلی فوجے بر سر اقبال خان کہ در ہرن بود متین کرد اقبال خان جموں
 آوردہ آلی فوج را شکست داد و کمال زور و قوت رویدہ آرد سلطان تاب نیادہ و فرزند آبراہم گذار ششہ بجانب
 میوات رفت از دہلی تا بہ فرزند آبراہم بہت اقبال خان در آمدہ ملک میان دو آب و محال حواسے شہر بہت شمشیر متصرف
 گشت و سائہ بلاد ہندوستان در تصرف اراہے دیگر ماندن پنج ولایت گجرات در تصرف اعظم ہمایون خان و تاتار خان پسر شہر بود و آقا
 و نشان و دیالپور تالوخی سند را خضر خان داشت و صوبہ و کاپلی محمود خان پسر ملکا زادہ فیروز قنوج دادہ و دلو و سند بلہ بہر
 و ہمار و چون پور سلطان اشراف خواجہ جہان و در بلاد مالوہ دلاور خان و سائہ علیخان و میان شمس الدین اوجھے متصرف بودند
 و ہر کوہ دم استقلال ہمزدا طاعت یکدیگر گئے کہ در دہرستہ ہشتقدومہ سلطان ناصر الدین محمود شاہ کہ از تحوٹ صاحبقران گجرات رفتہ بود
 با جمعیت داخلینا بدہلی آمد اقبال خان استقبال نمود و در قصر ہمایون جانشاہ فرود آمد و انچون عثمان احتیاء حکومت بدست
 اقبال خان بود و نیکہ بر سر سلطان ابراہیم پسر خواندہ سلطان اشراف بجانب او دفعہ لشکر کشید سلطان ناصر الدین محمود شاہ را ہمراہ
 برد چون بر سلطان ابراہیم تسلط یافت تا چارہ بدلے برگشتہ در آن وقت سلطان ناصر الدین محمود شاہ کوہ یاد قید اقبال خان
 بود فرصت یافتہ میادہ لشکر برآمدہ نزد سلطان ابراہیم رفت کہ شاید با عانت او کہ بہے از پیش برد او اصلاحا دینت نکرد و بلکہ ابراہیم تمام
 ہم نیز داخت سلطان ناصر الدین محمود شاہ از نزد او مالوس و قنوج آمد و نائب سلطان ابراہیم را کہ در انجا بود شکست دادہ قلعہ
 قنوج را متصرف شد و علم سرور سے برا فرشت اقبال خان اناستماع این خبر بر سر سلطان ناصر الدین محمود رفت چون قلعہ استحکام
 داشت متوانست بہر دست یافت از انجا محادوت نمودہ با اتفاق ہرام خان حاکم سامانہ کہ از فلان فیروز شاہیہ بود دست ہزار

بن زبانت اعلیٰ خضر خان بعد رحلت پدر والا کمر سپید هشت و شصت بر تخت سلطنت جلوس نموده سکه خطبه بنام نوگرد
 امرای عظام و وزرا را بهرام شریف و مبارک و اطاعت و انقیاد تقدیم رسانیدند هر یک را موجب و جایگزین دستور سابق بحال
 داشته یعنی راجه رحلت اضافه رحمت کرد و چون شیخا کوهر بر سلطان شاه علی مروان مرزبان کشمیر که به خطه فخر یافته غنیمت فراوان
 آورده بود تسلیم یافته و سکه بنمود و مال و اسباب بسیار بهر رسانیده قوت و مکتب پیدا کرد و بنا بر کثرت زور و فراوانی لشکر غوری بهر سزاید
 بجزارت و دیه سپه اراده و بی نمود و از آب سنج گذشته تار و پود متصرف گشت و از انجا در هر نه آمده با سلطان شد و دوسه حاکم آنجا جنگ
 نمود سلطان مبارک باستماع این خبر از دلی برآید و در روانه رسید شیخا کوهر از آب گذشته بمقابل سلطان بر لب دریا لشکر گاه ساخت
 تا چهل روز جنگ در میان ماند آخر الامر شیخا تاب نیاورده گنجیت و سلطان تا آب چناب تقاب نموده بسیار را از اسوار و پیاده قتل
 رسانیدند راجه بهیم زیندار چون ملازمت سلطان رسیده مراسم نیکوخواهی تقدیم رسانید و لشکر بر سر کن شیخا برده خواب گردانید سلطان
 از انجا عاودت نموده در لاهور نزول اجلال فرمود و هماغذا طرح اقامت انگشت و آوارگان آن و دیار را به لاسا و استمال آباد ساخت
 و یابادی شهر توجیه گشت ترمیم و تعمیر قلع فرموده و از انجا بدلی مراجعت کرد و شیخا فرصت یافته باز لاهور را محاصره نمود چون کار به از
 پیش رفت از انجا به کلانور رسیده متصرف گشت و از انجا بطرف جمون رفته و راجه بهیم زیندار آنجا که برای کوک حاکم لاهور برآمده بود
 در آنجا محبت و غالب آمد داخل کرد و دیار در میان راجه بهیم و شیخا کارزار سخت و دود و باران آبی راجه منصور کشته شد و شیخا مال
 فراوان بدست آورده قوت و مکتب بهر رسانید و در لاهور و دیالپور تاخته آن ولایت بیوات و بیانه و غیره ممالک لشکر کشیده بود و بدفع
 این ممالک بدلی مراجعت نموده لشکر عظیم بر سر حیره متین کرد و در نواسه جالندهر جنگ در میان آمد جسرت شکست یافته مسکن خویش
 که بجای بود رفت چون سلطان بر خلاف قاعده پدر خود خضر خان از اطاعت شادخ میسر زان خلف امیر تیمور انحراف داشت ازین جهت
 شیخ علی که از جانب شادخ میسر زان حکومت کابل داشت بموجب امر پیر بند وستان می تاخت در سنه هشت صد و سی و چهار شیخ علی بهر
 طلب فولاد کیکه از امرای سلطان بود و از اطاعت انحراف می ورزید در هند آمده دست تاخت و تاراج برکشاد و در نواسه جالندهر
 رسیده قتل و غارت و اسیر و غنیمت پر و تاخت بسیار را در لاهور آورد و از انجا به تلواره بد آن در جیتور رفته از آب رود و
 گذشت و آب جهل پر گنات را فزاید ساخته توجیه لمان گردید و ملک شادو دوسه عم سلطان مبلول دوسه که حاکم دیالپور بود شیخ علی
 جنگ کرد و کشته شد سلطان مبارک باستماع این خبر لشکر گران از دلی متین کرد و در نواسه لمان حاکم به روداد و شیخ علی شکست خورده بهیم
 گشت بار و یک باز جنگ شده و باز شکست بر شیخ علی افتاد و اسباب و اموال او تاراج رفت و با مسدودی از سوکر برآمده و کابل نهاد و
 سلطان مبارک را با سلطان هوشنگ ضد لواله و مصافا کرد و دوسه داده و هر باز مظفر و منصور گشت درین حیض و پیش جسرت کوهر قوت
 بهر رسانیده از آب جیل و چناب و درای و بیانه گذشته و جالندهر رسید ملک سکندر که از جانب سلطان بر سر او متین شده بود در اندک محاذ
 شکست یافته گرفتار گشت جسرت کوهر فتح یافته از جالندهر ببلالپور آمده محاصره نمود و بعد ازین انشای علی با ناز کابل آمده حوالی لاهور
 را تاخت و تاراج و دوسه ندخیه گمانوده برگشت و انوار خراسان بهال متوطنه آمد و باره یاقوت سلطان از استماع این حوادث بطرف
 لاهور و لمان عزیمت نمود ملک سرور وزیر خود را مقدمه لشکر ساخت چون ملک سرور و بیانه رسید جسرت کوهر محاصره لاهور گذاشته
 مسکن خویش شادخ رفت و ملک سکندر را که در جنگ جالندهر و سکر شده بود همراه برود و باز در مرتبه از کوه برآمده و در جالندهر و بجاده رسیده
 فتنه و فساد برانگیخت و قوت او در وزیر و وزیران گشت و در قوت شیخ علی از کابل منصرف نموده بمکات کنار و بیانه تاراج کرد و خلق کثیر
 را اسیر نموده ببلالپور آمد و قلم را متصرف گشت و دوازده هزار سوار اینجی سنی برای محافظت گذاشته پیغمبر دیالپور رفته فتح نمود

سلطان از استماع این خبر از دلی سرعت آمد مستحق جنگ گردید و پیش علی تابید و در دو جانب کابل و دهانه شاه سلطان از سه جهای رادی گذشته قلعه پشاور
را که برادرزاده بیچ علی و قریب بیست محاصر کرده و جایز شده و فتح و در پای سپهر سلطان داده صلح نمود و سلطان از همه پشاور و دلاهور و نوای
آن خاطر جمع نموده بدلی رحمت کرد و چون از یک سر در وزیر وقت جاریه و چهار ده بیچ علی آثار افلاک و جانفشانی بگذر رسید ملک کمال الدین را
در دلاهور و زارت شریک او بنود و پادشاه ملک سرور روز بروز تزلزل و بی ملک کمال الدین پیوسته هر تری بود ملک سرور از زنده خاطر گشته با اتفاق بدلی ابرار از
سلطان بیخوف و لطیف او مایل بودند که با یوسف شاه سلطان دلاهور و تیکه بجز حیات مبارک آبا و اجدادی حاضر نموده بود قبل رسانید مدت سلطنت او سیصد و سال
و شانزده روز بود و سلطان محمد شاه بن رایات اعلیٰ خضر خان و راسل این پسر خات شاهزاده فرید الدین بن رایات اعلیٰ
است چون مبارک شاه فرزند زاده شد برادرزاده را بفرزند بی خوش گرفته پدر و درش نمود و در ششصد و چهل و یکم چری در مبارک شاه و برادرزاده
فرماند و ای جانوس نموده و مکمل بنام خود کرد و ملک سرور اگر چه بظاهر اطاعت نمود اما با سبب سلطنت علی خضر خان و صلاح خان و تورخان و
دیگر کارخانجات و تصرف او بود و خطاب بنماخته داشت و در وقت تسلط بدلی پیدا کرده و بیخوف از امرای مبارک شاه را بقبل رسانید
و بیخوف را در قید نگاه داشت و اکثر بزرگات را به تصرف در آورده و کسان را بچاق و با الواجب متین کرد و از اسب سیاهی او امر بپوشه آورده و ملک
کمال الدین کمال الملک خطاب یافته از امرای بزرگ دلاهور و زارت شریک بود و نظم خود را با امر اتفاق کرد و بر سر ملک سرور آمده و بیخوف
روسی داد ملک سرور در قلعه و بی محسن گردید تا سه ماه خارج نموده خود را محصور داشت و در سه شمشیر با علم کرده بر سر امرو و سلطان
بجرات و دیر بستی تمام رعیت و جنگ سخت در میان آمد چون اجل ملک سرور رسید و بود و در آن محصور گشته شد و در نقاش قتل
و اسیر شدند و سلطان انتقام خون پدر خود گرفته در سه ششصد و چهل و پنج مهربان رسید و مرارات شایع را طاعت
نمود و فرجی بر سر حیرت کوه کمر متین کرده بدلی رحمت کرد و در بن ایام جمعه لنگه در لنگان بنی و در زید و اوای سروری برافراشتند و نیز
سلطان محمود و دایه اله و باغی یوایتان بر سر دلی آمد سلطان پسر خود را ملک مبلول کو بیچ و او فرستاد و پسر سلطان بیچ
اشماره و در میان آورد و سلطان محمود و با لنگه خود را حجت نمود و وزیرین صلح بخت زبونی و بد نفسی سلطان کرد و بد طبیعت
بیا یکدیگر برخواه خوشی بود و توافقی نمودن زبونی بود و بد ملک مبلول مقتضای شجاعت و مردانگی کرد و دنا و دشمن بود این صلح پسند نکرد
و تقاضای سلطان محمود کرد و مال و اسباب او را غارت نمود و سلطان را این جرأت و جسارت ملک مبلول پسند آمد و از روی نوازش
و بر بانی فرزند خوانده و خطاب خانخانان سمرقند از کرد و ولایت لاهور و دیالپور با و از رانی داشت و بیای دفع شورش جبر و تحکم
متین نمود و جبر و تحکم با ملک مبلول صلح نموده بنویس سلطنت شرو و داد از زمین روز ملک مبلول را نظر بر زبونی سلطان و اتفاق جبر و
بر اوای پادشاه میزد و بر افتاد و در مقام فرام آوردن لشکر گردید و با غنای از اطراف و جوانب طلبداشته بنگاه داشت چون و در مدت سیصد
افغانه کشید و از آمدن شوکت خود دید و بیخوف بزرگات را سواست جایگزین و متصرف گشت سلطان که اندک تمدیدی با دوست ظاهر احوالفت
در زید و با کمال شوکت و شکست بر سر دلی آمد و بیخوف محاصر نموده بدلی مقصود برگشت و کار سلطان روز بروز بوفته و سستی باز رفت
بجای رسید که اگر در دست کرسی و در سلطنت دلی بودند سر از اطاعت پیچیده و مستقلال نزد اطرافت مبارک احتمال پذیرفته و
عظم و تحصیل خراج آفتاب و آفتاب سلطان با جلی طبعی در گذشت مدت سلطنت او بیازده سال و دویست و پنجاه روز بود

ذکر سلطان علاء الدین بن سلطان محمد شاه بن سلطان مبارک بن رایات اعلیٰ خضر خان و
سلطان علاء الدین بن سلطان محمد شاه بن سلطان مبارک بن رایات اعلیٰ خضر خان در سه ششصد و چهل و دو و چهل
برگشت سلطنت جلوس بنود و ملک مبلول انما طلب بنماختن آن و دیگر کارکان دولت اطاعت گویند که در و اندک زمانه از وضع

واظروا سلطان دریا فتنہ کر از پدر ہم نشست تراست و از سستی غل سلطان تہای کردن کشان و واقعہ طلبان نزدیک و دور
 بجادہ پیما سے متروک شدہ انڈامای مالوایب سر باز زندہ دامرای ہر صوبہ و فوجداران ہر مکان علم خفایت ہر فراشتہ ملک طوائف گردید
 سلاطین دکن و گجرات و چونپور و نگالہ و تخیل دہلی کہ پرستند در لاہور و دیالپور و سر نہر نہر پانی پت ملک بھلول دم اشتغال ہر
 و در خواشی دہلی تاسرای لاؤ احمد خان میوانی در تصرف داشت و سہیل باؤن گذر خواجہ خضر کہ از دہلی نزدیک است در یہ تصرف ہماؤن
 لودے بود و کول و جالیسر و دیگر قصبہات راضی خان و چند دارا قطب خان لودے و دیو نگالو و کپیلہ را راسے پر تاب و میانہ را
 داؤ و خان قابض بودند و چہین ہر کس در ہر جگہ کہ بود خود را مالک آنجا سے شمر د و غیر از دہلی و ہداؤن جاسے و دیگر در تصرف سلطان بنو
 بود چنگا گاہ سلطان بجانب میانہ سوارے کرد و در آٹما سے راہ خبر رسید کہ والی چونپور بقصد دہلی سے آید سلطان بے آنکہ بہ تحقیق صدق
 و کلاب خبر پر از از راہ مودت کرد و دہلی آمد حسام خان عرف حاجی شرتے وزیر برض رسائند کہ بجز داؤد و دروغ مراجعت
 لائق حال بنو سلطان از داؤد و فاطمہ گشت بعد آن بجانب ہداؤن ہفت فرمودہ دتے را بنجا اتامست و در زیہ باز پدے آمد
 ہداؤن را خوش کرد و خواست کہ آنرا و اسلطنہ مقرر کردہ علی الدوام ہما نگاہ کند راند حسام خان از روسے اخلاص و دولت خواست
 برض رسائند کہ دہلی را گداشتن و ہداؤن را تنگہا کہ دن صلاح دولت نیست سلطان زیادہ تر رنجیدہ اورا از خود جدا کرد و ایند و در دہلی
 گذارشتہ اندہر و ہداؤن خود یکے را شمنہ و دیگرے را میر کہے مقرر کردہ متین دہلی نمود با لجلہ در سنہ ہشت صد و پنجاہ و سہ ہجری
 سلطان بجانب ہداؤن رفتہ بانکہ ولایت قناعت کردہ بوش و عشرت اشتغال و رزیدہ بجز چند گاہ در میان ہمد و ہداؤن
 سلطان کہ در دہلی بودند قناعت روسے و او بایکے دیگر یکدیگر کے از ناگشتہ شذر روز دوم مرد شہر ہجوم آوردہ با خواست
 حسام خان و دیگرے را بقصاص گشتہ سلطان در وقت بجن بداندیشان قناعت پیشہ قصد حمید خان کہ اورا وزیر الما کتب
 گردانیدہ بود نمود داؤد ہداؤن فرار نمودہ پدے آمد و با قناعت حسام خان شہر را تصرف گشت و در ہرم سرائی سلطانی درآمدہ زمان و کلا
 سلطان و دیگر پادگیاں را کہ در دہلی بودند با انواع فضیحت و خوارے سر بہ نہ اندہ شہر بدر نمود و تاسے خزان و قناعت را تصرف
 گشت سلطان با وجود استماع این خبر با قناعتاے جن و سبے غیر نے بہانہ برسات نمودہ از انتقام انماض کرد و حمید خان بدارک انیشے
 کہ اسم سرورے و سلطنت بر دیگرے باشد و خود مداریکے کرد و توقف سلطان را معتم شمرہ ملک بھلول را برای سلطنت طلب شہت
 ملک بھلول از دیہال پور در دہلی آمدہ قابض گشت و فیجے از خود در دہلی گذارشتہ باز دیہال پور رفتہ در مقام اجتماع خسا کہ در آمدہ
 سلطان حرف داشت کہ چون حمید خان بے اعتدالے نمودہ از انتقام آن بر سر اوے روم و بد و تخواست سلطان ترو و منہا شہ سلطان
 در جواب نوشت کہ چون پدر من ترا پسر خواندہ است تو مرا بجا سے برادرے و من سرورک ترو و ندارم بیک پرگنہ ہداؤن قناعت
 کردہ سلطنت را بتو دگدا شتم ملک بھلول روز بر و ز قوت بہر سائندہ قباسے باوشا سے بر قناعت خود راست گردانیدہ و از دیہال پور
 در دہلی آمدہ بر تخت سلطنت جلوس نمودہ بعد دتے مدید سلطان در ہداؤن باجل ظہیری در گشت مدت سلطنت کہ محض براے اسم بود
 ہشت سال و سہ ماہ مع حکومت ہداؤن از ابتدا ای را بات اعلیٰ خضر خان تا سلطان غلام الدین چہار تن مدت سی و نہ سال و نہ
 و شانزہ روز سلطنت و جہاننامے نمودہ

ذکر سلطان بھلول افغان لودے

سلطان بھلول افغان لودے الخاطب بجاختانان ملک بہرام جہد بزرگ اورا سلطان بھلول لودے از قناعت بود و در شہد
 سلطان فرزند شاہ اندہرادران رنجیدہ در لٹان آمدہ کہ ملک مردان حاکم آنجا کہ از امر اسبے فرزند شاہے بود کہ دید اورا

پنج میر جو ملک شد ملک کلا و ملک خیر و ملک محمد و ملک خواجہ این پنج برادر پور رعیت پدر و عثمان سکونت داشتند ملک شہ کا ز
 بہر کمان بود نوکر خضر خان گریه و در جنگ اقبال خان که با خضر خان مردی حادثه و دو خانان کرده اقبال خان را کشت و بجلد و سے
 این نمودست خطاب اسلام خانی یافته و در روز تری نمود و بر جبهه فائز گردید و تا آخر کار حکومت سمرند سر فراز سے یافت و برادران
 دیگر که همراه او بودند ملک کالا پدر سلطان بملول از خواجہ اسلام خان برادر خرد حاکم و درال تاج سپهر نگر و دیو افغانان یثاری تبریزی
 جنگ کرد کشته شدند و از وقت سلطان و شکم باور و بار او آگهی و رایم نزدیکی و شغل ناگهان مستف خانه افتاد و اورش جان بحق
 تسلیم کرد چون محل از شہت ماه گذشته بود دیگر اورا شکافه سلطان بملول را که رقتی از شہت داشت زند و بر آورد و ندید ازان که یکماه
 ستم پیش اسلام خان و سر سر آورد و چون سلطنت بند و ستان نصیب آن فضل و انتظام بخشان قضا و قدر و تربیت و پرورش او بودند
 اسلام خان نظر عنایت بر او انداخته و پرورش او اتمام نمود و به بملول موسوم گردانید افغانان از ر و سے حقارت اورا بگفتندی
 چون بگذر شد و بلند رسیده آثار عقل و کار خانی از تاهیه حالی آفاک کار بود اسلام خان اورا بغیر از سے خود برگرفت و دختر خود او عقد
 نکاحت او و آورد و در روز تربیت او سے افزود و گویند روز سے ملک بملول با شہی از رقاعے خود بسیار اند رسیده و با بنیاد این نام
 و رویه صاحب حال اقامت داشت بسو سے ملک بملول نگاه لطفی کرده و بر زبان آورده که از شما کسی هست که پادشاه و سلطه بدو تبار
 شکم خور و ملک بملول توفیق یافته مبلغ معلوم پیشکش نمود و در پیش تمینت گفته فرمود که سلطنت هند و ستان تو مبارک باشد همراهانش
 تسخر و استخر نمودند ملک بملول در جواب گفت که اگر این خبر و فوسے است سودا سے مفت است والا خدمت در و شہی بجای آوردیم
 بهیست سالکان ره بهت چار و ات بیند به ملک کا و س و فریدون بگدا سے به هند و القصد ملک را بهوجب بشارت در و شہی
 از مفرس خاطر داشت و انوار اشارت عبرت که کوکب چنانچه مرقوم شد بهو سے سلطنت در سر افتاد چون در عهد سلطانان مبارک شاه
 اسلام خان عوف ملک شد و در جنگ شیخ علی کابلی کشته شدند و بملول از ان گزارش یافت ملک بملول حاکم مقام علم خود گردید و حاج صاحب
 دولت گشت و آفاک کار بهر تبار امیرالامرائی رسید چون سلطان محمد شاه به سر بر جهان بنه نشست ملک بملول را شجاع و دلدار و کا طلب
 نام آورد و دانسته پیش آورد و خان خانان خطاب واده و فرزند خواند و در اندک مدت بسبب از سلطان محمد شاه آزرده شده و گردان گردید
 قتل خان و لد اسلام خان که خود را هم چشم ملک بملول میداشت و سبب هم بود و اند از ملامت ملک بملول انحراف ورد بد و بملول
 محمد شاه رفت بهر راد سے حسام خان عوف حاجی غریبه لشکر گران بهر ملک بملول آورد و در موضع از توابع بدو به دست و چو در فغان
 تر قیاس جنگ واقع شد بنایدات آگهی ملک بملول فتح نمود و حسام خان شکست یافته به بی رفت و کوکب طالع ملک بملول اوج گریه
 بر قیاس گشت و بخدمت سلطان محمد شاه نوشت که اگر حسام خان را بقتل رسانند و منصب و وزارت بجد خان و هند فرمان برداری و خدمت گزار ی
 بجای آرم سلطان بے انگ تا علی نماید حسام خان را بر طرف نمود و حید خان را بر بیله وزارت سر فراز گردانید این معنی موجب از و را فرسگے
 ملک بملول گردید و قوت و کسنت بهر ساینده و بدید سمرند و منام و لا هرو و دیالپور و حصار خیره و دیگر اماکن بزد و غلبه تصرف گردید
 و خود را قوسے دید و بقصد تغییر به بی رفت چون میر نقشه بهر عراجت کرد و خود را سلطان بملول خطاب و ادا و اسامه و خطبه و توفیق با شراع
 به بی گذاشت و بشارت در و شہی را رساند که بوه و سرور خوشوقت می گردانید و چون وقت که سلطان محمد شاه خواب و اسپین نمود سلطان
 علار الدین بر قنق جهان بنه نشست و بسبب سستی و نارسا کے او سلطنت ملوک طوائف گشت و خود به پاؤن آکفا کرد و بهانجا میگردانید
 و چنانچه پیش از تمام یافت حید خان و وزیر را باغوا می نمود و قندها که او را بجلد از پاؤن آورده و در بی رسید و زنان و دختران
 سلطان را بهیست کرد و بهر بهر اند و حصار و بی در نمود و خوارین و اسباب سلطنت را متصرف گشت و سلطان از سبب عیست انتقام آن

گرفت حمید خان بہر رسیدن در دہلی سلطان مہلول را بسوسے سلطنت دعوت نموده از مسہرند طلبداشت چون سلطان بدہلی آمد حمید خان
 ابتدا از عمد و پیمان مقابلہ حصار حوالہ الاوکر و حمید خان چون گشت و قوسے بسیار داشت سلطان مہلول بنا بر مصالح وقت با اعدا نمودہ بود
 اسلام رفتی روز سے حمید خان در خانہ سلطان همان شدہ افغانان با اشارہ سلطان در آن مجلس یعنی حرکاتیکہ از عقل دور و بر رویہ غیر و سے
 نزدیک باشد بطور سرساندہ تمامہ آمنا را خفیت انقل پذیرا شدہ از کید آسمان ملکہ گردن چنانچہ شے نقش خود را بیکر لیتند و طبعیے گفتہ را
 سلطان بالای سر خود گذارند حمید خان گفت این چه عمل است گفتہ کہ از ملاحظہ درو مخاظت می نایم بعد آن حمید خان گفتہ کہ بساط شام خوب
 رنگما و درو اگر یک کلیم عنایت کند کلاہ و طاویہ براسے فرزندمان خود ساخته تحفہ فرستیم حمید خان تبسم نموده گفت کہ قماشے خوب براسے
 فرزندان شما انعام خواہم داد چون خواہنای خوشبو مجلس آوردند نصف افغانان از کجہ و چوہہ را بیدیدند و گلہا را را خود دیدن یعنی بیرون
 بے آنکہ و آگندہ بابر کلاہے موز خود دند و نصفیہ بیرون را ما کہ وہ تھا آپک را خود دند چون دهن سوخت بیڑہ را از دست اٹھا عقد حمید خان
 فرمود چرا چنین کردند سلطان مہلول گفت کہ این مردم روستائے صحرا نشین انداز آدمیت دور غیر از خوردن و درون دیگر کار سے نمی دانند
 روز دیگر سلطان بخانہ حمید خان همان شدہ قرار داد چنان بود کہ ہر گاہ سلطان پیش خان یا یہ چند سکہ ہمراہ شوند و اکثر سے از نقاشے
 او بیرون باشند دین رتبہ موجب اشارہ سلطان بر در بانان قد سے نمودہ قبیلہ در و را در دین درآمد و گفتہ کہ ما نیز مثل مہلول لوگر خان
 بہستیم از اسلام چرا محمد باشیم چون غوغا بلند کردید حمید خان از حقیقت حال پرسید گفتہ کہ افغانان سلطان را دشنام دہان سے آیند
 دے گویند کہ ہم لوگر خان اسیم مہلول اذ درون رفتہ ما چرا بیرون باشیم و سلام کنیم خان فرمود ہمہ را بگذازند تا اذ درون بیایند
 افغانان چہیم کہ وہ در آمدند دور مہلو سے ہر غرہ نگار حمید خان و ولقریبا دند چون سلطان دید کہ افغانان بسیار آمدند سے توانند
 از عمدہ کار بر آید اشارہ نمود و دین وقت قطب الدین بنی عم سلطان زنجیر از زنجیر بر آوردہ حمید خان را مجوس نمود و کپسان خود سب پر و
 و سلطان مہلول دہلی را با خازین و دفان و جمیع کار خانجاست سلطنت و جہاندار سے بے مراعت و مخالفت و دیگر سے بہتر شد دور
 سہ ہشت صد و شست ہجے سکہ خطبہ تمام خود کہ و سلطان علا الدین کہ در بدافان بود و عہد داشت نمود کہ سکہ خود رواج میدہم و نام شمارا
 از خطبہ سنے از انہم سلطان در جواب نوشت کہ پدر من قافرنہ گفتہ بود تو مرا بجاسے برادر سے سلطنت را تو لگ شدہ بہ راؤن قناعت نمودام
 با حجامہ سلطان مہلول کا میاب گشتہ با نظام مہم جہان بانے پرداخت یعنی اہل سلطنت اورا عینی بنودند سلطان محمد دواسے چونو را را طلبشت
 بنیر دہلی تقریص نمودند و با لشکر گران و سامان بیکران آمدہ و صلحہ ما حاضر کرد و سلطان مہلول بجانب مانان راسے شدہ بود باستان
 این خبر از دیوبالپور ماہوت نمود چون نزدیک رسید با سلطان محمود اتفاق کار نامہ افتاد و سلطان محمود شکست یافتہ بجانب چوینور رفت
 بریہ کوم با سلطان محمود بر و صلحہ لشکر کشیدہ بود مقابلہ و مقاتلہ فرار یافت کہ از محالوات آنچہ در تصرف سلطان مبارک شاہ پادشاہ
 بدہلی بود و بلیق سلطان مہلول و غیر آن امکان نہ آنچہ سلطان ابہ اسیم داسے چوینور را تصرف داشت سلطان محمود و منفرد شد
 بعد اتفاق دین صلح ہر دو پادشاہ با مکن خوشنیں برگشتہ و بشرط مسطورہ تیغ کارزار در نیام خرید چون سلطان محمود و رگنہ شہ سلطان چو
 تھلت او کجکومت چوینور متکین گشت با سلطان مہلول محاربات در میان آمدہ از طریقین مساوات سے گذشتہ نوشتے سلطان حسین
 با خواستے ملکہ جہان بنت سلطان علا الدین کہ در حوالہ الکحل او بود و بیکہ لک سوار و چل ہزار پاد و چہار صد فیل و تو نمائند فیل و اوان
 بر و صلحہ سوار سے کہ و سلطان مہلول بنا بر پاس حق تنگ ہر چند ملکہ جہان عجز و نیاز کرد کہ نیاز بشہ از طرف والدینز کو ارشاد سے با شہم
 اطاعت قبول می نایم بر من سوار سے کشند ملکہ جہان پگوش اجابت اہمدا کردہ و سلطان حسین را طوعا و کرہا آدہ جنگ گردانید و انہم
 سلطان مہلول با پانزدہ ہزار سوار آمدہ صفوف مصفا آراستہ کار نامہ روانہ و سپیکار مستعانہ نمود و انانجا کہ قوسے اقبال و بند از تخت بود

یاد جو اندک لشکر مغر و منصور گشت سلطان حسین شکست یافته سحر گم کرد و ملک جهان بیک گشت سلطان بملول از روی رودی در ورت آن
 بانور با عراز و احترام پیش سلطان حسین فرستاد و بعد از آن بهت حربه سلطان را با سلطان حسین مجار با تہ دی داد و چند مرتبہ صلح و بریان آمد و بارہ سال شکست
 شکست یافتہ بملول جو بنور و پیشہ رفتہ بر تہ آفرین شکست قاش خورہ با مانگ دور دست رفت سلطان بملول در شہر جو بنور رسید و سکھ حیل
 بیام خود و آؤ لایت را ببارک خان لودائے کے انرا برای بزرگ او بود و اوہ پہلی معاوضہ کرد و درین اثنا سلطان علاء الدین کو در بدائون گوشہ
 اختیار کردہ بود و بعد سب سال از سکونت آنجا با جیل طبعی در گذشت سلطان بملول کہ مبتلا بہ سلطان حسین در آنجا و ابوہ برای قوت سلطان
 علاء الدین در بدائون رسیدہ بود اسے راسم با تمہ پرستہ بدائون و از دست پسران سلطان بر آوردہ کبسان خود سپرد و این بے حودتہ و بیوفائی
 را بہ خود روا داشت از آنجا پہلی آمدہ روز بہ روز قوت و کمکت مہجرا سیدہ و عظمت خاطر خواہ کہ و کاہر و باطن آراستہ بود و پیر دے ستر غنیمت
 نمود و سترہ و در عدل و داد و سبافر فرمودے بیشتر اوقات بمعاصبت علماء و جاہلست فقر آؤ زائیدے و فقہ احوال ایمان کر دے و آؤ فرزند
 تلاء دے بزرگ طبعیہ جهان با پدر و در کعبیت بہشت و عد و نوہ و شست رفت از عالم مذہب و ملک ستان جهان کشا بملول بہ مدت سلطنت
 اوسی دہشت سال دہشت ماہ و ہفت روزہ بود

ذکر سلطان سکندر لودی پسر سلطان بملول

سلطان سکندر معروف شایزادہ نظام خان بن سلطان بملول بعضی اراچی خواستند کہ شاہ نادہ ببارک خلع کلان سلطان بملول را سپرد
 آؤ اگر داندیدہ برسے بر سلطنت اعظم بملول نیز سلطان رضا شد و بدو والدہ سلطان سکندر کہ زنگ زانہ بود و نزدیک سلطان مرحوم
 از جمیع خواہن قوت و سترت زیادہ داشت و اکثر اراؤ حکم او بود و ندہ باب پسر خود بنیام نمود و فیصلہ خان لودے پسر عم سلطان بملول
 کہ بحسب ظاهر بنون شیر و شکر موافق و در باطن لبان آب قاش مخالفت بود و دشنام دادہ گفت کہ پسر زنگ زانہ را چگونہ بسطنت بر دارم
 و ببارک شاہ را کار اصالت و نجابت وار و فرو گذارم خان خانان ترسلے کہ از اسے نامدار بود و گفت و در و زار حلت سلطان گذشتہ شاہ
 نیست کہ با حلیہ سلطان دشنام دی بیسی خان گفت کہ تو کہ کہتے تہ اچہ میرسد کہ در سخنان خویش واکار ب دخل کنی خان خانان بر آشفت
 و این سخن کو کہ بسلطان نظام خان بہتیم گفتہ انرا بجا فرماست و جمیع ارا را با خود و شوق کر و وہ شایزادہ نظام خان را بسلطان سکندر
 ساختہ و سترہ بہشت و نوہ و شست تقصیر حلیہ بر تخت سلطنت نشاندہ سکھ و خلیہ بنام او کر و سلطان از آنجا بر ببارک شاہ برادر کلان
 خود کر و جو بنور بود و رفتہ پس از محاربت فتح نمود و آن ولایت را بہ ستور سالین بر برادر بحال داشتہ سکھ و خلیہ بنام خود کر و و نیز با سلطان حسین
 ہر اسے جو بنور کر و از سلطان بملول شکست خورہ و در دست رفتہ بود و اگر اوقات ببارک شاہ مجاہدے نمود و جنگ متواتر نمود و ظفر و منصور
 گشت آوردہ اند کہ چون ثوب سلطنت دلی بسلطان محمد شاہ بن سلطان فیروز شاہ رسید ملک سر و خواہد مرار کہ خطاب خواہد جہانے
 داشت بسلطان اشرف خان طاع کہ وہ جو بنور و آن حد و دیگا گیش مقرر کر داند

ذکر سلاطین شریف

چون سلطان محمد شاہ راشکوٹ و ملا بہ نامہ سلطان اشرف استیلا یافتہ پرنہ کول و آٹا و کپنڈ و ہراج و راٹر سے دہبار و تر بہت
 وغیرہ از جانب دلی در تصرف خود آوردہ و حکومت با استقلال کر و در سترہ بہشت حد و نوہ و شش ہجر سے سکھ و خلیہ بنام خود نمودہ آن ولایت
 را در حقے تانہ داد و با جیل طبعی در گذشت مدت سلطنت او شانزده سال بود

ذکر سلطان مبارک قباکے سلطان اشرف خواجہ سر و مخاطب تجواہد جهان

سلطان مبارک شاہ پسر خواندہ سلطان اشرف مدت سلطنت یک سال و چند ماہ

ذکر سلطان ابراہیم شرقی بن مبارک شاہ شرقی وغیرہ انیمالہ

سلطان ابراہیم شرقی بن سلطان مبارک شاہ چل سال و چھ ماہ سلطنت کرد سلطان محمود شاہ بن سلطان ابراہیم شرقی سے
 ایک سال حکمرانی کر سلطان محمود شاہ بن سلطان محمود شاہ سے سال و پنج ماہ سلطنت داشت سلطان حسین خان بن سلطان
 محمود شاہ یازدہ سال حکومت کرد و ازین سلطان حسین سلسلہ سلطنت شرقیان اقسام یافت لکھنؤ قبل ازین سلطان مہلول بشر قیان
 غالب آمدہ ملکست جو پنجو یکسان خود سپردہ بود لیکن جنبہ آن بواقعی نشدہ بود و درخواہ سلطان سکندر مظفر و منصور گشتہ بالکلہ ان
 ولایت را فیضی و اوقتی و را در ملک شرقی کہ از تصرف سلاطین دہلی بدر رفتہ بود بود یک عدد و دو سال ضمیمہ ولایت دہلی گردید البتہ
 سلطان سکندر سلطنت با استقلال کرد و در اہم عدل و داد و تقید کرد رسانیدہ شد و در غلات ارزان ماند و رعایا داریا با بنیت و جمعیت کار
 و چہ نمود اشتغال داشتند و بر ترقی امور شد عید و تقید احکام اسلام بسیار مقید بود و قصبہ دینی نہایت داشت از اکثر امان تہا
 نسیم ساخت و مساجد و مدارس تعمیر نمود و در تہرا و دیگر جا ہا ہل ہندوان را از غفلت و اعمال آہنشل سروریش تراشیدن و غیر ذلک
 ممنوع داشت و بخیر است کہ تہا میرا ہندم ساز و منجہ از مقرین و علمائے طبع پیشہ گفتند کہ برادر اخص تہا بنامی قدیم جائز نیست
 انکار را از افسال و از دھام بازیایدہ است سلطان بر آشتی کوفت کفار سے گیر نہ بالجو سلطان خیلہ تعصب بود و ہنود و راجہ اہات
 و زلت سے ہنود و مقرر کردہ بود کہ ہندوان انکے پارچہ پینگون بر جا نہ خود متصل گفت پیوند کنند تلاماعت اسلام بطور رسد و علالت
 ہنود ظاہر باشند و کتب ہندوان را ہر جا ہر کس کہ سے یافت سے سوخت ہر کس کہ از کفار و ستار سے بہت جز یہ بقرار اعلیٰ از و گرفتہ
 ازین بہت اکثر ہندوان اندک پارچہ ہر سے پسندہ و تک لبین و ستار نمود و در وقت و خوار سے بقوت روز مرہ عاجز بود و کوفت
 ز نار و سے را بہت اجرائے کوہ اسلام بر زبان او گرفتہ آوردند سلطان تمامے علماء و فضلاء ممالک خود مسج کہ وہ دعویٰ خود را
 ثابت نمود چون اد اسلام قبول نکرد او را اہل رسائند اول کیسکہ از سلاطین ہند ہندوان را خواہ داشتہ بدعویٰ اسلام بر ہمین راکشت
 او بود رعایت اہل اسلام بسیار کرد و روزہ و شورا و اعیانہ و غیرات بسیار نمودی و در مساجد و مدارس امام و مؤذن و خطیب و مدرس مقرر کرد
 وظائف انجاء از سر کار رحمت کردی خبر داری احوال رعیت و سپاہ بجائی رسانید کہ خبر خصوصیات خانہ مرم و بادیر سے و بیستہ از اوقات
 ہنگام شب لباس سلطنت از ہما انداختہ تہا کوچہ و بازار گشتی و از حقیقت حال افراد دیگر خلایق کو سے مطلع شدی کہ مردم گمان ہی بر ذلک
 سلطان بچن آشناست دایان اخبار فنی میرساند و بیستہ میگفتند کہ چرا سے از طہامات بدست سلطان افتادہ بود کہ از انفر و خشن آن انجنا ہر پیشہ نہ
 و کیفیت روسے زمین و احوال روز مرہ سلاطین ممالک و دیگر جایا سے عالم و اہلیان بکے و کاست انظار میکردند و خزان زیر زمین
 و دیگر شای و دور دست بموجب طلب سلطان حاضری نمودند بالجو سلطان خیلی ہوشیار و صاحب دانش و برابر اضا بل بودا کہ جائے لشکر تین
 میکرد ہر روز فرمان متشنن تدبیر و ترتیب عساکر و آراستن صفوت و ملاحظہ زمین کا نزار و جملہ بر خائف و محاصرہ قلعہ بنام سردار فوج ہر شاہ
 و نوکرانش را محال بود کہ از احکام او تخلف کو اند و زریدا سباب خاک چوکی و ایما موجود داشت با امرای سرحد کہ فرمان صادر سے شد
 دوسہ کردہ استقبال میکرد و حامل فرمان بر بلندی شل تخت یا از خاک کہ آراستہ فرشی بران ہی گستر و ناستادہ با میرامور فرمان میداد
 او بہر دود مست فرمان گرفتہ بر سر سے نہاد و ہانجا یا دوسہ جاج بر سر منبر ہر جا حکم صادر میشد بخواند و اوقات ہر ملک ہر روز باور سیکہ و از سوانح
 ممالک مطلع شہ سے آخر بچن خفا کہ کہبت ہارض گشت و آب از حلق فرو سے شد راہ نفس مسدود گردیدہ سفر خیلہ نمود و در سلطنت

اول بہت و شش سال و پنج ماہ

ذکر سلطان ابراہیم بن سلطان سکندر لودکے

سلطان

سلطان ابراهیم بن سلطان سکنه برین سلطان مهلول لودی در سنه منفرد و نو و پنج بحری بر تنگی که با نواح جواهر گران جابر متبع کرده بود و در
 جابوس نموده بیکر و خطبه بنام خود که نفوس منقطع قسطا و برادر از پدر هم زیاد تر در دست نشسته بود و مدعی ران از رکن دولت بحال نبود که سر از
 امر او نجا و در زمانه نمود و از آنجا که واقعه طلبان سیه باطن برای گریه بیگانه خویش نمی خواهند که یکس فرمان را می مستقل و مسلط بوده باشد
 لهذا سلطان ابراهیم را برین سبابت آورده که برادر خود جلال الدین را بکویت چوین و توابع آن مقرر کرده مرفض ساختن بن رخصت
 شاهزاده بیست چوین را برین مصلحت را و در ای نیک محضر نشسته بدین سلطان کس بطلب شاهزاده فرستاده بنیام داد که بکینه مشهور تا مقصود
 گردید و کرده آید با سکه یک و نه باید که گشت شاهزاده در جواب گفت که چون بیاعت یک برآمده ام بالغل بنزل مقصود و نه بشوم بعد از آن
 حاضر خواهم شد و رضای پادشاه گشته قدر باره مان آورده راهی گشت و قطع منازل کرده و چوین و مسند آسای حکومت شد سلطان ابراهیم
 آن دیار را امید و اراطای خود نموده و از شاهزاده برگردانید شاهزاده جلال الدین ناچار پرده از روی کار برداشته طلبان کوس
 نمی گفت زود دوران ولایت سکه و خطبه بنام خود که ده شکر از هم آورد و با فطم همایون سر دانه که از امرای کبار سلطان سکنه ر بود
 اتفاق نموده اما دوه پیکار گشت چون سلطان بدین این شورش پورش نمود و فطم همایون تاب نیاورد و عا جگشته ملازمت سلطان
 ابراهیم اختیار نمود و شاهزاده جلال الدین نیز نام شده می خواست که بلا زمت آید لیکن سلطان قبول نکرد شاهزاده جلال الدین بر جبه
 بکر حاجت و در راجه مان حاکم گویا ر پناه بر و فطم همایون سر دانه باست هزار سوار و سیصد نفر فاضل و دوی پناه بسیار بر سر گویا ر متعین
 شد شاهزاده تاب نیاورد و از گویا ر بیرون مایه رفت و از آنجا بفرست گون و دانه آمد و پادشاه سلطان گون و دانیان از روی بگری
 شاهزاده جلال الدین را مقتول ساختند چون سلطان از جوان بود که کار یک پندیده خود و دشمنان و لایق پادشاهان بنا شده بے مشورت
 و در باغی نموده ایمان دولت را باندک تقدیر ریاست بسیار می نمود و بسمل فخرش قید و بند می فرمود بدین جهت مردم بیان آمده و خدایان
 تو وال دولت او شده و در امور سلطنت خلاصه یافت انقضه بیان بهوار که از سادات فطام و وزیر راسه که ام بود بے تقدیر مقید
 ساخت و بدین استحقاق آن بگله با باغهای بدانشانی قبلی رسانید گون و دانه سلطان سکنه روانه غله موی که در مسجد جامع
 بنفش ر دانه بود در داشته دست میان بهوار و او کور نشات بجای آورده و نماز کرده که چون این واد سادات دست بوس ایشان
 نماند فکر بے جای که در حیات ابد بے یا بدان را در باغ نشین خود کاشته راسم حرم و احتیاج بکار بر و از و چند خوشه برآمد چون پنجه
 شده زیاد از و صدها نه بهر سید عین چند سال طے التواتر کاشته حاصلات آن سال لبال بهم رسانید و منبج فراوان پیدا کرد و از آن
 منبجها در شهر دلی مسجد بے کمال شانت احداث نموده موقوف داشت سلطان بخش و فاضل او آفرین کرده بنیایات خسروانه
 و افزایش مواجب سر فراز گردانید و آن مسجد با هم موقوفه موسوم گشته تا حال در دست فاکم و همان نام مشهور است با محراب سلطان
 ابراهیم وزیر صاحب تدبیر را با حق گشت و فطم همایون سروانی را که محامه گویا ر داشت و اگر و طلبا شسته قید که در اسلام خان
 پسر او که حاکم بکپور بود بر سر بنی و فیاد بر داشته چهل هزار سوار و پانصد نفر فاضل یکجا کرده اما و پیکار شد و بنیام نمود که اگر فطم
 همایون را از قید خلاص سازند دست از مخالفت بر داشته شود سلطان این منته قبول نکرد و لشکر بر سر آتشین نمود و مقابل در میان
 آمده اطم خان و دیگر گشته شد و فطم همایون و زندان خانه و قات یافت چهار خان سپه رویا خان و در بهار بنی و زنده و قریب
 یک لک سوار یکجا کرده تا ولایت منبج تصرف شد و خود را سلطان محمد خطاب کرده سکه و خطبه بنام خود نمود و عین مهران اراکان
 در گویا ر شده فطم مخالفت بر آفرانند و فطم لودی مخالفت نموده از لاهور گریخت و پیش طغی الدین محمد بابا و شاه و کابل رفت و پناه برد و کس
 نشست بهند و سببان نمود و بر باد شاه بهند و ستان آمده در مقام پانته جنگ کرده و فطر و مغر و شد سلطان ابراهیم در آن کار از گشته و در بهار بنی

بودے پاک جیوخت بعد فتح پادشاہ حسین نیاز بر زمین مجرمانہ جہات شکوہ سپاسی بدرگاہے بیانیہ تفتیہ بجاء اور دودر دلی کر تھکا
 سلاطین ہند است رسیدہ سکہ و خلیہ بنام خوشین کردور باسے خواتمی کہ اند و خلیہ چندین سلاطین بود کثرت و ہنداک سکہ سکندر سے
 بپنا ہزارہ ہمالیوں میرزا و یک خانہ پادشاہی ہے آنگہ تحقیق شود و فیروز خان نام فرمودہ سکہ بامر حمت شد و تمارے یک جواہر ان
 بلکہ مردم اردو از انعام کامیاب شدند و پناہ جزا دے کامگار کرد کابل بود و دیہ و دیگران شہستان اقبال بقدر تقاضا و درجہات
 و حال نقد و جنس روانہ کرد و بدین اتمام امور دلی متوجہ آگر گشت و در ان سمورہ کردار سلطنتہ بود بنا بر ہند و بہت مالی و دلی طرح
 اقامت اعلیٰ غیر از دلی و آگرہ کردید لغرض ملازمان با بری بود و مجمع ممالک اطراف افغانستان اسے مخالفت برافراشتہ آفران
 پناہ بر صاحبہ و انکار ثابقہ پادشاہ میر دایم اکثر مخالفان سر پر خط اطاعت و انقیاد نہادند و ہر کس بقدر مراتب مشمول عطا سلطنت
 کردید و امر اسے قدیم و جدید را در غور باقیات اقطاع حرمت شد والدہ و فرزندان و البسکان سلطان ابراہیم راشولی عواطف فرمود
 احوال و خزائن خاصہ ایشان با ایشان حرمت نمود و اضافہ آن ہفت لک تانہ بود لہذا سلطان بطریق سیور خال مقرر گشت و لہذا سلطان
 ممنون عنایت کردید و یک قطبہ الاس کہ ہشت شغال وزن داشت و مہر ان جوہر شناس قیمت آن زیادہ از مد قیاسی گفتند
 از خدیوہ سلطان علاء الدین خلجی بود و اورا الوداد و راجہ بکر جاہیت بہست آمدہ پیشکش باہر پادشاہ نمود و القصہ باہر آگرہ نزل
 فرمودہ ہا تمام مہم پر راحت و تمام ایام برسات ہمیش و عشرت گذرانید و بغیر مدد گسترے و رعیت پرورے بلا و آبا
 و سکنہ آنجا را خوشنود کرد و اند چون ایام برسات با تقضا آنجا رسید باہر پادشاہ بعد دوسرہ و ان اعیان ہند و است باستیہا و مخالفان
 متوجہ شد ہمدین اثنائا نا ساسکا کہ از راجہ اسے عظیم الشان ہندوستان بود بانو اسے حسن خان میواتی بالنگہ فراوان بخواست
 و بیباکے تمام از جا سے خود و جنیدہ و در بمانہ مکتل آگرہ و اقصیٰ بقصد محاربہ با باہر در رسید و نیز سببے از امر اسے افغانستان سلطان
 ابراہیم نیز مخالفت داشتند با پناہ ہزار سوار و فیان بسیار و در نواح قنوج فروغ کردہ ہا خان دلہ و دریا خان را سلطنت ہند
 سلطان محمد لقب نمودند و شورش عظیم از ہر طرف برخاست امر اسے کابل کو خدیوہ و یار سردیوہ و دہلیستو آمدہ یعنی از پنج گرا و حوض
 ستو اتہ عظیم و بر سنے ازید سے و خوف مخالفت مانا ساسکا و افغانہ مقاومت ملامت شمرود و زمان لگائیش بہرمن رسانیدند کہ چون
 مخالفان از ہر طرف ہجوم آوردہ اند و ملک تا حال مضطرب واقعی در پناہ مہتر آگرہ در پنج قطبہ احداث فرمودہ خود در ملک پنجاب
 اقامت ہاید و وزیر و مشر صد قطبہ غیبی باید بود پادشاہ فرمود کہ جنین مملکتی وسیع را کہ مشقت تمام گردنہ و خلق کثیرے از قوم خود بکستن
 دادہ باشم امر دنا پیش ہند دلی کہ بدین جنگ مردم پادشاہان زمان مرا چہ گویند و نام من در محافل ملوک بچہ صورت نہ کرد شود
 یہا بہ وقت آنست کہ عزمیت را با شجاعت ہمدوش داشتہ کارزار سے باید نمود کہ کیا و کار ماہر اگر بتا مید آئی فتح سیکہم فازیم و آگر
 کشتہ چشم در زہر شدہ محسوب خواہم شد و دیگر سخنان مرادہ شجاعت افزا نیزہ زبان آوردہ ان جماعہ را دلہی نمود و دیگران بہت
 ریزان کشیدہ و آگرہ برآمدہ و با اتفاق دل بر مرگ منادہ صغوفہ معاف آسانست لہذا طرف مانا ساسکا نیز آمادہ پیکار گشت ہمدان
 تومسے دل چون شیران زہر گیسل برز مگاہ و آمدہ کشتی و کشتے نمودند کہ نظار گیان بیدل را بپناہ آفران زہر و از ہم آہ گشت
 و در کردب رستم و افرا سیاب اسفانہ خواب غفلت ہمیش در آمد و لشکر چو کہ از ان جنبش آمد زمین در ستوہ و زہر لاولو پستان
 لشکر شکن و تہ کوہ زہرہ بر خوشین و زہر باریدن تیر چوں تگرگ و مہر گشتہ برخاست طوفان مرگ و زہر جاوید بران زور آورد و ان
 کشتہ و تیرہ کین از میان از خون جوہا شد سبک بر و ان ہیکے جان فشان و یکی جان ستان و چون تائیدات انہی قرین حال
 اولیای دولت باہر سے بوجہ اقبال از مطلع غیر فرودے مید و مانا ساسکا مضطرب الاحوال رو بہریمیت منادہ بعد محنت و مشقت

افغان و غیران به پیوت خود رسید و لشکر یانش غلبت شیخ میر بخت شدند بایر پادشاه بود این فتح و نصرت لشکر لغمانی بیکران از در میان
 بدرگاد و اوجیب الوطایا تقدیم رسانیده یاگره معادوت نمود و تہدیرات درست خس و خاشاک وجود و ارباب خلافت و طغیان از در معص
 ممالک پاک رفت و اطراف و کائنات دہلی و اگرہ در حیطہ تصرف اولیائے دولت و لشکر و آرد و ہنگام خانان طرف قنوج نیز بہ خود و در ہم
 شکستہ فرو نشست امرای کابلی از قنوج چنین قنوجات دل متناہ خدمت شدہ حسب المدعا اقطاع یافتند و دل از اراکہ انصاف کابل بر سر
 و رہند دستان سکنی اختیار افتاد و بہر حال خود و گنہا انتظام یافت و ہمہ سلطنت بہ نظام آمد شاہ زادہ ہمایون میرزا راہبری انتظام را بگنہا
 سنبہل فرستاد و شاہ زادہ کماران میرزا را لاہور و ملتان در جاگیر تخت فرمودہ از کابل طلب داشت شاہ زادہ از کابل بلا ہزار آمدہ و لا
 ملتان را کہ دستہ از تصرف سلاطین دہلی بدر رفتہ بود بحین تدبیر و تشریف خود و اقبال بابر سے پیچیدہ و آرد و پیچیدہ و آرد و پیچیدہ و آرد
 کہ شیعہ تاریمچا چنین داعی نمایند کہ آغا ظہور اسلام در ملتان در دستہ خود و ہجری بمی محمد قاسم و مرزا علی حاج بن یوسف است بعد از آن
 سلطان محمود غزنوی سے آن ولایت را از تصرف لاحدہ قرامطہ برآوردہ و رواج اسلام داد پس سلطان شہاب الدین غوری بہ ہندوستان
 ظفر یافتہ ولایت ملتان را نیز تصرف شد و از انابت سے ہندوستان و ہشت ہجری انابت سے ہشت ہندوستان و ہشت آن
 ولایت در تصرف سلاطین دہلی ماند بسبب سستی سلطان محمد شاہ کہ از نزاد ریات اعلیٰ خضر خان و فرمان برداری دہلی بود و ہندوستان
 ملوک طوائف گردیدہ و در اطراف امر اسرا از اطاعت بر تافتند حاکم ملتان نیز از اطاعت سر باز زدہ از حکم سلطان محمد شاہ و اطراف و در بر
 چون نویت سلطنت سلطان ملار الدین ولد محمد شاہ رسید و از پدر ہم نسبت تر بر آردہ او ضلع ممالک را زیادہ تر تحت ساخت قوش
 امیر سے کہ از طرف محمد شاہ و پیر ش ملار الدین در آغا بود و دست نشاندہ غزول و شکوب گردیدہ و

ذکر سلاطین ملتان و شیخ یوسف کہ بحسب قسمت بسطنت رسید

امیان و اکابر ملتان مجلس مشورہ آراستند و از ہم دیگر استشارہ نمودند کہ وجود حاکم سانس فاجر بر اسے انتظام امور چنانہائے ضرور
 و بدون چنین کسے اوضاع این دیار فحل و حفظ عن و ناموس مردم شکل است صلاح و مصیبت و لائق این مرتبہ کیست اتفاق را بیا
 بیان شد کہ درینو لاشل شیخ یوسف قریشی کہ خدمت این ولایت است و لیاقت ریاست ظاہر و باطن دارد و اگر سے را بنمید اہم چون
 این حق تحقیق گشت شیخ مذکور را بسطنت برداشتہ سکہ و خطبہ بنام او کرد و داد و امور فرمان روائی را در دہلی و رواجے تازہ بہر سید و لید
 چند گاہ سے سنہتر کہ سر و ارجاء لنگا ہوں بود و تصبیسی بای و باطن داشت شیخ یوسف پیام نمود کہ سلطان مہلول لودی غالب آرد
 سکہ و خطبہ بنام خود کرد و بہر وقت دہلی نشستہ بر اطراف نیز تسلط بہر سائیدہ مہا و در ملتان لشکر کشد و چنین وقت ہوشیار سے و مراست
 ملک ضرور است اگر انا از جملہ و نحو اہل ان و شکر یان خود و اند و جماع لنگا ہوں را کہ خدمت طلب و سیاہی اندیش از بد بتقدیم خدمت
 بجان کوشیدہ شود شیخ این معنی را قبول کرد و ہشتار الیہ را پیش آورد و بد انتظام امور چنانہائے رفیع گردانید را سنی سنہتر کہ خدمت بر میان
 جان بہتہ ہای اظہار و استیقام نیک اندیشی دولت خواہے و خمر خود را در نکاح شیخ و آرد و ہمیشہ انجات لائقہ بدختر ار سال نمیدو
 و گاہے گاہے بر اسے دیدن و خمر خود در شہستان شیخ میرفت و سبے حج مردم را در ملتان آرد و التماس کہ کہ محبت مارا بنظر خدمت
 در آرد و ذہ فراخ و امان خدمت در غایت فرمایند شیخ سادہ لوح از کہ و دفع او فاعل گشتہ تقدات بسیار نمود و رای ستھرہ بعد از ان کہ مردم
 خود را بنظر شیخ و آرد و با یک خدمتکار بحسب ملاقات و خمر آردہ نشست خدمتکار بموجب اشارہ او بہ قافلہ را متناہ و گوشہ بکار و ذبح کرد و
 خون گرم آنرا در پالہ نہان آرد و آن کمار پالہ خون بذبح و کشید و بعد از زمانی از رو سے فریب فریاد برآورد و ذہ اظہار در شکم نمود و ان
 زمان جریع و فرس زیادہ سے کہ در قریب نیم شب ملازمان شیخ یوسف را بقصد و محایا حاضر ساختہ و در حضور این جماعہ خون استغفر غ نمود

شد او بایش و اجلاست گرد او فرازم آمدند و اوقات ادب و موعب و حرکات سفیهانه یک مسرت و میسر ازین حبت اشراق و اکابران
حجبت او دوری جستند چنانکه میکائیل میرالدین محمد بایر پادشاه بقصد تغییر بند وستان از کابل نهشت نمود و بدر رسیدن در پنجاب بمیرزا شاه حسین
ارغون حاکم غلج مشورے نوشت که لمان در مایگراد مرمت شد آرا بتصرف درآورده و در آبادی و ملک و در فاد و دیایا کو شیر میرزا شاه حسین
ارغون از مشقه آمده با سلطان محمود جنگید و چند گاه در طرفین مقابل و محاربه ماند و درین آئینا سلطان محمود در گذشت و مدت سلطنت او بیست
و هفت سال بود

ذکر سلطان حسین بن سلطان محمود

سلطان حسین بن سلطان محمود سه سال بود امای و دو تنخواه آن ظفک را در سنه منهد و بیست و پنج بجر سے پرسند حکومت نشانی ند
در اسم اطاعت بجای آوردند بعد چند روز قوام خان و لشکر خان لنگاه که سر دار قوم و صاحب جمعیت بودند تخلص در زید و اکثر مجال
لتمان را تصرف شد و بمیرزا شاه حسین ارغون محلی گشته با سلطان حسین جنگ کرده و بواسطه فتح بفرار شدند و لتمان بقیه در آرد
شهر را غارت نمودند و شهریان از هفت سال تا هفتاد سال در بنیاد و سلطان حسین نیز مجوس گشت و بعد چند گاه بدار آخرت
شنافت و لتمان آنچنان خراب شد که بخار و یکپس نبود که باز آباد خواهد شد و مدت سلطنت سلطان حسین که محض پراے اسم بود
هشت سال بمیرزا شاه حسین ارغون در سنه منهد و دو و پنجاه و پنج منهد و شمس الدین نام نوکر خود را بجا است لتمان قرار
کرده لشکر خان لنگاه را پیش او گذاشت لشکر خان در کار مالی دلی از پیش برده غالب آمد بعد چند گاه شمس الدین را از میان نهشت
و بواسطه حکومت برافراشته دم استقلال زد و در بنیاد لاهور و لتمان یاکیر شاهنرا ده کاران میرزا مقرر گشت شاهزاده بمیر رسیدن
در لاهور لشکر خان را از لتمان طلب داشت جایگر دیگر رحمت کرد و لتمان را یکسان خود سپرده چهار سال زمان حکومت میرزا
شاه حسین ارغون بود با تامل از ابتدا پراے سنه هشتصد و پنجاه و هفت نهایت سنه منهد و دو و هفت مدت هشتاد سال ملک لتمان
از تصرف فرماندهان دلی بیرون بود و در بنیاد باز نشانی ملاک محمود سه فرمانروایان دلی گردید و شاهنرا ده کاران میرزا بکران
سکان تسلط یافت و درین ایام برض بایر رسید که شاهزاده همایون میرزا را که بنظم نسق و دیار سنبهل مامور شده بود بهیار سے
صحب لاجی گشته فرمان داد که از آنجا براه دریا بخجور و الا برسد شاهزاده بموجب حکم بپل آورده و درگاه رسید امرافن تخلصه و اعرافن
متفاده که حاجی کے باعث اندوید و دیگر سے میشد لاجی بود طبیان حافظ هر چند در بد احوال کوشیدند و دوسه ندیدند و کار باز ناجیه
در گذشت عوارض اشتداد یافت چون مدت بامداد کشید و آثار یاس ظاهر گردید و خلعصان خیر اندیش مروضه داشتند که در چنین
اوقات کار از بداد و آگه شته باشد چاره منحصر بر قصد و دواست و اوقاتے قادر و توانا و قصد و فدیه نفس همایونے چیزی با
که با ازان در خزاین سلطانی توان یافت با فضل الماس که والدہ سلطان ابوالیم کز رانیده هیچ چیز آن برابر سے نئے کند
مناسب است که قصد شاهزاده کرده آید تا بایز و تقاضے اور اشتیاق بخشد بابر و جواب گفت که جان همایون چنان عزیز است که
بیج مال دنیا فدیه او نئے تواند شد من جان خود فدایے او سے گردانم و مسئل گسترده نماز سے خواند و عرض حاجت نمود که خداوند
من جان خود را فدیه جان همایون گردانیده و بدو بگره تو که برده ام امیدوارم که پدیدائی یافته همایون را شفا کرامت کنی همان وقت
از نهشت و سبکی در عرض همایون ظاهر گشته که آنسے بدن و عرض بهیار سے دیدن بابر پدید از گردید و موجب حیرت مردم گشته
و بعد هم مرض همایون در منزل و عارضه بابر در ترسے بود تا آنکه در کتر زمانے که شایه زیاده از پنج شش روز نخوابد بود همایون
شفا یافت و بابر در سن چهل و نه سالگی عالم آخرت شنافت و نفس او را اینجا بی برده و در گذرگاه بر لب آبجو سنے بنجاک سپردند

خود بنو دینمهایون بدست فتح آن حصار بند سور رسیده ولایت گجرات را بجاگیر عسکر سے میرزا بادر حقیق خود مرحت فرمود عسکر سے میرزا
دران ولایت رفتہ بیش و عشرت در ساخت و بر تق و فتح تهمت ملی تپرو دانت سلطان بھادر قالیو یافته از جزیرہ برآمد و بادر گجرات
رید عسکر سے میرزا با وجود بیار سے لشکر و سامان سلطنت غلٹی را کہ بر ترو دات موفورہ دست آمدہ بود بخش بے ہمتی مفت از دست دادہ
بدون جنگ رو بہست اگر نہ ناخوش سازان بوجہ رض رسانیدند کہ میرزا خیال سلطنت در صحرادر دلدن بھالیون از شد سور نہضت نمودہ
رہ گرامی اگر شدہ میرزا عسکر سے کہ از جانب گجرات ہی آمد قبل از ورود بغیر ناگمان در راہ ملازمت نمود ہمایون بمقتضای اہلیت ازین غول
چیز سے برروسے او نیاد و در محمد زمان میرزا باشارہ سلطان بھادر از گجرات براہ رگستان بجا سپاہی آورآدہ شور انگیز کردیدہ بود عساکر
قاہرہ بر سر او متین شدہ میرزا با پیادہ و در باز گجرات رجعت نمود ہمایون را بدو دیگر باستیصال سلطان بھادر جائز گشتہ نہضت فرمود
و عساکر منصورہ پیشتر متوقن گردیدہ و مکر و مصلحت را روی داد سلطان بھادر شکست ہی فاش یافتہ در جزیرہ نزد قریبان رفت چون نقش
فدور خداح از تھامیہ حال آتھاب خواندہ سے خواست کہ بگریزہ و در وقت سواری بر غراب بدریاسے شور افخادہ غریب بچہ فاش گشتہ و دیلا
گجرات بصرہ و دیاسے دولت ہمایون سے درآمد و آن حضرت ازان دیار خاطر جمع نمودہ بہر حال ملک را گرگزار و سپہ سالار را فوج مناسب
منصوب نمودہ باگرہ گشت چون شیرخان افغان بسبب بودن ریاات ہمایون سے بہت گجرات قالیو یافت ملک جو بنور و بہار در پتاکر
چھاڑو را متصرف گشتہ قوت و مکتب بہر ساند و بر ملک پادشاہی سے تاخت و در و زبرد و لشکر گردا و جمع میگشت لہذا اتفاقا سے فتنہ
اولا زم و ائمہ متوہمہ ہمالک شرقیہ شدہ و قلعہ چھاڑو را بانڈک محاصرہ از کسان شیرخان اختراع نمودہ متوہمہ پیشتر گشت شیرخان قبل از ہفت
ہمایون سے بہت ہنگار رفت و جا کم آنجا جنگ کردہ اورا شکست داد و بنگار را متصرف گشتہ و در آنجا قامت و در زیر نصیب شاہ والی بنگار
نرمے گشتہ از شیرخان ہر بہت خورد و بدرگاہ والار رسیدہ استثناء نمود ہمایون پادشاہ تہمید ہمارہ و بنگارہ صم نمودہ کوچ کوچ قلعہ منازل
کرد و در بنگار نزول اچال از نو و شیرخان تاب سلطت او را خورد و در وہ جلال خان سپہر خود را در نواح بنگار گذاشتہ خود بہ جاؤ کند رفت
پہر ش نیز تاب تصادم افواج پادشاہ سے پیادہ و پیش بدہ گشت ہمایون ہوا سے بنگار را خوش نمودہ طح اقامت انداخت و بیش
و عشرت پر دانتہ فاضل و بے ہداسے گذرانیدہ تا آنکہ حکم کرد کہ اسے خبر ناخوش بعرض نرساند و عمدہ اسباب او بارادہ بین پوشی خان
باستماع این احوال زہت فہیمت شمرہ لشکر ان فراہم آورد و اطراف ممالک بصرہ درآمدہ و ظل عظیم بہر پاکر و بعضی ارا از فہمت
پادشاہ بے رخصت باگرہ آمدند و باغوا سے آتھابندال ہر نزد ہمایون در آگرہ بچہ و زید و خلیہ بنام خود کرد و چون اخبار اختلال ممالک
و بچہ میرزا در لشکر رسید بچکس ریا را سے آن نمود کہ بعرض ہمایون رساند آخر خیر اندیشان ضرور دانستہ حقیقت شیرخان و بچہ میرزا
ہندال و اختلال ملکات و احوال نرسیدن فلات درار و مفصل التماس کردند لہذا اصناسے این اخبار در عین برسات از بنگار انصفت
نمودہ انا از فغان دریا ہاد شدت سیلاب و کثرت آب در راہ حج عظیم بر لشکر یان و دو اب و اسباب گذشت و کشتہ پرول در آب فرو شد
بسیار سے از چارہ در راہ تلف گشت چون در ہوج پور بمنزل میرہ رسید شیرخان با لشکر بسیار و استعداد شایستہ رسیدہ نزدیک لشکر پادشاہی
اقامت در یو و از روسے مکر و خدویت پیغام اطاعت و انقیاد سے فرستاد چند گاہ ہمین آئین و قیل و قال گذشت از انجا کہ بسبب
نارسیدن فلات و دیگر اجناس و آلات اسپان و دیگر چارہ پایان سپاہیان پادشاہ سے بے سامان شدہ است و دیگر بکار نہ داشتند
باین حال در فہمت میگذاشت شیرخان بر احوال لشکر پادشاہ سے وقوف یافتہ و صورت غلبہ خود از تھامیہ احوال طرفین ممانہ کرد
بے خبر صبحے باستعداد تمام بر لشکر ہمایون تاخت آورد و لشکر یان پادشاہ سے رخصت آن لشکر کاسپان را زین گشتہ تا بہ بیکار و ہر دو
بکارزار چہ رسد انکڑ سے طعن تیغ میدرخ شدند و بسیار سے در دریا غرق گردیدند و بقیہ سر دریا بان نہادہ بہر صورت کہ میرزا از ان گشتہ

بان سلامت بر دند بایون حال بدین منوال ویده بناچار اسب ماور و دریای گنگ امتناخت چون دریا و دخیان و آب تند بود بر کنار دیوار
 از اسب جدا شد سبب بزندگی کناره و غرق و ترس آب رسیدن بکناره و بیرون بر آمدن از آن دریای زخار و شمار گشته گاهی غوطه خورد
 در آب فرو میرفت و گاهی سرش برآمده بر روی آب می نمود و در آن حال سقایی ملازم سر کار رسیده دست او گرفته برآورد و فرمودند
 ما را سگفت نظام و تو که سر کار متعامل نموده خود را کنار انداخته کای کار بن نظام خواهر گشت القصد بدستگیری آن ستان از آن بلا
 برآمده بکناره سید و پرسید که چنانچه سبب گفت چون بدام سلطنته اگر فرو دل اقبال شود نیم روز بر تخت سلطنت مامور بگلو سس شوم
 قبول نموده بهر از آن مقب و عناد و اگر رسیده و غلامه مخدرات استار سلطنت حاجی بیگم خاص بایون پادشاه در قید شیر خان افتاد و او را
 وادامیت بجای آورده با غلزان و کارام تمام بید و بر سر نه انرا بام و مصادات از عراق کجابل بخدمت همایون رسانید این واقعه در سنه
 و چهل و شش بر کنار گنگ در میوه بود چو روی وادانگ غفلت و سبب خبری که در بنگال اختیار افتاد این میر و دیگر حوادث فظیفه که بخیال از آن
 مذکور خواهد شد آنچه داد بایون در آن رسیده و نیز آنهم آوردن لشکر و اختتام به آن گنجیهای احوال اشتغال در زید و در آن وقت سقایی مذکور
 آمده حاضر گشت بایون ایضا ی عمل لازم دانسته بموجب قرار یک ماه در میان آمده بود بر تخت سلطنت اجلاس داده سلطان نیمه روز گردانید و
 حسب الامر تمامی ارا را حاضر شده و هم فرمان پذیری بقدیم رسانیدند و در زمان جلوس بر تخت هر چه بطور داشت احکام خویش جاری کرد و گویند
 از جرم مشک خود و در آنم و دنا بریده باب طلا و نقره هم خویش بران نگاشته را بکج گردانید و تا شصت سال زبانه در دم است بندگان
 بجز یک یعنی از امانی در زید و بود شمرند و سرانگند و مذمت نمود و مسکری سیر نایب از بیانه بخدمت رسید و کاران میرزا هم با شمل این چنین
 قدرت از لا بهور آمده و پادشاه و چار گرد چون مجلس نگاشته بر آن است گشت کاران مرزا کس و مصادات جمعی داشت اجلاس ستار بر تخت دست آورد
 شکایت و شهادت گردانید و قریب سیار نمود و از آنرا از صحبت ظاهر کرد و روانه لا بهور گشت و از جمله بستی هزار سوار که
 همراه داشت سه هزار سوار بخدمت بایون گناشت و در چنین وقت که دشمنی قوسه چون شیر خان چیره دستی داشت و بایستی
 که تمام اتفاق و یکدسته بگور رسد توفیق یافت نیافت بایون باز در سنه و چهل و هفت خود را آراسته با فوج بسیار از آگر
 بدفع فتنه شیر شمس متوجه شد و نیز با پنجاه هزار سوار و توپ و تیر و دیگر اسباب پیکار از آن طرف در رسید و در حوالی قنوج پیروز
 لشکر با هم پیوست در یاسه گشته باغ وصول هر دو لشکر با یکدیگر بود و آخر شیر شاه پیغام کرد که هر دو لشکر مقابل هم نشسته در انتظار انفعال
 دل تنگ گردیده با پادشاه و دوا و این لشکر عبور نمایند یا مرا همراه شود که از سر میر برنیزم و آن حضرت مع عساکر فرود آمد تا آنچه در پرتو انبیه
 نهانست آشکارا و عیان گردد و بایون از غیرت سلطنت را معنی بیرشن نشد و شیر خان را پیغام داد که پس تر و داد قبول نموده از میر و در
 نشست و بایون با فوج خود عبور نمود و عمارت بر سخت روی داد و جوانان کار و مردمان کار گزار و آدمی و جلالت دادند و باره ازل
 و بار شد و لم یزل شکست بر لشکر بایون افتاده اختتام افواج از هم ریخت بایون بذات خود دوسه بار نیزه و دکن بر صفت اعدا تا خفت
 و اگر و بجا بر آید چون بخت یار و بخود دوسه ندیده و ناچار از کار زار برگشت و فیلی سواره از آب و دریای گنگ عبور کرد که بکنار رسید چون
 کنار بزند بود بدست یزدی میر شمس الدین محمد غزنوی که از جمله نوکران کاران میرزا همراه بود و لا بهور آمد و یکدسته بهین خدمت میر مذکور بنگلی
 شاهزاده محمد اگر سرافرازه یافت و در عهد سلطنت شاهزاده مذکور سید مرقوم با تمام قبیل خود بدست غلیم کامیاب گشت و در جایی
 خویش گواش خود بدیافت با بمل بایون پادشاه با هزاران محن و مشاق در آن رسیده و در آنجا توقف صلاح ندانسته راهی شد و
 بعد قلع مسافت در لا بهور رسیده با برادران مجلس مشوره آراست و هرگز نگذاشت و میان آمد هر یک از برادران موافق رای خود
 رضای بملون خمان و دوازده کار مذکور کردند بایون فرمود که فردس کفانی یعنی بایر پادشاه هندوستان را بچشم شققت تسخیر کرده از آنجا

[illegible]

بقلعه دار سے کوشیدہ آما و جنگ گردید و ظفر بقت استقامت و دہلیون نموده خواست که اورا دستگیر نماید بمایون بمقتضای وقت
 صلاح و جنگ ندیده متوجه پیشتر شد چون یک منزل از قند ہار و در تیر رفت میرزا عسکری از قلعہ برآمد قصد بمایون نمود و با جمیع
 این خبر بہرعت را ندید بعضی متعلقان حرم سر ہار رفت میرزا عسکری بر خیمہ گاہ او خود رسیدہ اورا دورا فارت کرد و شاہ ہزار و محمد اکبر
 را کہ بہرست آن بدشرفت افتادہ بود و قند ہار آوردہ بعد چند گاہ پیش کارمان میرزا بکا بیل فرستاد چون دستا و کشتہای اکی انوار
 مصالح و در پردہ نامراد ہماہرات بسیار مستور سے باشند و دین انقلاب ہمارم ورم از اقا رب و ناخوان و ند ما و لازمان گرفتہ آمد و بمایون
 دل تنگ گردیدہ خواست کہ قدم در بادیر ترک و تجربہ گذار و دوام مقصود حقیقی بدست آرد و یگوشہ غریبے بہر ساینده از ویدہ آجاک
 زمان بر کران باشند لیکن بالحد و سماعت ہرمان و استرخاسے خاطر و ناگیشان کہ دین سفر پر خطر مراسم اعلا م و جان سپاری
 بتعمیم رسانیدہ بود و دفع این ارادہ نموده متوجہ خراسان و عراق شد چون رعد و در خراسان رسید با میرالامرا سے ہرات از و رد و
 خبر داد و در جواب نگاشت کہ درین حدود یکام و کام آسودہ نامہ بادشاہ سلیمان جاہ شاہ طہاسب معنوی برنگار ندیدہ و در جواب
 ہر کہ فرستہ آمدہ باشد بمیل باید آورد و بمایون بقلعہ خاص خود فرستیدہ آن بادشاہ سلاطین ہما متضمن حواشی کہ روی داد و جمال نگاشتہ
 استمرک نمود و این بیت ہم دران مندرج فرمود و بیت گزشتہ از سر تا آخر گزشتہ بدہ بکہ و دچہ ہجرا بہرست بہرست کہ بہرست
 بمایون آن سلاطین شرف و سیادت رسید بمقتضای جوان مردے حلی و خلعت ظفر سے فرما تے با میرالامرا سے خراسان و
 شیخ حکام آن دیار و لازمان در بارہ ضیافت و مماندہ سے ہمایون با کمال احترام و دعوت و اعتشام بتائیدہ تمام نگاشتہ جمیع جزو
 امور مماندہ سے را دران مندرج فرمود و تاکید نمود کہ در ہر جا خدمت کنان ہمایون بادشاہ را از خود راضی داشتہ نزد یک با یکام و کام
 رسانند و چنان کنند کہ بیج و جہ غبار ملا سے بر خاطر طارش نہ نشیند و ہمایون بادشاہ نیز نامہ در جواب متضمن تشریف آوردن و رسید
 ملاقات در نہایت و نحو سے و مرد قلمی و خود و این بیت حافظ شیراز را عنوان نام گردانید و بیت ہمای اوق سعادت جام افتادہ
 اگر تا گذر سے در مقام افتادہ و با ملایق شاہ ناز و کہانشین و حاکم خراسان بود نوشت کہ چون ہمایون ہمارا سلاطین ہرات رسید
 شاہ ہزارہ را با استقبال بردہ با دہ پر سے و سپر سے آن بادشاہ والا جا ملاقات بکند و ہنگام و خول شہر و در راہ رفتن شاہ ہزارہ
 بقبائیل پسران ہرکاب بادشاہ را و در و بادشاہ اگر نظر بحال وقت در ملاقات و راہ رفتن تو افعی نماید بخوبی عرض نمودہ از انکم
 سکو کا ہزارہ و ہمایون بعد و مملو جواب با جواب غرہ ذی قعدہ سنہ نہشت و پنجہ ہجری سے در ہرات رسید محمد خان حاکم ہرات بمحب
 فرمان عالیشان شاہ طہاسب فرمان ایران مراسم مماندہ سے و لوازم خدمتگزار سے بجا آورد و حسب الامر شاہے شاہ ہزارہ
 برادیر زارا با استقبال ہر دو لوازم بزرگ داشت و بمیل و احترام بقلعہ و رسانیدہ ہما ہمایون بادشاہ ملاقات نمود و جمیع اسباب
 سلطنت و برگزینہ حاج سفر تمام کرد کہ تا مل ملاقات شاہ والا جا بیج احتیاج نامدہ ہمایون چند گاہ در ہرات مقام فرمود و بہرست تہائی
 باغما و زیارت مرقد خواجہ عبداللہ الفار سے و دیگر اقداد و ایام سے عظام کوچ کردہ در حرم زیارت مرقد حضرت زینبہ فیل احمد جام نمود
 و از نا بجا و رشید مقدس طوس رسیدہ ہر زیارت و روضہ رضویہ علی شرف خا اسلام و ناحیہ فائز گشت شاہ قلیخان استجا و حاکم آنجا بقدر
 مناسب در لوازم خدمت گزار سے سی نمود و ہم چنین بموجب حکم شاہے حکام امصار و بلاد و قصبیات کہ در راہ بود ہر یکے حد
 وسیع امکان و قد و خود خدمت نمی نمودند و در پیشاپور سیر کان فیروزہ نمود و دران خاک چشمہ البست خلاصہ اش آنکہ اگر منہ سے
 پدید و رون آن افتد و ہوا طوفان پیدا شود و از شورش باد و خاک ہوا تیرہ گرد و این قاشا را نیز بمشقم خود دشابدہ کہ دہد سیران
 مرقومہ متوجہ پیشتر شد چون نزد یک بادام سلطنت رسید اہل اردو دار کان و عیان دولت و امرا سے نامہ را و وزرای ذوی الاقل

دو اکابر وادے حسب الامر عالی شاهی باستقبال برآمد چون ہمایون نزدیک رسید شاہ سلیمان مرتب نیز از شہر برآمد و میان
 ابھر و مسلما نئے ملاقات نمود و از روی مودت و رحمت و کرم و دقتہ فروغ گذاشت و طوی عظیم ترتیب داد و لوازم ضیافت و
 مہمانگاہے بنو یکسرا ہمار طر فین تواند بود و بوقوع آمد و ہر روز مجلس تازہ آراستہ دوا داد و آقا دے افز و دوا دیش و عشرت
 بنابر و بچہ و خاطر داشت مہمان عزیز میداد و انواع تحف و ہدیایا از اسپان عراقی آتخابے باز نیامے ملا و غنا مہمانے مرغ و در گریہ
 فافروہ و استر ہائے مرتب و عشرت ہائے بسیار رفتار بدین پیکر اداہ و در چندین شیر و خمر و کرم و مہمانے کچا ہر و مہمانے قعود و تماشا ہائے
 نفیس و پوستین ہائے لائقہ از قاقم و سمور و خباب و خز و غیر ذلک و جامہ های پوشیدہ نے از جنس زربان و نخل و طلسم و ستیز و زنی و
 و کاشے و چندین شست و آفتاب و شمع و ان زر و فقر و مرغ و یوا قتیت و آلاے و چندین طبقہ ہائے ملا و فقر و خوشگاہ ہائے مزین
 بساط ہائے فائے کرد و کلائے و خوبے نادر و روزگار بود و سائر اسباب پاوشا ہا نہ تو انش فرمود و مجمع ملازمان رکاب ہمایونے را با کلا
 نقد و جنس بقدر مال ہر یک مہاجد نقد فرمود و ہر یکے را رعایت بقدر حال نمود ہمایون بادشاہ ہم در ان جشن فائے و دست و پنجاہ
 حل گر ان بیاسے بدشتانی برسم از معانے بنظر شاہ والا جاہ ہنرے گذاریند کہ موجب مسرت طرفین گردید و مجالس شہود و ہمیش و
 عشرت گذشت ایامات دوماہ و ہفت روزہ و ہر یکے ہر گاہ کہ قرآن کردہ یا ہم چو خورشید دماہ و دو سہ فلک را یکے بر جہانے دو
 والا گھر را یکے روح جانے دو کوکب کہ زیشان فلک راست زین بہم در یکے عرصہ چون فستق دین و دو چشم جان بین بہم
 ہم عنان بہم چون دو بار و تو واضح گمان و دو نور و شیر اقبال را و دو عید مبارک و دو سال را و در اثنا چہ گاہ شاہ والا جاہ
 پر سید کہ سبب شکست و بر آمدن از ہندوستان چہ شد ہمایون گفت کہ بچہ فائے ہر مان وفاق برادران ہیرام میرزا بزراد و حق
 شاہ و طما سبب صلوے ازین سخن آذر و خاطر گشتہ خواست کہ ہر ہزن سلاطین ہمایون بادشاہ گرد و سلطان سلیمان شان بید
 از مہمان نوازے و غریب پرورے و انشتہ التفاتے بکلماتش فرمود و بدفات ہم نشاء و انبساط کہ لائق شان پادشاہان
 والا قدر بودہ باشد آراستہ آمد و بہ نمودن تماشاے شکار و قمر خندین یار رنگ زدائے دل گرفتہ و خاطر شکستہ مہمان
 گردید قریب سہ سال ہمایون بادشاہ در ان سرزمین ہمیش و عشرت گذاریند چون این مدت شش ہفتہ گشت شاہ والا بہمت ہوا دے
 مراسم اخلاص و مہمانداری فرمود کہ مارا برادر خود تصور نمودہ میامے امداد و اعانت و اند و آنچه مطلوب باشد بے تکلف
 انوار نمایند تا نقد ملک کہ در کار و سزاوار باشد انجام دادہ آید و اگر مارا باید رفت ہر اسے کہیم ہمایون بادشاہ و شکار سلطان
 بجا آوردہ است دماے لگ نمود شاہ سلیمان جاہ اسباب سلطنت جمہ میا ساختہ شاہزادہ سلطان مراد میرزا ظن خود را بادا و از
 ہزار سوار جہار ہ لگ ہمایون مقرر کردہ و منبرل او تشریف آوردہ و دوا فرمود و ہمایون از انجا روانہ شدہ سیر ار دل و زیارت
 مزار بزرگان آن دیار کردہ بود قلعہ راجل وے منازل با شکوے شلے در حوائے قند ہارن و دل اجبال فرمود و میرزا عسکے
 در قلعہ نقص حیتہ ہرام قلعہ دارے سعی بلج نمود و دماہ عاجز گشتہ بوسیلا خانہ زاد یکیم ہمیش و بابر پادشاہ کہ کاران میرزا اورا بے
 سفارش از کابل در قند ہار فرستادہ بود ملازمت نمودہ متالیق قلعہ تبتل گذاریند ہمایون قلعہ را متصرف شدہ عسکے سہ ہزار اور
 قلعہ نگاہ داشت چون از پادشاہ طما سبب قرار یافتہ بود کہ بدست قند ہار با جارسان شاہے سپارند بنا را تمار ایانی عمد قلعہ را باغ خان کمر
 امر اسے ملکی بود سپرد و بحسب تقدیر شاہزادہ سلطان مراد میرزا پسر شاہ بر حمت حق پیوست ہمایون ہمت ستم گیارے در مردم آزاری
 بر بدخ خان لبتہ قلعہ قند ہار را بکمر و حیل از دست و ادا نزع نمود و کسان خود سپردہ درین خصوص معذرتا بشاہ سلاطین
 پناہ نوشتہ و آن والا بہمت از راہ فوت پذیرفت ہمایون بعد از نظم و تنسیق مہمات قند ہار متوجہ کابل شد و کامران میرزا

از قلعہ کابل برآمد و باندک جنگ رو بہریمیت مناد و بطرف غزنین رفت و از انجا پیش شاہ حسین میرزا حاکم ملکہ رسید ہمایون نفع
 و غیر دز سے داخل قلعہ کابل گشتہ بدیدہ فرزند و بلند خود شاہزادہ محمد اکبر کیش کامران میرزا در قلعہ کابل مقید بود و میرزا در
 زمان برآمدن براسے جنگ اورا ہما بگذاشتہ بود و کامیاب بہجت و مسرت گردید و دشمن شادمانی ترتیب دادہ با شمان شور و نوید
 خود دادہ اورا در میان حفاظت و گرامتادہ کردہ فرمود کہ والدہ خود را بقتباس با آنکہ از مبادی ولایت تا آن زمان چار سال از
 عمر گذشتہ و درین مدت از والدہ خود بودہ بمقتضای شور و خداداد و جزو بیت و رعیت خلقت و در چندین عنوان بکنار والدہ خود در آمد
 از شاہدہ انحال کہ عالی از غزاتی بود و فروار عساکرم مرم برخواست دہلیون در شگفت ماندہ الطاف ایزد سے راننا لعل آن تازہ
 مثال چمن اقبال تصور کردہ و القصد چنگاہ و رکاب واد عشرت دادہ شاہزادہ را در کابل گذارشتہ متوجہ بدشمن گردید و بامیرزا سلیمان
 حاکم آنجا جنگ کردہ و مغر و منصور گشت و دران حد و طبیعت ہمایون از کران اعتدال عنون گشتہ ہمارے معصبتا گردید و چند روز پیش
 دیوشے روسے واد و غیر ہاسے ناخوش برزیا مانا جادے گردید و بد چند روز ناخوشی عاید حال او گردیدہ آشتیے مشکین یافت و بچہ
 استقامت پذیرفت اما کامران میرزا برادر ہمایون کہ روسے سراسر کین و فداق داشت با سماع ہمان اخبار اولین سرور گشتہ از
 حاکم شدہ کمک گرفت و بمیان استیصال را ہی گشتہ و بے خبر در کابل رسیدہ قلعہ را بتیجہ در آورد و انواع ظلم و ستم بر مردم نمودہ و کشتہ
 را تا حق کشت چون اٹھنی مسیح ہمایون رسید از بدشمن متوجہ کابل گشتہ قلعہ را محاصرہ کرد و کار بر دشمنان تنگ ساخت کامران
 از نسبت بخور و جفا بر عیال امراسے بادشاہ کہ در دن قلعہ ماندہ امراسے مذکور در کتاب ہمایون بودند و راز کہ روزان را پستان
 بستہ از لکڑہ قلعہ و ناخج و بچگان صغیر را سرازین جدا کردہ و در مورہل ہاسے بادشاہ اذاعت بدیم غلطش آنکہ شاید امر از
 دیدن این حال اندر کاب ہما روئے جدا شوند و فقیہ کہ این کار باعث از دیبا و عناد و سرخ عداوت او در دلماسے امر اسے
 غیرت شمار خواہد امراسے غلص و فاقہ حجت کیش اعتنائے بے بیایانے او نکردہ و در محاصرہ قلعہ ثبات درزیدہ واد و دلی
 میدادند چون کامران میرزا بد کہ باین صورت ہم کارانہ پیش میر و دنیا ت بے رحمے و شگدے را کار فرما گشتہ شاہزادہ محمد اکبر
 برادر زادہ خود را کہ در قلعہ کابل ماندہ بدست میرزا آمدہ بود و کاوے قوفا نہ پادشاہے از لکڑہ قلعہ و ناخج عون و وصول اینے
 شامل حال فرزندہ کاشن گردیدہ اصلاً سیبہ و گزندے با در سید مظلم آنرا خدا کا ہمار و گزندے ز آسمان بسیار و
 حاشاکہ باور سدگزندے و آذر وده شود تا چندے کامران میرزا بلو بال اعمال خود کار سے از پیش توانست ہر
 آخر الامر دست پا چہ گشتہ از قلعہ برآمد و رو بہریمیت مناد ہمایون نفع و غیر وز سے داخل قلعہ گشتہ شاہزادہ محمد اکبر را در آغوش
 رافت گرفت و بدیم شادمانے برآست کامران میرزا بد بہریمیت و بلج رفتہ بدیم محمد خان واسلے توران ابجا آورد
 بدیم خان بدشمن را از میرزا سلیمان مخلص نمودہ کامران میرزا را در انجا نصب کرد و بجاسے خویش برگشت لبے امراسے
 خفاق سرشت واقو طلب از استماع تسلط کامران میرزا در بدشمن از ہمایون جدا سے جتہ قریب است ہزار سوار از کابل فرارند
 بہ بدشمن رفت ہمایون بد فرار آن جادہ بدآل ہاسے رخ شورش کامران میرزا و تا بدیم امرای کا فرگشتہ از کابل روانہ شد
 در وقت عزیمت آن سمت یاد کار تا میرزا را کہ سر قلعہ فتنہ اندونہ در قلعہ کابل مجوس بود مسافر ملک عدم گردانیدہ بیست
 آشتیے را کہ خلق را سوزد و بدیم کشتن علاج توان کردہ و بد قطع مراحل و در نزدیکی طالقان رسیدہ ہر کامران میرزا متفرق و متفرق شد
 و میرزا گزشتہ در قلعہ طالقان متحصن گشت و ہمایون محاصرہ قلعہ نمودہ کار بباد تنگ کرد و میرزا عاجز شدہ قبول اطاعت نمودہ و دست
 زنت کو متفرک کرد و از قلعہ برآمدہ فائز شدہ امراسے کہ از کابل فرار نمودہ بودند ہر را د شکر نمودہ شمشیر و ترکش و در گدن ہر کار

انداخته بخشور آوردند همایون تیار حقوق رفاقت و از روی رحمت قلم غفور بر جاکم آن جماعه کشیده هر کدام را بلباسیت سرفراز
فرمود بدین غیر و کارامان میرزا که عام کیم بود از راه مادوت نمود و بملازمت همایون استسما و جسته مورد تهناتان عنایت گشت
همایون اولاً بآب سلطنت میرزا را در میانته بداران برادرانه ملاقات نمود و در کنار گرفته گریه با کرد و چون از آن باز کرد در نواست فیه
از هم جدا شده بود و در غارت در میان بود و بعد از نه سال ملاقات هم روی داد بدین عیش و عشرت آراسته شد و داد و تاحش و سرت
داد و آمچون عیس آفر شد گولاب و بیضه از ولایت بنشان بکارامان میرزا رحمت فرموده عسکره میرزا را که تا حال در قمار بازی در آن
بکجا فاست گرفت را برود و خلاص نمود و خواهر میرزا که در در بهمان طرف جاگیر داده فنج و غیره زسی بکابل مادوت فرمود و بعد از انتظام
مهام کابل حصول عیش و کامرانی در سینه منهد و پناه و شش هر سه به تغییر بلخ پور شش فرموده با جمیعت شایسته متوجه آن سمت
شد و مشورے متضمن طلب کامران میرزا و دیگر میرزایان که در آن حدود بودند صادر گشت میرزایان و اماران لشکر شایسته آمده ملاقات
کردند و کارامان میرزا بلخانی اکیل گذارید و همایون کوچ کوچ روانه شد و بدین در آن ملک بانندک جنگ تلوار و انتراع نمود
بعد از آن در نواست بلخ نزول اقبال اتفاق افتاد پیر محمد خان والی آنجا صفوت آراسته آمده مصاف گشت و جنگ عظیم در پیوست
آورد شکست بر لشکر مخالف افتاد و پیر محمد خان از مکر برآمده منهرم گشت همایون و داعیه تعاقب مخالف و غیره بلخ معصم داشت اما از
بے اتفاقی با راداشتهار مخالفت کامران میرزا و عزیمت اوجست کابل این اراده ببلخ و رسید و کار صورت گرفته انجام یتاقت
و بغیر در وقت تغییر بلخ موقوف داشته روانه کابل شد و داخل قلعه کابل گشته بیض و عشرت اشتغال و زریه کارامان میرزا
از گولاب بر سر بنشان و آن نواست لشکر کشیده با میرزا سلیمان و میرزا بهمال جنگ نمود و از آنجا کار رے نساخته و بکابل
آورد و همایون با ستماع این خبر متوجه دفع او گشته در صفیان متصل غور بند هر دو لشکر با هم پیوست و آتش کار برار شعل گشت همایون
با فوج قول بر پشت ایستاد و حال نوکران خود بے سنجید دید که اکثر اراخاک ادبار بر فرق روزگار خود رنجیده بجامب کامران میرزا
روان شدند و بعضی در استرا در فتن هستند و محاطه درگون گردید و میبشاید اینحال از سر قهر و غضب و قلبه غیرت ستان جالستان بدست
خود گرفته بر فوج مخالف تاخت ناگهان تیرے بر اسب خاوه رسید و لشکر فتم غالب آمد و لشکر یان همایون مغلوب شده
رو بفرار نهادند و بعضی چو سینه که لشکر به پشت داده و تو تها به جان شیرین با و به چو سینه که یا مان نباشند یار به هزیمت
زمینان غنیمت شماره با لفر و غسان تاب گشته بجامب مخاک روان شد و بنا بر منصب که از بسیارے تر و دعارض شده حبیبه
خاوه از لاسے والاسے خود فرود آورد و به یکی از خدمتکاران سپرد و از سادھ و سے حبیبه را در راه انداخته و بای گشت چون
نزدیک کمرور رسید و نزول اقبال واقع شد شخصی از انظر آواز داد که ای کار و انیان در میان شما بی خبر پادشاه است
همایون خود فرمود که چه میگوئے در میان شما خبر پادشاه چگونه است که پادشاه زخمی از مکر برآمده و دیگر کے ایشان را ندیده
همایون روی خود با و نمود و دیدن روی پادشاه باعث تسلیه او گردید و در دم کامران میرزا حبیبه همایون را که در راه بدست آمده
آمی پیش میرزا آورد و دنا و در گذشتن همایون ازین جهان تصور نموده شادمانی کرد و از آنجا و بکابل آورد و قلعه را تسخیر و در آور
و شاهزاده محمد اکبر را مقید ساخت بعد سه همایون باز سامان لشکر که متوجه کابل شد و کامران میرزا با ستماع این خبر کسان
خود را در قلعه گذاشته و شاهزاده محمد اکبر را مقید با خود گرفته بقصد بیکار برآمد همایون از روی رافت مشورے متضمن نفع
از جمیع که گوشواره گوش بهوش او تواند بود اصدار فرمود میرزا در جواب نوشت که چنانچه قدحار شما تعلق دارد و کابل بمن باشد
باین شرط مصالحه سے تواند شد باز همایون نوشت که اگر راسته و در سرت را آنگه شقیم است نبییه خود را در عقد مناکحت

شاهزاده محمد اکبر و مادر دنا کابل را با منافات فزوده و قهر هندستان که رحمت بر بندگی میرزا بخواند است که اینجی را قبول نماید امر را
 منافق نگذاشته بخار به انجامیده و در وسیع چار بکاران خوار به عظیم روی وادو میرزا کاران تا بپیدا دوده و به بریت نهاد و خود را
 در افغانستان کشید و میرزا عسکریه باز و ز قید آمد بدیست زفر در سیه شاه لشکر شکن به سپه را در جهان و در آن بین شاهزاده محمد اکبر
 که در قید کاران میرزا بود و بلا زمت همایون شرف گشت و موجب هزاران شاد و گاهی گریه و مقرر شد که پس بد شاهزاده از کابل
 به انشود و از آنجا روانه کابل شد و میرزا عسکریه را مسلسل نزد میرزا سلیمان در بهشتان فرستاد که برادر پنج روانه که منکره و اندر میگردید
 در نهایت مجلس روانه کعبه الله گریه و در سینه متعدد و شست و پنج حجره در میان که دشنام یا نام حیانتش بشام محامات رسید که کاران میرزا
 بعد از هزیمت خود را برادر و خود قلندرانه از ده سیل طرف جوی شاهی که انحال بیکال آباد و موسوم است روانه و با غایت افغان فانیل
 و محمد و دوسه مرتبه بهیست کجا که با افواج پادشاه که بر سر او تین شده بود و کارزار نموده شکست یافت همایون برای دفع شورش
 از کابل منفعت فرمود چون نزدیک گز عسکریه رسید کاران میرزا با او به شام افغانه ششون آورد و کاره که ناساخته به در رفت اندر
 بهنرالد دران ششون از دست افغانه نمایانته بقتل رسید و همایون را با حث غم فراوان گشت و به نزدیک هزار پد و خود با برادرش
 در گذرگاه کابل به فون گریه و با خود همایون در موضع بمسود از توابع ملک بهار تا انفسا به ایام زمستان اقامت فرمود چون با خود
 وصولت سر آمد و یکی آورد و بر سر افغانه که کاران میرزا در پناه آمارفته بود و درش نمود و درش ملایع پاسه از شب گذشته جنگ رکود
 اکثر افغانان به شست آباد و عدم رفت کاران میرزا از آنجا که نیت به در رفت بعد و دل جمعی از فتنه میرزا بکابل معادوت فزود کاران میرزا
 استواده آمد و رو بهند و شان نهاد و پیش سلیم شاه و له شیر شاه که بعد از فوت پدر تخت نشین هندوستان شده بود و دران وقت
 در پنجاب بهیم چون استتمالی داشت در مقام قصبه بن رسید سلیم شاه پسر خود آواز خان و مولانا عبداللہ سلطان پور سے دو کلمه امر را
 با استقبال فرستاده و خود خلیلید بعد از آن از هم چون میرزا را همراه گرفته عازم دلی گشت و خبر است که او را و لشکر نماید میرزا برین
 مننه آگاه گشته در منزل بعضی دوازه فرصت یافته لیسن آفتاب چی را و در جامه خواب خود گذاشته فرار نموده و در احوال کاست که کوه
 سر هند واقعت پناه برود و از آنجا نزد راجه کلود که از راجه هاسته که بهتان بکشت و جمعیت و ولایت ممتاز بود رفت چون او هم بهر
 دست پاچه گشته به نگر گشت رسید و از آنجا در چون آمد و در آنجا هم توانست اقامت و در زید بهیقت بسیار پیش سلطان او هم بمسور
 دران زمان با پادشاهان نیایش نمائش و نظیر خود و حکومت میکرد و رسید سلطان آدم میرزا را نگاه داشته عرض داشت منضم است
 مقدم همایون نمود و مع شاهزاده اکبر برادر بهنگشاست متوجه شده از آب منده گذشت سلطان شراکه دولت خواهی بجا آوردی که کاران میرزا
 را به سسده گرفته در مقام بهر بال خدمت همایون آورد و چون میرزا مسند تقصیرات علیه شده بود و همایون از سبب اعطای و نظای قهای
 متوالی او دشمنک و حیران و لشکر بایان هم بجان بودند و محمد با بر پادشاه و همایون وقت مردن و وصیت کرده بود که برادران یا تو بهر
 بدلی نماید قصبه جان آسمانگی بنا بر امثال امر پذیر قصبه جان میرزا که ده سیل و چشم کشید و از نویش عاقل و کینه دلی بهی گروانید
 میرزا دران مکان شریف و موضع مینف زنده بود و اگر سرچ در سینه متعدد و شست و چهار حجره همان فرط و دولت حیات نجاتی گشتا
 بهر و همایون بعد از وقت میرزا بطرف که در کابل رسیده لیسن و عشرت بهر زاخت و اذیال دولت همایونی که اخبار را نزد و حواش
 بود و بهر حشره انتقال الهی شست و شویافت به اکنون شمر انا احوال شیر شاه تجربه در آ و فون و ملای متر حبان اخبار سلاطین را حنا

در زمانیکه سلطان بهلول لودی فرمانروای هندوستان بود و ابراهیم خان جندا که سوداگر می اسپان کرد و از ولایت روه آمد
 بموجب مذاکره تاج نادول لودین و بعد سلطان سکندر بن بهلول لودی پیش جمال خان حاکم خوجنور نو گشت بعد فوت اوجن خان
 خلعت او که در فرید قیامت و رفعت جمال خان رشت و کاروانی خود ظاهر کرد و ترقی یافت و دیگر که سهرام و مانده از تاج و بهتاس
 بجایگزید و پانصد سوار همراهش مقرر گشت حسن خان بکینر سے مال گشته اولاد و اعزیز پیدا شد و فرید خان و برادر او از نظر نداشت
 فرید خان از فرط غیرت و شریع جوانی ترک مصاحبت پدر نموده بچون پور رفت و با جمال خان بمرسے برود و غنای به تحصیل علم و تربیت خود
 مقدمات خود صرفت یاد گرفت پدر هر چند طلبید و جوع به سهرام نموده بے اتفاقی او جمال خان خود و استیلا کینر و اولادش با جمال خان ظاهر
 نمود تا آنکه پدر اندیشید و بچون پور رفت و دیوار قالی و قنار فضیلت اقوام و اخوان فرید خان را در علیه معاملات جایگز خود کرد و اینده
 به سهرام شخص فرید خان که از احابت فکر و افکار عقل بهره ور بود و نظم و نسق بهات آنجا باوقی کرده و در تادیب و تخریب کردن
 و قلع و قمع متمرکزان و کشید و رعایا را خوشنود و آباد گردانید و چنان مساعی حمیله بکار برد که در اندک وقتی جایگز آبادان و محصول فراوان
 گشت و سرکشان از تنم او بر خود لرزیده تن به مال گذارے و رعیت گری در داد و بند از آنکه حسن خان باز بچون پور آمد کینر که مشوقه او بود
 ببلایه گرسه چنان کرد که باز کار جایگز از دست فرید خان برآمده بدست پسرکشان آن کینر سپرده آمد و فرید خان از روه گشته باز بچون پور رفت
 چون حسن خان بهر دریاست با وجود تسلط کینر و از آنکه بفرید خان رسید ابراهیم دران علاقائی با دو اتفاق و رزیده قابومی طلبیدند و دران زمان هم
 فرید خان جبار تنه نظیر رسید و مورد تحسین آشاد و بیگانه میشد تا آنکه خیر الدین محمد بهار و رنگ آرای سلطنت هندوستان گردید و سلطان
 ابراهیم لودے در کارزار گشته شد فرید خان حاکم بهار که یک از امرای لودیان و دران زمان اسم سلطنت بر خود بدست خطاب
 سلطان محمد داشت رفته نوکر گردید و مصدر خدمات پسندید و گشت نوبت در حضور سلطان محمد در شکارگاه از روی جرأت و دلایر
 شیرے را پیش میزد و داد فرید خان را شیر خان خطاب داده پیش آورد و روزی بر وزیر و بزرگان و ایندی چندگاه بود کاست پسر خود مقرر گردید
 چندے بنا بر بعضی جهات شیر خان را سوسه سخن از و بهر سید و ز و سلطان جنید برلاس که از اعظم امرای بهاری و خواهر پادشاه و جبار
 شکاح او بود و را بکپور رفته نوکر گردید اتفاقا سلطان جنید برلاس از آنکپور بلازست پادشاه آمد شیر خان همراه او بود و وضع و اطوار پادشاهی
 دیده بایاران خود میگفت که من را از هندوستان برآوردن آسانست چمنل خود میامالت میر سید بشیش و عشرت مشغولی می باشد و دار
 معاملات بر وزیران و بیگانان و بیب افغانان بهمن است که با خود و اتفاق نماند اگر اتفاق قوم دست و پادشاهی منل را بدرست تو نام کرد
 یاران اهل ازین منی و رغبت استخفاف او میکردند و دران روز با بر پادشاه اطعام و انعام ملازمان ملحو ظفر نموده نوبت نبوت بهر امیر سے
 را بار تقاسم او برآمده خاص احضاری فرمود و روزی که نوبت سلطان جنید بود و برآمده پادشاهی حسب الام حاضر شد شیر خان نیز دران مجلس
 حاضر بود و طبق آتش با پیش شیر خان گذاشتند چون کاسه ندیده و نخورد و خود را از خوردن آن عاجز یافته کارد کشیده پاره پاره کرد و بجاشی
 خوردن گرفت چون نظر پادشاه بران افتاد و زین حال تعجب نموده بتال و در و گریست و پرسید که از بهر ایهان کیست سلطان جنید برگرار و درگاه
 فردیست پادشاه گفت از چشم این افغان فتی می ببرد و تیر آنکه مقید دارند جنید برلاس محروم خدا داشت که راه رجوع افتاد و پستان دست
 مسدود و خواهد شد باین سبب و تاخیر افتاد و شیر خان صمد و حکم پادشاهی بفرس در یافته پیش از آنکه قید شود و بدرفت و باز بهلازست حاکم
 بهار شافه صاحب اعتبار گشت چون او بهر و میرش بجای آن گشت چون طفلی بی رشادت و از پیرایه یافت سرور می عاری شیر خان حاضر
 امور و ازین حیات پدر بود و بدو فوت پدرش کمال استقبال یافته بهت تبخیر اطعام و کثافت گذاشت و هم درین احوال تاج خان افغان
 که قلعه چنار گله متصرف بود و در گذشت او غیر از زن داشته نداشت پنج برادر از آن غنچه کار پر دراز خان و ابونذی را از آن پادشاه شیر خان آشنائی

فیکندلی بود شیرخان در باره دادن قلعه سترنج اکتودا بر نوشت درین زود سکه که کار باختیار راست اگر برسی ممکن است شیرخان بدینجا
شأنه قلعه مذکور را بقبیله خود آورد و در وقت مسطوره راهم بجای لشکری خود گرفت و نیز درین نزدیکی لعل الدین محمد پسر پادشاه راه
ملک بقای نمود و نصیر الدین محمد همایون پادشاه سریر آرمای سلطنت گشت سلطان محمود بن سلطان سکندر و دی به پیشه رسید و سترنج
حکومت گشت شیرخان متابعت ادا اختیار کرده با اتفاق یکدیگر به چون پور رفت آن نواست را از ارامی پادشاهی ستیجی گریه فانیلید چنگ
لشکر پادشاهی چون پور را از دست آفا غلبه باز گرفت چون سلطان محمود در سنه منهد و چهل و پنج هجری در گذشت شیرخان بلاشکرت
غیر بر پیشه و جنگ تسلط یافت قوت و کمیت بهر ساینده و بر ملک همایون تا حق شروع نمود و بعد از آنکه همایون بدین اوضاع متوجه شد شیر شاه صلح
نموده پسر خود را با قوج در ملازمت گذاشت که در خدمت حاضر باشد چون همایون بتجیر گزشت شناخت پسر شیر شاه را از آنجا که نیکه پیش
پدر آمد و همایون را در هم گزشت و رنگی روی داد شیرخان فرصت یافته باز تبر و بر خاست چون از کجرات حوادث شد و اهل افواج
پادشاهی بر سر شیر شاه تاختن گردید و متعاقب آن همایون نیز متوجه شد در آن زمان شیر شاه در نواح قلعه رهناس سرگرم تدبیر و غیر قلعه
مذکور و متوجه تاخت و تاراج اطرافش بود و بر این چنان حاکم قلعه رهناس بواسطه برهنی پیام کرد که چون مثل در پی من است اگر
از روی سحر و می و دعوت اهل و عیال مرا درون قلعه جای دی اسانی خلیفم تا باقی عمر برگردن خود بود و پنهان را با تمام زور و سخن ساد
چنان فریفته خود گردانید که او را بهر حاجت خود و آخر با بضاعت کردن خود ترسانید و راجه بیاس مذہب ناچار گشت با آنکه راضی نبود قبول
نمود که اهل و عیال او در قلعه و پند آنگاه شیرخان چند صد دلی ترتیب داده و با هر دوی و در افغانان بهادر و در ناپا حفظ ناموس همراه
فرستاد و راجه را که ستاره و دوش نزدیک بغروب بود و از اساده و سته فرمود که مرا حمت نکنند چون در و لیا با قلعه درآمد راجه خود با حدود
برای صمان نواز سده و دوازده بر دوازده جایکه مقدر شده بود آمد و شینت بچرم ساری شیر شاهی گفته فرستاد و افا غلبه قوسه چنگ یکبار
شیر شاه علم کرد و راجه بر سطح همایان زیر تیغ بیدرج گرفته و غریب و غافل و غلبه از قلعه برخاست شیرخان نیز با قوج مسلح خود در برابر دوازده
رسایند افا غلبه در برابر و سده او کشته و اندرون گرفته اجماع راجه بهر بقتل و تاراج رفت و قلعه چنان مستحکم و دکان سهولت و آسانی پست
شیرخان این قلعه را بدست آورد و اهل و عیال خود را در آن جا گذاشت درین ضمن خبر مفتوح شدن قلعه چنانچه به دست او نیامده
دولت همایون به شیرخان رسید اگر چه طول شد اما لغت که الحمد للہ و تفساے مرا این حصار رفت اساس رهناس به اذن بشید چون
همایون پیش آمد شیر شاه هم قاصد جنگا گردید و پیش پیش میرفت آفتاب مقادست بنا و رده خود را که بهرستان جبال و کفند کشید و احوال
برآمدنش از کوهستان مذکور و غالب آمدن بر همایون در شرح احوال همایون مفصل شده شیر شاه بعد فتح ثانی بر همایون تالاهو قیاقب
کرد و انا بنجا خواصخان غلام خود را که مقدمه الحیش و قوت باز و می او بود باشکد گران تهاقیب پادشاه فرستاد و تالاهو قیاقب
نموده مادد کرد که شیر شاه خود هم در پی او تالاهو که گران رفته برگشت و متصل گوید اهل هم قلعه بنیاد نموده برهناس موسوم گردانید و بعد از
سوار بر اسه سده راه لشکر پادشاهی و دانش نگار و در آنجا گذاشت و اسلام شاه آن قلعه را با تمام رسایند القعه شیر شاه و بتدبیر و تنظیم
صامت آن دیار با گره رسیده و در سنه منهد و چهل و هفت هجری سکه و خلیف نام خود نمود و شیر شاه لقب یافت بعد از آن بر سر
راجه پورن لی که شوسکه بهر ساینده و سده و وزید و دوازده زن مسلم و هندی و دزمره پاتران و در قصابان گذاشته و در حرم سراسر
خود داشت تاخته بافتنای سمیت اسلام و آیین سلطنت بتادیب و محبت گذاشت و قلعه را محاصره نمود و پورن لی را عاجز ساخت
راجه اسده حاسه بهر محاصره نمود و بعد از پذیران بیرون برآمد و ملاسے افغانی که غولان بیابانے اند قوا سے لی ایالی بیرون رفت و شایان
که هر چند نمده میمان بقیل آمده چون این کار فرمای مسلط در خانه وارد و قتال با او برپا بجای و است بیچاره شیر شاه با بیای آن بفرمان

بقیہ ثواب جنگ برناست ہر پان او دست از جان شست کہ زار و زنجب نمود و زمان و اطفال خود را با صلاح بنحو جوہر
نمودہ خود ہم در دینال آمان شافند و دینہ نامی بیادگار گذارند شیر شاہ فی الدین اجرا دارا گر رسیدہ بیمار گشت و عارضہ نصب گشت
بد جصول تخت بردای مالک حاکم اتیسر و جوہر و میر طرہ کو چہ ہزار سوار و رختل رایت او بود و سرش آورد و کردہ یکبارہ نمود چون دست
کو کار جنگ پیش نئی رود و بر سر اندیشیدہ یکایک چند در جواب را چون تان را اعیان عسکر مالک بود و متفقین اطاعت پادشاہ ہے
و اخلاف از رای مالک و تحسین آماندین خصوص و مواخدا غیایات و فرمان محبوس کردن رای مزبور را سبیل نوشتہ عمد آن خطوط را
بخو سے فرستاد کہ بہرست مالک را افتاد و باین جیلہ دل را می مالک را از امان و نقش بزرگان گردانیدہ خطی عظیم در لشکر او انداخت
و علی التواتر جنگ ہا کردہ فتح یافت و تیسر را بنیجر آوردہ بہر بی مراجعت نمود چون حاجی یکم حرم خاص ہمالیوں پادشاہ و جنگ بنویسیدہ
بہرست شیر شاہ آمدہ بود و شیر شاہ از روی نیکندانی آن عقیقہ را با غراز و حرمت مخوفہ و مہمونی میداشت بعد از آنکہ خبر مہمادت ہمالیوں
پادشاہ از عراق و خراسان کجایل شنیدہ آن عفت قباب را با احترام تمام پیش ہمالیوں فرستاد و رنگ ذاتی و صفات مہمدہ و عقل نہدیر گشتی
و چنانہای کہ ہم با و مضموم در قوم افتادہ نظر نہداشت دہر فادہ رعایا و سودگی ظائف بہت بیاری گشت و دیگر عدالت خویش و یکبارہ را
بیک فکر میدیدہ گویند روزی شاہزادہ عادل خان کہ از ہمہ کلان بود و فیل سوار از کو چہ اگر یکبندشت لبقال زنسہ و خانہ خود کہ دیوار ہا بش
پست بود و بہر بنسٹ میکردن نظر شاہزادہ بران زن افتاد و بہر پان بسوسہ و انداخت و یکبارہ کہ وہ از ان کو چہ گذشت از انجا
کہ آن حوریت صاحب عصمت و زن عقیقہ بود و ازین حرکت کہ یکبارہ او را بہر نہ ویدہ خواست کہ خود را ہالاک کند شوہر ش واقف گشتہ
مانع شد و او را از ہلاک باز داشتہ آن بیژن پان را بہرست گذرند و بہرگز فریادیان رفت و حقیقت حال بومش شیر شاہ رسانید
آن پادشاہ مہمادت پناہ بہر ماجرای لبقال واقف گشتہ بر احوال سپہرہی تاسٹ کہ و بہر متقاضی مہمادت کیشی حکم کہ در این لبقال را پیش آ
کہ وہ زن عادل خان را پیش او حاضر سازند تا مستیخت ہمین بیژن پان را کہ بہرست وارہ بسوسہ و انداختہ و زرا و اراہر چند دست متقاضی
ایل ملالتاس کہ نہ پذیرائی نیافت و نفقت کہ نہ ویک سن و در عالت فرزند و رعیت برابر است آخر الامر لبقال را فنی شدہ عرف نمود کہ حق خود
رسیدم و از قلم با تمام و زربان سلطنت خود را کثر اختراعات شایستہ و تمام جامہا نئی نمود و بہرخی خواندین سلطان غلام الدین غلی کہ تاج و تخت
پان شہر است پسندیدہ و مار کار ہای خود بر آن ضوابط گذاشت داغ اسپ را کہ پیش ازین سلطان غلام الدین مقرر کردہ امار و ان تیافہ بود
را بچ کہ داند در ہزار و پانصد کہ و از انیکہ تار ہتاس پنجاب مینا صلہ و کردہ و مہمان سراہا آیا کردہ و بہر لالی و واسپ دیکہ نقادہ گذشتہ
قواچکے نام ہندا و مہر و زنجیر نگاہ بہر ہتاس نہ کو میر سید وزیر مقرر کردہ ہر گاہ برای او و سرخان بکستہ نقادہ نو از نہ و مجر و استملعہ آواز نقادہ
دار اسلمتہ چون سراہان دیکہ بود و غلو نقادہ از ہر سرائی بقبضہ گشتہ از مقام پادشاہ نامتہا ہی سالک قلم و ادہر جامہ بود و در راحت واحد صد اس
نقادہ لعل و ہاشمی رسیدہ گاہے دست میرادہ و در ہا وقت از سر کار پادشاہی بسازین سلین طام و بندہ وان کرد و در عن وغیرہ و پنجاب رسیدہ حکم
خواہش مجمع مترودین دسازین از آمدہ انفعال آن پادشاہ و ریالوال بر آمو دسے و مترودین تہدست ہر کی از فیض او با سو دسے
در عہد سلطنت او امنیت بچسے بود کہ اگر سافزین متمول و صحرانزل کردہ سے حاجت پاسہنے نیو و ایماست اگر کلین برد
چون ہرانوہ از مشرق تا جنوب شتی از نہ وینار و بچ خوراز و در و بہرینہ کہ در عشت زرا و دیگر دینہ کہ گویند چون آئینہ دیدی
تاسٹ کہ دسے کہ نماز شام مقعد رسیدم چون اطلش بر سر آند شیر شاہ و ادایہ لہجہ کا نجر درون رسوخ یا نختہ قلم را محافہہ نمود و جاہے
رفیہ کہ سر کوب قلم تواند برد از نو دہاسے گلی و خاک آراست و حقہ اسے باروت را آتش وادہ و رون قلمہ انداختن آغاز نمود و اتفاقاً حقہ
بر دیوار قلم خوردہ بہر گشت و در و بہر حقہ ہا افتادہ آتش در گرفت بسیار سے از لشکر یان تابو شدند و شیر شاہ ہم چون نزدیک بود و ہال

آتش سوخت اما تا وقتی داشت تا که در شیر قلمه میگرد و آخر همان روز قلمه مفتوح و در دوش شیر شاه نیز از محاصر شدن بیرون شد سال سی و پنج
او این قلمه را بهر میثود با بیست شیر شاه آید از صلابت او شیر و دگر آید سلیم میگوید چون رفت از جهان بار بقاء یافت و تن
او را آتش مرده مدت حکومت او بیست سال و کسر از آنجا پانزده سال را امارت و ملازمت پادشاهان و پنج سال سلطنت بعد از آن

ذکر اسلام شاه و پسر شاه که معروف به سلیم شاه است

اسلام شاه پسر شیر شاه معروف به سلیم شاه نام او قبل از سلطنت جلال خان بود چون واکه ناکزیر شیر شاه روی داد او ارکان دولت و احیان
حضرت ششور که در نوک شاه هزاره عادل خان خلف بزرگ و در قلمه و مقهور و در دست است و وجود پادشاهی برای پاسبانی سپاه و تربیت
ضرر و الا فتنه عظیم میخواست اختلال کلی در این دولت ملامی باند ناکزیر شاه تراود جلال خان خلف فرمود که در بعضی از مضافات بنشین
بود و طلبد مستعد او بپای استیصال بقلمه کافر رسیده و در سه نصد و پنجاه و دو بر سر بر تخت سلطنت جلوس نمود و سکندر خطیب نام او جاسر
شد خود را اسلام شاه خطاب داد و بهر بار بزرگ بر نگاشت که بر اسفنج فتنه و آشوب و فتنه پناه بر این جرأت اقدام نموده ام
و در حقیقت بجز اطاعت امری و دیگر متکبر نیست شاه هزاره عادل خان در جواب نوشت که اگر این گفتار فردی راستی دارد و خاص خان
و غیره چارایم که بر این فریاد رسیده و با ظفر اسلطن گروانید و بر خدا سلام شاه امرای تو که در فرستاد که تسلیم خاطر شاه هزاره
نموده بیا و بعد از آنکه از کافر با گرد رسیده شاه هزاره عادل خان نیز از رتبه خود و در جواب ملاقات طرفین افتاد و اسلام شاه را راه و گران
گشت و خدری در باطن اندیشید و مقرر کرد که زیاد از دو سه کس در قلمه همراه شاه هزاره بنشیند چون تقدیر نرفته بود که این اندیشه بران
زود می نمود و باید در وقت آمدن شاه هزاره جمعی کثیر و درون قلمه رفتند اسلام شاه با بغور و اظهار انبیا می نمود و گفت که تا حال فغان
را از تفرقه نگاه داشته شده اکنون بنشینم سپاس برادر کمال این کار را بکار کرده و دست اسلام شاه را گرفته بخت نشاند و عادل خود
سلام مبارک داد و گفت بعد از آن دیگران کور نشی و بنشینت بتقدیر رسانیدند و شاه هزاره عادل خان همان وقت رخصت شده و در بیاض
اسلام شاه با وجود این همه اطاعت که از برادر کمالان بپوشید و از پس آن فتنه امر از ترساک و اندیشه مندی بود
چنان بران و غیره طلبد بخت فغانی عادل خان علی فرستاد که شاه هزاره را میگرد و بیاد شاه هزاره همه اطلاع برانین نزد خواص خان و بر میوات رفتند از
تقصی محمد اسلام شاه او را مطلع گردانید خواص خان از شنیدن بر آشفت و رفتی او گشته با لشکر بسیار روانه گردید و قلمه خان و دیگران را که
در مدبر رفت بود و فغانا سلام شاه و بنجید شاه هزاره عادل خان را ترغیب سلطنت نمود و اسلام شاه بدار که این شورش بر و خسته قلمه خان
و غیره را با خود متعلق گردانید شاه هزاره عادل خان با اتفاق خواص خان و دیگران در فغانی اگر آید و صفون پیکار آراست بارادت
آتی شاه هزاره عادل خان شکست یافت و بطرفی رفت و رفت بعد از آن احوالی او کسی را معلوم نشد خواص خان و عیسی خان نیز بیت خورد
بجانبه که کما در رفتند اکثر اوقات از کوه برآمد و آمدن کوه که قتل میباید شاه داشت تا مدتی که در کوه چیدگاه و قلمه خان با عساکر گران
بر سر کمانتین گردید چون قلمه خان هم و ترغیب بآمدن شاه هزاره عادل خان شریک بود و برین سبب پیش از اسلام شاه بر سر
میداشت از آنجا هزاره را دور گرفته پیش از عظم بهایون رسید و او قلمه خان را بوجوب حکم علی قید کرد و در حضور فرستاد اسلام شاه او را بپای
کس و دیگر در قلمه گوایا محسوس گردانید که بر رعیت بی و در سه و در اوقات گسترده داشت و در بعضی عغات میبید و دیگر هم با پدر میباید
بود اما امرای سپاه پیشه را نماند و لشکر و آزرده میداشت که می از تنم طریق میباید که او آن بود که از هر کانه زده میشد علوه را موقوف
داشتند و جایگزین کرد و فرمان می داد که با محبت خود حاضر نموده بر مسند و خدمت پادشاهی کرده باشند و در صورت تقاعد بلکه او ستم
متان و مورد عقاب بنحسب گشتن مع فرزند ان بسیار است می رسید نظم سپه راه آید و گه خوش بدار پاک در حالت ستم

آید بکار پاسبانی که کارش پناشد هرگز که بکادول بند و زنجیر بزرگ که میبائی سرخوشتن سے خورو و نالضام باشد که سختی برود و چو دراز
 گنج از پاسبان درینج درینج آیدش دست بردن به تیغ و تان بیک لشکر بکان پرور سے که سلطان بشکر کند سرور سے و از توغ
 چنین امور پیش امر آخرت شدند و اعظم همایون عن بهیت خان نیز درلا میرزایت اعلا برافراشت و خواص خان و میسای خان از
 طرف کماؤن درانجا متصل سهرند رسید و مشورت کردند که شاهزاده عادل خان را علیداشته بسطنت باید برداشت اعظم همایون که
 خود را و سلطنت داشت قبول نکرد و خواص خان رنجیده بے جنگ برخاسته رفت و میسای خان خود را پیش اسلام شاه رسانید و اعظم همایون
 و دیگر کینازیان متصل انبالا حضور آراست باسلام شاه آمادہ بیکار و باندک جنگ منظم گشته آوارہ وشت او بارشند رسید خان برادر اعظم
 همایون خواست در دریا بیکبار کبار فتح میدادند و قتل قتل اسلام شاه نماید فیلمان از تینمی واقف گشت و کاری از پیش رفت القصد نیازان
 که نجات در و حاکم نزدیک رود اقامت و در زیدند و اسلام شاه تار تاس قاقب که ده مادیات نموده بکوالیار رسید و در سے
 شجاعت خان را شش تنگانان زخم زده بود و اسود این واقعه را باشاره اسلام شاه تصور نموده متوجه گردید از حضور که نجات در و حاکم رفت
 میسای خان بابت هزار سوار تاجا قبایض شد و محاربات متواتر نموده شجاعت خان را عاجز ساخت بآنضر و شجاعت خان اقامت
 کرد و در حضور آمد بد چند گاه مورد عنایت گشته باز بکوست مالود سر فرازی یافت چون ظاهر شد که اعظم همایون در و حاکم اقامت
 و زید دران نواسه مصدر رفت و فساد است بنابرین این شورش خواجه میس را که از عزمه امرای وادشان بود و بابت هزار
 سوار متین نمود و خواجه در جنگ شکست یافته رو بفرار نهاد اعظم همایون بعد فتح تاسه سهند قاقب خواجه و پس نمود و لشکر کشی بر قبضات
 و دوات پنجاب دست تطاول دراز کرد و مال و موشی سکنه آن و یار قارت نمودند شورش عظیم و عاتق غریب بر ساکنان آنجا رخ داد
 بنا برین اسلام شاه با لشکر گران و کوب خانه فراوان از دلی برآمد و غنیمت و غنیمت میانیان گردید اعظم همایون که رئیس آن جناب بود و تاب
 متبادله درده در و حاکم تحسین گشت و لشکر اسلام شاهی قتل را گردانده اسباب قتل گیرے میا که دند و شکست بر مخالفان افتاد و اعظم همایون
 که نجات در و حاکم لکمان رفت و سلطان آدم که کز پناه بر و و اهل و میال و مادرش در دست مردم پاوشای اسیر شد بعد از اسلام شاه
 به لکمان بیکر کشید سلطان آدم آمادہ بیکار گشته بار باصاف داد و آخرا لمر سلطان آدم عاجز شده عذر باخواست و اعظم همایون را از پیش
 خود بدر کرد و از فرار نموده بطرف کشید رفت اسلام شاه اندک قاقب نموده برگشت دران سفلو راه تکی اتفاق عبور افتاد شش کین که در
 ششیر سے بر سر اسلام شاه انجاخت اما کار گرفتند پادشاه پیش و چالاکي نموده بر و فالب آمد و دست خود را بر اقبل رسانید با لجه اسلام شاه
 زنان نواسی خاطر نموده برادر دامن که در دانه دلی که دید چون نزدیکیه چون بقصه بن رسید خبر آمد که کاران میسر نرا برادر و در همایون
 پادشاه که کابل از برادر شکست یافته باسته فاسے ملک آمد و نزدیک خیمه گاه پادشاه رسید است اسلام شاه آواز خان پسر خود را
 مع مولانا عبداللہ سلطان پور سے باستقبال فرستاد و آمادہ رفتن میرزا داد و دند چون میرزا در حضور رسید ایستاده اسلام شاه از روی
 روضت استخفاف او منظور داشته عمد اتفاق کرد و حسب الایامیر قزاق با و از قتل گفت که قبله عالم مقدم ناده کابل مجرای کند و این
 لفظ سر مرتبه تکرار یافته موجب بے آبروئی میرزا گردید و آخرا لمر اسلام شاه غنیمت قدر خاسته باین زمانا قات کرد و از حرکت زیاده تر باعث
 خفت کاران میرزا شد چون از انجا بخت و شمع شد میرزا را نظر بند همراه برادر و کالو با یافته از راه گرفت و بهار که سوا لک تخیل شان
 مالاطاق پیش سلطان آدم لکمر رسید سلطان او را دستگیر کرد و به نزد همایون پادشاه رسانید القصد چون اسلام شاه در دلی رسید
 شهرت یافت که همایون پادشاه براسے دستگیر کرد که کاران میرزا از آب سندن گذشته باستماع این خبر اسلام شاه از دلی متوجه
 لاهور گردید و نگارگان تو پنهان براسے چربا با مکن میداد و رفت و دند بنابر محبت براسے کشیدن ارباب مایے تو پنهان در میان مقربان و در

سکه و خطبه بنام خود کرد و سلطان محمد عادل مغلوب گشت اما در افغانه ملقب شد علی شہرت یافت ابواب خزان کشور و مامور سلطان ملقب
دست بزندل اسوال کشا و شمشیر خان برادر خود خواص خان را که غلام زادہ شیر شاہ بود و زیر انظم و در علم ملک ساخت دیون بقال سکن
برادر سے پیش او اعتبار یافت این دیون در اندک ایش کو چنان ہزاران بی ملکی شک شور فروختی بعد آن در اردو سی اسلام شاہ و کاخدار
میکرد بعد چند سے بلطافٹ انجیل مودی سرکار اسلام شاہ گردید چون طالع او اداہ او کرد اعتبار سے یافت از امتحان گشت و در اکثر امور
ملکی و مالی دخل یافت بعد انکہ سلطان محمد عادل پادشاہ شہید دیون محمد علی گردید و رفتہ رفتہ بیج مہمات ملکی و مالی با و جمع شد چند کا
بخلاف بہت سے مغلوب شد بعد آن راجہ کبریا حیت خطاب یافتہ کار سلطنت از پیش برادر چہ اسم سلطنت بر عدلی بود لاکہ بابر
جوانمانے دیون قلعہ داشت نظم و نسق مملکت و عزل و نصب حکام و اعطای جاگیر با و انتظام عساکر با اختیار او بود و فیضانہ و خزائن شیر
و اسلام شاہ و رقبہ او کو بندہ قیافہ و کمر میزد کہ تا وہ قد و دراز اندیش بود سواری اسب نمیدانست و شیر و در کرنے بہت ہمیشہ سواری
فیصل میکرد اما شجاعت و دلور سے بہرہ داشت کہ از طرف سلطان محمد سے با افغانیکہ مدعی سلطنت بود بہت و دو جنگ نمودہ و مغرور
منصور گشت و از عقل و دانش بچیان بہرہ داشت کہ تدبیر فرمانروائے و کشور کشائی انچہ از و فلبور رسیدہ از روسائے افغانہ کسے
نکردہ جمیع افغانہ را بنحو سے مطیع و متقا و خود نمودہ بود کہ احد سے را مجال سر تابی و سر از خطا طاعت او بیرون بر دن میسر نبود
القصہ بعد چند کاہ افغانہ از سلطان محمد سے ہر گشتہ ہر گشتہ ہر گشتہ عظیم بہر خواست شاہ محمد ترسلے و سکندر خان
پسرش پیش روی سلطان محمد عادل گفتگو سے ناہمو کردہ بسیار سے را گشتہ و خود نیز گشتہ شدند تاج خان برادر سلیمان کلا سے
در دیوان خانہ سلطان محمد عادل از طاعت نمودہ از گواہیار بر کنار دریائے گنگا رفت و بہت فراہم آورد و در کلا سے مخالفت ہر افراشت
ہیون بشکریہ رفته و از شکستہ و ابراہیم خان سور کو خواہر او و محمد کجاک حد سے و از بنیہ اعمام شیر شاہ بود و مخالفت و رزیدہ اکثر
پر گشت نواحی و دیلی را متصرف گشت و برای بسیاری با خود متفق گردانید حد سے تاب نیاورد و بطرف قلعہ چناڑہ رفت احمد خان سور
کہ برادر زادہ و داماد شیر شاہ و خواہر دیگر حد سے نیز در خانہ او بود خود را سلطان سکندر لقب ساختہ بر سر ابراہیم خان رفت لشکر از انظم
ہفتاد ہزار سوار بود و سکندر خان و دوی ہزار سوار داشت بتبایدات سخانی سکندر خان غالب آمد اگر و دیلی را متصرف گشت و از سند تا دہلی
گنگا بہ صرف او در آمد بنحو است کہ شرق رویہ رفتہ مدعیان حکومت را از میان بردار و بسبب شہرت توجہ پادشاہ از کابل بہت ہندوستان
ور اگر متوقف گردید ہیون از جانب حد سے بشکریہ بسیار و پانصد فیل نامدار و توپچانے بہ شمار با ابراہیم خان جنگ کردہ منظر گردید و بعد
الہیسان از طرف او بہت چناڑہ رفتہ رفیق سلطان محمد علی کوئی نقش بود گردید و از پیش او بر سر محمد خان سور حاکم بنگالہ را کہ ظلم مخالفست
برافراشتہ خانم جو پندر کاہی و اگر بود رفت و در موضع چیر کتہ و دانہ کرد و سہ کاہی مجاہد عظیم نمودہ مخالف را شکست داد و محمد خان
در زرنگاہ کشتہ شد و کاتبیون بلند سے پذیرفت اما بابر سلطان سکندر بر اگر و غیرہ ارادہ انیظرت با مقبول نبود با ندیدہ بجانب مبارہ
بنگالہ را بہ گشت بقیت حال حد سے دیون در ضمن سواخ ایام اکبر پادشاہ گزارش خواہ یافت اکنون ذکر آمدن ہمایون پادشاہ بنیر ہند
و منظر و منصور شدن او بر سکندر و انظلال رشتہ سلطنت افغانہ از ہند مناسب تر است مدت حکومت حد سے قریب دو سال از ابتدا سے
شیر شاہ تا عدلی ذکر شانہ و مال

ذکر آمدن ہمایون پادشاہ بہ بنیر ہند و ستان و ظفر یافتن بر افغانہ و در حلیت نمودن ازین جہان -
چون ہمایون در کابل شنید کہ در ہندوستان ہر قلعہ سے از اقطار افغانہ سے لوے حکومت ہر افراشتہ دم استیصال میزند و ملوک کلا
شدہ نہضت بنیر این مملکت عین مصلحت دیدہ و رستہ منصف و شہت و دوی ہر سے نعم خان را بکومت و حراست کابل گذار شدہ

بطرف ہندوستان نہضت نمود روز سے کہ خواست روانہ شود دیوان حضرت حافظ شیرازی کہ سبب شدہ سان الغیب و سرورش
بے عیب است طلبیدہ تفادول نمود و باین بیت بفرستاد بیعت دولت ازین ہمایون طلب و سیایہ اذہ از انکہ از باغ دفر شجر
ہست بنودہ شاہزادہ نما کر را ہوا گرفتہ باس ہزار سوار براہ کھوپہ روانہ شدہ و کوچ کوچ قطع مسافت نمودہ بلا ہور رسید اناغہ آنجا
باستماع صیحت مسوت مرکب ہمایونے پراگندہ شدند و لاہور بے جنگ بفرست اولیاسے دولت ہمایون در آمد بعد رسیدن بلا ہور
افواج قاہرہ بسر کر وگی ہرام خان خاننا مان بجانب جالندھر و غیرہ متین فرمود و ہر تہہ دران نواحی جنگ در میان آمد و خاننا مان
منظور و منصور گردید دیوان خاننا مان از دریای ستلج عبور نمودہ در حوالی ابھی وارہ بلوچ شب خون براخانہ رنجیت جنگی تہمید نمودہ تیار
السی اناغہ را شکست و داخل واسپ و دیگرہ سبب بدست ہماران فرزند خاننا مان بدفع دہرند رسید درین وقت سلطان
سکندر را زانستماع خبر غائبشک منصور و شکست یافتن نوکران خود از انکہ کوچ کردہ باہشتاد ہزار سوار و فیل و توپجا و بسیار در نزدیکی
سہرہ آمد و در فک خود خند تی کندہ مستکار زانست خاننا مان شہر را محکم کردہ و بمقدور در واقعہ سے کوشید و عارضین متعین رویداد
ہمایون نگاہستہ ہستی قدم او نمود و ہمایون با وجود عارضہ قویج از لاہور نہضت فرمودہ بعد قطع مراحل در سہرند نزول اقبال
فرمود و صفوف پکار آراستہ بمقابل غنیمت کھنڈا و بود و شکستہ ہزار در جنگ توپ و تفنگ در میان سے آہستہ چل و
پورش را تقسیم دادہ بہ سر فوج فحاف رنجیت بتائید و نفرت ایزد سے فتح و ظفر نصیب اولیاسے دولت ہمایونے گردید شکست
براخانہ افتاد و سکند را زبان مکر کہ برآمدہ روی فرار کردہ و سوا لک گزاشتہ بقلعہ مانکوٹ اتانست و از یہ ہمایون شاہ ابوالحسن
باہشتگرگان از سہرند بجانب لاہور متعین نمودہ فرمود کہ اگر سکندر از کوہ برآید ما خود او تاید و نیز مہات ولایت پنجاب را تمشیت دہ
و خود قبیح و غیر ذلے از سہرہ روانہ شدہ بار اسلطنہ دہلی نزول اجلال فرمود و از سہرہ گذشتہ بلا ہندوستان بقبضہ تصرف او دل
اگرانے کہ درین مہم متعدد تر دوات شایستہ شدہ بود و نہا گیرے لائقہ سرفرازی سے یافتند و سکہ و خطبہ نام ہمایون را گنج گردید آب رشتہ
در جو از محبت خفہ بیدار شد و بنگیا کشاد یافت و خشکیا عدا داپذیرفت بقیہ این سال بیش و عشرت در وال ملک دہلی گذر ایدہ درین
اثناء ہر رسید کہ سلطان سکندر از کوہستان برآمدہ بہر گناہ پنجاب دست تصرف در از کردہ و تا پرگنہ ہمارے و پیشا شرح تفصیل
مال نمودہ شاہ ابوالحسن از محبت کہ بسپاہ ہرابی ملوک تا پنجہر داشتہ ما خود غنیمت از دست او سرا انجام نتوانست شد ہمایون
تقریر اینستہ نمودہ براے رفیع این شورش شاہزادہ کامگار فرخندہ اختر نمادہ اگر با ہیرام خان خاننا مان روانہ فرمود و ہنگام نخست
انواع اطاف پدر سے نسبت بخال شاہزادہ مصروف داشتہ این قطعہ بر زبان آورد و ابیات چہرے چون تواند رود و نام نہ
چرا روشن نا شد چشم خانم بہر کار سے زبردان یاریت با دہ زمر و ملک بر غور واریت با دہ شاہزادہ جوان محبت بود نخست
حضور قطع مراحل نمودہ در قعبہ کلانور نزول اجلال فرمود سکندر را ز آوازہ انتماض مرکب منصور دست از تصرف باز کشیدہ و قلعہ
مانکوٹ کا مل و بود و متعین گردید

ذکر رحلت ہمایون بادشاہ

چون بقا خاصہ آن فرید کار و ملکات را روز سے چند روز و تیار سے کار مانے کو یادیہ ہر از وجود دادہ ہر آخرت طلبیدہ اندہ ہمایون
ہم زمان زندگے ہیرا آمد با علم نجوم و معرفت کہ کب شوقے داشت روزیکہ قلعہ طوبع مسائی زہرہ بود وقت شام یوم وین آن کو کتب
بر بالاسے سقف کتاب خانہ برآمد و خطہ ایسا وہ ارادہ فرود آمدن نمودن شریع باگ نا ذکر دا و تنظیم اذان برزیتہ دوم ارادہ
نہشتن کردہ و رجات زینہ از شدت صفا غریبہ کے داشت سر عفا غریبہ و ہمایون بسر دادہ غلطان غلطان بر زمین رسید و غلظ

فرستہ پادشاہ کرد و برمن رسانید سیت چه حاجت فتح شاه راجون هر گس آلودن و توفیقین و اشارت کن بخشے یا ببرک
این گفت و بیش دست خود و بعضی نام خون آشام تن اورا از بار سربک ساخت سروا یکا بل و تش بدست فرستاد و برادر کشید
همان قتل میمون با سنجال روانه شده در دارالملک دلی نزل اقبال فرمود و جشن شادمانی ترتیب داد و بر سر میر تاجانسان
چند و جلوس کرد و در غایت آلودن پراگندگیها سے امور سلطنت تعلیم و زید سواد اعظم هندوستان از فروغ مودت شاه
روغنی تازه پذیرفت امرائے که خدمت در دوات نمایان و عمارات نمایان شده بودند خطاب لائق و دیگر مناسب سر فرزند
براسه انتظام اطراف ممالک دستور سے یافتند مولانا ناصر الملک عرف پیر خان لنبط ولایت میوات تین گشته پدید میون را که پس
هشتاد سال بود از قبیله ربوایه مسکن او بدست آورده و رهنائے دین اسلام کرد و جواب داد که هشتاد سال عمر گرانمایه درین کیش
بسر برده باین خود آفریدگار را پرستش نموده ام اکنون دی پیش نیست چگونه ترک دین خود نموده اختیار دین دیگر نمایم ناصر الملک
جواب آن زبان شیرین داده بجا و راز هم گذرانید:

در بیان فتح مانکوٹ و اخراج سلطان سکندر و اقطاع سرشته خاندان

چون بمرض اکبر رسید که سلطان سکندر از کوپستان برنگه در پنجاب شروع بشورش و تفصیل مال بخش پرگنت نموده و در آن ویران
بر پاست فتح و فتح او ضرر داشته از دارالملک دلی به سمت پنجاب نفوذ نمود و بد قلع مراحل در قصبه دهمی که اکنون منور پور
مشهور است نزل اقبال نمود و راجه رام چند زبان نگر کوٹ و دیگر راجا و دایان کهستان بملازمت رسید که خدمت بر بستند
و در آن وقت اکبر از کتاب پنجاب حافظ شیراز رحمه الله فی سلفه نقل نمود این سیت برآمد عیبت سکندر را سنے بخشند آبله
بزور در میرنیت این کاره ازین بشارت خوشوقت شد و متوجه پیشتر شد و پایان قلع مانکوٹ که سلطان سکندر و درون آن
محصن بودند نزل نمود و محاصره فرمود جنگ گفتک بیان آمد سلطان سکندر با ستیغ خبر گشته شدن میمون بقال و فتح مانکوٹ اقبال
آگست خاطر و شکسته مال بود و در میولا شنید که عدایه که در نواسه چناره گوده اقامت داشت خضر خان ولد سلطان محمد خان سورگر
و قبیله بنام خود کرد و سلطان بهادر خطاب نمود و مقرر نموده بانضمام خون پدر خویش کرد در جنگ میمون گشته شده بود با عدایه جنگ کرد
غالب آمد و عدایه و رزم گاه گشته شد سکندر را دراک چنین اخبار را فاخته را مار سے از اقبال شمرده بیدست و پاگردید و غمان چهره
از دست داده زبان عجز و انکسار برکشود و راسته فاخته و کی از بند حاسه در گاه و الاجاه دست گرفته مراد حضور رساند سبلا التماس
و امیر شمس الدین محمد اکبر خان و مولانا ناصر الملک براسه اطمینان خاطر او آورنش در حضور رخصت یافتند سکندر فرستاده مارا
یا غراز و دریافته التماس نمود که معصود تقصیرات عظیم شده ام و سه آن ندادم که در حضور رسیده عذر خواهی نمایم بالفعل پسر خود را
جستج فلک رجب میفرستم بچه گاه خود هم پنجاب والا رسیده تا عید میای عیودیت خواهم شد التماس او در حضور با حاجت تفریق گشت و
فلک شد که سکندر بطرف پٹنہ رفته آن ولایت را از افغانان برآورده متعرف شود و پسرش در حضور والا رسیده خدمت بجای و سلطان
سکندر پسر خود را بدرگاه فرستاده بهت پٹنہ رفت و بعد دو سال در همان حد و مسافر ملک نیستی گردید و در شروع سال روم از ملک
فتح قلع مانکوٹ و اخراج سکندر و افغانی ثوب خون ملک پنجاب صورت گرفت.

در بیان بی اعتمادی های بیلم خان و انجام سروا اقبال او

چون اکبر بادشاہ بمقام ضاعی عمر در امور جهان بانی کتر اشتغال سے در زید و سرا انجام مهمات ماسه و علی بهرام خان خانان
از عهد بهایون پادشاہ منوف بود اقتدار و شوکت خان خانان از مرتبه لوکیه و درجه و کالت و امیر الامرائی و مذهب و دست تفریق

اقبال فرمود کہ بسیار بچہ جم آورده بد جنگ بسیار رو بہزیمت نهادند بپرام خان چون صورت او بار و آئینہ احوال خود شہادہ کرد
 نذر قفسیر است و نہ است بسیار بخشور پا و شاد و مرد و زن داشت داشتہ خانوہ کہ ممتد سے از حضور آید و دست مرا گزشتہ بستان والا خان
 ساز و دلا و لا نا عبد اللہ سلطان چور سے المشہور محمد دوم الملک بعد آن منہم خان متین شدند فرستادہ با انواع دلاسا و دلہی بپرام خان
 را آوردہ رویاک و در گردن انداختہ حاضر کرد و آخر بخشور رسیدہ گریہ بسیار کرد و اکبر از روی غایت رویاک از گردنش دور نمودہ
 بدستور سابق حکم نشستن کرد و در آخر مجلس بخوشنود سے رخصت فرجاء داد عبد اتمام این مهم را بایات عالی متوجہ دہلی و بپرام خان
 روانہ نمائے مقرر کرد و بدین مقدمہ در سال ششم بیوس روی داد القصر بپرام خان بقطع مسافت در شہر تین از مسافتات احمد آباد
 گجرات رسیدہ روز سے چند برابر رخ ماندگی مقام نمود مبارک خان نام سے افغان لوحانی کہ پدرش در جنگ ماجھی واثوہ کہ افغانان
 را بپرام خان در رفاقت بہاولپور بادشاہ روی دادہ بود کشتہ شدہ نزد موسی خان حاکم آنجا قیام داشت با تمام خون پدر خود قصد
 بپرام خان بنماظر آورد اتفاقاً روز سے بپرام خان بسیر کو لابی بزرگ کرد میان آن نشینی بود کشتہ رفت ہنگام مراجعت
 چون از کشتی برآمد مبارک خان مذکور با چہل افغان و دیگر رسیدہ چنان نمود کہ بقصد ملاقات میر و وہیں کہ نزدیک رسید چنان جہد ہرگز
 بپرام خان زد کہ از سینہ برآمد و دیگر سے ششیر زدہ کارش تمام کرد جمعی از قزاقا لقب خونے اورا کہ در جہ شہادت یافتہ بود ہر دو شہر
 در حوالے مقبرہ شیخ نظام الدین ہماک سپردند بعد ازان آن خواش بشہر قدس رسید شاعری این رباعی در تاریخ شہادت او کتبہ رباعی
 بپرام بطول کبر چون بہت احرام پذیریدہ کجہ کار او کشت تمام پنج وفات او کتبہ از عجل پگفتا کہ شہید شد محمد بپرام پمیرزا عبد الجبار
 سپہ بپرام خان کہ سالہ بود در حضور اقدس رسیدہ مورد الطاف گشت اکبر دست نوازش بفرق او گذاشتہ خطاب بپرام خانانی می خواند
 چون پس رفتہ دینیز رسید و بعد رختہ مات پسندیدہ گردید خطاب فرزند بر خور دار خان خانان سپہ سالار و منصب پنج ہزاری کردان
 زمان زیادہ ازان منصب و خطاب نبود سرعت برافراخت چنانچہ فتح ولایت گجرات و متحدہ دکن او کردہ بعد فوت راجہ توکل ملوک نشین
 امور وزارت اعلیٰ با و قلعن یافت و خان خانانی کہ مجوز سے و لطافت طبع و بہت مالی و شجاعت فطری و جودہای نمایان در ہندوستان
 شہرت دار وہیں خان خانان است القصر چون بپرام خان از میان رفت اکبر بنفس خود در سر انجام مہم سلطنت و جہانداری و قلع و فتح
 مخالفان و عا و سے متوجہ شد

در بیان تشخیر ولایت مالوہ

چون باز بہادر دل شجاعت خان المشہور و شجاع دل خان افغان کہ از امر اسے شیر شاہ سے بود و ولایت مالوہ حکومت باستقلال داشت
 از دست سے و حواسے مستلزمات نفسانے صحبت زنان و مجالست انہواں بسر برد سے و بسیار سے از انات صاحب جمال و لہران
 باغچہ دولی فراہم آوردہ اوقات ریشہات نفس گذاریند سے از جملہ اہنار و پستی نام مشوقہ داشت کہ از آوازہ حسن نغمہ و جمال و گل
 مالامال بود و نظم بخندہ از غریب نور میر بخت پیمک از خندہ پر شور میر بخت پیمک از رخسار از شک و اشخے پگرفتہ آشیان زان سے با سے
 اکمل ترکش از لہر سبز از غریب کان و جگر با تا وک انداز سے و دو عاشق از تبسم و رشک میر پد و ہانش در کلمہ شکر آمیزہ بہر مرغ
 کس پیدا نکرد پد و دلش میدو شہید نکرد و با غزبہا و نقد دل و جان و محبتش نہا کہ وہ گرفتار دام عشق او کشتہ بود و غمشای
 بے نظیر و سرودنہ بان ہند سے بہت نام خود و روپ سے رایجا سے آورد و شبان روز با ستاح نغمہ و سرود و اوقات عزیز را
 ضایع مینود و در غربہ دایم حج و شام گذرنا زندہ روز از شب نغمہ شاخت و اوقات حیات را با باہلیت مصروف می ساخت بہت
 بنا سے دولت خود آن کسے را بکند پگشتام سے خود و مسجد خواب کند پچون بدست سے ہا سے او پر آگد گیا سے ولایت

عرض اکبر رسید مگر منصرف و بر سر کمره اودم خان بنایا سیستعلال آن بدآل و تخییر ولایت مالوہ متین فرمود اودم خان بدست مراسل
 از حوالے شهر سارنگ پور کردارالایالہ اود بود رسید باز مہارکہ بکثرت و بدستی زندگانی میکرد و دستے مطلع گردید کہ حیوش فیروزی شہر دارا خان
 گردنایا صغوت آراستہ آدہ پیکار کردید و ماندک زد و خود دماہ فرار گرفت اودم خان بدست مالوہ متین اود شہر در آمدہ لبرام آوردن و فرار
 و دقان گرم کرد و مخصوص و ہمہ رسانیدن زمانہ سرانیدہ در قاصد گرم ترگشت بد فضیلت نقد و جنس و بہست آوردن اکثر زنان کسان را
 بخت و جوی روپ متی برگاشت چون باز مہارکہ نامہ انہرام کسان خود را برای قتل از نمای مجبور خود بہسم ہندوستان کرد و بایان
 حوادث غلیظ عورات را بہ تیغ میدرخانید و آنرا جوہری مانند فرستادہ بود و آن سنگین و لان و پوثر ادا کشر پری پیکار ان را از ہم گرم را زید
 خون میگذاہان چند را خاک کرد و نیمہ بود و نمود بہت قبل روپ متی رسیدہ طلبہ بے باک زخمی چندہ اودم زدہ ہنوز کارش تمام نکردہ بودند
 کہ لشکر ہندو در رسید و آنرا آن قدر فرصت فشد کہ کار روپ متی با تمام رسانند و اودم پیش اودم خان حاضر آورد و دقان نیمہ کار
 التماس نمود کہ زخم ماسہ کار سے دارم با فضل مرا در خانہ شختہ نگاہ دارند بید بہ شدن بخدمت حاضر میتوانم شدہ اودم خان اودا و خانہ
 شیخ عزیم روپ متی کہ بقوی دران و دیشور بود و گزاشت روپ متی و عورات در دیش بسر بردہ و خانہ خود نمود تا آنکہ بہ شدہ لیکن خیم
 خراف باز مہارکہ در ویش بود و پنی شدہ مصروع زخم ہجران نشو و بہ زرا و ای حکیم اودم خان از غایت شوق پیوستہ خبر اودم گرفت چون
 روپ متی صحت یافتہ فصل نمود و جای فدا سے نامہ التماس شک و غبر و کا فور و دیگر خوشبو عیامی نمود تا خود را آراستہ و تظہیر کردہ
 و خدمت شتاب اودم خان کہ فرستادہ اودم فی القور با خوش بویہای مطلوبہ کا فور را ہم چون خواستہ بودند فرستاد و در ایامی حقوق عشق باز مہار
 یک کن دست کا فور خوردہ و چادر بر سر کشیدہ چنان خوابید کہ دیگر بیدار نگردیدہ ایست زن آتش عشق بیش سوزدہ خاشاک صفت پیش سوز
 خوش آنکہ را عشق جان داد و عشق است کہ جان با تو ان دادہ

ذکر احوال سلاطین مالوہ

بہتر صدان اخبار پوشیدہ نماز کہ بلاد مالوہ کیست و وسیع و ولایتست فزاح و آباد و ہمہ وقت حکام نو سے شان و دان و دیار بودہ اند
 و در اجاسے کبار و درایان نامہار مش را چہ یکراجیت و را بہر و اشال و لک کہ تا حال حکایات عجیبہ و اوصاف حمیدہ آہنا بزرگان
 عالیان جاد کیست بکومت آن ولایت نام و نشان شایان گذار شدہ اند و از زمان سلطان محمود غزنو سے ظہور اسلام و دان و دیار شدہ
 از سلاطین دہلی سلطان غیاث الدین بلبن بران استیلا یافتہ انان زمان و تصرف سلاطین دہلی در آمدہ چون سلطان محمد شاہ بن
 سلطان فیروز شاہ جبے ناگردایام ادا بر شرفاقت و ہمہ لری کردہ بودند بدجلوس برادر لک جہانبا سے رعایت کردہ چہا کس را چہا
 ولایت داد و دان چہا کس بسلطنت رسیدند اعظم مہارخان تغر خان گجرات و قفر خان بلکان و دیوبال پور و خواجہ سرور خواجہ جہان انظما
 سلطان الشرف یافتہ بود بچہ نور و دلاور خان مالوہ از ابتدا سے سہ ہفت قسم و نمود شش ہجر سے دلاور خان بکومت مالوہ قیام داشت
 چون سلطان محمد شاہ رحلت نمود و در ہند وستان حج و مرج روی دادہ ہر یکے از امرا بہر تاجیت لوای حکومت بفرار داشت و دلاور خان
 نیز از دالی دہلی انحراف در زیدہ بطریق سلاطین ملک داری خود نمود و مدت حکومت او بہست و پنج سال سلطان ہوشنگ بن لادن خان
 سینرہ سال سلطان محمود بن سلطان ہوشنگ یکسال و چہدماہ سلطان محمود غلی امیر اللہ را سے سلطان ہوشنگ شاہ بود و خواجہ
 اودر جہاں کاج سلطان محمود سلطان ناز سائے زہر و دانیہ بہر سند حکومت تمکن یافت و تمام ولایت بوند سے را از و اثر و شیر
 برگرفت ایام حکومت اوستہ و دو سال سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود غلی سے سال سلطان ناصر الدین بن سلطان غیاث الدین
 چہا رسالی و چہا ماہ و سہ روز سلطان محمود بن سلطان ناصر الدین بہست و دو سال و دو ماہ سلطان بہادر شاہ

وای گرجات سلطان محمود را در مرکز گشته ولایت مالوه به تصرف خود در آورده ایام حکومت این شش سال ملوک قادر شاه از امر اسے کار
 صلاحین آن دیار بود و بیخودت سلطان بهادر شاه چرن ولایت مالوه فرمانروایے داشت غالباً سده سکو و خنجر به نام خود کرد در زمانیکه
 نصیر الدین محمد بایون پادشاه بطرف مالوه به مقصد فرمود شیر شاه در آن ایام که آواز خروج او بود به ملوک قادر شاه نوشت که بطرف آگره
 خلل انداز و هر بر روی نام نمود و نیز جواب آنرا نوشته مهر بر روی جواب زد شیر شاه به نیت بر آشفت و بعد استیلا بر سلطنت به نیت
 او برخاست قادر شاه تاب مساومت نیاورده ملاقات کرد و عرض مالوه ولایت لکنو سے یا مفرگشت روز سے از منزل خود سوار شد
 بملاقات میرفت تمبی از منزل که در نزد یک کسان شیر شاه اسیر شده بود و ندیده تغییر گواریار میلید اسے میگرداند قادر شاه ترسید که مبادا شیر شاه
 با من به نیت سلوک کند ازین هر اسس گنجینه بدر رفت ایام حکومت او شش سال و پنج ماه شجاعت خان حرت شجاع دل خان افغان
 نائب شیر شاه و دوازده سال و یک ماه به زیاده در عرف بازید خان بن شجاعت خان دو سال و دو ماه و بیست و سه روز از ابتدا اسے
 سده به مقصد و نو و شش خفایت سده منصف و شخصت و بهجت بهر سے مدت یک صد و هفتاد و یک سال حکومت ولایت مالوه از نیت
 سلطانین و بی بی بیرون ماند او درین مدت اکثر اشخاص اغلب زمان احوال و برتنه و بعضی احوال و کالہ در آن ولایت حکومت کردند
 چون او هم خان کامیاب فتح و غیره سے گشت و خزان فراوان با چنین ولایت و سبب بدست او افتاد و مغرور گشته سر از اطاعت
 پادشاه بر نافت و آنچه از نقد و خمس و قتل خانه و توپخانه و زینهارے باز بهادر بدست آورد و بهر دست تصرف گشته از آنجمله چیز سے بهرگاه
 والار سال تراشت و حق نیت پروردگی را بر طاق نیسان مناده و به پیمای نبی و انحراف گردید لاجرم پادشاه خود متوجه مالوه شد و نزدیک قلعه
 کاکردن که تانان زمان مفتوح نشده بود رسیده و در طرفه ایمن آن قلعه را تسخیر و آورده و متوجه پیشتر گردید او هم خان که از منصف موکب والایه خبر بقصد
 تسخیر قلعه و کور از شهر سارنگ پور برآمد بود تا کمان طلیعه رایات اکبر سے تبلیغ و نام و کمان تمام پیشتر رفته از اسب فرود آمد و بشرف پای پل
 مشرف گشت اکبر در سارنگ پور نزول اقبال فرموده شب در منزل او هم خان بهرے وادوازم پیشکش و نیاز بقصد یکم رسانید و روزی چند در آنجا
 اقامت رویداد و به نیت خاطر از نظم و نسق آن ولایت او هم خان را بدست بر سابق بحال داشته بهادر بدست بستیقر الخاقانه آگره فرمود و به پیشے
 عبداللہ خان کجکومت آن ولایت متین گردید و او هم خان در حضور رسید چون مست یاده دولت و جوانی و مدح و شوی نامی نادانی بود و در
 در محل دیوان عام پادشاه به شمس الدین محمد خان اکمل گفتگو کرد و اورا تبلیغ رسانید و بقصد پادشاه خادم حرم سرگردد پادشاه در سارنگ
 بود و از شور و خو غایب ارگشته بیرون سے آمد و در راه او هم خان رو بهر و شد متوجه بهر خون آلوده و دوست داشت اکبر از تفرس و رافته پاک
 بروی زود گفت ای بجلالو اکمل مارا چو گشته و چنان شنی بر سرش زد که او بے ہوش افتاد و افغان بر حجب حکم آن سے پاک را بست
 از لگه قلعه بر انداختند او در دم قالب سے کرد

در بیان تسخیر ولایت لکمران

این ولایت مابین دریا سہ سند و بیست و اقصیٰ سرزمین آنان آنجا از ہما جماعہ بطور خود بود و گاہے اطاعت فرمانروایان و بی نکرہ
 بودند در بعضی از سیر نوشته اند کہ آن ولایت از قدیم و قبل کشمیر بود سلطان محمود فرزند سے تسخیر و آورده و یکی از امر اسے خویش کہ
 از شادریان لکمر نام داشت سپردان زمان قبل او لکمران معروف و بران ملک تابین بوده حکومت با استقلال میکردند
 شیر شاه و اسلام شاه دستے به تسخیر آن ولایت کوشیدند و قلعه رہناس نام بر سر جدا حداث کردند تا جماعہ لکمران عاجز شده و ملج
 شوند اصلاحا کہ سے از پیش زلفت و مصالحہ در میان آمد سلطان سارنگ حاکم آنجا ح پسر خود و کمال خان بارادہ ملاقات بستی
 پیش اسلام شاه آمد او ہر دو را دستگیر کرد و بقلعه گولیا فرستاد و سلطان آدم برادر سلطان سارنگ بر منصف حکومت نشسته متو

جنگ با سمرقند نمود و بر شجاعت و ولایت خود گماشت و اسلام شاه بی نیل مقصود در گشت نوبتی اسلام شاه فرمان داد که زندان خانه
کلیا را که دلاک کرده و از باروت اپاشنه آتش زندان فرمان پذیران حسب الامر عمل آورد و سلطان سارنگ با تمامی زمینان در آتش
باروت پرید و به عالم نیستی شتافت و بکفالتی کمال خان پسر سلطان سارنگ در گوشه زندان خانه از چنان بلائی بی زمینا رسلاست اندر
افتاد و رشتہ دولت انجمنان کمال خان از فکر گریز عظام یافته شامل ملازمان درگاه ابرسے گردید و در جنگ بیرون و دیگر کار باترتیب
انجمنان کرده و امور و الحاق پادشاهی گشت چون پادشاه و ارباباں خود متوجه یافت استدعاسے ولایت مورد و شش خویش نمود و فرمان و الاذین
سلطان آدم صادر گشت که چون او در دستگیر کردن کاروان میرزا کف و در میانان پادشاه جنت آرا گماهی که دستا بنظر رسانیده و دم الحاق
انجمنان میرزا بنابرین از روستے فضل در کم نفع و ولایت بر مملکت داشته شد باید که نفع و ولایت بعد کمال خان کنیز داشت آن ملک است
موضعات شایسته بجا آورده و دادار و سلطان آدم بقصد اسے برگشتی بخت سراز حکم بر نامه بموجب فرمان عایشان بلبل نیار و دلداد امیر محمد خان
بیاد کلان انکه خان دیگر امراتین پنجاب باستیعال سلطان آدم و اعانت کمال خان مامور شدند سلطان آدم قدم جرات اذ انانہ
خود بیرون نهاد تا قصد بیلان این طرف آپ بخت رسیده و بعدا که پادشاه جنگ کرده منہزم گشت امیر محمد خان متعاقب او رفت و تمام آن
ولایت را بقیط خود آورده و داخل ممالک ممر و خود نمود و دیگر از روستے عنایت تمام آن ملک بکمال خان مرحمت فرمود و

سلطان آدم اخراج یافت

در بیان رسیدن زخم تیر با کبریا و شاه

روزی پادشاه بنیارت روضہ شاد نظام الدین معروف با دلیا تشریف بده جنگام مراجعت چون بچو رسیدگی از خون گرفتار دین گاه
نموده تیر سے بسوسے ادا داشت و در گفت راست رسیده و تیر یک وجب فرو نشست غریب از نهاد حاضران بر خاست آن بی باک
را دستگیر کرده حاضر آورد و مردم در پی نفیض شدند حکم شد که نقیض نکنند مباد این مجرم را ناحق در بلا اندازد و جاز از لوث ہستی او زد
پاک سازند بموجب فرمان همان دم او را قبض رسانیدند و اگر با وجود چنین زخم تنگ همان طور تنگی و قرار اسب سوار بدو تھانہ آمد و بجا
چہ داشت و در عرض ہفت روز زخم اندام یافت بعد از ان ظاہر گشت کہ آن کس خلق نام فلام شرف الدین حسین میرزا بود او تیر با کبریا
آن زد کہ میرزا سے مذکور او را از عداوت بقصد پادشاه فرستادہ بودہ

در بیان کشته شدن شاه ابوالعاسے

در زمان ہمایون پادشاه بوسیلہ جمال ظاہر سے از مہربان در گاہ شدہ بود و خود را از فرزندان پادشاه سے تھمرا کہ چہ حسن صورت داشت
اما بخود و پیر بود بہیت حیف باشد کہ نور و سے نکو خو بود و رنگ آن گل بچہ از زد کہ در دلو نبود و دیکہ در غلہ کلا نور سر جہانانی
بوجودا کہ پادشاه زرب و زینت یافت مہج امراد حج جین حاضر شد ابوالعاسے بیضے سخاں و دراز کار بر زبان آورده از آمدن
حضور غرور با جنت بگرام خان خانان ہر صورت او را اسادہ طلب داشت و در همان انجمن بموجب حکم مجوس گشتہ بلا ہور
رفت از غفلت کو توائل قتلہ از اہل ہور گریہ بہ مدت باز دستگیر گردید و در قلمباز زندان سے بود و زانیکہ بگرام خان روگردان شدہ
در ان نوبتے رسید او را باز زندانینان دیگر سردار او دیگر رفتہ بود چند سال بازمند و ستان آمدہ و گردش بر آفت چون کار سے
پیش بردن توانست در کابل رفتہ ماہ جو جب بیک والدہ محمد حکیم میرزا را بنسون و فساد بطرف خود کشید و دختر او را کہ ہمیشہ میرزا بود
در عقد نکاح خود در آورده و در کابل مدار علیہ حج کار گشت و مردم را بخود گردیدہ وقت تا بیکم را قبض رسانیدہ دم استغالی زود ہر دلیا
اکثر اسے بیک را بنجان خانہ دم فرستاد میرزا سلیمان حاکم بنشان بقیقت حال واقف شدہ و دفعی استدعاسے محمد حکیم میرزا

بیکال لشکر کشی ازین طرف شاه ابوالعالی فوج آراسته بقصد یکبار روانه گردید و برکنار آب غور بنزد و لشکر بهم پیوسته آماوه کارزار
شدند و حکیم میرزا که از دنیا نیت تنگ بود در مین جنگ خود را جلوریز میرزا سلیمان رسانید شاه ابوالعالی از شاه بدین حال سر اسیمه
شده و بفرمانند و برنشان قنابق کرده در موضع چار یکباران رسیده و لشکر خود ندیمز سلیمان بعد فتح در کابل رسیده یعنی از محال کابل
اگر اسی خود با گیر داده و صید رضیه خود را در جاله حکیم میرزا آورده و مادیوت به برنشان خود شاه ابوالعالی را از نجیر کرده نزد میرزا فرستاد
فانجا که او حق نعمت فراموش کرده و بعد را مورد ناشایسته شده بود میرزا او را بقصاص خون والدۀ خود بکشتن کشید بمیست
دهر گزشتیمیم در عمر خویش که بدیر در اینک آید به پیش:

در بیان تعمیر ولایت که که آنرا کوند والو گویند

قبل ازین یکس از خواتین اسلام بران دست نیافته و هم خول سلاطین ملین دران و یار زریب، درینولا چون راجه دلیپ حاکم آنجا نوبت
شد هر زمان پسرخدا او قائم مقام گردید رانے در گادے والدۀ او بسبب خود سالکی پس حکومت آن ولایت سیکر دان عورت در شجاعت
و فرست یکبار و ده کام کارزار روانه دار کار نامه بظهور رساندے و در شکار گاه شیر را بر فراک بلاک انداختے و بار حرام واده امور حکومت
را بایمن مردان عالی فطرت صورت انجام دادے و در لوازم لکدارے و ملاسم سردارے تدابیر صاحب بجا آورده و سے چون حقیقت
آن ولایت بعمرن اکر رسید آصفهان و عبدالحمید وزیر خان برادرش از اولاد شیخ زین الدین خواستے که امیر بخوبی با و اعتقاد تمام داشت
به تخریب ملک متین شدند آنرا در انجا رسیده معفوت مصفا آراستند رانی در گادے مسلح گشته فیل سوار در زمره آمد و جنگ مردانه نمود
از دست خود تیر و تفنگ زد و بسیارے را کشت و کار با سے نمایان بظهور رسانید بالاخر آصفهان غالب آمده فیروزمند گردید و لشکر را
رانے اکثرے کشته و شته شدند و دقیقه السیف بیا بیان کرد و بهر میت گشته رانے احوال خویش بدین منوال دید و برنار داری که قبل
او بجایه فیلان نشسته بود گفت که از خبر آید کار تمام کن اوجواب داد که ازین بر خنده و خجرات سنے توان شد آن عورت
که هست مردانه داشت بر زبان آورد که مردن به یکناسے به از زمین بجاراست این را بگفت و بدست خود بخبر بران کار خود تمام
ساخت و آن ولایت بشمشیر همت آصفهان و وزیر خان همه تخریشت، همد و یک دندون اشرفے طلا سوا سے زر سفید و فقره آلات و طلا آلات
و اقسام بیابکل و تمایش و اقسام طلا و دیگر انواع اجناس بیرون از حد شمار و قیاس و هزار فیل ناسے بقبضه و رآند آصف خان بها
بصرفت خود در آورده چیرے از انجمله بدر گاه اکر فرستاد و از ظفر یافتن بر چنین پاک و سنج دیدست آمدن ایستد و دولت مزور گشته
بنے در زیر آنرا چار و ناچار بدر گاه والار سید و در هم جیتور و دیگر مهمات مسدود خدات شایسته گشت و آن ولایت بصرف
ادلیاسے دولت درآند:

در بیان تعمیر قلعه اکر آباد

در سال دهم جلوس والا مطابق سنه منفرد و هفتاد و سه هجریه اساس مناده آمد هر روز چهار هزار استاد که از رنگ تراش و مزار و آنگر و بخار
مزدوران یکبار پر و اخته بخرن سی در عهد آورده و مینا و آن از آب در گذشت و در تفرع شصت در عدد سیه تا سکر گره از سنگ تراشید
بناماده اند بچنین بنایان چاکدست و غار تراشان قوسے خج و آنگران و بخاران عمارات و لکشا و سازل فرح افزا و دو و نفا و لایق
بهر راستن نشان جاد و کار و ستوران سحر طراز در قصیر لگما و غیره تمایش ید بیضا نموده گویا لگما خانه چین و کلزار بشت آفرین بر روی
کار آورده و در عرض هشت سال قلعه متین و شهرے عظیم صورت غایش یافته پاکر آباد و موسوم گردید این شهر در وسط ممالک محروسه
هند واقعست و آب و نهواسے او خوش و سیر و یاد گذشت:

در بیان قتل علی قلی خان و مبارک خان

در زمانیکه غفران پناه همایون پادشاه از عراق منادوت فرمود از حمایه لشکر ای عراق که شاه همسایه بگم داد و اقامتین فرموده میر سلطان
 حیدر و سپهر خود علی قلیخان و مبارک خان نیز بود و حیدر سلطان بعد فتح قندهار در وقت حریمت همایون از کارمان میرزا در انشای راه بر محبت
 خون پیوست علی قلی و مبارک پسران او در رکاب همایون بوده و مصدر خدمات پسندیده شدند و خطاب عالی یافتند بعد خدمت همایون چون اورنگ
 سلطنت بجای کسی که بر خدمت پذیر گشت و بیون انتقال دیگر مخالفان: آمل متاسف شدند علی قلیخان و خطاب خان زمانه سرفرازی یافت
 و سرکار سنبل یکایک بر او متر گشت با اقتضای شایسته که داشت بدو ششتر از سنبل تا او در بیعت خود در آورد و مبارک خان برادرش نیز خدمت
 شایسته بکار آورده و کسب سلطنت و دارا لکهاگ گردید و خانزادان بمصاحبت سلفه بجان و غرور شجاعت سر از اطاعت پادشاهی بر تافت و آثار
 شرف و ناز را نه از او و نه از خود بوش امور که خلاف مرضی پادشاه بود و بطور میرزا و امیران آنکه شام یک نام ساربان سپهری که حسن صورت داشت
 و در مسلک قورچیان همایون پادشاه مسلک بود و خانزادان با او ملحق خاطر هم رسانیده بعد خدمت همایون او را اهلایت و دارا بسوی خود کشید
 و ششتر بسیار ظاهر ساخته کارهای رسانیده پیش او گرفت که ده پادشاه هم میگفت چون آینه بر من اکبر رسید رفانی متعین لعلی بسیار نوشته مکتوم فرمود
 که ساربان سپهر را بگاه والا نفرستد آن مست فرود تنه گشته آثار پرستیده از یاد و تظار هر ساخت و مزاج پادشاه و انحراف بسیار از او
 بهر رسانیده بهر سال بسیار ساربان سپهر نکر و را بظواهر از پیش خود را نه چون خان زمان آرام جان نام لوسه در مرم خود داشت و باستانه
 شام هم یک آن زن نکاحی را با او بخشید و دست زید را ن شام هم یک هم بود و نیز آن زن که را بعد از حسن نامی که از آن خلاصش بود و با او
 که کور تلقین خاطر داشت بخشید و نیز او که شام هم یک از خان زمان بظاهر جدا گشته پیش عبدالرحمن و کور در پکنه سر هر پور که جایگزینش بود آمده
 روزگار می گذرانید و در می و در حالت سستی از عبدالرحمن طلب لوسه مسطور نمود و او در میان آورد و شام هم یک بوقت و قند سے
 پیش آمده عبدالرحمن را مقید ساخت لوسه از خانه او بیرون آورد و متصرف گشت برادران عبدالرحمن و سید و بمقتضای محبت جنگ کرده
 شام هم یک را بقتل رسانید و این خبر بخانزادان رسید و موجب آشفتگی خاطرش گشت چون بوقت شجاعت بر سر افراخته غالب آمده
 تا ولایت او در تصرف داشت و مبارک خان پسر سلطان محمد دے را که افراخته او را شیر شاه خطاب کرده سر لشکرش برداشته
 بود و نیز شکست داده و نیز در زند گشته بود و زیاد و ترغور گشته قتل شام هم یک را با اشاره پادشاه و مقوم و سبزه و زید و صراحت سراز
 اطاعت بر تافت و مبارک خان برادرش نیز زنده با طعن شد و این هر دو برادر مصدر شورش گردید و باعث اختلال ممالک محروسه
 گشتند پادشاه چند مرتبه بنفس خویش بر سر آنها رفت و جنگ و در میان آمد اما بواسطه امرای بزرگ تقصیرات آنها ساخت
 می گشت چون در رعایت خانسته با وجود مقوم و از آنم متواتر مصدر حرکات ناشایسته شدند با فقر و اکبر باستقبال آن بدو ملالان
 بازم گشته از اکبر با و یلغار فرمود و چند روز شب قطع راه نمود و در حواله پکنه که در آن گاهان بر سر مخالفان رسید و می ربه
 سخت رو می داد آن هر دو مبارک و ول بر مرک شاده و جنگ رستمان کردند در آن وقت اگر چه یکی با فصد سوار و چندین فیل در نقل رفت
 اکبر بود اما هزاران لشکر تأیید آنسے همراه داشت تقفا را در عین جنگ اسب مبارک خان چراغ پا گشت و او از خانه زین بر زمین افتاد
 مبارک در لشکر منصور رسید و او را دستگیر کردند و دست بر گرفت و شربت کفینور آوردند که بر رسید که اسے مبارک در حق تو از ما چه
 بدو اتق شده که مصدر این همه فتنه و فساد شد و او بیج جواب نداد و بعد مبالغه بسیار بر زبانش رفت الحمد لله علی کل حال درین
 آتش شهاب زان بوجوب حکم و الا او از ما سر سبک و دش گردانید پس از ساعته یکے از هزار بیان خانزادان را گرفت و آوردند او
 ظاهر کرد که فیل یک دندان مسد کلاه پادشاه به خانزادان را کشته و او در مرکز افتاده است حکم شد که هر کس سر با سے

حرام نکاح و بیار و بحساب سرخول یک اشرفی و دهر سرهند و قتالی کیر و پیر و انعام یا بد مردم سراپا لشکر بان مخالف را بریده می آوردند و اشرفی و در پیر می یافتند تا آنکه سرافرازان آوردند اگر از پشت ترین بر زمین آمد و جبهه نیاز از اجداد لشکر بی نیاز بر زمین سایه و کن برود و نمک حرام با بجا بست اگر آبا و اجداد از ابتدای سال سوم جلوس ثوابت سال یا در هم خاکی از این هر دو بار در ممالک محمد و غیره در مهابدی سال دوازدهم فتنه و آشوب آهنا و نشست منظم حق صاحب نمک بیکرون و بیفتند شخص را سرگردان و باولی نمک از بدولت آن بزرگوار که سرنگون آئی :

ذکر در بیان شورش میرزایان و تاویب و تحریب آنها و تخیر ولایت گجرات

ایمان حسین میرزا و محمد حسین میرزا و دوسو حسین میرزا و عادل حسین میرزا پسران محمد سلطان میرزا که سلسله اول بعد از جفران امیر تیمور گورکان میر سید بقیه کاسه بدینتی و صفه خوشی و صدر شورش شامه شدند و بخان و بهادر خان یکدل بوده در ممالک محمد و سر خلل می انداختند و محمد سلطان پدر آنها که پیر می کن سال بود در پرگنه اعظم پور سرکار سنبل جایگز خود می گردانید و در یو لاکان و تار و بهادر خان بیکان فتنه و فساد بر و خود گرفته هنگامی که و از سره راجه گرفته چون رایات عالیات بهست پنجاب منفعت فرمود از سنبل برآمده دست باجنت و تاراج کشادند و بیخته از جایگز داران را کشته مال و متاع آهناح جایگز تصرف شدند و در دلی رسید و قلع و محاربه نمودند و باعث آزار و اضرار خلائق و شورش عظیم گردیدند اگر با ستار این سالکی از پنجاب بهست و بهی بر گشت میرزایان از خیر منفعت موکب مایه دست از محاربه و بهی بر داشتند بطرف مالوه رفتند و آن ولایت را از محمد قلع برلاس کردی که از امرای پادشاهی بودند که تا بهندیه تصرف خود در آورده بودند و در رایات اقبال در جنوب و منصوره باستیفال میرزایان بد آل متین گمب دران زمان سلطان محمود در گجرات فوت شده بود و چنگیز خان غلام سلطان محمود دران ولایت علم ریاست بر سر افراشت میرزایان تاب مقاومت عساکر پادشاهی نیاوردند و بودند خود در ولایت مالوه از حیرت و تاب و توان خود بیرون داشته و چنگیز خان پناه بردند از آنجا که اعتماد خان گجراتی که او هم از امیر سلطان محمود بود بر سر احمد آبا و چنگیز خان محاربه داشت چنگیز خان رسیدن میرزایان بنیت دانسته بهروج با گیسو ایشان مقرر کرد چون جلیت خوش نداشتند از پنجاب محبت در نگرفت و با چنگیز خان هم چنگیده بطرف خاندیس رفتند و از آنجا باز مالوه آمدند و بعد از آنکه جبار خان حبشی چنگیز خان را کشت و در ولایت گجرات خلی روستی داد میرزایان از مالوه باز بهست گجرات رفته قلع چانایه و صورت بی جنگ گرفتند پس از آن قلع بهروج را تصرف شده قوت و کشت بهر ساینده چون این مقدمه بر من اگر رسید تخیر ولایت گجرات و تاویب میرزایان در خاطر خود مصمم نموده بدولت و اقبال متوجه آن سمت شد بعد رسیدن در خواست گجرات سلطان سطر عرف و خنودالی آن ولایت را که از اولاد سلطان بهادر لعل خرد سال بود در به سبب نمود امرای خود و خلل اندازی میرزایان سراسیمه می گشت و دستگیر کرده آوردند و کبیرا در اوردند و کبیرا بهشت او بعد چند گاد تا بویانه گنجیت اعتماد خان خواجی سرکار که در علیان آن ولایت بود و دیگر امرای آن دیا ر آمده ملازمت کردند و گجرات بی جنگ میسر گردید احمد آبا و که مصر جا بنیست بفرورد و دیگر بدین تازیه یافت سر را عزیز کوکلتاش و در خان اعظم شمس الدین محمد آنکه از پنجاب خان اعظم که مرگش او بود و سرافراز فرموده و بسوبه و در سر گجرات مقرر کرد و بعد از انتظام تمام آنجا در بند و کهنایت سکه کرد و به احمد آبا و تشریف برده سیرود یاسی شور نمود و از آنجا مادت فرمود باستیفال میرزایان متوجه شد و در قلع سر نال نفیس نفیس خود با میرزایان جنگ عظیم نمود آن فتنه کیشان تاب سطوت

پادشاهی بنا و ده منزعم شدند و هر یک بطرف روانه شد اگر چه بد فتح بخت سورت منصف نمود و در وقت راجه سلطان برادر محمد حاکم
خانده میس ملازمت نمود و معده و غذایات گشت در حواس سورت روزی از جماعت و مردانگی راجه تان سخن
آمد که جان در پیش این کرده قدری وقتی ندارد و چنانچه بعضی راجه تان نیزه را که هر دو طرف سنان داشتند باشد برست
یکی میزدند که کلمه گرفته باشند و دو کس ازین جماعت که هم پله یکدیگر باشند از هر دو سو آمده نوکهای سنان بر سینه خود گرفته و در درگاه
سر روئے هم میروند و سنانها از پشت هر دو کس بیرون میروند و باین صورت با هم در آوینته تلاشهای نماینده اکبر محمد استماع
بین سخن فی الفور سیف خود را طعم کرده بغضه پهلوار مناره و لوگ تش بر سینه خود داشت و گفت ما خود همسر نداریم که بر دشمن راجه تان
چو عمل آوریم بر لوک همین سیف زور کرده عمل بر دیوار می کنیم حاضران را غریب حاسی عار من گشت و کس را محال و در درون
بنو در راجه مان سنگ از روئے اخلاص چالاکه نمود و چنان دست بر پیشتر زد که از دست اکبر بر زمین افتاد و در میانه مابین گشت
و سبانه پادشاه مجروح شد اکبر از روئے خشم راجه مان سنگ را بر زمین انداخته بر سینه اش نشست مقرر سلطان گستاخانه
برست مجروح را تاج راده ماه را خلاص گردانید و برین کشاکش زخم زیاد می پذیرفت اما در اندک ایام بهایجات جراحان
افعال یافت و بد فتح قله سورت و محبت خاطر از سر انجام آورد آن نوای در احمد آباد نزول اقبال اتفاق افتاد آب دیوای
آن شهر پیرزاج اکبر ناگوار آمد فرمود و حیرت که بانه این شهر را که ام لطف و خوب بودم بخون گشته که در چنین سرزمین
بی فتنه و بهر چیز شهر می باین خلعت اساس نهاد و بعد از دیگران راجه فخر و متغیر آمد که مگر انما به درین خاکه ان گزرا نیده اند
به انشای پنج طایع مخالفت آتش بهر زانکه ناگوار از پیشش همزگیستان کم آب گرد و غبار میزد که در شدت باد و نزول بکمان
همدگر افتاد و اندوید و در خانه متعلق شهر غیر از ایام بارش بهر اوقات خشک چاهها اکثر شور و طغ تالابهای سواد شهر لعلابون
گذا و ران دروغ آب می نماید مردم صاحب بیفاعت و در خانه می خود برکتیار نمود تمام همدات را از چون و کج مصفاست
چنان قبیله می کنند که آب باران پاک و صاف از تمام مواضع در آن برکت می رسد و تمام سال از آن برکت آب می خورد و صفت
آب که هرگز بهر خور و دروغ نجا نماند است باشد ظاهر است در فتنه شهر بجای سبزه و دریا میین تمام صحرای قوم زار است
هواست که بهر صحرای قوم دریه بهین انسان رسد و از آن استنشاق نماید فائده اش معلوم که چگونه است گویا قلم و در زنی
است که هر روز زمین آورده اند و باین حال تمام آن روز بوم از شدت حن گویا خفته است حور آشیان و اهاست
آن و یاد بهر دو بلند فرزند الطوار خوش حاش از اندیشه انطاس و تنگدستی برکتیار القصه بهنگامیکه اکبر و احمد آباد نزول داشت
بیتون حسین میرزا و مسعود حسین میرزا فرصت یافت بخت اکبر آباد آمده و روید پس آورد و داند از ناخوابش رفته پادشاه باستمع
وین خبر از احمد آباد و بجانب اکبر آباد منصف فرمود و با هم حسین میرزا و مسعود حسین میرزا با وازه منصف موکب و الا از سبیل
روان شده برادر و دیار پور رویه بچاپ آورد و داند حاکم بچاپ که هم گزات داشت و کار آنجا نیزه و یک تمام رسانیده بود و بفروردست
باریه آنجا صلح نمود و باستعمال میرزا یان روانه گشت و در حواس طبع طمان عمار بهر نمود و باندک جنگ مسعود حسین
میرزا و سیکر گردید و با هم حسین میرزا که نیت بطارت طمان در خانه بلوچه متروک گشت بلوچان او را بدست آورد و بهر بیعتان
حاکم طمان سپردند و بدین حجه که در جنگ طعمه رسیده بود قالب متقی کرده مسعود حسین میرزا را خان جهان مجبور و مقصد فرستاد اکبر
چنان بخش او نمود و مجوس فرمود و بدین چاه بندان مرگ گرفتار شد و محمد حسین میرزا که در جنگ قصبه سر نال منزعم شده بطرف
دولت آباد که در وقت بود و از آن سمت باز در گزات رسیده شورش نمود و با اتفاق اختیار الملک گویا که از امرای آن ملک بود

نظر خان این معنی قبول کرد و خود را از حکومت باز داشت و گوشت اختیار کرد و چشم و خدمت و اسباب حکومت و ولایت پس بر خود داد و سلطان محرم تاتار خان خلف اعظم همایون نظر خان در سنه هشتصد و پنجاه و هجری سکه خطبه بنام خود کرد و بر تخت سلطنت جلوس نمود و سلطان برادر اعظم همایون را وزیرت بنحیدر سلطان را تهر داده کشت مدت سلطنت و و ماه و چند روز سلطان مغیر شاه عرف اعظم همایون بعد سهوم گشتن پس خویش سکه خطبه بنام خود کرد و ایام حکومت سه سال و هشت ماه و بیست روز سلطان احمد شاه بن سلطان محمد تاتار خان بن سلطان مغیر شاه که احمد آباد بنا کرده است سه و دو سال و شش ماه و هشت روز سلطان محمد شاه بن احمد شاه هفت سال و چهار ماه سلطان قطب الدین احمد شاه بن سلطان محمد شاه پنج سال و یازده روز سلطان مغیر شاه بن سلطان محمد شاه چهار ماه و نه ماه سلطان سکندر شاه بن سلطان مغیر دو ماه و شانزده روز سلطان محمود شاه بن سلطان مغیر شاه چهار ماه سلطان مبادر شاه بن سلطان مغیر شاه از نصیر الدین محمد همایون پادشاه گشت یافت و در جزیره دریای سیوه پیش فرنگیان رفت و بود فرنگیان را بخوابانید و کردار استیگر کنند از آنجا که بخیمه در غراب نشسته خواست که بجزایر آید و تفرار در دریای سیوه فرنگیان را دید مدت سلطنت یازده سال و یازده روز سلطان میران محمد شاه خواهر زاده سلطان مبادر شاه که از جانب سلطان حاکم آسیر و بر پانور بود و چون از اولاد سلطان مبادر شاه پنجکس نامزد و غالب آمده بر سنده حکومت یکماه و یازده روز نشست سلطان محمود شاه بن طغیت خان بن مغیر شاه بعد سه سال و چند روز سلطان احمد شاه عرف رضی الملک از اولاد سلطان احمد شاه بن احمد آباد با اتفاق اعراب سنده حکومت نشسته سکه خطبه بنام خود کرد و مدت حکومت سه سال و چند ماه و بقوه هشت سال سلطان مغیر شاه بن سلطان محمود شاه بن طغیت خان بن مغیر شاه چون از اولاد ملاطین را بگور که قابلیت سلطنت داشته باشد احدی را نماند اعتماد خان خواجه سرکار مداریه سلطنت بود و حقوق نام طفل ضرر و در مجلس آورد و دشمن یاد کرد که این پسر سلطان محمود شاه است و در او جاری بود و چون عالم گردید برای اسقاط محل حواله من کرد و محل او از پنجماه زیاده شده بود لهذا اسقاط آن نشد و این طفل زاید من این را چنانچه پدرش میکردم الحال که سوا من این طفل دارم نیست متابعت نماند زیرا است همه کس قبول کرده و در سلطنت بر داشته سلطان مغیر خطاب دادند عاقبت الامر دست کسان خان اعظم کوکاتاش که قمار آمده خود را خود کشت چنانچه گذشت ایام حکومت شانزده سال و چند ماه از ابتدای سنه هشتصد و هشتاد و یک هجری تا نهایت نهمصد و هشتاد و سه ولایت گجرات یکصد و هفتاد و چهار سال از تصرف ملاطین در آن میروید بود و در عهد ابراهیم ملوک محرم دهم گردید و جعفر اولیای دولت بابر بر سر و آمدند.

در بیان روانه شدن خان اعظم بک مخبر

خان اعظم کوکاتاش با وجود تقدیم خدمات لائقه و تحویل غنایات پادشاهی به موجب از کبر آورده خاطر می بود و با شیخ ابوالفضل نفوس بسیار داشت اگر اصرار خلاف خواهش او در حضور میر بر سر نه و از درازا تا از سر شیخ تصور نمود بسیار آشفته گشت که در آنجا که درین ایام بموجب آورده خاطر گشته بزم طواف بیت الله از گجرات روانه شد و با جام و مپاژ که عمده زینتاران آن ولایت بود و در ظاهر ساخت که مدامی است که از راه سنده بدرگاه آسمان جبهه شتابم چون بیسومناست رسید و دیوان و نجیبی میر کار و االار که در آن میبود بود و مجبور ساخت و بر لب آب دریای سیوه رسید و با فرزندان فاطمه و قدو بنس خود در چهار نشست این خبر بر حق رسیده باعث آزر و گنه خاطر گردید و فرمان عطف و بیعت صادر گشت خان اعظم از بسکه شوق طواف و در آنوقت شدت آنجا داشت نصیحت پذیر نگشته روانه بیت الله گردید و بعد از آنکه این سواد سال و دوم معاودت نموده بگجرات رسید و بموجب حکم بستان سلطنت رسیده

دورِ خلق سلطنت یافتہ انشغال و عاویسے عظیم بلکہ اکثر املاک سلطانی برائے درویش زمین ہر دو کسٹ و اشباہ و اجماع اینہا سپردہ خود بخشید
 لڑکے و بچے سے لے کر ایتھانیا بنا بر حبیب با و نفس پرستی و شدت تقصیب ہرگز اندک مورد اتفاقات پادشاہ و از مسلک و مشرب خود بخود
 سینہ بہ سہر جیلہ و مہانہ کہ می توانستہ بنام حراست و حمایت شرح و اسلام تعلق او کو کہ میرے گداشتند کہ سر سے ہر افران و خصوصاً باکس
 بد و بدیہیہ آئنا بودہ در باطن نسبت بہ نامہ داشتہ اند منایت عنایہ و وزید نہ چنانچہ شیخ ابوالفضل و پادشہ شیخ مبارک و شیخ فیضی
 نیز ہر نام اینہا افتادہ بتائید آئی ازان باسے ناگمان ہزار و ہزاروں و جگہ خوارے بخت یافتہ یا نہ یا در عزت و اقتصاد رسیدہ
 دور زمین احوال شیخ ابوالفضل این باجلا پیرایہ اپنی سخاوت و کار بھائے رسیدہ و بود کہ خلق تریا وہ از جسر را بہ ستیاری
 سے آن بے دینان خون ناحق رختہ شدہ و پانچا از مجموع کلکایات و تفریقات لکھ اخبارات منفرحتھا و شیوہ ہر دو قنداسے مذکور
 منایت متعصب و انہما لتعصب آمنا و رنوا ہر دینارے فقط برائے حب جاہ و نفس و ہوا پرستے بودہ بولے از ایمان منہام جان اینہا
 اینہا مثل سب القادر ہواؤں و غیر ذلک مرید ہواؤں از شدت تعصب و خود رائے خود را سے عجیبہ میداد نہ چنانچہ شیخ ابوالفضل
 ہواؤں سے لویید کہ عزم الملک خود سے داد کہ درین ایام کج رفتن فرض نیست چون پر سید نہ گفت را کہ منفر در عراق است
 یا سرا در نہ عراق نامہ از قزلباشان پادشہ در راہ و دریا عند و قول از فرستے گرفتہ زبونے بایک شہ و دران عند نامہ صورت
 حضرت مریم و حضرت عیسیٰ حضور کہ وہ انجم بہت پرستے دار پس بہر دو صورت سفر ممنوعت ارباب زمین و ذکا ازین مقلد مرتبہ اجہاد
 آن دے نقاہت و دیندار سے تو انہا نمیداد ہواؤں و احوال خود سے لویید کہ ہر چند شیخ مبارک را بحسب استاد سے بہرین حق
 عظیم است لیکن چون او و پس از غلور از مذہب حنفی داشتند مرآن حبت سابق عنانہ و نیز برائے استیفاء و استیفاء
 قول خود از محمد و الملک نقل می کنند کہ او ہر گاہ شیخ ابوالفضل را در احوال عبد البر میدیدے گفت کہ تہ خلیفہ کہ ازین مرد و دین بخیر
 و بہتست جدا این بود کہ شیخ ابوالفضل و پدرش شیخ مبارک بنا بر مثل و تدین مثل اینہا مولد در قتل بندگان خدا بلکہ خود قتل مردم بحسب گمان
 شیخ پیر سے عقل و رسائل مختلف فیما بین و نہ لفظی آن ہر دو را لے دینا پرست مرتبہ تعصب عوام جسے رسیدہ بود کہ در میادے
 سال سے موسم اکبر خوارا برلاس نام منہوا در تعصب ملا احمد ٹٹھے را کہ شیخ مذہب بود ہواؤں کیش لشیع از ورنجیدہ شبہ ہمانہ ملارا
 از خانہ اش برآوردہ و زخم بھرجو ح ساخت و لکہ کہ دران ایام دین الہی اختراع نمودہ از قیدہ عصیت برآمدہ بود برلاس مذکور را
 ہر سہ فیصل بہرہ در شہر لاہور گمانیدہا لاک شد و ملا سے نقول بعد از قاتل بہرہ روز در گذشت و بعد از وفات ملا احمد شیخ فیضی شیخ ابوالفضل
 برتر شیخ سخطا بن برگاشتند با وجود انہما بہ تمام مردم لاہور بید نفعت اردو سے پادشاہ و کشمیر جتہ ملارا برآوردہ باتش تعصب
 و عناد سوختہ و ہر سہ خود زخیرہ ان و خندا القصہ چون موئن الد و شیخ ابوالفضل بنایت مرتبہ تقرب اکبر پادشاہ مخصوص گشت
 و علامہ زمان حکیم فتح اللہ شیراز سے و دیگر ائمہ و علمائے عراق و شیراز بدر باراکر فراہم آمدند شیخ ابوالفضل با علامہ مرقوم و دیگر
 دانشوران ہر سہ و ہر زبان گشتہ در تہرک تنگار سے و خنیز سے متوصفان مانند مذکور کہ بہت حکم بہت چون بجاہہ گری گشت
 و دیگر پادشاہ خود پرست و عالمے جاہست از مذہب خود برگشتہ و بنا بر دوسے خواہر کہ و دبا این مذہب کہ وار و بنا لیکہ از بدست
 اہل استحکام یافتہ عالمے بباد فنا خواہر رفت ناچار اکبر راستو و فوق مرتبہ کہ داشت و انمودہ و دلائل بخود دوسے و اعدا
 مذہب جدید سے بدین الہی نمودہ از قید تعصب برآورد و بحسب نقل الہی کہ صلح کل نتیجہ آئست آگے موادہ بندگان خدا را از جنگال
 سنا کے بے باکان مذکور و اتباع آئنا بخت و دستکار سے بخشیدہ و بنا سے آن بدین نقطہ گذاشتند کہ پادشاہ را اول
 آہستہ آہستہ بر خیش نیت آئنا و جمع مال و طلب جاہ کہ در دل داشتند لکھی وادہ چنین و انمودند کہ پادشاہ ازین بر خود ہنگام

نام ریاست اسلام به وجه لائق تر و متحقق این مرتبه و مقام است چون این سخن و لفظ پادشاه شد و در شروع سال بیست و چهارم جلوس
 روزی در حضور پادشاه با قضاات و علمای انگلو سلسله گفتند فی جملتین است باشد در میان آورده سخن بدینجا رسیدند که سلطان
 بزرگمجدد بی میوان گفت یانه و شیخ مبارک پدر مومن الدو الیها الفضل که عالم علمای زمان خود بود حسب الامر تذکره درین خصوص
 بخاشیه و بهر خود موقوف گردانید و بطلایه عسکر کرد و داد و حاضر بود و اندر سپرد و فرستاد خواست علمای را پادشاه از نواحی سوال در بخت
 بعد تا آن و اسامان نظر در میان آید که میر الطیور الله و الطیور الرسول و او سکه الامر تنگ و دیگر احادیث و اقوال که درین باب ورود یافته بکن
 حکم کرد که در مرتبه سلطان عادل عند الله زیاده از معتد است چه فیض او سکه الامر تنگ و وجوب اطاعت سلاطین است علی راسهم نه منافعه مجتهدین
 حضرت پادشاه عادل و افضل و عالم باشد است اگر در مسائل دین که گفتند فی جملتین است که از جانبین اختلاف حجت تسلیل معاش
 اتی آدم و صلاح حال اهل علم اختیار نمود و با بجانب حکم فرمایند الا تمش بر کافه انام لازم و الاضایا اگر با جهاد خود سکه از احکام که مخالف نفس باشد
 بنا بر صحت عام قرار دهد مخالفت از ان حکم موجب عذاب اخروی و عذاب اخروی و شران رسید و در نیویست و بهم با بران تذکره هرمانی
 خود و نه بداند از ان مخدم الملک و عبد الباقی بعد در انصاف نمود و امور میرود مستطاع و اندیشه انما فی طوطا و کربا هر دو مستطاع و نمودند
 و کوان ذلک فی شهر رجب سنه سبع و ثمانین و تسع مائه من الهجرة المقدسه چون عمر دست شد و احکام خاطر خواه پادشاه که مطابق بطلایه
 اجمع خلق الله بود شایسته اجرا یافت مخدم الملک و شیخ عبدالباقی با امور گردان و رنج گشته اخراج یافتند و علای نقشب پیشه
 دیگران نیز ختمین قضا و ولایات و در دست از ان حضور و مجروح گشته از دار السلطنت و در اوقات و نه غیر طلبان خلق خدا اصلاح حال عالم
 و الباقی جان و مال و عرض و ناموس اینها آدم و رافضا و عقیده سلطان زمان دانسته اکبر را واضح و محدث دین آبی گردانیدند و دین
 آبی عبارت است از اصلاح کل و جان و دین و احوال و کف حمایت خود با قضا و سکه کل آبی و حاصلش آن که با حاکم نقشب
 و اوقات نباشد و هر کس در سایه رافت او بر آسایه بدین تدبیر جهانیان از دست ایداد و افرار شر از خلق آسودند و قاصر غالبان راه زندگانی
 بود و در مخدم الملک که یکبار مظهر رسیدن این جبر که صاحب صواعق عرمة و در ان زمان زند و مقیم که بود با اعتبار مناسب قصب استقبال
 مخدم الملک نموده احترام ادب بسیار نمود و در ان شهر آرد و در کعبه را در غیر موسم بر آسایه او کشت و تازیانه نمود و آن جو فروش گندم نا
 که در صورت دینار سکه طالب و نیاید چون از پادشاه و امرای موافق منایهت کعبه بود در مجالس و محافل نسبت پادشاه و امرای
 خوش شلار تعداد از دین و رغبت کفر که اکثر افرایو ذکر می نمود و این سخنان او گوش پادشاه رسید و باعث کمال از انجا ظاهر
 می شد و شیخ عبدالباقی مدرم که نزد کعبه که درت که خبر پان محمد سلیم میرزا برادر اکبر شنیدند و خبر خوش شدن لاهور بدست میرزا سکه
 که کوثر رسید بطبع ریاست و حب جای که داشتند به تاب گردیده هر دو سعادت بند نمود و با حمد آباد و کجرات رسیدند و در ان اثنا
 بعضی بیگات علی اکبر پادشاه که رفته بودند نیز او را که سعادت طواف نموده بهر گشته و به بلذذ مذکور رسیدند و آن هر دو و بعد و در
 در هند اکبر را با مقدار دیده و بر خود رسیدند و غیر دردت و ناچای سکه رجوع به بیگات مذکور نمود و در استشفاع جو انکم خود قوسل با ست
 حبتند و مناسی سطور و بعد و در سفارش تنه که در کعبه منایهت از انما آرد و در انتقام آتشی نیز بر آنما لازم افتاد و بود در ظاهر
 پاس زمانداشته مردم خود فرستاد و انما را فی از ان سنوان سلسله که در میان مخدم الملک از کمال خوف و بیم در راه طالب سکه
 کرد و در ستان نش نش او را بخفته و رجالتی مر آرد و در ان نمودند و مال بسیار از خانه او بر آمد و بجز انجا پادشاه رسید و عبدالباقی را بعد و در
 پادشاه محاسبه آرد و در حواله شیخ ابو الفضل نمود و در قید بود چون او را با شیخ عداوت و میر نیو بود شیخ ابو الفضل متهم شد که عداوت او را
 گشته است و این مذہب آبی که سالیان غیر مناسی خلق خدا در ان بود و بعد بمالگیر رواج داشت با از ان بعد شایان قصب مذہب

شروع شد و در مدالگیر شدت پذیرفت از تقریر شیخ ابو الفضل در ذوالحوال خودش و محافظت قبر الامام کاظمی استحضار از شیخ
ابو الفضل و در ادراش که بل آمد و در دوازده شرفش بدست فولا برلاس گذشت ولایت بر تشیع او بدیدارش سے نماید و اعلم عند اللہ و احوال
امام کاظمی علیہ السلام و در یاد آن در تاریخ خود چنین نگاشته که او فاروقی نسب بود و پدر آن او در ملک سمن خنی مذہب بود و او
در عهد شاه طہاسب صفوی بود و ولایت عراق ایران افتاد و مذہب تشیع اختیار نمود و درین مذہب نموداشت چون شاه اسماعیل ثانی پسر
شاه طہاسب از سستہ افیون سازش بار دوس و تورا نے پیوست و بر کس پد را مذک طرفدار کے تسنن ظاہر سے نمود و لشکر
گردید و بکے رفت و از آنجا بدکن بود از آن در سال بست و دہتم جلوس از دکن بند آمد ملازمت اکبر پادشاہ نمود و وزیر کے اور او را بازار
دیدم و بعض عر قیان ترفین من کرد و گفت کہ نور رضی رحیمین ایشان عیان سے نماید گتم چنانچہ نور تسنن در چہرہ و شہادے مذکور
حسب الامر بکے تجربہ تاریخ ہزار سال از ابتدا سے ہجرت تا زمان اکبر اشتغال و زریہ تا زمان چنگیز خان مسیح و قاتل را در و در جلد با تمام
رسانید و در سال سے دودم تقریبیہ کہ مذکور شد کہ گریہ فیہ احوال را صفحان تا سال منصفہ و نو و دہشت نوشت و آن کتاب تاریخ
اسفہ موسوم گشت و نیز بسبب اختیار نمودن ہمین مذہب الہی و بلند سے ہمت مبلغی خلیفہ کربلور جز یہ ہم عرض وصول در سے آمد پادشاہ
خواست کہ تفصیل وجہ مذکور موقوف گرداند بر زبان گردانید کہ مقرر گردن جز یہ محبت آن بودہ کہ ہمارہ مبلغ معتد بہ در خواہ موجود بود
پشت سپاہ اسلام بان قوسے باشند ہر گاہ میمان اقبال روز افزون ہزاران گنجینہ ملو از زر سرخ و سفید در سکار و الا فراہم باشند
و را جدا دایان ہندوستان سر خطاطت منادہ باشند چہ مناسب است کہ زیر دستان و سکیان ہند را آزار دادہ زر سے انداختہ
گو یا ما شیر در زبانیکہ را جہ انشک کہ پیچہ ولایت کوستان پنجاب و تادیب را جہ ہاسے آن در امتین شدہ بود این قلعہ خاطر خواہ پادشاہ
بلسک نظم کشیدہ و با ستماع مضمون ہمین قلعہ دل پادشاہ بر مایت ہنود اہل گردیدہ قطع شہنشاہ فرمان فرستادے ہر جہ
کہ سازد ہندوان کوہ را رام نہ چنان رونق گرفت از عدل تو دین نہ کہ ہند و نیز نہ شمشیر اسلام نہ پادشاہان پیشین بفقو اسے
علمائے نقشب آئین ایذا و ضرر رخصان مذہب صواب منتج ہزاران اجر و ثواب میدانستند و اخذ و جر زرد و احوال و مجال
و اطفال بیک گمان کہنے انجمنیۃ الماعت نفس و ہوا پرستے است از پلو سے قواسے ہمین حالت کیسان از جلد عالم عبارات
رب الارباب سے شمرند کہ بکے قتل خدا داد و دوزخ شور در طریقہ معاش و دما داشت بساط صلح کل گستر و طواف نام و طبقات خلق
را یکسان شمر دگشت کہ خلق حجاب را بر مخلوقات مختلف الشارب و متنوع المذاہب در فیض کشودہ لطف عام او ہمہ را شالست
پس بر پادشاہان والا شکوہ کہ ظلال ایزد متعال اندیز واجب و لازم ست کہ تحالف و تنازع دینے منظور نہ داشته ہند ہاسے مذار آ
بیک نظر ہمیدہ و پر تو عنایت خود را مانند نور آفتاب کہ بر نیک و بد سے تابہ برہنگان یکسان اندازد و بدین دلا و نیز گفتار حکم فرمود کہ از
تاریخ امر و بیگاس از حکام ممالک محروسہ بہت طلب جز یہ کہ ہشت سال بائین سلاطین پیشین انقبض و را مدرازم زیر دستان نشود
و باہند مسلم دیگر و تر سا در گیر اہل مذہب در مقام صلح کل بودہ با احد سے در دین و آئین تر سے نکلند و اگر دتا و تابہ و ش پیشینان
خود ہر کس پرستار آفرید کار باشد بمیت در جہم کہ دشمنے کفر و دین پرست پناہ یک چرخ کعبہ و بتا نہ روشن است نہ در ہمین
اوقات اراٹل سال بست و سوم جلوس و دہم دریا الا دل مطابق استمرار مجلس مولود حضرت ختی پناہ صلے اللہ علیہ و آلہ منقذ
نمود و با حشر اسارات و علما و مشائخ و اہل اصلاے عام دادہ طعام کشیدہ و ان روز تمام اہل شہر از نوادہ احسان بہرہ یاب شدند
چون بوم رسیدہ بود کہ جناب سید الرسلین و خلفائے راشدین و اموسے و عباسے خلیفہ سے خوانند و بعض سلاطین مثل امیر تیمور
صاحب قران و خان بیگ میرزا نیز خواندہ اند بخاطر اکبر آمد کہ درینی از جنایات باین سنت خود ہم عمل نماید بنا برین روز ہمہ در مسجد جامع

مقبور بر پٹھے از زمین با سے منبر برآمدہ قاصد خطبہ خواندن شدہ و یکبارہ مصرواقع شدہ بلکہ زائد و مہتران تشویش این اہیات
 شیخ فیضی منظم خدائے کہ امارت سرور سے داد و دل و انا و بازو سے قوی داد و بدل و داد و مار مار ہنوں کردہ بحسب مدد
 از خیال ماہر و دل کردہ بود و منش ز حد نم برترہ قہاسے شانہ اندک کہ وہ ہمیں اہیات اختیار نمود و از منبر فرود آمدہ نماز جمعہ
 ادا فرمود و بین صلح کل ما مذہب الہی نام منادہ مقرر کرد کہ در ہر شب جمعہ دانشوران جمیع ادیان و فضلاے انجاسی ظل از سی و شبہ
 و سہر و نصار سے دیگر ہندو و دہرمنی و لکھ و دہر سے دہر اہمہ و دیوہ و دیگر اہل مشارب و مذاہب و در چار ایوان کہ سہین قلعہ میسہ
 یافتہ بود و فراہم آمدہ مذاکرہ و مناظرہ نمایند و پادشاہ متصفیانہ بلا تعصب مخالفت آہنا شنیدہ عیار گفتار ہر یکے بلکہ خود بر سجدہ و در ہر جا
 بکشد مناجاتے بخاطر تہجد بیان خاطر نشان مکنان کا یہ طبیعت جنگ ہمتا و دولت ہمہ را عذر پذیرہ چون مذہب نہ نہ حقیقت رہ
 اصنافہ از مذہبہا سے دریافت حقیقت آئین ہندو کتاب ماہمارت را کہ متفہن بر سبب مخالفت و اکثر اعتقادات و حالات و مواظظ
 این جماعت است و درین کشور از کتب کوارج کتابے بنہرگز و مہتر تر از ان نیست حسب الحکم اگر باہتمام غیاث الدین علی
 عقیب خان و سی لا محمد سلطان بھانیر سے شیخ عبدالقادر جاؤنے ہند سے مترجم گشتہ بر زم نامہ موسوم گردید و شیخ ابوالفضل
 حبیبہ انوار کمال اتقان کا شہدہ بنجین و دیگر کتب ہند سے نیز بوجہ امر ترجمہ گردید و بارہ زبان اگر مگشت کہ از وزین تہذ
 با تقلید چراغ خود خاموش شدہ و ہمہ کس سے انکسور و امتیاز در حقیقت نمایند ہر چه از پدر و استاد و شاگرد مسایہ و خوشی و ناخواب
 شنیدہ بان گردیدہ تعصب سے در زند و عداوت و کین با یکدیگر مذہب گشتہ بنظر تحقیق اقوال خلاف خود نے شنوند و امتیاز حق
 و باطل در عقائد خود و دیگران نے نمایند با انکہ از ہمد اہم تر ہمین است طبیعت گفتگو سے کفر و دین آفرینکہا سے کشتہ و خواب
 یک خواہست باشد مختلف تفسیر دادہ و مقرر فرمود کہ در ہر سال دو مرتبہ کے نیم چرب کہ در ولادت اگر بود و دیگر دو دم ماہ اور داد و خورا
 بنجین جو اہر و ملا و فقرہ و انواع انمشہ و گوناگون اجناس سنجیدہ اشیائے موزون بہ دال بقدر اوصحاب اعتیاج قسمت کند و نیز قرار
 یافت کہ از تاریخ ولادت خود چند روز بحساب عدد روز ہمان ماہ شمس بر تکب فذالے گوشت جو لستے نشود و ہر سال بعد وزن آن قدر
 ر دو کہ موافق عدد سن عمر باشد گوشت تناول کنند و حال ایام در کتاب محروسہ با نذرانیازارند و بہرین تقریب کا و کشتہ نازانک
 محروسہ شیخ گردید و مکر میگفت کہ ترک گوشت بارہا بخاطر ہر سدچہ گوشت از شاخ درخت برے آید و مانند نباتات از زمین برے
 خیز و از بدن جاندار است یا وجود انواع اغذیہ و اقسام نمناک از خانہ افام الہی بہ آد سے عطا شدہ ہر اسے اندک لذت کہ زیادہ
 از آنے بر زبان نے نماید قصد جانداران نمودن منابت تخت جاسنے و شگ سے است و ہمد و در خورد را کہ مخزن اسرار ایزدیت
 قبول حوائج گروا یندن کمال نادانے و سبب عقلے و نیز سے فرمود کہ شکار کار میکاران و غوزہ جلا سے و بیادیت ناخواران
 پاک جانداران بیمار را تا شاد قرار دادہ بگنجان چند رانہ حق از جان سے گذر اند و سنے و اندک ازین صور غریبہ عجیبہ از بدائع
 صنایع الہی و ساختہ دیت قدرت اوست و سے در اندام آہنا نمودن کمال نادانے و شقاوت طبیعت میا زار
 ہر سے کہ دانہ کش است کہ جان دار و جان شیرین خوش است کہ بنا بر عدد وراثت اہل امور و سببے از مسلمانان متعصب
 اگر را بہ میگفتے ازین منسوب ساختہ غایبانہ ملا شش می نمودند خصوصاً ملا عبداللہ سلطان پور سے کہ در عہد اسلام شاہ افغان
 خطاب شیخ الاسلامے داشت و در زبان اگر بنمودم الملک مخاطب شدہ بود و شیخ عبداللہی صدر کل زیادہ تر از دیگران سخنان ناموس
 سے گفتہ و احوال آہنا نہر شدہ

ذکر در بیان دختر فخر قین کبیر از راجہ ہالی ہمدستان

ہنا پر امتحان و انظار تسلط و اقتدار نمود و بعد چند مدت از جلوس و غلبہ بر ما دے و انتزاع تلمذ جیتیور از دست وانا واستیصال اونخواست
کہ دختران راجہا سے عمدہ این ممالک بزنے خود داد و لاد بگیرد اول چون حسن خان سیواستے عمدہ دیند اران حواری و اران الملک بود و دختر
برادر داد و درخواست او بپناہست اسلام قبول نمودہ و عقیقہ مسطورہ را بجوم سرای سلطانی فرستاد و بد آن راجہ بہاڑا لکھنؤ
بعمدہ ترین راجہا سے ہندو پرچین مک شرد و بسبب مخالفت نہیب قبول نیکر و آنرا لاسرا ناچار گشتہ تن در داد و صبیخ خود را در عقد از دوج الکر
نظم برد و یک طالع برد و نہ بود و نظر را سزاوار پیوند بود و جماند را بر رسم آب سے خوشی پری چہرہ و اگر دہتای خوشی پری

ذکر ولادت شاہزادہ سلیم یعنی جہانگیر پادشاہ و رفتن الکر در اجمیر با یفا سے نذر

چون الکر را از روضے فرزند سادات پیوند بسیار بود و صورت نیکو گشت زہنا حامی سے شد و دستا خطا سے یافت اگر سے ناپائید
چند روز ماندہ سے مرد با شمار دولت خواہان بامید و حصول این مامل بروج خدمت شیخ سلیم کہ حوران زمان از نزدیکیان دنگاہ
الکر یا دستیار الدعا مشہور بود و نمود اور قصہ بیکر سے آقا ست داشت حسب الاشعار شیخ و رنزدیکے قصہ مسطورہ مہارمات شاہ
احداث فرمود و بفتح پور موسوم کردہ و اسلطنہ قرار داد و پسلیہ دعای آن در ویش غایت آئمی یا شد و در سال چہارم جلوس
والا مطابق سنہ منقذ و ہفتاد و ہفت چہرے از بطن عفت مرثت صبیہ راجہ بہاڑا لکھنؤ پسر فرزندہ آخر ولادت یافت بیست
یکی غنچہ از بانگ دولت و میدہ کن انسان کلی چشم گیتے نیدہ نام آن مولود بہنا سبب اسم در ویش داعی سلطان سلیم گذاشت
آخر بعد پیر چون پادشاہ گشت بہاگیر پادشاہ موسوم شد چون الکر را اعتقاد سے مانع با خواہہ مین الدین چشتی بود و سزاوار
بزرگوار متصل شہر اجمیر است الکر عہد کردہ بود کہ ہر گاہ این وقتا سے اورا فرزند سے عطا فرماید بنیارت مزارش پیادہ پا
قطع مسافت نماید بعد ولادت شاہزادہ سلیم الکر با یفا سے ہمدان فچور سیکر سے تاجمیر کہ ہفت منزل دہر منزلی دوازده کرد
است پای پیادہ سے مسافت نمودہ و مراسم زیارت بتقدیم رسانید اصل آنکہ الکر بادل قوی قوت ہلے ہم بسیار داشت و ہر گاہ
اوانچہ مرقوم و مشہور است اکثر سے خارج از حد شجاعت و نزدیک بریکہ متوراست و از قانون فرزدیرون شیخ ابو الفضل در الکر
سے نوید کہ رنزدیکے بقصد شکار و زردا زبائے پیادہ پا از شکار وادہ شدہ آخر در ذکا الکر آباد کو بیجہ کردہ و اہل دار و رسید و از
نزدیکیان غیر از دوسکس دیگر سے ہیائے نکر و دہ سے نکار کرد و سوار سے فیل نو سے ماہر و بیجا بود کہ احد سے از فیلبانان
کار از مودہ انقدر مہارت نداشت ہنگامیکہ فیل مست عریہ کردہ و فیلبانان گشتہ باعث آشوب شہر سے شد پادشاہ رو بروی فیل بیے
اندیشہ پا سے جرأت بردنانش گذاشتہ سوار شد و آنرا با فیل دیگر کہ ہمدان بود و جنگ می انداخت و بار ہا در مین جنگ فیلان ازین
فیل جہتہ بر فیل دیگر نو سے میرفت کہ موجب حیرت نظار گیان سے گردید

ذکر از دواج شاہزادہ سلیم با صبیہ موندہ راجہ و ولادت سلطان خرم یعنی شاہجہان پادشاہ

چون الکر و ابدا متاسب باراجار و اوج داد و باوجود مخالفت مذہب دین سہما اتفاقا فرج متجدد و حصول شاہزادہ سلیم یک بود
الکر چہ اول و دختر راجہ بگوشت دل بہاڑا لکھنؤ و در جلال کاح شاہزادہ بود و در پیشانیہ با و خرموندہ راجہ و لہ راجہ بالیور زبان
بودہ پور میرٹھ کہ بوسمت ملک و کثرت لشکر سزاوار راجہا سے عمدہ بود و در عقد از دواج شاہزادہ مذکور در اور و ابدا درین عقد
راجہ ہما سے از دیاد آبر و سے خود مجلس عا سے ترتیب دادہ و التماس مقدم پادشاہ نمود و الکر پاس عزت او فرمودہ التماس
اودا یا جابت مقرر دگر داند و بہ منزل اور فتنہ سرا فقار اورا با دواج اعتبار رسانید و راجہ مواتم نیاز و پیشکش بتقدیم رسانید

نهرس بمی هر ایران پادشاه دست نموده از لشکریان تاشکرو پیشه برادر خالاح فاخره پوشانید و لهرای عظام را با دای رسم ضیافت
و گزاینان قافه خوشنود گردانید و قیلان کوه پیکر و سپان صبار قمار و پرستانان و غلامان بیاد و انواع التمه و اجناس و ظروف
لغات ابدیت و جواهر گران بهای بلبلین چیز سرانجام واد و پیمین آئین پادشاه راج و دختر و مادر خنس نمود قبل ازین سلطان سلیم را در
راج و جنگوشت داس پسر سی سلطان خسرو نام بهم رسیده بود و بعد از واد بلبلین حسیه مود را به در و مد سی و شش بلوس اگر هزار بگری سلطان
نیم که نشا جهان نامور گشت و دولت یافت بزم عیش و عشرت و نغمین انبساط و سر آراست شد و سست بدل و ملکانش و او و دو و خاداه و ام
طعم کلی شگفت جان پر در حدین بارغ که کوش مد گلستان را که مارغ ازین شمشادین کا نادر خاست و زلفت اختر مبارک یاد به قیاست به
نشا ادا و کیت با کمر ترانه نوا چید و در منزل ماند به

در بیان عجایب سوادج که در زمان اکبر بوقوع آمده

در موی کبر رادت نیک نام مقدم بود شش که بااد عادات داشت قابو یافته زخمی پرشت و زخمی و یک برینا گوش اوز و بهمان زخم
رادت مذکور قالب شش که بعد چنگاه رام داس خوش اودا پسر بوجودا که پرشت و دینا گوش او نشان همان زخم با و شمرست
شش که رادت نیک نام از زخم مار و بود و بال بلبلین تلخ و دین عالم بوجودا و آن پسر نیز به رسیدن بجهشور میگفت که من رادت نیک نام
و نشاناسته صحیح میداد چون این ساخته غیر برض اگر رسیده اودا بجهشور خود طبلید به احوال او و قوت یافت و گویند تصدیق التمار
او نمود و دیگر نایب سوادج را آورده هر چه مردم به بان میگفتند او دست زیر بلبل خود نموده دست و بلبل جواب میداد و بهین طوره شش
به خواند مردم احتمالاتی دادند فیکر ادا اکثرت و دزدش کار بیان حد رسانیده بود و دیگر شش را آورده که گوش داشت و دسواخ
گوش و هر چه مردم میگفتند به کم و کاست می شنید و دیگر شش را آورده که از یک زخم و خور و دست و یک پسر داشت و دهم زنده بود
و فیکر همان ایام که کسی زود زنب نمود از رخا زخمی است آن در عراق و غراسان شور عظیم رو یاد و دیگر از ساخته غریبه که روداده این است
که فرجی از ملازمان سرکار و الا براسه باش سر تان نوا ای لکبر آید و شین شده بود و با ترم دران عماره و در میان آه دران فنج و در بار
از قوم کمرسته تردد بسیار کرد و کسی که از ان هر دو برادر دران کارزار گشته شش خود اودا و زغانا و اکبر آید و آورده برادر دوم دران هم
بکار خود مستعد مانه چون هر دو برادر توانا و زاده و هر دو با هم کمال مشابعت داشتند که آیتا زور انما مشربل متوز بود و بعد رسیدن شش
تکرور ده خانه چون تحقیق می شد که کدام یک از ان برادر گشته شد زنهانست هر دو برادر مستعد سوختن گشته با هم در گشتا و نمودند هر یکی
سے گشت که شوهر نیست هر اسبه او سوختن مرا س باید این مقدمه که توال شر بر جوع شد و از و پادشاه رسید مصب المطلب و دفعه
آمد چون استغفار رفت زن برادر کلان که فرم ساعت قبل از و یک سے بوجودا آمده بود و گذارش نمود که البته شوهر من است و شاید
صدق مقال من آنکه یک سال منتفی سے شوهر کسیر ده سال من فوت شده و بیان موعوم فرزند بسیار بود میزدین را پاک سازند اگر چنانچه
دانش فرزند داشته باشد شوهر من است بوجوب حکم والا براسه امتحان بر احوال سید آن نیست و انکا قند شکا سنے مانند زخم بر کمر
ظاهر گشت چون آئینی بود رسیده باعث قیام کرد و با کمر آن زن را ستود و فرمود که حق بیایب داشت سوختن و سوختن را اختیار
دار و آن زن مردانه دار با یکدیگر بیان شوهر خویش هر اسبه نموده و راقش عشق اودا خاکستر گردید به

در بیان قیصر و ولایت پشنه و بنگاله

دران وقت سلیمان که پادشاه بود و کرامت آن و ولایت داشت و تا عهد اکبر سلطانی

چون شہنشاہ خان خانان بکومت آن درامین گشت چند بار با سلیمان بنکونجک با در میان آمد و سلیمان عاجز گشته اطاعت پاوشا قبول کرد و با خان خانان ملاقات نموده تازندگے خود و سر از انقیاد و بر تافت چون او قالب حق کرد با بنیاد پسر گناش بر مسند حکومت نشست بهر چند رختہ سستی بر بست پس از او داود پسر دوم سلیمان حاکم گشت دوم استقلال زده سر از بندگے پاوشا به بر تافت شہنشاہ خان آما و جنگ شد و قلعہ پٹنہ را محاصره کردہ با کیر و نمناشت نمود و اسلحه مقدم او نیز کرد پاوشا در عین برسات که از کثرت آب راه با مسدود بود و ریاست منفعت باز داشته در حوالی پٹنہ نزول اجملا نمود و او مدد و تاب مقاومت نہ دیدہ بحر یک سلسلہ صلح ایچی فرستاد چون ایچی با تسلیم عہدہ سرافرازی یافت حکم شد کہ راؤ و ازین شقوق یکے را اختیار کند اول داؤد تنہا در نگاہ آید و ازین طرف مابہرے ایم با ہمدار بماند تا ایم ہرگز فروز نہ شود ملک از او باشد و اگر اول بر این در نہ نماز رشتاے خود یکے را کہ بجز شجاعت معلوم باشد برگزید تا ماسکے را از ہزاران در برابر او بفرستیم از ان ہر دو ہر کس کہ تفریب یا بدعت از جانب ادا گر این را ہم قبول نکند یکے از فیلیان تاسے خود را کہ بود و جرات عظمت جہتہ و توانائی ستارہ بودہ باشد و ہر کس کہ بفرستہ بماند فیلی را انتخاب کردہ جنگ او فرستیم ہر کرام قالب آید و فروزے همان طرف باشد او پنج یکے را پذیرفتن نتوانست مقدار این حال حاجی بود کہ آن طرف آب لنگ محاذے پٹنہ است بسجہ ہمداران پاوشا ہے مفتوح و مسخر گردید و محاصره قلعہ پٹنہ نیز بشدت انجامید افغانستان نقش او بار و آئینہ احوال خود دیدہ داؤد را کہ مست سر کشی و شراب بود و طوعا و کرہا سر کشی اتراختہ بوقت شب روانہ بنگال شد و شور و غشی و وحشی عظیم و قلعہ پر درآمد بعضے افغانان از اضطراب و دران تاریکی در پارا و از کشتہ ترانستہ غریب بجر فنا شدہ و فریادے کہ خود را دیکشے انداختہ از فرط ہجوم مردم کشتہ با غرق گشتند و جمعی از کثرت انہو بلاش بر آمدن پا الگ رہیدہ و زہرہ را کہ راہ بیرون بر آمدن نیافتہ خود را از بیرون و دیوار قلعہ در رفتن انگندہ و گونیسی در شدہ محرکہ اگر دو وقت یافتہ قلعہ را با ویلای دولت سپردہ خود در تاقاب سپہاے اسب از دیسے پن پن گشتہ تاسے کہ وہ راہ قلعہ در درین تک و دو حسین خان پسر سلطان محمد کشتہ اگر فنا گشتہ بقصید و دیگر افغانان نیز مردان راہ و شگہر گردیدہ و بھجراے دم شتافتند و اکثرے کہ نجات جان سلامت بر زندہ اشیات مخالفت کریمان بر راہ گردیدہ سپہ در دست راندہ و پنج تیز گردیمان شدہ آن ولہران ہر چہ از شیر خورہ آہورہ و چون افغانہ ہر نیمیت یافتہ سپاہ پاوشا از دولت نیمیت بے نیاز شد از انجا شہنشاہ خان خانان را با لشکر گران باستعمال داؤد و افغان و قیصر بنگال تہتین فرمودہ و دیشہ سادوت نمود و راجہ توڈل کہ درین ہم نہات شایستہ بتقدیم رسانیدہ بود و نہایت ظلم و فقاہہ سرافراز گشتہ بر فاخت شہنشاہ خان مقرر گردیدہ و شاہ بہت سبقت امور آن دیار مراجعت کردہ از راہ اجیر بنیارت مزار خواجہ عین الدین بترک جہتہ ہمدارا سلطنتہ قیچو و نزول اجملا نمود و حکم کرد کہ از اجیسہ تاجپور و ہر کہ وہ پاسے پختہ و منارہ بلند احدث کنند و درانک فرستے چاہ و منارہ بر طبق حکم مرتب گردیدہ القصہ شہنشاہ خان در بنگال رسید و با داؤد و جنگ نمایان کردہ و زخمے گشت اکثر امرا جان شمارے کردند و ادا کردہ منسوب گشتہ بندگے در گاہ والا قبول کرد و دیکہ شہاے لائقہ و فیلیان بنیکو منظر مصحوب پسر خود بحضور اکیراد سال داشت و راجہ توڈل از ہم بنگالہ خاطر جرح نمودہ بحضور رسید و بختب اشرف دیوانے سرافرازے یافتہ بد چند گاہ چون شہنشاہ خان خانان برگ خود دگدشت داؤد قابو یافتہ از عہدہ بگشت و سر بشورش برداشت با ناز حضور تا بجمان و راجہ توڈل بر سر او تہتین شدہ اندیشان بنگال رسیدہ بد فحاشت ماریات نمایان کردہ ظفر و منقور گشتہ داؤد و شگہر گشتہ بقصید رسیدہ بر او را بد گاہ قدسے فرستادہ مورد عنایات شدہ و از ان وقت فتح بنگالہ فرو نشست پوشیدہ نمادہ کہ در بنگالہ آغاز ظہور اسلام از ملک محمد بنیٹا کہ از امر اسے بزرگ سلطان ایک بود و گردیدہ از ان زمان آن ولایت در تصرف سلاطین دہلی و راد و در سنہ ہفتصد و چہل و ہفت ہجری سے قدر خان را کہ از جانب سلطان محمد شاہ فخر الدین جو تہناب سلطان غیاث الدین تغلق شاہ بود فخر الدین سلاحداد و قیابو یکے یافت گشتہ بر مسند حکومت

شست و سیلطان فخرالدین مقب گشت مدت حکومت او دوازده سال سلطان علاءالدین مرث ملک ملی که بخشی لشکر قدر خان بود
 با سلطان فخرالدین جنگ کرده غالب آمد و او را بقتل رسانید، لوای حکومت برافراشت چهار سال و چند ماه سلطان شمس الدین فخر
 حاجی ایاس نوکر سلطان علاءالدین سردار لشکر گردید و بر سر گنبدی رفته تنای سپاه را بکین تحریک با خود متفق نموده از راه برگشت و بهر
 علاءالدین آمد به جنگ آقا سقاسه خود را راکش بر منبر حکومت نمود و در آن زمان سلطان فخر وزیرشاه اورنگ آرای سلطنت و سبط
 بود و مکرر لشکر به جنگ ارتشین کرد اما کار سه از پیش نرفت مدت حکومت بیست و یک سال سلطان سکندر بن شمس الدین دوازده سال
 غیاث الدین بن سلطان سکندر پانزده سال و چند ماه سلطان اسلاطین بن غیاث الدین یازده سال سلطان شمس الدین بن سلطان
 اسلاطین پنج سال راجه کاش از زندان آزاد گشت و ولایت بود چون شمس الدین بر علت نمود و وارثش از نماند راجه مذکور بجان پلاوید
 یافته بر منبر حکومت نشست و پنج سال و چند ماه حکومت را نه سلطان جلال الدین بن راجه کاش برای سلطنت اسلام قبول نمود و خطبه
 و سکه بنام خود کرد و نوزده سال و چند ماه سلطان احمد شاه بن سلطان جلال الدین بنمده سال سلطان ناصر الدین بن سلطان احمد شاه
 هفت روز سلطان ناصر شاه از اخلاص سلطان شمس الدین و در سال سلطان باریک شاه عت ناصر غلام او قاتل یافته سلطان ناصر گشته
 ستم نشین حکومت گشت و دیگران اتفاق کرده او را کشته مدت حکومت نوزده سال و بیست شاه برادرزاده باریک شاه هشت سال
 سلطان سکندر بنمده روز امر اتفاق کرده او را مغرول کردند فتح شاه نه سال و چند ماه نازک شاه خواهر سراج شاه راکش بر منبر حکومت
 نشست هر جا فراموش بود و طلب داشته پیش آورد و واه و پانزده روز فخر و شاه سه سال و چند ماه محمود شاه بن فخر و شاه
 یک سال و چند روز فخر و شاه جسته خواهر سراج محمود شاه راکش بر منبر حکومت نشست یک سال و پنج ماه سلطان علاءالدین که از نوکران فخر و شاه
 بود قاتل و یک یافته آقا سقاسه خود را راکش بر حکومت رسید بیست سال نسیب شاه بن سلطان علاءالدین بود بر منبر حکومت قرار یافت چهار
 سال جنگی که فخر الدین محمد با برادرش فخر و شاه و در میان گیر گشته خان از امر اسی که بر جمایون پا و شاه بود و پا و شاه آن ولایت را از
 شیر شاه بر آورده با دو شیر شاه بدو فتح جمایون همان گیر گشته خان را به میان نزد خود طلبیده بگوشته فرستاد و محمد خان مخاطب به مبارز خان
 که از امر اسی شیر شاه و اسلام بود و حکومت بنگال یافت و کره با دو کره همه و ش داشت چون در آوید و همیز خان در گذشت پور
 بنمده خان حکومت یافت به مبارز شاه لقب شد و در جنگ او همیز خان بنمده که سپهر بدو بنمده خان بیج خان حکمران که سپس مبارز و
 و سلیمان کلیان که از امر اسی مشهور اسلام بود و حکومت باستان لال یافت اگر چه سکه و خطبه بنام خود کرده اما خود را حضرت اعلی خلافت
 کرده بود و بنمده بن سلیمان بود چه قائم مقام گردید بنمده روز داو و سپهر دوم سلیمان و در سال و در منبر و مبعث و دو سه مجریه خان جهان
 دراجه تو در ل و او را بقتل رسانید و بنگال را داخل ممالک محمود اکیس که گردید از آنجا اسی ستم عقده و چهل و هشت مجریه غایت
 ستم مذکور که دو صد و سه و هفت سال بود و باشد ولایت بنگال از تصرف اسلاطین و ملی بیرون ماند و القصره راجه تو در ل بعد
 اطمینان از ستمات بنگال بنمده رسید و بعد از آمدن راجه در اندک مدت خان جهان بر حمت حق رفت مظفر خان دیوان اسطی از حقنور
 بنمده و دارسی بنگال امتین گشت این مظفر خان که خواج مظفر مشهور بود در ابتدا بی حال نوکر بگرام خان بود و بعد لغت بگرام خان کرد
 پر گنه بر سر در تاج پنجاب گردید چون حقیقت قابلیت و کار دانسته او را بگریز گشت یافت و بنمده خود طلبیده است و دیوان بر تاس
 نوزده و هفتصد و سه کار دانی در اسرار و اوقات پاینده و فی اعلی اسر فزاس یافت و بدست باین درجه رفیع ممتاز بود در آن اواخر و
 بنگال را مور گشت و در آن ولایت رسید و بنگال را مور گشت و بنگال را مور گشت و بنگال را مور گشت و بنگال را مور گشت و بنگال را مور گشت

حصار و برج از سنگ مقرر گشت خواراتراشان چاکدست و بیایان پویش سال سبت و ششم جلوس و الا شروع این بنا نمود به پناهش المیزان
خوابی در دو سال حصاری رفیع و شهری وسیع صورت انجام یافته بانگ تیار سوسوم گردیدند قش و دریای سنده و دریای اردوی مخالفان
بندگوبار غریبست در میان هندو خراسان پایان آن قلعه میر دریا سردین را بدین وصول در آن قلعه راه عبور از دریا میسر نیست بگوشتن
پناه این قلعه متوجه پیشتر شد و ازین منزل فرمائی متضمن نصیح و پند بجهت حکیم میرزا صدور یافت خلاصه مضمون آنکه دوست آباد و هندوستان جای
چندین سلاطین صاحب سک بود و تمام و دفعه تصرف اولیای دولت در اندر آن روزگار دردی نیاز بدین درگاه آورده اند و امرای این
دو دمان بجای سلاطین پیشین نشسته حکومت میکنند آن برادر از چنین دولت چوایی نصیب باشد اگر چه بزرگان سلف کین برادر را بنزد
فرزند عمده انداخته است که وجود پسر ممکن است و برادر هم نمی تواند رسید لایق عقل و دانش آن برادر آنکه از خواب غفلت بیدار گشت
بملاقات خویش مسرور ساز و دریا و به برین مارا از دولت ویدار محروم ندارد و محمد حکیم میرزا با خواست خوش آمدگوییان خانه برآوردن فرمان
پذیر گشته با خود قرار داد که گریه ای راه از شیر تا کابل مستحکم کرده آماده پیکار گردید و برادرش رفته در هندوستان شورش اندازد و میرزا بدین
اندیشه بود که گیش در میان داشت که شاهزاده سلطان مراد بر سر مقلد و زوای کابل رسید و بامیرزا جنگ در میان آمده میرزا شکست یافت
و بطرف غور نیر شتافت دارا دله آن کرد که دلهالی توران پناه برده است و استقامت نماید مقدار آنجا که کابل رسید و میرزا نازل قلعه دماغ
شهر آرا نمود و سر مت اخذ شد و با آنکه محمد حکیم میرزا سنده چنین تقصیرات شده بود و از روی کمال تلمذ باز کابل را سیر ناهمست فرمود و هندوستان
معاودت نمود و میرزا در کابل رسید و حکومت آن ولایت قیام در زید چون دهم و انحرول و از فرط پناه به بیماری به بیمار میهای صعبه مبتلا گردید و نخواست
که خود را از شراب باز دارد و بنابرین اسباب در اندک فرصت ساغر حیاتش بگریختن فرزندانش اراده داشت که میش جدا کند خان ادر بک داشت
توران روند که بکریاس صله ارحام نموده فرمان استمال نکاشته راجه ان سنگ را بدین تعزیت و تسلی پس ماندگان میرزا متعین فرمود و روایات
عالیات نیز بهمت کابل در حرکت آمد چون حصر را دل بند می نمود و مراودات اقبال گردید راجه مان سنگ که پیشتر کابل رفته بود که قیام میرزا
و افراسیاب میرزا پسران محمد حکیم میرزا که نخستین زاده سال و دین چهار ساله بود و همراه خود گرفته و حضور آورد و پادشاه نوازش فرمود
الطاف بیکان در حق آمانها مزل داشته نفر تو چه بهت برگشت و امرای کابل نیز بجز بسا لبوس رسیده مورد رعایت شدند
و راجه ان سنگ به یو به داره کابل سرفرازی یافت

ذکر در بیان کشته شدن راجه بیربل

چون ساحل دریای سندیم خیاام اجال گشت زین خان که کرباشکر گران با ستمثال اولوس یوسف زلی و کثیر ولایت سواد بجزو زمین و به
شیخ فرید بخاری بخشی برای تاخت قبائل افغانان که در پشت بودند و رخصت یافت شیخ بعد از تاخت و تاراج معاودت نمود زین خان قتل و قلع و انقا
کمر بسته داخل کوته شانه بفرمن رسید که تاج و دیگر امانات زین خان متعین نشود و ستمثال افغانه ممکن نیست راجه بیربل شیخ ابو افضل سنده ای یافت
نمود که اگر چه بنام هر دو تاخت فشار افره بنام راجه بیربل برآمدند اما به ذکر حکیم ابو الفتح را یاد آوردن خان رخصت فرمود زین خان با افغان
و مستصواب راجه شیخ بجزو کمر بهت بر بست کلمان تران آنجا رفیق اطاعت و در گردان انداخته پیشه رعیت گرسه اختیار کرد و ندید از ان پسر سواد
شکر کشته شد افغانان بر سر کوه هجوم آورده و راه صفت تیر و سنگ سے باویدند زین خان بر دشمنی از گریه گذشته قلعه بنا کرد و بسط
آن جماعت بدال پرداخت همدین انشاد در میان زمین خان و راجه بیربل مخالفت رود و شاهزاده سلامت بلند شد و گفت با
منارعت در میان آمد هر چند زین خان خواست که حجه در قلعه گذاشته پیشتر روانه گردد و راجه بر این مننه راضی نگشت و
قرار یافت که از راهیکه آمده اند مراحت کنند بفرورت معاودت و حجه واد راجه پیشتر آمده جایکه قرار یافته بود و فرود نیامد از انجا هم

چیز تر و اندیشه کسانیکه اول رسیدند بنحیه بازده بودند تا گریه بر داشتند قیام و بختن در تنال شتول شدند زین خان از عقب آمد و صورت ملایم
 منوال و دیده او هم نیاورد و او متاعا قحطان سرانگی لشکر حاضر کرده از هر طرف هجوم آوردند و غریب شورش پدید آمد و راه بر تپه تنگ بود
 که دو سوار پلوی هم تنی توانسته که شت فیل و اسب و آدم بر یکدیگر می افتاد و گویا نموده و در یکدیگر بود چون افغانان از هر طرف رنجته غالب
 آمدند زین خان از فرط غم و غم و شجاعت خواست که جان خود بر آید و در باز و آن خیر خواهان جلو گرفته و از انان آشوبگاه و گردوند
 بدان تنگای چندی فیل و اسب شتر و آدم تر روی هم میگر افتاد و راه عبور سوار رسد و گشته بود تا زین خان پیاده شده و بر احد شتافت و هزاران
 شکاری جان بنزل رسانید و بسیار از لشکر یان را افغانان اسیر کرده بودند و آن قدر مال و اسباب پست آوردند که از هر دشت
 آن عاجز شدند دران روز چندین هزار کس کشته شد و دران زد و خورد و راه میر بل از بلندی افتاد و یکدیگر غرقش و در هم شکست و اکثر اجای
 متین و دیگر نیکان و شتاس یاو شاهی بکار آمدند و راجه میر بل و شعر بندی و دعت نعم وجود طبع و مزاج دانی و خوش بیانی و سخن
 و بزم گوسته بے نظیر بودند و در گذار و نکات دل آید تا که با عشتاب خاطر با توانا بود تا حال زبان زرد و ز کار است حتی عالی داشت
 گویند اسطو عطا یای او با قصد مهر و هزار مهر بود چون از ده مصاحبان بزم خاص و زب و محو ان بختن اخلاص بود و منقلب سر هزاره
 سر فرازی داشت و در بدمش و بکبر داشت و دیگران را میسر نبود از کشته شدن او پیش غفلت بکبر متغص گشت و بر خاطر پادشاه سوخت
 این سانحه محنت گران آمد و محیر و استعجاب این خبر بے اختیار آب از دیده فرو ریخت و آه و دردناک با و از بند بر کشید تا در روز و شب پلایا
 تو چه نفرمود و بر زبانش رفت که از ابدای بوس تا حال که سال سی ام است فبار که و سستی باین حد بر خاطر نشسته روز سوم شاهزاده
 سلطان مراد و راجه تو در ل را با بسیار از از نهادران شتاست کیش برای قلع و قمع افغانه یوسف زکے متین فرمود چون این خدمت
 و در خورشان شاهزاده رفیع مکان بنود از منزل و دم شاهزاده بموجب حکم معاودت نمود و راجه تو در ل بفریب آنجا و مقرر شد و راجه
 مان سکه با سستیصال افغانان تا نویدی و غیر رسید و بود و رفاقت او متین گردید و زین خان و حکیم ابوالفتح بمغفور رسیده و روز و پنجشنبه
 کوریش نیافته مورد عتاب گشتند آخر الامر بشجاعت شاهزاده مغفور تقصیرات آنها شده و باریاب شدند و هر چند تلاش فاش راجه میر بل الجابر
 نمودند به دست نیامد چون او را بسیار دوست میداشت تا سعت بسیار که و هم درین اثنا میر قریش انچی عبداللہ خان پادشاه توران
 رسید چون خاطر پادشاه از واقعه راجه میر بل گذر بود و انچی مذکور و سه روز بار یافت بعد چند روز بمغفور رسیده و نامه عبداللہ خان
 از نظر گوزانید میر قریش را با تمام لائق سر فرار فرمود و رخصت انصرفت و او حکیم بهام برادر حکیم ابوالفتح را همراه میر قریش نزد پادشاه
 سفارت و خواجہ محمد راجه جو یلزاری قلع و بهایا و میر صدر جهان را برای پیش و اخذ اسکندر خان پدر عبداللہ خان فرستاد و بطلب نظام
 سهام آن دراز و تنبیه سرکشان بگردار از ساحل دریای هند معاودت بزند و متان گردید و راجه تو در ل را بمغفور خود طلبه شد و بطلب انظر متین
 کابل کرد و با سستیصال افغانان دوستی از کیمیل قلیخان متین گشت ابوالفتح نادیب آن جبا عه نمود و با

ذکر در بیان رسیدن میرزا سلیمان والی به خشتان و حضور بر نور و تفرقه بدخشان

سلطان ابدلعباج قران امیر تورگورگان ستم و حکومت بدخشان با سستیصال داشت و بار بار از بدخشان لشکر کبابی کشید و هر بار
 شکست خورده و رفت ابراهیم میرزا غلامتاد و راجه شجاعت و قولا و رے و فرست و دانشور سے یکتا بود و در گذشت سلیمان میرزا
 ازین جهت که بسیار دوستی داشت از فوت او غم جانگوار و او این رباعی تناسب حال اوست رباعی ای مل بدخشان
 از بدخشان رفتی به دریا به خورشید بدخشان رفتی به دریا و در هر جا نام سلیمان بود ستمی به انفس که از دست سلیمان رفتی به بدخشان

ایا هم میرزا چون شاهین میرزا پسر اکران شد میرزا سلیمان را با شاهین میرزا بنیره خود جمعیت در گرفت و کار به پرغاش کشید و بدین
 جنگ در میان آمد آخر از سلیمان میرزا بنیره محبت خود به در کابل رسید چنگاگیش محمد حکیم میرزا که در آن وقت زند به بود گذر این سه
 بر گاه اکران تمام آورد و بخانه هزار روپیه نقد و مسالین سفر از حضور در محبت گشت و فرزان متعین استقامت بقصد و بر پوست میرزا بنیره محبت خاطر
 از کابل روانه گردید چون نزدیک دار السلطنه فتح پور رسید حکم شد که امرای کبار باستقبال روند و نیز حسب الامر تاسر که دست خود فخر فیان
 کوه شکوه بسلاطین اطلاع و ملباسه و دیوار زلفت آراسته استاده که در دور میان و فیل ارا به یوز با یا پوشش محل زلفت و نیز خیمه
 طلا و طلا و مریع باز داشتند و عقب فیلان و در وید سواران خوش اسب و یراق بالباس و ساز شایسته صفوف آراستند و سواران
 صاحب اهتمام بر گاه مشتبه که امری از صف میردن نتواند شد و کوهاسه شهر را چار و ب زند و آب پاشیده متفاخر و زند و کاکین رسته
 بازار را آتش بستند و از زیارت واقعه متعده در گرفت طوافت انام از شهر روانه در کوه و بازار و طاقا و در واقعه و با صابر سیه تماشای
 هجوم آورد و در پادشاه خود هم با شاهین میرزا و کمال یاه و حلال بقصد ملاقات از شهر بر آمد چون نزدیک رسید اول سلیمان میرزا
 پیاده شده کورنش بجا آورد و بعد از آن اکران اسب فرو داده میرزا را در فیل گرفت و بنیرل آورد و مضافت و مهمان و اسبه نمود و بیانات
 ملکات و تخریب بهشتان فرستاد و خود میرزا و در مریع و اسبه بنگال کجور شده و بود میرزا قبول نکرد و بقصد که مغنیه رخصت گرفت و نهاد و هزار روپیه
 فتح باه بافت میرزا را در اکران سوادتج بهمان راه باز در بهشتان رسید و با شاهین میرزا جنگ کرد و نیز محبت خور و بعد از آن خان پادشاه
 توران پناه بهر و عبد الله خان طاع بشا به اتفاق ایشان لشکر با فرستاده ولایت بهشتان از تصرف بهشتان میرزا بر آورده و حال کسان خود خود
 و سلیمان میرزا و شاهین میرزا هر دو محروم گشته کمال رسیدند به محبت دولت بهمن زانفاق خیزه پید و فنی از انفاق خیزه در آن وقت محمد حکیم میرزا
 زند به بود و در موضع از تو مان همان بسپور خال میرزا مقرب کرد و شاهین میرزا را چون در کابل اختیار کرد و نزد اکران رسید و اکران عواطف گردید پس از
 چند روز سلیمان میرزا نیز بواسطه راجه بان شکری محبت اکران رسید و در سه مال سافر ملک آفریت گردید اگر چه سلیمان میرزا در زمان بودن کابل با عانت
 محمد حکیم میرزا لشکر فرا هم آورده و بدین وقت قصد بهشتان نمود و اکران رسید و در سال سی و چهارم جلوس محمد زمان نامی خود را فرزند شاهین
 میرزا را و انود و در بهشتان گرد و شورش برانگیخت و او را با عبد المومن پسر عبد الله خان دلی توران بدین وقت جنگ و داد و دهر بر فتح نموده بهشتان
 را تصرف شد و بر سر حکومت آن ولایت نمود و آخر الامر عبد الله خان لشکر گران متعین کرد و محمد زمان را از بهشتان اخراج نمود و آن ولایت
 را تصرف خویش در آورد و محمد زمان از بهشتان برآمده و در کابل رسید بحسب ظاهر به خواست که راه را مضور شود و در باطن قصد مسافر
 داشت و در آن وقت قاسم خان صوبه دار کابل در حضور بود و محمد باشم پسر قاسم خان که به نیابت پدر در کابل بود از قصد او واقف
 شده و باندک جنگ او را شکست کرد و بعد از آن قاسم خان از حضور کابل رسید و با محمد زمان در امر نموده تا محاکات بسیار میکرد و اما او را نظر بند
 میرداشت و میخواست که در راه حضور سازد و محمد زمان بقا بویکی یافت قاسم خان را بقبول رسانید و در عهد و کشتن محمد باشم گردید و او را
 قتل پدر واقف گشته کسان خود را فرا هم آورده و محمد زمان را بقصاص پدر خود سیاست تمام گشت و تمامی بهشتان که در کابل بودند
 علف تیج بند بر فتح شدند و در شورش محمد زمان از آن و مارا گردید و در بهشتان عبد المومن خان پسر عبد الله خان حاکم متصرف گشت بعد
 تسلط بر بهشتان خواست و صفت و دهانه اکران نموده بدین خواست صوبه دار و ایلی فرستاد چون ایلی از دریا به سمت میگردد گشتی از
 نمونج دریا غرق شد و نامه که درین خصوص نوشته بود از نظر اکران نگذشت بر زبان مردم افتاد که با شاره اکران بود و چه عجب که همین قسم
 بوقوع آمده باشد عبد الله خان با متعلق انجیر مکتوبه متعین حاذیر و دل پذیر مصحوب مولانا حسینی براسه اکران ارسال داشت اکران حواله حسینی
 بعد رسیدن در حضور بابتلای استاد گشت اما جواب مکتوب عبد الله خان باین شایسته فنی فرموده ارسال نمود و اساس دوستی را استحکام داد

در بیان تخیل و تفسیر

پوست خان واسه آنجا همواره آنها را طاعت و انقیاد نموده پیشکش ساسه لافته ارسال میداشت و سال سوم جلوس والا یعقوب
 نامی پسر خود را با پیشکش فراوان بزرگوار والا فرستاد و چندگاه در حضور قیام داشت بنابر خوشنویسی که خاطر داشت بے رخصت از حضور بزرگوار
 کشمیر رفت چون آئینه بزم رسید فرانی بنام پوست خان صادر شد که خیریت ذات و امنیت ولایت تو درین است که خود آمده بجلالت
 شرف نشو و یا پسر خود را باستان والا بفرستاد و غذا ساسه زمیندارانه پیش آورده عرض داشت نمودند اقصه کشمیر بخاطر اکبر مصمم گشت بشمارخ
 میرزا دراج بگبوت داس و شاه قلی خان محرم و دیگر کرامتین خدمت متین شده بصلح راه بران دولت خواه روانه شدند و بخت و عصرت
 تمام قطع مابل نموده نزدیک کشمیر رسیدند پوست خان در خود تاب مقاومت ندیده و اراده داشت که با امرای پادشاهی ملاقات نماید
 از بیم کشمیریانی که توانست آخر الامر بهانه دیدن مکان مجادله برآید و با امرای پادشاهی ملاقاتی شود کشمیریان با اطلاع ائمه حسین چک و لکچو
 به داشته اند اما جنگ شده درین الا یعقوب پسر پوست خان از پدر جدا شده کشمیریان همراهی حسین چک گزاشته به یعقوب جمع آمدند و او را شاه اصبیل
 خطاب داد و مسکو و هاستحکم ساخته بقصد عاریه بالشکر پادشاهی صوفت اراستند چون آئینه بزم میرزا و الا نشان بنام شامخ
 میرزا دراج بگبوت داس بعد در پیوست که اگر چه پوست خان ملاقات کرده اما کشمیر قیصر نه نباید دست از دفا بجا بماند و نثارند بنابر آن
 لشکر فرزدی اثری که هست بپشت تو کشمیر شد چون نزدیک رسید عاریه سخت در میان آمد کشمیریان مغلوب آمده ملاقات کرده و مسکو و خطبه بنام
 اکبر جاری گردید و در عفران و ابریشم و جانوران شکار سکه خلاصه محمول آن ولایت است بجهت در سرکار والا مقدر گردید و

ذکر سلاطین کشمیر

پوست پوست سلطنت شامخ میرزا دراج بگبوت داس بقصد آستان رسید و ادراک ملازمت نموده مورد عنایات گردید بر نظران
 اعتبار مستور نمادند که در سینه بقصد و پا ندره بجز ساسه خود را از انال گر شایب بن بیک و میگفت نوکر راجه مهلو که از نسل
 و جن پانده و ان بود که بدست دیدند ذات لافته میا آورده اعتبار یافت چون راجه مهلو در گذشت پسر او راجه و سیم بگبوت شملن
 گشت شاه میر بن ساسه نوکر و اوکیل السلطنه و صاحب مدار گردانید و هر دو پسر او را که کجا جمشید و دیگر ساسه شیر نام داشت
 پیش آورده در کار با و نخل ساخت و شاه میرزا و پسر دیگر بود که اشتراک نام و این هر دو صاحب دایمی بودند چون
 شاه میر و پسرانش اعتبار تمام یافته غلبه پیدا کرده سپاه و رعیت را بایمان خود کشیدند و سبب تقرب از راجه رنجیدند و راجه آنها را از آن بجان
 خود منع کرد شاه میر و پسرانش از دوسه تسلط و استیلا تمام برگشت کشمیر را تصرف شده اکثر نوکران راجه را با خود متفق گردانیدند
 و در بزرگ قوت و کمند آواز یافته گردید و راجه زبون و مغلوب گشته در سینه بقصد و چهل دهفت بجهت بزرگ طبیعه در گذشت زود بعد او
 کوکنا و ساسه نام قائم مقام گشته خواست که با استقلال حکومت نماید و بنیاد میر بنام که در چند پسر را بملکوت بردارد شاه میر قبول نکرد و را
 پسر او را لشکر کشید و جنگ کرد چون ارادت آئینه بران رفتند که حکومت بنمود و در دین اسلام رواج یافت و قضا را رانی کوکنا و دیگر
 در جنگ مغلوب شده بدست کسانی شاه میر که خوار گشت و بفروردت اسلام قبول نموده در عقد نکاح شاه میر در آمد و شاه میر نظر فرمود
 شده در آن ولایت سکونت خطبه بنام خود کرده سلطان شمس الدین خطاب یافت و از ابتدای سینه بقصد و چهل دهفت بجهت در آنجا
 اسلام رائج شد مدت سلطنت او سه سال و چند ماه سلطان جمشید بن شمس الدین عرف شاه میر بگبوت داس آن ولایت بعد پدید آمدن شد

سہ سال و دو ماہ سلطان شہاب الدین عرف میرا شہانک بن شمس الدین ہشت سال سلطان قطب الدین عرف ہندال بن سلطان شمس الدین
 یازدہ سال و پنج ماہ سلطان سکندر بن شمس الدین عرف شیر شہار بن قطب الدین در سنہ ہفتصد و ہشتاد و چھ برسہ مسند فرمان روا کے شہنشاہ
 و شہنشاہیت و انوار امتیاز تاجہ شہنشاہت و شہنشاہت تاجہ شہنشاہت تاجہ شہنشاہت تاجہ شہنشاہت تاجہ شہنشاہت تاجہ شہنشاہت تاجہ شہنشاہت تاجہ
 بران ظاہر گشت نوشتہ بود کہ یک ہزار و یکصد سال سکندر نامے این تاجہ را خواہد نامت سلطان بعد اطلاع برین مہنی انوس
 بسیار کرد و گفت کاشکے این لوح بر روز و ازہی بود تا من تاجہ را مہی انداختم و قول بابی باطل شدی القصر سلطان خلیہ متعصب
 بود و اکثر بہنمان را بعد برانہ امتیاز تاجہ شہنشاہت تاجہ شہنشاہت تاجہ شہنشاہت تاجہ شہنشاہت تاجہ شہنشاہت تاجہ شہنشاہت تاجہ
 گورگان و رہنہ و ستان نزول اقبال فرمود علی براسے سلطان فرستادہ بود و اسراہ شرف خود دانستہ مراسم اطاعت و انضاد
 بجا آورد و پیشہ شہاسے الافکار سال داشتہ مدت حکومت بہشت و دو سال و سہ ماہ سلطان علی شاہ عرف میرا شہان بن سلطان سکندر بن شمس
 بعد برین مسند حکومت نشست و شاہین خان برادر خود را دراز علیہ نمودہ بود وزارت خویش مقرر کرد و امید بود چند سہ شاہین خان را بعد
 کردہ و کشمیر گذشت و خود بر سنہ راجہ جہون کہ سنہ را بود و لشکر کشید بعد روانہ شان با خواہے جسے عزم از و سہ عہد کرد و برادر خود
 پیشانی شدہ ہما و دت نمودہ با فاست راجہ راجہ جہون کہ کشمیر رسیدہ تصرف گشت و شاہین خان برادرش از کشمیر برآمدہ لیا کہ کوٹ
 رسیدہ دران ایام جسرتہ کھو کہ از خوف صاحب قرآن کہ نچہ در پنجاب رسیدہ بود و توبہ کے علی شاہ بعد فتح شدہ مراجعت کردہ بخشید
 میرفت جسرتہ سمر را کہ تہ بعد جاریہ اورا دستگیر کردہ مال و متہ و اسباب و اشیا بدست آوردہ بود شاہین خان بعد رسیدن بکلاوٹ
 با جسرتہ فتح گشت با اتفاق بر سنہ پیشاہ رفت علی شاہ بالک ائذہ برآمدہ جنگ عظیم کرد و از طرفین خلافت بسیار گشتہ شدہ بالآخر علی شاہ
 شکست خورد و گرفت ایام حکومت او شش سال و چہ ماہ سلطان بنین الفادین عرف شاہین خان مظفر و منصور گشتہ مسند آراہی
 حکومت کرد و بعد محمد خان برادر خود را وزارت مقرر کرد و چون عدالت پیشہ و انصاف و دوست بود و سپاہ و رعیت از خوشنود مشہور
 براہمہ کہ در زمان حکومت سلطان سکندر پدیدار و جلائے وطن اختیار کردہ بود و در عداوت با زمانہ آباد گشتہ سلطان بہ راہمہ تائید
 کرد کہ انچہ آئین ایشان باشد بجا آرد و جسے از براہمہ کہ در زمان سکندر بخیرہ اگر اہل مسلمان شدہ بودند باز آئین خود رجوع نمودند
 بالآخر برگ طبعہ در گذشت مدت حکومت او چہل و ہشت سال سلطان حیدر عرف صاحب خان بن زمین الفادین چہار سال
 و دو ماہ سلطان حسین بن سلطان حیدر دو سال و چند روز سلطان محمد شاہ بن سلطان حسین بعد بر سنہ آراہے حکومت
 گشت بعد چند سہ جسے اما با اتفاق بر سر ام راجہ جہون کہ از خوف تا تارخان نائب سلطان مہلول کو دسے حاکم پنجاب
 در کشمیر رفتہ بود وزیر سلطان را گشتہ سلطان از تارخان لک طلب داشتہ خانان را تادیب نمودہ چون دو سال و ہشت ماہ
 از حکومت سلطان گذشت سلطان فتح شاہ بن آدم خان بن زمین الفادین از تارخان لک آوردہ با سلطان محمد شاہ
 جنگ کردہ نصرت یافت و کشمیر را در تصرف خود آوردہ کہ خطبہ بنام خود کرد و سلطان محمد شاہ ہزیمت خورد و وہ رہنہ و ستان
 آدمی نہ سال سلطان محمد شاہ با وزیر کشمیر رسیدہ بر سلطان فتح شاہ فتح یافتہ مجدداً بر حکومت نشست و فتح شاہ بہجانب
 ہندوستان آمد پس از دو ماہ سال باز در کشمیر رسیدہ بر سلطان محمد شاہ ظفر یافت و سہ سال در یک ماہ حکومت کرد سلطان
 محمد شاہ باز لشکر فرام آوردہ کشمیر را فتح نمود و در سلطان فتح شاہ بطرف لاہور آمدہ ہما مجاہدیت حیات سپردہ و در سنہ ہشت
 صد و ہشتاد و نہ کہ سلطان مہلول کو دسے رحلت نمودہ سلطان سکندر خلف او را در ملک آراہے ہندوستان گردید لہذا ان سلطان
 فتح شاہ سکندر خان پسر فتح شاہ را در کشمیر آوردہ دسے سلطنت شدہ آخر الامر او شکست خوردہ و در رفت بعد آن در سنہ ہفتصد و

دست از شیرالدین محمد باریا و شاه گلک آورده باز در کشمیر رسیده و باندک زمان اسپر گردیده سلطان محمد شاه او را میل در چشم کشیده و قتل گشت
ایام حکومت محمد شاه برشادول ده سال و هفت ماه و هفت روز و دوازده سال و یک ماه و هفت سوس و یازده سال و دوازده ماه و هشت
روز و یک روز و یک شب و چهار سال و هفت ماه باشد و مدت حکومت سلطان فتح شاه مرهتیه اول ده سال و هفت روز و دوم سه سال و یک روز و یک شب و دوازده
سال و یک ماه و هشت روز و مدت سلطنت هر دو چهل و شش سال و هشت ماه سلطان ابراهیم خان بن سلطان محمد شاه و بعد بر پدر مرهتیه حکومت
بنا گشت پس از چند گاه ابدال بارس که از اناری بزرگ آن ولایت بود از سلطان رنجیده و بملازمت بابر پادشاه در هند و عثمان آمد
تا هر ساخت که ولایت کشمیر برتری و حقیقی تسخیری توان نمود و آخر الامر بارس حسب المطلب اولگ سر حمت فرمود و از یک کشمیر رسیده
سلطان یخام که در کشوک و سطوت پادشاهی بدست کشمیر که سلطان ابراهیم بود و پادشاه هند و عثمان را با صد هزار کس بنجاک برابر
ساخت توجیه خواهی بود و بهتر از آنکه اخلاص کنی او قبول نکرد و جنگ در میان آمد سلطان در محاربه کشیده شد ابدال بارس که بعد از فتح و غلبه
نازک شاه برادر او بر مدت حکومت شکن گردانید مدت حکومت هشت سال و پنج روز سلطان نازک شاه بن سلطان محمد شاه بود که
شدن برادر خود و اتفاق ابدال باری حکومت یافت چون بابر پادشاه ازین جهان رحلت کرد و همایون پادشاه و درنگ رای سلطنت
گشت که مران میرزا برادر همایون پادشاه از پنجاب کشمیر فرستاد و محاربه روی داده اکثر کشمیریان غلبه تیغ میدرخشیدند و عساکر کاروان میرزا
اکثر را و اسباب کشمیریان را تاراج کرده و عداوت نمود و در هند و سی و سه سلطان ابوسعید دلی که شورش در آن غلبه خود را در کشمیر
کوشش داد و از ده هزار سوار هزار که در کشمیر فرستاد و اسامه کشمیر و مواضع آن را غارت و تاراج کردند و عمارات قدیم را غارت و جمع
تمام در آن ولایت روی داد و اکثر مردم کشته شدند و قایم الامر سکندر خان متعصبان خود و برگشت و بعد از ده گاه سلطان نازک شاه را ایام حیات
بسرآمد مدت حکومت پانزده سال سلطان شمس الدین بن نازک شاه ایام حکومت او ظاهر نیست سلطان نازک شاه بن شمس الدین بن
نازک شاه شش ماه میرزا حیدر که شورش خانواد بابر پادشاه از کاشغر ملازمت همایون پادشاه و در آگره رسید و بعد از جنگی که همایون
از شیر شاه شکست یافته بلاهور رسیده میرزا تخریک ابدال کاکری و حاجی چک و درنگی چک و دیگر امرای کشمیر از همایون و غلبه
گرفته و در هند و چهل و هشت روز کشمیر رفته و بنجی درآورد و دلا بعلل کشمیریان سک و خلیه بنام نازک شاه بجال داشت بعد از آن که
همایون از عراق عداوت کرده و فتح قندهار و کابل نمود و بعد میرزا تخریک بن اخلاص میرزا همایون داشت و کشمیر سک و خلیه بنام او گردانید
تیمیر شاه نوایی بر کشمیر فرستاده بود و بعد جنگ از کشمیر میرزا شکست یافته برگشت چون حیدر میرزا در آن ولایت استیلا یافته حکومت
با استقلال کرد و کشمیریان را مغلوب داشته و ظاهر می آید در نتیجه انزال کشمیر که فریب و تر و تیز چلی آفتاب است بگردیده و در ایام دوستی
و شش که در لشکر میرزا بطرف همت و کلمی و ماجور و متفرق کردند و با خود اتفاق نموده بر سر میرزا شیب خون آورد و در آن روز و خود در
میرزا رسیده و عرش بسرا برد مدت حکومت ده سال سلطان نازک شاه مرهتیه دوم مسند آراسه حکومت گشت و در اندک ایام بعد از این
بدلی بنای زندگانی او بر نیز گردید مدت حکومت دو ماه سلطان ابراهیم شاه بن محمد شاه برادر نازک شاه پنج ماه سلطان اسماعیل شاه برادر
ابراهیم شاه و در هند و پنج و نه سلطنت رسید اگر چه حکومت بنام او بود و با قازخی خان چک استیلا داشت ایام حکومت و زمان
سلطان حبیب شاه بن شاه اسماعیل شاه بعد از مرگ حکومت گشت قازخی خان چک از توئی تسلیم داشت و در کار گشته نشاند
خود و ای حکومت با فراشت ایام حکومت حبیب شاه و دو سال و چند ماه سلطان نازک شاه عورت نازک شاه خان چک و در هند و
شش و چهار روز که خلیه بنام خود گردید و چهار سال و چند ماه سلطان حسن خان برادر قازخی خان قازخی شاه را از رستم نام روی داد
و در آن رخ غالب آمده پس از آن او را بیا که خود و منجه شش حکومت گشت قازخی خان ازین روز که کشمیر از آنجا رفت و او گشت غالب و تنی

حسین خان رخت خود را با تخت و هدایای لائحه و خدمت اکبر فرستاد مولانا کمال که در آن زمان بفضیلت و درویشی مشهور بود و در ایام حکومت حسین خان از کشمیر برآمد و در سیالکوٹ رسید و مدرس و تدریس اشتغال ورزید و ایام حکومت حسین خان ده سال و چند ماه اطمینان علی شاد برادر حسین خان پس از او بر خود مرزبان آن ولایت کشته بعد چند گاه مکتب و خطبه بنام تاسع اکبر مقرر کرد و بایم از دیاد اتحاد و سرغداد و لوا رخت خود را در خدمت شاهزاده سلیم با تخت و هدایا فرستاد و انظار را راد و بدنگی خود نمود و بعد چند گاه در عمره جوگان از اسب قنار و گوی رنگه کافی بچو لا لنگه و آخرت بر و برت حکومت نه سال سلطان یوسف شاه بن علی شاه بعد از مرگ آراسه حکومت گردید و چون باندک زمان سید مبارک خان که از امراسه بزرگ آن ولایت بود غالب آمد و بر سر حکومت نشست یوسف شاه از او رنجته از راه دهمین پیش میرزا یوسف خان حاکم پنجاب آمد و با اتفاق میرزا و راجه مان سنگ در فتح پور سیکری رسید و بجای ازت اکبر شرف گردید و در سنه نهصد و هشتاد و هفت هجری میرزا یوسف خان و راجه مان سنگ بکاک اومقرر شدند و او با امراسه پاوشلسه در کشمیر رسید و باندک جنگ فتح نموده حکومت با استقلال یافته امرا ی پادشاهی را رخت مافت در سنه نهصد و هشتاد و هجری اکبر پادشاه در وقت مراجعت از کابل از مقام جلال آباد اسلحه متین کرده فرستاد بنام یوسف خان اصداد فرمود و او با استقلال فرمان گیتی طالع سعادت اند و زکشیه حیدر خان عرف یعقوب پسر خود را با تخت و هدایا بدرگاه آسمان پاد فرستاد و پس از یک سال در حضور والای بود و بدون رخت گرنه بکشمیر رفت چون اینش بجزین مقدس رسید میرزا شاه هر خ و شاه ظلیان محرم و راجه بکونت داس چانچو گدشت بنس کشمیر متعین شدند و یوسف خان عاجز شده همراه امراسه پاوشاهی در حضور پرنور رسید و از سنه نهصد و دود و سه ولایت کشمیر داخل مملکت محروسه گردید و مدت حکومت یوسف خان هشت سال بعد رسیدن یوسف خان بدرگاه والای یعقوب پسرش در کشمیر بوده مراسم انقیاد و چنانچه باید بگاشته آورد و با ستمی حال او قاسم خان با امراسه و گیشین گردید و بره کابل شافت در آن نواح سالاسی است که هر گاه در آن مکان آواز نثار و یا کرنا شود و برت و باران عظیم بار و بکام نزل و لشکر چون آواز نثار و غدر برت و باران و تگرگ بسیار بارید و آسب سر با لشکریان رسیده جانداران بسیار کشتند و از وقوع این منته کشمیر یان کرنا و بیکار بودند غالب آمدند و تفرقه در لشکر پاوشاسه روسه داد در آن حال قاسم خان خود را درست کرد و پیش رفت یعقوب از دیرس قاسم خان هر اسان گشته تاب بکک نیاورد و بطرف کشنوار گشت و شمس چک را که در قید او بود و خلاص نمود کشمیر یان بعد رفتن یعقوب شمس مذکور را بکومت برداشته آاد و کارزار شدند و بر سر کتل جنگ در پیوست با قبال پاوشاسه قاسم خان فرزند گدشت در شهر سرسنگو که دارالایالت کشمیر است درآمده و تجدید سک و خطبه بنام اکبر عارسه گردانید و بعد چند گاه کشمیر یان یعقوب را از کشنوار آورد و بر سر قاسم خان در شهر سرسنگو بکک چون آورد و در جهاد در آن لشکر پاسه همت افشرد و بکام مراد نمود و منیم تاب نیاورد و بے نیل مقصود راه قرار پیش گرفت مرتبه شانهی یان یعقوب با اتفاق کشمیر یان از شهاب جبال برآمده و معر شورش شد و ناگهان شب خون آورد و سیمان و تیر و بار گشت چون یعقوب غائب و خامر گردید و کارس از پیش نتوانست بردا و اکثر امراسه کشمیر آمده قاسم خان را بدید و خان آن جماعه را استالت نموده بچنور پادشاه فرستاد و آنها بدوراک دولت حضور مشنول عنایات شدند و یعقوب یان با اتفاق شمس چک از کوه برآمده و بکک با قاسم خان جنگ کرد چون قاسم خان از محاربات متواتره بکک آمد استمداد و استعانت از حضور نمود و میرزا یوسف خان با یالت کشمیر متعین گشت و حکم شد که هر گاه میرزا یوسف خان از قلم و نسق آن ولایت خاطر جمع نماید و بنیاد فتنه و فساد برکند و گرد قاسم خان خصمت میرزا بقدرس آسان شاد میرزا یوسف خان بکنج استعجال در کشمیر رسیده شجاعت جلی که داشت و طاقش علاء آن نظم و نسق آنجا بایالتی نمود و شمس چک ندامت کشیده و ملازمت میرزا اختیار نمود و میرزا اورا استعمال نموده بدرگاه والای فرستاد و در

در مملکت مالک اختیار روی داد چون لایو تخیم سر اوقات گشت این شورش فرو نشست و طوبی و مسالک که نا امن شده بود
امنیت گرفت بعد از آنکه شنب متاب تماشای جنگ بنید قضا را که جوهریت خود را گذارفته و دید و شافی در میان هر دو ران
اکبر و زخمی رسید آس که در و ج باشد و کشید بسواب و دید شیخ ابو افضل و متراب خان معروف شیخ بھینا جراح بمعالجی پرداخت
بعد یکماه و بیست روز صحت رویداد شیخ ابو افضل و متراب خان که در آن ایام خدمت بسیار کرده بودند مورد عنایات مستندند

در بیان حال راجہ کوٹل و رحلت او

در زمان مسنیت ریایات عالیات بکسیر رخصت شده و در لاهور ماند و بود و لاهور رضی بدست در گذشت و در وقت مراجعت از کابل آت
راه قمر رحلت او بعرض زینب چون مزاج شناس و وزیر عظم و سپه سالار بود و پادشاه از فوت او ناست بسیار بخود کوٹل و غیر بود که
پدوش مرد و ادش بیرون در کابل افلاس و تنیدست بود و بخت تمام پرورش نمود و مادر صخر سن آثار شد و کار داسے و علامات
طالعینے و بخت بلندی از تاصیہ خال اوی تاصیہ بخت قسمت در جگہ کوٹلند ہنسے سر کار پادشاهی کوٹل شد بمقتضایے و فورا نش
کار گزارے و وزیر و پادشاه قدر او از و جانی صاحب تہذیب و قلم بود صاحب کوس و ظہیم تہذیب گشت در اکثر موارک تردوات شایستہ
و مخارجات خزانہ نمود و نقش مرادگی و دلاوری و در ول پادشاه درست نشست و ملک گجرات و بنگالہ کارزار ہائے عظیم نمود
فرمودند آمد رفته رفته پانیہ اعلیٰ وزارت سرفرازی یافت و در سال بست و تخیم جلوس وزیر اعظم گردید ریاست گزین سیر تخیم
کوٹل دول ہو شیار مزہ پزیر گارنیک محضر بود اصابت فکر و صحت بلند داشت باخوش و میگذانیک بخت و جہ دست و دشمن یکسان
میگذرانید و اب شناس سلطنت و راز دار مملکت و در و قائل حساب و سیاست تحریرے نظیر کوٹل و پیش از و در ممالک ہند متعبدیان
بقانون ہند و فترمی نوشتند راجہ کوٹل از کوٹلندگان ایران اخذ قضا و بطونہ و وزیر بطور ولایت و دست کرد و تا حال اہل قلم مطابق
آن اہل سے آریہ تمام اراضی ممالک محروسہ مجید محمد موجود زبند ہر دی از و دات منیع نمود و جوامعی قرار افتہ مدد و موبہ با معین
گشت قی زو معیہ چل و ام قرار یافتہ در وفات تربت گردید و ہر کہ در دام عالمی مقرر گشتہ زبان عرفن کردی نام یافت و وزیر داغ اسپ
شاهی امین امر و منصبید اران ریزہ و احمدیان قرار یافت تا کوٹل پادشاهی پیش چو کس کوٹل نتواند شد و مجال خیانت در کوٹری نماند
و منصبید اران و احمدیان را بنیر یا راسے عذر بنیاد شد و ہر سال تسبیحہ اسبان دلی مقرر گشت تا استنبابہ نماند و در زمان سابق سلطان علا الدین
خلی و بودا و شیر شاہ داغ اسپ مقرر کردہ بود اما رواج نیافت و عذرہ اگر چنانچہ باید راج گردید و وزیر پادشاه کوٹل ان خود را ہیئت پیش نمود
چو کی ہر درہ مقرر ساخت و دہشت چو کی نام یافت برای ہر چو کی علیحدہ چو کی نویسی متین گردید کہ در نوبت ہر کے ملاحظہ مردم نمودہ و مجال غلب
بودن تہ ہند و ہاسے ہر زو ہفتہ ہفت واقعہ نویس مقرر گشت تا احکام مہنور را مشہود اشتہ و فترمی جدا گانہ مقرر دار تہ تا بخدا حاجہ معلوم
تواند شد کہ فلان روز و فلان تاریخ این حکم اصدار یافتہ و چندین ہزار غلام زرخید و غیر زرخید کہ از دارالحرب آردہ و ہند کی پادشاه قیام داشتہ
آمنار از آزاد کردہ و خطاب چیلہ زو شناس گردانید و میگفت کہ ہند ہی جد ارا بندہ خود گردانیدن سزاوار نیست بعد موزن راجہ کوٹل علی عبدالرحیم خان
فغانخان ابوالحسن و کالت سرفراز گردید و بمقتضایے فراست و کار داسے احکام وزارت و امور و کالت را بوجہ احسن اعتماد داد
و فترمی بخش این کار و موزن حسین شہر را گشت

منہضت موکب مقدس ہر تہ دوم بکسیر

در سال سنہ و ہفتم جلوس والا با عزیمت سیر کا گشت کشمیر و فرخیم اکبر سرفراز و تاجمان در عین بر سابت از لاهور بمنہضت فرمود

و در وقت عبور از دریای راوی بر زبان پادشاه گذشت که این بیت در باب کدام گل گفته اند بهیبت کلاه خسروی و تلخ شاهی :
 بهر گل کی رسد عاشد و کلاه قضا در همین روز و یا دیگر میرزای بی علم میرزا یوسف خان که شیر معده شورش شده بود از بمبئی اصرار حجت و اطلاع
 نمود باعث این شورش آنکه قاضی نورالله برای تشخیص حجج محال کشیده حضور فرستاده بود و چون کشیده بان دانست که قتلش ظاهر مشهور و مجمع
 افزون میگردد بنا بر فعل انمازی درین امر یادگار را که میرزا یوسف خان هنگام عریضت حضور نائب خود که کشیده گزاشته بود از راه برده مرکب فساد شده
 در خط ایشان او کردند که بیست شواری مسلک کشیده برخان جایست که یکبارگی دست افراخ پادشاهی بان تواند رسید آن بد فتنه باین بیز
 گویند مندر شده و سکه خنجر نام خود نمود چون موکب والا برب دریای چناب رسید خبر این شورش مروض شد و بر زبان پادشاه گذشت بهیبت
 و لکن از ناست حاسنم آنکه طالع سن و دلالت آنکش آمد چو ستاره یانے چون یادگار از شکم فقره نام لونی بود که هر روز چنانچه و هر شب بجائی
 بمیری بر در فرمود که آن لونی بپیکر بر آمدن سیل کشته خواهد شد و درین ایام میرزا یوسف خان در حضور بود بنا بر مزید احتیاط و احوال و شیخ
 ابو الفضل نمود تا در تیر نگاه دار چون بے تفهیری او بمرض رسید بعد چند روز بجات یافت شیخ ابو الفضل در آن روز با اندر دیوان حافظ شیراز
 رحمة الله تعالی علیه گفتا دل که در مصروفین بیت بر آمد بهیبت آن خوش خبر کیاست که این فتح مرده داده تا جان فشانش چو زر و سیم در قدم
 از غراب آنکه چون یادگار سکه و خنجر نام خود را در آب زره در گرفت و هر کن را که غنم او میکند ریزه نوا و در حدقه چشم افتاد چون یادگار طم
 بخی برافراشت شکر آراسته بر کوه کرل بانو که آن پادشاهی که در آنجا بودند آماده میگذاشت و باندک جنگ فرار نمود و بر پور کسان میرزا یوسف خان
 که بکس ضرورت رفیق او شده بودند شب قابو یافتند و تا غنچه او از خیمه بدر رفت آفرامه آن بد ششت بهیبت کسان میرزا یوسف خان
 اسیر گردید سر از ان زن جا کردند و در منزل بهیبت سر آن خیمه انما بجهت حضور اکبر رسید چنانچه بر زبان پادشاه رفت بود و بجز در آمدن سیل که ستاره یانی
 عبارت از دست آن تا مابت اندیش کشته شده و کشیده یان که با در رفیق بودند نیز بمکافات که در خود رسیدند و رفع شورش انان و بار گردید
 با تجمه اکبر بعد قطع مراحل بخیمه کشیده زول اقبال نموده از سیر منازل و کشتاد و سیر گاه های مقری آن دیار و کلاشت زعفران را که خلافت کسان
 سرزمین واقع شده و تماشای چراغان در کشتی های آب و دل کرد و یای پایان شهر کشیده است حله و انفر و سرست از افان برگرفته معاودت
 هندوستان فرمود و بموجب التماس شاهزاده ایالت کشیده بدستور پیشین میرزا یوسف خان بحال ماند و حج صوبه کشیده و یک لک خردار

منهضت موکب والا بهیبت کشیده مرتب سوم

در سال چهل و دوم بهیبت کشیده نهضت نمود شخصی از مردم غور و در شهر کشیده ظاهر گشته خود را بنام عمر تنج میرزا پسر سلطان میرزا و انموده معده شورش شده بود
 کسان محمد قلی او را در تکرار کرده و در منزل آبا و آدوده بنظر پادشاه در آرد و و با آنجا میاسد سید بوعبوز از دریای چناب رعایای تواج سیالکوٹ
 از ستمگاری محمد بیگ که در وی استقامت نموده او را برای جبرست عمال ستمکار عفا پیشه بکلی کشیده چون از آنجا نهضت فرمود و در خطه و کلاشی
 کشیده زول اقبال شده تمام ایام لبش و مشرت و در آن سرزمین گذرانید و در آب و دل جشن چراغان ترتیب داده و و هنر کشتی بانو ع و قسام
 شمع و چراغان آراسته در زول آب سر دادند و نیز بر دو قنچه شاهی در کنار آب و مزارات و باغات و اشجار محازی بود قنچه چراغان کردند بهیبت و
 شکاره ایام آواز زمستان نهضت فرموده بهار الملک لاهور زول نمود

ذکر در بیان تفسیر ولایت اولیسه

آن ولایت مملود تصرف داشت چون او بر کعبه طیبه در گذشت افغانان با اتفاق یکدیگر بمین خان پسر اورا بر سر داری برداشته متابعت
 او قبول کردند حسب الامر راجه بالنکه تفسیر اولایت رفت افغانان بکرات جنگ و جدل کردند بالاخره عاجز شده و بعد از شستن قتل

و ششستین پسرش بر بند حکومت باراجه باشند صلح کرده مکمل خطبه بنام اکبر مقرر کرده حکمتاً تعذر را داخل ممالک محروسه و یک صد و پنجاه قیل و دیکم نفاس آن دیار و حواله راجه مان سنگه نمودند که بدگاه مقدس ارسال دارد و در سال سی و نهم جلوس و الاما طبق منته هزار هجری ممالک و دلیک بر ساسل دریا سے شورا است تمام داخل ممالک محروسه گردید

ذکر در بیان تسخیر قندهار

بخدمت والا رسید که مظفر حسین میرزا و ستم میرزا بن بهرام میرزا برادر شاه طهماسب که در قندهار قیام داشتند و بنا بر سبب حوادث و قتل که در عهد سلطان محمد پدر شاه عباس اول روی داد و از طرف اوزبک نیز مطمئن بنو دلیلیا با سلطنت گسترده و بدو تسلط شاه عباس از سطوت اوزبک سید و حیران ماندند که چه کنند و بجای راه بر ناکبر با ستم این خبر خوش وقت گشته میرزا خان خانان را با لشکر گران از حضور خود پیشتر قندهار بهر صورت یک سیر امتحان نمود و حکم شد که براه بلوچستان رهگذر واکر گلان تران بلوچان لوازم انقیاد و بجا آرند آنها را درین هم همراه گیرد والا بسزای لایق برساند و بنا بر دلجوئی و از دیار و آبادی او در منزل اول بخیمه خان خانان تشریف برده نصایح سودمند فرمود و موجب سزای آنکس او بن الاقران گردید خان خانان بود قطع منزل در میان لستان و دیگر که بجای او بود رسیده چند گاه برای سامان سپاه و تهیه راه اقامت در زید درین اثنا ستم میرزا از مظفر حسین میرزا در قندهار شکست خورده از آنجا بآورد و روی نیاز باکر که در دفر این مطاع با مرانیک در راه بود اصدار یافت که خدمت گاری و هماننداری نماید امر امیر حبیب امیر لعل آورد و چون میرزا یک منزل از راه دور رسیده واکر با و شاه هم آنجا بودند امرای عالی شان و خواص بنده بکمان حسب الحکم پادشاه با استقبال رفته میرزا را در حضور آوردند واکر با غرض واکر تمام ملاقات نمود و میرزا با چهار پسر بکلازمست رسیده و بنایت منصب پنج هزاری زیر بار منت نوکری گردید و ولایت لستان و بلوچستان بجای او در محنت گشت بعد ابو سعید میرزا برادر ستم میرزا پس از آن از آن بگرام میرزا بن مظفر حسین میرزا هم رسیده و هر یکی در غور حالت خویش کامیاب گشت و از آن تاریخ قندهار داخل ممالک محروسه گردید و در آن وقت شاه بیگ خان که ایالت صوبه کابل داشت بمشوبه داری

قندهار سر فرانسے یافت

در بیان تسخیر ولایت کھٹه و آمدن میرزا جانی بیگ

چنانکه میکه خان خانان تسخیر قندهار و سوره یافت پس از رسیدنش در نواحی لستان فرمان والا شان صادر گشت که ششستین استرلح ولایت کھٹه پیش نهاد ویت ساز و بعد از آن تسخیر قندهار بر داند و خان خانان بوجوب حکم مطاع متوجه کھٹه گردید و اول مجیم مرزا بن حبیب سیر و ولایت پسر راسه راسه سنگه بیکار نیسے طبع شده که خدمت بر زمین عبودیت بسند و اداسه از مفتوح نموده و دانه پیشتر شد و میرزا جانی بیگ و اسے کھٹه بجمیعت بسیار آمد و نصیر پور یک جانب و دریا سے سند و جانب دیگر رودخانه داشت قلعه کلین اساس مناده تھمن گشت و خان خانان در آنجا رسیده بمحاصره آن پرداخت چون محاصره با شد واکر کثید و لشکر پادشاه از آنجا فرستاد حال بد را ندانگش با ضرر و صورت حال بد گاه آسمان جاده حرق داشتند بوجوب حکم کشتی راسه قلعه از راهور بلشکر خان خانان بکمان رسانیدند و راسه سنگه بیکار نیسے و در گرامر انکس متین شدند و خان خانان از رسیدن فلات و امرای لکی قوی دل گشته بر کھٹه و اقواب و دیگر با طراف متین گرد و خود در قصبه جام مسکرات و هر روز جنگ بمیان می آمد و بار و سپر راه تو در تل که در تنور و جلاد که بمال بود و درین جنگها بر آتی نمایان گردید و بنغم نیزه که بر پیشانی او رسید و بنا بر بازی نمود و بمحاربات تنواری میرزا جانی بیگ شکست خورده کفایت و خان خانان قلعه ساخته میرزا مندم گردانید و در آن نواحی و با ستم روسے وادگویند لطف صاف در ومان در خواب دیدند که بنا بر مشتی نیت و اعمال عمال و حکام این دیار مردم باین طریقه مبتلا شده اند هر گاه عمل و سکندر اکبر درین جا جاسے شود بلا سے و با ستم خواهد شد با ستم را بنیجر هر کس واکر کسے فتح اگر گشته مند و

بستند که بعد از فتح پادشاهی بمقد و رنج و خاندان و خانان با امرای کلی بذل جبر خود نموده مجاریات شدید و متواتر و میرزا جانان گیل را عاجز گردانید چون او در خود تاب مقاومت ننید ناچار در صلح کوفته ولایت خیموان را داخل ممالک محروسه گردانید و همیشه خود را بمیرزا ایچ خلعت خان خانان واده خود آده ملاقات نمود و زندگی در گاه پادشاهی قبول کرده مقرر ساخت که بود بر سات روانه محض و گرد و در بود محمد و را واسطه سال سے و ششم مطابق هزار و یک هجری همواره خان خانان بلا زمت پادشاه آده و بر احم خسروانی سرفراز گشته سه هزار سے منصب و ششده جایگزین یافت و الا برای بنوک بطرف ششده واقع است بخانه شریفه مغر گشت و درین هم خان خانان تعالی الذی مشایق محسن گردیده مورد الطاف الهی انکساف شاهی و مدح اکابر و اصاغر گردید و احوال سلاطین سابقین این دیار در ضمن چگونگی ششده و مفصل گشته

حاجت بیکار نیست

ذکر تسخیر بیکار

پیش از آن که ششده مفتوح گردد و در سال نوزدهم جلوس محب قلیخان و مجاهد خان منیر بیکار متین شده بودند آمار نفقه محاسره گردانیده و بامستاد و الشید قضا عظیم دویاسه سیار در قلمرو دی واد بسیار ای از محصوران تلف شد و در کجاست درخت رس جو شاییده می خورد و از و با بامستاد می دانه سلطان محمود و ماجر شده عرضداشت نمود که اگر محب قلیخان از در قلمرو بفرزد کلو و یا شیش شاهزاده و الا گری تا نیم پیش از آن که از حضور جواب بر سر سلطان محمود باجل خود در گذشت و محب قلیخان و مجاهد خان در ششده منفرد و بیجه و حجره بیکار داخل ممالک محروسه نمودند

در بیان جشن نوروز و شروع ضابطه آراستن حجرات دیوان عام با تهاجم امرای

چون موسم مبارک در رسید و ابواب میش و عشرت بردی عالیان گشاده گردید نیم نوروز سه عزاج و ارستگان دنیا را تشریح و شمیم نوبهار سه شام آواز گان گیتی را سحر گردانید و نظم و ریختن غنچه بر آرد و در دیوان مستند و جهان جوان شده و یاران لبیش نشینند و لبها مسره و کدوب شده و پاسه نشاند و زلبه عارف و عاسه برقص بر جبینند و حکم شکر و تقاضا خاص و عام که خدمت دیوان داشت و بار سه عظام قسمت شود و ضلع هر دو که استعدیان بیوات زینت دهند و سها مندل را که دو تقاضا خاص است باقسام زینت آئین بند سه نمایند و مانک زمانه کار پر و از آن بارگاه خلافت و امراسه و الامرتبت بموجب حکم تمام دو تقاضا و پنجگانه گوناگون آراستند و یارایش رنگارنگ آئین بستند و درین بزم شین مناصب امرای بر من رسید و هر یک در نحو حال با ضافه سرفراز سه یافت و در سر اهل خدمت لمحو نگشته هر کس که صدرا خلاص و نیکو خدمتی شده بود باطاف و عنایت سرفراز گشت و آنکه در تکلیف غدر و نادرست خواسته بود بمزل خدمت و کی منصب ساحتی گردید و حکم جهان مطلع بعد و بر پیوست که تا رسیدن روز شرف هر یک از نو میثان و امراسه عظام ضیافت پادشاه کند تا منزل او بمقدم عالمه پاینه بر تر سه گیر و دو امین الاقران سرفخار برافرازد و جو سه که بست در بیت در عرض و طول داشت و در آن جلیقی خلیفه پیکر و همیان گذاشته بودند روز شرف آفتاب با مراد خود منصب و بفقرا و مساکین و سائر الناس انعام فرمود و درین ایام تیار سه بارگاه شایه ماکه ده و واده هزار کس در سایه آن تواند گنجینه آتش و در گرفت و تا سه روز با جشن و عقیقه از عمارات حرم سراسوخته خاکستر گردید و اندازده مبلغ این نقصان پنج محاسبه ستواند یافت بعد از آن سه التباب آتش مذکور حکم شکر کجبت بزم شرف که نزد یک رسیده بود از سرفوار بارگاه و الا درست گردود در آنکه روز بارگاه فلک اشتیاقه تجدید صورت انجام یافت و از غراب آنکه بود و در دکن بدولت سرای شاهزاده سلطان مراد نیز آتش و در گرفت و

در بیان رحلت میان تان سین و مولانا عرفی شیرازی و شیخ ابوالفیض فیضی

سر آمدن سرایان خوش آهنگ و پیش خرام نوایر داندان و گلش رنگارنگ میان تان سین کلاوت که در عهد خود نظیر نداشت و چندین
قبل از دود وید هم الی الان شش او نشان نمیدهند و مهره این فن او را معتدای خود دانسته نام ادبی قطعی بر زبان نمی آرد و سال غفر
جلوس والا راجه رام چند مرزبان باند حو میان تان سین را خال رضا و پیشکش هاس خود خیال کرده بخدمت پادشاه فرستاد چون
پادشاه در فهم موسیقی مهارت تام و تان سین درین کار بدینا داشت صحبت او در گرفت و بعضا صحبت او اختصاص یافته سرایان نشاند
پادشاه می بود در سال سی و چهارم جلوس رخت بهستی بر بست و موجب تاسف بے اندازه خاطر پادشاه گردید و در سال سی و ششم مولانا عرفی
شیرازی که چندی استوار او گشت افلاطون بهشام ارباب هوش رسانیده دست و دهرش سخن طراز سے میداشت بشکفته پشرو دکان
خاطر خفیه منز ان بیدار دل بر دلخ اناس پاکیزه او حلاکین نگشته افسرد و در عمر سے و دو سالگی هاریت سرا سے دنیا را دوائے
گفته و در عالم آخرت رسید و بهشت برین را رنگ و بوس تازه بخشید و در سال چهل و جلوس اکبر شیخ ابوالفیض فیضی نیز رخت زندگانے
عالم جاودانی کشید شیخ در سال دوازدهم جلوس خدمت اکبر رسیده مورد عنایات گشت هنگام ملازمت چون شیخ را بیرون خجرو
آفره استاد گردانید این قطعه به بدیدر گفت قطعه پادشاه او درون خجرو ام از سر لطف خود مرا جاده به فراگذاشت من طوطی شکر خواهم به جای
طوطی درون خجرو به بدیدر خاطر پادشاه افتاد و همان روز در سلک ملازمان خاص اختصاص یافت و چون اخلاق حمیده و طبع خجرو
داشت روز بروز پایت قدرش افزو و در سال سی و سوم بختاب ملک الشعراء سر فراز گردید و در سال سی و پنجم تفسیر قرآن بی لفظ
و کتاب نقل دین و در کردار و در بجزن اسرار تصنیف نموده از نظر اکبر گزینیده مورد تحسین گردید و این کتابها عبادت او بر گردید بچنان
سلیمان نفیس بوزن خسرو شیرین و هفت کشور در برابر بهشت پیکر و اکبر نامه مقابل سکندر نامه پیش نهاد و دست داشت این کتابها
باقام رسیده بود که زندگی او انجام یافت چون حسن اخلاص و در سوخت او در بندگی با قسم خاطر پادشاه بود و شاهزادگان نیز از او استفاده
می نمودند که بقتضای قدر دانی و حقوق شناسی و بیاری کرد و در روز قبل از انتقال رخ شاهزادگان بیامداد او رفت در آن وقت این
رباعی گفت رباعی دیدی که فلک بمن چنینی که کرد و مرغ و دلم از نفس شب آهنگی که در آن سینه که عالمی و در میخیزد تا نفس برآمد نمی گذارد

ذکر در بیان رسیدن برهان الملک بدرگاه والا و رحمت شدن ملک با و برای مهم و کن

او از اسمعیل نظام الملک حاکم احمد نگر که عم او بود آزرده شده بواسطه قطب الدین خان غزنوی که ملازمت اکبر رسیده بمنصب شش صد
سرا فراز سے یافت پس از سهیل مدت بمنصب هزار سے رسیده و متین حالات بخشش گردید بعد چند سال در حضور رسیده است دعای
ملک براسے تخریر احمد نگر کرد و اندامهای متعینه صوبه مالوه و راجی علی خان حاکم خاندیس با دادا و متعین شدند با عانت اولیا سے
دولت قاهره در احمد نگر رفته با اسمعیل نظام الملک هم خود جنگ کرد و منظره و تصور گشت و بملک مورد وثیق تسلط یافت چون سفر بکنده
بود دست باد و دولت و حکومت گشته حقوق پرورش و امداد بر حاق نیان گذاشته سر از اطاعت اکبر بر تافت پادشاه ملک الشعرا
شیخ ابوالفیض فیضی را که در آن وقت زنده بود پیش راجی علی خان فرستاد که برهان را بشاهراه اطاعت منصرف گرداند هر چند
راجی علی خان او را دلالت با نفیاد نمود فائده ندیده پادشاه آن گرفتار آمده به ترغیب شخصی سیاه گشته خورد و بدان سبب در
بیمار سے معصب مبتلا گشته راه آخرت سپرد و چنانچه بے خواهر او با اتفاق ابرار در زاده خود ابراهیم را که پسر برهان الملک بود بپری
بر داشته اختتام مهمان بر زمین هست خود گرفت چون احوال آن حد و بعض رسیده شاهزاده سلطان مراد باشکوه گران متعین گشت

شاهزاده چندگاه بجهت سامان سپاه در مالوا بوده عازم پیشتر گردید و از دریا می ترید و اجود رنوده و راندک فرست و ولایت براثر انحراف
 و کسین انحراف نمود و افواج قاهره بر سر آمد و مکر خفست و فرمود لشکر منصور مکر مصافدا و ده غالب گشت اما راجی علیخان حاکم ناندیس درین هم
 و در کاب شاهزاده بود جان شاری کرد و نیز با افواج عادل شاهی حاکم سیالپور و قطب شا حاکم کوکلهنده محاربات متواتره و میان آمده اولیا
 دولت اکبری نیز در منتهی بکن چون شاهزاده مدکن لشرب مدام اشتغال و در زید و اکثر شراب خواری نفع و زار گشت و بمهمات
 آن ولایت نمیتوانست پرداخت ینا بر آن از منصور شیخ ابوالفضل متین گردید و حکم شد که شاهزاده را به جلاله از جند رنجورن سعادت گشته پلاست
 بیار و دوا می نماید آن حد و در سرگرم خدمت گرداند و اگر بدون خود را بنای انتظام مدام در آنجا منور و روانه خود را بنایا بوده بجا و پادشاه را
 بار و ده منصور ساز و شیخ بود خفست از منصور قطع مراحل نموده بخدمت شاهزاده رسید کسب شیش شاهزاده بنام با مرافق مرز منتهی سابقه با هم
 آخرت شتافت و غربی شورش و لشکر رویا شیخ ابوالفضل بمکن تقریر و در پاشی خاطرهای آشفته را مجبور و مطمئن گردانید و دشمنان که بکتاب
 رحلت شاهزاده جری و در شده بودند به تداوم صابنه شیخ بازنملوب و بابوس شده چون این سامان بر نوا کرد رسید موجب صد گونه که در دست
 پادشاه گردید که اخلاص را بر سر بر داشته شاهزاده و اینال را به تغییر و کن خفست فرموده خود نیز تغییر آن ولایت منتفی نموده ۵ ۵ ۵

ذکر منصف موبک مقدس از لایه پورنجانب دکن

چون از لایه پور انماض و انوید غالبیست و کن روید و در حوالی قصبه پشالا برض رسید که در مکان اجل فقرائے سلیمان و طائفه سنا بیان
 با هم جنگ کرده و فقرائے سلیمان بد غالب آمدن بر سنا بیان بجا آمد آغا زبیدی بر انداخته اند که بگردیب آسمی ایجاد اختیار کرده و بلوایا نا
 یکسان می شمارد که خدای سلطان را بدندان فرستاد و حکم کرد و بجا آمد که بعد مسلمانان مسار شده و بود تجدید و قیام و ترسیم کنده منصف
 از انجا از دریا می بیایا گشته بنهرل گور و ازین بجا و فیشین نامک شاه شریف برده و ملاقات او و استماع اشعار هندی نامک شاه که فغان
 ایامت موحیدین اسلام و صوفیه و الامقام ترجمه نموده خوشوقت شد و گور و ازین سرزادی خویش دانسته پیکش لائق گردانید و انماض
 کرد که از نودول عساکر منصور در پنجاب شیخ غلام گران بود ازین جهت حج پرگشت زیاد شده و الحال از انماض لشکر و زب پیکر و
 به از زانی آورده و رعایا از عهده ادای این حج نمی توانند برآمد عرض او پذیرفته بدو اینان سرکار حکم شد که بحساب ده و واده و مرج رعایا تخفیف
 دهند و تا که کنند که حال همین حساب از رعایا گرفته زیاد بطی نه نمایند و ششویست شم رعایت از رعیت گیر تا بودت ملک عمارت پذیرد
 کار رعیت بر رعایت سپار دست رعیت ز رعیت دارد چون عهده بنام سرور بنام گشت رعایا از ظلم سلطان نام کرد و رسه استقامت
 نموده و میدادی او تخفیف میوست حسب الحکم والادرا بکن کشید نه ششویست حکومت بدست کاسته خلاصت بد که از دست شان
 دستیار خداست و کن بمهر بر عال ظلم دست بد که از فرجه پایش که پوست بد رسیدن با کبر آ باد چندگاه اتفاق افتاد
 و بموجب عرضداشت شیخ ابوالفضل از انجا بجهت بر با پذیر منصف روی داد و در زمان عبور از دریا که نوب افیل خاصه که زنجیر آهن در
 پا داشت از همان دریا میگذشت چون بر کنار رسید فیلان زنجیر آهن را تمام از طلا و نمد و قیمر شده بداد و ده فغانه انکار کرد و خار
 زنجیر را بچشم خود دید حقیقت را بر عرض دالار ساید و اگر بکنش و حضور خود غلبه یو مشا به صدق خبر بر عیاب قدرت ازین رسه اعتراف
 نمود و فرمود که همانا درین دریا شکله که مردم هند از پارسی گویند خواهد بود و بموجب حکم فیلان و دیگر را با زنجیرهای آهن دران دریا انداختند
 و طاعان نیز بجهت چو رسه آن سنگ گردانید و بکن هم رسید و زنجیر دیگر طلا گشت ایامت بقدر طاقت خود غوطه زدم بسیار دید که
 سطله بر آن بیج دریا نیست ازین سخن بادر که ازین میست بد عهده بر باد و است و بر من نیست بد القصه اگر بعد قطع مراحل

در خطه دارا السور در بهان پور نزول اقبال فرمود از انکه آباد تا بران پور دو صد و بیست و هفت گز و ده مجریب دور آمد و در ان خطه دکنش
نوروزی ترتیب یافت مطربان خوش اما و منیان نغمه سرانداهاست و تقریب و سرود است دکنش باعث انبساط مجلسیان و نشاط
پادشاه شد و در ان نرم شاد و کامی شیخ ابوالفضل که با اعلام مهات و کن همان طرف نما بود حسب الحکم از احمد گدگمه و بزرگسالان و سوار گشت
چون وقت شب بود و انجن در اهتاپ کمال آواستگی داشت پادشاه از منایت عنایت این بیت بردی شیخ برخواند بیست و هفت
شعبه باید و خوش مناجات آباد تا حوکیات کنم از هر بابی پنج باشد و این عنایات کو در نشاط شکو بجا آورد و ایالت بران پور نیز بعد از شیخ
مقرر گشت و حکم شد که چون امر اورلیاس عزت کشیده اند تا بران رایات عالی درین مد و حسب تفاوت مناصب بران پور در انام
امر اقرار شد و شیخ را بمصعب چار نزار است سر از فرمود و متغیر قلعه آسیر که بها در نیمه راجی علی خان حاکم آجاتر دور زد و بود و هفت نزار

ذکر در بیان تسخیر آسیر و ولایت احمد نگر

شیخ ابوالفضل بعد رخصت از حضور در پایان آن قلعہ آسمان ارتفاع رسیدہ محاصرو نمود و متواتر محاربات سخت در میان آمد چون محاصرو باندہ او کشید شیخ بمنقضاے شجاعت فطریے طرب برنگارہ نقیب کردہ بر فراز قلعہ برآمد و خود را درون حصار انداخت و هیچ کس ازین مصلحت باخبر نہ ہوائے نمودہ کارنامہ مردی در داغی بنہور رسانیدند و بقوت سرغیبہ دلادرے شیخ این عقدہ کشود چنین قلعہ آسمانے ارتفاع کر تخییر آن دشوار بود مفتوح گشت و بہادر حاکم آنجا مجاز آمد ملاقات نمود و بواسطت شیخ ابوالفضل ہلاکت پادشاہ سہادت نمود و متہ موروثیات شد قلعہ آسیر باولیاے دولت توفیق یافت و شیخ ابوالفضل در جلد دسے این خدمت بنہایت علم و تقارہ واسپ و خلعت خاصہ سر فرازی یافتہ تہنیر ناسک رخصت یافت و در اندک زمانے بمنصب پنج ہزار دسے سرافقارہ برافراشتہ معہر فدا غلیظہ گشت و بمقابلہ غنایات خداوندسے در جافقشائے و خدمتگارے درج پیکر و حکم شد کہ تخییر احمد نکر درخ راہورسے و دیگر مفسدان بعد از شیخ ابوالفضل و منبٹ ولایت برالہ و نواسے آن بر ذمہ عبدالرحیم خان خانان باشد چون آسیر و احمد نکر د تمام ولایت نظام الملک بشیر شیرت شیخ ابوالفضل مفتوح گردید و ولایت تنگانہ را شیخ عبدالرحمن ولد شیخ ابوالفضل فیخر کرد و ہمدین قریب ہما در نظام الملک تہیر برہان نظام الملک بنہور آمد و عادل شاہ حاکم بجا پور و قطب شاہ مشہورین کوکندہ عراقین نیاز و پیشکشامے لائقہ ارسال داشتند و اکبر بہرہ وجودہ انان طرف داز کار ہاسے دکن خاطر سہ راحت و دران حد و چنان کارے نماند شاہزادہ و دانیال را در انجا گذاشتہ فاندیس را واندیس نام منادہ بشاہزادہ مرمت فرمود و خان خانان را در خدمت شاہزادہ و شیخ ابوالفضل را در واحد نگر مقرر فرمودہ از برہانپور ہمدان دت کرد و بد قطع منازل و طہ مراحل در دار الخلافۃ اکبر آباد دزل نمود و اسرا نیکہ درین مصمم خدمت بجآوردہ بودند باضافہ متعارف شدہ مذہبہ

ذکر سلاطین سابق دکن

از بعض کتب سیرت و تاریخ چنان مستفاد می شود که در زمان سابق تمام دکن زیر فرمان سلاطین دہلی بود و خصوص محمد شاه نفس الدین جوینا بن سلطان غیاث الدین تغلق شاه آن ملک را بواسطی ضبط کرد و دو لیوگر را و دولت آباد نام نهاد و دار السلطنه خویش مقرر کرد و بدو چون آفتاب دولت او قریب غروب رسید و بسبب افراطی قلب سپاه و رعیت نیز از او برگشت و در هیچ اقتدار اختلال بسیار پیدا نشد سلطان محمد بدین فتنه و آشوب متوجہ نگذارت شد و از آنجا ملک لاجین را از دولت آباد بر فاخت خود طلبید با فیان ملک لاجین را کشته زیاد تر تر در درویدند و علاء الدین حسن که کعبین کاگو مشهور و از جمله سپاهیان ملک لاجین بود با اتفاق جماعه او با بش و رد دولت آباد لوامی حکومت برافراشته خود را سلطان محمد علاء الدین خطاب کرد و چون این معنی سلطان محمد شاه ظاهر گشت بسبب مهم مجرات فرصت رخ او

بنافیت و در اسرع اوقات و روانی غرض و گذشت و حسن کا نگار از من میں بن اسف یار بن گشتا سپ بود از غیبت اورا بھیجی گشتند سے
 ارستہ بنفست و پہل و پشت جری دکن را متصرف شدہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد و ایام حکومت او یازدہ سال و یازدہ ماہ و ہفت روز سلطان
 محمد شاہ بن سلطان محمد علاء الدین پندرہ سال و یک ماہ و ہفت روز سلطان مجاہد شاہ بن سلطان محمد شاہ یک سال و یک ماہ و ہفت روز سلطان
 داؤد شاہ ابن محمد سلطان مجاہد شاہ یک ماہ و ہفت روز سلطان محمد شاہ بن محمد شاہ بن سلطان علاء الدین نو زودہ سال و نہ ماہ و ہشت روز سلطان
 فیاض الدین بن محمد شاہ یک ماہ و ہفت روز سلطان محمد شاہ بن سلطان محمد شاہ یک ماہ و ہفت روز سلطان فیروز شاہ
 بن سلطان محمد شاہ بیست و پنج سال و ہفت ماہ و یازدہ روز سلطان احمد شاہ بن سلطان محمد شاہ و یازدہ سال و نہ ماہ و ہشت و چار روز
 سلطان علاء الدین بن سلطان احمد شاہ بیست و نہ سال و نہ ماہ و ہشت و دو روز سلطان ہمایون شاہ بن سلطان علاء الدین سہ سال و شش ماہ
 و پنج روز سلطان نظام شاہ بن ہمایون شاہ و ہفت سالگی پاؤ شاہ شدہ سلطنت او یک سال و یازدہ روز سلطان محمد لکھنوی بن سلطان
 ہمایون شاہ و نہ سالگی ملوک خود سلطنت او پندرہ سال و چار ماہ و یازدہ روز سلطان شہاب الدین محمود شاہ بن سلطان محمد شاہ
 لکھنوی سے و ہفت سال و دو ماہ و ہفت روز سلطان احمد شاہ بن سلطان شہاب الدین بن محمود شاہ و نہ سال و یک ماہ سلطان علاء الدین
 بن شہاب الدین محمود شاہ یک سال و یازدہ ماہ سلطان و سے اللہ بن سلطان شہاب الدین محمود شاہ سہ سال و یک ماہ و ہشت
 و ہفت روز مجموع ایام سلطنت سلطان علاء الدین عرف حسن کا نگار بننے و اولادش ہفتہ و نوز کیمہ و ہفتاد و ہفت سال است
 لیکن در محمد سلطان نظام شاہ ولد یازدہ ہم حسن کا نگار و ہفت سالگی سر برار سے جہانپانی گردید نہ نہ سے کہ از بلوچہ ابراہیم و
 غفر بن محمد سلطان نظام شاہ داشتہ خود متہد بہ مات سلطنت کرد و چون پڑیہ تسلط پیدا کرد محمد سلطان نظام شاہ نیز غالب ماند و اولادش
 نیز استیلا داشتند تا برین پہل و ہشت سال اگرچہ اسم سلطنت برادر لاجسن کا نگار و اولاد حقیقت پڑیہ و اولادش جہانپانی کی کرد
 و در نہ متہد و سے و پنج ہجرت سے علاء الملک کالی اعات سلطان مبار شاہ و اس کے گجرات قبول کرد و دکن سکہ و خطبہ بنام او کرد و
 در ان زمان سلطان و سے اللہ را در شہر برین پڑیہ بناموس داشتہ خود سلطنت سے کرد القصر در نہ متہد و سے و پنج ہجرت سے ابراہیم
 لکن اولاد سلطان بنیمہ بودند ملک و دکن را بخود اقامت کرد و متصرف شد نہ و ہر کس دم استقلال زدہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد و عادل
 شہریان حاکم ولایت بجا پور یوسف عادل شاہ کہ مہار سلسلہ انبیاست غلام گرجیہ بود خواہد محمود و گجستہ نے بدست سلطان شہاب الدین
 محمود یعنی فرزند و سلطان ولایت شہر لاہور با قنویض کردہ بود او پڑیہ شہر و قوت شجاعت خود بجا پور را متصرف شدہ و تا آب کشند
 گرفتہ دم استقلال زدہ ایام حکومت او ہفت سال اسمعیل عادل شاہ ابن یوسف عادل شاہ ابراہیم عادل شاہ بن اسمعیل عادل
 شاہ بن داؤد شاہ و اولی عادل شاہ و یازدہ سال اورنگ زیب عالمگیر سلطنت عادل شہریان بود از سلطان سکندر عادل شاہ عالمگیر
 انتر از خود و سلطنت با برینہ گرائیہ قلب شہریان را عادل الملک گلائدہ بود و بعد ازین سلسلہ سلطان قلی قلب الملک وزیر جمینہ
 است چون سلطان محمود بن غلامان را بسیار دوست میرداشت سلطان قلی خود را خود فرزند ظل فغان گردید و در پانچ و پانچ سال
 بلند گشت و بین الاقران والا شمال سرفراز شدہ و حکومت ولایت گلگتہ و تقر یافت قنارادر سال اول برگرہ لیسے و در گذشت قلی قلب شاہ
 بن سلطان قلی قلب شاہ بیست سال ابراہیم قلب شاہ بعد گزشتن برادر برہمنہ حکومت و جہانماری ممکن شدہ و سے و پنج سال پانچ ماہی
 کرد محمد قلی قلب شاہ بن ابراہیم قلب شاہ بن سلطان قلی قلب الملک ہزار فاضلہ قاعدہ نو کردہ و نا کا نام رکاب داشت و بہ جلالت
 جہان نے و نگار نفساے اشتغال سے و زید بر زے از انہا بگینا نام عاشق گشتہ ملیح او گردید و شہر پاک مگر نام او نہا کرد و فانی نہ
 ہزار و دو ہجرت سے یازدہ سال حکومت او بود تا آنکہ سلطان عبداللہ قلب شاہ بر شہسخت سال سلطنت کرد و گذشت چون پسر تراشت

و اما داد سلطان ابوالحسن پادشاه شد و او رنگ زیب از دست او استرغ سلطنت نموده بمالک محمود و خود ملحق ساخت نظام الکلبان حکم ولایت احمد نگید این سلسله امجدی نظام الملک است و در او غلام بهین نژاد بود و شمر احمد نگار او بنا کرد و ایام حکومت چهار سال بر بان نظام بن احمد نگریست و هشت سال حسین نظام الملک بن بر بان نظام الملک بنز و سال ترقی نظام الملک بن حسین هشت سال حسین نظام الملک بن ترقی و سال اسمیل نظام الملک بن بر بان برادر ترقی نظام الملک سال بر بان نظام الملک از طم خود اسمیل نظام الملک کرده شده و در حضور اکبر سیده در سه شنبه و نود و نه بجری لک همرا گرفته با اسمیل نظام الملک جنگ کرده و فرود گردید و بدست لاجورد جا و دولت از اطاعت اکبر انحراف و در نیه چون او بر و چاندلی بی خواهرش ابراهیم نظام الملک پسر نزد سال بر بان نظام الملک را بکلیت برداشته خود کافل نظام مہام گردید و افواج پادشاهی شیرخان ولایت تین گشته بدغات حدبات در میان آمد آفران بر شیر بیت شیخ ابوالفضل بکلی آن ولایت منفع شده و اخل ممالک محروسه اکبری گردید و قبل ازین مست تحریر یافت از ابتدای سنہ شمس و پنج ہجری سے فایت سنہ ہزار و دوم ہجری شمس و ہشت سال آن ولایت در تصرف نظام الکلبان ماند

ذکر در بیان کشته شدن شیخ ابوالفضل و شفق خاطر اکبر ازین مہرہ

اکبر در دارالخلافہ اکبر آباد اقامت داشت بنابر بیعت مصالح علی شیخ ابوالفضل را طلبیدن فرود دیدہ فرما بے با و نوشت کہ شیخ عبدالرحمن پسر خود را بر مہام مرحوم نصب کرد و مجمع افواج و خدم و ششم را ہما بخاکداشته خود چریدہ و رواہ حضور گرد و شیخ بموجب حکم پسر خود را بششم و اسباب امارت و افواج در احمد نگارداشته باحد دوسے رواہ احمد گاہ شاہے گردیدہ دوران ایام سلطان سلیم شاہ یعنی جانیگر در آکر آس بستر بے نازنای می گذرانید و از طرف شیخ ابوالفضل آزر دگے بسیار داشت و بنین خاطر داشت کہ چون شیخ از دکن بمحور رسد خاطر ہر ازین زیادہ تر مخوف خواهد ساخت باستماع این خبر کہ شیخ چریدہ سے آید قابو دیدہ و از سر بے خود براہ زرنگ دیولہ دھلکہ کہ سکون او در راہ دکن و شرک و رفیق شاہزادہ در قمر و نافرمان بردارے پرور میان آورد و گفت کہ سر راہ شیخ کہ نہ کارش با تمام رساندہ زرنگ دیو برین کار دست گذشتہ این خدمت شد و ہمالک خود روانہ گردیدہ و خود را بر جناح استقبال بمسکن خوش رسانید و شیخ ابوالفضل در امین رسیدہ بیعت ہر شیار ان آمدن راجہ زرنگ دیو بموجب حکم شاہزادہ ہاردا فاسد نظام کردہ چون قضاے شیخ رسیدہ بود برین خبر اتفاکے نہ کردہ از انہار وائے پیشتر شدہ بیعت قضا از آسمان چون فرو شبت پرہ ہمہ فاطان کہ کشتہ و کہ غرہ رنج الاول سنہ چل و ہشت جلوس اکبر سنہ یکتر از دیار و ہجرے مابین قصبہ آنتر سے و سر اسے راجہ زرنگ دیو با فوج راجہ چوتان از کین گاہ بر آمد و قصد اظہار شد ہر بان شیخ کز ارش نمودید کہ مارا ہمیت قلیل است و نیم شکار لیبار دار در قصبہ آنتر سے رفتہ باید نشست و بدو حصول جمیت پیشتر روانہ باید شد شیخ گفت کہ پادشاہ مثل من تفریاد را سر فر از فرمودہ از محض قبول با وج عروج رسانیدہ اگر امر دزدان پیش این دزد گر نیستہ خود را بنا مروسے موسوم سازم پس بکدام آبرو بمحور خواہم رفت و ہمہ چنان چہ رو خواہم نمود انچہ در تقدیر است بمنبتہ تصور خواہد رسید این را با بخت و اسب بران بخت مخالفان نیز اسپان راغان دادند و جنگ واقع شد چون ہمراہ شیخ مردم مدد و بود و نیم جمیت فراوان داشت غالب آمد و شیخ بمنقتنا سے شجاعت و جوان مرد سے ثبات قدم و زیدہ و دادر دانکے واد و حملہ نمود و جمعے کشیدہ از راجہ چوتان جوہم آوردند و شیخ ابوالفضل بنزم نیزہ ہرمین الفتادہ باختر شتافت و ہر انش نیز کشتہ شدند جمیت مزین با سپاہے خود بیشتر کہ نتوان زد و نشت بر بیشترہ راجہ زرنگ دیو سہ شیخ جد کردہ و خدمت شاہزادہ در آکر آس فرستاد شاہزادہ نہایت خوشوقت شدہ در بایستہ بالائق انداخت و دندے ہما بخسا ماند چون اکبر را کمال

بخت باش بود باستماع این ساخته از خود رفت و دوست بی طالبی بر روی دیننه خود و نوعی آثار میان و بجزاری از دین و بر سید لائق
 شان او بنود و میت شش و جهان را در و فاش و دیده پریم شده سکنه را شک حسرت رحمت که فاطمون عالم شده را می رانان شهر
 که منصب سه نزاری سر فریزی داشت و فوج امان حدود بود و شیخ عبدالرحمن و شیخ ابوالفضل با امرای دیگر باستعمال راجه نرسنگه و
 قاتل شیخ متین شده و حکم شده که سران به آخر یارند دست از کار باز دارند باز نرسنگه زبان پادشاه گذشت که در بدل سر شیخ مسد آن بگشت
 چه مقدار داشته باشند زن و بچه و اورا جبار باید کشید و ملک اورا بنامه قافا محض باید ساخت حق آنست که شیخ ابوالفضل بی شیخ مبارک که در
 خود که بمات بود و فصل احوال او بهر یک که خود نگاشته و تا آخر احوال این پادشاه انشا الله تعالی بنجس استسناخ کرده آید چون حقیقت فیس
 شیخ مبارک و اولاد او را بر ظاهر شده با تقاضای قدر شناسی احضار آنها فرمود و در سال و دوازدهم محلول ابوالفضلی که در انستار فیضی قطع
 داشت و بزرگترین اولاد شیخ مبارک بود و لازمست پادشاه فیض اند و زگر وید و در سال نوزدهم شیخ ابوالفضل را که از فیض خود بود و پادشاه
 پیش خود خواند او تفسیر آیه انکرم فیض بنام اگر نوشته بشرفت حضور مشرف شد و پند خاطر پادشاه افتاد چون بجز بهوش و اکثر علوم اقتصاد
 داشت روز بروز و در اطاعت بیکران و مشمول اطاعت بی پایان گشته پای قدر او از امرای عظام و وزیرای کرام در گذشت و مقرب
 و مستشار پادشاه گشت بر تبه که مسود جمیع مقربان درگاه گردید و شاهزادگان با اتفاق ارکان دولت در حدود آن شده اند که قابو یافته اورا
 از پنج برانند از تهاکم چنین اتفاق افتاد که شیخ مبارک پدر او در زمان حیات خود تفسیری براسه قرآن مجید درست تصنیف کرده بود و
 نام پادشاه در آن شده و در شیخ بعد رحلت پدر به آنکه موافق رسم و مینا عنوان کتاب با بنام پادشاه موشخ گردانیده شده با سه بسیار
 نویسیانیده با اکثر ولایات و بلاد اسلام فرستاد چون این معنی بفرمان ابوسعید از فرود یکد داشت سخت به اشتفت و شیخ ابوالفضل را حدود
 عقاب گردانیده شاهزاده سلیم که از شیخ آزرده خاطره بود و امرای دیگر که از خود داری ولی پروائی او چه امتداد دل داشته قابو یافته بنوا
 بیور و در بخش پادشاه افزوده و شیخ ابوالفضل از کورنش شیخ گردید اما شیخ در زمان تقرب گرد بفرمان میرسانید که من غیر از حضرت پادشاه
 دیگری را نمی دانم و بنشیند و بنشیند از آنجمله همگان از آن آزرده می باشند و اگر بنشیند رانیک میداشت شیخ را بسیار میخواست
 و از مصاحبت او بسیار لذت میبرد و چند روز تفسیرش صاف کرده با مشغول غایت فرمود و بعد از او از حضور تا فرود رسیده وید جان نرسنگه
 نام آنکه بحسب تصافیه تقدیم خدمات و کن مامور و چنانچه مسطور شد بعد از او شاهزاده سلیم بی حجت ظاهر و مقتول گشت مقالات او حکایت
 کمالش میکند بهیت درین باغ سر و سه نیامد بلند که با و اهل آفتیش ازین نمکند : : :

ذکر در بیان فی شاهزاده سلیم پسر بزرگ اکبر

در زمانیکه اکبر بنخود کن منفعت فرمود شاهزاده سلیم برای استیصال راناسین شده بود و در خطه و گلشنه امیر اقامت و در زید و عمیر
 تخریب ملک رانار میش داشت و راجه مان سکر در خدمت شاهزاده بیسه سالار و امیر بود از نوشجات امرای بنگال ظاهر گشت
 که فاطمه قابو یافته بسبب نبودن سردار عمده و ران دیار مصر و شورش شده اند و فتنه و نسا و بر پا گشته و کنور ما سنگه و دلا راجه
 مان سنگه که بیایست پدر و ران ولایت بود و رانیک جنگ شکست یافت راجه مان سنگه باستماع این خبر بدست شاهزاده التماس نمود
 که چون پادشاه بنخود کن متوجه است اگر شاهزاده از امیر منفعت فرموده و ران آلاس قشر این ارزانی فرماید شورش بنگال رخ میشود
 شاهزاده حسب التماس راجه و صلاح کلی از امیر کوچ کرده با آلاس نزول نمود و جایگزین خود را که در حوالی آگره بود و بنخود کن گشت
 حال صوبه آلاس که بجا گیر آسمان جوهر نقلت داشت نیز بنسب کار خویش گرفت و سه کلب رویه خواجه صوبه بهار و آن حدود که کنور و

اکبر از قتیله ارتحال سلطان مرا شنگ ماند و گویی بود چون این حادثه جانکاه در سے خود داغ بر بالایی داغ گردید تا آن که رفتی رفتی تا آن
 تن و جان اکبر را فرو گرفت و مزاج او از مرگ اعتدال تنگ گشته آخر با از کسوت صحت عارضه و بر بستر بیماری است افتاده صاحب فرزند گردید
 غیر خوابان برای شفا ی بزم از دست کرام و اماکن عظام صدمات و صدمات فرستادند و بیقرار و صفا فرمود این خیرات و عبادت دادند حکیم علی کر سر آمد
 کمای در بار بود مقصدی عاجز گردید تا بهشت و در دست تصرف باز داشته طبیعت را بحال خود گذاشت که شاید بقوت خود دفع عارضه تواند نمود
 چون میارست بپشت انداخته میارست روزی هم بر او پرداخت تا در روز هفتم در بزمات و صدمات بکار بر گرفته و فائده نگردید با سائل بنیگر گردید و او ایست این
 مریض هم هر چند بکار رفت سودمند نیفتاد و امراض مختلفه متفاو و مع شکوکا که میگوید که موجب از وی دیگر میشتد با بیست چو آمد فضا را دوا و آنچه
 هم جاسک پنهانک از سببها چه سود چون تا نازده گزشت سوزالزج و فروماند عاجز طبیعت از علاج و درین مدت آن شیر دل قوی بهت با وجود
 کمال صفت خود را از بارعام دادن و با مقربان محبت داشتن باز گرفت چون پادشاه بجاالت نزع رسید روز دهم حکیم علی علاج را سودمند ندید و
 دست از سببها باز کشید و از بیم جان خود رو پوش گردید و در کج ایمنی خیزید شب چهارشنبه و از دهم جمادی الاخری سنه هزار و چهار دهم مطابق
 پنجاه و دوم جلوس کمر پادشاه طبیعت پنج سال قری رسید بود و شکر اگر با در حکمای عالم بقادر و در گردید از تجوید و کفین در بلخ سکنه و صفات
 اکبر ابد فون گردید اگر کسی از فایده سخنان و نشان زمان تاریخ وفات را در سلسله عبارات نظم و شعر کشید و اندازا بخدا آمنت خان جعفر چنین گفت
 بهیبت فوت اکبر شاه از فتنای آن گشت تاریخ فوت اکبر شاه به مدت سلطنت پنجاه و یک سال و دو ماه و نه روز بود و در روز بود و در روز بود

ذکر احوال موثق الدوله شیخ ابوالفضل بعبارت او که خود در بیان کتاب آئین اکبر نوشته

ما تم شکر فائده را چنان در سه روز که با خود به از حال آباست قدسی و نخی از نیرنگ اطراف خود نوشته رساله عبدالکامه سر انجام
 دهد و بایه عبرت دید و در آن و در باب گردانید لیکن شکل گوناگون خاصه نوشتن این کتاب آگهی را از همه باز داشت درین اثنا پیام
 آراست فیجی چنان که درارش نمود که بنیگر روزگار تاب این نادر که نمرست بر اند شکفت اطوار بر فراز تخریر شتابد سزاوار وقت
 آنست که نختی ازان درین اقبال نامه برگوید و در چند جا بنده گردارده گردید پندسے نگار و بدین لویه در سه برخی ازان بهشت
 و دلی فای که در از انجا که نسب سر آمدن از سستی و سستی با سخنان نیاکان باز گانے نمودن و کالاسے نابانی میان آرا و در دست و از شوی
 مغرے بهنر دیگران نادرش نمودن و آهسته خویش نادیدن نئے خواست ازان سطرے بر طراز و افسانه گزار سے کند درین بادی
 و یولایخ پانده سلسله بجایست و رسد و آبیاری سبب صودے در در شگاه منی بکار نیاید شعورے چو تا دانا نند در بند پد باش و
 پد بر بگذار و فرزند بر بنر باش و چو در و از در و شنه بنو و نشانند چه حاصل زمان که آتش راست فرزند و در محادرات روزگار نسب
 بنجد و زند و ذوات و اشال آن قیصر نمایند و از با سده و سافل بنگر و اند بهشیر آگاه دل و اند که این بدان باز گرد که از آبا میانی
 او کی بفرود نئے ثروت ظاهر با نشان سلسله حقیقت پیرو دست یافته و تمام یا لقب یا حرف یا مسکن شهرت گرفته و گردید فائده کرم از
 از فرزندان آدم صفت شمرند و بنگر سے داستان گز ازان دل نداد و احتمای دیگر راه نند بر ظاهر که درین ساعه از در سعه راه خود را
 از پانخانند و همان گوهر گراسے اعتبار گیرند پس چو اساحات گردین بیدار دل برین افسانه نجاب و در و بران نیکه زده از حقیقت پد و
 دست باز گیر و سپر نوح را از اندر شتایی پد چه سود و ابراهیم خلیل را از بیت پرستی اصل کرامت بدان بهیبت بنده عشق شود و ترک نسب کن طلبی
 که درین راه فلان ابن فلان چیرے نیست و لیکن سپر نوشت آسمانی در در سیمان صورت پرست افتاده و با طائفه بر آینه که نسب را برب
 گزینند تا گزینند ازان برگوید و نامه براسے آن گرد و گسترده

ذکر بیت

شماره آبا سے کرام داستان دراز است چلو گری انفس را بنا بایست وقت نبرد شد برخی در لباس ولایت و کوسه در علوم رسته
 و طائفه در دوسه امارت جمعی در عالمه گزرا سه و طبع و تجرد و تنهایی بسر برد و اندازد که گاه زمین یمن و طنگاه ابدان و الا ز اوان بسیار دل
 شیخ موسی بن عیین جدر در مباد سے حال رسید گے از خلق روسته و دوترک خان و مان کرد و غریب گزید و بهر چه علم و عمل نموده جهان
 را بپایه غریب و در نوشت در بایه نامه و در قصبه ریل که نزد چنگا بهیست از سیوستان بسر نوشت آسمانے عزت گزید و از پیوند دستے
 خدا کی شان حقیقت پز و که خدا شد اگر چه از صحرای یمنه آمد لیکن از تجر و به لقان نشانت بهرمان نفع آگے بود و انفس اگر سے در آدیش
 خویش بکار بر سے و زندگے بے بدل را در پیراستن نفس بود و طون مصروف گز و اندر سے و غزندان و بنا کر سعادت پیر اسپر و آئین
 او بود و غریب سے داشتند و دانش عیانی ریاست سے اند و غنند و در غفوان مایه ماشر شیخ خضر را در روسته و یدین برخی اولیای هندو
 رفیق پیدا و دیدن الوس خود بسر در آورد و با چندی از خوشیان و دوستان بنده آمد بشیر ناگور سر رسید بکلی بخجاری اچا که جانشین خود
 جانیان بودند و از ولایت منوی بهره وافر داشتند و شیخ عبدالرزاق قادری بنیادی از اولاد گرامی اسوه اولیای بزرگ سید عبدالقادر
 جیلے شیخ یوسف سندی که سر صورت و معنی فرموده بودند و با کمالات حقیقی فراخ آمد و در گذر گاه و در اهنائی خلق بسر بردی و جانیان از
 راه آورد و از غیره دگر گری از گرم خوسے و دگر گری این بزرگان کار آگاه و از خاک دامن گیر چنگا و روزگار خورده و رگهای غریب
 تو گزید و در سال منته و یازدهم جمادی شیخ مبارک از نزد چنگا علم یمن آمد و طلیسان استی بر دوش گرفت و بیزدی دگر در چهار سال
 لوات آگهی پر توان داشت و انوار آئی روز افزون چهره از دخت و در نه سالگی سرایه سترگ پیدا کرد و در چهارده سالگی علوم متداوله داشت
 و در هر علمی تثنی یا دگر گفت اگر چه عنایت از دکانه سالار کان میرا نخب بود و دیکو سے بسیاری بزرگان در یوزده فرمودی لیکن در ملازمت
 شیخ عطن مشیر بسر بردی و تشنگی باطن از آموزش او از فرودی شیخ ترک نما داشت حد و لبست سالر عریافت و زمان سکندر رودی و ران شهر
 و طنگا ساخت و در خدمت شیخ سالار ناگور سے پایه و الا سے شناخت دست آورد و شیخ در کوران دایران و انش اکتساب فرموده بود و المقاصد
 شیخ خضر بصوب سند باز گردید و بکلی اندیشه آن بود که بر شے نزد بیکان را از ان بلاد دخت باین دیار آورد و در بکار در سفر سپر سے شد و بر مرد
 ناگور قطعی سترگ افتاد و بای عام نفرت انگیزت غیر از مادر و والد بهم را در بکار سپر سے شد و بر بزرگوار را همواره عزیمت جهان گرد سے
 از خاطر نور آگین سر بر دوسه و دیدن بزرگان هر سرزمین و در یوزده فیض ایزد سے نمودن بر جویشے لیکن آن کبابو سے خازان
 غفلت رخصت نمیداد و سر کشی در خاطر سعادت نش بود و درین کشاکش باطن بلا از مت شیخ نیانے بنابر سے قدس سبره پیوستند
 و شورش دل افزایش گرفت آن پیر نورانے را آغاز آگهی نظر بیکانه بنیاد روسته افتاد و در دشنے دل و سعادت جاوید و زب شد
 در یوزده اراوت و گزیدن ر دشنے مین نمود و پاسخ یافت دین نزدیکی که را بر فراز هدایت بر سے آمد و بر پهنای جویندگان آگهی
 نام نزد میکند عبدالله نام دارد و گرا سے لقب او خوا به احرار خواهد بود و انتظار آن هنگام نماید و آئین او بزرگ بند خواهد و ران بنجام
 آید بپایه عرصه تنگای بود و در حیت و جو سے جان و ابرو سے حقیقت و داد و داشتند چون وقت کار رسید و بدان پایه و
 یافت تملین خدا پز دوی از و بزرگرفت گنا سے را خلوت او فرمودند و بے فیض پیر شد و مقرر شد در خندان خوا به هر جا که بر دوشی
 تبیر بر و این یگان آفاق را سے خواهند قریب چهل سال در دیار خلسا بسر برد و در خدمت و کوه عشرت تنهائے اند و دخت حدود
 بست سال عمر گرا سے رسیده بود و آثار گری سے در سنے هم نشان افزایش داشت شبے پدر بزرگوار با چند سے دران معرودات

بکندی از خدا نیان سعادت پذیرد استان حقیقت میگفت و بیانشکات دل افروز بر فراز ظهوری آمد تاگاه آوازده آبی گوش رسید
 بازده آبی بدخشید هر چند اندیشه رفت قشاش نیافشته روز دیگر بنگا پوی سخت و جستجو بسیار روشن شد که در خانه کلاه آن بزرگ منوی
 غزلت گزین است از نور اراست و زمانی بر آسود و خلا از هرزه گزافی باز آمد پیوسته چهار ماه سعادت سے افزون و دود منبر اکبر اور و
 افزون عیار سے میگرفت دوران نزدیکی سفر قدس پدید آمد و دل را بگرد ناگون خفای بر آموود و برهنائے جو بندگان حقیقت اشارت
 رفت و بخورشده و در غای بالی رخت هستی بر لبسته دوران نزدیکی نقاد و دو مان صحت که تربیت پدر بزرگوار فرموده ازین خاکیان
 خدائی رو رو پوشیده و عارضا ماند و فرقت اخلاصت پدر بزرگوار بآئین تجرد و صوب دریا سے شور گام صحت برداشت آنگی بسج آن بود
 که راه چهار دیوار تصور عالم نموده آید و از کرده اگر مردم بخشی فیض برگرفته شود و در احوال و باجرات بوالا پایه نثار بر پیوسته و انصاف
 تازه آنگی آرد و در هر بن بزرگ سندها سے دست آور آئین مالک و شاش و ابو حنیفه و جنبل و اسماعیل گوناگون در بافت
 اصول و فروع و ما هم آرد و دود و بنگا پوسه سخت پایه اجتماع و نموداگر چه بافتنای نیان بزرگ برداش ابو حنیفه انتساب داشتند
 لیکن همواره که در راه با حمله آرایش وادی و از تلبه بر کناره بند که دلیل کرده و بدو پند نفس را دشوار آید برگرفته و از سعادت
 نشسته و دشمن ستارگی از ظاهر بختیاقی منوسه گذارد شده و ز بنگاه صورت رهنه سے ملک حقیقت گشت اسالیب تصوف
 و اشراق بر خوانده و دوران تقاب نظر و تامل و دیده شده خاصه خفای شیخ عربی و شیخ بن فارمن و شیخ صدر الدین قرنی و بسیاری
 اصحاب عیار سے و پائے نظر و مافت انداخته و نصر تا سه به انداز و رسته و او و در شماسه بوالا محب رو نشسته افزون و از علل علم آبی
 آن که ملازم خلیف ابوالفضل کا زو و نه شرف اختصاص یافته و از قدر دانسته و آدم شناسات نغز نه سے برداشت و از بزرگوار
 گوناگون دانش صحت گشت مراتب تجربه و میار سے خواص شفا و اشارات و وقایع تذکره و محبته رانده کار فرموده و در بستان
 حکمت را طراوت و دیگر پدید آمد و ز باب بیش رادوان پایه دیگر افزون و آن فرموده و در دین و بیست فرمان رادایان عجرات
 از شیراز برین دیار آمد و بستان شناسائی را فرود نه تازه آرد و در بزرگ و هاکر و دانشوران روزگار و روزگار آبی که بود لیکن
 در علوم حقیقه عقلی شاگرد مولانا جمال الدین و دوانی است جناب نویسنده نخست نزول الخود و احوال مقدسات ماند و خدمت و پس
 انان در شیراز درس مولانا محی الدین اشکبار و خواج حسن شاه بنال بدانش آموخته نشست و این و بزرگ از سر آه تلامذ که
 سید شریف جرجانی اند و نفعی در بستان مولانا هم الدین گلنار سے که بر طالع حاشیه معین و ارد و رفت نمود و چرخ دریافت
 افزون و از محبت رهنه و او را کشایشهای غریب روی داد و کتب حکمت را بغیر سیده مطالب آفرایشید و از پائے آرایش داد
 چنانچه تصانیف او بران ولایت کند و محبت برگزیده و همدان مدینه فیض پدر بزرگوار را شیخ عمر متوسه که از اکابر ادیبان و از پائے زمان بود
 سعادت ملازم رسته داد آن گوهر شب افزون دستگاه عیار منسه تمام یافته آئین بزرگ خشی و سرگ دانسته را بطرز
 گردیه تلقین فرمود و بسیار سے باستانه سلاسل را از شطاریه و طیفوریه و حقیقه و دهر رویه دریافته فیض پذیر آمد و همدان
 مبارک صحبت و هم نشینی شیخ یوسف که از بهیاران سرست و در بندگان آگاه دل بود و سید و سر نایه و دیگر آنگی اند و خدمت همواره
 دریا سے نمود و بود و دهر گردان از آداب عبودیت از دست نرفته از برکات گرا سے محبت در آرز و سه آن شدند
 که نقوش ملی از ساخت فیض سروده آید و دست از رسمیات باز داشته و جمال مطلق گردند آن خواننده رموز صفو نکرده دل شناسانده
 انان عزیمت باز داشت و بزرگان گوهر بارگزارش نمود و سفر دریا را در لبه اند و صوب دارا خلافته اگر گام طلب باید و در او را و از
 کار بر نکشاید قدم بصوب توران و ایران برداشت و هر جا که اشارت رود فرمان در سطره و حل اقامت اخلاصت و علم برمی طلیسان

احوال خود گردانید بدین اشارت همایون غره اردی بهشت سال چهارصد و شصت و پنج جلای مطایب چارشنبه ششم محرم نهند و پنجاه
در مصر سعادت داران خانقاه تکیه حر ساسا الدقلی ملایکه نزدل صوری فرمودند و ران مموره و دولت شیخ علار الدین مجذوب کبر صفا قلوب
و خفایای توبه را گاهی داشت افغان صحبت افتاد و ایشان از ان مستی بیشاری آمده فرمودند فرمان ایرونی چنانست که درین شهر اقبال
توقف است و ترک گردش نماید و گزین نوید بارسانند و خاطر سفر گوارا آراش بخشیدند بر ساسل و ریای جون در چهار میر فوج الدین صفوی
ایچی فرود آمدند و از دو دمان قریش که با علم و عمل آراستگی داشت نسبت تاهل روی داد و بدان مرزبان محلا شتایی بدستی کشید و آن
موانعی حقیقت آمو و مقدم این نو با و شناسائی را منتقم شمرده بلم خوی و کشاد و پیشانی پیش آمد چون اسباب ثروت فراوان داشت چنان
خواهش فرمود که بدان لباس در آیند از تنهونی ساره و ادوری توین نه پذیرفتند و آستانه توکل و دلیگان همت بے نیاز بزرگیده و براق
در درنه و مباحثه بیرونی پای سعادت افتر و در میر از سعادت بزرگ حسنی آگهیست انداختی حال نیاکان او در مستغفات شیخ سنادهی مذکور
اگر چه و لشکاه ایشان قریه ایک شیر از است و از دیر باز سیر جاز نایند و همواره پکنده درین دو جایه سبر بر و نهنگامه افافت
و استغاضت گرم دارند اگر چه محق و مقبول را در پیش نیاکان قدسے نهادند و خست لیکن مولانا جلال الدین دوله نے جلسے
دیگر یافت و در جزیرہ عرب انواع علوم نقلی از شیخ سنادهی مصری قاهری تلخیص ابن حجر عسقلانی برگرفت و چون در منفرد
و پنجاه و چهار خست بمنزل قدسے کشید و الدیر گوارا ملزم آزادی خود شد و همواره لبست و شوی باطن و پاکیزه داشتن گویا همت گشت
و بکار ساز حقیقه روی نیاز دارد و در س گوناگون علوم اشتغال فرمود و گفت گوسے پاستانی را در پوش حال گردانید و خواهش از زبان
از و عاوش برید از اناہل ارادت گوسے احتیاد گزین سعادت آمو و اگر محلو سے برسم اخلاص آ و دسے تختی پذیرفتی و قدر در بایست
برگرفته و دیگر مردم را مذرت گفتی و دست همت بدان نیا لوسے کچتر دست نشستگاه او پناه دانش و ران و جامی باز گشت بزرگ
کوچک آمد از حمدا انجمنایر ساختند و از دوسے خلومت آراستند از تخمین اند و راه یافتے و نه از پسین شادے شیر خان و سلیم خان
دیگر بزرگان در مقام آن شدند که از وجوه سلطانی چیزی بر گیرند و لوسے و رنور قرار یابا از انجا که همت بلند بود و نفر مایه سر باز
و میرایه افراش منزلت گشت چون رهنماے مردم در نهاد سرشته بود و از درگاه فرمان راست گزارے داشت و اشاره اولیاے
زمان یا در و مر بانے هوا واران روز افزون همواره بایندگان مجلس و جویندگان آنگے بدو گوسے فرمودے و برخواستے پناه مردم
سرزنش کردے ظاهر پرستان خوشین و دست پنج زده گشتے و اندیشہ ناسر انودے چون بسیج همکار آراستے در سوبد اے
ضمیمه بنور و رعیت مرکز گیرے و دکان دارے پر اعمون خاطر گشتی خود رن سراسے و کموش بدکاران تحفیت رننے و نه بکاره سگالے
امیدگان پر عاوش جوسے توجیه بر گاشته و باین سنے از دیر بهال و دستان حقیقت منش و فرزند ان سعادت گزین کراست فرمود اگر خیم
همواره و گفتگو سے ملی گراسے اوقات گذارش یافتی لیکن در زمان افغانان و انشما سے حقیقه کتر به میان آبرے و چون ناخیمه پایات
جانبانے جنت آشیانے بنار گے هند و ستان را فرورغ بخشیدند سے تورانی و ایرانے بدستان آن شناساے ز موزانفے و افغانی
پیوستند و انجن دانائی را در سنے دیگر پدید آمد و لشکان مختلف سال تمیز را مبرزا بهال بر نژ شد و در سپاران اندیشے گو و در نژنگام
آراش با گردند هنوز نژنگامه مگر سے نه پذیرفته بود که چشم رننے رسید و بیون دست چیرگے بر کشاد و نیکان روزگار بگوشه غول نژ
در شدند و سیف ناکا سے پیش گرفتند و بزرگوار از نیر و سے دل در همان زاد و غلث بنات پاسے فرمود از تا نید ایند و سے
بیون کار ویدگان را فرستاد و مذرت خواست و از سفارش آن حق سگال میاری از ننگلنا سے غم به نژنگامه شادے و آردند
خستین در سال جلوس شاهیستاسے برادر بگ خلافت خانیچ سپند بر دولت افزون و دفع عین الکمال الحکار نه نقطه ساسے سترگ

پدید آمد و گرفت آن سوره خوب شد و غیر از خانه چند اثر سے غائب و بای عام سرباری آن و شور سے بے اندازہ بر جہان
 آسیب رسید و در کربلا و ہندوستان این سنگدستی و جان گزائے بود آن پیر و تن خمیر در همان زاویہ قدسے پای ہست اشرف و ذکر و فتوری
 بران مصفوت کہ نہ شست راقم شکر نامہ دران ہنگام در سال خیم بود و سفر آگے چنان پیش طاق نبیش سے تافت کہ شرح کجالبہ
 گفت در گنجینہ دار گزارد آید بتکلمی شمول سے زمانیان در شہود و این سانچہ نیک خاطر وار و آگے دید دران دیگر معاضد آن سختی روزگار
 خانہ انبارا بگفتہ و گزارد و ہا کہ مردم فرو شدہ دران کا شانہ ہفتاد کس از دوزخ و اثاث و خود و بزرگ ماندہ باشند اخوان روزگار را از فرا
 عالی و نشاندہ در ویشان میر شافرو دوسے و کمیال گسے و محط از سے گمان بر دوسے گاہ یک سیر فراہم رسیدی آزار بد گمبائے سفالین
 جو شایندے و آب نفیدہ و بن مردم قسمت یافتی و شگفت ترا کفر غم روز سے دران منزل بنود و بجز اندیشہ پرستش ایندی چیز سے
 خاطر راہ نیانستہ و جز محاسبہ نفسانے و مطالعہ اسرار حقیقت شغل و دیگر بنود تا آنکہ رحمت ایندے بر بگفتان تافت و در خانے سترگ چہرہ
 شادمانے برافر وقت ماہیہ رایت شاہنشاهی ہوا تو از اخفت و جان را ببولت روز افزون روز شائے نجشیدہ بار گاہ خود در و باش آدم
 کالاسے آگے ماہیہ بزرگ ہذا و نہ فوٹو نکلت و انواع دانش در میان شد و میانہ سے تازہ و دو راست دید ہی بلند و ہوا کھنک
 گوید ہ پیدائے گرفت و گوناگون مردم از نوین عقل تو از دیگران بر داشتند و غلط کہہ آن نورانے سرشت جمع و انایان ہفت کشور آمد
 و سخن بنویسے گرا شد جسد ہی افسردہ برافر وقت و توان بینے بگوہران افزایش یافت و او بر آئین خویش سرگرم بودہ راہ رسم
 سپردے و بر درویشی گشت راہ دیالیت نشاندے و مردم کم گزارد کو تاہ بین دنیا ب شدہ راہ افتر اسپر و نہ بیشترے بگروہ
 محدود و پوند وادے و از گنہار پریشانی ماسا منہار دانستے و سادہ کو خان روزگار را بر اغانیدے و نجیال تباہ بدل آزار سے نکاد
 نمودے ہلکی دست آویز تباہی انیان شیخ ملائے است گروہ و رہند باشند میر سید محمد و چون پودے سے رامبے سے موہو و شمرند
 و دران مہانتہ نمایند باطم و عمل و تدبیر اخلاق چندین نصوص را فراموش کہ وہ درین خوب غور نمایند و در زمان سلیم خان
 شیخ ملائے نام ہوا سائے بگماشتے ظاہر و باطن دین در طاعت و دو دران مص سعادت نخستین مہاسبہ از واد اختیار و تجرد بدین
 و بزرگوار آمدند اندر و ان مہانتہ جو زبان ہر زہر سرانے و اشد و سرمایہ گفتگو پدید آمد ملائے زمان کہ نامان دانش و روش
 خرد گزاشت خانہ کین او پر غاصتند و بچہ نین پوند عفرے ہنگام آراستند و جملہ ماہ دست کہ نہ پد بزرگوار پریشانی موافقت نمود
 محفل و قفل را ماحضد انیان یافت در شہ گاہ مرزبان ہند وستان مرکز آراستند و با تیشہ تباہ خویش راہ کو ششما سپردند آراستہ
 حکومت دانش نشان روزگار را فراہم آورد و در حبست و جو سے حکم شرع ہنگام پوند و بزرگوار را نیز دران انجمن طلبہ داشتند چون
 سخن از ادیان پر سید ظلات حرف سراپان جاہ طلب پاسخ دادند انان روز کہ کین مہبت بدین آئین متہم گردانیدند و در حین محاکمہ جرم
 مدرسے از خبر آحاد است مجلس عدا چندان کو شش نمودند کہ کار اسپر سے شد و پختے بگوہران آئین شہید را کفون نمیدر نہایت
 راہ کو پیش سپردند و دانستہ کہ شمسائے دیگر است و پزیرائے دیگر درین ہنگام کے را از سادات عراق کہ گمان نہ زمانہ بود و علم را باطل
 متروک داشتے و گفت را با کہ دار کیتائے نجشیدے دامن آلود ہست گردانیدند و از تو پریشانی ہی دست بدامن او نیز سپرد روزی و عمل
 ہا یون گزارش یافت کہ پیش نماز سے میر و اہمیت چہ ہر گاہ گویا او مرد و باشد اقلہ لاجونہ سزاوار بود و راجی چند از خفی نامہای
 پاستانے با شہاد آورد کہ اشراف عراق را شاد تنوان شود و کار پر میر دشوار شد چون رابطہ اخوت داشت حقیقت ما باز نمود و پدیر
 بہائیان ہوش افزا فرمودہ تلی دادند و بگفتگو سے بد سگالان دلیر گردانیدند و پاسخ آن نقل چنان بر زبان گوہر آلود گشت کہ
 سنے آن روایت نفیدہ و انہما در کتب خفی ازین باب در نقل آوردہ اند عراق عرب مراد است عراق علم چندین جا بدین معنی تفرج

رفتہ و نیز تمیز کند و اندر میان اشرف و اشرف و ان عبارت از لواکش و زان و اشال آن باشند سوم او ساط و آن را در حق
 دابل بازاری خمر و اندہ چارم ارانے کہ پیاہ اینان زنند مانند پاجیان و ہرزہ گردان و ہر یک بابا و افزا و جدا گانہ نگاشتنہ اند تا ہنگام کہ نیکی
 چسان سلوک و رو کہ نیز بدگر دارے ہر گرام چگونہ بود و حاجتی اگر ہر بدکنند و ایکسان باشن نمایند از شاہ ماہ مدلت کیسکو کہ باشند
 سیر ازین آگہی بیاید و گو ناگو نشانماند وخت و از برای پیا کیاسنی خود و نشانسانائی حال بدگو ہر ان نگاشتنہ شیخ بظہر را آورد و آن خبرہ
 ردیان ہرزہ سردار گوہر نے افتاد و چون معلوم شد کہ از کیا برگرفتہ افزودنہ حسد ساختند و عمل این یاد در ہما چند بار بر ملا افتاد و سربایہ خرد
 و سربایہ شورش نشانساندگان شد سبحان اللہ با آنکہ گرداگرد مردم تین و ازین کہ کچھ کیشہ نہ آچنانہ است کہ یک امر خلاف واقع ندارد
 و نہ این چنین بطلان آموود و این معنی اگر یکے از نشانسانے و رسد بر خلاف آئین خویشین تحسین نماید و سیر ان زنند و کہین آن ہر خبر
 و پس از درازے سخن ازان نکوہش باز بتبش منصوب گردانند لیکن از حمایت اسے بدگو را پسو سستگر و شرمسارے بردشتے و شہر
 کردہ یا پمال غم گشتے و از بدگو ہرے و نایانے بے عبرت نگہنے و ہر ہمان بدگاہے چلند و سختے تا آنکہ نیرنگے زمانہ و بواجبی روزگار نقش
 شکر در میان آورد و تفرقہ شرک چہرہ و عبرت افزود و خمال چہار و ہم آئی مطابق منفرد و ہفتا و دو ہفت ہلاے پدربدگو را از گوشہ
 از وادہ آمد و نخبہاے غریب دے آورد و فتنی ازان بر نوید و عبرت نامہ برگویہ اگر چہ ہموارہ از زبور خانہ حسد شورش داشت و سیر
 دشتے در جوش و شب چراغ دوستے بے فروغ و یکجان روزگار دل در بدے بستہ و در بیگانگے باز کردہ بود و نہ چنانچہ ایمانی گوازش
 یافت لیکن درین ہنگام کہ پایہ دانش بیہے پذیرفت و بزرگان روزگار در تہذیب و انشور و نہ ہنگامہ مردم گسے پذیرفت و پدربدگو را
 بر آئین خویش خواہے نکوہید و بر شرمسارے و دوستان و نکوخواہان را ازان بازداشتے ہلاے زمانہ و شایع روزگار کہ ذات
 حجتہ را مرآت سیرب خود دانتے بہ تباہ گاہے و چارہ اندوزے نشستند و خود را بیا ریچ اندیشہاے تباہ یافتند و با خود پیکار
 آوردند اگر انہو بچے و دشین شہر یا رعالت نہ وہ گرد و گن اعتبار ہاے مارا چاہے و خود اہم ماند و انجام کار بہ کہ اسم حال نکوہیدہ
 قرار یابد یا پمال غم داندہ شد و کہین توزے نشستند و بہ بختان سرائے کام فرخ برداشتند و بدستان گذارے و چلند و درمی بسیاری
 از دیکان عتبہ ہمایون را بگفتار ہاے فرہ آوراز راہ برد و نہ بیٹے بدگو ہر را پیرایہ تعصب دینے فرختہ بشورش در آوردند اگر چہ از ویرانہ
 طور ناستودہ ہمین بود لیکن دہر زمانے بیا دوسے حق گزاران سعادت آمو و بازار جوش بدگو ہر ان پراگندہ شد دے درین ہنگام
 آن گرد و راستے پیشہ درست پیوند و در ترشدند و سمر حدت سربایان بزم ہمایونے کہین آرائے لشت تباہ سرشتان لی کاہم
 و دیونہ ازان نا پار ساگو ہر قابو یافتند و بزرگو را بنہزل دوسے اسے تشریف بردہ بود و من سعادت ہما سے داشتیم آن رعوت
 از رخ و زور و افزائیدوران انہن حاضر شد و حرف سرائے پیش گرفت و راستی دانش و شایب و سر بود از ویرانہ ہما بجا گاہے برداشتہ
 و رے ہر فوگئی ادماز بان کشور و سخن را بچائے رسانید کہ انجالت رفت و نظار گیان بحیرت فروشد و ازان روز با مقام بیداشتے
 ہمت گماشت و آن گردہ گشتہ امید و تاثیر تگر داند و پدربدگو را از یکہ اینان فارغ و من درستی آگہی غیر نخستین آن بیوہان دینا پرست
 بائین سالوسیان ہر شایر بچ گزارے و دین آرائے لشتہ انہما ساختند و درون آئرمندان شب خوردہ بسیارے را بہ پیولہ جاسے
 نیستے فرستاد ہر گاہ خدیو عالم از خبر سگاہے و یک اندیشے عالم کیش و دانش و دارا بگوہے نیکی ظاہر گداشتہ باشد و خود طہسان
 بہ توحید و ہوش گزشتہ حق گویان راستی نفس را بازار کاسد باشد و دیکیاران دانش ناراست رو و بزرگان دولت با آن مشتاقی حیل
 یار باشند و تعصب را روز بازار جاسے آست کہ خاندانہا برداشتند و ناموسا تام تباہ کرد و در چنین ناہنگام کہ بدگو ہر ان تباہ کار نیکیول
 نام برداشتہ اند و ہر سے کہ بد و شہر گزشتہ و غزن بر آید و دینا داران بے آئرم و حیرہ دستی و تنگ چشمان را کہ یک روین

سے اندر اگر کار و شوا نشود ہمانیا دور سے قاتل نمود لیکن ہنگام سخت گیر سے بس دشوار کہ ہم باسے نماید چون زمانہ تنگے داشت
 و خاطر پریشان بسبب او کام برداشتہ آمد پانی در گلزار ہائی نزج خراش میشد و از شکر نکار سے روزگار عبرت می انداخت
 فردہ و فکاسے توکل از دست رفتہ راہ میدی پیش گرفته عالم را جو یای خود انکاشتہ گامی ہشوار سے برداشتہ میشد و نفسی بہ سخت بانی
 نیز در غریب دل نگرانے و نزدیکی روز رستاخیز بدگوہران رود بر صبح صادق بر در اور سیدہ شد ازین آگہی گرم خودے پیش گرفت
 و خالیستہ خلوتکہ ہمیں گردانیدہ نمائے گوناگون نختی بر کنارہ شد دوران آرام کہ پس از دو روز آگہی آمد کہ تفسیدہ دالان حسد پردہ
 آزر ہم برداشتہ کمون خاطر جفت، لیکن خود را بر ملا انداختہ و بآئین نختہ کاران صبح آن شب بمرض ہمایون رسانیدند و خاطر اقدس
 را شوش گردانیدہ انداز بارگاہ خلافت فرمان شد کہ مہمات ملک و مال بے استصواب ایشان صورت نئے یا بد این خود کار مہم
 ولت است انجام آن خاص بدیشان باز دیگر در محکومہ عدالت باز طلبند و آنچه شریعت خلاف نماید کا بر روزگار قرار دہند و بعد از
 چار و شان شاہنشاہ سے را بر ما غایبہ و بطلب فرستادند و چون بر حقیقت کار آگے داشتند و پیر سل ساختن کو ششما نمودند
 بدکاران شرارت اندیش را ہمزہ ساختہ چون بخاندن یافتند گفتار بغیر و رخ را درست اندیشیدہ خانہ گرد گرفتند و شیخ ابوالقہر بیلور را
 دران منزل یافتہ تبعید اقبال بردند و بعد کتب و تاب داستان چہان شدن را باز نمودند و آفرجامت سخنان بے آرم از مہم
 و از جانی تا میرات آسمانے ازان ہجوم بدگویان و طرز ہرزہ سرانے شہر یار ویدہ در شاسائے پذیرفتہ پاسخ داد کہ این ہمس
 سخت گیرے در کار و رویے گوشہ نشین و دانش نخی را باعث کیش چہر است و چندین آوہنیش بیودہ براسے چہرے کند
 شیخ ہوادہ لبیر میر در اکنون تباشارتہ باشند آن خبر در برابرے چہ آوہ داند و منزل را چہر فورق کر دہ در ساعت آن خرمال
 را رہا کردند و از گرد خانہ برخواستند نیم فانی چہان سر منزل آمد انا نکا کہ قدرے ناکاسے در راہ بود و او ہم چہرہ دستے داشت و فرما
 قلمت فیض آن میرسد با درداشتہ در افتاکو ششیدند و بدگوہران فرومایہ بخت زوہ درین خیال افتادہ امر و زکریا خان شاہ
 چارہ انیکار باید ساخت و سیدہ در زمان تیر داسے را با یکداشت تاہر جا کہ نشان یا بند از ہم گذرانند با و ازین حال آگہی
 یافتہ خود را بپیش ہمایون رسانند و ہنگامہ داد را بغیر و دانش خویش بیارایند پاسخ شاہنشاہ چہ چہان کردہ سخنان و حشت
 افرا سے دہشت انگیز از زبان مقدس وریان انداختہ آشنایان سادہ لوح و دوستان روزگار را ہم سے افزو دند
 دوست آویر ہاسے رنگین برے یافتند و مردم داندیشہ در از سے افتادہ دوست از یا ورے خیل بازیداشتند ہفتہ
 چون سپرے شد صاحب خانہ نیز از دست رفتہ راہ بے آرز سے گرفت و ملازمان او آئین آشنائے برگردانیدند عقل زبردست
 و اہم آمد و خاطر سر اسیمہ را بقین شد کہ آن حکایات نخیش اسطے نادر و پادشاہ در پڑ و ہش و عالم در تیکا پوسے جست جو
 ہست ہمانا صاحب خانہ گرفتہ سے سپار و داند و سہ بواجوب سراپاسے خاطر گرفت و داندیشہ سترگ در دل را یافت گفت
 کہ از ما ہماسے در بار خدیوان قدر دایم کہ حکایت نخست راستے وار دو گز نہ بردار دہائے کردند و مردم از گرد خانہ ہرگز ہرگز
 بر نمی خاستند این بہر ستنے کہ بخاطر میرسد تاہر انباشد ہر گاہ در زمان اسینے سزہ سرانے یکوشش میر سیکزیدہ مردم نرب زوہ
 بکین برنے خاستند امر و زکریا خدیو خانہ در ہم زار افتد چہ دور باشد و اگر در مقام گرفت و گیرے شد تفسیرے و سرلوک
 ظاہر تے رفت و توقفے درین کار تے نمود ہمانا فاسانہ ساز سے تباہ سکا لان بیگوہر اورا کالیوہ ساختہ است و مردم را برین
 داشتہ تا از دیدہ خوشے نکو سیدہ منزل اورا سلیم و اورا ازان بار خاطر بہر کہ و بریم تے بجال آمدہ بچارہ گوسے رو آور دیم و شوا
 تراز شب اول سیاہ روز سے پدید آمد و درم روزگار سے و نمود ہران ششاسائے تختین و داستان حال من خستین نمود

در استار سونن اندیشیدند و از خرد و ساسک گشتم پوشیدند و بخت کرد که در غلظت راسه نشود چون شام در آمد با وسع
 بزرگش و مغز سے شورید و سینہ زخم اندوز و خاطر سے گرانہار غم از ان عکسہ و دشت افزا پایردن سناوریم نہ یاد رہے
 و نظر و نہ پاسے استوار و نہ پناہ جسے پیرانہ زمانہ آد میرہ ناگاہ در ان دیو کاغ ظلت آمو دیر سے بدخشیہ کے اذیتا ذرا
 منزل پیدا شد و نختے دم آسایش گرفتہ کہ ہر چند خانہ اونٹنگ تراز دل او بود و دل او سیاہ تراز شب نخستین لیکن قدر سے
 بر آسودیم و از سرگردانی سے سر بدن باز آدیم و در انجام کار و زنا و یہ غفلت کرد و واد و شد و ریا با بگاش گام فراخ
 برداشت چون آسایش پا پدید آمد و اطینا سے روینا و در و پاخ آراست حال بہترین دوستان و دیرین ترین شاگردان و
 حکم ترین مریدان در حسن چند روز تو اخلاص کنون صلاح دید وقت آنست کہ ازین شهر پر نفاق کو بال غایت فاسق و گزشتہ
 کمالی است رخت یردن کشیم و ازین آشتیایان دور و دوستان تا پا بر جا کر پایہ و فساد سے شان بر باد بہار است و رخت
 پانہاری بریل مندر و بر گاہ خوشیم باشد کہ کچ خلوتے چید آمد و بیگانہ سعادت آمو دیر منار خود گیر و در انجا بر حال خدیوہ و زکار
 شناسائے بہت اوفتہ و اندازہ لطف و تہر گرفتہ آید اگر گنہائے داشتہ با برنئے از خیر اندیشان انصاف طراز در میان
 آوردہ شود و اشتہائے از مزاج زمانہ نمودہ آید اگر وقت یاد رہے نماید و زمانہ اختیار سے وہ باز رجوع نپذیرد و گرتہ فراخانی
 عالم نامک نہ سنجند اندر ہر رخ و مار شافی کچ آشتیائے بہت دیرات اقامت دائمی بدین مصر کمال نیامدہ و حوالی شہر نکلان میر
 رخصت اقل عیانہ فرود آمد و نختی نور راستے از ورنہ ناچہ احوال او خواندہ سے شود و بوسے محبت از ویشام عقل و روانہ نشی
 میر سدا کنون دست از ہمہ باز داشتہ بد و پناہ بریم باشد کہ نختے در ان جسے بے نشان آسایش یافتہ شود اگر چہ آشتی دینا و نا
 را مار سے و بجاتے پناشا بقدر بہت کہ اورا آمیزشے دیگر بدان مردم نے شود ہر اگر اسے قیصر لباس نمودہ قدم در راہ نہاد
 و در انصوب سرعت نمود و ازین آگے شادمانی اندوخت و بکشا و پیشانی مقدم را منتہم شمر دانا بجا کہ روز باز ایم بود تر کے
 چند را ہمارا و در کہ در راہ گزشتہ نہ سدا و پاسے بندہ و ہند گان بدگو ہر نگردیم در نیم شب نا امیدے آن تیز دست آگاہ دل رسیدہ
 و نوید سادہ گے رسانید و پیام آراش آورد و جان لباس گردانہ قدم در راہ نہادہ آمد و بطریق خلعت با تاق اور رسیدہ و شہ بکشتی
 شترگ و خدمتے گوین بجا آورد و داراشی بزرگ خردہ سعادت در دادہ و زہدان سر منزل آواہید گے بود و از غریبہا کے و زکار
 در پناہ کہ کیا بار گے پریشانی سخت تراز ناچہ روسے اوہ بود و از آسمان تقدیر فرو پا بر ہما آں مرد را بدر بار طلب داشتہ و ازان
 بادید کہ دین مرد و بیوش شدہ و کار این سادہ لوح نیز کہوند و در ہوش تراز نخستین گشت و درق آشتیای کیا بار گے در نور دید شے از انجا
 برآمدہ بدوستے پیوستہ شد و مقدم گرسے را بس منتہم شمر دانا بجا کہ در ہمسایکے بدگو ہر سے شورش فشی جا داشتہ سراہی شترگ
 را واد و در ویرتے بے اندازہ کاویہ ساخت چون مرد نچہ اب در شدہ بمقتعد گاہ نامعین قدم جہارت برداشتہ آمد ہر چند اندیش
 بکار رفت و تال بجا آمارام گاسے چید نیامد ناچار باسے پر آشوب و خاطر سے غم آمو دیر بازان سر منزل رفتہ شد و کلفت
 سزا نیک مردم آن نزادے از فتن آگے نہا شدہ نہ زما بکار این گشتہ رشہ توکل آسایش گرفتہ و ازانان پرانگے بہر کہ رہ شدہ راسے
 برادر آنکر بر آمدن ازینجا کہ راہ بود و لغزان خود ہر چند گزارش رفت کہ بوقلمونے احوال رہنمونے است روشن و اخلاص او منقطع
 پرستان و لیلی است پیرا سود مند نیامد ہر چند علامات گرانے افزایش داشت چارہ دیگر بہت سے آمد چون آن سیکس کو تاہ
 عقل و از سواد و بکار این قباحۃ نامہاں متہنہ نے شوند و غیمہ اورا خالے سے سازند و روز روشن سے آنکہ فدا گوئند و در وقت
 آشتیائے بزرگان را نہ کچ نمود و زہندگان خیمہ باز کردہ و مانہ شدہ ماسے کس در ان محو کہ نزدیک او تناس آراستہ بھونستہ نایم

شکرگت حاضری پر آمد نہ جاسے بودن و نہ رای رفتن و نہ پرہ و نہ میان از ہر طرت آشنایان دور و دشمنان عدو نکمہ و دویدگان سخت پیشانی و عدو گزندان ناپایدار و در تنگاپو و در دشت بے پناہ بجاگ پیار گے نشستے پامرز گارے دژم دروے کار پر آگندہ بدراز تاسے اندوہ شدیم ہر حال بر خاستن و بجائے گام برداشتن ناگزیر نمودن ہنگامہ بنگالان راہ سپردیم حراست آگہی پر وہ چشم مردم فرو دشت بیادروے پاسبانے ایندوے ازان بیم گاہ برآمد و دشت خانہ ہر اسے و دوسازے ہنگالان سیرگت سہار و دوازگوش بیگانگان و خیر باد آشنایان رستگار بیاغچہ الفغان افتاد و ناپاسے دوسے نمودن دوسے رفتے باز آمد دول را قیستے سترگ روسے و اوزنا گاہ پدید گشت کہ چندے از چہر ہندگان تا فرجام گزارہ دارند از تنگاپو بستیو آمدہ زمستے آسایش گزیدہ آب بادے شرعہ شرعہ و دظاہرے پر آگندہ سیردن شدیم و ہر جا کہ رفتے شد پاسے ناگہانے سیاہے سے کرد و گم نا کرد و جاسے رہگرا سے باو یہ خطرناکے گشتیم تا آنکہ دوران دواو دے تاجے در دواو کورانہ باغبانے بنیاد و حال در گشت نزدیک بود کہ غالب محی گرد و دغند گانے سپردہ آید آن سہادت سرشت بگونہ ناگون ہر بانے دل رفتے را باز آورد و از راہ نیکوئے بنامہ خود بہر دوچہرے گرے برشت اگرچہ گراے برادرانان نکو میدہ حال سیردن نشدہ زمان زمان رنگ گگون شہے لیکن ہر ابر خلافت آن مسرت افزوے و آثار دستے از ناصیہ احوال آن لاپگرے بر خواندے چہر بزرگوار خود با ایندو ہیال بودہ بر نفع آگے خواش فرمودے و نیز گئے تقدیر را تماشا کردے نچے از شب گذشتہ بود کہ خداوند خانہ بدل دے آمد و زبان بیخارہ دراز کرد کہ باوجود دل من دوستے درین شورش گاہ کجا بسر بردے شدہ امن ازیں چرا بر گرفتہ بودند و ناچہ بنظر نچے رسید بنظر این برگزیدہ مرد بود و پاسخ گوارم کہ درین طوفان دشمن کامے از ہر آشنایان یک رنگ و ہوا خواندن یکدل بودے جستہ آمد کہ مباد ازین رگزد آزار سے بدیشان رسد نچے بشکستے درآمد و گفت اگر گوشہ مرا خوش نچے کند اندیشہ بکار میرسد و نہ نماندے امن را نشان داد آثار دوستے از گفتار آمد پدید آمد خواہش اورا پذیرفتہ بخو جائے گزیدہ فردا آدم چنانچہ دل سے خواست صفوت گاہے بدست افتاد ازان سر منزل نامہ سے حقیقت طراز بسادہ نشان انصاف گزین و آشنایان راستے اند و از ارسال یافت و ہر یک شتا ساسے حال شد و کارہ گے آمد و عراق را اطمینانے روسے داد و یک ماہ کسرے دوران کاراش جالب سر بردے شدہ و آن برادر گراے از آگرہ بفتح پور شتافت تا دامن اردو سے بزرگ چارہ گزالیان دل سوز را گر متراکماند محمی آن تمام ہر دور اندیش باہر امان در دو غم آمد و پیام روزگار سخت آورد و ہمانیکے از بزرگان دولت و ان ستالوے بارگاہ خلافت از آگہی و ستان حاسدان بدگونہر شورش در شدہ بے آنکہ آئین نیاز مندے پیش گروہ و آداب بندگی سپردن بچہ یو عالم برشتے پیش آمد و تندے نمود کہ در دورہ سپہر آخرے شود و رجز رستخیز نزدیک کہ درین دوت بدکاران شوریدہ منفرزاخت ہا دارند و مردم نیک سرگردانے این چہ آئین است کہ بجاسے آید چہ ناپاسے امت کردوسے میدہان بر و بار آرم دوسرے بر نیکوئے او بخشودہ کہ ارش فرمود کہ اسے گوئے و ازین چہ کس سے خواہے خواب ویدہ یا بخر ہو شمندے شو لیدرے را یافتہ چون نام بر و حضرت برج گراستہ او آشفند و بزبان آوردند کہی اکابر وقت بدشکری و جان گرائے او بہت بستیہ اند و فتوا ہا درست کردہ زمستے را آسایش بنمید ہند و یا آنکہ میدہم کہ شیخ در فلان جاست و نشان این خلوت ہماوند ویدہ و دانستہ تھافل سیر و دہر کیے را پاستخے فرد می شام تو نادستہ منہر و شے و پا از اندازہ سیردن محنی ہمیل کس برود و شیخ را حاضر گردانہ و تنگاہ علما فراہم آید برادر گراے ہمان زمان این شورش شیندہ شب شب باینکار خود را رسایند بے آگہی مردم باز با آئین پیش بر لباس دیگر برآمدہ واسطے شدیم و شورش و شوار تر از ہر ایام ناکامی شورش

این و دروش آمیزش بسیار شد و دل کی فوقی و شهودی و اکتسابی و نظریے بنظر در آمد راه مشبہ بیگی بناف و غلطی از کم گرفت بمیان
 عقیدت این گرو کثرت و دلش این که نفس ناطقہ لطیفہ الیست زبانی سوا سے بدن اور است تعلقی خاص باین یکایک عصر سے تمام
 آنکہ از پارسا گوهر سے شکوہ بزرگان صورت مرا از گشتار حق باز داشت و دانش و پیش اندوز را برین نیامدم گزند مالی و جائے
 و ناموسی فقره درین رعیت نینداخت و رفتار آب کرد ارجو یار سے کہ تھی و یکم بے ہل دل بے غلبات دنیا تھی و دوم توفیق چنگ
 این گرامے نامہ اگرچہ عنوان این کتاب الی محدث این ولایت کہ زبان میرنگے اقبال روز افزون سے سراید و سپاس نعمت رسیدگی
 بزرگان قلم کی گزاری لیکن ہرگز نہ آگاہی اپنی ساریست و گروہ و گروہ دانش لاعدن حد پیشگان کا درکار انہوں و ہزل سرایان خندہ
 فروس را از نصیب بخردان را ملیرہ فتناء و جوان را اسباب غوث و پیران تجارت روزگار ان بجا یابد و خشن گمان زرد سیم عالم ان
 مردے از دشنام سنگوہر بنیائی را روزگار خرم کمان آزاد سی را زمین پر دروہ صبح سعادت را روزن منہ کا گاہ ہنر شرف دیا سے
 گوہر افیش ناموس آریان سعادت مناد و روش از د آموزند و دین داران حق پیر و بدید بانی نامہ اعمال محشر از دوزخ باز گمان
 ہر شمع آئین سود برگیزد و جان تناران عرصہ کند آوار سے لوط بہت آموزے از و برخوا آمدن گدازان نفس آوار سے آئین بگو کا سی
 از و برد از مخلص طر از ان محبت آواز و ذخائر بے منتا فراہم آواز آمدش گزنیان از منہ بکا حقیقت بیادری آن کا بیاب خواہش
 کروند **اسیات** کے نامہ ساقم تنگست کہ ہر دانشی زو توان برگرفت چہان گفت این نامہ نظر را بکہ روشن کند خواند نش
 مغربان ازین نعمت ہائے گوناگون خردہ آن سے رسد و دل سامع و فروز سے شود کہ نامہ کار بر بنیکوئے شود و ابدی سعادت یاوری
 نہایہ اگرچہ پو رہا رک امر و زمرہ و اخلاص و عبرت نامہ جہانیاں است و منہ بکا ماسے مرد و دین در شورش آفتاب این و پریشان حقیقت
 پڑوہ اولو لومہ دگوئیہ و بیگانہ بہہ و دار و دیار بیاں شازند و کن آواران عرصہ دلاور سے ابو الہیہ نام شند و از گشتا نیان ہستی و شمن اندیشند
 و خرد عوار و ما بوالظفر سے لکریہ و از گزیدہ مرد و دین و دومان عالی شناسد در دفا تہ عوام کہ آشوبمان بے تیزیت برستہ پیرستار سے
 دینی نسبت و ہند و از فر ورتگان این گرداب پندارند و طائفہ از منہ بکا کفر و ایمان و انکا زند و انکا پیش و سرزنش چنہا ہر سا زندہ
 بہیت مندوستان بولہ بکب پیر و سے کار بے حیران شوند و گروہ حرفے رقم کتب و لکھنؤ کہ ازین مراتب از شناسی شکر نگاری
 روزگار بیرون نئے شود و بر بنیکو ہند گمان و مدحت سرایان از خیر گاہے بیرون نئی رود و زبان و دل را بظہیر و آفرین بنی الایہ
اسیات شنائند کہ گشت شویہ و مغربہ ہند و شناسد ز دنیا لغز ہنر تابا از مرد و گویہی چہ نور از زند و تابش از شتری پڑ

اولیائے ہند

از آنجا کہ دیو زہر گاہی بند گان است و دوستی این گروہ در مشرت گزارش برستے اینان کہ زادی و یا خوا بگاہ و برین آباد لوم
 و از دین نامہ با خجام میر ساند پو کہ سرمایہ پیڑائی دلا گروہ دوست آوز جلیہ سعادت فراہم آید از گشت سرے حقیقت بوسے برستند
 و دست مرد و فراوان سچ برگیر و لغت اولیا جمع ولی است آن را از ولی یعنی نزدیکی برگرفتہ اند ہما معنوی قربت سے خواہند
 و گروہ ولایت بکبر و او در تلویں برگزاند و بفتح دریکین و چنہ تخمینہ پایا حاشیہ اندیشند و پسین حال معشوقے خدا و دیوین
 بوسے باشد خدیو دودین والی و برستے بفتح از قرب انبیا برگوید و بکسر از اولیا و دکن ناہا فراوان معنی بزرگ شستہ اند و گزیرہ
 آنکہ شناسای داد و بہال باشد و بزرگ جت بجزا و گزیرہ اجرت فرو گرفتہ کہ خاک ذرہ امکان ریا آفتاب چوب چنہت و نہایت
 پذیرا را باغیر منتی چہ پیوند و سے نزد من آنست کہ چہار خوسے گرامے اند و زو از ہشت بکھ پید ہر نیز و دھوارہ اند کہ را گئی بانفس ہزار
 فتنہ آویزش فیروزی کند و سے از دستان سرائی او مغنود و این پایہ والا بایزدی تایید و برہوئے بخت بدست و وقتہ لیکن گاہ بدست

گیراسته میانجی شود که بے ادب پسین را او یسے خوانند از ان حال ادیس قرن و بیست و یکم و ختین را صاحب کشف المحجوب و دوازده
سلسله برگزیده و از ان دوران تا سه و چهاردهم سیان ۲ قصاریان ۳ طغوریان ۴ میندیان ۵ قوریان ۶ سسلان
۷ مکسیان ۸ نزاریان ۹ خفیان ۱۰ سیاریان ۱۱ اطلولیان ۱۲ اخلاعیان ختین گرد و در اسیر شریفیانی ملین
حارث بن اسد محاسب بصریست علم ظاهر و باطن اندوخته بود و تثنیب و فزائرا و نکو سیدانست استاد وقت بود خداوند تعالی
سال و دویست و پنجم و سی و هجری در بغداد رخسار همتی بر بیت و از ان مرکز هموار و دانه روزگار و تثنیب دست میگرفت بدین نام
بر غوازه و دین بود که در حدیث و کتب ابو صالح میش نورس و دانش آموخت و از سلسله بن حسین بار و سه
و ابو تراب غنشی و علی نصر آبادی فیضها اندوخته و با ابوالخصر حدادسے بود پائیکمال یافت همانان زبان پیاده برگزیده و سیدان
سال و دویست و هفتاد و یک و دینش بود و پسین سفر نمود و سیمین بطغوریان حبیبی غنشی نیایش گرسه نمایه کینست بایزید بزرگ
تیاک او و روحان نام موس بود از بزرگان در عفو ان شناسائی فنون علم اندوخته و بپایه اجتهاد برآید پس از رسمی دانش
برگزشت و با لامر ابوالکلی رسید با احمد خضریه و ابوالخصر و سیکه معاذ همسر بود و تثنیب لمبی را در یافته سال و دویست و شصت و یک و
بگذشتی و دویست و سی و چهار بلوی عالم شتافت چهارمین پیرو بنید بغدادی کینست ابو القاسم لقب قورایرسے و زجابه و غدا از بیت
پدر او انگیزه فروخته و خود غزبانه تیاکان او زنده اند و زاد و باش او در انداد اندرسے مقلی و حارث محاسبی و عمر قصاب خلقی مبتدیان
اندوخته و غزا نور ویم نورسے و شنبه و بیاسی برگزیده گان حق بودسے نسبت درست کنند شیخ ابو جعفر حداد گوید اگر عقل
مرد بودسے بصورت هیند برآمدسے سال و دویست و نو و دویست و هشت یا هشت یا نه رخسار همتی بر بیت طهمین انا بطور روزسے سیرانی
نام او احمد بن محمد و گویند محمد بن محمد مشهور باین لغوسے پرا و طراسامیت و مولود و فشار بغداد او از بزرگان والا شادانست و
گزیده از بیت با سرسے سقطی و محمد قصاب احمد ابو الجوری سمیت دهشت و ذوالنون مصری را دیده بود و از بهر ان هیندیش سازم
لیکن لمبی نیز تر در سال و دویست و هشتاد و شش از سیکه بنی سرور گذشت ششمین بهل بن عبد الله قسری باز گزیده گان و ذوالنون
مصریست از والا بایگان این شایسته است و از اقزان هیندیشا سال مر یافت و در محرم و دویست و هشتاد و سه زنده گسے برآمد
محققین به محمد بن علی حکیم ترمذی باز گشت نمایه کینست ابو عبد الله ابو تراب غنشی و احمد خضریه و ابن بلاء سمیت و دشت و در علم ظاهر
و باطن چیره دست بود و فراوان تصنیف و فخری عادت از او برگزیده تثنیب و ابوالسعدی فزائرا در اندام او احمد بن یسعی بنیادی است
بر دینی صدیقان بمصر رفت و در کمره ما و رشده و موز و وزسے میکده و شاگرد محمد بن منصور بطوسی است و با ذوالنون مصرسے و
سری مقلی ابو عبد الله یسعی بشرحانی سمیت دویست و هشتاد و هشت و چهارده تصنیف برنوشت و ناشناخته گان او را کافر بنیادی است
سال و دویست و هشتاد و شش از عالم پیشه نوچه و جواد انصاری گوید که یکس از مشایخ پرا و ذوی انشام در سلم قومی تثنیب و دیروزه از
ابو عبد الله محمد بن خلیف کنند پدر او شیرازیست شاگرد شیخ ابو طالب خداوند علم صوت و معنی بود و خرج بغدادی و در ویم را دیده و زانی
و یوسف بن حسین رازی و ابو سعید لکمی و ابو سعید خزین و ابو سعید دران و بسیاری بزرگان را در یافته بود و فزائرا ان تصنیف از
در سال صد و سی و یک خواب و پسین نمود و تثنیب با ابو العباس سیاری باز گزیده نام قاسم بنت زاده احمد بن سیار و دویست و شاد و ابوالکلی
و اسطی علم ظاهر و باطن اندوخته و دلا پیگد و در کردار پست آور و سال صد و میل و دو و ساغر زنده گسے او برگزشت یا ز دهمین سرگرد
اینان حلال دشت است و از ان پسین سر شریفان جانند فارس است از هجرت حسین بن منصور ملاح بغدادی و او غیر حسین منصور و مشهور
برین روز بان طنز برگشاید و در هندوستان چهارده سلسله برگزیده و آنرا چارده و خانوادها و اند و از ان دوازده جز بطغوریان مبتدیان

مذکور نے اجیبیان ۲ ملھویریان ۳ کھنیاں ۴ سقیاں ۵ جندیان ۶ گانزرویان ۷ طوسیایان ۸ فردوسیایان ۹ سروردیان ۱۰ انزیان ۱۱ اعضایان ۱۲ اوجیان ۱۳ امیریان ۱۴ اچشتیان گویند امیر المومنین علی را چار خلیفہ و حسن مجتبیٰ کیل حسن بصری سرشتہ سلاسل حسن بصری را و اندو او دو خلیفہ دہشت حبیب عجمی نہخت از و جوش سرفت ر و نہ دیکہ عبد الواحد بن زید پنج پسرین از و سیرابل شدند و حسن بصری از کنیزان ام سلمہ است نام او عمر خطاب بن نفا و مہم باندہ بود و سرافراز آنکی گوہر فروختی از روشن ستار گے را و تجرید گزید و خوشترن را در ریاضت گری ہمداشت و قوی منوی اند و نعت پر مغتہ و خط بگفتی و مجلس آہستی چون را بدو حاضر شدی بدان پیر دانش گفتند از نیامان پیر نے نے چہ اداست از ان باز گشتی گفتند اے کہ نسیان آدہ باشد بکار موران نیاید اول حبیب عجمی نسبت درست کنند و انزالداران بود و روزگار بریا گذرانند و از ہر روزی نعتی پیغمبر پیش کشند و ہشتاد و حسن بصری را دریافت و فرحان مروم از و سعادت آمد و فتنہ روزی حسن بصری از اچاوشان حجاج بگریخت و بنو مہمہ حبیب و ہشتاد سرنگان از و پسر سیدہ حسن کجاست گفت در و ن صومعہ چون چو کوفت اورا نیافتند حبیب را سرزنش کردند و گفتند ہرچہ حجاج بنماہیکند و خطا است گفت سن چیز است نگفتہ ام اگر شاہانید یہ جرم سن چیست باز در شدہ شرف نگاہی بکار بردند و نیافتند ختمناک باز گفتند و طنز گویان رفتند حسن بیرون آمد و گفت ای حبیب عجمی استناد صدمہ اشتی گفت ای استاد از راست گوی رہائی یافتی اگر دروغ گفتی ہر دو لاک شدہ شبی اورا در تارماک خانہ سوزن از دست افتاد از غیب باروشنی بدو شیر و دست بدو شہم نہاد و گفت نے نے ساموزن جز پیر خاندانیم بہت تو م فیض از معروف کرنے بر گروید و پراوتن ابو و پیش امام رضا علیہ السلام کشش بر گروانید و بد بالے سلطنتی یافت و لعنت داد و طائی سید و یافہ سنگر سے جبسا اور دینر سے و دست فتنی و راست کرداری پیش آگشت سری سقطی و بسیاری از و فیض برگرفتند و سال و دویست ہجری بمصر سے عالم شافقت و درین ہنگام گرو و ترسا و میوہ و گرد و گرد و ہر کیے خواست بآئین خویش بہ و پیر و از و صورت نہ بہت جانا در بود ہنگام صلح کل جا داشت چہارم سری سقطی مادر پیر و نو کنیت ابو الحسن از بزرگ کارا اگر ان گزین کرد است و بسیاری سیدگان از استادان اشراف قرآن حارث محاسبی و بشوئے و شہر اگر معروف کرنے و ستایش از و ازیر و سن ناشناس بیرون سال و دویست و پتجا و سہ از خاکمان و امن پرچہ ششم بر ابو جہت بن شہر یامگر و مد پدش از آئین ز و دشتی بیرون شد و طرز اسلام پیش گرفت از شیخ ابو علی فیروز آبادی فیض اند و نعت و بسیاری ہنرگان را دریافت و دوش ظاہر و باطن بہت آور و سال چہار صد و دویست و شش از اشعراجا و دینار ہائے یافت ہفتم از آغاز علاء الدین طوسی است ابو شیخ نجم الدین کہ سے عقد برداری دہشت ہفتم شیخ نجم الدین کہری نیایش نامیہ نفیت ابو الحجاب و ابو القاسم و نام اسامین عمر غوغی و لقب کبریٰ از شیخ اسمعیل قسری و جمار یا مسرور و زبان فیض ماہر گرفت و در شافقت صورت و منی پایہ و الایات شیخ عبد الدین بغدادی شیخ حسن الدین محمود شیخ رضی الدین علی الاکابر اکمال محمد سے شیخ سیف الدین طاجورزی و بسیاری از مردم گیر سے او جا وید سعادت اند و فتنہ سال شش صد و پچہ ہشتاد و گزشت تمام از شیخ ضیاء الدین ابو العجب عبد القادر سرور دہری ہر دور و علم ظاہر و باطن و الایاتی دہشت بہ و از و واسطہ بابو کہ صبیق رسد و در طریقت شیخ احمد غزالی نسبت درست کنند و از ان تصنیف از و یادگار و آداب المرعین از دست سال پانصد و شصت و سہ ہجری و ابو جی سرای شافقت دہم شیخ و اصحاب بن زید اقدار کنند یا ز دہم بغضیل بن عیاض اگر اند کنیت ابو جہت او کوئے بہت و از و برخی ہناری و جز آن میان مرد و دود و باغین و رویشان بستر کرد و از و زوی از نیک شریقی پیدا شد و ہر گزین کار کرد سعادت اند و نعت سال صد و شصت و دہشت و از زبان دکتہ و از دہم ابو جہم از پیش رود اند کنیت ابو العجمی تیاکان اوسری دہشت و زوالی سہ سال و

سکه و شش گشت جانان و هستان سلاسل حال نهامیب چارگان و دارد هر یک پایا اجتهاد گرفت پیش روی مراد خود با شش زیور
چارگان و بود آن تنخی بنیر دجان بهر که از این سخن خامه باز گرفته بگزایدش اولیا ایاز دی رمت و دیو زده کند شمار و کند او را نیل
و هشت تن از هزاران برگرفت و مستمای مسادت پیروی خویش گردانیدند

باب مرتن

پو۔ نصیر مرتضیٰ سے کہنیت ابو الرضا خوارزمی جالہیت و تہذیب و ہنر اور دیکھو کجا ز شد چہ غیر برادریافت و جهان نذر دیدہ و بوندہ بازگو و پیر سید
گزارند و پذیرفتہ و برسنے اندر از عمر سے گفتہاے اور با و رکوز دے در سال منتقد جہر سے و تہذیب و ہنر و فروشد و چنانچہ اسود و شہنشاہ ابن حجر
عسقلانی و محمد الدین نصر و زبانی سی رنجی علامہ رالہ و لہ محفانی و خواجہ محمد ابراہیم و ابی ہار سے نیکو ان پذیرند و تہذیب و ہنر و پیر سید

خواجہ معین الدین حسن

پور غیاث سن انصادات حسینی سے است وصال انقیدوسی و محبت در نقیب سحر از داریجستان خرد در پانزد دہ سالگی بد سواد انہما لے شد و ابابہم قند زہرے را کا زالی بر دوگان بود و بر و نظر افتاد و برق و ساسوننگے ز خرمن و ابانگی مادر زرد و در بہت و جوے زہن ان شد و ہر و ن کہ قہریت از نیشا پور عجبت خوابہ ختان چشتی رسید و بر بانہت گرے بر نشست و خرقہ خلافت یافت سپس در مگاد و بطنی برآمد و از شیخ عبدالقادر جلی و بسایہ بزرگان فیض اندوخت و در سالے کہ معز الدین سام دہلی برگرفت بنا بنا سیرہ و بسکالش عادت گزنیہ با ہمیر شد و فرزدان چیلغ برافروخت و از دم گیرے او گر و دہاگر و دہم ہر و برگرفتند و زوش مشہر ششم ازین سال شش صد و دے و در سبک تقدس خرمش نمود و در آمدنہ کسالتن خواجگاہ شد و اچہ وز زیارت گاہہ خرد و بزرگ ملت بنا

شیخ علی خضر لوفے، محبوب پورے

عنایت ابو الحسن پیرا و عثمان بن ابوعلی مجلس از رسوم برگزیده زیستی و پادشاه و الایه آگهی داشت و کتاب کشف المحجوب از مولانا و دیگران در آن بزرگداشت میبرد و درین راه بشیخ ابوالفضل بن حسن شریف استخوان بجا و در راه پور:

شیخ حسین زنجانی

سراوان آگے دشت خواجہ عین الدین درامچر صحبت اور رسید و خواب گاہ درانجامست و بسیاری زیارت گری و سعادت اندوز

شیخ بہار الدین زکریا

عبداللہ بن محمد بن کمال الدین علی شاہ قریشی بمال پافسد و شصت و پنج درگوت کرو ملتان ہزار و دوسالے پدرا و ازہر جان
فت داو و بدانش اندوزے برآمد و در توران و ایران شناسائی اند و وقت و در بند اوشخ شہاب الدین سہروردیے ارادت
ور و بار خلافت یافت و یا شیخ فرید فکر گنج دوستی دشت و روزگار سے باہم بودند شیخ عارف و میر حسینی از جنس
عقیدتہ ہنتم ماہ صغر شش فسد و شصت و پنج نورانی چیز سے نامہ سر میر بدست شیخ صدر الدین پور اور و ن فرستاد و آخر
جان بسیر و از چار کبریاں از بلند شد کہ دوست بدوست پیوست و خواجگاہ در ملتان ۔

خواجہ قطب الدین مختیار کاکی

کمال الدین احمد موسیٰ اذاوش فرغانہ است از پدر خود ماند و نظر از غفر برگرفت و جوایسے رہنمون کا لیوہ وشت کر خواہے
 باحش گذارہ کرد و در بیچہ سالکی از و ارادت یافت و خلوت برگرفت و سفر گردید در یغلا و جزآن از بسیارے اولیہ
 اندوخت و آبرو سے دیدار رہند آمد یک خندے بیشمار الدین زکر کا موسیٰ و در زمان فراں روا کے شمس الدین

ہرے آمد خواجہ بیدل اوبہ انجاء سید و پس از چند سے اور لگنہ شہہ باز گردیدہ از قراوان فیض بہا لیا ان رسائید بامداد چارشنبہ
ربیع الاول سال شش صد و سہ و سہ زنت ہجری برکت و خواجگاہ و در علی ست و زیارت جامی کہ وہم :

شیخ فرید الدین گنج شکر

پور جمال الدین سلمان از نزار مرغ شاہ کابل ہے ہست زاد بوم او قصبہ کوتوال غزو یک سہلکان دیر آغا زہریالی بر سے دہش سرگرم بود
در لٹان حوا جہ قطب الدین را دریافت و بعدے ہر آہ و بارادت کام دل بر گرفت و بر سنے بر اند کہ ہر او نیامد و از راہ دستور ی گرفتہ نقبدار
و ستیان سلامت و با المانی اند و متقن پروا منت ہمیں پہلے آمدہ ارات اند و نت اورا ختہ آوینہ تھا با نفس رفت و غیر و زمند آمد
خواجہ قطب الدین گنج شکر سیکر زنت ہستی رست قاضی حمید الدین ناگہ سے و شیخ بدر الدین عزانو سے و سباز رنگان در ان کہن بود و فرمود
خرقہ و جوان کہ از پیر رسیدہ بود و شیخ بسیار مدانہ قصبہ انسی مدین آگئی بہ پہلے آمد و امانت بر گرفتہ باز گردید و قراوان کس از وہو
پرداشت و روز شنبہ بیچم محرم شش صد و ہشت در پین پنجاب کہ در ان زمان باجو دہن نام زد بود و جان با پا کرد ایدر پرو و کرد
و چا خواجگاہ و شہد :

شیخ صدر الدین عارف

پور شیخ بہا الدین ذکر اپا پتیں مہربا پیکمال برآمد و خرد الدین عاقل و میر سنی سادات از فیض بر گرفتہ و سال ہفتصد و نہ و در
مٹان روگرا سے دہسین سفر شد و خواجگاہ و چا سنا :

شیخ نظام الدین اولیا

نام محمد پور احمد خیال از نزار مین بید اؤن آمد و شیخ در شش صد و دو دورا نجا بزا و کتے سے علوم امد و نت اورا نظام بہا
و معنی فلک سے گفتہ در بیت ساگی باجو دہن رفتہ و شیخ فرید گنج شکر از اوت آورد و او لکندہ گنجیہ سے بہت او کرد و پس بر چہوئے
مردم پہلے فرستاد و سب کس از وہو لایا گئیے رسید شیخ نصیر الدین محمود چلے دے و میر نسرو و شیخ علاء الحق و شیخ اسے سراج
در بچا کرد و شیخ وجہ الدین یوسف و چند بر سے شیخ کمال در راوہ و مولا نایا نت در دہا و مولا ناخیت در اوجین شیخ یعقوب و شیخ
مسام و گجرات شیخ بر بان الدین عرب و شیخ نفع و خواجہ جن در دکن ہر سہ از مردان اویہی ہم ربیع الآخر ہفتصد و بیست
ہج از بہان رفت و خواجگاہ و رہلے :

شیخ رکن الدین

پور شیخ صدر الدین عارف جانشین بزرگ نیاک ہست چون سلطان قطب الدین شیخ نظام الدین اولیا سرگران بود و شیخ
از ملتان طلب داشت کہ در بچا آمد و شگستی رو و چون نزد یک دہلی رسید شیخ نظام پڑ پڑہ شد و قطب الدین شیخ را دریافتہ رسید کہ
از مردم شہر و پیشو از فتن کہ تیز دستی ہو گفت بہرین رو و زکارا و دین دل او دیکشتا سلطان را از سرگرائی بر آورد و خواجگاہ و ملتان :

شیخ جلال الدین تبریز سے

میر شیخ سمیع تبریز سے ہست پس از سفر گردن او و خدمت شیخ شباب الدین سرور سے آفنا و از شریف پرستاری
خلافت رسید و خواجہ قطب الدین شیخ بہا الدین نکر افرادان دوستی داشت شیخ نجم الدین صغری کہ شیخ الاسلام
رہلے بود و دین او بر خاست و از نا توان چنی نا پارسائی بران داشت کہ شیخ او امن آو و حمت گردانید و از دگر گرائی شیخ بہا الدین
ذکر اپا دستگیر پیدا لے گرفت از اسباب بچا زشتا نت و خواجگاہ او در چند روز و محل :

شیخ صفی مرتضیٰ

زاد گاہ او او دو شکارف دار سنگی دشت بجز ایزد نیر داشتے چنان برگز از مذکر خواجہ قطب الدین داو با گرد و گرد و بزم بہشت محل گرفتار
شد مذکر سنگ و تشنگی این مردم را کالیوہ ساخت و ان ہنگام خواجہ بنیر و ست نیر دانے بہرستے گرم کا کے از زمینیل بر آورد
میداد و صفوی از کوزہ شکستہ نمود و پیر ایلیگر و اندازان باز خواجہ سا کا کی وادرا بدہنشی برگشتہ خواجہ بجا کشتہ

خواجہ کرک

از زمین دار سنگ گشت از سہا بر کنار و زیستی و موسیستہ در خرابات نشستی قطب الدین برای اذخر قہر شاہ داو برگزتہ با شمس
انداخت بزندہ پیش خواجہ قطب الدین زبان پیغام بردار و برکشاد فرمود کہ برد آتہ از خواجہ تاحقیقت کار بر تو پیدا کی گیر و چون در خواست خواجہ
کرک گفت برد از ان آتشکدہ و گر لیکن از ان خود چون و نگذشت آن قہر را با چندین دلق دریافت و شمس را گردید خواجہ کہ وہاں بکر

شیخ نظام الدین ابوالموئید

بمال خود شیخ عبدالواحد بن شیخ شہاب الدین احمد غزنوی سے پیوند ارادت دار و در زمان سلطان شمس الدین التمش بود خواجہ
قطب الدین او شنی و شیخ نظام دیدار اورا بس فرسخ سے دانت تندہ

شیخ نجیب الدین محمد

مرید شیخ بدر الدین فردوس سے مرقند سے کہ خلیفہ شیخ سیف الدین باختر سے بہت داو خلیفہ شیخ نجم الدین کمرلی بہت از سخا را بدہن
آمد و روزگاری بہنہا سے مردم بود و سہا بجا بر آسود و جسے بران کہ او و شیخ عماد الدین خدر سے و مرید خلیفہ شیخ رکن الدین فردوس سے

قاضی حمید الدین ناگوری

پور عطار الدن بخاریست در سخا را بزاوہ در زمان معز الدین سام با پدر بچہ آرد سال فیض سے ناگور پر دانت یکبار کے اندیشہ ار شنی
وہن دل برگزفت از ہمیرہ اختہ بجا شد و شیخ شہاب الدین مہروردی ارادت آورد و ملاقات یافت و در انجا خواجہ قطب الدین
پیوند دوستی گردید و سیر حجاز کردہ بچہ آرد شب نیم رمضان شش صد و پیل و چار بے پنجو سے بہ ملوی سال شانت خواجہ بجا دہلی

شیخ حمید الدین سوا لی ناگوری

پور شیخ احمد و سر آغاز بس نچور و خواجہ ستہ وار بود و در پنہ پیش حق دست از عہد باد کشید و بر یافت کر سے پای بہت
انقرو و در خدمت خواجہ معین الدین طلیس ان ارادت بود شش گرفت و سیایہ و الار سیہ و سلطان از انرا کہین بر خواجہ بدہست
و نہم ربع آخرا شش صد و ہفتاد و سہ در ناگور با طازنگی در نور ویدہ آمد و خواجہ بجا ہما بجا شد

شیخ نجیب الدین متوکل

برادر و مرید شیخ فرید کج شکار است شیخ نظام الدین او ایما سے گفت چون از ہاؤن جلازمت کج شکار آسم در و بچہ شیخ
بنجیب الدین مادر یافتیم فیہ ما بر گرفتیم رمضان شش شد شست دل از ہماں برگرفت خواجہ بجا و سلجہ

شیخ بدر الدین

زاد بوم غزنہ در خواجہ بجا قطب الدین او شے ارادت آورد و دست از عہد باد کشیدہ بچہ لے سیر قوم و سار گشت و در و بچہ بجا
دل رسید و خلافت یافت قاضی حمید الدین شیخ فرید کج شکار سید مبارک غزنو سے و مولانا محمد الدین جرجان سے فیاض الدین ہلو سے و دیگر
بزرگان از وہرہ برگزیدہ رکن سا کی کہ نپارست بنید از شوق نہ بر جوشیدی و جانا از قصیدے پرسیند کہ با جین ناتو مندر سے شیخ ناگور

مقدس در ستودگت شیعہ کجاست عشق و رقصہ خواجگاہ بیان آسایش گاہ پر خورشید -

مولانا بدرالدین حق

پورہ شہان الدین بخاری و برہنہ برانگہ مہر علی بن ہاشم و معوی زلمہ لوم او علی است سبکی ہاشم اندوشت و چون مشککات و درین باب کثرت
آمدہ ہنگ بخارانہ و دراجو دین صحبت کج شکر سبک باکشایش یات و ارادت آورد و بخویشتن گذشت بر نشست و شیعہ
بکثافت و دامادی برخواست و با جماعہ اہلکجاہ ہمیشہ -

شیخ نصیر الدین چراغ وسیلہ

نام محمود دژاگاد او دہ مرز و فلیطہ شیعہ نظام الدین اولیاست سجدہ ہم رنجان مہتجد و چاہ و ہفت اذین جان گذشتہ در گذشتہ

شیخ شرف الدین پانی پتی

نسبت ابوسفقانی و از سہ نسبتی دریک از نکستہا ست و زمین میگزارد و کہل را الدین علی آمد و دنیارایت کرے خواہد طلب الدین
سعادت اند و ختم مولانا ویرا العون باشد و مولانا سدر الدین و مولانا فخر الدین نافذ و مولانا مہر الدین و مولانا معین الدین دولت آباد
و مولانا نجیب الدین سمرقند و مولانا قطب الدین کی و مولانا احمد خراسانے و دیگر دانش و لدن روزگار و دستور و درس و فتوے
دادند و بیست سال درین کار بسر بردم ناگاہ از دسے کشش در بردی نگلی دانش نامہار باب چون سزا دم و سفر گزیدیم و در ہی
شش ہتریزے و مولانا بطل الدین روئے را دیا فتم بید و دستار و فوادان کتاب بن دادند مد پیش ایشان ہمہ را باب آدم پس
در پانے پت آمد و غلت گزیدیم و گاہ او در انہاست -

شیخ احمد نیر والہ

برادرم نیر والہ کہ از دہ پٹن زبان زور و زکار بکشتہ حمید الدین ناگورے ارادت آورد و مولانا پایہ خلافت برآمد شیعہ ہا الدین نکر یا
دستوار بسندی خویش اورا بسکست و دی خواجگاہ باکان -

سید جلال

و سید محمود بن سید جلال بخاری بخند دم بانیان زبان زور و زکار ست برات مہتجد و ہفت ہزار و مرید پیر و خود ست
و از شیعہ مکن الدین ابوالفتح خلافت یافت گوید بہان نوری پیش گرفت امام باغی و بیاری را و یافت و در دلی شیعہ نوری
دیلم دلی را دید و خانوادہ ہشت خلیفہ او گشت چہار شہید و شہید قربان مہتجد و شہید و پنج احشیش میگر براندانت خواجگاہ او و قاتان

شیخ شرف شیر کے

پوریکے بن اسرقل کہ مکرچہ پستان بود و از گنج فکر فیض برگرفت اواز خودی بانہر کسار ریاضت کردی و با برز و میدن
شیخ نظام الدین اولیا با امین برادری و شیعہ جلال الدین محمد و ملے آمد شیعہ و گذشتہ بود و برنے برانکہ دریافت و بفرمودہ او پیش
شیخ نجیب الدین فرود سے رفت و ارادت آورد و خلافت یافت شیخ شمس الدین مظہر بنی و شیعہ جمال الدین اود ہی کہ جمال تال
تر خواند از خلافت دادند و فزوان تہذیب یادگار از ان بیان کتب اتاد و شیعہ شمس الدین شمس الدین و از خواجگاہ ہارہ

شیخ جمال انسوی

از نژاد ابوحنیفہ کوئی است بکثافت و فتوی پر دہنی دست از ان باز نہ شد از شیعہ فرید علی علیہ السلام و گرفت و بلند پایہ شد ہرگز از شیعہ خلافت
دادے نمود و فرستادی و از پذیر حکمی اور وائی باغی و اگر نہ پذیرفتی شیعہ از زبان رفیق پارہ کہ وہ مال فریدہ توامد بر دعت خواجگاہ ہارہ

شاہ مدار

لقب بیچ الدین کہ وہ ہند سے ہوم بدو و دلاپاگی اور بگزارد کو شیر بدیشخ محمد خلیفہ سے بسطامی است ہرگز جامد او
شوقن نشدی و با خلق نیامیختہ ہر روز و ہفتہ در خلوت نماز و کثرت شتی و فراوان حاجت خواہ فرام آمدے و آئین
پیان بود کہ چون مردم از آمدن باز آمدی داستان ہر ساری دران میان جوینگان را پاسخ آمادہ شد می دہر جواب
خوشتندے نیایش کنان بر قاضی و شکر دستان نماز و بگزارد و سلسلہ مداریہ را دہر خان خواب گاہ کن پورہ
ہر سال روز افزون شدن او گر و ماگروہ مردم از دور دستہا ہر ساری کیہ رنگارنگ علم با خود بردہ و نیایش باجائے
آر و قاضی شہاب الدین و زمان سلطان ابراہیم شہر قے بد و آئینہ و شرمساری از وختی۔

شیخ نور قطب عالم

پور شیخ علامہ کنی اصل نام یوسف نور الدین احمد بن شیخ عمر سہ است زاد گاہ لاہور مدیہ و خلیفہ پیر بزرگوار خود است کہ او
خلاف از شیخ انجلی سلج دہشت کتے ہر یافت رسید و در سوختگی و الاپاگی اندوخت چنانچہ کتابات و کتے رسائل او
از درون بازگوید شیخ سام الدین ماکمپو سے خلیفہ اوست ہشتصد و ہشت روز گاہ عالم علو سے شد و انجاء پتقہ

بابا باسحق مغربی

زاد ہا و علم مدیہ جے شیخ محمد کبھی است ابو حیدر واسطہ کبیر میرد شیخ احمد کہ تو چنان بگزارد کہ ہر او بے شرم کن ہنگام
خود را بن و نمود و گفت درد و از دہ سالگی بدیروزہ گوے الدما بر آدم دراء و دانش فراہیش گرفتہ و الیاری بزرگان فیض گردا و در
دور مغرب زمین بشہر کیم از ہجرت شیخ محمد ج کام دل برد شتم و خلاف آمد و شتم و در زمان سلطان محمد بے باز گردید و
فراوان بزرگ دہشت او بجاء آورد و خواہ معین الدین اورا بخواب فرمود کہ در کتب و عادت گزیند و چنان کرد و

شیخ احمد کتو

لقب جمال الدین در و علم سال ہشتصد و سے و ہفت ہر او از بزرگ زادگان آنجا است مدیہ و خلیفہ بابا اسحق مغربی نام
او نصیر الدین ازیرنگے نیلی سپرد و طوفان با دازہنگ و خود ہما شد پس از روزگار سے بجزمت بابا اسحق مغربی سادات اندوخت
و دلش منور سے و منور سے گردا و در و دران سلطان احمد گجرات رفت و در و بزرگ پذیرفتہ و نیایش کر سے بر نماستند
پس سفر عرب عجم نمود و بے بزرگان را دریافت و انجاء سر کج احمد آباد و

شیخ صدر الدین

پور سید احمد کبیر بن سید بلال بخاری کہ ہر او قتال زبان زور و نگار مدیہ و خلیفہ پیر خود است و از بزرگ و خند دوم ہا نیان
شیخ رکن الدین ابو الفتح نیز خلاف یافتہ و سلطان فیروز اورا افراد بزرگ و شتی و ہشت صد و شش و پسین خواب نمود و

شیخ علامہ الدین محمد

بسیر شیخ فرید کج فکر پور شیخ پیر الدین سلیمان بس گزیدہ و خود پسندیدہ و روش بود و را نیز و شائے و الاپاگی اندوخت
چون در گذشت سلطان محمد گندے بر سخت و

سید محمد گیسو دراز

شیخ محمود و دلارے

مرید با نظام ابدال است نزد مولانا عبدالغفور لاهورے مخفی رہی دہشت اندوخت و از غروان دہا دیروزہ گری نمود و مراتب میانی و بیانی طی
سیدانت و بر غائب معلوم آجاہ و شاہ غفر اللہ ولی و شاہ قاسم انوار دہانیدہ و زمانہ صدوسی دہشت و اسیں خواب و گرفت خواب گاہ دانی پتہ

شیخ حاجی عبدالوہاب بخاری

شیخ جلال بخارے لودھی سرور و مخدوم و امینان از سید محمود است و اولاد از از سید احمد مرید و شاگرد سید صدر الدین بخاری
از ظاہر و باطن آگاہ و نہصد و ست و دود نقد زندگی بسر و خوشی آگاہ و سبب

شیخ عبدالرزاق

زاد گاہ تنہا مرید و تالیفہ شیخ شاد محمد حسن است فرزند شیخ حسن فلاحت رومی دانش مہبت آورد و از ان فرزند ترک شد و بی بقصد مرید
در نہصد و چہل و نہ زنت بمستی بر لبست خواب گاہ و جہنما

شیخ عبدالقدوس

خود را از نزد اولاد و تالیفہ بشر و مرید شیخ محمد بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق است دانش صوری و معنوی اندوخت و در از
شناسے و الایا شد و روان حقایق از ویر گویند جنت آشیانے بارے کار انگارن بزاویہ او در شدت و انجمن الہی گرسے پذیرفتی
سال نہصد و پنجاہ بساط زندگی و در نوشت و در کنگویہ نزد سبط خواب گاہ

سید ابرہیم

پرو عین بن عبدالقادر سیسی زاد و جاسے ایرن مرید شیخ بہا الدین قادری شکاری انہر دہشت فرادان بہرہ داشت و در گردیدہ
گردارے کم ہمتا جہان نور دیدہ و در زمان سکندر بود و بدست آمد شیخ عبداللہ دہلوی و میان لادن و مولانا عبدالقادر صاحبون
و دیگر کار آگہان نامور بہ ہر رنگے او گردیدند و نہصد و پنجاہ و ست یا ہشت جان سپنجے باز سر خواب گاہ و سبب

شیخ امان

نام عبدالملک پور عبدالغفور مرید شیخ محمد بن و با اشارت پیر شیخ محمود و دلارے گوناگون دہشت اندوخت و از ہمہ شیخ الاخر شہد
پنجاہ و ہشت دل از زندگی ہر گرفت خواب گاہ دانی پتہ

شیخ جمال

پیر شیخ حمزہ زاد بود و ہر سوم مرید و نو و بیشتر خلوت و سکرت و ہشتی خواب گاہ و ہر سو
اکنون انجام ابن و داستان بیا و در غفہ و الیاس سزاوارے داند و در یوزہ گرسے با وید نامے مے کند

خضر

نام اولیان است پور کیا بن قانع بن شایخ بن الفخشد بن سام بن نوح و ہرے نام او کیا بن ماکان گویند و ماکان بن بلین
بن کیا بن سہمان بن سام بن نوح برگزاند و کینت ابو العباس مخفر بے آن خوانند کہ بر پوستین خنجر شست از خنجرے پاسے او
سبز شد و در آخر سگے شیر اندر زمان مہتے بناد از دہرے در زمان ابلیس و دیگر اشکستے پس از فرادان و ست و شیخ علا الدین
در عودہ پیمان برگزارد کہ فرادان پیونہ زنا شو سگے کند و از و فرزند ان پیدا یزد و ناہا بخند و کبیرا سبے بن صد سال و ہشتاد
است ترک ہمہ گرفتہ و از و فرزندے نامزد و لعنوان دلاستے خمد و فروخت نماید و سودا و زرو و امیر و دیگر دگر بار و از کیا گرسے

آگاه و برگزینا سے عالم شناسا و باید و سے فرمایش و کار بندگان خیر کند و برای خود هرگز کار نهد و از نعمت خوش وقت سود و عیب
 آید و با هیچکس مشاوری نهد و پیش ازین هزار سال از سر پائے گزنی و از ان پس و در صد و بست سال و هم شیخ
 گوید که با سال شکام تازگی اوست و از ان حیرت تا هر روز هفت فوت تازگی نپذیرفت و با قطب جلال صحبت دارد و با شش کند گوید که در بدین
 استیانتان با یکدیگر آویز و سنگ داشتند پارچه سنگی بر خضر سید و لبکست و سرانند و اما سید تاسه باور بخورے کشید و پیش
 او علف را و دلبیاری بدان کرد و در ان چو هفت ذوالقطن باب مایات رسید و در از زنده گئی یافت و بهر گویید الیاس و
 خضر و آب حیات اند و نعمت و گرو سپه او را و حاتم بر گزاند که به پیکر بایر آید و انسی نماند.

الیاس

بن سام بن نوح عم جد خضر و منبے نام پیرا و کسین بر سر نند و گشته و جز آن برگوید و بعضی نسب او را چنان بر گزاردند که پسر
 قیاص بن غیر بن ناهون موسی و در پیغمبر اونی و خلعت و از بعد و قطب و ابدال و خضر میش و ابان شاگرد و شایسته گری گفتند
 و از اقامت بندگان سرگرم گویید بسیار اندیش فرغان و قار و سیت و بر حقایق اشیا آگاه و گوید یاوری بن موسی بر آینه آمد و به چو
 با شندگان ابلهک تا هرگز کرد و چون اندر گزاردے او سود و شد نیامد برای خود از کار ساز حقیقت و خواست پذیرای گرفت روی
 با ایس بن خطوب بکسارے رفته بود و ششین پنهان ساز و پیرایه نمودار شد الیاس را با ششینی خویش گذاشته و از ان بکند و نظر
 با چو بگشت پس ششگر فها ازین دو کس بر گزاردند پیشتر ششین بخشک زمین چالش نماید و کم شدگان را بر اورد و در و پسین
 بسا علما و بعضی بر کس مسرا نید و هر یک ساراده گردید و مرید و در و در و ان سال نند و باشند و صحبت دارند و بهر کار آلمان
 بهرستی این دو نگارند از الیاس فیض و از خضر بیست خواهند.

ذکر ابو المظفر نور الدین محمد جهانگیر شاه

شاهزاده و سلیمان جلال الدین محمد اکبر بادشاه و در سن سه و هفت سالگی تاج بخت جهان در هم جاری الشایده و در پنجشنبه سنه ۹۷۰ و چو
 بساعت مختار در قاهره از ان خلافت اکبر از پدر و رنگ سلطنت جلوس فرمود و در ان جشن فرمود و محمد شریف ولد خواجہ عبدالعزیز
 شیرین قلم را بختاب امیر الامرائی و منصب علیل القدر و کالت سرفراز فرمود و هر طرف بجا هر قتی آید است دست خود بر آید و گزانش سائن و در انجا یک
 را بختاب اکبر و والد و میرزا خاص بیگ را که در زمان تاجگذاری دیوان بود و بختاب وزیر امیرالامک اختصاص بخشیده هر روز بخدمت
 و یو اتی شریک گردانید و زانجا یک را که در ایام شانراگی خدمات شایسته تقدیم رسانیده بود و بختاب حمایت مالی و پیر خان لودی
 را بختاب ملابت مالی و اخیار و بعد چند سال ملابت خان نجانبان مخاطب گشت و شیخ فرید بخارے که از سادات علماء
 موسونے و تربیت یافته اکبر بود و در حضور خدمت بخشی گریست و دست بمنصب پنج هزار سی ذات و بیایه بلند میر بخشی سرفقار بر افرقت
 و لایم النکر را خلعت چار تب و شمشیر مرصع و اسب فامه مرحمت نموده و بیو بدارے بجاکار رخصت فرمود و خان مظفر میرزا
 عزیز که کلتاس و اکف خان جعفر که از موبهار و حضور سید بود و با انواع عوالم سرفراز فرموده و در حضور داشت و لمر
 دیگر بقدر مراتب البانیات مناصب شرف اختیار یافتند.

ذکر در بیان یعنی شاهزاده سلطان شمس خلیف بزرگ و بیست و شش سالگی

سلطان خضر و پور بزرگ جهانگیر بادشاه که بگویی خوش آمد گویان هر روز در انال سلطنت و در شرافت سبیش آنکه اکبر در زمان ولایت
 فرموده بود که شاهزاده سلیم عیش و دست است قابلیت سلطنت ندارد و سلطان خضر و پسرش جمیع خوبیا آراسته و قابل سلطنت است

باین صورت مرض بالخیولیا درواغش جا گرفته پیوسته از غصه پرمش ورمیده می بود بعد شش ماه از بعلوش شب یکشنبه تمیزی کچ
 با سید در سے از محرابان از معتمدان خانه بر اندازد اگر بادی برآمد فرواختیار نمود و امیر الامرا خبر یافته بلا توقف بعرض پادشاه رسانید
 جهان ساعت بخشی الماک شک شیخ فریضه بنار سے را با اکثر سے از امرای ستم منتظر نشست فرموده در آخر شب پادشاه خود نیز رایست توجه
 بر افراشت در سواد شهر چون صبح بر دید میزد احسن پسر شاهرخ میرزا که رفیق طریق یعنی شاهرزاده بود در ظلمت شب راه مقصود
 گم کرده سرگشته بادیه اوبار سے گشت اولیای دولت گرفته آورند و چون حکم والا حواله تمام خان کو تو ال گردید که در زمان سکافات گرفتار
 باشد القصه چون شاهرزاده در تنهار رسید حسن بیگ بدختره که از کابل سے آمد بشاهرزاده ملاقات نمود و رفیق ابدار او گشت
 اثنا سے راه هر کس را سے یافت غارت میکرد و سر بار را آتش میزد و اسبان مسافران و سوداگران و طلبه های بے سرکار و پادشاهی که
 در اکثر اماکن سرگردان بود و گرفته می پاد بے سر راه می بخشد تا آنکه طاهور رسید عبد الرحیم دیوان از نجات برگشتگی آمد و رفاقت
 کرد و لا و رخا میجوید و در لا طو لقات نموده و دستم قلعہ اتمام نمود شاهرزاده هر چند پیس که در قلعہ لا جویدست نیامد درین ضمن چون شاهرزاده
 شیخ فریضه بنار بجای الماک گردان در نو ا سے سلطان پور شهرت پذیرفت شاهرزاده دست از قلعہ لا جویدار داشته رویا بناب شیخ
 فرید آورده و دو حواله هر دو لشکر میجوید و اکثر سے انظرین گشته شد و درین اختا بنزول ریات اقبال در رسید و شیخ
 فرید در محراب گرم تر گردید شاهرزاده و باب جنگ نیاموده با حسن بیگ بدختره و دیگر رفقا و روبرو ارماد و مقارن این حال
 پادشاه فریوان و عده نزول اقبال فرموده از غایت عنایت شیخ فرید که بر شاهرزاده منظر شده بود در خوش طاعت کشید و شب در نیمه شیخ
 گز زانیده روز دیگر متوجه لا جوید شد شاهرزاده میخواست که بجانب اکر آباد روانه شود حسن بیگ بدختره صلاح داد که جایگزین من
 راه است از اجناسا مان نموده بکابل رویم و از اجا جمعیت فراهم آورده باز روند و نشان آویم چه بلبر و میاون پادشاه هر دو تقویت کابل
 هندوستان را گرفته بودند و دیگر بخان دور از کار در میان آورده و ناگزیر شاهرزاده بحسب صلاح آن بر گشته نجات روانه بسمت کابل
 گردید چون پریا سے چاب سید خواست که از لکھنؤ شاهرزاده بگذرد کشتی سیم سید از اجا برگشته برگرد و سودا هر آمد وقت شب به تردد
 بسیار کشتی میجوید و میخواست که از دریا عبور نماید از شور و غوغا جوید و بری سودا و توقف گشته دهان را بگذراند و نیندان بالغ شد چون صبح
 بر دید و هشتر گردید که این شاهرزاده است میرزا القاسم و بلال خان خواجہ سرا که در خدمت و کجرات شاه دوله بودند ازین معنی اطلاع یافته
 در رسیدند و شاهرزاده را با حسن بیگ بدختره و عبد الرحیم گرفته در کجرات بر دند و حقیقت را پادشاه و عنده اشت نمودند و روز
 دو شنبه سلسله محرم سمنه بکنار دوازده پانزده در لا جوید که پادشاه باخ کاهران میرزا نظام دشت بعرض سید و چون حکم امیر الامرا است که گزشت شاهرزاده
 شاهرزاده را مع رفقا گرفته در حضور آمد و شاهرزاده را دست بسته و زنجیر پانداخته بر کوشش چلیک خانی از طرف پ عاقر آورده و چون بیگ
 بدختره را دست راست و عبد الرحیم را دست چپ استاد و نونو حکم شکنده و سران زد و را مسلسل محبوس دارند حسن بیگ بدختره را در پوست
 لا و عبد الرحیم را در پوست ختر کشیده و از گون بر دراز گوش نشانیده و تشریف نمایند چنانچه کار برادران همچنان بعمل آوردند پوست
 گاو زود و خشک شد حسن بیگ بدختره زیاده از چهار پیریزه و نامد و عبد الرحیم را که در پوست ختر کشیده بودند از پشت احرا رت که بر پوست سینه بود
 خیار و ترب و امثال زرک انچه سے یافت سے خورد و روز و شب زند و ماند روز دیگر بالتماس باریابان حضور حکم شد که از پوست
 برادران برآورده و گرم بپار پوست اقتاده بود اما به صورت جان بر حسب الک از بلع کاران میرزا لاد و زاده و تها و والا حواله سے را
 که با شاهرزاده رفاقت کرده بودند و رویه بر دار کشیدند و شاهرزاده را بر فیمل سوار کرده و از میان دارا بگذراند و بجا سے فرمود
 رسیده و زندان تادیب محبوس شد بعد چند سال که پادشاه را با چند روپ ستمیا سے ملاقات گردید او در باب تبلیس شاهرزاده غار ش

منوچهر گاه اگر باریاب بجزا ایا خلاصی این پندمان نیافت پس از آن چنگا سیکه پادشاه بزم جشن نور و س آراست بالباس سلطان پریون
برادر خود غلامی یافد بود باز بموسس گردید آخره نامیکه پادشاه بزم جشن نور و س آراست بالباس سلطان پریون
سلسل جواله او کرد و چند چنانچه ده سال پانزیم بنیوس پندمان نیافت پس از آن چنگا سیکه پادشاه بزم جشن نور و س آراست بالباس سلطان پریون
که دند پندمان بر دلافتش شیخ فرید بنامه سنجی که در آورده گاه به سلطان خسرو فتح یافد بود و یکله و س این خدمت بمطابق مرتبه فانی
سرفراز گشت و بموجب التماس شیخ مذکور بهر گنبد چال چنگا سیکه شیخ سسلو و نظریافت شهره آباد و سلسله وسیع توشیده و فتح آباد
موسس گردید و آن یارگن به یارگیر مرتبه فانی خدمت گشت

توجه موبک والالبیر کابل و سولایم خان

در آغاز سال دوم پادشاه از لاهور متوجه سیر و شکار کابل شد بمقدع منازل چون علی محمد بنیم خلیف نام عالمی گردید و مکتوبه قی نظر جها نگیر در آمد
که بکلاس فرخ جنگ بود و نگلو س مار س که در رازی دو و مد باشد گرفته قنار و آنگاه با جان داد و پادشاه تماشا س آن نمود و از آنجا
منزل بمنزل طے سافت نموده بدلا ملک کابل متحول فرمود و از سران کن آمد یا حفظ وافر مد اشت بموجب حکم والا متصل باغ شکر آباد
که انداخت کرده بابر پادشاه بود و س دگشا سس باغ همان آراست و هنر س را که از گدازه س آمد از وسط خیابان آن باغ خارج
ساخت و هر دو باغ مذکور بشاه لالان مشهور و زمان بودن کابل بهر ضریح سید که در میان خنماک و بامیان که جب اشیا بلخ بهر سرحد
کابل کوسه واقع شده و آن شبی است مشهور بنوا سیرا باوت و مدت چهار صد سال از تاریخ فوت او خبر س دهند هنوز
افضایش از هم رسیده و اکثر مردم رفته نیارت س کنند برگردنش نهیست که چون پیشه را نبالا س آن بر س گیرند خون جابه س می شود
و تاجان پیشه بالا س زخم زنده خون از جریان با نانی الیه برای تحقیق این مقدمه معتقد خان عمر اقبال نامه جها نگیر س متعین گشت
و بر س هر بارش رخصت یافت که در غم او را بهر خود دیده و مکتوبه و حقیقت را برضی رساند معتقد خان بآن سرزمین رفته و بر ابر س
مردم آن حدود را سب یافته بکه بیکه شغل ایسان و اقصیت رفت دری نمود و ارگشت مقداره و نیم در عاز زمین بلند کی را بر فراز آن بر آرد
بوسیل و شکار س اوبالابر آمد و چنگا س دیگر در دین آن رفت ایوانی دیمه و مد طول یک و مد عرض و در دین ایوان خانه مری چارو س
در چهار دره بود و در آن کابرتی چون شل روشن کرده و تخته از بالا س ابوت برگرفته بکمان میت را دیده اند که آیین اهل اسلام رو بقبله
خوا سیده و دست چپ بر سر حورث دماز کرده مقدار بی گز را پس بالای شرا نده از افضایش انچه بر زمین پیوسته بوسیده و از هم رختنه
است و بقیه درست و چشم بهرم زده و دزمان کی از بالا کی انپایان دیسها نمایان و گوش که بر زمین پیوسته با نخی از گز و ناک
خورد و دماغها س دست و پا درست داشت لیکن زخم معلوم نگشت و از کن سالان آمد یا چنان نظور پیوست که در جنگ چنگیز خان
و سلطان بلال الدین در سینه شش مد و ده میری آن مرد شهید شد و از همان مدت درین باب همین طور فاد و معتقدان بعد تحقیق این
مقدمه در حضور سید حقیقت را برضی رسانید پادشاه بعد از نظام و شکار آن و یار و سیر گشت آن مکره ارماد و ت بهند و نشان نمود

ذکر در بیان در آمدن نور جهان سیم و جتیرا لکن خان بجرم سراسی شاهی

شیرا لکن خان طے قلمی نام داشت در قوم سخلو و سفر سیمیل بر امانت شاه طماسپ منصوب پادشاه ایران بود و بعد از آنکه
احمد میرزا بیعت حق پیوست ملی قلی که کوازه قند با روزان سلطنت اکبر پادشاه بهند و شان آمد بکام رسیدن بامنان
اول بانا عثمان عبدالریم که متوجه جم شد و دلافت نمود و ناخنان حقیقت او را بحضور پادشاه عرض داشت نمود و ناخنان در سکه
بند با س پادشاهی منسلک گردانید و رفیق خود داشت او در آن هم تروا ت نمایان بکوسه آورد و بعد فرخ شش که در دمنه

اکبر پادشاه رسید بوجوب التماس ناسخا نمان بخدمت شایان سرفراز گردید و بعد از آن وقت پیش از آنکه ناسخا نمان مخاطب گشته و مصوبه بجا آید
 یافت و در همان ایام نور جهان بگیم در عقد ازدواج او در آمد و با او بوجوب طبعش بنور دل و دهبانگی در عهد جوانی نور جهان بگیم را در حرم سر
 اکبر که بتقریب با او در خدمت بود و دید با او عشق داشت بی جلوس بخت سلطنت و اطمینان از امور ضروری قطب الدین که کولتاش خان
 را که خود شیخ سلیم شیخی بود و بصوبه ادریس بگیم را مقرر نمود و مخفی گشت که نور جهان بگیم را از شیر افکن خان طلاق بدیلمه اگر طلاق نمیداد و را
 بهر حال از هم بگذراند و نور جهان را بمحضو رفسر سده قطب الدین خان در بنگاله رسید و بعد چند گاه در اندام مدافع گردید و پیش از آنکه ناسخا نمان
 که در آن حد و دوا بگیم داشت باستقبال شتافت و بعد از اوقات قطب الدین خان که کولتاش از خوف جرات و غیرت او اول بای
 مطلب خود گفت چون شیر افکن خان قسمیه تصریح نمود شیر افکن خان چون قسمیه که کار از آن گذشته که عمارک توان نمود و ناچار از نظر
 غیرت و شجاعت جان بازی خود و کشتن نور جهان بگیم قسم نمود و اول قطب الدین خان را با ناسخا بخت و و نیم زد و دوم قطب الدین
 خان بر او پیچید آورد و داد و غیرت و دلاوی داد و چند کس را کشته و خود مجروح گشته برآمد و راه خانه گشت تا نور جهان را شیر بگذراند
 نور جهان از فرست فهمید و در بر روی او دست تا آنکه در دم قطب الدین خان رسید و کار را دوام نمود و نور جهان صبیغه غیاث بیگ
 فاطمه با اعتماد و دلدادگی او پسر خواجه محمد شریف را از دست خود بر باد می داد و دیوان محمد خان بکلوا حکم هرات بود که در وقت نوبت
 هجایون پادشاه از مدینه شیر شاه و بھراق بوجوب امر شاه و طها سب خدات شایسته بقدیم رسانید و فرمان شاه و طها سب و رباب نصیحت
 و مهادمی که در آن زمانه داخل است بنام همین نجاست بعد نفوت محمد خان مذکور خواجه محمد شریف بجلوت شاه و طها سب رسید
 بوزارت سرفرازی یافت چون فوت شد غیاث بیگ محمد طها بر بیگ برود و پس او بپند و ستان آمد غیاث بیگ و و
 پسر و یک و فتر همراه داشت بعد رسیدن دم قتل را و فتر دیگر که عبارت از نور جهان بگیم است که تولد شد و از آنجا روانه شده و در
 فتح پور سیکری ملازمت اکبر پادشاه نمود و بمقتضای استعداد و نسیبندگی و خوشنویسی شاعر و دایمک فرستی دیوان بیوتات گردید
 چون جان هر گونه علوم بود و بر وزن و مرثیه اش می افزود و در همین ایام نور جهان را با شیر افکن خان و عدلت نمود القصه معلوم
 حضور که در بنگاله بود و حساب الامور با کثیر نور جهان را روانه و از السلطنت نمود و به جای کثیر نور جهان که لا یعقل و غرق نشد شراب می ماند
 با وجود آنکه عشق از مشوق خود غافل و بی خبر بود و آنکه از سرشناس و متعز خود بخت زد و به اکبر که به جای کثیر زاپرد و در و در و شافت
 و به جای کثیر در اینجا دیده شناخت و نمر عشق با او از نمر بخت و در سال ششم از جلوس داخل حرم سرس پادشاهی شد و نخستین نور حمل
 خطاب یافت بعد از آن بنور جهان بگیم غیاث بیگ گشت و آخر کار بجای رسید که پادشاه و دل از دست داد و در پله او از خود رفت و زایل
 تمام سلطنت بگشت او که داشت آسپات زجام محبت چنان مست شد که سر رشته کارش از دست شد و فرو بست چشم
 خود دست عشق و خرد را چه کار است با مست عشق و دلش بود مشغول محبوب و بس بد نگری جان و نه پیر وای کس پنهان
 بود در بند پیمان او چنانکه زلفش جز بفرمان او نور جهان بگیم در زنا ممتاز و در اکثر صفات بی شریک و انباز بود و از فرزندش
 بر مردان از خود در رفوق داشت طبعش موزون و بعضی از اشعار و زبان زور و زگار گرفته و رفته کار بجای رسید که از پادشاه
 جز نامی نماند و پادشاه اکثری گشت که سلطنت بنور جهان بگیم از آن بی با و در اخری شراب و اندک قوی کا نیست دیگر هیچ نمی ماند نور جهان
 بگیم در جگر که در شست و دمل را حاضر گشته که کوفتش و مراتب جنگه بجای آورد و بنام امرای متحینه ممالک محروسه فرائین که نوشته شد
 تو قیام طغرلے آن چنین مرقوم میگشت حکم علیه عالیہ محمد علیا نور جهان پادشاه و بیع مهرش این بود و بنیت نور جهان گشت بکام آید
 هدم و بهر آنجا بگیم شاه با اگر چه خطبه بنام بگیم بنود اما سکه بنام او میزد و نفوذ سکه این بود و بنیت بکام شاه بگیم یافت

دیگر مفت لغز را هم استاد شروع گویائی و خوانندگی جوئے نمود که متازتی شد که یکسوی او بایر رفت کسی که قریب بعد تیر سیر رسید
 و معانی در بر داشت و داغ شده می گفتند که هرگاه از مشرود کی از تیر را آتش و هم حسب الامر جمع در دست گرفته تیر بدانی را که بر سر
 آتشا قریب بعد که از فنون بود و آتش میزد و در هر قدر تیر را می کشید و با نقد را کش می گرفت دیگر نگاه تیر بیکاندا و لو کانی مافخره
 یک از ایشان که از دست گرفت و تیر انداخت در هوا بلند رفت بهمانجا ایستاد تیر دیگر در دایره اول بند شد چپین چپ و دیگر
 با هم بیکرند تیر آخرین از ششده باشد دیگر تیر را از هم جدا ساخت و دیگر تیر من گرفت و برنج و صاع و دیگر انداخته آتیه در آن کرد و دود آتش در
 تیر را جاع بود و یک خود بخود و جوش آمد و بعد از آن ساعته سر یک را و اگر کند قریب بعد لنگری طعام بر آورد و دود بخوش مردم داد و دیگر
 نوار و بر زمین نشاند که دود بسیار در آن کشیده و بار و یکبار بپوش آمد و قریب بدو در بلند شد و بر خطه رنگی دیگر آب از نوار و دود جوشید و کل نشان
 نیز میشد و آب نوار و بر زمین می ریخت زمین بر تیر شد قریب یک ساعت بخوئے نوار و دود جوش بود چون نوار در بر شد تیر آب هیچ جای نوار بود
 نوار و بر زمین نصب کردند بر زمین تیر یک نوار و آب بر تیر و از دیگر تیر شش نشان شد قریب و دیگر تیر تاشا کردند دیگر کینفر نشانان استاد شد و نوار و آب
 آن گرفت و او استاد همین قسم شصت نوار بالای هم ایستادند یک آمد بای شخص اولین رابع دیگران برداشته چسبید و نوار اولین قوت
 کرده خود را از دست آورد و نوار و نوار بر یک شصت در میان گردید و دیگر آدمی آورد و دو یک یک عشا می آن را جدا کرد و بر زمین انداختند
 اعضا سواد افتاده بود و باز چادر بر کشید و یک از باز دیگران اندرون چادر رفت بعد از آن ساعته بر آمد چون پاره پاره و نشاندن شخص
 صحیح و سالم اعضا بر پشت گویا هرگز زخم بر بدن نبود و دیگر کلاه و لباس آورد و سر بر میان گرفت کلاه و در بر بلند افتاد کلاه و از نظر بالا برید
 گشت و تامل بنظر می آمد یک نفر از نمایراق بسته حاضر آمد و گفت و دشمنان من آمد و در بر هوای استاد و سر بر میان گشت و تامل بنظر می
 بود و گرفت برادر بر میان بر آسمان عروج کرد و چنانکه از نظر تاشا نمایان غائب گشت بعد ساعته از تار بر میان نظر دایره خون چکید و بعد
 بد فسات تمام اعضا بدن و سر او و راق بر زمین افتاد و حال زلزلش از پرده بیرون آمده اعضا شده شوهر راجد و باری
 نوحه و گریه کنان اجازت می شدن یعنی سوختن بالاش شوهر و دود گرفت و آتش از فوخته اعضا شوهر خاکستر گردید ساعته گذشت بود
 که آن شخص بهمان طرز بایراق از بالای آسمان بر آمد و در میان فرو آمد و گرفت باقیال پادشاه بر دشمنان نظریافته
 آمد و ام و اعضا که فرور نیخته از زمین بودند و چون حقیقت زود صبح و اطلاع یافت ناله و فریاد و ناله و بیار آن گفت زن مرا بیا بکنید و الا
 خود را را آتش انداخته سوخته خاکستر می شوم و بر اے سوختن مستعد گردید و برین نشان از او حاضر آمد گفت ای شوهر خود را کش که
 من زنده ام و دیگر کیسه آورده افتادند هیچ چیز در آن نبود و بعد آن دست درون کرده و دود و خروس بر آورد و دود خوش رنگ و کلان و دود
 خروس را در چنگ آورد و دود هرگاه و این خروس با بال بهم می زدند از بال آنها شور افشان می شد و یک ساعت بخوئے با هم جنگ
 بود و چون پاره پاره و دود هرگاه و این خروس با بال بهم می زدند از بال آنها شور افشان می شد و یک ساعت بخوئے با هم جنگ
 باز پرده در میان گذارند چون برداشته دو مار سیاه کفچه دار بودند پشت آنها قرصه و دهنها باز و کفچه سر از زمین برداشته
 بهمدگر چسبیدند و دست شده افتادند و بعد غائب شدند و دیگر بر زمین حوضی کنده و گفتند که نمایان از آب تیر ساز و دود چون پر گشت
 بر دود بر روی آن کشید و برداشته آب بر نوحه بپاشید و دود که فیلان بران گذارند و دود هرگز شکسته نشد و دیگر دود و دود بر روی نمایان
 یک تیر انداز ایستاد که در نما و دامن نیمه بر چیدند و گفتند ببینند که دود چه چیز میست و دود خالیست بعد از آن یک دود برینت و دیگر
 دود خیزد دیگر شد و گفتند که از نوار آن چنده و پرنده هر چه بفرمایند ازین خیمه بیرون آورد و بجهانم حکم شد که شتر مرغ را بر آرد
 و انوار از آن نیمه باد و شتر مرغ بیرون آمد و با یکدیگر یک گدازید و ازین هر دو نیمه هر طایفه را که نام می برد و دود باز دیگران حاضر افتاد

دو دیگر شایر اہم و اہم انعام و نذر بچہ قریب و دو لک روپیہ آبناسرید این احوال را بہا نگاہ خود ہم در کتاب جاگیر نامہ کہ قلم و انشائی خود نگاشتنہ مفصل مرقوم ساخته فقیر از کتابیکہ مستنسخ نموده در اینجا چنین نوشتہ اند اگرچہ مستقول نیست و العمدہ علی الراوی سے یہ

ذکر در بیان تخییر کا نگارہ کہ مقدمہ فتح کوہستان پنجاب است

در اوّل سال سیزدہم جلوس شیخ فرید مرتضی خان میر بخشہ بالشرکران برای تخییر قلعہ کا نگارہ متعین شد و راجہ سورجمل و پیرا بہا بسو بعد فوت پدرش بمصعب و وزیر اسی سر فراز گشتہ بود و ہر دو میر بخشہ تعینات گردیدہ راجہ سورجمل بمقام ساسانی و فتنہ پردازانی درآمدہ با شیخ طریق مخالفت و منازعت پیمود و شیخ صورت حال اولد بر گاہ نگاشت و راجہ بجایت شاہزادہ خرم بلوچی گشتہ سو کہ مزاجی شیخ نسبت بہال خرم و عروض داشت متعارف ایتال مرتضی خان بقضای الہی فوت نمود و راجہ سورجمل حضور طلب شد و ہر کا شاہزادہ بہم اذن رخصت یافت و ہم کا نگارہ موقوف ماند بعد ازان کہ حکامات کن مفتوح گشت و شاہزادہ ازان طرف معاودت فرمود و راجہ سورجمل بواسطی امر بخدمت شاہزادہ متحدہ تخییر قلعہ کا نگارہ گردید و شاہزادہ از پادشاہ اذن گرفتہ لشکر گران بر سر کردگہ راجہ سورجمل متعین فرمود و حق تعالی بخشی کرد و فرزند خیر خواہ او کرد و بلوچ سیدان در کوہستان راجہ را با محمد تقی میر صحبت و گرفت چون این معنی سمع شاہزادہ رسید محمد تقی بخشہ را طلب گشتہ عرض آن راجہ بکرامیت ہر بہن را کہ نیکی از محمد ہائے شکر شاہزادہ و دلوار بے ہمتا بود یا مردم دیگر متعین فرمود و از طلبیائہ محمد تقی و متعین شدن راجہ بکرامیت راجہ سورجمل فرصت را غنیمت دانستہ بلوچ مرتضی و وزیر و بالشرکر شاہزادہ جنگ کردہ سید صفی بارہ را کہ از محمد بلوچ چندی از بزدلانش بکشت و دست قندی و راز کردہ پگندہا می دہن کردہ و محاللات خالصہ شریفیہ کہ در پگندہ پٹیا لہر کلا است غارت کردہ و ہر بہن آشنا چون راجہ بکرامیت نزدیکی رسید راجہ سورجمل تاب نیاورد و متعین گشت و باجہ کرد و خور و قلعہ تخییر فرمود و شاہزادہ سورجمل راہ فرار گرفتہ خود را در شہاب جبال و گردیہا کے دشوار گذار کشیدہ بگت سنگہ برادر خود را راجہ سورجمل بمصعب ہما رسیدہ تعینات بنگارہ بود چون راجہ سورجمل مصدر چنین حرکت کردید مطابق تجویز راجہ بکرامیت شاہزادہ در خدمت پادشاہ التماس کردہ و بگت گہ را از جنگ طلب داشت و بعد از آمدن او بمصعب ہر اسرے ذات و با انصہر سوار و خطاب را بیک سر فراز فرمودہ بگت مور و شے رخصت نمودہ و بموجب حکم پادشاہ در متحرک اسکن راجہ سورجمل است شہرے موسوم بنور پور نام نور جہان بگم آبا و گشت و راجہ بگت سنگہ بگم و تخییر کا نگارہ ہر کانت راجہ بکرامیت متعین شد کہ کا نگارہ قلعہ الیت قدیم بہمت شالے لاہور و دریان کوہستان بیت و سہرچ بہمت دروازہ دارد و رون آن یک کردہ و پانزدہ طناب طلوت و دو کردہ و دو طناب ارتفاع و یکصد و چار در عرض و دو حوض یعنی تالاب کلان و رون دست تاریخ اساس آن قلعہ بیچکس بندہ اند و در بیچ منحنی ہم نوشتہ اند و بیچ کیے از فراز و ایوان و سبے تا بعد اکبر پادشاہ با وصف یورش ہما می شود از مشروح نگارہ المقصود را بکرامیت محاصرہ نمود و در سبے و بیچ مایحتاج سد و ساخت و مشیت این روزی تخییر پیش رشتہ بود و فتنہ قلعہ باختر رسید و اند کے کہ ماند دران کرم افتادہ از کار رفت قلعہ شینان چارہ با علف ہائے خشک چو شانیہ و خور و مد چون نہایت عمدت روے نمود و کار بالا کت کشیدہ ناچار راجہ بلوک چندا ان خواستہ مقابلہ قلعہ پیش راجہ بکرامیت فرستاد و بواسطت راجہ بگت سنگہ بعد از چند روز و پانچ روز ملازمت کرد و نزد محمد سہنہ یار و ہم جلوسر مقابلہ اسنہ یکبارہ روے و یک ہجرے روز شبہ در عمدہ سلطنت جاگیر تخییر

گشت و راجہ بکرامیت موردا اقدام نہایت پادشاہ سے گردیدہ

ذکر در بیان تخییر کا نگارہ والا بکرامیت و الا بکرامیت و الا بکرامیت

جایگیر بود و شاه از دار الخلافه کبر آبا و منصف نمود و چون فصل موقوف تلوار برسد احمدا والد و بر جنت حق پیوست و قریب بیست
 نیکو بر لب دریای سیاه مدفون گردید و مزارت عالی بر سر مزارش تعمیر یافت و محال با گیر و اسباب امارت و تناسل نقد و جنس
 آن منظورید فخر او نوز جهان بیک مرتبه گشت و پادشاه از انجمن چپ پیشتر شد چون را که سار و کر بود و کوهی که در کنار گذار بود و در دوسوی
 بزرگ را در دوازده سیسده گذاشته با سیم از غنوه و جان و اهل غنمات متوجه سحر کار کا گنوه گشت و از سیسده بچار منزل
 ساحل دریای گنگا مشرف بنیام و الا گشت و راجه حسین که بیست و پنج کر و سه کا گنوه واقعست در کوهستان عمد و ترین زمیندار
 است و گاه به بفرمان روانه و بی رویه نیایش نیاورده برادر خود را با پیشکش لاف و جفا پادشاه و فرستاد با بجا پادشاه
 بر فرزند قلعہ کا گنوه تشریف برده و تا شاف فرمود و با بنگ نماند شران اسلام بقدر پی رسید و حکم شد که سیدی عالی تعمیر نماید بعد شاد
 قلعه در جوی که پانان قلعہ واقعست آمد و در زیر پیر کالنه که برت بندر از زمان پاژ و ان نشان میدهند و معلوم نیست از
 کدام قلعه است و میگویند که چنان تعبیه بکار رفته که آن چیز خود بخود و نام برگرد و در آن بیکر بیان و حرکت و سرگردانست پیتر سے خود
 از ظلم استاد و کرد و چند روز پس از آن زمین اشتغال بکشته از انجمن شامه جوالاکی قریب نمود آن مکان نیست و وار و کرد و کرد
 کا گنوه زیر کوهی که کلان که هر فلک که شنیده و در دوران مکان شاد و روز از زمین و دیوار با آتش خود بخود باندینه
 بعضی گمان کرد که در انجا کان گوگرد است و شعله های آتش از آن پادشاه قلیل الا دراک و تحقیق نشد که مکمل بکندن زمین نمود
 و آبها پاشید چون به گوگرد شنید و آتش منطفی گشت از عجب و کرامت شمر و جدا بود و حرارت که بکندن منهدم شده بود و تیر
 و به از اول بنهات آراست و در حاشی آن مکان عمارات و نقشین درست کرد و گوید سلطان فیروز شاه نیز در ایام سلطنت خویش
 تیر و کا گنوه متوجه شده بود و در اولاکی رفته زمین کا وید و پیر و کوهیت همانا قلعہ معاون گفت بگوش این ابلهان
 تا بداند که این شعله با پیش آمد و کمر شارسه و در معدن اهل تعجب و منظره کرامت بر دم آخا و در باب حقوقی شعله بلکه
 اگر شعله زنده بجا می تعجب و حیرت است و لکن التیریدی من یثار لے طراط مستقیم خلاصه پادشاه از تیر و کا گنوه
 و تیر شامه آن اکنه بنایت مسرور شده و متوجه کشید گشت اگر چه در آن کشید و شبان شبان و فرزند ارباب متوجه کشید و دشوار
 گذار حبال و گری با طبیعت آسایش طلبا و دشوار آمد اما بعد زول و کشید و مشامه بهار آنجا که کوه و صحرای از شقائق و ریاحین و
 هر طرف جوی های دبو و آب و چشمه های شیرین بود بنایت محکوم شاد و در زمان بودن آن خطه دل پذیر روزی
 سلطان شجاع پیشتر از راه خرم و دولت خانه باز به سکه طلا افتاد با نرسه کنان بطرف دیر و حجاب و در رفته بجهت
 رسیدن سرتگون بنیر افتاد و قضا را پاسه تکرود و در زیر دیوار افتاد و بود و در فرسفته متصل آن نشسته سلطان بلاس
 رسید و با باریش فراش خور و بر زمین افتاد و آنکه از صفت و در بر افتاد آسیمی بدیش نرسید پیش از آن چاراد
 چون ایام نیم گفته بود که سالمان از جایی بلند و خواهد افتاد اما کیس با و بخود رسید از وقوع این حسی صدقات و خیرات بسیار
 جمع آمد و چون آنکه از آن زمین گشته با نفاذ واجب و انعام سر فراز گردید پادشاه بعد کیر کشید و درت بند و دستان فرمود
 و شمرش بنیون پیش پادشاه و با برگشت و رفته با شمد او کشید چه اسه هندوستان را با مزاج خود سازگار نمیدانست
 بنا بر آن از سنده شاد و در جویوس هر سال او اونی بهار کشید و صرفت و در ایام نرسه دستان معاودت بند و دستان میکرد
 و کرد و در بیان بعضی شامه اده شاه جهان

ماجرای احوال شاهراده خرم ملک شاه جهان برین مظهرت که در سال دوم جلوس جهانگیر پادشاه بمنصب بخت هزارگی

و پادشاه بر سر فرزندانش بعد از آن که در سال هجدهم صید میرزا ابوسعید بنی هاشم را با صف خان پسر قتلدار و در عهد کمال
شاه بنهاد و در متازمیل مخاطب گشت بمصعب و در بنی هاشم ذات و کشتش هزار سوار مرتقه نمود و سپس از چند گاه منصب پادشاه
بنی هاشم ذات و هشت هزار سوار عطا گردید و در هرگاه فتح همه ولایت را نمود و پسرش را بمحض نور آور و منصب بیت بنی هاشم ذات
و ده هزار سوار و شاه نهم خطاب یافت پس از آن که بر همه دکن متین شد خطاب شاه جهان و منصب سے هزار سے و بیت هزار
یا فته همیشه مورد عنایات پذیر بود و نور جهان بیکم با پس خاطر پادشاه و هم نام بر رضا جوئے برادر خود و آصف خان که شاه جهان نام
او بود و از نیا و در ساج شاه جهان سے کوئید بعد از آن که صید نور جهان بیکم که از منصب شیرانگل خان بود و در جلاله از دوج سال
شهریار برادر زاده جهانگیر پسر شاهزاده و انبال در آمد نور جهان بیکم که جمیع تمام سلطنت بقبضه اختیار بود و بانب و در آمد و در سلطنت
شهریار پیش نهاد خاطر ساخت شاهزاده و شاه جهان بعد از آنکه از هم دکن و حاکمیت نمود و بهمان دین رسید با عتقاد و اوضاع سابقه کثیر
و هو لیو بر جا گیر خود خواسته گماشته خود متعین کرد اتفاقاً پیش از رسیدن عرض داشت شاه جهان نور جهان بیکم آن به گن
سلطان شهریار نخواه که در شریف الملک گماشته سلطان شهریار را بران برگزیده متعین نموده بود و هر دو گماشته در آن برگزیده بیکم
در آمد و خند و شریف الملک بزم تیر از یک چشم که در گشت بدینجهت طرفه از شویله در طرف سلطانی برخاست و سخن بسیار و با سه عظم گردید
شاهزاده عرض داشت متعین هیچ چیز دنیا بمحض نور سارال و هشت افضل خان دیوان خود را فرستاد که بر وجه خبر شوریش فرود شاه بیدارستان
بجز هشت که رفع فساد کرد و بلا در ناچین شورش افزاید پیش نهاد و هشت ساخته خاطر بیکم را از برادری مثل آصف خان با تمام اگر جانب
دار شاه جهان است بلکه و اندید و برین صرافت آور و ند که مهابت خان را که با مکتب خان دشمن و از شاه جهان نیز اخراج و درواز
کابل طلبیده شاهزاده و آصف خان ایدست او دلیل با دیگر و اندید با برین تمهید مهابت خان را بمحض طلبیده و مناسبت طاعه درین
خصوص بنیام او و مدد و ریافت او هر بار عذر سے و هر وقت هشت بمحض نور سارال و آصف خان را به عصبه بیکم که بفرستند تا من بمحض نور سارال و آصف خان در حضور است
من نمی توانم شد اگر نه الواقع بر انداختن شاه جهان بمحض نور سارال و آصف خان را به عصبه بیکم که بفرستند تا من بمحض نور سارال و آصف خان در حضور است
پادشاهی بر دایم پادشاه بر طبق عرض داشت مهابت خان آصف خان را به بهانه آوردن بنزدان بطرف اکبر آباد متعین نمود و امان الله پسر
مهابت خان را بمصعب بنی هاشم ذات و ده هزار سوار بر سر فرزند فرموده و فرستاد که او را بنیاید در کابل گذاشته خود و متوجه استانه
بوس گرد و بعد ازین فرزان مهابت خان از کابل در حضور رسید و حال جاگیرات شاه جهان از میان دو آب و فیرو تغییر گشت به بحال
سلطان شهریار نخواه که در دیدن شاه جهان با تاریخ چنین اخبار زمانه دین عازم حضور پر گشت و پادشاه و بجز اطلاع این عزیمت
از لا بهور اکبر آباد نداشت فرمود و از فته ساری که تیران و اغواشی نور جهان بیکم در حسین کبر حسن رضع بیاری با بچان
فرزنده اقبال مند خود که غیر از طاعت و فرزان برادری امری دیگر در خاطر نداشت به سینه آورد و دین حال اکثر امری حضور و ایام ارسال
رسل و رسا کل بطرف شاه جهان اخذ شدند و بزل منصب جاگیر مهابت گشتند و دین هم محتاجان در المهاد بود و بدینست از لا بهور فرزان
قاهر و بر شاره جهان متعین گردید و شاه جهان بعد رسیدن واکبر آباد از استماع خبر آمد پادشاه بکوه ملک میوات شافت و از اینجا پیشتر خان
و راجه کراجیت و دیگر امرای خود را و بر روی افواج پادشاهی که بر متعین شده بود فرستاد خود نیز مستقیمه عساکر طرفین با هم و بخندید
بیکم بدجل و قتال گرم گردید لشکر شاهزاده غالب مدد صورت تصرف دوی نموده بود اتفاقاً در عرصه کارزار بنید و قبی نیم جان افتاد و بدین
تیر و تیر و فیل و آتش افزود و در دست هشت راجه کراجیت که جنگ مردان کرده و دیرانه بر لشکر پادشاهی حمله آورده بودند و یک بان بند
نیم جان رسید و قتل و فتنه بر بند و قریح و تیران از سینه راجه کراجیت گذشته و از آن جان گذار بنید و بولاکت او لشکران

را در اول از دست رفت و شکست بر لشکر شاهزاده و اقتاد شاه جهان بر شاهه این حال پایی نبات افشردن محض جبال و سخاوت شمرده
 بناچار سے از میدان عطفه عثمان نمود و بجانب لاندون روان گردید پاوشاه باستان حین فتح متوجه امر شد و سلطان پرویز را که
 درین نزدیکی از پشته در حضور رسید و بوجاهت خان و راجه رنگد و بونید و راجه گنگر و شور و راجه سینگه گمپا و دیگر
 امر که یکی چهل هزار سوار و فوج بود بر سر شاه جهان متعین فرمود و امانتی شاهزاده پرویز و مدار این مهم بر ما تاجان مقرر گشت چون
 افواج پاوشاه به نزدیک بلبله آمد و نرسید شاه جهان رستم خان را با افواج خویش بقباله مخالفان نرسد و رستم خان طوق
 پیوفاکس پیچیده خود را بهما بخت خان رسانید این معنی تو ننگ جمعیت شاه جهان زیاد تر بر هم شد و ماندن در ماندن صلاح ندیدند
 از آب نبرد آنگاه مشته با سیر رسید و در آن وقت خان خانان که همراه شاه جهان بود دغا برگشت که کعبت خان مکاتیب سے نویسد
 دارا در رفتن دارا و ارباب خان پسرش قید کرد و در آسیر بعضی حرم و اسباب زیاد که گناشته به بران پور آمد خان خانان
 که نظر بند بود به بانه صلح و استیاضی از شاه جهان رخصت گرفته بهما بخت خان پیوست و نیز اکثر مردم بدانی گزیه محبب ضرور شاه جهان
 در عین شربت باران از بهران پور روانه شده و راه گوگند و بندر چیمه چین بطرف اوریس و بنگاله را سه گردید چند منزل که
 در سه دو گوگند و میرفت قطب الملک و اسلے آن ولایت از راه مرصی پیشکش نقد و جنس و غله میوه فرستاد و سلطان پرویز
 چند منزل قنابت بود به بران پور برگشت چون خبر رفتن شاه جهان بطرف بنگاله پاوشاه رسید شاهزاده سلطان پرویز و
 بهما بخت خان را که رفت که یا جمعیت خود را بطرف پیشه و در و در شاه جهان شوند و خان خانان را با کسر آباد مقرر نمود
 خود بدولت متوجه کشید و شاه جهان بعد رسیدن در او دیس و آفند و بانگ جنگ اول قلعہ بردوان گرفت بعد آن قلعه
 اگر نگردد اعمار خود و جنگ بسیار کرد و بر ابراهیم خان صوبه دار و بایر خان دیوان و دیگر بندهای پادشاهی کشته شدند شاه جهان آن
 قلعه را کشاد و متوجه دلاگردید و چهل لک روپیہ نقد سوا سے آفند و فیل و دیگر اغناس از اموال ابراهیم خان بضمط و آرد و اعمیگیان
 برادرزاده ابراهیم خان که در دلاگرد بود و پیچید و شد بهما بخت شاه جهان رسید این عت در اب خان پسر خان خانان و قریه دود و دیولا
 شاه جهان اورا سوگند داده از قید خلاص کرد و صوبه دار سے بنگاله با و رحمت نمود و خود پیشه رسید و از اینجا عبد اللہ خان را باله آباد
 و در یافان را با او رخصت کرد و بعد از آن خان بدو ریش و قوت مردانگی آفند و تصرف شد چون زندان بنگاله که قاره بر سر راه
 شاه جهان آورد و در یافان رسیدن در پشته مع قاره و گریه رفتند شاه جهان و بنگال مصاری از گل ساخته استقامت داد و هر دین اثنا
 شاهزاده پرویز و جہا بخت خان بالکسر بسیار در رسید و بدفات جنگ روست و ادراجیم پسر رانگر که سردار لشکر شاه جهان
 بود و در مکر کشته شد ازین بهت نهریت در لشکر شاه جهان اقتاد و غیر از قوریان و عبد اللہ خان یکس تانہ شاه جهان بمقتضای
 شجاعت ذاتی دل پر برگر شاه اسپ را بگرفت اسپ سوار سے چون نئے گشت عبداللہ خان جلو گرفته شاه جهان را از مصر که
 بر آورد و از ان اسپ فرود آورد و در اسپ خود سوار کرده بجانب پشته بر چون افواج پاوشاهی نزد یک پند رسید شاه جهان
 بدین دران دیار صلاح ندید و دیگر مکر آمد چون دران سال که نوز ویم از جلوس پاوشاه بود سلطان مراکچش قدم و عالم وجود
 نهاد و ارباب و والدہ او در پهناس گنا مشته متوجه پیشه شد و در اب خان پسر خان خانان را که سوگند داده از قید خلاص و بصوبه دار
 بنگاله مقتضای زاد و بود و هر چند طلب داشت عذر داد و میان آورد و نیامزدن و پسر را در که بطریق غیر ممال با خود و مشته بود و بسبب
 ظهور این عذر در زلش را در قلعه پهناس فرستاد و پس جوان ادرا بنگال رسانید و بسبب غلبه لشکر پاوشاهی بودن در
 ولایت بنگاله صلاح وقت نداشت بلوکی آمد و بود و بنگاله بنگال برگشت و در انشای راه پیوند شاه جهان سلطان مراکچش

مستفید و قومی جنگ درکن السلطنت رفت آہنگ بے حمے را کارفرگشتہ آل این آمدنش را نمینیشید و پاؤ شاہ را تنہا این طرف
آب گذہشتہ خود با عیال و اطفال و اسماں و اطفال و جمیع خدم و خشم براہ جسر کشیدہ اناب گذشتہ آن طرف دیانت و دیگر
امرا ہم اتفاق آہن خان جان طرف آب رفتہ خیمہ ہا زدند و گرد خیمہ ہا پاؤ شاہی غیر از شاہ و پیشہ و خدمہ ضرور سے کسی نہ اند
مہابت خان این احوال شنیدہ قابو یافت و فوراً مع چارہزار سوار از مسکو خود سوار گشتہ بر سر پل آمد و مہمان خود را
بر سہراب و دہر اسوار گذاشت و پل را آتش دادہ تاکید کرد کہ احد سے از امر اسے آن طرف را بدین سمت مجبور کروند نہ ہند و خود
بر دروازہ دولتماندہ رسیدہ و از اسب پیادہ گشت و با دو صد راجپوت و درون غل خانہ شصت و تین غل خانہ را شکستہ
با دہرون رفت پرستان موم سر این حقیقت را بعرض رسانیدند پاؤ شاہ از درون خرگاہ برآمد و ہر پاکی نشستہ ہما تاجان
پیشتر آمدہ کویش سجا آورد و برگرد پاکی قربان گردیدہ معروف شد داشت کہ چون یقین کرد کہ از دست آصف خان خلاصی من ممکن نیست
ویرے کہ خود را ورنہ حضرت پاؤ شاہ انداختہ ہم اگر مستوجب قتل و سیاستمہان بد کہ در حضور سبزارسم و راجپوتان مسلح و در سترپردہ
پاؤ شاہی را فرار گرفتہ و غیر از چند کس خدمتگار در حضور حاضر نامد پاؤ شاہ بے ادبی اے مہابت خان دید، دہرستہ دست بقبضہ
شمشیر کرد و خواست کہ آن بے باک را زندہ حاضران حضور التماس کرد کہ وقت حوصلہ آزد مایست اربن بہت خود را سے نمود
و در اندک فرصت راجپوتان او اندرون و بیرون و دولتماندہ پاؤ شاہی را فرار گرفتہ مہابت خان بعرض رسانید کہ خود بدولت
بر اسب سوار شود و غلام در رکاب لالہ باشند و در آن وقت ہسپ خود را پیش آورد و پاؤ شاہ را غیرت مملکت رخصت نہاد کہ
بر اسب سوار شود و اسب سوار سے خاصہ طلب و ہشتہ سوار شد چون دو تیر انداز را و از دولتماندہ اسب سوار و رفت
مہابت خان فیل حوضہ پیش آورد و التماس کرد کہ در چنین شورش سوار شدن بر فیل صلاح و دولت بالضرور بر فیل سوار
شد مہابت خان کی از راجپوتان متہود را در پیش فیل و دو راجپوت مقبض خود داشتند و ہر کس از خواصان و خدمتگاران پاؤ شاہ
از وہیک سے آمدن فیل میر رسیدہ تا آنکہ داخل خیمہ مہابت خان شد در راجا مہابت خان فرمان خود را بر و پاؤ شاہ تصدیق
گردانید و خود دست بستہ ایستاد و التماس سے کہ وہیک ہر حکم شود و بجا آورد و از انجا کہ شاہ بے غم مت باہر عشق و اسیر دام محبت
نور جان بگم و دلمہ بے ادبی آسودہ بر خیال ہم و ہمدہا داد داشت و بہت بوجہال او سے گماشت مہابت خان بخینال ایکنہ نور جان
بہر خاطر اختیار نمود و پاؤ شاہ را با زب سوار پر و شاہی آورد و انور جان بگم در زمان رفتن پاؤ شاہ ہمناکہ مہابت خان فرصت یافتہ
آن طرف آب منزل آصف خان رفتہ بود و مہابت خان ازین سو خود تاسف پیکر و ہر کیف کن روز شوب خاقان و خان ہنزل
شاہزادہ شہزادہ گنہ را ندید، چون نور جان آن طرف دریا صغوف آہستہ تدارک ہائے انہی شید پاؤ شاہ و مقرر بخان را نزد آہن خان
فرستادہ پیغام داد کہ جنگیدن از نیک اندیشی نیست و بہت ہمتا داگشتہ می خاصہ ہست او داد و روزگار دیگر آصف خان خود
ابو الحسن فوجہا آہستہ قرار جنگ دادہ و چون پل را کسان مہابت خان آتش دادہ و دہراہ پایاب سے بستند ابو طالب
پسر آصف خان با چند کسان بہر حال از آب گذشت و اکثر جہاںش غرق ہو رفتہ شد آصف خان در میان آب رسیدہ بود
کہ ابو طالب پسرش باندک جنگ نہایت خودہ برگشت و آصف خان بمشاورہ حال پسر نیز از میان آب را و فراموش نور جان
فیل سوارہ از وہیک گذشتہ نزد ہم تاکید مجبور سے کہ وہ جنگ در میان بود و در آن ضمن تیر بہ بازوی کی از پرستاران بگم کہ وہاں
فیل با ہشتہ بود و رسید و بگم دست خود تیر بازوی او را دہ و وہیک فیل بگم بسیاری از مردم بقتل رسیدند و فیل سوار سے
بگم و خیمہ ہا ہشتہ برگشت و شناکہ از وہیک گذشتہ تیر بگم بد از گشتن دیا و تیر فرو آمدہ و آصف خان با ابو طالب

پس خود و دو صد کس به یکدیگر از اسباب راسته شدند و شاد و زنده و قطع مایل نمود و در قلعه انکس بنارس که بایزید بود و رفته مقصود گردید چون سطوت
 مهتاب خان در دل امر غالب آمد خوابه الجوه حسن که از امر سوگند غلاظت و شداد از مهابت خان گرفته ملاقات کرد و بدیدار از سر روز نوزده جهان بگیم
 در حضور رادشاه رسید و پادشاه از ملاقات او خوش وقت شده از لب دریای بست کوت کرده با مهابت خان روانه کابل شد
 مهابت خان از لبس تسلط و استیلا داشت همین که در انکس بهار رس رسید و در قلعه رفته آصف خان و ابو طالب پسرش
 و میرخلیل الله و لدرمیران را با و از دو کس دیگر بپشت آورده قید نمود و یکی از معاصیان آصف خان را در شکر کرده و بقتل رسانید و پادشاه
 چنانچه غیبت و استیلا کرد با لجمه بعد قطع مسافت بدو از انکس کابل مژول و واقع شد با چو تان که با یستمنها رفتند ساز و مهابت خان بودند
 و دیگر گشته طریق بطی و بی باکی می پیوند و در نوسه جمعه را چو تان با احدیان پادشاه گفتگو کردند و کار سجد می کرد که احدیان
 چه کجا شده جنگ مروان نموده و قریب به چهارم چوت معلق تیغ گردیده هلاک شدند و این معنی موجب کسر شان و رعونت مهابت خان
 شد بنا برین بعرض رسانید که باعث این فساد و خوابه قاسم برادر خوابه الجوه حسن و بدیع الزمان خویشش او شده چون رعایت مهابت خان
 در میان بود پادشاه آنها را دوستگیر کرده و حاله کرد و دعایت خان آن هر دو را بر سر پهنه کرده و در بازار کابل بخوار می کرد و بی عزت می گردانید
 و در قید نگاهداشت و از وقت که با پادشاه این گه گه می گشت و در بر هر کس می پیوسته داشت و پادشاه بهر صورت رعایت خاطر مهابت خان می فرمود
 و هر چه نوزده جهان بگیم و خلوت می گفت پادشاه نادان بگیم و کاست با مهابت خان اظهار می نمود و قریح می گفت که بگیم و بدین شاه نوزده جهان
 و در غایت خانان عبدالرحیم که در عقد میرزا ابو طالب مخاطب بنایست نهان و در آصف خانست قصد تو روانه فاعل مباحش و نوزده جهان بگیم
 و در فرجه ام آوردن جمعیت سے داشت تا آنکه از کابل معاودت بهند و تان شد چون در حوالی تپاس مژول واقع و در اینجا تپاس طرازمان
 پادشاهی شد پادشاه مهابت خان را بر بنیانی خوابه الجوه حسن جنایت تان پنجم فرستاد که پیشتر روانه گردید و الا کار سنگ خوار که کشید
 بالضرورت مهابت خان پیشتر لوی گشت بعد از آنکه از دیار سے بت عبور کرد و بنایست فضل خان چهار حکم اصداریانت اول آن که کشانده
 شاه جهان بصوب مغلطه رفته است بتا قبض شمانه هم و ابو القاسم رساند و دوم آن که آصف خان را با جهرانش از قید بر آورده و بهر صورت
 بهر صورت شوم آن که مژورث و بهوشنگ پسران شاهزاده و انیال را که با و حاله شده بود و در روانه مفرورناید چارم آن که لشکری
 پر مغلس خان را که ناسم اوست و تا حال بهلازمت نرسیده و حاضر گردانده و در صورتیکه از فرستادن آصف خان و دیگر احکام
 عدول نماید فوج بر سر او متعین شده بهر خوابه را رسانید فضل خان رفته احکام مطاع به مهابت خان یک یک گزارش نمود
 مهابت خان پس از سلطان و انیال را حواله نموده انکار کرد که بموجب حکم و الا روانه مغلطه شوم و آصف خان را خلاص نیلیم
 اما خوف دارم که حد خلاص آصف خان سباده امیک از روسته عداوتیکه دارد و فوسه بهر سر من متعین کند و درین صورت امیدوار
 ملت ام که هر گاه از لاجو بگذرم آصف خان را خلاص کرده و روانه مفرورناید و فضل خان از پیش مهابت خان آمد و پسران
 شاهزاده و امال را از انظر گذرانید و آنچه مهابت خان گفته بود مفضل بهر من رسانید چون مکرر بنایست فضل خان حکم شد که
 غیر مت تو درین است که آصف خان را خلاص کنی و الا ندامت خواهی کشید تا چار مهابت خان بموجب حکم و الا بطل آورد
 آصف خان را طلب اشته معدنیت خواست و بعد و سوگند خاطر خود را مطلق بنایست بهر صورت فرستاد و لیکن
 ابو طالب پسر او را بحسب معلومت روزی چند نگذاشته روانه مغلطه گردید و از جمله محاسن اتفاق آنکه شورش مهابت خان بر ساحل
 دریای سمیت واقع شد و بود و خلاصه تمهیدان و روانه گردیدن مهابت خان بهر من کتار و مدیا اتفاق افتاد و بعد چند روز
 ابو طالب و خوابه الجوه حسن و بدیع الزمان دادا و از راجه با خواسته روانه مفرورناید و منزل به منزل روانه مغلطه گشت پیش از رسیدن او در انچه

عقلمدار سلطنت سپر و دروغا طبقہ معومے خاند و شایستہ خان ہمیں اپلو بخت نامہ و فخر و شمشیر مع و اضافہ ہزار و پانچ سو ارب و پندرہ
 پنہنہاری چہار ہزار سوار و علم و فنکار و سپاہی زین طلا و نیشل امتیاز یافت و دوازدهم رجب سنہ ہزار و پانچ سو و ہفت ہمارے جشن نوروز
 ترتیب یافت دریا خان روپیہ لکے و فائے نمودہ ہما بختمان لودی پیوستہ بود و درین جشن بدرگاہ رسیدہ مورد عفو و گریہ
 و منصب چہار ہزاری یافت و میرزا رستم صفو سے از بہار رسیدہ شرف کونرش دریافت چون کبر سن اور دریافتہ بود و بخت
 ایک لک و ہشت ہزار روپیہ سالیانہ اطمینان خاطر یافت پانزدہم ماہ رمضان مہابت خان بصوبہ ار سے دکن و خاندیس بھامی
 خان جہاں مقرر شد و بخت او خان نان صوبہ دارانہ و با نظام دکن مامور شد و خا بختمان لودی صوبہ اری مامور یافت و درین
 سال جہاں رسنگہ میرا جہاں رسنگہ دیو بندیل قاتل شیخ ابو الفضل تہویم گریخت و مہابت خان تیغیہ اذافر و گریہ و شاہ جہاں بخت
 باز سے و تماشا سے حصار گو الیارتو جہاں رسنگہ چون طاقت گریز و ستیزہ درخو دیمید مہابت خان نوشت کہ اگر عفو نقصان
 من شود ملا سے جرائم سابقہ بعد قیادت سے نسیم و حسب التماس مہابت خان تاخیر و بختیدہ ہزار اشرفی و پانزدہ لک
 روپیہ و پیل نیشل بطور جہیز براہ مقرر شد و بوسیہ مہابت خان ادراک کونرش نمود و در ہمین سال نظام الملک انخلاات
 بالاکاٹ کہ خا بختمان لود سے انکو تہائی با و گزشتہ بود دست باز و کشتہ ضمیمہ ملک محروسہ گردانید و درین جشن نوروزی
 ایک کور و ہشتاد لک روپیہ نقد و جنس چہار لک بگیہ زمین و یک صد و ہشت موضع ذر و بخت تصدیق و انعام شدہ

احوال سال دوم مطابق سنہ ہزار و سی و ہشت و ہجری

جشن وزن قمر سے روز دوشنبہ مبلغ رجب الاول کہ آغاز سال سے و نیم از سنین عمر او بود نعل ایک بار بطلا و فقر و شمشیر بار
 با جناس پیکر پا و شاہ سنجیدہ پایا با احتیاج اتفاق شد و بعد از و ہفت روز در زمین گو الیارتو بختا ربر رفتہ مساودت با کبر آباد
 شد و خا بختمان لود سے کہ در انشای روان شدن از اولوہ زمین بوس رسیدہ تیغیہ جہاں رسنگہ مامور شدہ بود باز شرف کونرش
 اور وخت سوم رجب این سال مہابت خان بصاحب صوبگی دیو بندیل گشت و بخت چہارم رجب نوروز شد و جشن آن بدستور آراستہ
 یافت و سالیانہ ممتاز عمل دہ لک روپیہ مقرر گشت و بحر سے بیگ ایلمی شاہ عباس کہ در زند کہ خود براے تنیت فرستادہ بود و بعد از ان
 رحلت نمود و ادراک صحبت شاہ جہاں کردہ بخت ہزار روپیہ انعام یافت و ارادت خان بہ بغیر مہابت خان صوبہ دار سے و کن
 یافتہ مہابت خلعت مہا چار قب طلا و وز و شمشیر مع و دو اسب نیشل با ساز طلا و طلا سرفراز شد و از تغیر دیو الی کل نیشل خان
 شیراز سے کہ در ایام شاہنہاد گے دیوان بود و موقوف گشت و تاراج وزارت شرع شد و ملاطون وزیر اسکندریہ گفتہ اند کہ درین ایام
 یمن الدولہ آصف خان دو برہمن را کہ وہ بیت ہندی سیک شنیدن یا دیمیکو دود و دیگر جہاں وزن و شمعون منظوم ساخته ہر
 ہیت بیت را تبرتیب می خواندند کہ خود رو و خا بختمان لود سے کہ ہمارا از کردار ہای ناشایستہ سابق خود در تویم بود و بختیدہ
 باطل بر تویم ہامی خود افرو دہ اند و از گریہ پا و شاہ اسلام خان را کہ از امر اس مقتدر و مستعدا بود و نزد خا بختمان فرستادہ و بختا
 حال نمود و خا بختمان ہما کے و اندیشہ مند سے خود اظہار نمودہ و عرض داشت کہ اگر رقم مانے بختی پا و شاہ یافتہ در نوکری و از نو
 فنکار و مجازا ششم رفیع تویم من ممکن است پا و شاہ از خوش نہادی امان نامہ بقلعہ خود و کمال عطف و نگاهداشتہ با سپر و باز ہم
 آن افغان کست پیمان بد گمان بودہ شئی بختی از کبر آباد راہ فرار وادیا پیش گرفت بعد خبر خواجہ ابو الحسن با خا بختمان لود سے
 از امر ایتما قب او مامور شدہ چند سے از انہا نیشل سید مظفر خان و خدمت پرست خان و چیلد اس و غیر ہم بر سبیل تعجب و تعاقب
 نمود و در حوالے و ہولیور با و رسیدہ ہزار و آراستہ خدمت پرست خان بفرم کاری روانہ ملک رشکا ر سے شد و ہمین

درآمد اولیای دولت پادشاهی در قعاب اورسے پیر و دیگر دیدن و اعظم خان و زیانی برائے آرام سپاہ اندکے آسودہ حقیقت حال
پادشاہ کا کشت و درجہ و کسے آن سپ و فیصل و خلعت و شمشیر ارسال یافت چون فاجہان ارادہ دولت آباد نمود و اعظم خان از اسباب
کو حیر و بسبب قحطی کہ در اطراف دولت آباد شتید رفتن آن طرف مصلحت نمید و بقصد استیصال بلول و مقرب خان بدو رفت
و برین ایام ساموسے ہو سکہ کہ سرخیل بنو و دشمن نظام الملک بود و لشکر پادشاهی پیوست و بمقصد پتھر ارے بلند پایہ گردید و دیگر انبار
او نیز فراخور لیاقیت منصبہا یافتند و سید ظفر خان با ضافہ ہزارے ذات بمقصد پتھر ارے سر فراز شد و میر چل یا ضافہ مذکور
چار ہزارے شد و قلعہ منصور گڑھ بسے باقر خان صوبہ دار او بسے مفتوح گردید

احوال سال چہارم مطابق سنہ ہزار و چہل و چہرے

چون بشوئے فاجہان لو دے ولایت نظام الملک کند کو ب نواب گشت و داعیہ نظام الملک صورت گرفت خان جہان را اعتماد بر
دوستی نظام الملک شامہ و تبرک سید کہ با دوا برائے مصلحت حال خود با او غدرے کند بنابرین رویہ مالوہ نہاد و عبداللہ خان بہادر کہ در بالا
گھاٹ بود و قعاب بنو و سید ظفر خان بارہ و بی دیگر با انعام ہم لو دے از حضور رخصت یافتہ با و محقق شد و در سر و پنج
رسیدہ آگئی یافتند کہ مقام ہزارہا شہر پنجاب و فیصل سرکار خالصہ شریفہ بردہ احمد و خواجہ عبداللہ دے اسپہر رخاں کہ یہ سیامت
پدر در انجا بود و محافظ شہر خود سکہ آنجا را دوشتر آنا حراست کرد و فاجہان از دست راست سر و پنج ملک بوندیہ درآمدہ اذکالے
سریر آورد و دیگر حاجت پس چہار سکہ قعاب مخا ذیل درآمد خود دلیار رویہ ملک کہ چند اہل فاجہان بود و ساغید و دریائے عجائب
ناخت و بجنگ رستادہ پرافتہ حلقہ ہاسے بر در قلعے بوندیہ رستادہ دیوانہ و ارعہ کارزار گرفتہ و چار صد افغان و دو صد
بوندیہ درین محکمہ رہگڑے آن سرلشکر ہند و رشتاے و دو خود رفتند بریارسیدہ کا شش انعام یافت و سپاہ بوندیہ را فاجہان
و سپاہ و النسبتہ بر و چوم آورد و فغان جان فرعت یافتہ جان خود بیاسے گیر برون برد و دیگر حاجت بوندیہ بحضاب جگران
و با ضافہ ہزارے ذات و ہزار سوار و ہزارے و ہزار سوار شد و از وقائع این سال فتح قلعہ دہار و دست بسے اعظم خان
و بدست آمدن قلعہ دار و اہل و عیال بمن غم ملک بدن جاہ دے نظام الملک کہ در قلعہ بوندیہ و اعظم خان در جلد و کسے
این خدمت با ضافہ ہزارے ذات و سوار شش ہزارے شش ہزار سوار شد و دیگر ملازمان آن لشکر ہر یکے در خود مرتبہ
مشمول مراحم خسروانے و قلعہ بفتح آباد و موسوم شد چون فاجہان از کشتہ شدن در بارہ و فرامیوہ اولیای دولت شہر
در قعاب او شہر ہند و دے و در تہرہ راندہ و صبح دیگر از آمدگے راہ ویر تہرہ و اند شد و زنجیان و بست قدمان را پیشین و از گرد
سید ظفر بارہ از جمیع انواع ہر اول شمشیر بخان جہان لو دے رسید و نیز با شش صد جوان جلادت نشان عطف خان
نمودہ و بمقابلہ پرداخت و جنگ نمود کہ کار نامہ رسم و افرا سیاب را آب شمشیر شست و شود و او اکثر رفتانے او شہر برگ
چشیدہ و بدو بر غے بحر و از مرکز کہ آمد و راہ بنیدہ از سواران طرف فوج پادشاہے یکے خویش خان عالم و دے و دیگرانیرہ
رایساں بکشتش و کوشش بسیار جانپارے نمود و دعویدر خان رویہ ملک کہ ایہ استظہار لو دے بود و مع دو پسر خان جہان
در میدان نقد جان با اکثر نقد و باخت خان جہان بلا خطہ این حال بازر و در ادنہاد و اکثر فیلان اوج مز و اند در راہ باندہ
فرار و در وجہ رشتش بلیف کالجہ اتفاق افتاد و عالم آنجا نیا زمانہ یافتہ تبا ویب او بدو وینجا باز صف آرا کشتہ و حارہ
صبح بنو و حسن خان پسرش گرفتہ و بفرورت طبل و علم و غیرہ اسباب دولت و نشان حشمت و شوکت بجا آمدہ از
محمند کہ آمد و حاجت کرد و فغان نگار و باز بکشتہ و شام ہر تالابے منزل گردید و بار فغان خود گفت کہ الحال عزم شمشیر رفتن

ازینجا بدارم قضا کار خود کرده و عمر چایان رسیده و امانت خدادین چنگام سودمند نیست در کشتن من خود را مسوزانیک
سپاه از منصب پیر سر شالافرخس که دم تا فرصت است را خود بگیرد آخر به تیغ پاک از بندگر بدارم خواهم شد بهتر آنکه الحال بمسدا
شوی که کسان را که زندگانه عزیز بود جدا کنی گزیند و گوی که وفاسرشت بودند میبای هرگز گزیده دست از جهان شستند چون
سید مظفر رسید و گرسپاه نمود و اگر گشت خانبهان لودوسه مع عزیز خان پسر خود بکمال ثبات و استقامت بمقابل بر دست
بار نقاسه باقی باراده طلافی استقبال فرج دشمن نمود و هر یکی از آنها که شراره آتش شجاعت بود با دشمن و آویخته نام و نشان
خویشتر رودش با همت و خانبهان عرصه کام دشمنان دید از اسپرود آمد و دشمنان از چار سو محیط شد و تعداد سوار تیر و کمان داشت
با دشمنان در کشاکش بود و بعد از آن مادر اسپیکر درست و با تانای توان بود و از حمله بردن بر مخالف نیاسود و آنکه یکپوش بریزد و
سر عزیز خان پسرش و لاسه مل به تیغ تیز از بدن جدا گردید چون کار خانبهان به نهایت انجامید و عبداللہ خان فیروز جنگ قلب
و رئیس لشکر پاو شاسته بود و نیز از پی رسید و سر بر سر کس نکرد و بر حضور پاو شاسته و فرستاد و جلدی این خدمت عبداللہ خان
با ضافه هزاره هزار سوار شش هزاره شش هزار سوار و بخطاب فیروز جنگ مشمول عواف شد و سید مظفر خان
با ضافه هزار سوار و منصب پیر ارکے ذات و پیر سوار و بخطاب خانبهان فیروز جنگ گردید طالبه کس کلیم در کشته شدن خانبهان
لودوسه کس پیر انام داشت و دیار و دیار رفیق عمره او این رباعی گفته حله شایسته یافت رباعی این مرده فتح از پی سیریا
بود و این کیفیت و بالا چنشا اظفار بود و در رفتن دریا سیریا هم یافت نگو یا سیر و جاباب دریا بود و درین سال باران بزرگ
و کن و گبارت و اطراف آن بالمره انقلاب یافته قطره نارید و قطعه عظیم روے داد و پادشاه هفتاد و یک روپیه طلا و یک کان مرصع خود
و در هر شتا و کرد و ام حالات خالصه شیر لیکه که یازدهم حصه هاکا خورس بهت تخفیف داد و ویدیم شبان محمد علی بیگ سفیر ایران که
بامدشاه صفتی شایسته تیرت جلوس آورده بود و در برابر پادشاه را که کوشش نمود و از خان پاو شاسته و ایران بظفر گزید و ایندس لک روپیه
بیمت داشت و آنچه از طرف خود گذرانید متاع بچاه هزار روپیه بود و غیره ذکر از ابتدا سے و روزگار و فرزندت سه لک و ششاد
هزار روپیه نقد و قریب یک لک روپیه جنس با و مرصع شد و از عظم خان در قاقب افواج نظام الملکیه و عادل خانیه و در قریه قلعه
بر بندر سلسه غلیظه بجا آورده و بموجب التماس از قریب خان غلام ترک نظام الملک که مقتدر و رئیس لشکر و مشیر شورش بود
و از سلوک نامناسب اولیا سے نعم خود دل برکنده و داعیه بندگی شاه جهان تصحیم داده بود و بموجب پیر ارکے پیر سوار استال
یافت و دایره آستان رسیده و مورد انواع مراحم شد و هم درین حال فتح خان پسر کلان ملک منبر سپه سالار نظام الملک
که مقید بود نظام الملک و از اخلاص گزیده او چون دانست که هرگاه نظام الملک را خاطر مطمئن گردد باز بمکس خواهد نمود
پیش دستی کرده و بدستور سے که پدرش نظام الملک را نفرین میداشت عقیده کرده حقیقت بد را که نوشت شایه جهان این کجاست
از نو کرد و باره و لے نمیشد پسندید و حکم کرد که واکند از فتح خان بر این حکم آگے یافته قبل از روز و فرمان نظام الملک را رضا
کرده بکشت و شهرت داد که بزرگ خود و در گذشت حسین نام پسر ده ساله او را بجا پیش نشانید و نیز بے نظیرت خان و درین
سال قلعه قدر بار که از شاه پیر قلعه تکلان است مفتوح گردید و نو اب ممتاز عمل کرد و جند بانو بیگم نام داشت و صدیه مرثیه حسین الدلی
آصف خان فرزند جبه پاو شاد بود و رحلت نموده و رباعی زمین آباد و پیر پادشاه را بمانت مدون کرده و بعد از چند سے شاه و شجاع مع
وزیر خان و سنی خانم شش بایست تقریر افلا که آید و آورده و حسب الحکم برکنار دریا سے جنازه پاک پسر و مقبور رفیع بر سرش
نهادند و شش بایه بدل خان تایخ رحلت او مع جای ممتاز محل جنت بادیه آگفته و پاو شاسته و سال از انقسام مستلزمات نصوصا محتاج

یافت و نصیر میران بختیاب خاندور نے محاکمہ گیشہ از سہل و آسانہ منصب پتھاری سر بلند شد و ظفر خان اسن تخلص پسہ خواجہ
 ابو کس کہ بر نیابت پر حضور واری کشمیر کے دربار انتقال پر پھر دین سال انسالہ ہمیں کہ سر فر از می یافت و سفر در خان با منسوقات
 ہند کہ چار لک روپیہ ارزش داشت بشارت ایران رفت و پھر دین سال از وقائع کابل بعرف برسید کہ نے دختر کے زانیہ کہ دوسر
 داشت کیے بجای خود و دین بر ناز و دین سر نیز و چشم و دوا برو و گوش و یک بنی و دین بود و بعد سائے در گذشت و دین
 سال شاہزادہ اورنگ زیب بن پانزدہ سالگے باقیل جنگید و تقصیلش آنکہ در جنگ فیضان ہر سہ شاہزادہ امور شدند تا سب سوار
 زیر جگر کہ رفتہ فارغ الہال تماشائی چوں حسب الامر ملل اعلیٰ از حریف خود دم کردہ بطرف چٹام مروم و دید مزدحمین گونگتند
 شاہزادہ با نیز با چٹام و مستظفان خود رہا سنہ رسانیدند مگر اورنگ زیب بجای خود ماند چون قیل بسوے او وید رخس بہت چہاندہ
 نیزہ بدیشائے قیل زد قیل اسب را در غلظوم پییدہ و برداشتہ بر زمین زد و اورنگ زیب از خانہ زمین بستہ و ششیر کشیدہ قیل
 حملہ برد و دین اثنا قیل دیگر کہ حریف او بود و رسیدہ با او در آوینت و از پیہ ہم روان گشتہ و در تر رفتہ شاہجہان بشاہدہ این
 جرات اورنگ زیب را مشمول انواع نوازش و عوطف فرمودہ و خطاب بہادری داد و بہر سخن سنجیدہ این جملع کہ بغیر از شرف
 بود و تحقیق کشیدہ میرزا ابوالباب کلیم این حکایت را بکمال آب و تاب در سلک نظم کشیدہ دیت و دوم صغریہ صلب الالہاس خان خانان
 شاہزادہ شجاع را منصب دہ شہراری ذات و پنج ہزار سوار و انفام شش لک روپیہ سر فراز کردہ بصوب کن باخترانہ و لشکر بسیار
 رخصت فرمود و ریشہ لاساق خان بن زمین الدولہ اصف خان رحلت نمود و تاج کشش رح دیگر نشو و سفید صبح صادق با فتنہ
 اندشا جہان تبار پاس قرابت و افتخار تلاش خصوص جعفر خان کہ نسبت دادادی یحیی الدولہ دہشت و ہم زلف پادشاہ بود
 اورنگ زیب را بتغیر یکش فرستاد و جعفر خان بعلای خلعت خاصہ و باضا دہ شہراری ذات و پانصد سوار بمنصب چاہ شہراری
 ذات و دہ ہزار سوار سر فر از می یافت و دیگر اولاد او نیز باضا دہ و عطا یافتہ شدہ ہم دین ایام جشن و وزن قمری افتتاح سال
 چل و سوم و آغاز چل و چہارم ترتیب یافت چون مقرر گشتہ بود کہ شاہزادگان تاج دہتی نامور مگر مد منصب بنامند و شاہزادہ شجاع تبار
 دستویسے یافتن ہم دکن منصب یافت و شاہزادہ دارا شکوہ تبار باضا بطہ مذکور دتا این زمان ہزار روپیہ یومیہ سے یافت و پادشاہ
 از فرط محبت کہ باو داشت رعنا بدوسی او نمیداد و پانصعبی کہ شہان او داشتہ و از دہم ریح الثانیہ منصب و از دہ ہزار می ذات
 شش ہزار سوار و اصناف عنایات دیگر شاہزادہ مذکور را سر فراز داشت و دیگر رعنا کہ ہمیں پو سلطنت دین سلسلہ ہمیشہ بطور
 استمرارت بخواند و ریتول او مقرر فرمود و نیز دہمین سال اسلام خان میر سنجہ گری سر فر از می یافت و دیگر بخشی ہمالک گزارش تاج بنامید

احوال سال مقرر مطابق سنہ ہزار و چہل و سہ ہجری

سوم شہان از دارالسلطنہ اکبر آباد بصوب پنجاب منتقل شد و ششم شوال دولت خانہ لاہور بمنزل گردید و سعید خان صوبہ دار
 کابل کہ بعد جلوس ہلا زمت نہ رسیدہ بود و قلیچ خان صاحب صوبہ بلتان اوراک دولت حضور نمود و چون پادشاہ با درویشان
 سرارات دہشت ہفتہ ہم ماہ شوال بکلبہ درویش حقیقت اندیش میان میر رفتہ بنا بر اقطاع او از اقطاع دینا نغیر از تسبیح و شہار
 سفید چیز دیگر نکرانید و نو دہم بمنزل شیخ بالاول رفتہ و دہ ہزار روپیہ معانید و صلب الالہاس یحیی الدولہ اصف خان بمنزل اورفتہ
 بر افتخار امان و دہمیت و چہارم از دارالسلطنہ یکسیر بہر منتقل شدہ مطرامل از راویہ پنجال مقرر شدہ و چہم ہم فے الحجہ
 دولت خانہ کشمیر بمنزل گشت و دین سال شاہزادہ شجاع بالشکر دکن پنجہر پربندہ و حضرت ننو و بیای قلعه رسیدہ و باہتمام
 محاصرہ دہشت دہر چند مساعی موفورہ بعمل آمد و سودی بران مترتب نشد آخر کار باستعواب جہاست خان کہ در جمیع امور

او را مورد بهر این پند و اندرز نمود چون این تبریز صاحب با دو جلال رسید عیادت خان را که دیگر نداشت پادشاه به یکدیگر
 و شاهزاده را به این تغییر قلعه برگزید و دینار بود و صاحب گویانده شاهزاده را دیگر جنگان بخود و طلبید و در خواجه حسن وزن قرع انجام سال
 چهل و چهارم و آقا نسیل و پنجم اتفاق یافت و بهیئت و سوم ربیع الاول به صوب دینار که فتنه ششم ربیع الثانی بدار پس فتنه لاجورد
 توبه نمود و پیرین ایام مبارک خان رخت بهیئت بر بست نام او زمانه بیگ بود و معتد خان تلخ فوت او منین فتنه (زمانه آرام گرفت)
 هفت هزار بی هفت هزار سوار و او سپه سپه صاحب و خطاب فاشخانان سپه سالار هشت نشانی اول از دکن بدلی آورد و ده خون کز

احوال سال هشتم

پنجم جادی الثانی در اسطیقه لاجورد نزل شد و درین سال صوبه دار سکه بالا گشت که عبارت است از سرکار و دولت آباد و احمد نگر و
 پشین و موم و جالپور و پشور و سنگه و فتح آباد و کون و مسافات و بخشی از محالی بر آرد و تمامی گمانه و چشم نظر هر اردان و وقت و یک ارب
 و بهیئت کرد و دام بود و زمان سپه سالارانان تقویض یافت و صوبه اری پان گشت بعد و فاند و را تسلط شد و از تغییر او
 اله دردی خان قزاق بیگی به صوبه دار سکه لاجورد و سر فرزند معتد جادی الثانی شاه شجاع از دکن آمد و شرف پادشاه و صوبه دار یافت و سوم
 ربیع شاهزاده او را یک ربیع به صوبه دار سکه اری ذات و چهار پشور اری سوار سرتیپی یافت و چهارم حبیب تربیت خان که بر رسم سفارت
 نزد و در مملکت خان والی تلخ رفت و او را یک استانه بوسی نمود و بیگانه را که آورد و بود و از نظر گزیننده از ان جمله چیزی که باعث کمال انبساط
 خاطر پادشاه گردید مصطفی بود و یک ملک شاه و نام نیت محمد سلطان میرزا بن جو با گنیه میرزا بن صاحب قران امیر تیمور که گمان که فتنه بیجان و کمال
 شانت نوشته در خانه هم و نسب خود بر قلع گذاشته و خان مذکور در تلخ آن بدست آورد و هفتم شبان لایات اقبال بهیئت کبر آباد و پشور
 آمد و بهیئت و ششم در رمضان از بلخ و در سلطان پور و در مقام پهل جان و دار لشکر و پسر که بود و آمد و بیلیان لشکر و کتیکار یکبار
 با پنج ولادت نمود و هفتم شد و سی فرمود و سوم شوال در یکبار آباد نزول اجمال نمود و در جشن نور و زین سال بر تخت مرصع که طول آن
 سه گز و بی عرض و در شمع و در ارتفاع پنج گز و سه اتمام پذیرفته بود و مجلس نو قیامت تخت صدارت و بهیئت و در مدت هفت سال صورت
 اتمام یافته و فتنه سیاه طوفان پشت که پادشاه و آن کشمیر کرده گشت ده گشت و بهیئت داشت از جمله جواهر که درین تخت منصوب بود و بعضی
 است و در سلطان اقیات یک ملک و پویه کشاد عباس فتنه صوبه پهل یکبار بهیئت از ان به با گنیه فرستاده و با گنیه در جلد و سه فتوح کون
 پشاور جهان صوبه پشور پهل خان بدکن فرستاده بود و فتنه آن بدست امیر تیمور افتاده نام او و نام میرزا شاد رخ و میرزا تلخ بیگ پسر و بهیئت
 بران کند و بود و چون بدست شاه عباس آمد نام نامه او بران کند و شد و بعد از ان که آن شاه والا با بهیئت از گنیه فرستاده نام او و بدکن
 بلال الدین محمد اکبر بدکن کند و آخر نام شاه جهان بران بدست دوران فتنه منصوب گردید و تاریخ اتمام تخت مذکور حاجه محمدان قدس
 چنین یافته بهیئت چو آن کشیش زبان پر سید ازل و گفت او یک شاهنشاه عادل بود و دیگر یافته ح سیر سیرایان صاحب قرانی
 و درین سال یمن الدوله صف خان بر قلع افغانان و سیالار و اصناف عنایات و دیگر فرق سادات برافراشت و پادشاه بنسبت
 یمن الدوله در قلع بود و در قلع او را یکمیان رسانید و درین شش چشکیش و پنج ملک و پویه از طرف آصف خان یمن الدوله و دیگر بیگهای عظیم
 از طرف شاهزادگان و خویشان حضور و در قلع گذشت و عنایات پادشاهانه نیز موقوف بهیئت و درین سال عیادت خان قلعه که بعد از سرحد
 ولایت سری نگر بهیئت منتور گردانید و صهار کالپی بدست آورد و قلعه سائور را هم تصرف شد چون از گنگا بهر و با بر و نو و شکر که می رود از گنگا
 سده و دو که از سده پیکار شده و علیا بر سر آن بدست و می کشید و از آنجا رسید و گیل فرستاده و دو ملک و پویه چشکیش والا و یک ربیع بر ای خان
 قبول نمود و در آنکه تا حصول این زنده با فتنه و در و درین مملکتی نمود و بدست که بیلیان بدست اقامت آورد و لشکر که در مروج برسات خواست

بدین سبب زلز و دعال لشکر ہم سید و پاشی دار سے نتواند نمود و آخر جمیع پشندو خان از عدم سید میر شاکہ برگشتہ خلقی را مکشفتن داد
 جمیع گمر سنگہ مرو چون این ماجرا بعرض پادشاہ رسید خان را بتجسس شخصیت واجب فرمود و فوجدار سے میرزا خان فقیر و خانخانان
 عبدالرحیم داد و در بہین سال حجاز را سنگہ بنیدلہ و کجاویت پسرا و بار و دیگر عصیان و در زمینہ و عبد اللہ خان بہادر و سید خا بن خان
 و حامد و ران بہادر بہستیمال آئنا متعین چ شہد و با بدیشہ آنکہ بمبادا باہم نہ ساخته کار پادشاہی ضائع کنند شاہزادہ اورنگ زیب
 را بر سر داری امین فوج معین نمود و درینو لاجش وزن قمری انجام سال چیل و پنجم و آغاز پہل و ششم منقذ گردید و ہر اسے
 دریافت کیفیت ملک خصوصاً اپنے تبار گے و در محیطہ تسخیر شدہ و ہر دو بہیم ریح الثانی بسوار سے بر فتح عازم دولت آباد گردید و ہر
 بیادشاہ ہمان این سفر مبارک با اپنے تبارچ این نصفت شد و سردار افواج کہ گنجو شمال بود بدیلمین شدہ بود و نہ حجاز را سنگہ و کجاویت
 را اجتر و دلبیار و در چنگل کہ گرجینہ بود و نشانش یافتہ بقل آورد و دوسر ہر دورا و منترل سچور کہ اسکا اقبال بود بدہر گاہ سلطنت چاہ
 آورد و نہ کرد و روپیہ نقد آمد و غنہ آنجا و ملک چاہا کہ روپیہ حاصل بضبط اولیا سے دولت درآمد چون از عراق نقل اورنگ زیب کیفیت
 آبادی آنجا و سیر جا با سے دکشا و وجود و حضاف بخیر بطور مہوست یا نزد ہر جمادی الاولے از موضع باری بران صوب فوج فرمود

احوال سال نهم مطابق سنه هزار و چهل و پنج هجری

میت و پنجم ماه جمادی الاولی نواسه اند و هر سیکل شای شد و چنانچه سخته ز سخته دیو و جادو بکراحت پدید آید سخته قاتل شای
 ابو الفضل از پنج برادر هفتاد و سوم مرتب شاهزاده او شکریب از ناحیه دها مونی معاودت نمود و شرف ملازمت دریافت و پنجم
 شعبان اردو سه گیهان پوسه از آب زربا عبور نمود و میت و دوم شعبان از شکرا گاه حواله بر بایون توج بالا گاه شد
 و در نواسه دولت آباد خانمان پس حمایت خان صوبه و از آنجا ادراک کورنش نمود چون عادل شاه در اداسه پیشکش قلع و قمع
 و قطب شاه نیز با او موافقت نمود و کمیت خان را که نامش ملا مرشد همدانی با مهابت خان بسر بر دو بود با فسادین متفقین
 و دود و سید بر بیا پور و شیخ عبداللطیف و دیوان تن را بگنجانده فرصت فرمود و ساسا میوه سله با آگه آقاسه و نظام شاه و قلع
 گوالیار بمبوس بود و طایفه را از قبایل ویردا شده نظام شاه نام کرده بعضی از حصون ملک نظام شاه را تصرف گشت و دینو لاکه پادشاه
 در حواله دولت آباد دود و ساسا منصوره نامور شد که زنده تنبیه او نماید و شایسته خان بفتح قلعه فیروز سنگی و ناساک و ترک نامور شد
 و چون محروم شد که شش قلعه را در دم سا هو و دو قلعه را بمجول و کشتن قلعه را دیگر زنده گیوان متصرف شد و زیر دستان نواسه
 ما اید ایبر اندالده و دی خان را حکم شد که قلاع مذکور را تسخیر نماید و ظاهر شد که عادل خان و دهمالت سا هوست اید اید خان جهان را
 با ده هزار سوار رخصت نمود که دود و لاکه امانت سا هو از جانب عادل خان آمده از میان بر وارد و بتا غمتا سه پله در پله ملک
 بجا پور و ایران سازد و روی خان و شایسته خان حسب الحکم طاع بعضی جا بچنگ و دهمالت قلاع را بحسن مدیریت در عیله تسخیر
 آورده انچه سه ایت محروم و دشتند و طمحات آنها پذیرا گشت و قلاع بدست اولیا سه دولت و آباد شایسته خان بچنگ
 رسید و پیر گنات آنرا از تصرف پس راه و دیگران بر آورده شیخ فرید و ولد قطب الدین خان را به تها ن داری ناساک احمد
 خان را به بند و روی و احمد محمد را به انگور و باقر سر کرده و تانیا ن سین الد و لاکه بهیچ فرشتا و دوشایسته خان حکم شد که با هم دیگر جایی
 جنگا میکه قاصد حضور بود در شای راه معلوم کرد و کپرسا هو بهیچ فرشته پانصد کس افرستاد و دینار دهمالت شبر را از دهمالت پس را بر آورد
 متصرف شدند چون خیال سا هو و دهمالت بهیچ بود و حیرت از مردم پدید خود و همرا گزیده باز بر میسر آمد و جنگا میکه گرم شد شایسته خان
 بر عزت هر چه تمامتر خود را رسانیده و مقام بهر را منسوب ساخت و سیکر و بهیچ را بهیچ و گز و انخل حاکم محروم شد و شایسته خان

روایت متصور گردد و خاندان چون قریب باد و دیگر سیه حکم شد که از طرف بیدر و رنگ عادل خان در آمد و جبارت پر از و وسعید
خان بختان را نیز شکم شده بود که از تنویر پور در آمد و باین کار پر از و خاندان مطالبین حکم تنب و غارت پر از و تنب و ز آبا که و دانه
گرفت بجای است رفت و درین ضمن نوشته گشت خان رسیده و انقیاد عادل خان بظهور پیوست و حسب الامر دست از
خزانه فاکش برداشته آمد و ماورست که بکشایش قلمی اوسه و او دیگر پر از و وسعید خان بختان قلمه شوالیه مفتوح ساخت و
در وقت ملازمت با بند و قلمه قلمه شد و او زخمی از کارزار برگشت و خان زمان از آمد و بختیر روانه شده شد و یک خان را نیز
جبارت گزیده متعین فرمود اهل آن امان طلبید و حصار خان سپردند و بختان حکم رسید که در ولایت عادل شاه در آمد و در ویرانی
آنجا و تادیب ساپوسته بیخ نایب حاکم مرتبدم رسانید و قلمه و قلمه کوکاپور اگرقت و با ساپوسته و بختیر اورا شکست و او چون
بر دریاست بهیر و مسکرت بختان زمان فرمان رفت که عادل خان اطاعت نمود و بدگره گاه بیاید تا با شاه افلاک بختیر و غیر کن ارشاد
یا بدو هم بدنام حسب الامر اس عادل خان منوچشتی پنج پادشاه معصوب محمد حسین سلطو از سال یافت و بدین ایام شیخ محمد علی
سفر گزیده مراجعت نمود و بیخ چارک رک رویمه از نقد و جنس مع شیخ طاهر نوکر قطب الملک آورد و هر چه در مدت اقامت خود داشت
بود بطوریکه پیش گذرانید و درین سال در ملک بختان و خطیب نام شاه جهان خوانده نمود و مسکرت با اسم پادشاه از و بدو بدو هم مسکرت و خطیب
بنا بر انقضای ایام هر بات بطرف آمد و برافزشت گشت و گشت خان از بیجا پادشاه ادراک شرفش نمود و پیشگاه عادل خان نظر
گذاشت و ولایت و کن بختان از و بدو بکتیب غوثی شد و از نوک دولت آباد شاهزاده را عرض نمود و بدو خطیبش و زن قره
و انقضای سال چهل و ششم و ابتدای چهل و هفتم از سبکی یافت و چون موسم بارش منقضی شد شاهزاده هم جادی الاولی از و او بدین
و گمانی پادشاه را از خدمت شد و بدین سال قلمه اوسه و او دیگر بختیر خاندان و دران مفتوح گردید

نقل عنوان فرمان بنام قطب الملک

ایالت و امارت پناه ارادت و عقیدت و استقامت عیبه اما جکر ام سلمه اکرام مقام مقامه خاندان خود و اعزاء و دودمان خود
و متلازمه و خدمان صلاح اندیش خلافت و مصلحت سادات کیش مور و الطاف شاهنشاهی معصود را باب غیر خواست جوهر
مرات و مفا و نفوت فروغ نامیه دولت و رفعت سزاوار عاقلت بیکران انجمن و معنایه الملک النان قطب الملک
بشول عنایت پادشاهانه مستظهر بود و بدو

نقل عنوان عهدنامه که بعد از خان ارسال یافت

ایالت و مشوکت پناه ایالت و منفعت و سگامه زبده ارباب دول عیبه اصحاب مل خلاصه مریدان عادل خان بود و رعایت
پادشاهانه مستظهر بود و بدو

احوال سال و هم مطابق سنه هزار و چهل و شش هجری

همه هم حسب پادشاه و منفعت با جمیع مردم در دولت خانه داخل تالاب اناسا که نزول بجلال فرمود و از دولت خانه تا مزار خواج
معین الدین پیاده و پاره مراسم زیارت تقدیم رسانید و دود هزار و پویه بخدمت مزار عنایت شد و مسجدیست که بدایام مراجعت
از بنی عقیقه و وضع حسب الحکم بنامه آن گد است به بود و پس از جلوس بعرف چهل هزار روپیه با تمام سیه تشریف ایزان
داشت متصرف قبله اهل زمان شمسید شاه جهان تایید بنامه آن یافته احمد دین سال خاندان رسیده خاندان هر دو پناه
هزار ای ذات و هزار سوار و بنی پنج هزار ای پنج هزار سوار و بنی پنج هزار سوار و بنی پنج هزار سوار و بنی پنج هزار سوار

وہمیت و نعم و انوار و فخر و ساجد یک ملک و شخصت ہزار و پیر منزل شاہ نواز خان معصومی کہ دفتر تکیا انترش بری شاہ نواز اورنگ زیب خواہست نگاری نموده بود فرستاد و سلطنت ذی القدر کہ شاہ نواز اورنگ زیب برای تکیا انترش از دولت آباد روانہ حضور مجید و مبلغ نور منزل رسیدہ بود و پیر والا گوہر شش شاہان پادشاہ از کمال عطف رباعی طالبی ایک مرقوم نمود و نزد او فرستاد و سرچشمہ ہامرہ از دروڑ کر کے چہ شود و یا مافتہ پیش از خبر کر کے چہ شود و نہ خود آمدنت نظر نشو و تم و راست باز از دروڑ کر کے و تر کر کے چہ شود غرض ذی الحیہ شاہ نواز مراد بخش و یمن الدولہ اکنت خان و فائدہ دران بہادر و علامہ فضل خان و دیگر نویمان حسب الکلمہ مستقبال شتافتہ شاہ نواز اورنگ زیب را بکونر نش چہرہ ساینہ مدحیہ یعنی لبخارت ایران مرغین شد و ششیر مرغ و چچکاسے طرح کجا ہزار و پیر و بہتیت آن بود و بارہے از شتافت و دیگر شتافت یعنی پادشاہ ایران صحوب اور فرستاد چون سلامت از دواج شاہ نواز اورنگ زیب نزد یک رسیدہ برخلاف خواہے ہر دو شاہ نواز مبلغ و لک و پیرہ نقد شاہ نواز اورنگ زیب ہام نقد شاہ نواز طوی آادہ دواج بہتیت و دوم از خانہ شاہ نواز خان و دوم و ہریم منابہری در دولت خانہ خاص منعقد گشت شب سہ شنبہ بیت و سوم ہامہ شکر کوہ سلامت عقد بود و حسب الامر شاہ نواز مراد بخش و یمن الدولہ صف خان و جمیع اطراف و مطلقہ و نہد مت شاہ نواز اورنگ زیب شاہ نواز خان و فرستاد و او از خربشاہ پادشاہ خود بخانہ شاہ نواز خان رفتہ مجلس سور و سرور و پایہ تر تہا و این بسبب ہامہ شتافتہ شاہ نواز خان بود کہ نسبت ہامیون او بکفرت سید البشر و در امور اقتدار دنیا سلطان سلیمان شان شاہ ہامیل معصومے تہران ایران منتقلی سے شد و دل جوئے پسر ہم کہ ارشد و اتشیع او لا بود و نیز در قنتر داشت و بحضور پادشاہ عند از دواج خواندہ شد و چہا لک و پیرہ کاہین قرانیات میرزا ابو طالب کلیم تاج این شاہ سے چشمن یافتہ محصر و دو گوہر یک عقد دوران کشیدہ بہتیت و نعم شاہ جہان ہنزل اورنگ زیب کہ خاند پادشاہ در عمد شاہ نواز کے بود و بعد مجلس ہامیون پسر خود و کشیدہ و تشریف آورد اورنگ زیب بگلش لائے نظر کردہ رانید و ہمدین ایام پیر بہتیت زمیندار جو کہ پادشاہ قلخان خود مدار آخا در مقام خرید بود و سے خومت بچیلہ ازمیان برداریدہ پردہ اذر سے کار او نہامت و در جنگ بردست مردم خود بار استول و شاہ تہلی خان منایات پادشاہ ہامیون گردید و ہمدین اوقات عبد اللہ خان را حکم شد کہ تراب او چہنہ را الش و ہر تاب و رقاعہ ہو جوہر تحصن گشت و در اندک زلفے آن قلہ با قلاع و دیگر مفتوح شد و او گر یغیرہ ہائے خنیز چون کارش بسجی گرانیدہ رجوع اور و بہتیتول شد و ہم ربیع الثانی اورنگ زیب رخصت دولت آباد یافت و ویرین سال بسبب خلف خان حسن حیدر قلعہ از بت کشایش یافت

احوال سال یازدہم مطابق سنہ ہزار و چهل و ہفت ہجری

لال خان کابلوت کہ سر آمد ہمال دمان عمد و اما دلاکس خان پسر ترائیس بہت مور و عنایت گشتہ بطعاسے خلعت و خطاب گن جنت میر فراسے یافت چہا پیر داشت بہترین اینہا و خصال خان و ہریم خان بود چون نقد بار بار بارجوع و طعہ ایزرا شہنشاہ حسین حسوسے برادر زادہ شاہ طہاسپ و اسے ایوان بہت جلال الدین محمد اکبر پادشاہ و افتاد و شاہ عباس زبائے چند بار فرستے منظر کہ دایران روسے داد و بدستوجہ انتراج آن از دست ہندوستان انشدایتا تہا ہاراز از ایک خود شہر و ہر سرکان بے کو تہنہ آماشاہ عباس بعد انفرار از انتظام ممالک محروسہ خود ہر سر قندہ ہار آمدہ در محاصر و چهل و پنج روز مفتوح ساخت و قلہ مذکورہ را گنج خٹے خان سپردہ اور اسد ار قندہ ہار گردانید و خود بہرگز دولت برگشت ہمیشہ سلاطین این ہار اتہا سے آن بود کہ بخوے ملک و قلعہ مذکورہ باز بہت آید و میر سمنہ شہانکہ شاہ جہان سال یازدہم مجلس خود و بعد ہمان موبہ دار کابل نگاشت کہ تہریر سے درست و نیز خراجکار ہر چون او انتراج آنجا از نیز قدرت خود و ہر یونے و است بلاکہ کرسے درآمد و ذوالقدر خان را زاد

علی مردان خان پسر شیخ علی خان که بعد پدر حاکم و فرمانروای آنجا بود و فرستاد و خواست که قلعیح چار و گری نماید علی مردان خان
 شاه صفی را بدو فرستاد و چون آنرا دید و شاه را عرض علی مردان خان را بر کرد باز او را حمل نمود و دهان مرقوم را ساحت گردانید و
 در مجلس خود با مردم گفت که منین کسی را با اعیال و اطفال بیایا باید رسانید و بین عزیمت سیادش قول را آقا سے را به عصب و تشنه بار
 متعین نمود علی مردان خان با تمام و انصار خود او را بر این امر اطلاع یافته برستعجال تمام شاه جهان عرض داشت که در که میفرمایم
 تشنه بار را با و لیایه دولت سپرد و در ملک جنگاگان سحر کار ملک گردم و بعد از آن صوبه دار کابل نوشت که انتظار جواب
 حضور نه نمود و بدین صوبه را سپرد و بنیاد افغان این بشارت را نصبت غیر مترقب و از نایب بخت شمرده عرض داشت را نمود
 شاه جهان و عرض علی مردان خان و همچنین پسر خود را به محبت هر چه تمامتر بشیر فرستاد و متعاقب با قلعیح چار و گری نماید و بعد از آن
 قلعیح خان را با اصل و اهل و اخانده پسر از پی آنها با داد و اعانت را سپرد و ساحت سعید خان بعد وصول بقندهار و بدست آورد و قندهار
 با بشار علی مردان خان نصبت که اقله سیادش قول را آقا سے که بخت قلیل بر لے بسته بر و علی مردان خان از حضور و فرمان اعلان
 و مستوری یافته و در این سرزمین رسیده و فرزند شریف و جمعی از هم نشاند جایایه این ولایت اطاعت و انشای خود را بنویسید
 با اتفاق و اعانت علی مردان خان اراده مقابل با سیادش تصدیق داد و با پشت خبر اسوار بر موضع سحر که لشکر گاه او نزدیک
 بقندهار بود و در آنه شد سیادش نیز با قلیل مردیکه داشت صف او گذاشته بقدر تاب و توان جنگیده انضمام یافت اما با راست فغان
 قندهاری در روشن سلطان را با جماعه تفکیکیان و حصار زینده او گذاشت و سعید خان در جلد و علی این خدمت از اصل و اخانده
 بنفشه شش خبر از کس شش خبر اسوار و او سپه ساسی و خطاب با دلفظ رنگ و دیگر عنایات احتیاز یافت و فرمان رفت که در قندهار
 توقف نمود و بهیت برکت ایش آن قلاع برگمارد و در هر گاه قلعیح خان برسد قلعیح چار با و سپرد و علی مردان خان را با جمعی از پسر خود
 خطاب خانه زاد افغانی یافته و آنه حضور گردانید پس از دو روز و فرمان رسیدن قلعیح خان علی مردان خان روانه کابل گردید و
 پیش از رسیدن شاهنواز و شجاع کابل رسید و بعد رسیدن شاهنواز و شجاع مورد و اطراف و بیجه و جوئیها گردید و بعد چند
 لازم درگاه شاه جهان پادشاه گشت و قلعیح خان بهرعت خود را رسانید و حصار زینده او را منکر گردانید و بعد منقطع داخل و خارج
 تسبیح قلعیح شش پیش نهاد خاطر گردانید چون بهر باب خان قلعیح دار و عرصه تنگ گردید اما نام طلبید و بعد بدست آوردن امان نامه
 روانه عراق گردید و تمام قلاع ولایت قندهار مفتوح گردید و درین سال آشامیان بر حصون و محسور شتون آورد و در قلعیح شریف
 گشتند و سران لشکر بر این ماجرا و توقف یافته و بقلع و آسمانها زدند و در عرصه و دو صحرای قندهار آنگاه رفتند و زاده انصار بر آتشهای
 گشته شد و ادمزبان آشام که سرگرد و آتیا بود با جمعی اسیر گشت و بعد حصول این فتح قریب با سیادش متبکی بدست آمد و تمامی محال
 کوته با جو تصرف درآمد و بلدی را به آنجا که خود را در آن محسور شد و بود و بارش مبتلا گشته مع پسر جانبا تا کاسه مرد و اسلام خان
 صوبه دار جنگا لیبنایات اضافه منصب و علمت مورد الطاف شد چارم ذی قعد نوروز شد و امر با انفا مناصب مفتخر شد
 چنانچه علامه فاضل خان بهیت خبر از کس شش خبر اسوار و او سپه ساسی و خطاب با دلفظ رنگ و دیگر عنایات احتیاز یافت و فرمان رفت که در قندهار
 در سال علم و فنکار هر فرانس یافت و درین ایام راجی گنگه را محسور کرد و دولت و مراتب دولت خواست از جمیع راجه با
 هند ممتاز بود و رخت هستی بر بست و خلف و حیوت گنگه بر طبق التماس پسر به منصب چار بهر از کس و خطاب راجی سر بلند شد و در گنگه
 برادر کلان او سه هزار و سیصد منصب خطاب را لے یافت و این امر بر عکس نایب با بر فرط محبت گنگه با د و جیونت گنگه

و دیرین سال بتبت سے ظفرخان جن دنوں ممالک محروسہ گروید و ہجدرین سال یادگار بیگ سفیر ایران کے قبل از ساختہ قندہار روانہ ہوئے و رسیدہ از روز بروز و قیام خود یک لاکھ سی و دو ہزار روپیہ انعام با دیگر عنایات یافت و ہجدرین ایام جن سے شاہزادہ اورنگ زیب ولایت بجلانہ و حصون آمد و مفتوح شد و ہفتہ ہم بیچ الثانی از اکبر آباد و بدار السلطنت لاہور منتقل شد

احوال سال و دوازدهم مطابق سنہ ہزار و چیل و ہشت ہجری

پانزدہم ہجری جب دولت خانہ دار السلطنت لاہور منزل شد و جان روز جب الحاکم متہ خان میر بخش و تربیت خان بخش دوم بمیرون ہدیون عام استقبال نمودہ علی مردان خان را با دراک کورنش حضور کرد و زند و خان بنیاد خلعت خاصہ با جا قرب طلا و زہر جقہ و خنجر مرصع و تمشیر خاصہ مرصع و منکبش ہزار می ذات و سوار و دو اسب بہار فیل خاصہ و ایالت صوبہ کشمیر و روالطاف شد و ہجدرین سال صفدر خان کہ سفارت ایران رفتہ بود برگشتہ بہ لارنت رسید و پیشکش صفدر خان پانصد اسب عراق و دیگر نفائس اقمشہ و متعہ ایران از فقر گزشتہ از انجمن اسپان چارہ اسب پذیرائی یافت و قیمت اسناف اقمشہ پیشکش کہ قبول اختیار و پنج لک روپیہ شد و خدمت سفارت ایران بوجہ جن بتقدیم رسانید چنانچہ از حسن خدمت او شاد و صفیہ پادشاہ ایران بجاہ اورفتہ عنایتا نمود و نہ ہزار تومان نقد و ہشتاد و ہزار اسب بدفقات اورفتہ شد و دیرین سال شاہزادہ داراشکوہ باخدا پیغمبر اسے ذات بیست ہزار سے و دہزار سوار و شاہزادہ شجاع باخدا نہ ہزار سے پانزدہ ہزاری و ہمیں اضافہ شاہزادہ اورنگ زیب و شاہزادہ مراد بخش کہ تا آن زمان پانصد روپیہ یومیہ کے یافت بمصنوب دہ ہزار سے چار ہزار سوار مرصع یا نقد و سیف خان عارس اکبر آباد و فرمان ساد و رشید کہ از طرف شاہزادہ شجاع بہنگاہ کہ در تبول او مقرر گشتہ بود و دراجہ جسونت سنگ باخدا ہجدری ہزار سوار مرصع پانچ ہزار سے بلند یا یہ شدہ یادگار بیگ سفیر ایران کہ رخصت یافتہ بود اسلحہ سرانجام صفدر لاہور متوقف ہو و با نہ لارنت نمود و از روز لارنت تا روز رخصت دو لاکھ پنجاہ ہزار روپیہ از نقد و جنس با و محرم شد و مصحوب او بہت شاد و صفیہ دار اسے ایران حراسے و پیالہ و رکابی مرصع کہ قیمتش پنجاہ ہزار روپیہ بود ابلاغ یافت و ہجدرین ایام شایستہ خان البعیدہ دار سے پختہ از تغیر غیر عبد اللہ خان و خان مسطور با ستیصال بوندیلہ اسے متحرر متین شد و علامہ فضل خان کہ دیوان اعلا وزیر الملک بود بیمار شد و پادشاہ بیادات اورفتہ و از دہم ہجری صفان در لاہور ازین ہاں انتقال نمود و جان فضاہل و کمالات و شیراز سے الاصل بود خواص پادشاہ از زبان سلطان ماقبل اہد کہ کریم فرمود کہ از فضل خان دربار پیچ کیے سخن بدستیندہ نقد سمرش ہفتاد و سال مدت ملازمت شدہ و سلطانیہ بیست و ہشت سال فرزند می از و نامہ بردار زادہ خرد و عنایت اللہ خان را کہ آخر ماقبل خان مخاطب شدہ بفرزدی برداشتہ بود و تا بیخ ملتش چنین یافتہ اند مصروع و خوجے بردگوتے نیلک نامے بہ و علامے از دہر نیز گفتہ اند مقبرہ او برب آب جمنما مقابل شہر واقع است بعد ازین واقف بہ اسلام خان فرمان رفت کہ بعد رسیدن سیف خان خود را زود بخشور و رسانیم صفیہ شجاع از کابل رسیدہ و ادراک کورنش نمود چون رنش دختر میرزا ستم صفو سے درگذشتہ بود دختر عظم خان براسے او خواستگاری نمودہ و سلخ ماہ شاہزادہ شجاع با نظام ہنگامہ رخصت گشت و از دواج ہما نماد واقع شد و ہم دیرین سال از لاہور بکابل منتقل شد و بیت و پنجم خرم کابل رسیدہ و سعید خان صوبہ دار آنجا را بمالش ہزار جات مامور فرمود و بیت و پنجم بیچ الثانی از کابل لاہور محامد و دست شدہ

احوال سال سیر و ہجری مطابق سنہ ہزار و چیل و نهم ہجری

بیت و یکم جادی الثانیہ مبارک سلطنت لاہور نزول اجلال شد و علی مردان خان از کشمیر آہ سعادت ملازمت دریافت و انہل

و افسانہ عجب بہت ہزار ہی ہفت ہزار سو اسر فرزند ہو با صو کشمیر میر ہو اسے لاہور ملا وہ آن شد و والد ممتاز محل درین خان
 رو در نقاب عدم کشید و پادشاہ بنا بر تفریت بنما آصف خان تشریف برد و کوچی کو اد نمود و کشتہ جب سلام خان از جنگا کہ کفر سید
 دیوانی کل یافت و دران زمان پنج ہزار اسے بود و غور شبان شاہ شجاع را در گیر مگر سپرے کرامت شد و سلطان زین الدین بھی
 گشت و درین سال کھلوسے کو گرفتار الملک کہ در مرقہ ملازان در آمدہ بود و گر دان شد و پیش عادل خان رفت و در انجا با و
 نیافت و بسے شاہزادہ اورنگ زیب بقتل رسیدہ از غائب سواج آنکہ از درشت گوئی عبد اللہ خان ہما در فرزند جنگ جوئی ار
 بہار نیسان عبد الرحیم بیگ از بگ و خان مرقوم نسا زگار سے شد عبد الرحیم صاحب با او موجب حضرت خود داشت پس اٹھارہ
 روز سے چند غور را اگر نمود و نایک سال در غلا ملا کو لینو دستے نہما سے او ہم باقی نصیر پے بڑہ اورانی حقیقہ لنگ میدا کنند
 تا آنکہ این ماجرا واقع آن موہیہ عرض رسید و حکم خطاب او صد دریافت بعد رسیدن بخمبور گو آگشتہ سبب گئی خود عرض شد
 و کچان را بحیرت انداخت ہم شبان عرض داشت اورنگ زیب از اٹھارے راہ کہ قاصد حضور از دولت آباد بودت ظہر تو دل پسے
 بنظر گذشت آن پسر سلطان محمد موسوم ہاقتند و ہم درین سال حمزہ کو از طرف حکام خراسان حکومت عیسان داشت جسے را بسر
 قاصد بہت فرستادہ بہت آورد و باز ملکہ و افواج ہند از دھام نمود و بسے بسیار قلعہ را از مردم حمزہ کہ قلیل جہا سے بود بہت
 آورد و نہ و عدل نایک اندک ریاست قلعہ بار داشت و نذر مردم چند تسمیہ و دستی حمزہ بود و حسب الامار پادشاہ یا سار رسید
 یا نذر وہم ماہ رمضان شاہزادہ اورنگ زیب بخمبور رسیدہ اورا کہ سعادت کو رفس نمود و ہم درین سال آتش عظیمی برادر کبیر
 و گرفت و تمام کارغاجات شاہزادہ شجاع و ہشتاد و پنج کس از خدمہ محل سوختہ خاکستر شدند و ہمیت و خیمہ شوال شاہان پادشاہ
 از لاہور یکیشیر توجہ فرمود ہشتادم ذی قعدہ شاہزادہ اورنگ زیب بدولت آباد دکن مقرر شد و ہم ذی الحجہ دولت خانہ کشمیر
 بھرنزول پادشاہ رفتن پذیرفت و طرف کہ برای ایتیاہ اسپان بصوب عربستان روم شتافتہ سلطان مراد قیصر بر و نہ
 والا مکر مرعہ گران بہار و دیو و در ساندہ مع اسلان آقاغیر و ہم ہمتی سلطنت رسید و پنجاہ و طرسپ بابت خرید و در اس ہپ
 از طرف خود و نہ ہپ پیشکش محمد پادشاہ عالم کما بنظر گذراندہ و فدا کے خان خطاب یافت و اسلان آقا نامہ نصیر روم واسے
 سبب نام کہ باین جمع و جہا سے فرماید و در از جانب قیصر آورد و بود و از نظر گذراندہ پادشاہ از میر بہا تین کشمیر سلطانہ
 بتما سے یلاق سنگ سفید شست نمود و ہنگام راجت باران خیر وقت در نہایت شدت بارید و راہ بہا تیرہ گل و لاہور ساندہ
 کہ جو رہشہ رخداد و از شور گذار سے کہ مردم بہان رسیدہ و پادشاہ خود در شش ہر چارہ کردہ را و بصوبت تمام کے کردہ
 بعد و پاس شہب بہنزل رسید و سہ شہار و متصل باران سے بارید و آہا تیرہ غنیاں کردہ کہ قریب چار ہزار خانہ بکسار
 ذل و محبت اندام یافت و وہ بایا سے را آب برد از عرض داشت جان سپار خان فوجدار بیہر و بھور چوست کہ از چارہ سرد
 و سے دہشت سو فہر پگنہ مذکور سے و دشت سالم آمدہ ہا سے ہمہ در آب فرو شد و از پگنہ خوشاب جزو و موضع دانہ کوہ ازین
 آفت محفوظ ماند:

احوال سال چہار و ہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ ہجری

پادشاہ ہفت ہادی الثانیہ پیر شہ سے سو سے کشمیر از انجا بلاہور توجہ و اسلان آقاغیر روم از ابتدا سے و رودار وزیر خدمت
 سے ہزار ر کویہ و یک مرشد تو کہ و یک رو بہ بہان وزن و دیگر رعایا یافت و پیشکش انور خان صوبہ دار گجرات جو اہل قمشہ و
 سے سر اسب از نظر گذشت و او پنجاہ یا مدہ نظم و نسق آن صوبہ سے نمود و ادیب جام و ہار کہ ہر و مدہ بوسیان آنجا بودہ اند

ہمت گماشتہ مطیع و مشتاق سازشت و جام دارانشہ کچھ دین سکے تھو دے می نزدیک سو قوف نمود و چٹکا قبول نمود و عاقبت فرزند خان
 دید و نذر خان کہ بنا بر جتنے دو سال بے منصب شدہ بود و دین سال بارگوشش یافتہ منصب سابق بجائے یافت و ملک بانو یک مہینہ
 آصف خان خواہر متاز محل کہ زوجہ سیف خان بود و علت نمود شاہ جان بخاند آصف خان رفتہ تقریرت او گفت و دختر سوم آصف خان
 بزرگ خانم نام در خانہ نذر خان بود و ہمدین ایام شانہ زادہ مراد بخش بستیدال جگت سنگہ ولد راجہ باسو امور شدہ و از ازل
 امان خواستہ شانہ زادہ را دید و عرض خطاب نمود چون زیادہ بر مرتبہ خویش میخواست و رضو پذیرائی نیافت و رخصت گرفتہ بوطن رفت
 و بر شوگر کش برداشت و عساکر منصورہ بقلعہ و قلعہ و رشید فساد او پرداختہ اورا عاجز گردانید بناچار سے دست برداشتن مجبور شد و
 عفو تقعیہ اہل خواست باندہ عاے شانہ زادہ بخشوہ آمد و حکم شد کہ تہا اگر آمد کہ باز نخوت و مقر داوست بہ بندہ اسے پادشاہے سپارو
 جگت سنگہ اتحال فرمان نمود و مجبور شدہ شانہ زادہ آمد و سید خان جان بقلعہ مذکورہ آمد و حصارش را سیمائات از پنج براہینت
 و حسب حکم ضبط کومستان آنجا بہ بنایب خان قلعہ گرفت و ہمدین سال ملاسدانند کہ موطن او دینپوت و منشاش را ہور بہت
 بوساطت موسوی خان ہلازمت سدرہ سلطانی خانہ زریہ اعتبار او بنیات خلعت خاصہ و سبب از طولیہ خاصہ او و دور عرض کیہ
 سال بمبند ہزار می و خطاب خانی و دار و گنجی و دولت خانہ خاص سرلوازشد و سطل مردان خان بمبند ہمت ہزار می ہفت ہزار
 سوار و صوبہ دار سے کابل از قریب سیویا خان بدار ظفر جنگ عزتخاص یافت و صوبہ کشمیر علی مردان خان داشت بشاہ قلعہ خان
 تقویٰ شد و در راہ از دیار گذشت تربیت خان بجائے او قرار یافت :

احوال سال پانزدہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و یکم ہجری کے

دین سال شایستہ خان خلف مہین الدولہ آصف خان مہربان دار بہار مرزبان پلا نون را کہ ترکہ سے و رزید تنبیہ نمودہ ہشتاد ہزار
 روپیہ پیشکش ہر سالہ مقرر کرد و ہفتہ ہم شہان مہین الدولہ آصف خان خانجانیان سپہ سالار برض ہشتاد ہزار روپیہ آفرشت شد یا دشاہ
 کمر بکنزل اور فتنہ کمال احترامش سے نمودہ ہزار سے تہا رسوار و سپہ و سپہ منصب داشت مقبرہ او بر لب آب راوی حمادی
 شہر لاہور واقع شد و شایستہ خان مہین خلف او را پادشاہ خلعت ماتے فرستادہ عنایتا بہ مال او فرمود و بدیگر اولاد او نیز مراعات
 و دلجوئے نمود باین منصب و مرتبہ و سبب و دولت بیچ امیر سے در عہد بیچ پادشاہے از سلاطین ہند و سیدہ بعد از خلعت سبک
 جوئی کہ در وطن خود را بنا نمودہ و سبب کب روپیہ بر آن خرچ شدہ جملہ ملکات او در ہند نقد و جنس مبلغ دہ کرو روپنجاہ
 لک روپیہ مخلف شد با آنکہ وصیت کردہ بود کہ اندوختہ ہائیش ہمہ بخزانہ عامہ برسانند پادشاہ از انجملہ میت لک روپیہ نقد و جنس بہ
 پسر بیچ دختر و بخشید و باقی را بشاہ زادہ دارا شکو پسر خود کہ فراسہ آصف خان ہم بود عنایت نمود و نیز دین سال میرزا رستم
 صفو سے نقد ہار سے کہ شش ہزار می بیچ ہزار سو از منصب داشت و از سبب دوم جلوس بسبب کہ بر سن ترک منصب و ترکہ سے
 نمودہ از دواختیار کردہ بود و لک روپیہ سالانہ و وظیفہ سے یافت جان را پدید کردہ ہشتاد و دو سال عمر داشت و طبیعتش بظہر شہا
 رغبت داشت فدائی تخلص میکرد چار پسر داشت اولین مرزا و طبیعت او نیز مائل بشعر گفتن بود و سے میرزا بیچ دین جوئے و
 میات پدر بدریاسے ہمت فرق شد سو سے میرزا حسن چار سے میرزا بیچ الزان مخاطب بشاہ نواز خان و دین سال تلال متعلق
 جگت سنگہ کہ شانہ زادہ مراد بخش بہ تبلیہ و امور خود وسیع بلع میدان جان و راجہ سنگہ و بہادر خان والد و روی خان مفتوح
 شد و سبب الحکم با مین ہمدار گردید شانہ زادہ ہشتاد سے جراثش نمودہ با پسرانش حضور آورد و شاہ زادہ اور یک زیب بہت بہ سلطنت
 رسید و دارا ک سادات قدیموس نمود چون دیکشتیہ نیا بر طغیان آب ڈل و سبب چنانچہ سابق مذکور شدہ مزاج لبہا خراب گردید

در آن شهر قوط افلا و مایا و سکته آنجا زیاده از سه هزار کس بلا هو و رسید و هر چه بر که در سن فراهم شده آنها را بی برگه نمودند
 مبلغ یک لک روپیہ خیرات مرحمت شد و حکم شد که تا این جماعه در لاهور بابت بند بر روز چند با طعام مبلغ دویست روپیہ از سکر کار و الا
 سے دادہ باشند و سی هزار روپیہ از تربیت خان آفرستاد که در کشمیر بی مردم آنجا قیمت نماید و طعام صد روپیہ بی درد و بخت نیز بگزشتگان آنجا رسانند
 چون خان مذکور با حال آن جماعه خوب برسد و اذیت معویہ داری کشمیر از تغییر او بظفر خان تقویٰ بیاض یافت و مبلغ بابت هزار روپیہ معویہ با محبت
 خیرات ارسال یافت و نیز را عیسٰی ترخان که بنظم حکام سرور مٹھا ما مور بود از تغییر بظفر خان که بحال رعایا سے آنجا نمی رود اذیت بجاوست
 معویہ بکرات سرقرانی یافت و از حمل و اضافہ سیایہ منصف بجزاری ذات و پنج هزار سوار و کپہ و سپہ و سپہ سید و منبط و سام
 سوار و بنایت اللہ پسر شش منوش شد و بنابر شهرت توجہ داری ایران بجانب قند بار شانه زاده و اراشکوہ بنیایت بسیار
 و العام و از زده لک روپیہ نقد سر فرانسه یافت با پنجاه هزار سوار رخصت یافت و شاهزاده مرد بخش نیز شخص گشت که دین طرف
 نیلاب اقامت گزید و عند الحاجت نزد دربار برسد چون حکام از نیلاب گذشت و غیر ملت شاه صفی بسایه شاه جهان پادشاه
 رسید بپانزده و حکم شد که در غزنین توقف نماید و صدق و کذب خبر دریافت اگر راست باشند حدودت نماید و اگر نه بمداغه پردازد و خبر
 رحلت او واقعی بود و اراشکوہ برگشته بخضور رسید و چون بنابر رحلت شاه صفی بمحض حرکت شاهزاده بدرون جنگ و جدال قلعہ در
 دست او لیما سے دولت ہند ما و اراشکوہ بپانزده و بلند اقبال مغالب گردید و درینو لاشین قمری رویداد و در زمین ایام شاهزادہ
 مراد بخش از سن ابدال برگشته بدراگاہ والا رسید و از دواج او با دختر نیک اختر شاهنواز خان صفی سے واقع شد و پنج لک روپیہ
 بر لے سر انجام این جشن بپانزده و مرحمت شد و یک لک و چیل هزار روپیہ از نقد و جنس بمرسم ساجی بجائہ شاهنواز خان خرستافند
 و چار لک روپیہ کابین مقرر شد

احوال سال شانزدہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و دو ہجری

چون بعضی پادشاہ رسید کہ درین سفر قند بار از لالہ و داد سے خان بعضی حرکات خلاف آئین نمک خوار کے بظہور رسیدہ و بہن
 دراضیاء و نیست منصف جاگیر و تغییر شد و جاگیر او کہ در مٹھا بود با عظم خان بعد از تغییر سو گزرات مرحمت شد و ملا علی اکبر سیالکوٹی
 را پادشاہ بہ نقد سپیدہ شش ہزار و پانصد روپیہ کہ ہم شنگ او بود بدو عطا فرمود و شاهزادہ مراد بخش بصفیہ ملتان کہ در بتول او مقرر
 بود و رخصت یافت و ولعت خاصہ با بر شے مرغ آلات و دو واسط خاصہ با سنا نطا و مینا کار و آفتاب گیر ادا عنایت شد و بعضی سید
 کہ باغ لالہ و کہ در سال چہارم و ہجری مجلس حکم عمارت آن و حضرت اول بہتنام علی مردان خان شد و بود و بعد بہتنام غلیل اللہ خان
 معویہ دار آنجا تقویٰ بیاض صورت انجام پذیرفت و شوق تماشایش از خاطر فیض مظاہر پادشاہ سرور زد و بیغضت دوم
 خود رونق و افز و دہشت لک روپیہ در عمارت باغ موصوف و تیار سے نزد کور صرف شد چون خاطر از نظم مہمات سوہ پنجاہ
 و کاہل و قند بار و اپردخت چہرہم شہبان این سال از دار السلطنت لاهور بدراشکوہ لالہ اکبر آباد منتقل نمود و علی مردان خان
 بموجب حکم از کابل بخضور رسید و بخطاب امیر الامرا سے سرافراشته رخصت انصراف بکابل یافت و مقبرہ متنازل محل کہ تا قریب
 و از آن سال بہتنام کمیت خان و میر عبدالکرم تیسرے شد صورت اتمام یافت و بیخ این عمارت پنجاہ لک است پادشاہ در آنجا
 رفتہ پسندید و سے بوضع از صفات پر گز حلیے اکبر آباد و دیگر چند کہ ماسلس یک لک روپیہ است با محصول دکانین و سربازانے
 معمورہ دیگر کہ تعلق بآن مقبرہ دارد و لک روپیہ با فضل آنہم ہیبت وقف این مقبرہ نمود

احوال سال ہفتہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و سوم ہجری

[illegible]

و از اصل و اضافۀ بنسبت پدر هزار سی هزار سوار و بعضی قلندران مصحح سر بلند گردید چون از قرقا رومانی بنوازشهای روز افزون
 اختصاصی داشت بستم بحسب بدرجه رفیع وزارت اعظم و حمایت خلعت غلمه و از اصل و اضافۀ منصب پنج هزار سی و هزار و پانصد سوار
 رسید و درین سال سیدی امیر الامرا علیمراد خان قلند که پیشتر شد و خدا را کامل پیشتر رفته و تبحر بیشتان نهاد و درین فرصت علی مراد که پیشتر شد و
 و به آنکه کار بر جارسان تنگ کند آنها را مان طلبیده برآمد و امیر الامرا رفتن را آنطرف مصلحت ندیده برگشت و پادشاه برگشتن امیر الامرا
 در بنیوت که نذر محمد خان پسران و نوکران و رفقاء بود پسندید و در همین سال جان شایخان لادز پرست خان را بتبریت شاه صفی و تهنیت
 جلوس شاه عباس ثانی روانه ایران نمود یک فقره نامه مرسل این بود مبارکباد جلوس میمنت مانوس آن نژاد زاده رخسار دار کا نگار عالم
 بمن و قد ابین گوهر درج دولت و عظمت همین انجمن شریک و سلطنت نقاد و اصحاب طبعین سلامت اسلاف طاهرین پرداخته
 می شود و نفسا امتیاز هندوستان را که سر ملک و پنجاه هزار روپیۀ قیمت داشت صحوب و در سال فرمود چهارم شنبان ریایات
 اقبال ز کشتیر لطف لاهور در هرات آمد و پانزدهم ماه رمضان در لاهور نزول اجلال شد و شاهزاده مراد بخش از طاقان رسید
 شرف کورنش دریافت و بیست و نهم نور جهان بکر سلطنت نموده در لاهور متصل مرقد پدر خود آصف خان مدفون گشت و علی مراد خان
 از پیشانی در آمده ملازمت نمود و سوارانده خان از جابل و اضافۀ منصب شش هزار سی هزار سوار سر بلندی یافت و درین سال
 بخانه شاهزاده شجاع پسر بے وجود آمده بزین العابدین موسوم گردید و چون پادشاه به تسخیر ولایت بلخ و پرخشان و سمرقند که دارالملک
 امیر تیمور صاحب قران بود بسیار رغبت داشت مخصوص از آنیکه نذر محمد خان بار دوازدهم کابل اول سال جلوس شد که کشیده
 برگشت و بعد چند مدت از تقاضا او در بلخ هرج و مرج پدید آمد سرانجام امین حمایم دست ریایات افواج حکمت ستانی بطرف
 کابل نهضت نمود و شاهزاده مراد بخش را با امید اعانت علی مراد خان امیر الامرا که قوس از او و سوس ولایتی خود همراه
 و معرفت تمام از آن طرفها و ایلات آنجا داشت حسب المطلب نذر محمد خان کسفا بهت از دشمن استمداد نموده بود با جمعیت
 پنجاه هزار سوار پیشتر از حرکت خود بر سیم منقلا فرستاد خبر و پسروم نذر محمد خان که از فساد و غارت قوم المایانان مجاور پناه بے غیر از
 درگاه شاه جهان داشت آمده شاهزاده مراد بخش را دیده بود شاهزاده هنگام ملاقات بپسریا رفته معاف نموده و بچلیه
 سند خود نشانیده بعد از چوبی بسیار حضور پذیرفتاد و او بحضور آمده و ملک روپیۀ نقد و جنس یافت چون شاهزاده
 مراد بخش بخوالی بلخ رسید نذر محمد خان بهرام و سیحان قلی پسران خود را باستقبال فرستاد و مراد بخش اعزاز آنها نموده
 بنا بر اطمینان خاطر نشان فرمود که سیحان بگوید که از نذر محمد بخش رسیده است هرگونه مدد که مطلوب باشد بجل خواهد آمد
 روز دیگر نزد یک حصار رسیده فرمان داد که بغیر حصار پیرداز نذر محمد خان را بمشاهد این حال دل اندوست رفت بطرف
 ایران که ریخت و پناه شاه عباس برد شاهزاده مراد بخش گرو سپه را به تعاقب آورد و اندک و آنرا بقدر طاقت تعاقب نموده و مرتب
 کردند و قلیل الله خان را با ملتفت خان و غیره بپایه گردآوری اموال او فرستاد و دوازدهم ملک روپیۀ از مرصع آلات
 و طلا آلات و جز آن و قریب دو هزار و پانصد اسب و دویان و سه صد شتر نذر داده بغیر و آمد و از مقصد بیان حیات
 و تحلیله اران ظاهر شد که بکلی ماند و خستایه او هفتاد و یک روپیۀ و از آنجا افزون از دوازدهم ملک روپیۀ بپایه کار شاهزاده و آمد
 و قریب با نوزدهم ملک روپیۀ و پنجاه را هنگام فلز و از قرمشی بلخ بتاراج رفت و قلی را بعد از غریز خان متصرف گشت و پیشتر
 لشکریان و امالی آن و دیگر غارتگران بر دندانانچ باقی ماند پاره در وقت اضطراب بپایه خود داد و اکثر از بجهیه و اسباب
 و قتلخان و روسان غارت نمودند و نذر محمد خان بعد از نیت از شیرخان با قتل محمد و پسرخود قلیله از او زبک زاند و خود براه

چون از مشهد مقدس گذشت به یقین آن نزد شاه عباس رفت و پس از آن و متعلقان و سه دختر او بدهد شاه جهان را رسید به برام
 بر حجت خلعت خاصه با یاقوت لرد و نرد و چند کمر و منصب پنجواری هزار سوار دیک لک شاهجی مهابه شد و عبد الرحمن را
 بشاه نژاده ارانکو و سپهر و کزیت فریاد و یومیه او و صد و پینتر گردید ستورات را یکم صاحب نژاد خود طلب داشت و سه مورد و نوز
 اعطاف نمود شاه نژاده مراد بخش را اندیشه شما از افواج او و یکم و غیره ایالات آن دیار و عدم مناسبت هواد او و مصالح آنجا بسبب
 رسید و مکرر خدمت داشت با فرستاده اذن معاودت خواست و حکم نارسید و بحضور شتافت این حرکت شاه نژاده و بر مزاج
 پادشاه ناگوار آمد و شاه نژاده را بلبل منصب و قبول امتنان تا و بی فرمود و چون نزدیک بکابل رسید از کورنش منع گشت
 فرمان شد که بشهر نیامد و پیشاور در فتنه نمیشیند و سعید الله خان بنظم و شش بلخ و دل دس سپاه دستور می یافتند
 عرض یافته روز پنج رسید

احوال سال بیستم مطابق سنه هزار و پنجاه و شش هجری

درین سال پادشاه میر عزیزی را با نامه متضمن انعام عواطف و آنگه پیش نهاد و خاطر چو بود و نذر محمد رفیقان بر رسم رسالت بایران
 فرستاد و درین اثنا نذر محمد خان باصفهان رسید و باز بخراسان برگشته بود چون میر عزیزی به یقین آن رسید خبر بر جویع او شنیدند
 خواست که او برجا باشد رسید و نامه بر برساند و از اسرار ایران این معنی را به پندیده بشا لایه توقف نمود و حقیقت را بدرگاه
 عرض داشت حکم رفت که در بلخ و نژاد و از شاه ایران رخصت گرفته روانه حضور شود و سعید الله خان از بلخ عفو و منوره و در میر و بلخ
 شرف عقیقه کوسه یافت و فتح نامه بلخ و بهشتان مصوب از سلطان بگیت بهار اسرار سال در سال یافت و ریاست
 پادشاه از کابل بهار و سلطنت لاهور سایه نزول انگشت و در جشن وزن شمس این سال پادشاه عفو و تقصیرت مراد بخش فرمود
 بطایع منصب سابق مراد فرمود و شاه نژاده اورنگ زیب حسب الطلب بحضور رسید و شرف کورنش دریافت و با پادشاه
 او را بر اسب تغییر بهشتان و بلخ مقرر نمود و بدان صوب رخصت فرمود و سعید الله خان بهادر که از امتنان آمد و بود و قتیات شاه نژاده
 اورنگ زیب نذر و از دستمخام خبر در گذشتن اصالت خان چون نوکر مزاج دان بود و پادشاه بے متاسف گشت و میرزا
 نو و ز صفتی از بلخ رسید و طیوثر کار رسید و محمد خان که در آن میان پنج باطلو فیون بود و از نظر گرانید و باصل و اضاف
 بمنصب سینه سوار می و دینار سوار نوادش یافت و پادشاه خود هم حازم کابل شد تا پشت شاه نژاده اورنگ زیب به شتظار
 او قوسه باشند و درین سال سی خانم رخت هستی بر بست پادشاه از دستمخام این ماد و بے متاسف نمود و او به شیر و طایب ای آله
 بود و با حکم سچ الزمان قربت و قدم خدمت از وقت ممتاز محل داشت و مراد خاص بود و رسوم خانه دارس و آداب بندگی
 بیکو تبه داشت از فن طب و علم قنارت آگاه بود و ملکه جهان آرا یکم صاحب نژاد و تلخ نمود و و ازین جهت که فرزند می داشت
 دو دختر طایب را بفرزند خود برداشت کلان در از و داج طاق خان و فرود و بهار الکلی محبت خان بود شاه نژاده و اورنگ زیب
 عزا و دس الا و بلخ رسید و بشهر و نیامد و یک کرد و بی آن شهر نزدیک مکانیک بهادر خان نیمه داشت و معسک ساخت روز
 دیگر و درون حصار درآمد و قلعه اندرون و حصار بیرون را ملاحظه نمود و بعد بدست شهر کرس از کابل بر باله آنجا را در خورگی
 با کرام و انعام کاماب گردانید و ماد و چو سنگه با ذرا بمر است قلعه و شمشیران ترین را با جیفه از منصب داران و اعدیان و قشکیان
 به جنگا بهان شکر داشت و تربیت بشکر و صواب دید غیر اندیشان چنین مقرر شد که فوق قول بود و شاه نژاده به شتظار
 یاد و بهادر خان با تمام سپاه که با او و بلخ بود و هر اول و امیر الامرا حله مراد خان بر افکار و سعید الله خان بهادر و نظر جنگ در

بزنایان چون بموضع تیمور آباد فرود آمدند و از یکدیگر از اطراف هجوم آوردند هر کس بر طرفی فرود آمد و بود و فوج مخالف گرم پیکار شدند چون او در جنگ زیب هجوم آورد یکدیگر بر امیر الامر اعظم مردان خان دیدن فوج را بکلیک فرستاد و قبل از آن که فوج ملک برسد امیر الامر مخالفان خود را بمنزله ساخت و سعید خان بیاد زلفه جنگ که هنوز ضعف بیمار را لایق داشت خود در جنگ ماند و دشمن خود را بموضع ترتیب بلطف چپ شانه زد و گداشته بود چون فوج مخالف بر لشکرش ریخت و کار بر آنها تنگ شد خان مذکور با جماعه که با خود داشت سوار شد و بمرست برق و باد در سید و با وجود ضعف بیماری بسوار می رسید و خود برادران را نجات می بخش نمود که بدست خود نمود کس را مجروح گردانید و نه زخم بر بدن خود برداشت آخر از اسب بر زمین افتاد و پسران او لطف الله خان و غلامه زاده خان بزنه های کاری با نسیا می نمودند شانه زده قصد پیکار مخالفان نموده او را در چهار طرف در میان گرفته راندند و او را بکشتن و زخمی کردن و بپای رادی بر زمین و بر لشکر بنمودار می گداشته باقی جمیع هم فوج هر اول در کفایت چون مردم توپخانه و بهادران و دروازه آهنا ساسه جمعی به تقدیم رسانیدند و از یکدیگر روگردان شدند به جنگ و خودشان افتاد درین ضمن یکبار دغلی پیش آمد و از یکدیگر را در فرار برگردانیدند و جوقی را مقابل هر اول گداشته خود با سایر لشکر برفوج امیر الامر ریخت امیر الامر اعظم مردان خان پانصد راسی مردان نموده آنها را دینیت و شانه زد و هر یک را در رسید از یکدیگر شکست خورد و بمنزله شدند و تمام خیم و اسباب و شتر و دواب که در جنگ و مقام می بودند بدست افواج شانه زده افتادند

احوال سال بیست و یکم مطابق سنه هزار و پنجاه و هفت هجری

چون معلوم شد که گروه از یکدیگر می خوانند پیدایشان رفتی که در فوج بر انگیزند شانه زده مردان بخش بر افغانی می رسد بدین نشان رخصت یافته بکلیه کار رسید و درین اثنا فتح عزیمت از یکدیگر معلوم شده فوجان معاودت بمراجهش سید و دوا و حسب الامر برگردید و با تنظیم صوبه کشمیر رخصت یافت چاردهم شوال این سال اسلام خان ناظم دیار صوبه دکن که هفت هزار راسی هفت هزار سوار و دو اسب سه اسب بود درخت هستی بهیست و در او جنگ آباد نمودن گشت و کپورانش منایات و اخافه می نمود سرافراز می یافتند و درین سال نذر محمد خان نامه شعر با خلاص و انقیاد شانه زده از او جنگ زیب فرستاده خواست که بسید او تدارک مافات و تملک احوال خود نماید شانه زده نامه او با عرض داشت خود بجنهور پیر فرستاد و فرمان رفت که آن فرزند خوب ملاقات خان بلخ را با باز دانه روانه حضور شود و شانه زده شجاع را بکابل رخصت نموده مقرر فرمود که هرگاه او در جنگ زیب از هندیان که گذر ادا از کابل غایب استمان دولت گردد و چون فوج هندیان اقامت در بلخ از مستعدان است و لشکر او کوشش علی مردان خان با چند کس تا کجا مقادیر توان نمود و شانه زده او در جنگ زیب مصیبت در مدار دیده حصار بلخ را که بمن قدر در تصرف بود به نذر محمد خان اصلح امور شتر و نذر محمد خان تمارض نموده نیا مد قاسم ولد خسرو نیو خود را حاضر نشان داد و در جنگ زیب فرستاد و شانه زده همین قدر رخصت دانسته حصار شهر بلخ با سپه و پنجاه غلامه را بچند لشکر و شهر و قلعه بود و به نفع آن وقت در آنجا پنج ملک رو پیوسته از زید به نذر محمد خان داد و بلبدر راه همراه گرفته معاودت نمود و سعید خان از بلخ بیشتر بجنهور رسید و مشغول عواطف گردید و از تغییر عظم خان به صاحب صوبه گوی بهار سر فرزند او عظم خان بخواست سه کار چون بر امور گشت و زریکه درین بساطی بمصرف رسید چار که در رو پیوست که قریب بیست که در خانه بود و چارده ملک تومان عرانی و حاصل بلخ و بدخشان بشرط موافقت سال و ماه بیست و پنج ملک و پیوسته قریب جبل ملک خانی است و حساب تفاوت بسیار است نمیدانم خطا در کجا شده چون حسابها می ولایت و مقدار لغو و استغناء غیر معلوم تصحیح آن

نخواست مباد شاه به لاهور آمد و بعد از آن با کبریا و شاهزاده شجاع از کابل در کبریا رسید و مجدداً بعنایت ولایت جنگل
شتمول عواطف شد و نخست رفتن بکامک عناجی یافت و حکم شد که شاهزاده اورنگ زیب بکانت رود و درین سال چون
عارات قلعه شاه جهان آباد با تمام رسید الیه سلطنت بطرف شاه جهان آباد برافراشته آمد و پنجم ذی حجه سنه هزار و
چهل و هشت هجری هفتم در میان قلعه مذکور نموده شب جمعه نعم محرم بعد از پنج ساعت دوازده دقیقه بخوابید و اسامان گذشتند
و شصت و یک روز و درین تعمیر بکار رفت و در سنه هزار و پنجاه و یک هجری به تمام رسید و پادشاه بیست و چهارم ربیع الاول
سال مذکور از دروازه کن دریا که پادشاه محل راه دارد داخل قلعه گشته بدولت خانه و راه و دریاوان دولت خانه پادشاه
بر شصت و یک موضع جلیس نمود و پیشکشهای لائق از نظر گذشت از جمله پیشکشها جنس مبلغ دوازده لک روپیه بپیرای یافت
و چهار لک روپیه به بیکم صاحب انعام شده و شاهزاده و ارشاد و با منافع ده هزاره از سده هزاره شده و صد کس بعنایت عیال
نافرمانان را انداختند و چون از آن روز تا هشتاد و یک روز از آن روز که شش روز و نیم در روز نموده هر روز صد کس خلعت
سے یافتند باشند و دیگر کس کاشی تاریخ اتمام حمارات این شهر بنین یافتند بعد از شش ماه از شاه جهان آباد
هزار و پانصد یافت و یک قندیل بر روضه مطهره سرور کائنات که دو لک و پنجاه هزار روپیه قیمت داشت منصوب سید
احمد سید ایاغ شد و حکم رفت که شصت و یک لک و شصت هزار روپیه باب عرب متصدیان تجارت خرید و حواله اش
نمایند تا ادا زمان میان شصت و یک هزار روپیه مع بخشش بشیرین که رسانند و جنس شصت هزار روپیه فروخته بالفش بابل استحقاق
که معقول و در جنس پنجاه هزار روپیه با فائده اسباب مستحقان در سنه منوره قسمت نماید

احوال سال بیست و دوم مطابق سنه هزار و پنجاه و هشت هجری

چون از سیست خان علم صوبه بمرات خاطر فرمود پادشاه صورت گرفت و صوبه مذکور به شاهزاده و ارشاد و عیال شد و دانی بیک
که از طرف شاهزاده و صوبه آید و داشت بمحضور آمد با اصل و اضاف و در هزاره منصب ذات و پادشاه و ارشاد و عیال
یافته بمرات شتافت و صوبه او و سیست خان از قبل شاهزاده شجاع بکانت و می ملازم شان نمود یعنی یافت و
شیخ محمد المجدد لاهوری شاگرد مومنین الدوله شیخ ابو الفضل چون سوار جمعه ساله با پنجاه و سه سوار و ده هزار روپیه انعام یافت
و درین سال پادشاه باله لاهور رفت و سعد الله خان بمنصب هفت هزار و سیصد و سی سوار و سیصد و سی سوار فرستاد
یافت و بعد ازین سال زبده لونیان انعم خان که مولد و منشا و آن سلاطه و در زمان سیادت بلده ساده و آسایش میر محمد باقر و از
عیان دیار خود بود بعد تقدیم خدمات بایسته و صد و کار با سه شایسته که در اقبال نامه جدا نگریه و پادشاه نامه شاه جهان
انمود و درین اوراق مذکور و دیگر با سه عده مثل میر بخش که در دوانی اعلی و نظرم صوبه با سه و کن و جنگل و احمد آباد و آباد
و کبر آباد و کشمیر و اسلام آباد و قندهار و بهار و در آخر عمر بخدمت دارالعلم چندین روز و از و امور بود و کوشش هزاره منصفی است
بعد از بقتاد و شش مرحله از عمر یک خرام بلده اسطوره جهان ثانی را بد و نمود و در بایسته که بر لب دریایه و چون در احداث
نموده بود در کن گشت تاریخ جلوس از کله اعظم اولیا و سال بنایه باج بهشت نیم بر لب سیاه چو مستفاد سے شود اللهم اغفر له
دار حد پادشاه از استماع فوت او پس متاخر گشت و اولادش را که سیک از انما الفت خان و دو سه میر خلیل الله و سوسه
میر اسحق بود باضافه با سه منصب مزید عیالیت و دلی و قسلیه فرمود و شاهزاده مراد بخش را که از کشمیر حبس طلبه آمد و بود قسم
صوبه کن از انتقال اسلام خان رخصت نمود و شاه نواز خان که بعیانت ملک و کن معین شده بود تا این بشت هزاره گردید

و همدین سال عرصه داشت دولت خان قلعه دار قند حار رسید که شاه عباس ثانی قهرمان ایران قلعه مذکور را محاصره نمود و بنا بر آن سعد الله خان و دیگر اعیان این یاق معترض شدند و باورنگ نصیر فرزان رفت که از ایلخان بدین سمت رود و لشکرهای مستعین با او بفرستد و خود پادشاه نیز مستوجب کابل گردید چون محاصره مدوامه کشید و افواج ایران بفرمان پادشاه خود بر بروج عریض نمود و دولت خان قلعه دار آمدن خواسته باشد و خان و فوجیاق خان و نور الحسن و عبداللطیف و یوان و دیگر همایسان بیرون آمده شاه را دید و صحبت کردند و بر بیهند و ستان آورد و محراب خان که پیشتر قلعه بستی رفته بود تا بپناه و پنج روز محاصره و پشت بر دل خان قلعه دار آنجا نیز ایلان خواسته محراب خان را دید و او قلعه دار را همراه خود و چند پادشاه آورد و رسید اسد الله خان و سید باقر مستحقان زمین و او بر سر سار و خان که آنرا محاصره داشت پیغام دادند که تا یکسو شدن معامله قند حار خونها بیست و نهم نشود و بعد رسیدن خبر فتح قلعه ها بستی هر دو کس بر آمده بدست خان قلعه دار قند حار پیوستند بر دل خان بشوق خود با ایران زمین رفت و دولت خان چون بفرمود شاه جهان آمد بنا بر قدم خدمت از سر جان او گذر مشته بطرف و بعزل منصب خطاب معاتب گردانید پادشاه ایران رسیدن فوج بپند بعد و خود و قلیقین دانسته محراب خان را با ده هزار قشقی در قند حار و دولت او فلی زنگی را با جمعی در قلعه بستی گذاشته خود بهرات معاودت کرد و در هانجا مانده باصفهان نرفت

احوال سال بستی و سوم مطابق سنه نیر اونیجاه و نهم هجری

درین سال شاهزاده اورنگ زیب مع سعد الله خان وزیر بقند حار رسیده قلعه را محاصره کرد و مورجاها تقسیم یافت و درت سر و نیمه راه در گرد و حصار نشسته بزل جلد خود نمودند و اثری بران مترتب نشد مهران شاه با هاجا به هند باقتضای رضا جوئی پادشاهان خود بگشتن افواج هند بنا بر فقدان غلات و کاه و آب سرزمینی شدیدی بحسب الامراض جهان می نگارند و از حقیقت آن خیال نیست بلکه چون شاه عباس بعضی شاه جهان در امتزاع قند حار باقیه الغایات متیقن نیست بعد تسخیر قلعه مذکور و سپردن او باولیا به دولت خود باصفهان نرفته بر سر هر گونه امداد که بجا رسان قلعه حاجت شود در بهرات که دارالملک خراسانست رحل قامت انگند و بوی چون خرنوب محراب خان قلعه دار قند حار و پیشتر احوال و در و شاه جهان و کابل و وصول شاهزاده اورنگ زیب مع سعد الله خان وزیر و جمعی کثیر و جم غفیر و گرد و سیه انبوه و قلیان کوه شکوه بقند حار به پای سر سرخیلافت بمصر قهرمان ایران رسید مهران قضا جریان غرض و در بانی که نظر علی خان سوگن حاکم اردبیل و نجف قلی بیگ زنکمه میر انخو با ششی پیشتر از سپ سالار برسم منتقل روانه شده بهانعت قلیچ خان و قبا و خان و خنجر خان و والد قلی خان که آنها را با جماعه قاضی بستی فرستاده اند بر دوازده و مرز قاضی خان سپه سالار و دیار و ستان قول را آقا س و مرز قاضی قلی خان قورسچ به بستی بسر کرده که عساکر منصوره روانه شده کفکس واحد و سیر کرده که سپاه نظر پناه قیام نمایند و حاجی منوچهر برادر محراب خان که از ششجان زمان بود استعاضا نمود که با بستی از بهادران پیشتر روانه گردد و بدین طریق با جمعی از غلامان خاصه روانه گردید و در مساعت بر اقرا ن مسالقت حبسته بپناه و کس پیشتر از جمیع لشکر روانه شد اتفاقا در حقیقت قلیچ خان و خنجر خان برادر زاده او را با قبا و خان و والد قلیخان و سه هزار سوار با خت کرشک زمین و او و فرستاده بودند و در کرشک گشته دو چار جماعه از مزبور به مشور از طرفین دست حالات از آستین جرأت بر آورده به شمال لات حربه میر دوازده حاجی منوچهر در قاضی بر حصار کرشک داد و او مبارزت می دهد و خنجر خان را مع هر مان را به بران قرار می یابد که روانه زمین و او رفته بعد تا خت و تاراج آن عند العود و سپاه قزلباش مقام نمایند و خود از زمین و او ر کرده و روانه کرشک می شود بدین وقت نجف قلی بیگ میر انخو با ششی را با بستی سوار و در کرشک می گرد و اتفاقا حلسه منوچهر و رفقا استقبال خنجر خان نموده آتش مبار برایشان می بیند و منوچهر با ششی بای

ثبات افشرد اگر دو مخالف یعنی ربابا تش تیغ حریق و جمیع اغرق آب نهر بندے گرداند و قلیچ خان را با صنایع این خبر ارکان
 قرار و مطبوعات لزل گشته متوجه خندیدارے گرد و نظر علی خان که میرسد حسب الامر اظهار و در افواج قریب باش نمود و بر حسب
 فرمان پادشاه ایران صفی قلی بیگ ترسے باشی و روشن سلطان لزل کے ربابہ کہ فوجے از تنجا بان تا بخت لطف شاهرزادہ او اگر نیاید
 متعین سے نماید مردم مرقوم بابا و سکه که کنار در دوسے چشتا میر بود و زنی علی حرات سے افرازند بعد رسیدن این اخبار رستم شاهی
 بنام امرای عظام ایران صادر گردید که صراحت صرف تا خبر اتفاق سیاه و شل خان روانه سازند و سپه سالار و قوچی باغی تا در
 افواج درکن رهبر ندای ملکه که مناسب و اندوخت نماید شاهرزادہ اورنگ زیب بعد ملاحظه جرات و جسارت ایرانیان رستم خان
 و کمینی را بسپه سالار سے سر فرزند و قلیچ خان و جمیع از امرای عظام را با فیضان کو و بنیان و توینانہ شایان بهیچک امرای
 ایران روانه نماید و عمل پادشاه ایران ابو جوب فرمان سیاه و شل خان را با فوجے کران روانه سے نمایند مصلی علی خان
 سپه سالار و قوچی باغی را که باندک فوجے قبل از سیادش خان و جمیع افواج پیشرو روانه شد و دند استکبار سے بخاطر
 گذشت که مخترب لنگر گران میرسد و بنیان ثبات و قرار لشکر خنثا سے منهدم خواهد شد بجز آنکه توقف نمود و خود را با جمیع
 همراه بند و سکه بمسک نظر اثر سے باید رسانید تا این فتح باسم و بجران منتظر گردد و تقسیم عویمت نمود و نظر علی خان طبعی گشته به
 تشوید صنوف سے پر داند امیر الامرا با قوچی باغی در قلب لشکر ایستاد و نظر علی خان را که بچرخے کرے متعین نمود و پیش فرستاد
 میرزا خورشید را به یک او متعین سے کند و سر براق خان بزاگ بچرخے که آذر با بجان را با برے از امر او قوچیان عظام
 بطرف راست و غلامان خامه شریف را با جمیع از امرای بانب چپ مقرر میسرانند اتفاقا در آخر همان روز و زلزله فریقین مرقع
 شد و بین انجا بین آتش و مایه اشتغال سے باید امیر آخر را بشے اتفاق شاهین آقا و قراش بیگ و جانی بیگ
 یوزا بشے غلامان خامه و نجف علی بیگ و لکھنوی خان و سایر جماعه بر سپاه غنیمت لڑا و گشته نقد جلاوت و مردانگی
 را به سکه بظوت مسکو که سے سازند و در اشتا سے گیر و در اسب سرد براق خان بضر ب سبها م خالین ایامی
 در آمد گرد و غم الفان هجوم کرد و دست تور برے آوزند سرد براق خان پا سے ثبات افشرد و با جمیع از بربا دران
 کفایت شمر ایسان کرد و سوار اسپه که در مکمل داشت میگردد و درین اثنا برادرش خان طاش با جمیع از طاشان
 به کمک سرد براق خان سبک مکان گشته بمکملات شواتر و عتد جمیع غنیمت را بهر انگند میساند و با لاکش بر بیان جی شب
 و بکرم طین دست انجبال اندوخته تبارامهای رجوع سے نمایند جماعه چشتا سے عنان تافه بمسک شاهرزادہ اورنگ زیب طبعی
 سے شود بعد و در جماعه مزبور شاهرزادہ اورنگ زیب قبل میل کوفته مراجعت سے نمایند و امرای ایران بعد طلوع صبح بحقیقت
 حال و توقف یافته میانوش خان را با جمیع از دلیران تا بقاب شاهرزادہ اورنگ زیب و عساکر ایشان از دنبال فرستاد و حقیقت
 بدرگاه پادشاه خود محروم و دستند و حسب الامر صلح حضور و عقب نموده و قلاع سرحد و در لکھنوی کام داد و عازم حضور شد و
 شاه عباس بنیارت مشاء مقدس مشرف گشته عازم صفهان گردید و در جلد و سے همین خدمتی که کرد و بشد شاهرزادہ پادشاه و سلطان
 خود را در خور پایہ هر یکے نوادر شفاء نمود و اذان جمله اورنگ زیب را از اصل و اصنافه بمغصب پانزده هزار سے و دوازده هزار سوار
 دو اسپه سه اسپه و سعد الله خان و زیر را از اصل و اصنافه بمغصب هفت هزار سے هفت هزار سوار و اسپه سه اسپه و رستم خان
 از اصل و اصنافه بمغصب پنج هزار سے پنج هزار سوار و اسپه سه اسپه و خطاب فرزند می قلیچ خان را با اصل و اصنافه بمغصب
 چار هزار سوار و اسپه سه اسپه و نظرم صوبه کابل نقض کشتید و بدار لکھنوی لاکھو ر و از انجا بکیر آباد نمخت فرمود چون بود که

عدم آید مرشد شاهزاده مراد بخش پادشاه نواز خان که به اتمام رسید و امور بود و مسامح بود و کن چنانچه باید مشیت می یافت
فرمان طلب شاهزاده اصدار یافت و شایسته خان نظم بر چهار صوبه کن سر فرزند دشتا چتر خان صوبه داری مالو یافت و درین
سال نذر محمد خان نامه مشعر بر شکست سی و هشتاد و پنج و طلب اهل و فرزندان خود و نو و شاه جهان بعلی مردان خان امیر لار و
برادر که صد هزار روپیه مصوب کیے از ملکایان معتد صوبه بنده محمد خان در پنج بفرستد و او سپه خان که ملزم رکاب دولت
شاه جهانی بود و دزد خسرو که پیش از تسخیر پنج پازر دگر جلالی گزیده آمده بود چه برهم اورا طلبید و او هم بر فتن راضی نبود
همین جا ماند و بهرام راستد ذات هندی فرقیته داشت عبدالرحمن و دو سال دو ماه در خدمت پادشاه بود و وقت رخصتی سی هزار
روپیه یافته راهی شد و متعلقان نذر محمد خان از اجزاء نفعان از آن زمان تا قریب سه لاک و پیدار زوز و زوز یافته رخصت شدند
و شاهزاده دارا شکوه که به تربیت عبدالرحمن مامور بود و حسب الامر به چهار مرصع آلات و طلا آلات و نقره آلات و اقمشه
بسیست هزار روپیه نپرد و او یادگار چلاق سفید نذر محمد خان بعینیت خلعت و خنجر مرصع و چتر ار روپیه بر بلند گشته بهرام ای ایها
رخصت انصاف یافت و صد هزار روپیه دیگر به نذر محمد خان مرسل شد و یک قبضه شمشیر مرصع و چتر ار روپیه بسجان قلیخان
فرستاده شد و ملا ملا و الملک میرسان خطاب فاضل خانی یافت و سعد الله خان از کابل و در هشت روز بحضور رسید و شاهزاده
دارا شکوه و اورنگ زیب نیز از کابل رسید و اوراک کوروش نوزاد شاهزاده اورنگ زیب که صاحب هوگی سلطان داشت
صوبه قفقزیه با مقوض و سرکار بهکرم سیستان و دیول و مرصع گردیده و دستوری اینجا یافت و شاهزاده مراد بخش بصوبه
داری کابل مرافراز شد خلیل الله خان میر بخشی شد امیر الامر علی مردان خان از کابل آمده بجای دیگر داری صوبه کشمیر مرافرازی یافت
و حکم شد که عبداللہی بیگ به نیابت فرستاده شود و چند روز در لاهور آسوده بحضور برسد و دارا شکوه و حسن و زن شمسی خلعت
ملکن بجوهر و چهار لاک و سیل نام یافت و سعد الله خان که بنواز شهنشاه متد اتر مارچ منصب مارت گگی طو نموده مرتبه باقی
نمانده بود که بدان رتبه مرتبی کند به پنجاه و دو و دوام که مطابق دوازده ماهه سه لاک روپیه جاصلش باشد و اختصاص یافت
و علی مردان خان بعینیت و افزا اختصاص یافته بصوبه کشمیر که در جایگزین یافته بود رخصت شد:

احوال سال مبیت و چهارم مطابق سنه هزار و شصت و هجری

درین سال سی و یکریزادی محل با تمام رسید و پادشاه با پاس خاطرش بسواری اسب بسی مرقوم رفته و دو گانه محبت ادا فرمود
و بانی مسجد پیشکش از چهار مرصع آلات و مجید خان ملوان در ویم بطور نثار از نذر گذرانید و پنج مبلغ یک لاک پنجاه هزار روپیه
در عرصه دو سال صورت انجام یافت و درین سال نامه نذر محمد خان ضمن شکر عوطف و دستد فاسه مزید عنایت رسید و
ازین طرف صد هزار روپیه نقد و جنس و صد هزار روپیه مصوب خواجہ خاوند محمود و بقیه آنچه بعد از فتح پنج از اموال نذر محمد خان
قبضه سرکار مانده شده بود و دو هزار روپیه نقد به عبدالرحمن ابلاغ یافت چون سنین عمر پادشاه اوستین و تجا و ز
نموده بود با فاسه مفتیان زمان افکار حصایان نموده مبلغ شصت هزار روپیه فدیہ داد و در شش ماه از پالے
ماه مبارک نیا زندان از خوان نوال جاہ و جلال بگو ناگون اطعمه و انواع اشرافه منعم می شدند و مقرر شدند که در هر ماه رمضان
همین قسم معمول باشد و درین سال عبدالرحمن خان که از طرف پدر حکومت ولایت خورس داشت بسجان قلی خان قناتان
را متعین نمود تا او در راه سیر و شکار کمین کرده بگریزند و بحضور سحان قلی رفته محبوس شد و بعلیقان گفت که اگر مراد پادشاه
چند رسانید بطایای سلطانی مرافرازی خواهد یافت جماعت کور و اوراک و در و در اختیار ملازمت نموده چهار هزار روپیه صد سال منصب یافت

احوال سال بیست و پنجم مطابق سنه هزار و شصت و یک هجری

درین سال محی الدین سید سلطان در دم که از اولاد شیخ عبدالقادر جیلانی بود رسید و حاجی احمد سید ازین طرف بسلامت رومین شد و جنیر مرغ و شیر با پر در مرغ که قیمت مجموع یک لک روپیه شد بطریق ارغوان مع نامه که سید الله خان مسوده نموده بود بقیصر ارسال یافت و بمقتضایان بندر سورت حکم رفت که محتاج یک لک روپیه بپای پرید و حواله نمایند تا بمقتضی که منظره و دین نمودار قسمت نمایند و از آغاز جلوس تا این تاریخ متعلق ده لک روپیه سوسه نقد که قیمتش مضاعف و در اینجا سه شد بآن دو بقیه بشمار مرسل شد و سید قیصر بانام پانزده هزار روپیه کامیاب گشته همراه حاجی احمد سید رخصت یافت و از ابتداء و در دو تار و ز رخصت شصت هزار روپیه نقد سوسه جنس عطایا یا در سید چون سید خان بپادشاه فرج که خانه زاده رخصت این و در مان و منصب هفت هزار روپیه مع هفت هزار سوار بود ازین جهان در گذشت موجب ملال خاطر پادشاه گردید لکن اسب خان پسر مهتاب خان از اصل و خاندان پنجم از سوسه پنج هزار سوار منصب و مهتاب خان خطاب یافته بنظم صوبه کابل سر اعتبار بازداشت و دلفت الله خان و عنایت الله خان پسران سید الله خان وزیر شرف ملازمت در یافته نخستین شیخ مراد علی و دو دین سرچ مرغ یافت و شنب و شنبه شانزدهم برج اول بان از اولاد بطریق کابل بمقتضای استرا و تهنه باز رخصت شد و شاهزاده اورنگ زیب را فرمان رفت که از عثمان روانه کند و باز شود و نیز سید الله خان با پنجاه هزار سوار کارزار آزموده مرض شد که از راه کابل و خرمین بقندهار رود و با قنات شاهزاده اورنگ زیب بجا رود قندهار و قنیر کران پرواز و در هزار شتر همراه این لشکر داد از ان جمله پانصد شتر خزانده و پانصد شتر اسلحه بود و قریب بدو هزار شتر لوازم توپخانه مثل سرب و باروت و گلوله با سه آهینه داشت و چهارم جمادی الاول پادشاه بر گلگون سبک خرام سوار گشته روضه بخش و دلقان کابل گردید شاهزاده اورنگ زیب با اصل و اضافت بیست هزار سوار منصب یافت و شاهزاده شجاع حسب الطلب از جنگا رشتافته در خدمت پدر بکابل رسید

احوال سال بیست و ششم موافق سنه هزار و شصت و دو هجری

درین ایام جان یک ملازم شاهزاده شجاع با هزار سوار سرکار داد و هزار سوار ملازم پادشاه به دستور سوسه یافت که مبلغ پانزده لک روپیه بنام مصادرت مساکتینه قندهار برساند و شاهزاده اورنگ زیب بقندهار رسید و دو ماه و شصت روز بمقدور خود بر قنیر قندهار اقامت داشت چون خبر در دوشاهزاده اورنگ زیب بقندهار از عیال و آثار خان بگلجیگه قندهار معلوم شاه عباس پادشاه ایران شد با جمیع عساکر فرمان داده از دار السلطنه اصفهان در باغ میوه نظام عباس آبا و نقل مکان فرمود و اندک فوجی را بر سر منقلبه پیشتر فرستاد شاهزاده اورنگ زیب و فوج متعینه هند را بنابر درود خبر وصول فوج ایران عنقریب رطب و هر اس بقیاس متوسل گشته کوس مراجعت نواخت و چون شاهزاده دارا شکوه قندهار بنظم صوبه کابل نمود و از اصل و اضافت منصب سوسه هزار سوسه بیست هزار سوار و دوا سوسه سپه و پنج که در دام انعام سرفراز سوسه یافت و صوبه عثمان نیز با و نوزاد شد و سلطان سلیمان لشکوه بهین سپهر دارا شکوه را بمنصب بیست هزار سوسه پادشاه سوار و عنایت نبل از حلقه خاصه با ساز نقره و دوا و نبل و علم و نقاره سرفراز گردانیده بصاحب صوبه کابل مامور فرمود و خیمه سنج که مخصوص پادشاه و شاهزادگان بود نیز با و عنایت شد و دارا شکوه حکم شد که بنظم و نسق صوبه کابل جدا السلطنه مبادرت نماید و خود در همین سال از کابل رخصت فرمود بلا جز و از انجا بکبر آباد آمد و شاهزاده اورنگ زیب با انعام ولایت بکلبانه سرفراز نموده و عنایت صوبه عثمان بمصوبه دار سوسه هر چهار صوبه و کن مرض نمود و صوبه دار سوسه احمد آبا و هجرات بشایسته خان قنویض شد و شاهزاده شجاع بمصوبه جنگا که

رفعت انصاف یافت چون پادشاهزاده داراشکوه از کابل بدارالسلطنه رسید بآوردی تمام التماس تقیرند بآوردند تا برین سبب انجام
 موافقین بیان با تمام ملت بیست کس در پیله نقد و جنس موردالطاف شده بقیچر نقد بآوردند و در وجه جوبیت سنگی با صافه بآوردند
 ذات بنصب شش هزار سکه بجزار سواریند بایه شد

احوال سال بیست و هفتم مطابق سنه هزار و شصت و سه هجری

راج سنگه و دارا ناگجت سنگه بنصب بجزار سوار و خطاب را تا سراسر از گردید و شاهزاده داراشکوه بر طبق وعده با اقبال
 بشمار و تو بهایه از در شمار صاعقه کردار و فیضان کوه بیان و آلات و ادوات حرب و ساز و سبب انجام طعن و ضرب همدرین سال
 نقیضه بآورد سیده در مراسم محرم و غیر قلمو جلیج بقتدیم رسانید دولت افغان که دیزینه نوکر پادشاه ایوان و حاکم ایکاسی
 دو کس و جوسا بے بود با فوج هند پیوسته اطاعت داراشکوه و زناقت او و چه هست خود گردانید و داراشکوه را بدین جهت پشت
 امیر ستمکار و اراکه تقیرند بآوردند و در مراسم غلام خاصه شریفه اصداد فرمود که با تقان حجه از عساکر کبر سر کردگی موسی الیه در بهرات تسلط
 افتاده فرمان با هم سخنان بیگ غلام خاصه شریفه اصداد فرمود که با تقان حجه از عساکر کبر سر کردگی موسی الیه در بهرات تسلط
 نموده بود و بنصبه از امر اسیران روانه مقصد شد و رعایا و احشای اطراف را از تفرش سپاه فغان حیات نماید و توفیق
 بگلر بیگ استر بادنیز مامور شد که قبل از طے قلیخان سپه سالار روانه شود و سپه سالار نیز بفرق مامور گشته ارقام مطاع با طراف
 ممالک محروسه با جماع عساکر ارسال یافت و پادشاه از امانند پاران متوجه فیروزه کوه گشته متوجه سلطام گردید چون اوتار خان
 کمر حقیقت بسلوک بے سرانجامی مدعی قلی خان سلطان حاکم بستی و امر و رض بارگاه نموده بود ارام قلی سلطان حاکم
 اسطراخین را در عوض مدعی قلی خان مرقوم بآورد بستی سر فرزند نموده مقرر داشت که او بر جناح استخوان رفته بجا نفلت
 قلعه نوکده و پرواز و داراشکوه با استماع این اخبار خبردار گشته رستم خان و کخی را با فوج انبوه و فیضان کوه شکوه گردانید بستی
 شمه بود و رنگاشت که از طرف و شوارح خبردار بود و باشد و چون سپاه ایران در رسد بمقام مدافعه و آید و اگر توانه قلمو بیست
 رانیز بستی آرد در رستم خان قبل از ورود ارام قلی سلطان محاصره بستی قیام نمود و مدعی قلی خان که در مرات سلوک
 تا بهور خود چهره باز خواست پادشاهی یمن ایقین میرید اهل لشکر چنبا بے گردید و قلعه بستی را بر رستم خان تفویض نمود
 و داراشکوه از وقوع این امر پیش از پیش سرگرم کار خویش گردید و اوتار خان بضا بطه ندویان صداقت نشان پاسه اعطایار
 در دامن و تار کشیده و بستی جزا آتسین بستی بر آرد و در ادبیک توپچی باشی در برق اعزاز و آتشباری و توفیق
 بر جین ابرمطر میکشید و افواج هند چند بار از چند جایورش نموده هر بار خاسر و ناکام بر میگردد و بنهم شوال جزا آتسین و از خود
 بدیده بر بنجه و دشمنان فوج هند بهزار فغان کندن بر شیر خا بے رسید خود را در اندرون افکنده و هر هلاکت چشیدند و بنیه
 مردم ناکام برگردیدند سخنان بیگ با دو سه هزار سوار کبر کردگی او مامور بودند با استخوان رسیده چون مرده در جنگ
 صف نمائست هر روز تا خت اطراف و جواب اردو و شاهزاده کرد و مرده شوارح قطع آمد و شد از وقت هندیان سینه نمود
 و بهر ایش هر که راستی یافتند سر بریده بے بر و در رستم خان بر قلیت فوج سخنان بیگ آگهی یافتند بکثرت لشکر خود میکشید نموده
 متوجه اردو و سخنان بیگ گردید و اوهلا و در مقابله نموده از جای خود متوجه فولاد شد رستم خان یمن قدر کار را را منظم
 شمرد و بگشت و بر کن رآب سیر مندا قامت گردید و زمین اتیانو چتر خان حاکم امیر آباد با دو سه هزار سوار همراه بے خود رسید
 و بر سخنان بیگ ملحق شده روانه مقصد شد و قلیخان سپه سالار نیز از گردید و افواج چون امواج از بے هم میر رسید

در ستم خان باستماع این خبر روزی چند در میان خوف و در جاگذازیده عرض حال بدار اشکوه نموده منوچهر خان از کثرت دشمنان جهانی
برگرفت و دروای شده در نیم فرسنگی اردو سے رستم خان نزول نمود داراشکوه باستماع ناخست هر روز فوج ایران بر ستم خان پیش
اورانز و خود طلبیدند شالیه آتش در قلوبست زود روانه اردو سے شاهزاده شد و فوج ایران به نقاب آورده گردید شاهزاده
داراشکوه چند سیدین رستم خان و دیگر آمدن منوچهر خان و سکه قلعان سپه سالار طفل ریحل فروخته روانه هند و شان کردید و علی قلعان
سپه سالار حبی را بقاقت شاهزاده برگاشت و در بخیر فیل و بر ستم اسباب و اسلحه فوج نقاب بدست آورده مراجعت نمود
و از غنمه داشت شاهزاده و اورنگ زیب خرو و قود سپه سے در خانه ادا از ملین و دختر شاهنواز خان صفو سے و دانه هم شهبان بهین
سال رسید و آن بولود سودو و محو اعظم موسوم گردید و همدین سال عمارت مسجد سے از سنگ رخام بعمرت مبلغ سسک رو پیه
در عرض هفت سال با تمام رسید و همدین سال پادشاه از کبریا بادشا بهمان آباد آمد و داراشکوه از غنمه بار برگشته ملازمت نمود
و همدین سال شاهزاده مرا فیلش بعبود دار سے بگجرات و شالیه خان بعبود دار سے مالو سرفراز شد و در شان نور روز و ذوالفقار آقا
سیفر روم رسید و اعتقاد خان و بعضی امراسے و دیگر بدیده شده سیفر مذکور را بعبود راک و در دند و سیفر مذکور و شانیسے راه از هر صوبه که
در حدود آن میگذاشت حسب الامر بطنی یافته تار و زرد و درونجا هزار رو پیه یافت و محمد ابراہیم اسد خان خطاب یافته تغییر اراوت خان
آخته بیگ شد و اراوت خان نجشگیر سے دوم یافت و محمد اشرف و محمد صفی پسران اسلام خان کیے خطاب اعتماد خان و دوسے
صفی خان سرفراز سے یافتند

احوال سال نیست و ستم مطابق سنه هزار و شصت و چهارم بحیرے

درین سال بطنی بعضی آباد و با حیرت ریاات شاه سے که و چون در عهد جاگیر پادشاه و ستمی کردن پسر ام سسنگه در گاه و ماه
آزمین مقرر شده بود که نام هر که از افغان او برانائے رسد قلمه چیتور را استحکام ند و در غیله عرض رسید که قلمه مزبور در رعایت
رعایت ترسیم یافته دے یا بد جملہ الملک سواد الله خان وزیر باشے هزار سوار حجت هم قلمه مذکور و دانه آن صوب شد و او
در عرض چهارده پانزده روز قلمه را مندم ساخت و چون را با ستم گشت و جمع بدار اشکوه نموده بوسید و از قلعیت خواست
در بدیرائے یافت و ذوالفقار آقا سیفر روم التماس دیدن شاهزاده داراشکوه نموده دستور سے یافت و بد ملاقات لبست هزار
رو پیه از داراشکوه و پنجاه رو پیه از سیلیمان شکوه پسرش گرفته دهم حیرت سے التماس سے هزار رو پیه از پادشاه یافت و چون
لر بدیدن جملہ الملک سواد الله خان وزیر هم رفته بود و تارنج بیستم رجب حسب الامر و نیز پانزده هزار رو پیه توافقی نمود و موسوم
نهبان به ذوالفقار آقا یک اشرفی بوزن چار صد توله و یک رو پیه بهین وزن انعام شد و مصحوب قاسم بیگ که سفارت روم
تین شده بود نام که سواد الله خان مسوده آن نموده و یک قلمه خیر مرصع قیمتی یک لک رو پیه با کمر مرصع بالاس و یا قوت که چهل هزار
رو پیه فن آن بود و یک شمشیر بلورین از عطرا که جهان گیر لک سے و دو هزار تان از نقاشی گجرات و کشمیر که یک لک رو پیه از دشت
قبیله فرستاد و شصت قلمه یا قوت و چهار زمره و سه دانه و در حواله ذوالفقار آقا بهر سه قلمه که در دانه و ذوالفقار آقا
سے هزار رو پیه وقت انصراف یافته و شصت شد از دزد و دوتا و م عود از نقد و جنس و دو لک و پنهان و پنج هزار رو پیه از سرکار پادشاه
غیر یافت و در جشن وزن تر سے بهین سال شاهزاده داراشکوه را بنیایت خلعت خاصه با سوار سے طلبی زر نگار که بر گلپای
ن قرص مرصع بالاس هائے گران نادر کمال تریبائے تبیه بود و ده و گر میان و دو آستین و دانه به لائے بیش با سطر قیمت
ن دو لک و پنجاه هزار رو پیه بود و سربنده از یک قلمه مل و دو دانه و در بد قیمتی یک لک و پنهان هزار رو پیه و سی لک رو پیه

سر بلند گردانیدہ و بجناب شاہ ملکہ اقبال سرازیر فرمود و ہر کسے ملا کہ متصل بہ تخت مرصع سلطنت گذار شدہ بود نہ حکم نشستن داد و حکم شدہ کار را بنہل
شاہزادہ رفتہ رسم مبارک با بدست تقدیم رساندہ و در جشن نوروز را در دیوانہ کہ با تمام غلام و ہنگام خطہ خطہ از طرف خان سامنے بقبلہ آقا سی پادشاہ ایران
ہی بردہ و در صورت گرفتار شدہ مغرول المنصب شدہ بود و درینولایہ اداوت دہد او بوضوح انجامیدہ بحالے منصب سابق دیتول سرکار جو پوز
سرازیر سے یافت شیخ عبد الحمید شاہجہان نامہ نویس رحلت کرد

احوال سال مہمیت و نعم مطابق سنہ ہزار و شصت و بیج ہجری

سید محمد سیدار و ستانی مخاطب میر جملہ رائق و فائق مہمات عبداللہ قطب شاہ والی گاندہ بود و چندین حصن و ملک سیر حاصل از کابل
برای آقا سے خود مسخر نمودہ و خیمہ ملک او گردانیدہ بود و پتر دوات شایستہ و قوچ پے در پے ثروت و کثرت ادا فرود و در ہزار
سوار نوکر داشت در اندازان مزاج قطب شاہ مذکور راز از دفرخت نمودند او بغیر وزرت و ناچار ہی توسل بہ شاہزادہ اورنگ زیب
نمودہ اداہ توسل خود باین آستان ظاہر نمود و بموجب التماس شاہزادہ درین سال بہ از سال خلعت فاخرہ بانثوری شصت و بیج
دعایات و نوید منصب پخیز راز سے پخیز سوار میر جملہ مذکور منصب دو ہزار سے دو ہزار و سوادیکجا این پسرش رسیدہ ہستال گردید و برین
بنام قطب شاہ شصت و بیج عدم مخالفت میر جملہ مستحب تاسف عارف کشیرے اصداریافت

احوال سال سی ام مطابق سنہ ہزار و شصت و شش ہجری

درین سال مہمیت و دوم جمادی الثانیہ سوداگر خان وزیر باریضہ قوچ کر از مرے داشت و تقریبان علاج سے نمود و درین
چہل و ہفت سالگے رحلت ہستے بر بست پادشاہ و شاہزادہ داراشکوہ یک بار بر اسے عیادت اورفتہ لطف اللہ پسر
کلاش را بمنصب ہفتمندے صدور نو ازوش فرمود چون پیش از رسیدن قاضی عارف قطب شاہ محمد امین پسر میر جملہ را مقیم
کردہ اموال اورا متصرف شدہ بود و برینے و یک بنام او تمہید در باب اطلاق محمد امین صدور یافت و باورنگ زیب حکم شد کہ اگر
قطب شاہ انقیاد نکند تا زیب او بر آید و مناشیر مطاعہ بشایستہ خان صوبہ دار مالوہ و دیگر امارے تعیناتے صوبہ بایے و کن رفت
کہ چند مت شاہزادہ اورنگ زیب حاضر شوند شاہزادہ اورنگ زیب سلطان محمد امین پسر خود را بدان صوبہ روانہ نمودہ
مناقب خود نیز برآمد و قطب شاہ متنبہ گشتہ محمد امین را با توابع او فرستاد و محمد امین بلا امت سلطان محمد رسید چون
اموال او انچہ گرفتہ بود باز پس نہاد سلطان محمد عازم حیدر آباد شدہ قطب شاہ از ہراس غلبہ متحصن گردید و محمد ناصر با صندوق
بجواہر مرصع آلات فرستاد و گویند در وقت ملازمت محمد ناصر شوشے از ہر ہانش ظاہر شد بنا برین عقیدہ گردید و ہمسرا مان
سلطان مردم اورا اگر بزانیدہ بحیدر آباد و در آمدند و مال بسیار غارت نمودہ اند و خند و شاہزادہ اورنگ زیب عازم
قلعہ گوگندہ گشتہ از سید آباد کہ ہشت کہ دسے حیدر آباد است کوچ نمودہ یک کہ دسے قلعہ رسید و محمد سلطان را امر کرد کہ با فوج
خود جانب چپ توقف نماید درین ہنگام پنج شش ہزار سوار دو و از دہ ہزار پیادہ دشمن در برابر آید و آتش حرب در گرفت
و بسیار سے از کھنیاں مقتول شدند و قطب شاہ رہائے خود در اداسے بیشکش سنوات سابق و حال دیدہ سخن انتساب
بسیہ خود با سلطان محمد در میان آورد و التماس او پذیرفتہ آمد و ہمدین سال از دواج و قوچ یافت و محمد سلطان بمنصب
ہفت ہزاری دو ہزار سوار سرازیر سے یافت و میر عبداللطیف حاجب اورنگ زیب کہ براسے آوردن میر جملہ رفتہ بود
خبر آمدن او بواحدے گوگندہ رسانید قاضی عارف حسب الاشعار اورنگ زیب فرمان شاہجہان و خلعت مرسلہ یاد رسانید
داوہ اسم تسلیم و کور نش بجاء آوردہ در ساعت مہین بعد ادراک کور نش اورنگ زیب ح پسر خود ببتہ بوسے پادشاہ

را ای گشت و همدران جا فرمان موقوف عنوان متعین خطاب منظم خان مع خلعت خاصه و جمعه هر صبح با بچو گلشماره و ظلم و تقاره با و
رسید و از رنگ زیب چون لعل و غیره در بی با رنگ آباد رسید اناصل و اضافت منصب بیست هزار بی پانزده هزار سوار و دو اسپه ساسپه
پنجم مرتبه شد و شایسته خان با اضافت هزار سوار از منصب شش هزار شش هزار سوار و دو اسپه و خطاب خان بخانی رفعتی شد و
منظم خان بر گاه رسید و بنایت خلعت خاصه و دشیر مرغ و اناصل و اضافت منصب شش هزار شش هزار سوار و وزارت اغظم و
مرحمت تلمیدان مرغ و دو دلیت اسپه و یک نیل با ماه و درج کاکر و سپه نقد مباحی گردید و حواله الکک منظم خان جواهر شیشه که از ان جملات
بود و وزن نه تانک که دو صد و شانزده سیر خ باشد و قیمت آن دو لک و شانزده هزار روپیه شد و شخصیت فیل نر و چهار ماده با ساز طار و شانزده پان
نقره بطریق چکش گذرانید و قیمت مجموع ساجوهر پانزده لک روپیه شد و در شش وزن شش این سال شاه بنده اقبال دار انگکو و راج کرد و
عام بطریق انعام مرحمت شد و مجمع خزان و از سابق و لاحق با طلب منصب شصت که در دام که موافق و دوازده ماه یک که در و پنجاه لک نیم
باشد حاصلش می شد و در انگکو چکش یک لک و پنجاه هزار روپیه از نظر گذرانید انا بنده شش بود و قیمت شصت و دشت هزار که
پایا و سه تکیه آن از رنگ بشیر مرغ بالاس و با قوت و زور و دو درین سال سجد جات شاه جهان آباد که در سنده بیست و
چهارم جلوس اساس یافته صورت اتمام یافت و اتمام این عمارت قریب پنجاه و بیست هزار و درین سال خلیف الملک
بودت سه سال در پنج ماه و سنان خان ساسه بود و پس از انتقال او ازین عالم روح الله دارد و عمارت حکم شد که قیمتی او هر دواز
ده و پنجاه در عرض شش سال اتمام یافت و تاریخ اتمام آن مصرع مسجد شاه جهان قیام حاجات آمد که اگر چه تفاوت یک سال دارد
نظر محکومت تاریخ پسند پادشاه آمد و پنج و لک روپیه در طیاره آن صرف گشت هر سگنج بالا سس آن از رنگ سر و رنگ و سی
و صحن آغا نیز از مرده صورت بیست لک و عراب از رنگ موس است و در شش صحن مسجد از رنگ سرخ و طول عمارت ذات مسجد و صحن
و در من سس و دو در و در وسط صحن حوض است پانزده در و دوازده در و ساسه حوض از رنگ سر و موس تیار شده
سیر محمد امین پسر منظم خان که از اکثر بارش در پانزده مانده بود و سده سلطنت رسید و بنایت خلعت و خطاب خاصه سر برافراشت
از عرصه داشت و از رنگ زیب بوضوح پیوست که عادل شاه واسه بیجا پور بیست و ششم موم و دشت غلایان نش بچول انشی
را که بنا بر عزم پسر زنده بر داشت بود بیجای او نشاندند اند حکم شد که شاهزاده با شکر متعین و کن بدان صوب شاد و آغا با را شیر نماید
و پنجاه بنان شایسته خان حکم شد که سرعت خود را بدلت آباد رسانده تا مساوت از رنگ زیب در آغا باشد و منظم خان و شاهزاده آغا
که حاجات خان و پنجاه بنان خان و دیگر جنود و غیره از سس آمد و که مجموع بیست هزار سوار باشد از حضور دستور یافت که بمرکاب شاهزاده
در تفریح بیجا پور ساسه موفوره نمایند و محمد امین خان پسر منظم خان بحسب تشییت معاملات و دیوانه به بنایت پدر مقرر شد و با قوت
هزاره سس ذات منصب اوسه هزاره سس هزار سوار شد چهارم رجب الاول بسبب شیوع طاعون در شاه جهان آباد و شکار گاه کمیته
بر کنار دریا که گنگا توبه بنو و چون و بار و یک سنا و بیست و پنجم ماه مذکور بشیر قوم برگشت و رستم خان بهادر فرزند جنگ از تنبیه خان
بطلب موب که کابل مامور شد و باضافه هزار سوار شش هزار شش هزار سوار و دو اسپه ساسپه سر برافراشت و امیر الامرا علی مردان خان
حسب الطلب از کشیده آمد ملازمت نمودند

احوال سال سی و یکم مطابق سنه هزار و شصت و هفت هجری

درین سال شصت رایات مالیات بموجب فیض آباد که عمارت و ممره سس آغا با اتمام حسین بیگ خان و غنیف خان

بعزت بختیج لک روپہ انعام یافتہ بود و در یاد و سید مظفر پسر سید شجاعت خان بارہم ہجرت آئنا کہ اول ہر چند از سرے گذشت
 بود و از چندی بسوی خلیل الدخان تغییر ملک محمد گشتہ بود و ہمین و بختاب بہمت خان مخاطب گردید و فرستاد از وطنہ قرب
 عساکر ششہے رسیدہ و بار سال پیشکش و عرائض نیاز حفظ عرض و ناموس خود نمود و راجہ بجو باسلام عتیقہ سلطنت مباہی گشت
 و پادشاہ تیکہ و دران نہ چنگاہ مسند آراسے کار خانے بودہ سوچ رجب بشاہان آباد برگشت و میت دوم داخل شہر مرقوم شد
 و یک راس اسب عربی کہ شاہزادہ اورنگ زیب بہم پیشکش فرستادہ بود و از نظر گذشت و دہ ہزار روپیہ قیمت آن شد و ہم روز
 بر عرض رسید کہ طے مردان خان امیر الامرا چون ہوا سے کشمیر سازگار بود و بنا بر عرض مرض اسہال و خست آئنا کہ رفتہ بہرنت
 در منزل باہی دادہ و ہر گاہے شکایتی کردید و فاش اورا بلاہور بردہ و رجب مرقہ والدہ او مدفون کرد و نہ چون مددہ دولت و دوست
 خلص بود پادشاہ خلی ثالث نمود و دایراہم خان مہین پیر اورا بارہنے ازرقاعے اور حضور از لاہور طلبیدہ باضافہ منصب
 چار ہزار سے ہزار سوار کرد و دیگر برادران و رقاعے اورا در خور ہر یکے باعطای مناسب شاد کام ساخت و ضبط تر کشت
 کہ از نقد و ہنس یک کہ در روپیہ شدہ بود نصف آن را بدو شہ بخشییدہ نصف دیگر را حکم ضبط داد و لشکر خان از اصل باضافہ منصب
 دو ہزار پانصد سے دو ہزار سوار رسیدہ بنظم ہو پیکر کشمیر سرخراز سے یافت و ہمدین ایام کشایش قلعہ بیدر و عتیقہ جشیان و تخیس
 قلعہ کلیان رو سے واد شترش آئنا کہ چون شاہزادہ اورنگ زیب پتخیر ملک بیجا پور چنانچہ مذکور شدہ مامور شدہ بود باہر حاکم مظہم خان
 و جمیع افواج تینا سے متوجہ آن دیار گردیدہ ہمیت و حاکم رجب الشانے نزدیک قلعہ بیدر نزد دل نمودہ و جاہرہ اشش پر داخت
 و ہمیت دسوم ہمارے الشانہ بر جے کہ خان سے مورچل مظہم خان بود از حدات توپ فروریخت و حاکم ششی کہ فلام خاصہ داخل شہان
 و مقتد علیہ آئنا و از مدت سے و بہشت سال ہجرت قلعہ مذکورہ پیر داخت و قریب ہزار سوار و چار ہزار پیادہ قلعے ہمسارہ
 او بود و کست برج مذکور را متیقن شمرہ عقب برج حرسے کندہ بیار و دست و بان و حقدہ آتشین پر کردہ بود کہ ہر گاہ مخالفان یورش
 نمایند در آئنا آتش دادہ باعث ہلاک جان عار جان برج گردد چون بر برج رختیہ را سہے بر آبدن اہل یورش پیکر
 در مردم شاہزادہ اورنگ زیب و مظہم خان بران برج بر آمدند و مر جان باہشت پسر خود و اکثر جمیت نزدیک برج مذکور آمدہ
 مستعد ماندہ ایستاد و قضا را از بانے کہ لطیف مخالفان سے انداخت شرار سے دران ذخیرہ باروت و بان و حقدہ افتاد
 و آتش ہمارا در گرفت و گرد سے از رقاعے او آتش حسو و سوختند و از خود ہم باد و پسہ سوختہ مشرق بہ ہلاکت شد
 و اورا بدرون ارک بردند و مردم بران بیج و از جا سہے دیگر راہ جستہ درون حصار در آمدند و در ہا سے ارک نیز بہشت
 آمد و درین وقت شاہزادہ خود ہم شاد و یانہ فتح خواستہ در رسیدہ قلعہ داران زمینار خواستہ امان یافتند و قلعہ مفتوح شد شاہزادہ
 مہاتجان راجہ برنے از انہی گان دیگر در قلعہ گذارستہ خود ہمبکر برگشت و صبح آن مرجان گذشت روز دیگر شاہزادہ
 درون حصار رفتہ در سبکہ پیش ازین پنجہ سال سلاطین ہمینہ آراستہ بودند و خطبہ بنام صاحبقران ثمانے شاہجہان پادشاہ
 بلند آوازہ گردانیدہ و نقد و ہنس بسیار ضبطہ در آویختن قلعہ از قلعہ مشہورہ دکن و سید شہر سیت و در نہایت وسعت و نعمت
 و سحر صوبہ ملکہ سے سابقا حاکم نشین رایان دکن بود و ہمارہ راجہ کہ ہلک و مر ششہ و قلعہ اطاعت رای بیدر سے نمود و دکن
 مشہورہ راجہ نل کشنخ فیض قلعہ و منظوم نمودہ و در بہیم حسین مرزا بیدر راست تخت سلطان محمد پد لفق بران چیرگ
 یافت پس از ان سلاطین ہمینہ منتقل شد پسر از ان بقوت حکام بیجا پور در آمد تا آن کہ درین عمد بدست باہرہ افتاد
 حالیا ظاہر در دست اولیا سے دولت بر بہتان کوکن اولاد بالابے را و است کہ با تا مناجے مشہور بود چون تخیر قلعہ

کلیان و کبر و تخریب و کشایش ملک بجا آورد و جہت شاہزادہ بود و دیا بجے برادر خانو سبجے و سیدو ابو سلا سے شہر و دیگ
 آہستہ پڑ دہان تو سنے انوہو پر گنہا سے راستن و چارگو تڑ و دیگر کالات نواسے احمد نگر را تا ختہ بودند بنا برین یہ بتینہ
 آہنا غیر سے خان را با سہ ہزار سوار با نسو قین نمود و سلطان محمد معظم و افتخار خان را در قلعہ بیدرگز آشتہ سمیت و سوم جب
 خود بطرف قلعہ کلیان را سبے گشت و سمیت و نہم در آنجا سیدہ بکامرہ قلعہ مذکورہ پر داخت و بد جنگ و جدال و حرب
 و قتال کہ ہم روز میدان با مدد گاران ابا سے آن قلعہ رو سے سوار و رسیدن آؤدہ و جس غلات متعسر یک متذر گشتہ بود
 وہم جد و جدہ بسیار در استغاثہ قلعہ کہ دلاور پیشے از طرف عادل شاہ با دو ہزار و پانصد بندہ و تپے و توپ و تفنگ سالان جنگ
 خود را ہی بکراست ہی پر داخت بقدم رسید و آخر پیشے مذکور بجے گشتہ انان خواست و شمس او پڑیرا کے یا ختہ فروذ قیدہ و ادراک
 کورنش نمود و شخصت یافتہ یہ بجا آورد زنت این قلعہ در زخامت و ممانت از قتل و اسے بمراتب از و ن است چون از عرض شاہزادہ
 اورنگ زیب متفق نہ براین فتح با فتوحات دیگر با پادشاہ رسید تمام ولایت بیدر با مضامات آن و قلعہ رام گڑہ با و رنگ زیب بطرف
 انعام مرحمت فرمود و خواہ اواز سابق و لاحق و داند کہ دوام شد و غنایات و دیگر نیز ملل آمد و بیدر بغیر آ باد و سوم گردید و معظم خان
 و شاہ نواز خان و مہابت خان و نجابت خان و دیگر امرائے قیسے کہ درین بلیاق قصد جانفشانی و تر و دات شایستہ
 شدہ بودند نیز با مضامان منصب و عطائے خلائع فاخوہ سر از گردید چون عادل شاہ و دیگر سرکشان یہ یقین داشتہ کہ مغرب
 برام ناکا سے افتہ و چارہ غیر از اطاعت نیست اما ہم بچتر خان را کہ از ممتوان آن دولت بود بدجہت شاہزادہ اورنگ زیب
 فرستادہ امان بلیدند و مقرر شد کہ یک کرد و پنجاہ لک روپیہ از نقد و جواہر و اخیال بطریق پیشکش و اصل سازند و قلعہ پنجاہ
 با لواحق و قلعہ لک کوکن و کالات دیگر متعمر گماشتہ گان پاوشا سے و اگر اندر نہ چون ابن امیر اورنگ زیب بقصد و ہمت
 پاوشاہ و عزیز و زبانی گے آہنا بخشودہ بن جملہ پیشکش بجا لک روپیہ معاف فرمود و شاہزادہ فرمان نوشت کہ تاسے نظاما را
 را سے وصول پیشکش فرستادہ خود با عساکر فیروز سے مادیات نماید و معظم خان از مضبوط طلب و طبی بنوہ بعد مراجعت تاسے
 نظام پیشکش روانہ قلعہ سلطنت گرد و ہمت زدے چو پاوشاہ را عارضہ جس اہول ظاہر شد چون کما تحقیق نمودند کہ از مواد
 برا سیر است رزق اللہ سپرد و مقرر خان قصد نمود و تحقیقے نقشہ با اتفاق آرا از او چہ پانیدہ و دیگر خون گرفتند ازین ہم مدت
 جس و حقت رو سبے نہ مناد ناگویر بہ تبریات و دیگر پر داختند و تاسش روز نصف مزاج دراز و یاد بود آخر بخودینہ
 قرب خان شیر خشت نے انجملہ مانع آمد مبلغ ہفت لک و پنجاہ ہزار روپیہ زکوۃ شاہجہان آباد معاف نمودہ و سہ مان
 رفت کہ در تمام ممالک محروسہ زکوۃ معاف باشد مبلغ پنجاہ ہزار روپیہ با یک زنجیر نیل و یک اسب عراستے باہل استحقاق
 تقدیر دادہ شد و زندانیان را سے یا ختہ و پاوشاہزادہ دارا شکوہ و آہنا نہ وہ ہزار سے وہ ہزار سوار و اسب سہ اسب
 بنصب پنجاہ ہزار سے سے ہزار سوار و اسب سہ اسب و انعام یک کرد و دام کہ از سابق و لاحق سمیت و یک کرد و دام
 باشد نواز شمس یافت و از عرصہ داشت اورنگ زیب خبر تولد شاہزادہ محمد اکبر و از دہم زدے جب مرومن شد و در این
 ایام معظم خان را بسبب توسل او با و رنگ زیب بترک و دارا شکوہ از وزارت عزل نمودہ خان مذکور و مہابت خان و دیگر
 امرارا طلب حضور نمود و محمد امین خان از شہنشاہت چہ ممنوع و را سبے رایان تاقین و زہر سیدہ انعام امور و عوانے مامور شد
 چون پاوشاہ غلوب عرف و شاہزادہ دارا شکوہ کہ ولید بود دار علیہ سلطنت گشت و از برادران اندیشہ مند بود اکبر آباد
 در اصل ممالک محروسہ فیصدہ چہ در تحریک با بدن بلدہ مذکورہ نمود و پاوشاہ پیاسن اخراط محنت کہ بااد داشت در آنچہ

موجب تقویت امید داشت با التماس او با بدون التماس میل سے آورد و باین حسب التماس او ہشتم محرم ہزار سے کشتہ
موجب اکبر آید شد و دلاشند خان کو استخاسے میر بخشے گئے نمود و دلاشند خان پسر میر جلد مظفر خان بجائے او تقرر
شد و ہشتم صفر ہزارت لکھات ساسے رسید و ہر روز در آنجا مقام شد و بیمار سے درین منزل رو با محط آدودہ بعد از دو روز
و کسر سے بے مدد و طبیعت اجابت نمود و وزیر و از رحمت رو با فرازش داشت چون قرار یافت بود کہ تاغورہ مع التماس
کر ساعت داخل شدن قلعہ اکبر آباد دست در منزل داراشکوہ آقاقت فرمایند و ہم در آن مکان تشرف یافت آوردہ بہ حبس
تقریب خان وہ ہزار روپیہ از جواهر و طلا و نقرہ عنایت شد و آفرین ماہ از نو شستہ و قانع دکن بوضع رسید کہ شاہزادہ اورنگ زیب
پسر انجم مہم آن طرف نما نمود و اورنگ زیب آباد رسید و دل ریس بانو بیلم دختر شاہنواز خان کو شاہزادہ منسوب بود و ملت
کہ دو عنایت خان و دیگر امر اسے متین دکن محصور رسیدہ مورد عنایت گردیدند و شاہزادہ داراشکوہ در جلد و سے خدا یکر
در ایام مرض تقدیم رسانیدہ بود و بیایست جواهر آلات نیز دلاشند لک و نو ہزار روپیہ و از اصل و اضافہ بمصیبت شصت ہزار سے
سے ہزار ہزار و دوا سپردہ اسے از سابق دلائق با تمام نیست و نہ کہ در دام کہ مجموع طلب موافق و دوازہ ہزار و دوا سپردہ و در وقت
لک و پنجاہ ہزار روپیہ سے شود و سوائے آن یک کہ در روپیہ نقد و صد راس اسب مورد رحمت گردید و تقویٰ علیٰ صوبہ ہزار
ضمیمہ دیگر از اہم شد و جعفر خان بخودت و وزارت اعظم ہزار از سے یافت و پانزدہم جمادی الاول سے الار سے ماسیت خان محبوبہ دار
کابل ہزار از سے یافتہ رخصت شد و بر من رسید کہ دوازہم ربیع الاول لافدا حکیم سیا گوئے رگر اسے راہ آخرت گشت
چون بر من رسید کہ ہر چند و کین شاہزادہ شجاع نیز رحمت جراح دلاشند گشت او مومل بر سازش با مین ہزار خود نمود و نو شستہ
اور دایقے بنے خدا و از بنگالہ بانشوگرے گران بقصد اکبر آباد روانہ شدہ است سلطان سلیمان شکوہ را باراجہ جیسنگ و ہمار در خان
و دیگر لشکر کہ مجموع نیست ہزار ہزار سے شد و بر من شورش آن طرف متین نمود و ہنگام رخصت سلطان را با ضافہ سہ ہزاری
دوا سپردہ جیسنگ را با ضافہ ہزار سے ذات ہزار ہزار و دوا سپردہ ساسے بمصیبت شش ہزار سے ہزار ہزار و یک لک روپیہ نوازش
فرمود و رخصت نمود و حکم شد کہ اگر شجاع از قیامت ناپسے و ہم تدبیر بجائے خود برنگرد و جنگ او بر داختم تا دین بناید و ہمار
جسبت سنگ را بخور را بغزوئے ہزار سے ذات ہفت ہزار سے ہفت ہزار ہزار و دوا سپردہ یک لک روپیہ و دیگر عطایا و اختہ
لجبویہ دار سے ماوہ دین ظاہر و باطن بنا بر مانت اورنگ زیب ماور نمودہ و گرانزد مضیداران را پیرنگے ازمین نمود و رسید تا سہ
ملازم داراشکوہ از طرف ادبگر است قلعہ الہ آباد و صوبہ داری انجام فیض شد و غزوہ ربیع الثانی سے بادشاہ بدو تھانہ خود در قلعہ اکبر آباد
نزد دل نمود و چون بر من رسید کہ شاہزادہ مراد بخش باستماع ہمارے مزاج دلاشند و خطبہ بنام خود خواندہ و رسید علی نقی دیوان پادشاہ
لکوات براکہ باصلاح مضامید او امور بود و بدون تحقیق جرم و جاستے دست خود ناحق گشتہ دست قدسے ہزار آباد شاہ سے و جزائ
حکیم حاجب دیوال رعایا و تجار را مجاہد کردہ تا ہم خان یہ نقش را بصوبہ دار سے احمد آباد از تعمیر سے اور رخصت نمود و باقی احوال
این سال و ایام حیات شاہ جہان بادشاہ الشاہ اللہ تعالیٰ در مین ذکر و قانع شاہزادہ اورنگ زیب عالمگیر بہمت

محبوبہ خواہد یافت

تفصیل اولاد شاہ جہان پادشاہ

ہزار و سوسہ و ہفت و تریک اختر از ملین نواب ممتاز محل سے مین اولاد اصفت خان و امیناز آغا و شاہزادہ سنگے و انجام سلطنت

پدر زنده بود و نه

اول شاهزاده دارا شکوه و لادش در سنه هزار و بیست و چهار فرزندانش از بطن حبیب سلطان پرور و سلیمان شکوه پسر شکوه جانی بیکم خرم
دوسه غیر معلوم

دویم شاهزاده شجاع تولدش در سنه هزار و بیست و پنج فرزندانش زین الدین بنده اختر زین العابدین دل پسند بانو بیکم گلرخ بانو بیکم خرمند
بانو بیکم غیر انسان بیکم از امهات متعدد

سوم شاهزاده اورنگ نریب شب یک شب بنده پانزدهم ذی قعدة سنه یک هزار و بیست و هفت از تاج و لادش کله آفتاب خالصا بنجر سید
واسا می اولادش در آغا حمال او انتشار الله تعالی شیت شود

چهارم مراد بخش و لادش در سنه یک هزار و سی و سه فرزندانش از بخش دوست دار بانو بیکم آسایش بانو بیکم هزار بانو بیکم

بنات شاهجهان اول نواب علیة العالیه جان آرا بیکم مشهور بیکم صاحب تولدش در ماه صفر سنه هزار و بیست و دو نهایت عزیز پدر بود
و از جمیع فرزندان عزیز و گرام و شصت و یک و بیست و سه سالانه بر اسع معارفش مقرر بود و نهایت جود و احسان با مردم می نمود

نواب روشن آرا بیکم و لادش در سنه هزار و بیست و شش

نواب گوهر آرا بیکم و لادش در سنه یک هزار و چهل

نواب پرینر بانو بیکم از بطن قندهار می جمیع میرزا مظفر حسین صفوے بحسب سن از جمیع فرزندان کلاش و لادش در سنه هزار و بیست

و از محل نوکر دختر شاه و از خان خلعت خان خانان بود فرزند می مانند

ذکر برخی از عجایب زمان شاهجهان و عالمگیر

ملا خواجہ مریدان میر شد ملا شاه بدخشی بود مولدش مبار و نشو و نما در لاهور یافته نهایت دارست بسیر و در کمال بے تعلیبه بے
تعلیبه سے زیست خواجہ بختا و رخا عالم گیر کے مولف تاریخ مرآة العالم کہ از خواجہ سہ ایان مشہور پادشاه ہے و از مجملہ مقرران
دولت بود در کتاب خود سے نگار کہ خواجہ در بار خان نافر کہ در عدد شاهجهان و عالم گیر منصب نظارت داشت با من نقل کر کہ
شاهجهان نوبت در لاهور بمنزل در آشکوہ رفت در آنجا باین بندہ در گاہ فرمود کہ ہنگام مساوت ملا را در آواز دہ اش دیدہ بدو تھانہ
خواجہ ہم رفت تو چہ تر رفتہ خبر سے گیر من بمنزل ملا کہ حجرہ شکستہ پیش بنود رسیدہ شہیدم کہ او ہمین زمان میر دن رفتہ و سے
چند توقف نمودم کہ سوار سے پادشاہ نمایان شد پیش رفتہ ماجرا بر حق رسانیدم فرمود انجا باش ہر گاہ ملا بیاید سلام گفتہ
این معمر بر خوان مصرع طاعت صمان ناشت خانہ بہمان گذاشت چون ملا آمدہ مصرع شنید در جواب گفت کہ حضرت
غریب نواز سے فرمود نہ لیکن من عمداً خود را کنار کشیدم تا حضرت تصدیع نگشند و از دست مردم موسے ریش من بیلاست
ماند فرما جواب این پیام خواہم داد روز دیگر ملا تھما پیا دہ رفتہ زیر ہفت کہ در ان اوقات در صحن دیوان عام نصب کردہ بود
ایستادہ شہنشاہ ملا را شاخہ بزم پادشاہ رسانیدم پادشاہ خوش وقت شدہ ز و از ایوان بار عام برخاست در خلوت
رفتہ با ملا صحبت مستوفی داشت و نیز سے نگار کہ سواد اللہ خان در آوان افلاس و پریشانی و کسب علوم بخدمت ملا آمد
رفت داشت روز سے ملا بر زبان را ند کہ وزیر پادشاہ ہند را بلبلیدہ حاضران تحیر گشتہ خاندانہ کہ کہ اسے خواندہ گفت
ملا سواد اللہ را سے گویم کہ آخر وزیر شاہ جهان شد و نیز سے نوید کہ از نشأت مسعود شدہ کہ روز سے مجاہد درویشان و دیگر

حقیقت کیسان نشسته بود و ذکر سلسله وحدت وجود در میان آمد هر کس بقدر لیاقت راسته ادخود سنجیده گشت ملاخواجہ درین
 نشسته سکوت داشت ناگهان برخاسته در میان آتش که در اینجا فروخته بود نشست و اندک زمانه توقف گزید بعد از آن
 بیرون آمد و گفت جوابش همین است مردمان چون نقص نمودند هرگز پارچه آتش هم از آتش متاثر نشدہ بود و در او کمال عبوس
 عالم گیر سبب نذر و شفقت و رحمت مطابق سال اول مجلس ملا سے مرقوم روزی بمیر بلخ فیض بخش ملا پور رفتہ بود و در آنجا دوسر مرتبہ
 گفت مرا می طلبند و در آن زمان داعی حق را لیک اجازت گفتم متصل مقصد پیر خود مد فون گردید پند پند
 ملاشاہ بدخشنیز از مردان میان شاه میر و محاسب ارادت گوید برادر ملاخواجہ است چه هر دو مرتبہ یک مرتبہ در بایستی ایشان کیستہ
 دارد و این عزیزم مرجع مردم و میگویند پیر و در شد و در آن شکوہ بود بہر صورت چون رہا سے خائے از اثر سے نیست درین کتاب
 ثبت افتاد رہا سے اے بند پیرے نقل بردل ہشتاد و سے و دوشہ چشم پاسے در گل ہشتاد و پے عزم سفر مشرق و در دہریہ
 لے را و دشت بنزل ہشتاد و حکایت قاضی ابراہیم تحقیق کہ از افاضل عمده خود بود و بخت در خان نقل سے کند کہ روز سے
 قاضی با من حکایت کرد کہ بنزل میر کشج کہ از او عمر و در ہد مالگیر صدارت کل داشت و در دہم مجلس از علما سے
 اعلام را بود ناگاہ شغفے باس حقیر خفیف و در بر و عمامہ ابر بر سر و در دہم کشج در اکرام و احترام او و افراد نمود و او با حق
 نشسته شخص شد وقت رخصت نیز کمال قواش و داعش فرمود حشاش بہانہ میر کہ در بارہ احترام او زیادہ از مرتبہ او دیدند
 و استفسار و احتشاش نمودہ باخ ششیدند کہ این عزیز در غرائب علوم عظیم دستے دارد و جہانیا مسخر آدمین این سخن شنیدہ
 از در بر خاستم و در پے او شافتہ در راہ و او بر خوردم و نیاز مند بہا بایسد مشاہدہ امر سے از عجائب بسیار نمودم منزل
 خود نشان دادہ و گفت کہ اگر بقدر خاندہ قدم رنجہ فرمایید صحبت بفرما خیال داشتہ آید رخصت گشتہ بود سہ چار روز بماند اش رفتم
 خبر فقیر شنیدہ از بالا خانہ کہ خلوتش بود فردا آمد و بگر سے در یافت و گفت کہ کار سے ضرور دارم بر بالا خانہ بنشینید تا من
 بخدمت برسیم فقیر بہر چند زنیہ کہ برآمد و کہ جیسے از ار باب عثمانم نشسته و صحبت مذاکرہ در پوستہ بقولیم من برخاستہ و استقبال
 کردہ با کرام تمام در صدر مجلس نشاندند از انجماہ و سر کس کتابہ در دست داشتند یکے از انہا کتاب مطول برکشود اتفاق
 در آن و دوسر روز طالب ملے کہ پیش فقیر در س مطول سے گرفت با ملا سعد الدین بحث و اعتراض قوسے میکرد و شخص مذکور
 بہان مقام برآمدہ مذکور بہان اعتراض نمود و بگر سے از انہا مجیب او شدہ سخن بطول کشید فقیر نیز مناسب مقام سخنان
 گفت و از ہر طرف خنما سے دقیق و نکات بلند و تحقیقات ارجند از انجماہ شروع شد و قریب یکپاس است و مجلس رسید و درین
 ضمن صاحبانہ پیداشد و این جماعہ بقولیم او برخاستہ فقیر از نیاز مند سے در استقبال بر ہمہ پیشے گرفت عذر خواہے آقا
 کردہ گفت خیلے تصدیج کشیدہ رنج انتظار دیدید گفتم فیض صحبت این بزرگان خطہ عظیم بر گرفتہ گفت کہ ام بزرگان فقیر کہر گشتہ
 خواست با و بنیاد سے را تہ و با ہم چنان استیلا یافت کہ بلرزہ افتادم خندیدہ فقیر را در آغوش طاقت کشید و اندک آہے
 طلبیدہ و بران نفس خود میدرد بر سر در سے فقیر پاشیدہ از دساوس نجات بخشید حکایت ہم تاسے مذکور
 حکایت با بختاد خان نمود کہ در آن زمان کہ فقیر بقولیم سلطان سلیمان شکوہ نمیر و شاہ جہان امور بودم روز سے شیخ ناظر کہ
 اعجب بہ زمان بود بکتاب آمد فقیر سلطان اشارہ کرد کہ از شیخ چیز سے بطلبید سلطان بہ نیاز مند سے التماس بزرگ نمود شیخ
 تیسے کردہ دست در زیر فرش برد و سنگ ریزہ و خشتہ و چند عدوہ برداشتہ بہر دو دست خود گرفتہ دوسر مرتبہ گردانید چون دست
 بکشد و بے دامنہ عقیق خوشترنگ و چند سے ملل گران بہا و بر سہر جان و سلف سے لالے غلطان شدہ بود و دہم و غریب تر

آئندہ اندازہ برسرِ سریش خود و ستم سلطان داد و ایواب میرٹ بر روی تماشایان کث و حکایت ستم جنم جلوس شہجہان
 کو بادشاہ از دولت آباد مازم اگر آباد بود و ستم خان عمر تارخ اقبال نامہ جانیگیر کے کہ درین عہد خدمت بخشے گئے داشت
 نہ سالہ و ستم سے زیب منظر با پس سے غریب شکل از نظر پادشاہ گونا سید و بر من رسانید کہ این زن انجوبہ ایست در نیم
 سالگی پستان برآورد و در ہفت سالگی بے اکثر مرد سے باو ستم بہت کند عالمگیر دید و در ہفت سالگی این پسر زاید عاقل
 ستون در پاس میرٹ گشتہ بر قدرت آگے و آفرینش بدائع از افراد اعزازت بہ تجوید نمود و حکایت در ستم دم
 جلوس شہجہان بر من پادشاہ رسید کہ در موضع المایون علمہ گنگا لیا در کیے از مزاج شخصے طویل القامت کشتہ افتادہ
 و سرش بریدہ بردہ اند پادشاہ ستم سے را فرستادہ ملاحظہ نمود و برگشت و التماس نمود کہ طول قامت ستم و نیم درع پادشاہ
 و بر من یک نیم درعست و در روز کشتہ افتادہ و سرش پیرایست و در زینے کہ آن لاش افتادہ قریب یک بیگہ زمین نوی
 بست و بزد شدہ کہ گویا و فیل با ہم جگیدہ اند حکایت سے پریشان حال کنیز امیال در کیے از مواضع پانی پت
 توین توکل و از نوادہ افتادہ و از نوادہ درود و تحصیل معاش بر روی خود بست و گنج فراغت بہ گنج فراغت و با عیال اطفال
 در نہایت عسرت بگذرانیدہ اتفاقاً در عشر اول محرم مسرت باو گرفت و تا چار روز از ضیض ماکول یکام آن والا مقام و صغار
 اولاد و اتباع چیز سے زسیہ روز ما شورا آن ثابت قدم با ہم جہنم کو خود با حاسے کہ دل از آتش جوع کباب و غذائے
 صبر و طاقت از بے برگے خراب داشت غول و بلاقامت کلام آگے شغول بود و خورش از فرو بے سمے پیش پدرا آمدہ از آگے
 نایب چون نور نظر خود چیدہ و دہلوی سے او غلیظہ یک ناگاہ دید کہ از گوشہ چادر بد بخار سے بد فاستہ بر سے طعام شہام جان پیرسانہ
 یہ رہا مگاہ کردہ حال پرسید یہ بود و قوت چون و دیگر گیسٹ چار طبق پلاؤ گم دید کہ از مطبخ کرم آگے باو رسانیدہ اند شہنشاہ سے
 حضرت زوالا حسن والا نام بجا آوردہ ہر کیے را بخشے رسانیدہ و خود نیز خط خوشین برگرفت از ان روز پنج و نیم آثار بر پنج سفید
 پنج استار گداز عالم بالا و خانہ او سے باریدہ و اوقات یہ بفرغبال سے گذشت ہمزاد الملک جعفر خان وزیر بر این ماجرا
 و قوت یافتہ بعض اورنگ زیب عالمگیر پادشاہ رسانید کہ شہر کمر اسحق چیلہ کو ستم علیہ و بار یاب و دولت حضور است و انجا
 رفتہ برادر امین انچہ شاہہ نمایہ بعض رسانید چیلہ مذکور بکار ماسور شہنائتہ و بچہ خود دیدہ آمدہ مرو من داشت عالمگیر بعد استماع
 بالنامہ سبطہ و قین یوسہ بحال سید فانیہ فرود غریب آئندہ بر قین این وجہ ماہ آہ سمانے انتطاع یافت سبحانک اللہم حکم
 انتشار و نقل ماترینہ

ذکر نہضت عالمگیر اورنگ زیب از دکن

چون اخبار شدت کو فت دیار سے شہجہان و بے اختیار سے اودا قدرت دارا شکوہ در امور سلطنت و جہان بنانے بگوش ہوش
 اورنگ زیب رسید مصلحت و امثال و اہمال نمیدہ باشتاد عزم ملازمت پدرا خطہ اورنگ آباد کو آباد کردہ اود مرکز دکن
 بود و اندر گوردہ و دراد بخش برادر خود را جہان بردن ہمراہ داشتند اسب سوار اواز خدمت پدرا نیز علیہ و با خود متفق و
 خاطر اورا بہر وجہ مطمئن گردانیدہ با خود رفیق ساخت و چون سے دانست کہ انواع علیہ پادشاہ سے بسر دار سے ہزار
 حیوشت و قاسم خان داد جین کہ عہد و ہمین راہ خواہ بود سداہست خرم پادشاہ باندہ متفقے آن شد کہ موکبے در خور این
 عزیمت ملازم رکاب باشد و دارا شکوہ با قنصائے خوسنے کہ از اورنگ زیب داشت امر اسے سکے دکن کہ شاہ بہر ہم

یجا پور تین گشتہ لازم رکاب او بود و احکام پادشاه سے بنام ہر یک فرستادہ چنانچہ مذکور شد ہمہ را پیش خود خواند و امر او میں
یورش کر فتح یجا پور نزدیک شدہ بود ہر خاصہ مخفی و رفتہ و از عظمائے امرائے کلک غیر از عظم خان و شاہنواز خان و حاجی خان
کسے مدد کن نما نہ بفرمودت پر تو انکشت با جماع عساکر انداختہ و راند کہ زمانے سر داران شجاعت پیشہ خرواندیشہ و سپاہ جرار
غیرت شہار بقدر سے کہ بایست و می توانست فراہم آورد و لشکر کے نمایان و تو چنانہ نمایان ترتیب داد و سران سپاہ مظہر غر از و
سر داران چاہنا زار بمناصب عالیہ و خطا بمائے شایستہ و انواع مرام و حکما رم سرسرا از فرمود و علو ذہب و افر و دوازہ از ان
پادشاه سے کہ ہمراہ ہے کہ اور اہم یو اطن خسروانہ تفقدات فرمود و پسر بزرگ خود سلطان محمد را با نجابت خان و نوبے از عساکر
منصورہ مقدمہ بنود خود گردانیدہ فرو جمادے الاول سے سنہ ہزار و شصت و ہشت ہجری سے برسم منغل پادشہ روانہ ہر ہا پوز
نمود و ہمراہیانش را بر محنت طوع و علم و تقارہ و دیگر عنایات سرسرا از فرمود و سلطان منگل را بتوبہ دار سے دکن متین کرد و سلطان
اکبر ہر اور فر و سلطان اعظم کہ از گجرات توجہ مالوہ گشتہ در انجا ملحق گرد و محمد اعظم شاہنوازہ را اقبال آسا ہمراہ گرفت و در زمرہ
طراز بنام مراد بخش نگاشت کہ از گجرات توجہ مالوہ گشتہ در انجا ملحق گرد و محمد اعظم شاہنوازہ را اقبال آسا ہمراہ گرفت و در زمرہ
و از اہم جمادے الاول سے از اورنگ آباد بتوبہ بر ہا پوز منصف نمود و دست و پیچ ماہ مذکور بہاحت بلوہ مسطور نزد افر و
و محمد اہر صوبہ دار فاندیس جیسے از زمان پادشاہ ہے کہ در بر ہا پوز بود ہمراہ سلطان محمد اورنگ زمین بوس نمودند
دیکماہ در انجا گذرانیدہ در خلال این احوال عیسے بیگ و کل کہ از جیس رہائے یافتہ مرخص شدہ بود و دولت زمین بوس یافتہ
بشرح احوال در بار پرداخت و انگشت یافت کہ در زمرہ و از اقتدار دار اشکوہ و از افزائش دسبے اختیار سے پاوشاد و
پانہ داد و دھاراجہ جیوست نیز مناسبت عقائد ہندو بھود و دار اشکوہ خواستہ در بے باکے و بد خواستہ اصرار و ابرام سے نمایا
و نہادہ بر این محل مرام و بطل ارادہ است بنا برین مقدمات غرضیے کہ پیش نہاد خاطر اورنگ زیب بود تقسیم یافتہ ہشت
پیشتر لازم و ختم گشت و در زمرہ و دوشنبہ سمیت و پنجم جمادے الآخر بوسے جہان کشائے از بر ہا پوز بتوبہ اکبر آباد ہر افزائش
و درین ہفت ہم امر او جمیع رفقا با انواع تفقدات و مرام ذفرہ اند و ز خواط شہنچون شاہنواز خان صفوی با تقضای تقدیر و سوار
تدبیر از ہمراہی قتل نمودہ در بر ہا پوز دفع الوقت میکرد شاہنوازہ سلطان محمد را با عمدہ فدویان صاحب تدبیر شہنچ میرے بر ہا پوز فرستاد کہ
خفاف اندیش را مقید نمودہ و قلعہ بلوہ مذکورہ مجوس نگہداشت و خود کوچ کردہ بعد قطع مراحل بکنار آب نہ بار سید و دوم ماہ مذکور گذر
اکبر پور از آب نہر بابا بابا عبور نمودہ منزل ساخت و باز کوچای متواتر نمودہ بہ دیال پور رسید سمیت و کلیم کہ از دیال پور کوچ نمود
مراد بخش کہ عازم مراقت او گشتہ از گجرات منصف نمودہ بود اورنگ دولت ملاقات نمود و از انجا بفتح و ہر مات پور کہ ہفت کردہا
او عین واقع ست و راجہ جیوست و قاسم خان و سائر جنود پادشاہے از امین جہندہ و بقعہ محار بہ سکونت داشت و از احوال مراد بخش
در جیسس بود و خبر ہشت عالمگیر بنا بر ضبط گذر و مہاجر کہ بدانائی و ہوشیاری کیا فیض نمودہ بود و ملحق بانیا نیز سید فیر بخش مراد بخش کہ
از راہ برگشت شینہ سبب این را نمی نمید و خبری از عالمگیر و بیوسن مراد بخش بشکران صاحب اقبال و تدبیر نداشت و درین ضمن خلی از راہ
شیورام کہ در ماہ ربوہ شہر عبور جنود اورنگ زیب عالمگیر از آب نہر بار سید و جمعی از لڑکوں دار اشکوہ کہ در قلعہ و بار بود نہ ازیم لشکر منصور گزینہ
بہاراجہ ملحق شدند و در جنود اورنگ زیب ظاہر گشت و از انظر مملکت نمود و سمیت لشکر عالمگیر را پیا گشتہ متصل بہ دہرات پور لقا ہلک کہ در مسک
ساخت چون اورنگ زیب بہر و اندویش داشت تیار تمام حجت و کوشش بسوخت پنج شش روز قیال تہ وصول دہرات پور کسب دای را گردان بہر ہائی
بود نہ راجہ جیوست فرستادہ نصیحت ہای صلاح انگیز کہ مانع از رکاب ستریز تواند بود نمودہ پیغام کردہ پور کہ چون مارا را روہ جنگست لازم مت و عیادت

بیریش بناد خاطر است اگر توفیق یابد بلازمست مستعد گردید از راه موکب مغربینا بهر خواست بطون خود که جوهر پوست بر دو والایا بیا مال
جنو مشهور گشته غیر از خسران و کمال فائده نخواهد دید چون کاخ دامن تو ظلمت آموود و دود غوری و غالی از پر تو دافش و شور بود از آتشال
یا زنده کفرت احوان و انصار و اجتماع را چو تان متور شکار که فراهم بودند اسکیبار نمود آناه جنگ و یکبار شد و کب رای باز آمدن
خافت او نمود و رنگ زیب تر ب مسک بخافتان و دو به تر تیب لوازم نرم و یکبار پر دانت و تقسیم افواج و شتویه دشمن صفوت نموده
دران روز و شب رعایت مراتب حرم و احتیاط که مناط به امانت سپاه گری و اساس سرداری و سردرست بهای آ آورده و تیر بهر جنگ
و تو زک سپاه فسر بود

ذکر محاربه اورنگ زیب با راجه جسونت و ظفر یا فتن تبای سید این دو قدری

روزیست و دو م رجب سنه هزار و شصت و هشت بهر سبب الحکام صبح بقصد دافه پیش خاند بکمان غزا د جناد و آراستن فوج و
تیار سیه فیلان که در یک خضم انگن و پیش بردن تو پنهان دشمن سوز صفت شکن فرمان داد و دل بر عنایت و عون ایزد قدرت بخش
نمود حکم تو افغان کوس جنگ و بر افراختن لوائے رزم که در لهره لکه آذیمه فلان عده نبرد و عبرت افزای سردان مرد است
فرمود و خود بر فیل که در یک طر به با بخت ارجمنه سوار شده و تودگی شایسته و آیین تجسته و در جرم کارزار آورده فوج هر ادل برایت
و اقتدار شاهزاده کا نگار محمد سلطان و نهامت خان استوار کرده شجاعت خان پسر خان ذکور و سید مظفر خان پاره و دیگر
سرداران با ایشان تمین شدند و ذوالفقار خان که از جان شاران قدیم بود با بر خیز از اهل توپ خانه و بهادران و دیگر بهر اوسه
شاهزاده لوائے مبارزت بر افراشتند و اتمام توپ خانه به عده شجاعت و کار دانسته و کوشش و جافاشنی مرشد علی خان کا ز
خدیوان را رخ العقیدت بود و مفرگ و دید و مردان پیش با سپاه و چشم خود بر انفار قرار یافت و سردار س جواهر نامزد قره باهر و دوت
مرد تا هیه شکست شاهزاده سعادت تو ام محمد غفر نموده ملتفت خان و همت خان و کار طلب خان و سپهبد خان و غیره امر او
بهادران کینار ا بهادرت و کت آورده آن طرف گاشت و سردار س التمش شهنشامت مرتضی خان تقوی پیش یافت و سپهبد بهادر
حمید الدین و طایه نان چو که خاص با و ملحق گرفت و ز به قذبان اخلاص فاش شنج میر که چو بر شیشیش بگوهر تیر آراستگشت و پشت
با سپهبد برادر او و دیگر دلاوران شجاعت آیین بطرف بین موکب نفرت قرین طرح فرمود و صفت شکن خان با سیمه از اهل تو پنهان
بود و فدیوان طبع طرف چپ مفر گشت و قرار س جنو و مجده تر و دو کار طلبه خواجه عبداللہ و دوست بیگ برادر او و سیمه
دیگر از کار آ زودگان دزد و قزاقان سرکار زمین گشت و خود در قلب لشکر جا گرفته سیمه از بند هاسے خاص و دلاوران ثابت
مرد و دست اخلاص مثل اصالت خان و فضل خان و تودر خان و قلیج خان و دیگر بکفان را هر کاب خود ساخت چون
راجه جسونت خبر اتر از موکب منصور و جرم قتال شتیه و عده سلطوت مالگیر س تر زل در بنایه صیر و شاتش افکند
خواست که بدستیار س ریونگ دفع الوقتی نموده توفیق در جنگ نماید باین خیال خام و کلیل خود بخدمت فرستاد
انظار عزیز و بنده که در سپنایم نمود که مراد اعلیه رزم و یکبار زبیا را سرب و کارزار با ملازمان سرکار نیست اگر برین بنده
عقیدت آئین پیونده فسخ عزیمت فرمایند تقبیل سده سلطنت سده شرف و عزت س شمارم مالگیر اورنگ زیب بیکر س
او متغفل گشته جواب داد که چون اکنون سوار شده ایم تو قف صورتی نمودار گفتار و فروغ صد سته داشته باشد یا یاز
لشکر خود جدا شده تنها پیش نهامت خان بیاید و خان ذکور او را بخدمت سلطان محمد آ و شاهزاده او را بعبور آورده استغفای
جائیم نماید پذیرا سته خواهد یافت چون بعضی حیل و ترف س بودا س از التماس ظاهر نشود آناه جنگ و طالب نبرد و دیگر پیش

تاسم خان را سرور ہر اول ساخت و بر سر دوساے راجپوتہ تراش منگہ سنگ ہاڑا، بھمان سنگ بندید و امر سنگ چند رات و در تن سنگ را ٹھور وارجن گردیدال داس جہا لا دیگر راجپوتان عمدہ جلاوت شہار و خوشحال میگ کا شترے و سلطان ولہ اصالت خان و دیگر ملازمان ستر پادشاہ ہے دران فوج شہین کردہ ہما در میگ پنجے شکر را کہ داروغہ تو بنجا یمہم بود باتم تو بنجا تہ پادشاہ ہے و جاتے میگ خوش تاسم خان و جھے دیگر در پیش صفت شکر بازداشت و خلص خان و محمد بیگ و یاد کا بیگ را کہ از بہادران ناسے توران بودند بقبر اوسے گماشت و میس داس و گوردھن را ٹھور را با جھے از مردم کار بدیدہ و راجپوتان جلاوت شہار در امتش متر کرد و خود و راجپوتان ٹھور کیش خوش کرازد و ہزار پیش بودند و بر سنے از راجپوتان پادشاہ ہے شل جیم دراجہ بٹھلا داس گوردھن و امثال آن در قول قرار گرفت و راجہ راسے سنگ سیسویہ با جھے از راجپوتان قوم اور زمینہ قول و افتخار خان با سید شمشیر خان بارہہ و سید سالار بارہہ و یاد کا مسود و محمد مہم و گر و سہ از منصبہ اران را در سیرہ جاسے داد و راجہ دیپی سنگ بندید و انور و ہر دیپی را بجا گفت آرد و گردنیک عمدہ نبرد و گرداشت و دیوار تو سیرہ صفوں بالنگر گران و سپاہ بیکران حوہ مرکز کشند و آرد و گردنیک پیش گڑھے روز برآمد ملاقاتے فریقین اتفاق افتاد و شروع جنگ بانداقتن بان و توپ و فنگ کہ آتش افزو زرم است بمحل آمدہ رفتہ رفتہ نیزان قتال اشتعال یافت کا کیش و کوشش بالا گرفت و عداوتک زیب عساکر اقبال تیوزک تمام آراستہ و سیال بستہ بقانون زرم آزمائے و سپہ آراستے آہستہ آہستہ پیش سے آمد و بھڑ پتہ و بندوق و بان رخنہ و بناسے سر مخافان سے انگذہ و رین اشنا از ہر اول موکب ہمارا جیوت سنگ ہاڑا در تن سنگ را ٹھور و دیا لاس جہا لا وارجن گرد و دیگر والدان قوم جلاوت کیش با تمام اشاع و سپاہ خویش دست قلع از دامن جان برداشتہ و علم شجاعت ہر افزا شتہ بیکرا جلاوت افتند و تخت بر تو بنجا تہ اورنگ زیب ریختہ بستیز پر داختند مرشد قلع خان و ذوالفقار خان با آنکہ در زور کثرت راجپوتان بنورہ بھیک نیمہ سید ند دست براسن غیرت زدہ و پاسے ثبات افشردہ از جان رفتند و دیگر والد بسیار دسے و تلاش بے شمار کہ اقلانی سیاہ کربست مرشد قلع خان مردوار نقد جان شامودہ بگلگوئہ شجاعت جہرہ ارادت برافروخت و ذوالفقار خان بائین ناموس طلبان ہند کہ در ضیق مجال پیدا شدہ و دل ہر برگ منند از اسپنسہ و داندہ با مہم دوسے پاسے ہمت در میدان دعا افشرد و داو شجاعت دولہ سے دادہ و دران موکر مردا ز مانگو سے ثبات و استقلال از اقران و امثال بردا گر چہ گل زشے از شہار ہر دانگے چیدا بختلے کسے کار مہلاکت اور سید راجپوتان را بمشاہدہ این غلبہ و چیرگی خوت و خیر کے افزودہ ہمان ہیئت مجیسے از توپ خانہ اورنگ زیب گذشتہ بر ہر اول تاختند و جھے دیگر از ہر اول آن گردہ جہالت نش و جھتے از قول آتش بلکہ دادا دپیش رنگان خود حملہ آور دند و جھلے عظیم در پیوست سلطان محمد و بنجاب خان و سائر بہادران ہر اول مانند کوہ از سیلاب آن گردہ از جان رفتہ پاسے قرار استوار داشتند و بہستیار سے باز دسے ہمت و نیز دسے جرات بمقابلہ و مقابلہ اعاد سے پرداختند اگر چہ نیمہ در کثرت و اندوہ انصاف مضاعفت بود اما افواج این طرف را از فرما استقلال و تائبہ اقبال آن قدر دل تو سے بود کہ این ہمزاد حامد و نظیر بہادران بیچ کئے نمود و ناوک جانشان از دست انہا چون تیر قصابے خطا از شست سے جہت و گرد زگران بک دستمان از خود کا سہ بر سر اعدائے شکست ابیاست شد سے تیر چون سو سے ہند و روانہ بہم مندل جبہ کہ و سے نشان بہ و گرد کئے تیغ در کار بود بہ دوسے بر ہمان جاکر زمار بود بہ درین این کوشش و کوشش کہ نائزہ حرب در کمال التاب و اشتعال بود شیخ میر با سائر دلاوران طرح دست راست خود را ہر برگ کاہ آن خیل ادباز در رفتے خان با دلیران اتش نیز رسیدہ و مصدر ترددات نمایان گشت و بچنین صفت بھن خان با بہادران طرح و صفت بہ

زرخش شجاعت انگیزہ بر خفا نشان حملہ کرد و کوشش ہاسے مردانہ نمود و دین دقت نمود اور رنگ زیب کہ احوال جنگ و جہد و جہاد
 و جہاد و دست آئنا ملاحظہ نمود و عرف حیمت لہو کا نشان در حرکت آمد و جوہر شجاعت ذاتی را کار فرما گشتہ با ملازمان رکاب
 نفرت ترین متوجہ کمک و امداد بہادران جان نثار گردید و مبارزان دل و رو کندہ اوردان بہادر را کہ در حوض کارزار باد دشمنان
 سب گونہ گیر و دار بودند با فانت و امداد وقت بخشیدہ چنان نزدیک رسید کہ قول خاص بہر اہل پیوستہ ہمیت بجائے
 کہ اور دشمنان را نہ بود و نہ متور چو گر و از قفا ماندہ بود و مبتلا بہ آفتابا قبال و عظمت و جلال و ملازمان را دل قوسے
 نشست و امداد را پشت ہمت شکست و دست جرات از گرفتار رفت ملازمان جان باز باز و سے و لیر سے فرزند کرد و بہر نشان
 زنجیر و خون خفا نشان ! با خاک میدان بر آسختہ بقیۃ السیف بحال اقامت در خود نہ بدہ مارزار اختیار نمودند و درین عرصہ
 رستخیز و سرکش و آویز گنہ سنگ ہا ڈا و سجان سنگ سیو و حید و تن سنگ را طور وارجن گور و دویال و اس جہا لاد
 مہرین سنگ ہا ڈا کہ از سرداران معتبر و عمدہ و اعیان آن لشکر بودند مردانہ سر در جیب دم کشیدہ و سچے کثیر دگر و سچے
 انہو بہر اے آئنا سالک سالک قنار دیدہ و راجہ ماسے سنگ سیو و حید از قول مخالف و مہاجر بجان سنگ ہندیلہ و امر سنگ
 چند رادت از ہر اہل غیم با نفل و شتم و طبل و قادریں ہر دو کارزار ہمشا ہوشوکت و اقدار اور رنگ زیب کہ بحیثیت بجانب
 اوطان خود مشتاقند و مراد بخش کہ در ہر انظار بود و بجانب بین راجہ جیوت تاخت و یا مردم قول را بہ آدین شش
 نمودہ واد شجاعت و دلالتا رخان و مردم دیگر از ملازمان پادشاہے کہ در مسیرہ راجہ بودند بقا بد و مراقمہ مراد بخش ہر دہ
 بترکتار فاسے اود و اسہ بھر اے دم تاقتہ و این جرات یوق اورا بہ راستی متغرب و متزلزل ساخت و ہر خلاف
 و اب راجہ اسے بزرگ تبار و راجوتان جلالت شمار رنگ فرار بہر خود پسندیدہ دیشل مارہر چہرہ اعتبار خود کشیدہ ہا سد دے
 از راجوتان کہ زخمی نم گشتہ و بقیۃ السیف عساکر فر دے تاثر بودہ و دین پیش گرفتہ ہمیت چنان بیناک و ہر لسان گنجشہ
 گزرتار از گرانے گنجشہ و قاسم خان میر آتش و سار لشکر پادشاہے بکام ناکاسے راہ فرار سپردند و مراد بخش از زمین راجہ
 جیوت پیشتر رفتہ برنگاہ راجہ رسید و از فوج راجہ کہ بخواستہ بنگاہ مامور بود و فوجے و ہر سوجے تاب مقاومت پناہ ور و در توجہ
 اورا بہ بیٹے سنگ ہا متفاسے و آتش از راہ انقیاد و در آمدہ پیش مراد بخش رسید و اورا شفیع عنو جراتم و وسیلہ مصلح ہا شوموش
 گردانید مجبور تا پ خانہ و فیضان و فزانہ غیم فیض مطہ و تصرف اولیاسے دولت اور رنگ زیب در آمد و در و بنگاہ خفا نشان
 تاراج لشکر گردید ایسا است بدست اندر آمد بے باو پاز زخون تہلہ را دست و یاہر خانہ بہ ہند آمد از ہر مرت فیل است
 چوستے کہ اندر حسن را بدست و ہمارا چہ جیوت شکست ناشے خوردہ سزاسے جبارت و بے ادبے و پاداش
 جہالت و محال طلبی یافت و اور رنگ زیب مالگیر کہ فطانت و تدبیر داشت قاقب فراریان مناسب ندیدہ رسم گنجشہ
 کہنے الحقیقہ عاجز گشتے است شخ فرمود وید و در و در نہ مگاہ نسہ مان داد کہ احاد کشگان تہد اور آید چون بہر نمود
 قریب شش ہزار کس از مقتولان خیل خفا نشان بشمار آمد و سرداران نامے آن گروہ نیز بسیاری سے بکار آمدند و از سرداران
 لشکر منصور سواسے رشد ملے خان و دیگر احد سے ہم گشتہ و غیر از ذوالفقار خان و سکندر و بہلہ و شیخ عبدالعزیز
 و در گمانہ سنگ را متور دیگر از عمدہ ہارا اسیب زخم نیز فرسید الین قدویان شیخ عبدالعزیز بکثرت تردد و جانفشانی
 بیست و یک زخم برداشتہ آخر صحت یافت و زخماسے مجروحان بالیام گرا میدہ منیش نبوش و جبراحت
 براحت مہل گردیدہ القحطہ ہر وقوع زن فتح دست نیاز بدگر گاہ بخلائی چارہ ساز بہا ور وہ شکر اسے و پاس عطایا سے

نامناست به تقدیم رسایند و بنواختن کوس شادیان ایما نمود و در موضع لشکر خیمه خیمه در یکجای همراهِ بود بر پا کرده و میزدول در آنجا
 بالا زمان رکاب نه زخمیر بجایست گذارده پس از ادا راسه فرض و نوافل بشکراته این صیبت کمرسته اند و سه یانه دو گانه اندا کرد
 بعد از ادا سه صلوات مراد بخش جزو بساط پوس رسید و قسلمات مبارک یاد فتح بجاء آورد و در اجده بی شکریه یلدا را بخود برده بود و شش
 جزایم او نموده و بلازمت فائز گردانید و اورنگ زیب تاشام در همان مکان بسر برده بعد از مغرب چون خبر درود و دروازه را از پشت
 دو تخته و الیه من رسید با عساکر نظر طراز سوار شده بمسک خود که بمسافت یک کوه از آنجا واقع شده بود شرف نزول از راس
 داشت و در آنجا را بکبل و سه من خدمت و جبارت کرمود با مقام پانزده هزار شرف و چهارده خیمه خیل کوه تمیل در گرد عطا مغز
 اختصا من بنشید و سلطان محلی سرکلان خود را با خانقاچه خیمه راسه پنج هزار سوار منصب پانزده هزار کای ده هزار سوار مشول عواطف
 ساخت و در دویم تاریخ بیست و سوم ماه ذی قعد ظاهر بلده او مین منزل شده که سه از جنگ گان عقیدت کمال که مصدر تر دوات
 و جان نشانی شده بود و نکایاب نوازش خسرو اند که در نازا از آنجا بجایست نمان بر حمت خلعت خاصه و دو زخمیر فیصل و انعام یک
 لک روپیہ مطرح انوار عنایت گشته بجا نمانان هماد رسیده سالار خطاب شده و خلعت خان خطاب اعظم خان و خدمت میل
 انقدر دیوانه و خلعت خاص و اسب با ساز طلا و طوغ نقاره و باصل و اضافت منصب چهار هزار رسیده و در هزار سوار و دیگران ازین
 قبیل بسیار مایه اندوز اعتبار شدند و بعد از سه مقام بیست و پنجم از او مین خلعت نموده بیست و هشت کوچ و سه مقام بیست و پنجم
 شویان بجه و دو گویا راسید و درین ایام لشرت خان دوله خان و ران بهادر مرحوم که بجا است قلعه راسه سین قیام داشت
 حسب المطلب اورنگ زیب بخود رسیده و نهایت خلعت و اسب خاصه و فیصل و خطاب خان و ران مشول عواطف
 خسروانے گردید چون داراشکو و بالشکریه انبوه به حضور آورد و در موضع عبور موکب اورنگ زیب از آب چنبل با انواع تدارک
 میکوشید و اگر گذر با سه مشور و مقرر ضبط کرده به یمن مورچال و نصب ادوات توپ خانه استحکام تام داده بود و لاجرم بعد از اتمام
 برانیمین و تفتیش و تحقیق گذر و تیر عبور از دریای مذکور افتاد و استکشاف و نفس از زمین ارا آن مرد و دوم بطور بیست
 که گذر میزد که از سمت گویا راسه دست راست و دو چپو رسافت میست کرده واقع است قابل عبور موکب نفرت آب و پایا بیست
 و چون عساکر منصور از کنار آب و در گذر مذکور غیر مشهور است و داراشکو و فرزند از کوتاه بینی ضبط آن پیر و خسته بنابرین روز دیگر گذر
 مقام داشت خان نمان سه سالار و ذوالفقار خان و صف لشکر خان را با همراهِ آن توپخانه و جبهه دیگر از فوج مین نموده بر جناح
 استعمال روان گشته بآن گذار از آب بگذرند و تا وصول رایت شاهی از مخالفان صیانت نمایند بموجب امر بنده اسے خلعت و اسب
 شویان بکنا چنبل رسیدند و سه وقت از آب گذر شده آن طرف منزل گزیدند و در همان روز اورنگ زیب از گویا راسه کوچ نموده به
 دور در کمال استعمال همایا رسیده روز دیگر غره ماه مبارک رمضان بود از آب مذکور عبور نمود و عساکر لشرت آثار فوج
 مانند موج بسطت از آب گذر شده آن طرف چنبل منزل گزید و اکنون ذکر شمه از احوال شاه جهان و داراشکو و بنابر انشغال اخبار

مزد و فاجار است

ذکر احوال داراشکو و شاه جهان

شاه جهان را اگر چه در مستر الخلفه اکبر آبادی انجلیخته و خفته از من بهر سید المصنعت و ناتوانی بسیار داشت و فصل
 تالیسان نزدیک رسیده اخطا بنابر خوف عود من گذاریدن موسم صیف در این بلده که هوا لیس گرم تراز شاه جهان آباد

راه آخرت گرفتند و بعد از خود بر بسیار چون فوج دار اشکوه انبوه بودند آن بسی و کوشش این کرده صورت نه بست و نزدیک
 بود که پاسبان ثبات اینها بلغزد و درین اثنا اسلام خان با بهادران فوج برافت راز جانب بین دو آگه جنگ پیوست و شش میرنیز فوج
 آتش خود را رسانیده بر دروازے شجاعت و شهادت جمعیت اعدا را از هم سیخت و خاک معرکه خون حیات کیشان آن طرف
 برآمیخت درین آویزش مردانه و گیر و دار ستانه رستم خان رفت تیر قضا گشته راه آخرت گرفت و سپهر شکوه با بقیة السیف را
 قرار نهاد و از سرداران فوج بر افکار که همراه اسلام خان تعلق بودند رسیدن کسب اخلاص مصدر تر و دوات نمایان شد بپوشان
 و خیرت یک دم صادق و محرمند کوشش با سپه پندیده و بطور رسانیده نقد شجاعت و مردی بکله از هم کاملی عمار ساخته
 دار اشکوه که جنگ نادیده و امور مجاریه به تجربه رسانیده بود و بشاه تیر جلوت رستم خان و سپهر شکوه خود نیز شتاب آید با فوج
 قبل از تمش بهر سمت تمام در بر و بے تو بماند و هر اول اورنگ زیب روان شد و هر اول خود را بر یکزاده از تو بماند خود نیز در گذشت
 و چون تو بماند اورنگ زیب نزدیک از سادات شین گذشتن دشوار دیده بطرف راست خود میل نمود ازین جهت هر اول طرفین را در
 اول جنگ با هم که در عقب تو بماند بودند اتفاق آویزش شد و دار اشکوه با مردانش که مع فوج خود بهر دو طرف انبار و بر گنبد
 بودند و بر دشت و خلیل الله خان نیز سپاه بر افکار دار اشکوه بمرد آقا رسیده حمد آورد و خود از دیکه که با او بودند دست جرات
 جنگ تیر کشو و در اندک بخش قدم ثبات افشرد و بعد از آن و کارزار و برآمد و بعد کوشش بسیار و آویزش بی شمار که هر دو بخش نیز
 چند زخم خود برداشته بود پای قرار دشمن لغزیده بقرب رفت مقارن این حال اورنگ زیب در و بے نیل خود بطرف دار اشکوه
 گردانید عساکر و فوج قول خاص نیز همان طرف میل نمود و درین اثنا را چونان جلالت کیش که مراد بخش را بهر سمت داده
 بودند در شش محور بر آنگشته و بیشتر تعلق از گور همان کینه بر قلب لشکر اورنگ زیب یافتند و لا دران لشکر و جان نشانان
 سحر آید بخش ثبات دلی نعمت خود پیشت همت قوی دیده دست جلالت بر آوردند و بعد از تیر و فلنگ دبان ضرب تیغ و طعن نشان
 بدفع مخالفان پرداختند و بهر نرسد و دلی همی خداوند و مباحب اقبال خود پاسبان جلالت افشرد و مخالفان را داوره و محراب
 عدم ساختند درین تیر و مرد و از مار لغتی جان و دود الفکار خان و غیرت خان و دایا ریگ میر تو زک زخمبار برداشته و در
 خدیوان شهادت بسالت با کار فرما گشته و کلاش پاسبان و حقیقت پاسبان بهادرانه بطور رسانیده کار که به ملازمان کاب
 اورنگ زیب داد جزوی و لاوری دادند لیکن از را چونان جلالت پیشه نیز متور را بے عظیم و جرات پاسبان غریب
 بوقوع پیوست چنانچه را و ستر سال ادا و رام سنگه را بخود و هم پسر را به محمله اسب گوز و در اندک شش و رام برادر زاده و راجه
 مذکور و جمعی دیگر از دلیران و نام آوران آن گروه را جرات پیو و بیای مردی جرات نزدیک اورنگ زیب رسانیده و زمین قول خاص بر
 خاک میدان افتادند و راجه رو یک بر راجه و از کمال جلالت و بیای بر همه چو چنان خود سمیت گرفته تا نزدیک نیل اورنگ زیب رسانیده گرد
 و زیر پاسبان نیل آقا متور و بر دلی بطور رسانیده و سنان پاسبان بهر و در اورنگ زیب بر آتجای او پندیده و دران وقت حومت
 که از زنده بدست آید و در زمره مخلصان که اید لیکن صورت گرفت و بر دست ملازمان او گشته شد با محله دار اشکوه و بعد از تمام این حال
 و گشته شدن رستم خان و از ستر سال و دیگر عده با راجه و تیر که در راجه کمال بن جبارت و افتخار از نصیحت پدر متناود و اظهار
 بود و می ایستاده بقدر کوشش نمود و درین ضمن محمد صالح و کوشش که از از خطاب وزیر خانی داده بود و جمعی که از هم عده او مل سید
 نام خان بار و در وقت خان برادر دلی خان که در شجاعت ثانی انین مین برادرش شمرند و از سرداران خوب او بودند نیز شمر
 بلکه چپشند و مقارن این حال با بی چند متواتر از تو بماند و کوب اورنگ زیب بقدر قول خاص و اطراف نیل سوار بی از

رسید بر محبت پاسے شایق منزل گشته با آنکه نوبت می با بود و در کانیبرد و یکبار آخن رسید و در آن قبل سوار سے خدا سے دانر
 کلام داعیه فرود آمد بر اسب سوار شد ازین حرکت و دستراب بے هنگام دور از مواب لشکرش نیز مضطرب گشته برانگنده و پیریشان
 و برادران و برادران شایق کے از خدمت نگاران نزدیک دارا شکوہ کہ کرکش بر پایش سے بہت ہمت نیز تھا گشته از یاد و فراموشی
 حال بدین مثال دیدہ و ناچار یہ کمان کا سے راہ و بارہ پیش گرفت و سپہر شکوہ در انشا سے راہ گریز و پیوست و نشاط و غرور و تکیہ از
 مصیبت عنایت و اعزاز بر آشفہ رانست ظفر طراز و رنگ زیب و درید و از مردم دارا شکوہ و بادشاہی بعد ازین سادہ ہم اکثر عمدہ پاسے
 و دشمناس یکس اہل نوشیدہ و با آنکہ او رنگ زیب فوج خود را از لقب بازداشت و از گنجگان در ہر چند گام تنی چند از غیبیان
 و برتر از غیب حرارت ہما جان بجان آفرین سپردہ ہنگام ہلک افتاد و دھشتے بشیر رسیدہ راہ محاسے عدم گرفتہ و از سر واران
 و لو کہ ان تاسے ادم کے جو کہ کھنے بر بنداشتہ ہا بہ ایشان آتنا و سائر کس چہ رسد و از آیات بیانات الہی آن کہ در پیش چلے
 حکیم با وجود مقامہ با چنان ہما دران جاننا و دران سبے انبار از عساکر او رنگ زیب غیر عظم خان کہ بعد فتح از غیب حرارت ہما
 و شدت گراہر و سزا و درخان و باو سے داد و خان و مید و لا درخان کے در عرضہ تلف نشد و آسیب و زخم جہرہ و مادر خان و داد و افتاد
 و مرتضیٰ خان و در ہمدار خان و غیرت بیگ و عمد صادق و میرزا محمد از عمدہ باز رسید و دوسرے از فوج مراکش لغت جان و در ہفت
 و خود و غما سے منکر بر و دیکر برداشت و دارا شکوہ کسپہر خود و بھنے و خان سیرام و میران وقت شام عاجز و کام و را گیا و داد
 رسیدہ بہ منزل خود و از فرط شرماسے در برو سے مردم بہت بلا قات ہر دم زنت و تاسہ پاس شب در نہایت تشویش و آہستہ
 گذرانیدہ و از خوشب زو خود را بھنے پرستانان و ہر دیگان برحق آوار گئے گردانیدہ برنے از جو احمد و مرصع آلات و پارہ اشرف
 و طلا کہ دران اضطراب و سراسیمگی دست قدرتش بان رسیدہ ہر ہا برداشتہ با سپہر شکوہ و عمد و دوسے از لو کہ ان کہ ہنگی و ہزار سوار بود و در
 و ہما سے بہت دہلی گزید و مصباح ان پارہ مردم دیگر بار شہ اندازیمتاج با رسیدہ و دوسہ روز دیگر چھے از سپاہ و لشکرانش متعاقب
 ہفتہ با پیوستہ با آنکہ قریب پنج ہزار سوار باوقتی شد و بھنے کارخانہ جانش نیز رسید و پیشتر سے از کرکش پہلو از رفت
 و دھلی کردہ باورنگ زیب پیوستہ و اورنگ زیب آخرا با شافہ و واجب و دنا مصاب استام و دہمچین اکثر خزانہ و جوہر و
 مرصع آلات و کارخانجات و جہان و سپان و راگیر آبادانہ با و رسیدہ بمبیت از دولت کاہیت ثافت و دولتک دادہ
 خویش گرفت از بد و پارہ و در جنگ گاہ اندکے دشمن بتاراج و حادث رفت و دگر سوخ و اجراسے اول بعد ازین ارتقام خواہد یافت
 و قصصہ اورنگ زیب نصرت نصیب بھتات شکر آئی بجاء و رودہ با فوج ظفر اعتماد باز رسید گے و لو کہ تمام دھنے فغانان و روان
 گشتہ بہ منزل گاہ اعادہ کی کہ یارب غارت و تماراج حادث رفت و رو یافتہ با ہنوز نیمہ دارا شکوہ بر پا بود و زول خود و مار سبدان
 از دوسے خود و دو و لغتہ خاصہ دران نیمہ بر برو و اسے رکاب و سائر عمدہ با دارکان دولت تسلیم ہما رکبہ و خود و ادب
 تنیت بتقدیم رسانیدند و اورنگ زیب تقدیم بسیار بحال مرا بخش خودہ بحرب و فری زبان و لطافت و لوازش میان جہر احتساب سے
 او کہ درین جنگ برداشتہ بود و مرہم با گذشت و جراحان ہما و اطبا سے حاقق پیدا و اگاشت و بعد رسیدن اُردو و بر باشند نیمہ خود
 در انجا منزل گزیدہ لشکر و جہر و محنت باحوال امرا و ملازمان آگندہ چھے را کہ درین مہر کہ عمدہ کو ششہای لائق در جانفشانی از
 دیگران خائف بر آمدند بشرف عواطف و جلال الطاف بادشاہ تواخت و ہر یکے را در نور مرتبہ و قدرتش کامیاب و مہمب و
 محاکم ساخت و در و دیکر لگا لگا ہو کہ رسیدہ عمدہ ششہ متضمن بر عمدہ خواہے و صورت ماجرا سے داعیہ از جنگ کہ باو سے آن
 دارا شکوہ جو و جو و جو سے و خود و دوسے خود و درین کارنگاشتنہ بخدمت پدر خود شاہ جہان فرستاد و در بہین روز خود را بخان

پسر منظم خان که اورنگ زیب پدرش را در اورنگ آباد کجی معلکیت متید ساخته بود رسا امر اسے سلطنت سبت
 بست بدولت آستانه بوس مورد عنایت شد و بر حمت خلعت خاص و اضافہ ہزاری ہوسوار پے منصب چہا ہزار سہ ہزار سوار
 سر بلند سے یافت و در دیگر کردار انجام بود و اعتقاد خان ولد یمن الد ولد آصف خان و برنے از امر اسے سلطنت رسیدہ
 مورد عنایت شد و دوم ماہ رمضان باغ نور منزل کرد و ظاہر کرد کہ آباد واقع است منزل شد و شاہ جہان غلبہ و استیلائی اورنگ زیب
 دیگر ہمدانیت و ہدایا پر داشت و در جواب عرض داشت صیغہ بہ قلم خود بخا شستہ محبوب فاضل خان میر سنان فرستاد و
 سید ہایت الد صدر خانیز بر نقش و ستوری داد آہا صاحب انکم بادشاہ رسیدہ بعد ادراک ملازمت و گذرانیدی صیغہ و بلاغ
 پیغامہا سے نہائی کہ آن مامور بود کہ بنایت خلعت سر فر دے یافتہ معاودت نمود و فر دے آن بار دیگر فاضل خان و صدر
 غر کر رسیدہ پیغامہا سے عافیت رسانیدند و یک قبضہ شمشیر موسوم الی الگیر کہ شاہ جہان فرستادہ بود با اورنگ زیب گذرانید
 بدست آمدن این شمشیر کہ بادشاہ فرستاد اورنگ زیب و اولیاس دلویش قنادرل خودہ و سلاطین شاد و ایما و خود را بہین
 لقب لقب گردانید و درین تاریخ ظاہر خان و قباد خان و فیض اللہ خان و سربلند خان و نوادش خان با برنے از
 امر اسے دیگر رسیدہ دست توسل بدامن دولت اورنگ زیب زدند و بنایت خلاص بہا سے شدند چہ درین وقت کہ انتظام
 سلطنت مختل و عساکر دوشا ہزادہ کردے سلطنت بودند نزدیک شہر بود سکنہ آجٹانے ایک تہذیبے بحال خود داشتند و
 ہر اہمیان مراد بخش خود سرے آقا و غفلت او مستحکم بودہ ہر جا دست قدسے دمازی خودند و اورنگ زیب بنا بر تقاضای
 معلکیت وقت اغماض سے کردیدین ہمت از جہارت پیشے طریق خلاف حکم پیچودہ بشہر درآمدہ بے اعتدالیہا سے خودند و
 نیز اورنگ زیب در باطن قاصد خود بخبر و قلعہ و کارخانجات بود معلکیت دران دید کہ شاہزادہ محمد سلطان با خانانان سپہ سالار
 بشہر فرستدہ با ضبط و ربط آن کہ مرکز سلطنت بود قیام نمایند تا برین دوازدهم ماہ مذکور بغیر مان ہمایون شاہ ہزادہ و
 سپہ سالار اونیست از جہود قاسرہ داخل شہر شدند و ہم درین تاریخ جمعے از امر اسے سلطنت رسیدہ بہ ملازمت اورنگ زیب
 ستان شدند و بنایت خلعت عمر بہانے متوال گردیدند و چہا دہم عہدہ امر اسے بندہ مکان خان جہان مین غلبت بین الد ولد
 آصف خان کو شاہ جہان بعد استماع خبر ہزمت دارا شکوہ با خوا سے شاہزادہ مذکور جمعے از ارباب غرض اوراد دستگیر کرد
 متید ساخته بود و قیدہ و در وزیر بے گاہے او گرفت یافتہ ہم بنا بر استر فضا سے اورنگ زیب عالمگیر از بید رہائی داد
 آمدہ ادراک دولت حضور نمود عہدہ الملک فلیل الد خان کہ شاہ جہان ادراک فاضل خان بر اسے سبطے و گذارش پشیانے
 فرستادہ بود و بعد از اسے رسالت جواب بوسا طت فاضل خان فرستاد و فلیل الد خان را بہ متغلبات مصلحت سلطنت
 خود در حضور نگہداشت و میر میران پسرش و جمعے از امر اکہ بلازمت آمدہ بود نہ خلعت مہربانے یافتند و بہین قسم ہر ہذا
 بے رسیدہ مورد ہر ہانے و شریک ملازمان و اولیاسے دولت عالمگیر سے شدند چون ہما ت چککہ سحر کرد و آتش و آتش
 مقرر بود درین وقت از قرقہ و اختلال پذیرفت عالمگیر زہد اسے در انجام فرستادہ با انتظام آنجا پرداخت ہفتدہم بعد
 دیلمے از امر اسے کہ منظور بود سلطان محمد را ملازمت شاہ جہان فرستاد و ادب الامر داخل قلعہ شدہ اندر دے نور و
 آداب چنانچہ از حضور پدر خود عالمگیر متر شد گشتہ بود کہ ایاب ملازمت جد خود گردید و خود و ہم غما ہر عالمگیر کہ درین سال
 کلان تر از برادر بود حسب الامر پدر بے باغ نور منزل آمدہ و عظمت با فرمود و ولایت بہ ملازمت و اطاعت پدر کرد و عالمگیر
 صلاح حال خود ندیدہ بحسن تقریر غرہ را آورد و بہر بہانہ پہلو سے کرد و بہین روز نہ کہ امر اسے رفع الشان جوہر خان

وزیر اعظم خان و تقرب خان که در پیشگاه سلطنت ترب و منزلت داشتند شرف اندوز وزارت گشتند بواسطه خلعت خاص اختصاص یافتند و همچنین کل امرای سلطنت و منصب داران آستان مالگیر شافیه روسه نیاز بدین درگاه آوردند چون که در فراسم آمد و ازدحام نمودند مالگیر آفتخاسه خرم و جبریل جلوس بر تخت مناسب نمید و برین سلطنت دشان نشسته پادشاه داد و دولالت انام بوسیله کشیان غلام آداب لذت و رسوم تنبیت بجا آورده پادشاه میر توکان مرتبه دوان و یساوولان پاییه شناس بر دوش در جات و مراتب بحسب افتاد و مراتب مناسب هر کدام در مقام مناسب خود جاسه یافت و همه آنها در خور یافت خود مورد و الطاف شدند و راهی ایمان که در دوزخ اهل دیوان بود با جمیع متصدیان در زیره اهل قلم و ارباب محاسبه حیدر ساسه قیبه عالی گشته بنظام انواع اختلال و غور که در امور ملک و دولت در این آدان را یافته بود و مورد دید و تیشیم ماه مبارک عدم دخول مستقر افکار نه اگر آباد و باغ نور منزل نموده مراد بخش را بهانه بقیه آزار و استیصال بجه از جراحت مامور بودن هاجما خود و خود در کمال آرایش و جواهر و حلال بریفیل که مثال ابر خرام سوار گشته در حویله و اما شکوه که پادشاه او که و بی رونق و رفه بی بساط سادت آراسته بود و در نزول و اجلال خود و در انجا نشسته با نمانه مناسب و مراتب اشکال امر و تالیف قلوب لازمان پادشاه فرموده با طو مشفق ساخت و در بیت خان را با اضافه هزار و پانصدی و دو هزار سوار چار باری چار هزار سوار گزیده بصوبه داسه اجمیر تعیین نمود

دو کشته از حال دارا شکوه خسران مال

دارا شکوه بعد از فرار از کبر آباد خود با پنج هزار سوار بهلی رسانیده چار و دهم ماه رمضان در قلعه شهر کشته فرود آمد و توقف عالمگیر و کبر الیو منتقم شمرده و آراستن نوح و اندوختن زر و سپاه و اسباب حرب اشتغال نمود و دست قرض با مشقه و اموال و اسبان و اقبال سوار پادشاهی و لغو و اجناس و ذخائر امرادر از نموده و هر چهار چهره یافت منصرف شدند و چون بلیمان شکوه رسیدن سپهر خود با سائر امرای همراهی او گشته بود که از آن طرف رو بسمت دهلی آورده بر جناح استیصال باو ملحق شوند انتظار آمدن آنها نیز میکشید که با اتفاق آنها چون شوکت با فزاید از مقابل نماید و نهاسنه بار سال رتاهم متضمن انواع مواعید و ترغیب رفاقت خود و وضع انقیاد از فرمان عالمگیر قاصدا عزاد و تحرات امر ازین بارگاه بود و عالمگیر اندر او ضاع بعضی کان منتهی که منتظر اقتدار دارا شکوه آمد و شاه جهان با فراط محبت که پادار شکوه داشت داد و درین هنگام عجز لبها منتهی نگاشت ناچار که توجه خاطر پادشاه بر غلات مقصد عالمگیر معصود بود اگر چه بجا هر دارا و ماضیات من فرمود عالمگیر من خواست که براسه رخ تشنج بلا زست پدر رفته زبان طعن مردم به بند دو کار سلطنت بمده خود گیر و در غبار که در دست نماید شا جهان بعد ملاحظه میله اختیار من خود اظهار از جبار و بیزار من نموده ترک خواش ملاقات نمود اگر چه اول خاطر خود بخود من خواست چون صورت گرفت تن بقتل داده اندر ادا دست برداشت و عالمگیر باین صورت ملاقات پدر محل مقصد و مراد خود رانسته و اندن دارا شکوه از دلی اقرب بصلاح دانست و دیده عازم شاه جهان آباد گردید

دو کشته از حضرت عالمگیر بطرف شاه جهان آباد و سواخته که درین سفر روسه داد

چون عالمگیر بقصد استیصال دارا شکوه عازم دلی گشت شاهزاده محمد سلطان را با حسیه از جنود کا هر به کبر آباد گذاشته و سوار همراه منوچه مقصد گردید و اسلام خان بخدمت انالیق شاهزاده مقرر گشت و فاضل خان میر سامان پادشاه را بخدمت سرانجام فرمایشات و بند و بست کار خانجات پدر محبوب خود امور فرمود و دولالت خان را به جرات قلعه اکبر آباد و شاه جهان مع اتبار و نسوان و گداشت و تقرب خان که در جنا بخت شاه جهان سالی حیدر بظهور رسانیده مزاج را با اصلاح آورده بود

بجلاج بقیه بیمارے و تدبیر محبت مزاج مامور شد و سه هزار اشرفی و خلعت خاص و جود حر مرغ با علاقه مراد بداد نام یافت و دوماه مبارک رمضان بعزم شاه جهان آباد کوچ نموده موضع بهادر پور را تخیم سادات گردانید و درین روز شاهزاده محمد غلام حاکم الامیر بدربار نشست جد بزرگوار خود رسید و معاودت نمود و بیت و چهارم کلمات ساقی منزل گشت خبر فرار داراشکوه از شاه جهان آباد بخت لاهور شنید و سببش آنکه داراشکوه انتحار ورود پس خود سلیمان شکوه بالقیه عساکر همراهی او سیکشید چون او بزودے نزدیک عالمگیر انانکیر تبا و یقصد و جنید بودن خود در شاه جهان آباد مصلحت ندید و چون موسم بهارات هم رسید و بود بخوت طغیان آبهاد گل و لاله که مبادا سید عیور و مرورا شود و وزیر کو حیدر اقامت بلاهور که در اطلاع او بود و آنرا محفل امن و ممر رسیدن بایران میداشت مناسب فخر و سلیمان شکوه و بهادر خان که آنالقی او بود و نوشته اعلام نمود که اگر توانست از ان طرف بنابر او سوارن پور پوریه خود را برست هر چه تمامتر در لاهور رسانند انجام اخلاص بعد ازین گذارش خواهد یافت چون آنکه آباد در تصرف داراشکوه و از طرف او سید قاسم راجه بکومت آن صوبه و قلعه دارے آنجا قیام داشت بمادج و شکست و بهریت داراشکوه تن با طاعت نمیداد بنابرین عالمگیر خاندوران را بهم تخریب آن صوبه و قلعه مذکور و مامور گردانید و مرض فرمود و ارادت خان را به صوبه دارے او و دو قاسم خان را به فوجدارے مراد آباد و مرضی کرد و دیگران را نیز بفرستاد و خدمت دیگر منسوب نموده و پیشانیان را معزول گردانید و بهرین ایام به مراد بخش جابر و نجوے و و صددے و سراسر اسب بخشید و هر یک از امرای لازم خود و بادشاهی را با انعام و الطاف و اضافه مناصب و مراتب درخور آنها مشغول و اطاعت گردانید تا آنکه سلطه ماه مبارک کرد و سلیم پور منزل داشت بهادر خان را با گروهی از انواع بتماق داراشکوه متین نمود و خلعت فاخره بپا هزاره معظم کرد و کن تلمس بود و بهریت خان صوبه دار کابل و وزیر خان صوبه دار خاندیس و سادات خان ناظم شاه جهان آباد و سادات خان قلعه دار کابل فرستاد و پس از اناراج سنگه کهنسور رسید و بود بر حمت خلعت و یک عدد مراد و بهرین ذکر و بهرین رانایا رسال سر بیچ مرغ سرفراز گشت و در وزیر که از سلیم پور کوچ بود اول وقت مراستم بنیت و مبارک و بهرین رسید و بهرین واقع شد و بهرین روز و در خان افغان از سلیمان خلعت و وزیر و بهرین عالمگیر رسید و بهرین خلعت و بهرین مرغ با علاقه مراد بدادش یافت و با ضافه هزارے هزار سوار و منصب پتخزاری پنج هزار سوار و الا رتبه گشت و اکثر هزاره میان سلیمان شکوه و در بخار رسید و در سلک ملازمان عالمگیر نسک گردیدند و خان جهان شایسته خان را که شاه جهان با خواص داراشکوه از منصب و جایگزین نموده بود و منصب هفت هزاره و سوار و اسپه سپه و عطا خلعت خاص و جود حر مرغ و شمشیر خاصه سرفرازے یافته بخواب اسیر لامل بند نامی انداخت شصت هزار و بهرین نقد و دو کرد و دام انعام یافت

ذکر اسیر شدن مراد بخش بحسن تدبیر و تدویر عالمگیر

چون مراد بخش از نقد شور تیر دست و از لکد کوچ و خوت و غرور کاغ و باغش بخت بود و باید فرزندے شاه جهان و ابله فریبک عالمگیر از خام طبع و در داشت که بعد شاه جهان سر بر آرائے هند و ستان با و خواهد رسید و لاجرم از مبادے سنوح عارضه و استماع خبر باسے ناخوش شاد و همانے بے تحقیق حال داندیشه مال از تیگ حوصله کم فرخه خود سرے را با فرزند گشته لوانے استقلال را فرار داشت و لقب خود مروج الدین گردانید و بخت نشست و اسم سلطنت بر خود بسته اسکه و غلبه بنام خود کرد و قلعه بند سورت را که دران وقت با اطلاع همشیره کالاشن جهان آرا بگیم که بهرین صاحب شهرت داشت

مقرر بود و چون خود فرستادہ مخبر خود احوال و کشمکش سرکار و استعانت گشت و دست تعرض با مال مردم و ساز و کردہ کند سے پیش گرفت و بعد تر بیت ہر اسلام خان را کہ از خانہ زادان بادشاہ ہے و متعدد ہمتا ہند مذکور بود با دیگر متعددیان خباثتہ لایفہ بموجب ساختہ دستہ رفتہ و دیوان خود را کہ مخلص او از عمدہ ہاسے روشناس پارگاہ سلطنت بود و بموجب امر پدرش شاہ جہان بادشاہ پشغل دیوانہ و کفایت ہمتا سرکار و قیام داشت بے حد و وجہ سے وقوع نئے جوہم نفاق و مظنہ عدم یک جیتی با تمام محض کہما مذکور او دوندہ دست خویش بچارہ را بہ قتل رسانید و از سفایت و تاملانی با وجود آنکہ عالمگیر را در بزرگ اور در قریب جوار بالکال اقتدار کہ نسبت با و داشت از فرط دانائے و بلند فطرتے اصلاحیہ وضع نمودہ بطور شاہزادہ گے بود مگر تکب این بہار گشتہ بعد بے اصل بر آمدن خبر دین پدر ہم اوضاع نا پسندیدہ خود را تغیر نداد و عجب تر آنکہ ہامید استشفاع در حضور پدر بہا لکیر پوشت و ہمارا ہے او اختیار نمودہ سے خواست کہ یہ واسطت او در حضور پدر فرزند را ہاسے ناچار خود دندہ را و تدارک بکروی ہاسے خود نماید و سے دید کہ مین برادر و عالمگیر ازین امور چیز سے با خود در مظاہرہ لار و از غایت حاققت ترک اوضاع نکو ہیدہ خود نمودہ سخت و چتر و سائر لوازم سلطنت جہان با خود داشت و عالمگیر بہ اقتضائے مصلحت وقت ہمدار او عاشات سے گذرانید تا آنکہ بعد از جنگ ارا شکوہ وقوع سوا سے کھنڈ کور شد چون دید کہ امر سلطنت و فرما نموده ہما لکیر رجوع شدہ زمام حل و عقد کفایت فرما و داند عرق حد و حاققت او حرکت نمودہ او ہاسے خوش آمد گو یان و تحریکہ رفتہ جویان منیرہ سوا سے غرور و پندار او گشت و ہوا سے سلطنت در سرش افتادہ سر سر سے خاریدن آغاز نمادہ با وجود اقلت خودادہ و ہر متخواہ سپاہ در عمدہ و توفیر لشکر شدہ امر و بر سے لایزان بادشاہ سے مابا نوع مالیف ستال ساختہ بیوی خود عورت سے نزد و بچہ از بچہ و ان با و پو سستہ مناصب و خطاب ایماقتہ چون عالمگیر از اکبر آباد منتقل نمود و سخت در رفاعت نقل و احوال و در پیدہ عذر ہا آورد و آخر کہ ہراسے قرار یافت چند روز بعد از کوچ نمودہ ہمہ جہا عاقبت لشکر سے آمد و با فاصلہ چند کردہ دور از اردو سے عالمگیر فرود آمدہ بزعم خود در امتنا از فرصت بود و شروع فتنہ بر این شد کہ بعد فتح بہ عالمگیر فرمایم داد کہ وعدہ چنین بود کہ ملک و دولت با ملنا نصف تقسیم پذیر اکنون ایضا سے آن باز نمودہ عالمگیر باستماع این تقریر در ہند پر متعجب گردن او افتادہ جواب فرستاد کہ ہنوز جنگ با سے و بادشاہ زندہ و توجہ او لطفت و ارا شکوہ با فراطل این گفتار غلط نیست بعد بچہ البتہ انچہ وعدہ است و نا کردہ خواہد شد چہارم ماہ شوال کہ موضع تھران طرف تائب اقامت داشت باز از تائب سے فتح خاسے مراد بخش بحضور عالمگیر نمادہ بود و ہمیشہ ہلاکت و بکسل عالمگیر اور امپلیکدان اہل بآں قسم حرکات و بیجا ہما بہ نہایت بیزد سے رسنا ہمت کار فرما گشتہ اول روز مذکور بلا منت ہرادر بزرگوار و ادا سے رسوم شہیت آمد عالمگیر بحسن تقریر و دجوعے اہل و ارباب داخل شاشن در نہایت آسائے مقید گرد و بعد از دو ہاس شب آن تیرہ روز رز اہل عمدہ مذکور بان دولت خواہ خود شہنشاہ ہر ہر د و دلیر خان را با ہمتے ہمراہ دادہ بقلعہ شاہ جہان آباد فرستادہ و در دوم از و قورال این قضیہ کہ در تھرا مقام بود و بچہ بکے خود احد از ہمارا ہے سلیمان شکوہ خلعت و زبیدہ ہرین بوس سداہ عالمگیر سے ناگزشت و ببنایت خلعت خاص و شیر مرغ و ذیل با ما و شرف اختصا ص یافت و کیرت سنگہ و دلہ را ہر امر سنگہ را بخور و ابا بہم خان خلعت علیر دان خان کہ ہمارا بخش ساختہ بود باستان بوس رسیدہ با دیگر را ہجا و رفقا سے مراد بخش ببنایت خلعت و جوا ہر سرفراز سے یا فتنہ و از انجا شش ماہ کوچ نمودہ فتح کوچ متواتر نمود و درین روز ہا ہر ان امیر الامرا شاہیستہ خان ابوالطالب و ابوالفتح و بزرگ امیرہ انصا ص غالیستہ و دیگر امرا ہر سرفراز سے یا فتنہ چہار ہم بکھنودہ با تحصیل شاہ جہان آباد در سیدہ شہید کہ ارا شکوہ در حقیقہ انرا کشتن شدت

و مسلمان و اندوختن زر و مال اشتغال دارد و در بهنگام اقامت سهرند خانه راجه تو در مل که متعدد است انتظام آن چکلبود و بهنگام
استماع خبر وصول آن برگشته بخت از پیش بینی سر راه او گذارشته بکسی جنگل رفته نشست ضبط نمود و به نفس تمام قریب بیست
لک روپیه از مال او که در پیش مواضع مدفون بود برآورده متصرف شد و از آنجا عادم لا بهر گشتن چون بکنار شلج رسید گشتی باران فراوان
آورد و بعد عبور بر سر راه گشت و پاره غرق خود داد و او دخان ساکن از سر واران عمده او بود و باید بر سر راه لشکر در گذر نمون که گذر
ستارت و متفرق آنست گذارشته که شاید درین برسات سدا که عالمگیر از عبور دریا به شلج تواند بود و خود و تا بهر سات در لا بهر
که از خزان پادشاه و اموال خودش یک کرد و روپیه نقد باقی بماند و تو در خانه و جمیع کار خجانات و اسباب تحمل و ادوات هر دو
بیکار در آنجا معیاد موجود است باصلاح حال خود پر داخته لشکر و شیر قراغدا راست بنا برین عالمگیر آمد بر سر راه از خشن و از شلج و بن
پیش نهاد بیست گشته خواست که خود هم در عقب او نوبه که بهم او را می بود و بدین بخت نماید اگر چه بنا بر کثرت گل و لای بر شگل این
عزیمت را نه و میان دو لغوه و متصرف بصلح ندیده مانع بود و ندان عالمگیر نیاسات ملازمان نشنید و بر اے خود عمل نمود لیکن
چون ساعت جلوس بر سر سر درو بر یکبختی از باب تنجیم غره نوی فقهه متصرف بود و در وقت چندان نبود که این جشن بقانون معلوم و ودان
گرگانه فعل تواند آمدند و متصرف بود که داخل قلعه شاهجهان آبا و نگشته در باغ اعزاز آباد چند روز اقامت و زریده در ساعت مذکور
جلوس نماید و از راقب جشن و نشاط و لوازم این بزم انبساط آنحضرت وقت و فرصت اقتضا کنند بهمان اکتفا ننموده به نزد
متوجه مقصد گردد و بعد از فراغ از امور عظیمه که در پیش داشت که تا نیمه جشن جلوس بضابطه که شایان آن سلطنت تواند بود غسل
آورد و بنا بر طریقه ایشانند هم شوال از خضر آباد کوچیده و در باغ خدر باغی که کساف یک کرده از شاهجهان آباد بطرف لا بهر
و اقصی منزل خود دوازدهم از باغ سند باغی که کوچ کرده در باغ اعزاز آباد فرزند ول و از آنست داشت و خواست قبل از حرکت
خود که ده روز دیگر باید فرجی از جنود و اقبال در پی خود خراج سابق فرستد تا اتفاق کناره مستبح رسیده محل اقامت انگشده و تا
وصول پادشاه بتدریس و سر انجام امور از آب مذکور پرداد و بنا بر آن عمده الملک خلیل الله خان میرمنش را بطاعه خلعت خاص
و قبل و تشریف فرارش فرموده خلعت نمود و سر خان و روح الله خان پس آن او بر حمت خلعت لباس با ساز طلاء علم و نواز شش
یافته با پدر خود رخصت یافتند و چندین افتخار عرض رسید که سلیمان شکوه با جمعی از همراهمان از آن طرف گنگا عازم حضور پدر
شود است بر اے افتخار او از مجرب آب گنگا در اطراف هر دو در عمده امر اے عالی مقداد شایسته خان امیر الامرا با نوبه
از عسا که حضور در محض کرد و خود تا بر رسیدن تاراج جلوس در باغ اعزاز آباد مقامات و زریده و درین عرصه کثرت از انبیایات خدمات
و اضافت و اعتلای مناصب و درجات کامیاب شدند

جلوس عالمگیر بار اول بر تخت سلطنت بنا بر رعایت ساعت

روز جمعه غره نوی فقهه سال هزار و شصت و هشت هجری و شصت و دوازده و لایق بر اعزاز و بزرگان و اوجب الاذعان علم بیکاه سلطنت بساط انبساط
گسترده جشنی و الاذیسی و لکشا و تزیین و سور و طرب و سرور بر روی عالمیان گشاده و بعد از انقضای پانزده گهری و بیست و دو بل
از روز و نوزدهم مطابق شش ساعت و نه دقیقه و ده ثانیه بخجسته محراب و رنگ زیب عالمگیر تاجگذاری بر سر بر سر فرزند و وقت شام نشی
جلوس اجلاس نموده رفعت افزا اے و رنگ و سرافرازی بر ای وکیل و ویدیم گردید و صد اے نقاره گشاد و یانه و نوای سرناسه
طرب ترانه از چپ و راست برخواست و آهنگ نغمه تهنیت و گلابها گشت و آهنگ از حضار آن بخت و ملازمان عقیدت باطن گوش منتظران
این روز را گوهر آموخته خود امر اے نامدار و نو نمایان ارادت شارب و سلیمات تهنیت با ملک آرمای عبودیت گشته در روز و تریه منزلت دان

مجلس دولت براہ راست سرپرستی خدیو عالمگیر صفت کشیدند و از شایستگی طبع زور و سیم کہ بر سر وافر صاحب و سیم ریختہ آمد دامن دامن
 کلام است مراد و گوهر اسید جید نذر خلعت خانہ جو دو انضال پادشاهی با دہا سے رنگا رنگ و خلعتا سے گونا گونا گوارا کردہ ہار مردہ مردم
 را ریب تاست افتخار گشت و خازن کمرست و اسان نامتا ہے دست نجبش کشودہ دامن آذر و سے کہ جو بیان مال مال
 نقد مراد کردہ من سبحان نادر و کار و شعر سے بلافت شمار تواریخ بر لیدہ براسے این جلوس ہر سانچہ اندازان جملہ آیت کریمہ
 الطیور اللہ و الطیور الرسول و ادوے الامم مشک در کمال ندرت و غرات است کہ سید عبدالرشید توسے یافتہ آقا نور از جن
 لوسے کہ باید بنابر نقاب مخالفت و انتظام سلطنت و پرداختن از اغیار و شل شجاع و دارا شکوہ چنانچہ گذارش یافت مختصر
 قرار دادہ اکثر مراتب و سروسیمیکہ از درجہ چہین سریر و آرمیت جلوس ثنائے حوالہ نمود و خطبہ و سک و قہین لقب نیز بر بیان جلوس
 مفضی شد شاہنشاہ زاد محمد اعظم کہ کمال منصب مداشت بمنصب دہ ہزار سے چار ہزار سوار و حمایت علم و تقارہ و توانا بلوغ
 و آفتاب گیر و وحلہ شکے الماس گران بہا دادہ سر اسب سر بلندی یافت و دیگر امرا ہم بقدر حاجت و اقتضا سے وقت بلنایت
 تلاح و انعامات سوار در امرا ہم خسر و از گشتند و روز دوم سب الکملک پیش خانہ بطرف پنجاب برآمدہ سر اسبہ دودہ دولت برافراشتہ
 شد و توسے دیگر براسے مزاحمت سلیمان شکوہ بلکہ کہ گئے شلیج میر بادلیہ رفان و صفت شکن خان و دیگران چارم دی قسودہ
 رو دادند نہ ہفت می قسودہ خود متوجہ سمت پنجاب شد چون نسبت بشاہ راہ طرف بزمین آن محل دلا سے کم نشان میدادند بنابر آن
 یا زود ہم کہ از قواسمے کربال کوچ شد بہ سمت اندری شرف شدہ متوجہ رو چڑ گردید و بعد از طے سہرا حلقہ خضد اشت بہادر خان
 مستحقین بر مہور و از دہا سے شلیج بچستی و ہالاکے قبل از رسیدن خلیل اللہ خان و لشکر ہرا میش و غالب آمدن بہر مستحقان
 دارا شکوہ رسید و فراریان ہم با ہم جمع گشتہ و در سلطانہ نور اقامت کردند و حقیقت حال بد را شکوہ لوسٹند و خلیل اللہ خان
 ابن ہر شہیندہ ایٹار کہ وہ بہر ہادر خان ملحق شدہ و سلیمان شکوہ در این احیان با قواسم بلایا و ادبار گرفتار گردیدہ آلا خرا امر
 بہ کمال ناکامی سے مرتبہ دوم بصری مکرر رفتہ و پناہ زمینداران آنجا از رسیدن احوال او بعد از این گذارش خواہ یافت و دارا شکوہ و قاسم
 شعل و ہا ہور رسیدہ چار دہم داخل شہر شدہ بہ ہند ہم بقصد نقل کرد و بیستم فرار از انکیر تا داسید عرب خان کہ از قبل ادو صوبہ دلا ہور
 بود و شہر بدو کہ سیر انعام لشکر و سامان و لوازم توپخانہ چندان کہ تو اند کہوشد و خود نیز بہ اطراف و اکناف اشالت نامہا سے
 لا طفت آمیزنے بر سر اعید الطاف و احسان فرستادہ سپاہ آن مرز بوم را از ہر قوم ترغیب لو کہ سے کرد و امر سے
 قینا سے زمینداران را نیز با قواسم عواطف امید و را خستہ و زور را فر کہ در انجا داشت بہ انعام و اعانتا لیت
 کتب مردم پر داشت بنابرین در عرصہ اندک مدت بہست ہزار سوار فرا ہم شد و از امر سے پادشاہ سے نیز جمع بر سر او گرد
 آمدند و راہ را چو پناہ زمیندار چون کہ حسب المطلب شاہجہاں بیگک اولی آمد و خبر خان فوجدار میر و خوشاب ہم با راہ
 متفق گشتہ رفیق و شریک او گردیدند و در اشکوہ و رلا ہور بودہ مخفی خطوط استمالہ امر سے پادشاهی و را چو تانان انجید
 نوشتہ دعوت برداشت خود سے نمود و بعد وصول ہا ہور چار ہزار سوار بہ کمک مستحقان سابق و مخالفت گذرا سے شلیج
 فرستاد و بعد استماع توجہ عالمگیر بصوبہ پنجاب بنامز گئے جسے دیگر را با سید عرب خان و مصاحب بیگ و دیگر نذر ان خود
 بہست گذر و رو چڑ فرستاد و باہجا در کمان آب لشکر استین کہ وہ بود و نا چنانچہ گذارش یافت کہ بہادر خان ولیر سے نو دہ
 از مہر نون گذشتہ و مستحقان و در اشکوہ گردیدہ و در سلطان ہور فرا ہم آمدہ صورت حالی با و نگا شہیدہ در اشکوہ و او دوشان را
 کہ را سے گفتن نون دیگر چہیز رفتہ بود و توسے دودہ ہا ہا سبت و ضبط معاہدہ را سے بہاہ رخصت کرد و نوجا سے

مختار نیز با دیکر جاشند و دهم بیاہ را ضبط نمود مستند خراست نشسته و از اجرامے خور با شجاع کہ شکست خورد و جیش غنا و دول آرد و بکین و انسداد و بود و خبر اختلاف حال خود کرد و بتا بر ضرورت و صلاح وقت در صداقت و مصالحت نزد و پنهان دوستی و التیام در میان آورده و مکاتب آمیزش اسالیب شعر با نظم و موالات فرستاده بود و او را ترغیب و دلالت حرکت از بنگال و کینف لشکر کشے با عالمگیر نموده با ہم سمود گشتہ بود کہ چون خود در پنجاب تخیہ اسباب نموده شورش نماید شجاع نیز بواسعے عزیمت بطرت اگر آباد افرازد و با ہم محمود کوکہ بایمان در میان آورده بود کہ بعد حصول مرام ملک و مال با ہم بر مساوات قسمت نمایند و عالمگیر نیز بفتح مالیت قلب شجاع نموده صوبہ بہار و پٹنہ را با دادہ فرمان سند بمر شاد جہان بنام او فرستادہ بود و شجاع ہم در ظاهر دم دوستی و موافات با عالمگیر زدہ مراسم اتحاد بتقدیم میر سید احمد اچلن خبر نصفت عالمگیر بطرف پنجاب و ملتان بہ لاقب دارالاشکوہ شنیدہ با از حد حدیثیون گذشتہ داعیہ تسلط با فزاد و سر نو پیش ہمساد مناظر ساخت و زورش آید اما دارالاشکوہ کہ ضرب دست عالمگیر با وجود کمال اقتدار و اجماع امر اسے کبار و فوج و توپخانہ بسیار خورده صولت و طیش جیوش قاهرہ اش در دل او جا گرفتہ بود اگرچہ بظاہر در انجام اسباب پیکار اشتغال داشت و در باطن مرکز خاطرش داعیہ فرار و رفتن بجان ملتان و قند بار بود و بہ تخیہ اسباب ابن حکمت کشیدہ و بار برد و غیر آن جمع میبود و رضا آفرین ابن سنے نموده دریا قندہ کہ عرض شایستہ دارد بدین سبب ترک امید از او ضاع او نموده آہنگ جہانے کرد و نہ چنانچہ راجہ راج دوپ بہانہ سر انجام اسباب رخصت وطن گرفتہ رفت بعد چندے پسرش کہ پیش دارالاشکوہ بود و نیز گرینخت و بیست و پنجم ذی قعدہ ریات عالمگیر لعل و رو و بکینا آب شلیخ افگند و راجہ جوہت کہ از خبر شکست خورده برگزیدہ بود با تمام اسرارے حضور غوغا قصصیات اوشدہ درین منزل شرف کورنش دریافت و بر جہت خلعت و یک زنجیر فیل مزین بکلی زر بخت و سناز فقرہ با مادہ فیل و شیر مرغ گران بہا فوارش یافت درین منزل از عرضداشت خلیل اللہ خان بوضوح پیوست کہ افواج دارالاشکوہ کہ بر سر سبز بیاہ فراہم بودند و او دخان با دیگر سرداران دارالاشکوہ از لاہور آمدہ بآن پیوستہ و بچہر شکوہ نیز لشکر دیگر توپخانہ تازہ بایشان ملحق شدہ و دارالاشکوہ خود ہم عرض بر آمدن از لاہور کردہ و غرض بر آنا خواہد پیوست عالمگیر بعد اطلاع راجہ جنگ و دلیہر خان را با فوجے از لاہور ان بلکہ خلیل اللہ خان خصمت فرمود و در دیگر صفت شکن خان بر آتش را با توپخانہ منیہ نہا نمود بیست و پنجم ذیقعدہ کہ راجہ جیہ سنگہ و لیر خان بخلیل اللہ خان ملحق شدند بعد از ذی چند تحقیق پیوست کہ دارالاشکوہ داعیہ پیکار بعزم فراموش ساخت و بچہر شکوہ را بتجلیل تمام برگردانیدہ بیست و پنجم اندک از لاہور رخت او بار بستہ بجان ملتان روان شد و او دنا را مامور نمود کہ گشتی بار اسوختہ بعد از قریب وصول جنود منصور بر خاستہ با پیوند و این مقدمہ را بجنو و معرعتہ داشتہ ظاہر خانی با ہمراہان بر جناح استقبال دود و دھشتم ذی الحجہ لاہور رسیدہ بصلطہ شجر ہر داخت و راجہ راج روپ زیندار جوہر و جیہت بر لب دریا سے بیاہ رسیدہ بخلیل اللہ خان بر خورد و بواسطت آنما عازم حضور گردید و عالمگیر راجہ جوہت را بہ شاہ جہان آباد رخصت نمود و نامادوت خود با قاست آنجا مامور فرمود و پانزدہ محرم گشت کہ الحال معظم خان را کہ بصلحت مقید بود از پیش بر آورده ملاسنے آن بکمال دلجویی بانماید و در انعام لغور و افرو و انواع اجناس و امتوہ احترام و نیکو داشت او دقتہ فرو گذاشت نہ نماید و پنجم ذی الحجہ از آب عبور نمودہ صلاحت دران دید کہ خود با اسباب بیک دارالاشکوہ را قاقب نماید و بعد و پنجمی سعادت نمودہ نظام تمام سلطنت ہر داد و بنا برین در منزل بیست و پنجمی شاہزادہ محمد عظیم را باز داند لشکر دارد و بی بزرگ و کار خانجات باہر خصیت نمودہ با اسباب ضعیف فروری و خزانہ لشکر بیست و پنجم ماہ مذکور را بخوار نمود و راجہ جیہ سنگہ چون مرتے از خانہ نمود و در رشتاق سفر بود رخصت وطن یافت

درین اثنا شنید که داراشکوه در سلطان جم کاست متواله بیست بکر گرفت و مسلک جمعش پیشتر از پیشتر از هم گسیه غیر ازین که بزرگ
 بسیار و پاسه مروی فراخ و دما پاسه رسامه کاره و دیگر نی توان ساخت لاجرم استیصال در قطع منازل سوخت سوخته خود
 منازل کوته مقرر کرد و فرمان داد که نصف شلک خان و پسر او و زنهای او را کک محروسه بر سر آوارگی ساز و چهارم محرم
 فرمان نصف شلک خان رسید و همان روز بتیاقب ششافت و عالمگیر بسوخت و شلک خان و زنهای او را کک محروسه بر سر آوارگی ساز و چهارم محرم
 و محمد باقر پسر سلطان لغو جدا و بکر و خطاب باقر خان و مع اصل و اضافت بصب هزار می هزار سوار نواز شش یافت
 هفتم محرم کنار آب راوی دوسه که بجه سلطان خلیل الله خان و بهادر خان و غیره طایران ادراک دولت حضور نمودند و سیر
 عرب خان که نوکر عمده داراشکوه بود از هر پاسه او مختلف و زبیده و شیخ نو سے گیلان که نیز از طرف داراشکوه به حکومت
 سلطان قیام داشت دید سو و بار بعد باسلام سده با و شاه پاسه چهره فروخت و کوفتایت خلاص و مناصب متمول محرم
 شدند هر چند نصف شلک خان بتیاقب مامور بود بنا بر مزید احتیاط عمده و رعایا صاحب توپیر شیخ میر براسه زمین کار
 مامور شد تا اگر حاجت بیخاک جم شود تذکرش آسان باشد و ششم محرم لوطا سے فخر با ملا محمد و ارید و انعام یک لک روپیہ نوازش
 یافته مرخص شد و روز دیگر باریات مزار شیخ بهاء الدین قدس سره که داخل شهر سلطان گشته فیض اند و زربا رست هزار آن بزرگوار
 گردید و یک هزار روپیہ شیخ بهاء الدین صاحب مجاد که از اولاد آن بزرگ بود و هزار روپیہ بنمود و دجا و مان آن حکام لازم آنرا
 انعام نمود و بهنگام خواب و ایام از ترافتش دست بود شاه شلقه را نقد مرد و بدامن آزاد کرد و انعام و بحدیرین ایام شاه
 نواز خان صفی که از انا علم امراء پد زدن هر دو شاه هزار روپیہ بنمود و محمد و نیک زریب و مراد بخش بود و عالمگیر بنا بر مصالحت وقت و
 عدم اعتقاد بر او و قطع بر آن بود و محروسه خود عازم کرد و با و از کن شد و بود و در اطاعت و از محروسه برگشت و بار سال
 مختلف خاص و با اصل و اضافت شش هزار و شش شش هزار سوار و سیر و سیر نوازش یافته بسوخت و داره بکرات امور گشت
 و در معادوت عالمگیر از سلطان به شاهجهان آباد و بنا بر فتنه شجاع و بر ستم از سواخ آن زمان +

و داد و بخان کہ در نواسے ہیکر از دارا شکوہ جدا شدہ اندر اہ حبلیہ بچہ دار فرود کہ وطن اوست رفتہ بود و بنایت ارسال خلعت
 نوازش یافت چون سلطان شجاع چنانچہ اتمام یافت صوبہ بہار ہم یافت از کبرنگ کہ در الملک او بود یہ غنیمت آمدہ از انجا بہین
 گمان کہ عالمگیر سراسر افواج دور افتادہ شاید پستی و چالاکے کارے توانی نمود و بعد از آنکہ تو قفہ در جنبہ افکار اسے آن حدود و
 قریب خانہ دوازہ عظیم بنگالہ ادا سطر عفر عالمگیر لطف پنجاب بود و نیاز فرصت نمود بہ سبب الہ آباد خدمت نمود چون نواسے
 رہنما سن رسیدہ رام سنگہ نوکر دارا شکوہ کہ از جانب او بجا است آن حصن وقت اساس قیام داشت دایم اسے آقا سے خود
 کہ بعد فرار از کربا باد و دیگر قلعہ داران سبب الہ آباد نوشتہ بود کہ قلعہ آن نواسے پنجاب دہستہ رفتہ با و پیوست و قلعہ را
 سپرد و چہین سید عبد البکلیل با ہر ہم کہ از طرف دارا شکوہ ماویں قلعہ چاندہ بود و قلعہ مذکور بہل زمان او سپرد و در غلغلہ ان احوال
 سید تاسم قلعہ دار الہ آباد با ہی نوشت کہ من ہم باہوم اگر خود را بخصوب ہمین قلعہ را تسلیم نہایم سہنوج ابن مقدام نیز باشت
 دلیر سے شجاع گشتہ قدم حرات پیش نہاد و عالمگیر با شجاع ابن احوال سے خواست کہ کسب تقریر کفایت این ہمہ نماید و خطوط
 متضمن ہواغات و منع مہادات کمر نوشت اما انقصاے ہوشیار سے دید کہ فائدہ دلان با عسا کہ الہ آباد ہا بہ مقادیر سبب
 او اندر دچند سے از امر او قوسے از او ایک نصرت پیر از دشاہ ہزارہ سلطان محمد باید فرستاد تا سہراہ شجاع بودہ
 حقیقت حال او لیرض رسانیدہ باشند تا بر آن فرمان لازم الاذعان بطفراسے نفاذ پیوست کہ شاہزادہ نظم حماد اگر آباد
 با میر الامرا شایستہ خان گذاشتہ با و بچانہ و لشکر اکبر آباد ہم ریح الاول لوابے منتبت بہ طرف الہ آباد برافزود و حکم نوشت
 کہ چون شجاع بہ الہ آباد نزدیک شود فائدہ دلان دست از خاصرہ قلعہ برداشتہ بخود شاہزادہ پیوندد و ریح دوم ریح الاول
 عالمگیر از باغ اغرا آباد ارادہ دخول شاہجہان آباد و حرکت نمود و بکبر و فرسہا را آخر دزد داخل شہر گشتہ دویم گھر طے روزنامہ
 داخل قلعہ شہر مذکور گردید و داد و بخان تریشے صاحب داد و دنگ کہ در وطن خود حصار آمدہ خلعت و عنایت با و رفتہ بود
 در این ایام رسیدہ و در فرمودہ بطاعت خلعت و شمشیر با سازمینا کار و منصب چادر ہر سے بہر ہر اسوار کامیاب عنایت
 شدہ و درین هنگام میر تقی گئے مکان بنام زبدرہ امراسے عظام عظم خان عسا در گردید کہ نظم حیات فائدہ دل سے بہ خیانت خود
 بیکے از کلمیان خود بہ مذکور کہ مناسب دادہ و مفروض داشتہ بر خے از مایمان خود آہنگا گذارد و بر جناح استیصال روز بنگالہ پیشو شد

نور کشف نہضت عالمگیر با ریاست ظفر شجاع بقصد فرو نشاندن نجر اسرا شوب شجاع

چون بہ ثبوت پیوست کہ سلطان شجاع با وجود اجتماع معاونت عالمگیر از ملتان و وصول بشا جہان آباد از اندیشہ سلطنت
 بزم گشتہ بکام جہارت بعد و بنارین نزدیک رسیدہ قصد الہ آباد و بنا بر آن فرار گرفت کہ عالم گیر از انجا نہضت نمود کہ سبب
 شکار گاہ سورون توجہ فرماید و بعد تحقیق حال شجاع اگر از بنارس بہ جنبہ برگد دشاہ ہزارہ محمد را با لشکر قتلہ برگد رسیدہ
 خود نیز معاونت کند و الا آہنگ جنگ اخذ و بہتدارک پردازد و چہندیم ریح الاول باین ارادہ داخل شہر گردید و خبردار
 مرا دشمن کہ در شاہ جہان آباد مجموع سن بود بہ ستور سانی باہر خان مقوض ماند و سوم ریح الفانے و نواسے قصبہ سورون
 رسیدہ خطے متضمن نقصان طبع و ریح ارتکاب حرب بگاشتہ پنجاب فرستاد چون بوز و اخبار متواترہ متیقن شد کہ شجاع از ارادہ
 خود باز گئے آید چہنیم ماہ مذکور از سورون لوابے مدافعت او برافراختہ بشاہزادہ محمد سلطان حکم نوشت کہ در جنگ تعجیل
 مذکورہ انتظار وصول موکب پادشاہ فرماید و بعد از طے دوسرہ مرحلہ بوضع انجا مید کہ شجاع بہ الہ آباد رسیدہ و سید تاسم

تقدیر اولاد و مودود با دشمنان که گردید و شجاع از بنارس سه لک روپیہ از اہل اسبابا بخر و مفت گردیدند و اندام و سائل
 جہاں گشت باشند و قوسہ را بنیجر خنجر و فرستاد و کرم خال و نفوس تہاب بنیاد و بداند و مفت چند توپ از قلعہ برآمدہ بشکر
 شجاع پیوست و مفت رنج انہا کہ شجاع بہ آلہ آباد رسیدہ سید تاسم بارہ از قلعہ برآمدہ با اولاد گشت و شجاع بہ نصرت او
 و اگر داشت سید تاسم حاج الدین نام سیدی را از اقامت خود بہ نیابت خویش در قلعہ گذارستہ با خبری کہ داشت منیبہ لشکرش شد و
 شجاع بداند نہ در آن آب کہ شستہ قدم جہاں پیش گذارست و تہاب مخفی کہ شجاع بقصبہ کجھو رسید و بہ ناصیہ چار کرد
 از لشکر شہزادہ محمد سلطان مسکن نوہ کو خانہ در بہا بود و چیدہ عزم صفت آراستہ داشت عالمگیر نیز سرل بنزل کجوبہای
 بہتار در قلعہ ہر قصبہ کوٹہ وار گشتہ منزل گزید و در بدہ امر اسے عظام معظم خان کہ حسب الحکم از خانہ یس حاکم گشتہ بود و
 تا رنج بود کہ عالمگیر پیوستہ بطعی خلعت خاص با نادری سرفرازی یافت و در او دیگر دران منزل انانست کہ بہ و بتقیم انواع و تہاب
 لازم دزم و بیکار رہد و اخبت دوران روز شہزادہ محمد سلطان بعبایت بخر خاصہ با علاقہ مردار بہ یک صد اسب از انہا بخر و اس عربی
 و عراقی بہ معظم خان بطعی بخر و مرصع با علاقہ مردار و یک صد اسب از انہا بخر و اس عربی و عراقی کی با زین و ساز و طلا و جہاں
 از دوران بعبایت سلطنت و مردان و اعلافت و عنایت گردید نہ در و زکست نہ نور دہم رنج انہا عزم دزم صفت گشتہ فرمان عالمگیر
 شد کہ کوٹہ خانہ برقی نشان ما پیش برودہ در برابر توپ فینم صاعقہ بار و آتش نشان گرد آمد و بعد و در امر دیکہ لشکر بکوشش آمد
 و لشکران شیرانگن بدن بیکس و جوشن آراستہ فوج فوج مانند موج ارپے ہم برخاستند و صوفت فانی آراستہ گشت ہر اول برایت
 اقتدار شہزادہ سلطان محمد شکرگشت یافت و ذو الفقار خان بالو پخانہ و کانگریزانی اندامان و جسے از دیوان و ثابت قدمان سرکر
 میں فوج پخانہ بشندہ دراجہ صوفت سگہ راٹھور با سپاہ و راجہ پتان او در برانرا حکم صفت آراستہ شد و ہمیں داس
 راٹھور و محمد حسین و میر عزیز بدشتہ و بلہبے جوہان و دام سگہ و ہر رام راٹھور منیبہ فوج او گردیدند و اسلام خان و میرہ اسرا
 بہر اہلے این فوج مقرر شد و سرداری جہاں راٹھور و شہزادہ محمد عظم گشتہ سپاہ این طرف خانہ دمان و راجہ رامی سنگہ سیدو
 و میرزا خاں و میرم دیو و سبل سنگہ سیدو و میر و راجہ پتان جادون و سید شمس الدین بارہ و جسے دیگر از منیبہ امان مقرر شدند
 و کنور رام سنگہ کجواہ پسر راجہ سگہ راجہ ادا ورام سنگہ چند دات و ملک سنگہ کلا و علی تلے خان و دیگر راجہ و منیبہ دمان
 بہر اہلے این فوج مقرر شد و میر کجے انش بہ جرات و کوشش بہادر خان قدوسی یافتہ اکثر از غنہ جلادت نشان
 و دیگر امر اسے شہادت فاش متین آن فوج گردیدند و در دست راست قول خاص دیو خان با جسے از دیوان عرصہ
 بنبر و نسل راجہ پتان و راجہ دیو سنگہ بنبر و دیکہ ناز خان و سادات خان و سید شجاع خان و دیگر بنبر دمان کان مجلس قرار یافتہ
 فوج طرح متین گشت و راجہ سبجان سنگہ با سید فیروز خان و ہزیرہ خان و غیرہ سادات و دیگر امر از دیوان و دست چپ
 فوج طرح مقرر شد و جہاں آسا از اوج قول سایہ سادات بہ فرق دیوان انگند و قلب لشکر بفر و شوکت با دستہای قوت گرفت
 و جسے از نندہ اسے اعلاص شش جان نشان تلے خان و اسد خان بختے دوم و اشال ایشان را کامیاب ملازمت
 را کامیاب گردانیدہ شہزادہ سادات کوام محمد عظم را بہ دستور مارک سابعہ بہرہ خود در حوضہ نیل خاصہ نشانید و عمدہ امرای
 عظام معظم خان را بہتہ قلیل کہ درین ایام را رسیدہ بود در حوضہ نیل حاصدہ جادادہ حکم فرمود کہ نسل سوار اسے او در جنب
 نسل سوار اسے خاص با شہد و میں و بسیار قول خاص کہ دو ہزار و سہ نصرت و ظفر توان بود و فوج دیگر کسر را یافتہ
 سردار اسے بمنہ بہ جوھر شہادت و کار فرماستہ محمد امان خان میر بخشی مقرر گردید و رہاست میرہ بہ اسالت و جانفشانے

مرغی خان تنویش یافت و بعد از آن و جمع دیگر از دلیران کا طلب و قزاقی و تن جلاوت برانگشته و چند اونی بخواس خان غلامان
و دیگر معبداران و گروهی از حدیان فرض گشت و خیالان جنگی بطواع و اسلحه و براق آراسته برق انگنان تنوی باز و نو فنگ بیان
موشکاف مشغول بر پیشه پشت آناهجا گرفتند و دهر نوبه چندے انانها متین شدند القصد بود هزار سوار کامل مسلح آراسته که کمر فنی در
نقل را به سلاطین معتد رفرازم آمد و باشد آمادہ نیرو و پیکار گردید و در حال که بود جب احکام بجا خواند و شجاع نیز به ترتیب و تسوایف
خود برداشته خود را در ردی خان و عبد الرحمن بن نصر محمد خان در قول قرار گرفت و دین و اخیر کسر خود را با سید قاسم باره قلد دار که آباد
و سید عالم و خیر و سیدنا السید پسران المردی خان را با فوج خان نکور و دشمنی دیگر از مردم کاری هر اول کرد و فتح دلی حمله با جمعی
هر اهلے انانها متین نمود وزیرین الدین پسر بزرگ را با فوجی لایق در برانفا را باز داشت و حسن خوشگی را با جمعی هر اول کرد و در کرم خان
اصفیه - ابا سید راسبے و چندے دیگر از سرداران و گروهی انجود در برانفا و مقر نمود و شجاع ظریف را با فوجی طرح ساخته
اسفند یا مهورے را در انتمش مقر داشت و اتمام قوتجا و با بولمعاے سیرانش گذارشته میر عطاء الدوله دیوان خود را با جمعی عام
بچند اونی و سید قتلے و وزیرک را با فوجی بقرا و سے گماشت عالمگیر بعد تسویه صفوت چهار کمرے و دوز برآمده و ولپاه شجاع
آورد و لشکر چهار چون دریا سے زخار و جنبه موج زن شد و در کمال آرام و آهستگی بنوعیکه ترتیب صفوت و تسویه انواع
برسم نه خود و ساخته که نا لشکر گاه غنیم بود یکام جرات پیو در سبے از روز بانه مامده بغاصه کیم کرد و از لشکر شجاع و سرزینی
که توپخانه بادشاهے را نصب کرده قزاقان لوکب اقبال میدان جنگ در انجا دیده بود و در برابر احد اصحت آرا گردید
شجاع آن روز در قدم جرات از جا کنه که بود پیش نگذاشته برسم از توپخانه را با سید عالم باره و سید مرتضی و شجاع ظریف
قرطے و سید راسبے از لشکر گاه پیش فرستاد که آمده در برابر جنود عالمگیر توپ و تفنگ و آتش جگ برافروزد و حسب الامر
عالمگیر کار فرمایان توپخانه اش نیز مشغول فروز بیکار گشته آرد و با سے آتش نشانان و هنگ خون آشام توپ و تفنگ را
سر بجان مخالفان دادند و تا شام از طرفین هنگامه جدال گرم بود چون شب در رسید و ظلمت لیل پرده فرشت شجاع توپخانه
خود را با فوجی که همراه او کرده بود پس طلبیده و سپاه خود را جمع نمود چون سرزینی که توپخانه شجاع پیش آمده بود مکانے
مر قلع بود و پسک عالمگیر اشارت داشت معقم خان باقتضای اصابت راسے چهل توپ از توپخانه بادشاهے برده
سرزین مذکور و بشکر شجاع نصب نمود و عالمگیر فرمان داد که جمیع عساکر ظفر قرین همان ترتیب و آیین که کشت بسته استاده بودند
از اسپان فرود آمده با جوش و سلاح شب لباس دارند و سرداران فرزندے نشان هر یک در پیش فوج خود مور جال
بسته از غنم رو کند اعدا غافل نباشند و بموجب امر معقم خان با پاسے از شب بر اطراف لشکر گشته اتمام مور جال او را کند
مراتب خبر داری و کشتک قیام داشت و آن شب حسب احکام مبارزان سلاح از بر تنیگنده زین از پشت اسپان بر نداشتند
و عالمگیر بعد فراغ از مراسم حرم و احتیاط از قبل فرود آمده بدولت خانه مختصرے که در میر گاه براسے از غنم فرار گشته بودند
زول نموده بعد ادا سے نماز مغرب و عشا و طلب نفرت و غیره و سے از خالق مایشا و باخت میداد بر لبتر استراحت نمیکه فرمود
در او اخر این شب سانحه عظمی شورش افروان بطور پیوست و اختلال کلے در ان نظام افواج روسے داده میدلان قابو میشد و
پاسے قرار و نبات لغزیده ماه فرار گشته گشت و عثمان استقلال و دهلبار از دست رفت اما مخلصان غیرت مسند
شجاعت کیش و فدا انیش پاسے ثبات و قرار افشرد و از جان فتنه و ترزاسے در اساس اخلاص شان راه ند یافت
سنوح را قتلے آنکه راجه جوشت سنگه ضلالت کیش بے عار و تنگ با وجود غوغا و تعصیر انش که عالمگیر نموده بنیایات و افرو ادرا

اخصاص داده بود در ظاهر سر بر خط بند گنهاده اعلیاء و دولتمردان می نمود بدین جهت درین یورش بر او اعتماد فرموده شرف
 بهر اهرامه و سرداری بر انداخته و پیشه بود چون طلیعت فتنه سرشت و از حسنت مراد به بهرگی داشت بعزم فتنه برداشت از
 هر که کارزار آخر زمین شب فرار نموده شایب کس نزد شجاع فرستاد و از او عید خاسد خود و آگاه گردانیده خود با تمام لشکر و سپاه
 و دیگر ماچوستان که همراه او متین شده بودند مثل عیسای داس و دلم سنگه و هر دلم و دلمور و دلمه و چو بان و جمعی دیگر از دست عقیدتان
 که باغی می آن غول جلود و گردان شده غنائم اعتبار بر سر اسه و اربابان فتنه و کشت بآردوی شاهزاده محمد سلطان که بر سر راه او بود
 از دست مردان فتنه دست جبارت بقارت کشود و هر چه توانستند تاراج نمودند و چون بمسکه مالگیر رسید دست اندازید و دست
 عظیم نمود و بهر ماچوستان هر چه و هر کس بر سر راه می آمد دست خوش و مال و پامال قطاول را چوستان می گشت ازین جهت
 انقلاب عظیم در او در راه یافته مردم هم بر آمدند و خبر اسه و خوش لشکره شایع شد و مفسدان گرد و سر بسا و بدو دست
 حرات بخواند و کار خانجات بادشاهی و استعدا و اموال امراد و منصبدار و سپاه و دزدان گرد و سر فتنه و کس بر او افتاد و از یک بهیج
 این خبر وحشت اغریب لشکر طراز رسید و باعث اضطراب و برهم خوردن لشکر سپاهیان گردید و بسیاری از در دست فطرت که حمله
 و احاد لشکر سپاه بر اسه بفرگشت بنگاه و کمال اضطراب و سرسایک بمسکه کشادند و باین تقریب روز و زمره کارزار بر تافتند و بهیج
 از مسئله نهادن گوشت اندیشش غیالات باطله احتمال قبله مخالفت داده شایب بشکر شجاع پیوستند و گردیده از بدلان
 سلامت طلب پس جرات پس کشیده از هر اهرامه باز ماندند و گوشه یافت و انیمت شمر دند چون این خبر بدلم گیر رسید از
 فرط شجاعت و قهار و صلابت و قورع این ساخته از جان فتنه تزلزل و در نهان استقلال او مدد یافت و از سر برآورده اقبال بیرون
 خراسیده بر حقت روان سواره ایستاد و بخاص امر او طرازان حاضر خطاب کرد و فرمود که سنوح این فتنه از اتهامات اسباب نفع
 و نظرفی و انجم هرگاه آن فساد را دایم بدو اسه و خلافت ازیشی مدعا بود فتنه او همین مصلحت شد و متقریب سنو فتنه است
 و بجز بر هم خوردن صفوف و تجدید قوزک انونج پرداخته اسلام خان را که هر اول برانکار بود و یکایک آن مدبر مقرر گردید
 سیف خان و اکام خان را باهمی از بدلان بیکار جو هر اول او ساخت و دیگر باره صفوف لغرت و فرود می آراست و اسه
 دولت برانراشت و چون ترک و کش بند آفتاب بر خنک نیل بود و افلاک بر آمد و دند دسیر و شب فرو نشست شاه مالگیر بعزم مردم
 و بیکار بدستور در پیش بر نیل و کشاده سوار شد و اگر از لشکر که روز گذشته دظن را پیش جمیع بود و بیسوار آشوب انگیزه ساجه
 بهسوت درین روز تقریب نصف متفرق گشته از نوک مالگیر خلعت و در زیره بود و اما از فرط شجاعت باستعداد و دل قوی و
 اعتماد و جذب و پیغمبر باقیه عساکر فرود می آراست و فرود می آراست و دیر در زانیمیر داده
 مجموع لشکر خویش یک صف کرده و عقب توپخانه باز داشت و خود با بلند اختر پسر خود در وسط فوج قرار گرفت و زین الدین
 پسر بزرگ او و سید عالم و شیخ ظریف ترس و حسن خوشی در دست راست و سید قاسم و مکرم خان و عبدالرحمن بن تارخ و خان
 در دست چپ آمد گشتند چون عساکرین چهار گله از روز گذشته نزد یک بهم رسیدند نخست از طرفین بان اندازی
 و جنگ توپ و تفنگ شروع شده آتش جدال اشتعال یافت و درین حال از توپخانه بمالگیر گلوله توپ به فیل مرکوب
 زین الدین پسر شجاع رسیده یکایک فیلبان و یک پایست فتنه که در خواصی او نشسته بود برانید لیکن شاهزاده خیل آسیبی
 نرسید رفته رفته آتش حرب اخروخت و توپ از توپ و بندوق گدشتند آتش تیر و دشان خنجر بر سرانان افواج هر اول
 طرفین سوخت درین زد و خورد سید عالم را بهیج از سرداران عمده شجاع در کن عظیم آن عیش بود و بانوسه عظیم از بدلان

یا طلب جزوت نشان و سبیل مست چنگی کوہ توان کہ ہر یک آشوب کشور سے دہر بہر زن لشکر پیادہ و دست راست بخمار
بر جر الفار عالمگیر ملکہ کوہ و لعلندہ فیلان مذکور افواج دست چپ بہر خم خود روپائے ثبات اکثر مردم آن طرف لغزیدہ توہین
مداغہ و محار بہرینا فتنہ و ہرست خوردہ راویے ناموسے شتا فتنہ اذو قوع ابن حال تفرقہ و قوت و نور و عساکر عالمگیر راہ
یا فتنہ تمام افواج بہر آمد و مردے کہ آبرو سے فیرت داشتند و نہ بہرہ از گوہر اخلاص و ذذ دیت راہ ادا بہر پیودہ بودا
گر بہرہ و ملاک جمعیت قول خاص تر از ہم گشتہ زیادہ از دو ہزار سوار در رکاب عالمگیر نماند با جملہ مخالفان از شاہدہ منزل
افواج چیرہ برگشتہ بہان ہیکست اجتماعے با فیلان مذکور و دے جہارت اقبال لشکر نظر آفرآ و روند و درین جنگ نام اہل ارمان
رکاب بادشاہ مرتضی خان از بہرہ قول و بہادر خان از التمش و حسن علی خان از طرح دست چپ ہمدودی از بہرہ امان
پہرہ سے ہمت رخش شجاعت برانگیزہ سر راہ دشمنان گرفتند و در ہمین وقت عالمگیر رو سے سوارے بہت اعداد اگر دیندہ
شوہرہ دفع آنرا گشت بنو سے کہ پشت قول خاص بجانب الفار گردید و از امان رکاب جلد بہرہا سے بر دند و بہ تقویت جہات
پادشاہ و پشت گئے آقا مخالفان را از پیش رو برداشتند و بہ فتح تیر و شان خون ریز بسیاری از ان برگشتہ بخمار ہر خاک
ہلک آفتند و او سے فتنہ و استیلا بہر افراستہ سید عالم را بمشاہدہ شہادت و ملا و دے بہادران باز دے ہمت سست
گشتہ بخمار فرار و او با برہا سے کہ آمدہ بود باز گشتہ لیکن آن سہیل مست عہدہ جو کہ پیش پیش فوج او بود دندہ دفع و منع بہادران
دیر و ضرب گفتگ و تیر و نہ مانہ بہان و تیر و خیرہ و چیرہ سے آمدند بیک از باض قطر دے پیکان و صدہ بندہ دق و بان ہسان
سیل دان از ریش اہر تیر و خندہ دے کہ تیر و صولت بطرف قول خاص عالمگیر آوردند و از ان سہ کوہ چکر و فریت منظورے
ہیشتہ آمدہ فیل مرکب بادشاہ و قرب و چون ابرہہ بخور رشید نزدیک رسیدہ شہناہ مکران قدر کوہ و تار کبکے آن سہست
از جان فتنہ سر رشتہ ثبات و استقلال از کت دادا بیاست بر دے نہر چاک سیر و شدہ و راہ و چنان سیل کیو نشدہ
بجین سہشتہ زبس جو حشر + پنجبید جنش از پیکر ش + و بقراوے کہ در جوفے کے از فیلان بہر دشتہ ہوا شاہہ نمود کہ
فیلبان را کہ بران نیل سوار و باشا و گجک محرم آن مست دیوانہ خود دے گفتگ بزند و او بہ چالاکے و تیر دے ہدیہ
اداحت و ہسادت اقبال پر نشان آمد و فیلبان فرود افتاد و فیلبان بادشاہ رسیدہ بر نیل بہ آمدہ آن را طبع خود گردانیدہ
و آن دو نیل دیگر از قول خاص گذاردہ شدہ بجانب دست راست قول عالمگیرے شتا فتنہ حملہ در شدہ و درین اثنا بلند ہستہ
بہر شجاع و چندے دیگر از سرداران او شل شیخ دی محمد دے شیخ ظریف و حسن خولگی و خواجہ خسرو ہر یک با توجہ دہا
جہارت بہت بالفار مرکب عالمگیر دھہ برین سبب درین وقت کہ عالمگیر مخالفان را از جر الفار دفع کردہ بود و عقب قول خاص
کہ بطرف ہر الفار گشتہ بود آنرا بہر خم خوردہ گے و انقلاب ظاہر گشت و معلوم شد کہ دشمن بدان سمت حملہ آورد پادشاہ خواست
کہ دے توجہ بان سوار دہہ بدین اعدادے پر داند اما چون شمشیر او جو ہر تیرہ آہنستہ بود و در ہمین ہماک حركات مضطربہ
نمے نمود بخاطر گذرانید کہ چون دے نیل سوارے بنا بر جوع جنگ و کارزار بہت جہا الفار گشتہ ہجوم افواج مخالف درین
طرف ست و درین جہت ہر اہل فوج منصوب بہر ہمین طرف میل نمودہ مبادا از اغراض قول خاص بہت بالفار شاہزادہ
محمد سلطان و ذوالفقار خان کہ مقدمہ الجیش نظر بود دندہ بے بخاطر او دادہ حرکت قول خاص را بہر چہ دیگر مل گشتہ و
نور و نزلے عظیم در فوج ہر اہل بہر رسد و باعث مزید خیر گے اعداد و فتنہ دشمنان گردانند با اقتضائے دور اندیشی
و پیش بینی کس نزد شاہزادہ ذوالفقار خان فرستاد و حقیقت حال باز نمودہ پیغام فرمود کہ شہا بخاطر جمع و دل تو سے

در مقابل فتنه لوده سر رشته کوشش و پایداره از آنکه تدریجاً باسلطوت اقبال و شهنشاه طرقت بر افکار را دفع نموده کمک
خواهیم رسید بعد رعایت این دقیقه محرم بنیر و شجاعت ملی ردی خیل بجانب دست ماست گردانیده بعد از فتنه مخالفان توپ
نموده و خصال این حال فیصله که اسلام خان سرور افکار بران سوار بود و بعد صبر بآنکه که باور سیدرم کرد و افواج آن طرف
برهم خورد و اکثر مردم آن طرف از بجای رفته و تفرق نبات و قرار نیاختند اما سیف خان و اکرام خان که همراه اسلام خان
بودند یا بعد دو سه قدم بهت افشرد که ششماه مرده اند نموده و همان بیگ روز بهائی که کار فرمای توپخانه بر افکار و
پیش رو سیف خان و اکرام خان بود درین پیکار همان خار سه نموده سرخ ردی عرصه کارزار گشت و درین این احتمال
پادشاه نیز در سه پناه پشت فدیان اخلاص نشد مرا که درین وقت نازک و دندان صبور بی بر جگر افشرد و پادشهان گرم سینه
و او در بود و فکری که اندر دلازمان رکاب و جانفشانی سابق و دست جلالت از آستین می بر آرد و ده اعداد را در اینکند
و یکو ششماه مرده اند سلک جمعیت مخالفان از یکم سیف درین گیر و دار شنج دلی فرستد همراه بند آخر تاب تیغ مبارزان
لشکر نظیر یکدیگر شوق بفرنگا گردید و حسن خوشگلی زخمی شده در عرصه روزگاه غلظت و بر شنج از افواج آنها با برقی تیغ دلاوران
آتش در زمین عمر و بقا افتاده متلع و در گنگی پاک بوخت و بند آخر راج گشته با بعد و سه به پیر رسید عالمگیر بعد غلبه
و استیلا و سه بهت بدین شجاع اخراخت تدریجاً چند پیش رفته بود که کرم خان صفوی فوجدار جوینور که ناچار و مجبور با شجاع
بود و اعیان حضور عالمگیر باین جانب می آمدند و در بریم تنهاریان نمایان شد و امان یافته ملحق کوکب صف و گشت حسب الامر
بر حوضه فیله جای یافته محفوظ ماند بعد از و عبدالرحمن بن نذر محمد خان که در زمان شاه جهان از ملکبان جنگا بود و سفر
پسر او در سه خان چرائی پدر گردیده و سه ارادت باین درگاه آورده ملازمت نموده درین اثنا یکی از قسما دلاان
خبر فرار شجاع رسانید و لغاره شادان از پشت خیالان دسپان بنوازش آمده و سه دلگشای شادمانی بلند گردید و
نه انکشت با وجود تفرقه و انتشار لشکر و پیرو گس و افواج و ظهور انواع ففاق و شفاق متافقان و قابو طلبان و فخر و شتم رقم
عظیم که ماسا اقبال را درین مصاف روسه و ادب نفع نمایانی نصیب عالمگیر گردید و شجاع بهزادان اندوه و ناکامی با
پسران و والد و بی خان دپاک بنو و اوار تو امان راه فرار پیش گرفت و در دو و بیگاه و اکثر اسباب جنگ دجا و او دست خوش
با راج افواج منصفه گشت و یکصد و چارده توپ و یکصد و یازده فیل جهید منبسط درآمد و عالمگیر بعد فتح لشکر و سپاس آبی
بشدیم رسانیده از لشکرگاه شجاع که نزدیک بتالاب موضع کجوه بود گذشت منزل گزید و بنا بر مال اندیشی نا شجاع فرصت
اجتماع اسباب منازعت نیاید فوجی بسر کردگی شاهزاده محمد سلطان در تعاقب او مامور گردید و همان روز با جمعی که در رکاب
شاهزاده حاضر بودند بآن هم بر آمده بیشتر منزل گزید و با حجاج انتظار رسیدن امرای ملکی و جمعیت افواج کشید و شاهزاده را عیال و بعضی
یک خندم و اربابان و کاه در گردن و دو پیشه که برگشت داشت و اندیش نموده مخصر کرد و نایست و ششم شش روز در آن منزل
مقام نموده امر را مشمول عواطف گردانید و امانان جمله عظم خان را که بعد باقی از قید تاملین وقت به بجای منصف سر بلند
نیافته بود به منصب والا سه هفت هزار و بی هفت هزار و سوار و انعام ده کد روپی و عطاای خلعت خاص با پوستین
سور و فیل خاصه با ساز نقره و جل زرین و دشیر و سپر با ساز مرصع مورد مرحوم گوناگون گردانید و راه به جبهه سنگین روز
از دین رسیده چپه ساه عقیدت گشت میت و هفتم از نواحی کجوه که گشت ساحل رود گنگ منزل شد و تا سلاطین
انعام بود و پس از نزول این منزل عظم خان با ذوالفقار خان و اسلام خان و کنور و رام سنگو و دو خان و فدائی خان

و را بر باد سگد داخل خان خوشی و احتشام خان و فتح جنگ خان در شید خان و دود و خان و را و بها و سنگد با خواهر میگردد
که در پی از مرد کار آمدن تین یافت که پیا و دشاهزاده محمد سلطان ملحق گشته متاعب شجاع بر دارند

ذکر انوایه که لبر کرد که شیخ میر و صف شکن خان در نقاب دار اشکوه مستقیم بود

پوشیده مانده که صف شکن خان چهارم محرم که ده روز قبل از ان در اشکوه از افغان گهراست فرار گشته بود از ایلده که در کون
بر تاقش شافت چون به بکر رسید ناظر شد که در اشکوه اجمال و انتقال و بعضی پر دگیان را با بر سر از خزانه و طلا آلات
و نفقه آلات سنگین بگردانیده است نسبت خواجرا و سید عبد الرزاق نام شخصی را که از امتحان ادب و دگر است تعلقه نگذاشت
و چند توپ بزرگ که با خود داشته با دیگر توپ که از کمانه و گرویس از بر اندازان و بند و تپه های سمه در ان حصار استوار گردانیده
سلخ محرم از بکر تلخ کام پاس و حرمان پیشرفت و بقیه خزانه و احوالش در کشته ها و خود و برادر و میشه و جنگل درخت بریده میرود
و اکثر لوکران عمده اش مثل دوا و دواخان و شیخ نظام و میر عزیز و میر رستم قریب به هزار سوار در نوایه بکر از جداسانده و نام
مفادیت پیوند و قریب سه هزار سوار با دانه انداخته شیخ میر و سواران یک روز اقامت بکر معامد نمود که از اجابیت و پنج کرد و پیشتر
را به جانب قندهار جدا می شود و در اشکوه بعد در و با جلای خواست که بفرستد حار و در چون دید که لوکران هم را می خواهد
داهل حوش نیز را می بیند آن وقت بود که ناچار به سمت خطه برگشت با استماع این اخبار جماعه برقی اندازان در بکر متعین نمود
که اند داخل و خارج قندهار خبر در بوده ناما و دود لشکر منصور توپ و تفنگ با قلع در جنگ باشند و بر مختصان کار
سنگ سازند و خود کوچ کرده در پی در اشکوه شافت و صف شکن خان را مع محمد معصوم خویش خود با هزار سوار برف انداز
و چهار ده شتران بیشتر فرستاد که بر صورت راه با عبور گشتی در اشکوه بر بند و خود هم در پی و دیده رسید و سینه با
نمود اما بنا بر عرض دریا از انداز سینه مانده ندیده و بغیر از و کشتی که سیکه از گوله شکست و دیگر در گل نسبت انصاف
با آنها رسید و مجموع کشتی با سلامت گذشت و شیخ میر و صف شکن خان شنیدند که در اشکوه میست و نیم صفر از دریا عبور
کرده بصوب گجرات شافت و درین اثنا فرمان تمام مشارالیه را رسید که ترک نقاب نموده بحضور آیند چون این فوج
در این نقاب نهایت مشقت کشیده بود و وصول این حکم غیبت شرده برگشت

ذکر معاودت خالیز از ساحل لنگ به مستقر الخلافه اکبر آباد

چون خبر رفتن در اشکوه به گجرات گوش زد خالیز کرد دید و از طرف شجاع اطمینان به رسید تمیزه و نادید راجه جیوت
که چنان اتفاق نمایان از و ظاهر شد و نیز تدبیر استیصال در اشکوه پیش نهاد خاطر گردانیده علم معاودت از ساحل لنگ
به سمت اکبر آباد برافراشت و در قصبه کوته خبر تخری که آباد و خطه سید تاسم بحضور از عرض داشت آشنایان و محمد سلطان ملحق
نموده فرمان سند صوبه دار سید آباد بخاندوران که قبل از جنگ شجاع به محاصره قلع اکبر آباد مامور بود و فرمان سند
صوبه دار سید پشته بدو و خان که همراه معظم خان رفته بود صادر شد که بعد رسیدن به پشته به صوبه دار سید انجمانغوب باشند
و کرم خان بدستور سابق بقدر جدا رسد به تهرامور شد و از فقیر گذشت محمد امین خان میر خنجر را با نوبه از امر او منعبدان
باستیصال راجه جیوت متعین نموده راه سگد را رها کرد که برادرزاده راجه جیوت سنگد بود و بطلب راه سگد سرفراز
بنایت خلعت و فیل با ماده و شمشیر مع و نقاره و انعام یک کبک و روبه و باصل و اعقاب به منصب چار هزاره
چار هزار سوار پای و قدرش از خروده همراه فوج مذکور خود تا بعد متاصل شدن جیوت راجگی ادولوس را رها کرد و مرز با

زود چو ربا غرض باشد و حکم شد که امیرخان حارس قلعه شاه جهان آباد مراد بخش را که در آنجا مقید است همراه شیخ میر که از قلع
دارا شکوه حسب المطلب برگشته سے آید آورد و بقلعه گوایا زندان کند گرداند و خود در حضور باشد چون تنبیه و استیصال را چه بخت
و دارا شکوه پیش نهاد خاطر عالمگیر بود داخل اکبر آباد گشته عزم جمیر جزم نمود امیرالاسرا شایسته خان و دیگر مراد و رکان آنجا
در آنجا هر شش و سه منزل پیش آمده ملازمت نمودند و شیخ میر و دلیر خان نیز ملحق آرد و شدند بحال بنابر انتظام اخبار باجراس
احوال دارا شکوه بکاشان منور جنبایا معنی نمادند که دارا شکوه خود را خواهد چیکه در قلع باشد و او را منتقم شمرده ولایت گجرات را که خالی از اشرار
بود و براس اقامت خود آراستن اسباب و انواع مناسب شمرده بهمنای بعض زمینداران اندام کناره دریا سے شکوه کفری
بهر مسکو و دشوار گذار بود پس پسر گشته چون بولایت کچ رسید مرزبان آنجا استقبال او نموده به مرده و مرده
پیش آمده و دختر خود را نامزد پسر شکوه پسر شش گردانید و از آنجا سه هزار اسوار و مرده که با او بود و اندر روسه غنیمت بگجرات
نهاد و شاه نواز خان صفو سے هر چند با دارا شکوه بیگان و با عالمگیر نسبتی داشت چه بد زندان او بود اما بجا بر بد مسلوک عالمگیر که
وقت غضب از بر پا نمود و با مقید که بود و بعد از هر سه برادران خود که مدعی سلطنت بودند از قید برآورد و در صوبه دار سے گجرات
داد و از بادشاه کبیده خاطر و منتر جو بر مرزاحت و ممانعت نه نموده و ایچه گردیدن دارا شکوه کرده با مرست خان دیوان
آنجا و جمیع کلیان آن صوبه با استقبال ارفت و در موضع شش گنج که دو کوره سے شهر است او را دریافت و از روی هوا خواست
و غیره فیضی پیش آمد و دارا شکوه داخل احمد آباد گجرات گردید و اسوال و اسباب و جمیع کارخانجات مراد بخش را
که در آنجا مانده بود منتفرد شد چون بدین جست کمیتی هم رسانید در صدد فراهم آوردن لشکر و سپاه شد و کلیان آن صوبه
را بر او و در پیش داشت اما بسیار خود یار ساخت و در عرصه یکماه و نوبت روز با غصبه آراسته و لشکری شایسته که سمیت او
سوار بود فراهم آورد و گاه سے عزم دکن سے نمود که از سلاطین آنجا استمداد نموده کار سے از پیش بر دو گاه سے اراده ایچه
سے که در آنجا که خبر جنگ آید با و بطریق غیره مانع با و رسید و بنا بر نفاق را چه جو نوبت چشم زدن سے چند که بویک عالمگیر و دید او
و اخبار موعظه از گریه کلان وقت اضطرار انتشار یافت بر عکس آنچه روسه نمود به دارا شکوه معلوم گردید و بویک و شنیدن بدین
توقف و تحقیق عزم جمیر جزم نمود و نمره جهاد سے الاخر سے از گجرات برآمد و شاه نواز خان را با جمیع اتباع و لواحق از بهر سران
و نویشان که چ مراد بخش که آنجا بود و از کلیان آن صوبه پیش رجست خان دیوان آنجا و غیره او را همراه گرفت و رسید
احمد ناسر صوبه دار گجرات که در کس از توکلان خود را آنجا بگذاشت چون سه منزل از گجرات برآمد بر عکس آنچه شنیده
استفحق بدین جست کار خود منتر و گشت در بن منمن نوشته را چه جو نوبت شعر بگوئی حال خودش و تسکین به آمدن جمیر
با و رسید و محرک و مزید عزم او گردید و با مستطاب جمعیت اولوس را شاور و دیگر را چه تان که او طمان همه در فرا سے جمیر
بود و دلیر مند و در هر منزل نوشته منی بر مرزید ترغیب و تاکید از را چه جو نوبت باو سے رسید و ملائکه بیه منزل سے جو چه و رسید
بانی احوال او بعد از این نوشته خود به شد اکنون احوال عالمگیر بنا بر انتظام اخبار کاشانه خاصه و قانع نگار سے شود و عالمگیر
بیت و بنیم جهاد سے الاو لی بشکار گاه باو سے منزل فرمود و درین منزل شایسته مراد و محمد اکبر مع جمیع پر دیگان حرم سرا سے
شایسته که از دولت آباد طلب شد و بود و رسید و شرف آمد و ملازمت گردید و پر دیگان حرم شاهی را در اکبر آباد گذاشته
خود عازم پیشتر گردید و سیزدهم جهاد سے الاخر سے تربیت خان صوبه دار جمیر رسید و خبر دارا شکوه مفصل رسانید چون معلوم
شد که دارا شکوه در جمیر رسید و آهاده رزم و بیکار راست شان و دهم جهاد سے الاخر سے ظاهر خان را بنایت ترکش نواز شش

خود ہر شاخ و برگ کے لئے رخصت نمود نامتناہی اخبار طرف مخالف رسید : یا سید بیست و ہمارم شش کر وہے الالب
 را ایسر محل نزول مساکر گشت و درین منزل خالگیر تہ ترتیب و توڑک لشکر و قیام افواج پر داخہ سرگرد گے ہرادل ہر شاخ و برگ
 و دلا در سے را چہ سگہ مقرر شد و صف شکن خان میر آتش بالو بخانہ و زیرہ بقی اندازان در پیش صف ہرادل قرار یافت
 و سر دایے آتش فتنہ میر معوض شد و بر القایہ سردارے امیر الامرا شایستہ خان مقرب شد و سرداری ہر افواج را منور شاہزادہ
 محمد مظفر کر دیر و حکم شد کہ سپاہ ایشان باہر در خان وغیرہ باشند و محمد امین خان میر بخشی با جوئے از بہادران و در دست راست
 موکب جلال بطریق طرح تیس پانہ و ہوشدار خان با سبھے از فدویان طرح دست چپ مقرر گشت و در قول خاص مجھے
 از بہدگان مخلص مقرر شد ہر محاکمات قبول خاص با صانعان و مجاہدان میر و بخانداری تربیت خان تفویض یافت و با ہر کد
 نقشہ از بہادران ہمراہ شدند و حکم شد کہ بعد ازین افواج ہمیں توڑک و آئین راہ ہر ادحال تمتہ احوال را جہ جہوت و
 دارا شکوہ و مجاہد اشقن ضرور سے نمایند و صفہ نمائند کہ را جہ جہوت از تفصیل خانے کہ علانیہ کوس مخالفت نہاختہ و لفاظی بہانہ غویہ
 آشکارا ساختہ رفتہ بود و بقیہ میں دانت کہ عالمگیر در استعمال او تفسیر خواہد کرد و ناچار چارہ کار خود در رفاقت دارا شکوہ دیدہ
 ہر غیب و تحریک اورا بسوئے خود کشیدہ دارا دوس خود و دیگر را چو تان لشکرے فراوان گرداوردہ بعد رسیدن : جو دھورو
 در سر انجام سپاہ و لشکر کشیدہ منتظر رسیدن دارا شکوہ نشست و عالمگیر راے اختار جمیعت و شکست کار دارا شکوہ
 میخواست کہ در میان ہر دو نفرہ اندازد را جہ جے سگہ کہ منظور نظر اعتبار و عمدہ را جامے دوی الاقتدار بود و تفرس غنی
 نمودہ استعفاے جہانم بہمین آئین نمودند ہر گشتہ نشو وے متغیر بشارت غفو و صبح و مالفت از مرافقت دارا شکوہ
 بنام او صادر شد را جہ جے سگہ فعل مجاہدہ دلالت برک رفاقت دارا شکوہ نمود آن بے حمیت فتنہ کش بود و اصل این
 خبر نفع غیبت سابقہ نمودہ از بہت کر وہے جو دھورو کہ لہزم آمدن اجیر برآمد بود مراجعت کر وہے گوشتہ مالیت منتظر
 شمر دہ دارا شکوہ بے نصیب بازے و خود را ارادہ پاسے دیگر باز ماند و ہر شاخ و برگ کہ سہ منبرے جو دھورو راست رسیدہ
 چون اثرے از رفاقت جہوت دآمدن اندیدہ سردار گشتہ در اینجا توقف نمود و بچند ہندوے سمت خود را فرستادہ طالب
 الفاسے وعدہ گردیدہ فرستادہ در پی کر وہے جو دھورو کہ بہ ہمانہ اجتماع عساکر ذرا انجام مقام نمودہ قلعے در زید باد بنورد
 چنانہار سانید او بجلے کرے جواب داد کہ بنا بر اختار جمیعت فوج نشستم اصلاح من آن است کہ دارا شکوہ پیشروفتہ
 در اجیر کر مرکز او طان را چوتیہ است اماست نماید اما تمام را چوت از بہہ سور و باد و کورند و من نیز سپاہ و اجتماع
 خود را جمع نمودہ منتظر میرسم و فرستادہ را رخصت نمود دارا شکوہ ناچار با جمیر آمد و باز و بچند را فرستادہ بعد جواب ال
 از ہیماے حال و خواہے مثال او جلد دی تہجد قطع امید نمودہ مراجعت کر دہ را جہ برگشتہ روانہ جو دھورو شدہ دارا شکوہ
 ناچار با خطر ادر سپر خود بہر شکوہ را بابا القند سوار نزد را جہ فرستاد شاہزادہ ہر جناح سرعت شافتہ در خواہے جو دھورو
 ہر اچہر رسیدہ و ہایت سماعت و معاودت و مشاورت نمود اما سوئے نذیرہ بالوس ہر گشت

ذکر جنگل میں مائل ہر شاخ و برگ ہر شاخ و برگ

چون دارا شکوہ از ان چلہ سرشت تا جو امر و قطع امید نمود و عساکر عالمگیر نزدیک با جمیر رسید با لشکر و صلاح در انجا
 آویش ویرہ دل بہار بہ ہمانا چو جمیعت ادبیا کرک و عالمگیر و کمال اقتدار بود ناچار معصمت در ان دیدہ
 در وہے کہ ہستان اجیر را کرد و جانب بہ جہاں فلک مثال محمد و دست گرفتہ سر تا سر عرض آن را مورجال بندود

از لشکر داراشکوہ بقصد دماغت و دماغت راجہ راجو پ از مورچال برآمد و دیرانه قدم جزاٹ پیش گزاشتند و بنوع
 راجہ نزدیک رسید و بیک درآویختند بنا به دین حال غرق حیت سرداران لشکر عالمگیر در حرکت آمد و نکست دیرخان
 از دست راست توپخانه با توج خود سوار شده بواسطه جزاٹ برافراشت و بجانب آن جبارت کیشان سشناخت و
 بعد از زنده امرای عقیدت نشان شیخ میرزا بهر اہمیان خود از دست چپ برآمد و با پیوست دہمین را بہ جسے سنگ با افواج
 خود و امیرالامرا با عساکر الغار و اسدخان و ہوشدارخان با جود جرات از دوطرف سوار شدہ بزم نرم و آہنگ یورش و جنگ
 صفوت آراستند لیکن ازین ہمہ توج اول کسیکہ مصدر ترددات گشتہ یوش بر مورچال نمود دیرخان شیخ میرزا بود و بعد از غلبہ و قرب
 انام جنگ کہ تا آخر نظر ہویداشتہ اقدام ثبات اہل مورچال نفرض پذیرفتہ بود و راجہ جسے سنگ از عقب رسیدہ قسیمہ آن توج گردید بکچھ
 شیخ میرزا دیرخان بیاس تا نیندا خلاص بہت مردانہ با تفاق و دیگر بر مورچال شاد فوازخان کہ بہت کولک پائی بود و مملہ بردند و کچھ
 توپخانہ پادشاہے نیز آتش افروز گشتہ سنے الانصال بچاکی و تیز دستے توپ و بان بر مورچال با انداختہ خانان را فرستد و کہ کچھ
 سنے دادند چنانکہ از مورچال جیسے کہ بقصد ملک بخوار استند کہ خود را بر مورچال شاہینہ از خان رسانند بعد اات با شش گولہ ابر بلندق
 اہل زہر اراغین مشاہدہ کردہ قدم بہت باز پس سے نہادند و در پیو کہ پاسے مورچال سے خزیدند و برین وقت کہ
 افواج ظفر اسواج نزدیک مورچال رسیدہ آندہ تسلط و استیلا ظاہر شدہ بود و مردم راجہ راجو پ دیر شدہ جسے ہر ایک
 کہ کچھ بہاڑے برآمدہ علم اورا بر فہ از آن نصب نمودند دیدن این علم باعث ترزلل ارکان استقلال مردم داراشکوہ
 گردید و مقارن این حال شیخ میرزا دیرخان با عساکر خود بر مورچال شاہینہ از خان رخستہ جلادت را بنمایت رسانیدند
 اگرچہ از ان طرف دماغت و دماغت تصور سے نفرت و غایت کوشش بنمود و رسانیدند و ازین طرف ہم لکے ترسید
 لیکن آن ہر دو سرداران جلادت نش و ہمراہیان خاسے از غش ریزش گولہ توپ و گنگ و با شش ناوک و
 خدنگ قطرات امطار کہ از بار بار ریزد و سربا ب آب و رنگ چہن شجاعت گرد و شمرہ روستے ہمت از ان محسوس کہ کہ
 محکم نقد اخلاص بود و بر شاققت و تلاش بسیار داخل مورچال شدہ شیخ خون آشتام بقصد اعدا از بنام کشیدند اہل مورچال
 نیز پاسے تجمہ اسوار داشتہ بقدر طاقت و توانائے کشیدند پاسے دہوسے دلاوران گوش بہرام خون آشتام رسیدہ
 از صدات زور و خور و چردلان شیر فلک چون شیر علم بر خوشنق لرزید و داراشکوہ ہر دم جسے را از زود خود بلک متنبہ
 سے کہ دجا چہ شاہینہ از خان را ہم کہ نزد او بود فرستاد کہ بر مورچال خرد شدہ دماہج مانعہ کوشش نماید و خان مذکور
 در عین جنگ رسیدہ با دیزش و جدال و تحسین مردم بر حرب و قتال پرداخت و درین نیرو مرد و آزار و زبا خسہ
 رسیدہ خورشید چون کوب اقبال داراشکوہ فرو نشست و دران و تخیلا انیز شاہ فوازخان مغفور کہ مردنیور سے بود
 بہت تر نقد برگشتہ از پادشاہت و سیادت خان سپہرزن و لاد و دمان صنو سے نزد و نیز چہ تر خیم برداشتہ داد و مر سے
 داد و محمد شریف بخشے داراشکوہ را از دست دیرخان تر سے بر سینہ رسیدہ از پشت او در گذشت و ابا کہ توپخانے
 کہ نیز از عمدہ پاسے آن لشکر بود کشتہ گشت و از سرہ داران عکدہ عالمگیر شیخ میرزا شربت ناگوار مرگ بگوارائی نوشیدہ
 کہ بر جہنم نیلے سوار مردانہ و اسر گرم کوشش و پیکار بود بہ ضرب گولے بند و ق کسینہ اش رسیدہ رہ نور و نسا
 گردید و برین وقت سید سے ہاشم نام از قوم خان مذکور کہ عقب سرا و بر جہنم نیلے نشستہ بود حسن تدبیر سے بکار برد کہ آن
 امیر را بر ابرو سنے کہ بود بچہ دماغت تا جنگ با خور رسید و نفع و نظر نقیب اولیا سے دولت عالمگیر گردید و دہمینہ خان کوششای

نہضت نوزدہ در موضع چندا و سہ مسکر شد و درین روز از عرفہ محمد سلطان و خان خانان معلوم شد کہ شجاع در اکثر
 رنج محل ادا و اقامت داشت از قرب یک مکتور بر سیدہ مجور گنگا خود و اکثر گم بہم تعرفت ادلیا سے دولت درآمد
 نوزدہم شنبان نزد یک شاہ جهان آباد رسیدہ و خضر آباد فتح بادشاہی و سلخ ماہ شنبان اکمال تحمل و شان انرا از شہر گئے
 گذشتہ برادر و از دلاہ پور سے داخل قلعہ شاہ جهان آباد شد و نخست در ایوان خاص و عام و بعد از ان مجلس خاصہ سرکار
 حشمت و کامرانی گردید و امر اسلم بقصدی و تدارقہ ہم رسانیدند درین ایام مروض شد کہ قلعہ چانکوہ کہ بلند بہم خور دگے
 دارا شکوہ بہم تعرفت شجاع آمد و بود و سید ابو محمد نام یکے از لوکران او بجز است او قیام داشت او اکل ماہ مبارک رمضان
 بے جنگ و جدل بہ تعرفت ادلیا سے دولت درآمد و سید مذکور بند گئے سرکار والا اختیار نوزدہ غانم و رگا است

ادکر تیسرہ جلوس نامانے

چون جلوس کسبین بنا بر پاس حسن سامت بعمل آمدہ و جزوین و آئین سلاطین صاحب اقتدار کہ شایستہ خان پادشاہ سے
 باشد باقتضای وقت بعمل نیامدہ بود و خطبہ و مسکہ و قلعین لقب نیز موقوف بر اطمینان از مساوات اخوان بود و در نوبت
 کہ بفتح و غیرہ سے و غلبہ بہر دوسے معاودت بشاہ جهان آباد کہ مرکز دولت است میسر آمد حکم نمود کہ ساسنے
 بر اسے این کاہن خان ہوشیار اختیار نمایند و سبت و چهارم ماہ مبارک معین شد حکم طالع صدور یافت کہ ناظران محل
 دولت تا سامت مذکور بتیہ لوازم جشن و سرانجام آن نمایند و بارگاہ حشمت و جواہر با سبب تحمل و زینت بیارایند کار بران
 با متفال کمر میان جان بستہ بازایش این ہزم دست کو شش و پاس سے دزد و کشود و بموجب حکم مستف و ستونہا
 ایوان چہل ستون دیوان عام و زیارت و محل زرد و زرخ و زینت اسے ملائی و طاشہا سے بگوانے نظر و سب
 در گرفتہ و آئین بستہ رشک نگار خانہ چین ساقیہ دو کب اسے عرض وینا کار اندانم و زینت از خانہا سے آن
 ایوان بسلاسل زرین درآورد و بختند و در وسط ایوان تختگا سے طرح ساختہ اطراف آن بچہ طلا مزین گردانیدند و زینت
 مرغ و طاووسے را بر روی آن جادادند و در پیش تخت شامیانہ لوگو نگار کہ حاصل عمان مرآت آن شدہ و بسلسل و درش
 از مر و آید گران بہا ترتیب یافتہ چہار ستون مرغ بر پا گردند و در جانیین تختگا و در جہر خور سفید شال بسلسل لائے
 کو اکب شال با وجہ اقبال برافراشتند و بہر دو بازو سے تخت مرغ و در زین سر برینا کار گذارشتہ عقب تخت
 سند لیہا سے طلا نہادند و خور خاصہ را کہ شہسخت بر شمشیر سے مرغ ساز بازو لہا سے جواہر طراد و ہیرا و ہر چے ای
 مرغ کاہن جواہر نگار کہ در مرغ آن انواع جواہر شینہ گران بہا کار رفتہ بر روی سند لیہا سے گذارشتند و در پیش
 ایوان مذکور بر فرار من آن کہ محاطہ است بمرسج شاد و والی عظمت نشان کہ با سائبان فلک دست و گربان
 نو اندود بستونہا سے بچہ بیضا فیضیاد فرار شستہ بر دور آن شامیانہا سے محل زینت و محل زرد و زرخ سے بستونہا سے
 فقرہ بر پا گردند و فرشتہا سے رنکار رنگ و بسا نہا سے گوناگون گستر و بجز فقرہ دیگر در میان بجز سبت و عقب کردہ ہر دو
 طرف خرگاہا سے عالی باوششہا سے زر نگار بہا گردید و در دیوار خاص و عام محل زیارت و محل کلابون و دوسے
 و پردہا سے فرنگے و دیباہا سے روسے و چینی گرفتہ زینت دادند و مجرات و در من دیوان عام نیز منفاکس آتش
 یا ہتمام سبک از امر آرائش یافت و شامیانہا زیارتی محل زرد و زنی بر فرار من مجرات بر پا کردہ فرشتہا سے لون بسا کما
 مزین گستر دند و چینی عمارت غسل خانہ کاہن خاص است بالوایع زینت آراستہ اسپک محل زینتی کردہ فلک

[illegible]

سال بیس و نام بد و دارا القرب و پیشانیے شایر بلخراس ابوالخیر مٹے الدین محمد درنگ زرب بہادر و ملکگیر بادشاہ
 قاضی مزین گشت مہفت گھنٹے در دیوان عام خاص بر سر درجہ جلوس خود در شکوے بادشاہی زنت
 و بیگناہت را با عطا الدلہم سابع بسیار شادان ساخت و آوازجا بدولت کہ و شہساز پر تو جلوس انگندہ دست بر آرد
 گشت و در آنجا نیز بدستور مجلس بادعام آنجن آراست و آئین کام بخنے و کامرائی کرے پذیرفت و از سحاب خفین
 بادشاہ شغل مرا تب و مناصب بالبدن گرفت بادشاہ ہزارادہ بانعام کوک و عنایات دیگر مشغول عواطف شد نہ دیر
 کہ ارم از امر او فوئیان عالی مقدار و سران و سپہ سالاران جنود و سائر ملازمان آستان دولت بقدر لیاقت و شایستگی
 عواطف نمایان و عنایت شایان مست ظهور یافت و بزمرہ صلحا و متقیین و شہر اورا بایاب طرب و نشاط و سرور ہزارادہ
 انجن انسا و العانات لاکہ و ضلالت گرانا یہ مرحمت شد و دو گھنٹہ در آنجا مجلس افروز ماند و مادہ و بادشاہ خودہ روز
 ہنگامہ آئین شہنشاہیافتہ ہر روز از ابواب بڈل و عطا بر دستے خلایق مفتوح بود و عہدہ ہائے آستان شہنشاہ
 ہر یکے جو بہت ادا سے مراسم پیشکش و تشرافے نمود و دید محمد علی سفیر عادل شاہ و محمد ناصر صاحب قطب شاہ سلاطین
 و مکن برائے ادا سے مراسم تہنیت با پیشکشاہ کہ آمدہ بود پذیرفت حضور رسیدہ بطعای خلعت سرخ و زرگر دیدہ و
 پیشکشما از نظر گذرانید و پیشکش عادل شاہ بہشت لک روپیہ و پیشکش قطبشاہ از اقسام جوہر در صہ آلات بدولت
 روپیہ تہنیت شد علماء و شرفے حضور تاریمالیہ تارگفتہ اند کہین از لوازم آن تاریمست کہ ملا عزیز الدلہم و ملا محمد قلی
 اصغمانے بانقاسہ سر دوش دادا دالہام بیسی از لوازم کلام الہی اقتباس نمودہ و حرور لغوئے کہ در لغت آید منظر
 فرمودہ و آن کلمہ انیکہ ان الملک لدوینین یشار و عید نور و ذرا کہ از عباد عظیمہ کوک عجم دے تحقیقہ عید عالم است
 زیرا کہ تمام شاد و اشجار بلکہ جمیع نباتات و معادن و حیوانات و ارض و ہر دامن است از روح نباتی و معدنی و حیوانی
 جلوه گر است چنانچہ در حدیث دار داشت آئمہ و ابوالریح اسکے بخورہ و در ضمن آن اشعارے آن شہزادہ و جوہرے
 معنویے رحمۃ اللہ تعالیٰ در شوقی شرح حدیث نمودہ و فرمودہ ابیات گشت پیغمبر اصحاب کبار و جن و پستان
 از باد ہزار ہا اچھ بارگ در شخان بے گندہ ہائے و جان شہان میکند و از کلام مصدقین علیہ السلام نیز مدح و
 بزرگے این روز ہر اچھ وضوح سے باید از شدت عصیت موقوف نمودہ و در جلوس خود را نور و ذکر کردہ عوین
 غرہ فروردین غرہ ماہ مبارک رمضان را بعد از جن نور دے متعین فرمود و این جشن را با بعد نظر افعال میداد
 و این قسم اعمال را دین پر دے دانستہ خود اسے دین بے شرد و دے قید کہ جشن و عیش را با ماہ مبارک ربیع
 و سببی نیست ماہ مبارک رمضان برائے عبادت و پیشین رازت جوہر و طش و سیام و قیام و مجمل اقسام را با عفا
 شاد و ریح و تعب برائے رہنا سے رب است زیرا سے تربیت و استقامت و سہار و الوار و کم و سرد و دو جمع نمود و لب
 نشاط و طرب و دہند و سہمان اجر سے اعتقاد و شہد تیر از خمرات است اگر چہ منع منیات و سہکرات
 سلاطین کلف ہم سے نمود و اما مقرب و احتساب و دہمان نمود

<p>ذکر دستگیر شدن دارا شکوہ و کشتہ شدن آن عاجز و بیچارہ ہر اسر اندوہ</p>
<p>دارا شکوہ را بعد شکست شامے نہایت بد حالی و پریشانی زدے داد و با تہد یا دوی عملہ خود در کمال بے برداے و برہا گجرات آوردہ بان طرٹ شرافت دین وقت غیر از فرزد میوایتے با د و دا ز دہ ہزار سوار کے با خود</p>

اگر چه دوران روزگشت نیز مست یافت بنابر پیش بینی عیال خود را بر عمارت های نیلان سوار کرده با خزان و طلا و نقره آلات و
کارخانه های ضروری که بر نیلان و شتران و اشتر با بار کرده اداد اسرار و زر بکنار مالاب و اناسا که در آن جنگ گاه باز دستبرد
و جمع از سوار و پیاده آنها گذاشته تا اگر شکست رود بدو خود آنها رسانند بحیثیت دستان راه فرار سپارد و لیکن در آن وقت
بار یک و شب در یک از قایق هشت و خوف و وحشت بطرفی بدرخت و مقول خواجہ سرے محمد قدیمی او که ناظر حش بود بعد از
پایه و هوای خطر افکار بر آن اثر شکست لشکر آقا سے خود در یافته خوف آنکه سوار حش بدین اسیری گرفتار گردد بر دیگران را
از آن محکمہ بر بردن صلاح دانسته و بکجهستان نهاد و از میان کوه و دره راسے سر کرده و در آن دره نیل را که در دجله و صبیحہ و سار
مور انش در آن عمارت های با دو دند بعد سے و عقب با محمد و دی از خواجہ سریان و پیاده با بر و دوشے که کجاست آنها را مو
بودند متفرق گشته بیکس همراهی که در بکجهستان همان دانه طلبان آشوب جو دست جسات و شب و غارت بر آورده و را بر
او که به مخالفت گماشته بود و نظار راسے اشتران که شترنے بر آنها بار بود پیش انداخته با دکان خود که در نواسے الجیر بود
شناختند حاصل که از خزانه داری اسباب و کارخانجات و در اب و چ با زبید و اکثر بتاراج رفت و اهل حش بعد شت پیر با و
ملین شدند و ملے گرفت کرده باز بهمان سرعت روگردان گردید و در عرض شت و روز بگوات رسید چون امر او که یکان الفویہ
خبر شکست او شنیده قطع امید از نموده و دل بدو لغو ہے عالمگیر بناد بود و بدین بران سر در اغان که در رسلک کو کیکان الفویہ
بود و بے رایا خود متفرق ساخته سید احمد بخاری را که دارا لشکوہ بصویہ در سے بگوات گذاشته بود و مقید ساخت و زند و بست
قلعه نموده آاد و مخالفت گردید و دارا لشکوہ باستماع این خبر از راه بگوات برگشته پر گنه که بے که شت که دبی بگوات است
رفت و به کانی بے کولی التجا برده استقامت نمود کانی جو انردی کرده با اتباع خود همراهی او گردید و ولایت کچه
رسانیده از آنجا مراجعت نمود و درین وقت یکسی گل محمدی کے از نوکرانش که در آنجا چهار بند رسدت کرده بود و باین
پنجاه سوار و د صد پیاده بند و بچے با وطن گشته همراه شد چون کچه رسید راه آنجا که در تبه ادلی در نه گام آمدن بگوات
سافت لبید سے استقبال نموده انواع خدمت بطور رسانیده بود و دختر خود نامزد پیشکش کرده تن و فونت و سے
ورق برگردانید و کمال بیگانگی را کرده بچاره و دور و در آنجا وقت کرده بعزم جد و جد و در پیشش چون بکانه رسید
سند رسید لیر و دیوانی هم جدائی گردید چون از دیاسے سند گذشت ببلک چاندیان رسید و آنجا بکشت پیش آمد و قاصد غارت
و اسیرے او شد و بے دوشش بهادران گل و همراهیانش از دست آنها ربائی یافته بکوه و دگیان رسید و در آنکے کسی که از آنجا
آنجا بود و استقبال کرده و جو انردی را که از فرموده بولن خود که از آنجا قاصد عار و زنده منزل است بر دو قدوش را با خرام
قطع نموده و جو خوا ہے و بقتل اداد و همراهی کرده محمد شد که او را بر دنگی کرده بسر حد قند حار رساند چون با هم غدار قریب
با نام رسیده بود قبول این امر نموده بنابر سابقه احسان عظمی که بر ملک چون زبید ارد و حاد و داشت و او را در عهد شاه جهان
از زربا بے نیل رسانیده گمان مرده و مرده بآن افتخار بے ایمان سے برود و سے غریب بسوی دمار و مرنداد با سید
آنکه چند سے در آنجا از محنت سفر و تعب راه آسوده سپرد و تر اداد و همراهی او خود را بقند حار رساند چون یک که دبی بولن او
رسید ملک برآمده با دلالی گشت و دادم و قار و راه او گستر و بحسب تقدیر بعد فرار از حیرت و جوار غارت و سلیم رسانیده
درین مدت سیار بود و در وزیر و زکوفت او سے افزود و درین وقت که هنوز داخل وطن آن سید باطن نشده بود آن ضمیمه
غنیف جهان فانی را برود که در دارا لشکوہ را که باذن خود نهایت الفت داشت کمال که در ت و کلفت و سے نمود و پیش او را

سال بیست و نام بلدہ دارالضرب و پیشانیے مزاجیہ نظر از اسے ابو الطغر محمد الدین محمد و بزرگ نسب بہادر عالمگیر بادشاہ
 قاضی حین گشت ہفت گزے در دیوان عام و خاص بر سر درجہ جلالت نمودہ و بر شکوے پادشاہی رفت
 و بیگمات را با عطا و انعام مبارک بسیار شادمان ساخت و آنجا بدولت کدہ غلیظہ پر تو جلو سس انگندہ خستہ را
 گشت و در آنجا نیز بدستور مجلس بارعام انجمن آراست و انجمن کام بخشے و کامرا ل کرے پذیرفت و از سحاب فیض
 بادشاہی شل مرائب و مناصب بالیدن گرفت پادشاہ زاد با انعام کلوک و منیات و دیگر مشمول عطا عطف شدند و ہر
 کدام از اہم و فوئیان عالی مقدار و سران و سپہ سالاران خود و سایر ملازمان آستان دولت قدریہاقت و شایستگی
 عواطف نمایان و عنایت شایان مستظہر یافت و بزرگہ صلحا و متقیین و شعرا و ارباب طرب و نشاط و سرودن را
 انجمن انبساط الحامات لاکتہ و صلوات گراما پر حمت شد و دو گھڑی در آنجا مجلس اخرو زمانہ و مادہ و ماہ دست اندر دوز
 ہنگامہ این جشن امتداد یافتہ ہر روز ابواب بیدار و عطا بر دے و ملازم مفتوح بود و عمدہ ہاسے آستان سلطنت
 ہر یکے بوجہ اداسے مراسم پیشکش و عنایت نمود و سید محمد علی ستیجہ عادل شاہ و محمد ناصر حاجب قطب شاہ سلاطین
 و کھن براسے اداسے مراسم تہیت با پیشکش کادہ بود و کثرت حضور رسیدہ بطاعتی خلعت سمر را ز گردید و
 پیشکشہا از نظر گذرا نید بد پیشکش عادل شاہ بہشت لک بود و پیشکش قطب شاہ از اقسام جوہر و برص آلات بدولت
 و دیگر قیمت شد علما و شعرا سے حضور تاریمالیا گرفتہ اند لیکن از نوادہ آن تاریمالیا کہ ملا عزیز اللہ خلعت را بخار تے علیے
 اصغمانے با نقاسے سروس و انداد الہام عینی از نوادہ کلام الہی اقتباس نمودہ و خدوت مفوضے کردہ قطعاً آید منظور
 فرمودہ و آن کلاما بلکہ ان الملک لہد لوبیہ بنی ایشاد و عید نور و زرا کہ از اعیانہ عظیمہ ملک نجم و نے احقیتہ عید عالم است
 زیرا کہ تمام شمار و اختار بلکہ جہج نباتات و معادن و حیوانات را در مظاہر و باطن امتداد روح نباتی و معدنی و حیوانی
 جلوہ گر است چنانچہ در حدیث دار داشت اصفیاء و البرزخ اسے آخوہ و در ضمن آن اشارے بان شدہ و مولیے
 مصنوعے رحمۃ اللہ تعالیٰ و دشوئی شرح حدیث نمودہ و فرمودہ اہیات گفت چیمبرہ احواب یکا ز ہر ہشتاہ
 از باد ہزار ہا پنجہ بار بگ درختان بے گندہ ہا ہن و جان شما آن سینکندہ و از کلام مصومین عظیم السلام نیز مدح و
 بزرگے این روز ہر آئید و ضوح سے باید از قدرت حصیت موقوف نمودہ و در جلوس خود را نور و زعفر کردہ و خوش
 غمرہ فردین غمرہ ماہ مبارک رمضان را بعد از جشن نور و ذبے متعین فرمود و این جشن را با بعد نظر اتصال میداد
 و این قسم اعمال را دین پر ویے دانستہ خود را محے دین بے شرد و نے تمید کہ سخن و عیش را با ماہ مبارک ربیع
 و سبب نیست ماہ مبارک رمضان براسے عبادت و جہدین مرارت و جوع و غش و صیام و قیام و تحمل اقسام ریاضات
 شاقہ و رنج و تعب براسے رمضان است زیرا کہ زمین و آراستگی و سہا و انواع علم و سرود و جمیع امور واجب و
 نشاط و طرب و در ہند و سہمان اجراے احتساب و محاسب نیز از خمرات است اگر چه منع منیات و مسکرات
 سلاطین لغت ہم تے نمودہ اما محاسب و احتساب در میان بود

ذکر دستگیر شدن داراشکوہ و کشتہ شدن آن عاجز و بیچارہ سراسر اندوہ

داراشکوہ را بعد شکست شامے نہایت بد حالی و پریشانی روزیے داد و با میدا و در بی عملہ خود در کمال بے پردائی
 و برہا گہات آردہ بان طرف شرافت و دین وقت غیر از فرزند و ہواستے دادہ و دوازہ ہزار سوار اسے با خود

اگرچه در آن روز که شب نهمست یافت بنابر پیش بینی خیال خود را بر عمارت های فیلان سوار کرده با خزان و طلا و نقره آلات و
کارخانها سرخوردی که بر فیلان و شتران و اشتر با بار کرده او را سوار و زبر کنان را لابلای و اساکر و دراز جنگ گاه بازداشتند و
و جمع از سوار و پیاده با آنها گذاشته اگر شکست رود بدو آتشان را سنان و جمعیت و سنان را در فرار سپارد و لیکن در آن وقت
بار یک و شب آریک از غارت و هشت و خونت و هشت بطرف بدر زشت و مقول خواجهر سرسایه قیدی او که نظر خوش بود بعد از شام
پایه و هوای انتظار لشکریان آنرا شکست لشکرها تا سه خود در یافته بخوت آنکس با در خوش بندل اسیری گرفتار گردید بر دیوان
آنرا آن هم که در بر درون صلاح و استند و بکوبستان نهاد و از میان کوه و دره راهی سر کرده و دانه نیل را که در دهه و صبیحه و سار
مورانش در آن عمارتی با بودند بعد سه و عقب با محدودی از خواجهر سرایان و پیاده با بر برد و شبی که گزشت آنرا با مویر
بودند متفرق گشته یکس همراهی نکرد و دیگر گشت همان دو افه طلبان آشوب جو دست جرات پنب و غارت بر آمدند و با چوب
را که به محافظت گذاشته بود و قطار راهی اشتران که شترانی بر آنها بار بودند پیش انداخته با وطن خود که در فوایس اجیر بود
مشاقت حاصل که از خزان و اسباب و کارخانجات و دو آب پیچ با و رسید و اکثر بتاراج رفت و اهل حش بعد شست همراه
ملح شدند و سخته گفت گرفت کرده باز بهمان سرعت روگردان گردید و در عرض هشت روز بگوات رسید چون افراد کوکیان آنصوبه
خبر شکست او شنیده قطع امید از و نموده دل بدو نخواهی عالمگیر نهاد و بودند بنابران سردار خان که در سنگ کوکیان آنصوبه
بود و جمع را با خود متفرق ساخته سید احمد بخاری را که داراشکوه بصوبه داره بگوات گذاشته بود و مقید ساخت و دند و بست
تلقیه نموده آواره مخالفت گردید و داراشکوه با شماع این خبر از راه بگوات برگشته برگشته که به هشت کردی بگوات است
رفت و به کانه می کولی التجا برده استعانت نمود و گانچی جوانی که در میان خود همراهی کرده با اتباع خود همراهی کرده و دلایت کچه
در سنانده از آنجا مراجعت نمود و برین وقت یکس گل محمدی که از کوکانش که از او در جدار بند رسورت کرده بود با این
پنجاه سوار و دو صد پیاده بند و پیچ و با وطن گشته همراه شدند چون کچه رسید راجه آنجا که بر تبه اول در هر گام آمدن بگوات
سافت بیدرستی استقبال نموده انواع خدمت بنمورد رسانیده بود و دختر خود نامزد پیشکش کرده زن نسبت روسی
در قمر برگردانید و کمال بیگانگی با کرده بچاره دور در آنجا توقف کرده بعد از حد و دیگر در داد بیشتر شد چون بکنار رسید
سند رسید لیر و سبانی هم جدائی گوید چون از دریای سند گذشت به ملک چاندیان رسید و آنها با لغت پیش آمد و قاصد غارت
و اسیر و او شنیده و کوشش بهادرانه گل و همراهیانش از دست آنها را پائی یافته بحد و گسیان رسید و مرزای کبی که مرزای
آنجا بود و در استقبال کرده و جوانی را که از فرموده وطن خود که از آنجا تا قند حار و دانه منزل است برد و قدوش را با خزان
مطلق نموده و جوانی را که از دست او گرفته شده که او را بد رنگی کرده و سر قند حار رسانید چون ابام عمر او در تریب
با تمام رسید بود قبول این امر نموده بنابر سابقه احسان عظمی که بر ملک چون زمیندار و حاد و داشت و او را در عهد شاه جهان
از زیر پاسه نعل رسانیده گمان مردی و در می بآن افغان بے ایمان می برد و کثرت بسوی و مواد و حرنه و با سید
آنکه خبر در آنجا از محنت سفر و تعب راه آسوده بیدر قمر امداد و همراهی رسانید چون یکس کردی و ظن او
رسید ملک برآمده با او طائی گشت و درام و غادره او گستر و محسب تقدیر بعد فرار از اجیر و جواد و عارضه سلیم رسانید و
در برین مدت میا را بود و در وزیر و ذوق گفت او می افزود و در برین وقت که هنوز داخل وطن آن سید باطن نشده بود آن ضمیمه
غنیف جهان فانی را برود که در داراشکوه را که با زن خود نهایت الفت داشت کمال که در وقت و کلفت روسی نمود و نش او

با هزاران نسوگوار سے پہلاہور فرستاد تا دین پر خشی کہ نسبت ارادت با او داشت و فن نمایند و از سقاہت زندا دانست
 تواجب مقبول ناظر و گل محمد را کہ جو آنے سپاہی کار آمدن و رفیق چنین روز را سے محنت اند و ز بود با قریب ہفت ہزار و پونہ
 اتماع او بہما جت تمام بہرہ فتن مذکور فرستاد و بعد از ان لشکر سے غذا داشت با ستغمار ہمان مردم معد و نا با ہزار رسید و بود
 و خود با چند سے انخواہہ سربازان و خدمتگاران انجا ماندہ با خود قرار داد کہ چند سے در انجا بودہ از نام بر آید بعد از ان
 متوجہ قند حار شد و ملک جیون ملون بیکہ و افسون اورا خوشنود داشتہ صلاح خود در قید آن مظلوم دید بنا برین انتہا از
 فرصت منودہ از صبح بیت و نیم ماہ مبارک ہمان سال کہ در انگوہہ عازم سمت قند حار شد آن مقصد با تلع خود بر سر
 راہ و آمد و آن حالان بیچارہ آوارہ را با پشمر شکوہ پسرش و شکر منودہ حقیقت حال بر اجبے سنگد دہا در خان کہ با افواج
 تا بہرہ راہ لقا بش سے سپردند و بہ باقرخان فوجہ را بہر گشت باقرخان مجروح و رد و نوشتہ او با دشاہ عرض داشت منودہ
 بارقیہ ملک جیون محبوب سرخان لقبیہ سلطنت فرستاد و بیت و یک ماہ شوال ابن خبر فاکم گیر رسید بعد چند روز دیگر کہ خبر
 گرفتار آمدن دار انگوہہ بدست بہادر خان و رسیدن او بہ دہا و ہر شنید حکم بنواختن مشاویانہ نمود و را جہ را جہ و پ زمیندار
 جیون را کہ بہستان سری نگ فرستاد کہ سیلان شکوہ میں پسردار انگوہہ را بہر صورت کہ تواند بدست آورد و ملک جیون را
 در جلد و سے ابن علی زشت کہ بچکس نہ پسند و بنایت ارسال خلعت و منصب ہزار سے و دھار سوار و خطاب بنیاد خانے
 کا سیاب گردانید ہمدین ایام بہادر خان کہ دار انگوہہ را با پشمر شکوہ کہین پسرش از بنیاد خان گرفتہ بنیاد سیال با آئین
 با ستر صاحب الامر آتے آورد و بظاہر دار انگوہہ رسید و نظر بیک چیلہ از فرط خوشی میں شد کہ پیش رفتہ دار انگوہہ را بکشد
 کہ عالمگیر سے خواست دیدہ بیاید شازدہم سے انچہ چیلہ مذکور گشتہ دولت زمین بوس دریافت و حقیقت حال آن
 بیچارہ باز منودہ باز مخص شد و ہر شنبہ ہفتہ ہم حکم فرمود کہ دار انگوہہ را سسل با پسرش در حوضہ مسکث وہ بر افعہ قبل
 نشانیہ دہا رسید و نظر بیک چیلہ در عقب قبل نشانیہ شد و دہا در خان با افواج ہمراہ گشتہ داخل شہر سازند و از میان شہر
 و بازار دہلی گذر فخر آباد رسانند و در جاسے محفوظے و عمارات خواص پورہ کہ براسے بردش قرار یافتہ گہداریہ و بہو جب
 حکم ہمیں آمد روز دوم کہ بنیاد خان سیدہ روی پر بخت داخل شہر شد بعضے از نوکران شاہ جہان آن نہ کا رہے ایمان را
 دیدہ از خود رفتند و بازاریان شہر نیز از عمل او نفرت منودہ شوریدند و سے اختیار بر سر او داغ غنہ ہمراہش رنجتہ زیر چوہا
 و سنگ گرفتند تا آنکہ چند کس از ان سیدہ و بان انما ہی را آمدند و بر سے جرح و خستہ و مر و گردن شکستہ گشتند و نزدیک بود کہ
 فتنہ عظیمہ بلند شود کو اوال شہر با جمیعت خود رسیدہ آشوب را فرو نشانیہ و بنیاد را یکبار را با ہمراہیانش لنگرہ رسانید با دشاہ
 حق پرست مدلت کیش از علمائے مذہب خویش فتوی طلبید علمائے اہلکرم نمودند کہ خون جنین محمد رسا نیکو خوبے او بر خلاف
 دینا سے خلیفہ خواهند مذہب حقنی درست است با دشاہ دین پرور حق شناس استحکام اساس سلطنت خود در قتل آن بیچارہ
 سر اسرا یس دیدہ حکم بقتل او دو دستہ را نش کہ بر سہ بنیاد خان رنجتہ بودند داد و دار انگوہہ آخر روز چار شنبہ بیت و
 یکم ذی الحجہ مقتول گشت و لا ش اورا بعد شہیر و مقبرہ ہمالیون دفن کردند و پشمر شکوہ را بردہ و قلعہ گوالیار رنجوس داشتند
 و بعض احدیان با دشاہ سے کہ باو سے فتنہ شورش بنیاد خان شدہ بود در پیشگاہ عدالت رسیدہ حسب الامر علمای دیندار

از دنیا سے ایام یاد را ملی یافت

ذکر رفتن شاہزادہ محمد سلطان نزد شجاع

زمینداران آن حدود و اموال گشته دم مخالفت با شجاع میزدند و نور خان پسر مصوم خان از زمینداران همان گیرنگر با شجاع
او اکثر نوادر را ضبط خود در آورده عقرب با جمیع نوادر به عظیم خان می پیوندد با شجاع این خبر زمین الدین پسر بزرگ خود را
با خود خبر داد که عمده اش بود و لشکر مناسب بجا گیرنگر فرستاد تا ضبط و نسق آن حدود و استماله قلوب رعایا و زمینداران
پرواز در تارشیه خان اراده خود فاضل بخواند و در جنگ اگر قوا یو یابد و را بقتل رسانند زمین الدین بعد وصول به همان گیرنگر تمسید
گشتن زمین الدین خود در بارعام طلبید و با شجاع اش حاضران او را از پاس در آورده و مسبب متصرف شدن شجاع با گیرنگر
راج محل آنکه چون یک طرف آن بلده کوستان و یک طرف گنگاست و زمین های اطراف او در موسم برسات زرب آب
می باشد و شجاع نواده بسیار داشت مردم گیرنگر که از طرف عالمگیر بودند بسبب قتل کشی آذوقه غیر سبید و راه هر چند زمیندار
آنجا با شجاع اتفاق داشت کوستانیان را شورانیده بچاره باراسین و بدین جهت غله بمسگر عالمگیر غیر سبید و مردم لشکر متفرق
زمین الدین به بود و شجاع اقامت افکنده منتظر الفتنه موسم برشکال بودند و بنابر قتل غله کار و عویث کشید و اکثر مراکب
و دو آب خلف شد شجاع بر این حال وقوف یافته قاصد بدست آوردن گیرنگر گشته نخست میر بخر خود را با چار صد سوار و
برق اندازان فرستاد که آن طرف در پاس گنگ زمین مرتفعه اقامت در زید دست بردی غنای غنای خود را با شجاع
اویخت که و پس گیرنگر قائم شد و مردم بر نواده آمد و را گیرنگر بخت و تاراجی که ده بر می گشتند شجاع بجهت اسباب شادمانی
و خوش خود با شازده محمد سلطان در مانده نموده مسراج الدین طایم خود را با نوبت مناسب و میر علاء الدوله دیوان و محمد باقر
سرمالان در مانده و بجا نفلت بنگاه و اهل حرم گذاشته فرمان داد که شادی را با انصرام رسانند تا بعد از دوام شاهزاده بخاطر
جمع و لذت و رفاهت او گرد و نواد رسد و خود جایگیر بخر او اقامت داشت آمد و شاهزاده محمد را بجا نده فرستاد تا کنیز شازده
و نیز دم ماه مبارک رمضان قصد گیرنگر که ده آنجا آمد و ذوالفقار خان میر آتش عالمگیر اکثر لشکر در زمین بلندی از دامن کوه که
ما بین شمر نو قدسیت اقامت داشت و راجه اندرین بود بدین در منازل و عمارات شجاع میقیم بود و ذوالفقار خان چون پیاد
بود سوار نشست شد و اسلام خان و نداسه خان با سوارهای که با دشاهی سوار شده و بقصد راجه براه خیابانی که از دامن کوه
ما شمر نو است بجانب مخالفان روانه شدند قبل از رسیدن این گروه راجه اندرین با همراه خود بدین قصد ویکو شستی و آویزش
با مخالفان نمود لیکن بنابر قتل جمیع تاب مقاومت نیاورد و اسلام خان و نداسه خان بنا بر اغراض باطله لغتانی
توفیق جلالت نیافتند و با آن که چندان غلبه و استیلا از مخالفان روی نمود و شوکت و کثرت فوج عالمگیر را بود لیکن شش
و جان فشانی قدیم باز پس گذاشته رخ از عرصه مقابل بر تافتند و دران سرزمین که محل اقامت بود نیز از عدم اتفاق استقلال
نیافتند و الفشار خان چون حال بدین منوال دید با مجموع عساکر و اخر همان شب کوچ کرده براه دامن کوه بجانب
مقصود به راه شازده بنگان خانان معظم ملحق گشت و بعضی از بزرگان پادشاهی از بستی نظیرت راه پیونانی سپیده روز گردان
شدند و شجاع پیوستند و اکثر نوکران شاهزاده محمد سلطان از فرقه سپاه و خدمه بآن طرف رفته بعضی کار خانجات و فیلان
و اسبان شاهزاده و هر که در آنجا بود بمهرش در آمد و شجاع را از وقوع این قضیه بخبرت و جزئی تا زده و قوت و شوکتی شایسته
بهم رسیده و را گیرنگر با سوارت فشر و چون برسات منقضی گشت و با هم فرو نشست عظیم خان اسلام خارا در میسند
خدا ای خان و راجه بنگان سنگ بنده و دیگر دوسه دیگر را در میسره جاس داد و فتح جنگ خان را با لودی خان زبردست خان
و فریق دیگر از اغانه که کئی دهن را سوار بود و هر اوی مقهور کرد و اخلص خان غویشک را با جمعی از دلاوران فوج طرح نمود و

اقبال عالمگیر و جرات و تدبیر خود بتور کے لائق، عقب مخالفان کہ سر واد توره دشت و پادشاهزاده محمد سلطان بآن
 نایب جرات و دلایری و تربیت عالمگیر مقتدره پیش بود روان گردید چون کینا رج گاکرتی رسید پند اول شجاع که سواران اسفندیار
 همورس بود از آن طرف نمودار شد پادشاه خان سپه سالار از توپخانه پادشاهی دست باند فتن بان و گنجل و شتر نال
 کشوده دیرن قتالی برافروختند و قوتی از امانت فوج بر اول و برست از امانت منظم خان و گنجه و دیگر از مسباران
 از آب گذشته باشند و آرویتند و یک حله پاسه مخالفان از پاسه رفت و اکثری از آن جا و گریان بیگ بل و او
 شتر نیست عدم در کشیدند و اسفندیار از تنهای بسیار خود در میدان افتاد و کورس اسب زنده بای لشکر شجاع چهار نفر برده شتر
 از سر کاردانان بر یافت و گرد هر را خود که نیز عمره آن لشکر و باراجبوت نمیشد دشت بجا و دیگر شافت شجاع بتعلق
 این خبر فوجی را بر جبر گذشته بقایه منظم خان رفت و بعد انقضای سپاس مقابل میرزا منظم خان خواست که بهیئت
 جمعی بر مخالفان حمله کند امرای هر ای خود سری آغازید و فی الجمله فلسفه و زبده خود دار می و کوتاهی نمودند منظم خان
 بستاند این حال و قلت احوال بیک توپ و بندوق و بان گذرانند و روز پنجم رسانید و از خود داری هر ان تسهیل در
 بیگ که کوتیریاق صلاح ندیده چون میدانست که او و دو خان از نو نگه میرونگان نموده عازم نمانده است و بنگاه شجاع در آنجا
 بمورد استماع خبر قریب او بقتضای شجاع خود بخود وادار برگشت و نیز شنیده بود که دیرخان از حضور بیک او حسین ش
 انتظار دارد و او هم می کشد و مقتضای اصالت راسی با پنچین رضای منافع صحت گردانی و نیز از دانی صلاح ندیده قاصد
 حضور آبا و کذا از آن جنور خان بر شد آبا و شتر گفت گردید شجاع پشاده این حال کمان صفت و دهن در شکر اقبال و
 انکسار و جرات با مخالفان منظم خیال کرده خود بهر از طرف دیگر بجاکرتی عازم حضور آبا و کذا در گذر نصیر دور یا یا ب
 و راه گذشته از آن و آوینین با مخالفان مقابل لشکر خود آمد خان سپه سالار واداره و در بیگ توپ تفنگ گذرانیده
 بجا علی عبیدر وادار آنکه شب و دشنه بیت و یک ربع انانی کشی عازم حضور بود و خبر رسید که او و دو خان مورچال تسبیح
 و ریاسه کوسی را که بهیئت و کوشش شکست از کوریا می مذکور عبور نمود و غریب پادشاه و بنگاه او دست پر سپیدار بستار
 این خبر مغلوب خود و خور و هر اس گردید و آنچه منظم خان انانیده بود و بطور رسید و شجاع عزیمت بکار با دوا و ادبار از آنجا
 هر رسیدن ابل حرم و اخفا اموال و دماوس بدل نموده کوس عداوت و افت و وادار همان شب از آن آب بجا گرتی
 کرمیده قاصد سوتی گردید و مادر اینجا از کنگ گذشته خود را پادشاه رسام منظم خان که برید و پیش بین این منصور وادیده بود
 و تها از فرستنده نموده کرمه صفت بر میان بست و بقصد تقاب شجاع بعد یکس روز سوار شده از در پاسه بجا گرتی که
 یا یا بود و عبور نمود لیکن چون تمام اردو و احوال و انتقال لشکر بایسته از آب گذشته و سه دیار و دیگر نیز از معکب مخالفان
 در میان بود آن روز یک و نیم کوه طے شد و شجاع بر کدنا که س طرف دلدل داشت توپخانه چیده خود با فوج سواره
 در عقب آن ایستاد و منظم خان نیز در و بر و برین قسم چون شام شد بهر دو بجا پاسه خود منزل نموده و همین شب فوج و دیگر از
 حضور مع توپخانه از خزانه بیک منظم خان رسید و شجاع سپاس گذشته کرم نمود و سلطان محمد را چشاد و لی خود ساخت و
 منظم خان نیز صبح سوار شده و توپخانه را با احتیاط از کل دلاسه گذرانیده تقاب نمود و از سوتی اندک گذشته هر دو
 لشکر نزدیک هم گردید و تمام روز جنگ توپ و تفنگ در میان ماند روزی آخر شام گردید و بر این طرف هر دو
 برست و فوج و مقتول شدند آبا و کذا و او شتر بیت و فوج ریح انانی شجاع بطرف و وادار کرم نمود و منظم خان هم

سوار شد در درجه ابرفت و دانشاے راه شنید که شجاع که به استعجال عبور داشتقام لشکر رحیمی نیز بر فتنه جنگ خان از فوق
 بر اول و ساسم خان با فوج برافراشته بر غنائی کرد پیشتر رانند و چنانکه معظم خان کس فرستاد و منع نمود سوسے کز بیا آید
 کنار دریا پد و گویی رسیدند آن طرف تا که فوج شجاع ایستاد و بود و تو چنان پیش رو و جبهه جنگ خان و اسلام خان مثال کشیدند
 نیا فتنه با شجاع خان کشیدند و فخر خان هم چنان چار در پی اینا با جمیع افواج رسید و پیش قدام گفته فرستاد چون آن نیز ملایم
 مانع شده امکان مصالحه درین گشت که مورچال و سیبب مخالفت را و فتنه نهاد و بکاش بلاوت و دلیری بگذریم و بهت بگرفت
 شجاع بر گرایم و در او را محال عبور داد و رایے گشت هم میگویند چنانکه درین باب امر او سرداران را تکیه و تکلیف این جرأت نمود
 کوتاهی و خود داری ننوده و فرمان آن نوکین الفلاس را کین کار نه بستاند و شجاع چون داعیه گشتن از گنگا گاه هم امور رسید
 فتنه کرد لشکر خود در نهایت محنت کندی مورچال را در استحکام داد و تا بفرار غبار لشکر و آبشار از آب گنگا عبور نماید چون فتنه
 و مورچال فاطم فخره دست شد شروع بگذر زایدن لشکر ننوده اول سلطان محمد را از آب گذر زایدن و به نایند و فرستاد و
 باستحکام و مضبوط مورچال پرداخته بجو لشکر بدافعه اعدا کوشش و دشت چون جمیع لشکر گشتن آفرشت خود عبور ننود
 را و تیلیا که طی سبب بودن شجاع در این طرف گنگا آمد و در بود و لی خان که بکبک پس را لار آمد و بود چار از موگی عبور ننوده
 با و دوغان پیوست و معظم خان فراد و خان را با فوج به مناسب تو چنان لائق بجا آب اکبر نگر بر اے کشادن راه گذشتی
 فرستاد و کوتوالے با کبر نگر متعین کرد و بعد رسیدن نو آره که د او دوغان صحیح شجاع مسید پسر خود فرستاد و بود اسلام خان
 با و هزار سوار حبل لار بادشاے بنظم و نسق این طرف گنگا گذارشته چون دریاے گنگا در شعبه بود و در شعبه را گذارشته
 بر کنار رشتبه سوخته کرد و د او دوغان و د لیر خان از ان طرف گنگا جبهه پیش خان معظم آمدند و گنگاشن نمود و بدیکه پاس
 شب بلشکر گاه خود رفتند و بعد قتال و قتال بسیار بودی خان و د لیر خان را با و د الفکار خان بجهت محافظت آورد
 گذارشته خود با مخلص خان و جمعی دیگر عا کر قتال توان از شعبه سوم گنگا عبور ننود و از ان طرف د او دوغان و د لیر خان
 سائر ملکیان همراه شده با اتفاق روانه مقصد گردید و نیزه جادی الاغیرے خبر آمد که فوج مخالفت که بر هاند امور چسبال
 بسته در مقام مراجعت بودند پسب غیر معلوم فرستاد و شجاع رفتند و د او دوغان و د لیر خان در اینجا رفته خود آمدند و خبر آمد
 که مسید عالم با قریب یک هزار پانصد سوار و پیاده فرستاده زین الدین پسر شجاع مع دو صد توپ آمده به شجاع چنوبست
 پنجصد ماه که کور معظم خان از هاندا بکشتی عبور ننوده بکنا زاله که آخر هم عبور باید کرد و رسید و بران چل بست و یک کرده
 پیشتر رفته آن سرزمین را بنظر احتیاط دیده مراجعت نمود و فوج را با لاله فرستاده مردم شجاع را از اسن بدر کرد

ذکر برشتن سلطان محمد شاه به شکرگاه معظم خان چنانان

چون محمد سلطان ازین حرکت التوکیه بعمل آورد و بدو متنبه گشته اقامت خود در خلافت شجاع متعین افواج خرابهسا دید
 بهبائیدن نمود و خود که در ان زمان عارضه بیماری داشت به نایند آمد و اسلام خان را که با فوجے از عا کرف هر
 در اکبر نگر حبل لار چرخش بود از داعیه خود کاشی داده هانای فوشتهاسے کمر با و فرستاد و اشبار نمود که با جنود خود در
 دو چلی منتظر رود و او باشد و ششم جادی الاغیرے و آخر وزیر بهبائیدن شکر سوار شده بکنار دریا رسید و خود در شتی
 انشته یازده کس از فخر کران روکشناس و بر بنی از خواجہ سرایان و خبر به و یک اسپ سواری در چربا رشتی دیگر
 در آورد و از گذر زایدن بگذرد و چکی که اسلام خان با افواج در اینجا متحد بود متوجه شد و درین اثنا مردم شجاع که

درآمد و بدین یکنی یافته بسواری کشی راه قنقار سپهره نزدیک رسیدند و تقارن این حال اسلام خان که منتظر قدم
شاهزاده بود و خبردار شده خود را با هزاران کمان و دیار سینه و تقارن جمعیت لشکر و قریب بمامل رسیدن کشی شاهزاده
شاهزاده نموده تا کام بکشند و شاهزاده قرن سلامت بمامل مقصود رسید و خانان و مظلم این خبر شنیده شاهزاده را نزد خود
خواند و هم را شاهزاده از گذر سده باز عجز نگذاشت و بجزگرفتن خان سپهسالار را متوجه شد و مظلم خان را بجمع ملازمان استای
استقبال نموده شاهزاده را آورد و در پیچیده کبریا سپهسالار پاشه بود و فرود آمد و ذوالفقار خان را که عارضه بسیار
بامتداد کشیده طاقت سواری جنگ نداشت و بآنکه از لشکر جدا شده عازم حضور گردید و در قریب بگلگه گشت
بغاصب پاشه کرده از آمدن پاییا بیامد و گشته بود که صلاحیت عبور لشکر مقصود را و مظلم خان بجمع را فرستاد که بر کمر
آن سوار چال بسته بغیر خود نگهدار و شجاع برین حال اطلاع یافتند و از قریب خود را جان طرف فرستاده و امور نمودند
هر جا پاییا یا بند سوار چال بسته مانع عبور اعدای باشند و خود با کمر توبه باغ و از راه برابر لشکر داد و خود خان پاسه
تجدید فتنه مظلم خان را کثرت مردم و دشمن بطرف مدد و آله و شنیده فوج دیگر بسید کردگی و لیر خان در اینجا فرستاد و شاهزاده
محمد سلطان را حسب انکسار شاه همراه فدائی خان با فوجی از پاسه و اراکیت خان را هم که از اسابق در خدمت شاهزاده
مسین بود و با چند سوار از کمان مشدیدی و حراست و خبرداریش مقرر نمود و روانه حضور نمود و به ذوالفقار خان که اسابق
معرض شده بود نیز نوشت که هر جا فوج شتر برسد توقف گیرند و در خدمت سلطان محمد بوده و از خدمت و حراست و حفاظت
بجا آرند شاهزاده و در قریب از آن سال دوم مجلس روانه حضور شدند چون نزدیک پناه جهان آبا و رسید بحدیب سک
الکیر خان را در دژ گرد و داران لشکر بوی جمعیت و پنج شنبان زنده سلطان محمد را از راه در بایسم گمده که براسه بودن
او مقرر شده بود و رسانیده و در شش بسته خان خواجهم که انقضای یافت و شروع سال سوم از مجلس که مجلس شش
میه آ و آمد و بود و رسید که شجاع ششم ماه رمضان از بها نگیرگر بولایت رننگ ره سپر کا می گردید و مملکت جنگاله
سراسر مسخر و از لوث و جود و غنائفان مصفا گشته تمام اندک و در خانان سپهسالار مظلم در جا نگیرگر نزول نمود و تفصیل جنگ شجاع
در حال نگیرگر شجاع و بطن تمام است درین مقام با بیانی که منحل مراد نباشد قناعت نموده می نگار و چون گذر پاییا چنانچه مذکور شد بجا
آمد و بود مظلم خان چند روز در تیریه گذرانیده و خواست که فوجی سی و در دو کجا برود که زیاده و رنگد و اتهام این جنگه وی داده و برات آید
منحل مقصد نگردد و خود قاهره را برادران خود آگاه گردانیده چهارم شنبان سال دوم مجلس پاسه از شب مانده باین عزیمت بانفلس خان و
و اخلاص خان فوجی و دیگر سواران فیروزی شجاع سوار شده و از شای راه و لیر خان رسید مظفر خان و دیگر سواران شهابت شجاع
که بگذر واقع بودند با سپاه خود از نورالدین ابراهیم رقیق طریق نفرت گردیدند و بمسکت مجبوی اول روز بگذر ملوک که دو کجا
پایمن بگلگه گشت بود و رسیدند و شجاع قبل از این سپهر نور ابا فوج شاه شسته بمامل فطنت آفرین فرستاده است و تمام آن مقام
نموده بود و آنما آگاه یافت بود و نیز در و در این جنود دست با نواختن توب و تفنگ کشودند مظلم خان را توقف و
در جنگ مسلح ندیده مردم را آگاهید و شورش بر عجز نمود و شجاعیت پیگان جلالت شمس از مقام اعادوی را و دست
نهاد با اتفاق کمر حیت بر عجز بسته تخت و لیر خان و منفس خان و اخلاص خان فوجی شکی فیل سوار باب و دود و بعد
سید مظفران و دیگر سواران بان ناله آمده از پی و در است و پیش و پس فوج فوج مانده موج و آب روان گشتند
درین وقت غنائفان مقابل پیچید و کوشش تمام آتش پیکار را فرو نشاند فوج عالمگیر از دم مقاد و دست بطور رسانیده

چند روز از سپاه هفت ناکه بلاگشته سرسبیب عدم فروید و در و بر سر خجروج شدند و جمیع مغلوب هر اس گشته برگردیدند
 و بسالت کیشان شهادت جو که حفظ ناموس سپاهگری و اکبر و در انگیرشان بود و روی همت بر تافتند چون هر دو طرف
 گذر آب عیسق بود و در میان دریاچه رنے های قلم بر اسے نشان منسوب بود تا مردم در غرقاب غیبت خند و دین وقت از غور فوج
 آب بتلاطم آمده ریگ زمین از تپه بردفت و بعضی مواضع پایاب هم غرق آب شده و نشانهای بر جانها ندیدن سبب از سوار
 پیاده قریب هزار کس غرق گردید و آب فنا گردید و در آنجا بوجده خان سپه و لیر خان مشهور و یحیی و برآمدن از دریا یا اعدا در آن وقت
 و معظم خان نیز از پے اینها رسید و با اتفاق بر مویچال ریختند آناه نیز با پی جلا رت فشر و بحسب طاقت کوشیدند و در حال
 این حال بلند آفرید و سید عالم یک رسیده از دونهایان شداد دل از دور و آمانها پاسبان شد و استقلال مستغنیان
 مویچال تفرید راه فرار و در دیده بودند و بلند اختیار سید قلی او را یک از سر سبکی پیمانده شتافت و سید عالم با دیگر
 جنود و شجاع برگشته روزگار سپریست و خان معظم چون دید که کشتی وافر بدست آمده بر کنار دریا چند شسته جبرست و باقی
 جوفرا فرو آورده آن روز با پنجای تمام نمود و شجاع پستل ع این خبر دشت اشردل از سلطنت و اقامت بجنگاه دولت
 چندین سال برگرفته از میر و او بر جلالت است بر دشته و در جگانه خود که در مانده است شتافت که از آنجا پیچ راه آوارگی
 نموده بجا انگیر نکر و در معظم خان روز دیگر و جمیع افواج بجانب مانده روان گردید بعد طے اندک مسافت خبر رسید که
 تمامی مانده نزد یک بر سر پور که از گذر مذکور بدست کرده است جمع شده و متحیل خود نیز بان راه آمده لهذا سپه سالار
 از لشکر جدا شده و بخیل استعجال بجان جانب شتافت و باقی جنود نیز از پے او روان گردید و یکپاس روز مانده خان
 معظم بر دے پور رسید و چار صد کشتی از نوازه شجاع بعضی از آن شتون با موال و اسباب که در آنجا منتظر او بود و بقر
 و آمد و معظم خان میر عزیز و دیوان لشکر با واقع نویس و جمیع از سپاه و سه صد پیاده و بند و پی بر اسے منطبق آن اموالی را بجا
 گذارشته و خواهر و برادر و یاران و روانه شد و با چار صد سوار قریب نصف انساب پیمانده رسید شجاع که شب پنجم شعبان چنانچه مذکور شد
 از جی کی میر و او پور و در آنجا مانده شده بود و صبح در آنجا رسید و بزم فراوان را داد و بار بیرون مانده کنار دریا نشست و در آن
 با چشم تمام تمام و غراب که اقامت بر استحکام آن داشت از نهائس الاموال مثل اشرفی و طلا و جواهر و مریع آلات پر کرده
 و دیگر اشیاء و کالای سخا که در آنجا دشت بر و غراب دیگر بار کرده آنها را روان ساخت و بعد فراغ از رسیدن این امور
 از مانده پیشتر رفته در دخت دار اسے فرو آورده و ساختن چند توقف گزیده درین اثنا قراولے با و خبر رسانید که افواج قاهره
 نزدیک رسیده با ستاع این خبر و کمال انتظار سوار شده و وساعت از روز باقی مانده کنار دریا رسیده با بلند آفر
 دین العابدین پسران خود و جان یک رسیده عالم در شید قلی یک از یک و میرزا یک و معدود اسپاه و خدمه
 و خواجہ سرا یان که بکسی صد کس بودند و کشتی نشسته با قریب شصت کوسه پنجم شعبان سال دوم جلوس عالمی بجانب
 چنانکه گزشت شتافت و دیگر نوکران عمده او با قضاے صلاح وقت خود را یکسو کشیده مفارقت گردیدند و اعوان و خود و سران
 لشکرش دست بفارست کشوده با خذا اموال ولی نعمت خود جارت نمودند و معظم خان روز دوم پیمانده رسیده و بعضی
 گرد آوری ماسے که مانده بود و استرا و اداسچ و آبشان بنارت برده بودند و ساعتی مشد و عورت و پیر و گمان که در آنجا
 مانده بودند با احتیاط شایسته حراست کرده و جمیع را برابر کشتیک آنها را بطرف حرگاه گماشت و ناظران و خواجہ سرا
 را تا یک بلوغ نموده مقرر ساخت که بدستور سابق بجا خود قیام نموده و پوشیاری و خبر داری بیشتر از پیشتر بطور سران

شک بدست بکایت دادند قلعه نمود و میرزا بیگ را با واداد و کس فرستاد که رفتہ قلعه را مستقر شد و میرزا بیگ فرستاد حسین بیگ
 نزد گماشته ہائے او فرستاد و انشا شجاع را بد حال دیدہ طرف منظم خان راجع شد و در پیش از ہر مقام دادند قلعه نمودہ داخل ساقتند
 و پس از ساعتی منظم خان را بد ویران آنجا و بہت تادم و چار صد برق اندازد و فیل بکشا دریا رسید و بیگ پرستند و فیلان آب آب
 زدہ بر کشتیہا آمدند و میرزا بیگ را با و کس بیگیہ نمود و و کس گنجیہ خود را بشجاع رسانیدند و از اسنوخ این عاگر آمدند و دادند
 شجاع خدمت کہ با ستارہ رنگیان و فوژا و آذوقہ قلعه را بہمنہ بگیرد و رنگیان را باین حکم بکشد و نمود و درین روز سردا رسد و گرا
 رنگیان با سرشتی از پاٹ کام رسیدہ ملحق شد و رنگیان پہلج حال شجاع ازین خبر سے نو و بیرون دیدہ جواب دادند کہ وہب
 آئین نیست کہ اگر کشتن برآمدہ جنگ کنیم ہر دوی آب آتش کار را عقیقہ کنیم فردقت حسین بیگ قلعه را بچاہدہ را از پاٹ خود تہارا
 با نام قلی خویش را و پس خود برزند و بشجاع گفتند کہ اگر بچاہد بہتر می آید شارا در آسپاسکان گردانیدہ یکی از پسران شارا بر جنگ
 سے بودیم و اسپہ را بہتر بکر معلی آدویم اکنون چون نقش تحریر دست داشت و بچلوہ بہت نیا نزد مسلح و برین ست کہ
 سے توقف و در رنگ روانہ جنگ شد شجاع قبول نمودہ قرار داد کہ با آنہا رفت تا کامی بدان نایت کش چون مردم شجاع
 ازین غریمت آگہی یافتند اکثر سپاہیان و خدمہ و ملاحان متفرق شد ہر بیگ بطرفی بہر رفت ہمچو کہ از انجا روانہ می شد
 سید عالم با و کس از اسادات بارہ و وسیع قلی او ربک با واداد و فوژا و وسعہ دے دیگر کہ گنجی بچل کس شکستہ شد با و
 مانہ بودند چار روانہ رنگ گردید و قریب ہمین روز ہارا و جہ سری نگر بفرستہ رسیدہ دست از حمایت سلیمان شکوہ ہمین پس
 نہ از شکوہ با و کس شدہ بواسطت راجہ بیگ استغنا سے جہانم خود نمودہ و التماس کرد تا کہ اسے اجندہ ہائے حضور آیدہ سلیمان شکوہ
 را بر حسب التماس راجہ بیگ شکوہ پادشاہ عفو تقصیر زمینہ از سری نگر نمودہ کنور رام سنگہ دلہی نگر آبا و دون سلیمان شکوہ
 نامور فرمود و دوم بربیع اثانی کوثر قوم روانہ سری نگر شد بر بخشی سنگہ زمینہ از سری نگر این خبر شنیدہ جمعے را فرستاد کہ
 سلیمان شکوہ را در جائے کہ بود محوئس نمایند سلیمان شکوہ با وجود ہزاران اندوہ با مردم آن بے حریت بیگ پیش آمد
 و محمد شاکر کو کہ او با چہرے از ہزاران مقتول و خود اسیر بچہ تقدیر گردید و بچہم جادی الاولے آن جیہا رہ و ہراہ
 مسند فی سنگہ بر بخشی سنگہ از کوہ فرو آمدہ بہرست کوثر رام سنگہ و تربیت خان و رعد انداز خان کہ از سابق متعین
 آن ہم بودند گرفتار گشت و بہرست ماوند کو بیع پادشاہ رسیدہ حسب الامر شاہانہ اقبال خواستہ شد و بدوم شہ جہان آبا
 رسیدہ و سلیم گدہ پادشاہ ہر ہر محمد سلطان محبوس گردید چہا رہم حسب الحکم حضور آمدہ مارکوش یافت و بتفصیلات پادشاہی
 ستال و سلطان خاطر شد بعد چند روز شاہزادہ و سلطان محمد و سلیمان شکوہ را امر نصی خان حسب الحکم بقلعہ گوالیار کہ مرکز
 پاپر شہر در انجا مقید بود ہر ہر چہا رہا شاہزادہ را یکی گنداشت و معتہ خان خواجہ سرا کہ معتہ علیہ پادشاہ بود بتغیری
 عبد اللہ خان قلعه در کوہ الیہا گردید حسب الحکم بکراست قلعه و قیدیان مذکور بہت و چہا رہم جادی الاولی روانہ شدہ

درد و کراجر اسے لشکر در ممالک محروسه

چون در عہد بیاری شاہ جہان کہ ہنگام فتوت بود کشت و دہخ و غنبا و عمل چنانچہ باید مسورت نہت و مژرو عات کہ بران
 پایمال نہت و غارت گشت و درین چند سال او سوسے اعمال پسران شاہ جہان ہم حوادث اختلال و فسادات
 شیعہ داشت و ہم بامان بنا بر سوسے نیت و بدی اعمال حکام بہ وقت و مقام نمی بایرید بعض دامن در او اہل
 و بعض اوقات در او افرخی میسر کہ در بلا و چند دستان آثار محوط و غلا شاع گشتہ چہرہ حال فقر او ساکیں و وجہ پیش

او بدین وجه جنگ و راه شکوه و انقضا نماید و زخمهای متکثر آرایش چهره و شجاعت خود بر دشت و عالمگیر پرتو ویر تا انقضا حال جنگ و
جنگ و راه شکوه با آنها تقسیم را و در همین شهر نصیرین و سبار کبا دیهاسی سلطنت و کاهنانی برادران خود را امیدوار و پادشاه است
و جهانانی داشته خوشنود و ملکی که طایفه سید داشت و آن ساده لوح فریب برادر مکار و خدار خود و خود به بهر اس و در ساس منصور و اک
در رفت می نمود و دولت خود را آن او و عین آ آمد و رفت می نمود و مانع آمد از شد مزاحمت می نمودند و هر گز گمان بدی با عسبار
آن بود قبول و قرار از آن هر دو مکار و زکوره نمی شنیدند شکست یافتن و راه شکوه و در وقت آن ایل به نصیرین ازین مقید بودند و در
قلعه گاه ایاز نگه داشت بعد از آن که او را غیر آمدن از آن قید پرستیاری بعضی مخلصانش سمیع آن زشت سیر گشت از راه
قتل و تلب تا حد قتلش گردید و یکی از نوکران او را در آنجا می کشید و خون پدرش که مرا و کشش او را و ایام اقتدار و شرف و خروج
خود از کجرات بر آغی جنگ و راه شکوه بنابر بگمانی و سوسی ادبی که از او در گفتگو بطور سید کشته بود را بگفت و بحیل و شرعی در وقت
کشت و در راه شکوه را نیز بعد از آن کشش اول نموده و بر کمال کرده در تمام شاه جهان آبا و شیر کرده و بعد از آن بیچاره را بهمان ای
و قتل و روح نموده و در ویرانه کشش را برین امانت ماند و زوال و در کوه و پادشاهی شاه جهان آبا و در ویرانه کشته شد و شیر گردید

ذکر اسیر آمدن داراشکوه و نابالغ شدن آن سراسر اندوه و چنانچه قبل از این هم مذکور شد
داراشکوه بعد از کشتن و در کار پیش آمدن او را از جنگ شانه که در اجیر با عالمگیر بود و بسبب بدعهدی و بیوفایی سراسر
جسوت شکست عظیم خورد و باز آن و در حقیقت خود و قتل از موت گریخته بهزار غمنازی و خران باز بطرف احمد آباد و کجرات
شتافت سید احمد مدعو و در آنجا که دست نشان و راه شکوه بود را و در موافقت و ملازمت ولی نعمت خود و خود دیگر حکم سلطانی
از بیم عالمگیر سید احمد را اسیر نموده و در امیدواری بر روی آن آواره و صماری بسته بجا رفت از دخول شهر کجرات برخاسته و اشکوه
ناچار بجان چویریس گویان که در آن نواح قطع و الطریق مشهور بود رجوع نمود و در کوه جنگاری بسته بدین مقصد می رفت
بقدراط قتل جمعی از گویان همراه و او در سرحد ولایت کچیر ساند و درین وقت یکی از فدویان ملال ملک گل محمد نام که در
او را حاکم شهر سورت ساخته بود و با قدری داد و پیچا سوار و دو صد پیاده دست از جان شسته و از سرگشته فریاد و در کجری او
گردید و رسید از کچیر که در سفر اول با امید بهبود ملازمت و راه شکوه نموده و دفتر خود را با سپه شکوه پیشش نامر کرده بود و درین سفر محنت اثر
بسی التفاتی پیش آمده جواب صاف داد و راه شکوه از اینجا راه چکر گرفت چون بکنار سنده رسید در ملک چاندیان هم نشینان
آن دیار تا حد سورتش شدند و در همین همراهیان گل محمد از جنگال آنهار با بی یافتن به سرحد متعلقه بگیان رسید و میرزا کسی که
سرور آن طایفه بود با استقبال و همان نوازی پیش آمده با غزاله اکرام و تواضعات متعارفه بعمل آورد و اشاره بر رفتن ایران نمود
و خواست تا قندهار شایست او نماید و درین باب با لطف نمود و راه شکوه قتلش برین شهر و سبب چهره شد و مردار و در کار
بعد آن که کسی نیاید بکار و به صلاح بعضی خیر اندیشان نفعیت اهل بامید اعانت ملک بیون افغان زمیندار مقتدر و نامر که
مغشوب شاه جهان کشته و در معرض سیاست بستن پاسبان آید بود و در شکوه و در حضور پادشاهی جیانش نموده و او را در محنت
ممنون و جان بخشی فرموده بود و نیز بنا بر و در اعراض او که مستحق رسوخ حقیقت و جنگی و استعدای نزول و ورود در
قلعه و او در راه شکوه که در رسید تا حد آن طرف که در پرتو آن که کشاید می آید و آبی بر روی کار آید آن ملعون چویر خنوع و دغا
پیش آمده اسیر نمودن خود را تا بقرب و در حضور لایق داشت و از شدت شقاوت اراده سپردن و راه شکوه که جان کشش
او بود و بدست دشمن و قتلش نموده که این مساوت مبت و ابلیس است بلیس استقبال نموده و پیچا و لایق خود آورده و در قتل

گرفتند بستان غل ساخت وین سخن ز نوچه دار شکوه از عوارض حبانی و آلام معانی بهایم یاد وانی شتافت چون ن شت
 با هم القی و در نهایت مرتب بود که بهای غم برانداخته و انرا شکوه داشت عقل و هوشی که درین اوقات قبل ازین هم کمر داشت
 و با غلت و مکتب جیدن را صیدین مکتب شکر و گل محمد اگر در فتنه شفیق ز سبکی و سپاهی عقیدت کیش بود و با جیس از بهر ایسان نند
 و مقبول خواج که از شیر بهر جان شارب و بهر که ناپوت بیگم با هر فرستاده از خود و با ساخت تاغش و او را و بر قهر و ملاش و سیر بدیش
 که سیر دار شکوه بود و چاک سپرد و با قیام خود با معصود و از خواج سریان و دزدانگان را ناکاره تنها در دست دشمن اندام بود
 اندک بعد و نا صلح که از گل محمد سیر کرد و بوی نفاق افغان بے ایمان اندک اندک بشام هوش بریده و دارا شکوه رسیدن گرفت
 و میداد افق طاع نیز فتنه بریم سیدل کرده و داد و خود در خانه کون شناس خوش شانس بشیان گشته قاصد رفتن بخت قند بار شد
 و کافر فتنه مرقوم بر او و عین خود و گاه ساخت او در خطا بر قبولی شاد و زده نموده همراه برآمد و بمنزل رسانیده و بیاد سرانجام هم
 ضروریات خدمت چند روز خواسته بجای خود برگشت و یکی از برادران خود را همراه واده مامور نمود که او را مقید کرده و بسیار آن
 ناپاک بے مروت دوسه کرده راه رفته دست بیایکی در از زانو و براتی هم از آن شاهزاده گرفته و دارا شکوه را مع صبیله او و دیگر
 نماند محل مقید ساخته همان منن تا بهر سپاره آواره را زنده میزدن همان کش پر شت زشت کاره آورد آن بخت سیه نامه
 همان مقید را در مکانی محفوظ مجبوس داشت تحقیق حال بر اچ بے شک و بهادران که در تقابل و مامور بودند نگاه داشت با قرغان
 خود را و بهر که ازین برین اجرا آگاهی داد او و جان وقت عرض داشت بهایم نوشت مع خط ملک جیون مع خوب قاصدان سید علی السیر
 فرستاد و عرض داشت بے شک و بهادران مع عرضی ملک جیون نیز رسید و با لیکر شاد و تاجیه نموده حکم بنواختن شاد و تاجیه فرمود
 بیفرخان و ارباب غرض و ارباب طعن و تشنیع و دشمن و نفرین ملک جیون برکشاد و محمد و شاه وین بر و در قدر شناس فرمان شلوت
 غنائیت مع عطایا بے منصب هزاری و دصده سوار و خطاب بختیار خان مع خوب گرزدار و فرمان مستغن آوردن و دارا شکوه و بختیور
 بنام بهادران نوشت روانه نمود چون بهادران و دارا شکوه را آورد و خبر بهایم رسید بایم که کم اوطوق و در بن و در گون دوست
 و پاکر و از راه لا بهری در خانه و اهل شاهجهان آبا و نود و از دست چاندنی چوک و پیش هر دو در و آله قلعه گذرانیده و از
 چوک و باز از اسد از خان در نظر مردم ملکه واده بشه گشته دلی برده و در خاص مورد خضر آبا و مقید ساخته و بهادران بهادرت
 رسید و مورد الطمان و غنائیات بی پایان گردید و در مردم که بختیار خان بدست عرن ملک جیون بایم ملازمت و اخل شهر شد
 همین که بر سر خط چاندنی یک نزد یک رسید یعنی از خواج امان و لک و دارا شکوه با جیس الامانات اهل قندهار از ایران و بچه های
 بیباک فراهم آمده بر سر ملک جیون بیایست مجموعی رنجته و نقد جن و خاشاک بنیاست آورد و سنگ و شت و کلونج بر سر او و
 اخافه همراهیش زدند که باعث هلاک چند نفر گردید و تا شایان جدا از دور و بازم زبان بفرین و دشنام آن بدنام سیرین
 در از نمودند و غلغل و عظیم با گشته صورت بلواسه ماسه روجه و از نزدیک بود که فتنه بزرگه حادث شود که قوالی گئی یافته
 با جیس از بهنگان پادشاهی شتافته افغان مذکور را سالم از سر بهانی بقلعه رسانیده فتنه بیدار شده را خواجایه رد و آدم
 موجب حکم بعد تحقیقات بطور رسید که یک از اعدای و چند نفر علیه دارا شکوه بیانی این فساد و منش را این جبارت
 شده اند و پادشاه وین را از علما و زمان استفتا نمود که در باره مجرای این بیعتیان وین چه می فرمایند فتوی داد که چون
 شریک برای غیر کثیر با مرست خاصه را بهر که نیک می افتد امور و فرمای غلیظه عمل آورد و به شدت قتل منکر کسان بخلافه اند
 دل منورنگان بقتوی و محبت بمقتول شدند بعد چند روز احضار و جماع علما فرموده رسائل موفقه دارا شکوه را که دشمن

ادعیه در تقسیم دروغ و خاتمه نمود و پاسه سفر و در پنجه نیده و شنبه گشت و ترک آرایش لباس را در دوی و گریه
 و جواهر نمود و امر را نیز مانع بود که رنگهای خام و باد و زردی را بر سر پوشیده و بختیو نیاید از باب نگره روزی به هم اتفاق ننهد
 بنامه ساخته گل بسیار بر آن اداخته کمال آرایش و از دو جام از شیر شیمین پادشاه گذرانیدند چون پرسیدم سرش که گزاف
 سر و مروه است کلا فوکان او را بر اسه دهن می بود و جواب گفت که چنان دهن ناید که فکانون عاداتی است که از امر و ملوک
 بنیاد نیستن و حسن که از زمان پیشین معمول سلاطین و بی بی بود و چون یک بار نام کو بنا بر مجرم شد و اهل عظیمه را که آمد بر پادشاه فرود نشستن
 کتا و رویای میباشته عالمی را که بنشیند هزار سلم و هند و جاضری آمدند از دیار خود بیرون می ساقشده و مجسمه از پند بود و اند
 که آنها را در سنی می خواندند باین معنی که بدون دیدن پادشاه چیز نمی خوردند و این معنی از جمله طاعت می بود و خود سید استند
 موقوف خود به عیش و عشرت عالمی را آورده و خاطر ساقست برای او فتنه ساخته انداشت گزین عقیده و دیار سلطان اجل سیکه
 از جهاد و گریه عفا که باطل آنها بوده باشد و قضات عساکت را بچشم خود را می چنان متقل ساخته بود که موجب بر می بند و بست
 صوبه واران و عمالی و حکام هر نوع اداری و چنگ و سرکامات گردید و کل امر او علیه و فعله آورده و خاطر گزین فکال کلی و قس
 منوایط و انتظام ملک داری را یافته بود و با ششم علینان خان و تاجیر خدیوی که بود که عبدالوهاب ششمی از سلاطین احمد آباد
 قاضی القضاة و ملوک و کل محاللات ملی و کل جبهه را تاجیر او گردانید و بمرتبه تسلط واد که ارکان سلطنت او را مستعار تمام برپید
 و با نوع میل و تمایز سی بجای آوردند که فتنه و دروغ و سرشت و فریب آوردن او در بار بر سرشت ثابت نایستد
 فائده داد و مختار خان بنی مختار که با پادشاهان چند و پایان سرشته و تربیت و صوبه داری بر آن پورده است و محمد صالح نام و
 که بپوری قاضی بلد مذکور و نهایت قرضی بود بنا بر بر مناسی خاطر و پاس امر پادشاه چنان تسلط و استقلال در دیت قضایانست
 که روزی در دعوی جوبلی که بر بطالت دعوی و دعوی او صوبه وار و عالمی مطلع بود و بکشتن و دشا به معمول بود و اهل طبع
 با صوبه دار و کشر کبار طرف شده اثبات دعوی مدعی منور و مختار خان با قاضی طرف شدن متواست اما آورده خاطر
 گشته بچند روز به تمهید سے همان هر دو گواه را و قد و دیگر آورده و قاضی حاضر ساقست بعد از آن که قاضی بگواهی آن
 اثبات دعوی نمود چنان که گوین خود بیاورد و اگر اقرار نمودند که با بر و غ شهادت داده ایم چون این کار با شهادت و منت ارخان
 شده بود و خان مرقم قاضی را محاسبه ساخته گفت که این هر دو همان گواه چند که در باره دعوی عربی با آنکه عالمی بر بطالت گواهی
 آن مدعی مطلع بود شاکه اثبات آن نمودید قاضی مقصد مختار خان نمیدید بر آشفته و به شکی گفت که شاکه را تقصیر آنکه در اثبات
 نمودید و نمیدانید که در ابانت شرع و عاقلش و اجبالت تمیز شده ای و اگر همین هر دو شاکه مذکور بر شرب فقر شاکه ای و بهت حکم
 بتفریش می نمایم و با شاکه در آن از شهادت رجوع ناید گوایان را تشویر میکنم و با نام هر دو شاکه مذکور را سر و میش تراشیده
 با ذراع زشتی بر خر سوار گردانیده و در شهر تقسیم نمود و مجوس ساخته یکی از آن هر دو خود مسوم ساقست و قاضی باطلها به ستغفای
 قضا منور گشت مختار خان چاره چیز از دسترسه او بنا بر پاس خاطر پادشاه نمیدید قاضی را استمال ساخته بازرگرم کار با شکی
 داشت و فائده غیر از درآمدت بر درآمدت استی کلامه با وجود آنکه از عهد سیوا و سنجها برینا مد و بیرون جمع می بود که متغیر
 در خاتره و راه بر اسه مقتدر بود و کما شایع پیش غیرت از شدت غضبیت با مطیعان فرقه مذکور که فرمان پر دار بود و اند با فتنه
 مزید و محصول زیاده و دیگر احکام فلک گاه و شهادت از مد و بر برده و اما مستهیا کشیده چه این قسم احکام را نهایت فضا و امیر
 تا حکم آن کس کیسان بر اعلای و ادانی اجرا یابد که محجز را بر بجا نوازند و انچه اقویا بنیاید با آنکه سلاطین ظل الله اند و بتعلق

با خلایق اکن بود و با هیچ فرد و تو سے بر تیا شد و با احد سے کیست و عداوت نوروز تا خلق خدا بیگانه و آشتی در کف عواطف این بایک
و آرام بود و سلاطین را به از پریشانی و اندوه و حجر تربیت قانع البال بگذر اندر سعدی اسی کریم که از خزانه غیب به گهر و ترس
و طیفه خود اری به و اگر منظور هدایت و تسکین خلق باشد در اشتقاق و الطاف زیاد و از عدا و تفاق میر محمد آید و در آخر بنویسند بامید و بدید که
سید الانبیا و المرسلین صلی الله علیه و سلم باستانین و دیگر بیکان از دین چه بر آتی و رافت سلوک می نمود و عقده بای دل شان و انقباض
عظوفت و اکرام بکنونی کشود و از نیکه و فرمود هر یک خود را صاحب دمی و مامور با موری که آن سرور بود و ندانند و خود را با اجتناب برابر
نگردانند و رعیت کار پاگان را قیاس از خود بگردانند و یک شعله روشن شیر و شیر و سلطان محمد پیر بزرگ خود را که از بهر جمل برانی
و نادانی اندک از خزانے نموده چند روز بهوس داد و بی علم خود سلطان شجاع و درنگه ناسه بنگار به با و پیوست و آخر
لحامت کشیده برگشت سالها مقید نگذاشت تا بهر آخرت شتافت و همین قسم بهادر شاه و سپهر و مردم خود را با تمام سواد
و اتفاق با سلطان ابو الحسن تا شاه با و شاه حیدر با و مع پیران و زوجه با قلعه خلیه محمد آید و نور انبیا بیک و بعضی از پیران
و متفریان و کمال دولت و بهدوان مدتی متعبد و خدمت و خود را سران و غیر هم از تفتیش و تحقیق تبتی که بر بهادر شاه بود و تعبد
و تعزیر بسیار نموده چون به ثبوت نه پیوست بغرض آنکه بامید لاهوت کشیده از ایامی که آنها با و می آمد بنا بر عجله که عاقله عال را
گشت بر آشفته به بهادر شاه و پیغام فرستاد که بتقصیرات خود اعراف نموده از ان و اجماع استغفار کنند تا و سید از سرته گاری اودین
و عقوبتی کرد و بهادر شاه در جواب گفته فرستاد که اگر چه نمی انقیاد و انان نظر بحق و احسانه بے نیایان رب داب بر
مقصرت ادا و خطا بتقصیر که بموجب عتاب باشد از خود منید از تا بان اعتراف و اذان استغفار نماید بعد بهای عینی چنین جواب
همه جواب آتش غضب آن منصب و در از ثواب التماس یافتند در لشکر آمدند پیران و فرود و سر تراشی و قطع کعبه و انداختن
ناخن و لبس جامه های لائق و اکل غذای سوانق منع فرمود و پیچاگان را به تها با طاع عقوبت و اید استاد و است بکسب
اتفاق بنا بر تربیت و پرورش شاه جهان با و شاه و انفعول و امر و منصب امان بهادر و لایق کار زیاد و از مدتها زود و در شجاعت و
دیوری و در دقت اکثری که نادر و در دگر با و در جملات خود و بطور سادگی و بر صغیر و در دگر کار نامها بسیار و کار گران داشته اند و آنها
هم از اوقات روحانی و بیرونه رنجی او همیشه دلنگ بود و کاسبی بکام دل بقدر استحقاق ترسیدند بکار چاکس اکثر نور و طعن و
طاعت بکنایه و مراجه بودند از این جهت است که کار با سبب اوسب الامم انجام نیافت بلکه بعضی اعیان با فاضل ملازمان غیاث
فانته کشید و هر چه دید از دست خود و دید تاریخ نوشته با ختم علیان خامی بر بعضی سقا بهتاسه از اشعار ترس بتفصیل و اوردن شاه
قلیج علی سلاطین صفوی انا را اندر با اینهمه احمکیه که به شیوه مرمت و بهمانداری و قنوت و غرب نوازی را بر طلاق بلند سے
گذاشته اند که دست سلف و خلف آنها نیز سده و از غایت بطور کامل و علی شاه حق الطور از اتفاقا و لاجرم بے نیازست و سلوک
با ملوک و ملوک داد و دانه اقلیم فتنه نموده اند و کتب تواریخ و سیر از ان شعرون و عنایات و مراعاتیک با بر و پادشاهان فرموده اند
نیز مشهور و معروف شاه سلیمان صفوی پدر شاه سلطان حسین با آنکه بستی و دام و شرب علی الدوام و غفلات و میانی و نهایت
سفاکی شهرت دارد و در اخبار مروی و مروی که در باره اکبر علی علیهم السلام آرزو و شقاوت و دناست که از پدرش و در خارج
مسقطه بطور رسیده و با ختم علیان خامی بان اشعار سے نموده بگوش مستمرا ان هر بنوعی شے کشت و بهادر شاه
را بخورد که همیشه تخم غدا با عالمگیر و دل خودی کاشت و با و شاه هم با و از می نمود دیگر زیاد و ترسد و بود و اما بهنگام آمدن
دارا شکوه از و کرات با حیرت و سبب الاشعار و راجه بیک و در جنگ شامی نمودن با عالمگیر و سلاطت راجه بے سنگ

همه را به نیکو رعا لکیر پادشاه ترغیب ترک رقابت و عاقبت دارا شکوه و غنای تقصیرات نمایان نمود و منسوب بهت براری
 با صوبه واری کجرات بیشتر از کوره عطا فرموده از کجایت آمدن خط و غیره معاف داشت و در و ما را چه بیست سنگ بهدینت قی
 بنات و عمارت و کس و معزولی از آنجا متین صوبه کابل بود و پدید آمدن و اتباع او که سرداران را چه تیه بهادت کشیس
 جلادت پیشه بودند و نیز از فرزندان او را که در سپهر بود و اندکی بهت سنگ و دومی و لی تمین سنگ او کابل به ازون صوبه دارا تنب
 و بدون انقد گشت بهر دشت عادم وطن شدند و بهر یک میر مجروح شد بجاالت خانیکی شود و جنبه بهر خود چون در اراک
 شاه جهان را که بهر شاه دست پا دار و در سوادش شده منزل نموده عا لکیر باستماع این حرکات و کینه های ویرین آشفته مگر بهت
 نمود و گریه و لشکر دینا کو تو الی آخر است مامور شده مردم خود به قناعت و پاسبانی گذارشت بعد پندسے رگوساے آن لشکر
 بهما بهت و وطن خواسته عا لکیر رفتن آنها برای مقهور کردن عیال و اطفال عمارا به نیکو صلی دانسته مرض نمود و راندا
 اطفال را بطور غلامان و سانی را را لباس مردان ساخته و در یک جلادت کشیدان را و در غیبه های عمارا چ نشاید و بعضی کشیدان
 را بصورت رانیان و دو غلام مجهول الاحوال را بکبوت اطفال عمارا در ساجا گذاشته سفارش نمودند که اگر کشتن را از شود
 و در است این اطفال در اینها بکس مجهول پایداری بعمل آورده چندان مزاحمت و استقامت در زیر ک فاصله پنج شش
 ساعت از زمان هفتت مایع رانی با شود و چه عجب که استشام به سیرتی راندا و داعیه فکلی گرفتار اطفال را به نموده
 این داعیه کرده باشند چنانچه در احوال عوام چنین شرت و در دلی رانی عالی بعد بر رفتن آنها باندک فاصله خبر پادشاه
 رسید تا استفسار و کشت اسرار ساخته چند نفر در گذشت چون متحقق شد افواج بلاے آوردن اطفال مجهول و اسباب
 بازمانده و متعاقب رنجان تعیین شد اما چندان تعیین شیده و اولاد و در دنگی داده پایداری خارج از مکت و در خود بهت
 آنها اطفال انسان مثل حرم ساری سلطانی گشته اطفال حواله پستان حرم برای پرورش شدند و شرف اسلام میگو و قدر یافتند
 و نهانی به پستان پستان حرم سلطانی داده و به تیرم خادم متین بود که اولادها را چه بیست بهر اطفال را و در اچوتی اطفال مجهول
 پراخی یافتی نام عمارا را و اولادش را در اندام پادشاه میام و درین پرور از کمال غیظ و غناط قلب جم و چه درین ویرین و بهر
 را شورش آبی عمارا چه بیست سنگ پرورش برات خویش گرفته بار او تنج و بهر هفتت نمود و راندا به او بهر احوالت و نهما و اطفال
 عمارا چه قوم و چه بهت خود ساخته عمل خود را فرارشت پادشاه و فرمان او ای جنبه و بر آوردن فرزندان و نهماے عمارا چه بیست
 از مد و خود و براندا نوشته ارسال داشت اول راندا تر سیده به قبول فرمان پیش کرد و کلا فرستاد و پادشاه را خبر شنود و گرانید و
 فایمان به او و برای وصول فرستاده و بهت و بهت شداد و دوسه چو را مور گشت و پادشاه دارا کلا که برگشت بعد چندسے
 باز ترو و عصیان راندا بهر راندا و آتش غضب سلطانی مشعل و گر دیده عنان تو جو که راندا بهر راندا و بهر راندا یافت
 و شاه از مد و عظم بهاد شاه از دکن و عظم شاه از دکن که که عمو به و راندا آنچه بودند و بهر اطفال بهر راندا و بهر راندا
 که عا فرود عین شهاب بود و به تبه قادیب راندا مور گشته شاه تلی شان تألیق اول بطای و شاه فرستاده خطاب نمود و شان
 سر فراری یافت و بانچه از امر سے نامدار کارا طلب هر اول شاه از مد و سپاه سالار فرود مقرر گشت و در جنگ و قنات
 راندا چنان هلا و هتا نموده عرصه بهان جامع تنگ ساخت و بهاد و شاه از دکن با عین رسید و در اینجا حاکم تارا را بهر
 که فاصله پشاک و کرده از اجیر و مسک شاهی دشت متوقف گشت و شاه از مد و عظم شاه تیر تیر طرب طرے از کلا راندا مور گریه
 راندا و دیگر راندا بهت و بهر راندا و شاه از مد و عظم شاه تیر تیر طرب طرے از کلا راندا مور گریه و بهر راندا و بهر راندا

ش نمره کبر خیز چهره پیرایه خیز را موقت این کار را سهل تر و دها در شاه بونے ازین مشوره شنیده مجدداً کبر که با او اندک محبت و دوست
 بود و کبر نصیحت نوشته به خود هم موقت داشت که از کبر را بیعتان و داخواه شاه بود که جوان ناخبر به کبر است غافل نباید بود
 عالمگیر که از طرف کبر مطلق چنگل طرب بود و در جواب نوشت که به امتنان عظیم حق قضا به همیشه شاد را بصراط سقیم رهبر و
 از آلاش سخن شغوی بدخواهان محفوظ دار و چون خبر مجلس محمد اکبر و سکونام خود و زون و منصب بهفت هزاری نمودن
 ستورخان و اضافه منصب و دیگر امرای هر لوی بنابر تالیف قلوب آنها انتشار یافته به عالمگیر متحقق گشت و در لشکر
 غیر از اسدخان و بهر مندگان و مع متصدیان و قاتر زیاد و از پیش قدس سوار بود و منظر گردید و دها در شاه را بتا کید تمام
 فرمود و با این رخوان چون آن بیچاره اهل و عیال را بخت اگهی پیرو و در کمال استعجاب چهره مع و هزار سوار رسید با دها
 دین پناه قیاس لعل خود که باید نموده بود و کرد و در رسید و روئے تو چنانکه بودی مسکرا نمود و حکم فرستاد که خود را متهمان پرورد
 و سحر رسا ند بهاد و رشاد حسب الامر بجا آورد و عالمگیر اندک مطلق خاطر گشته شروع به عهد و عهد زلفاے اکبر نموده اکثری با
 بسوئے خود خواند بسیار و بی طاعت نمود و اکثری به ناسخه آمدند و تزلزل در احوال و ارکان کبر
 بهم رسید و ناچار راه قرار داد و بارش گرفت چون احوال او بدینجا رسید بحکام اطراف فرمان در باب سیر نمودن او نوشته
 اکبر به مفضل ساخت او از دوست و دشمنان جدا گردان بود و خود را بهزاد خرابی تا به سنجین خلعت سپه امر به رسانید سنجین
 اگر چه در و خورجی بر او میاد داشت اما از تنگ ظریفی در سلوک حکمرا تکیه لاف نشان شاهرا و کی نمود و اکبر کسبیده خاطر
 میگذرانید عالمگیر چون خبر داد و اکبر و سنجین شایسته تقدی و ازین همیشه بگوش پا دها میر سید بدایه گرفته اکبر و تنبیه
 سنجین به ابر سال بست و پنجم مجلس مطابق هزار و دود و دوجری بنام فزا و دها و قاصد خیر ملا و دکن گردید و دوران ولایت
 رسید و بعد سرانجام مهمان بسیار اعتقاد و ان پسر اسدخان را با پنج هزار دسان پیشا به تنبیه سنجین و گرفته آوردن
 اکبر روان نمود و اکبر با سماع این خبر بر جان خود ترسید و بسی بسیار در کمال اختتام جیشان فریافته فراخ و نشو و چا زده
 بهم رسانیده در کمال خوف و هراس باول پیرایه با و دود و چند نفر که بهارش مانده بودند بران جای رسوا گشته عازم
 ایران گشت و در دیار صدمات تباهی و طوفان کشیده بهزار شقت بمسقط رسید امام مسقط اول اعزاز و اکرامش نموده و کفر
 مقید ساخت و به عالمگیر علیه نگاشته اند و دوا و اخبار کرده اشعار نمود که اگر در جلد و سه این جن خدمت پنج لکه روپیه
 نقد و فرائد عذای محمول جبارات با که همیشه به بنا و در بند میر و نه و دو سه خطاب دیگر پذیرائی یافته مرحمت شود و محمد
 برای آوردن محمد اکبر برسد و را بخود و بر سر جمع لقمات خارجه از فرط دیناری پاشد مدت عداوت و دنیا داری پذیرفت
 و بنام متصدی بیست و سورت حکم محکم رفت که یک از ملازمان هزار جان دیرا نور و مع فرمان عواطف عنوان که بنام
 امام مسقط حدود یافته و در ارسال بنایه متصدی سورتی حسب الامر مرشد معنوی حاجی فاضل را که از تاحذایان مورد و شنه
 پادشاهی و عمارت جلالت اکثر زبانه بود و باین کار روانه ساخت تا خدا و اول منزل خیر و عازدی و موت سلطان سلیمان
 شاه سلیمان معنوی انرا در شنه بر مانده و باره همان نوازی و چاره سازی گرفت و منظر شاهزاده محمد اکبر شنیده و بیای خود گشت
 تفصیل این اجمال آنکه با براسه امام قارچی زشت افعال با اکبر و فاجای بیع جایون پادشاه مالک رقاب
 همان نوازر رسید که اکبر سپهر عالمگیر از خود پدر بر جان خود ترسیده به برادران مصایب دشمن از قلمرو هست برآمده
 با انواع امید واری عازم آستان سلطین سجد گاه بود و جاز تباهی خود و بمسقط رسید امام خوارج بیست و هجده

در این

و بی دینی و بی پرستی را بنام بیست و دو سالت اهل بیخ کس و پیدای معانی معلول جازات و حصول دوسه مطالب و گیره خواب که
 اکبر از حضور پادشاه مقید فرستاده و این منی بنام لکیر گشته و صورت پذیرا کی مستور و از ملازمان او بنا بر سپردن اکبر و خواسته
 بجز و استماع این خبر آتش غضب جهان سوز آن پادشاه سلیمان با دو زبان ذوق گرفت و فرغانه واجب الاذعان و در کمال
 تندید بودالی مستطاف نوشته ابلاغ فرست که همان امارت عزت و احترام زمامدار گرفتار دمی افواج بحر امواج که گاهه بکار و از دست
 خرابی و یا زود و قتل عام صفار و کما تا بنجا رسیده و آن مختل بوش از سر باخته پلا تامل و در کمال شان و قبول شاهزاده محمد اکبر را
 بیاگرگاه آسمان با و سلیمان زمان فرستاد که بنده رعایای رسیده و می باید بهیم ملازم معتقد بود مشیار خود را برای شکر شکاری
 به ستیاری عنایت و اعانت شاه بی بدار لعل خفته افغان فرستاد شاه همان روز محمد دهم مجرب نیری را بهماناماری همراه
 اکبر اکیم متعین نموده و در سر انجام منیا قتل و فرغانه برداری و قد شکاری و در شاجوئی همان نهایت ناکیدات فرمود و شکار
 نمود که بهشتی تاخت از شاد و نبات بهشتی اید و اناس و اوراقی پان که در سواحل بندر عباسی و قریب جوارش بندر است بهم میرسد
 شاهزاده اکبر متواتر ساعده و هر صورت خوشنود نگار و در حضور پادشاه و در شکاری که در شکیه کشی محظوظ بود و در روز و کما
 به دینش همراه و در فرغانه و در کشتی اکبر بدین اطلاعش درست کشیده قتل او در دو و چند نفر است تا یاقوت او ملازمت او
 به شاهزاده مقید قتل او ملاقات دریا به حسب الامران کار به مقدم رسید و محمد با ششم شاهزاده را در راه نهایت خوشنود داشته چون
 به کمر دبی افغان رسید و در یک اذغانی پادشاهی فرو و در شاه همان کما در رعایت سلسله ای اکبر و خود با باغ مذکور
 بهستقبال آمدن شاهزاده و با باغ بهستقبال پادشاه شافته ملاقات نمود و سه قطعه جواهر که الماس و یکی زمرود و یکی یاقوت
 گران بها بطور ارمان داده و در گذراندن شاه بنابر بوجوی و آبر و بخشی او هر سه جواهر گرفته و در دستار خود گذاشت و بهشوق
 شتف بسیار معانقت نمود و در پیشش احوال بهت نقد فرمود و از باغ تا خانه که برای اکبر مقررت بود و پای اندازد بان و مختل و
 و از آنی کاشان و صحبت بندری که قدرش را اینجا نیاورده و از اینجا است گسترده بودند اسپ سوار شاد ایران و شاهزاده محمد اکبر
 بالاسه آن راه میرفت اسپ پادشاه هموار با سپید که میرفت اسپ اکبر تندی نموده و مضطر با پای می گذاشت مبلودار اکبر
 پادشاه آقای و کجبلای اسپ و کیر او در و کجبلای و کجبلای سوار می نموده و کیر شاه و کیر مقررت حسین و آفرین نموده
 بهند و در و در شاه سلیمان عثمان اسپ کشته اکبر اینجا یکای ای او مقور شده بود و مقصود ساخت و بایستاج شاهزاده
 آن مکان هر چه می بایست دیداشت روز دیگر پادشاه همان نواز قدیم بهت فرموده اکبر را همراه خود بدو و تنی شاه آورده و منطوق
 برای او گسترده با غر از او کمر نشاند و ملازمه مازاری و غریب نوازی را بهنایت مرتبه رسانیده و بهی لائق برای مصافقش
 صحیح فرمود و در و در اوج آن اکبر نظر را مدام و اعانت و طلب رفعت بهند نمود و گفت تا پدر شاهزاده بهت شادمان غریب
 رسید و تا آن زمان اعانت و رفعت از باطل خود به آمدن انتقال او که کار به بقا که او را انقت در تقدیم شدات خود را
 معانقت و مقصود بهیم داشت و از این تیره و انصاف ازین حکایت و بر سر انتقال و دیگر که بعد ازین نقل میشود احوال عالمگیر
 و درالی مستطاف و شاه سلیمان پادشاه ایران و کما در شرافت و خاست هر یک ازین اشخاص و تفصیل در و احوال اطلاق در یافته
 هر چه را می شناسند اختیار نمایند و اینچرا در احوال شادمانه انتحاب و از ملازمان واجب و اندر زانیکه زناسه مارا به جوت
 مع بود و فضل بیاد و تاجپوشان غریب شکار رسیده و جرات چنانچه گشت از او در اختلاف شاه جهان آبا و برآمد و بکام خود رسید
 در انجا بهت آنرا نمود و حسیان و در و در و کما تا بهت آلی نه گشته عالم گیر گشت از انجا که با مارا به جوت در انجا اودی پر شت

حکم اخذ جزیره از بنو فز و فرامین درین باب بکاشتگی جمیع صحرای تفرست و در خندق و هم حکم جزیره گرفتن باری شد چون بشاخصان کباب
 سبزو دیار و از کلوک و در عود و محسوب شدند و هزاران هزار از جماعت کوره مقدور ادای آن وجه گشتند لهذا از کلوک و از آن قریه
 زیر شمشیر غنای شاهی که معروف بود و چون آمد در مدینه نالی را از حد بر بردند و مالیک اسلامه لطفت بستانج ناکه و فریاد آستانه
 نشاند و پیش پادشاهی چهره رسانا که روز جمعه که پادشاه به نماز میرفت بنود از قلع تا مسجد جامع آنقدر از دعای نمودند که پادشاه در بر مردم
 بود و از چار سوبای و صوبی تعلیم و شفقت پذیرد و دیده و گندید افلاک سپید و کاسیائی را رسیده با وجود اتمام شد به کسر دست
 مردم و خروج گشته اکثره را رست و پادشاه را رفت سخت روان پادشاه و دو قدم را در فتنه بازی ایستاد و آخر که شایسته پیش رفتن
 از جای که استاد بود منتظر گشته بینید و دشوار بود و مردم گشت و از دعای می افزود و لحظه توقف فرموده از فرمان داد که فیضان
 کوه شکوه شاهی و انبیا فی سوادری و غیره طلعبه گفت که نصف فیضان بسته بر زمین بر آید چون حسب الامر مصل آید
 و جبهه پامال اغیالی و اسبان رم عورده گشته باقی باغ و کان مایوس و محروم گشتند در خانه های خود خزینده و چارنا چارتن با دایه
 جزیره و در دایه سبب عصبیتهاست که در ویرانگر و در بنجیهاست عصبیت بعد و رود و کن کار با حلیک خاندان بهادر کلوک شایسته منظم خاندان
 و بسید عبدالرشید خان معروف بسیدریان و ولی شان انخان و از عزرا و داد و دوحان قرضی و دیگر امرای صاحب جرأت
 و انا دل ملازم و بفرست و احتشام در ملا و دکن و جنگله و آسام و رنگ و دیگر با انعام داده و مردم و در مقام عظیم را
 با شجاعت رسانید اند از عالمگیر بطور نرسیده و اکثر با در کارهای بسیار بنا بر شایسته خاطر می و لقا تمامی امرای دول پری
 از پادشاه میداشتند و نهجای پادشاهی زمانم آوران فرج و سپاه سالاران همه را خدمت می عظم میان رزمی داد و
 لائق و ذکر و تحریه بنود براسه همین بعد از ده سال ممبران تاسخ را از تحریه سوانح ایام دولت خود متبوع داشت و کسی
 احوال او در تفصیل نگذاشت چنانچه بعضی فقرات با ششم علیخان ثانی اشعار است بآن دارد و فقیر بنا بر هشتاد فقرات مذکوره
 بعینه می نگار و صوبی بده بعد از انقضای ده سال موفقان از تسلط احوال آن پادشاه عدالت گسترین پرور موعود
 گشتند مگر بعضی مستعدان خصوص مستعدان بطریق فقیه بر خیز از احوال دیات و کن مجاک بلایه کار مکر دیات فقط
 فتوحات بلاد و قلع و را بر زبان تکرار و تباریکه که احوال چهل سال باقی دران دوج باشد دید و دیات نشده که کاتب مروت
 تجسس و سعی تمام در فرزند آوردن باقی احوال منور و آنچه برابر امین مشاویه کرد مسوده نموده و ادوات نگاشته متعرق خود را
 جمع ساخت امید که انشاء الله تعالی توفیق اتمام آن یا در چون بعد ده سال از بیوسن پیاوین حضرت عالمگیر غازی خلدیرگان
 بر احوال مکرانی عشرتانی آن خسرو عدیم المثال بعد از ده سال اطلاع یافتند سوانح هر سال بقیه تاریخ بگزارش بنیاد اندازد
 اما از بعضی وقایع حضور و مصوبات آنچه را قلم حروت برادر امین مشاویه کرد و از ادوایان نقه بنیض مسموع نمود و لغایت
 سده نوزده از یسار که بر زبان خامه واد باز گذار سال سیم بر هر سده شش که علم حاصل نمود و بقیه سال انشاء الله تعالی
 بتذکار فرماور آورده و خاندان بهادر بعد هم میرا با و ذکر انشاء الله تعالی بگزارش می آید مدت مضروب و بی جا گیر نام
 تا وفات یافت اما قبل از آن که ایات نظر کرات پادشاه و در مالک و کن سایه فلک کرد و بعد از بیستی که از خاندان بهادر و کلوک
 مرثیه بطور آبره بود بعد از شریف آوردن پادشاه خلدیرگان عالمگیر غازی مدین با وجود بیست و شش سال در استیصال
 مقهوران کوشیدین و چندین کرد و رویه صرف نمودن و قلعجات منظم می نمود و تمام مخرف نمودن از لقا ای امر او تقاضای
 ایام سپهر نشد بلکه روز بروز سوغی خیم دور آمدن او بملک قدیم بطریق توطن زیاد کرد و دیو و دیات چند با دایه رکاب اطراف

اے مہربان! ہر طرف نظر کیا میکروہ از گشتہ پشیمان بنکر می آید کار سچائی رسید کہ مرشد با خود را از میان انبیا باطل را بخیر و نور رسائی
 بجائی نام سے مزار عیان و در جای پناہ می بودند و آنجا بیک و خوب سر آمدند از مردم انور و غنیست بسیار کہ از اطراف غارت نمودند
 آورده بودند بدست غازیان اقامت و بدین فتح نام و در روز صبح لادخا کر و مہار سوار اقامت و کان میدان را بریدہ چہل سنجہ ارابہ از سر سید
 آن جاء و نیز و آفتاب گیر با اسباب و دیگر کرد و در واقعہ حجتہ نبیہ و مینا غنہ بہین و مستور و اکثریہ بات کہ سرشتہ تیر از دست نیداد
 یا قبائل عالمگیر فتح و ظفر نصیب و می کردید از ہستی کلامہ این قسم امیر کرد و شجاع و دلیر و شال او ملازمان جان شاکار گہزار و کھنوس
 اہتمام بدین تک نظر مان منصوبیا بمقتضات و شکی باطن کور مغرور اہل منصب نمودن و ضبط جاگیرات فرمودن بہان تسلیج داد
 کہ سالہا مرغان اوقات نمود و کرد و ہا را بایگان دادہ و انتظام دکن اصلاحیہ سرنگید و سرمایہ فساد و عداوت مرشد با مسلمانان سچائی
 و دیگر گشتہ آخر تمام ہندوستان بولنگھا و عدا کہ مرشد و باعث ہلاکی اطفال و نسوان مسلمانان و بے سیرتی آنہا از دست مسلمان
 و مرشد و دیگر مینودان ہفتہ گردید و اجرائین مفاسد عامہ حال عالمگیر گشتہ قرون بسیار و اعدا و دشمنان ثوابین بروج کثیر الفتح
 او رسیدہ و فواید بہید اطاعت او امر و نواہی الکی و در اغراض و اہوا و نفسانی خود چنان بود کہ انہو بے ارادہ و بارہ پر
 و ہر ارادہ و پلہ انش بمعرض بیان و آمد و تبعیت شرع و قاضی کہ از شہرت وارد و در کار ہائے کہ غلات رخصتے او بود این قسم
 کہ محمد تاریخ مذکور می نگار و صورتہ خطہ از ان کہ پادشاہ عالمستان کہ مرشد و تسبیحی بود و حیدر آباد و بستہ بود و روزے از
 قاضی شیخ الاسلام در خدمت فتوا سے جہ از این عمر خواست قاضی بر خلاف مرضی و ارادہ خلد مکان جواب دادہ ہی ہندو
 بہد و دیگر پو خواہان رخصت بیت اللہ خواستہ و بچہ گشتہ حاصل نمود و روانہ کعبہ مقصود گردید از ہستی این جہارت او دلان یکسان
 کہ از قاضی نہایت رنجیدہ و او ہر جان خود ترسیدہ بدر رفتن یہاں فتح بیت اللہ نور عظیم دید و قاضی عہد اللہ
 در جنگ حیدر آباد قاضی حضور بود و اختلاف مسلمانان از طرفین ہر روز دیدہ و تنگ آمد روزے عمر من نمود و کہ ابو الحسن و
 ہر بابا شش ہمد مسلمانانہ و ازین طرف ہم اکثرے اہل اسلام جہالی و قتال خلاف آئین و منافی شرع متین ست اگر بقصد
 اصلاح خیر مسلحہ فرامیدہ ہا رہنہ سچا و موجب رحم بر عجز و غر با خواہد بود چنان مورد خطاب گردید کہ قریب بود قضا متوجہ قاضی
 گرد و بسفارش ہر نچے از مقرران تا ویب قاضی از لوح خاطر نحو نمود و جزا سے عمر و می از شرع حضور و انتشار از بار بارانی
 مجبر اسے او اثبات فرمود و ہر تے امتداد او را کہ کور نش منوع بود و فساد و قبائح چند ادبا و شاہ مجاہد ہندو رسید کہ
 او فنی ہوشیار ازان قسم کار با شنب و اقرار لازم می نمود برنے ازان در وقت حیدر آباد کہ نعمت خان عالمی بلخو شرفی
 با کمال مہارت و استعداد کما شستہ برائیہ ایضاح می یابد اکنون لازم اقامت کہ بعضی الرسول پنج حیدر آباد و درین صفیہ
 از تمام پایتای و سیکہ بہت ناظران کرام گردید

<p>چون عالمگیر در شدت حرص و شرور بے نظیر بود و تسبیح سلطنت یہاں پورا از آخر سلاطین عالمی شاہیہ کہ سہی یکسانہ عادل شاہ بود و انتفاع حیدر آباد و اقامت سلاطین قطب شاہیہ سلطان ابو الحسن تاناشا و در قاطر قمر و صمیم نمود شروع بہانہ جوئی مشہور و خواست کہ جتے برای مکات و مت ہرست آرد اول نامہ مستعین بر طرف نمودن با دنا برہمن کہ پوزارت او بنا بر بعضے بہت فرود ماہور بود و فرستاد سلطان ابو الحسن در امتثال فرمان مذکور عذر سے خواست درین ضمن شنید کہ ابو الحسن الماسے ارادہ کہ درین دین و دین و رعیت و در جہان فناء پچہ پادشاہیہ نتوان یافت و طبع اقامتہ میرزا محمد شرف و دین خاص اکرا از انہا زاد و دل</p>	<p>ذکر کرامتیں از حیل عالمگیر کہ در تسبیح حیدر آباد و عہد پور نمود</p>
---	--

و تربیت کرده اوم و بطلب آن الماس رخصت نموده و ملوک فتانید که مطلب از فرستادن و نفع طلب آن بار چنانست نسبت بکلی مقصد آنست که در هر دو صورت قبول و انکار از ارسال آن چه بر بسته فرستاده است دیگر نظر بطبع و نشر خود نکند و از بیم امیدار خود را بر کار بسته عمد افکند و بیای که در شش ماهه سخن پنهانش نمائی شاید با قبول بدستوکی و در شش پیش آید و مقصود تا فرانی بر او ثابت گشت دست آوردن رخصت میسر شود چون میسر از خود بزرگوار بجهت برادر رسید بپوشیدن یکس از عهد و پاسبی سینه کار خود را با استقبال او فرستاده و با عزادار و قهرم طلبیده بعد تقدیم مراسم شیانفت چوین میسر ازای مرقوم طلب الماس معلوم نمود فرمود که جمیع الماسهای بجا بر خانیان و کاغذ سیاه پندیده باه خانه و مقصدی سر رشته پیش بریزد و حاضر آوردند و بقیه ساس غلام و دشوار برات نموده و از افشای الماس غیر از الماسهای حاضر حال نمود از جمله آن الماسها چه هر که در وزن و شفاف و رنگ به از نود و پنج شمع و در ایامی لافقه دیگر بجهت پیش جوالاش نموده رخصت بفرستاد از ایامی داشت باشم علیانی شانی حیرت تاریخ عالمگیری می نگار و صورت خط بحر اوراق بعد عود از زبان او شنیده نقل سمیده که در هر چند روز مجلس بواجی کره می کرد موافق حکم و مرضی پادشاه گستاخانه و بیجا کانه سوال و جواب نموده و او را ملزم میکرد و ما و ادبیک سخن ملزم گشتن تو قسم که بواجی بکند و قائل گشت به تقریب ابوالحسن گفت اگر چه ابراهیم پادشاهیم اما خود را در بر که نوکران عالم گیرید اینهم ازین سخن برآشفته گفت که در مقابل عالم گیر پادشاه عادی شادمانه که نام پادشاهی بر خود اطلاق نمائید ابوالحسن در جواب گفت میز احمد غلامی گوی اگر نام پادشاهی بر اطلاق نشود و پادشاه شادمانه شادمان چه قسم خواهد گشت انتهی کلام بعد در در بر آن پور که گو یا سرحد و کنست و رسال میباید بچشم از مجلس شهاب الدین خان پسر قلی خان را که آخر می طلب بخاری الدین خان فیروز جنگ شد و دوران ایام منظر و نظر تربیت عالم گیر گشته حاضر دایمی یافت بر آن تخیل و تعلق بتمام و اسباب قلعه گیری و فوج شایسته مخص نموده با امور ساخت که قلعه را سچ چون از تعلق مبتد نامی تربیت و شایه جان پادشاه هم وقت ادا و تسخیر بلاد و قلع و کن است به ابدان قلعه نموده با سانی اسفند ساخته بود و خان مذکور هم ابتدا بهان قلعه نماید و یک نام خان ما قلعه را طر و نو بجا در کار بجای اگر داند به مغنی تا یکبار نموده که قلعه سالی را که از قلع مشکه معر و ده است با قتیال شایسته می فرمود نماید تا بدون جنگ جدا بدست آید و در سببیت ششم بعد از نقضای بر شکل از غیبت میاد و کوبیده متوجه احمد کر گشت و شاهزاده محمد اعظم با بای شهنشیر قلعه سالی و دیگر قلاع طراح گشتن ابا و متعین نموده شاهزاده معطر را با سانی تنبیه مفسدان امام در متصل کوکن عادل شاه به امور خود چون اعظم شاه متوجه تخییر قلاع کرد و یک نام خان که حسب الامر از سابق با قلعه دار سالی راه سازش باز کرده ارسال رسل و رسائل می نمود و زاده تر سب گرم کا ذکر گشته با قلعه دار پیشام نموده که از این قلعه با قتیال و اقتدار عالم گیر مفتوح خواهد شد اگر منت را شایع نگردد وانی حق قدرت تو در حضور اثبات نموده بچیزی ناری خواهم کرد و دنیا و هم رفاه خود و قبول نصایح یک نام خان دیده اطاعت کرد و قبل از در و اعظم به سبب یک نام خان تخییر قلعه مذکور به میر سکره کلید طلا مرسله خان مرقوم بجنود سب و یک نام خان امور و عنایت و قلع دار بجنود رسید و بچیزی سب هزار سوار گردید و ششم علیانی غانی می نگار و که اولا باطلی سلطنت عالم گیر بکلی تحقیق نام و نشان فراخ و حال خانه را دوان مورقی و نو ملکان به صاحب و اضافه بایر از ناری می یافتند و ابرو به منصب و نوکران پادشاه بر چسب کلاه داخل احمد نگار و کن گشت بجال بود و از جا گیر ات و نقدی کاسباب و در یگانی بخوبی به نمود و پادشاه در پیش آوردن افغان و در اجابت احتیاطی نمود و قوم کشمیری خصم فرسود پاک کسر بطلب سلا را از راه ای یافت بعد از آن که طلب قلع و کینان مخصوص ملازمان سببای مرشد و سلاطین سببای مور و حیدر آباد بنا بر عرض سببای اندان

مردی که در علم تاریخ و تفسیر من شرت داشت و مغز غریب و پند جان بهادر گفته مارے از طلا بوزن صد قندار دست کند و لباس جرم نوبار را که از پند پیشه و ماطلائی در دست گرفته بنگاه پاسبانای در مشت فوج را مامور بر پوشش گردانید و خود آن ناز را با انواع مختلفه حرکت داده شروع بخواندن بعضی از اسامی عجمیه نمود و مدعی او باقی بماند بهادر آن بود که بین حضرت قلعه ففتح خادم شاه ناگهان ضربتی از سنگ یا گلوله سردار بر سر او رسید و از بالای آن بلندی گردیده دست و پا شکست بر زمین غلطید و کار سے ساخته نشد از آلام سرداران تین مثل غنا جان بهادر و قاسم خان و غیره دست نهوس مالان از روی و لشکرا و از تنبیه بایس گشته روزیکه دامیه بر فاستن از پای آن قلعه نمودند و فرمودند که لکچر و غیره آلات چوبی که برای تنبیه قلعه ساخته بودند تاقش دهند و وقت سوار شدن تغییر لباس نموده کوچ کرد و تا نماند سلطان سردار را قنات مارسان قلعه فریاد میزدند که اندک صبر کنید تا آتش لکچر سردار شود و کسر آن بر روی ساری خود مالیده برگردید و سنجها با شمع این خبر برای قلعه در شعلت غافره و حلقه های طلائی که آنرا در پندی کمره و میگینه بچون نیم آتش تیار کرده برای هر دو درستی او فرستاد و از قلعه داری احتجاجی تغییر نموده عارض یکی از قلعه متبینه گردانیده و صوبیچا پور را نوشته است که زیاده از سه چار ما بهر اهل طول اردو در کسر از دود و صد کرده واقع شده حاصل صوبیچا بدو که در عهد سلطان محمد عادل شاه به سکنه رعا دل شاه که از دست او مالگیر است نزاع نموده دو کرد و در مین که عبارت از هفت کرد در روپیه باشد بود و دوستی سکنه شاه که اکثر مالک و تصرفش بهار رفت ملک میت لکمه چون در دید تصرف او مانده بود که مالگیر بادشاه در سال هزار و نود و شش هجری منسبت به نام پارس خود از احمد نگر بارانده تسخیر بیجا به رخصت نمود و هم استیجار اجماع اعظم شاه پسر خود را فرموده روح الله خان را با پانچ کس از امرای جلالت شکار با جمیت هزار سوار و سید عبداللہ خان با هر چه را که از قایم الخدیشان محمد مظفر بهادر شاه و لکمه بدو باد و هزار سوار و دیگر اسباب قلعه شانی بهر روی اعظم شاه فرستاده پیشتر روانه نمود و ناگهان بهادر را با انواع و اسباب بستن قلعه و ملجا و صد و صد آبار و اهرای سافت و حیدر آباد را دارا با تمام شاد از سید عبداللہ خان بعد بنگاه سے راه بهنگام محاصره ناک قلعه تعلقه پیکر پرورد و ات نمایان تار سید اعظم شاه بهادر رسید چون نمایان اعظم شاه و بهادر شاه اتفاق و شقاق بود و اعظم شاه نمی خواست که نام تر و در تقاضای بهادر شاه بر زبان ندک شود و سید عبداللہ خان را از جانبا دل بی نیاز میداشت لهذا اول بواسطه مصطفی خان کاشی که معتد علیه او بود دولت بر طاقت خود نمود و فرمود که نام مورچال بهادر شاه از میان باید برداشت و چون بدلیری روح الله خان سید عبداللہ خان اختیار طاقت و درین سفر نموده بود اعظم شاه روح الله خان را بهر دربان داده و محاصرت امر ندک کرد و سید عبداللہ خان همان تن بقول این امر نداده اعظم شاه با انواع بیجا پوری اشعار بر تنین بر مورچال سید عبداللہ خان در ایام گمی نیز نموده در کشت طاقت او اتفاق و اوجمال می نمود و در روز و یورش تیر سبقت بر جمع انواع باوشای از سید عبداللہ خان بنگاه رسید و از قلعه روی توپها و هر نوع آتشباری بطرف سید عبداللہ خان دیاده بود و دران یورش قریب دود و دیمه و نفر که اکثر سے مردمان توپشیر و دشمنان بهادر شاه و دلاوران با بهر بود و مع و پیش کشته و زخمی گردیدند و سید عبداللہ خان بهادر درین نسیان نمود منزله ای تمام در دل یورش بانگهان قلعه انداخت و قریب بود که متحشنان امان خواه آید و رفتا در بروج و بار و بهر سرد اعظم شاه در نگاه هر روح الله خان را با طاقت و باطلها بافت این جلالت علی الرغم نام بهادر شاه به بیاید و ساسه و مد و مد آینه فرستاد و روح الله خان رسیده پارس خاطر شاهزاده با قضاے وقت او طرف خود هم کلمه چینه

بطور نصیحت گفته سید عبداللہ خان را بدو داشت و خان مرقوم طوعا و کرہا چار خود را بکتاب رکشہ و بیجای خود رفته فرود آمد چون آنجا
 خبر جلاوت و جانفشانی سید عبداللہ خان را بدو شد رسید بر سید بہادر نگہ رختین و آفرین بسیار گفته بشاہ عالم بہادر شاہ سارک
 گفت روز دیگر خبر ما و دست سید نہ کو مع فوج نیا کامی و بنا چاری رسید نہایت آخروہ خاطر از سید عبداللہ خان و دستہ عالم گشت
 استراحت و تفکری بے عمل نمود بعد از آن کہ بر اصل حقیقت گہمی یافت ہتھا ضابطہ سلطنت روح اللہ خان و سید عبداللہ خان را
 بہ نحو طلبید و سید عبداللہ خان را با حق ہر تہ مشغوب گردانید کہ اگر روح اللہ خان شیخ جوئے نام نہ کردہ او مدعی گشت کمال
 فخت و بے آبروی با ویر سید شخص کلام ہاشم علیخان خانی ست کہ کاشائے عالم حقیقت ہتھا گشت در تہی کردہ افغانی و سید
 سلطانی و عظم شاہ در محاکمہ قلعہ مذکور از خانان سکندریہ پوری چنان محصور بود کہ اگر شہاب الدین خان پسر عابد خان بہادر شاہ
 عابد خان و دیگر امرای شیخین این ہر دو را در رسد غلہ و بنیاد و ذخارت اخراج نہنیدہ سکندریہ پوری مغفود داشتہ بلکہ
 اعظم شاہ پیرا پیدا اثرے از اعظم شاہ و لشکر او کسی بنیاد یافت ہاشم علیخان خانی می نگارید کہ اگر اعظم شاہ بیجائی رسیدہ بود کہ میخواست
 دو باب کفہ ہای خیرہ و مدعی کشیدہ و آدمی زادگان بخوردن آورد ہست در نہتہا تنہا بلی کہ با آورد استخوان چار ہا ہر مردہ
 ہر مروج بود میزدند و آہنم سیر نہ شد و علے از گرسنگی و خوردن چنین ماکولات غیر لائقہ شربت مات چشیدہ و جانی بیسک و فتر
 دارا شکوہ و وجہ اعظم شاہ کہ در دار و دراز لشکر شاہزادہ میا نگاہے کہ غلبہ فوج و کشیان در محاصرہ دار و دروے دادہ خود
 سوار شدہ از محضہ و محارمی تیر بر آدہ امر و نوکران را تحریف بر جانفشانی و پایداری مے نمود تا لکشا اعظم شاہ
 میر سید دوران چین کہ شہاب الدین خان رسد غلہ ہر اسے اعظم شاہ و لشکرش مے برد و در راہ اخراج بیجا پوری کہ
 اضعاغ مضاعف فوجش بود و مانت نمودہ و عرصہ چنان تنگ ساختہ بود کہ قریب بود اتے علیم بعضی با دشاہی و
 ابناس غلہ پرس شہاب الدین خان و برادرش مع سرداران ہمرایہی فاختہ خیر خواندہ و دست از جان ہشتہ خود را بران
 سپاہ بے قیاس زدہ کارزار در شامہ نمودہ مخالفان رشکست داد و غلہ و بنیاد راہ صبح و سالم با اعظم شاہ و لشکرش روانہ
 شاہزادہ شہاب الدین خان را آفرین گویان در مغل گرفت و بلبوس خاصہ کہ پوشیدہ بود و خلعت دادہ و مورد عنایات دیگر
 ساخت و چون این خبر بہا لگیر رسید بے اختیار بر زبانش گذشت کہ چنانچہ آہر و سے چننا بسعی و جان بازی شہاب الدین خان
 بہ حال ماند حق سبحانہ آہر و سے اور او فرزند ان تا آخر زمان اثر کافات دوران و در حفظہ و امان خود نگاہدار و او
 بر مراتب منصب ہزاری با ہر سوار افزودہ بغازی الدین خان بہادر فیروز جنگ محاط بہر مورد و فرمان اہل طاعت کہینہ
 بر اسے او دو گیر عطایا بر اسے برادر و ہمرایہانش فرستاد و بعد از نقض اسے زمانے سیر چون محاصرہ بیجا پوری ہست
 کشیدہ ما لگیر چار ہم از شعبان سال ہجرت و سنہ از جلوس خود بہان طوط راایت عزیمت براعت داشت چون
 در قریب وجواری بیجا پور رسید شاہ عالم بہادر شاہ و روح اللہ خان و غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ دیگر امرای
 رزم آزمایان را بکاک و اعانت محمد اعظم شاہ و محاصرہ و تخریب بیجا پور فرستاد ہر یک بارادہ انظار بہر جلاوت و
 جانفشانی از کار گزارسی و کاروانی خود کہ بہت استہ خواستہ کہ من خدمت خود منظور بہاند شاہ عالم بہادر شاہ
 از طرف دست راست مقابل دروازہ شاہ پور مورچال دہشتہ مے خواست کہ بہ پیغام استمالت و جان بخشی
 یا بجزاوت و جلاوت ہر تہم اتفاق افتد بواسطت او قلعہ مفتوح گرد و محمد اعظم شاہزادہ باین اسرار پوری برودہ خبر
 شازش بہادر شاہ با سکندریہ بیجا پور بہا لگیر رسانید و دیگر مہذبہا ان نیز بہا اعظم شاہ بہر استمان شہزادہ

روح الله ان بنابر موافقت با عقل شایسته و غیر گمراهی و دوسر و ارفاق کوه توالی هم بشمارت و بان کشتار شاه قلی نام شخصه از ملان
 بهادر شاه که آمد و رفت و اولتد و دست خصلت لایعاً علیاً از زمین قلعه به با سوسان کشته بخنجر سید به شاه اول بلایت مستغفر
 اهل ان نمود و او را کمر دهن منکم بشان خود صادر شد و چوب و کک خود را بفریاد و اقوامه و چیده از دروے کار برداشت و چنگس و دیگر
 شایسته بدنامی خود ساخت از انجمله من فان خیم و محمد صادق و بنده این دیوان بهادر شاه و سید محمد الله خان باز
 را نام برده و علیگیر بهادرش و راطلیه و کلبه بسیار ازین نام بخاریا در میان آورده و منفعل ساخت اگر چه بهادرش و انکار
 نوکرت اولی و دوسر سید عبد الله خان را بجهت با وجود جانفش نیاسه او که در چنگ بیجا پر بد کرد و مرشد و هم
 در بنگ سید را با که در لیش آمد بتقدیم رسانیده بود و گیکان را از اسیراج فرمود اگر چه در طاف هر از لوازم
 و لیسیدی و مراتب منصب بهادرش و کم نمود آبرو ثار بله التفاتی و در درستی افزود و روح الله خان چون کمر شفیق
 جبرائیل سید محمد الله خان که بر بطریق لظهور جلال او فرمود و شروع سال سی و اتم مطابق بهار و نور و بهشت بهر سه
 چون غرضه معهودان بیجا بود تنگ گردید و از انجا بی غل و گاه و سب و آدمی شارکت خنده شتره خان که عده سرداران
 سکندر عادل شاد بود از انجا با و شاه خود دانان و مرسته او اکل ذی قوه و کلبه قلعه بدست عالمگیر آورد و دو سکندر بدید
 تاریخ تصویر بیجا بود و مصرع سب سکندر گرفت به بعضی عالمگیر رسید بنیج هدایت کیش و افروخته کار کل بهای داخل واقعه نمودن
 این فقره نوشته عنایت شد بهستاری و فرزند جبرائیل و یونگ غازی الدین خان بهادر و فرزند بنگ مفتوح گردید و همین
 مضمون در فرمان امیر خان صوبه دار کابل نیز درج گردید

ذکر محلی از وقایع جنگ میر آقا و لشکر کشیدن عالمگیر بر سلطان ابوالحسن با و شاه آنجا بمقتضی
 بعد از بیجا بود عالمگیر قاضی میر میر آقا و بنفس خود گردید اگر چه انواع اوزار جدا اے اراده تسلیم بیجا بود بر اس طرابی و نقل
 و ویرانی حدود میر آقا و تعیین بود با مقتضای صلاح وقت و طبیعت خود تغییر و تبیل انواع و سرداران سپاه می نمود
 چنانچه محلی از ان بر زبان قلم خواهد و ادب بتیج بیجا بود از ان طرف سلطان خاطر گشته و یکی بهت بتیج میر آقا و گاه ششت
 و حبیر آقا و در ادار انجا و نام گذار شد با جمیعت مسلمان و کفار با و شاه مجاهد و میزبان ان طرف منصف نمود و احوال
 قبل از منصف بر سیل احوال آنکه در بهنگامیکه انظم شاه را بتیج بیجا بود و مرشد و غانجهان بهادر و راع امیر خان و صدق
 یسر فدائی خان بهادر و زاده خانبهان بهادر و محکم و دیگر بله شخیر پیش قلاع و امور و اس نواح و سرد میر آقا و بار و اد
 فرمود سلطان آج اکمن بشنیدن خبر متعین شدن خانبهان بهادر و محمد ابراهیم خان سپهسالار خود را با چند سردار دیگر بمقام
 فرستاد چون خانبهان بهادر و نزدیک ملکر رسید به ابلان شاد خان و پرویز خان که از اسبین دور آنجا بود و با افواج میر آقا
 ستیرو و وزیر داشتند متفق شدند محمد ابراهیم خان سپهسالار میر آقا و با و سی بار خنجر از سرداران و دیگر و سی هزار سوار با استقبال
 ششت فتنه معر که در گرم ساخت و هر روز مقابل و مقابل روی سید او چون مد محمد ابراهیم و بتیج میر سید جبرائیل او
 رسید شش افزود تا آنکه قریب پنجاه هزار سوار با و و فرام آمد و اطراف خانبهان بهادر را فرو گرفت چنان میور شد و آورد
 که احوال فوج خانبهان بهادر قریب بمقونی رسید و خانبهان بهادر بنا بر امتیاز و اگر لشکر فخر فتنه نمود و مورچال آبر
 و نایکایه بنیج سبک دگاسه بهشت هم میشد بعد یک ماه محمد ابراهیم خان و در و ظفر و او در و دوسم که فوج
 خانبهان بهادر غافل و سردار مشغول بازی چوپا بود با که و سه انبوه نمایان گردید و جواس خیر خانبهان بهادر و رسانیدند

که افواج دکن اطراف مورچال را فرو گرفت خاندان بهادر بهت خان و سپهسالاران پسران خود را و بیج خان که از نیزه از او برایشان
 با اتفاق بگت سنگه با ده از طرف راست بدفع اعادای مامور سرمد و دیگر سرمداران را چو تیه و افغانه را بطرف چپ
 مامور نمود و خود نیز میای سوار گشت تا سوارای او تیار شود و افواج دکن مورچال را شکسته و از خندق گذشته
 بر افواج عالمگیری ریخت و مردم مقابل آمد در اجسریج بمقتول ساخته و نیزه توپخانه پادشاهی را شکسته و نیزه خنجر
 برانگشت شیخ منلیج مقابل سپهسالاران پسر خاندان بهادر و بگت سنگه با ده و شتره خان لودی و دستم خان برابر
 است خان پسر دوم خاندان بهادر و محمود ابراهیم خان سپهسالار مع برمی خان لث بمیر با فوج دیبا مع رود بر و
 خاندان بهادر و دیبا مع خان رسید و لود و مجید غلغله غریب و افغانه دوزج دیگر مقابل را چو تیه رسید بجلالت در او را دیدن
 را به دست و پا ساخت و شیخ نظام بر سپهسالار دینچه هنگامه دار و دیگر بکره اثیر رسانید افواج عالمگیری و روسای لشکرش
 پایدار می نمود هر طرف کشته و زخمی گردیدند بهت خان پسر خاندان بهادر و دستم خان برابر و از دوزج خاندان بهادر
 پسر لثی خان و دستم بوندیز خمدای کاری برداشتن و عاری بهت خان و دیگر سرمداران از شدت تیر باران
 گندم می آید است اقلام می نمود و اجست خان با وجود زخمی شدن بهت نباخته حملات متواتر می نمود و از پدر مدد می طلبید
 خاندان بهادر که خود را گلیان و اگر گرفتار حلقه اعدا بود و منسل بمدد و فضل ایزدست نمود و دین منمن جبری لث خان بهادر با جس
 از نیکه تاران دلا در اسپه تافته بر خاندان بهادر سرمد و پسران پورش آورد و تیر می بر خاندان بهادر و انداخت
 خاندان بهادر و تیر بخت کمان آورد و چنان بر بری خان زد که یک دست او را گرفت اما عرض کرد که کار بر فوج عالمگیری
 چنان تنگ گردید که اعدای او امید یات و نجات نماند و منمن از اخیال راجه می ککی که نهایت است و بطرف
 از رسیانها و زنجیر اجنی محکم بست بودند فیلیان صلاح و اطلاق آن دید و مطلق الفان ساخت و زنجیر سپهسالار می نمود
 خرطوش و او آن لباس سیاه و بگت اتفاق مقابل بری خان رسید و خان مرقوم بفرستاهمت خود داری نگه ده و فیلیان
 آورد و فیلیان زنجیر می را که در خرطوم داشت چنان بر سر واران زد که اسپهسالار غایب گشته سواران را بر زمین زد و دو کار بری خان
 با تمام رسید و فیلیان چند کس دیگر را از دلاوران دکن را نیز با و خرطوم خود را و دو سوار ساخت و از تقای خاندان بهادر و دست
 یافته باقی ماندگان مقابل را از پیش رو برداشته پس دوایند و دیگران هم از صدات فیلیان مضطرب گشته کمان جسته و
 افواج عالمگیری تا بویافته حملات متواتر آورد و بسبب قنوت گشت بر فوج دکن افتاد و فتح و طفره نصیب خاندان بهادر گردید
 خاندان بهادر و حقیقت فتح خدا داد و غلبه اعدا و مع و مندا شتاز پادشاه است و نمود و عالمگیری معظم بهادر شانه را با فوج
 شایسته مع اعتقاد خان خات جلد الملک اسد خان و محبت خان پسر نادر ارخان و دیگر سرمداران رزم از ما بهادر
 خاندان بهادر در فرستاد بعد یک جاشدن هم و فوج بصلاح خاندان بهادر و دوم از دوزج و قبل از طلوع آفتاب با اتفاق
 سوار شدند چون دوسه کرده از لشکر و مورچال برآمدند افواج دکن با دیدن تمام نمایان شدند و بعد تقارب بر سر شانه از ده
 منوال دین و خاندان بهادر در که هر اول بهادر شاه بودند و زنجیره در اول پورش چنان جرأت بجار بردند که فیلیان با چار صد نفر
 سوار و پیاده او را در آمد و توپخانه آتش بار پادشاهی گدشته آتش غریب و لشکر پادشاهی انگلیز بهت و مندا خان
 با همه و خواهر ابوالکلام با اتفاق راجه مان مشکه بمدد و هر اول رسید مبارزت بهادر و نمودند و تا سوارانش
 پیکار در التهاب بود و از طرفین سوار و پیاده کشته و زخمی گردیدند و آخر از مدافعه بهادران عالمگیری افواج دکن را

بمال پایدار می ماند و طوایف غنائ بر جنگ و خود نوید سید عبداللہ خان و دیگر شہا عان بہادر شاہی و امیر تاقیہ تاقیہ با جنگ و مزور
 حاجتم بود کہ امر در اینچنینی ست بشود و خاتمان بہادر این را می را مقرون بصلح نہاستہ بہ جنگ خود مراجعت نمود و یکس
 شب گذشتہ بمعبر خود رسیدہ آرمیدہ و احوال این فتح بمعرفہ و مرشدانہ شایہ بودہ و خاتمان بہا و متوقع تحسین فی آخرین
 بودند و فی الواقع بجا بود و بعد عن سبب معاودت و بلانہ این از تاقیہ توقعات عنایت بقاب سہل گشتہ فرمان والا شایہ
 ششمن غضب و طیش تمام بہام شایہ بودہ و خاتمان بہادر ہمدار گشتہ و این معنی موجب ملال خاطر ہر دو گردید کہ اگرچہ الان در در
 اخراج ابو الحسن بقصدہ تھا بلو مقابلہ سوار شدہ آنگاہ گناہے روزانہ در نمایان و جنگام شب بلو شہنشاہ شہنشاہ گشتہ
 چندان و بندہ و بیگاہے خود میزشتہ خاتمان بہا و شایہ ہر دو ہر از فرط کمال و ملال قاصد جنگ آنہا نے شدہ و ترک
 سوار می نمودہ تا چارہا در ہجالت گشتہ اندیدہ و این معنی موجب از کمال و فلکی بادشاہ گشتہ فراموشی بہت کمال خاص در کمال
 و قرصنی و سریش نگارش یافتہ و اصل شدہ و بادشاہ بجا خاتمان بہا و در پشت مصرع ای باد صبا این ہر آورہ دست
 شایہ ہر دو بعد مطالعہ صحت آن روز و بیان نمودہ و خاتمان بہا و راجع دیگر امر اسے صاحب رای جمع آورہ و دین باب
 از نگارش بیان آورہ و چون خاتمان بہا و در بعضی راجعہاے دیگر کسیدہ و خاطر بود نہر حنا جنگ تہیاد و نوید سید عبداللہ خان
 و دوسہ راجعہاے دیگر تہیاب بقابلہ و مقابلہ می نمود نہر بنا بر اختلاف رایہا آن روز شدہ و تا تمام مازہ و دیگر کسیدہ عبداللہ خان
 و شکوت التماس نمود کہ ان جان بہا و را از سر وار ان کہتہ کار از سر نمودہ و ہوا خواہہ بادشاہ بہت ادا صلح و دولت آنست کہ
 زیادہ بہین خلعت مرینی حضرت بادشاہ بمیل نیاید و بداعیہ گوشمال می افکان کہ بنا بر دفع الوقت التماس نہائی نہا نہا ہا شدہ
 اگر خاتمان بہا و ہر اولی نہاید ہر دی راہ پیشا و لی مقر فرمایند والا بندہ در ہر اولی شرط جاف نشانیہا بمقدم خواہد رسانید
 و در رکاب یکے انشاہ را و ہا کہ برارے ہر اولی مقر شود و بہر دو ذرات و مذویت خاطر خواہد کہ بہت و دین گفتہ گو
 بہا و شایہ سبب سلا لہ شدہ جید آبادی پیام داد کہ بنا بر اخلاص از جنگ شامور عتاب بادشاہ شدہ ام لیکن نظر با صلح
 ظرفین و جمال مالدان دولت و آبروی ابو الحسن و شایہ صلح و در ان میدانم کہ اگر شایہ از تہیاب گنجی ہر دو دیگر مال سرحدی کہ بتقدیر
 چنانہاے بادشاہی و آمدہ دست برداشتہ برگشتہ و دید این معنی را و سیکہ التماس عقد تقصیرت و شفاعت ابو الحسن سادتہ
 و بعضی عرض کردہ آپ محمد ابراہیم کہ خواتمان بہا و ہر دو معنی گشتہ با سروران و دیگر شایہا و نویش منہاج و در سہر او
 نہا و اردو دیگر خلعت کیش ان جالت پیشہ اتفاق جواب داد کہ نہا سرحم و ملک سرحم بر نوک نشان و دوم شمشیر یا ہا
 و ابستہ و در ان روز خلعت ایام ماضی و در دن با نہا آنقدر شونی نمود نہ کہ وقت آوردن خوانشای خاصہ کیان
 اندون سراجی حرم سراسر بہہ خون طعام از سرفروص افتاد و چون تو چنانہا از جید آباد رسیدہ آواز شکال آن کجج بجا
 رسانیدہ و بہر دم گوی بادشاہی نیز چہرہ و دستیکہا نمودہ و عرق حیت بہادر شاہ بہرکت آمد تہیاب از ہش صفوف پر داشت و پیشہ
 سابق شایہ ہر دو مغزالی بن و خاتمان بہا و ہر اول و سید عبداللہ خان را پیشا و دل و دیگر امر را در جہا و در جہا و در جہا و در جہا
 دادہ خواہد بود اما کہم غیر از قول با خود گرفتہ بقصدہ مقابلہ سوار گشتہ با در عرضہ کارزار گذشتہ و سروران ابو الحسن بہرہا
 سہ ہا کردہ از جہا یکہ ہر دو دست رست فرستہ و توہمای بزرگ را در گودالہا افکندہ بعضیہ از انہا زیر خاک نہان ساختند و
 فوج را سہ دفعہ نمود و کی را مقابل ہر اول و یکی را و ہر دوی بالمش و یک فوج سنگین را با دوسہ و ارشیر پکار را و ہر دو
 بقا کہ سید عبداللہ خان قرار دادہ و چون دریای با جوشان و خروشان و بویج بہادر شاہ آوردند و ہنگامہ آورد کہ دیگر کسیدہ

و کوشش و کشتن زیاد و از حد بطور رسید سرداران و کمن بر آتش نمود و عرصه بر افواج پاوشاهی تنگ ساختند از شانه زد و مغز آمدین
و مهت خان پسر خاجان بهادر و اعتقاد خان میر جلای الملک اسدخان متزوات نمایان بطور رسید و سید عبدالمنان بعد
جراتاً سے بے پایان فوج مقابل ابر داشت بعد سرداران حسین و دیار پر دخت و تار و پر معرکه کارزار گرم بود بعد و اول
فوج دکنیان رو بفرار گزاشت و بهادر شاه مع افواج در مقابل فوج متابعه بجاگاه کمانشافت و غلغلہ عظیم در لشکر دکن افتاد
شیخ مناج و دوسوار زبان و از نزد شاه هزاره فرستاده و پادشاه هزاره و سکر داران هر اول پیغام داد که سلاطین و امرای سلف را
ضبط ناموس طرفین محفوظ و منظور بود و مقام فنیابین مردان است آنقدر توقف باید نمود که ناموس از اینجا محفوظ بگذرد
مغز آمدین بعد از اذن پدر خان کشیده مردم را از غارت معسکه بازداشت و دکنیان ناموس ابر سپاه و انبیا بیدار کرد
در کمان محفوظ را سینه و بعد کجی از طرف ناموس اول عصر بانه بیات مجموعی هجوم آورد و معرکه کارزار داد اول گزشت
حق آلت که از هر دو طرف انچه سزای ناموس طلبان و بعد مردم ست بطور رسانیده و او مدوی و مردانگی دادند و جمعی کثیر از طرفین
مع و قتل فوج شاه هزاره معظم از پا و زخمی و از افواج ابو الحسن شیخ مناج و دستم را و برهن زخم برداشتند و چارنج سردار و
بزدنیهای کاری مجروح شدند و جلالت کیشان و کمن بنزادین دیوان بهادر شاه را و مجروح ساخته و قتل سواری او پیش رفت
و داد شد سید عبداللہ خان با آنکه در همان حالت بدین اوضاع دست بآین رسیده بود یکی از ارجا را همراه خود گرفته در فوج
فوج مذکور که دیوان شاه هزاره را می برداشتند و جرات نمودند بنزد ابر و دست آنها را رسانیده با نداد و درون فوج خان
میر بخشی شاه هزاره در عمارتی فیل سواری مع یک خادمه که همراهش بود کشته گردید و مردم بے نام و نشان جسد کثیر از
طرفین سر برهه اے عدم دادند افواج و کمن تا شام ثبات قدم و جریه چون سیاهی شبی است از نظر ما گشت راه اودار
گرفتند بحسبید را با داشتند اما وقت شام سرداران و کمن به بهادر شاه پیغام دادند بودند که درین جنگ خلق خدا بسیار
مقت می شود و سرداران هر دو فوج بطور مبارزان برآمده فوج سیاهگری و جوهر شجاعت خود را بطور رسا شاهر که
بخت یاری کند ظفر خواهد یافت شاه هزاره بنا بر مدارست آداب حرب که دکنیان دارند قبول نمود و هنگام صبح که غر
در رفتن افواج و کمن معلوم گردید شاه هزاره شایان فتح یافتند در مقابل آنها بحسبید را با داشتند فوج چون نزد یک بحسبید را با
رسید و ناما بر برهن که مدار علیہ سلطنت ابو الحسن و وزیر او بود از طرف خلیل اللہ خان معروف بمجربا ابراهیم که سپهسالار
افواج و کمن بود و پادشاه خود را بدین سان ساخت که محمد ابراهیم با بهادر شاه سازش داد و او آن بے نصیبی تر خلیه را
قید و قتل خلیل اللہ خان گشت خلیل اللہ خان همچنین دریافتند بخت بهادر شاه آمد و مورد عنایات گردید چون این خبر
با ابو الحسن رسید خود را با غمته بے آنکه با مراد و رقاعه و مصلحت نماید و عیال و ناموس خود و مردم همراهی خود را در ویکان
با بعضی از خدمت محمل و صنادیق و جواهر و چون پاسے از شب گذشتند راه قلعه کلکته که نزدیکی شهر حیدرآباد بود گرفتند و
براسخی رسانید مردم شهر از سیاهی در عابحال خود در مانده عاجز و حیران شدند و بهادر شاه مع فوج در رسید و در حیدرآباد
رستخیز قیامت دستور بوم انشور هویا گردید چندین هزار شرفا فرصت سواری و مبارز داری نیافته دست زنی فرزند
گرفتند بے آنکه بر قلعے یا چادرے بر سر ستورات شدند سر سیمه و منظر و بقاعه آوردند و کار خانات سلطان ابوالحسن
و مال مردم تجار و غیر تجار در آن شهر بود که عمر باروی فتنه و آشوب نمیداد بود و بیکانگی اجمال بود استثنای یک گاه
میسر شد صاحب تاریخ نے لکھا کہ الاموال نامحصور کہ در اندر شش میا و از پنج شش کمر و خواہد بست از آن

تا انقضای و تحقیق صلح و جنگ او کن رسید آبا و بیشتر گران علی کج نوده کجتر آمده استقامت و زید اینهمه راجح جرات و دلیری
که با افغانی حیدر آباد تسخیر ملک هاست تازه درین حرب روی داد و جانفشانیهای سابق که آنجا جهان بهادر و وسعد
عبدالله خان قبل از فتح بجا آورده بودند و امید کور و بهادرش و بیچاره با وجود جرات و جانفشانی بعضی اندک تر جم
برایو کجمن و خلق حیدر آباد و استغفاسه برانگیزان کرده و امور و عتاب و مغلوب و مغزول انصیب شده عیاذ بالله و علی کجمن
من الحضر الشریع چون محاصره بجا آورده بطول ایستامید و از بهادرش و خان جهان بهادر تر جم غیر منی بطور رسید بوضع خان جهان بهادر
عابد خان پدر خاوری الدین خان قیود جنگ را بیشتر تسخیر و زینگیش نزد بهادرش فرستاده اول خان جهان بهادر طلب
حضور نمود و بعد از آن بهادرش را بهر بقاءت خود طلبید چون خان جهان بهادر حضور رسید میان مردم عظمی خان پدرش از
کاشمیر و خان جهان بهادر و در جلو خانه پادشاهی بر سر گذاشتن پاکی سوار می هر دو خانه یکی و بهنگام عظیم بر گردید پادشاه
خان جهان بهادر برای اسکان و انعام مردم و وسیله ای حضور را برای مالت و مردم عظمی خان و جمال طریقین بیرون فرستاد
خان جهان بهادر که نهایت طولی و زانقدر دانیهای پادشاه بنایت آورده خاطر موداد و بار آورده چون عظمی خان را در جنب
عمدی و مذویت و بهادری و خویج و غیره و فرمود که با عظمی خان را عارت نماید پادشاه ازین حرکت آرزو بزرگترت خان جهان
بهادر را بعمیق فاشی متعاقب فاش او کن با کبریا و فرستاد بعد از تسخیر آن هم چون باز حضور آمد باز حیدر آباد و ده انصیب مغول
و جاگیرات خان جهان بهادر در تغییر نمود و بیچاره بهین حالی از داریج و ملال و در گذشت احوال پادشاه حسیه فعال دینار
و قدر دانی و سلیقه او و امور سلطنت و جهان بینی مردم پیش ازین کار که گشته نوده از نود و اسے بقم که در یادیند
که تاجدربنده و چگونگی و در محاصره بجا آورده پادشاه و رسید عبدالمصطفی خان بهادر به چنانچه ذکر شد گذشت عبت محبت بهر
بعضی با قرا و بهتان آن هم که او شهنشاه نموده مقید داشت و ایدام رسانید

ذکر نصفت عالمگیر به تسخیر حیدر آباد و نام نهادن دارالجماد

بعد فتح بجا آوردن فتح نامه با در اطراف پیشانی عالمگیر شهرت زیارت فرارسید همگی و از در واد که در واد و آخر مردم
بسعادت خان میرادل و حصول زینگیش نوشته فرستاد که مایه دولت عزم مجرم و تسخیر حیدر آباد و داریم درین زود و سه
رایات جهان کشا آن طرف متوجه خواهد شد در ایستایش هر قدر که تواند و هر صورت که میرگزید پیش از از انشای بهادر آباد
بهشت آورده سرمایه نمود و نیکو خدای می باشد خود در حضور در اند و دونه های قبل ازین که بهادرش استغای مصداق است
و استغفاسه تسخیرات ناکرده ابو الحسن با ظهار هر گونه اطاعت نموده بود و از زبان اگر خلق و جواهر براسے
قریب دادن آن بیچاره ارسال یافته بود اما حاضر و عام میدهند که محض ایلد فریست و حرص پادشاه قناعت نبود
پیشکش نیکند و در آن وقت هم نام سعادت خان بهین حکم محقق نموده بود چون سعادت خان حیدر آباد حضور در افتاد و مرز را بقتله
زیاده نمود و سلطان ابو الحسن او را سوزناک اطاعت و شرفشای عالمگیر امیدواران از سعادت آن صاحب بمان که در این بجا
انظار خود که در نقد بقتل متعذر است عوض در از بهادرش که از بهادرش بهر وجود از حیدر خوالی می نامیم و نموده خواهی ظاهر علی آن
نقد او را تعیین قیمت و تحریر بهر بطریق امانت و پاری بهای باریک پیچیده و هر خورده فرستاد و پیغام داد که در و سر و زنگسار
تا آن زمان آنچه نقد بر سر آورده اند بهر ابرار بر سرشته و ارجوای خانه فرستاده خواهد شد بعد ازین قیمت سعادت خان نقد

و خدا هر چند در عالمگیر معصود داشته متشابه اظهار فرمود بر داری و بگویند ای عالمگیر و مسلمانان ابو الحسن قیصر الوصل نوشته بود
در روز دوم حیدر بیگی میره برای عالمگیر از اسالی داشت سعادت نان که ترسیت یافته عالمگیر در مجلس سراسر تزییر بود و هر یک ابو الحسن
نزد او امانت داشتند و دیوانه فرستاد چند بکلی میوه برای پادشاه خود خودی ای و هر چه در دست میوه با گذاشته از طرف خود
بخشود از اسالی داشت و در سه روز سه بران گذاشته بود که خبر کوخ عالمگیر را که بگریه بار آورده تفسیر گفتند که ابو الحسن رسیده زبان و
خاص عام گردید ابو الحسن از رامت و غایت محافه فیش با یوس گفته سعادت خان پیغام داد که غرض از امانت فرستادن
بر یوزاموس خود است و برای عالمگیر باید مراحم و مواطف بود و هرگاه تفسیر مراوده او با استیصال این نکته است بل به شربت میبست
و امید اطاف و مصلحت نمائند خوایید ای امانت و هر واپس باید داد سعادت خان جواب فرستاد که چون میسر بود بکلی تمام
یاد ستاره و اجیده سفند او با این طرف معلوم و متعین بود و هر یک یک یک وفاته زاده ای آن آستان خواجیه باران سر شتاب و در سه
میه با گذاشته همراه بیگی ای هر سلسله بخشنود فرستاد و اکنون در عرض سر و جان من حاضر و ذی کار عالمگیر است و این نام
گفتگو طول کشید و پیوسته ای هر دم ماوراستند که گفته جوهر که گفت بیا زنده یک روز در شرفین نامه بداد این سعادت خان
پیغام داد که درین باب حق بجانب شماست اما من حساب لامر قای خود تری می نمود و هر چه که گران بسیار بود که گفته خان
خود و خوشنودی اتفاقا در اسالی آن داشته را در و خایید و ام الکمال که پادشاه گفته باید شد برای کار و لی نعمت خود همان شاری
باید نمود و عالمگیر که از دستها برای استیصال شما حجتی خواست از کشتن من دست آورید محکم بخت او خواهد آمد و الا ان من ندانم
افخال لغیرت او از راهیکه دارد و باقیست و دستهایات من هم در دست گاری شما که خدمت محکم بخت بخت و خود و خاصه هر چه بود
ابو الحسن را جانفشانی او و نهضای اتفاقا و عذر این تقدیر نظر احوال او خود و مقبول افتاد و دست از مراجعت برداشت بلکه
او را طلبید و نور و مراحم و تقسیم گردانید و غلظت و جهر بر ریح اللاس و دیگر اشیای عذایت نمود و در چنین ایام روز سه
و فاضل حیدر با با و فرزند سلطان ابو الحسن حاضر بودند احوال عالمگیر و دشمنان من پروری او و نه کوشش علمای مجمل گفتند که
ایه های فرستاده پادشاه ایران که عالمگیر از حبسیت قبح نموده بفقیر قسمت نمود با اینها اظهار تحیت شرع و دعوی اتفاقا از
مناسجه ای و اتفاقا چنین اسرار جمع و قد فیتقی یا بد و غیر از اطاعت نفس کسرت محمول بر او و دیگر می توان نمود و ایها اگر بفقیر او
مساکین و از باب اختلافی میداد و فی نیامی خلق خدا بیشتر بود سعادت خان ششده ای و از طرف پادشاه خود گفته تا و بیست
شایسته نمود اگر چه بجا بر عدم تحقیق پیش نظر ارباب غریبه توانسته و آن اینکه پادشاه و دینار با بسبب بدیالی از قهرمان ایران
اسپان این جمع شافیه غلط است که بپایانهای گشته تحقیقت این است که اسپان را چون بوقت معین برای ملاحظه آورند پادشاه
در تلاوت کلام الله بود و پادشاه اسپان از تلاوتی که قضا بود خواست که قهقهه کند و ملاحظه و تلاش را بر و زد و دیگر گذارد
در آن حالت آیه که می کرد نشان سلیمان نبی علی نبینا و علی السلام تمن شتمنل و در دیدن بملاحظه اسپان من شتمنل شتمنل از آن
ستنی و بر و ای از آنرا و بی بسبب آنها که در دیدن آنها و بعد تنبه امر توح اسپان مذکور فرمودند تا بل شده از نظر گفته شتمنل
آیه مذکور تلاوت نموده حسب حال خود است و بنا بر تنبیه نفس بخت حضرت سلیمان علی نموده امر توح آن فرمود و مردم نیا
هر چه خواهند بگویند علما این جواب متشده گفته که اگر چنین بود اسپان را بر و روزه های امرای ایران فرستاده
فتح نمودن چه معنی داشته خواهد بود سعادت خان جواب داد که این نیز غلط است که شهرت یافته پس مردم با بخت و اصل
این است که چون شاه جهان آباد نامه احوال یافته بود و بر میری که از ایرانیان و بر میل از عملات آن شهر نامه خود ساخته

بنام او شهرت داشت و بسیار کجای دج میشدند از وحام بسیار میشد و اکثر ضوفا می ملکی می و دوست که آنها را رسیدن در اینجا
مستعد بود و محرومی مانند و بر سر را اگر می رسیدند تصدیق و حرج بسیار رفته از آن گوشت میسر می آمدند بر این حکم فرمودند که در هر محل
یک دو سوپ برده می نمایند از روی اخبار و قائل نگار حیدر آباد چون خبر این تقریر و توجیه بها لکیر رسیدند، اما اگر دیده بر سعادت خان
شعبان و آفرین بسیار نمود و از کنگره پیش خیمه بطرف حیدر آباد روانه فرمود سلطان ابو الحسن بیچاره به شماع این اخبار و خوشه نصیب
ستمه بسیار بهستان و التماس طاعت و استغاثی در آنجا نکرده و اظهار فرمان بر دربار و با آمدن از پنجم منوع شد و محو بلایان غنای
فرستاده و ضعیف نالی و مجروح سکن است آنقدر که باید نمود اما از قضا و قدرت قلبی که عالمگیر داشت مطلقاً پذیرفته و ایش را حواله بپایان
و شان فرمود و سبکات غنیمت نمود و شامش مقید نمودن پدید پس از فرمان بر دار و قتل و شخت برادران عاجز و گرفتار و درویش
حقیقت کیش شاد و سرور و دریش و دیگر تزیینات با مقتضای شمع و بنای پرست نمودن و آخر اسوت و دین پروری پوشانیده ابله و غیره
فرمودن فراموش ساخته و مصداق آیه وانی بهایک (آما مردن التماس بالبر و منون) نقش کم گردیده فراموشی شستن و اثبات تقصیرات
ابو الحسن اصدان و دوشترش آنکه اگر با فعلی تبری آن بدعا بقیت از احاطه تحریر بر پشت اما از صدیکه و از بسیار را دیکه شمرده می آید
اولاً اختیار ملک و سلطنت بکف اقتدار کار فرما جز خاتم اودن و مساوات و شایخ و فضلار ملک و مشغول ساختن و در رواج
فلسف و مجبور با قوط علانیه کوشیدن و خود را از باده پرستی و پرستی در انواع کبار شرب و در فرستادن بدون بلکه کفر اهل اسلام ظلم از
عدله و مشق از عبادت فرقی نمودن و در اعانت کار فرمای معنی سببهای جنمی و دقیقه نامرعی نه شستن و خود را بسبب عبادت و از
حربی که نفس کلام آبی و منبع آن واقع شده پیش خلق و خالق مطعون گردانیدن و با وجود ارسال فراموشی نصیحت آینه محرم
در دم آداب دان اشراف گرفته حنود و بی غفلت از گوش کشیده درین نازکی یک یک بدون پای سببهای بد کردار و فرستادن
بوابینه اعمال مغرور و مست با ده غفلت بوده فظراً فعال خود نمودن و امید بر سر نگاری و در هر دو جهان و داشتن مصرعه
از بی تصور باطل است خیال محال و القصه ابو الحسن مایوس محسن گردید و بفرجه حارب و بفرجه برای انتقالی ختم قضا
و شمع منسلج و شرف و خاندان و مصطفی خان معروف بعد از راق لاری و دیگر سرداران مبارز پیش را مرض نه عالمگیر چون با
منزل حیدر آباد و رسید بعضی سرداران حیدر آباد را و نمود اگر شته دست و پایی جنبانیده و در آن لشکر منزل گردیدند چون افواج
عالمگیره برابر افواج دکن و اسباب حرب علی هذا القیاس بود پس آن بیچارگان سوده رسید و از غازی الدین خان فیروز جنگ
که بعد فتح بیجا پور برای تسخیر قلعه ابراهیم گده مامور بود و کلیه طلوع عرض داشت فرود فتح قلعه مذکور مسله او رسید و در دشتان
خان مذکور بطریق ایلیا حیدر اطلب حضور معروض گردید عالمگیر با صلح یک کرده از قلعه کلکنده رسیده و مسکرهاست افواج
دکن اود حاکم نموده شور و شاز افراشت بعضی امرای رکاب جنگ آن مامور شدند و در دزدیکه در غر حاکماتش بود و در بفرار نهاد
در حمایتیکه مناسب و دشت منزل گردید و بعد رسیدن فیروز جنگ تعیین مورچال بنام هر یکی از امرائش و حکم بکشدن نقب بستان
و تقسیم افواج فرمود و میای جدال و قتال گردید و در همین روز عابد خان پیرخان فیروز جنگ که بجز او سوار و بی کرد یکی از
میدر آباد بنام یک اسد الله غالب نموده بنوک نیزه خود میخواست محو نماید رسیده دست راست او از ضرب گلوله توپ بریده و بعد
در روز دهم صبحی حرم گردید سلطان ابو الحسن چون هماد و شاه را بر احوال خود متوجه و حرم میبشت رجوع با و نموده بواسطه
بدان محرم پناهی میای محبت مع تحف و هدایا فرستاد و التماس می و عفو تا نم کرد که خود او استعای امان می نمود و بهادر شده هم
میخواست که در هر دو صورت فتح و جنگ علی الرغم غنم شده و فیروز جنگ مصاحبه با ابو الحسن فتح قلعه از دست او اجب نام باید بنابرین

باب گفتگو با سلطان ابو الحسن مفتوح داشت اعظم شاه و دیگر فغانان فتنه انگیز این احوال را با ناخوش و حسی در حضور مالک بن نویره
باب تمام ظاهر ساعت مالک بن نویره را از بهادر شاه و زوجه او نور انسا بیکم و دیگر رفقای محرم شاهزاده بدگمان ساخت بودند و این ضمن
دارد و باکی خانه و دیگر کار خانهاست بهادر شاه بر عرض شاهزاده رسانیدند که سوار میاسی حرم از او و قتلها و در واقع شده و مردم قتل
بر آید و گاه بیگاه بر مور جال میریزند و میاد احتشم زن میهنوس سلطان رسد بهادر شاه فرمود که خیمه و سوارهای زنانه را نه دیک و نه خانه
آورد محمد اعظم شاه و نیز در جنگ و دیگر مخالفان اعظم شاه مالک بن نویره رسانیدند که بهادر شاه در تمام خدمت و حرم سلطان ابو الحسن و قاصد فتن
تقلید است مالک بن نویره و جو در عیال عقل و شعور تفهید که اگر سازش با ابو الحسن هم باشد معصوم شدن چه فائده دارد چه افواج او را نزد
خود طلبیده بر سرش نریزد که خود هم اندرون قلم معصوم و مقید گردد و آتش خشم و کین او شراره بدارد و دید حیات خان دارد و قلم فتن خان
بهادر شاه و خواجه ابو الکلام را که با وجود فاقه شاهزاده هر دو را از حمله مردان صفات خود میسر و قلم و طلبیده استکشافات احوال نمود
و با انواع خیمه و تندیهات طلعه از بهر دکن سپید هر دو بین مردوخ داشتند که بهادر شاه را اراده غیر از این نیست که با هم است
و قلم معصوم بر آید احوال ابو الحسن کشیده گردد یا قلم طلعه بکشد و بیسی و اتمام او به قلم در آید و سرگزاران فاسد میرامون خاطر شش
گشسته چگونگی سخن افیضه واقع عرض نموده بان با تمام مرشد زاده خود کشایم و هر چند باطل موجب میسر به بهادر شاه عاقل نشان نمودند
سودن اول آل باطن پر دل زلفت و بهادر شاه را چنانچه سابقا اشاره بان رفت ظنیده بناحق مقید نمود و نور انسا و فرزندان
شاهزاده و خواجه سیران و دیگر بهر مان محرم از انواع خفت و اذیت و ایداد تعدیهات رسانیدند و با تمام محسوس داشت
و هیچ کار خانهاست بهادر شاه را ضابطه نمود و سر کار خود انصاف داد و در منصب چهل هزاری چهل هزار سوار که بخت برادر سوار رسد اسپ
او اسپ بودند و در تمام انصاف هر طرف ساخته مالک بن نویره را با دربار با طلب تخواه داد و زوال نور انسا را زوجه بهادر شاه را
فرمود که بدون غلبه احوال او را مقید سازند و در سوم خواجه سرای زشت فرقت یافت تمام که آخر خطاب محرم خان یافت
و در دست گرفته و بر دست شور بود و مامور گردید که نور انسا را بختی که در بدن دارد بکشد که خیمه و فردوس قابل زدن ایشان
باشد باشد برده بخت مقید سالود و کار خانهاست او را با زیور که در گوش و گردن و بدن او باشد بقبضه سرکار در آورد و خواجه
با نور انسا بد رشتی شکست نور انسا هم از جا رانده بان بد شام کشاد و گفت که پا و شاه پرست و عورت و آبرو و دولت من
بختیده او را حاکم بگیرد عذر می نامد اما من نمی رسد که با من چنین گفتگو نمائے از استماع این خبر در طبشش افزوده و بیشتر بهادر
زبان بقتلعت او کشاد و سود می نداد فرمود که از طرف خدا و دیگر با محتاج ضرورت بخت گمراهند و چنین روز بر در بهادر شاه
هم نشسته زیاد و بکار میرفت بدو پندام و او که از اقرار بتقصیر خود نمود و استغفار نماید تا از شر تقصیرات بپایان او در گذریم
بهادر شاه از قبول و اعتراف بتقصیر او انمود و مردوخ داشت که اگر چه منصفه بدگاه است و در کرب مجازیت با انواع
تقصیرات انبوه اسم او را در ظاهر هر یک قابل استغفار از من سر زده باشد نسبت بخود گمان منی گمراهان از من است و استغفار
آن کشایم از این جواب سر تا سر خواب آتش فتنه آن و وزیر از خواب زیاد تر افتاد بپایان بهادر شاه را از من ترانسته
و افغانان و شاهزادگان گرم و آب مزد لباس لایق منع نمودند و خواجه سرای مقید ساخته خانه از طرف ضابطه نمود
و برائے تحقیق قیامی که بهادر شاه و نور انسا را بان تمام نمود و بودند حکم بکشد نمودن خواجه سرای منصفه مذکور نموده فرمود که سیاست
هر چند تا منتر از استغفار نماید چند انکه او را با انواع زجر و توبخ و انواع عقوبات آید و رسانیدند سوخته و صوغ عقیده
شاهزاده و بهر سر و اراکات نور انسا را از زبان او چیز دیگری بر در و نمود و یافت بعد از آن که کار نزد یک بلاکت اورسید

دوست از برداشت و برزاشکند عوسه نورانش را که غلبه بشا خان و شریک همت بود نیز بخت متید ساخت و سه چار
خواجہ سرای دیگر را هم متید نموده انواع ایندواضراش شکستہ و دیگر قذیبات در تحقیق از خبر آنها کرد و ہاے دارا اجمہ مبارک شاہ
و نورالشیخ با بنیاد نرسید دیگر حکامہ و آلہ سے کہ بہادر شاہ بیچارہ و عمران او کشیدند تا کجا بکاشتہ آید خبر ابراہیم سید سالار خان
ابوالحسن کہ پیشتر از ہمہ ملازمان او بہر معاوضہ ماہیالو الحسن از وہنگان گشتہ ہنگام رسیدن بہادر شاہ و خان حبان بہا بکجا
قاصد قتل و قیدش شدہ بود و دوا بجا چارے و اندک طبع اقتدار رجوع بہ بہادر شاہ آوردہ معرفت او ملازمت مالگیر اختیار نمود
در منصب ہفت ہزار سے ہفت ہزار سوار گشتہ عزت وافر و خطاب مہابت خانے یافت و مورچا لہا بسے و اہتمام خان فرزند
و دیگر رزم جویان خود سے چنگ ہمیشہ کم کم پیش ہرقت و رکی از روز ہا کہ نازی الدین خان و دکن پیش بردن مورچال و پیش نظام
مصطفی خان معروف بید الزناق لار سے و غیر ہا برآمدہ مقابل فوج یا دشا سے بجزات پیش آمدند و دارو دیگر عظیم بیان آمدہ کہ شہ
ہا و زخم کار سے برداشتہ از اسب افتاد و جبے از راجپوتان ماہدار از دست و کینان برآوردہ مقتول گشتہ چند نفر و کینان نامی بزرگ
و نابود شدہ اما نقد رجوع کینان بنگاہ آنہا بود کہ ہر چند رام فوج یا دشا سے جلا دتا بجا کہ برزد تا تلاش یکی از آنہا بدست آمد نہر نشہ
و آنہا لاشہا سے رفقا سے خود را با تلاش چند نفر یا دشا ہی بر داشتہ بردند آخر ہزار ساجت و سے بہادران ایران و توران و جلالت و
شجاعت سادات و افغان و راجپوتہ و غیر ہم افواج ابوالحسن ہر گشتہ بقلم خود آوردہ در ایام حاکمہ نگاہ کنند و غلبہ اوقات از
جہا تہا بنظر رسیدہ کہ محمول بر ماہانہ توان نمود لیکن ماہانہ نیست از انجمہ بین قسم جانفشانیہا ظاہر شد اما چون نیت یا د شود فائدہ
کہ باید بران تردوات مرتب نشد و مالگیر بوسائل و وسائل روز و شب و تالیف مکتوب رتقای سلطان ابوالحسن کشیدہ بہر اہل
و اضافہ سے منصب و از دوا و تقرب بطرف خود مائل گردانید و آنہا بخرص و امید دینا و یاس بقا سے محروم و دولت سلطان ابوالحسن
توسل با زایل و دولت مالگیر بختند مگر بعد و سے با او شریک و رفیق ماندند و آخر ہمہ برگشتند چنانچہ شیخ نظام بود ملازمت مالگیر بختنا سب
مترقب خان شش ہزاری خہرا سوار منصب و مالگیر یافت و بین قسم شیخ منہاج و غیرہ رجوع مالگیر نمودہ صاحب اقتدار عظیمہ یافتند از
لوکران سلطان ابوالحسن عبداللہ خان افغان و عبدالرزاق لاریا با پان کار با و ماندند اگرچہ آخر جدا شدہ خان ہم برگشت ملی از تہا لاریا
کے کہ تار و تخییر قلم از ابوالحسن روی رفاقت بر نفاقت بلکہ روز فتح قلم ہم تر و سے کہ از فیض قبول عقل ببرد و دست از نظور آمد و محلی
بجزارش خواہد آمد عبدالرزاق لاریست و کارنامہ سے مردم ابوالحسن کہ با وجود غلو بے و تحسن بقلم نظور رسانیدہ اند و سناہست و یکی با
کہ از مالگیر و اتباع خاص او بردیافتہ از وقائع حیرت آید بکاشتہ قلم بدائع رقم منت خان عالی بے کم و کاست و از تاریخ نام علی
خانے باندک پاسدار سے پادشاہ او پیرایہ وضوح ی یا بد با مجملہ مدت حاکمہ با متہ او کشید و از شدت تو بخانہ و ذخیرہ باروت و شہ
عمدہ قلم کہ لا یقطع شہادہ روزگوار توپ و فنگ و بان و قنارہ سے ہاے آتش ہا و در کار بودند مردم مورچال اردو سے مالگیر
را از ندگے دشوار بود و از ہجوم و تراکم دود و باروت روز از شب کمتر تماشا میشد و بیچ روز ہنود کہ ملازمان کار طلب مالگیر سے
تلف نشوند و زخمے نگردد بعد مساعی موفورہ در خدمت یک ماہ و چند روز مورچال کنار خندن رسید مالگیر عجیب لافا ل حکم بزرگان
خندن نمودہ اول خود و وضو فرمودہ کہ پاسبان بر کے دن از خاک بدست مبارک خود و دوخت و ہمہ ہا بتایار شدہ تو با بالای آن
برودہ کاو سے تلبہ بستند اما اگرانے و گیاہے فلہ و کاہ بجائے رسید کہ صاحب ثروتان طاقت با خند و انجہ بر کم بقا عتسان
سقیم الاحوال گشتہ بیان آن امکان ندارد غلظت بیرون از حساب در گذشت بلا سے و با مقتضای حسن نیت پا دشا
جلالہ صدمات قلم غلظہ بود و بسیار مردم تاب گرسنگی و سبے بر گے نیا و ردہ نزد ابوالحسن رفتند و بعضے مخفی نفاق بریزید و ہا سے

اعراض خود با عانت محصوران کوشیده آخر سوا شدند و بجز او سزا رسیدند و چون کار سے از پیش نیرفت اعظم شاه ماک بسبب
 اتفاق بمادر شاه عالمگیر پراسه بند و بست او زمین و اگر آید مرضش کرده بود و شازده تاج به بر پا چور سیده بود باز طلب داشت
 روح الله خان را که از عمره پای کار طلب و شیر سلطنت و براسه بند و بست بیاورد گناشته بود نیز محفور طلبید به از سه ماه کر خان بهای
 فیروز جنگ در پرده سیاه شب قریب بیکرین نموده و در آن سحر را به ستیارسه کند و زین با بالاسه تفصیل کند بر آرد و حارسان خبر
 گشته قطع رسته حیات آنها نموده وقت بالا بر آمدن مردان کار حاسبه عراب کرکیه از مرقان عالمگیر در آنجا حاضر و بر جانفشانی
 خان فیروز جنگ بنا بر استنها و تا غروب بے آنکه پایان کار تا شام بگذرد و درج بر درج گمان فتح قلع نموده محفور پا دشا و دان
 و دان رسید و پا دشا بر سر کاهه بود که در در شروع به بجای آوردن آداب مبارکباد نموده زبانه فیروز جنگ و دیگر مباران در حال
 نیز بنیام مبارکباد در فتح قلع مروض داشت پا دشا و سر اسرار هم بقتضایه صاحب طے قدر صاحبه بدون تحقق خبر شوق
 گشته اشاره بخواهتن شادمانه نوبت فرمود و حکم بطلب سوار سے و پوشاک خاص داده مستند تا شاگردیدند به حضور دست
 از بان آداب تنیست بجا آوردند بعد آنے خبر رسید که تفسیه منکس ست و چشم زخم شکسته و در آن لازم سرکار رسید و خان فیروز جنگ
 تا کام برگشت و این حرکت موجب استهزا و خجالت پا دشا و صاحب عراب گشت و جاسوسان خبر آوردند که چون بهمشید را
 حارسان قلعو گشته بود و احوال حسن آن سگ را قلا و مرص ملانے و قبل ندبات مظار فرموده بر نوکران تنگ بگرام خود تقوین
 می به وسطه اشعنان بارانے بشدت باریه بالاسه جان لشکریان خصوص املی حور حال شد و سلامت کوچه و دمه و دیگر
 ساخته به فیروز جنگ باطل و نابو و غرض گردید و در زمین شمرت طعنان منر به اسرافات قلع و طو خان داد و باران تحفستان
 مخصوص عبد الرزاق لار سے بیرون بر آرد و داد بهار دے داد سلیم خان صبه که از جمله مراد شجاعان محسوب سے شد دست بجا
 زده خود را در مناکه پنهان ساخت و صفت شکن خان که نسبت بدیدگان سے بسیار در قیصر قلع داشت قبل از رسیدن مصطفی خان
 عبد الرزاق لار سے و در غم کار سے خورده بود و بر جان خود تر سیده در میان زخمی با آب و گل آغشته خود را انداخت
 بهمشید خان بکوچه سلامت خزیده امیر دستگار سے داشت بگره تار سے در آمد جلال چیلر خاص و از جمله عمران قدیم الحمد مره عالمگیر
 که مخاطب بسیر راه خان بود و او از دو منصبدار و دیگرا سیر مردم اوجا حسن گردید بعد استماع این خبر حکم شد که حیات خان و او غیبه
 قتلانده با هفتاد و هشتاد نفر که پیکر بهادران لشکر را همزه برده از نالمانیکه طغیان نموده اند بگزرانده و بعد اهل مور چال رساند
 هر چند حسب الامر قتال بر سر ناله بر سید نه آواز شدت طغیان احوال از مباران را عبور و وصول تا مور چال میسر نیامد
 و تا مدت شب حیات خان مع فوج قینانے در گرداب حیرت محط و سرگردان ماند و نصف شب بخیه به اسه خود برگشت و مباران
 قلع اسرار اقلید بر نه و در احوال حسن حاضر ساخته سلطان نکور سر چهار روز جمیع آنها را امان نواز سے فرمود و غیرت خان و سر راه خان
 را خلعت مع اسب و دیگران را قید خلعت داده و غراز و احترام مرفض ساخت اما سر راه خان را اول تنها شاکس ایشار خان از اجتناب
 قلع و بار و تخته و غیره بایحتاج اسباب قلع و دار سے فرستاد و گنج باسکه هر نیکاک کشیده قلع و غیره نمود و عریضه بیخ بنیام زبانه
 که مضمون هر دو راجحه بود داد و او در جلال را بعزت و جلال مضائق العباد و سهر مبارک پا دشا و شام ۱۰ رده نمود
 تا در ابلان بنیام و گزرا یند عریضه قصور سے کند چون اسرار گشته آمد به غیرت خان را که هزار سے دو صد سوار بود و انصاف
 منصب سیه خطاب بمال و در بشتره قینانے بیگانه نمود و در باب سیر به راه خان فرمود که که نخوت کار فلان است بر ل خطاب
 بهما تب ساخته گفت که منصب ذوات ان کم ذات که چار صد لیست بمال دارند و عرض داشت ابو الحسن را از غایت

غزو پیش خان فروز جنگ فرستاده گفت که انتخاب نموده آنچه قابل عرض باشد عرض دارد و جلال چون برای پیام زبانی
 عرض کرد و ارشاد شد که تثنی از شب رفته پس پرده خلوت خاص خواب گاه آمد و عرض نمایه شخص متعین عرضداشت و پیام زبانی
 جلال سر برآه خان آنکس خود را از جمله بنده گان جان نثار آن درگاه میدانم اگر تقصیر ازین حاجت یا اختیار و بلا اختیار سرزده باشد
 خود رسیدم از ششم کریم سلطان الحال امیدوارا فشا لم که خوف و مانع در صورتیکه قلع مفتوح شود و مرا حجت برادران خلافت شاه جهان آباد
 فرمایند البته بیک از بنده اس که درگاه آسمان باده این ملک بریم خورد و پادشاه گشته را خواهند سپرد و همانا آن بنده من باشم هر گاه
 در اینجا مقرر خواهند فرمود زیاده از محصول این سرزمین در وجه منصب خود و همایان خود نخواهد خواست و دیگر زرها برای اخراجات
 ضروری از سرکار خواهد گرفت تا از عده آباد نمودن این مزرعوم که از ده دو عساکر مسکن چند و بوم گردیده برای ده هفت هشت سال بیکر صورت
 ایادی رودی نماید و بنده هر آنچه بود کلاسه درگاه سلاطین مجدد گاه میرسانم و خواهم رسانید و عاده آن بعد پذیرائی نعمات هر گاه
 معادوت فرمایند و بر سر سزای که جنگام خود در حد و این الگو محقر مغرب نیام سپهر احتشام گردد و بعد و هر گاه در سبب از منازل مذکور خود
 شود و کله رویه تسلیم دیوانیان سرکار نایم و نیز بعد و هر پورتنی که قدم مبارک پیای حصار رسیده نرسد بطریق نثار و پادشاه از اسیران
 داین همه خدمات براس آن بجای آرم که زیاده بر این خوریز مسلمان نشود و سپاه شکر خضر بیکر پیشتر ازین موت محرم از اهل
 و عیال دیوت و احوال خود نیا شنند و اگر امتاس بنده بفرقی قبول اتیان زیاده و خواهانند که مدت دیگر هم بنده گان حضور تفصیح اوقات
 نمایند نظر بر قاعه حال سپاه و پانصد ششصد هزار من فکر جلال جیلد سرکار در اینار خانه ذخائر خلعت و غیره دیده رفته بخند و در سال
 دارم چون این مضمون زبانی جلال سیرت و جلال رسید و جواب کلمات سراسر خواب ابو الحسن فوسه چندان و فرمود که من این
 انیست اگر ابو الحسن از فرموده بامیر و ن نیست دست بسته حاضر شود و بگذار که سرگردان و اورا بسته یار ندیده و آنچه تفاهت
 صورت باشد به بل خواهد آمد و صبح آن شب علی الرخم ابو الحسن بنام متصدیان صوبه برادر احکام مع گرد و داران حصار شد که بجهان
 کیسه که پاس بلبول و در دره و عرض یک دره و دشت بادگیر مصالح قلعه گیرے رود و حضور نمایند که از سر نو خندق اپنا مشته آید و بشنید
 این خبر بر زبان مجر و متصدی اختیار گوشت که این کلام حسن و دانی و چه مسلمانان گفتی و سوائست که کیسه آید و خندق اپنا
 اگر در چهار امتاس ابو الحسن حصار سال قدر شرف پذیرائی یافت و بهم وسیله بقای حیات و دیگر دید و همان جیاهای فداکار بر نوبت
 شک و اپنا شستن خندق هم می آید و نوزدهم شعبان بر عرض رسید که تا باست کجای خود با بنجام و نقب را با تمام رسانیده و باروت دران
 پیکر کرده اند و آتش دادن را پیشم برآه فرمانده حکم حصار گردید که اول ایامی سور چال بشیرت پورش با سینه و دهولے بهار و اند
 بنده سازند تا محصوران بار او بدافند و بالاسه فیصل حصار مع آید و بعد در نقب آتش زنند تا عبد الرزاق لارے از شدت
 اندوخت و بهوشیاری از ابرارے نقب کنه خبر یافته مقابل هر سه نقب از اندرون بدستیارے سنگ تراشان چابک دست
 نقب بکنند و باروت یک نقب راح فیکه آن بریده و بردار و نقب دیگر قدرے از باروت برداشته با سینه را با آب آینه
 خنک و ناپدید ساخت چون آوازه یورش بلند گردید و مردم بالاسه حصار و فراهم آمدند و عمل نقب که منتظر همین از دحام بود و در یک
 نقب آتش زدند چون باروت آن طرف از آب خنک شده قدرے این طرف باقی بود و بگرد آتش در گرفت و خندق باروت
 این طرف بر گشته مردم سور چال که مسلح و مستعد یورش بودند و دیگر تماشا یان و سپاهیان عالمگیرے را سوخت و بقدر زور
 با زورت رین بالاسه آن پرید سنگ و کلوخ انجام سرد و س مردم این طرف تا شکست جمع گیرے و بعد و سال هجرت
 بدان زمان که عبارت از سنه هزار و نود و هشت است مطابق بود و آورده محمولے هم ساخت از آن بنجد میانه از

از بندہ خود باطنی وادی دروزق و رسوم میرساند اگرچه بعد دوسے و مادرے ہند گام بر قادی و آبر و گداز اندہ اما چستہ گاد نفاست
 منسلکت پروردگار من و این بود کہ لباس درویشی و فقر گذرانیدم باز کہ نظر فضل بر من عاجز و نوسبے آنکہ مرا تصور آن ہرگز
 بخاندان شہتہ باشد یا دیگرے را لکن آن خور کردہ باشد در سعادت واحد مادہ سلطنت براسے من آمادہ ساخت و اعلم کہ نہ پہلو گو
 ہوسے و آرزوئے دردم نگذاشت کہ در بدست آوردہ معرفت نمودم و لو کہ بخشیدم انحال ہم کہ مراد حکامات بعضی اعمال نماند
 کہ در ایام سلطنت ازین سرزودہ بنابر تبتیہ و ادیب آن زمان پاوشاسے را از دست من باز گرفت شکر میکنم کہ عثمان اختیار نمود
 تا ایام محدودے کہ از حیات باقی ماندہ باشد بہ دست پاوشادہ دیدار دادہ بعد اہل طہام اسب سوارے طلبد و شادمان باشوکت
 طوکاتہ المادی سرداریدہ در گردن بافتاق امراسے عالمگیر سوار شدہ را ہی شد چون اعلم شادہ بر دروازہ کلدخیمہ تخلصے زودہ و فرود
 آوردہ افتارے کشید نزداد بر و ندین طاقت الامر و درایدہ از گلوے خود برداردہ شاہزادہ را بہ گدازانید شاہزادہ استمالہ او
 نمودہ بخجور عالمگیر بردان و انرا طبع نیرسلوے مناسب نمودہ با حرام نگذاشت و یومیہ بقدر شامش سرورے از خوراک و
 پوشاک و خوشبوئے وغیرہ مقرر ساختہ بعد چند روز روانہ کلدہ دولت آباد نمودہ در انجا مقید نگذاشت بجز از ان روح اللہ
 و دیگر متقدیان بقبضہ تخلص اموال او و ملازماش مامور گشتہ بکار ہاسے مرحومہ پر و افتخار دیر حقیقت عبدالرزاق لارے
 خیر یافتہ طلبہ استنداد را در عاتیق کہ از خود خیر و غیر رشتہ از حیات غذاشت ہر چار پایہ کا افتادہ بود و داشتہ نزد روح اللہ خان
 آوردہ نہ صفت شگفتان شتر خصلت را ہمین کہ نظر بر او افتاد و فریاد آنکہ این تہان لاری ناپاک سبے ادبیت سرور و بریدہ و نزداد شاہ
 باید برد و بردارہ باید آہ و تحت روح اللہ خان گشت سروردہ کہ اصلا امید حیات او نیست بی حکم پاوشادہ و خاہ بریدن از سر و دوی
 در راست و احوال اورا نوشتہ مود خداشت چون عالمگیر بہارت و وفات و نہایت تمک علالی و شجاعت اورا شنیدہ حکم نمود کہ
 و جراح ہندی و فرنگی برای علاج او مقرر داند و حقیقت زخمہاسے از وایدہ قبیلے حیات ہر روز برض رسانند و روح اللہ خان
 را طلبدہ گفت کہ اگر ابو الحسن یک نوکر تمک حلال دیگر مثل عبدالرزاق میداشت شیر قلدہ دتہاسے ممتد از متعذرات بود و جراحان
 زخمہاسے اورا دیدہ و شمر دہ برض رسانند نہ کہ ہفتاد و نہم غیبہ طلب و علاج خواہ بشمار دیدہ اندہ و سوائی این زخمہا بسیار دارد و ہفتاد و نہم
 آوردہ و یکسہم ادا کردہ جراحات محفوظ ماندہ اما شاید آفت نور او ہم از مدمات جراحت ہاسے دیگر رسیدہ قابل رین فائدہ باز
 براسے علاج او بیلارے ادا نکردہ فرمودہ بعد انقصاسے سیزدہ روز برض رسید کہ عبدالرزاق چشم و اگر دہ و بلکنت زبان معرفت
 سیزدہ روز بہی دار و امید حیات او ہم رسیدہ حکم نمود کہ پیغام ماہر رسانند کہ تقصیرات ترا بخشیدیم پسر کلان خود و بعد انقاد نام را
 با پسران دیگر کہ لائق لازمت باشند بخجور بفرستند بہ منصب سرافرازے یا بند و از طرف پدر تیز کوشاقت غلو تقصیر و عطای
 منصب دیگر عنایات بجاء نہ چون این پیغام عالمگیر بان بہادر تمک حلال و میر رسید بہ گشت زبان بود ادای شکر قدر الی خوب
 داد کہ این جان سخت سبج ہر چند اسے آلاں از جن ہرینادہ آہدین حال امید حیات از محال است محمد او قتالی شاکر کہ تا در
 بر ایسے اموات مست بخش اخبار کمال قدرت خود اگر حیات دوبارہ باین ناکارہ عطا نہ باین دست دیا ہاسے فاختہ بتمنیم
 کرام مرا ہم تو اسے توانم بہ و اخت بعد ازین کہ تو کسے ہم تو اتم نمود کسیکہ تمک ابو الحسن گوشت و پوست بدن او دہدہ باشد و کبری
 عالمگیر پاوشادہ گئے تو ان نمود و بر رسیدن این جواب اگرچہ اثر طلال و عتاب بر جہرہ او معلوم شد اما از راہ انصاف آفرین گفتہ فرمود
 بہر صحت احوال او برض رسانند و از جملہ اموال او کہ بیشتر تاراج رفتہ و قدرے تبصرت متغلبان در آمدہ باقی ماندہ را بہ بخشید
 از اموال ابو الحسن بدو تفرقہ ایچہ بقبضہ در آہر شخصت و ہشت تمک و پنجاہ و یک ہزار ہون و دو کور و پنجاہ و سہ ہزار و دہ کور بخشید

ملک جیون افغان ملون را کہ ممنون احسان جان بخشی دارا شکوہ بود و ہر بانی نمودن و منصب بخشودن اگر تالیف قلب و تعلق او
 در دبستی بعد بہت آوردن دارا شکوہ ان دلدار الحرام را مقید و انجام میداشت بلکہ ہمراہ دارا شکوہ گردش میزد تا دیگران بہت
 یافتہ ازین سجدہ غیر فتنہ الواح خاطر خود را شکست و شوہر انداختہ آنکہ مراعات نمودہ دلالت و رغیب باین کار با ناید و از جملہ جانبہ فتنہ
 کہ کرد ازین قول بود اندکی آنکہ سادات خان را کہ حاجب ابوالحسن گردانیدہ بود و او را بنا بر میمانودہ آن قسم جواب رسوال یا سلطان ابوالحسن
 و خواہنہ جوہر قیمت چهل و پنجادہ لکہ روپیہ حبیب الرحمن ترویہ بہت از جان شستہ بہت آوردہ فرستاد باین قدر کہ در آتش افروختن میخواست
 اندک تصور می نمود یعنی اقبال و احوال را مروض نمائندہ بود ممکن است کہ با و اطلاع فتنہ باشد یعنی تضح مور و عتاب نمودہ و دودہ سے
 منصب ذات و صدور او کم نمود و از خطاب بر طیت ساحتہ ہشتاد ہزار روپیہ کہ ابوالحسن با اور حمایت کرد و او بمرض رسانیدہ ظاہر نمودہ بود
 با نداشت فرمودہ تا یکسال در پاسے عتاب درآمدہ و آتش خنیں بود کہ ہشتم علی خان می نگار دین ہمراہ سادات خان بودم و خواہنہ
 جوہر ابوالحسن با عفو تفسیرات در تحویل او ہر خندہ غلغلہ فتنہ کہ فرودست ابوالحسن درین جوہر و دہرہ و قیمت آنہا نیست عدد را کمال
 داشتہ بر سنے انا بجلہ جوہر کہ در قیمت اصلی باشد کہ تہ عوض آن جوہر کہ قیمت دران نگہدارند و آن عزیز پاس امانت دار سے راستے
 باین عمل نشدہ و اصلاح دران تصرف نکرد و مرغی غیر از انظار تہض فقرات از کتاب ہشتم طے خان خانے دار تاش درین اوران
 نقطہ بنا بر ہائے تذکار در ارج رضا و تسلیم و تبات و استقلال مزاج ابوالحسن است و در انقلابات و تغییر احوال ہمہ تہ کہ در و نشان را اصول
 و استکمال آن خالی از دشواری نیست الہم اغفر دارمہ فی القیئہ و رہباس سلطنت در دیشے بود حقیقت کیش و ذکر مراتب شہادت
 و وفا و خلاص کہ مصطفیٰ خان عبدالرزاق را از دوقلمائے دادہ و خلعت و بعضی عنایت و ودیت میناہد بود و قیاس باید کرد کہ در وقت
 یاس محض کہ مطلقاً امین ظفر و دستکاری نباشد باین حد و پاس نمک و دودہ و داخلہ ص و صفا کو شیدن و در کمال خواہش شریعت
 ہر احوال داخل نوشیدن از شدت داشت و انظار و عذاب و بجان و کربہ عالمگیر و شدت مکر و ترویر و سوخ و در کینہ وری و تعصب و بیعت
 نفس و ہوا سے تعصب بر اینہا سے جنس و مساوت قلب و دودہ و حرص و شرہ او باین حق پرستان احوال ابوالحسن و عبدالرزاق را
 در کسب اخلاق حمیدہ کہ از مینا مذکور شدہ مشرق خود گردانند و تجب و احتراز از شیم و زلیکہ را عالمگیر مع بود واجب دانند چہ دیش
 بہر صورت در گذار است و جز او پادشاه اعمال در دنیا و عقبے بستے و پادشہ ابوالحسن و عبدالرزاق ہم نمانند عالمگیر ہم در گذشت کہ در
 مصدر و ہر صفی روزگار یادگار ماندہ و ہر خندہ بگردیل و منع تاج نویسیہ خوب خود را پوشیدہ و کوشید کہ بر مردم ظاہر نشود نامندہ
 نہ بخشیدہ فاشے تر شدہ و اگر بفرغ حال از پیش کسان یا جمیع مردم مخفے نہ از عالم السرائر کہ برضا و عباد و واقف و آنجا بہت
 چگونہ مخفے و محجب تواند ماندہ احوال بر سبیل افتقار و اجمال احوال حروج و وصول سلطان ابوالحسن بیانیہ رفیعہ سیر کرانی
 و فرمان روائی کہ از دوقلمائے بیک آن اورا از گنج زوایا سے خول بر آوردہ با وجہ کارمانے رسانیدہ و آخر بہ تخت سلطنت
 جبراً یا بتمکن گردانید مناسب نمود تا ملایان اخبار را سرائے حیرت و انتظار نباشد کہ ابوالحسن چنانچہ خود بروح اللہ خان اشعار نمود
 چگونہ و آن واد از ابتلا سے فلاکت برآمدہ با عتلا سے ریاست مترتے گردید یعنی نامہ عبداللہ قلب شاہ کہ قریب شصت سال
 فرمانروائی نمود چون پسر نہاشت از جملہ سہ و ختر کہ حق تہا سے با و دادہ بودیکے را بسید نظام الدین احمد الحسینی کہ از سادات پنج
 مدنیہ و سیدہ و خلف سلسلہ علیہ غوث العلماء علیہ غیاث الدین منصور شیراز سے قدس اللہ روحہ العزیز بود و منسوب ساختہ احوال افاضل
 اعلام این سلسلہ چون امیر میر درد مذکور کہ عقب شدہ با سستہ و البشر و ہوسن الشمس و صدر و حکما امیر صدر الدین محمد
 و سیک شیراز سے سید مبارک شاہ و میر جلیل الدین و میر جمال الدین محدث و غیر ہم برابر باب بصائر مستور نیست موطن اصل

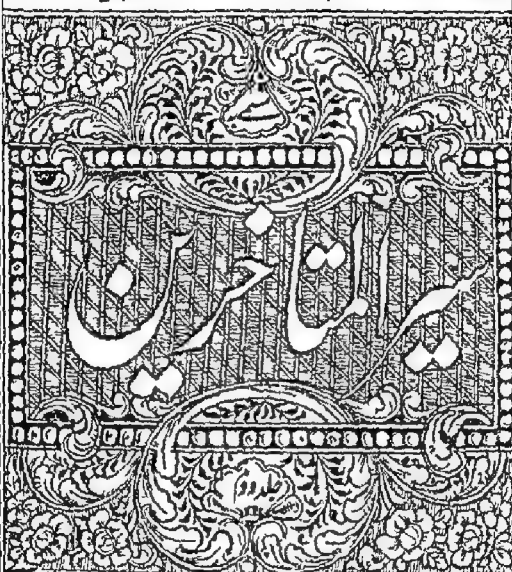
ایشان درین طبعه مازا نجا بار اعظم شیراز آمده مکنی اختیار نمود و صاحب ضیاع و عقار گردیده باغزار و اعیان را روزگار سپرد و دراز
 بسر برد و آنکه سید نظام الدین احمد بن ساسک مجاز و سید یحیی بن پسرش پانجا تهر لک گردید و بعد از آن مع پسر عمه و آبا و اجداد کن احوال
 بنده چنانچه شمارست بآن شرفا و پادشاه گشت و عبد الله قلب شاه سید نظام الدین احمد و ماد خود را برین تهر خیمه دار دست
 رسانیده اختیار اکثر امور مکنی بدو مرحوم داشت بعد چند سید سلطان که او هم از اسامات مشهور عرب و از جمله تلامذہ پیر بزرگوار
 سید احمد نور و اردو گشت و در خدمت پادشاه و تقریب بهر ساینده و خردوم با و نامزد گردید و روزی بدو عزت و احترام داد و از غزایش
 به یافت تا آنکه در تیان سید احمد و سید سلطان مادر رشک و حسد بهم رسید روزی که قلب شاه از سید سلطان پرسید که شما را چه حقیقت
 احوال بزرگان سید احمد اطلاع است او گفت آری من فاضل و پسر فاضل و استاد دارم من است چون این سخن راست
 و بصورت داشت گفت سید احمد ششینه با و بزرگ گردید و بوسیله در اندازان در میان ایشان روزی در مواد غناد و شاد و از و بیاض
 تا آنکه مجلس شادی و مصلب سید سلطان با دختر عبد الله قلب شاه انعقاد یافت و هنگام عیش و نشاط و آرایش در دوام با ناز
 حیدر آبا و روزی چند سرایه نصارت و شگفتی خاطر تاشایان بلاد بود و زمین روز شادی که اشب سید سلطان را به مادری
 خواهر بدو در کت و دیگر از دیو و رسیه کار بچاسه رسانید که سید نظام الدین احمد قسم شد بدو و بعد از آن قلب شاه گفت که اگر خواهر
 سید سلطان سید سید امرخص فرماید و بنگر بر آمدن از حیدر آبا تا دهر چینه قلب شاه و دیگر اعیان سلطنت خواستند که این
 نهاد با صلاح گرداید فائده نداشت و چون تسلط سید احمد از دستاورده رون کل و بیرون در بار و دست نشسته بود و سر و راه کوه را میساخت
 محل بود و دیگر عمران معاون سید احمد گشته پادشاه را مانع آمدند عبد الله قلب شاه میران گشته از عمران و همدان چاره جو گردید
 و صلاح برین قرار یافت که سلطان ابوالحسن را که از طرف مادر با و پادشاه قرابتی قریبه داشت بدو سپردند و بچاسه
 سید سلطان گیرند سلطان ابوالحسن از شروع ایام شباب و محبت فقرای آزاد و متقیه خرابان و وضع بسرستی بر دو
 و مضاعف یک اختیار نموده از نظر پادشاه بنوعی افتاده بود که هیچ وجه انتفاعی بحال او نداشت لهذا ابوالحسن بنیاس و دوشیان
 در حلقه ایشان میگذاشتند و در این ایام در خانقاه سید راجه که بر سر راه او اشتباه داشت اوقات گذاری میکرد و حسب الامر پادشاه سلطان
 ابوالحسن را تخلص بلع بهر ساینده بجمام برده و مخفی ساخته سرگردانید و بر سرش بستند و بر اسب عراقی با سوار مرصع الحاس سوار
 نموده تخیل و تزیینی که بهای سید سلطان میباشید بود و مجلس دارا سلطنت ایشان و شوکت سلاطین حاضر ساخته عقد و دختر عبد الله قلب شاه را
 با او بستم حواله اش نمودند و در روز در راه و اوقات اشراف و دو سید نظام الدین احمد نظر بدو نسب و از آنکه شرف و دختر بزرگ داشت
 بیخ امیری را از امر او در کاران و دولت بخاطر نیاید و سید مرتضی را که از سلسله سلاطین خدادادگان از نذران و عهده امرای قلب شاه و حیدر
 نوح حیدر آبا و دینیز با هم کس برابرست شمر و در کاران دولت همه از و کشیده خاطر نمودند و بهر آنکه خدمت محل بهم متغیر و بخلافت
 و از ابوالحسن که با هم کس بر حق و دارا سلوک برادران و خلفه از دست نمود و بهر راه و خوشنود و بود و از بعد از حاکم عبد الله قلب شاه
 در تین سلطنت اختلاف بهر سید میرون هم سراسید نظام الدین احمد با سپاه خود مستعد جنگ و اندرون هم سراسه
 سلطان سواد صاحب کلان زن سید احمد با کنیزان حبشیه و ترکیه خود شمشیر برهنه و دست گرفته آمده فتنه بر وازر
 گشت و از هر گوشه و کناره جلال و تقال اشتغال یافت آخر با عانت سید مرتضی و حسن مساعد و تدابیر او و از آنکه
 بر دو برادر برین مدار الهام سید مرتضی بود و اندو که ان عده پادشاه رفیق ابوالحسن گشته سید احمد خلویب و
 سلطان ابوالحسن پادشاه گشت اما آخر میان ابوالحسن و سید مرتضی بسبب غرور و تکبر با وجود سر رشته نمودن کس نامبار

اعانتی کرد در جلوس ابوالحسن بر تخت سلطنت نموده بود و بر ہم خورد و ابوالحسن تحمل خود سرے و نافرمان بری سید مرتضیٰ
 بنو الحسن و کار بنیازہ کشید و صورت جدو شفته تازه نمایان گردید و در آن وقت او تا چندت که از پیشکاران مستقل و ستر
 علیہ سید مرتضیٰ بود بمسائے جیل و منصوب و تدابیر خود بدو ن جنگ و جدال جماعہ داران عمدہ سید مرتضیٰ را بکلمہ اطاعت
 ابوالحسن در آورد و سید مرتضیٰ را بے پروبال گردانید و در جلد و بے این خدمت گزار سے ابوالحسن قلند ان وزارت ہما داد و
 کار ہا سے سابق اور ابے برادر او کا مکنا مقرر نمود و جب امتداز نا حقوق زمین زندگی و نیکو خدمت سے او بدقت

تمام شد جلد اول

خداوند که بجز این نیست و خدای که بجز این نیست
بنام او که بجز این نیست و خدای که بجز این نیست

درین زمان که در کتب قدوسه و در کتب قدوسه و در کتب قدوسه



تصنیف کرده اند و در کتب قدوسه و در کتب قدوسه و در کتب قدوسه

بنام او که بجز این نیست و خدای که بجز این نیست
بنام او که بجز این نیست و خدای که بجز این نیست



بسم الله الرحمن الرحيم

سپاس بیقیاس و ستایش سرور سے اساس تشدد یار گاہ غفلت و جلال و اورد بیہما سے است کہ گوناگون عوالم بلسان حال نر زبان
مقال بر ادای شہادت تبصریداد در بقا و ابداع مترجم است و بوقلمونی روزگار تبدیل او منسلع و اطوار و اختلاف لیل و نہار بر بہت
ساخت کبریا پیش از لظرف حوادث تغیر و تبدل مجرب و مشکلم و در روزگار سے البد و اجسے الانما سراسی ہدیہ عقبات مالیات سید ملا فیاض
آہل و اصحاب آن جناب است کہ علت غائی ایجاد و وسیلۂ انظام سلسلہ و معاش و معاد اند علیہ و علیہم الصلوٰۃ و السلام الی یوم النشأۃ
انما بعد بر نگزیدگان محافل روزگار و دفا تر لیل و نہار ظاہر و آشکار است کہ کتب تواریخ و سیر مجتبى تفاوت طبقات ائمہ و انما بعد
و عوالم بشیوار وارد گویا مضائقہ بر تنقید از کتب مذکور ملاحظہ روزنامہ آثار قدرت کا ملکہ و نگار و مشاہدہ جامع صنائع آفریدگار علیہ السلام
است و نیز اطلاع تام بر احوال و اخلاق طوائف انام و محامد حسن و آداب برگزیدگان و مدارج اتباع و پیروی متقدمان آن
زمرہ عالی شان و اتمام بر شقاوت اشتیاقے سابق و نہامت در ذمت طامعیان لاحق کہ واسطہ تیغ و آگاہی و رجوع از غفلت و
گمراہی است سادہ نمندان و نادار دل و ہوشیاران کامل و السہولت و آسانی میر سے تواند شد لہذا بخاطر فاعل الخلقہ بل لاسے
فی الحقیقہ غلام حسین بن ابی طالب علی خان بن السیاطیم السید فیض اللہ الطالبانی الحسنی عفا اللہ عنہم بابنہ والو سے
در غرہ و صغر خدۃ اللہ بانجیر و النظر و در سہ شنبہ ۱۱۹۹ ہجری کے نبو سے علی احرار الصلوٰۃ و السلام من اللہ انور و اعلام مہر گشت
کہ چون احوال غفلت سے ہند را بعد از رحلت محمد اورنگ زیب عالمگیر ظاہر احد سے مترجم نوشتن نگردید و ہر قدر معلوم
و از متہد ان مقبول القول سموع انتا و ہا شد عملاً بتریان تلم داد و آید تاکہ دانشور سے عمر بعد ازین زمان متصد سے
نقل و بیان احوال پیشینان نمود و سر رشته اخبار اعضاء و از ان از ہم نسلہ نابراین تشبہا بخون العود و امیدہ شروع در سلسلہ
منوہ بر خود التزام کر کہ انچہ از تذکران سہر شنبہ و ہجرات مسان از نکات و در در سلک تجرید گشتہ اگر غلط ظاہر شود غفر ظاہر است

العهدة علی الارادی وهرگاه که بوند نقایع انعام یا بدیه سیر المتأخرین من ثانیة عشر ای نفس و تسیم من المائتة الثانیة عشر من الهجرة القدسة سے خواہد بود

ذکر رحلت محمدی الدین اورنگ زیب عالمگیر پادشاه و جلوس اولادش بپیر سلطنت و مقبول شدن محمد اعظم شاه متفقر و محمد کام بخش در جنگ و قرار یافتن سلطنت بہ محمد اعظم خلیف اکبر محمد اورنگ زیب

عالمگیر پادشاه را که ششوی سیر متسین ممالک دکن بود و اطمینان کلی ازان امور میسر نیامد و عطف عنان بشا بجهان آباد مرکز دولت سلاطین بایرید و سواران عظم بدیند و شان است میسر نگشت بحسب فرمان قضا در سال پنجاه و دوم از جلوس و بین بود و یک سالگی بود که احمد نیک شمس العجمی بنو سے عوارض الآم جہانے ہزار بخش بجوم آورد و از زندگی بایوس گروید و در آن وقت محمد کام بخش پیر کتر خود را که بسیار دوست میداشت بر دزد و شبنہ بقتلیم ذی القعدة الحرام چار ساعت روز برآمد و صوبہ بجا آورد و رحلت فرمود و حکم نمود که از دولت سرای شاهی با بخل ملوکانه سوار گرد و دو نوبت نواخته راہی شود و کوچه ای طولانی نمود و در ماه توقف نماید و پیش آنکه سوار از دست اعظم شاه مجاہدہ آید و آری رسید و در پنجشنبہ بہم آمد و مذکور چار ساعت از روز برآمد و محمد اعظم شاه پیر دست را که در حضور حاضر بود و رخصت کرد و حکم نمود که بعد از انقضای آن کے دفع منازل نموده ہر روز پنجشنبہ کہ در دست ملی نماید و در روز در منزل مقام کرده و در سوم با زراہی شود و ہا ناظر من اذین امران بود کہ اگر سائے ناگزیر و نماید بسبب نزدیکی شامزادہ مذکور کہ شجاع و فرہنگ و جویای نام و رنگ است و آرد و آشوبی بر بخیزد و علت کو چاندنش آنکہ سوار و ضعف بیماری کار کرد و خود بہ پدرش کرده بود و پسرش با او کہ انتقاد اعظم شاه حسب الامر بجا آورد و فرستے چند رفتہ بود کہ عالمگیر پادشاه در دہجہ ۲۸ سالہ و سال مذکور یکایک و سہ گزیری روز کہ تقریباً پنج ساعت نجومی باشد برآمد و امی حق را یکایک اجابت گفتہ بنام بقا شانت بد

ذکر آمدن اعظم شاه بہ اردو سے پادشاه سے و جلوس نمودن بر تخت سلطنت

اعظم شاه بجز دالخلع کہ در سائے چند دست و او بر سرعت مساوت نموده روز شنبہ ۲۹ ماه مذکور پنج ساعت از روز نایند و داخل دولت خانہ پادشاه گردید و در روز دوشنبہ و در ذی الحجۃ الحرام دو ساعت روز برآمد و تا بوقت محمد اورنگ زیب عالمگیر استایمت نموده چند قدم بردوش خود برداشت و روانہ اورنگ آباد گردید و صبح روز شنبہ ہشتم ذی الحجۃ حکم بہ نواختن نوبت فرمود و در دہم شنبہ دہم ماه کہ عید الفصحی بود و در بلدہ احمدگر بر تخت سلطنت موروثے جلوس نموده با ستمت رعایا و برادر پرداخت و تخریق امن و اسیاب موجودہ راقب بعض و متصرف گردید و امر او اعیان مملکت و علما دارکان سلطنت را بارعام داد و در سیر مار خود مرتبہ ادب خواست و نصف الدولہ را در خان بہادر بدستور بوزارت مترو و پسرش ذوالفقار خان نصرت جنگ بہادر بجا برد و اقتدار یک داشت مسلم اندلی ہذا القیاس ہر کس یہ امر کہ نامور و مناسب اولاد دشو سے یافت چون خبر بیماری عالمگیر بدہر ممالک محروسہ منتشر گشتہ بود ہر کہ ہر جا اقامت داشت بفرکار خود افتاد و در خور لیاقت خود ششول چارہ ساز سے گردید و ہین بود سلطنت سلطان اعظم کہ لقب بہادر شمس و در ایام سلطنت خود داشت در ان اوان حسب الامر بد و در صوبہ کابل

ح دو سز که سر خود کی خسته اختر جهان شاه و دومی رنج القدر بر سر حدایران اقامت داشت پسر گلانش محمد مزارالدین جهاندار شاه در مغان بصوبه داری آغا اشتغال است و زرنه و سپرد و پیش عظیم الشان که ارشد اول او و منظور نظر اتقا است به خود و مالگیر پادشاه بود صوبه داری ملک بنگال داشت و محمد کام بخش مذکور حسب الامر پدر خود مالگیر پادشاه در بجا آور رائق و فائق مهمات بود و گوشت پز خود مالگیر پادشاه هندوستان را به سلطان عظم بهادر شاه و ملک و کن به محمد اعظم شاه و سلطنت بجا آور بکام بخش داده خواهرش داشت که این هر سه در سر جای مسطور بطور خود کامیاب و کار و اسه خلق خدا باشند اما مرص دنیا که اجمال خود که داشته که اینها را بکام بخش محمد کام بخش میاستمع رحلت پدر در محترمای که باو مشتق بود بفرکار خود اوقاد و پازند خویش میردن نگذاشته مشغول خود در امور گشت ظاهر محمد اعظم شاه بنوید عطای صوبه دیگر افشا صوبه بجا آور کام بخش و مادرش را خوشنود نموده حکم کرد که کام بخش در آن حدود که خود زند و خلیه بنام خود خوانند

ذکر منفعت سلطان عظم بهادر شاه از صوبه کابل و جلوس نمودن بر تخت سلطنت در اثنای راه و سواخ و دیگر که درین ضمن روسه واد

سلطان عظم از کابل و عظیم الشان پسر گلانش از بنگال با ستم شت میار به مالگیر پادشاه لبانیکه میسر بود حرکت نموده روانه سمت اکبر آباد که بر سر راه دکن واقع است گردید و در اثنای راه خبر رحلت پدر شنید و در سر شنبه سلطع محرم الحرام ۹۹۱ هجری به وقت نصف النهار که ساعت خنجر بچین بود بطاع اسد بر تخت سلطنت جلوس نموده بمحمد اعظم شاه نوشت که اگر بروی ادا ده پدر شما سلطنت و کن که یک وسیع است اتقا نموده سلطنت هند بین و اگر اید بقیه نامه الصلح خیر مقرر شد و مصالح بسیار و متبع فوائد به شمار خواهد بود و اعظم شاه که بادر رائج باب با خود برابر بنید است در جواب که مشهور کرد و پادشاه در اقلیمه نگذیده بخش را نشیند آخر دیدار و دید و بهادر شاه ملی منازل نموده بجا هر رسید محمد مزارالدین که از مغان حسب پدر خود در محکمه شده بود با سامان میسر و بشکرت فتح گردید و شرف لب و لبوس پدر دریافت در بان به عادت بنیت بر کشان با اتفاق روانه اکبر آباد شد و از طرف بنگال عظیم الشان که با سامان مناسب حرکت کرد و به وزیر تارا بکبر آباد رسید و خوانه صوبه بنگال که چندی لنگ نریده و بر یک که در سر سلا دیوان صوبه مذکور بود در اثنای راه بقیه خود در آ دروه بر اسه پر رمانت نگا داشت و مختار خان صوبه دار اکبر آباد که پدر زن شاهزاده بیدار بخت و دولت خواهد اعظم شاه بود گرفته مقید ساخت و خزان و اسباب سلطنت که در اکبر آباد به افراد بسیار وجود بود بدست آورده در افزایش فوج و بتایف قلوب حکام و عمال پادشاه به و عموم رعایا دریا و سپاهی کوشیده و روز بر وزیر کثرت جاد و ششم افزه و در از قلم دار اکبر آباد در خواست قلمه مذکور نموده قلمه دار باین عذر که با فضل سه برادر دارث سلطنت با هم و ادعیه جدال و قتال دارند بنده نوکر فرمان بر داراست بدون یکسو شدن معامله و تسلط یکی بر سه سلطنت قلمه کیسه نمی تواند را و تمسک شده در سامان قلمه دار سه کوشید عظیم الشان صرته در حاکم قلمه نایب بکار های بنگال باید اشتغال داشت تا آنکه پدرش در سر راه و اتفاق عسکین دست بهم و اعظم الشان ملازمت پذیر نموده شرف کز نش دریافت و تنیست سلطنت گفته خوانه مقبوضه را پیش کش نمود چون در سر کار بهادر شاه قلمت زربینار و لشکر یان غاب و پرنشان حال بودند و مصل این زرمقدمه حصول ماملات و دیگر شمرده لشکر است بقدر تم رسایند و در دایم دوم بقدر مناسب تقسیم یافت پرنشانه اندک بجمیت گرایند

ذکر منقصت نمودن محمد اعظم شاه از دکن بمقابله بهادر شاه و محاربه هر دو پسر و رسیدن جاجو

محمد اعظم شاه نیز چند روز در ارومی پادشاه میرنوه با جمیع اسباب و سامان و لشکر قدیم خود و جدید پادشاهی
 از فرادان بود برادر بهادر شاه که حریف عظیمش میسر و منقت نمود و خبر وصولش تا پاکر آبا و ستیغیده در قلع سافست
 که مناسب نبود بل آورد و با ایشان آه ازین سبب اکثر لشکر باین دکن کم اسباب حروب مثل توپ خانه و قهره عقب می ماند
 و از یک شنبه یازدهم ربیع الاول ۱۰۱۳ هجری بمکه گویا رسید و بجایه را در گویا رگذاشته خود بیشتر روانه گردید و بجهت
 آمدن که در روز یکشنبه بود در میدان جاجو متصل با کبر آباد مکتب فریقین روسه و داد مقدمه الحش لشکر اعظم شاه به پیش
 خیمه سلطان عظم بهادر شاه رسید و خیمه هارا آتش دادند و اندک نوبه که با پیش خیمه بود و بزمیت رفت عظیم ایشان که برادر
 پدر خود بود و اندک پیش قدمه زاده و جبارت و خود و طاقت خود ندید و متعذر حصول موکب بهادر شاه به استاد بهادر شاه
 که در شکار بود و آن روز احتمال جنگ فاشست بگردیدن این خراسان نمود و بک پیسر خود عظیم ایشان با محمد مسند الدین
 و دیگر بزرگان رسید و درین اثنا چون اراده ربانی و تفهیم آسمانی مقتضی سلطنت بهادر شاه و زوال عر و دولت اعظم شاه
 بود و اوسته خود که با او در صرقوم عاصیه او مقابل روسه فوج اعظم شاه به و پشت سر چند بهادر شاه ای وزیر و شروع بشتاد
 نمود و اعظم شاه لشکر مرتب نموده شاهزاده پسر ابرو خود را همراهی و شاهزاده و الا و نادر و سینه قزاق و دود فاسک تبار
 را که صغیر السن بود همراه خود برضی داشت و مستعد مقام مقابل بهادر شاه می آمد و اصدت الله و الله و الله بهادر شاه و جبارت الهاک
 را که وزیر اعظم او در پیش بود و در گویا بر بته گداشته خود جمیع افواج بمکه شتافته بودند و انفعار خان مبار در نصرت جنگ
 از محمد و انگیزه پادشاه سپه سالار و کمال اقتدار بود و از راه دولت خواجهی برضی رسانید که چون آفتاب بسیار غلبه شده و هوا
 مقابل تنه می دزد و اکثر توپها و عمل توپخانه و طیر و عمارت سپاه متعاقب ماند و جنگ عظیمی درین وقت متبرون حشرم و
 هو شیاره نیست همین قدر که پیش خیمه مخالفت را آتش داد و همراه ایشان را بر میت زاده اند مقدس فتح و نصرت شمره زدن
 اجلالی باید فرمود علی العلیان که لشکر بحیث گاید و اسباب عقب ماند و هم بیا به سمنان اقبال و فقر پا و رکاب سعادت
 گداشته بر خصم باید تا اخت اعظم شاه که بر شجاعت خود و در تقا سے دید بهر فرد و موفور داشت اتفاقی با التماس او که جواب در شت
 و او سپه سالار و انا دل هو شیاره تا به جوابش نیارده و مودعا شست که هر گاه سخن دولت خواه بمع قبول اصفا نمی شود و ده
 شخص است اعظم شاه جواب تلخ و تند داده روسه خود چون بخت خویش از او برگردانید و ذوالفقار خان علف شان بخود پی
 خود وزیر الهاک بهادر که در بیگاه ماند و بود و حق گردید اعظم شاه همان قسم بر شتر و آریه اصرار نمود و عثمان ریز خود را بر سر دشمن
 رسانید و از مقابل بر مقامه انجا میزد و چون طرفین و او روسه و مردانگی سے دادند اما شت است هو سے مقابل و کشت گرد و غبار
 بر صحنه کارزار و چشم مردم تیره و تاریک شده از عرصه قریب حریف و رفیق ممتاز نمی شد از حاضران عرصه ذکر مسوم شده و رنگ بر
 دشت بر چشم دره سے مردم نبوسه بخور و کخل آن بر اکثر کسان و حسین تیر از کمان زیاد از چند قدم دشوار و گران بود و این
 حال بهر ایمان اعظم شاه و دشمنان خود را از بلون و تپه کرده بودند و کوشش شتایه نمود و بمرتب کمالی که در میان جنگ مسعود و در جنگ
 و توت بین انجا و مشهور و راسته و افواه ذکر راست درین وقت منور خان بهادر و خان عالم بهادر و گیتی که رئیس قوم خود و در شجاعت
 و قوت بین انجا و مشهور و افواه ذکر راست درین وقت منور خان بهادر و خان عالم بهادر و گیتی که رئیس قوم خود و در شجاعت

از تبار سے دبر کردہ خیر اکس از ہریان آہنا با جمل سردار و ستار زرتار با دل بر سر عید مستعد خون نشانی خود و جان ستانے
 اعدا بودند بخشور اعظم شاه آئندہ التماس نمودند کہ قانام را حکم سوار سے اسب شود تا با ہریان خود را و درسم میدان دار
 و اسب تا ختن و جانستانی اعدا و سوار ختن و دریاہ ولی نعمت بدوست و دشمن تعلیم دکار بادشاہ سے چنانکہ مکنون خاطر و ارشاد
 از دست فدیایان بر آید چون اعظم شاه بسلاطین خاقانان ازینین فدیایان جان فشان بد گمان بود قبول نمودہ بریل فیل
 کہ از سر کار خود مقرر کردہ بود سوار داشت سرداران مذکور علاء و مجبور سوار سے فیل مع ہریان خود پیش رفتہ بر لشکر
 عظیم الشان کہ ہراول بود متقدم از ان طرف حسین علی خان وغیرہ اولاد و اجناد سید میان کہ مخاطب لہد اللہ خان بود بہیت
 خود رو بروی ایشان آمدند و جنگی صعب روی نمود ہریان خان عالم اکبر سے مقتول و مجروح شد بدین لحاظ با ہریان
 و ہریان زخمی گران برداشتہ در میدان افتاد و خان عالم با ہمدوی خود را بعلیم الشان رسانیدہ و نیزہ کہ در ہند سورت
 بہ بلہ است چنان زد کہ شان نیزہ از تحتہ عقب ہمدوج فیل عظیم الشان برآمد عظیم الشان پہلو ہنی کردہ عقب ماند و خان عالم
 مع فیل ہریان پیش ہی رفتاے عظیم الشان عالم جاودے شتافت ہمدین عرصہ شاہزادہ میدانجت کہ ہراول اعظم شاه
 بود کشتہ شد و متاقب او برداش شاہزادہ والا جاہ ہم شربت ناگو ار مرگ چشید اعظم شاه چون خبر کشتہ شدن سپہ سالار
 میدانجت کہ زیادہ ترش دوست میدانجت شہنشاہ سرد کشیدہ گفت احوال فتح و زندگے در کار نیست میگویند کہ ہر عمار سے
 سوار سے خاص اعظم شاه کہ سیک و نیزش میگویند تر سے بسیار تر سے کہ گویا از آسمان باریدہ شستہ بودند و کتر کسی از
 دیرینہ اش سالم ماندہ باین حال اعظم شاه بادل تو سے و خاطر مطمئن فیل خود بطرف دشمنان میراند و تیر میزد و شاہزادہ عالی جبار
 را کہ از صف اولادش بود و بر فیل ہمراہ داشت از فرو شفتت و بر سایہ سپر خود خوابانیدہ بود آخر روز کہ یک ساعت نیم از روز افتاد
 میدانجت و والا جاہ و ترسیت خان و اماں اللہ خان و مطلب خان و خان عالم مع ہراول خود و نمود خان و راجہ رام سنگہ و راجہ
 دلپت وغیرہ امراء سرداران کشتہ شدہ جنگ اختتام پذیرفت و اعظم شاه و خود ہم زخمی سے گئے بنگاہ خود رہہ پیوش افتاد
 دوران وقت نامردی درسم ملی خان نام از ہریان بہادر شاہ بر فیل برآمدہ و سر اعظم شاہ را بریدہ عالی تبار زدند و پیش بہادر شاہ
 بر و شیندہ شد کہ بہادر شاہ سر ہراول دیدہ گریست و تاسف بسیار کرد و ہر شاہزادہ ہمالے تیار ترم نمودہ بود و التفات و ہراول
 ساخت و ادامہ الحیات مثل سپہ سالار خود عزت و احترام مطلق انعام میداشت تا آنکہ سپہ سالار در قالب مصیبت مرگت نمود
 جواب داد کہ اگر اندیشہ دشمنی براسے سلطنت است شہزادہ شمن ترید و اداسی تبار از شمار کاوہ تر خواہ خواست

ذکر استقلال یافتن سلطنت بہادر شاہ و مبارزعت با کام بخش و کشتہ شدن او

زمانہ چون بہادر شاہ کشتہ و برا اعظم شاه ظلم یافت از کان سلطنت و اعیان مملکت سوا ی نوکران اعظم شاه با اتفاق
 جماعہ الملک احمد خان و نصرت جنگ بہ سالہ روز دیگر از اجتماع خبر بلازمیت بہادر شاہ شتافتند آصف الدولہ و سپہ سالار
 ذوالفقار خان ہر دو بہتہ سے خود بہ ہتہ سے بیستہ اوزاک کورنش نمودند بہادر شاہ ہر با سے فرمودہ پیش ظاہد و از جاسے خود پیوستہ
 و بہتہ سے بیستہ آصف الدولہ را بہتہ خود کشاد و سپہ سالار محمد مراد دین را فرمود کہ بہند و بہتہ سے ذوالفقار خان بہادر را کہ شود
 و بار غم از دل پذیرد و سپہ سالار با لطاف ہوکا نہ زد و و خلعت بیوس خاص ظاہد استہد برایشان پوشانید و بہر افتخارشان کیوان
 رسانید و آصف الدولہ اسد خان را بشرف و شرف مشرف نمودہ اجازت نشستن و حضور داد و منصب نیز ہراری بہتہ ہراول
 سوار زد کہ و در ادامہ انعام عطا نمودہ مقرر شد کہ باکی سواریش تا روزادہ فغانانہ جائیگاہ ناکی شاہزادگان سے آمدہ و باش

دور کشور نوبت بنواز و منصب جلیل القدر و کالت مطلق عنایت شده ششم خان خطاب جلوه الملک و وزارت اعظم یا قست
 و صوبه داری اکبر آباد و نیمه وزارت با و عطا شده و امور شد که در کهری دست راست آصف اند و گذشته بر کاغذ با این سر
 آصف الدوله بر خود می ننوده باشد و چون می سنگه زین را از انبیر همراه اعظم شاه و یکجنگه برادرش همراه ایشان مقصد ترددات
 گردیده بود و مکرر ظاهر شد که آنبیر را از و انتراع ننوده به سبب سنگه عنایت فرمایه و اجیت سنگه بر جیوت سنگه را از خود و نیز
 خود و همپو میر نه نیز با از اطاغت بیرون مناده بود و بنا برین شروع سال سلطنت خود از دستم الملک اکبر آباد و با جانب آنبیر و
 خود و همپو رخصت ننوده و قلاع را جاسه در کورستخلص فرموده و حال بنده اسه با و شایع ننوده و اجیت سنگه و سبب سنگه را همراه
 رکاب گرفته آصف الدوله را به ارا اخلاف شایعمان اکبر آباد فرستاد که در آنجا بود از قلم و نسق آن ضلع خبر دار باشد و سبب مردم
 ستمال گردیده توانم سلطنت بهادر شایع تقویت یافت مکرر کلام بخش از خبر گشته شدن اعظم شاه شنیده شکسته و ان مشعل
 ظاهر گشته آتیه و انقیاد بهادر شاه از خود و بیرون دید و میاسه جنگ و ستم تیج جدال گردید بهادر شاه که پادشاه
 سلیم انفس کم از ار بود با ستم این اخبار هر چند بخواهد و فعلی و کالت بر مصالح خود و سوسه نه غلبه و جویای نشویند
 شنیده آخر الامر چار و ناچار به تحریک پسران و در قتل و ان اراده و انوار و قرار داده روز یکشنبه هفدهم شعبان ۱۰۱۹ هجری
 شغف ساعه در نصف النهار باقی مانده از راه فتح پور انبیر تا حد بیجاور گشت و در روز سه شنبه سوم ذی القعدة شکسته هجری
 در مسافت صوبه جده آباد که کام بخش در آنجا متصرف گشته بود تا سق فریتین و مقابل فیتین رویداد بدیش و کوشش بسیار
 و هم سعادت از نصف النهار باقی مانده لشکر بهادر شایع علیه خود و رفتنه اخلاص کیش مکرر بخش جانفشانی ننوده و بقیه ایست
 ملا راه فرار اختیار افتاد و محمد کام بخش جبارت می می طو کانه بکار برد و دشمنان گران برداشته بیوش اتما و مرد بهادر شاه و ریت
 و احوال انجم آوردند و بجای که رسته از حیات باقی داشته از بیوش و حواس ناشتای پسران بر نیل سوار س خود و سیر تکیه تقدیر گردید
 حضور بهادر شاه رسید بهادر شاه محمد مغز الدین مین پور خود را با استقبال فرستاد که کام بخش را با اغراض و کرامت سیر و چون
 آوردند و در نیمه و نجات خود بجای مناسب فرود آمد و خود بملاقات برادر رفته رفت ننوده و گفت نئے خاستم که شارا چنین بنیم
 و هم در جواب همین که گفت و جان بجان آفرین سپر و بهادر شاه اولاد او را هم شل حالی تا بر سیر اعظم شاه بیه قید و بند مغز و ان
 نگذاشت و سعایت اولاد خود را در اننا اصفانے ننوده

دکتر آغا سنان بختیاری در کالت مطلق و تقوی شون وزارت به محمد شون خان خانان و لویس سوانح ایام سلطنت بهادر شاه
 به واسطه چون سلطنت ماک محمد و هندوستان و کن بهادر شاه را بانفاد و میر و مسلم گردید و بعد تسلط داشت و انچ کنون خاطر
 داشت انهار آن مناسب دیده با امداد خان که وزارت اعظم داشت و میر شون و انفقاد خان بهادر سپه ملا و کن بیان ظاهر کرد
 که منم خان رفیق و ریزه و خلص دولت خواه این درگاه است در عهد شاه از سگه مانا با او مورد بود که هرگاه به نعت سلطنت جلوس
 فرمایم وزارت با و منوش باشد چون پاس خاطر شایع ضرور و در گذشتن از خود و نیز از طریق پادشاه و حق شایع دور است
 برین باب هلا یک بعد و امانت مقرون باشد و عرض باید داشت آصف الدوله و نفرت جنگ سپه سالار بر منی پادشاه
 در یافته التماس ننوده که پادشاهان را انقیاس و عده و عهد البت ضرور است اما آب و سگه خانه زادان هم که ننگ خوار در ریشه
 این خانه انیم بر باد و بهادر شاه آصف الدوله را بمطالع خلعت و کالت مطلق کیناست پادشاه و ما فوق از مرتبه وزارت

اختصاص بخشیدہ نعم خان را کہ در شاہزادگی وکیل دربار دگای دیوان سرکارش بود بخطاب خان خانانی و عطای قلمدان وزارت سر فزائے داد و حکم کرد کہ اصفت الدولہ سپہ دگالت زیر شاہیانہ وزارت لشکر محمد متهم خان خانان رفتہ آباد بکر سے کا فہ ہارا پرستخدا اصفت الدولہ مزین گردانہ حسب فرمان والا شان میل آمدہ ہر دو کس را از خود مرتبہ خویش ارتقا بمہراج علیہ کہ نہایت اعلائی مرتبہ نوکرست میسر بود و زوق گردید و ذوالفقار خان را بنحسب جلیل القدر امیرالامرائی با صوبہ داری جمیع صوبہ دکن از اشال و اقربان متاز فرمود الحق لیاقت اشکارا داشت و دیگرے را بحال نمود کہ در ان ایام ہندو بہت صوبجات و دکن سرانجام تواند داد و بعد از تنہیں مقامات و منصبے از امور مائے وکی عظمت عنان بمالک ہند و شان نمود و ذوالفقار خان بہادر داؤد خان را کہ افغانے از قوم پنی و از شاہ سیرا را سے دکن بود و در شجاعت و شہادت سہم و شریک خود نہ داشت بہ نیابت بمہراج دکن اختصاص دادہ راقی و فائق سمات آغا ساخت و در نام حل و عقد تمام ممالک مذکور بکفایت کفایت او گذار شدہ خود بہر او پادشاہ بہمت با اختتام امور سلطنت گذاشت و صوبجات بنگالہ داؤد لیسہ و عظیم آباد و آراہو کہ از پیشتر ہم بطریق انسان تعلق داشت احوال ہم با فضا را و اند شاہزادہ در جلد دی جانفشانی کرد از اولاد سید میان در جنگ اعظم شاہ میل آمدہ بود و صوبہ الہ آباد بہر او پسر کلان سید میان و صوبہ عظیم آباد بہر حسین علیخان برادر عبداللہ خان داؤد بنگالہ داؤد لیسہ را بمحض خان سپردہ خود باقیات از وافر و حضور پدید حاضر ماند بہر شاہ چون با پادشاہ طے الاطلاق و خالق نفس و آفاق صادر کردہ بود کہ اگر او سہما نہ تمام تمام عباد بہت او سپارد و رد سوال بیچ سائلے نہ نماید لہذا کہ ہر چہ میخواست بمزد دل بود و قسم خان مامور و مختار کہ امتیاز حسن و نفع ہر کار فہمیدہ انچہ براسے انتظام سلطنت الحق و اند میل کرد از نجات از عباد و خطا ہنای سے عفو و مہنا صوبہ عظیمہ بجز استبدال رسدہ بقیاس سے نمائے واقاسے دادانے ہند و مسلم بمناصب شش ہزار سے و ہفت ہزار سے و خطاب جنگی و ملکی و رانی و آسائے سر ہر آوردہ ملہج بمناصب و خطاب از درجہ امتیاز ساقط و باطل گشت چنانچہ یکے از پیشیکاران بعض خدمات عظیمہ درخواست خطاب مائے بواسطت دار و خدمت نمود و عظیم الشان کہ از طرف پدر صاحب و مستحق بود تو قیاس نمود کہ خانے در ہر مقام و رانے در ہر بازار پاس خاطر شہنازین گیدے ہم رانے باشد و او ہمین خطاب استہار یافتہ انگشت نمائے عالم گشت و ہر یکے از دور و نزدیک باشارہ و دیگرے را نمودہ میگفت کہ گیدے رانے ہمین است و از دوست و زبان مردم بجان آمدہ و ملکی پیشکش میسار کہ ازین کیفیت رستگارے یا بد اسر سے نمود تا بدو ہمین خطاب شہرت داشت و در عین نہضت بطرف دکن کہ کوچ کوچ در موسم برسات طے مسافت میشد ہنازی الدین خان کہ از عہد اورنگ زیب صوبہ دار بہادر بود صوبہ ہجرات نمائے نمودہ قبل از ملازمت بد افصوب فرستادہ و راجہ بنے سنگہ چخواہ واجیت سنگہ را ٹھور پسر ہزارا جہ جنیوت از آب نہر بداسے رخصت از رکاب جدا گردیدہ با وطن خود رسید نہر و نید ہاسے پادشاہی را بد مجاولہ و مقابلہ از اطلاق خود بہر آردہ قابض و متصرف شد نہ بہادر شاہ چند روز در عیدہ آباد توقف نمودہ معاونت ہندوستان فرمود و در ناہ شوال از آب نہر بہادر نمودہ بارادہ متینہ را چوپتہ متوجہ اجیر شدہ واجیت سنگہ و بے سنگہ در رعیت پادشاہ سر بشورش برداشتہ احمد سید خان حسین خان وغیرہ خان ہر مرد بہر اہر را کہ سادات بہر ہند و در مقابلہ و مقابلہ میسار شدہ رسائیدہ بود نہ ازین جہت پادشاہ را نہایت کینہ بارا جہاسے مذکور و آہوار اندیشہ و افزاز حضور بود و راناسے ہمین سفر کہ پادشاہ و لازم و جالہ تنہی را چوپتہ بود خبر شاہ گوز و گوز بہر من رسید از ہجر ہم این جماعت درجے دار و وزیر افتادہ صلح گو نہ در میان و سرسوازی عازت ہر دورا جہ رخصت آہنا با قیامت او طان میل آمدہ پادشاہ متوجہ اطفا سے نائزہ گو رو گو رو و نید و گور و بے مذکور مسند شاہ و گور

سیرت تو رک اول کہ برادر خود فرستہ و بہ تہریہ و منقشات نفسی ملازم آوریہ و ام صورت تحریر یافت و ملازمان پنجاب چون با خطیب بلکہ
نمودند منصب سلطان گزینہ گزیدہ و بیضی و رنگہ گویار و برتنے بزرگان عیس گزینہ آردہ و رقیہ آقا ندگا و سہل طرغندہ لاحق مزاج
بشارت شدہ کہ درین بہنہ و درو ساگی نوزد ہم محرم الحرام و دو ساعت از روزمانہ و یک ناگاہ و بجزار رحمت پروردگار شانت محمد علیہ السلام
در اندام کہان کنون بہادر شاعر سے داد و حضور بولہ مغرب الاحوال برآمدہ بشکر خود رفت و امین الدولہ فرمان داد کہ ساعتی چند
در بخا بودہ و پادشاه کار ویدہ خواہے آمد چون پادشاه بر حمت الہی رفت آمدہ و مومن داشت کہ انچہ مقدر بود شدہ غلیظ الشان کہ نسبت
داد و بردار خاص اشکش پاک کہ در مرض رسانید کہ وقت تا غیر نیست جلوس فرمائید حکم بنواختن نقار و شادمانہ جلوس نمود و غلیظ الشان
حاضر موافق رسم و متاعہ نذر شینیت گزینہ نذر و مین وقت امین الدولہ و منت اللہ خان بہادر و دیگران عرض نمودند کہ مخالف
ذوالفقار خان ظاہر است فرصت را غنیمت شمرہ اورا کہ رحیمہ الدین خان و مخدوم خان مشغول تجویز و تکلیف پادشاه و جریہ و وزیران عالی
کمال باڑہ است بدست باید آور و غلیظ الشان گفت کہ ناموس پادشاهے بغارت خواہد رفت ذوالفقار خان چہ می تواند کہ در کمال
بد فعل الہی است مشیران خاموش ماندہ زیر لب گفتند خدا فیہ کن ذوال بسم اللہ غلط شدہ الامنت اللہ خان با وجودش متع نشدہ و بد نصرت
از حضور با فوجے گران شانت ذوالفقار خان خیمہ خود رفتہ بود و بے نیل مقصود برگشتہ آمد غلیظ الشان کہ بیجا است پدید و سخت فرود
امور موجود سے نمود و بر کار خانات شاہے تسلط و اقتدار از ایام حیاتش داشت قاضی و متصرف جمیع اسباب گشتہ بر تحت سلطنت
جلوس نمود و ششکے و سر اسبیکے اندکے و لشکر دوسے دادہ تال اندیشان کم جرأت کسے کہ عیال بہرہ داشت و کسیکے نہ داشت مگر بہرہ دار
نمودہ شبشب خود را بشہر رسانیدند و بیضیے کہ کمال باڑہ رفتہ سکونت در زینہ حکیم الملک و حکیم صادق خان و مہاربت خان و شاد و زار
و حمید الدین خان و اکثر بندہ ہاے پادشاهے غلیظ الشان محنت شدہ و دستم دل خان و بیضیے دیگر با جہان شاہہ پیوستہ ذوالفقار خان
بہادر سپہ سالار غلیظ الشان با ذوالفقار و بخار داشت رجوع نکردہ پیش مراد الدین شاد رفت و استفسار نمود کہ کوثر خاں ملکیت گفت
کہ اسباب و دہ بہرہ شاہہ انچہ میر و مقدر است در صوبہ متمان خلق مین دار و گزاشہ ام و جریہ ہر اسے ملاقات پر آمدہ و خواہم
کہ بدر دم و انا بخا سر انجام مرام نمودہ انچہ از دست بر آید مصلحت آرم ذوالفقار خان مانع آمدہ و زو اسباب را از سر کار خود متعہ
گروید و صلاح داد کہ رنج القدر و دجان شاہہ و نجستہ اختر را عالی بشورہ و رفیق و شریک خود نمودہ بعدا سبب بر غلیظ الشان انچہ
مناسب باشی بول آردہ مراد الدین جان دادہ شاہہ این امر را نعمت غیر مترقب شمرہ کہ بہت بقوت خان سپہ سالار بر مہبت و ہم پرستی
تالیف برادران بہ ذوالفقار خان التماس نمود خان مذکور بشکر خود آمدہ و اسباب و وزیریکہ باریے بمزالدین دسایند و رفیع القدر
و نجستہ اختر را ہم بخا نہاے شان رفتہ بودہ و تقسیم دولت و سلطنت علی السویرہ را مئی و متفق ساخت و غلیظ الشان مع غلظت
و امر اسے موافق و بشکر خود دم استغفال فرودہ مترصد شست کہ ہر کہ بر سر بن ہلاید با تو قاتلہ کنم و در و در لشکر خدش کندہ و کچا نہا
یاد رسہ و جید و توقف چند روز صالح دید بگمان آنکہ دیگران خوانہ نہ اند سپاہ خود و بخود و عرصہ قلیل متفرق خواہد شد چون بہت یاد و بخت
بر ملس آن بگورہ رسید ذوالفقار خان لید کا سانیے کہ در حوصلہ طاقت بشریے بکچہ بشارت از کان پنچام فاکر بکجا باید شد خان
سپہ سالار ہمہ روز شاد بہرہ مذکور را جاسے خود جنیدہ بشکر جہاندار شاہہ مراد الدین پیوست و مہبت لاجبے کہ باید حاصل آمد
خان بشکر را و صفر علیہ العجرے بیات محمدی بر سر غلیظ الشان رفت و بکچہ سلاخانے در پیوست چون تقدیر غلیظ الشان
را نصیر و لیسر بود و در آنک زمانے جنگ افتام نہ رفت و انلاش غلیظ الشان اثر سے پیدا گشت تفصیل این اجمال آنکہ اول
جنگ سطر ویدہ تہمت روزانہ طرفین جنگ توپ بود منت اللہ خان و عزیز خان دو یا بہادر ناگہ و راجہ حکم شکر کرتے

راجه راج سنگه بهادر و شاه نواز خان یک زبان گشته عرض کرد که خود زنجیریت اهدا چندان نیست بیک حمله بر سیداریم جواب شد که
 اندک باشی اما غیر از خاموشی چاره نبود و عظیم الشان به هم آنکه حوراس جاو و بخار و با شگل از زانے غله شده اند و خانان مطلق
 و مملوکند از گرسنگی پاک خواهند شد و یک جنگ املی به سر و پا داد و دوش سپاه هم غل و اساک و زید زران و خنده را میجو است
 با خود میرای آخرت بهر دو هرگاه مردم بیورش میگفتند جواب همان بود که اندک باشی روز به شتم و ذوق افتار خان با هر سه شاهزاده
 بقا صلح قریب تو بهایه کلان که از قلمه لاهور آمد و بود بر مکان بندگی نصیب کرد و بر پیش گویا عرصه برین لشکر تنگ ساخت
 چون راه لاهور برای پس رو گذارد داشت بود مردم لشکر عظیم الشان همان بسلاست بدون غنیمت شمرده راه یافت گشتند راجه
 و با بهادر ناگه راجه حکم سنگه بهادر با فوج خود و بروی عظیم الشان آمد و بدل سوختگی تمام فریاد کرد که مارا الحال طاقت خشم نماند
 میرویم و میراث خان نیز من حضرت اگر خبر رفتن مناسب مانند بل آمد و والا غیر تو تفرقه نداریم باز همان اندک باشی جواب ناموا بود
 هر دو بهادر هر پست و طبیکه بر زبان شان آمدی و خط گفته بر خانان زدند و اعدا لشکرت داده و همان بنده ی رفته تو بهادر اگر رفتند
 شاه به نصیب را تو قیوت اعانت رفیق نشد و ندی که را یک آن از شاه و بگریخته بخوانستند که بدو آنها پیش روند و اعدا را از دست او
 مانعت از حرکت نمود و ذوق افتار خان در ستم دل خان و جانی خان و دیگران که در آنها نماندند و ذوق خوروی سخت
 در میان آمد چون عظیم الشانیان کم و با بهادر بیار و بودند غالب آمد و بهر دو راجه مذکور به خمسه کاری از کار رفته و بهر بیان شانیان
 مجروح و مقتول گشته بقیه اسیرت داده و لا بهر گشت سیلیمان خان بهادر و او خان پی بود مظلومی بهر دو راجه با فوج قریب هزار سوار و با
 رسید به گول بندون نقد جان و باخت همراهان جسم بجانش با شتر و دوش و پیش و پس قیل عظیم الشان از جبهه شصت و هشتاد هزار سوار
 ده و دوازده هزار سوار باقی ماند شام چون از لشکر برگشته بهر دوگاه رسیدند و عظیم الشان داخل خیمه گشت از آنها بهم کثری را شتر گرفته زیاد از
 دوسه هزار کس نماند هیچ که عظیم الشان اراده سوارے نمود و قیل خاصه را فیلیان هر چند خواست قیل میسوری نداد برین دیگر سوار شد
 خیمت اندک خان با ده سوار و این الدوله با بیست سوار و راجه راج سنگه با هزار سوار و بیست مجوسه و ده هزار سوار حاضر بود و که دریم گاه
 رسید قضا را با دهنده بر خاست هیچکس را دیار و دیار پریدن گرفت و عیاران فخر و شیم کشودن گشته فیر از او توپ مدالی بکوش
 نیز رسید و غیر از شیم بستن چاره نبود و فوجی از مردم غول رسید و نیز داران کردند و زخم پوست مال به چینه رسید چون عظیم الشان را
 نشناخته پیشتر بر اسه قمارت خود اندر رفته بود که شش آنرا گویا یک و نیم سوارے عظیم الشان رسیده و یکبار آتش درگرفت و در شعله
 باغ و بهر نماند آن باش را عظیم الشان بر زمین زد و این الدوله رسید و خواست عظیم الشان گفت بخیر گزشت این الدوله را در اوقات
 رفیق زور آورد و گریه و فغان شروع نمود عظیم الشان در چنین وقت بکمال استقلال و دلایه نمود و فرمود اینقدر بیکر اسه
 دبی بهر چه چرا این الدوله گفت که گشته مراد امر و تپاسه بهر چه آید اگر سر بر سنگ و بر سر سنگ ننزیم و دیگر چه کنیم پیشتر
 هر چه عرض کردیم قبول و افتاد هر قدر بندگان بکدرے و در شش امتاس سے نموده و در جواب آن از زبان عاسه اندک باشی
 برے آمد حضرت چه کند تقدیر و خواستش ایزدی چنین بود و حال صلاح است که خود دولت بهر اسب سوار شوند و در ملک نگار شرفنا
 هستند و در دکن و او خان بنی از دودان سرکار است هر جا بخاک بگذرد و رسید و پروبال درست کرد و متوجه تارک باغ
 زد که از دارا شکوه و شجاع بر جزمیت چه شد اگر سلطنت مقدراست بمصداق دکن من قتل قیله قلبت قتل کثیره قتل یا قتل بوی نیست
 یا زاین الدوله عرض نمود که میت و دود سوار بهراه خودے اند و اند دیگر بهر دو رفته عظیم الشان گفت و دود سوار بهراه رسیده بهر دو سوار
 بجایم و شما با دود سوار بهر دو سوار و این شوره این الدوله نیز شمرده خواجها عامر خان دوران در وقت باین الدوله گفت

به نیکوای مردم بیاید تا همراه رویم این که در گشت تا عظیم الشان نرفته و است جرات خود را به باد سلطان پور گرفته و در رفت
 جهان ساعت گداز توپ کاپانی به فرخوم مثل عظیم الشان رسیدن بر سر آید ان که در دین و سیرت بر حق و با و طریقت آب راوی را
 گردید فیلیان بزمین افتاد و جلال خان بودی که در خواصی بود و یسایان مثل گرفته بزمین آمد و راه خود گرفت چنانکه در عتب
 نیل می دویند اما فیلیان نیز رسیدند از آن حمله ان که در راه بود ناگاه دید که فیلیان از ساحل بلند خود را در آب کشید و دیگر دالی و اتفاق
 چنان فرورفت که باز بر نیامد چون بازنگ فاضل در انبار رسید و دیگر گل و لاسی ته نشین دریا بالا می آید و صدای صدای مو بهیسه
 از حرکت غنیمت آب بر سبز و معلوم نمود که عظیم الشان ح فیلیان غرق گرداب فنا گردید و پیشا چه در این حال راه رسید نگارای خود صحبت
 لیکن امین الدود که رفتار آمد تا رسیدن فرج میر و شکست یا بنی مزار الدین و ذوالفقار خان مقید بودند و در دشت و فرج میر که بیاید
 قلعه دار شاه جهان آباد را به پایت یافت و بمبارج علیا ترستی نمود و از این فتح خدا داد و نو بدیم ماه نو که در جهان شاه که انبک مایه استوار
 و جرات هم داشت جو یایه ایفای و دهه تقسیم ملک و دولت گشته علم نماز عمت بر فراز شست و اتفاق یافتن گرانیده و محاکمات بکار
 و متاخرانجام سپیش بهمانا که یکصد و بیست و دارا به خود انکه از انچه بمشاورا به ابتر سنی و عیدار به رویه یار عسکن بود و دست جانشین
 افتاد و خاست که در حصه علی السویه بنزد ذوالفقار خان و تقسیم جنتا بر آورد و به یکله با سه چند از پنج حصه در حصه لطیف مزار الدین میخواست
 و دو حصه بر وزیر و دیگر را میداد و آخر مصالحه برهم خورد و با هر که آموه عمار برگشتند چندی از امرا مثل رحمت خان و امیر خان و
 رستم دل خان و غیر هم رفیق جهان شاه گردید و صفات قتال آراسته شد تمام روز جنگ قائم ماند چون سلطان سیاه گان پیگیر
 ممالک مغرب و بار سیرت و طاعت شب و بچرخ عالم را فرود میگرفت طرفین پاس احتیاط را مر عیدانته با شغال مشاغل و متابعی
 اشتیاق مال نمود و جهان شاه به ابرار و رفقای خود و مزار الدین و ذوالفقار خان و دیگر همایان دستور با سامان و نواریا سوار
 کرده حراست می نمودند تا آنکه سه روز بچین خوال گذشت روز چهارم آفتاب غم و دولت جهان شاه پدیدار می شود و در احوال گردیده و از نو
 از مود که مرا حمله مود چال منظر راست افواج داخل شد و گشت همه سوار مستو و تیار و با شمشیر و کاردار و فرود که هر که مزار الدین افواج
 او برگشته داخل شد و گشت روز چهارم از پشت اسبان خود فرود آمد و ملاقات مرا خبر یارید رسانید هر کارد با حسب الامر بجای آورد و چون شکر
 مزار الدین در خیام خود فرود آمد و دیگر بفرمانده و کاه و آب و طعام خود افتاد جهان شاه میبایست مجبوس بر لشکر مزار الدین حمله مراد نمود
 بر قلب مزار الدین را نیست و از صدای حملات او از قنای مزار الدین را پاسی ثابت بر با نماند و تزلزل تمام دراز دام آهن پاره
 و اکثری پراکنده شدند حتی الی کنود که سایه دار لازم سوار می او می بود همراه امرا می پادشاه سر اسید و آشفته حال گردیده و در
 رستم دل خان افتاد و شده حمارید که در نبد آزارش بود خان مذکور در بر و درین انقلاب مزار الدین خود را در شمار می
 دیگر غیر میک و نیز که مخصوص ملک انجام است کشیده به چاندنی سفید حیون گردانید و فیلیان را گفت که بماند سوار می زمانه یا ایتر
 استقبال از مسئول که در مزار الدین مسلک بیرون برد و تا ذوالفقار خان با یار رسانید و حسب الامر بجای آورد و مزار الدین را تا به خان
 سپه سالار رسانید و شاد و بیرون فتح از لشکر جهان شاه بلند آرزو گشت و ذوالفقار خان پیشا ده این سال مضطرب گردید چون شام
 شده بود بر تنه از آن فاضل خود را طلب داشت شست و شست و شست و دست آنهار نیت و گفت یمن تقدیر شاد و فتح دارم که
 بیاید که نذران نذر مبارک و تا بجهان شاه رسیده هر گاه متصل شود یک شلک بر فیلیان و یکیند بعد از این آنچه مقدور باشد ظهور
 خوابد رسید از آن حسب الامر سه چهار صد کس به سردار پیشت محو می حضور جهان شاه که با دو صد کس استاده و دیگر از فرج
 از مشغول و از لشکر مزار الدین بود و رسیدند و در وقت اشتغال ذوالفقار خان بریزشش گوسنبر با سه بند و ق کار جهان شاه

باجمام رسانیدند و فتح و لغت نصیب خوالدین گردید و معاویہ بن حاتم را شاه خبر فتح و نظر کشیدند بدو و تمامه خود و مرد دل نموده و مال کمال
 از مشوقه اش بود و محبت میفش و شربت داشت و بشراب غمرا شستمال دروید و لشکر بهم جایجا آرسید چون صبح و میزد و فتح القدر خواجہ
 کلمه خود را برای نصیت پیش میزد و پس فرستاد که تمام شب بیدار و سرشار باد خوشگوار بود و استراحت می نمود خواجہ سریاں پادشاه
 یا خواجہ سرا سے رنج القدر و تمام استناده و گفته ای احمق دیدی که بر سر علم الشان و جمان شاه چه رست آقای تو در غفلت
 چه توقع دارد و او هم رنگ در بارید و متنبه گردید و حادث نمود و آنچه از خواجہ سریاں منز الدین مستبده بود و عرض رسانید و رنج القدر
 از خواب غفلت جنبه نمک بنواختن قمار و جنگ نمود و خود مسلح گشته و دست از جان کشته سوار شد و همراهیان علس هم ستمه شده
 هر یک سواره و بدر بار خانگر و بدو و القادر خان بر حقیقت حال آگاسی یافتند و امر به نیارے لشکر و سواره فرمود و خواجہ سرا سے
 ستمه خود را فرستاد و تاکید نمود که هر جور و تکیه است پادشاه را بداد و ده سوار غنایند سر الدین و زمین عمارت متغنه سرود ستار بر نعل
 سوار شده و رسیدن الدین و القادر و خان ح امراد و اناج مقابل رنج القدر است و رنج القدر را بقتیل فریبی که همراه داشت در کمال
 داورے بر سر ارباب همه میج کشید و هم غفر کرده و او در دے و در مانگی داد و بداد که همراهیان درن ناوک حاتمستان گشته بجا که پلاک
 رفتاد و خود تمامه سپرد و شمشیر در دست گرفته و در انداز نعل جبهت و پیششما سے مردان نموده و تربت ناگوار رنگ کمال کو ازانی نوشیه

بكر استقبالیل یاقتن نمرالدین برسلطنت و بعضی سوا مخ آیام و ولایت اودا التسلاب طالعش بانك صفت

[illegible]

بنده افتار خان کرده گفت که در خواست دلی و منظور ظاهر البتہ مخفی خواهد بود و زیر المہاک جہاب داد و گشت شہ نیست عقیقتہ و ادب
بہر استکشاف اہتمام کر کہ چند و بست عبودیت و سر انجام دیگر تمام بادشاہیہ کارخانہ زادان مورد و ستی بود و رعایت
خواہندگان در قصاص بانجام و وجہ دیگر ہمیل سے آمد ہر گاہ خوالان و فرزند گاہ کوفت و بیوہ واری اشتغال نمایند خانہ زادان باید پیشہ آہن
گیرند تا بارہا شہی برای آہنام کشاودہ شدہ طلب سازد برای ہمین بود کہ ہر خانہ زادان تقسیم یا بد مغرالدین جلال کشیدہ خاموش ماند
دلی ہذا القیاس دئے سبز سے فروش کر کہ ہر وہام داشت و با مصلحت چند ہلال کنور و گاہیہ بود نیز مروج یافتہ برادرہ نیل سوار شدہ و بقلعہ
پادشاہیہ درون حرم سرا پیش لال کنور آمد و رفت می نمود و در شہابی راہ ہر مجروحہ و زبردستان ہراہیان و ملازمانش کر کہ در رکاب
اومی رفتہ دیر میاسے نمودند اقتدار اجالات موجب آزار و استحقاقات بجا گشتہ بر طباع کرام تابعیان میسے دشوار و گران بود و وز سے
چین قلع خان خلعت غازمی الدین خان فیروز بجاگ تو را سنے کر در اول سپہ سالار اورنگ زیب عالمگیر در کمال جاہ و اقتدار ہمیشہ
چین قلع خان مورد الطاف و شکر و انظار پادشاہ و ذکر بود و غیر از ذوالفقار خان و دیگر برادرہم چشم خونمی انکاشت و بدست محمد ابراہیم
زادہ را بخود موافق نمیدادہ اند و گاہیہ آمد و رفت چہرہ یارنداشت مگر بدین در ویشان و علما ی خلوت گزین رغبت نمودہ گاہ گاہی
بملاقات ایشان می شتافت روز سے براسے دیدن کی از فرقت مذکورہ میرفت در شہاسے راہ با سوار سے زہرہ مسطورہ فیروزستورہ
از کمال خرم و دال اندیشہ مردم سوار سے خود را کہ قلی قلیل بودہ اندازا شدہ بود کہ مقابل سواریش رفتہ طرف دیگر بازار را
اختیار نمایند چون او در ہزار بیافش کم ظرفت و سفہ نش بودند علی الزعم و عہد مردم چین قلع خان را نیز اہتمام گرفتہ شو خما نمودند
تا مقدر و اغراض فرمود چون مادہ نیل سوار سے زہرہ برابر سوار سے چین قلع خان رسید از مردم پرسید کہ سوار سے کیست گفتند
چین قلع خان پردہ ماہ داشتہ گفت کہ چین قلع خان بسیر کر تو سنے از بیابانے او کہ از حد گذشت حوصلہ اش ملی کردہ اشانتہ
کہ آن یگانہ ہر زہ را س ہراہیان بسیر از ساندہ مردم خان مرقوم ہراہیان زہرہ را ملک بقول کردہ و زہرہ را نیز از قلی کشیدہ
زہرہ کہ دشت گرفتہ بد ازین نو و خوردہ فید کہ پادشاہ خفیف انقل حکوم زن ناقص خلعت میست شاید فتنہ سرکشہ جائے سنے ہذا
با کہ از ابتداء سے رحلت عالمگیر آمد و رفت خانہ ذوالفقار خان مجاہد داشت بناچار سے سوار سے را گردانیدہ خانہ اش رفت
ذوالفقار خان تیر گشتہ سبب آمدن پرسید چین قلع خان ماجرا را مشرو و خانہ را گردانیدہ ذوالفقار خان بطوریکہ باید و شاید استمال
نمودہ براین جرأت حسین کردہ خوشنودہ بنود و مرخص فرمود و پادشاہ را پیغام فرستاد کہ آبرو سے خانہ زادان و اعتماد
دند و سے بایچین قلع خان مجاہد متحدان جازہ پیش لال کنور رسیدہ خاک مہر ہر زمین بی غلیبہ و لال کنور مزاج پادشاہ را
مستبد انتقام گردانیدہ قریب بود کہ درین خصوص امر سے صدقہ یاد و زود پیغام ذوالفقار خان مایع این قضیہ کر دوز زمین
عرضہ خوشحال خان برادر لال کنور ہم کر بمقتضایے تک عرسے می جو شیدہ ہسایہ اوزن نجبی بود از عرفہ ہاسے خانہ خود در گشتہ
عاشن گردیدہ سے خواست بقرہ و قلعہ در ناوسش کند شوہر ادا شہنا شدہ نزد ذوالفقار خان برو خان عادل و شجاع باؤن
از جادو آیدہ سبب اختیار فرمود کہ مردم رفتہ خوشحال خان را کشان کشان بیاند چون حاضر شدہ زہرہ چہ گرفتہ بر برتہ زد کہ چو ش
در سرش نماند و چون خلق خدا از دست آن ناکس بے غیا بجان آمدہ بودند مقیدش نمودہ تسلیم کر طعہ فرستاد و اموال او ضبط
شدہ بسرکار و اراشدہ ہا بہ حالات مرقومہ الصدر رحمت میان پادشاہ و وزیر ضابط تدبیر منتفی گشتہ روز بروز حالت می افزاید و ہا
و البسبب اقتدار و پاس حقوق و احسان او چارہ غیر از رضا جوئے نمودہ

ذکر خروج نمودن محمد فرخ میر سپر عظیم الشان یا عانت حسن علی خان و طفہ

و خلعت و نشان فرخ سیر محبوب خلعت مذکور بر اسرار رعایت خان از سال یافت چوں در پاسه کوه قند رسید منتخب مذکور بخیرت
 حیانت راضی بآمدن الامین بیگ بمحاضرت گشته و دگس را حکم داد که خلعت و نشان مذکور را بیگ کس بالائی قلعه رفته
 بهنگام رسیدن قلعه دار بفرستد و نشان کار و از کمر کشیده بخرافات سپه در پی از پایش داد و در دست همراهانش خود را نیز
 رهنه کرد و هزاران و غیره کاربان پاوشا به حمایت خلعت نموده رفتند و قتل ساقی و در سیر مقتول را
 باقیات مذکور بخیرت فرخ سیر فرستادند و همین بیگ مورد اطاعت فرخ سیر گردید و در همین ایام خبر رحلت بهادر شاه رسید و حسین علیخان
 بهادر در آن آوان از شهر غلیم آباد بیرون رفته به بندوبست پرگنه های مفضل ششول بود و فرخ سیر به ون آنکه خبر دیگر از انجام حمله
 او و بهادر شاه رسد و سلطنت یکی تقریر یا بدخلیه بنام بدخود غلیم الشان خواند و جلوس و تسلط او بر تخت سلطنت شهرت داد و شاه
 شینیت خواست بدیگوار از حرکت بیست نامی خود را بشمار نموده از سلوک حسین علیخان نیز ترسید و خطوط و حدت آمیز و بیادداشت
 محبت آنکه به محبوب نمودن فرستاد و حسین علیخان را نزد خود طلبید و والد فرخ سیر آنجا به حسین علیخان برده از طرف فرخ سیر قول
 در عهد و دارالامان سلطنت برای او بکفالت و عفاست خدا و رسول در میان آورده با خود متفق ساخت و در همین روز که به خسر
 گشته شدن غلیم الشان ح دیگ بهادان و متفرق شدن سلطنت بهادر شاه مغزالدین رسید چون حسین علیخان قبل ازین با فرخ سیر
 بهادرستان گشته بود که و خلیه بنام او خوانده طم شازعت با مغزالدین برافروخت فرخ سیر روز بروز در استحکام قول و کرد
 با حسین علیخان را استقلال یافته اراده از خود

ذکر جلوس فرخ سیر بر تخت سلطنت و منقضی نمودن از غلیم آباد و باقیات حسین علیخان
 بهادر و بدست آمدن خزانة بیگانه از تاسیس داری و قمار و زوال الجلال

حسین علیخان بهادر فرخ سیر را بتبارخ خمار بر تخت سلطنت جلوس فرموده از مهاجر و غیره هر کس که میباید و در یک از و ملوکا
 به شد قرض و دستار گرفته شک بود و تسلط بر دشمن نوشته داد و نه انجلیتیه اسباب نموده مباحثت سیمو به پادشاه
 دست نشان خود را بزم مشیر گردید و غیرت خان خواهر زاده خود را به نیابت صوبه غلیم آباد و مقرر ساخته مرخص فرمود و رسید بهادر شاه
 خود بهم نرسید و حکم فرخ سیر نیز فرستاد که خزانة صوبه بیگانه مرسل جعفر خان و اما او شجاع الدین محمد خان بهادر اسد جنگ
 بهادران خلافت شاه جهان آباد به برد باله آباد و سیده و قبط خود را آورد و بقدر ضرورت بصراف رسانیده باقی را داشت نگهدارد
 بهادر شاه خان بهادر حجب آنکه قبل آورده بفرستاد و خود مختصرت گشته بکار پاوشا به حرکت نمود و بعضی را بهر اسبه پاوشا بهادر
 خود نگهداشت و از توپخانه صوبه و قلعه آباد بقدر رسد که ضرورت داشت و قیامت قابل جنگ میدان آراسته بجهای خود گرفت

ذکر رسیدن بنید عبدالغفار که وزیر بیگانه - الی آباد با مر مغزالدین و شکست یافتن او از دست
 بزرگواران عبداللہ خان بمقدیر خداوند آسمان و زمین

هنوز حسین علیخان فرخ سیر را با وزیر سنی و بدو که سید عبدالغفار خان که وزیر بیگانه به نیابت با سبج محمد خان که وزیر بیگانه
 عبداللہ خان صوبه دارالآباد از طرف مغزالدین گشته بود با محبت و دلاوری و هزاران سوار و غیره بیادمان شایان بکار عبداللہ خان
 مذکور گشته در رسید عبداللہ خان انتظار برادر فرخ سیر کشیده قلعه دار به را به سبب و به و چنانچه بهایه تالیف و ترغیب را بقیت

عبد الغفار مذکور فرستاد و لغوی برای افزایش ماه و اعتبار خود الثانی بگفته اند نموده در عمارت اهتمام تمام داشت عبد الله خان برادران خود را
سراج الدین عثمان و نعم الدین عثمان و سیف الدین عثمان را حاکم بخش کراچل ادا کرد و سادات بخت اشرف و او خود را ساکنان
بیاورد و از شجاعان با نیکم بود و در وقت فوج که در حساب تزیین سر دهم هزار سوار و دویست نفر پیاده سے کشید بمقابل او فرستاد و
سید عبد الغفار که سرشار با دانه نخت بود هر سه برادران عبد الله خان را حاکم فوج بر سر راه داد و ادا کارزار با اینها عار خود شمرده را بگفت و گفت
و گفته ز سار که با اطفال بازی میکنم اینها تا چار خود بگرفت و تا نخت جنگ در انداخته چون جمعیت قلیل و اسباب نیز چند اند بود در اول
مقابل و کشتن کشتن اکثر مردم همراهی اینها متلوب گشته بخت مقتول و بختی فرار سے شد برادران عبد الله خان با سادات دیگر
که اولوس ایشان بود مع البرهان خان و زلفا سے محمد قدیم پاسه جلالت دیدان نشرو و دوست از جان شسته دران جمع
اکثر ماند شیران و لبر اساده و در مرده و در مانگی و از دست بخت این دے با و تند و زیاده چشم مخالفان را بنوعی بتر ساخت که کسی
حرکت در دین را نشناخته هر یک حواس خود در باخت پر دلان با دعه دران وقت بملات مردانه و کوششها سے رستمانه دشمنان
را ح برادر عبد الغفار را باور دارند و آواز گشته شدن عبد الغفار خان دران سوک انتشار یافت همراه ایشان که در غارت بهر دو دونه
و لبر بودند به اختیار و در هزار نماده از میدان کارزار یا تنگ و در بسیار بدر رفتند و شکست فاحش بر عبد الغفار افتاد و چون بخت ناکار
بجای بیا و برگشت و از برادران عبد الله خان سراج الدین سله خان جام سرشار مردانه سے شهادت نوشید و با پاسه بزرگوار
خود پوست و در مغفران جوانی دست از آب زندگانی شست سید عبد الله خان بهر اطلاع نذر و مبارکباد گفته شاد و با شرف
هم نواخت و در اتم برادر خود شگ حسرت رنجه بود اے او نیز بر داشت مصحح زبان جام بدست و نواز بهر دوش است
مژالدین با ستم این خبر معلومت و استمال عبد الله خان شمر و سنده صوبه و اے آله بالا صلا لیسید عبد الله خان فرستاده
تخصین و آفرین با د نوشته و خلعت و عنایت فرستاد و بتابین قلب سید عبد الله خان پر داشت متعجب این ساخته فرخ سیر
بالفکر نازه فرا هم آمده مع حسین علی خان بهادر و صف شکن خان نائب صوبه دار او لیسید و احمد بیگ که کو مژالدین مخالف
بنواز سے الدین خان بهادر نائب جنگ که سده و خواجه فاضل خان و غیره همراهیان رسید و عساکر فرخ سیر و هر دو برادر
بخت گردید سادات نیکه بر الطاف نا تنهایی الهی و استمداد از ارواح اجداد عا و خود نموده عازم پیشتر گردیدند و نفع بجای سراج الدین نور الدین

آمدن سلطان اعز الدین با فوج بسیار و خائب و خاسر بگشتن بقدرت کامله و کار

چون خبر نفست فرخ سیر از عظیم آباد انتشار یافت بهر الدین رسید پس خود اعز الدین را ح پنجاه هزار سوار بتادیب عبد الله خان
و تخییر آله باد رخصت کرده خواجہ احسن خان یزد کو کلاش خان را که بنظر اے بود وقت هزار سے و مخالف بنیاد دران نموده
زبان اختار فوج و شاهزاده و تو میرات جنگ با سپر و با تو پنهان سنگین و دیگر اسباب حرب روان ساخت و تین تلج خان
را هم شتاب آنا استعمال ساخته بود شاهزاده فرساده اعز الدین از کربان آباد گن مشته تا بجوار سیده بود که خبر بجا شدن فرخ سیر
و حسن می خان مع فوج با عبد الله خان شمشیر از راه بد دے همانجا طرح اقامت آگند و بکند خندق و بنین مورچال و
آراستن شکارزان وادو با وجود فوج سنگین و تو پنهان دگران بجز و استماع خبر نزدیک رسیدن فرخ سیر که بنزد بفاصله بود و
بر اس بهتیا س رویش راه یافت و بمرکات ناشایسته مذکور خصم را بر خود و لیر ساخت تا آنکه فرخ سیر در رسید و عبد الله خان
بر اول بود و لیر با سے اطراف دید و مورچال را فرود گرفته از آخر روز تا سه پیر شب توپ انداز سے نمود ششزاده و دمار الماس

فوج دل با حجت و ابرار قرار میدی آن آورده و هر دو کس مغلوب هراس بقیاس گشته اشرفی و جابر بقدر که توانستند همراه گرفته و باقی فوج و تو شک خانه در مجمع کارخانجات را هاجا بجا گذاشته پاسته از شب بیاقی بود که هر دو اتفاق راه فرار پیش گرفتند لشکر باطلای این احوال غرق حیرت و شل گردیده و غلما و مستیزین لشکر بجای آوارگی بکمال اضطراب شدند لشکریاں فرخ سیر با ستیاع این بشارت سبب اختیار و دود و تاراج خاطر خواند و نوبت که کار در بر قوت میکرده بودند و غیره اند و در تمام گردیدند و بعد از تاراج دال و از سبب بغض سرکار فرخ سیر نیز در آبرین بیخ مانا در ستمال گشته متعاقب اغزال دین با عانت او سه آمد و در کبر آباد رسید و شایزاده را با این نصیحت اورا که منود و بجز و عفت توقیف او ندوده و لشکر فرمان مزالدین گشت چون خبر شکست اغزال دین بدادرا خلافت رسید امید مزالدین مبدل بیاس گردیده و میاسه حرکت ح ارکان سلطنت گردید

کوچ نمودن مزالدین مع ذوالفقار خان و کوکلتاش خان و مجمع ارکان پادشاه
در رسیدن با کبر آباد و سواست که درین عرصه رو به داد

محمد مزالدین جاناغار شاه و از دهم دس قه و شب و در شب و در نیم ساعت سلاطین جبر سے باراد و مافه فرخ سیر از شاه جهان آباد برآمد با شان بے پایان و هر دوسه ذوالفقار خان و سعادت کوکلتاش خان و اعظم خان و جاسه خان و محمد امین خان و غیره سرداران توران و ایران و دیگر امرا سه رزم جو و مردان پلنگ خود توپ و توپخانه جهان آستوب با هندو هشتاد هزار سوار و پیاده بشمار ستوجه اکبر آباد گردید و فتنه راه سر بلندی خان که از فوج دار سه کثرت زر سه بدش آمد بود و از فتنه فرخ سیر شکست گشته خود را مع زرع مزالدین رسانید و مورد آفرین و تکیه گشته بصوبه دار سه احمد آباد گجرات عرض گردید و چیلیرام فوجدار کوثر و سله اضرا خان میر کار طلب خان فوجدار امانه پنده همراه اغزال دین بوده و بشکر فرخ سیر پیوستند چون مزالدین بقصبه سوگرمصل اکبر آباد رسید اعلام و خیام سادات و قزاق سیر مع رفعا سه دی که ازین طرف نیز متصل جهان قصبه رسید و بودند و در گذر و در چون از ادخل زشت مزالدین اکثر امر او مع خلق خدا خصوص امر سه تورانیه فوجدار محمد کاش شرف و منزجر بودند و شستما سه اکثر سه متعین آیزش بشکر فرخ سیر رسید اگر چه نسبت با فتنه از مزالدین احد سه را امید فتح و ظفر فرخ سیر نبود لیکن عده ارکان دولت مزالدین که مهابرت از کوکلتاش خان و ذوالفقار خان باشد با هم نهایت منافق و معاند بودند و بسبب اتفاق ایضا و احوال کوکلتاش خان که نهایت تمهید مزالدین با عدم احابیت راسه سلیقه نیز مستقیم کار سه پادشاه سه بسیار متاع و در پیرات همه درامی و سه و داشت از بیعت نقش بیج منصوب و دست سه لشست سته در شوره مجور از آب بنما و جنگ با فرخ سیر بیج امر شین سه شد و هر دو عهد به دیگر صلاح میدادند و پادشاه خود مبدت را با نجویا سه عشق لال کور و داشت سید محمد خان مبر سه پایاب بهر سائده از مقابل لشکر مزالدین چند کوه و پیشانی شاه جهان آباد کناره بود و وقت شب رفته از دریا گشت و متصل لبر سه روز بهانه که چهار کوه اکبر آباد و طرمت شای جهان آباد واقع است منزل گردید و بانگ فاصلا فرخ سیر هم با همایان از آب گذشت بعد از آن خان رسید و بر سه بر راه رفتن بر لشکر مزالدین و غنائم و شمن حسین علی خان جاوره جای که بود مقابل خصم مانده چون تمام روز گذشت و شب دوم رسید مع فوج و سلا چیلیرام ناگزیر از آب گشت پرده و سه کار کنان تقدیر شایا میگردید مزالدین و کل امر سه آن لغت و سه خبر دار شایه و علی و لشکر فرخ سیر از عقب لشکر شایان گردید و ترتیب فوج که اول مقرر شده بود بحال نماند و از سر نو ترتیب فوج و پیش بردن

تو چنانچه حاجت رویداد و انقلاب عجیبی رو س نمودند

جنگ نمودن سادات و فرخ سیر با مغل الدین و ظفر بافتن بتایید احکام الحاکمین

تاریخ چهاردهم ذی الحجه سنه مذکوره مقابله بین رویداد و مغل الدین خود با افواج و توپخانه متجملات ملوکانه با اقتدار و قول جاگزنت و ذوالفقار خان که سمت علیه سلطنت و در افواج و احشام قائم مقام پادشاه بود اگر چه بخاطر بسیار از او ضایع و اطوار پادشاه در دل داشت لیکن برای آبرو و خود باو جوی شایسته و سامانی بایسته کرد تا و کوس (کاظم بنیان بر صومیس) بهر ادلی و بر دلی استناد و کوه کتاش خان مع اعظم خان و جاسه خان و دیگر همایان بطرف راست و عبدالمین خان و عبدالمحمد خان و حسین قلیج خان و دیان خان و دیگر سپه داران و دران بجانب چپ و راجی محمد خان و اسلام خان و مرتضی خان و حفیظ الله خان و دیگر افواج بطرف راست و مغل الدین و در وقت توپخانه با تمام کار خود و دیگر افواج بوضع که مناسب و میر بود جای قیام در زید و ازین طرف فرخ سیر با مردم هم برای خود و سلاطین در قول و عبدالمحمد خان و در هر دو سوی حسین علی خان و صف لشکران معروف بحسین بیگ در دست راست مقابل ذوالفقار خان و خانوان علی ناصر و جمیل رام ناگزیر با متحد و سیر دیگر از سواران مقابل کوه کتاش خان صفت آرا گشت عبد الله خان باز گشت و اهلستان اول مقابل تورانیان رفته بعد از آن خود را بر توپخانه چهار شاه مغل الدین زد و در میان نمود از توپخانه گشته خود را نزد یک قول رسانید و حسین یلخان مع صف لشکر خان و فتح علی خان و در وقت توپخانه فرخ سیر که برادر زاد هم حسین یلخان بود وزیر الدین خان سیر بهادر خان را در پیله و میر مشرف و برادر او میر اشرف بطرف ذوالفقار خان تاخت و درین محاصره لشکر خان و فتح یلخان و وزیر الدین خان و میر اشرف و جمعی دیگر از سواران در فضا حسین علی خان نقد حیات و با فتنه و جمیل رام و خانوان بیست مجوسه استاده انتظار قابو و شیده باز سیر فلک سی نموده حسین علی خان عرصه بر فضا و دیده مقتضای غیرت و آیین بهادران هند وستان از نعل جوشن همایان تر و در سمانه ظهور رسانید و در فضا شمشیر دیر گوی بر داشت از خود و دیگر در کماند و سید عبد الله خان که در وسط افواج مغولان و از صدقات تیر باران و در کمانه و دیگر شکاری آن تفرقه بر فقا ش افتاده هر یکی بدگری آرد و در خود و در و فیل نشانش با اکثری از جماعه داران ملازمش جدا افتاده و زیاد از صد سوار همراه داشت در آن حالت سیر عبد الله خان و در و روی فیلش آید و نام خود را گفته تیری بسوی عبد الله خان انداخت همایان عبد الله خان را و تافتند و عبد الله خان تیر به برادر انداخته زخمی ساخت و سید غفار زخم بر داشته جان بسلاست پدر و سید عبد الله خان ببارا و در جام و کشت فوج مخالف نمیدانست که کجا میرود و کادش بجا خواهد کشید در وقت جمعی از رفقا با و پیوسته تقویت یافت و بمکانی رفیع رسید و مغل الدین راج همایان با خود و متقبل و نهایت فاضل یافت و صفت قیمت شمره بیست مجوسه بر سر فیلان سواری نتواند رنج تیر تیر باران گرفت و طرفه آشوبی در آن عرصه بود اگر دیدیم مغل الدین خود را درست نکرد که فیلان سوار سیر زنانش بر هر کماند و رستخیز قیامت و فیل سوار سیر لال کنور و همایان او و خواجی سیر ایان از صد تیر باران در هم جوشیده و خود شیده و گریزان و دیدند و هر کابان او غلوب بر اس و میگر دیدند مغل الدین از او جدا افتاد نمود و فیل سوارش سر کشته آغا زنده و از اختیار فیلانان بدر رفت و عبد الله خان که در فضا او پی بهم رسیدند و پسنداند قدم حرکات پیش گذاشت و فیل در لشکر مغل الدین پدید آمده بهم بر آمد با آنکه شادمانه فتح در لشکرش نواخته بودند که فوج زو و دیگر زناده کوه کتاش خان از شاهه آماجیل خواست که خود را بمغل الدین رسانند خانوان و جمیل رام که در کین بوده قابو میدیدند و کوه کتاش ناخسته بر خیزد و متوجه از پایش در آورند و در فضا قلی خان و در وقت توپخانه نیز بکار آمد جاسه خان و محمد خان

گورنش دریافت تهنیت سلطنت بجا آورده مورد عنایات و عنوزلات گردید و عبداللہ خان مع لطف اللہ خان صادق و دیگر اسرار موافق برای بند و بست دارالملک و حفاظت دولتخانه شاهی و سلاطین مجبوس رخصت یافتہ بمقتضی شرافت و فرخ سیر بعد یک ہفتہ فرخ خانم شاہ جهان آباد گردید و بعد از عجم محمد و برابرہ پلہ متصل سواد دارالملک فرزند اہل ابل نمود سید عبداللہ خان را مخاطب بقطب الملک نموده بمنصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار سرفرازی بخشیدہ بر قہر رفیعہ وزارت اعظم سربلند گردانید حسین علیخان بہادر خطاب امام الملکی و منصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار و خطاب اعتماد الدولہ یافت چہن گلج خان را کہ پنجہزار سے امین خان بخشہ کری دوم با اضافہ ہزار سوار و خطاب اعتماد الدولہ یافت چہن گلج خان را کہ پنجہزار سے بود ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار کردہ خطاب نظام الملک مع صوبہ داری و کچن بقیس سے داؤد خان کہ نائب ذوالفقار خان بود ہمت شد و صوبہ داری برہان پور کہ داؤد خان با سالت داشت صوبہ داری احمد آباد گجرات یافت و خواجہ جاسم خطاب مصمام الدولہ خاندوران و منصب ہفت ہزاری و شش ہزار سوار بلند پایہ گردید و احمد بیگ کہ کہ مغل الدین را در علید و سہ رفاقت و نیکو خدمتہا مخاطب بجازی الدین خان بہادر خطاب جنگ فرمودہ منصب شش ہزاری پنجہزار سوار مع بخشی گری سوم عنایت نمود و قاضی عبد اللہ نورسنی را کہ قضای جہانگیر کر ڈھاکہ داشت و قبل از خدمت بدارالملک فرزند برای تالیف سرداران تورانم و مصالح دیگر روانہ شدہ بود و خطاب بجانشانان میر جملہ و بمنصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار سرفراز نمودہ سید محمد محمد خان خود ساخت و اختیار دستخط خاص خود بدست او گذاشت اما بظاہر وارڈنگی خواص ڈاک داشت و محمد جعفر نشی کہ بعضی خدمت سابق با و مقصود بود و خطاب تفریحانی و خدمت خانسانے و دارالانشاء امتیاز افزود و سین اللہ خان بخدمت ہوتائی امور گشت و سین الدین علی خان و نجم الدین علی خان برادران قطب الملک دو گران از رفقا سے پادشاہی و سادات باہرہ کہ حق خدمت انہا ثابت گشتہ بود ہر یک بقدر قسمت و لیاقت خود بطعامی مناسب اضافہ و خطاب امتیاز یافت و قطب الملک بنظم و نسق انکاب لطنہ و معاملات وزارت و بند و بست ملکہ بر خیزد

ذکر ملازمت آصف الدولہ و ذوالفقار خان با فرخ سیر و انفرادی یافتن عمرو و ولست ذوالفقار خان بمقتضای قضا و قدر

آصف الدولہ اسدخان و ذوالفقار خان بہادر برابرہ پلہ رسیدہ و امان ملازمت فرخ سیر بودند میر جملہ عبداللہ خان غنیان کہ دخل تمام و در خارج فرخ سیر ہمہ رسانیدہ و اعیدہ آنداشت کہ از جمع ادراعی حال و سابق مرتبہ اگر گذشتہ بر ہمہ با خالق آید در آمر کار مردم و تعصب در امور موجود و حمایت موصولان و بر انداختن عمدہ با از پنج وین بمقدور ماضی بہ قصور نبود بنابرین اول ارادہ استیصال نہال عمر اقبال ذوالفقار خان نمودہ فرخ سیر را درین کار مستعد تر ساخت امیر الامیر حسین علیخان بہادر بر مشورہ پادشاہ و میر جملہ آگاہی یافتہ بدو و انفرادی خان پیغام نمود کہ اگر بواسطت من ملازمت نہا سید کہے را بجالا بخوابد بود کہ کہ سیر جملہ از شما کہ تواند نمود میر جملہ بر این مضمون مطلع گشتہ و الت کہ فی الواقع در اتفاق چہن دو کس سہ سے کہ در اور سہر است سیر نشی یہ تفریحان را کہ از اہالی ایران بود بہ نسبت ہم چہن نزد ذوالفقار خان فرستادہ نہایت لطیفان و بہتالاش نمود و قسم کلام آئی و تجدید و دغا در میان آورده خاطر نشان نمود کہ چون پادشاہ در باطن با سادات خوش نیست ملازمت شما معرفت امیر الامیر غیر از خدمت و خسارت جان و مال دیگر نثرہ نہ ہستہ خواہد بود و شمارا چہ حاجت رجوع بدیگر است بعد ملازمت و در قیام مال

[illegible]

همسایه پنهانین و هم در هر دو دست و در دلی که او طلس شده بود دست و در اینجمن فرق دهنای جمع و با کلمه هر دو دست ثم با کلمه همه است
 و قوالان اینچنان استادان خود را گرفته اند و فرموده اند که ما را لازم نیست اگر شما استیارتان قبایع با و دارم یقین نمائید که آنها بخوانند
 آن ابیات هر چه بود که خواهند شتهال نمایند شیخ عبید الله را شنیدن این جواب میل خواهر بدین شیخ گمان کرده اند و بر ناست و در
 مسجد جامع در وعظ خود علی الرغم خواهر قوال متاخرین متعصب مثل که که جناب امیر المومنین علی رضی علیه التوفیة والثناء داخل غیبت
 و علوی را سید نباید گفت و پنج تن پاک که میگویند خلاف عقیده اهل سنت است چه جای دیگر پاک بنوده اند و دیگر بنده های غریب
 امامیه را نصب العین خود نموده راضی بقصد در اهل سنت نبود خواهر برین افادات او مطلع گردید و پیام داد که این چنین مقالات در وعظ
 خارج از طریق دین حسین میروند از رویه اهل سنت و جماعت است بلکه همه آئین خروج از کفر غیر خانه بیاید با جاسک مقرر نمایند که حضور
 دیگر فرقه های مشغول متدین و تحقیق اقوال الکی که گویند بدلائل حقی و کسله ساخره کرده آید یا اینچنین دعوی می نماید از روی کتب
 مستنده فقهی اهل سنت و صحاح امامیه تا طر نشان نمائید تصدیج بجا نخواهد بود شیخ عبید الله در جواب کلمات درشت پند
 گفته و دستاورد اتفاقا در همین روز به وقت وعظ چندی از مغل زاد ای ادم با ش و وضع مع سیم های خاک کر بلا در گردن و بازو
 چیمات مجموع در مجلس وعظ آمده که با سه متدلیج عبید الله نمودند و سه بزرگس از بیرونش که سماع وعظ می نمودند
 گمان آنکه اینها فرستاده خواهر بر سه قتل را وعظ آمده اند کلمات شیخ رفته بر زبان رانده مغل زاد ای ادم تاب شنیدنش نثار ده از
 مسجد بر آمدند عقب آنها پیروی اهل رسیده سپاهی وضع بیوس شنیدند وعظ آمده برگردید که از خدمت مسجد ایستادی دیگر تو هم اگر
 او هم از آن جماعه است بقصد گرفتن و کشتنش و دید بند و مذکور گشته موزن را بکشت و خود هم کشته شدند و او سه روز را سلاطین
 تحقیق و اثبات آنکه فرستاده کشت نکند شنید که بر داشته شو بلیغ از متعصبان و بهر او این شیخ عبید الله فریاد و گویا پس از بلیغ موزن
 در گاه حضور پادشاه استفاشته نمودند که خواهر میخواند در دین اهل بیت ظلی اندازد و در عهد بهادر شاه نوای تلفظ بکلمه مسی آن جنگار شد
 احوال احوال زیاد بر ناست بهتر آنکه خواهر را از شهر بیرون کنند و در معارک و بازار شاهجهان آباد که اشعار مناقب امیر ظاهرین
 خوانده و فضاائل آنها مذکور میشد بدروی نمودن اتم صورت دلق گردانده و در مدافض بر زبان نمی آمد فرخ سیرا شریعت مان که مانع
 حضور بود درین خصوص سوال نمود و ماضی گفت که بداعتقادی خواهر شرعاً ثابت نمی شود و او اینچنین شیخ عبید الله میگوید مطابق کتب معتبره
 عقائد اهل سنت و جماعت نیست آبانبار فرغ گفتگو خواهر اگر تبدیل مکانی نماید شاید نثار دهنای خود را در دین باب اینچنین بایست بجا باشد
 التماس نموده صلاح داد که چندی در دراز خواهر نظام الدین رفته زبان معاندان با بدلیت و شیخ عبید الله را طلبید و گفت که بر طلب
 درین شهر آمده مطالب او را بعد از چهار روز سرانجام داد و روانه عثمان نموده و قفسه را خواهر بانیید

ذکر طر فایقین بر عبد الصمد ثانی بر بنده مستعد ای فرقه سکمان محفل احوال آن فرقه و مقتدایان ایشان

و بهرین عرصه که سال پنجم از جلوس فرخ سیر سلطانیه ۱۲۰۲ هجری بود به تیر و سه بازو عبید الله ثانی بهادر دلیر جنگ بشد و از خدا دور
 زمین نام برد و قوم خود دعوی مشهور و دران وقت بریاست سکمان و نصرت آنها نمود و در که کسفاک بے باک بود و خود را
 بسلطنت برداشته ظلمای بی پایان بر خلق خدای نمود و پادشاه اعمال خود بر سید تقییل این اجمال آنکه فرقه سککه که بر دوسه مسلک گویند
 نموده موسی ریش و برودت و سر از ابتدای تولد ملائکتا نمی تراشند و اکثر ننگگون پوشیده با سلاح و بران میگردند و هر چند از
 فرقه مخفیانه باشند بهرگاه این مسلک اعتبار نمایند اقتضای احترام از بهر که دنیا بطریق ستم و قاعده ویرینه بودنی کسند اگر چه

ارای فرقه گبر سنگی در من زخیر و اسماں پلاک شده بسته التماس امان و استغاثی آمدن لشکر نمودند عبدالصمد خان نشانی در میدان
 نصب نموده فروان داد که سلاح و براق فریم ظلم مذکور گناشته به براق نزدیک لشکر جمع شوند بنابر خبر و اضطراب بار و ناچار قبولی نموده
 حسب الحکم بعل آوردند بعد اجتماع آنها عبدالصمد خان همه را دستگیر نموده جمیع کثیره را بر سر کرده اسلحه را در دست و در برایشان
 و یک پا بین که در اس پور میگذرد در کون دزد و دزد ساد و مشاییر فرقه مذکور را بر بیشتر بسته به پالان و خرابی عریان کلاه کاغذ
 بر سر و سلاسل در دست و پا کرده سوار ساخت و باین سیاحت قاصد لاهور گردید به صورت مسطوران جماعه مغرور را پیشین شیش سوار
 خود گذاشته داخل شهر گردید و در شهر لاهور بود با استماع این خبر شاهان گشته بر سقفه در بازار سوار راه سوار
 عبدالصمد خان نشست و مردم را گفت که هرگاه قاتل پس من که در قوم خود لیب گشتن یازیر مایل باز سنگ نام یافته بود بر سر
 سران نشان خواهم داد و چون آن با بکار عشار بر سر سوار و در رسید مردم آن نصیحت را فرموده و شتابانند نه فقیه مذکور و کینه خویش
 را مقام پس فرمود آن سبک سر را چون نزدیک رسید رنگ گرانی از بالای بام بر سر شش انگشت از جانان گشت عبدالصمد خان
 با استماع این خبر سکمان را بکلیه اسب و خر پوشانیده از نظر مردم مسطور ساخت تا اکثر کشته نشوند و بدین بخت فرخ میر
 که منظور داشت میر آید بعد چند روز آنها را به مسطور مسطور از لاهور کوپانیده همراه فرالدین خان پسر محمد امین خان پسر فرقه مذکور افغان
 بهار افغانه فرستاد و چون نزدیک بشا اچمان آباد رسیدند فرخ میر احمد الدوله محمد امین خان را ندید و که بدین شهر بندگی نکند
 را خسته کلاه در دو سیاه نموده پسوار سق فیل و دیگران را بر سر و شتران و سوار را بر سر را کرده بشهر دمار و بعد از مدت محصور
 حکم میس آن ناخوش مع پسرو دسه فقر معتبر در قلعه شده و باره دیگران فرمود که هر روز صد نفر از آن کرده و مرد دسه
 چوبه که کو تو اسلحه در دست بازار با بغض رسانند حسب الحکم بعل اما ما عجیب قلعیه از اینجا مسود شده که در کشته شدن کی بر یکی
 سبقت سے جنت و منت جلا دے نمود که اول او را بکشید چون تمام آن جماعه بیاد سن اعمال خود رسیده و مقبول گردید پس
 بنادر بر نالوسه او بدست بهمان با بکار فرج گنا میند و آخر خبر خود برای آینهی کتب او دو پارهای گوشت او را از بطنش کشیدند
 و بجزای اعمالیکه با قتل گنا نموده بود مجازا گردانیده بجا نیک استحقاق بود را سانیه مذکوره محمد امین خان از زنداسه میدان رسید
 که آثار عقل و رشادست از حیره توپیا است تراچه پیر انداخت که خود را متبلایه چندین روز و دبال در دنیا و آخرت گردانید
 و در مکانات اعمال خود باین حد رسیدی و در جزاب گفت که اجماع جمیع مل و دنا متب است که هرگاه نموده و غصیان طاعتی
 از حد بیرون رود و منتهم شقیه ذمکانات اعمال آنها چون من طاعه را می گمارد و تا دنا سے هر یک در گناش نهد بعد از آن
 مثل شما مقتدران را بر و قسط داده او را بر سرای کردارش میرساند بیت این چش خود ش طاعان است و کو چنایه گذارد

ذکر نهضت نمودن امیرالامرا حسین علی خان بهادر به وطن و بنف
 یافتن بر دوا و دغان سپه و و نمودن و دیگر حوادث و فتن

قبل از این گناشته نام و واقع نگار گردیده که امیرالامرا عبدالامیر میر جلال از حضور نصیم اراده و کمن نموده بنابر انشاء فرم بخت مرام
 چند روز متوقف بود بعد انقراض از جمیع کار ساز بهایطرت و کمن عازم گردید و بخدمت پادشاه سرود داشت که در حضور
 مخالفت نمود و مواثیق و دیروز را در قاسدی لیت لیت طلب الملک بیت روز بنده را رسیده دانند بعد نهضت امیرالامرا
 پادشاه بداد دغان که صوبه و ار احمد آباد و افغان صاحب الرس شجاع مشهور بود و با سواران مرسته و کمن نهضت

ربط و اتحاد داشت خوبداری بر پا نمود و متواتر احکام میفرستاد که در برابر پانور آمده اطاعت امیر الامرا حسین علیخان
نمایند و بدین دستبندی او گزیده امید و رعایات و صوبه داری کل و کچن باشند و دغان را بر پانور رسیده دم از صوبه داری
با استقلال نزد امیر الامرا این اجراء اطلاع یافته بداد دغان فرستاد که چون کل صوبه جات و کچن بین قتل گرفته است بایر که قدم
از جا و اطاعت بیرون نگذارند با استقلال باشند و الا خود را نزد پادشاه رسانند باعث فساد گشته قتل اندازند نماید و دغان از
قبول این هر دو امر ایام خود از بر پانور برآمد و بیرون شهر خیمه نموده از اطاعت امیر الامرا سر باز زد و سرداران مرسته را که کینه
از آنها از عهد بهادر شاه نوکر سلطنت و محبت میزاری بود و بنیای حسنه نام داشت و برگات سیر حاصل و در رنگ آباد
در جا که او نتواند بود بمجد و خود طلبید و آنها حاضر آمد و گرد بر پا بود فردا در آنکه او کل شهر رمضان المبارک سینه چارم و بلوس
امیر الامرا حسین علیخان بهادر رسیده هر چند سخنان سودمند بآن افغان جهالت شعار گرفته فرستاد و در گرفت و بیان کار
بجنگ انجامید امیر الامرا با بیعت و چند هزار سوار که در رکاب نفرت انساب موجود داشت صفوف حرب آراسته سوار شدند
و از آن طرف دودغان با سپهر اسپان که هر یک بزم خود رسم و ستان بود فوج خود آراسته باراده مدافعه نمودار و بمبار کارزار
نمایان گردید زده خوروی عظیم دست بردی تو س رویید و بهادران طرفین سختی عجب بر پا کرده دست از قتال میکشید و گاه
مناسبت میسر با چون تلک از بار بفرار شمشیر آید امر میخیزد و دست مبارزان خاک معرکه را بخون مردان مقابل می آغیزد
چه بدنهای ناز پرده که بستر خاک خفت و کدام گله که از سرای خون چکان بر شاخا بر نیزان گشت از صدمه خردن تو بیهوش
گران زمین چون آسمان متحرک گردید و آسمان از جرت ناشای زرم دلیران خون آشام مانند که خاک از حرکت آرمید و دغان
به اعیان مقابل با حسین علیخان فیلبان خود را نکیده بود که فیل او را فیل سوار امیر الامرا رساند بنا برین با وجود کشته
شدن میران هر اهل دودغان که در شروع جنگ خود را با بسیاری از سپهر اسپان بر تو بماند امیر الامرا رنجیده و ولولہ مشدود
لشکر حسین علیخان برانگیخته علف تیغ بید ریغ سادات حالی در هات گشته و اکثر رفیقانش کشته و زخمی شده بودند
دودغان با معدود از فیل نشینان برنگ اصحاب فیل با جمیع فیل جو با حسین علیخان بوده و حملات
متواتر نموده و در جاسی نمی آسود و با دوسه صد افغان با فغانستان نیز زبان می آمد و فاصدان بود که بهر صورت خود
در بحسین علیخان رساند لند از نزل عظیمی در لشکر امیر الامرا افتاده رسم یک و محمد یوسف داروغه تو بماند و بسالت خان و
کثیر شرط با فغانستان تقدیم رسانیدند و فغانستان و عالم علیخان با جمعه بای دیگر زخمی گردیدند و درین گرد در میر شرف که سردار
عمده و رفیق قدیم امیر الامرا و دران بد زخمی آید و در مقابل دودغان آمد و دودغان سوار بر تو و در لکان گذاشته با یک
بر میر شرف زد که شل زنان رو س خود چو پوشانیده جهلم بر دار تا دوسه ترا به بنیم و تیر از شست خود را که و این سخن کنایه
برای آن بود که خود در جرد ب زده و سلاح دیگر پوشیده و گفتا بجاها س سعید س نمود نیز مذکور متضلل بگلوس میر شرف
چنان محکم و کار س نشست که بد شوار می بر آمد و میر مذکور بر خنجره بود و ج برو بنیاد فیلبان دودغان و در سحر بگلوس میر شرف
میر شرف بجاکی و سخته چنان زد که دامم الخبوه همیشه یاد کرده در مجالس ذکر آن س نمود و فیلبان میر شرف فیل خود
را از فیل دودغان جدا ساخت از مشاهده این صدمه عظیم که میر شرف رسیده تمام فوج امیر الامرا را لکان فارغ گردید و میر
شرف مرسم غافل گشته چون دودغان متضلل با میر الامرا رسیده بودیم و هراس بیقیاس فرو گرفت و نزد یک بود که لشکر
از جم باشد و شکست فاش رو س نماید بلکه اکثر س خود را بکتاب کشیده با س استقامت جمیع کثیری لغیر از مران در دشتان

بان هزار لغزید و بدو دین زد و کوب قیامت آشوب گلو که بشد و حق حالت آن جاو و دغان رسیده کاراد و تمام و وسیع عود و شمس
 انام بر سید خلیبان بگشت شمران او اطلاع یافته فیصل را از مرکز برگردانید و بقیه السیف را نیز فرار اختیار آمد امیر الامرا مسکه
 بنواختن شد و باین شیخ و ظفر نموده فیصل سوار می داد و دغان باز طلبید چون آوردند سید را و باو هم قیل بگشت و در شهر گردانید و بجای
 سینه هدیه که از میدان پایش لغزیده اختار ظفر امیر لطیف شمس سینه کشید خود را بسیار گریه امیر الامرا رسانیده و غم و غنیمت بقتل پسر
 و سیر امیرانش بنامی بنده و اموال داد و دغان و نارت اسباب سپاهانش پرداختند و انبال و سپاهان او بقبضه سرکار امیر الامرا درآمد
 از آن جمله بعد مدتی چند فیصل را رسال حضور گردید

فصل عجیب متضمن استقلال غریب

امیر خسرو ایام صوبه داری احمد آباد گجرات و نرسه کی از زمینداران موافق مضابطه صوبه مذکور مسکه گشته بقتل داد و دغان و در آمد
 به حال هفت ماهه بود که داد و دغان بقتل مقابل حسین علیخان نهضت نمود زن مذکور جمیع پدر داد و دغان باذن و اطلاع او نزد
 گنبد داشت چون خبر گشته شد داد و دغان شنید شکم خود را بهان محمد بر صحتا طپاک نموده طفل را امانت بر آورد و خود بمردود
 از آن کوثر فریخ و ظفر یافتن امیر الامرا بهادر بفرخ سیر رسیده از خزن و اندوه پرورده او را بگشت بقتل الملک گفت که چنان
 سرور شجاع نامی صاحب اقتدار را بیک شمشیر قطب الملک در جواب گفت که اگر بزرگوارم از دست آن افغان گشته میشد
 موافق مرقی مبارک دیگاسه بود

ذکر گنجین سیر جمله از صوبه عظیم آباد بلب مبن و بی عقلی و بیچشم آشتو بهای
 دیگر و شدت پذیر فتن فاق با سادات از سفاهت فرخ سیر

محمد فرخ سیر در او اکل سال بحکم از علوس خود حکم گنبد شستن بهشت بر سر سوار کرده بود که اکثری از آن دهیستی تا نه مده
 بودند و بر آمدن باکر قرار یافته بود که بچاد رو پیرو را به نقد می گرفته باشند و این جماعت دو دانه ماهه طلب در سرکار
 داشتند و بجهت فقط با سیر باکر خدوسته نمودند که ناگهان حکم بر سر طرعه آنها صد دریافت بخشید و جماعت مذکور را جواب
 دادند و در جهان ایام سیر محله از صوبه دار عظیم آباد بود و از بهر فتن او و گنبد شستن لشکر بسیار از مغلیه و غیره سبب انتظاسه صوبه
 طلب بسیار و رسد و جماعت مغلیه قدس بر رعایا عموم بر ایام شهر عظیم آباد بسیار نمود و نهایت بدنامی عامه مال میر محمد گردید
 بدست سیام لاهوت سکه صوبه و مردم حضور و مطعون ملازمان خود گشت تا آنکه زبیدار از خزان پادشاهی به حرف نمود و بازیم از حد
 ادای طلب سپاه کینه خرا بر نیامد سبب خبر ملازمان خود مخفی در محله شسته بر اختلاف گرفت و از عظیم آباد در عرصه بازه روز
 و فتنه وقت شب بر دانه قلع پادشاهی رسید اتفاقا در آن ایام اخبار مغلیه با توابع مشتبه متضمن گرفتن قلب الملک شتاب
 می یافت و در الحقیقه پادشاه مراده بی بساوات ملسم نظر داشت و در عوام شهرت بود که میر جلد را نیز براسه مبن تبریر پادشاه گشته
 است که ناگهان در دوش باین و در مت اتفاق افتاد این معنی موجب غم و غم میر جلد را به یاد اتهام پادشاه گرد و بر نیز
 میر جلد ازین حرکت بموقع مورد عتاب پادشاه گشته و در حضور روسه نیافت و فتنه قطب الملک آمد و ناگهان عجز و انکسار
 و اطاعت و دلالت التماس عفو و اتم خود بکست خای زلات از حضور نمود لیکن آنچه امور محولی بر کرد و نیز در سیر سیر نیز

ہشت پزار سوار بر طرف مذکور و دیگر مغلکہ کہ برای تنخواہ خود فرامی آید بجا محمد امین خان شی و خانہ دوران نائب امیر الامراء میرجلہ رفتہ تقاضای طلب خود و نا شہانے نمود و محمد جم این مردم با اسلحہ و بران و حاضریہ خانہ عام بر جوی امیر اسے مذکور مظنون مردم شکست کہ بازش فتنہ جو یافت و غرض آنکہ عند الحاجتہ علی الفلانیہ بر نائذ قطب الملک بریزید ازین شهر بقا قطب الملک مشوش گشتہ در مکر اجتماع فوج افتاد و شروع بہ نگہداشت نمود و غیر تران ہمیشہ نہادہ او کہ دوران آوان بنوید بر سے مار نول ستر گشتہ برآمده بود با مردم بارہ کہ تازہ فرامی آیدہ بودند و فوج نگہداشت دیگر خود را قطب الملک ساندیدہ تا پنج شش روز از دعام بر طرف دیان مذکور و دیگر افواج مغلیہ در بازار با بود و دستہ دستہ مسلح و کمل یکا شتند و سرداران و فوج قطب الملک نیز از صبح ابشام بر فیما سوار مع جمعیت خود دستہ و تیارے بودند و میرجلہ سرا سیمہ گشتہ و خود را کم کردہ پناہ بجا محمد امین خان برد و بہت سهام مطاعن گردیدہ نمیداشت کہ بدینکہ با این یک و چاندہ دعوی ہمسرے بلکہ برتری با امیر الامراء ذوالفقار خان بہادر و حسین علیخان بہادر و قطب الملک سے محبت آخر کار چار و ناچار فرخ سیر ضرورت بنا بر رفع فساد و بطلات از اتہام میرجلہ را معابت و کم منصب دانصوبہ بپڑ عظیم آباد تغییر نمودہ سر ٹپنخان را صوبہ دار عظیم آباد و میرجلہ را بطرف پنجاب خصت داد چن باطنہ صاف بنود مہذا احتمال سازش و تزدیر از ضمیر اصحاب تدبیر بیرون نمی رفت و ہر گاہ یاد شاہ بیسرے و شکارے میرفت یا او نے حرکتے روسے میداد و غلا کہ فتن قطب الملک و را خواہے افتاد و قطب الملک متوسم بودہ نگہداشت سپاہ علی الدولہ سے نمودہ

ذکر رحلت امیر کبیر عمدۃ الوزراء جملہ الملک اسد خان آصف الدولہ وزیر المکیہ

در سال ششم از جلوس فرخ سیر مطابق سال ۱۱۶۹ - اسد خان آصف الدولہ پدر ذوالفقار خان بہادر زانیکہ مطر نو د چہارم از مرآت عمر سبک سیرٹ نمودہ بود بر حجت ایزدی پیوستہ گویا در ہند خانم الادا بود چہ از صفات حمیدہ و شیم پسندیدہ و مکارم اطلاق و مراحم اشتقاق و ملوکہ و منزلت و سمو جاہ و مرتبت انچہ باید داشت تا آخر عمر بلکہ پیچ یک از امراء دست بپوشدہ داشت تمام بر کل انام داشتہ کار و امی عالم و با مروت طوائف امم مدوح و مشکور اہل زمانہ و موصوف و معروف و بقیض رسالے آشنا و بیگانہ بود ہمیت نیک و بد چون ہی باید مد و تنگ آن کس کہ گوی نیکی برد و اللہ اعزہ و لرحمہ مشہور است کہ ذوالفقار خان امیر الامراء عیلاز مت فرخ سیر راغب بنود بلکہ ارادہ نگیدن بار دیگر با فرخ سیر با نفاق معز الدین با شائزادہ دیگر با بدر رفتن بطرف دکن کہ صوبہ ہای او بود داشت بعد مبالغہ پرنہا چار تن بلایز مت در داد چون باعث ملازمت ذوالفقار خان با فرخ سیر اسد خان بود و از نامہ در کسے فرخ سیر بد نہادی میرجلہ ذوالفقار خان متقول شد و نام ذوالفقار خان اسمعیل و نام اسد خان ابراہیم بود تا پنج قتل پس فرخ جنین موزون نمود ہمیت یافت شام غربیان باد و چشم خورشیدان گفت ابراہیم اسمعیل را قربان نمود گویند در مرض الموت اسد خان فرخ سیر کہ از سفاہت و نادانی خود حیران بود محتصرے را برے عیادت و معذرت فرستادہ بنیام نمود کہ افسوس قدر شمار اندانستہ انچہ نہایت بعل آوردیم و احوال خامت میکشم لیکن مسودے ندارد اگر مصلحتہ در بارہ سادات بد ہمید از اشتقاق شما بیگانہ نیست جواب داد کہ غلط عظیم از شما مجیب قضا و قدر واقع شد و چنانچہ خاندان ما را برباد داد بد در مکانات آن اقدامہ اید و ظل و درار کان سلطنت تموریہ را ہ یافتہ الاکتون کہ زمام اختیار ملک و دولت بدست سادات خاندانہ اید تا مقدر و در امر ترسے آئنا کو شیدہ کار بجاسے نہ ساندید کہ منازعات زیادہ از خدایہ عباد و فساد دیگر گردیدہ بالمرہ

مجموع رشوید و عنان اختیار از دست شما مطلقاً برود

ذکر افزایش سنازعات فیما بین پادشاه و سادات

فرخ سیر بنجوینر مداحان هواخواه هر کرامی خواست بخدمتی از خدمات ممالک کهن امور سے ساخت و سند نوشتن میداد
 و امیرالامرا آرا موجب و من خود شمرده بطلافت بخیل و دخل نمیداد و بران خدمات همگی بیان خود را مقرر نمیداد و این امور با
 افزایش خدا و سنازد در حضور جمیع با قطب الملک پادشاه بین آتش در کاسه بود و راجع ترن چند دیوان قطب الملک بمقامت
 آقا سنازد خود از غرور و سوختن و غل و بر جمع و فخر پادشاه سنازد نموده مستعدان حضور را در هیچ کار اختیار نمیداد و در مقامات
 مالی و ملکی دیوان خالصه و تن محفل محفل گشته اجاره معاملات خالصه بنجوینر ترن چند درج یافته بود معاملات لکوک بر ساطت ترن چند
 انفصال سے یافت و اعتصام خان را که بنجوینر نازد و ران و دیوان خالصه شده بود و راسه رایان جهان شاسه را که دیوان
 ترن کرده بودند هر دو ناچار بودند که مضاجره پادشاه و قطب الملک پرودا باشند اعتصام خان را انک طرف پادشاه و انک
 رای را رایان را طرف قطب الملک انکسے زیاده مطلوب بود و ازین جهت هر دو محاسبه استغنیای خدمتین مذکور ترن بر سرود
 واجب عقلی گشته بودند ناگهان عنایت الله خان که در سنازد فرخ سیر بنجوینر گشته شدن لیسریش بابت الله خان معاش گشته
 بکلیه منظر مشقه بود معادوت نمود و فرخ سیر از سنازد سنازد سلطنت و حماقت هواخواهان خود مثل سیر بنجوینر و غیره خواست داشت
 و برانداختن امرای بهادر شاسه و حالگیری فطافش می انگاشت و درود عنایت الله خان را که از زرقه عالمگیران و تشنه
 بنجوینر گرانیت اندیش بود و منتقم دانسته اند و تعویض خدمات حضور با نجومه بفرزای مناصب افتاده اش مستمال و مسرور گرم
 کار با ساخت و درین ضمن استقامت خان که از پاسدار سنازد طرفین و مخالفان که از بار باب طلب می کشید استغفای خدمت نمود و بنجوینر
 دیوانی خالصه و تن با صوبه داری کشیم تمام عنایت الله خان شدند و در قوم نظر با قدر قطب الملک اجتناب می نمود و قطب الملک
 از سخت گیری های او که در عهد عالمگیر مشاهده نموده را سنازد گشت اخلاص خان از مسلم بهادر شاسه که حاصل داشتند
 و با وجود کمال اخلاص با سادات نظر منازعه تدارک خدمات بوده بنوشتن تا سنازد فرخ سیر سے حسب الامر اشتغال
 داشت و معاصبت با قطب الملک می نمود و در میان آمده با اصلاح جابین کوشیده طرفین را باین صورت راضی ساخت
 که عنایت الله خان بدون اطلاع عهد الله خان چیسے برض پادشاه فرساند و بنجوینر خدمات ننماید و راجع ترن چند در معاملات خالصه
 پادشاه دخل نمکند چون قطب الملک بسبب بیدار سنازد از پادشاه و رغبت بپاشی براسه امور و وزارت و بختی بکجوری
 نمی نشست و کار ظن خدا جاری بنشد عنایت الله خان و درین باب التماس نمود که در بار عنایت بکیار بقلعه آمده بپاوس در کپرسه و
 اجلسه مرام انام سے فرموده باشند التماس او پذیرفته یافت لیکن چند روز باین آیین گزشت باز بپاوس پذیرفته چنانچه مذکور خواهد شد
 عنایت الله خان با وجود دشواری که با ولایت میدهند ملاحظه احوال روزگار کرده برای اخذ جزیه ثلاث مرضی ترن چند عرض نموده از
 پادشاه اصدار مکشش نمود و بنجوینر خواست سرایان و کشمیریان و سنازد و بازیش و قطب و در بختی مناصب زیاده از حد مرتبه و دامای
 سیر حاصل باگیری در قسرت خود آورده و عصبه باگری مردم و دیگر ملک گردانیده و بخدمت خواست که از زوری اورا چه تو حسیه منقلب بنمود
 و غیره متغلبان منقلب و کم ننماید و این امر بر ترن چند و همه صاحب مداران و فرزان گزشت قطب الملک جو ع آورده عبد الله خان را
 باجری این حکم کردید و جمیع بنمود و مردم متغلب کرد عداوت عنایت الله خان حکم بستم ازین کار و شما قراقرم و در میان قطب الملک

و عنایت الله فان بود بحال نماز و رخصت و در میان آمد و بکج دلو و مرغی که گذشت که ناگهان یکی از عمال محال خالصه منوسل رتن چند پاسبان
حساب دیوانی آمد و مبلغ کتبه فرموده او بر آمد عنایت الله فان بر اس و وصول زر را مقید ساخت و دیگر رتن چند متخلص او گردید و اسوسه
مدید عامل مذکور نالیده یافته روزی گرگیت و بیاه و بنده رتن چند بر رتن چند حامی او گردید و عنایت الله فان بعرض پادشاه و رسانید و چنان
بزرگی گرفتن عامل از ناله رتن چند چنین گفتند و کار گنجشک کو فساد انگیز منجید گردید پادشاه از روی غضب قطب الملک را بر بدن
نمودن رتن چند فرمان داد و اما اثری بران مترتب نشد و عمده ترین منازعات که سر براه فساد کل گردید و سر رشته اختیار از دست
فرخ سیر بر وزن رفت آن بود که چو راسن جاث زیندار عمدت صوبه اکبر آباد که آبادی او خود از همیشه مفسد و کرم صفت و رشو خیز گشته
قابل تادیب و تنبیه بود و در زمان سابق سلاطین بهم آنجا امور گشته بجز او منراست زمینداران سے پرداختند و در او اعلیٰ شوال افتد
چو راسن و تنبیه او امور گردید و رسید با نجان خالو سے قطب الملک از غضب چو سنگه مرفق طغوره بطور لکی مفر گشته کمال افتد
معرض شد چو سنگه بر هم امور خود را رسانیده بمحضر قلع چو راسن و پیش بردن مو به حال پرداخته تردید پاسبان نمایان نمود و سبید
خاننمان نیز بعد چند ماه رسیده مصدر رجبارت با گردید و دیگر ریش دیورش با در میان آمد و در دم از زمین کشته و زخمی گردید
و در مدت ممانه گیسال عرصه چو راسن محصور نگ گردید زمان فتح و ظفر قریب رسید چو راسن و کسب خود پیش قطب الملک
رجوع نموده استدعا مصالحه بقبول بشکست و چون خود در حضور پادشاه و فرزند فرامی منسوب بدردن آنکه چو سنگه
اطلاع یابد و پاسبانی او در میان باشد نمود و بسعی قطب الملک پذیرائی یافت و چنانکه شکسته خاطر گردید و در نهایت ناخوشی محض
آمد و پادشاه هم پشت از زده خاطر شد و چو راسن پشاه جهان آباد رسیده مکانی نزدیک بجوار قطب الملک گرفته فرو آمد و یکبار
در نهایت استکراه ملازمت چو راسن میسر گشت اما بسبب ملال و افزاید پادشاه ازین مصالحه و معامله داشت بجز اسے
آنانی و راضی نگردید و درین ضمن اخبار متنافره بایران زد و کن بپادشاه رسیده باعث فریاد فتنه و فساد جهان آشوب گردید

ذکر بر خه از احوال امیر الامرا حسین علی خان بهادر که در دکن ساخت و بهر سیدان مواد
میج فساد که بهر و تمام مملکت هندوستان را فرو گرفته اقتدار سلطانین تعمیر یا بله بهادر فساد

بعد از آن که امیرالامرا بر داد و دهان نظیر یافته خود را بختیاریاد و رنگ آباد رسانید و به بندوبست ملک و دکن پرداخت اطلاع یافت
که گفته شود چهار پسر پهلای عده راجه صاحب بقضای آنکه در هر موبه دکن یکی از سرداران مرسته بدستور موبه دار پادشاهی
برای تحصیل جوته از مدت دو دوازده سال بعد انتقال عالمگیر پادشاه بمبید و در بلودن پادشاه و هجوم مرسته و وجود دیگر
راج گشته بود می اند و موبه فاندیس در تصرف دارد و باین راه بندر سورت قلچر با می بگله ساخته تمانا قائم نموده
هر قافله که از آن راه می گذرد اگر جوته از اموال خود داد سلامت گذشت والا بتاراج رفته و مردم قافله اسیر شده بعد
دولان میانه سر بر نفر غلام می یابند امیرالامرا ذوالفقار بیگ بخشی خود را با سده چهار هزار سوار و همین قدر بختیاری
بر تنبیه او مرخص ساخت چون ذوالفقار بیگ از کربل باین آباد و فاندیس گذشت که خنده و باریه جزاوشنید
با هشت هزار سوار جنگ و سپاهی با نژده شانزده هزار سوار نزدیک مرحد بکلان و کالانه که بمسافت هشتاد کرده بطرف
خریبه اورنگ آباد واقع است نمایان گردید ذوالفقار بیگ خواست که بر و باز دکن و فراموش خود بخشی کرد

بطرف جنگهای معصب الساکتید و هر چند هر کار با خفا بر کرده که این مکان قابل مقابله و تقابل نیست ذوالفقار یک بغور
شجاعت خود و جهالت دیگر سادات بابر بر سر پشته سیه با جوانان یک تار خود را بر سر کشت و در ساند کشت و در اول مقابل
که شش ازان جماعت جبار الوداد و فتنه بودند موافق آئین و کشیان و در بزار غداه فرج امیرالامرا ما بخود و ن جمیع جبار
بالعد کس با ظرافت خود کشیده بر آگه ساخت و روز دیگر بیات بموسه بزرگ انقار یک بموسه آورده راه ملک ساران
مستقر بستانه عرصه بر ذوالفقار یک چنان تنگ نمود که با معده دس عدان معرکه کشید گشت دلفیه طبعیت از دوح عزت
ببر آمده ز نیمار و داری از لباس ایران و سیر آن شریک و یار خود این با جز امیرالامرا را بر یک سکه دیوان بنشیند و خود را
ما فوج شایسته برای خنیا و رفعت نمود و سید الدین علیان برادر خود را که صوبه دار تجرما بخود امریار ب کشت و نمود
فرمان داد که هر دو سر از سر آس او را در کنار خنند کشت و برین خبر آگاه گشته خود را نزد ما سجد کرد و قلع خنند و دشوار گذار
سے بود و ساند و تها نهایی او هر گاه فرج بر سر شان میرفت مکان را ناله میگذاشتند و بعد با نامه بماسه خود می نوشتند
هر چند با فوج مرشد با س و دیگر که از اطراف احمد کن ساخت و ناراح آده بود و حکم سکه را ما خفا رو یاد و در پیش با جمیع پشته
آپاسه قلع ستاره رسیده تا ناله کشته شدن ذوالفقار یک با کشت و بعمل آید و سبب انتقام از فتنه از فتنه فتنه
فرج سیر سادات بلکه بقبل مشهور رسیدن فرامین و احکام خنیه بنام راجه ما سجد و دیوانیان و زمینداران عده طرف
که ملک بخیر و بایه فدا طاعت امیرالامرا و استیصال او سرتاج با س نمود و اگر چه مبارز خان صوبه دار حیدر آباد و که امیر عمره
و مبارز مشهور بود با درنگ آباد آده با امیرالامرا ملاقات نمود و باز بماسه خود رفعت یافته رفت اما پنج بایه بند بست
و اتقی و رحیم آباد و بیجا پور و برادر و دیگر ملک نشد امیرالامرا بعد یافت ملاقات مذکوره صوبه دار و دیوانیان و قلع داران که از حضور
ماور شده میر سید خاثری را و غل غل آده بلیت و فعل میگذاشتند

ذکر مصاحبه نمودن امیرالامرا با جماعه فقیه بسبب همکاری ارکان حضور و بهر سیدان سباب فتور

عالمگیر بادشاه بمسے بسیار و در فتنه خزان حاجی خزان نامی شاه جهان بادشاه قریب سے چل کلاغ فتنه مرشد ما سجد و مشهور
و آن جماعه را سبب خاندان ساخته بود بعد نمودن عالمگیر و فرزند که سبب منازعه و مجادله و لادش رود میار و بهادر شاه و راجه پور
و در بناده بود مرشد با مکان و خالی و بادشاه را و در مدیه پیش از پیش سے در شیر مسکن خود نموده مصدر رشو خبا و باعث
قتل و قمارت ملک پادشاه می شدند با نیکه نا بوسے یافتند اگر کسی چو تکه که چهار چم حاصل است میداد از دست شان را بکس
می یافت و الا ناخت و ناراح آنجا سے نمودند و با نیکه از جماعه مذکوره چینه میسے رفت چند روز ما مری آنجا نموده فایه
و ما سجد بر سر گشتند و بعد عالمگیر که ندان را م راجه تارا نامی رانی تازه و نوزده سال و دمنی لغت زده با پادشاه بواسطه
و کلامت التماس سے که کشته را عطا فرمودن و پس کمی شش صوبه و کن بر سر سوره صوبه دار و پیر بل کشتر رجوع آرد
و نسا و بگزار و در جنگ سبب از جمیع اسلام و سلطنت با از طبع و خشت قبول نمود و در عهد بادر شاه و کلاسه راجه ما سجد و طلی
شکر و رنج و کوه و اهل شکر و بچولی رسانیدند تا سبب منازعت امین راجه سا جود رانی مذکوره و سبب که منصور بیاد رتا
منصور بود و بطور رسیده و در صوبه داری داد و دانی میان مرشد و او عهد اخوت و قرار موافقت بعمل آمد مشهور و آنکه در
با کس مشایر ارکان و در مرشد مزاحمت فرساند و نسا قیامالات امرا و ارکان میران نامی با کس داد و دانی با مستعرب خود

چو تبه با ندومر مہ با بقول اعلیٰ موم برگیز آواز سے نرسا نند با این صورت کج دار و مرئوسے بلبل سے آمد و در صوبہ داری نظام الملک
 کہ یکی آن مدت یک سال درج گاہ کشید در راہی بصلح و در او آخر بقیوج کشے و در ب برابر و مدار گذشت کیار در او حسن
 گوشماے بواقعه داده دوسہ قیل و ما دیان بسیار از امانت غنیمت گرفته فیلمان را محسوب مرزا بیگ بحضور فرستاده بعد از آن دو
 سال از صوبہ داری امیرالامرا کہ در فساد و عناد و پا دشاہ گذشت امیرالامرا دانست کہ کیبیب بر بہار سے فرخ سیر و خواہان
 خیف العنل او ہر روز نوشتجات مشعر بر قمر در انہ ساجو و دیگر سرکشان و حکام حضور میرسد برین جہت بندوبست انجامد چنانچہ
 باید عمل سنے تواند آورد و اطمینانے از طرف آقا در انفا سے برادر و سلاستے خود نیز ذانت جابرین ناچار برای جہر ساندیک آید
 مدافعت اعدا بناسے مصالح با مر مہ گذاشت و از انچہ در عمدہ دار و خان سنے مقرر بود با صافہ پس کمی کہ سر عمدہ در رو بہرہ قبول
 نمودہ مر مہ ہارا با خود متفق ساخت و مقرر نمود کہ لشو ناخو و چنبا جامعیت شایستہ بطور نیابت در کالت راجہ ساہو و جہتہ بنیاد
 اورنگ آباد بحضور امیرالامرا حاضر باشند و چو تہ از عمل پا دشاہتہ دیگر داران چنانچہ مقرر بود دیگر بند و پس کمی کہ سر عمدہ
 باشد از رعایا بہتد با تفصیل این صورت منازعہ و شاجرت و قتل ذنارت کہ در ملاد دکن شائع و رایج بود فردوشت
 و اطمینانے بجا مظلومین میر آمد تا عمل و حکام و مالگزاران را از برون سہ حامل یکے حامل حضور دم حامل چو تہ سوم حامل پس کمی
 رنجہ نازہ و از رجاہ سے بی اندازہ روسے داد بعد نوشته دادن سند انفصال نامہ و دخل نمودن گماشتہ ہا سے
 مر مہ عرضداشت امیرالامرا متضمن و درخواست فرمان سند مطابق دست آویز خود بحضور رسید فرخ سیر بر طبق
 فہمائیدن و نوشتہ ہا مان معتمد خود ازین مہریم آزر دہ ترکشت اول براسے انگہ مشدراکت غنیم در ملک پا دشاہی خوب نشد
 دوم انگہ کیستہ استیذان اول بل آمد و بہین ایام جان ثار خان را کہ امیر قدیم دہا و در ما و با عبداللہ خان مرحوم پدچین سنے خان برادر
 خواہد گے کہ عبارت از صید اخوت باشد داشت بہ نیابت امیرالامرا صوبہ بران پور مع خلعت و قبل و سپیچ مرصع عنایت
 فرمودہ مرخص نمودند و در خلوت بند و فصل کح حسین علی خان پیغام فرمودند با یہ انگہ جان ثار خان بنیز کہ کھوے حسین علی خان بہت
 داد و ہم غرت جان ثار خان بسیار خود غریز شوق خود میدانہ شایہ بر نصیحت ناخاطر خواہ فرخ سیر بل آمد و بہرین آواران اعتماد الہ و لہ
 محمد امین خان را در راہ ذی قعدہ سیشش بلوس مطابق سال ۱۱۰۱ ہجری بصوبہ ہالوار مرخص نمودند و مقرر شد کہ بعد رسیدن
 بسرمدہ ناو افغان صوبہ داری از تغیر راجہ سے سنگہ سوالی نیز عطا خواہ شد و موافق مشورہ انگہ خفیب فرمان صوبہ داری
 با عنایات و دیگر محنت نمودند بعد کہ جان ثار خان نزدیک آب نربار رسید با آنکہ از راہ خرم و ہوشیاری و چو تہ ہا
 بنابر تدبیر بے کافور و دخل و عدم دخل در صوبہ کہ یافتہ اصلا جمعیت سوار و پیادہ با خود نگاه نہ داشتہ بود و نیز محمد امین خان
 بسر و چ کہ تعلقہ ناواست دارو کہ دیدہ خبر و در دین ہر دو با و رنگ آباد جہتہ بنیاد انتشار یافتہ بر زبان ہرزہ درایان
 در ہر محفل رسیدن محمد امین خان با شصت ہزار سوار مع امراسے کار زار دیدہ و ہر اولی جان ثار خان مع ہفت ہشت ہزار
 سوار بارادہ پیکار حسین علی خان مذکور سے شد مہرتبہ کہ حسین علی خان را ہم انگہ تردی در خاطر ہم رسید بعد تحقیق بی سنے
 این اخبار ظاہر شدہ خطوط جان ثار خان متضمن طلب قلیل مجبیتہ بطور ہر قدر رسیدہ دران خطوط مرقوم بود کہ مستانام غنیم خبر از
 مستبان راجہ ساہو بطرف ہند با علم سرکشے ہواشتہ سر راہ مرا گرفتہ است بعد رسیدن خط جان ثار خان انگہ مدی ہوا بن
 آوردن جان ثار خان متعین شدند و جان ثار خان رسیدہ بملا فامت امیرالامرا کیاب گشت آنا بار احتیاطا صوبہ ہا ہنور کہ رسید
 واقع ست بنافتنہ عواطف ظاہر و سلوک بزرگانہ با و رسیدہ و سلوک بود و بہین ایام صبار الہ یخان کہ از شتر فاسے دہار خراسان

بود بدو اسنے و کمن از قنبر سے دانت خان فیروہ امانت خان مقرر گشتہ باطل الدین خان کہ دیوانے بران پور امور گشتہ و فیض الدین خان تعلقہ بخشے گئے و کمن منصوب گردیدہ بود و نخستہ بنیاد اورنگ آباد رسیدہ نصیر الدین خان بسینہ خاں شس قطب الملک کہ بسیار نوشته بود و دخل در دیوانے یافت اما بعد کار با جمیع عمال کمر لگای نمود و امیرالاراءرا خشت و سید ابرخیز الدین خان بخشے را امیرالاراءرا جواب صاف دادہ باز سلام ہم فراد و باطل الدین خان عوض دیوانی بران پور چند روز دیوانہ بر یافت و در و این اخبار ہم موجب افزاد طالع فرخ سیر گردیدہ

ذکر اقتدار یافتن رکن الدوله اعتقاد خان بر افتادن بنیاد دولت فرخ سیر حماقت او و دیگر پوخواهان نادان

در همین عمر محمد مراد نام شهنشہ کشمیری الاصل کہ در تمام نام مجانب عظیمہ میام و بدنام افغان شہنشاہ داشت بوسیلا ہم مدخلی با صاحب نسوان اور فرخ سیر تقرب بپیکار سے با پادشاه و مملکت یافتہ خاطر نشان بادشاه نمود کہ بتدریج مراتب قلع و قمع سادات بدون آنکہ حاجت بجدال و قتال افتد توانم نمود فرخ سیر چون کینہ درینہ با سادات مع چین ویدلی داشت این سخن مناسبت خوشش آمد و میگورند کہ مملکت مشارکت مرض اینہ نہایت موافقت با اعتقاد خان بہر سامعید و خان مرقوم در اندک وقت نے بختاب رکن الدوله اعتقاد خان فرخ شمس و تبرکہ بہت بزرگی دہ نزار سواران فرما نمودہ در خلا و ملا محرم ہم ہزار و ہجہم دہ سوار گردیدہ شریک مصلحت برانہ افغان سادات گردیدہ بچرخ روستہ سے خود کہ مرتب آلات گران ہوا و ہواہر از اقسام اسلحہ و پوشاک خاص انعام یافتہ شود و بنایات وافر دیگر زیارہ از خود صلہ کرد کامیاب و سر فرزند گروہ و چنین قرار یافت کہ سر بلند خان را از پٹنہ عظیم آباد و نظام الملک فتح جنگ را از مراد آباد کہ بعد معررے از موضع دار سے و کمن بقوم مہاری مراد آباد قناعت نمودہ بود و راجہ آجیت سنگ را از احمد آباد طلبیدہ و ہر یک را امید دارندات عمدہ حضور و عنایات دیگر نمودہ و شریک سخی و در برانہ افغان بنیاد و دولت سادات بارہ ہر نمایندہ و وزیرانک انکہ لید رسیدن نظام الملک بحضور ہنوز اورا بمنہ مت دیگر نامور فرمودہ خود ہا سے سرکار مراد آباد و محال با لگورہ ران سرکار داشت از و تفریح نمودہ مراد آباد راستہ برکن آباد ساخته مومو طلحہ قرار دادہ و مہاری آسجا و جاگیر نظام الملک برکن الدولہ و ال اعتقاد خان بطریق آئینہ عنایت شدہ و چون اجتماع راجہ آجیت سنگ و سر بلند خان و نظام الملک دست ہم داد آجیت سنگ بختاب سارا بلی و عنایات دیگر با صد اعانت و در قتل سادات سر فرزند لیکن او ازین کار سر باز زدہ نظر ستان و چین بادشاه و اقتدار و شہرچی سادات با قطب الملک ہجہم دہ و ہمدستان گردیدہ و نظام الملک در بلند خان کہ با امید وزارت و میر بخشے گری بشرط قلع و قمع سادات رسیدہ در ابتدا بمصاحب مذکورہ موخو و خوشنود بود و نہ آخر اثر سے از ان بلبلو قنبر سید بیکہ خدا نیکی دہشتند از ان ہم مردم و ممنوع اختارہ بودند کہ بطبع درجا نیکی در کار موخو دہشتند الناس سے نمودند کہ ظہران وزارت بہر یک ازین دو مبدعہ کہ در خطر و لغو ایمان حضور رانین این کار نیز آید مرحمت فرمائندہ اقتدار و استقلال قطب الملک قتال پذیرد و از ان اگر دم از ان فرمائے زندہ بر سزا خوار رسید و بختاب انی از فرخ سیر این کلمہ رنگین اصداری یافت کہ برای وزارت برا اعتقاد خان دیگر بر امید انیم از ہر ہر عمدہ ایرانی و تورانی کہ مشاورہ در امر خبر بہتہصال سادات ہمیل سے آید اگر خبرتہ و شجاعتہ میشد اعتبار آن نمودہ و در قنبر فیض وزارت استمرار می نمود و از فرخ سیر استماع یہاں فتنہ خارج آہنگ کہ از اعتقاد خان دیگر بر انی شناسم شنبیدہ دل تنگ میگوریدہ و ہنسی باین حماقت و مذلت اطاعت چنان سفلہ بنہا و قنبر خیر نمیشد و چین گری از

چند درختان را بر تنه‌های خود داشت که با زانها بر حوضه و در حوضه قطب الملک مشغول بطلب میگردیدند و خبرنگ گردیدند و خبر
 رسید به عبدالقدوس که لعل مجلس بر صغیر و کبر و خجسته بنیاد گردید و هم جواب عزم داشت حسین علیخان باین مضمون صادر گشت
 که اگر خواهی با جمعی از کجرات رفتن بیدیل آب و هوا نماید و الا ما را هم مشتاق دلت خود را بجهنم رساند و حکم طلب معین الدین است
 خطا اگر نیز مدد و ریافت و فوج والا شایسته و تو چنانکه پادشاه و دیگر افواج سلطانی در نهایت پریشانی بخت زاری افتادی
 طلبیه باشند و از اغماض قطب الملک و علمه که در دلمه و در سه می یافتند و سردار کار فرام میروستند و نگه داشت قطب الملک
 خربس به بیست هزار سوار رسیده بود و سر بلند خان که کربیب تغییره جایگزین عزت از جانات و تقاضای طلب سوار و فرستادگان
 میخواست اسباب خانه و اعیال و سپاهیان بآنها رسانند داد و خود فرزند و ریشته و بر بکند و نظام الملک نیز قد و دانسته پادشاه
 که بود و وزارت طلبیه و خدمت سابقین جایگزین نموده با اعتقاد خان بنشیند و هم با هموار سوار روزگار سغله بوار مشاهده
 نموده بیدار و سوخته فاقه رشتن سیه کرد و میداد و از واکند قطب الملک بجایگزین کرد و امیر و سر گذار فرستاد و استقامت آنها نموده بخانه
 خود برداشته آورد و عرض سر بلند خان در باره مقتضایان از خانه خود داده و صوبه داری کامل بنام او مقرر ساخته سر بلند
 احسان خود کرد و در تسلی نظام الملک پرداخته امید و صوبه داری مالوا نموده و بعد از این اثنا که عمر امین خان اعتماد الدوله
 با استماع امر از خدمت امیرالامرا بطرف شایگان آقا بدین رسیدن ستم موعود و صوبه مالوا از حضور مجبور گشت به طلب فرخ سیر
 بر ناسته آمده بود و مشغوب سلطانی و مغرور المنصب از راه نادانی گشت قطب الملک او را هم سلطان خاطر و باطلات خود
 مشغول ساخت و بمقدور در تفقد احوال جمیع مدخولان خود می پرداخت و مانند دران را که از ابتدا با اتفاق سیر عیالتن افزون
 عیالت و وفات بود و همدم و محرم خود گردانید و روزی فرخ سیر برای لشکر سوار شده با هم از ان خود قرار داده بود که بعد از آن
 از لشکر به زمین قطب الملک آمد و چون خانه همدار به اجیت سنگ نزدیک بخانه قطب الملک است و در بر راه واقع شده و وقت
 رسیدن سوار به پادشاه را به مذکور برده خانه خود البته برانگیزد که در اینان غدر و نمودن مجرمانه آمد و با تمام سابقه نمود
 نظر با تقاضای که با قطب الملک دارد و سیر و دستگیرش باید نمود و نفس آنکه این معنی با فرخ سیر را مطمئن نباشد و بطول گمان
 خود با بجزم و یقین بنا بر استماع از متمهین قبل از مر اجیت پادشاه خود را بجای عبدالقدوس خان رسانید و پادشاه با استماع
 این خبر میدار گشته با وجود آنکه اکثر اوزم همراست شایسته بخانه قطب الملک آمده و قطب الملک بار و ده استقبال برکنار
 در بار رسیده و نظر بود متوجه بوزیر الملک گشته فسخ غریمت نمود و ملاکان را فرمود تا کشتی را در باره کشته نموده متنبه باند و اهل
 دو تقاضا خود گردید

فصل معدلت افزاینده منشی از اوصاف امیرالامرا

از منشی منقول انوال سموع شده که در سفر امیرالامرا از کهن چون لشکر ببار و مردم همراست به پیشار بودند و وقت ورود
 معسکر چند موضع از دیهات در میان لشکر افتاد که رطایق نبود که وقت قدسی بر سکته مواضع درازان نموده فرستاده
 تواند رسانید و روزی در میان لشکر واقع بود و دختر سیه بالغه رسیده از پیوه زنی عقیقه که در نهایت فلاکت گریه و
 تحسین قوت عاجز و نیاز بود پیش کی از شایسته متصل بنگار ای آقا در چرخه داده پرسید که اگر نکند هاریم خواهی ماند چون
 دختر از شدت احتیاج لاعلاج بود قبول نمود آنکس بلبه آنکه در او قصه کند و در خیمه خود نهشته بیج بر بار بردار خود سوار

ساخته همراه بنگاه راهی ساخت و در شش تمام شب و در اضطراب بسر برده صبح بر سر راه ایستاد چون سوار می امیر الامرا رسید زلف
مذکور التماس کرد که در خرابی ضعیفه بگذری در لشکر آمده بود کسی از لشکریان لورا همراه خود گرفته رفته است و من با اعتماد عدل گستر می
و ضعیف پروری شما در اینجا استاده امید وارم که باین الم از دل پر غم این ضعیفه برادرید و در خرابی من رسانید امیر الامرا چون
استماع نظم او نمود استاد و فرمان داد که در خرابی ضعیفه راه بین با تا آخر آرد و بدست او سپارند تا او نیاید تمام لشکریان جابجا بدین برین
و نه حرام است و در خرابی راه و نه سپارم و این کلمه را مکرر بایمان ساخت بخشایان فوج و نقاب مشغول گشته و دیدند و هر یک از جماعت در آن
سکینه از سواران معتقد خود را نیز بجهت فرستاد و از آنجا که اراده اقبالندان را کارکنان ملایک معین میباشند به تفحص سبیل از چنین
انبرد و مشغول گشته و در مذکور را امور آن با کسی که همراه گرفته بود و هم رسانیده بحضورش آوردند امیر الامرا خود متوجه سفر گشته پرسید
که انگلیس با تو چه کرده و چه قسم همراه برده و در معرض داشت که قتل تو را بکار میبرد و غایت نه خبر دوستی مرا همراه برده و نه
دست خیانت بدامن عصمت من رسانیده به علت شدت احتیاج همراهی او را برضای خود قبول نموده بودم امیر الامرا با تخطا
این باجرا لشکر آتشی ببار حفظ عصمت او از دست ملازم و خوشنودی ماوش بسبب هم رسیدن او و تقصیر میرسانیده و در خرابی
را مع اشراف چند که آنوقت در حبیب داشت برآورده بدست او سپرد و یکی از ملازمان را فرمود که همراه گرفته بخانه اش رساند و تا
گذشتن لشکر ازین ده همراهی بوده بعد برگشته باید تا کسی از همراهان با و فرستد میزساند

نصرت نمودن امیر الامرا حسین علیخان بهادر از دکن بشاهجهان آباد و روی دادن خواست و فتن

قبل ازین نگاشته قلم دنا که نگار شد که امیر الامرا حسین علیخان بهادر برادر خود سیف الدین علیخان را با چارچرخ سوار بنا بر
تنبیه سرانجام نوچانه و دیگر اسباب تابانچ از دهم شوال سال ۱۰۱۰ هجری بمصر میرسانید که بر سر راه واقع هست فرستاده انتظار
چیزی میکشید بعد رسیدن اخبار فتنه بار و خطوط متواتره قلب الملک او آنقدری آلوده گشته مذکور از آن رنگ آباد برآمد که یک هفته
توقف برای امور ضروری نمود و او اهل محرم شمس هجری سال هفتم جلوس فرخ سیر اتفاق اسد الشان حرف نواب و لیا
پسر عم خود مع میران او و جان شادخان و عوض خان نائب صوبه برار و اسد علیخان کیدست علی مردان خانی و دل دیرخان
بابی بچی برادر خان صادق و اختصاص خان میره خاغانم حاجی سیف الدین خان و ضیاء الدین خان و دیوان کهن و فیروز علیخان
بخش که از سادات نامی بار بره بود و در آنوقت سگه بنده را به حکم سگه که نوکر عمده امیر الامرا بود و غیر اینها بیست و دو نفر
نوکران با دشمنی که بعضی در وفات مجبور و بعضی اختیار خواستش بوده اند مع فوج دریا مع که قریب سی هزار سوار همراه داشت در حرکت آمد
از آن جمله و دوازده هزار سوار مرسته بود و باقی ملازم سرکار امیر الامرا و علی بنالدین بیاد با سه بر قنداز و اکثر متصدیان و دکن که همراه
بیج امیر و شاهزاده اذان ملایک بر نیامده بودند بضرورت چار و دناچار همراهی گردیدند و در قلع احمد نگر و غیره قلاع دکن تدارک داران
خود نشانید و بعضی را بقرت مرسته بگذشت بعد رسیدن به بزرگ پور بر سر سرانجام بعضی هم از دکن فرود آمد چارچرخ مقام
واقع شد و بیست و دوم محرم از بزرگ پور کوچ نموده منزل بمنزل راه با بریده از آب گذر را که پور عبور نمود و درین ضمن افاضات
که برای تسلی و بر گرداندن امیر الامرا از اضطراب روانه شده بود و اهل محضر نزدیک مأمور رسید و در غلوت بعد ملاقات مذکور مسلح
به ثبات و جمیع مملکت با شوق و کمال در انتظار ایشان آمده و بسیار اسباب فساد دیگر میآورد داده بود و فراموشی امن امر و در آنوقت
و باس خاطر اعتقاد خان بر تبه که در حضور و منظور بود و موجب علی شدن میانه الملک نظام الملک و اعتماد الدوله مذکور ساخت

سرگرم رسیدن و در امری که نزد وی ساخت و محنت خان میرزا میرخان کلان معبود را کابل که در بند و بست ملک پادشاه و متنبه و تاجیه
مفسدان فوجی است مذکور که نشانیان مغرور آید و گفته که ششده ملک مذکور را انتظام بخشیده بود بنا بر اطلاع برسانه انصاری
امیرالامرا میانه تمارض ملاقات نمود و ششمنی موجب لامل خاطر امیرالامرا گردید چاره و بیم هفت گزاردار الفخ امین نزل و لشکر شد از
نوشته وکیل حنفه ظاهر گشت که فرخ میرزا مستمع و امشتهار فرشت امیرالامرا رسید و پنج محرم الحرام بنامه طلب الملک باطلان
امرا آید و موافقت بر عدم مخالفت و ترک سازت گفتات کلام است که نموده میانه و داد و اتحا و حکم ساخت و دستار از خنجر
برداشت بر وزیر الی ملک عبداللہ خان بهادر گذاشت و روز دوم عبداللہ خان را با باراجا امیت سنگه طلبیده به قید بد نشینید
بهمان اخوت و اتفاق بران اتفاق پرداخت و درین باب با اعتقاد خان و دیگر امرای فتنه نگیز در انداز می پیشیه میانه مذکور که فرمود که من
عبدالمیم باصلح کار و در دفع مولود منازعت کوشید امیرالامرا جده اطلاع بر این معنون و در بار عام میانه یک بلند فرمود که اگر دانسته
پادشاه را با ما دوستی ننماید و از در انحصار و با ما میانه فرمایند از اجاحت و فرمانبردار است اراده و گیر و سر نیست و بعد لازم است محاربت
مراجعت بر کس خواجه محمود از استماع این سخن کسانی را که متوکلین و کمن بوده اند سرست عقیم و دعه خود را از زبان شفاست میانه
امیرالامرا روایت کرده اند که در خلوت میگفت که این همه افسان و افسون است و اصل نیست که اگر پادشاه بر ما قویا بد را می
بزرگسال او و محفوظ بودن بجان و آبرو خیال محالست و اگر بر دست یازیم کنگر بعد و در حد و در ملک ما مقبل از
رسیدن وکیل او بعضی دعات بنا بر لشکران رفت چون وکیل مع شنگش رسید امیرالامرا فرقی فرمود و دیگر دست قوی
لشکران کوناه گردید و چون ملک را بهیچ سنگه نزل و ریات نظرات اتفاق افتاد و بنا بر عداوتی که از دوا بر بود محالات متعلقه او
که در راه واقع شد همه معروض گفت در سه آمد بر چندی که از نوکران محمد او با پیشکشهاست لائق رسید پذیرا که میانه
از اعدا و موافقت بسیار زندان و اطفا و خلق آن و بار بر دست سپاه افتاد و باز پس نشد و رسیدن بقرب جوار از افرا
که سه چار میزنه پیش نموده بود روشن الدوله خفر خان و راجه درین چند و دیگر امر است حضور و متصدیان سلطنت اعیان
ملکات چون چون با استقبال امیرالامرا شتافته و دراک فتنش نمودند چون خفر خان روشن الدوله در سوار است تونزک
خود را نمود و خود نمائے را کار فرمود امیرالامرا را ناخوش آمد و در اهتمام فتنه باور ساند و هرزه درایان و انو طلب فتنه انگیزان
بنگانه جو سخنان اصل و بدله اصل از اراده با سه پادشاه و مخالفان برود و بدینا میانه بیان نمودن سرایه تقرب خود و انسته
فصوره کرد و مخصوص دین چند که نهایت کینه کش و نامل اندیش به خواه سلطنت و اگر از اهل اسلام بود کلمات عداوت از
و سخنان فتنه زا خاطر نشان حسین علیخان زیاده از دیگران نمود و امیرالامرا از سابق کبیده و ترکشت در داد و فریب اولی بکشتار
شهر شاهجهان آباد طرف مبارکه فرزند شاه رسید و مسکرها ساخت و روزیکه داخل خمیر و مکان مذکور شد و کلمات ضابطه و اداب
در سوار و وقت نزل ملک بنواختن نوبت نموده تمل لکانه داخل خمیر و خراگه گردید و گفت که من الحال خود را در زمره
نوکران پادشاه نمیدانم و اندیشه سلطت سلطانه ندارم که ضوابط اداب بجا آورم با وجود اطلاع بر این حالات تر و پادشاه
پرو و درون دوستی و عداوت غایت عالی نیست گاه انظار شوکت و قدرت سلطانه و عزم و تدارک و متنبه انباشته نمود و گاه بغیر
الحاج در ششتری زده طالب اتحاد و موافقت بود راجه بهیچ سنگه صلاح بیرون بر آمدن و تصمیم عزم تنبیه و تادیب میداد و
میگفت که هرگاه که باین اراده حکم بکنم بر آنند نوکران پادشاهی که اعتداف و مضامعت جمعیت برود و برادر و اتفاق نمود و
غور و وزیر و امیرالامرا بکشتارشان ستم نموده اند و بلکه بر اینان آناجا متقین اراده پادشاه و بنیکار ترک رفاقت آنا نموده

توسل با ذیال دولت سلطانی فرمودند جست و مهر و دو برادر عاجز و مضطر خواستند گشت داملسر عقیدت کیش مال اندیش حصول
جماعت منقلب از تلمون پادشاه و سبکی اوضاع ندیمان و مصاحبتش سه حقه را رکشودن و بر میری با بن مصلحت نمودن
دور از قانون حزم و احتیاط می نمودند لیکن نه مصلحتی به سنگ پذیرائی یافت و نظر لایق داشتی و یکروئی سموده گشت غرض سخن
و دلخواه آنان و دشمن فرخ سیر خود پسند و مصاحبان البرسکسر او نشیندند و آخوندیند پیچیده با امرای مقتدر را دشوار از ملا حظت
این صدر تهاون بگریختن و در دنیا پارسه کاره از پیش نمی بردند بلکه نگران پادشاه راه ملازمت و اطاعت امیر را می نمودند
همیشه استکبار و اقتدار و ابریز شکایت و مال محسرت و دماست معاونت می نمودند تا آنکه قطب الملک از زبان برادر
پیغام داد که اگر سبب منکر را که مخالف مجاهد است رخصت بوطن او فرمایند و صدمات حنوفر مثل تو بچانه و دادر و شکله دیوان خاص
و خواصان بملازمت امرست نمایند و در قلعہ بند و بست باشد شود بدین و بواسطه آمد و حصول ملازمت و بجا طرح آمد و رفت
حضور فرمایم نمود فرخ سیر جواب داد که بالفعل خدمات مذکوره اصالت بنام قطب الملک دیگر سادات و همزمان هر دو
در امر الهام مقرر می نمائیم و به نیابت اعتقاد آن باشد بود چند روز در جشن نوروزی که قریب رسید برده نیابت
هم از میان برداشته خواهم شد و سوم ماه ربیع الثانی به سنگساری فرصت یکروزه یافته حسب الحکم از شاهجهان آباد
برآمد بموانه وطن خود آنبیر گردید

ذکر آمدن حسین علی خان بملازمت فرخ سیر و مقید شدن پادشاه
بحکم قضا و قدر و انتشار یافتن حوادث و قتل بختیاریان و نذر ذوالمن

چون فرخ سیر در اصل فطرت مطلقاً جرأت نداشت با وجود نهایت عداوت با سادات و ارا و دشمنان و اهل کشت
مخلصان ملازمت کیش فرزندش بنابر استیلا بی هم و بر اس طاعت مشاورت حسین علیخان نیافته اراده بر آمدن به پیکار
و آراستن معرکه را زار نداشت نمود و بنابر این پادشاه را پاراضی به بند و بست سادات و در قلعہ گشته بقطب الملک اذن
اینکار داد و قطب الملک پنجم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره با اتفاق مهابه اجیت سنگسار مع مردم مستعد خود و قلعہ داخل گشته مردم
پادشاهی را از سر دروازه با خبر نمایند و بجا بند و بست خود نموده رفقای معتقد را نشانید از مردم عده پادشاهی بخیر از
اعتقاد و ان تمایز خان مشرف دیوان خاص و ظفر خان روشن الله و که بود و عدم آنها مساوی بود و چند ساعه از خواص و
خواجہ سید ایان پنج کاره و دیگر ساعه در قلعہ و نزد پادشاه نمایند و قلمرو را از ایشان شایان و شکوه ملوکانه باشد که آریست بیک
و افکر اطراف قلعہ را لشکر او و سپاه مرصه فر گرفته بود آخر روز داخل قلعہ گردید و بعد ملازمت کلید بپند ملال آمیز گفتند از مصلحت
واسط و فیل و جواهر بعضی خیالات را با کاره خاطر گرفته باقی را بعد فراغت و در تقدیم آواب نیز سهل انگاری نموده
بمسک خود مراجعت نمود و معذرت پادشاه تمهید گشته به فکر سکه بایند پرداخت و سلطنت خود را ضائع ساخت باز تباریج
پیشتر روز سه شنبه قطب الملک و مهابه را بامتحان خود قلعہ در آمده به بند و بست آجا پرداخت و به سنور روز اول مردم
پادشاهی را از آن محوطه بر آورده دروازه ساعه قلعہ بمحمدین خود سپرد و کلید بای دروازه بای دیوان خاص و خواجگاه و بعد از
حضور خود طلبیده نگذاشت بعد از ظهر چون خبر رسید حسین علیخان رسیده بماند به بد و بشوکت سابقه از لشکر خود داده آمدن نمود
و افواج ظفر امواج او از آن روز شروع بآمدن و فرود گرفتن اطراف قلعہ نموده چون شش روز باقی ماند خود مسوگر گشته

سین الدین بمول مشهور بایر کر که هرگاه آورده بود قبول در حصار می فرستاد و با خود گرفته و روانه که نزدیک بقوه و مشهور
 به باره در سه شایسته ناست فرد آمده و قطب الملک نزد فرخ سیر رفته اتفاق اجیت سنگه انتماس خبر برای خدمت
 مطلوبه و انهار شکو بسیار از زبان برادرش نمود مشر بر یک در عوض با لاف نهان که سنگه باس و دیگر خدمت با شما و پدر و پسر شما
 انانند اخیل آمده از پادشاه غیر دگرگانی و در راه های ناسد در باره اندریان مشایه گشت چنانچه پادشاه و گواه عدل ادرین مقابل این
 فریاست که نفس بر کرم فعل خاندن و قتل خون بنده بی تفسیر نیامد و در میان دیگر کرکشان سیرین آن سرزمین معاصیان
 مالک صاحب رسته اهل اطمینان از دربار حضور بقولین خدمت حضور میابند است بدون قید نیابت و گاه گاه و در اوقات آن
 این صورت آمده و رفت و در حضور و تقدیم سراج نوکری و اوقالی امکان غلام پادشاه باقی مغرور با خود مشایه حالت مذکور و تسلط
 بر او همان عده یوح الام حسن می نمود تا که از رفتن گفتگو بطول کشید و بکلمات تند و گشتن خبر رنگ ظرف مسکرم تاب
 نیاورده اعتقاد و قطب الملک را با شتمال غلب ساخته کلمات نامناسب بر زبان رانده و آن حال اعتقاد و آن خواست
 که بختان البرغریب و اصلاح گوشه قطب الملک دشمنهای نفس باور داده فرمود که از تنگ او را بدر نمایند اعتقاد و آن واس باخته و در
 پادشاهت جان بهر برودن غنیمت شمر و بسیار که خود سیرین نتوانست بر پا که سواراے اقیانان مشرف سوار شده
 سلم خانه خود گرفت و رفت در آن زمان از بر گرفته و گنار آن حصار آثار گشته آشکار و حصار آتشوب بلند
 گردید و پادشاه بر گشتی طالع خود دانه احوال دیده خود را بدرون حمل رسانید و خواهی بهایت برای انانگو اید و کرم الموت
 او که گشتن بر روح مشید از روح غاوش خود می گردید و درین دل و فعال و اختلال احوال را در ظاهر شب از ایوان افلاک
 فرو رفته گشت قاقاب غالب چون کوب اقبال فرخ میرزا که بر سر کرده زیر زمین فرو گشت در دایره قوه مانند احوال
 اسن و امان بر روسته عالیان بر بلند قطب الملک هم را به اجیت سنگه اندرون و هم را خواهان فرخ سیر را دل پر خون بران
 نشسته طبیعت بسوزد بر یک درین انتظار و نهان ناچ بازی کند و در نگار و در آن شب پر شور و شمر آشوب بشمر
 و شور یوم الشور تمام شهر را فرو گرفته عجیب و لوله و در غیب غلغل بود که نمیدانست که در قوه چه کرده و چه کرده
 افواج امیرالامرا بر سر بر چینه بازار و دایه های شهر پناه بسته و دایه تمام شب ایستاد و در صبح باع سرداران بر سپان
 خود سوار انتظار که کشید نهان چه خواهد روی داد چون صبح دمید هر کس بر بیم و امید سوار خواب برداشت آفتاب جهانش
 علم درازاے بیارے بخت سادات برافراشت خبر برای محفل بی اصل گشته گشتن قطب الملک بر زبان عوام جاری
 و شور و مردم بازاراے ظاهر گردید و درین اثنا بعضی از ادای فدویت کیش بمقتضای حق گزاری خویش مثل سادات خان
 بهر زن فرخ سیر و خازی الدین خان که در غالب جنگه از خان بهادر ترک جنگ بار داده نصرت فرخ سیر از آل
 احوال بجز از خان خود با استعداد که میر بود سوار شدند و نظام الملک و مصمم الدوله با قضاے دانش و درین
 خانه نشین بودند اعتقاد الدوله امین خان بقصد بر نفاقت حسین علیخان سوار شد اتفاقا چند سوار از قضاے مصمم الدوله
 معروف تکمیل پیش بخانه آگاهی خود می آمدند و میر بهادر را در رفته نمود و آنانی را در کار گذارند بخت بخت میر بهادر در دست
 با خیال نشاندای سوارای اعتقاد الدوله نمایان گردید و میر بهادر که بکجک شهر نشین بودند دل از دست داده و بر سر پناهنده انداخته
 دیگر نماند و در باره غلبه خود بسیار و بکار و دایه هر کار که از آن جماعت میزد بودند تا بوقت شمر صبح برای قتل نهادند و میر بهادر را باقی
 اثنان نیز آن بخت بخت گاه خود سیر به دروغ مسلمانم در در و در دست باغ از برای او قریب نرسد و پادشاه سوار مشغول حیدر نمی شده و برای

از زمین و فرخین آنها بدست غازان خان و لچهای سهند افتاد و محمد بن خان نرد حسین علی خان رسیده حسن خدمت و دشمنی
امیر الامرا گردید و از یک طرف غازالدین خان و سادات خان مع پسران خود با اتفاق سید میر نصرت پادشاه رسیده از
طرف دیگر اعتقاد خان و سید صلابت خان و دروغ مغرول توچان پادشاه و منوچهر نراره پادشاه و دوسه هزار از اقوام
طرف بازار سعد الدین خان مع کرکاش گشتند و فریاد و رفقای امیر الامرا از شاهان و خیر قتل عبداللہ خان و مغلوبه مرستیان
مضطرب گشته قریب بود که متفرق شوند تا آنکه حیات قطب الملک متحقق گشت و حسب الامر امیر الامرا رفقائے دلاور
او مقابل سادات خان و غازالدین خان و پانصد و چوکه رفته شورش بمقامه نمودند و در اول حمله از ضرب بان فسیل
غازی الدین خان و دوان و سمر اسپانیش گریزان شدند و سادات خان مع پسرانم کاری برداشته از میدان گریختند
و اعتقاد خان حرکت مذبحی نموده جرأت پیش قدمی نیافت و نزدیک خانه خود مورچال بسته بجای خود نشست از کمان
حرمانت او چند کمان رسته بازار چوکه سعد الدین خان بنا بر لاج رفت از خان مع صحبت خود و دیگران از آن منقلب گشته آمد و سبک
در وانه لاجور ستمایان شد و دم حسین علی خان در بروی او بسته مستعد زحمت ایستادند و نیز بناچار رسته رگشتند
منوچهر بن قسم بازار گیر و دار انگ گریه داشت که فرخ سیر کو آمده صدای شادیانه جلوس رفیع الدرجات گوش
نظر ان دلخواهی امان سمیع بان دل افشان آن معرکه رسید و فتنه بر خاسته انکی آمدید

ذکر اسیر شدن فرخ سیر کو سپیده صفات جلوس و شمس الدین ابو البرکات رفیع الدرجات

ببین این مقال و شرح این احوال آنکه بر چند قطب الملک و مهاراجه اجیت سنگه خواست که فرخ سیر بر آید تا انفصال جواب
و سوال نموده و او را بقا آورد و بجای آنکه بود دیگر از دقتنهای بر خاسته را فرو نشاند و صورت گرفت و فتنه خدای
تعالی بالا تر گشت امیر الامرا بر قطب الملک پیغام فرستاد که از دمام خطیبی روستا نموده غریب بجای عام و فتنه بزرگ
حادثه می شود مقدمه را از دیگر و باید نمود که الحال بحال توقف نمائید چون در بختن فرخ سیر در ملک بسیار زیاد و هیچ
صورت بر نیامد آخر الامر بچار فدا یان قطب الملک از قوم افغان و غیره و جلیه با بر پشت گریه نجم الدین علی خان بزرگ
قطب الملک محرم سر آمدند و گزینان جنبه و ترکیه و گریه را که بر سر در وانه بهر فتنه استاده بودند و در نموده بعد جستجو
و نقص از دنیا که بجز و توبیخ بسیار نشان دادند فرخ سیر را به بجزرته تمام بر آوردند و والد و زوج و صبی و او و دیگر یکیات
اطراف او را گرفته منت و الحاح می نمودند لیکن در چنین اوقات ازین حرکات چه می آید و کدام عقده می کشاید
خلاصه از میان انبوه زمان بنهایت مذلت و خواری کشتان کشتان آورده بر بالاسر بر لب اندرون قلع
که بایست که بن تنگ و تاریک بود و محبوس نمودند ایام سلطنت او سوانه ایام حکم رانی سزا الدین شش سال و چهار ماه
و کسر می بود و بعضی از ارباب دانش تاریخ این سانحه کلمه قاضی و یا اوسله الا بشار یافته و فقیر در کتب نوشته
دیدم مرقوم ساخت

ذکر جلوس شمس الدین البوا البرکات رفیع الدرجات بر سر سلطنت

بعد خاطر جمع نمودن از امر فرخ سیر بهاندم که شور و شر در تمام شهر بود و جمیع الشی الثانی از روز و باریت که گذشته است از سیر

شمس الدین ابوالکلاک رفیع الدربات پسر خود رفیع القدر خیر و بهادر شاه را که از لطیف خراک جلف عالم گردیدست سالها بکشت
بر آورده بسبب شورش عام که نهایت انتشار داشت به آنکه حکام فرستادند تا بدین رخت و تزئین نمایان لباسی که در برداشت
عقد مرادید و در گلویش اغاقه برخت نشانند و صدای شاد بآید از قافله شایسته بلند گردید و نشانه آشوب باطنیان گریه
قلب الملک با بهمدان خاص و رفقا معتمدان و رفقا قرار داد و برادران بهای قلع و اطران دیوان عام و خاص همه
با بهمدان خود را نگه داشتند و از سران خاص و دیگر علم کارخانها معتمدان خود مقرر ساخت و در دیوان روز اول بسبب ترس و
هیبت سنگ درین چند کم صافی جزیه صادر شد و احکام امن و امان و جلای حکام و صوبه داران بملک محروسه روانه گشت اغاقخان
بجفت و خولایه معید کرده جایگزین و خانه او را که با وجود متفرق ساختن اموال و اسباب از نقد و جوهر و طلا آلات و صریح آلات
و ظروف و ادا و طلا و نقره مال مال بود ضبط نمودند و بنا بر تحقیق و تفتیش دیگر جوهر و اسب پیش بهای عطا یاس فرخ سیر
بود نهایت تخفیف شد و اید بسایر بر او سه گذشت و همچنین با گیرات و دیگر موافقان فرخ سیر غیر از مراتب و جایگزینان
زوج او که بیاس و دجوهی اجیت سنگ بحال آمده همه ضبطی درآمد معتمدان و دلا شایسته را که بر سره نظر در با بهمدان
و ضبطی داده و شصت جایگزین لازم بودند و اکثری بایده نقدی با جایگزین در آن دمر و پسر بر سره حکم شد که بر سر
اراده نوکر و وارث در سر کار حسین غنی خان اسب خود بزرگ رسانیده موافق شرح دیگران پنجاه روپیهر سر
میگرفت باشد و پنجاه گریه دوم باسم اعتماد الدوله محمد امین خان بحال داشتند و بتغیر سبب اعتماد پنجاه سوم
طفر خان را مقرر ساختند و صوبه داری ابوالنظام الملک هر چند نظر با وضاع روزگار و قبولی نمودند و ناسی
شد و سر بلند خان را که قبل ازین انقلاب بحال مرخص شده باز زده کرده رفته بود و انتظار انجام کار سلطنت می کشید
باز طلبیده از سه نوعت استعقال و بحال صوبه مذکور داده رخصت نمودند و بعد از مراد آباد بنام سید الدین علی
برادر خود مقرر نمودند و محمد رمضان را قاضی القضاة حضور و میر خان عالمگیری را که صوبه داری اگر آباد داشت صدر الصدق
نمودند و دایه خان خراسانی دیوان فاقه و راجه بخت مل دیوان تن شد لیکن جمیع معتمدان مل دیوانی سستی ارباب عدالت
گویند و آیت رتن چند بودند و بهمت خان که محرم و مهمم قلب الملک بود مشرست دیوان خاص و دایه پادشاه و خدمت مناسب
و دیگر یافت در خدمات دیگر و صوبه داری دور دست بنا بر اینکه نظم و نسق بر هم خورد و تغیر و تبدل راه نیافت مگر قلع و دایه
ماند و از مرتبت خان پسر امیر خان صوبه دار کامل بنا بر استکفانی که در ملاقات حسین علی خان بیگام آمدن از دکن نموده بود
تغیر نموده بخواجهم سله خان تو را سست مقرر ساختند و راجه اجیت سنگ را که بصوبه داری احمد آباد بحال بود میزبانست فرخ
بشود ازین مردم شهر را سست بایده میرشد

ذکر مردن فرخ سیر و رخت بر بستن او ازین سرای دودر

ذکر انتقال فرخ سیر با کلمات اتوال مسطور و معلوم شده بهر دو صورت سست نگار و صدق و کذب اخبار بر جمعه را و بایست
تغیر از معتمدان مقبول القول استماع افتاده که فرخ سیر را سادات غیر از مقید نمودن فرج جیسائی و جاسی نرسانیده
افتخار را که از معتمد ایشان بوده عنان اختیار پس فرخ سیر بر سرست او سپرده بودند و از روز و شب و در استانتغال داشت
شبه فرخ سیر فرآن اقبال از راه باهما که باهم گشتل بودند خود را میخواست بطرفی بیرون برد و چند قدم راه رفته

برائے دور از مکانے کہ متبہ بود رسید افغان بعد اگانا ہے دست از زبان خود شستہ جہان استادہ ہر طرف سے کبریت
از دود و دھواں را دید کہ در سر و دوار سے پہنان گردید ہرمان سود و دین فرخ سیر را یافت آن ناکس بمقتضای سببیت کہ
در اکثر طباع افغانہ سے باشد کشتش را کشیدہ آورد و وقت نشاندن او طباخچہ پرورش زدن فرخ سیر اقبال این زلت
کردہ مسر خود را بردوار چنان زد کہ از ہم شکافت و بہمان صدمہ بہانم آخرت شتافت و محمد ہاشم بن خواجہ میر غفر
موت فرخ سیر را بعلت کشتہ شدنش با مر سادات لبست نمودہ اگرچہ از خواہ عبارت او بچندین جہات ادرا
نہایت انزجار و نفار از ان فرقت والا بنابر ظاہر سے شود فقیر بنا بر احتیاط عبارت کتاب اور بعد اصلاح از بطلی کلام
کہ بہ تصنیف کاتبان یا عدم ستودہ و محرو داشت سے نگار و نامحول بر حمایت و پاس طرف سادات کردہ العمدہ طے الرادی

صورت عبارت محمد ہاشم بن خواجہ میر غفر تاریخ کہ خوانی الاول از زمرہ نگہ بردگان
صاحبقران ثنائے شاہ جہان یا دشاہ واو و پدرش رفیق سلطان مراد بخش بود
و تاریخ متضمن احوال اکثر سلاطین ہند عموماً و خصوصاً پادشاہان تیموریہ نگاشستہ
تا ابتداء عہد محمد شاہ بن جہان شاہ بن بہادر شاہ بحیطہ تحریر بر آوردہ

دورین ضمن چون دواہ از بس پادشاہ مظلوم کہ در ان مکان تنگ بانواع عذاب مبتلا بود گذشت و برداشتہ شد
با وجود میل کشیدن نور با حرواش کتبتہ زائل نشدہ بود از راہ سادہ لوحی و جب ریاست کہ دشمن جان و ایمان گاہیت
گاہ ہمدعیان پیغام معاذیر قصورات ایام گذشتہ فرستادہ استعاضے نشانند خود بر تخت و فخر بودن ہر دور
برادر در امور سلطنت سے نمود و گاہ بعد از افغان افغان کہ بہ نگاہاں سے آن پادشاہ زندہ گویستہ بر بود
تعلقات نمودہ امیدوار مناصب عظیمہ فرمودہ اشعار سے نمود کہ مرا تاجہ و میراج سے سنگہ سوالی باید رسانید
و افغان مذکور بہرانی الضمیر او اطلاع یافتہ بہر دور برادر بنر میداد تا آنکہ سادات بر پنجانی خلصان در مکر قطع شدہ حیات
آن پادشاہ سادہ لوح افتادہ دو بار مسمومش ساختند کارگر نقیاد دفعہ ثانی یا ثالث کہ اثر کرد چون جان کندن برو
استدرا نمودہ بود بر تنگ حرام سے ہر دور برادر و کفالت قسم الہی کہ در میان بود تا بصر بنیادہ کلمات درشت لبست
بہر دور تنگ حرام و کلام اللہ کہ چاہزائے خاطر خواہ سادات علی الفور نمیدہ و جناب اقدس الہی را نیز مخاطب کردہ
سخنہائے نگفتن میگفت امیر الادب و قطب الملک استماع این احوال نمودہ حکم دادند کہ تسمہ کشیدہ زود نارغش سازند
وقت تسمہ کشیدن بہر دور دست تسمہ را گرفتہ دست و پاسے بیفائدہ زدن گرفت محصلان جلا بدیشہ بفریب چوب
و غیرہ دست ہائے اور از کار عاقل ساختند طیت بر خوان دہر دست ارادت کن و رازہ کالودہ کردہ اند
بہر این نوالہ را تا ازین جہان فائے بعد حسرت و ناکامی و رگ زشت اگرچہ برالستہ عوام شہرت دار و کردار ان
حالت انظر اب سرکار و خیر میدان او نیز رسانیدہ اما انچہ از زبان صاحب اہتمام شہادت پادشاہ مخفوق و سزاوار استماع
نمود و اورقت کنان باظہار مذمت و مجبور بودن قتل میکرد و کار بزدن و خیر و کار و کشیدہ بہر حال بعد و از دہہ بہر کہ
عبارت از یکروز و دو شب یا برعکس باشد بہتیز و کشین پر داختہ تا بوقتش را بمقتضی ہا جان برد و دوسہ ہزار زن مرد

از لایه های شهر که از قیاس بوده اند پیش پیش ابوت کریم و برادرش نفرین کن در شام دایان گویان پاک و بر سر خاک
میرفتند و لا و علی خان بنیست حسین علی خان و سید طینان برادرش قطب الملک که همراه ابوت حسبله لاری بود و خانانیه را با اعیان
شهر رفت گمان همراه میرفتند و مردم شک کلوغ بر سواری اینها انداخته زبان جاسازی کشودند و مان و طلوس خیرات ازینها
نیکو گرفت و روز سوم به از لایه های که پیشه بر سر چتره که لاش فرخ سیر را بران نسل داد و بودند فراسهم آمد و طعام و افر پخته و
مولودیان را طلب داشتند بفر طعام خوراندند و مجلس مولود نمود و بتبع احیای شنب بجا آوردند و سحان انشا انعام اسمی در معاملات
فرخ سیر چ بگور رسیده و با جو چندین عداوت بالیسته روز اول که منیدش نمود بودند ازین راه که فانی میگذاشتند و از این فرخ
در ایام اقتدار خود برادران معصوم خود و دیگر یکسانان را به نسر و سر بریدن معقول و خنجرهای بنیاد سببه نور گردانیده باید بودیم
این همه ظلم و ستمها را بچند و آنچه دیگران از دست او کشیده بودند باید از دست دیگران او هم بکشند و سادات نیز در وضعه و سب
مکافات اعمالیکه با او و دیگران نمود و عداوتی است که امر القعه بعد تسلط بر خزان سلطنت از قعه و جرم و اسباب و خیلان
و اسبان پادشاهی این خواستند انتحاب کرده شامل کار خانانیه خود ساختند و بنوعیکه مناسب داشتند بر و برادران
تقسیم نموده گرفتند بلکه قطب الملک که رغبت بسیار بخوان داشت میگویند بچند از پرتستانان حرم برای شایسته معلوم کرد
حسن و جمال عیدم المثال بودند و معرفت خود را آورد و العلم عند الله قلعه بعد این حال برادران را نیز با سید بکرتب باه و آرزو س
ترفع چندان صفای نماید اگر چه در ظاهر منمود اما عمران مزاحیان را انک اطلاع بر این راز میسر سیده از بطنی حالات
استنباط این منتهی نمودند و امیر الامرا بمقتضای از لایه فرست و شجاعت که در ذات او از عظامایه اسک و دولت بود و
جمع عا و اوصات بر برادر بزرگ خود نفوذی می جست و اقتدار او در همه امور از اقران بلکه از فراندانان غلبه داشتند و بطنی
و مملکت سستان گشت افسوس که در وقتش ده خنجر و احوال روزگار این فلک و دایره کشته و آبرو سهندستان
چنین بر باد رفت و انجا و اشرف هندیان مدغمی رسید چون اعمال نفوذ مقتضی تا و ب و تنبیهات اسک گشته بود و عرو و
چنین امر از دوسه منقرض گردید لیقل الله ایشا و بحکم میرید

ذکر جلالت رفیع الدربانت و جلوس برادر و رفیع الدوله بر سر سلطنت و نزد
هر گذشتن ازین جهان و خروج نمودن نیکو سیر در اگر آباد و در همین زمان

چون رفیع الدربانت مسلول بود راه چهارم از جلوس خود سه ماه و چند روز سهم سلطنت بوده و در شنبه است و یکم رجب
ملت نمود و برادر او که سرالهمام سلطنت بودند رفیع الدوله را که برادر رفیع الدربانت بود سلطنت بر او شایسته
انتهی و با نظام تمام سلطنت می پرداختند چون احوال ایام سلطنت این دو برادر که متعاقب هم دیگر سیر پادشاه کوفه
بر سیر سیر بکرتب بر رگرا س عالم نقاشند فقیر را افضل معلوم نبود و در زمان رفیع الدوله خروج نیکو سیر غلبت محمد اگر چه
رنگ زیب عالمگیر در قله اگر آباد که بهمانجا محبوس بود اتفاق افتاد و لذا با جمال ذکر این بر سر نفر از سلاطین تیموری بر بنابر شام
داخل ایام بزبان فلم داد و غرض اصل هم درین مسودات ایماز داخعا را احوال دار تمام آنچه بدانت خود محقق دانست
با طالع کلام و نگارش اخبار عوام نیز داشت بنفس اگر چه اندک زمانی از جلوس رفیع الدوله شایسته نیکو سیر در
فرمود اگر در قله اگر آباد که هم آنجا معید بود و با دوسه قله دارد و دیگر نیز لایان اشام متعین قله مذکور و منصب لاریان متعین

صوبه اکبر آباد نظر مشاهد آشفته که در سلطنت افشاده بود و خروج نموده بخت سلطنت طوس فرمود و مردم اکبر آباد و بر سر راه و از راه
نموده معورت بلوای غاصه بود و امیرالامراغ قطب الملک رفیع الدوله را سپهر گرفته با جمیع امراداران کانون دولت
واعیان سلطنت به اکبر آباد رسیده قلعه را محصور ساخت نیکو سیر با احوال و انصار خود هر چه از دست نشان بری آید میفایده
نمی نمود بعد چند روز قلعه مفتوح و نیکو سیر مغلوب و مجبوس گردید و هزاران قلعه و غیره که مایه فساد داده استکار و عداوت و شقاق
بودند بجز رسیده قلعه دار و احشام سختگیر تبدیل یافتند درین ضمن مرض اسهال که لایق احوال بیع الدوله گشته بود شستاد
یافت و هر چند قطب الملک مرداوی و غنچاری کوشید و حکما و در محالجه ایستاد نمودند چون اجل موجودش رسیده بود و سودای
نه بخشد و هنوز ایام سلطنت او بمقدسات باوقات پادشاهی برادرش رسیده بود که آثار درگذشتن او ازین عایت مر
هویا گردید قطب الملک و امیرالامراغیات او و پوس گشته و از خواهر شوال بر داشتی نجم الدین علیخان برادر خود را و بر و تپه
غلام علیخان پسرسید بنجمن دابری آوردن روشن اختر نعلت نجسته اختر جهان شاه پسربار شاه که سید سالک عمر داشت فرستاد
و ممکن است که غلام علیخان همراه نجم الدین علیخان رفته باشد و امکان دارد که نجم الدین علیخان صوبه دار شاهجهان آباد و در
بر آوردن شاهزاده مذکور بقعه سلیم گرجه با اتفاق غلام علیخان رفته باشد علی ای حال شاهزاده مذکور از عمده عزالدین با والد خود
قلعه شاهجهان آباد پسرسید بر و در آنجا بود و نزد پادشاهان که در آنجا رسادت و فهم و فراست از ناصیه او پیدا قبل از رسیدن
روشن اختر از دارالخلافه با اکبر آباد بکلیل از بر آمدن او از شاهجهان آباد رفیع الدوله باجل موجود در گذشت و رخت هسته از
جهان فانی بر لبست تا رسیدن شاهزاده مذکور مردن رفیع الدوله کیفت و بر و دایمی ده روز مخفی بود و بر رسیدن روشن اختر
تا بوقت رفیع الدوله بر آورده و در جوار خواجه قطب الدین فرستاده چنانچه برادرش مدفون شده بود دفن نمودند

ذکر جلوس ابوالفتح ناصر الدین محمد شاه باقبال طالع میز و ال عروج نمودن و معراج جابه جلال

تاریخ یازدهم ذی قعدة روشن اختر باقبال رونق افزای سواد فتح پور گردید و تاریخ پانزدهم شهر مذکور سال هجری بنوی
روز شنبه بعد مرور چهار ساعت بخوابی از اول صبح در ساعت مسعود و طالع محمود سر برآری دارا که هند گردید زمینهای
منابر نفیس خطبه نام نامه و اسم و لقب گرامی او پاینده و در سرخ و سفید ازین سگوار سرایه ارجمند یافت و بدلقاب
مستطاب ابوالفتح ناصر الدین محمد شاه لقب گشت و از میاس نام مبارکش بخرج خلد ازانی گرفت نواب قدسید که مادر
مهر بر و آن آفتاب اوج حشمت و نهایت باشعور و صاحب فطنت بود و سر رشته اقتضای وقت را از دست نداده و در
امور رعایت خاطر و پاس مرضی هر دو برادر که مدار المهاد سلطنت بودند از دست نمدار چنانچه بعد از یکماه که برای همراست
پسر و مشاهد دیار آن گرامی گوهر از دارالخلافه بشکر رسید مردم قدیم جهان شاهی را که ملازم شوهرش بوده اراده استقبال
او داشتند مطلع بر غم آنها گشته عافیت نمود که باستقبال نیایند بلکه ملازمت بهم نمایند و باراده کورکش بر در حرم سدا
نیز نیابند و مقرر شد که ابتدای سال سلطنت محمد شاه بعد از عزل فرخ سیر نویسد و ایام فطرت که بهفت بهشت از زمان سلطنت
رفیع الدراجات و رفیع الدوله و خروج نیکو سیر بود اعتبار نمایند و پانزده هزار و پیر و دها بر سر مصارف خرد و زیاده نواب قدسید
و خدمه محل مقرر شد و بند و لبست کلال باژ و نظارت و عهده داران بدستور بر دو پادشاه و اولی مخفون و کور باقیار معتدین
سادات مقرر ماند و خواجگه سرایان و خواص و قلیانان و مردم خاص جلوس و سوار سوار و باور سچ و در کد مبار و فرانش و غیره

علمه از نوکران سید عبداله خان بر سر امری و کاری منصوب بوده اند و بهمت خان بر آنست که پادشاه چار پنچ خدمت حضور
و صاحب اختیار بر سر دیوان خاص و عام از طرف سادات مقرر بود و محمد شاه از راه پیشانی برقی و مدارا با او سلوک نمود
و هیچ امری بر سر استرهای او بپای نماند و در دور سوار می نمودن سادات پادشاه را محیط بوده و دور او را نمی گذارند
و گاه گاه در یک ماه بطور سر و شکار و تماشای باغ یک کرده و دو کرده برده باز بدو تماشای آوردند و تقصیر چون از طرف
جسبیل رام ناکر صوبه دلاور آباد که اطاعت نمی نمود بلکه بعضی اظهار ناهمواری نسبت به خود و برادر صاحب اسطفت بطور میرسانید
و جمعی بنود امیرالامرا را در تنبیه او نمود که بر آوردن پیش خیمه بطرف آباد فرمود و در همان آوان گرفت و جسبیل رام بقتضای
رسید حسین علی خان اگر چه رسیدن این خبر نزد مدافع خود دانست لیکن فرمود که افسوس مردم سرخرو را و برادر بزرگ شان
ندیده متعاقب این خبر معلوم شد که در برادر برادرزاده جسبیل رام که میر شمشیر جسبیل رام بود بعد فوت عموی خود بیای
و نشسته در فراش آوردن سپاه و استحکام برج و باره قلعه آباد و دانه از شنیدن این خبر او از فرسای قهقهه محمد شاه را
از حق پور بنواح مستقر انظار افکند که آباد آورده و شهرت بهم نشین قلعه آباد داده و کلمه بشن ممل بر آب جناب تعین فی بعضی بطریق
پیر اول فرمودند و درین ایام میر حیلر ماحد رالعه در فرمودند ازین چند در جمیع امور مالی و کلی بکلیه شریعی هم بر حسب استقلال
و اقتدار داشت که متعینان پادشاهی خود کل مصل بود و غیر از یک سنده بهر آنها میر رسید دیگر در مصل داشتند و تعین فی بعضی
ملاد و رباب عدالت هم بر سر توجیز رتن چند متعین بود که میزد و زس رتن چند شخصه ساز و قطب الملک آورده
قضاے بلده فرمود قطب الملک بر سر یک از دنا تمس کنان گفت که رتن چند باقصاات ما هم مقرر و تجویزی نایا و گستاخانه
در جواب التماس نمود که ما به جوی از نلم و نسق امور دینوی فراغت حاصل کرده الحال با اتمام امور دینی پرداخته ایم
الحاصل و کسب کرد هر پادشاه تعین افواج بر موکل خود است و عاے عفو تقصیر و اظهار اطاعت نموده امید دارے
او در بحال داشتن صوبه آباد با عطا فرمودن صوبه اوده با بعضی خطاب و ماصب و اقرار بر آمدن از قلعه آباد
بعد فراغ از مراسم عزیمت جسبیل رام ظاهر ساخته همت خواست مسکولات او پذیراے یافته فرزان صوبه دارے
او ده با دیگر عنایات و خطاب بهادری بنام کرد بر صادر گردید

متعین شدن دلاور علی خان با عانت راجه بهیم بزمی و حیدر علی خان
بنادوب و احسان گرد هر بهادر از قلع آباد بشرط نمودن او

چون بر سر ملک بوندر راجه بهیم سنگه و راجه بهیم که ملک موردی نام برده بود منازعت داشتند بهر سنگه
بر راجه تسلط یافته بهیم سنگه را اخراج نمود و بهیم سنگه قوس با ذیال دولت امیرالامرا نموده امیدوار بود حسین علی خان
بهادر رسید دلاور علی خان بنشیند خود را با شش هزار سوار نرم جو که اکثرے از اوس سادات باره بود اند با عانت
راجه بهیم سنگه مقرر نموده مرخص ساخت و فرمود که بعد فراغ از تنبیه بهیم سنگه با اتفاق راجه بهیم سنگه و حیدر علی سنگه
صوبه مالوار رفته منتظر حکم مجدد باشند و ازین جهت که برانهار و التماس کرد هر بهادر و بطیعه نمود حیدر علی خان بهادر
را با بنشیند و دیگر و فوج شایسته بصوبه آباد رخصت نمود تا اگر کرد سر و نا بجهد و وعده کند بهیم او بر داند حیدر علی سنگه خان بهادر
بعد رسیدن به آباد لازم بر جرات و تدبیرات انچه بود میند دل نموده قصورے نکند تا چون در انصرام این امر منصرف و نبود

انجام نمی یافت و گردہر بہادر نیز بنا بر عدم اطمینان چند روز بتول و اقرار عالی کردن قلعہ می گذرانید و چند روز جنگ و قتلہ در اسے
 سے پرداخت تا آنکہ مقدمہ بطول انجامید و حسین عثمانی خرد از آب جہا عبور نمود و شہرہ بر آمدن او بطرف آگر آباد شہر بار یافت
 و گردہر بہادر زیادہ تر در تو فیروزہ فخر و غیرہ کوشیدہ ہمارہ غیر از نقصان آن قلعہ نے دیدہ و از پا بدر اسے بود و اگر شہر لایق
 فاعلہ و با گیر داران عمدہ غلاما پذیرفت امیر الامرا بجلالہ علیہ السلام را از ہر سہ طرف آب گنگا و جہا محیط و گردہر بہادر عالی
 از نقشہ شہادت نیست اگر باید اصراری نماید و محاصرہ بطول انجامد ہر اسلحہ مدت مدید کوشش خواہ شد و این امر باعث
 بر سبے در امور غلیہ و ایہ ہراس و دیگر معاندان سے تواند گشت متوقف بود و ہمہ رین ایام بر عظام دنیا میان ہر دو برابر
 صاحب مدارک از نقد و جنس آگر آباد بدست آمدہ بود و لغت و غبار سے بر ناستہ پیغام و کلام بخش آمیز از با نہیں بعلل آمد
 اما در احتیاجی آن کوشیدہ رتن چند نگذاشت کہ صراحتے از ان برخیزد

ذکر رفتن رتن چند با آباء حسب التماس گردہر بہادر و فروشتن اختلال آن دہار

درین عرصہ نوشتہ ہای متواتر از گردہر بہادر رسید کہ اگر راجہ رتن چند آمدہ با سن عمد و پیمان نماید و مطالب مرا
 پذیرا سنے میر آید من بجا طرح جمع دول ملین جمعیت امر اطاعت فرمان را حاضر فرم لہذا ہر دو برابر اطفاسے فتحہ معلع شہر دہ
 رتن چند را مرض نمودند و رتن چند از فریج الشانے با فوج لائق روانہ آگر آباد کردید و بعد رسیدن را با بجا حصول ملاقات
 ہر دو با ہم عہد ایفا سے اقوال سپرد یک گفت آب گنگا کہ از اسام غلاما ہنود است بیان آمدہ استحکام یافت ہو بدلی
 اودہ با فوج اسے منیمہ تیکہ صوبہ مذکورہ و دوسرہ فوج اسے دیگر بران افزودہ گردہر بہادر مغرض گشت و ادواکل
 ماہ جمادی الثانی سہ دو جلوس عمد شاہ قلعہ آگر آباد فاعلے گشتہ بدست متوسلان دامن دولت پادشاہ و سادان
 آمد رتن چند معاودت نمودہ بلازمست خداوندان نعمت خود شرف اندوز گردید

ذکر شروع فتح آصف جاہ و حدوث منازعت میان او و سادات

نظام الملک بر صوبہ مالوا چنانچہ سابقا مذکور شد رفته با نظام آن مکان پرداخت نماید و مفسدان آنجا نمودہ ملک را
 مفسدا ساخت چون امیر الامرا حسین علی خان را بنا بر نمودن ملاقات وقت آمدن از دکن با مرحمت خان ملائے بود
 بعد اقتدار یافتن بر سلطنت مرحمت خان را از قلعہ داری ماندور مغزول نمودہ و خواہم قلی خان نورانی را با آن کار مامور
 فرمودہ فرستاد و مرحمت خان بجز انقلاب سلطنت و گزوش روزگار مستحکم گشتہ در سپردن قلعہ لعل در زید خواہم قلی خان
 شکوہ اورا بجنفور نوشت سادات وکیل مرحمت خان را چشم نمائی نمودہ در باب عمل دما بنیدن خواہم قلیخان بہ نظام الملک
 نوشتند نظام الملک مرحمت خان را فہمائندہ خواہم قلیخان را عمل دما بنیداجون مرحمت خان را بنا بر خوشے امیر الامرا سے
 آمدن در حضور بنود نظام الملک عمدگی و بجانب خاندان و قدر دلا سے و ہوشیاری مرحمت خان میدانست
 نزد خود طلبیدہ با عزت و اگر ام تمام گمداشت قلعہ رات گذرہ لعل صوبہ مالوا را کہ جز سال زمینہ فساد پیشہ تہمت خود
 آورده بود و در میان ایام حکم بر آوردن قلعہ مذکور از دست آن شغلب بنام فتح جنگ سیدہ بود فتح جنگ نظام الملک
 مرحمت خان را با فوج شالیستہ بران خدمت روانہ ساخت و مرحمت خان بران کار رفتہ و ترو دات نمایان نمودہ قلعہ را

سفر ساخت با وجود این من خدمت خفراز که دو گون میخ جنگ مراعات نرگز کار برده اختصار جند و بست صوبه داری مالوا باو گذاشت و در محنت خان در نظم و نسق صوبه داری و تنبیه مفسدان و گوشمال سرکشان چنانچه باید کوشیده مواضع چند از برگشته چنانچه که مسکن مفسدان بود بناخت بعد از آن تحقیق فرمایم نمودن محنت خان بحیثیت بسیار و باطن و دیبا چنانچه بر سر از دست نوشته اخبار نویسان بسید عبدالقادر خان رسید و روایات مشهوره متواتره بایمای اعتماد الدوله که پادشاه کاه گاه بزبان ترک که گفتگو می نمود سپاه زیاده از حاجت نزد نظام الملک و در محنت خان جمع آمده بود و بقول بعضی در همین ایام نوشته حسین علیخان نظام الملک سید برین مضمون که ما میخواستیم براسه جند و بست صوبه داری و دکن و اطراف آن مکان مانند خود در صوبه مالوا مقر را بنمایم از چهار صوبه اگر آباد آباد و دیران پور و دکن هر جا خواهد بود شما سفر کرده آمد نظام الملک بسببی از اسباب مذکوره و رسیدن دلا و طلیان با فوج خود و وفات راجه بهیم و سایر جنگ بصره صوبه مالوا که قریب لشکرش باعث احتمال بعضی نواح آبنا و اضطراب سکنه آن و دیگر گشته بود که گشته در جواب امیر الامرا کلمات رعوت نوشت و در عنوان آن خط این بیت هم نگاشت بیت من میخوانم بوفای میخورم قسم من چون شما نمیشناسم شما میخورم قسم + امیر الامرا و قطب الملک نوشته مذکور دیده مضمونش را شنیده و کل منوچهر نظام الملک را در غفلت طلب داشته کلمات غیر مناسبه در دلخ در باره آقای او بر زبان آورده اند +

برداشتن خاندان و فساد در میان نظام الملک سادات و ظهور آثار و اختتام عمر و اقبال قطب الملک امیر الامرا بلکه اتمام انتظام سلطنت و بعرضه مدن امرای نفاق پیشه کم جرأت

بعد رسیدن خبر گفتگوی سادات نظام الملک و تحریک نهانی پادشاه بوساطت محمد امین خان او را اشارت الیه جاء و اقتدار و قهر و وی خود و جمیع امرای مغلیه و غیر هم منصرف و افتاد و اعدام امیر الامرا و قطب الملک و مدیه و از تسلط سادات در تن چند راجه اجیت سنگه دل شک گردیده و بصلاح همدان صاحب راز و رقیان با نیاز باره که منوچهر در آن داشت که اوکل بر نصرت بخت و طالع نموده علم منازعت برافزود و در هم مذکور را خرم ساخته مطابق آن و در کلمه قطب الملک امیر الامرا نگاشت و بر وفات عبدالرحیم خان و در محنت خان و رعایت خان و جمیع دیگر از خواهران قدیم و جدید با دوازده هزار سوار در دست جهادی الشانیه سلا مطابق از بطوس محمد شاه از نواح سرخج که برای جند و بست و نظم و نسق آن ضلع خانه کوچ برآمده بود منوچهر و سعت آباد و دکن گردید و او را خرا و مذکور این خبر سادات رسیده و در لشکر با پادشاه انتشار یافت امیر الامرا با دلا و سلا خان و برادر راجه بهیم پیش برای تعاقب نظام الملک نگاشت و نیز نوشت که ناخفته صاحب بطوس آن طرفداران بنوکس و مواعید رضا صبیح حصول مقاصد یا خود فتن ساخته با تمام این فتنه برافزود

رسیدن خبر فتح و ظفر عبدالصمد خان حسین خان فویشکی از ناخفته مشهوره تصور در صوبه لاهور حسین خان افغان خوشگل رئیس قصبه قندهار از مدت چند سال طریق ترمود و زرنده برگشته بای سیر حاصل نواح تصور لاهور نصیرت خود در آورد و علم مخالفت افزاشته دم از عصیان لغیان نیز دوازده ای صوبه داری عبدالصمد خان بهادر دیر جنگ گردنشی اختیار کرده عال منصوب او دید که گران پادشاهی را بدقتل ساخته بشوخی تمام پیش سینه آمد

قطب الدین نام عامل صوبه دار را که صاحب فوج بود و میدان گشته فوج خزانده اوقات نمود و با هشت نه هزار سوار بقصد تاخت و تاراج برگزیده ای قرب و جوار برآمد عبدالصمد خان نگه داشت نموده و هفت هشت هزار سوار فراهم آورده بفرم تنبیه و تادیب او نهضت نمود و نزد یک پهنوس که از لاسپورسی کرده مفصله دارد و فوج بهم رسیده صفوف پیار استند عبدالصمد خان کریم قلی خان بخشنه خود را بر اول نمود و دست راست جانے خان و خواهر رحمت الدین را که اقرباے بزرگتره اے او بوده اند مقرر ساخت و حفظه طے خان برادر خان مرزا را بر اول اینها پانزده سوار و سه گدگش حسین خان بودند مقرر نمود و طرف چپ اعوان خان باقتان عارف خان نائب خود نگذاشت و برای فتح نیز فوجی معین ساخت حسین خان نیز از دو غور غور مصطفی خان برادر زاده خود را بر اول داد و مع رحمت خان و بهلول خان و سعید خان و دیگر افغانان بانام و نشان که همه فیل سواران شجاع بیابک بوده اند و کشته گشت و مجروح و شروع جنگ در بنافستن آواز توپ و تفنگ خود را بے باکان بر توپخانه ریخت و از توپخانه هم گدگشته کریم قلی خان بر اول را از بایه آوراد و فوج همراهم کریم قلی خان بر هشت خورده گردید و رحمت حسین خان با دو سه هزار جوان یکم تاراج قابل آغز خان پرداخت عجب زد و خورده در میان آمد همراهم بیان تو گدگشت آغز خان تاب مدت حمل افغانه نیاورد و در بفرار نهادند اما آغز خان یا شصت هفتاد کس که در بایه رفتارش بودند اکثره از آنها منحل و منظر داده و همه تیر انداز و دیگر تاراجباری نموده افغانان را بنزیر برباران گرفتند و آغز خان خود بانگ بر فیلان زده فیل را بمقابل دشمن راند و هر تیر کجی از همانان را انگذند تا آنکه مصطفی خان بر اول حسین خان با جمیع از افغانان ناسه گشته گردید و بعضی از ان جماعه مجروح گشتند حسین خان چند ان القات باغز خان نموده مقابل عبدالصمد خان جهان بجزأت و دلاوری رسید که عرصه بر او تنگ گردید و اکثره از همراهم بیان او و بفرار نهاده و ترانسه عظیم در ارکان لشکرش رویداد میگویند عبدالصمد خان ریش خود سه کند و میگفت که اے خواجہ آخرو از شاه بهنگ که پیر حسین خان بود کمتر شده درین عرصه جانے خان و حفظه طے خان نرد و نمایان نمودند و آغز خان در ان وقت بر کرش زد و در ان حال فیلان حسین خان مع پیر و خرش او شاه بهنگ نام که بر فیل با او بنشین بود کشته گردید و جانوقت گوشه تفنگ از دست حفظه طے خان بر سینه حسین خان رسید و جان بجان آفرین سپرد و آتش در پیوج فیل او گرفته شعله کشید عبدالصمد خان مغرور و منصور گردید و شادمان شد و مراعات شایسته با همراهم بیان خود نمود و با آغز خان تواضع فیل و خنجر و شمشیر مع تجویر اضافیه یا نصی و دود سوار پیش آمد و از ان ذکر قطب الملک امیر الامرایه عبدالصمد خان را مورد تحسین آفرین بسیار نموده خطاب سیف الدوله علاءه خطابهای سابق فرمود:

رسیدن نظام الملک در حدود دکن و عبور نمودن از آب سرد با و بدست آوردن قلعه اسیه و قلعه بربان پور
نظام الملک بعد تعیم اراده منازعت با ساتات خانم ملک و کمن گردیده از آب سرد با عبور نمود چون اقبال یاور او کشته بود و مجروح عبور از گذر کر پور بربان قلعه اسیه که از اطلاع متبینه مشهوره سرحدیست و اگر بادشاه بمحاصره سالمان را مسخر کرده بود و باطل طالب خان قلعه دار آنجا کشته شده و منصوب کرده امیر الامرا بود با استقبال نظام الملک بنا بر تقصیر او رسیده و طلب دوسا خود و دیگر اخانات از نظام الملک گرفته قلعو مذکور را القویض او نمود و قلعه ایرک بربان پور نیز بهین ستور بدست نظام الملک افتاد و موضع خان صوبه دار برابر که با نظام الملک قرابت قریبه داشت و در شجاعت و اصابت راسه از مشهوران بن با فوج شایسته و سامان بالیسته بمدد با نظام الملک رسیده باو ملحق گردید و در نهایت سده دار مرشد که با راجه ساہو و اتباع او مخالف بود و هزار سوار نیز نظام الملک فتح جنگ پیوست و بعضی زمینداران و سده داران و داغند

آن فراج نیز بهین دستور بمشور نظام الملک رسیده باو اتفاق و در زندان نور خان صوبه داری بران خور که از دست گرفته بک
 قطب الملک و پیش آورده با سواد و جندین حقوق و بر نیزه را فراموش نموده با آنکشی عالم طایفه خان برادر زاده امیر الامرا
 صاحب صوبه کل ممالک دکن اقامت داشت غیر اقداری یافتن نظام الملک کشیده بهمان دست و حصار شهر شاه بران نور
 رخصت حاصل نموده خود را بخد مت نظام الملک رسانید و مرشد که بنا بر مصالح و راجع سامودر اکثر بابا تحصیل چونند خوشه
 بودند از قرب لشکر آصف باه گرفته بسره دلاان خود پیوستند درین بین والد صیفت الدین علیخان که مع الحفال صغیر بار اده
 رفتن نزد پسر خود بر بران خور رسیده بود برادرده نظام الملک طالع یافته راضی بداد آن جوان و با سبکی همراه داشت کشته بنام
 حفظ آبروی خود بنظام الملک فرستاد نظام الملک جوانی را در می نموده اصلا طبع در مال و آبروی او فرستاد و محمد طایفه نام را که این بنام
 آورده بود بطایفه ملت شاد کام و ملوک خاطر رخصت نمود و صوبه برای الحفال فرستاد و در صوبه به رفته همراه داده تا فوج دلا و غنی
 رسانید بعد رسیدن این اخبار امیر الدار بدلا در علیخان متواتر نگه میداشت و مقابل و نظام الملک کشت و خود امیر الامرا جازم غم میفرمود
 گردید و انتشار خبر دلا در علیخان میکشید و درین چند بانجامی مختلفه دلالت بصلح بانظام الملک و دادن صوبه داری دکن و می نمود
 افسین علیخان بهادر راضی بمصالح کشته سعی رتن چند سوده نه بخشید ۴۴

ذکر آیتوبی که بشو می کرد در محتوی آن در آن آوان به کشیده می داد
 عابله به پاسبان به زینهار آن کا فرینام دیندار گر قرار آمد

امام عبداللّه کشمیری مخاطب محتوی خان که از مدت باهنود آغا از نهایت حماقت تعصب و عداوت داشت خطبه
 باقتلاسی که در روزگار مشاهیر محمود و غوث شریعت او در حرکت آمده اجاره داد و باش مسلمانان احمق و فاسد آغا را با خود
 متفق ساخت و در میر احمد خان نائب صوبه کشمیر و قاضی آغا و فتنه تکلیف نمود که بنهود را از سواری اسب و پوشیدن
 جامه و بستن دستار و یراق و سیر سبزه و باغ و غسل ایام محرمه آنها مانع آیند و درین باب مساجت زیاده از حد بکار برد
 آنها در جواب گفتند که هر طریقه که پادشاه و ارباب شرع حضور درین ماه جمیع بنهود و ممالک محروسه نمایند و نیز مطابق آن حکم
 در انبیا و انبیاء و محتوی خان فتنه پرداز و سید باغ بر خاسته با عانت سفله با که با اوج جمع بوده اند هر جا بنهود می رامیدید
 با انواع شرارت پیش آمده مجوز غفلت و اندیشه آن بیچارگان می گشت و روزی صاحب رای نام که از بنهود معتبر
 کشمیر بود بصیر باغی رفته بر بهیمان را مله می میخواند آن مفسد فتنه انگیز طایفه افکار بر سر آینه رسیده با عانت
 شیاطین الانس که احوان و اخوان او بودند بیچاره را با شروع بزود و کشتن و کشتن نمود صاحب ای با چند نفر گزیده خود را
 بمیر احمد خان رسانید محتوی خان با جماعت خود بر سر فاکه صاحب رای رسیده خانه او حمله بنهودان را فرود گرفته و آتش
 داده مشرور بنسراج نمود و بنهود مسلم که بممانعت پیش آمدند بمرح و مقتول شدند بعد از آن بهمان بهیات برخاسته
 میر احمد بنان آمده اطراف خانه او فرود گرفت و مشرور بجهنگ و زدن سنگ و خشت و در و شکست نمود و هر که را یافت گرفته و انواع
 بیجوشه یا در رسانید و بر سره را کشت و میجه و نامالاج و زرنه ساخت میر احمد خان آن روز و شب دست در بر آمدن از
 خانه و دفع شر آنها کشته بصدر حیل از دست آن جهله بلباک نجات یافت و روز دیگر جمعی فراهم آورده با اتفاق میر
 شاهپور خان بخشنه پادشاه و دیگر عمده متصدیان و منصبداران سواد گشته بر سر محتوسه خان مفسد رفت

آن منسکینه چوبه ستور روز گذشته اعیان خود را فراهم آورده به مقابل میر احمد خان ایستاد و جمیع ازان شورنجان بنسب میر احمد خان درآمده سپه را گذشته پیشتر آمده بود و سوتند و هر دو طرف رسته بازار را آجا بیکر میر احمد خان رسیده بود آتش داده از مقابل و از بالای بامها و دیوارها بزدن تیر و بند و ق و خشت و سنگ پرداختند و طفل و نسوان آنها از اطراف نجاسات و کلوخ و هر چه می یافتند می انداختند چنگ عظیم در پیوست و در آن هنگام سید ولی خواهر زاده میر احمد خان و ذوالفقار بیگ نائب چوتره کوئوایه و جمیع دیگر گشته و زمینی گردیدند و کار میر احمد خان که راه بازگشت و تیر و س پیش رفتن نداشت بر بزرگ تنگ ساخت که ناچار بغیر و الحاح پیش آمده بعد مشقت و دشواری و خفت و خواری ازان مملکت نجات یافت و محتویان بار دیگر بر سر خانه نائب رفتند صاحب رای را با جمعی که در خانه او متوازی بودند تحفت تمام کشیده آورده گوش و بین و آندام برید و فتنه بلکه قطع آلت تناسل یعنی نموده عقید ساخت و در روز دیگر باهمان هنگامه در مسجد جامع آمده میر احمد خان را از پیش صوبه داری معزول ساخته خود را مخاطب بدیندار خان و حاکم مسلمانان قرار داد و مقرر ساخت که تا رسیدن نائب دیگر از حضور اجرائی احکام شرع و قمع قضا یاسی نموده باشد و پنج ماه میر احمد خان بجا ره میدخل و مقرر شده بود و دیندار خان حاکم مستقل گشته در مسجی رسته اجرای امور ملکی و انفصال معاملات می نمود و بعد رسیدن خبر دحض و بر دحضان نجم الثانی را به نیابت عنایت الله خان صوبه دار کشمیر روانه ساختند او در اواخر شوال بسکوهی کشمیر رسید و محتویان دیندار که از کارهای نامصوب خود خائف و متعطل بود بخواجه عبداللہ که او هم از مشاهیر شهر بود و بان مقصد را بطلان اخلال داشت رجوع نموده دو بصره خرد سال خود را همراه برداشته بجا آورد و بغیر التماس نمود که بر فاقه او و جمعی از فضلا و اعیان با استقبال نائب صوبه رود و خواجه مذکور صلاح داد که شمار رفتن بجهان میر شاه پور خان بخشه و عذر خواسته از بخواجه گذشته ضرر راست بجهه بر فاقه هم برای آوردن مومن خان نائب خواهم رفت محتوی خان با شکار خواجہ عبداللہ بجهان بخشه رفت و بخشه مذکور بصلاح خواجہ دستور ریخته از مردم محله جڈی بل را طلبید و بجهت در خانه خود پنهان ساخته بود چون محتوی خان رسید و دو سه کلمه مذکور گردید میر شاه پور خان بجهان امیر خردی بر فاقه مردم پنهان که نظر محتوی خان مترصد ایما و اشاره بخشه بودند از گوشه و کنار برآمده او را در حضور و اسیرانش را شکم در پند و آخر دیندار غدار را بجا و این اعمال او بجناب و عقوبت کشند روز دیگر بر روان او اجتماع نموده بدعوی خون مشند اے خود بر سر محله جڈی بل غلو و از دام کرده شروع بردن و بستن و کشتن مردم آنجا و سوزن خانه نمودند و قریب دوسه هزار کس ازان محله که جمیع کشمیر از مغلیه مسافر نیز دار و آنجا بودند بغیر تیغ و نیزه جماعه مذکوره آمدند و اعیال و اطفال سکنه محله نیز اسیر لای آن مسلمانان شدند و اموال لکوک بنارت برده بدسلوکها که با مردم آنجا نمودند شرح نتوان داد بعد فراغ ازین جهاد بزم غم خود بر سر خانه قاضی و بیخته هجوم آورده همانا سخته شمرند و بخشه دست و پا سکه زده و پوش گردید و قاضی بغیر لباس نمود و بر رقت خانه او را از پایسه در آورده خشت خشت حمله را دست بدست بردند مومن خان نائب حضور رسیده میر احمد خان را بدرقه داده و بقصیه امین آباد روانه نمود و با مردم کشمیر که اشترای ثلقتند طوعا و کره یا برادر ساخت

ذکر مقام دلاور علی خان بخشه امیرالامرا حسین علی خان بانظام الملک
فتح جنگ و یا و س اقبال تورانیان و کشته شدن دلاور علی خان

بعد رسیدن دلاور سلطان به یارده کوه سبزه برانبر نظام الملک بطنی از سرداران لشکر خود را مع فوج عوض خان و سرداران و
 همراه داران شجاعت پیشه و دیگر سرداری محمد غیاث خان مع قوچ و توپخانه لاتی بمقابل دلاور سلطان رخصت نمود و خود با اتفاق
 عوض خان و دیگر سرداران از برانبر برآمده بنوا و تیکه عند الحاجه محمد و محمد غیاث خان توان رسید اما مست گزید چون مقابل
 با دلاور سلطان نزدیک شد غیاث خان صفوف را آراسته حسب الامر نظام الملک توپخانه و کشتی و توپها را برانبر گولی تنگ
 که با اصطلاح هندوخته گویند همراه مردم محمد و بهادر خود که وقت کار هوش نباشته با استقلال تمام بجای ماور بر و از دهن در پناه نشک
 ملولانی کاهراش میگویند بطور مناسب چیده در کمین نشاند و دلاور علی خان بمقتضای شجاعت دانسته و جاهلست
 جبلی که در طایع مردم باربر است بیا زده هزار سوار بر اسب خود و فوج را چوتیه بر اسب راجه بهیم سنگرد و راجه کسنگرد
 و دست محمد خان افغان مسلح گشته و صفوف آراسته فیلان جنگی را عقب توپخانه گذاشته ستاده و مردم بمبار کارزار گشت
 و غیاث خان عقب مردم کمین منتظر پیش آمدن دلاور علی خان استاده و از طرفین آتش افروخته بان و توپ شش و سه
 گردید و دلاور علی خان از فرمانور رانل و صبر نکرده قدم پیش نه گذاشت چند قدم بوقار و سکون رفته چون از کمین گاه آگاه بود
 دفته تحمل نمود و بر شوهر که انتقام صفوف بسته سینه ماتد خود با سواران ناقصم مردم توپخانه کمین گاه رسید مردم کمین
 بادل پر کمین بیا رسته نود و یکبار توپها و بندوق کشتی و دانه را آتش داده و فوج دلاور علی خان را بهر طرف گولها را
 شلک ساختند و بیک شلک جمیع کثیر از پیش قدمان دلاور در قلع بیا در بر خاک پلک افتادند و غلبه مانده گان
 بمشاهده این حال متزلزل گشته و دو باوروت را بر دو خفت خویش شمرند و عاقر قرار اختیار نموده از کارزار برگشته
 دلاور علی خان و هر دو راجه با چند جماعه و لکر زیاده از چهار صد و پانصد سوار بنورند با سه ثبات فشد و سهینه با سه
 خود را بهر طرف تنگ بلگره انداختند چون راه ناهموار پیش رفت توپخانه آتش بار بود و اسب ناخن و فیل مانند میسر نمی آمد
 و چون عرصه اکثر دلاوران باربر و متهوران را چوتیه و دست محمد خان افغان که صاحب الواس و از سرداران بانام نشان
 ملول بود و تنگ فرار بر خود گویا ساخته بدر رفتند و هر حال چون بخت و اقبال سادات برگشته نصیب باور بنور دلاور علی خان
 مع راجه با چوتیه که مانده بود و لکر بیان نموده نشانده تیر گول نقد بر گردیده جان در میدان دادند و هیچ یک از سرداران
 لشکر نظام الملک آفت نماند و رسید و صدای شادمانه از طرف جنود نظام الملک بلند گردید و توپخانه بان و لکر خانانی دلاور علی خان
 پنج اوقات تاراج نمودند و بطنی نظام الملک در آمد و قرین شمع و طعنه مراجعت بشهر نموده به تسلی رعایا سه صوبه
 خانه بین و استمال سپاه پرداخت بطنی از سواران را که زخمها برداشته بودند بمراحم الطاف و عنایات اسپ
 و فیل و غلعت لغتم ساخت و استماع این اخبار موجب خوشنودس پادشاه و محمد امین خان اعتماد دله و لکر دیگر ارکان
 امیدوار در باطن گردید و شکرانه با تقدیم رسید و قطب الملک امیرالامرا را نابت مال عارض گردید و بفرجه جاده کار خود افتاده
 اکثر اوقات صرف تمبر بر سه شادگاه اراده همراه بردن پادشاه و در قن برود و در با اتفاق به تنبیه نظام الملک سینه شد
 و گاه فرستادن پادشاه مع قطب الملک بدراختلاف و تمارقن امیرالامرا بکن مرکز خاطر سیه گشت گاه آنکه پادشاه همراه
 امیرالامرا شریک محاربه باشد گاه اینکه اول مصالح را کار فرماید متعلقان امیرالامرا از دکن باید طلبید بعد از آن تنگ
 تمام نظام الملک باید کوشید و در باره محمد امین خان نیز مشوره با میرفت او نیز در مرگ و زلیست خود متردد بود و گاه شهر و قتل
 با سیر سه او بیست سادات روی سید او را باز بر خیز و داری انجا میدگردند امیرالامرا میخواست که محمد امین خان

را بکشید قطب الملک چون عهد و پیمان با او داشت و مناسب هم نمیدانست نهایت ممانعت می نمود بلکه روزی گفت که جان من وابسته جان دوست اگر شما او را بکشید من خود را خواهم کشت بهر صورت چون اوقاف علی حسین علیخان بود چو طوکرشته می شد در برین ایام بیست و دوم ماه مبارک رمضان سال ۱۱۸۵ در روز جمعه از زوال که مردم در ساجه شوق استماع خطبه اشتغال بنماز داشتند زلزله وحشت افزائی روی نمود که آن زلزله الساعه ساعه عظیمه بادیداد و اکثر عمارات در شا پیمان آباد و دپه کشته از بیم پاشیده افتاد و سیل طغی مردم از صدمه آن مرده اکثره بفرج شدند و از صدمه آن که از زیر زمین بیست ساکنان روی زمین بر سر سید طغی در حریت و اضطراب بودند و بار عمارات و زمین بوکت آمده جنبد و مدت زلزله امتداد یافته تا چهل روز کشید هر روز و شب کر زمین و عمارات بجنبش می آمد و صدمه آن ظاهر می گشت و در دلهای مردم خوف بسیار جای کرده خواص و اعیان زیر سقف متروک بود بعد از آن مدت که مذکور شد اگر چه زلزله تخفیف یافت اما تا چارمچ ماه گاه گاه زمین و عمارت نابالرزه می آمد و اثر آن زلزله باقی بود القعه قرار یافته بود که غره ماه ذی قعدة پیش خیمه پادشاه و قطب الملک بطرف شا پیمان آباد به نزد حسین علی خان با جمعی از امرای رزم آزار روانه شدند که در دین عرصه باز با محمد امین خان بجبهت در اندازان و دغا مان چون توپخانه از توپخانه بود منازعه می در میان آمد و چند روز گفتگوی مختلفه که استنشام فساد از آن سده زبان نزد خاص و عام بود و عبرتیه رسید که اعتماد الدوله با بهادران توران شب و روز کربته متصد قتل خود کشته می ماند تا آنکه رفیع که در وقت با در میان آمد و عهد رفاعت یافتند آن نفان بعمل آمده عمو و موافق با قسام و ایمان غلاط و شهادت موکد و مستحکم گردید و دغای آن از محمد امین خان چنانچه بطور رسید انشاء الله تعالی غنیمت مرقوم خواهد شد گویند لقیه السیف توج دلاور علی خان که دوسه هزار کس خواهند بود شکسته حال به عالم علی خان بهادر میوستند و نظام الملک به تهنیه باب و تیار می ساان جنگ و در هم می خستگان همراست و تالیف تلوپ سپاه خود و افواج اطراف و در غلاندین رفقاسه عالم علی خان پرداخت و انور خان ناحق شناس که حقوق پرورش سادات فراموش نموده بنظام الملک پیوسته بود بنا بجبهت طاعت بیگ نیابت کرده از نزد نظام الملک خط به عالم علی خان نوشت مشعر بر اینکه نظام الملک بنور قوت زیاده گرفتار برداخت احوال همرازان مشغول است تا بوی وقت از دست نداده خود را زود با عیرسانه آن قطب دست نظام الملک افتاده غرت انور خان بمنزلت مبدل گردید و بپادشاه اعمال خود را زود رسید و عالم علیخان او را کس ماه رمضان با فوج مناسبه بیست و پنج هزار سوار که از آن جمایه دوازده سینه هزار سوار مرسته ملازم راجه ساهو سیر داری کسند و دیار و دسکر لایه طهار و دیگر سرداران نامی مرسته که همه با خود را از زبان شاران امیرالار میسر گرفتند و مرهون احسان او بودند و بعضی از امرای مشهور و دکن بر سر بدل و اکثره مجبور بنظام داری رفیق بوده اند و باقی فوج ملازم سرکار خود از کسل غرور و پرور که وسط حقیقه اصوله خاندیس و بالا گماشت اورنگ آباد واقع است فردا آمد و فوج مرسته بپایان خود قشمر گشته دست بخت و تاراج و بابت کشتاد و نظام الملک اسباب زیاده و نامحسوس خود را بقلعه سیر فرستاده اند و اسیر بر با پیور متوج جنگ عالم علی خان گردید چون در بایه پور ناکه از بر با پیور مقصد کرده واقع شده در طغان بود در عبور تو قوت روی نمود و نظام الملک بر پنهانی غرض خان سجد کرده بطرف چپ پایاب بمرسانه بدلاکت زمینداران واقف کار غلیار نموده ناخبر در شندان عالم علی خان از آب گذشت عالم علیخان بر عبور نظام الملک آگهی یافته بمیان راه و حرکت نمود و مرسته بران دست برد و سبقت کرده پیشتر از اندک نظام الملک را محصور ساخته شوخیهای نمودند چون باران مستعمل می یارید و مرسته هم اعطاد داشت غله در لشکر

نظام الملک چند روز کم باب درگان بود و اطراف جنگاه را مرسته فرود گرفته بطور چپا سینه بجهنگید عرض خان در بنهار مرسته که زمین نظام الملک و باسین طلیخان متعلق بود بر آینه تدارک می نمود و نظام الملک باطلی تالی جنگ کنان راه می پیوست و برای حرب با عالم علی خان مکان مناسب میخواست تا آنکه نزدیک بقصبه بالا پور رسید و مکان خاطر خواسته یافته تسکین یافت

مقابل نمودن عالم علیخان با نظام الملک کمال لاور می راه آخرت پیچیدن با نهایت بهادری

عالم علیخان بهادریچ شوال مقابل نظام الملک سید بنزیر فوج و نیزه قتال برداشت منصور خان و غالب خان پسر رستم خان دکنی را بر اول کرده بر سر امین خان برادر خان عالم و عمر خان بی هم را و کوهان غنیمت خان و اختر خان بخشه و فروری خان و یوان و مشت خان و محمدی بیگ که هر دو عیاله و در عمده و بهادر مشهور بودند و سنگسار ساخت و در نهایت طلب خان و خواهر رحمت الله و دیگر دلاوران و سرداران دکن و مرسته را بمین و بسیار فوج طرح مقرر ساخته بر کی بجاییکه مناسب بود تعیین نموده خود در قول قرار گرفت و غیاث الدین خان را با خود در هر دو جبهه فیل مشربک سوار ساخته و توپخانه را با سلب و شایسته با دو دوازده هزار پیاده و کمانگاری پیش روست خود داشته فیلان است بیکه را فوق آمین نمود و عقب توپخانه با دو دلاور و بادل قوی و خاطر سلطین اراده کارزار معرکه ساخت لیکن چون جوان نور سید و ناخبره کار برد یا آنکه احوال جنگ دلاور علی خان شنیده بود که نظام الملک مردم خود در کین نشانده دلاور علی خان را بدست توپخانه آتش کشید و از آن جهت شکست بر فوج دلاور علیخان افتاد و حرم و احتیاط درین خصوص نیز کرده خود هم در همین بلا گرفت و دید و بان شیرین بر دلاور علی خان در باخت اصل خود آتشی که چاره نقد بر هیچ اندیشه و تدبیر نه جوان می تواند و نه پیششاه مذکور نیز ضمیمه رقم پذیر غار و فاعل تکار گشت باسی چهل فیل سوار پاسه ملاوت و در عرصه کارزار گداشته نظام الملک بقا که دست تحت توان قبول مرست خان بهادر را بر اول خود ساخته غازی الدین خان پسر خود را همراه او داد و عبدالرحیم خان و رحمت خان و سعد الدین خان و داراب خان و کامیاب خان و غیاث خان و قادر و داد خان و اختصاص خان و لیر خان و در مرح الله خان و الوو خان و چند سوار را با دیگر بهادران همراهی خود را که همه کینه خواه و درزم چو بوده اند با هم در صحنه و میر و فرار داده خود مع عرض خان در قول جا گرفت و بنهار مرسته را با سینه از زمینداران بر نیگاه گذاشته بمبار فوج شیرین مرسته با می مخالفت متعین نمود و توپخانه و بانها انچه از خود داشت و از بوزان قلعه آسیر و بران پور و لشکر دلاور علی خان بدست آورده بود را در روز بلوکیک چیده بود مشب آنرا تغییر داده در گوشه باسی مخفی بمین و بسیار چیده و دلاوران معتمد را با توپخانه جبهه دار و جزائر دیان و در کین نشانده خود و در پاره آتشی استاد دلاوران فوج عالم علی خان در حرکت و بهمان در آمده و مقابل بر اول خود کرده دوازده هزار سوار خواهند بود بر توپخانه شراب نظام الملک حمله نمود و بمین کرد و شکست و مقابل بر اول رسید و حقیقتشاه نمایان نمودند و تزلزل می در فوج بر اول عالم علی خان بهر سید بهادر مذکور با دراک این احوال از راه جرأت فطریه مع غیاث خان که بمشیت و فریق او بود و دیگر سرداران و مره بانان فوج فیل سوار می پیش رانده مدبر اول خود نمود و کلمات مراد می در سینه و مره بر فوج نظام الملک تنگ ساخته از پیش روی خود برداشت فوج مقهور و گردان و عالم علی خان مع بهر ایمان متعاقب نوروان گردید و غنان حرم و احتیاط را از دست داده

سے لحاظ سے پیش بجلت میر اندازنگہ بر سرے تقدیر بر روی تو بچانہ کین و فوج مثلاًن کر کین کہ ران تو بچانہ متعین بود سید
 دنگان بیکار تو بهای مجر و دانداسے بسیار و جزا کرے شمار را بر روی او سر داود رستخیز قیامت بر تاست
 بود و تو بچانہ علانے راسیاه ساخت چون دود که همسار نمود و بود و فرود شست متهور خان بر اول و غالب خان
 و شمشیر خان و محمد اشرف خان و خواجہ رحمت اللہ و مثنی خان و محمد سے بیک و بسیاری از با نازان مقتول و مجروح و اکثر
 سواران و دیادگان بر خاک ہلاک علخان بنظر درآمد و عالم علی خان ہزار باوجود بدداشتن زخم با مع مع دود سے از
 جان تاران کہ ہر کے شتر زہ شیر و مبارز دلیر چنان عرصہ خون خوار و مہر گریوہ و اسقامت و زخم و داود متور
 و شجاعت میداد و مدبہم قدم پیشتر سے نہاد درین حالت اختصاص خان ببر و خان عالم و محمد غیاث خان کہ یک چشم
 او از زخم قبر در بین دار و گریوہ کار رفتہ بود پاسے جبارت پیش گذاشتہ مقابل حملات رستم خان عالم علی خان گریوہ
 و دیگر سرداران ہمارے نظام الملک مع عوض خان کہ از قزاقی قریب او بود میدوان ہر دو رسیدند و فرود و مجاہد ستر
 و آو نیز غریب روی و داود و قزاق از ضرب شمشیر اختصاص خان دست عالم علی خان از حرکت افتاد و از یورش فوج
 نظام الملک کہ از سے ہم میر سید آن کو جان رستم نشان مع ہراسیان کہ نوزدہ قبل سوار و دیگر فارس با نازان و کار
 و پیادہ ہای شجاعت شمار بشمار آمدند سنج و بابا بای کرلم خود ملحق گریوہ سکر اسے ہمار زخم برداشتہ با چند مرشد دیگر
 اسیر گردید و عمر خان برادر زادہ و او کو خان و امین خان برادر خان عالم کہ از میان قتاد رفیق عالم علی خان بودہ در سہ تک بود و دست
 جاہر قبل درین عرصہ از خان مرحوم مذکور بدست آوردہ بود و مدت مقابلہ پہلو از جنگ سے الحقیقہ از نام و تکیستے نمود
 با اتفاق بعض نفاق پیشہ دیگر لشکر نظام الملک پیوستند و غیہ و خیالان و تو بچانہ و جمیع کلا تانہ اسے سرکار عالم علی خان مجاہدان
 او انچہ از دست برد تاراجیان معفو ماندہ تصرف نظام الملک درآمد درین جنگ نیز ہمچہ یک از ہراسیان نامی نظام الملک
 آفت جانے نرسید چند کس از اعیان کہ زخمیار داشتہ بودند از مریم نطت و احسان نظام الملک جراحت آندا التیام
 یافت از استماع این خبر لایک قلب الملک و امیرالامرا گذشت بیلانے نیست خصوص امیرالامرا کہ از افراط غم و غصہ بر آتش
 بقیہ اسے طدید و اندیشہ ناموس و فائدہ خود کہ در دکن داشت نیز بخاطر شش میلید بعد غمت خبر رسید کہ قبائل حلیان
 رابع مال و اسباب قتل و دار و دولت آباد قبل از رسیدن فوج نظام الملک اندرون قلعہ گرفتہ لازمہ غم خود اسے
 مرعی داشت و باوجود آنکہ کمال آزر و گے از حسین علی خان داشت جو انفرادے را کار فرماستہ منت احسان
 بر سادات گذاشت بہیت بدے را بدے سهل باشد جزا اگر مردے احسن الے من اسباب از استماع
 خبر اندک قلعے دل غمزدہ امیرالامرا بہادر گردید و نیز در بین زود سے خبر رسید کہ مبارز خان و عبد الرحیدر گاو و دلاور خان
 کہ ہم زلفت یکدیگر بودند با ہیفت بہشت ہزار سوار آمدہ نظام الملک پیوستند و بعد رفاقت با او بستند

نهضت نمودن امیرالامرا بسمت دکن و مرخص شدن قطب الملک طرف
 دار الخلافۃ شاہجہان آباد و اجمال ذکر انچہ درین عرصہ روی داد

کہ لنگش بسیار ما بہا بر این قرار یافت کہ قطب الملک بہ نیابت پادشاہ دارا خلافتہ شاہجہان آباد استقامت
 و زود و حسین علی خان در خدمت پادشاہ بدکن رفتہ تنبیہ و تادیب نظام الملک نمای چون این خرم جزم گردید امیرالامرا

در تکیه فرامی آوردن سپاه و سرانجام سالان جنگ فاشه مصحوب محمد خان پسر سردار قدس خان و دیگران زود پروانه باره
 طلب جماعه و اران عمده باره و اخوان صاحبانوس فرستاد تا اگر قریب بنیاه هزار سوار قدیم و جدید بگنجد ششم سوار شاه
 و افواج شاهی و سایر با و غیر هم هر که اطاعت و رفاقت نمود با قویهای جهان آشتی و تفکیکی های خود اندازا سبب مغرور ساز کرده
 او اخره شوال پیش خانه بطولت دکن بر آورد و خود امیر الامرا نیز کوچ نموده بدو کوهی اگر آباد و نزول فرمود چون اهل موجود
 حسین علیخان رسیده بود بعض امور که میخواست در حق او متاسب نبود همان تقدیر از دست او بری آورد و چنانچه در او اهل ذی قدر
 خدمت میرفتی که بند و بست خانه پادشاهی و البته دوست از سیدخان جهان که از جمله اقربای حسین علیخان بود انتقال یافت
 بنام میرقلینان موقوف گشت و هم فقهی که مستاجر میجر محمد شاه از سواد مستقر الخافه اگر آباد کوچ نموده بسد کوهی بدو
 مذکور شرف نزول ارزانی داشت و سید عبدالقدیر خان بطریق مشایعت و حصول رخصت رفاقت نمود چون پانزدهم ذی قدر
 روز جلوس جشن پادشاه بود قطب الملک میخواست که بعد از فراغ جشن رخصت حاصل نماید حسین علیخان راضی نشده از اجازت
 کوهی اگر آباد مقرر نمود و چهاردهم ماه مذکور پادشاه و حسین علیخان همراه خود کوهی بنزدیک فتح پور مسکرها ساخت و سه
 چهار روز برای جشن جلوس پادشاهی توقف نمود و دست دکن نهضت فرمود و قطب الملک مع مادر خان عمومی نظام الملک
 حمید الدین خان و غلام الدین خان غالب جنگ و برام خان و نعمت الله خان و میرخان و سید صلابت خان و چند امیر به پربال و راجا ناده
 نور دوم ذی قدر بطرف شاهجهان آباد کوچ نمود و در راه محمد خان بگش با قطب الملک ملاقات نموده و او بر رفتن خود بیکر پادشاه
 بنا بر رفاقت امیر الامرا امید داشته خود ظاهر نمود و پنجاه هزار روپیه علاوه مبلغ چند لاک و پیه که حسین علیخان با سید رفاقت خود با و
 داده بود از قطب الملک گرفته بدروغ راست نماد بیکر پادشاه میروم رخصت حاصل نمود و قطب الملک بگرای شاه جهان آباد
 و امیر الامرا منزل بمنزل روانه دکن گردید

کشته شدن امیر الامرا حسین علیخان بهادر در راه دکن از نزدیک و احتیال امرای
 کینه کوش پرفتن و اتمام پذیرفتن شوکت و قوت سلطنت کن خاندان با بریه

بعد از آن که قطب الملک بچل کر دس شاهجهان آباد رسیده بکشته شدن امیر الامرا حسین علیخان بهادر و غیرت خان بهادر
 خواهر زاده او و نور الدین علی خان برادر امیر الامرا از شقه رفتن چند که در اضطرار نوشته مصحوب شتر سواری فرستاده بود مطلع
 گردید شرح این واقعه آنکه چون پادشاه و چند انکه اختیاری نماز در دست نشان سادات گردید از امرای کس نظام الملک محمد علیخان
 اعتماد و دل را خا خا رشک در مجرای غلبه و مبره دقت و فکر و تدبیر استیصال سادات بدل میکوشید محمد محمد امین خان با محمد شاه
 رخصت یافته و دسده گله ترسگ کشته اذن او حاصل نمود و نظام الملک شورانید و بیخیال سعی و اهتمام او بر عالم علیخان و دلاوری علیخان
 اگر چه مقدر بود که شست انچه گذشت چون محمد امین خان ازاده حسین علیخان بهر استیصال نظام برادر امین و بد نهایت ذلت خود ترجیح
 نورانید در فرمای نظام الملک به بعضین میدادست و برین غلبه بود که هرگاه کار نظام الملک بمقتضای امیر الامرا کشد البتة فتح و
 ظفر امیر الامرا میسر خواهد شد بنابرین روز و شب در بهین فکر بود که اگر بنوعی توان شد متفرغ و دعا و امیر الامرا در راه طایفه
 باید کشت اما بدو اعانت رفیق متفق اقدام بر این امر خطیر نموده از بهر نایب توان ستم و بنایب ستم نهام میگزید سید
 محمد امین بهر وقت بسبب دلت خان که از سادات بنشاپور خراسان و در اول منصبی باری والا شاهی در عهد فرخ میر حاصل نمود

بعد از آن بخدمت فوج داری رسیدن بیان که از محاللات عمده مستقر الحاقه اگر آباد است با موگشته در اینجا سپاه زیاده بنگهدار داشته و از
سید عبداللہ خان استمداد نموده بعد آمد و بنظم و نسق آن حال پرداخت و بجز میر خیر و شجاعت خود نادیب سرکشان آنجا نمود و
با ضابطه فاضلی سرافراز سے یافت و از جمله مشایر در بدر صاحب نام و اعتبار گشته درین سفر برای آوردن بعضی مطالب خود همراه
شکر محمد شاه بود محمد امین خان او را سہم و دہراز و رفیق جانبا خود بمناسبت منکلیت ساخت و امین برود میر حیدر خان کا شغری
را کہ از قوم چغتای و بسبب میر شمشیر بودن لقب میر سے دہرا نرا انتخاب نموده درین باب استخرج او نمودند میر حیدر مذکور کہ شجاع بیگ
و جوان و دلور مستفاد بود قبول نمود و آن بے نصیب بطبع و دنیا و تحصیث و بیب نقل سید حسین علیخان بہادر را کہ در وجم و قنور
اند سے غمی گنجی قبول نمود و ہر سہ بار دنیا طلب محرم را گزشتہ قدم ارادت برین جہارت ثابت کردہ با سہر گردر مشورہ بودند کہ
چنان و کرامت کس بر اینکار برادرت نماید تا آنکہ فرغانہ خال بنام میر حیدر محمود از دنیا و آخرت انتشار و آن اجل رسیده عرضے
متضمن شکایت محمد امین خان نوشتہ دیکر از ہر لڑان خود را کہ بر او اعتماد و شجاعت میبایک داشت و رفیق خود گردانیدہ بر این لڑا
آگاہ ساخت روز چہار شنبہ ششم ذی الحجہ ۸۳۵ ہجری مطابق سنہ دواز دہویس محمد شاہ کہ در منزل قریب سی و پنج کردہ از فتح پور
محرک بادشاہی بود محمد امین خان بجز رسیدن بادشاہ نزد بیک و لٹخانہ بر سہی مزاج و متوجع خاطر کردہ خود را بہ پیش خانہ حیدر علی
خان رسانیدہ و او را نیز ازین راز آگاہ ساختہ با خود متفق داشت امیر الامرا بہادر و بعد از آن کہ بادشاہ را بخیمہ چنانیدہ داخل محلس را
گردانیدہ از خیمہ بادشاہ برآمد و عازم لشکر خود کہ بجا بلطہ ہراوے بمسافت یک کردہ کسرے کم پیش میشد گردو چون نزد یک
دور و از دگلال بارو رسید میر حیدر خان از دور نمایان شدہ کاغذ التماس را بلند ساخت چیلہ با دو چہار دان مانع پیش آمدن
شدند قضا و قدر و مدد امیر الامرا انداخت کہ کم پیش آمدن داد و چہار دان را از ازراحت معانت نمود میر حیدر خان ایما سے
امیر الامرا را بحکم خود دیدہ و دید و عرضے را گذر مانیدہ متفصل بہ بالکی امیر الامرا بایہ آنرا گرفتہ احوال خود عرض کنان میرفت بہین کہ امیر الامرا
متوجع ملاحظہ عرضے گشت میر حیدر خان پیش قبض اگر خود کشیدہ چنان بر مجازان سید بولا و زد کہ از طرف مقابلش بیرون
شد و بہمان طرفت واحد بسعدات شہادت فاگز گشت آادر ہمان بلطہ امیر الامرا انگڑے برسینہ پر گزیدہ قائل خود زد و فرخ
کہ بادشاہ را کشیدہ بالکی سوار پیش از مندر یک زند غلطید و لاش چنان امیر الامرا بر زمین افتاد متفصل باین جہارت نور اللہ خان سپہ
اسد اللہ خان کہ عمر زادہ امیر الامرا بودہ ہمراہ بالکی میرفت بغیر شمشیر خود قائل امیر الامرا را بہرہ رسانیدہ مواد بودی عدم ساختہ بروی
میر شرف ہم رسیدہ شرب گردید و خل دوم کہ نور اللہ خان را گشت میر شرف اورا گشتہ و خود زخم برداشتہ جان ہلاست بدر بردن خلان لیکچوم
آادرہ امیر الامرا و نور اللہ خان را از تن جدا کردہ پیش بادشاہ بردہ و خود را قبول خان ناظر امیر الامرا جان نثار سے و دنا کردہ دار سے را
کار فرما شدہ ترددی نمود و خود چند زخم منکوبہ داشتہ بعد سہ چار روز از ہمان جہا تھا بمال آخرت شتافت سفاد خاکو بسا امیر الامرا
نیز ترقی رفاقت و تہوری بجاء آورده با شمشیر ہای بر منہ خود را بہرچوم خلائی کہ محاطین بادشاہ بودہ اند زدند و مصروف را دیدہ
تا نزد یک بسیج خانہ رسیدہ از ضربت مست مغلیہ بعضے گفتہ اند کہ از ضرب دست بربان الملک از پا درآمدند و متجمع از ہر پاس
محکم سنگہ دیوان امیر الامرا بدر دواز دگلال بارو رسیدہ راہ را مسدود یافتہ و ملکہ دیوان خاص را دیدہ با شمشیر ہای بر منہ زبان را
کرده درآمدند و دوسہ کس زخم برداشتہ و امیر الامرا را گشتہ یافتہ برگشتند بعضے مردم برق انداز حسین علیخان بہادر نیز بہر برق انداز سے

پرداختہ کاری ساختہ بر ایشان و متفرق شدند

رسیدن خبر مقتول شدن امیر الامرا بغیرت خان با دو ملا تامل سپہر بادشاہ و محقق شدن بابای خود در زرنگار

چون خبر گشت نشدن امیرالامرا بغیرت خان بهادر فرخ پسر زاده امیرالامرا رسید مطلق القات با باستان فوج و همراه گشتن توپ و توپخانه و
 طلبیدن رتقا نمود و در انتظار تیار سوار و حاضر آمدن آنها گشتند از حاضرین که سوار و دست کشته و دیر و مال دست خود
 پاک نمود و بر قیل سوار شدند و با اهل بیتا پادشاه و قتل خاوسه خود شتافت بقدر دوسه هزار سوار که هر کسی اور قات نمود یک مال
 شتافت و دودا و سه لبرعت برق و با در لشکر پادشاه رسید و سعادت خان در آن وقت بر تنهائی محمد امین خان و حیدر علی خان
 بر در حرم سرای شاهی رسیده از دو نام یعنی رتقای امیرالامرا که در آن وقت بر در وازه بود بگریخت خود و در خود و در حیدر پادشاه
 از شغفتن مادر می رسیدن بر آمدن سپهر خود و نبود سعادت خان با تقضای خدمت و دولت خواهی قدم حرکت پیش گذاشته بران
 تمام و نهایت الحاج و ابرام دست پادشاه را گرفته از محل بر آورد و اعتماد الدوله را بر پیش خود و سوار نموده خود بجای خواص نشست
 چون افواج در سالهای پادشاهی و امرا می موافق بر ستور و بر رزگرایی خود شتافتند بودند و آن وقت قلیل جمعیتی از مغلیه همراهی
 محمد امین خان و اندک دیگر مردم سعادت خان در کباب پادشاه حاضر بود و حیدر علی خان که کسین سلبه برای همین روز مردم توپخانه را
 مستعد و شغول میداشت در عین آشوب و دستخیز آمد غیرت خان بهادر که کلام را با دو هزار سوار نهایت نزدیک رسیده بود و با تمام
 جمیع و حاضر مردم توپخانه و افراس و فانیل پادشاهی و سرکار خود پرداخت و در عین اضطراب با نظام و ترتیب فوج و توپخانه و بیضا
 مستعد بهراولی اسناد و غیرت خان چون شیرخان و دیگر بیان دست از میان شسته بر سر خود خیل مانند سپند و در پیش شتافت از نهایت تیر
 و سه نمی آسود و گویا در خانه گمان نفس مکان نموده غایب سفر آخرت بود و آن بهادر و دلیر دین دار و گیر محبت بود و فتنه خالی خود امیرالامرا
 بهادر را گشته نظیر پادشاه و محمد امین خان و حیدر علی خان داشت و همین اهتمام حیدر علی خان و سلبه کار فرمای او که در آن گنگر گشت
 و حیدر علی خان معرکه رزم را چنان گرمی آراست که صدای احسن شتافت از چاه سوخت امرا پادشاهی طایفه التواتر بهر رسیده در
 تقویت جمعیت پادشاهی می افزود و کم مردم برای غیرت خان نیز کمک او رسیده از دماغه روستا نمود خلاص غیرت خان بر مشعل
 بجهت رفتن خان و پادشاه گشت و تیر از شت غیرت خان را بانی یافته چون اهل حیدر علی خان رسیده بود پشت گمانش چنان
 تر از و شت که بعد فتح بد شواری بر آمد و قمر الدین خان و سعادت خان بمرد حیدر علی خان رسیده شرط وفاق و دغا با پادشاه
 بتقدیم رسانیدند و پادشاه بدست خود نیز تیرا میزد و در عین عصمت و اراجیان آتش بخیزه امیرالامرا و اسادات داده دست بنارت
 اموال و کارخانه و ایش کشاده خزانة عامه او را که اندک در و صواب گذشته بود میباردند و مصفا الدوله خاندوران بهادر
 منصور جنگ بمرد پادشاه رسیده و غیرت خان بعد از آن که دوزخ کار می تیر برداشته بود بدین غم گسسته که در خواهی
 حیدر علی خان بود و بر گرسه عالم بقا و رفیق و همشین ملازمی که در دین الله آبا به الصالحین خزانة لشکر امیرالامرا تبارج و شت
 و آنچه در راه عقب مانده بود از تاراج محفوظ مانده و بصلط پادشاه و رآر

ذکر سوانحی که بعد قتل امیرالامرا بر همریان اوروی داد و ارتقای مدارج دولت امرا می خالص الوداد

بعد فتح و لغت حیدر علی خان بمکه سکه بنیام امان جان و آبر و از طرف پادشاه داده و نزد خود طلبه و کولش و غوغا و تقصیرات و خطای
 منصب بشش هزاری از اصل و اضافت که نید در تن چند ما از طرف اعتماد الدوله بنیام استمالت کرد و رسیده او بنیال آنکه
 اندن جان و آبر و از محالات است شوق متغصن با ارجا بطلب الملک نوشته معصوب شتر سوار س فرستاد و خود
 بسوار س با سکه راه خانه خویش گرفته روان گردید و جمیع از مغلیه و چپا س با سکه که اکثر س از اطوار نا شایسته او

مسکوره و نیز بر بوده اند بر سرش بنیته و از پا کله کشیده بر بر کد و مشت گرفته و در میان خسته احوال نزد محمد امین خان آوردند
 و بجز و گریه التماس امان بان نمود محمد امین خان لباسه باد پوشانیده بطوق و زنجیرش مقید ساخت ماسه سرو مندا اس
 و کیل قطب الملک احوال وقت دیده ریش و بر و تود تراشیده نقشه خاکستر بر پیشانی کشیده اسباب خانه بر می تپانج
 داد و قدری نقد و نفیس با خود گرفته چند سکه در نیمه آشتیایان بر برد و تا بوقت مدتی و خود را بسید عبداللہ خان
 رسانید میر علی خان خدمتکار مقرب حسین علی خان که صاحب خیل و کشت و دار و غده داغ و قعیمه در در جنگ فاخت خیرت خان
 نموده بود و در روز آفت تاراج و سبه آبر و سگ با و ز سر آفران و آبر ویش بر باد رفته مقید گردید و میر شهنش با وجود
 استعمال و عطاسه اضافه و رعایت نقد که بعمل می آمد پاس بنگواری که منظور داشته از قبول عنایت ابا نمود و زانی چند
 به بیگاری گذرانیده بعد در تفریق پادشاه گشت و محمد امین خان بنا بر رفع فتنه عوام جنازه امیرالامرا و غیرت خان پسند
 اولیا را بر زبان گرفت و نماز بران خواند و بنا بر اهل حسن تردد و شجاعت خود مردم را مخاطب ساخته گفت که یاران اینها شیر اند
 که خوابیده اند بعد از آن جنازه را روانه اجیر ساخت که اجساد مذکوره را در جوار عبداللہ خان کلان بد چرسین علیخان بنجاک سپارند
 و غرض از تزیین جنازه آن بود که در راه قطاع المطرقی بطبع زرباف و غیره غارت نمایند و در نظر عوام امانت عائد
 احوال سادات گردد اما نشد بر این تاملت با میر سید مردم با تمام سبکوشید و بنا بر اجیر شدن رسانیده اجساد را بنجاک
 سپردند سحر سحر جان اے پسر ملک جاوید نیست + در دنیا و دادارے امید نیست نه بر باد رفتی سحر گاه و شام +
 سرور سلیمان علیہ السلام + در آخر ندیدی که بر باد رفت + خنک آنکه باد آتش دود آفرنت + الحمد للہ که متواتر از مقبره
 مسموع شد که این مرد و صف در امیرالامرا چنانچه باید بود و آنچه با فرخ سیر و بیضه بدخواهان دیگر بعمل آمد از خواست اخبار
 نقله آثار معلوم شد که بنا چاری بود چه حفظ جان و آبر و کیست که نخواهد و در بنا طلبان مادر که دشمن از آبر و جان با وجود مقدمه
 از احدی مسموع نشده بلکه از نا بیان خدا و رسول بهم و مخصوص این امور که کسی بود که نالغس عیار بر آمده باشد حال آنکه علیست
 در بنا از واجبات و سرائیه وصول با علا و درجات اخروی بود و اطاعت امتثال خود در دنیا تا این حد ثمره و سودی ندارد
 چه طور میتوانستند که مثل قطب الملک و حسین علیخان امیرالامرا با وجود آن همه بافتش اینها من با طاعت و تعجبت فرخ سیر
 برای اخرایش جاد و اقتدار اعتقاد خان و میر جمله که از اراذل ناس و بانواع عیوب مبتلا بوده اند و در داده جان و آبر و س
 خود را بر باد دهند و اسد اللہ خان معروف بنواب لولیا پسر عمه امیرالامرا که اسباب خروت و کشت او بر باد رفته عاری
 از اعتبار گشته بود و رفعت بیت اللہ حاصل نموده روانه مقصد گردید و غلام علیخان نظری که منتهی که وقت آوردن پادشاه
 از دارالخلافه بفرجی فرموده بود از آفت بی آبر و سگ محفوظ ماند و فرصت یافته خود را بعد از اللہ خان رسانید نصرت یار خان
 که از سادات نامی بار بر بود و با عبداللہ خان اخبار خاطر می بود و داشت بموجب طلب حسین علیخان بانشکر می آمد سکر و
 مناصله بود که خبر امیرالامرا شنید چون باصمهام الدوله رابطه اتحاد و اخلاص داشت اطلاع نمود و مصمهام الدوله را در اخطا شد
 بملازمیت پادشاه رسانید و باضافه و وزیر بر منصب بنجاری سر فرزند گردانید و اعتماد الدوله بعد امین خان را پادشاه
 از اصل و اضافت بهشت نیز از سوار دو اسپر گردانید یک گرد و پنجاه لک دام انعام و خدمت وزارت بالقبه زیر الملک
 بهادر نظیر جنگ مرحمت نموده و خدمت میر بخشه گریه بمصمهام الدوله مقرر نموده منصب بهشت نیز از سیر
 و خطاب امیرالامرا داد و قمر الدین خان پسر محمد امین خان بخشه دوم و دار و غنم تحویل نامه و صاحب خدمات دیگر گردید

و باضا فریزی صاحب منصب هفت هزاری شد و حیدر قلیخان منصب هفت هزاری و شش هزار سوار و اسب و یک اسب یافته نما طلب بنا هر جنگ گردید و سعادت خان با اصل و امضا و پنجاه هزاری گردید و بخاطر سعادت خان و سعادت خان یافته و همچنین طغر خان و دیگر نازان و متوسلان دولت توکران قدیم و جدید و الا شاهی و غیره موافق حسن خدمت و سعی و سائل و دو ساله امور و عنایات گردیدند

ذکر رسیدن خبر تقیقلب الملک احوال او و سوانح عبرت افزای جنگ عبداللہ خان با پادشاہ و اختتام آن همه دولت و اقتدار سادات بیک ناگاه

سید عبداللہ خان بکسل کرد پس شایعمان آباد رسید و بود که شتر سوار غربت خان بهادر با شش و شصت هزار تن چند متعین سوار با شش کشته شدند امیرالارباب غای اعدا در دوشم و چشم جهان بین اورا تیره و تار و زنگانی بر آذنا گوار شست بعد اطلاع بر ارجا چاره جز صبر و شکیبائی ندید و با هزاران کوه غم و چشم پر غم مصاحبت و رفیق ندید و متوجه شاه جهان آباد گردید و پیش از رسیدن ترغیب سے نمود که هنوز افواج اطراف با پادشاہ نہ پیوسته و لشکر حسین علیخان با و گردیده و نیز حسین و بیس خود را باید رسانید تقیقلب الملک این را سے رائے پسندید و مصاحبت دران دید که چون پادشاہ مستقل و امر سے ہزار او یکدل شدہ فوج نا شکستہ فاطمہ گردیدہ است بدون ہمراہی شانیزادہ از اولاد اورنگزیب حاکم لکھنؤ مقابلہ مقرون بصواب نیست رسیدن بدرا الخلافہ و بر آوردن کے از سلاطین و عذاب قبول ہر ای کس کہ در انجا سکونت دارند و فراموش آوردن افواج و اسباب ضرورت السہ کچ کچ مرطوب گردید از انتظار این خبر گنوازان مفسد و میو انیسان قطع الطریق فراموش گشتہ و قاتلہ یافتہ باز ماندہ سے سپاہ و جنگا و مائت می نمودند و ہر چند افواج تا وہیب آنا سیکرد از پیشہ خود سے آسودہ و روز سے مجاہد واری انہرہ بیابان پیش خمیہ با جماعہ خود مقتول گشت و قاتلہ از طرف شاہ جهان آباد کہ ہزارہ بعضی از اسباب حسین علیخان بسر سے چاہتہ بقاصدہ و مسدود کردہ از لشکر تقیقلب الملک سیدہ بود تمام و کمال مع استیسا بتاراج رفت و محال محالات جاگیر سادات را زویند اران مفسد بہ قتل ساختہ محصول حریف ماتا انتظام سلطنت تصرف شدند و سید عبداللہ خان برای بر آوردن کے از شانیزادہ با شجاعت اللہ خان رابع مرتفعہ خان بشا ہجہان آباد و فرستادہ با برادر خود نجم الدین سلع خان صوبہ دار شاہجہان آباد خطہ درین خصوص و در باب گندہ شستن فوج و آراستن آلات کارزار حکماشت آخر و در تاریخ ہشتم ذی الحجہ نجم الدین خان رسید قتل از انکہ برز با نانا این خبر اقتضایا بدولت خلاف انچه خبر رسیدہ بود استہوار دادہ جسے را ہمرہ کو قوال بر فائدہ محمد امین خان فرستاد و تا شش از شش ہنگامہ مجامعہ اطراف حریف خان مرقوم در میان بود و مردم او یا بنا بر اطلاع احوال و بیاباس و فاجر بائی خود مستقل بودہ البواب را پاسدار سے سے نمودند آہستہ حکم عبداللہ خان بمانعت این کار رسیدہ و خود متنبہ گشتہ ازین حرکت نامناسب بانامہ مردم را برگردانید و نجم الدین علیخان روز حیدر قریان با و جہانپور اندوہ بچہ گاہ رفتہ نماز خواندہ برگشت بعد از ان فرستادہ ای عبداللہ خان بدرفا نہ پلکان سترالدین رفتہ درخواست بر آمدن نمودند و آنا قبول کردہ و دستور لعل آوردند و شاید با نیکو سیریم چون معاملہ شد بعدہ نزد سلطان ابراہیم خلف رفیع القدر غیرہ بہادر شاہ آمدہ و او را رائے ساختہ بر آوردند

جلوس نمودن سلطان ابراہیم بر ای چند روز

یازدیم ذی الحجۃ ۱۱۳۳ سلطان محمد ابراہیم را بوقت نشانیہ قطب الملک بوالفتح تھلیر الدین محمد ابراہیم ساقیہ رسیدہ عبد اللہ خان بعد دروزہ غل
شہر شاہجان آباد شدہ ملازمت محمد ابراہیم نمود غازی الدین خان را منصب شہت ہزار سی و خطاب امیر الامراء و خدمت
میر بخشے کرے مقرر نمود و نجم الدین خلیفہ خان را بجستہ دوم سید صلابت خان را بجستہ سوم و میر خان را بجستہ چہارم کردہ بر مراتب
ہر یک از رفقا و اہل ازاد و در اسالت امرای قدیم کو شیدہ جیسے ازین مردم کہ از جہد رفیع الدربات از صاحب غرول و از ترترے
مایوس و منورے بود و نہ ہر یکے را طلبیدہ با عطای مناصب عنایت مدو خچ خوش و خود و اگر شہر را مامور بگنہداشتن رسالہ
ایر از شہاد رو پیہ در ماہ نمود و بلیغے ازین مردم امداد مساعدت از چہل پنجہ ہزار روپیہ تاکہ رو پیہ بمل آمد و ماہ خان عموے
انعام بہ الملک را بہ جمال نمودن با گروہ مبلغ نقد و ادن مثل نمود بعض اہلے فرخ سیرے را مثل اعتقاد خان و شایستہ خان و سیف الدین خان
و اسلام خان و صفی خان کہ کو پیہ داشتند نیز طلبیدہ و لبریا نمود و امیدوار ہے مکارم ساختہ دلالت بر ناکت کرد و اسلام خان
و صفی خان و محمد یار خان مجازیر اندام سرانجام دنا سازے خراج بنا بر ان نشانیہ مال کار از رفعت پیلوئی نمود و اعتقاد خان
و سیف خان قبول مناصب نمودہ مبلغے برے مدو خچ گرفتہ اما اعتقاد خان و دیگر منصبداران با دشاہ ہے و والا شاہ ہے
خیانت را کار فرما شدہ یکدہ منزل ہر لہے نمودہ برگشتند و یا منصبداران کم منصب مجراہ خود و ملوئی خاص تا ہیئت صدے
و ہزارے قدیم و جدید بانجامے تملک و مخادیر متقددہ مثل انعام و مساعدت و ملوئا تہا بمل آورد و نوکران متہکم کہ ہر سرے
پنجاہ رو پیہ داشتند شہتاد رو پیہ شہاد را از غیبت کہ شہتاد رو پیہ ہر سرے نعیم یافتہ عبدیان و یا پو سواران ہم شریک
بود نہ ہر دل خدا و خوش اسب و خوش یراقان گرانے آمد و موجب مال خاطر آہنہے گشت چون دگر گنہداشتن فوج مبالغہ
بود وقت اقتضاے تعین و تشخیص نیابت و ردالت نمی کرد از ہر قوم ہر کس کہ اسبے داشت آمدہ نوکرے شدہ نو ہزار سوار
ملازم سرکار قطب الملک گردید و تخمین را مبلغ یک کرو رو پیہ بصرف این سپاہ درآمد

ذکر نصرت نمودن قطب الملک مع سلطان ابراہیم بارادہ مقابلہ محمد شاہ لزو ار الخلافہ
شاہ جهان آباد و سولنخے کہ درین عرصہ زوی داد

ہفتدسم ذی الحجۃ الحرام سنہ مذکورہ قطب الملک سلطان ابراہیم را با بگل ملوکانہ بنوعیکہ درین بگلت میسر آمد مجراہ خود گرفتہ از
شاہ جهان آباد برآمد و طرف عمید گاہ منزل فرمود درینجا غلام علی خان از لشکر محمد شاہ و تہور علی خان از اکبر آباد رسیدہ
لشکر قطب الملک ملحق گردیدند غلام علی خان را با نیابت علی خان کہ برادر زادہ و متنبیایے قطب الملک و بسن
چارہ سالگی رسیدہ بود برای بند و بست تلقی شاہجان آباد مع قلیل جمعیتہ رخص نمود چون اول خبر رسیدہ بود کہ محمد شاہ
از راہ ملک راجہ تہر متوجہ دارالخلافہ است قطب الملک در کوچ سوم بدگاہ خواجه قطب الدین عسکر ساخت بعد از ان
شنید کہ از راہ اکبر آبادے آید لہذا با ہما بر گردانیدہ بفرید آباد رسیدہ و با شکار سیف الدین علی خان و شہاست خان
و سید محمد خان و ذوالفقار علیخان و دیگر افواج و روکسای بارہ ہفتوقت و تاسفے طے منازل بے نمود و در ہر منزل جوق
خون فوج بارہ و داغہ صاحب الوس اطراف و زمینداران مقتدر صاحب قیل و فوج آمدہ و لشکر لخمی می شدند و علی ہذا القیاس
از نوکران حسین علیخان کہ در فائدہ بادشاہ نوکر شدہ بودند و کیا ہر کفہ فرست یا فیتہ برے آمدہ ہر روز صد و صد سوار
ازین مردم ہر سپہ بند بعد از ان کہ موضع بلوئل منزل لشکر قطب الملک گردید سیف الدین علیخان و شہاست خان و سید

محمد خان پسر اسد الله خان معروف بنوالب دلیا با دیگر سرداران و افواج باره که مجموع قریب ده دوازده هزار سوار خواج بود و صد و پنجاه ارابه پرا سادات باره که هر یک خود را در ستم عصر میدانست باید وصول برانست اما دای حقوق افوت رسید بهر اسب قیل سوار بر قطب الملک مقرر شدند و بعد از دو و اینها چو راسن جا پیر میل سنگ بدین خبر حیدر بنده سرج ل کر خیزد عده اگر گزاید و منکر بود مع حکم سنگ و بر ح از جماعه داران هر چه چنین طغیان و فریاد از ان اطراف نمی گردیده علاوه افواج سابقه که در نظر ملک و حاکم زمین زیر سیم پان و پای بیادگان ناپدید میگردید بود و همان روز چو راسن بار بار خود سز و خبر قیل و چند قطرات تر که از لشکر محمد شاه بر بوده و پیش انخانه آورده بود بطریق ره آورد و تسلیم قطب الملک نمود قطب الملک اقبال و دشمنان را با و انعام نمود و محض آنکه نعم محمد الحرام که فوج محمد شاه از موضع تسلیم گزیده شده مغرب خیام و معسکر ساخت و مفاصله بین العسکران گسترانید محمد شاه هر چند انتقام از عبداللهم خان سیف الدوله بدارد ولیک و راجه و میر لاج حسینکه داشت با بدو با بسبب نبود راه و موانع دیگر نرسیدند که محمد خان بنکشان سز سوار و وزیر خان و وسیله و این بدینان میواری با جمعی از سواران و پنهان شدن با دشمنان و در قریب بار سواران از نزد حسینکه نرسیده رفیق لشکر محمد شاه گشت

ذکر صفات آراستن از جانبین و هم میختن عسکرین و برانگیختن سپاه گرد و پنجاه و مفت بله قطب الملک با محمد شاه پادشاه و ظفر با بے محمد شاه بر قطب الملک و اختتام آن دولت و اقبال سادات و شروع سستی پذیرفتن ارکان سلطنت تا بدان باره با مقتضای تقدیر است

اگر چه از دم دهم محمد با بزرگ عسکر که در فین حرم را کار فرما گشته بر ترتیب جنگ راه می نمودند و چو راسن حسب الحکم قطب الملک سسی بسیار نمود که آتش بیادرت غارت و شایه و دیگر یگان و ان توپ کشی را بخوشی کشیده بهر دوازده و اسب و سوار سز حیدر علی خان میرانش میرشد و هر اول لشکر محمد شاه حیدر قلیخان مغرب شد و سعادت خان بهادر و محمد خان بنکشان بطرف بین و مصاصم الدوله و نصرت یار خان و ثابت خان مع برخی از مردم و دیگر در بسیار قرار یافتند و اعظم خان را با جمعی از جنگ و دیگر گان فوج مقرر ساختند و اعتماد الد و محمد امین خان مع بادی خان و فخر الدین خان و عظیم الله خان طالع یارگان و جمعی دیگر فوج بنشین قرار یافت و شیر انگل خان و تربیت خان و دیگر خدمه بان و در رکاب پادشاه جا گرفتند و میر حمله و غنایت الله خان و ظفر خان و اخلص خان و راجه گویا ل سگ بهد و در بهد لیکان برای محافظت بهر یگان و اسد علیخان و سیف الله خان و حامد خان و امین الدین خان و جمعی از دلاداران و دیگر مع فوج راجه و میر لاج محمد و جراتار و برانفار و سوار سز اند به محل قوت افزای فوج کشند و فیضان که مشهوره با اسلحه و اوراق جنگ و دیگر تازان رزم آهنگ و عقبه توپخانه و لشکر آشوب بای و دوند و قطب الملک بهد و در و در منزل حسن چو کر از لشکر پادشاه با عاصه سه کرده و در مقام نموده بتاریخ و دوازدهم محرم الحرام بر ترتیب فوج خود پرداخت سرداران باره بنابر خود سری در عونت چنانچه باید اطاعت میکردند و لکن ترتیب چند بار تفریق یافت و باز بر سیم پیش بر صورت نجم الدین علی خان و سیف الدین علی خان و غالب جنگ بهادر غازی الدین خان و سید محمد خان و شهابت خان مع لیسر و برادران و تهور علیخان و شهابت الله خان و ذوالفقار علیخان و عبداللہی خان و مظفر خان و دیگر دلاداران باره که جمعی با ستم و از اسباب محمد خود را می شمیرند و هر اولی مقرر شدند و حامد خان و سیف خان میر لاج خان و نعمت الله خان و امیر خان و سید صلابت خان و عبدالغنی خان و اخلص خان و افغان و علی خان و وسیله و و میند ارمان

یازدهم ذی الحجه سنه السلطان محمد ابراہیم راجت نشانیہ قطب لافتح ظہیر الدین محمد ابراہیم ساختند کہ سید عبداللہ خان بید و روزہ قتل
شہر شامیان آبا و سجدہ ملازمت محمد ابراہیم نمود غازی الدین خان را منصب بہشت نزاری و خطاب امیر الارائے و خدمت
امیر بخشے کرے مقرر نمود و نجم الدین طغان را بخشے دوم سید صلابت خان را بخشی سوم و برجہ خان بخشے چهارم کردہ بر مراتب
ہر یک از رفاد و امر افزود و در اسمائت امرای قدیم کہ شدہ جیسے ازین مردم کہ از بعد رنج الدراجات از مناصب غرول و از ترستہ
مایوس و منزوسہ بودند ہر یک را طلبیدہ با عطای مناصب عنایت مد و فرج خوش و خود نو و کوشہ را ماوراء بگنداشتہ رسل
بجز ارشاد و روپیہ در ماہ نمود و البقیہ ازین مردم امداد مساعدت از اجل پنجاہ ہزار روپیہ تاکہ روپیہ بمل آمد و مدافعان عموماً
انعام بہ ملک باد بجال نمودن با گرد و مبلغ نقد لون تملی نمود بعض امرے فرخ سیرے را مثل اعتقاد خان و شایستہ خان سیف الشفاں
و اسلام خان و صفی خان کہ کوپیہ داشتند نیز طلبیدہ دلبر با نمود و امید واریے مکارم ساختہ دلالت بر فاقہ کرد و اسلام خان
و صفی خان و محمد یار خان مجاذیر اندام سر انجام دنا سازے فراج بنا بر او نشاندہ کال کار از رفاعت پہلوتی نمود خود اعتقاد خان
و سیف خان قبول مناصب نمودہ مبلغ برے مد و فرج گرفتہ اما اعتقاد خان و دیگر منصب داران با و شامیے و دلا شامیے
خیات ماکار فرما شدہ یکہ منزل ہر سہ نمودہ برگشتند و با منصب داران کم منصب ہمراہ خود و طویلی خاص تہانت صدے
و ہزارے قدیم و جدید بانجامے مختلفہ و متاخر متعددہ مثل انعام و سعادت و مراعاتا بعل آور د و نوکران قدیم کہ مرا سہ
پنجاہ روپیہ داشتند ہشتاد روپیہ شد اما از پنجہ کہ ہشتاد روپیہ مرا سہ نعیم یافتہ بدیدان و یا پو سواران ہم شریک
بودند بدل قدر ما خوش اسب و خوش یراقان کرانے آمد و موجب طال خاطر آئندے گشت چون در بگنداشتہ فوج مبالغہ
بود وقت انقضاے نعیم و تشخیص نجات و رذالت نبی کرد از ہر قوم ہر کس کہ اسبے داشت آمدہ نوکرے شد نو ہزار سوار
ملازم سرکار قطب الملک گردید و تخمین را مبلغ یک کہ در روپیہ بچون این سپاہ درآمد

ذکر نهفت نمودن قطب الملک مع سلطان ابراهیم بارادۀ مقابلۀ محمد شاه نژاد الخاقان
شاه جهان آباد سولتانی که درین عصر روی داد

بهشت هم فواجر الحرام سنة مذکوره قطب الملک سلطان ابراهيم را با بھل ملوکانه بنوعیکه درین مجلّت میسر آمد سمره خود گرفتہ از شاه جهان آباد برآمد و طرف عمید گاہ نزدل فرمود در اینجا غلام علی خان از لشکر محمد شاہ و تھور علی خان از اکبر آباد رسیدہ بشکر قطب الملک ملحق گردیدند غلام علی خان را با اینجا بہت علی خان کہ بہادر زادہ و تنہا سے قطب الملک و حسین چارہ سالگی رسیدہ بود برای بند و بست قلعہ شایہان آباد مع قلیل جمعیت مرخص نمود چون اول خبر رسیدہ بود کہ محمد شاہ از راہ ملک راجپوتہ متوجہ دارالخلافہ است قطب الملک در کوچ سوم بدرگاہ خواجہ قطب الدین محسّر ساخت بعد از ان شنید کہ از راہ اکبر آباد سے آمد لہذا راہ را برگردانیدہ بغیرہ آباد رسید و انتظار سیف الدین علی خان و شہامت خان و سید محمد خان و ذوالفقار علیخان و دیگر افواج و رؤسای بارہ بہ توقّف و مانعے علی منازل بے نمود و در ہر منزل حق حق قوج بارہ و داغانہ صاحب الوس اطراف و زمینداران مقتدر و صاحب قیل و قوج آمدہ بشکر ملحق می شدند و علی مذا القیاس از نوکران حسین علیخان کہ در خانہ پادشاہ نوکر شدہ بودند و کیا بہرہ گرفتہ فرصت یافتہ بر سے آمدند بر روز صعد و دو صعد سوار ازین مردم میر سید محمد بنہ از ان کہ موضع بلوکل منزل لشکر قطب الملک گردید سیف الدین علیخان و شہامت خان و سید

و عبدالقدیر خان و سید الشاہ خان و غلام محمد الدین خان و ولیر خان و شیخا خان پوری و عبداللہ خان ترین و دیگر ایٹا غنہ صاحب اولوس و زینداران فیل سوار مع انبوه خود زیادہ از ہشتاد فیل سوار و دران عرصہ کارزار درین ولایت قطب الملک و سلطان ابراہیم مفت آرا گردیدند و ابوالحسن خان یختہ سائر و سید علی خان یختہ رسالہ و ہر امن یختہ مردم بارہ بہرہ البست و خیمہ اسوار قدیم و جدیدانہ قطب الملک ہمبرکاب او پادگان بارہہ گرد پیش فیل سواریش مقرر شدند شب سیزدہم پاسبانہ کدشت و درہمین شب راجہ محکم سنگر مع خدا داد خان و خان مرزا با ہشتصد ہشتصد سوار از فوج پادشا گشتہ قطب الملک پیوستند چون صبح صادق و مید و مددای کرناے گوش مردم رسیدند و بان ندای (الجرأت فرس الجبن) در دادند و مجادلان بجز فتنہ دیر پیغام بل من مبارز یکدیگر فرستادند محمد شاہ پادشاہ بر تہب فوج نوسے کہ مذکور شد بر عمارے خاصہ سوار فیل گردیدہ فرمودہ اسر رتن چند از پیشکش جدا ساختہ پیش پاسے فیلش انداختند و فوج دریا موج بر پیش آسپنگے تو چنانہ دشمن کوب چون سیل بلا براسے از پاد آور دن بنیاد اعدا از جا سے خبیثہ و بشور و آداسے گردا گرد کوس گوش مستعان آن میدان از استماع نواسے امن و امان یلوس گردیدہ غریبان تو ہما پیغام اجل بدلیران اہل میرسانید و بان آتش بیان زبان لافت و دادلان را کو تاہ میگز و اندید حیدر سقے خان کہ در انتظام تو چنانہ و دلہے توپ اندازان اہتمام تمام نمودہ بود و کین ترودہ خود در آتش افروزدے با دیدیضای نمود و از ان طرف افسردہ دلاں اثر در دم و فدا تیان ثابت قدم خود ماہم تو ہما سے معافہ کردار و تو چنانہ آتش بار دادہ و مدیدم قدم بر قدم پیشترے آمدند و سبکبران سیدل سستہ زل گشتہ عارف را فراق نمودہ از ہر گوشہ و کنار بدر میرفتند خصوص نجم الدین علی خان بہادر باوہ و دوازده ہزار سوار و تو چنانہ برق آثار در ستایہ درخشان کہ بالاسے تلے کنارہ واقع شدہ بود رسیدہ در مقابل چنان صفوف آتش بار کہ طائر و ہم و خیال را بال و پر می سوخت نظر بہت بمدا فہ اعدا و دختہ ایہ بلندے و دانیوہ خشر شکوہ جانبازان سے اندوخت و عرصہ ترود و فوج پادشا سے جانہ تنگ ساخت کہ گلبرگ رخسار بہادران بانام و رنگ رنگ باخت و تزلزل بسیار در ارکان ثبات قدم و لبائیکان سے شرم و عار راہ یافتہ سراز قدم نشا فتنہ و از اضطراب و میرا سے استقلال و پا میدارے نبردانند حیدر علیخان مع مصمام الدولہ بمشامہ این احوال ہر اولے نصرت یار خان بارہے و ثابت خان و دیگر بر دلاں پای جلاوت پیش کداشتہ بعددات توپ افگنیہا تزلزلے در مورچال نجم الدین علی خان انگند و بعضے رہبکہ با و سائر درخشان از دست کسان نجم الدین علیخان کہ در اینجا فرسہم آمدہ بودند بر رختہ مورچال مذکور در تصرف آہنا نما نزدیک لغزوب قباب قطب الملک فرمودہ کہ جنہ محقرے برای آسایش شب بر پا کنند چون آسایش و نیاز برای ادا احتیاج یافتہ بود مقرون بصلاح نشر دہ موقوف نمود ہر گاہ شب انکے کدشت حیدر علیخان و پیش بردن تو چنانہ کوشیدہ کہ زان پیش قدمیہا نمود و آہستہ آہستہ از جائیکہ استاد بود پیشتر را ند و تمام شب بر فوج قطب الملک آتش تو چنانہ سے باریدہ اکثر ہر ایمان مجروح و بر سقے قتل می شدند بعضے آنکہ غریب محلی درین صدمہ از ان مردم بطور رسید و فوج بسیاری تاب صدمات التباہرے نیاوردہ راہ بنگاہ ماسن و پناہ دور دست جستہ خود را بکنار کشیدہ اکثر فیل نشینان و جماعہ داران مختیر عارف را بر خود گوارا ساختہ متعلقہ اودات تاراج گنواران و ہما قان گردیدند و نزدیک باخرب کہ گولہ فیل سوار ی راجہ محکم سنگر سید محکم سنگر از فیل خود را بہشت اسب کشیدہ چنان بدر رفت کہ تا مدتے خراز موت و حیات او معلوم امدی نبود تا آنکہ صبح روز پنجایں چارہم محرم الحرام سنہ ۱۱۰۰ ہجری سید پانزدہ شانزدہ ہزار سوار از جملہ ملک سوار کہ تمام شب میدار و ہشتاد ہشتاد فیل تو چنانہ آتش بار

که عبارت از یک و نیم شهاب شد که در آن شب که در روز و در وقت جاوید بنابر اس عار و آب و رطوبت خود با قطب الملک
 افشاری که در میان دو کبر سر و در میان باره و در میان حوی نظام الملک و سیف خان و امیر خان و روح الدخان و نیکو
 و میران خان و بعضی صاحب دلاسان و چند جماعه و در قیام که در آن شب که در روز و در وقت جاوید بنابر اس عار و آب و رطوبت خود با قطب الملک
 بر نیل سوار سوار خود که پادشاه بسند نام داشت سوگرت شده با مراد و تمام روز و شب در فوج خود زینت افراشته و کمان
 بنجم الدین علی خان با دیگر سر و در میان باره و در میان حوی نظام الملک و سیف خان و امیر خان و روح الدخان و نیکو
 جوع و عطش و شراب نشسته آتش که از نو چنانچه سر او و جمیع رقتا قطب الملک تمام روز و شب که در آن شب که در روز و در وقت جاوید بنابر اس عار و آب و رطوبت خود با قطب الملک
 اری که با عین جبر داشت سر نیز قیامت بر آن بخت و در قفا سحر شاه خصوص حیدر قلیخان و مصمصام الدوله و یاری نصرت یار خان
 که از نیز سید باره بود و در حوی بنشیند بنجم الدین علی خان و قطب الملک داشت علم شهابت برافراشته و سینه سپر ساخته با تب
 شمشیر غبار غبار سپهر گیر داشت و شومید او در دوازده روز و در میان حوی نظام الملک و سیف خان و امیر خان و روح الدخان و نیکو
 بر خاست که یوم الشوری از یاد رفت و بر اسه خانان سوزی بر دلان از آن تیر و شمشیر سنگ حلاکت سخت کوشی بهادران
 آتش صاعقه تاثیر با گرفت سعادت خان بنا بر تحصیل نام و نشان چون میل دمان به دیوان تشاران پادشاه رسیده حملات
 بهادران می نمود و شیران گل خان حسب الامر پادشاه با عانت انصار و احوان محمد شاه بنقصای مقابل را بکند بچکان و لوک
 سنان چون بزیان می رسید و در پیش طغیان داروغه توپخانه مصمصام الدوله و عبدالغنی داروغه توپخانه حیدر قلیخان و میران خان
 او و محمد جعفر بنیر و حسین خان با چند کس دیگر که بهانه خود در باختند و نصرت یار خان بدو زخم تیر و جرح گشت و دوست ملکیان
 با شش و دیگر زخمهای شمشیر و سنان برداشت و از طرف قطب الملک شهابت خان که عمده بانه نام و نشان بود مع نفع بار خان بر او
 و یک پسر و نور علی خان عبدالقادر خان برادر رانده میر بهادر شاه و عبدالغنی خان پسر عبدالرحیم خان عالمگیری و
 غلام علی الدین خان و مبینة الله خان عرف شمشیر که پسر جماعه داران عمده قطب الملک بود مع پسر شجاع خان و پسر
 و در آن عصر مرد آزار و دشواری و رفاقت واده جرحه ناگوار مرگ را بکمال گوارائی نوشیدند و ا جان در بدن بود بجان سستای
 اعدا کو شمشیر و جمیع کثیر از سیران این مردان جان شیرین طلب تنگ و نام و در آن عصر خون آسمان دریافت و با علم حیرت
 نشانده بنجم الدین طغیان بهادر که در می باز مرگ از او بود چند زخم کار می بر بدن خود فرید از رسیدن تیرهای پیاپی
 چشم جهان بین و از لباس نور عاری گردید قطب الملک عصره برادر بهادر خود تنگ دیده با جمیع از دلاوران باره و کای
 مانده بودند بمرد بنجم الدین علی خان پیش رانده و درین وقت چو راسن جات نیز بعقب لشکر پادشاه تاخته شور و دلوله و رانده
 و قریب هزار گاو و شتران پر کل که بر کراخها جمیع بودند مع چند شتر بار لنگر خانه و در فترت باراج برده مقابل فوج پادشاه به کبریا
 بنگاه مامور دست بود نمایان شد پادشاه هم از دور و بر سر به انجانب اخلاخت و محمد امین خان مع باوی خان و لرغ
 بر قند از آن خاص به نفع او پرداخت و از پشت کمره قطب الملک لقیة السیف فوج باره و در نقای بنجم الدین علی خان
 را نیم جان که باقی بود تقویت گرفت و با وجود بایاری مصمصام الدوله و دیگر امر از آنرا در کار کان لشکر محمد شاه راه یافت
 حیدر قلیخان و سعادت خان و محمد خان بگلش مشا به این حال خواستند که با استقبال رسیده بر کتر قطب الملک شد
 قطب الملک این اراده را دریافت به مقابل حیدر علی خان شتافت و حیدر قلیخان مع دیگران دست بعقبه کمان برده و در
 نیز از آنرا و برق انداز می نهایت اهتمام بجار برد و درین دار و گیر سید طغیان برادر ابوالحسن خان بنفشه زخمی و سیر

و شیخ بیلا دروغ تو چنان قطب الملک سنی طالع یار خان و میرا هیان او از پای در آمد حیدر قطب خان با فوج آراسته در سالن سپید
بر قطب الملک با اتفاق مصفا الدوله در فغانش هجوم آورد و قطب الملک با آنکه بار بار در حروب سابقه عرصه بر او تنگ گشته
اما بطور عجولان منور هندوستان گاهی خود را ذلیل پائین نه انداخته و آئین مردان شجاعیت پیشه صاحب تکلیف از دست نداد
با قدر و وقار در دافه میگوشت و عالمه داب انتهای شجاعیت و پرتولی از ان شرزه شیرمانده نموده صبر و تحمل و برابر مکاره و
آشوب جنگ بیتین میدانست این بار که بخت دولت یار نبود بے آنکه کار باین حد رسد حواس باخته در تدبیر خطا نمود و با وجود
بودن دوسه هزار سوار بیلاک و چنین وقت خطرناک با میدانکه اغلب همراهان شرط رفاقت بجای آید و در آن زمان پادشاه گشته
راه جان بازی بتقدم فواید رسانید از قبل سواری مع سپر و شمشیر زیر آید چون تقدیر بر عکس امیدوار شده بود و مجبور و فرود آمدن از
فیل سیف الدین علیخان و شجاعت الله خان و ذوالفقار علی خان و عبدالقدیر خان ترین و ابوالحسن خان بخشه فوج با چندین فیل سوار
دیگر و سرفوجی ببارید گشته شدن عبدالقدیر خان با یار بر مشاهد این حال استنمام باس از غفر نموده مثل قطب الملک
سپه سالاری را در آن کارزار تنها گذاشته راه فرار پیوید و بغیر فیل از فرود آمدن قطب الملک از فیل سیف الدین علی خان انذار
با اختیار این عار نمود و دیگران بر اثر آوازه سپر گردیدند عظامی مال قطب الملک جبران شمرنگ تقدیر و بر تن تنه دلبسته ایستاد
چون از فخر سر تاخن باخیزان آهین بود در آن دار و گردن زخم تیر بر پیشانی و جراحت شمشیر بر دست برداشته امید بخیر نفیگر دید
در آن حال حیدر قلیخان قطب الملک اشتناخته بر شمشیر سید نجم الدین علی خان نیز شریک مال برادر گردید و زبان حال آن بزرگوار
بزرگوار باین مقال مستغرق بود سعدی من آنم کجولان حمل آوردی + بزم از کف انگشته بر لب + و لب چون
نگر و خرم یاد رسد + گرفتار گردم چو انگشتی + چه یار رسد کند منفوخ ششم + چه یار رسد نکند اخر و در ششم + کلید خف بر چون باخیز
دست + بیازد و رفیع نتوان شکست + حیدر قطب خان هر دو برادر را بر فیل غلیمه سوار ساخته محصور پادشاه و پسر و چون در
جبلت محمد شاه ترجم یار بود و بنظر مشتقت بحال شان گرفت دست و حال حیدر قطب خان نموده حکم بنواختن شاد و انداخت و غفر
نمود پیش از افواج مغلوب شامل لشکر پادشاه گشته محفوظ ماندند و غازی الدین خان بهادر غالب جنگ بعد این ماجرا
برگشته در بنگاه قطب الملک توقف نمود و بنگاه را که از دست برد تاراج معذون مانده بود پیش روی خود گرفته راهی شد
و امر اسے حضور ملازمان مطلقه منصور وادی کورنش و نذر و مبارکباد و بیا آورد و سجدات شکر اسے بحصول این فتح غیر مترقب بقلوب
رسانیدند و تمام اسباب دولت انچه از تاراج محفوظ ماند بنیض بر کار شاهی درآمد

ذکر حروف جبر که بعد سوال از بزرگه مشتمل احوال امیرالامرا بر آمد

از متعین سموع افتاد که چون با امیرالامرا و قطب الملک جماعه تورانیه را سنا زعت روید و اسے از دولت خوایان سادات
با بزرگی عارف مقدس که در علم جبر هم دستی لاتی داشت احوال امیرالامرا سوال نمود آن بزرگ بنا حد جفر از حروف سوال
سائل استخراج نمود این حروف بر آنکه در اصل ب ع دو ک م بر گاه مرتب کنند کلمه غلب عدد و اگر برگردانند بلوغ و عدد ک م
بر می یابی الحقیقه خالصه از غرض استی نیست چه باینصورت که استخراج بر رویداده باشد چون سلطان ابراهیم بعد فرا از خدایان گرفتار
آمد لیضا بطه سلاطین متقدم اند آخر روز جمعه چهار دهم محرم الحرام این خبر یار انقلابه رسید جمعی را سرباز شادمانی
و بر خیزه را وسیله اضطراب و حیران گردید نفی قابل شهرت اگر نه در دسکسے شود و داسے کس + چه شکست

کے فتح شد برای گے و البتگان اذبال دولت پادشاهی و هوا خواہان سلطنت سازای مسرت یافتند و متوسلان مانند ان
ساوات برکند بہ غزای محرم برداشتند عورات و دستورات خانہای نجم الدین علی خان و قطب الملک اتباع ایشان بضمیمہ لالہ جمال
و پریشان خاطر گشتہ بعضے فرصت را غنیمت شمرده تارسیدن و دم پادشاهی ہرچہ نیکوترین بود و اور اسے کمر گزفتہ بدر رفتند برتنے
سلامت اخذ و جمیع بدست مردم کو توال گرفتار آمدند و سوان سیدہ بختیہ پاد و صبر و شکیبائی بر سر کشیدہ از جفا عفت
پایرون گذاشتند عبدالمدغان کاظمی کہ از نوکران قدیم و معتد قطب الملک برای محافظت حرم سارا و ناموس متعین بود
با اتفاق بکسریہ بادست خیانت و دراز کردہ معاملہ حرص و آزر گرم ساخت او و بکسریہ پاد چہ توانستند از میان بر برون
آفتند و خود را مطعون غلغ و مرود و خلافت یافتند غلام علیخان و بختیہ سٹے خان کہ برادر زادہ قطب الملک و منہاسے او
بود و تفریع و لباس نمودہ عازم قلعہ جالسم کہ موطن امیر الامراء و اجداد ایشانست شدند و بمنزل مقصود رسیدہ در راہ
بدست مردم پادشاہ اسیر گردیدند

ذکر شروع افتاد سلطنت محمد شاه دارقناع درجات امرای دولتخواہ

بعد حصول الطینان محمد شاه فاتح البال بجاہ و بلال خود پرداخت و نظر عواطف اشتیاق بحال امراء و ندیان صاحبے خان
نہ اختہ کسانیکہ طمعی طبیعت و ارادت آہنا در گذار آتش ابن حروب و کروب مخلص عیار برآورد و جوہر قدسیت و مہانتشانے
بطور رسائیہ بودند ہر یکے را در خور مرتبہ او بطایای مناصب و مواجب و دیگر مواجب سرفرازی بخشید و از ان مکان سر
بخش شازدہ و ہم عمر المرام بفتح و فیر ذی برزش نصرت سوار گشتہ سہمان دولت و اقبال بصوب دارالخلافہ ولے
نصفت برا فرشت و بقیع سٹے منزل و قطع مراحل نمودہ نوزدیم ماہ مذکور نزدیک مزار خواجہ نظام الدین نزل نمود و زیارت
آن مزار کردہ خدمتہ اتجار با عطا و انعام شاد کام فرمود و درود بنا بر تعین ساعت مختار مقام نمودہ مزار سوار بر مرتبہ طلیخان
افزودہ ہفت ہزار سے ہشت ہزار سوار گردانید و سعادت خان بہادر را لقب بہ بہادر جنگ نمودہ بطیای ہامی
و مراتب سر بلند ی بخشید و دیگران نیز مورد عنایات شدہ نہ بجاہت طلیخان مقید بکفور رسیدہ حاکم حیدر سٹے خان شد کہ با
عبدالمدغان گمبارد و بتاریخ بیت و دوم ماہ مذکور روز شنبہ ۱۲۱۱ ہجری پادشاہ باکو کیہ چشمت و جاہ کہ حد اسے کوس
و کرنا خلعت در ہر ماہ انگذہ بود در نہایت شان و شوکت با قلیان فرین بنوہر ہای طلا و نقرہ و پاکہ و جلیہاے کلا جوتون نشانہا
از افغانان و تخت روانہای طلا کار زر نگار و پوشش ہاے نہ رافت و باد کہ چشم تماشاخیان در پر تو آفتاب از مشاہدہ
آن خبر گسے نمود و دستہ بدستہ فوج پادشاہ بے وامرای ہمراہی مسلح و فریق با ساز و دیران نو ساختہ و زیبے زینت
پرداختہ جابجا تیز کردہ تمام میر قند و اسپان کوئل ہری چہو خوش اندام با ساز ہاے مرصع دینکار پیش پیش سواری
نیکشیدند و دیگر لوازم آرایش جابجا بانواع حسن و بامیاب بود سواری قبل کوہ شکوہ بر چار سے طلا کے با نیز لران زینت
بود عنائے انماہ اجیر سے در ولزہ شہر شاہ داخل شہر دار الخلافہ گردیدہ بہ نثار و تصدق لببار فقر و محتاجین را کہ چشم انتظار
و دوچار این روز داشتند شاد کام و مقصی المرام ساخت و بساعت پنج قدم بہمت توام داخل قلعہ دولت خانہ مبارک شد و
نواب قدسید مادر صر پادشاہ و دیگر پادگان حرم طبق ہاے طلا و نقرہ پر از زر و سنج و سفید باجوہر تزیینتہ نثار
نارک و انصر محمد شاہ نمودہ و ملافت تمنیت و مبارک باد بہمت دیم رسانیدند

رسیدن بعضی امرای و در حضور پادشاه فرازی یافتن برخی از احرار و غیره بخدمات لائق و عنایات یافتند

او امرای مذکور رسیدند و در عهد ناصر خان بهادر در جنگ زکریا خان پسر عبدالعبدخان و آغور خان و دیگران که سبب لطلب از
 در السلطنة لا مورد عازم حضور بودند و از بعد مسافت بر وقت رسیدند بعتبة سلطنة رسیده شریاب لازمست بطعای غلت و خنجر و
 سرخ و مرغ و دیگر عطایه افتاد زکریا خان انشاء بزرگ بر سر پتخت بر سر یافت و نیز ارجحی سبک در ارج گرد و بر پیرا در دیو در
 او در وقت رسیدن او اهل ماه منرا دراک زمین بوس نمود و مورد و احکم گردید حکم گرفتن جزیه شرعی صدر یافته حسب التماس
 بجهت سکه که صدر بایر نگین نمود و معاف شد عرصه داشت نظام الملک در جواب فرمان الطاف آمد و متعین مبارکباد
 و امنیت از نظر گذشت و عرصه غرض دلی خان صوبه دار بنگال بپنی بر تنیت فتح و در سال خزانه مسلمانی بطریق تاسیس
 بمحمد رفلی خان خطاب معز الدوله علا و ناصر جنگ عطا شد و ظفر خان بهادر در روشن الدوله یافت و در دست خراسان
 بسعدت خان بهادر بهادر در جنگ مفوض گشت و زکریا خان بتغییر عنایت افتاد خان صوبه دار کشمیر شد و روز سه شنبه
 بیست و دوم ربیع الاول پادشاه بر سر شکار نیل گاو سوار گشته بود که از زبانی هر کاره بعضی رسید که اعتماد الدوله بسبب
 حادثه به نسی از هر کبابی محروم مانده روز دیگر مرض او نهایت شدت پذیرفته شد تمام ببال او راه یافت و لحظه خلوت بخلقه
 ایلا و اس استند او یافته کار بجای رسید که معالجه الیقا و دوائی حکما سودی نبخشید تا آنکه فضلات از دهنش برآمد و رخت پیسته
 بعضی احوال عدم کشیده روز سه شنبه بیست و نهم شهر مذکور بر و در این عالم نمود سدها و بیست و دور در ایام در آنش بود اموال
 خلعت او از ضبط خان امیر الامرا حسین علیخان و تاراج خزین او و انداخته و جو مات دیگر که بگرد بایر رسید بوشه او معان گردید
 بخلق خدا بای از ایزا ارمید میگونی مقصد خانه در جوار و همسایه او زانیکه میخواست خانه خود را بمقتضای
 دوستی و پدر یک کلمه خالی گشته و مردم قتل برادر بای خانه خود زده میرون رفتند و عمداً او را از مکان بماندند اما بعد
 انتقال او قمر الدین خان کیش شنبه گشته خانرا ابضا جاننش ر نمود و خوشنودے غلن و فائق بدست آورد و پادشاه
 اگر چه مشهور بخل و اساک بود اما از بعضی حالات او ظاهر می شود که چنان بود که اشتها یافت چنانچه درین وقت
 که محمد امین خان مرد چندان خزانه در سکار پادشاهی نبود بلکه از لشکر کشی بای قطب الملک امیر الامرا چون قابض و تمیز
 بر جمیع امور سلطنت بوده اند زرا بای بسیار بصرف آمده آنچه در خزین سادات مذکور باقی بود بذهب و تاراج
 رفت و بدست پادشاه چیزه بفتاد و در آن که خال افتاده بود دهنه خنجر بای عمارت دیوان عام و خاص که تقریر
 و طلا گشته بود در آن آشوبها مسکوک گشته معروف شد و دیگر کار خانما نیز بای رونق محض شده بودند تعمیر آنها ضرورت
 داشت و بخران اموال محمد امین خان از نقد و جواهر و طلا آلات و نفقه آلات و دیگر اسباب و اجناس نفیس بخله خلیل
 و انود بودند محمد شاه التقاته آن کرده بوارتانش بخشید تا آنکه معمول سلطین بایر به بلکه تیور به بود که اموال امرای و ملازمان
 خود را بعد در دوش ضبط نموده و در آنش را محروم میداشتند بعد مشاهده لیاقت و ارثان اگر چه از ان می بخشیدند بایر بمنت
 و احسان خود بر سر آنها می گذاشتند و الحق این عمل از فائز صفات اینها بود که هیچ عقل و شمع نمی پسندد و بطور
 علیست که شخصی تمام عمر خود صرف محنت و خدمت نماید بلکه اکثر بایان خود در کار خداوند آن نعمت در باز نمود
 بهر جانفشانی و خدمت گزار بای تمام عمر که هیچ و تصدیقات فرمان بردار بای گذرانده باشند او را و نسل او جمیع

مشتبانه ایشان در تشویش نحاش مرگ مرده خود را فراموش کرده بافتاد انتشار اسوال لاملاج و منظر باشند مگونی و نیز
زیر و محارم شاد با وجود اقتدار و طاقت انبکار از عمل مذکور نهایت تعجب و انزهار داشت که از علل و موافق صابط
مستمره بعد مرگ سکه از ملازمان عمده است تحقیق اسوال او نموده دلالت باین امر کرد که در کثرت نقد بنس خانه او ظاهر ساخت
اغلام شاه نفرت خود از این عمل و از ان شخص ظاهر کرده عاقبت تنهید بد نمود که باند و جنود را احدی چنین مذکور کند

ذکر میر محمد حسین معروف به سید محمد و اعدادات مذہب باطلی که او اختراع نموده بود و فتنه با
که درین مردم برانگیخته با ضلال جماعتی پرداخت و دین خود بجنب چاه و ریاست و ریاست

میر محمد حسین نامی از سکنه مشهد مقدس رضوی علی شریف السلام ظاهر اسید بوده باشد باشتیارات اقتدار سده الملک امیر خان
عبود و ارباب که با اهل ایران افتخار و اسان او نهایت شهرت داشت با سید رفاه و افزایش چاه خود از وطن موقوف
برآمده به کامل رسید چون در علوم عربیت و فقه و غیره تالیف بر نمود و بعد از درود و لیاقتش اشتیاد یافت و پس از
امیر خان بشاگردی او رغبت نموده شروع با استفاده نمود ازین سبب که استعدا علی او در مجلس امیر خان به قریه مذکور
شد و امیر خان بدین جهت بر احوال او اطلاع تام بهر سانیده صاحب به زود خود را که دفتر علی مردان خان بود از مقدم
او آگاهی و ادبش آنکه چنان صاحب به او داد و داشت دختره از خانواده سیلی مشهور که بپایان دفتر نوکر شوهرش بود بفرست
گرفته پرورش او می نمود و اراده داشت که اگر غنیه لایق از او را ایران دارد و اینجا شود و دختر مذکور را با او وصلت
نمایند و شوهر خود را با غنیه اطلاع داده متوقع بود که اگر چنین کسی برسد او را آنگه و بعد تا اراده خود را با انجام رساند
صاحب به این خبر شنیده امیر خان را بقتضی احوال او فرمود بنابرین امیر خان او را طلبیده ششمین خود معائن و دید و او را
بویاقتش را بر ایران خود بنمید پسندید و زن خود صاحب به را بر احوال او آگاه ساخت و بزرگ نماید او پر داشت
صاحب به بجز بوشهر برضاد و از سر انجام ترمذی آن دفتر بطوریکه با یسعه الفرم میا ساخته با محمد حسین مذکور که مذکور است
وسیل آن سر امر حمله را با قات امیر خان دست داده و مریت با مردم در برابر و از یک پایه باه و اعتبار میر گردید بعد مرور ساسه
چند حسب الاستدعای عمده الملک و در دلی خوشبختی خانه با دوشاهی بنام آن میل مقرر گردید و یسعه از او را عمده الملک
که از بطن نسوان و دیگر صاحب به بودند با اتحاد و شایسته بهر سید و این شخص مرد و با راه طلب بود بجزودی بعبه شعبان
چند سده از پس از امیر خان مثل با دمی علی خان و ده سده دیگر از برادرانش را از آنکه معتقد خود گردانید با دمی علی خان
از یاده از دیگران در خدمت ارادت بهر سانید و درین اثنا امیر خان بر حمت از روی بیست و دلی و عیالی او از صوبه کابل بمشور
آمدند میر محمد حسین مذکور ببلایه کار با دوشاهی بهمانجا ماند بعد از مدتی عطر و گلاب پشاد و غیره برای سر کار با دوشاهی و غلام
و در کابل حضور بفرموده بهر سانید و با دوشاهی و طالب بهر سانید عزت و جاه گردید و بعد از این عزم در راه نور
رسیده بود که خبر طاعت عالمیک با دوشاهی شنید و توقا تیکه را فرمایش چاه و اقتدار از عالمیک با دوشاهی و پشت منتقل و میوه عطر مذکور خود
اسوال را در آن جلد القیمت عالی فروخته مبلغ شصت میناد و نیز از روی بهر سانید و همان زمر را بایز نکل خود سانه لباس
فقیری در پوشید چون مرد باه طلب بود و در سر پر خود سده داشت تعجبت و در بازار روی سالفین نالیده عازم اختراع مسلک جدید
که از آن زمان که از کس تشبیه بود گردید و همان نفسی را ده شاگرد خود را که صاحب شوهرش دریافت بود با خود منتقل ساخت

واما مشوره نمود که اگر اوشما با اتفاق بنا سے تجدید نہیں ہے گذارشته قواحد عید ده ہم رسانیم و زبانی ہم که نازکی کوشته غیر نمود
 بود ایجا و کنیم و دعوی الهام و نزول کلام از حضرت ملک یلام دران زبان نموده اظهار مرتبه کین بین نبوت امامت بود و این
 متعالم باشان انبیا و اولیاد داشته باشد برای خود ثابت نمائیم و این فریضه نمود و اول عوام را بدام خود آوریم متعج یا ه و اقتدار
 فراوان و حاصل و امتناع به پایان خواہ بود و دیگر گاہ از دام عام صورت بست ہم از گند نامی خوانند جست باین مال مرتجع
 انام و مطاع خاص و عام خواہیم بود و حاصل ہم بر تیرہ کہ با فون آن منصور نباشد روی خواہ نمود چون طبیعت برود از یک جنب
 یزدنا گرد را گشتہ اسناد و لہنا و گردیدہ دین کار با ہم اتفاق و در زیدند و شروع با مجاز زبان و لواحد آن و انشای عبارات عجیب
 و فقرات خونیہ نموده بکث اصلاح سہید گریا کثین کتابے پرداختہ آفرود مقدسہ نامش گذارند و ابواب سعادت بکلی دلائی
 شفاوت بر خود نباشند چون انک با یہ علمی داشت اتفاق فرماوند نارسای قدیم را که گریوش مردم خورد و بود بر تیرہ نبات
 و غیرہ قواعد عربیہ کہ کم کہ متساویہ تعلیلات صرف و ضوابط خود داشت کسوتے غریب پوشانیدہ صورتے عجیب با متعجب شد و خود
 مرتبہ بگوئی نموده گفت کہ این مرتبہ البست باین نبوت و امامت و برای بر پیغمبر اولوا العزم نہ بگوئی کہ بودہ اند و بر اسے
 خانم الانبیا کذلک اول بگوئی حضرت ختمی پناہ سید اوصیا و شاہ اولیای علی ابن ابیطالب است و ہشتم امام رضا و امام
 ماسن ضامن امامت و بگوئی کہ ہر دو با ہم جمع بود بعد از ان بگوئی کہ بمن انتقال یافت و امامت بحضرت امام محمد تقی با حقیر
 صاحب الامر علیہ السلام و من خاتم البگوئی ام ترتیب تہاد بگوئی کہ بر دوشیک مرقوم شد پیش امامیہ شمر و دیگر گاہ
 پیش اہل سنت و جماعت شمر دن میخواست خلفائے اربعہ و چار کس گیر از از خلفائے اموی و عباسی کہ اندک معروف
 بیک و از اقران خود بجاہ صفات اختیار داشتند شمر و دیگر کہ ہم خود را صاحب میکرد و میگفت کہ ما را ہمذہب کے کافریت
 ماروشن کنندہ چراغ ہدایت و داعی الی الشیر اہم و دیگر کہ ہم کہ ختم بگوئی کہ باوے شود صاحب کتاب و صاحب دعوت
 و می مرا سم شہادت و مجدد بعینہ ضوابط و طریقت می باشد لہذا بمن ہم دے و الدام سے شود و ضوابط چہ اختراع
 کردہ بعینہ ایام را مثل اعیاد اسلام کہ در دین محمدی ولت بیضای احمدیت محرم سے شمر و دیگر گاہ خود کہ آئنا را فرمود
 سے نامید لازم کردہ بود کہ ضوابط و رسم یافتہ او بجا آوند و حرمت روزنامی مختصر و اورا نگاہ برارند و چنانچہ در آثار نبویہ
 آمدہ کہ وحی بران حضرت دو قسم نزول سے یافت خود ہم شہد با خیال جستہ بگفت کہ یک وحی با دین نسیم سے شود کہ کوش
 نورانی چون آفتاب مشاہد گشتہ دران قرص کلماتیکہ سے یافت بمقتضی بنظر شے آمد و آن قرص نورانیہ آفرینیدہ شدہ
 از ہمیشہ سے بود بمقتضی بسیار بود کہ تحمل آن غیر اورا دشوار و یک دے باین قسم کہ آواز سے بے آمد و همان کلمات
 مفر فرمے شنید کہ بمقتضی مردم سے پا و بدور سلام بضا بطہ اسلام السلام علیک گفتہ کلمہ فحشا نمود و دال می آفرود و از ان
 روز ہار روزی را کہ با ظہار اول مرتبہ دران روز و وحی بر او نازل شد و در جشن نام نیاد و اجتماع و از دام مردم بعل سے آفرود
 و غیرہ خوشبو را امامت او بر روی ہمد گرسے افتادند و شاد سے اما میکند و دو د و علم ہمد گرسے افتادہ خود کلمہ شہید بکلام و ارادت
 اما اندک سے بلند تر از ان برسہ گذارند و مع فرمود ہستے خود بطرف کوسہا نیکہ عمارات دیول رانے کہ مشہور بکلمای دیو سے
 بخیایا سے است میرفت و اخبارش آنیکہ اول نزول سے ہمد و در جہان کوسہا نیکہ بلا شہید بطور غار حرا شدہ
 و شش روز قبل از در جہان از غرہ ذی الحجہ روزہ میگرفت و ناموش میماند شہید بصیام صمت کہ در شراکع سابقہ شہان
 حضرت زکریا و غیرہ بود و حضرت مریم دقت تولد حضرت عیسیٰ برای ترک جواب سوالهای قوم یہین صومہ ماسور شدہ با کسی مخفی

بنابرین متعرض احوال کاذبه و افعال باطلا که نمیشد وادی علیخان پسر امیرخان مرد عمده بانام و نشان نیر از جمل گردیدگان بود عوام را مشاهدۀ انقیاد و عظمت برتریه دلیل قوسه میباشد که بالا تر از آن تصور نیست گردیدن خانان مذکور چند کس گیرش را نهایت تقویت مسلک مملکت اوس نمود تا آنکه قریب به بیست و چند هزار کس با آن نایکبان کس گردیده شهرت افتاد تا آنکه

ذکر ملاقات فرخ سیرت با نمودار اشتداد یافتن بنای اضلال آن بدب

برهنه بیضه خوانین بدین شبی فرخ سیرتیم با بعضی از خواجہ بر میان مجلسی مستغنی از نظر اغیار ملاقات این مکار آمد و نمودار در دسترسوخ نیاز مندی پادشاه سفید اوراک نموده دروازه حجه خود را از اندرون بست و اندکی گشت نمود فرخ سیرت قریح و الحاح می نمود و اولاد فرودان آن بے ایمان نیز منت ماکرند تا در برابر ردی او کشت و پادشاه تواضع و فروتنی سلام کرد و پیش رفت او پوست تخت آمو برای پادشاه انگلند گفت بهیست پوست تخت گدائی و شاهی و حمید و ارمی و پنجه بنوا ہے و فرخ سیرت که از عقل بی بهره بود استغای زردار را پسندیده بیشتر معتقد گردید و چند نیز در پی او شری که به خدا و برده بود گذرانید و نمودار مذکور را هم آن بدب قبول نمود و بنابر سماعت معصفت نوشته خود را پادشاه داده و در اجرت کتبخش که بمشاوره و پیوسته مقرر بود گرفت و پادشاه بتفخیم قرآن بر نهانست و بر سر گرفته مرخص شد و برگشت بعد بیرون آمدن از حجه زردار مکرر بر عاقلان سده آن مکار سر اسرار زور تقسیم نمود این حرکت زیاده تر موجب از یاد اعتقاد احمقان گشت و بنیاد اضلال او نهایت متانت در صفت گرفت و در روز اعیاد و مکیه خود قرار داده بود با جاه و شتم و کثرت اتباع و خدمت بکامیکه محمود بود و قبل ازین مذکور شد میان شهر و بازار و کثرت ناس بی بیم و هراس میرفت و اعمال مغرور خود را طے رؤس الاشهاد او و دیگر دانش اعمال می آورد و نادانان و ابله ها مختلفه او را با بگ بلند می گفتند +

ذکر اراده نمودن محمد امین خان تا دیب آن مفضل مردن خان بر قوم ناگمان بتقدیر حق عز و جل و افتادن مردم در افتتان با قضای گردش سمان و اجانت بشیطان

چون سلطنت فرخ سیرت و زمان و دولت حسین علیخان و عبداللہ خان انقضای پذیرفته نوبت سلطنت بمحمد شاه رسید و وزارت بمحمد امین خان مفضل گردید محمد امین خان بعد دو ماه و چند روز از وزارت خود روزیکه شروع بهارشین بود احوال این زور مکار شنیده از جادو آمد و کلمه کرد که از فرزند سپاه چند کس که در بوقت بر دروازه حاضر اند گفته این قرصان را گرفته بیاورند و اگر اسنادگی کند هم آنجا بکشند چون قریب بدو پسر رسیده بود مردم کم بر دروازه اش حاضر بودند و بوجب درگاه اش برای کاریکه آمده بودند ظاهر نمودند در آن وقت خفشان نمودیم در خانه خود چوبه بنیور و دیگر دستخاسته این خبر پیش از آنکه حیران گردید اما چون کمال استهتال داشت حواس خود را جمیع نموده پس کتر خود را که نام او دید جمال و صبا حتی بر مرید و پشت مع چند قرص نان جو گندم و بعضی از نان خوش فقیرانه که میداد داشت بیرون فرستاد و پیغام داد که یاران چون بخانه فقیر آمده اید چیزی سه بخورید تا فقیریم برسد مردم صورت زیبا دهن تکلیف این پسندیده تر میمال لود نموده توسطه کردند محمد امین خان را که مرض تولنج عارض شده بود ناگمان در آن وقت اشتداد یافته این خبر بدقت متعین که بر در نمود و درود و دامن سیرت با ستاع خبر مذکور متعجب شده بر آقا س خود معاودت نمودند محمد امین خان را که مبتلا به بدترین اقسام قولنج می

یا ملاوس و بهر پیش بود چنانکه اندک اندک از او خبر آوردن نمود و رسید جعفران عذر تشویش بسیار پیش گفته التماس کردند که توقف دیگر گرفته آوردنش به سبب بیماری شنوده و او را آرزو ده خاطر گفته تا مکی که کرد و فراموش او را البته گرفته بسیار نشینجاری محمد امین خان آقا خان از یاد پذیرفته هیچ مشورت بر ملاکت گشت و نمود و را که با دی طمان و غیره پیردان و دوست دارانش متو اثر خبر محمد امین خان میرسانیدند اول اراده بدر رفتن داشت چون آثار مردن او از اخبار مردم دریافت مستعد شده فزای پسند و اتباع خود را احضار نمود و هیچ که از شراف محمد امین خان بر ملاکت شنیدند با طمع و دل شاد از خان بیرون آمده و رسید یک بر سر دروازه اش بودند گشت و فزاد اتباع او از دهام داشتند فرالدین خان پسر محمد امین خان احوال پدر را در گون دیده بخوبی شنو و مردان کم از بزرگان مظلوم گشت و دیوان خود را با پنجه از در پیله نذر پیش نمود براسه استخفا سے تغییرات و طلب قبول فرستاد آن مکار در آن وقت که بر قوه متفحص خبر جان کنند محمد امین خان با و متو اثر رسید بود بال پسند پروازی کشاده با جعفران و سرخ ساری بود و میگفت ترس بر مگر این که فرزند ام که زنده نه ماند من باراده شهادت که بدن من هم در مسجد شهید شده نشسته ام که چه شهید شدی بنیم که گیار شهید شده ام که با اشعار با ستاق حاصل حضرت حسن می نمود و درین مشن جوان قمرالدین خان در رسید که ساری از او نظر کن که زانیده استد عای قبولیه و استخفا سے جلال محمد امین خان از طرف قمرالدین خان نمود و جواب گفت که نیز از کان حبه تآب از جورفته با نیمی کید چون مبالغه و الحاح بسیار نمود و رو به و جی بار که غلیظه آتش بود کرده فرمود بنویس (و نیز من القرآن ما هو شقا و رفته للمؤمنین و لا یزید الظالمین الا فسادا) چون نوشت کا فدا پرست دیوان قمرالدین خان داد و گفت کبر و بر اگر چه رسید نام تو را بخا بر سه اوزنده نه ماند دیوان اقرار بسیار در قبولی زبرد نمود قبولی نکرده گفت من خود نیکی گرم فزاد که نشسته اند اگر خواسته باشند بگریزند گدایان بند که تمام روز و برای یک نفوس میگردانیم همه مبلغ خطیر را فحشیت شمرده با هم قسمت نموده شرف پسند دیوان و راه شنید که محمد امین خان بهایکجه متفحص بود و رسید چون خبر مردن محمد امین خان به نمود رسید خوشحال و نارخ الهال از مسجد بر خاسته بانه خود شتافت که آتش در شاه جهان آباد شتبار یافته زیاده تر موجب ریشته اهلان گردید +

رفتن نمود بد ار البوار و بهر رسیدن نزاع فیما بین اولاد او و دوجی بار و بر خاستن پرده از رو بکار

بعد از دوسه سال نمود و بهر هم بفرست و طاعت نمود و بهر کلاش کرنا نمود نام داشت بجای پدر نشست و بعلت طبع در حصه با که نزد مذکور برای دوسه بار و غیره عمران و ریات خود بنابر راز داسه و بهر کار سه مقرر کرده بود نماز عت با دوسه بار و نما نمود روی و او در چند دوسه بار به حاجت کرد که نماز عت با من که همان چند روز و دهام خوب نیست چون اقتضای و تسلط نمود و اتباع و عوام با قطع انانیات رسید بود و گمان انحراف مظلون نه گشت نما نمود و التماس با ستخفا سے دوسه بار فزاد و دوجی بار که ناسه آن مکار و شرک کارش بوده است تا چارگشته روز که اجماع فرمود ان بقدر مستند بود در میان آنها ایستاد و رسید که یاران خط نمود و خط این فقیر شما را شناسید اگر میشناختند اقوان نمودند بعد از احراف و اقرار آنها سودا که نمود و دوجی بار با اتفاق همه گیر نموده قلم اصلاح برده در مسودات همه گیر جاسه شده بود و در دامن خود خواسته اذان کا غذا درده پیش آنها امانت و گشت بناسه این مذمب با اجتهاد نمود و اعانت فقیر استکلام یافته اگر از جانب خدا سه بود حاجت بحکم و اصلاح همه گیر نداشت مردم مسوده با ما دیده و سخن دوسه بار شنیده که کسی را که اندک شعور را بهر بود متبک گشته شرف

خواند و در دوازده اش را حکم بسته زنی را از بغدادان خود بران در تاشاند و کلیت را بست او سپرد که بعد از ساختن در را بکشاید و به میند
 اگر اثری از نشان ظاهر نشود آینه خبر نماید تا مشتاقان را بشهاده و خود برده بنماید اتفاقاً آن در باطن شیده بود و نه مسبب
 خود مخفی داشت بعد از ساختن حسب الامر در را کشود و یک سکه ساهه گرین در آن جایگاه ببرد و در خوان نشسته اند بر گونه طعام
 اندک اندک چشیده و سه چشید از شدت شغف خود داری توانست بے اختیار دوید و بشارت رسانید که نشان چه معنی دارد
 خود تشریف آورده نوش جان می نمایند محمد امین خان مع همراهمان مسوے آن خانه دوید و در آن مذکور بر جان خود ترسیده
 بدر رفت چون آن خانه رسید و سکه به چشم خود و بغضب ناک شده برگشت و میخواست که زن بیچاره را بکشد اما هر چه بخت
 نشان از آن ندید همیشه سراج او از مردم سبزه و لبهای خود به دندان خفت بکین سے غایب و دشمنی بجای که نمیرسید
 تا همان عالی را پدر و دودوده و بگر اسے جای خود گرد و نیز نهایت مشهور و از متمدن مسموح شده که وقت مامور شدن
 میرجهله بصوبه داری عظیم آباد امرای ملاقات و استرخاض او میرقد نعمت الله خان مرحوم خلف روح احمد خان بنابر ایام
 عاشورا و اشتغال بمراسم عزیزی داری حضرت سید الشهدا حسین بن علی علیهما السلام چند روز رسیده بعد انقضای ایام
 مذکوره برای رخصت میرجهله رفت اتفاقاً محمد امین خان هم در آن مجلس حاضر بود و در یک پہلو سے میرجهله نعمت الله خان
 نشست و در پہلو سے دیگر محمد امین خان نشست بود نعمت الله خان عذر دیر آمدن خواسته گفت که سابر اتم و رنگی در آمدن
 شده معاف باید داشت محمد امین خان بکنایه پرسید که سے در دولتخانه مرده بود نعمت الله خان گفت خیر اتم سید الشهدا
 بود محمد امین خان گفت ای صاحب چه معنی دارد و نیز بد حسین بن علی هر دو صاحبزاده بودند اما چه میرسد که اتم سے بگیریم و
 دیگری را بجا بنیم و اتم او در نقای او اگر هم نعمت الله خان در جواب گفت صاحبزاده کشته شد اما اتم او سے گیریم و صاحبزاده
 شما نظایت شما شاد سے کنید و گفتگو بطول کشیده منبر بماند جنگ شد میرجهله در میان آید اصلاح داد *

ذکر مقرر شدن نیابت وزارت عیانت الله خان و سواخ آن زمان

تا ریخ بست دوم ربیع الثانی سنه ۱۲۳۴ مطابق ۱۳۳۴ هجری عیانت الله خان الحاکمگیری را بعد اشتغال محمد امین خان
 خلعت نیابت وزارت بلا تعین در بر محنت گردید و در نیو لا بعض رسیده که نظام الملک بعد انتظام دادن نواح اورنگ آباد
 عازم حضور گردیده به نزد یک فردا پور رسیده بود که خبر فساد و عدم انقیاد بعضی افغانه در کشان بیجا پور و طرنگه کشیده
 بنابر بند و بست اطلاع مذکوره متوجه آن طرف گشت و عوضه داشت راجه سانچو مع بانصدا شرف متعین مبارکباد دفع از نظر
 گذشت سیف الدود و عبدالعزیز الله خان بصوبه داری خود میخند لا پور رخص شد و قمر الدین خان بخواط پد خود اعتماد الدوله را مخاطب
 گشت معز الدوله حیدر طه خان بهادر خطاب فیروز جنگه عوض ناصر جنگه یافت و سعادت خان بهادر بهادر جنگه بصوبه داری
 اگر آباد سرفراز گشته رخصت یافت و محمد خان بگلش بصوبه داری آله آباد رخصت یافت بعد بر آمدن از شهر بنابر زبانه و طبعه
 و دیگر نکالینت ملایطاق کر مرعاتب و باز مورد عیانت میگشت و بهرین حوصه از زوی اخبار سوانح و قاطع نگاران حیدر آباد
 معلوم شد که در ضلع کرمانگ مهمتم صفر سنده و دبلران غیر موسم چنان بارید که آبهای رودخانه و تالاب رو بطنیان آورد
 از معدنات شیباب و شدت طغیان نداد و در دود و اکثر خانهها و آدم و چهار پائسے بطف و بابت و قصبه با غرق و تلف
 شدند و بهرین ضمن یکی از جبال آن طرف چاک شده و بر پای دامن آکو غیر مانور مشیای ضلع گردیده اثر آبادی در طر افش نماند

ایمن راه دست اندازی بشکادت دانسته نموده به چرم پور وطن خود رفت و مهر علیخان و صفدر خان ابدی طبعی ازین زمان برخاستند
دیوان احمد آباد را که او هم از رفقای سادات بود و پیغام دادون خزان موجوده و داشت از محل و دخل نمودند و چون جمعی فرستادند
بعد از آنش سب پرورش پیش آمده بدانکه دیداد و این دشمن شجاعت نماند دست آویز به مکر الدوله حیدر قلی خان اکتول
رسید و نامر خان مبلغ نموده از شهر برآمد و سید نصرت یار خان با سبب موبد و اعظم آباد و خطاب رکن الدوله مع امتناعه
سوار و واسطه عطا شد و شیران خان خطاب عزه الدوله و موبد واری لغات یافت و از سوار حج اکبر آباد مبرض رسید که
چهار قطره را که امن نمیدان طرف تهرادر بر سر راه دارالخلافته واقع بود سعادت خان بهادر بهادر جنگ بعد با عره و مقام اعظم
که قریب چار صد کس مردم کاوه از طرف سعادت خان و جمیع کثیر از ان نمیدان پاک شدند و قلی بهار به تخریب و نصرت پادشاهی
در آورده و لغت و خبر مع فرمان عنایت و دلیر بهار بهادر جنگ عنایت شد که چه نفاذ امری که درین خصوص باید
محمد شاه چندان داشت و قریب به پنجاه نفر از ان نمیدان که از بر سر لشکر بهار بهادر جنگ و جوس عدالت گسترده بهار بهادر جنگ که
در نظرش بود و حکم نمود که از خبره و نصرت بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ
نمائند که هر که بر دوستی رود و در قلم رسیدن تواند بر بر سر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ
به تهرادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ
نهایت عزت و بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ
الطرف اجیر با سبب بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ
نوف نمود و اجیت سگه داخل اجیر گشته اول فرماندهان و سگه بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ
کار یک دارنده بان اشتغال و زبیده بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ
خود اظهار جمیت قوا و اسلام و ناکید و در اجرای آن و تعمیرات مساجد نمود بعد از ان علمه دارکان پادشاهی را حاضر فرستاد
قول نامه و فرمان پادشاه مع نشان پنج مشتعل بر اقسام و ایمان در بحال دشمن بر دو صوبه اجیر و احمد آباد و ناکید و در اجرای آن
محمد شاه که مادر پادشاه و در بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ
سادات است و در باغ و متفق و معین کار خود باید داشت نوشته فرستاده بود و بر آورده نمود و نقل امر با عراض خود مصحوب بود
پادشاهی نزد محصام الدوله در روشن الدوله مع عود داشت حضور فرستاد و معصوم مرقوات آنکه اگر چه بر دو صوبه را باغ و متفق
خلاف عهد و پیمان است الا صوبه داری احمد آباد را بنا بر مرخص حضور و نیکش نمودم اگر صوبه اجیر از ره تفصل بمن بحال خوانند
آبرو من میان پنجستان و اقوام خواهر بود و در صورت رفتن آبرو اهل غیرت را جان عزیز نیست بنابرین امید دارم
که از انتزاع بر دو صوبه مراعات و معذور داشته به بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ
و صوبه مذکور است در راه ذی الحج پان سال پادشاه بیک دفتر حاکم که در سبب النساء و نام داشت پدر و دین جهان نمود
بعد در دو نوشته ای راجه اجیت سگه مرخص محصام الدوله نظر لغت و در دو شوارای جنگ اهل بمبای و ترک نماز گشت
و میگفت که چون صوبه اجیر را از کثیر بزرگان و افعال بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ بهار بهادر جنگ
یک از مسلمانان مخلص پادشاه باید داشت و اماده پادشاه و بعضی ارکان دولت مخصوص حیدر قلی خان بران قرار یافت که کتیب
و تادیب او باید پرداخت بعد از کتایش بسیار که هیچ یک از اشراف و حضور حق بهم او نمیداد و تجویز حیدر قلی خان سعادت خان بهادر

را از اگر آباد تا یکد طلب حضور نمودند سعادت خان مجبور رسیدن کلم چون جرأت داشت بطریق المیاد را و از خرقه نقد خود را
 به حضور رسانید و بکار گران و لشکریان خود تا یکد نمود که لشکر در این نام کارزار متعاقب بناوقت برسد بعد از اذیت که است عالی سباب
 هم میباید آرد و بعضی امرای جیان را رضی بر رفاقت او گشتند و از حضور نیز در امانت قصوری بظهور رسید به عائق غمبت او شدند
 ضمن خبر رسید که مظفر علیخان بسبب حسرت و تنهستی در رفاقتی تنخواه سپاه گرفتار آمده دوسه موضع معتبر نواح اجیر راخت اما
 مال دمواشی غارتگران لشکر برده او بچنان گرفتار قفا اندازند و ازین گرفتار میبایمان آمده برود و اذیت و نداشتن فیل و کاپ
 سواری بسپاه داده از دست آنها خلاص یافت و از خوف سپاه ملازم و غلبه راجه و تبه خود را با بغیر نزد نائب راجه به سکه
 رسانید و خلعت مفران صوبه داری نزد مصمصام الدوله واپس فرستاد و در همین حالت هر دو پسران راجه بهیت سکه با جمیعت
 کثیر متعاقب هم چار پنج دوات پادشاهی را تا قندهار و بهر ران زور و سعه جمیع از مفسدان و زمینداران آن نواح مثل کاتب و
 زان و شاعر و راجه بهیت سکه بر قصبه نارفول ناخت آوردند و بایزید خان خود را آنجا که برای گشت بریدن برآمده بود طاقت مسامحه
 آنها در خود نیافت و در بزار نهاد و خواهر زاده او که در قصبه بود حرکت نه بومی نموده بخیال خود ملحق شد شرفاسه نارفول بر سر
 مال دنیا موس خود جنگیده بر نغمه ناموس را با صطلاح و قانون بپند و هر که در بهت مادت رسیدند و مفسدان متغلب تمام قصبه نارفول
 را غارت خواهد خود تاخته رخت بریدن مردوزن نگذاشتند و جمیع را اسیر ساخته بر دند بعد استماع انجیر تا دواب و تنبیه و اوجیست
 مصمصام الدوله بعد از گذشتن پیش خیمه را بریدن فرستاد اما چون از این میان مغلیه و مصمصام الدوله نفاسه مفسر بود و دانشیه
 طلت خزان هم داشت طبیعت و فعل میگزید و حیدر قلی خان با وجود سوسه مزاج که از سابقان با خاندوران
 داشت درین هم کیدل گشته در غلامان و لایقها سعه غلامان و شاد و رفاقت بے نفاق را میبختد شد و بهجت بدیل و جان قبول
 نموده صلاح بر آمدن بر این هم میداد و منرا و سعه نموده و غیر خود را بریدن فرستاد و هر اوسله بهمه خود گرفت خاندوران
 مصمصام الدوله صلاح در جنگ اجبت سکه ندیده با پادشاه در خلوت بعرض رسانید که اگر خدا کرده او غالب آید باز صلاح
 این کار درین نفاق و دشمنی مشکلی که تواند شد در صورت غیر نیست هم راجه اگر خود را بر او ادبهای معیلت لسا لک کشد و هم بطول
 انجا مدخرانده که اگر طاقت که از عهده نقاب او بر آید بے الحقیقه بتول مشهور آنکه از نفاق و عدم اتفاق اندیشیده جرأت با اقدام
 این هم که متعجب گشته بود نمود و بعد از آن قرالدین خان که غمبت بسته این هم را متکفل شد و التماس بر هائے قطب الملک نجم الدین علیخان
 از قید و سپردن این برود و بخود کرد و در بعضی نکالید و دیگر هم که خلاف مرسته پادشاه و مقران بود التماس نمود چون بر آمدن
 قطب الملک از قید مقبول اکثر طالع نبود فتح غمبت اعتماد الدوله نیز شد و درین حالت چون انواع سخنان در میان
 سعه آمد فاندوران ترک آمد و رفت در باره نموده چند روز خانه نشین گردید پادشاه در اصلاح و بهجتی ندانند اما ان طلت
 کو مشیده رفیع المان و که در تنها نمود و بار او هم راجه اجبت سکه ازین گرگ استیما بالمره از میان برخاست و ظاهر از فتنهای
 مصمصام الدوله مشغول بر دوجوئے و متوقع گردانیدن راجه میبختد و رفته رفته اجبت سکه را اراده فاسدیک داشت باز او
 درین ضمن خبر آمد آمد نظام الملک که بعد فراخ بند و بست طرف کرنا لک او کل ذی الحجه و اغل نجسته نبیاد و رنگ آباد
 گردیده هفتدهم ماه مذکور غلام حضور گشت و بر برابر نمود رسید و دانت خان را که سابق بخدمت دیوانی و دکن از حضور و امور
 شده بود طاعت و فیل بخشیده بران کار مرخص ساخته به پادشاه رسیده در شهر انتشار یافت و جمیع تدابیر سرانجام و انتظام
 سکه بر آمدن نظام الملک موقوف ماند از قانع پیشا ویر و کابل بعضی رسید که مبارز الملک سرانجام خان خان را و خان پسر خود را که

و دو تار و تهنه سیاه خان و او دماغ و تار و سیاه تلخ و تقسیم اوقات با تفصیل معاملات خلق که مضامین فانی بشرط عدالت و درست
 و برای توجیه در انتظام عظام امور سلطنت و خیر آن از مقامات لائقه سے نمود پادشاه را بغیر و دولت و جو اسنے وسیل طبیعت بلا سبب
 و بلا سبب مقبول فاطم نے افتاد امرای دیگر خصوص مصفا مالد و دود و دشنام الملک و حضور بنا بر کساد باز نمود با سنے خواستند و بیشه
 کج و دار و مرز میگذشت تا آنکه توجیک امر او را بچسرایان حضور حیدر قلی خان شورید و پادشاه خود پیش ببر و ن گذشت و چون او
 نیز مرد صاحب جرأت و اقتدار طلب بود و در صوبه گجرات زرباسے وافر از تحصیل صوبه گجرات و جاگیرات خود و هم از ضبط خانه
 عید الغفور بهره که کثرت دولت او مشهور آنان بود بهر سانید و حساب خزائن او از کور و پادشاه کشته نموتے پیدا کرد و در دل
 خود بار او عروج بمعارج امیر الامرا حسین علیخان بهادر خاں لاهور سے نسبت با خواہی امرای حضور ملازم استیصال نظام الملک
 و معمول نیکل متعذر خود و با وجود او متعذر میدید و گردید پادشاه و لمر که خاں بر آوردن نظام الملک از حضور بود و نه مهم و
 وسیله اراده خود شد و سندی انفصال امر حیدر قلی خان و عزل او از گجرات بدستاری نظام الملک شد و نظام الملک
 که حرص وافر سے بر انداختن زرو و توسع قلمرو حکومت خود داشت قبول این مهم نمود و پسرین عرصه شب و دوشنبه غره محرم الحرام
 ۱۰۳۰ هجری قمری بوقت صبح کاذب صبیحه از لطن لکھ زانی و خرنسیر میر متولد شد و در دوشنبه پانزدهم محرم الحرام سنہ
 مذکور خلعت صوبه داری گجرات نظام الملک را بتغییر حیدر قلی خان عطا شد و در روز پنجشنبه دوم صفر المظفر سنہ مذکور و بعد
 اقتضای نصف النهار نظام الملک بصوبه احمد آباد گجرات از حضور رخصت یافته عازم مهم مذکور گردید +

ذکر کشته شدن نیکل کنتھ ناگراج سعادت خان بهادر در اکبر آباد و تغیر یافتن صوبه اکبر آباد
 از سعادت خان و تفویض یافتن صوبه مذکور بر راجه جیسنگ و مهم چورامن مفتوح شدن تھون قلعه جات

ظاہر بر بیان الملک سعاد خان بهادر را علاء صوبه اکبر آباد صوبه اوده که راجه کبیر بهادر بود مقرر شد بر بیان الملک جندوبست موجود
 خود رفته را نیکل کنتھ ناگراج خود را و صوبه اکبر آباد گذاشته بود نیکل کنتھ مذکور روزی به نخل سوار نیکل با جمیعت مناسب در راه
 میگذشت یکی از بان بر سر درختی پنهان گشته بمطالع جمیع کشته توجیک یکے از عده زمینداران نیکل کنتھ مذکور را نشانہ افکند
 خود ساخته چنان زد که گلوله آن بپینه او نشسته از پشتش بدر رفت بر بیان الملک عازم بود که مالک هر دو صوبه بود و انتقام
 نائب خود بگیرد مصفا مالد فرصت یافته صوبه داری اکبر آباد بتغییر بر بیان الملک بے سنگه سواکی را دایان بر بیان الملک
 را فقط صوبه داری اوده مسلم ماند و راجه بے سنگه به تنبیه چورامن جاث بعد عطا سے صوبه دار سے اکبر آباد مامور شده
 بجنگ چورامن و تسخیر قلعہ او که متون نام داشت پرداخت و فاصد اخراج او از زمیندارش گردید و بدن سنگه برادر را د
 او را با خود متفق ساخته مدتی به تسخیر قلعہ مذکور اهتمام سے نمود تا آنکه حکم سنگه بر چورامن با پدر خود روز سے در عین
 مجلس گستاخ که لائق شان پدر سے و پسر سے نمود نمود و پدر را حفظه مالک گشت چورامن شفقت پدری را کار فرشته
 تدارکش مناسب ندید اما از افراد غنی غلبه جالت که اکثر در طباع سینود میباشند خود را مسموم نموده ملاک شد و حکم سنگه
 بجای اولشت چون سبکسر بے مغز بود از عهده امور ریاست و مهم راجه بے سنگه استمال را عایا سے زمیندار چورامن
 و لایف قلوب بر بیان قوش فرمان داد و بدن سنگه بجار امور اهتمام تمام نموده و نفاسے حکم سنگه را با خود متفق ساخت
 حکم سنگه بر احوال الکی یافته از قلعہ گرجوت و شب پنجشنبه نیم صفر سنہ ۱۰۳۰ هجری تھون مفتوح و تسخیر و بدن سنگه

بقیة خبر خانی که در ماه

امرای حضور برآورد و که خاطر اصف جاهت شرف کشته شده خاص پادشاهی در کمال افتخار مبارزخان نام بر اینجور فرستاد و که اگر توان
صورتی مذکور اند مست گماشتهای اصف جاهت از تراغ نمای غفر بی مان لطافت و کمن هم متعاقب خواهد رسید و اصف جاهت
برفته اگر چه امرای حضور آگهی یافته اند اما موافقت آب و هوا و شایمان آید و موافقت هوای مراد آباد و بهانه شود
برای شکار آن طر فضا از پادشاه روز یکشنبه بیستم ربیع الاول کشته شد و کمن مسافتی از نظرت رفت
بجانب و کمن عطف عمان نمود و بر جناح استیصال خود را ملک کهن رسانید و شغول نمیداد سبب حرب و کارزار گردید مبارزخان
باستیلای دهم فتح و ظفر و اخصا یافتن باطله مراتب و نیار و دام با افتاده با اتفاق ابراهیم خان برادر و او و خان سنی
و انبای شیخ نظام و ملا شیخ سنج سرداران و کمن که مخالفت اصف جاهت در میان و دل با آب و گل ایشان سرشته بود و در شورش
برداشتن اسباب حرب و کرب آماده ساخت و بعد نمیداد مان جنگ با جنگ بر زم اصف جاهت بر آمد معسکر ساخت و
شکریه بوی آراست اصف جاهت برادر و او مبارزخان آگهی یافته بمبارا و اشتناقت بعد مقابل روز پنجشنبه بیست و
چهارم محرم الحرام کشته شد و کمن عطف و جنگی صعب چنان رویداد که چار برادر مرد و چار فصل در میدان کشته افتاد و فتح ظفر
الغیب اصف جاهت مبارزخان بی سمران و در تقابا و حوت شتافت اصف جاهت عود داشت متعین فسخ خود بقید اساس
کشته ای معرکه ناکامی که از نظرت مبارزخان جان سپاری نمود و در شتافت مع اشر فدا می نذر مبارز کس و بعضی موال
مقتول موافق معمول ضبط ارسال حضور نمود و خود و فایع البال بر تمام صدمات و کمن ممکن یافته بنابر توجیه امرای و کمن
و پادشاه کم برات پرداخت و در الدین خان بعد بیعت ماه از کوچ نظام الملک بخطاب جمله اسلحه و وزارت سرافرازی
یافت و بعد استیراج اصف جاهت قبول فرمود +

آمدن حیدر قلیخان از اجمیر و امور شدن بخندمت میر آصف حضور

چون محبت اصف جاهت و پادشاه ناپاق و اتفاق به یکدیگر ظهور و بروز نمود و از هر دو طرف مدارا و ماسات بعمل می آمد خصوص بعد
جنگ مبارزخان که اندک پرده از درجی کار بر نماسد بود پادشاه حیدر قلیخان معزالدوله را الفس یکریگ صاحب
شوکت حرات آهنگ دانسته نزد خود طلبید و حیدر قلیخان روز جمعه چهاردهم ربیع الاول سنده مذکور از اجمیر به دارالخلافت شایمان آباد
رسیده و دو ساعت بجوی از روز برآید و ملازمت محمد شاه حاصل نمود و بتفریق بر گشت و عنایت خلعت نازل اخصا یافت
و سعد الدین خان نورانی که متوسل اصف جاهت و از دست گرفتاری او بود و مغرول از خدمت مذکور گشت و نیز راجه گردید برادر
کره بعد او را بتغییر نظام الملک صوب داری الی ایاخته دیار الملک چین شتافت و با نظام صوبه جانی باید پرداخت
علیم الله خان که از نظرت نظام الملک بجاری آید استیصال داشت بر خاسته پادشاه جهان آباد +

بر اینچنین اصف جاهت غموی خود را در خان را به تکرار و عناد و مهابت شدن او سبب و فساد
اصف جاهت بعد ظفر یافتن بر مبارزخان و مشاهده احوال امرای حضور سپاسی کتبی را بر سران و شایمان را با عمری خود
کمر و در کجرات بود و متعین ساخته اشاره لطیفان و عسکریان نمود و خان حیدر قلیخان را شایمان با کمر و امان و

فرموده اند ان حضور را باید غسل سافه و کوس لمن الکلب اليوم نوشت اخبار اتیری و آن فرزند بری و با اتفاق مرشد بمحضر رسیده
 رکاب دولت دزد و لگ آن بناء مشاوره و با همگرایی آشته مهری رانی نیز پادشاه و پادشاه داند و نام نورانیان فاسد
 سخنان قسطنطین از مین کرد و دیو سلطنت مقصدی پیغام فرستاد که لاله خان هم از منته پیروزه میتواند شطرنج الملک
 معروفند داشت که اگر دست شغفت پادشاه بر سر این ندوی درگاه سایه گستر شود همین که شرف و زمت بر سر آتش نش
 بر سر سواران بنیاد بر کوه بجایه امور شوم انجامه که در زندان حضور باشد بظهور نیاورد و رسیدن مخالفان با شتاب انجیر خا بر
 بگر و نزد ویران سید لیر سلطون با سهوم نموده قیامت که امش نفعی ساخته +

ذکر تعیین شدن سر بلند خان بنادیب مادر خان و خلاصه نغمه الدین سید علی خان بهادر
 و نیز حریمت یافتن مادر خان و بهر سیدین خستنه بر کیان در مملکت هندوستان

مبارزه الملک سر بلند خان بعد از پیروزی از صوبه کابل و منصوب شدن ناصر خان به صوبه داری مذکور بواسطت روشن الدین
 در خانه خود و تنه بیکار شسته آمد و رفت در بار کشته نمود چون قطب الملک بر حجت ایزدی پیوست بالتماس عمده های
 حضور خصوص بشورده فاقده خدمت شرفان که بر اصابت رای و حسن نصیحت او پادشاه را اعتماد بود مقرر شد که مبارزه الملک
 بنادیب و تنبیه مادر خان با نغمه تعیین و معویه داری گزرات تنبیه سر نظام الملک با ساعده مناسب بنیان مذکور عنایت
 گرد و چون سر بلند خان از مقام بیکار و معطل اسباب و سامان سرکازش فصل بود سال سی و هشتم از زاد و از دهم مبلغ یک
 کر در رویه نقد بطریق مساعده از خزانه عامه یافته به غیر گزرات و نادیب مادر خان از حضور پادشاه امور گزشت بلکه نغمه نیز
 عنایت وزارت نیز مقرر گردید سر بلند خان با عنایت و شفقت خود که به عاده استخوان نغمه الدین علیخان بهادر برادر قطب الملک
 که دهم مقید بود نمود چون محمد شاه از وقتیکه نغمه الدین علیخان برای برآمدن او از مین نلو شایه جان آباد آمد و همراه خود برود
 بود نظر التفات بهمال خان مذکور داشت قطب فاطمه قبول نمود و روز پنجشنبه هجری دوم و بیست و پنج ساله هجری آخر و از مین آمد
 و غفلت عنایت با تمشیر بسید نغمه الدین علیخان بهادر مرحمت نمود و سر بلند خان و نغمه الدین علیخان از حضور رخصت یافتند
 هر دو امیر بیک فیل سوار شدند داخل غنیمه باشند و فوسه از سادات و دیگر رفقای ندیم بر سر نغمه الدین علیخان جمع
 آمده صورت اقتدار می بهر سید و مبارزه الملک که سپاه دوست بود و از صوبه های هند پنج صوبه که ساسه چند صوبه
 آنجا بوده باشد و سرداران سپاه که رفیق و یارین و دولت خواه او بودند و در بیکار و وقت کار همیشه چشم انتظار برادر
 دولت و اقتدار او داشتند در آنک زمانی از جای متفرق نزد او جمع آمده لشکر شایسته فراهم گشت مبارزه الملک سید
 بشیاعت خان گزراتی فرستاد مادر خان بنابر عدم مقدرت بر خود پیچید و از گزرات برآمد و در موضع دیدار است نموده گشتا نغمه
 را بیکار خود طلبید و خود هم جمعیت فراهم آورده با نفاق فتنه مذکور بر سر گزرات رفت شجاعت خان هم از گزرات برآمد و با خان
 جنگید و فتنه هسته و باخت رستم علیخان برادر شجاعت خان که مالک بندر سورت بود قتل برادرش بنده اسباب
 مبارزه سامان نمود و پیلا جی کاکیو را که در آن حظه در جنگا مرده بود با خود متفق ساخته از بندر سورت برآمد و مادر خان با جمعیت خود
 کشایی قریب بیست هزار سوار بود از امر آباد که جمید و گنار در بایه می تاسه فریقین روی نمود و پیلا جی کاکیو را که در فتنه
 رستم علیخان بود آبدالت کنساجی با مادر خان اتفاق داشت رستم علیخان هم در غاسه آن مرشد بقتل سید

شده مرسته از صنعت و سیاست ایچ سگه

روشن الدوله بهادر هر چند صفات حمیده بسیار داشت لیکن چون بنای کار او بر زشت بود و نقدی دو از ده ملک بر او
 است و در کمال که سال بسال از خزانه خاوه حواله روشن الدوله میشد نصف فرستاده نصف را خود مشرف میشد و همین قسم
 در امور دیگر نیز همین سبب بود و او را با هم سازات بود چه از اردوی کارش بر ناسمه بنفیت انجامید و پادشاه او را صاحب
 ساخته حکم بهایه گرفتن فرمود و متصدیان حضور مبلغ دو کور و روپیه بر ذمه او بر آورده بعضی رسانیدند حسب الحکم پادشاهی
 مبلغ نیکو از روشن الدوله طلبی شده و مبلغ مذکور لاعلاج و مجبور داخل سبک کار و الامورده از نظر افتاد و زمام اختیار این اخراجات
 بجمع تمام الدوله مفوض گشت و قدر امیرالامرا در حضور اعتلا پذیرفت و شاه عبدالغفور هم که متقدیر نورانیه و در مزاج پادشاه داخل
 و او هم رسانیده مختار غزل و نصب انسانی فایده شریفه و در شش بود و نه الحقیقه بهمین سبب عاقل بر بار وادایه ناشایسته
 که بطر و خور از عبد الغفور داخل بطور رسید از غریبه اقتدار افتاده که خفا غضب سلطان گشت و عیوس و مقیدروانه نیکو اگر
 ضعیف غداش تهریب و کور و روپیه نقد سوای اجناس داخل خزانه حضور شد و کوی هم که بهایه کار این هر دو فساد ساخت و حضور
 پادشاه بود و همین علت شریک حال اینها گردیده از محل اخراج و با او بار از دولج یافت و اندوخته که از غدا و ضعیف اموال عبد الغفور
 مستطوره گردید به تمام الدوله را چون اختیار کار با اقتدار تمام هر آید سر بلند خان را که توسل بر روشن الدوله داشت مغرور کنانید
 را به ایچ سگه را تهریب رساند و صوبه داری گجرات فرستاد و تاکید نمود که خود را بجلت هر چه تمامتر بگجرات رسانید و سر بلند خان را در اول
 حضور نماید ایچ سگه از آرام طلبید و فور حراست عهد گیمای خود نائب بگجرات فرستاد و مبارز الملک نائب ایچ سگه را
 گوشمال داد و ایچ سگه را و خاسر کرد و اندی ایچ سگه فیت دوم نائب دیگر بسالان تر از اول فرستاد و ثانی هم مثل اول
 و در مثل مقصود برگشت ایچ سگه شرمساری های متواضع کشیده نامدار گردید و خود با چهل سپاه هزار سوار و سالان بسیار در حرکت
 آمد به گجرات رسید مبارز الملک هر چند از طرف حضور و صفت جاه نشو و نشیما داشت اما بسبب قلت زر و اسباب سفر نایاب
 قاصد بمادره با ایچ سگه گردید و چند فرسخ شهر گجرات محسوس ساخت و بر قدر مردم از فوج که امر افشش کرد و بمادره ایچ سگه
 پرداخت و بایاری بهادرانه و دلاوری مردانه نموده جنگ را به ایچ سگه فیکو شش سپاه چنان زد که راجه را با پای استقامت
 مقاومت از مزه بغرورت برگشت و اندکی است ترشت مبارز الملک بهادر و همین قدر را غنیمت شمرده چون از حضور و طرف
 آصف جاه ملکن فاطمه خود قاصد مصالحت و آشتی با ایچ سگه گردید و آخر روز با مدودی از چو بدل و در مشکار و شارسفید بر سر
 پیچیده و لباس ساده در بر کرده ملاقات راجه ایچ سگه رفت ایچ سگه باستماع این خبر متحیر گردید و ملاقات او را از جمله لغایه
 غیر مترقبه خیال کرده فرسحال با استقبال شتافت و در بر در وانه خود ملاقات نموده مبارز الملک را با احترام تمام آورده بر
 مسند نشاند مبارز الملک از ملاطبه شروع نموده گفت که ما را با شما دوستی از قدیم و ما را با راجه اجیت سگه و ستار
 بدل و برادری متحقق است شما را بجای برادر زاده خود میدانم اینقدر مبارز ناموس مردی فعل آمده عداوتی در میان نیست
 که مانع ملاقات گردد و عرض کار پادشاه است من هم برای همین کار داده و این دیار بوده ام اکنون شما را مبارک است که
 با خطام تمام این صوبه پر دازید و از شما اعانت اسباب سفر و قدری زر برای زاد راه سبب خواهم ایچ سگه اقبال امر
 و ارا سعادت شمرده و تقدیم آن عمل خود را مامور و وزیر تاکید درین باب بانها نمود مبارز الملک بعد اطمینان از این مرد دوستی و
 اتحاد سابق را دستگرد مذکور گردید در تجدید و تشدید آن تقریر های دلپذیر نمود و از سر نو با ایچ سگه دستار بدل گردید و دستار

بسیار در سلطنت ہمسید تدارک چنین امور از دست بنجامان یا نامہ ننگ دلاوران صاحب فرہنگ سے آید از دست کم جرائمان رنگ
چو کشاید رود بہ تیز در پیشہ شیر راہ بزد و تیغ چوین و در میدان کین چون شمشیر آئینہ ترو حصام الدولہ بای تدارک و تہیہ ایخان
و انتظام سلطنت ہندوستان بر عیار سے و مکار سے گذشتہ میخواست کہ بحیلہ ہائے درست و تشدد ہائے جست
غیابت نہ و آشوب فرو نشاند و ختم قوی کستی مثل آصف جاہ و مرہٹہ را بطاقت اہل عاجز گردانند یہاں چون ارادہ دہر
از صواب و آتش افزہ سے بر روی آب بود سودے نہ نمود ہر تدبیر کیے اندیشیدہ موجب دہن سلطنت میگشت و اگر کان
دولت کستی پذیر نہ سرمایہ غرور و عصیان طاعیان قوت میگرفت عرصہ فتنان روز بروز کشادہ و اسباب حوادث و فتن آباد
تر میگردد و در چنین مقام پادشاہ ذی شہوت کے صاحب سلطنت سے بابت کہ قتل بخوت کردن کشان تہمید بعد از حملات
مروانہ از پنج دین بر کند یا امیر الامرائی مثل ذوالفقار خان و حسین علی خان سے شایست کہ جرئت کردن کشان
در ختم کندی خود انگشت

شیوع یافتن سرکشی از رعایای متہاد و حادثہ عاجز شدن محمد خان بنگش از دست مرہٹہ بوندیدہ در صوبہ آلہ آباد

افواج مرہٹہ چون بر صوبہ گجرات و مالوہ تسلط یافت و از حضور تدارکی کہ بایہل نیامد دیگر سرداران مرہٹہ را ہم چہرہ سلطنت ستانی و
منازعات با حکام و عمال سلطانے در خاطر با گرفت باجی را و وغیرہ سرداران کہ قابض گجرات و مالوہ شدہ بودند ہم خود پیشہ نگزشتہ
آہستہ آہستہ خود جاری ہائے قرب و جوار را کہ از صوبہ ہائے آلہ آباد و گجرات وغیرہ خود مختار شدند و ہمیشہ توسعہ در ملک و
کنت شان دست میداد تا آنکہ در مہینہ آوان محمد خان بہادر غفنیفر جنگ بنگش صوبہ دار آلہ آباد بہ تسخیر ملک بوندیدہ کہ مطلقاً
آجما راجہ پتر سال دنگھا بود تا حد گشتہ فوج و فوسے از اوس خود یعنی جماعتہ افغانہ ہم رسانیدہ سامان مناسبہ
کرد و داخل دیار آہنگ دیدہ اکثر جا ہائے بوندیل کشتہ را مسخر نمود و اقامت خود در بہمان دیار کہ تازہ قابض گشتہ بود
مناسب دیدہ و در دارالملک راجہ مذکور سکونت و رزید راجہ مذکور و دیگران ازان فرقد کہ ملک آہنگ بہ صرف بنگش
در آمدہ بود شوکت سلطنت را بمشاہدہ حالات مذکورہ سہل شمر دہ رجوع بہ مرہٹہ ہائے ناگپور بکھان کہ ظاہراً از تواضع صوبہ دار
و اورنگ آباد و بر پشت ملک بوندیل کشتہ واقع است یا بسرداران باجی را کہ در آئین از طرف اوی بوندہ نمودند و آہنگارا
و عدہ رسانیدن ببلخ و دادن بعضی از ملک خود کردہ بحمایہ و اعانت خود و آوردن محمد خان بنگش بر فلطینیہ و توسعہ
کہ نمودہ بود مغرور گشتہ فوج بقدر ضرورت نگذاشت جز بارہ مردم را خدمت با دطان شان نمود چون از اسبابی آن ملک کہ
تازہ بدستش آمدہ و چندان بلدیہ و حرمیت گذاشت راجہ متہور مذکور افواج مرہٹہ را سوارا گرفتہ بختہ و غفلت بہر محمد خان بنگش
رسید و بنگش مضطرب گشتہ بمداغہ و سوار شدہ متقابل گردید چون بوندیل مرہٹہ بکثرت تمام بود از عمدہ بریادہ عاجز گردید و
و پاک کردہ برای خود را می در تنہا اپنے افتاد و تا خود را و راجہ کشتہ بعد از دوسہ روز بیکو کہ حیت کہ نام دارد و در تصرف او
بود رسید و خود را مع فوج اندرون قلعہ مذکور کشیدہ محصور گردید راجہ آجما راجہ فوج مرہٹہ بہاخرہ قلعہ برداختہ نہ گذاشت کہ
پر کاسہ در قلعہ تواند رسید چون مردم بپا ہجرہ داشت آذوقہ و کتے نمادہ رفتہ رفتہ بپیدا گردید و مردم بر کلا و خرداسب
دسک چشم طمع و دختہ کار بجائے رسید کہ ناخود بینا خورہ میشد و راہ بیرون شدن میسر نمود و از پادشاہ و امرا می حضور زن
و فرزندان غفنیفر جنگ کہ در فرخ آباد بوندہ مستحاضہ و استمداد سے نمودند کہسے نے مشنیدہ راجہ سے بفریاد شان نمیرسد یا چند

تاجم جنگ سپهسالار ملاجه و ناچاره راجع با قوام خود کرد و در نشیمن خود را فرود افانده فرستاده است و او را استخلاص بکشتن
از آن گرفتار است خود افانده بحیثیت محقره فراسم آمدند و بقلیل زیر که از آن فتنه جنگ پیشش تاجم جنگ را انجام توانست شد
تقاعدت نموده بسره گشته تاجم جنگ بسره وقت فتنه جنگ رسیدند و از قلعه دوران محصور بود و آرزو به آرزو رسانیدند الحق کار
عظیم بود که این سپهسالار را به پدر خود نمود و در آن محصور و قلعه جنگ بکشتن از بوندی و در سپه و فتنه جنگ ثابت کرده
سوره غناب و از صوبه داری اگر آباد مغزول ساختند و مبارز الملک را حق تعالی فرموده صوبه داری اگر آباد و از مبارز الملک
سپهسالار خود خانه را در خان بهادر غالب جنگ را بر صوبه مذکوره نائب گشته است اکثر در حضور رسیده بود و آمد و رفت در باب
شکسته خاطر میا که نموده اکثر در خانه خود افتاده است و در میان ایام حیدرقلی خان پاشا خود در خانه سوخته جان بجان آفرین
سپهسالار و در چهارشنبه پیدم جمادی الاوله ساله جاریه گشته است روز بکرده محمد یار خان که صوبه دار شاه جهان آباد
از محمد عالمگیر شیشه بیاند و بهادر زاده امیرالامرا شالیه خان بود بر محنت حق پیوست و در سینه مذکوره روز بعد خدمت میر قش
بمظفر خان بهادر مصداق الدوله مغرض شد و در همین سال چهارم شوال بار و در آن زمان الملک را تاش که فتنه مناره فیروز شاه
را مع نصف عمارت پائینش برداشت و از جانی که بود کشته دورتر انداخت و بعد از آن آمان علی خان بر حمت اسلحه و اسل
گردید و با شغال او صوبه داری امیر علاء میر کشته بمظفر خان شد و در روز شنبه دهم جمادی الاخره ساله جاریه پادشاه
اندک بهاری رو داده نصبت انجا سپهسالار و در روز شنبه هفتم شعبان المعظم سینه مذکوره راجه ای به سکه سپهسالار راجه
بحیثیت سکه که از گجرات آمده در حضور بود استماع نمود که فتنه مرید مشیوخ یافته بوطن او که انفصال مدد و گجرات دارد
نمود و بنا برین نصبت یافته روانه و در بوندی خود کرد و در روز جمعه دهم ماه مذکوره سطره کشتن فرودشان پنجاب
و دیگر اهل حرفه مسلم جمع شده بهادر دعوی خون کی از آن جماعه که ماسج بود و در هر سه چند به جنگگاه موسی خانه جنگ نموده
ناحق او را کشته بود کشتن او بهادر طلب انتقام از پادشاه اسلام به جا گذاشته چند روز تجنیز و کفین نه نموده بودند و در سستی الملک
ضعیف الایمان که بر واکه از روز جزا نه گشته اند باحقان حق نموده بر او فتنه چون طرفدار پیدا نیز بهادر نفسانیت تعالی بن
هر سکه بود که بقدرک و تسلیه آنها هم نزد اخذت جهاد مذکوره نامبارزه عام و بلوای عام نموده مایع نماز جمعه و جماعت
گشتند و فاسقه رسله عزت نموده فتنه دادند و دیگر بهجهان آشوب آنها اشتداد داشت بنا برین قرار دین خان وزیر
و در روشن الدوله امور باقرای نماز جمعه گردید و بحیثیت خود جامع اداری و دیگر مسجد را آمدند مستغنیان دل سوخته مشرور
بظلم و ظفرین و شنیع امرای بهر محبت دین نموده جهارت را از حد بر بردند تا آنکه دشمن الدوله در سایه سپهسالار افانده
که در فاسقه او بودند که فتنه و کشتن و زانی از و کشتن انما زده نموده انواع و اقسام و در فتنه و در فتنه که فتنه اعتماد الدوله
پایداره نموده با نهاده به دست سردار و از صدامی آن بلوایان را ترسانیده فتنه را اندک فرو نشاندند و کی نصبت
هم اندک تا لیف و تسلیه فرموده اصلای داد چنانچه گفته اند نصبت که سخته و سستی هم در بیست و چهارگ زدن که جهار ح
مریم نیست + لیکن در آن عصر اکثری مثلان فتنه گشته غریب مستخیر روی نمود و در همین سال از آخر شوال
در تمام ماه ذی القعدة الحرام یروای شهر مغنوت گرفته تمام سکه شاهجهان آباد و غیره کبیر به بیمار سیه مبتلا گشت کار بجا
بر سبب که بازار با درسته با مالی و دکانها بنده افتاده شهر و فتنه نداشت مردم میگفتند که چنین حالی درین و بارگاه به غلوی
و سوسوخ فتنه و گویند که مشرور بیمار سیه از پشه و آله آباد و کبیرا فتنه و فتنه و شاهجهان آباد و در پانی پست سوسوخ و لاهور

نیز ساریت نمود و آنجا هم حال سیر بود الحمد لله که بایان آن تبخیر و عافیت انجامیده همگی شفا یافت مگر غلیظه که اجل شان رسیده بود فوت شدند و در لشکر الاسجری در راه رجب شهابی چشمنه و بجهت شنبه دوم و سوم و چهارم ماه مذکور سوار بنوبه استعداد یافت کرد و شهر شاه جهان آباد و دوسه کمنه بر آب و در سب و غیره طرف بلکه بعضی آبها به باری خج بخت درم از آسمان برت بر سقطها و جابا می بارید +

برآمدن پادشاه بطرف اغر آباد و بروتجه بطریق سیر و شکار و از آنجا عبور نمودن دریا که جمنابر اسه تنبیه مرسته و معاودت فرمودن قرین غلیش و مسرت بنصرت بخت بیدار

روزی شنبه پنجم رجب المرجب شمس الاسجری وقت طلوع آفتاب محمد شاه پادشاه بطالع جدی از قلعه اقلاد شاه جهان آباد برای سیر و شکار بطرف اغر آباد و بروتجه کوچ فرموده قریب یکماه در سنون پست و بروتجه تماشاخانه شکار مع اعتماد الدوله و اقر الدین خان و امیر الامرا مصفا الدوله و جمیع امرا و ارکان سلطنت مشغول و مشغول ماند و بعد از آن معاودت نموده در باغ معروف بقال کنگره نزول اجلال فرموده چند روز بسیر و تفرج آبها مسرت اندوز بوده عبور دریا به جمنامه و در باغ فرح بخش و دوازده روز توقف کرده خبر شوقیهای مرسته در مد و سرزمین اگر آباد استماع نموده باراده گوشمال آنجا عهضال کید و منزل منفست نموده کبنار دریا پسیندن نزدیک لبرای بنگیل معسکر ساخته بیست روز مقام داشت بجهت آنجا خبر بد شدن آنجا از حد و مذکور بطرف تلک نزدیک بفرید آباد آمده در راه شوال سال مذکور بدولت و اقبال داخل دولتخانه مبارک شری

ذکر رخصت نمودن پادشاه و مصفا الدوله مطفر خان را به تنبیه مرسته و بعضی سوار و دیگر

روزی شنبه شانزدهم رمضان المبارک لشکر الاسجری سیه پنجم ساعت از دبر برآمده مطفر خان بهادر در آتش برادر مصفا الدوله و برادر تنبیه مرسته رخصت و نکاح یافته همانوقت نزدیک باره پله در باغ جیوناس بدون آنکه بماند آید رفعت منزل گردید و سیه پنجم مرسته بعد از تسخیر صوبه های گوات و مالوه چون تدارک از حضور بپل نه آمد راه نگی ناز باز و دست طلب را از کرده آهسته آهسته قدم سیه و اجتهاد پیش گذاشت و بعد از انقضای هر سهیل مدتی یک و محال از ملک پادشاه سیه به معرفت خود می آمد تا آنکه بهر دو روز و انقضا عوام و شعور باگو الیاری که از حصار مشهوره هندو باکر آباد نهایت قریب چهار دره متصرف گشت و دم نخوت و اقتدار زد و آصفیاء باغهای مرسته کوشیده باشتغال ناگزیده فساد و التهاب آتش ببادله و عناد و تسخیر دیگر بلاد دالالت نموده جماعه مذکوره را دلیر تر می ساخت و مرسته که ضعف ارکان سلطنت در ریخته خود بخود در باطن این اراده داشت تحریک آتفع جاه بهانه خاطر خواهه دسه قدم پیشه گذاشت و باخت و تاراج جاگیرات امیر الامرا و محالات فاعل شریفیه همت گماشت چون مدمات ناخت و تاراج مرسته از حد و گو الیاری هم تعدی نموده ساریت بحالات متعلقه اگر آباد و اجیر نمود امیر الامرا سیه بدر پیشه در دست اندیشه لاعلاج و ناچار گردید و برادر خود مطفر خان را که در خانه دم از شجاعیت بے نهایت تمیز و به تنبیه جنگ مرسته مقرر ساخته از حضور رخصت و ماند و امرای دیگر رابع افواج پادشاه سیه و بعضی رساله های میرای خود که بنیات مجوعه عیبت و دوامیر و نجم فقیر فرایم گشته بود در فین و معین او گردنیده مرخص نمود مرسته سالانه کو بر با سامان موفور و لشکر میسر و کبر و فرسایار پاد در کباب افتد ارگذاشته بفرم رزم مرسته و برادر نهاد مرسته که

فنا بک جنگ و بطور حاد و وقار است در انشای راه باو بائی میفرمود و مظهر خان تالمسروج رفته سکونت و زید میر بیچند
 اورا در آن میدان مقصور و طرف وصول اجناس غله مسدود نموده و اتم الاوقات در ستیزه آویز بود و مظهر خان خود داری نموده
 انتظار حکم پادشاه و امر برادر خود میکشید چون حکم معاونت صدور یافت مظهر خان بهادر بیشتر آتیه پروا غنیمت بلا زیست پادشاه
 و برادر عالی جاه خود شتافت و روز سه شنبه بیستم محرم الحرام ۱۱۸۳ هجری شرف کورنش پادشاه و ریافته بیطایه نکشن
 و برادر سرفراز گشت و بعد وصول به شاه جهان آباد که غنیمت حاصل و کمال مراد بود و ادای صدقات و نذر در صوبه المقدود و بلبل آمد
 و خواهران شکر سبایان بر سلامتی آن امیر عالی شان بقدر کیم رسانیدند و غلصان بر حسن تدبیرات که درین سفر از آن سرور
 جمسته میر و قریح آمد تحسین و آفرین برای روزیش نموده و رد و فیض آمودش راسع الخیر و مستغنیات شمرند و اکثر اوقات بزرگ
 مساجد و از ابدان این معراج مذکور بود معراج این کار از تو آید و مردان چنین گفتند و بهر درین سال شاهزاده عالی شهر
 مغفور پسر محمد اعظم شاه مردم شناسند هم مردم بر حمت حق پیوستند و مسجد و مقبره و الدله خود را پورس که تعمیر داشت بود مدفون
 شده بهر درین سال اول روز یکشنبه بیست و چهارم جمادی الثانیه امیر الامرا معصام الدوله و اعتماد الدوله و قمر الدین خان به تنبیه
 سرور به نخصت یافته پروا بهادر مثل مظهر خان تلاش نموده معاونت فرمودند و غلیم کیم روز شنبه شانزدهم شوال مسند مذکور
 قصبه سانجر را که قریب بقصد کرده از شاه جهان آباد است ناخت و فوجدار آنها معزوف بنظر دس چار فیل و فریب به سه لک روپیه
 دل و اسباب خانه خود و بر سر وادناست از پروا و در سر به قناعت بران کرده و فوجدار آنها خواست غارت نموده با یک فست
 لباس که پوشیده بود سردار و قناعت قصبه مذکور به کعبت مالیت کار فرما شده و خیال خود را گشته با مصلح چند بر نمرد
 با سر به نا جایگاه کشتل بر سر سید جنگیه و آخر الامر روح بر در سیدی خود افتاد امانت نیست که داد و گرفت و مردانگی و داد و ستاد
 بهر درین ریح الله علیه که از روز چهارشنبه باران بفتدت باریدن شروع نموده تا روز پنجشنبه نوزدهم بهمن پشت بود
 و اکثر غارها افتاده و در سراسر روشن آراء را پاره اش چنان لغیان نمود که بمناشیش بقدره آدم آب جاسه بود و از اگر آباد
 بر سر سید که نوزدهم روز پنجشنبه و رانجام چنین شد

سر بر آوردن اثر از وزیر زندار چکله کورده کشته شدن جان نثار خان بردست او و پیغمبر
 عظیم الله خان و قمر الدین خان و درین خصوص تنبیه یا قتل او از دست بر همان الملک

در افتادن احوال سنین اضحیه اثر از وزیر زندار چکله کورده ماکم خود جان نثار خان برادر زن اعتماد الدوله را بمشاوره سیکه اوضاع
 داشت بگشت و اسباب او را غارت نموده عیاشی را متصرف گشت اعتماد الدوله بهر استعاج عظیم الله خان و فرستاد و تنبیه
 او کند و ناموس را ستر و ادعایه زندار مذکور که مرد متهور و فساد شریک بود و در و عظیم الله خان نیز قمر الدین خان مکان
 سکونت را غاصه گذارشته چند روز بر و ایامی محروسه و بار خود که اندک محب لسا لک بود رفته آرا امید عظیم الله خان به هر
 از محبت و ایمان که شمال آن بدسگال را سهل نموده چند س در چکله مذکور مقام و آخر الامر حاج بیگ خان نور اسنه و فوج را
 بمکومت آن چکله و نادیب زندار مذکور گذارشته خود و شایمان آباد معاونت نمود و اثر از و مغرور و کشته بعد عطف خان
 عظیم الله خان بر سر حاج بیگ خان و دیگر چکله و در آن رسیده هر ایمان گشت اعتماد الدوله و نیز بر که از محبت محروم و در اندر
 چنین امور جاریه بر آنجا معذور بود و ناچار گشته درین خصوص مرجع بر بران الملک بهادر که صوبه لروده بود و در و بافر تمام

بر تخت نشست که تنبیه اژداه و بواس آبرو سے مغلیہ اسلام طور کی دلاؤ اور نمایاں چون برهان الملک نهایت جرأت و قناعت مردی
 و مروت داشت در شکست که عازم حضور گشته از صوبہ خود بشا بھمان آباد سے آمد از انشاے راه و عشرت و دوام جہادی انظار
 بر سر بھگو منت اژداه و رسیدن زمیندار میخواست که بستانان ابله غریب با او ہم فدی نماید چون برهان الملک نے یہ اور غور و نظر
 کہ نهایت عجب و غرور ہر سامندہ بود مستعد محاربت گشته استخوان را سے نمود ز نائیک برهان الملک از راه صیدہ داخل غنیمت خود گردید و
 اتفاقاً دوران روز جائے سبز در برداشت بر کار اژداه و خبر سامندہ کہ نواب حامد سبزی در بر ویش سفید لباس بلند دارد و ہمین
 داخل غنیمت گردیدہ اژداه کہ در گنبدی نشسته بود و انتقار بر پیش کشید علی الفور مع فوج خود نمایان گردید برهان الملک بجلالت بر فیض خود سوار شدہ
 نائیک بار استن صفوف نمود و بچنے از ملازمان رکاب کہ مستعد و تیار بودند سوار شدند و بصورتیکہ دوران جلالت میر آیدانکہ
 ترقیبی در فوج صورت گرفت برهان الملک سرافقت حامد سولای کندہ لباس سفید در برداشت و ابو تراب خان نورانی
 کہ از سرداران و عمدہ ملازمانش بود قضا را اہم دوران روز لباس سبزی در بر ویش بلند سفید داشت اژداه ابو تراب خان
 برهان الملک تصور نموده بہمت بر فیض او گماشت و با جان بازان محمد خود عثمان ریز بر پیش رخاۃ باو در آویخت و نزدیک
 افضل او خود را رسانیدہ و اسب را بجانیدہ نیزہ خردی کہ در دست داشت بچہدہ نوائے چنان بر سینه اش زد کہ تنان
 نیزہ از پشت او بیرون جسته بختہ بیروج فیض پیوست و اکثر سہرا بھمان برهان الملک ما از دہ بدہ آمدند و عارف را اختیار
 انشاہ پائے ثبات و قرار بر جانماند برهان الملک با معدوے از خود کہ پائے جرأت شان مغزیہ بود بمقتضای
 غیرت و جرأت قدم ملاقات پیش گذاشتہ اژداه را مع ہم بر پیش بر تیر پائے خود گرفت و رقاعے حاضر نیزہ دست جرأت
 از استین شوکت بر آوردہ بہتر و شمشیر با فوج مخالف در آویختند و در جنگ سنگہ کہ یکے از اقربائے اژداه و رفیق برهان الملک
 بودہ اژداه و دشمنان بہ برهان الملک شناسا شد و خود اسب را ناخنہ مقابل اژداه شدہ و در باہر بگر طعن و ضرب اسلم
 یمن آمدہ اژداه و از دست در جنگ سنگہ و ہم بہتر برهان الملک کشتہ افتاد و نسیم نفرت ایزدی بر برجم علم برهان الملک
 وزیدہ فتح و ظفر نصیب و لیاہی و دلش گردید برهان الملک سجدہ شکر آتہ تقدیر رسانیدہ و شادمانہ فتح ناخنہ داخل غنیمت
 شدہ و سر اژداه را بریدہ پیش پادشاہ و پوست بدنش کشیدہ و بر از کاہ نمودہ برائے فرالدین خان فرستاد و خود چہد روز
 در آنجا مقام کردہ و لشکر را بسر کردگی مقدر جنگ بہادر در چکلہ مذکور گذاشتہ بصوب دارالخلافہ نہضت نمود و اول روز
 پارسنہ بیفتم رجب سنہ مذکورہ بحضور رسیدہ ملازمت پادشاہ نمود و یک نیزہ از شرفے و یک خنجر و یک شمشیر گزینہ
 و بطای خلعت و سر بیج مرغ و خنجر مرغ و شمشیر مرغ اسب فیل سرافازی یافت و روز یکشنبہ ششم شوال سنہ مذکورہ
 حسب الاتماس ابو المنصور خان بہادر مقدر جنگ کہ داد و فرامہ زادہ برهان الملک بود و شیخ عبداللہ و غیرہ در ارتش
 معسکر رخصت شدہ پیش آنکہ آہنا خبر آمدن مرثیہ کہ سپر اژداه ملک خود آوردہ بود و معرض دہشتہ بودند و ہمدین حوکہ
 روز سہشنبہ ششم ذی القعدہ الحرام سنہ مذکورہ پادشاہ یادگار خان کشمیری را کہ مرد جرئت بان ہوشیار و از رفقای محمد
 امیر الامام الدولہ بود نزد راجہ جے سنگہ سوائی و باجی راؤ و سپہ سالار مرثیہ کہ بہتخیر مالک ہندوستان از طرف
 راجہ صاحبو مامور گشتہ بود مع اسناد ہر دو صوبہ کہ عبارت از گجرات و صوبہ ماوہ است مرخص نمود و فرمود کہ بزودی بنیامہا
 بر مغرب مشعر تا بلف قلوب مرثیہ و ترغیب با طاعت حضور و طمع با انواع مکارم و اہم برساند و جے سنگہ را در حصول این
 مامول واسطہ گرداند و نیز درین سال شب پنجشنبہ چہارم ذی الحجہ پائے از شب گذشتہ روشن الدولہ بہادر از بھمان در ملت نمودہ

مرد قیاسی بود که در کثرت صفات و جود داشت سر رشته ارادت شاه میبیک نام درویشی درست نموده نهایت ارادت بهر سانسید
و پیر پرستی شیوه خود ساخته مصروف رضا جوئی او بوده

مجله فخر الدوله برادر روشن الدوله و غزل و از صوبه معظّم آباد و انضمام یافتن صوبه کور بصوبه داری بنگاله

بعد از نفرت بارخان فقیر معلوم نیست که کدام کدام کس بصوبه داری عظیم آباد پیوسته امور شدند انقید سیدانم که اغلب در شکسته
بحری یا ساسی که پیش فخر الدوله برادر مقتدی روشن الدوله صوبه داری عظیم آباد گرفته پنج شش سال بصوبه داری آنها اشتغال داشت
آنان چون سید سونش و دیگر بودا که اعمال او بمقامت و شکلی شمال داشت و نهایت مغرور و زود روح بود با شیخ عبداللّه که
از ره تمامه اهل الهام صوبه عظیم آباد و مرجع مقامات آنها می بود و صوبه داران سابق گسبه نامیده و گاهی شهید صوبه اسل میباشند
نیز میندازان آنها اکثری یکجه با او موافق و متفق بوده اند و جماعه داران سپاه آن مرز و بوم نیز با او در مقام انقیاد و اطاعت
بوده نهایت ادب و احترام او را نموده و بر امور سل و در آنجا که او شهاب آغاز نهاد و در پی اید او از امر او افتاد و بنا بر ناپاچه
از شهر عظیم آباد و قاعه ملوک خود در آن بلده داشت عبور نگذاشته و در قلع سوانج که ساخته اید و در آنجا موضع چند زر خریده
داشت گرفته از رده خاطر نیست فخر الدوله دست از او بر داشت و متعاقب خود هم عبور کرد و شیخ مذکور را در آن قلع محصور نمود
پس قلع پر داخته آنرا که بجزرست او را باز نگشت او بناچار با برهان الملک که صوبه دار داده بود توسل جست با جاس
خود و او را در فخر الدوله ظاهر ساخت و بعد از طلب برهان الملک بمردانگی ازان قلع برآمد با استعمال خود را مجدود صوبه او
را سانسید و از اسبب قهری فخر الدوله محفوظ انده خود را حضور برهان الملک رسانید و عزت و اعتبار لایق بهر سانسید و فخر الدوله
لی شل مقصود شمرساری کشیده برگشت و بعد چند روز با او پیوسته برادر ایلر که در ظاهر لباس فقر و مشایخ هند و در حقیقت نشان شکوت
او را در عظیم آباد بسوسه برد حرکات سبک و سفیهانه بعمل آورده او را از رده خاطر ساخت خواجّه مذکور نهایت ملال و اندوه
از رده از بر گیرای او بهر سانسید و روانه شاه جهان آباد گردید و بعد از رویدار اختلافه با برادر خود و مصعصام الدوله ملاقات
نموده احوال فخر الدوله ظاهر ساخت مصعصام الدوله بحد و استماع از عباد آورده فخر الدوله را تعمیر کنانید و صوبه داری عظیم آباد را
تعمیر صوبه بنگاله نمود و سند صوبه مذکور بنام تاج الملک شجاع الدوله شجاع الدین محمد خان بهادر اسد جنگ دادا و جعفر خان که
در آن آوان با اتفاق پدر زن خود و صوبه دار بنگاله بود فرستاد و فخر الدوله تعمیر کرد و به روانه شاه جهان آباد گردید

ذکر مجمل احوال شجاع الدوله دادا و جعفر خان ناظم بنگاله و ماتعلی به

مخفی نماند که شجاع الدوله اصلش از برادر بنور صوبه دکن و نصب او بقوم اقتدار که فرزند ازاک خراسان است میر سیدان مشایر
صوبه مذکور در ایام قیامت او رنگ زیب بدین بصا هرت جعفر خان دیوان صوبه بنگاله که آخر انعامات آنجا هم داشت انتقا
یافته بمره او میبود و بهر آن که اعتبار جعفر خان از دیاد یافت اقتدار او هم اعتلا پذیرفت تا آنکه جعفر خان بنفاست و دیوانه
صوبه بنگاله و او را سید اختصاص یافت شجاع الدوله در آن عهد با عانت او صوبه دار و در سید و در آن صوبه با تعلق نام
آنها است تعالی سے و در زید بیش همانا آنکه مبارک مسانیت مزاج که با پدر زن خود داشت صحبت فیما بین جعفر خان و شجاع الدوله
چنانچه باید و نمیکرفت و اکثری جماعتی و دوری از جعفر خان را می بود شجاع الدوله در کمال جود و وسالت و با خلق حمیده و

جمیع صفات پسندیده معصوم و جعفرخان در همه امور بکمال و صفت معروف بود و در شجاع الدوله و زین الشجاع الدوله و زین الشجاع الدوله
 سرافرازان بهادر و حیدر جنگ اگر چه برین نیکوکار شایسته الطوار بود اما بنا بر لطافت پدر خود و بسبب کثرت رغبت شجاع الدوله
 بنسوان دیگر مع پس خود بهر پدر در شهر شرب آباد که بنا کرده جعفرخان بنام سابق او که بر شرفی خان بود موسوم گردید و دانست
 می و در تربیت و مع پس خود علاء الدوله در کمال اهتمام بسوی برادر چون مادر علی و دردی خان بهادر نهایت جنگ هم از قوم انتشار
 و با شجاع الدوله فرستید و داشت و بهایت جنگ مع برادر و نیز از احمد نام برادرش حاجی احمد نام در ملک نقاس اعظم شاه
 معفور انتقام داشت بعد کشته شدن آقای خود بنا بر خانه نشینی بنای افلاس گرفتار آمده و رانده ای هند محمد شاه اول در بهایت جنگ
 خود را بشجاع الدوله رسانید و آمدن میرزا محمد را منتقم شمرده و سلوک لاسیقه نموده رفیق خود ساخت با شجاع امین خسته
 بهایت جنگ را که میرزا محمد علی نام داشت بوقت شجاع الدوله رغبت بهر سینه قاصد بنگاله و او را نیز که در بهایت صحبت
 و افلاس خود را با شجاع الدوله رسانید چون میرزا محمد علی نهایت پرشیا و فرار ج شاس و آداب دان دقیقه باب الکمال شجاعت
 و دلادری بود شجاع الدوله در دو اورا از لغوی غیر تر قبه شمرده رفاقت او را سعادت طالع و عود و نیر اقبال خود دانست
 و میرزا محمد علی مذکور یونانی و در مراتب اختصاص مرتبه گردید بهر تبه عالی ترستی نمود چون محبت شجاع الدوله را میرزا محمد علی
 با حسن وجه و در گرفت و مبالغه اخلاص و اشتافن فیهامین همدگر استحکام پذیرفت برادر خود حاجی احمد را مع متعلقان و او را در
 و عیال خود از شاه جهان آباد طلب داشت و حاجی مذکور مع جمیع عیال و اطفال بصوبه اورسیده آمد و نیز مثل برادر در ملک شجاع
 معتقد شجاع الدوله انتظام یافت برادر چون در امور دنیا شعور را از در حسن آداب و اخلاق بهر معفو از در اشتیاق
 دولت شجاع الدوله را پیوسته و اینها استقامی پدید آمد و بند و بست و داخل صوبه اورسیده بترجا عانت تدبیر و شریک
 اینها تو نیز پذیرفت میرزا محمد علی که با اصابت رای جوهر شجاعت هم در ذات خود مجتمع داشت و در جمیع امور زیاده نر از پدر
 و برادر جمیع رفقای شجاع الدوله نام و نشان و خیرت و شان بهر رسانیده محمود و انشال اقران گشت و شجاع الدوله را برای او
 منصبی مناسب قدرش با خطاب محمد علی در دیحان از حضور پادشاه بواسطه دکلائی خود طلبید چون جعفرخان با داماد خود حاجی
 اندک سرگران و زندگانش را پامان بود و میخواست که علاء الدوله نو او بعد از او که بنام دیوانه صوبه بنگاله داشت
 نظامت هم داشته قائم مقام او باشد بنا برین درین خصوص بکلاس خود نوشت و خواند نموده اسفند البصیر خود طایر
 ساخت و شجاع الدوله بر مقصد او انگلی یافته از محمد علی در دیحان و حاجی احمد درین باب بهر شاره نمود بر دو کس تدریس
 مناسب وقت مقام التماس نموده بجز خود چند کس چو شیراز زبان آور برای رسالت و کالت حضور معین گنا نیند و مسودات
 عراض برای پادشاه و امیرالامرا نشانی عبارت بلخت اسلوب و لغزیز دل پذیر غریب لغزیندیه مرغ خود مضطرب سستگاه
 حصول است و صوبه بنگاله و اورسیده دیوانی و غیره کار با بنام شجاع الدوله نگاشته مردم مختار را با استیصال و اعجاز و از در الحاق
 شاه جهان نمودند و مردم معتقد فرقه سپاه از رفقای دیرینه شجاع الدوله را در ظاهر بر طرف گنا نیند رخصت نمودند
 میرشد آباد و رفته متفرق نزد یکدیگر اما لایزال منتظر خبر ورود شجاع الدوله در خانه جعفرخان که دار الحکومه بهمان بود باشند و چون
 موسم بهرست نزدیک رسیده بود و از نشانه اسد اوطق از کنگ نامرشد با بختیاری و کشته های قابل سوار می خود و
 سپاه همراه نموده لاحان بسیار فراسم آورد و نوکر نگداشت نامرگاه خبر انتقال جعفرخان برسد بلا توقف روانه مرشد آباد شد و در
 مخفی و اکامی خود برای وصول خبر حصول اسناد و انشا چنان آباد نشانیده بود که هر روز اخبار مرشد آباد و در الحاقه مع

مراسلات فرستاد و گشت پرسید باشد چون متین گردید که جعفر خان همان پنج شش وزه دنیا است شجاع الدوله مع محمد علی روپخان
و غیره رفقای خود بندر که لائق و مناسب است از کلک و بعضی با از راه خشکی و در بعضی مواقع بسوار کشتیهای
همیای بطرف رشت آبادت فرست نمود و پس خود محمد تقی خان را که از بلین زن در غیر دختر جعفر خان بود در کلک کشتی گذاشت
و در راه خبر اشتغال جعفر خان شنید چون چند منزل پیشتر آمد اسناد و صوبه داری و غیره نیز رسید و در جای دیگر فرمان سمنان از حضور
پادشاه رسید بود آن مکان را مبارک منزل نام نهاد و روز و شب ایضا فرموده بجلدی هر چه بنام پادشاه بود جعفر خان
رسیده و در چهل ستون که دیوان عام ساخته جعفر خان بود مع رفقای خود نزول اجلال نمود و بچند رسیدن مردم خود را
فرستاده احضار علی پادشاه پیش و قانع و سوانح نگار و غیره فرمود بعد حاضر شدن آنها بر سمنان امارت جلوس فرموده حکم
نمودن نراین اسناد و نوافتن شادمانه دولت نهاد و نموده نزد مبارکباد فرست آغاز نهاد و پیش علایق و اهل از خان که
چون نادان و بزرگ خود ولی عهد و جانشین همداری خود جعفر خان بود و خاطر جمع داشت که دیگری را مجال تصرف درین امر
نخواهد بود و وقتی خبردار از خواب غفلت بیدار شد که صدای انفجار دولت بدر گوشش رسید چون از آنکه کشته بمسافت
گردید و میل راه میبود بعد واصل خبر متوجه گشته از علایق و صدای فرج خود پشیمان نمود که چه باید کرد و همایان اکثری بکدر
و یک زبان گشته معروض داشتند که الحال که سنا پادشاه چه میباید و بر شمار رسیده و بر خزاین و دنانج جعفر خان و
سمنان حکومت و کار داشته تا بعضی و ممکن گردید به چاره غیر از اطاعت نیست علایق و دولتین برضاد داده جریه سوار گردیدند
پای پوس بدر دریافت و در مبارکباد و چار و ناچار گذرانیده بساط سنا زعت در نور و بد شجاع الدوله بنای سرانجام تمام
مالی و ملکی بر برای زمین خود بعد از آن بر پشیمان و خلاصان و دولتخواه مثل محمد علی وردی خان و برادرش حاجی احمد وردی
اریان عالم چند که دیوان نمیداد و در بعضی واقعه که بنمود و لیاقت اعتماد و افتخار داشت و بعضی و تقوایان دیگر مثل ملک شیخ
فتح چند که دولت و ساپوکاری او از اعتبار کرد و با گذشت در زبان خود نظیر داشت بنای کار با سمنان خود گذاشته در باب
عدالت و معامله خلق اکتفا به هر که گرفته امدی از مفران اعتماد گردید و بعد از خود تقی شمس استکشاف احوال طرفین می نمود
و تقی شمس خود استماع سوال و جواب هر یک نموده بکنه سخن بر سر هر حق و بطن هر که می بود طرفش را با پاسداری نموده احتیاط
حق میکرد و هر چند طرف مخالفت اقرب خصمان و ادوایا واجب امداد نموده باشد و نیز در عهد جعفر خان جمیع زمینداران و مالکداران
صوبه بنگال و مقید و انواع شدائد مبتلا بوده اند و ذکر تقدیب و تقدیر که در زمان او بر زمینداران و دیگر ملائک پشیمان دار و حیف
گذاخته و در اد است که دیگر آن حرف کرده آید مطابق رسوم و عادات اوست مضمون این بیت شهر سحری سمیت بناید
برسم بر این نهاد که گویند تخت بران کین نهاد و شجاع الدوله بعد از کین بر سواد امارت زمینداران و غیره مقیدان را طلب
داشتند آنها که بی جرعه و حقه درین بلا بوده اند سردار و زمینداران و مالکداران را که مقید بوده اند احضار فرموده خود از هر یک
از آنها پرسید که اگر شما با ما بطور خود گذرانشته این زمین را بیسم در اکثری و فرزند داری حال شما چگونه خواهد
بود آنها که از بدست مبتلاست انواع عذاب و بلا بوده اند زبان بدعاست بقای عمر دولت و پاس و شمس
شجاع الدوله بر کشودند و هم یک زبان گشته عرض نمودند که اگر از سر و فرمان بر داری هزار چند از بنوخت زیادتر
بصل آورده تابع فرمان و رضا جوی بندگان این استان خواهیم بود و این تقی شمس امیر بود و موافق عقیده نموده قسمی
اعلافا گذاشتند و در میان آوردند و بناسه نشان زر بر لباهت ملک سیمین گذاشته شجاع الدوله هر یک را

بقدر لیاقتش فطاعہ فائزہ و قسرت نیاں لائے بخشید و سلطان الوہد شان مخلص فرمود باین عدل تو شیر دانے و راخت مہر دانے بنگالہ کہ لقب جنہ البلاد دارو در عہد او اسم باسمے بود و تلقی خدا و را نام دولت و سایر رافتش کمال امن و امان در دو ماکوئی عہد دولت ابد تو امان اور طب اللسان بودہ اندر افزائش را بدستور بنام دیوان صوبہ مقررہ آئینہ محمد تقی خان پسر دوم خود را چنانچہ سبق ذکر یافت بصوبہ داری اور رسید گذشت و جہانگیر ڈاکہ مرشد قلی خان بہادر رسم جنگ و امان خود مقررہ و فوج عہد اسے رنگور بنام سعید احمد خان برادر زادہ مسلط مہابت جنگ بسر مہابے احمد و خود داری اگر بکر معروف براج محل بنام زین الدین احمد خان برادر زادہ خرد مہابت جنگ کہ امان مہابت جنگ ہم بود مقرر شد و پیشہ کری فوج بنوازش محمد خان برادر زادہ و امان کلان مہابت جنگ تفویض یافت و در جمیع عظام امور و معاملہ اسے و ملکی محمد علی وروغمان و مہابے احمد و اسے رایان عالم چند و جگت سیٹھ فوج چند مرجع حل و عقد و مستشار شجاع الدولہ بودہ کار با یا بنجام میر سائیدند "آنکہ فخر الدولہ بغیر گردیدہ صوبہ داری عظیم آباد و نیمہ صوبہ بنگالہ گشت و امیر الامرا مصہام الدولہ سندش بنام شجاع الدولہ فرستادہ

انضمام بیاقتن صوبہ عظیم آباد بصوبہ بنگالہ و رجوع شدن نظامتش
بمہابت جنگ و شروع عروج دولت ان عمدہ امر اسے با فرہنگ

شجاع الدولہ در تجویز نائب عظیم آباد باد دولت خواہان استشارہ نمودہ مذکور چند کس در میان گذشت و شجاع الدولہ کاہن از رفتار لائق این کار ندانستہ خواست کہ یکی از ہر دو پسر خود را بہ نیابت آسمان مقرر نماید باور سر فرزان خان نیت جعفر خان زوجہ شجاع الدولہ جد الی پسر و انداشت و محمد تقی خان پسر دوم را کہ بیگانہ و دشمن سے شمر دینے تجویز نکرد عاقبت الامرای شجاع الدولہ برین فرمایافت کہ آن ملک زرد طلب و عدد و صوبہ مذکور بصوبہ او دہ و آگہ آباد و ہر لڑا و رنگ آباد اتصال دارد و جواب و سوال بصوبہ داران ہر صوبہ و بندہ است آن براز محمد علی و در دینان دیگرے سے توانہ نمود و دو اتھوان بی غرض تصدیق قول شجاع الدولہ نمودہ براہ صابت رایش حسین نمودند و شجاع الدولہ نیابت صوبہ عظیم آباد باضافہ منصب کہ بمعصل و اضافہ پنجرہ اسے باشد و خطاب بہادرے و مہابت جنگ کے مع پاسکے جہاں دار و علم و تقارہ بر اسے عہدے و در دینان بہادر مہابت جنگ تجویز نمودہ بر اسے مناسب و مراتب مذکورہ معرفت و کیل خود بیادشاہ عرضداشت نمود کہ بتدریج مرحمت شود و بامیر الامرا نیز نگاشت و شجاع الدولہ بعد تقریر این کار بنام محمد علی وروغمان بنا بر اثبات احسان خود خان مرقوم را بر درجہ مراطلہ شدہ تعلقت صوبہ داری عظیم آباد از طرف خود داد بعد از ان شجاع الدولہ مہابت جنگ را از پیش خود تعلقت و قبیل و شمشیر و جوہر و سند نیابت داد و افواج ملازم سرکار خود بقدر حاجت ہمراہ دادہ بانظام مہام صوبہ عظیم آباد رخصت فرمود چند روز قبل ازین عروج کہ مہابت جنگ را میسر آمد از بطن دفتر کترش کہ زوہد بن الدین احمد خان بود پسرے متولد گردیدہ ہمیرا محمد موسوم گشت مہابت جنگ چون پسر داشت بہین دختر زادہ خود بغیر زنی برگرفتہ پرورش می نمود آمدن این دولت خدا داد بہ بین مقدم آمد و شمرہ مجتہد دوبالا گردیدہ ہر دو داد خود را مع بعض افریاسے دیگر استیذان تینا سے از شجاع الدولہ کردہ ہمراہ گرفت و از مرشد آباد نہفت نمودہ داخل عظیم آباد گردید و بعد انقضائے کی سال باز بملازمت شجاع الدولہ

وزیر الملک هم یک بالاسند یافته بتبیه مرسته رخصت یافت و پچار باغ رفته نقل مکان نمود امیر الامرا مصمم الدوله خاندوران خان بهادر
منصور جنگ با جنگ گوشمال مرسته های بهر گال بجای و دلال و غلظت و اقبال مع فوج لازم سرکار خود و متوسلان هم بهر بیان
در رساله های تعیینه ملازم پادشاه که بیات مجموعی قریب بی چهل هزار سوار میر سید مع قوٹ توچا و دیگر کلات و ادوات کارزار در
نواح اگر آباد لشکر کاست و بلیغی از راجه های حمده هندوستان نیز سیراه داشت باین همه شکوه و کرده انبوه که حسن بصر از ملا حظ
آن بستوه آمد بے چیل کرد و بے شاهجهان آباد ناصد تنیزه و او نیز با مرسته بود و ادوات اکثر سربازان امر الامرا این الخوف و الراجا
لامیوت فیما ولیک در گذارد و هر کس با انتظار راجه پیش می آمد و اعتماد الدوله با سر دران نقل و سینه دستان که لازم رکاب و ولت
انتساب و دوده اندو علاوه آن دیگر منلیه نورانیه که نوکران و دیرینه پادشاه و همراستایش مقرر و تحصیل تمام چکله سهرند میجا که آنها تنخواه
بود سوای اعتماد دیگر متوسلان اذیال دولت او دعهده های اقرب چون که لشکر اکثر از در و سالان فراوان بیرون از حد میا گردیده بود
بهمراه و ثروت و دشان و شوکت بغیر تنبیه مرسته داخل خیمه با گردید بطرف راه اجمیه انتظار و دروغ غنیمت دشان نواح می کشید
محمد خان بخش نیز از فوج آباد که مسکن و آباد کرده او بنام فرخ میراست برآمده حسب الامر پادشاه و در راه مرسته بود اما ازین همه
امرای مقتدر مشهور که راجات نبود که خود بر سر مرسته با نفاذ و کار او ساخته نامی برآورد و آن بهانه نشان را بسزای عمل
رسانیده گوشمال که باید بدید مصمم الدوله بجای خود شسته تدریس می اندیشید و خلاصه آن به جیسنگه می نگاشت و چیزه
چند که بخاطرش میگذاشت بامیر الامرای نوشت و راجا بجای سکه را بخود در دین خود عرق نشد انیون همیشه روزانه در خواب شبها
در پیچ تاب که باید کرد و هرگاه که امیر الامرای طلبید بعد از خود داری و حفاظت ملک مستحک گشته تا طاعنی چند می نگاشت اعتماد الدوله
طی نذر القیاس گاهی غافل از خود و گاهی در بر سر سلسله خونی شسته استشاره با رفقای خود و امرای همقوم می نمود اما عقده
نمی کشود و پیوسته چشم امید با عانت آصفت جبه نظام الملک داشت و نظام الملک چون از دست مصمم الدوله پادشاه تنها
آزوده خاطر گشته بدین رفته بود التفات با مصالح مقاصد این طرف با نسیه مود و کلمه میخواست تا که سران امکان سلطنت و اعیان
حکمت بهر صورتیکه تواند شد عمل آید و پادشاه بنا بر سوسن که با اصفهان داشت و هم از منافعت امیر الامرا بر جمع با صفت جبه درین
خصوص نمی نمود بلکه از قاطع امرای نورانیه بدین گمان بوده که راجا عانت خود نمیخواست روز و شب رند زبب همه را میگذاشت
و بنای بیخ امری درست گذاشته نمی شد امرای بمقدور و منصب داران منفور که در حضور پادشاه بوده اند و منفرد را مرسته میخواستند
و اکثری را لیاقت کاری هم نبود بعضی مثل عمده الملک و دیگران بسبب ناخوشی امیر الامرا مصمم الدوله بهادر در مجال التماس
امری خلافت مرسته او را استند و اگر عمده الملک بهادر با مبارز الملک سر بلند خان بهادر که جرأت و لیاقت کار با داشتند
چیزه میگفتند پادشاه بخوت مصمم الدوله که در حضور دائر و سائر مدار الهام سلطنت بود سخن که را خلافت مرسته
او نمی شنید هر چه بخاطر پادشاه می آمد به مصمم الدوله و اعتماد الدوله می نگاشت و اینها عرقش غدا آینه بجات و دوران
کار می نگاشتند و راه استشاره و اشاره با پادشاه و مصمم الدوله با سال رسل و مسائل مفتوح و بر یک از امر او
پادشاه با شهبهضا آرد و مند مصالح با مرسته بجهت و ابی الله الاستیصال مرسته از تاب توان خود بیرون انگاشته بنای
اختیار کی از دوش صلع و جنگ بر تامل عمیق و نظر دقیق گذاشته انفصال معاملة را ملتوی و تا تمام داشته معادوت
با الخلفه شاه جهان آباد اصلح امور میدانست درین ضمن از اتفاقات غیبی و تأییدات انیز دی خبر تنبیه که بران الملک
جماع مرسته راجا بنی باید عمل آورد در سید و اندک خاطر امرای مقتدر آرمید

معاف اودن بران الملک با جماعه و غنیمت نمودن آنها با کمال خوف و
بیم و بر به کار می خصصام الدوله امیرالامرا بمقتضای اعوجاج طبع غسیه مستقیم

بر بران الملک مساوت خان بهادر بهادر جنگ با آنکه نقطه معلوم دارا و ده دارا و ده خواص پادشاهی بود و نسبت به امرای آئینه مذکور در
فوج و مقدار نازکترین درج داشت انانیت شجاع غیور در دانه صاحت شورجایه نام و ننگ علو العزم با فزونیک از
شاید به ما بهات مدوئه امر او نیزگی مرسته با نهایت دلتنگ گردیده با وجود آنکه عدد و معوضش طون شمالی ننگا و سر و کاری
با جویان نداشت بعضی غیرت غرم رزم مرسته را با خود خرم نموده مستعد بیکارش گردید فوج خود را که همیشه آراسته میداشت
از سر نو بیا راست و اسباب حرب و آذوقه انچه حاجت بود و دستا سبب است میا نمود و مع و داد و نمود الو المعصور خان بهادر
صفدر جنگ از دامن الملک خویش نصفت نموده عبور گنگا فرمود و بازم بود که از آب جیاهم گذشتن ملک راجه بهادر که توسل
به بران الملک داشت نما به سبب آنکه مرسته قلع را به ذکر راجه صاهره داشت و احوال بران الملک ننگا شسته است و نمود
بر بران الملک و در جواب نوشت که زنه از زبون نشوی و دای در سه می که اینک رسیدیم چون مرسته و بنوید با اتفاق
هم دیگر بر صابر و گذر بای جیاشد عام داشت عبورش ناسانی و محبت میرشد و راجه مذکور در غلبه از دست مرسته کشید
در او مله که سر و عمره باجی را و بود از آب جیاهم پایاب جسته عبور نمود و در غفلت مقب بران الملک آمده از چنگ او آوا
موتی باغ اگر آباد بر آبا دی یافت سوخته و غارت کرده جنگا برابر صافت و دست قتل و لغبه سبب آباد و با لیس دراز
نمودن فراتیش سه نمود بران الملک روز و شنبه نسبت و دوم ذی القعدة و ننگا دوق چون بلای ناگهان بر سر او مله افتاد
اکثره را قتل و سه سر و عمره نامدار را اسیر نموده تا اعتماد پور که چهار کرده مسافت بود از تعاقب آنها غسان باز گرفت و در راه
از کشته با پشته با برافراشت و را و مله از غم سنگین و داشت با فراریان بر رفتن غنیمت شمرده بخود راه گردن پیش گرفت فراریان چون
دست و پا کم کرد و تمیز هیچ چیز نداشتند راه معرجه جنگا پایاب از ان گذشتن بود نسبت بهیوسی و فراموشی که کرده از گذر دیگر خود را
در میان زندانها چون پایاب نبود بسیاری بگرداب فغانده ملک و نابود گردید و مله را و مع قلیله از بر اربان نیم با نه بدر برده
به پایگاه باجی را و که سید سالار صاحب خروج و کمن بود و در قصه گو با دی سادات متصل بگرداب رخا اودا داشت بهالت
تبا و رسید بران الملک در تعاقب او ده کرده و بیشتر در روز متصل بطون و چول پور باری که میزیده که و سه مستقر انخلافت
اگر آبا دین طون در بای چنینی واقع است با سماع آنکه با به را و دینا مسکر دارد و میا خت با این اراده که بر جات لاسه شود
بمقابل و مقابل او بر دزد و آب از جو رفت آبروی هندوستان با نازد چون اشری از ان لاسین پیدا نمود و مادی از ان
جماعه نمود و مراجعت بکنگر خود کرده و در روز بر آسود و روز سوم در مسکر خود مادی نمود که سواران لشکر هر یک چار روز
آزودن از گول و مشروب با خود گرفته مسلح و کفن همراه شود و خود نیز مسلک او را و بیای بر آب نمانی بخت با قدر سه تان فروش
مناسب با فراط همراه برداشت و باز زد که هر که از طازان و دشمن گاه خواهد نازد هم پیش برده و بشمیر گردانیده خواهند بود اگر
کران براتیال و شتران و ضرهای توپ که بسکارس بوده اند همراه گرفت و آذوقه گول و مشروب بر شتران و ستران بار کرده
همرکاب خود داشت و صحنه نمود که اگر غنیمت آن طرف پیش بلیم باشد خود را مع فوج بدریافته بر سوارخانه دست برد و در دانه
سبازت و دلرانه نماید اما سه مذکور سوارانجام نموده مستعد حرکت گردید +

بتوفیق افتادن تنبیه غنیمت از دست برهان الملک بهادر بمصالحت مصصام الدوله و تاضق آونواج
شاهجهان آباد و ظهور اضطرار امرای حضور و قرار یافتن مصالحه با نهایت مذلت و خواری

چون خبر برآت و ملاقات برهان الملک مطلوب غنیمت به مصصام الدوله رسید انفعال بسیار ازین امر گشته خواست که بهر ایام
ادب برای خود نامی پیدا کند و اگر نتواند از امر پیش خود بدنام و رسوا سازد بنا برین شتر سواران خود متواتر بمکتوبات مشغول
ایمان غلامان و شتران و تقصیر آنکه هم غنیمت را رسم آآمدن من توقف نماید و شما با اتفاق تنبیه و کتب و تنبیه خواهم بر دست
نزدیک کار و تجمل شتاب نخواهید فرمود فرستاد برهان الملک بهادر را بنابر و در و در نام امیر الامین وقت سواحه و
نیاری لشکر تذبذب بریده از اراده خود باز انداخته از سه چار روز امیر الامین در رسید حساب لام یاد شاه که بنا بر قریب
مرشد اندیشه داشت و امرای صاحب فوج را بهیم و دافعه او را مورد فرموده بود قمرالدین خان هم مع فوج خود بسی کردی شاهجهان آباد
در راه صوبه اجیر لشکر داشت و محمد خان بهادر و غنیمت جنگ عکس نیز با جمیع خود بطرف شتر غنیمت میرسد بر دلبه ملاقات برهان الملک
با مصصام الدوله و بعل آآمدن فضا فضا از طرفین غنیمت را که فرصت شش هفت روز بنا بر توفیقات مذکور میرسد و اضطرار تاضق
برهان الملک از خاطرش بدررفت شاهجهان آباد را فانی از فوجت در نموده همان طرفت یافت و در روز شنبه بیستم ذی الحجه
سنه مذکوره باجی را و سپه سالار مرشد و رفیق آباد رسیده مردم شهر شاهجهان آباد را از پیوند و مسلم که برای پرستش کا لکا و تماشا می
آن اجتماع برآمده از دو حامد و کثرت عظیم نموده بودند بنظر جمع غارت نموده مال و از انداخت و شب نزدیک زار خواجہ قطب الدین
مانده صبح روز چهارشنبه بیوم العرفه دنیا باز دو کا نهانی آبادی آنجا را سوخته و غارت نموده قریب بدو هزار نفر که در قصبه مال
تاراج نمود و گرخیگان مجروح کا لکا بشهر رسیده خبر و در مرشد و قتل و غارت که نموده بود بر زبان حال قتال ظاهر صاف
و مردم شهر را با سماع انجیر و شاهده حال جریان مضطرب از دست و پوش از سر رفته بول شام و نهایت خوف و بیم متوسل
گردید پادشاه عجبائب سیاه امرا و ارکان حاضر را که قلیل جماعت بود امر بریدن شافقین برای تنبیه و مدافعه مرشد فرمود و امیر خان در راه
بخت مل و میر حسن خان کوکلتاش و منور خان برادر روشن الدوله و عبدالعزیز خان و شیو سگانه سردار رساله غنیمت و دیگر
منصب داران حساب حکم برآمده نزدیک بسرای قاضی و مال کتوره جای مناسبی متصل بشهر دیده صفت آرسنه در برودی
غنیمت ایستادند از جمله میر حسن خان و شیو سگانه که جرأت با عدم تجربه و قلت شعور داشتند قدم پیش گذاشتند بر چند عده الملک
که بهر نیار تجربه کار بود و ملاحت نمود که در جنگ مرشد خصوص چنین اوقات بشتر و بهر مناسب نیست کجا بوده بعد افع باید پرداخت
پر و در و مرشد بهر شعور نشنیده اندک مسافتی پیش رفتند لول که کم نمایان گشته و بطرف خود کشیده چون و در تر بر و در از چار سو
اعاطه آن جماعت نموده بقرب سیف و سنان و در میان گرفتند شخصی از بهر اسبان میر حسن خان مجروح از میدان برگشته با میر خان
وزیران طعن و تشنیع گشاده از او زد و کاسته و چه تماشای نمائید سید ام شته می شود امیر خان که خوش طبع بذکر بود و بشود
گفتگوی خود در آن وقت هم از کت نداده و در جواب گفت که ما را دوازده امام کافی اند امام سیزدهم اگر گشته شود مانع
نماید چون مردم در جنگ سب همدارند از کت نداده و در جواب گفت که ما را دوازده امام کافی اند امام سیزدهم اگر گشته شود مانع
برگشته جان نسل است برده و بهر اسبان بقیه پیشش زبان بی اسب و بران بمانهای خود رسیده و امیر خان و غنیمت
امرا تا شام بجای خود استاده شب بخیمه با و آمدند و فرستاد خبر شاه جهان آباد و تاضق مرشد کا لکا و غیره را امرای متعین که

ہر خلی کا ازرا کے قدیم موروثہ اور میرے آید عیاش خود سے گزرا نیکو باجی کس کاری نہ داشت صدر سے کہ رازق العباد باو داد و بود
 با اگر با شکت کن و بجا نزد قضاے منتسبان و دوران تقسیم نمودہ اوقات میگذرا نیکو را نیکو اعتماد الدولہ وغیرہ تورانیان
 کہ حرادت سادات را سدا نیکو سعادت خود و السہ بود و اعلا سے از اقراسے امیر الامرا حسین علی خان بہادر و جرم
 راسخ نبود نہ برائے قتل و استیصال سیف الدین علیخان بہانہ سے جہت مند دین جہت اعتماد الدولہ شہادت علی خان بہادر
 شہنشاہ را فوج برائے چنگ سہارن پور دادہ و لفظی ضیاع و انقطاع سیف الدین علی خان وغیرہ منتسبان امیر الامرا سے
 مغفور مذکور مقرر نمود آن سبب شہادت فوج برائے مذکور رسیدہ دست تقدیر دستم بر او لا و سید و لدا دم دراز کردہ
 خواست کہ سیف الدین علی خان وغیرہ سادات را بقوت لایموت عاجز و محتاج گرداند از دست تقدیر آن محروم
 از ایمان بیچارہ با بجان آمدہ چون پنج گونہ از جنگال اور ہائے مذہبند لا علاج گشتہ بمقتضای المعذو و معفو بد فوج و بچارہ
 پیش آمد نہ و آن بد بخت بچرال و قتال پر دراختہ رخت حیات بدادر الملک مات کشید اعتماد الدولہ و عظیم الدولہ خان کہ گشتہ
 شدن جان شاد خان و متصرف شدن بلکونت و اثر اژدہا موسس اوراننگ و عار شمرہ تدارک و انتقام از ان
 کافر خون آشام مزدور نمیدانستند گشتہ شدن شہادت علی خان از دست سادات کہ بعض ناچاری و لا علاجی عمل آمدہ بود اعتماد الدولہ
 نہایت مدوم و بردوش وزارت و ادارت خود کران شمرہ قتل سادات علیے دہدات را از ہمہ مات دانست و نائب ابن
 ابی سفیان عظیم الدولہ خان را سالار فوج نمودہ با بقیہ فوج شام کہ عبارت از جماعہ تورانیہ و علی محمد خان و ہیلہا شمس فرید الدین علیخان
 و عظیم الدولہ خان فاروستے شیخ زاد ہائے لکھنؤ سے کہ فوج بر او آباد از طرف قمر الدین خان بودند بقتل و غارت
 سیف الدین علی خان وغیرہ سادات بارہمہ مامور نمود آن بد بختان سبے دین باول پران کین بسد وقت آل طہ و سین
 رسیدہ صنف حرب آراستند سیف الدین علی خان با معدودی از پیرادران و ہمراہیان کہ در بختان وقت نازک توفیق
 رفاقت یافتند ناچار آبرو سے خود را پاسدار سے نمودہ بمقابلہ شہادت و باوجود قلت اعوان و انصار و قندران توپ
 و توپخانہ کہ آلات کارزار است دمار از روزگار نا بکاران ہزار بر آوردہ عظیم الدولہ خان را با فوجش از پیش رو برداشتہ چند
 میدان گریز اسید و اچادی دین و دولت منہزم گردیدہ قریب بود کہ بمقر سفر شہادت تا بننگ ناگهان فوج دیگر از افاغستان ملا عنہ
 کہ عبارت از دو ہیلہ باشند در ہلو سے سادات چون مرض ذات الحجب بدید آمدہ بشک بندوق دبان سیف الدین علیخان
 و ہمراہیان را اثر بہت شہادت چنانید بعد ازین شہادت بے شر سے را کار فرما شدہ با باو سے قصہ جان شد کہ
 مسکن قدیم سیف الدین علیخان و آبا و اجداد و الا شاتش بود و رآمدہ دست غارت از استن کین و شہادت بر آوردہ
 برخاک سادات رنجندہ آبرو سے ایمان خود را بہ نوب اموال و نرب عیال و اطفال و تعزیت سیدہ ہامی مستورہ با خاک
 کلفت و کدورت آمیختند مشور و مشور و غوغا سے محشر و قضا لہ شہید گردیدہ از دست برد کین آن ملا عنہ نالہ و چنین
 از خانہ سے اولاد پیغمبر فلک بختین بیکر سید از متعمدان مسموع افتادہ کہ دوران ایام علی التواتر سرخے شفق صبح و شام
 بر تہ از یاد و اشتداد داشت کہ گویا دامن فلک جفا کار آلودہ خون مظلومان و دریدہ لیل و دم را بر باغ نام ابرار
 خون نشانست ازین ستمیکہ بر سادات مفت و شدت حرمت شفق کہ بر آسمان نمایان گشت تجربہ کاران روزگار و طاہرست
 شناسان و جوہر و اعصار مہر و فن تجیم و ناظران اوراق قنوم گفتند کہ در عرض این ستم کہ بر ذریت سید انبیاء بے باکے وزیر
 تیرہ درون و عظیم الدولہ خان ملعون رفتہ یقین است کہ قتل عام و سفاک و دمی وافر بنا بر انتقام عمل خواهد آمد

راه یافتن بسته بسیار در بند و بست کابل اختلاط پذیرفتن در انتظار ممتد و برگشتن از قضایا
طرق و مسالک آنصوبه افتتاح راه حادثه نادر شاه بسفاهت امراد و اوشاد و دروغهای سران

چون اقتدار مصمم الدوله در حضور افزوده اعوام حاج عجبیه در طبیعت امر تسخیر بود در هر کار برانچه می اندیشید و صلاح کار بنویس
غلط کار خود می نمود باعث فساد آن کار گردید و به منافسان بجماله بطور مرسیه از آن جمله انچه بر سره با بعل آورد و نیز در
دقائق نگارش اندکی از بسیار کشتی نمودن خود را بر بود ازین قبیل راست قهر فایده در مصاف صوبه کامل عدم احتیاطیکه نسبت
و استحکام ضوابط آن کائس سبب التفاسر که در حفاظت طرف و مسالک آن صوبه نمود و این جهت منفسه عظیم که در و در
نادر شاه بهند وستان باشد و در اوج اگر از حالات آن صوبه و اندک در طرف عبور و مرور و احتیاط آن غافل می شد
و هر چه در هر کار انجائی بایست بعمل می آورد احتمال داشت که نادر شاه از این طرف غافل می نمود و اگر احتیاط می نمود و عبور
او از آن راهها باین آسائے که رویداد می شد ناصر خان صوبه دار کامل بر مصالح غافل اکثر سردارانش با لشکر بود و هر گاه از
لشکر گذاراجت میکرد و بیادوت و قلاوت اشتغال می نمود و تنخواه نقدی صوبه کامل که از حضور میرفت مصمم الدوله را میسر الای
در سال مبلغ مذکور ببله و در دست موقوف فرمود و خبر راه دوره ایشان نه صوبه دار غافل میگرفت نامیرا را بر و ای بنا بود
ازین سبب تحفظان و در راه نمادند و بنا بر شهنشاهی سلطنت اندیشه باز پرس ازین توکران و حمله لشکر کار فرماست
کسی را از آنکس فرستاده و در راه و غرضه و الداس نمادند بود ازین جهت هر که بر جاهر میخواست میکرد و از راه هر کسی
که میخواست می آمد و میرفت نباید شاه و امیر انجری می رسیدند و پادشاه و امیرا را از آنجا که هر چه بد که در انجریش می رسید
از عجائب و اوقات آنکه سلاطین سلسله علیه صفویه با سلاطین هند مطلقا رجوعی در هیچ باب گاهی نبود و بابر پادشاه
و همایون پسر او که مورد اتفاقات خاقان مصطفوی سبب میمال ابوالباقشاه اسمحیل مغولی و سپه دارا که بر شت تاجت مکان
شاه طماسپ بود اندر بر علیان ظاهر و آشکارا است با وجود فتنه ان جمیع اغراض سلاطین صفویه بنا بر پاس شیوه مردی
و مروت راه ارسال سفرو و رسالت متضمن تعینیت و تفریت مسلوک و دشمنه ایامی مرا سم نگار گشت و نامیادی نمودند و ازین
طرف بنا بر جریان از اوصاف آدمیت و دوافع سلوکا معمول می گشت چنانچه با وجود شیوع بافتن حوادث فتنه و رمالک ایران
و مسلک شدن شاه طماسپ نمائی بر تخت سلطنت موردی بعد نمیداد افاف و کوشش و افراخ منهد ان محمد شاه را برگزید رسم
پرسش و تفتیشی بنا بر گذشت بلکه بابر و لش افغان راه آشنائی و دواد و مسلوک دشمنه و با حسین پسر و پیش مذکور نیز در
که ضابطه قند بار شده بود با آنکه بملتان لشکر کشیده و قتل و غارت و زنی آمد با نقدی سر گردیده باز گشت فوسجی طریق
مراسله مفتوح شد و شاه طماسپ با وجود دوری از اغراض بعد از فرخ اصفهان و کشیصال افافه که از امر او بر مسالت
هندوستان فرستاده و قانع آن ایام را اعلام نمود و در راه شکاری شده بود که چون محاذیل افانیه ناشی این آستان دزدان
و بار و الحال بشیرای خود رسیده فقیه السیف در حرمیت و فرار اندازیم لشکر طفر اثر ایشان را اگر نیز گاهی سوا می هندوستان
نیست باید که آن دزدان راه و بجای نداده گذرانند که بآن خود و در آیند با لاله محمد شاه پس از چند سینه نامه دشمن سخنان
بفر فرغ نوشته ای را معروف ساخت و بعد از بطوس شاهزاده عباس مرزا بجای پدر و الالاکه باز گشت از امر او بر سفارت هند
مغنیون شده همین سخنان در نامه او نیز مندرج بود پس از مدتی در این نیز شخصت القاد و داد و همان کلمات که نفس الا حیرت

داشت بجا داشت و در دهن خود پندی که نادر شاه بخت سلطنت ایران بخش گشته کی در همین قزلباش برانز و بران لنگ که اعظم امر
 بود فرستاده بود بمش و داد بر دوازده تن شکار شده بود فرستاده که مذکور را بجا نهد و بدین حکمت از آن نجات که مذکور را بجا نهد
 و از ایشان بسند بخت تمام خود را رسانیده ادای مشار نمود و نادر شاه و قدرت را بخت یافت و نادر شاه امرای سبزه زهری
 شاهی ای ایران بنده و در سبزه زهری و نادر شاه و قدرت را بخت یافت و نادر شاه امرای سبزه زهری
 آصف باه را که در میان اینها کنگ با مان بید و سر و گرم بر روزگار نشسته بخرید کار لیل و نهار و امر جمعه بسیار روز را صواب که با نادر
 او را بگفت بپای خاکی بود و از کون طلعه شد و رخت افسرد و بدو پیش نهاد و پیش خود میبایست گذاشت اگر نادر پیش آید و نادر پیش
 صف نایب صواب دید و او را و در چون نادر شاه بخت با نادر سید آن خود را فرو گرفت محمدان ترکمان که از امر اسان معلوم بود
 باز بصدارت فرستاده عثمان که شسته را با نادر و نادر را بپای خاکی بود و در میان آید و رسید و ناصر برسانید و در
 توفیق فرموده از جواب ساکت شد و نمودند اگر او اقلیدر رخت میکرد و سود داشت که بپای خاکی بود و در میان آید و رسید و ناصر برسانید و در
 و گاهی در اینگاه اگر نشسته شود نادر شاه را بپای خاکی بود و در میان آید و رسید و ناصر برسانید و در
 از نادر میر که شمرده توفیق آن داشتند که شاید حسین افغان بخت با نادر شاه و قدرت را بخت یافت و نادر شاه امرای سبزه زهری
 سازد و جواب توفیق حاجت نماند چون حاضر قند بار بطول کشید و حاجت محمدان نیز شویان افغان نادر شاه فراموش
 بوی نوشته محبوب چند نفر سواران سیر سیر شده اند و سوال حقیقت مالی رسمی در حصول جواب و امر شجیل خود
 نمود چون جواب صادر نشد و رخت نمی یافت اثر بران مترتب نگشت با نادر چون حاضر قند بار قریب یک سال رسیده
 و شهر نادر آباد و در جنب آن انعام یافت نادر شاه بفرموده نادر شاه قزلباش بران حاضر بپای خاکی بود و در میان آید و رسید و ناصر برسانید و در
 بپای دست و پاشد آن جناب استوار منقوح گردید و آن قوم مقتول گشته حسین افغان مذکور بقید باز نادران فرستاده شد
 و در عرض چند سال از آن زمان باز که نادر شاه و قدرت را بخت یافت و نادر شاه امرای سبزه زهری
 در هر ما سکنه و اگر در سر کارات ملازم شده داخل سپاه گشته شد و محمدان معروف بر و سپاه که در جنگ عظیم اعدایان با سبزه
 سین الدین علی خان رفاقت و اعانت عظیم اعدایان نمود و در وقت اعانت اعدایان گردید و بعضی محاکات با کرات
 و ناله را بطور کلیت فانی و متصرف بجهات وزیر گشت اگر چه بفرموده افغانی و در سب از قوم باث بود و چون بران
 صاحب برات و محسن صاحب اراد با شور بود و همین افغانان و در سبزه بپای خاکی بود و در میان آید و رسید و ناصر برسانید و در
 بنام و در سبزه بپای خاکی بود و در میان آید و رسید و ناصر برسانید و در
 متصرف گشت الحی و کلیت مراغت که محمد شاه می نمودند و در سبزه بپای خاکی بود و در میان آید و رسید و ناصر برسانید و در
 از امرای سبزه زهری و نادر شاه و قدرت را بخت یافت و نادر شاه امرای سبزه زهری
 از انضام افتاد که راز خجور و در در کس خیرست نبود و صوبه دار خود در پیشاورد و ادله فاعله داری در فاعله کابل سے بود که
 بجال منبذ راه و که ام کس مطلع و گاه بر احوال متردین و مقصدین بود که نادر گشت می نمود و در گاه مثل نادر شاه می در و بپای خاکی
 نشسته باشد کسی با استعلام احوال و سنگشافت و نادر و در سبزه بپای خاکی بود و در میان آید و رسید و ناصر برسانید و در
 دیگر خبر و بپای خاکی بود و در میان آید و رسید و ناصر برسانید و در
 فرمود و در سبزه بپای خاکی بود و در میان آید و رسید و ناصر برسانید و در

چنان ممدان افغانست و معده و گریختگان قریب ایشان پیوسته اند و نرس استیصال این قوم است هر اسیر خویش را در نهاده و در کمر
 نهادند و سر کوفته و خود بکنار شهر کابل نزول نمود و گویند که کابلیان مستعد جنگ چهل شده و نصیحت و پیغام ایشان را مسود نکرد
 فوسج از قزلباش شیش ایشان و تحریب قتل و مامور گشتند محصوران بجز در محله و بنیاد تحریب بر سه فریاد الا مان بر آوردند محصوران
 الا مان یافتند قتل را فاعلایان نمودند و در آن محله هر جا افغانه فرامی آمدند بودند لشکر بر ایشان رفتند قتل می نمودند و در
 از تو قیقت محمد خان انچه بنا بهت آورده شده چند کس باز محترق کابل را باز می بستند بنیاد و ده و بنیاد همان آباد و روز ساخت کابل را
 و امر بر ساختند و خود در کابل توقف داشت فرستاد با بلا سوار قندهار بنیاد و کسب سینه از ایشان نشنید و اگر
 شنید تفصیل از محمد بن قبول القول سموع شده که در گاه از زبان کابلیان مذکور با دیگر مسافر با شورش که از آن طرف میرسد
 که اخبار و پیغام نادر شاه شنیده تا میرا میرا میرا ساینده در آن انتقالی مذکور به دسترس سیفت که با هم خانها می مردم
 مرقع است باین سبب مملکت و قزلباش را از دوری میبندد در قفا و مصاحبه او در و کابلیان را سازش و فریب
 اعتماد و دل و آغوش و غیره قورانیان قبیله فرستاد بای نادر شاه و بی غرضان سینه و فرستاده ذکر یا خان قورانی که در
 اعتماد و دل و آغوش و غیره قورانیان قبیله فرستاد بای نادر شاه و بی غرضان سینه و فرستاده ذکر یا خان قورانی که در
 چنین عقل و تفصیل و میرا بایش این باشد استحکام ارکان دولت و دست انجام مهمان سلطنت آنجا را نشانما با دیگر که در چتر قزلباش
 بود (و قزلباش و ایا و ایلها) نادر شاه باز از کابل گئی از لشکران ماده سوار همراه داده بشارت فرستاده چون بکابل آمد
 رسید و در خانه فرو آمدند جمیع از قزلباش کاران آنجا برگردانند هجوم آورده اول سلاح ایشان را در بر آورده آخره کس را نشانما
 را کشته گئی فرامی بکابل نموده صورت واقعه باز نمود و مدت اقامت نادر شاه در کابل تخمیناً هفت ماه رسید و افغانه
 آمدند و در فقر و قتل نموده از استماع خبر کشته شدن آن ده نفر بترسید و بعبود جلال آباد و نصفت کرد و آن شهر را قتل
 عام فرموده غلته انبوه ناچیز شدند و از غارتب اینکه برای رئیس قانکون و ده نفر مذکور غلته از سر کار محمد شاه معین شده بود
 که ارسال گردد و قتل عام جلال آباد عاقبتی آن شد از آن روز که خبر ورود نادر شاه بکابل در هند شیع یافت بود و نادر شاه امیرالامرا
 و نظام الملک بمبار بر دس معین شده در شاهجهان آباد اقامت داشتند و آواز و توجیه خود در محراب بر سر کابل منتشر
 می افشاند و این نیز بنوع ایشان از نادر کلید بود تا آنکه نادر شاه از جلال آباد بصوب پیشاور در حرکت آمد

ذکر کلید ناصرخان بانادر شاه و مغلوب شدن بیک ناگاه و رسیدن نادر شاه بلامهور و
 مغلوب شدن زکریا خان و پیش آمدن نادر شاه و معالایک و اربابا محمد شاه و ویداد

ناصر خان حاکم صوبه کابل با قویکی داشت بر سر راه رفته و افغانه بسیار آن حدود را نیز فرامی آورده که بای صعب داد بای
 سنگ مثل دره خیر و غیره را با اعتقاد خویش حکم و مسدود ساخته مستعد محاربه بانادر شاه گشته بود نادر شاه یوسه پیغام کرد که
 من در فلان روز خواهم رسید بهتر آنکه از سر راه بر خیزی سخن در گرفت و نادر شاه روز موعود رسید و غلته انبوه از افغانه و
 فوج ناصر خان بر او ای پناک رفتند و خان مذکور زن و ده و مجروح بدست قزلباش گشتند و غلته خود را بر سر قزلباش گشتند
 پیش نادر شاه آورد بعد از چند روز از غلته و طاعت یافت و نادر شاه به بلده پیشاور نزول نموده از آب الک کشته عبور نمود
 در مملکت پنجاب غاصه شهر لاهور فرغ قیامت بر فراست و آن مملکت بهم برآمده هر کس دست بنار نشانیار کرد و چندین هزار

قطاع الشرق و ممالک را فرو گرفته با هم تنه کردند و راج بود نادر شاه چون کینان را سپهر رسید و کینان را که لا محاله و جمعیت خود مغرور کرده با تنه فوسه که داشت و استعدادیک بود بر لب آب راوی که متصل شهر سیکندریه و اطراف خود مضبوط ساخته صحت آرا گردید کیفیت صلح و جنگ بمان برده از غائب است القه نادر شاه با فوسه از لشکر اسب راب را نه گزشت و چند سوار قزلباش بر سیاه لامور تاخته شیاعان و بادامان ایشان که در سوار می مهربان بوده اند بگریختند و باقی هم برآمده متلاشی و تیر شدند آخر حاکم با تهمیدان لقله در آمد نادر شاه با سپاه متصل به شهر نزل کرد و کینان را غرضه نماید و اعتذار فرستاده التماس امان نمود و بحضور نادر شاه آمده عزت و ولعت یافت نادر شاه شجاع را در قلعه لاهور گذاشته بصوب شاهی آباد در حرکت آمد

نهمت نمودن محمد شاه از شاهیجهان آباد و رسیدن کینان باجری جنگ و عدال که در ان میدان بانادر شاه رویداد و محمد شاه با جمیع اهل لشکر چندگاه بود که از شهر برآمده تباکی تمام می آمد و قریب واد چهار منزل راسل نموده در موضع کینان چهار راسل شاه جهان آباد بر لب نهر آورده علی مروان خان محسکرمود و توپخانه کرد لشکر حیدرآباد و سپاه بگریختند و بنده نموده محصور بود و نادر شاه و دوسه نوبت نیز از لاهور تا رسیدن بلشکر بندوستان پیغام روانه ساختن محمد خان ایلیچ خود بمحمد شاه نمود ایلیچ مذکور را همراه داشته رخصت نمی نمودند و در اوقات معلوم نمی شد غرض از نگاه داشتن او چیست مصمام الدوله راجه بجه سنگه سوائی و غیره راجه باسے راجه تیر را که نهایت اعتماد بر شجاعت و رفاقت آنها داشت هر چند برین جنگ امانت خود طلبید عزت برایش آورده برود علی امروزی و فدالمیت و فعل گذرانیده احدی از باسے خود نخبید و پادشاه اهل راجه ششم امید و صول برهان الملك بلشکر فرس راه انتظار بود و نادر شاه مع فوج خود هر چند نهایت قریب سیدیه بود اما در لشکر پادشاه هندوستان اصراری از خواص و عوام خبر وصول موکب او که یکبار رسیده معلوم نمود تا آنکه روزی علاء خان فرمود که سه چهار کوسه لشکر برای آوردن کاه و دو گیکار را بر روزی برون می رفتند پنج شش ساعت از روز برآمده چند کس از آنها مجروح و منتشر الحواس بمشاهده قزولان فوج قزلباش و خوف ضرب دست آنها لشکر رسیده و غنایم آمد آمد نادر شاه و شهنشاه یافت و ملک عظیم و نهایت خوف و بیم در لشکر پدیدار گشته آتش انتظار برهان الملك نیز تر گشت

رسیدن برهان الملك لشکر محمد شاه و اشتعال نمره حرب جنگ بدون اراده و آمهنگ در سپهر اشافز قرب وصول برهان الملك بپادشاه و امیر الامرا رسیده و روز شنبه پانزدهم ذی القعدة الحجهی فائز و با استقبال برهان الملك بشکر محمد دوی لشکر شناخت و برهان الملك اسب را گرفته بملازمت پادشاه آورد و بعد از ملازمت مور و الطاف و مرحمت گردیده مامور شد که متصل لشکر امیر الامرا فرود آید برهان الملك بجای مامور رسیده انتظار خیمه و نگاه خود و میکشید تا گران خبر رسانیدند که بعضی از افواج نادر شاه بر نگاه او تاخته قتل و غارتش سے نمایندگان الملك استماع این خبر مضطر گشته مصمام الدوله پیغام فرستاد که چنین روی داده من برای حمایت فوج و اسباب خود میروم و از جانبیکه ستاده بود حرکت نموده بیشتر را نه مصمام الدوله پیغام برهان الملك بپادشاه و پادشاه آبصفا گفته فرستاد آبصفا در جواب مجرد مندراشت که شعله از روز بانی اند و لشکر برهان الملك از انگی راه نیاسوده مصالح درستی و آوین امر و نیت برهان الملك حکم شود که عملت را کار فرمائید بجای خود داشته و فردا بهیئت مجموع توپ و توپخانه را پیش رو گذاشته بر سر دشمن باید تاخت

ناتوان

آبایان پادشاهی کاری از پیش برده آید محمد شاه همین جواب بمصفا المود که گفته فرستاد مصفا المود حمل متنازل و سهل انکار سے
 استغفار نموده به پادشاه گفته فرستاد که بران الملک و در ترفتنه چه عجب که با دشمن او کینه باشد چنین ندوی با نشان اکشتن ادون
 و اعانت نه نمودن بعد از روی و در وقت ذلالت قانون و دلخواه و صلحت است دیگران هر چه خواسته باشند بکشند من خود
 یکمک بران الملک میروم این گفت و بر نخل سواری که موجود بود سوار شده با همراهمان خود مع توپخانه و سواران
 از لشکر برآمده متوجه پیشتر گردید درین عرصه ریل از روزنامه بود که نزدیک بران الملک سیده در سلولی هم بمفصله بنم کرده
 ایستادند و نادر شاه لشکر بدست نموده بپشت رادر ضرب خیم خود گذاشت و با فوجی بر سر ایشان راند و دشمن سوار
 خود را سه حصه نموده یک را همراه خود گذاشت و دو حصه را بچنگ و امیر کبیر مذکور امور فرمود بهادران فزلباش بحسب امیر الامرا
 تاخته شروع تا حقن دزدان را دامن نمودند در دو ساعت جمیع لشکر مصفا المود و بران الملک هم بآمد و همراهمان امیر الامرا
 اکثر کسان که نام آورده اند مع مظفر خان برادرش بکار آمده سفر آخرت کردند از آن جمله بود پسر کلان مصفا المود و علی حامد خان
 و شاهرخان و بادکار خان و مرزا حاکم بیگلر بوش مع مود و رفقای خود و دیگر کثرت میر شریعت در تن چند پسرهای خوشحال چند
 پیشکار میر بخشی و غیر هم و امیر الامرا هم مع و بیوش همراسته مود و از رفقا که بقیت البیت بوده اند از میدان برگشته سرشام
 بشکر رسید و از خوبه نظم و تسکین امر و سلاطین چند دارند قبل از رسیدن امیر الامرا و بشکر خیمه و اسباب خزانه او و لشکر باقیات
 کرده اثری از روی مصفا المود و بران الملک نماند تا آنکه بعد رسیدنش سرای بیرون بود که لاش نیم جانش را فرود آورند آخر از چاک
 بچوبه بدست آورده بر پا نمودند و امیر الامرا و آنها که استند اعتماد و الدوله و صفت جاه و خواجگسرایان محل پادشاه براس
 پرستش و عیادت آمده تاسف و دعای بقای عمرو و دلش می نمودند مصفا المود که اندک بیوش آمده بود چشمه واکرده
 با نهایت ضعف جواب داد که او را خود کار خود را تمام کردیم شما دانید و کار شما انقدر میگویم که پادشاه را ملاقات نادر شاه و نادر شاه را
 بشاهرمان آبا و نوحه امید برد و بخوایند و انید و انید از همین جا این بار اگر دانید استغفار و اعتماد الدوله بجه گفت و شنید برخواست
 بمانهای خود رفتند مصفا المود و در شش شبه نزد هم مذکور بهار البقا انتقال نمود و بران الملک که در میدان ایستاده و
 همراهمانش شیعته کشته گشته و بقیه البیت با حطراب با هم مجتمع و متحیر بودند لشکر فزلباش از چار سو هجوم آورده یکبار از آنجا که جوانان
 نوحه است از اترک پیشاپیریم وطن بران الملک بود جز آن نموده بماند که در روی فیلش آمد بران الملک که تیری انداخته
 جوان مذکور را بگم بروی زده گفت محمد امین و دلوانه شده با که میچکه و بگم ام فوج اعتماد داری و نیزه را بر زمین زده اسب خود را
 بر نیزه بست و از خانه زمین جسته بر همان بود و چون شام شده بود شاه از میدان برگشته به لشکرگاه خود رفت بران الملک کشته
 و اتق بود موافق آداب آبی اطاعت نمود و اسیر و غنیمت نقد برگردید همراه لشکر فزلباش بخشور نادر شاه رسید نادر شاه عفو و تعصبات
 او فرموده مورد الطاف و عنایات ساخت و چون شام شده بود شاه از میدان برگشته به لشکرگاه خود رفت بران الملک کشته
 شدن مصفا المود بشنیده متوقع مرتبه امیر الامرا را که همیشه از روی آن داشت گردید و بخان مصلحت آید مناسب وقت با نادر شاه
 گفته گرفتن مبلغ دو کور در روپیه خوشنود و رضای بمصالحه و معاودت نمود و میانین گذاشت که استغفار کرده مبلغ دو کور در روپیه را انجام
 دهد و نادر شاه معاودت نماید مقرر متضمن این بشارت با نادر شاه و آصف جاه نگاشته المبلغ داشت چون این سقوه رسید پادشاه
 و استغفار که سرگرمیان عجز و اضطرار انگنده بعد از آنکه که چکنند شادمان گشته محمد شاه نمودی استغفار را مرض و دغار فرمود استغفار
 بعد حصول ملازمت بواسطت بران الملک عده ایصال از محمود نموده خوشنود برگشت و بدست محمد شاه رسید

کاروانی و دولتی که خود را بنام پادشاه از نادر شاه غیر مرتب مسرور و مطمئن آصف جاه مورد احترام گردید چون محمد و پیمان مصالحتی نمودند
استیلا کرده و داده آمد بود بمقتضای حرص و افراتفرایان منصب امیرالامرا را و امیدوار شعلت گشت پادشاه که خوف نزاران بر سر
بان خود و سلطنت داشت استیفاء آصفیاء لازم دانسته بهما وقت که آخر روز شنبه نوزدهم ماه بود بمهرتبه امیرالامرا که
و عطا ی قشش سرافرازی بخشد و در یکشنبه بیستم اول روز محمد شاه حسب الطلب نادر شاه و صوابه آصف جاه بشکر نادر شاه
برای ملاقات رفت و از آنکه قریب لشکر ایران رسید نادر شاه پس فرود نهد و میرزا را با استقبال فرستاد و شاهزاده چون نزدیک
رسید محمد شاه تخت روان سواری بر زمین گذاشته با نادر شاه و میرزا ملاقات و محافله بزرگانه نمود و شاهزاده سلوک فرزندانه سلوک
داشت و همراه خود با نادر شاه بر نادر شاه تا سرافرازی استقبال نمود و معافه فرمود و پرسند خود کجا نشانید و سلوک
الحوکه با کمال احترام مرعی داشته و در نهایت خوشنودی و رخص نمود بر بان الملک که خبر غلبه شدن آصفیاء با یقین منصب
ایران را می شنید پسند را بر کشتن قهر و طیش غلیظه بمیرا گردید و به نادر شاه معروض داشت که در لشکر محمد شاه غیر آصف جاه احدی مدد
امری نمی تواند شد و مبلغ دو کور در پیچه چایه اعتبار داشته باشد که از دولت هندوستان باین قدر قناعت توان نمود و کور
در پیچه تنباکلام تعدی نماید که از خانه خود به در و در راه میثمار از خانه پادشاه و امار و هاجان و تجار عاقله سوار میگردند
بشروطیکه تابشاه جهان آباد که سبیل کرده زیاده مسافت ندارد و بیست و هفت میل آید نادر شاه با ستماع این خبر مستبک گشته رقمی مقرر طلب
آصف جاه نوشت آصفیاء با طبعیان محمد و پیمان سابق و فنا دانه نادر شاه به باقی اهل حاضر شد چون بمسک نادر شاه رسید حکم حکم
شرف نفاذ یافت که آصف جاه در لشکر طغر اثر بیاید و محمد شاه را باز بر آصف جاه ملاقات ماطلب نماید آصف جاه معروض داشت
که محمد و پیمان چنین بود و فرمود که ای که در اتم نقص آن نمی فرماید اما با سلطنت و جان و آبروی محمد شاه کاری نیست و حاضر و راست
که ملاقات دیگر با او میل آید آصفیاء عرض نمود که محمد شاه متعین حکم شاه به نوشته فرستاد و پادشاه تا نگاشته مع عهده الملک موافق الد
محمد اسحق خان و بعضی از خواص و خواجگه سرایان و عمال شاگرد پیشه بر تخت روان سوار شده عازم لشکر نادر شاه گردید و بنصبه ایران
و بر سر از ملازمان که اراده همراهی نمودند بجز عتف آنها را باز داشت و خود جرده بملاقات نادر شاه شتافت و در رسیدن
بشکر محمد شاه را نادر شاه در ضمیمه علی که برای او بر آگشته بود غذای داده گشته فرستاد که اسباب تحمل سلطنت و دستورات حرم
خود را مع و ابستان مقرب و ملازمان خدمت و دیگر عمل و فطوره و یاغیه و بارگاه طلبه شسته بمناظر جمع در لشکر باستراحت
و آرام همراه باشند و عموم لشکر محمد شاه را فرمان داد که هر کسی که خواهد در لشکر بماند و هر که خواهد شهر شاهی جهان آباد بروی روانی بماند
انچه محمد شاه را مطلوب بود حاضر آمد و رقم نادر شاه بیام اعتماد الد و دله متعین طلب اد معسوب استیفاء شرف حیدر
یافته اعتماد الد و قمر الدین خان هم بمحضر رسید بر بان الملک مع طمانین جلاله که سر و دار فرقه جلاله و مقرب الدوله
نادر شاه بود با شکر محمد شاه و رقم نادر شاه متعین و درون مفتاح البواب فلوله و خواص و جمیع کارخانجات بنام سلطنت الله خان
سادق که در دار الخلافه شاه جهان آباد بنیابت بود پیشتر روانه گردید و متعاقب نیما نادر شاه مع محمد شاه در حرکت آمده عازم
شاه جهان آباد گردید و در لشکر محمد شاه بمقدار آن اوش نادر شاه و بعد رفتن اعتماد الد و داروای شاهی مردم مضطرب و منتظر گشته
اکثری در راه از دست سواران فرمایش که در جنگ ناز بودند گرفتار آمده عمارت دلاک شدند و اگر بدست قهر و طیش خفتند
رعایای هند زنده نگذاشتند و اگر از خوش و رگد شدند عریان ساخت سر و اند القعه نادر شاه مع محمد شاه بشهر رانده
در عصر اول ذی الحجه تاریخ بیستم روز پنجشنبه محمد شاه و روز جمعه نهم نادر شاه سده احدی و حسین نامه بعد الالف در قلع

شاه جهان آباد نزول نمود محمد شاه و قلع و قمر و لشکر آن وضع معمول سابق در مسکن خود قرار گرفت روز شنبه که عید الفطر دهم روز بود غلبه
 بنام نادر شاه و مسجد جامع و غیره مساجد خوانده شدند چون هنگام عصر روز یازدهم شهر مذکور شد بنیدان آدازه و راگنده که نادر شاه
 در گذشت یعنی میگفتند که وفات یافته بر سر تاختن ایکنه بگذر و تمهید محمد شاه زن ستم قلعه تمهید او را ملاک ساختن عتی مال
 در یک ساعت موت او شهرت گرفت و دو سه صبح و سالم با جمع کثیر در خانه نشسته بود و ابواب آن شب در روز مفتوح و بقضای
 مهمات مشغول و بر سر آنجا پاش و در حوالی قلع و قمرهای شهر ساکن و بعضی بر کنار رودخانه که منقول بقبر است فرد آمده بودند و جمعا
 بجز این شهرت کاغذ در هر کج و کنایه فوج اجماع کم خست با اسلحه و بران از دام نموده و مشورش انگلند و نقش و تاراج قریب این
 همت گذاشتند و این جنگ در تمامی شهر را در گرفت و از پاشیه که قسم زبان بنیدان میگردد و در آنجا که نه هستند متفرق یکیک
 بودند و در هر کج و بازار در گذر بودند و بنیدان غافل با ایشان رسیدند و بآنکه شب در رسیدن شورش اگر از آن مال
 اصلا آرام نگرفتند و آن هنگامه در آن فزایش بود چون کر حقیقت حال بعرض نادر شاه رسید سپاه را امر فرمود که هر کس در با
 و مقام خود آرام گرفته با مقام خبر دارند و اگر بنیدان بر سر ایشان هجوم آوردند مراغوم نمایند و در آن شب بیکیس از امر
 همت که داشت این کار بود و اصلا متفرق نسکن نمانده این فتنه و فو تا شکست بلکه چند نفری که حسب الاستی مازند شاه
 گرفته بر اسب اطمینان و محافظت خود بخانه برده بودند و در منازل ایشان مستول شدند و بآنکه در جنگ کربال قریب بیست
 کس از فزونی پاش اندک بر جسم تیر میزد و زیاد و بر سر کس کشته نشده بود و برین هنگامه قریب بمقتدر کس از آن طیف
 بقبل رسید با جمیع چون روز شد و همان آشوب در اشتداد بود نادر شاه از قلع و قمر شده بقبل عام فرمان داد و فوجی از
 پیاده آن کار امور گشته با ایشان گفت که تا باینکه احدی از فزونی پاش کشته شده باشد احدی را زنده نگذارند و لشکر فزونی پاش
 قتل و غارت کرده بمنزل و ساکن آن شهر درآمد و قتل و غارت کرده اموال بیجا و عیال با سیریه برده و بسیاری از آن
 خراب و سوخته شدند چون نصف روز گذشته و قلع و قمر لشکران از صاب در گذشت نادر شاه نداست امان بقیه البقیه
 بر واد و لشکران دست کوتاه کرد و در پس از چند روز شورش ساکن که بر از اجساد مقتولین بود و هوا فتنه یافته عزیز و محرم
 داشت کم فتنیت آن شد که قوال شهر در هر کج و آنها را جمع آورده باطنی عاشاک که از عمارات و درختی بر سر آنکه تمیز مسلم
 و کافر شود و بر اسب و بران الملک بعد چندی بمعرض سرطان که در پای او بر سریده بود بر حمت حق رفت و شیر جنگ که
 با هزار سوار فزونی پاش برای آردن و در در ردیه موجود پیش صف در جنگ بصورت آورده رفته بود مبلغ مذکور آورده رسانید و
 فزونی پاش خزان نادر شاه بر دیده و نادر شاه و فزونی پاش و شاه به ماتمقر در آورده از در نیز ز را حاصل نمود و در فتنه از
 و خدا و شاه جهان پادشاه بجای که تلکچ پس که یک خود انفس را فتنه نیز که همراه داشت در آورده چون بسبب دعا و شتاب
 در محاربت داشت تمامه کس سنده و صوبه کابل را با بعضی محال پنجاب که بتخواه صوبه کابل است از غلگت هند و سنان فتنه
 محمد شاه وضع نموده و محال بجا ملک ایران ساخت و محمد شاه ضیافت نادر شاه در کمال تکلف قرار داده و بیست و یکم رسانیدن
 مذات حضور امیرای عظام معین شدند عمده الملک بخوراندن قوه امور گردیده و فتنه میخواست بپایان قوه بر بر اندیشید
 که اگر اول بر محمد شاه که آقا پادشاه من است ندیم تفاوت حق نمک فوسه از خوف و بیم خواب بود اگر بریم از بطش و سلطوت
 نادر شاه که پادشاه سفاک است این ستم و بپایان بر باز قوه نموده اول بدست آقا س خود داده گفت که من دوسه را لیاقت
 بدون پای بدست شاهنشاه نیست ولی نعمت از دست خود لبا پنهان و دهنده بر و پادشاه و صفار راضی ادای این خدمت

پسند آمده و در تحسین آشنا و بیگانه گردید و این مرد با شعور و سلطنت اش در همه امور نهایت درست بود و بعد از آن که در شاه محمد شاه و امرا سے
بند را طلبیده مجلسی بپاراست و پادشاه را مجبوره داد و از امر خلعت بخشید و نصایح نموده بسلطنت گذاشت و تاریخ هفتم صفر
تحسین دماوندی بعد از آن شاه بجهان آباد طویل مراجعت کوفته بازگشت +

ذکر سوانحی که در عهد دولت محمد رحمت آورده بایران رویداد

بعد از نهمین نادر شاه ایران محمد شاه با آصفیاه و اعتماد الدوله و عمده الملک و موتمن الدوله و سقن خان بهادر که تازه بهر صدر آمده
دیوان خالصه و بسبب نیکو دذمتها که در سفر گران و جنگ نادر شاه نموده کمال تقرب یافته بود سرگرم سرانجام مهم خود گردیده مشغول کارها
شد و روز جمعه بمغرب مذکوره امیر خان بختاب عمده الملک و خدمت بخشی که سه سوم سفر از سه یافت و دیوانه خالصه
و خطاب موتمن الدوله محمد اسحاق خان بهادر و خدمت صدرت بطیم السدخان مغوش شد و در زکیت شنبه بیست و نهم شهریور
مذکور خلعت خدمت میر تونز که بر کفیه خان و قراول یکجای بیعت السدخان لوه روح السدخان امیر الامرا عنایت شد و در روز دوشنبه
هشتم ربیع الاول سه مذکوره و در جنگ شیل خان با خلعت شش پارچه بر بادے طلیحان برادر عمده الملک و بخشه گری
امیران بسید صلابت خان بهر سادات خان مرحمت شده و در جنگی که در داران بطیم السدخان و در در جنگی که در غزانه بر بیعت خان بخشی گری
اسطی شایبان عمده الملک و اک سواج بحکم معصوم طلیحان عنایت شد و در پنجشنبه هفتم شعبان سه مذکوره با سه و
مراتب باسحاق خان و صلابت خان و در زکیت شنبه بیست و نهم شهریور کور عطا پاسبی مسطور بسید الدین خان بر کفش عنایت شد و
محمد شاه و از ابدال و سوزنطن با مراسله کورانی بود و در سانچو نادر شاه سه افزوده و به تقویت نادر شاه استطاعت می برسانیده و صمد علی
تصفیت آصفیاه و اعتماد الدوله گردید و عمده الملک اسحاق خان و غیره استشاره نمود و عمده الملک که مرد صاحب جرأت و طغیان
بود پادشاه را دل به سه نموده بر عزال اعتماد الدوله از وزارت دلیر گردانید و در خلوت معروضه داشت که اگر سایه دست
مرحمت خداوندی بر سر این دولت خواه خواهد بود و این اراده جزم و تقصیر خواهد یافت انتشار الله تعالی انعام مهم سلطنت
خاطر خواه و سه نعمت سرانجام سه تواند شد پادشاه چون بدانش و شعور عمده الملک اعتماد و افراد داشت از اراده عزل
قراردین خان از وزارت معصم نموده انتظار انصراف آصفیاه بهمت و دکن بیکشید بعد انقضای یکسال و چند
ماه آصفیاه جاه براسه قدید و شجید و مند و لبست و دکن که بنابر سنوخ فتنه و در و نادر شاه و مسلک خود مرے پیچون
پیشش با هر جنگ که در دکن نائب الدوله و داخل و بر همه در مرکز و پیش رویداد از محمد شاه رخصت گرفته و بسیر کلان خود
غازی الدین خان بهادر فرزند جنگ را که داد اعتماد الدوله بود خلعت نیابت امیر الامرا از حضور و مانسیده عازم دکن
شد و کوبخ نموده داخل خمیه اگر دی محمد شاه مخفی قلندان وزارت بهمه الملک عنایت کرده بازم بود که بعد و زانادون
آصفیاه خلعت وزارت بهمه الملک عنایت نما به عمده الملک چنانکه تیز رویا و به طبعیت داشت بی بردگی آغاز نموده و حق
اعتماد الدوله کلمات را که که لائق شان او و زبان ایشان نبود پیش مخلصانش دوسه نوبت گفت چون غمناک بود کور با اعتماد الدوله رسید
آصفیاه را که بیرون شهر و در ضرب خیام خود مقام داشت و نوبت که استشاره نمود که احوال انیس چر سه باید کرد و آصفیاه
در جواب گفته فرستاد که غنا نیست یا پادشاه و مسازحت با خداوند و موجب فلاح و مقرون بصلاح نیست از پادشاه
رخصت خواسته اراده می براسه با باید نمود اعتماد الدوله حسب الامر آصفیاه با پادشاه عوض داشت و نکاح داشت

مضمون اینکه از عظام تفسیر سے بزرگ خود معلوم نیامد و مزاج حضرت کبشتہ عرض گوین انخواسته بهر ساندیه چون اراده نکو اسے
 نبوده و الحال هم نیست قدوسه همراه آصف جاه دیگرین سرود و سے نعمت کار سلطنت از دست بهر ساندیه ده انخواه که سطر شایسته
 بگیرد و عرش بمجنور فرستاده خود داخل پیش خیمه گردیده و طعن آصف جاه گشت پادشاه که مزاج مستعمل و بهر آستانه نداشت
 ششوش و شیر گشته استشاره با عمده الملک موتمن الدوله نمود عمده الملک سخنان گذشتہ را فاعله کرد پادشاه خاموش ماند و عمده الملک
 را رخصت نمود و در نهائے از موتمن الدوله بر سیاحت بهر خود قسم داد که انچه بر آید پادشاه سلطنت علاج داند با جمیع و میل
 بعضی رساند موتمن الدوله چون دست گرفته و متوسل عمده الملک معاصی به و بیایان با او بود که در مشوره بای پادشاه خلاف
 مرضی عمده الملک سخن گوید در جواب بنمیز گشته متوقف شد پادشاه باز قسمها سے خطاب و تهدید و اذیت استفسار کرد موتمن الدوله
 بعضی رسانید که اگر مخالفت قول عمده الملک بعضی رسانم نقض عهد و میثاق سے شود و اگر موافقت قول ایشان نایم نیک حرام
 و فی از حیانت خواهم بود بهتر آنکه درین باب عظام را معاف دارند و گشتارده نفر با چند شاه در میان افتاد و موتمن الدوله با کار کرد
 التماس کرد که بهر چند عمده الملک امر برین الامر مرد و صاحب جرأت صاحب تدبیر است اما پیش مردم و عمده با سے هندی بکلی و فاش
 و اطوار مشهور و این کس ترین بندگان و بعضی دیگران که خویش ایشان شرف عقبه بون سے و ملازمت حضرت دریا فتنه با وج فتنه
 رسیده اند هنوز در نظر ما به با سے هندوستان و دیگر اعیان دارکان بهمان مرتبه بیرونه دارند و آصفجاه و اعتماد الدوله و ارباب
 جمیع اوقا با سے هندی بمقرر امید سے میزند و اطاعت آتنا ما سرایه حصول تأرب و سعادت خود میداند اعتماد و امثال امر
 بر سیزدن با اینها بزرگ قاهر و انخواه مقرون بصلاح نسبت پیشتر هر چه مرضی و سے نعمت باشد اسحق و او سے خواهم بود محمد شاه
 با ستماع این کلمات متنبه و از اراده خود متصرف گشته شروع با ستر نهاد و استعانت اعتماد الدوله و آصف جاه نمود روز دیگر عمده الملک
 مزاج پادشاه را بطور معهود نیافت و متوجر مستفسر گشت پادشاه در جواب گفت که از روی امرای تورانی که با فضل و انور و سائید
 مناسب نمی نماید و استرضای ایشان بصلاح دولت اقرب شما را هم مقتضای دولتمخواسته باید که از انچه موجب نفاق و
 افتراق باشد اتر از نماز عمده الملک مزاج پادشاه دریافت پیش آصف جاه مشتاف و اعتماد الدوله و آصف جاه را رضی
 ساخته گفت هر چه مرکز خاطر خاطر باشد ایما شود که منزه بهمان راسته است آصف جاه مدح و ثنا سے عمده الملک
 آغاز کرده گفت چون الحال در میان شما و اعتماد الدوله ملا سے حادث گشته بهتر آنکه چند روز با له آباد که صوبه شماست تفریق
 برید عمده الملک از آصف جاه و اعتماد الدوله رخصت گرفته از پادشاه هم ستر نامی استیذان نمود و عازم صوبه الہ آباد گردید
 و بیرون شهر مسکرا راسته چند مدت بعد انجام سفر و انفصال جواب و سوال کارهای خود توقف نمود و کجای خیمه بر آسے و رباب
 معین نموده و در منزل مقصد گشت و موتمن الدوله در دل پادشاه و اعتماد الدوله و آصف جاه جای بسیار بهر ساندیه نهایت افتخار
 یافت و ابرو المنصور خان بهادر و حقد جنگ بعد طاعت بران الملک بصوبه داری او ده سر لاری یافت و در دار الملک خود که
 جنوبی مذکور بود افتد بسیار بهر ساندیه مبانی و دولتش استقامت پذیرفت و ذکر باغان بهر صورت و دار لاهور و دکنان لبنایست
 نامر شاه مستظهر ماند و سپهر کترش که اندک دیر و بیجا بود و در تنبیه و تادیب نور محمد خان لاهی که نادر شاه نمود و نفاق در برابر سے
 کرده بطلب شاه نواز خانی امتیاز یافته نشنود میگردانید و بکام و آرام بانظام مهمام متعلقه خود در حالک پنجاب شهنشال سے نمود

ذکر طاعت شجاع الدوله صوبه دار بنکاله و منازعت مهابت جنگ نائب صوبه عظیم آباد

با علاء الدوله سرفراز خان پسر شجاع الدوله مذکور و حاصل نمودن مهابت جنگ حکم جنگیدن
باسرفراز خان مع سند صوبه بنگال به نام خود بتوسل موتمن الدوله اسحاق خان بهاد

شجاع الدوله که صوبه دار بنگال بود بهنگام ورود وادار شاه شجاع خان آباد با جل معهود در گذشت بجهت ایزدی بیست زبان از
بیان حامد ذات ستوده آیتش فاضل و محقق از اوصافش بجا ترننه توان نگاشت اندی از ملازمان نبوده که دیده و دانسته
آبادی مراعاتی لائق بحال او کرده باشد بهنگام مردن دو ماه مه موجب بر سر کی از رفتن قاسم ملازم شل سوار و پاده و عدد نانو
و خدمه و جمیع عمل و فعله پیشی داده و از همه با استغنا خواسته بر طاعت نمود و در ایام دولت او هر که اندک سهم اشتنا بود
از مواهب آن احسان او بهره بر میداشت و پیرزاد های بران پور که مولد و موطنش بود هر یک موجب و سالیانه بقدر معاش
خود می یافت رعایت طرف حق بر تبه داشت که در عدل و انصاف و از انز و جز و اعتساف فرزند دادنه عا جز
مستند نزد او کیسان بود و عصفور در چنگل باز آشتیان می نمود ایام دولت آن والا نژاد از جند نصفت نوشیروانی
یاد میداد از قوطا و شکاری انتظامی که در امور مملکت داری داشت بر کوار و ملک بنگال میشد اگر حسابا بنگال هم لیاقتش بود و بدو
در سرحد و قلمش آن برود مغفور اطلاع آمدن او میشد و هرگاه در شهر مرشد آباد بر سید سرور از انتظامی کشیده تا به بند که اردو سبیل
این مملکت از کران و دلش دارد بدانه اگر داشت و کسی تعریف و تفریب و میکرد و مضار فرموده امیدوار مقصدیکر بود و کلینش میفرمود و اگر کسی
وسیل را و نبود روز چهارم در مجلس خود خبر و در او را مگوری نمود و میگفت شاید از حاضران کسی را با او سابقه معرفتی نبود و الا البته معروف او میشد
باین صورت هم اگر کسی متذکره ذکر او بقدر معرفت نمود قوا المملوک که نزد کسی را فرستاده استعلام حال او میفرمود و بیجا می داد
که هرگاه در و در و این دیار اتفاق افتاده ملازم می توان دید و بر اوضاع معاش و مقدار مصارفش در غلبت او از نهیسان راست گفتار اطلاع
حاصل می نمود که از ملازمان او بحال بود که سخن دروغی با او نداشت و این رسم بود که درین بلاد بصد دایر و سائر
است که عمل امر و سلاطین هر ما بر و دنیا چیز می از نزد قاسم خود بر نفعی از دیگر غدا که بدو می بستاند ملازمان او را
حق انفاد و چه بدار که اغلب این قسم ایذا و اضرار شیوه و ذلیلانهاست و گاه سبب از بیجا می از اذل پیشه هم بدالت
طبع سیاه رو پیرو می آنها نموده از تکاب چنین امور می نمایند منفذ و نبود اگر کسی از حد بدر رفته باشد طبعی می نزد
بمجرد اطلاع بر طرف و منعم هم مورد عتاب می شد از بخت این راه می سد و کسی را از نوکران او مقدر نبود و خود بیک
رعایت او می ملازمان خود میفرمود که آنها هم از مال و دیگران مستغنی می نیاز می بودند انقشه بر لایب است عزیز دارد
مستطیع گردیده بعد ملاقات استفسار و استمراج می نمود اگر میداشت که قاصد رفاقت و نوکر است کمال و بجزئی
اعزاز لازم خود گردانیده و سبب معتد بر اے مصارف ضروری او بحال می فرستاد و اعلام می کرد که در این دیار
این مقدار قلیل کفایت می کند و او قانع می ماند راست که قومی هم کرامت فرماید و جمله ملازمان روشناس را از مواضع
احسان انصاحب خود خوانی بران انواع نمایر سید برنی را همیشه و منجی را روزی و در میان و بعضی را در اسب
و بار و دام الحیوة او این فیض هم از کسی منقطع نبود و اسمای ملازمان روشناس از عمل شاکر همیشه و معاجبان و غیره
همه را در میان می که او را قش از عاج تراشیده بودند نوشته پیش خود میداشت و وقت رقت درخت خواب ادران
مروم را دیده چند اسم از ان اسماء گردیده زیر بر ناسی میبله لائق حال او که در خطر می شد بقلم خود می نگاشت

دہر کیے راہ را گزیدی از زندان اران خالصہ بنام کار سزاوے و غیرہ قیسن فرمودہ اور ایا و گیش را اعظام میکرد کہ انقدر رعایت
 باین عزیز موجب خوشنودی است زندان سعادت خود شمرده مع ششے زائد بیل سے آور و بعد خود از قفس فرار کرد و معلوم
 فرمودہ اگر ظاہر سے کہ قدرت او در نظرشے از خود و الارعایت بیل آمدہ از نظر اعتبار با برنامہستی سے افتاد و بعد مراعات با
 اشخاص مرقومہ اسمای آتہا مخوف فرمودہ نامہ گران کی نگاشت و اعلام الحیوہ چنین بود اللہم اغفر لہ و الحمد بالصالحین علا و الدولہ از فرزانہ
 بجای پدر بر سندانالت صوبجات متعلقہ او کہ او ڈیسر و بنگالہ و عظیم آباد بود شکن گشت مہابت جنگ کہ از طرف پدرش
 بہ نیابت صوبہ عظیم آباد امور بود و القلاب سلطنت دیدہ بہرہ صوبہ عظیم آباد اقامت داشت و رقم نامہ در شاہ کہ بنام
 شجاع الدولہ اصدار یافتہ بود و بعد طلش بہرہ فرزانہ خان رسید مہابت جنگ را کہ از سر فرزانہ خان الطہیان بود بگلہ کار خود افتاد
 و سر فرزانہ خان ہر چند صلاح و صداقت داشت و نصیایاہ مبارک رمضان و رجب و شعبان و ایام البیض ہر ماہ و اکثر اعمال
 تو اہل معینہ ایام و سال سے پرداخت اما از عقل و شعور کہ سرداران را از ان گزیر سے نیست بے بہرہ افتادہ و امور
 ہر جہہ چنانچہ باید سے پرداخت و کائنات و تر کثرت سرد سے نیر سید بنا ہر جہات مذکور و ہر چند با متوسلمان ہر شخص
 برای رایان عالم چند جنگ سیمیمہ حاجی احمد کہ عمدہ مقربان و مروج محل و عقد امور نظامت بودہ اند تفرشے نہ داشت
 اما مصاحبان و رفیقان دہرینہ او مثل میر مرتضیٰ حاجی لطف علی خان و مردان علی خان و دیگران کہ با حاجی احمد کینہ ہاسے سابق
 داشتند امانت و تذلیل او منظور داشتہ تہذیبیات زبانے دقیقہ نامرے نیکہ اشتہدہ ہوا و ہر خدمت و مخالفت
 حاجی احمد علا و الدولہ ہر جہہ با حاجی لطف علی خان ہر جہہ از حاجی مذکور مزاج اور از خوف سے ساختہ تا آنکہ علا و الدولہ ہر دیوانی را
 کہ از حد شجاع الدولہ سپرد و حاجی بود گرفتہ بنویل میر مرتضیٰ سپرد و خواست کہ فوجا سے را جمیل از عطا الدولہ خان تغییر فرمودہ
 بہا و خود حسن محمد خان بہ حاجی احمد ازین مردان کید اعاد سے خود متوجہ گشتہ مہابت جنگ کیے را ہر سے نگاشت
 و سر فرزانہ خان را در تواب و التماس و کفایت دلالت بہر طرف سے سپاہ نمود و او اندکے از راہ سفارت با عدم
 و قتا و پذیر نمود دین و عرصہ کریم الدین احمد خان از عظیم آباد و سعید احمد خان از رگپور فوجا سے خود بحضور علا و الدولہ
 رسیدند و ہر جہہ خان سر فرزانہ خان را مشورہ قید و حبس حاجی بہر دو پسہش کہ نام شان مذکور شد داد و علا و الدولہ قبول
 کردہ با حاجی احمد ظاہر ساخت و بدانت خود این اظہار را موجب نصفیہ و الطہیان خاطر حاجی شمر د باین حالات دختر
 عطا الدولہ خان را کہ دختر زادہ حاجی احمد و باسراج الدولہ نوہ مہابت جنگ کہ در زمانہ نام داشت مقرب بود خواست کہ فسخ نسبت
 سابقہ فرمودہ با پسہ خود منسوب نماید و نیز ہر صاحب صوبہ عظیم آباد بنویست و سیاہی را کہ از سالہا و عمدہ پیش نصفیہ مہابت جنگ بودہ از
 جملہ متوسلاتش بودند افسار نمود و چرن قتل درآمد نمود و مرادہ و استر و اعطایا کہ شجاع الدولہ یا نہا رحمت کردہ بود نمود حاجی احمد
 امور مذکورہ را مفصل مع ششے زائد بر نگاشت و سعید احمد خان نیز تا مدتی قول پر فرمودہ حالات مذکورہ را ہم خود مہابت جنگ
 بطور شہادت مرقوم ساخت و علا و الدولہ باین سلوکا متوقع الطہیان و دانا حاجی احمد و ہر ازین پسہ نش بود متوجہ سے
 تصور باطل نرہی خیال محال و مہابت جنگ ہجہ استماع این مقالات و تحقیق این حالات مال احوال خود در صورت اغماض نہایت
 تبر دیدہ با متوسن الدولہ محمد اسحق خان بہادر کہ دہرینہ آشناسے او و کمال تقرب و اعتماد و حضور بہر ساندہ بود و توسل جست
 و مخفی از اغیار ہستہ ماسے سندہ صوبجات ثلثہ مذکورہ بہ قبیل یک کہ در روپہ شیکش و ساندین اموال ضعیفہ سر فرزانہ خان و ہر جہہ
 نمودہ شفقہ پادشاہ متوسن فرزانہ جنگیدن با سر فرزانہ خان و استنزاع صوبجات از و در خواست و خود در تیار سے

فوج باشتا تنبیه زمینداران بھوج پور یہ کہ در مہم عظیم آباد تہذیب مشہور و بکثرت اقوام خود مغرور بودہ انداشتغال در زیر سرفرازان
 طاہر داری کردہ دفع الوقت و انتظار فرصت سے خود ناگزیر ہوا ماہ از مراجعت نادر شاہ بایران و کیساں و کیاہ تمام از اشتغال شاہجی علی
 مرحوم گذشت و شہنشاہ طاہر خواہ مہابت جنگ در رسید مہابت جنگ تاریخ کوچ نمودن جنگ سرفراز خان از بنیم
 معتمد خود معین کنانیدہ طرق تردد و مسافرت بطرف مرشد آباد و بانہایت اختتام جوئے مسدود ساخت کہ یکسایں ازین طرف رفتن
 بر شد آباد نمائی توانست دستخیز از معتمدین خود سامع خط بنام جنگ مستقیم فتح چند متضمن کوچ نمودن تبار جنگی تقریباً یافتہ بود بر شد آباد
 کردار الملک صوبہ بنگالہ است فرستادہ فہمائید کہ فلان تاریخ این خط را بجنگت مستقیم باید رسانید و خود در او آخر ذی الحجہ سنہ
 اثنی و خمین و ایکہ بعد االاف بشہرہ رفتن بطرف بھوج پور از شہر عظیم آباد برآمدہ متصل بآبادی دے بر تالاب و دشت خان کہ بطرف
 مغرب از شہر واقع است معسکو ساخت و فوج را بجوئے یکجا نمودہ ہمہ را فرجام آورد و زین الدین احمد خان و دادا کتر خود را در شہر
 عظیم آباد نائب گذاشتہ سید بدایت علیخان بہادر اسد جنگ والدہ فقیر را بر گزہ سرس و کشیدہ وغیرہ کہ حکومت آغا داشتند
 مقرر نمود و متعاقب نوشت کہ شمارا و زین الدین احمد خان را بجا سپردہ خانم مرشد آباد شہیم بر صوبہ یک پیش آید با اتفاق ایچہ
 مناسب باشد خواہید نمود روزی کہ میخواست فردا بطرف مرشد آباد نہضت نماید سران سپاہ را از بندہ و مسلمان احضار
 فرمودہ مجمع ساخت بعد فراجم آمدن سہمہ مصحف مجید بدست مسلمان صالح و آب گنگا مع سر و برجان سپاہ کہ مقسم بہ عمدہ جہا
 ہنود است بدست برہمنہ طلبہ داشتہ از مسلمانان بکلام اسکتہ داز ہنود با شیشای مذکورہ خوانان قسم شد معہودہ آنگہ را با
 دشمنان خود بخار بہر پیشین است از شمار دم کہ رفتای ویرینہ و متحد و باز دے غید بنا بر اطمینان خاطر خود عہد و پیمان یخو اہم
 اگر رفاقت و اعانت من منظور باشد بخدید عہد و پیمان موکہ لقبہا و ایمان نما مید کہ اگر من خود را بر آتش زخم یا در آب و
 دشمن اگر قسم باشد اگر افراسیاب شمار رفاقت مرا از دست نہادہ باہر کہ دوست و باہر کہ دشمن باشم دشمن باشید و جان خود را
 رفاقت من در بازید سپاہ کہ اکثر از آئنا مخلص دولت خواہ بنا بر پرورش حقوق سابقہ و تو قعات لاجبہ بودند عہد کردہ را بطیظ و تفریق
 کردہ موکہ لقبہای غلاظہ شد و نمودند و کلام مجید را بر سر و چشم خود برداشتند و بندہ ان نیز عہد و پیمان نمودہ قسم تقبیل باہی بر بر من
 آب گنگا و من غیرہ نمودہ ہمہ یکدل و یک زبان عہد تسلیم رفت و جانبازی و در غصہ بلند نمودند و نگاہان و فو لما زمان نیز چہیت آئنا
 شریک عہد و پیمان مذکور گردیدہ کہ بر رفاقت مہابت جنگ بر بند چون ازین طرف اطمینان میر کہ حق را بر کشتہ و وارادہ خود باعدا
 دارا بنیکہ سرفراز خان بالاد و برادرش حاجی احمد نمودہ و بعد از ان ایچہ کہ کنون خاطر داشت ظاهر نمود چون عہود و اقسام در میان آمدہ بود و بہر
 غیر از قصد بق قول مہابت جنگ تقصیر یافت ایچہ نہ نمود وقت شام این مجلس اختتام یافت و شیخ آن روز کہ تاریخ بخار بود مہابت جنگ با
 فوج تیار و سامان نمود کہ ہمہا نمودہ بود و نہ گفت بلطف مرشد آباد نمود و منزل بمنزل بلاتوقف قطع مراحل نمودہ ہمہ گرہ بدرہ شاہ آباد کہ عہد
 آن در صورت مراجعت و شوالی دار و نزدیک سید شکرار و صحیحی دامن کوہ توقف نمودہ مصطفی خان افغان را کہ یکی از دلاوران
 سواران جان فشان بود مع حدود سوار و پروانہ و دستک ہمہی سرفراز خان متغیر طلب یکی از جہا و داران کہ از جہا بیستش آمدہ بود و شہر
 خزان داد کہ این پرانہ و دستک با متغیر خان در کوہ مذکور کہ حدود و حدیاد ہر بقا اندیش بخو اہند بود نمودہ و اشل در کوہ مذکور شود و علامت
 دخول کردہ را بجا رسیدہ و قارہ شتری خود را بنواز و متعاقب و فوج با سانی بدون فراحت مجبور توان نمود مصطفی خان موافق فرمان بعمل
 نمود چون نزدیک برہر رسیدہ متغیر خان موافق تضابطہ از و در حکم توقیف نمودہ متغیر احوال گردیدند مصطفی خان دستک پر و دانہ
 متعجب کہ از ہمہ اہمیان فرستاد متغیر دے درہ بعد ملاحظہ دستک پر و دانہ درہ را کشتہ و اذن داخل شدن داد

مصلحت خان در آنجا رسیدہ علامیکہ حدود و تقدیر رسانیدہ و تقاریر را نیز در مشور خواست الفواج بر اولیٰ مہابت جنگ بجز دستار
صدای تقاریر از دامن محرابیت مجموعی در نہایت کرد و فرمایان کرد کہ یہ خطان خطی رہا شدہ مستند حرکتی کرد و یہ خطی خان باگشت کرد نہایت
اگر حرکت کرد یہ بہرہ اینہذا رسیدہ خواہد شد بجاہد پادہ جو اس خطی گردیدہ بجای خود نشاندہ و در مصلحت خان در انکسور مستند
فرج ہے ہم رسیدہ و داخل امر کردہ چون ہمان روز در میان عامل خط ملکیت سیٹھ مہابت جنگ سرور بود کہ خط براندا و نیز خط لایہ بر آردہ
خط را رسانیدہ ملکیت سیٹھ بہ لحاظ تاریخ نہایت مہابت جنگ شمرہ و بد کہ در مہابت جنگ لہ درہ بلیا کہ ہی گذشتہ در پنج شل و در شش
برسد با خط اب تمام سوار شدہ پیش سر فرزانان آمد و خط مہابت جنگ نمود و احوال در دوش قریب براج محل ظاهر نمود و نیز خط کہ
مہابت جنگ بسر فرزانان نگاشتنہ بود گذر زانیدہ علامہ معنوش ایک چون مذلت و خفت برادر ہم بعد از خط رسیدہ کار بر بی ناموش
شیدہ فدوی بیا بر پاس ناموس لاملاح تا بجا رسیدہ غیر از بندگی و عقیدت مقصدی ندارد امیدوار است کہ حاجی
راجع توابع و علامہی رخصت فرمایند بجز و اطلاع حیرت عظیم ہر کہ و در ملاحی گذشتہ سر فرزانان با حصار و ساسے لشکر
و جمیع جو اخیان فرزان داد و حاجے احمد برادر مہابت جنگ را نیز طلبیدہ چون اجتماع دست ہم داد ہمہ را بار دادہ
حاجے احمد را بر عید و تہنید ترسانیدہ حاجے احمد سخنان ملائم مناسب وقت معروفی داشتہ تقدیر نمود کہ
اگر رخصت یافتہ تا مہابت جنگ برسد بجز و رسیدن او را بجز اندہ خطیہ التماس حاجے احمد را نیز بر شمرہ رضی
بر رخصت نئے شدہ و بر بنے بفاہیت تقدیر حقش نمودہ راست دانستہ و رخصت حاجے احمد نہایت
ماند محمد خوش خان ازہر نقاسے قدیم شجاع الدولہ و سر فرزانان کہ لشکر مردے و مردت در نہایت مرندہ داشت
بسر فرزانان گفت کہ از قید حاجے احمد کارے نئے کشاید و مہابت جنگ از امداد خود بقید حاجے احمد باز نئے ماندہ درین صورت
رخصت حاجے احمد مضائقہ ندارد اگر موافق و عہدہ عمل آرد و ستر و اگر عمل نہ آرد از ناچہ میرزا و بجاہد جنگ جنگ را آردہ
ایم حاجے احمد کہ شفقے واحدے پیش نیست از رفاقت او یا برادرش پر دلے خاریم و در جمیعت مہابت جنگ از جو دو
عدم حاجے نہ چہیزے سے افزاید و نہ چہیزے سے کام التماس خوش خان موثر افتادہ حاجے احمد رخصت یافتہ پیش
برادر خود شتافت و در ان وقت بواسطہ معروض داشت کہ محمد علی وری خان بیان و دل ملیح و مذاقت
زینہار کہ خداوند در مقابل تو کہ صاحب اقتدارے کہ از خطہ خلافت عقیدت نباشد ارادہ بر آمدن از دولت خاد خود بند
نمود تا او بسادات معتد بہرے رسیدہ و عرض مطالب خود نمودہ و ملیح و مذاقت باشد اگر اعیان التماس این فدوسے
با خواہے مخالفتان بقصد مراجعتہ بر آید خوش آنت کہ ببار حفظ ناموس و جان ازہ امرے بظہور رسد کہ موجب
روسیا ہی و بنا و عتیق باشد چون بعض ارسالی حاجے احمد اطمینان بخود اختلاف آراء و ہر آمدن و درین امدان واقع شدہ و برین بران
مرج افتاد و بیسے مردان سلف خان کہ کمال فغان با حاجے احمد مہابت جنگ داشت حبیت مودوم محرم الحرام ۱۲۸۵ ہجری
روز چهار شنبہ از خانہ خود علاء الدولہ برآمدہ در سہ پار کوچ بمنزل کمرہ رسیدہ و در ان منزل بہت خوابیدہ و
شجاع سلف خان فوجدار ہوئے کہ بر اسے استنراج مہابت جنگ بیشتر منضمہ بودند مع مکیم محمد علی کہ از
طرف بسفارت آمدہ بود معاودت نمودہ لازمست علاء الدولہ نمودنہ بہد لازمست ہر عرض رسانیدہ کہ مہابت جنگ
تذیع و فران بردار است و معروض میداد کہ علی ہمان ہر کسے را رقیبت فرمودہ و بر بجز نتیجہ میرساندہ پاس پذیر
خود نمودہ حفظ مرتبہ او را لازم میدانند این کترین پروردگار این دو جان و خاک بر ما شستہ این استان است

در چنانچہ حقوق پرورش خداوند بر برقیہ خود نکست دارد و همان قسم باعتبار بندگی خود که در عالم عبودیت هیچ گونه قصور سے
 اسے الا ان ازین قانون سزائزہ بر سائر مذکوران تفوق خود را متحقق میداند و در خصوص دو التماس و از م اول آنکه جمیع
 که باعث خیابان و تقار از طرف خاکسار شده اند و سر کرده اینها مردان علمی خان و میر مرتضی و حاجی لطف علیخان و محمد غوث خانند
 و مورد باخراج شوند و کمترین قبول التماس متنازعہ بشرف ملازمت مشرف گردند و دوم آنکه اگر این امر مستعذر باشد
 خود بدولت از آنها عداوت جویند و آنها را بدفع این بنده امور نمایند اگر آنها غالب شدند عداوتی که دارند بمجمل پیوست و
 اگر مغلوب شدند بنده بعد غالب آمدن سر قدم ساخته بخدمت خواهد شتافت و این مقال را سو که بایمان ساخته کلام مجید را معصوب
 حکیم محمد علی فرستاد لیکن چون سرداران مذکور نهایت اعتبار و اقتدار در حضور علارالدولہ داشتند و همان قدر با حاجی احمد
 و اخوان و اولادش دشمنیها بود سخن معصالی و در گرفت و صورت مجازیم چنانچه شجاعان و انشور سے نمایند بطور ترسید
 و حاجی احمد نزدیک براج محل سید سرساری ملاقات هر دو برادر را بچند گیر مشیر آمد و بر فیل مهابت جنگ با اتفاق سوار
 شده بآبایانی محمد فیل مهابت جنگ را چند قدم برگردانیده باز بر اسبه که منظور بود روانه گردید و از آن طرف
 سرفراز خان مع فوج دستدار خود برآمده تا بموضع کرکک که بای مشهور بر لب آب بنا گیتی است رسید غوث خان انبیران
 بها گیر سے مقابل لشکر مهابت جنگ که بر لب آب مذکور در سوت است معسکر ساخته فرود آمد و سرفراز خان در میان لشکر خود
 غوث خان در یگان داشت اما پایاب و عرضش بقدر یک خبر بر تاب بود و مفاصله فیما بین لشکر مهابت جنگ سرفراز خان چنان
 پنج شش کرده خواهد بود تا رسیدن بمکانات مذکور جواب و سوال معصالی و ترغیب بملاقات از طرف سرفراز خان متوجه
 بوضع آمد مهابت جنگ همان در جواب یک سخن سے گفت که من بپاس حقوق پدر شما داعیہ بد خواہم و از م شما یک
 آنکه در اندازان که باعث فتنان و شقاق میان من و شما شده اند یا آنها را بمن سپارید یا خود بر جاسے بلند خیمه کرده مراد آنها را
 پاکید گیر بجگانید اگر من ظفر با فتم آمده ملازمت خواهم نمود و اگر آنها ظفر یافتند خاطر صاحب خواهد آسود چون هر دو شق
 بر سرفراز خان و دشوار بود ملاقات صورت نه نسبت و از طرف سرفراز خان با وجود پینا مہارے آشتی و استدعای
 وفاق نوشتہ مہارے جلست سٹیج که اصطلاح آنرا ٹیپ سے گویند متفقین تطبیح بمیان یکے بقدر حال هر یکے بسرداران
 لشکر مهابت جنگ بشتر طر فتنه دادن و در زمین منزل وقت شام رسید مصطفی خان و بعضی مخلصان دیگر نوشتہ مہارے مذکور
 را بمهابت جنگ نموده التماس کردند که اگر جنگیدن است فردا بای جنگید و الا پس فردا صورت دگرگون خواهد گردید و جنگ
 سخنان مخلصان سنجیده و پسندیده همان وقت تقسیم سرب و باروت پھرا بیان نموده مبار بر فردا منضم کرد و فوج را
 سه حصه نموده مندلال را که سردار عمده بود مع نشان خود بمقابل محمد غوث خان تعین نموده فرمود که بہین طرفت دریا
 راست بطرف او شتاب دد و فوج ہر اسے خود را از دریا پایاب گذرانیدہ یکے را فرمود کہ رفتہ و عقب لشکر سرفراز خان
 بالسد خود با فوج دیگر گذارہ دریا گرفتہ بر دوسے لشکر سرفراز خان روانه گردید و علامت میان خود و فوج اول چنین مقرر
 نمود کہ ہر گاہ آواز توپ گوش شمار سہ تا مال بر لشکر سرفراز خان تاختہ داخل معسکر شود بعد اعلیٰ خان بہادر و مصطفی خان و
 شمشیر خان و غیره افتخار ہمراہ نوازش محمد خان کہ دادا و کلاں مهابت جنگ و ران روز مقدمہ انجمنش بود مثلث شب
 بلقے مانعہ حسب الکلم روانہ بشیر گردیدند و متعاقب او بانڈک فاصلہ مهابت ہم روانه گردید و مندلال نیز موافق فرمود
 قدم بقدم مهابت جنگ مقابل محمد غوث خان رفت تا رسیدن فیتین اول طلوع صبح صادق صادق رو سے نمود و مهابت جنگ

چون نزدیک لشکر سرفراز خان رسید قوسه را از لشکر خود مرداد و دستخیزان صدای توپ فوج برادرش بر لشکر سرفراز خان
 ریخت و نند لال با محمد غوث خان آنجست سرفراز خان با انتظار از مصلاهای خود برخاسته بر قیل سوار شده بمقابلیه مهابت جنگ
 روانه گردید فوج برادرش بمقابلیه جنگ بجنبه از مردم عقب لشکر سرفراز خان مثل محمد امجد خان و پسرش را با کمانه نایز نموده بشکر
 ریخت و در عین محسوسه خود را و خود را ویداد و سرفراز خان چند قدم رفته نزدیک بقاره خانه و سرارده سے خود بغرب گوی لشکر
 آخرت پیوسته و اگر کسی از میرا پیشانی مثل میرا کالی و میرا گرانے و میرا احمد و میرا لاج الدین و لیس محمد امجد خان و حاجی
 ملت سخته نان و باقر سخته خان فقره خان و در میدان باخته بهالم آخرت شناختند و رای را با مان عالم چند و محمد امجد خان آنجست
 بشهر معاودت نمودند و محمد غوث خان آنطرف دریا با نند لال مصاف داده قزاقان و نند لال کشته گردید و قلیان سرفراز خان
 خان را در استقلول دیده قیل را بر گردانید و راه مرشد آباد گرفت محمد غوث خان کاز و دریش آقا سے خود را گردان و در استقلول
 عدم دیر سے آقا نموده سوار سے و از سر ساد و سرفراز خان را بگردان و پیغام فرستاد که من جنگ را زده و حریف را کشته ام
 با من ملحق بایستد که بقیت السیف را نیز بسندار ساینده آید و مهابت جنگ استیلا را کلام فرما گشته بایک کشته شدن سرفراز خان
 بریقین دانست بنابر افضلیه زنده بودن غوث خان و متبحر بودن فوج او چون در جبر آگس شکه نداشت مردم قول خود
 را متفرق شدن نداد و مردم فوج برادرش که در لشکر ریخته بودند با طلیان غفر یافتن خود کشته شدن سرفراز خان و لشکر
 را معذور از زور و جبر و اسباب و اقربانیه مشغول غارت و از سر واران خود متفرق شدند محمد غوث خان غلبه
 کشته شدن سرفراز خان از زبان سوار سیرا سے خود که براسه آوردنش رفته بود دشمنیه غرق در یاسه حیرت و از
 آبرو سے خود بنابر عداوت مهابت جنگ کاز ساین در نهایت مرده متفرق بود و اسید گردید کشته شدن خود را با جرم عام
 گردید و پسران خود و در طلب محمد برادرش بکشدن دروغ و خفتان از بدن شان نمود و گفت که الحال آبرو و خفت در بدن است دست
 از جان شسته خود را بر قولی مهابت جنگ باید زد چون محمد غوث خان دلپس از نس نے الفقیه مشیران زبان و دستهای
 زبان بوده اند با جیبیه که در آن وقت حاضر بود و در مهابت جنگ آورده با استتلال تمام روان گردید و سیرا سپان او را
 چون مردن سرفراز خان یقین شد اکثر عیان از میدان برآفتند و چند ان جیبیه با غوث خان نمائند اما معذور و کینه داشت
 نمودند و در استقلول بقول مهابت جنگ رسانید از زخم گوسے بدون و جروح گردید با زخم اعرار برآورد خود دست
 اسب طلبید که سوار شده بر مهابت جنگ بتازد و وقت فرو آمدن از قیل و در زخم گوسے بدون و متوثر و زخم رده
 در میدان افتاد و پسرانش بعد پسر اسپان را سوار داده پیاده با مقابل فوج مهابت جنگ با سپر و شمشیر و دین
 و متقل رسید و زخم سے گوسے بدون و در خاک و خون غلطیدند محمد قطب که نهایت شجاعت با کمال قوت بر سر
 داشت بطرزیکه سپر و شمشیر در دستش بود بهمان همیات با طلیان و وقار در میدان نشست و در و ج و زبان
 حال از بدن او منارقت نمود و بهون همیات بدون شد و میرا لیس علی هم با شان نزد کس از برادران و سیرا سپان
 خود جدا کشته شدن سرفراز خان بعضی باس آبرو و حق نمک با مهابت جنگ جنگیده و هر گوسے عالم بفکر دیدار حق در
 هندوستان مانند نوکران سرفراز خان کم کسی جرأت نموده میرا شرف الدین هم مع دیگران جاسے نموده و مقابل
 مهابت جنگ دست و پا سے جنبانیده از میدان برگشت چنانچه و در تیر از دست میرا شرف الدین مهابت جنگ سید
 سیکه بر کمانیکه در دست مهابت جنگ بود و خود و سیکه بدوشش راست او رسید اندک حیران سے کرد

عظمی حال سراسیمه سر فرازان اکثری بقدر طاقت و توان حق نمک خوار گری در وقت تنقیدیم رسانیده کسانیکه زنده ماندند بلا علاج ناکامیاب برگشتند و محبت جنگ ظفر یافته حاجی احمد برادر خود را برای استمالت سکنه شهر مرشد آباد و نظم و نسق آنجا ضبط و قرق کارخانجات نظامت و خانه سر فرازان پیشتر فرستاد حاجی احمد بصره رفت و باد رسیده منادی محبت جنگ را شهر گردانید و آشوبی که عارض شهر بود فرو نشانید +

داخل شدن محبت جنگ بمرشد آباد بفتح و نصرت و مکن یافتن پرسند دولت و حکومت

بعد از درو در محبت جنگ بتانی و قتل با نهایت شان و تجلی در او اسط شهر صفر ۱۲۵۵ لاد اطل شهر مرشد آباد گردید و قبل از استقرار پرسند امامت بر در سرای نفیسه بیگم بنت شجاع الدوله مرحوم رفته در کمال فروتنی و تواضع التماس عفو قصورات خود نمود و عرض داشت که آنچه در بوج تقدیر بر قسم بود بر این ظهور و بروز یافت و این سیاه رویی ابا بنام این غافل بر صغیر عالم ثبت افتاد لیکن این زمان ما دام الحیات لبست یابی لازم بر کار غیر از اطاعت و فرمان برداری بظهور نخواهد رسید امید آنست که زلات این پیر غلام از لوح خاطر محو و غم گردیده بگریه بندگیهای دیرینه توبه قبول اختصاص یابد بعد از آن رو بدارالاماره آورده و در چهل ستون شجاع الدوله مرحوم نزول اعلان نمود و پرسند ایالت جلوس فرموده شادمانی دولت نواخت علماء پادشاه و نظامت و اعیان و علمای شهر شرف ملازمت رسیده نزد در مبارکباد گذرانید و اول خلق را از محبت جنگ بسبب این حرکت قبیح که با خداوند زاده خود نموده نهایت مغرور و غداوت بود آخر به سبب محاسن اطلاق و اوصاف و اعزاز و احترام نجیب و اشرف و مشمول داشتن عنایت و اشفاق با بیگانه و دشمنان و لجوئی اقویا و وضع قدرت و کثرت غلصان و ترحم بر عجز و ذبردستان و در گذشتن از جزایم عباد و پاس حقوق قرابت و اتحاد آن چنان تسبیل خاطر یافت که با فو قش در آن زمان و اکثر اوقات و احیاناً مقصورت نفس الامر آنکه اگر چه کشتن سر فرازان که آن آقا زاده اش بود اقیح افعال و اشنع اعمال و اما سر فرازان مرحوم لیاقت مرد درستی و مکرار درستی نداشت چه عجب گر ایم دولتش امتداد می یافت نهایت اختلال بحال ملک و مردم او یافته تمام موجودات خرابی بسیاری بدیرفت و قتل های بزرگ بر سرخواست و در عهد محبت جنگ که مرشد آباده تخی خلعت بنگار داد و لیس و عظیم آباد داشت و انواع از اطراف بر این ملک ریخته میفرستاد و آذین بار در می نمود مثل محبت جنگ بود که بحسن تدبیر و آب شمشیر چنان حوادث بزرگ و فتن عظیمه را فرو نشانی و چنانچه انتشار الله قلمای سحر از آن رفته کلاک فاعل نگار خواهد شد سر فرازان و دیگران را با جمیع بنو که از عهد و تدبیرش بر آیند و در حقن اخلاق و فروغیها با کمال جاه و جلال گوی سبقت از جمیع امر را برود بمرتب بود که در سالت زمان هم کشته کسی مثل او نشان توان داد و هر سرب را در زاد بایش نیز بصفتها مذکوره موصوف و در جمیع خصال ستود و مسلکش با او به تساوی پیور اند و هر یک از آنها با قدر عظیم رسیده همه هفت هزاری و مرجع انام و ناظم مام گردیده کار و راهی بندای خدا بودند و در اوقا آینده بمقتضای مقام ذکر اینها و دیگر اولاد و احفاد محبت جنگ و وابندگان و اسن و دشمنان انتشار الله و عده العزیز معورت ارقام خواب یافت +

تسلط یافتن محبت جنگ بصوبجات بنگار و عظیم آباد و او دسیه و ارسال ز راهای شکیش

بمختصر مع اموال ضبطی خانہ سرفراز خان و منقوض کشتن خدمات بر قفا و اضافہ ہائے
مناصب خطاب دیگر عنایات پادشاہی برای او و برادرزادہ و دیگر مستعینان و دوان

چون مہابت جنگ بر مہاک شرقیہ تسلای یافت و خزائن و اموال ضبطی خانہ سرفراز خان شجاع الدولہ کے گرد ہا میر سید
شعرت گرد و دیگر بن و قن مہابت برداشت از حضور خطاب حسام الدولہ منصب ہفت ہزار سے و مراتب
و اسے مقتدر و مہابے گردید زین الدین احمد خان داماد کتر خود را کہ در عظیم آباد نائب گناشتہ ہر شد آباد رفتہ بود
صوبہ مذکورہ را صالحہ با و داد و خطاب احترام الدولہ بہادر ہیت جنگ و منصب ہفت ہزاری مع مہابی و مراتب پاکلی
جہاں دار و نوبت و علم برای او طلبید و داماد کلان خود نوازش محمد خان را چکچہاں جہاںگیر کو فوجداری سلطنت و اسلام آباد
چنگا کوں و بنام دیوانی صوبہ بنگالہ دادہ منصب ہفت ہزاری و مراتب مذکورہ با خطاب احتشام الدولہ بہادر شہامت جنگ
طلبیدہ داد و ہر اسے برادر زادہ سوسے دستے کہ سعید احمد خان نام و در عہد شجاع الدولہ کسر فرزان خان فوجدار
رنگ پور و دولت لائق داشت مناصب و مراتب مذکورہ مع خطاب مہام الدولہ بہادر صولت جنگ طلبید
نوبہ صوبہ داسے اوڈیہ بعد انتر از از مرشد قلی خان و او مرشد قلی خان داماد شجاع الدولہ نیزہ سرفراز خان
مرد سخن فہم و شاعر خوش فکر بود مرشار تخلص در ستم جنگ بہادر خطاب داشت و میرزا محمد کہ نوہ مہابت جنگ و سپہ
کلان ہیت جنگ بود مہابت جنگ بفرز سے خود گرفتہ بجای پسرش پرورش سے خود خطاب سراج الدولہ
شاہ قلی خان بہادر مع خدمت نوادر جہاںگیر لکڑ دیا کہ بر اسے او طلبیدہ بنام او مقرر داشت و برای برادرش کہ شہامت جنگ
کہ داماد کلان مہابت جنگ او را بنیاد بے اولادے از مہیت جنگ برادر کتر خود بفرز سے گرفتہ پسرے پرورد خطاب
اکرام الدولہ پادشاہ قلی خان بہادر خدمت احتشام آنجا طلبید و این ہر دو برادر نیزہ منصب ہفت ہزار سے
مع مراتب دیگر کہ لازمہ این منصب است و ہشتہ در صفر سن امیر کبیر پورہ اند و عطا اللہ خان داماد کتر حاجہ احمد
کہ از عہد شجاع الدولہ کسر فرزان خان بعد تقریر یافتن نیابت نظامت عظیم آباد بنام مہابت جنگ و معزول شدن از
فوجدار سے اگر کر راج محل فوجدار آنجا بود باضافہ فوجدار بھنگلی پور و رسالہ کسم ہزار سوار دہپادہ و منصب ہفت ہزاری
مع جمیع مراتب و خطاب اعزاز الدولہ بہادر ثابت جنگ امتیاز یافت و حسین قلی خان نائب شہامت جنگ ب خطاب
بہادری و منصب چار ہزار سے و علم و فہارہ ممتاز شد و الیہ خان برادر علاقے مہابت جنگ فقیر اللہ بیگ خان
و نور اللہ بیگ خان و میر جعفر خان و مصطفیٰ خان و دیگر سلاو خان و اقربا در نقا ہر یک ب خطاب بہادر سے و مناصب
مناسبہ بر رسالہ و خدمات لائقہ حضور سہ فرازی یافتند و جن رائے کہ پیشکار رائے رایان عالم چند دیوان
شجاع الدولہ بود ب خطاب رائے رایانے و دیوانے مہابت جنگ ممتاز شد و راجہ جانی رام کہ دیوان متدیم
خانہ مہابت جنگ بود بدیوانے قن و فوآتر دیگر تقریر یافت عبدالعلی خان خاوسے راقم کا کہ ہر مہابت جنگ سیرین
مہارہ بر اول شہامت جنگ بودہ ترددات نمایان بظہور رسانید و قرابت برادر زادگی با و داشت باین صورت
کہ پدر عبدالعلی خان سید زین العابدین بہادر سے فقیر لبر عزم مہابت جنگ بود بخشے گری تمام سپاہ با عطا
خطاب بہادری و منصب سہ ہزار سے مقرر میشد خان مرقوم کہ در جاہ و مرتبہ امید بر اسے با دیگر برادر زادہایش داشت

ناخوش گشت و در خصمت عظیم آباد گرفته معادوت نمود و اترام الدوله بهادر بهیت جنگ مقدش را قیمت شمرده خدمات بگوشه بهت
سمای علاء که برگشته بهادر بسوگ که از پیشتر داشت عنایت نموده بر نفاق خود گرفت و مهابت جنگ بجای عبدالعلی خان بهادر
نصرت علی خان را که شوهر خاله تقدیر پوشیده فوج خود نمود و پنجاه و دوم نفر اندک جنگ خان بهادر را که در پیرینک پرورده او بود
مقرر نمود و مبلغ کرور در پیشکش که با پادشاه موعود بود نقد جنس سرانجام نموده ابلاغ داشت و بواسطه موتی الدوله اترام خان
بهادر داخل خزانه عامه گردید و اهل خطبه سر فرزانگان بر سر پادشاه بقدریک مناسب داشت علوه نمود و گنبد داشت موی خان
بهادر که یک از امرای متوسلین حضور بود بر سر آن گرفتن اموال خطبه و خزانه هر ساله بنگال که در حیات سر فرزانگان
ارسال نشده بود و بعلیم آباد رسید مهابت جنگ در دو روز بنگال مناسب ندیده برنگاشت که در سکرانگی رسیده و آن
فرمانیکه تا این نیاز مند اموال در آن مکان رسیده تسلیم ملازمان نماید و در راه رجب بهت اگر بکر راج محل رفته چند روز انتظار
موی خان کشید و بعد ملاقات چند کمر رویه نقد و جنس بخواست و کمر رویه از قبیل جواهر و اخیال و انفراس و ظروف و اوانی طلا
و نقره و غیره انشبه فاخره حواله مشارالیه نموده و رخصت فرمود و موافق ضابطه حسن نامه اموال سپرده رعایتی لائق بحال او
نموده و رخص ساخت و خود تهیه لشکر و حشر نموده باراده اترام صوبه اودیسه از دست مرشد قلی خان داعیه نهفت بهت
کنک مصمم فرمود.

طغیان مهابت جنگ بر مرشد قلی خان بجنگ گران بخشیدن به و دلش برادر زاده خود و ملازمین و اهل بیت و اهل بیت و اهل بیت
نمیکن بهتند ایل بنگال و انفراس از ترق و ترق مهابت جنگ اترام قاسم باسلان لائق آراسته خواست که با
مرشد قلی خان استراج و شکست و مالی انصاف نماید و درین اثنا مرشد قلی خان مبارزه مهابت جنگ فوق طاقت خود و دیلی
استدعای مصالحه آقا محمد تقی سوره روزه از مهابت جنگ فرستاد مهابت جنگ بنا بر سوابق حقوق و حسن اخلاق و کلبه
داشت قبول کرده مشارالیه را شاد کام رخصت انصراف ارزانی داشت لیکن میرزا باقر خان اصفهانی که از طرف
او بهت بشلسه علیه صفویه می رسید و ملازم مرشد قلی خان بود بطبع ایل بنگال با آنکه استعداد این امر خیر نداشت
رضا بمصلحه غاده تجریم مادر زن خود با دشمنان انتقام علاء الدوله نمود و خلاصت را مرشد قلی خان ظاهر ساخت و این
بعد اجتماع این خبر مرشد قلی خان نوشت که اینجانب بنحو ایضا و اقرار بهت بان و الا دوله در خاطر ندارد و لیکن توقف
درین قرب و جوار موجب اطمینان طرفین نخواهد بود و اموال آنکه آن و الا جناب با متعلقان و تنسبان و احوال و انتقال خواه
از راه مرشد آباد بهت هندوستان خواه از بهمان طرف بجانب دکن تشریف ببرند مرشد قلی خان که مرد مال اندیش و طاعت
بود مدافعه و مقابله مهابت جنگ از خیر قدرت خویش بیرون دیده خواست که ایضا معاد و ترک خدا و خدا نماید
میرزا باقر که بپس ریاست بنگال از سرش بیرون نمی شد و در غیب جنگ بمردی مبالغه نمود که با فو قش منصور باشد
و نیز زن مرشد قلی خان نهایت ظن و شیع بشوهر خود و باب اخذ انتقام برادر نموده قاصد آن شد که اگر بر این اراده اندام
نماید شوهر را از ریاست باز داشته زمام اختیار ملک و خزائن و افواج بدست دلاور سپارد و مهابت جنگ که به
نماید مرشد قلی خان چاره و ناچار جواب خط مهابت جنگ متضمن نقص عهد و مصالحه و مشغول منازعه و مفا
رسال داشت مهابت جنگ بر این معنی آنکه یافته طلبه احمد و شما مهابت جنگ به نیابت در مرشد آباد گذاشت

بجماعت ده دوازده هزار سوار با عتختها و اکل ماه شوال سال مذکور بزم زمزم مرشد قلیخان بطرف کنگک نفست نمود
مرشد قلیخان اول با رفقای خود مجلسی آهسته شمشیر خود و ران محب گذاشت و از راه مهابت جنگ و تکیه او آنگه داده
استمر از رفقای خود نمود که اگر اعانت و شفاعت را بمانم باشد قاصد مقابل گردد و از راه سلامت پیش گرفته خود را با سنی
رساند عابد خان و غیره بعد و پیمان اطمینان خاطرش نموده مستعد مقابل گردانید و حسب االتماس مرشد قلیخان سواران
لشکر را فاصله شمشیر را در کمرش بستند چون ازین معرکین خاطر گشت مع باقر قلیخان که مستعد و محارب نموده باراده مدافعه
مهابت جنگ از کنگک برآمد و از بالیسر بندر گذشت و کنار رودخانه شش بموضع پهلوار رسید و در محل دشوار گذر که اطرافش
را جنگل و دریاچه محیط بود و عبورش بر مخالفان را نهایت محو بت داشت منزل گردید بر اطراف لشکر خود قریب سه صد فرسود
خود و بزرگ جیده استقامت و رزمیه مهابت جنگ پس آنست منازل از میدانی پور و بالیسر گذشتند این طرف رودخانه
مذکور بقاصد که در سه چند اکثره دولت نمود و اعلام نصرت برافراشته انتظار آن میکشید که بچه تدبیر خصم را
از آن مکان دشوار گذار بیرون کشد چون محل لشکر در سرزمین مخالف و زیاده ایران آن و یا در رسانیدن غله و غیره قاصر
بوده اند بکف غلاست که از لورج نرائن گذرد و غیره محال سوار مهابت جنگ ارسال میداشتند و در راه مزاحمت نموده
بمعوض تلفت میرسانیدند ازین جهت عسرت اجناس غله از دیو یا فتنه تشویشی قریح حال اهل اردو گردید و میرزا باقر خان
بجود استماع تشویش لشکریان مهابت جنگ اراده برآمد از مکان محروس خود بزم زمزم نمود بر چند مرشد قلی خان مانع ازین
حرکت بود و مع قبول اصرار نموده آخر ذی قعدة بزم مقابل برآمد مهابت جنگ با استماع این خبر از لشکر خود مهابت دفع
اعادی گشته با فوج خلف نموج و در حرکت آمد چون فوارب ششین دست داد بجانب توپخانه اعدا که آنها غافل از آن طرف و از
حرکتش گردیده بمقابلشان افتاد بودند افواج مهابت جنگ در اول پورش و در غرض خود و در آورد و از طرفین جنگ بان
و بند و در میان آمده جمعی کثیر از بر دو سو مقبول و مجروح گشتند و مرشد قلی خان با وجود آنکه میرزا باقر خان اکثره متفرق
شدند کمال پایداری فرمود و درین عرصه عابد خان ناسی افغان که ساخته و پرداخته مرشد قلی خان و مستعد علیه او بود با تقصای
طبیعت افغانی با مصطفی خان که رفیق مهابت جنگ در ساله دار عمده بود اتفاق نموده با قای خود و محمد و وفان و در بیدیه
وقت مقابل عیان از میدان بر تافته بطرف که مصطفی خان نشان داد بود و در رفت و بگوشه آسودا و رفقای دیگر از
زمره سادات و غیره مردان بانام و رنگ و دویای پنهان و جنگ پای ملاقات پیش نهاد و دوست چاکت کشاده داد
مردی و مرد انگلی دادند و جهان جنگی رستمند و دوست بر دی مردانه بعمل آوردند که اکثره از لشکریان مهابت جنگ را
پایه ثبات و قرار استوار نمادند و رنگ فرار چار و ناچار اختیار آورد و خوشی عظیم پدیدار گشته قریب بود که چشم زخمی بجای
خشم مهابت جنگ برسد و درین عرصه میرزا باقر خان خواست که فتح بنام او باشد از مکان خویش که بمن خوش بود و بنسب
و طرف بسیار مهابت جنگ که میرجعفر خان و غیره بودند رسیده آغاز محارب نمود و زلزله و در ثبات قدم اکثره افغان بنشاید
این احوال میرمحمد جعفر خان و در میدان باصدد و سه از رفقا از اسب سوار سه پیاده گشته با اعانت مصاحب خان و
اصالت خان پسران عمر خان که ساله دار عمده و رفیق قدیم مهابت جنگ بودند جفتش های دلیرانه نموده آبر و سه خود
در میدان مردان افزوده و آخر الامر از جماعت سادات که رفقا مرشد قلی خان بوده اند میر علی اکبر و میر حجت علی
و دیگر جمعی کثیر بعد از مدت نمايان زخمی که آن بر دوشته بام سرشار مرگ از دست ساقی اجل نوشیدند و

باقر علی خان داد مرشد قلی خان زخمهای مکرر بر سر و گردن برداشته برگردید شکست بر قبیله السیت لشکر مرشد قلی خان افتاده
 راه نهر سمیت پیش گرفت مرشد قلی خان مع داد خود باقر علی خان و غیره متعینان نیز چون تحت خویش برگشته بسلاست بدر رفت
 و پناه بیا دسے با لیسر برد چون دوسه هزار کس هم در آن وقت همراه بعد مرشد قلی خان الطینان از اماند در از خرم و دیده بهانه
 آنکه در شهر محصور گشته و مورچال بالسته خواهم جنگید مردم را بر سر شوا سح آباد می نشانیده از خود و در ساخت و خود بر لب دریا
 رسیده از قبل سواری فرود آمده نشست یکی از دوستان مرشد قلی خان که مصاحب ندیم و از آشنایان قدیم او و متوطن سورت
 بود شغل تجارت سے در زید جاز سے داشت و همیشه پر انزال در بنادر براسے تجارت سے فرستاد و تقاضا را جواز مذکور بران
 مال و آذوقه تیار و مستعد روانه شدن بود و مالک جاز حاجے محسن نام نیز همراه مرشد قلی خان درین ساختن مشارکت
 و چنانچه مذکور شد درین رفیق بود قش که عبارت از کشتی کوچکی است که همراه جازات سے باشد تا را کبالتش خرد و آمد و رفت
 بر کنار بان نمایند حاضر بود و عمل جاز از دحام بر لب دریا دیده کس را براسے استخبار مرشد قلی خان و آقا سے خود حاجے محسن
 فرستاده حاج محسن مرشد قلی خان اطلاع داد که رسیدن این کشتی لطیفه نبوی است مرشد قلیخان بلاتال بهانه میفرستد فرج مع
 باقر علی خان خویش خود و حاجے محسن و بعضی از خدمه ضروری بر کشتی نشسته خود را بجهاز مذکور رسانید و بر جاز نشست لشکر بوداشت
 و بعضی پنج شش روز بجهلی بند رسید اناظر متعلقان و نقد و جنس که مبلغه خلیه در ملک باناموس خود و در خانه گذاشته آمده بود
 نهایت تشویش داشت بنابراین باقر علی خان را برای استخبار و مدار که ممکن باشد بفرست سیکا گول و گنجنام که انفصال بسیار
 بکلیک دارد و فرستاد و بحسب تقدیر و نفرت و حمایت حافظ قدیر راجه رسته پور خورده مالک بخانه بگذاشت که از معابد مشهور
 هنوز دسوی و اکثر فرق مختلفت پرستان هند است بنابر کمال و داد که با مرشد قلی خان و حقوق عواطفش بگریزند داشت باسماع
 خبر شکست و هنریت خان مرقوم و بدر رفتن او بطور مذکور بحال محمد مراد را بسورت ناموش مع جمعیت و استعداد
 فرستاده بیگم و دخترش را که زوجی باقر علی خان مرقوم بود مع جمیع توابع و لواحق که در خانه مجتمع بوده اند باخرین و اسباب
 برداشته و از خود و کلک گذرانیده در اینجا پور که از توابع سیکا گول و گنجنام بود رسانیده بکام و آرام نگذاشت افرالدیر خان
 حاکم آن و یار نیز بنابر معرفت سابق که با مرشد قلیخان و باقر علی خان داشت پاس هما نذر بیامر سے داشته سلوکهای
 مشابهت بعمل آورد درین ضمن باقر علی خان رسیده و ناموس و اموال را محفوظ و مصون از تصدمات حوادث دیده شکر لک
 بتقدیم رسانید و در استخبار احوال صوبه کلک شغال در زیره دران نواح اندکے آرمید و نرن و مادر زن خود را مع اموال
 مرشد قلی خان بجز متش فرستاد و بدر زن و دادا و پدر و پناه و دما ملک کنن که دارالملک آصفیاه بود غنیمت شمرند
 مهابت جنگ بکلیک رسیده چند روز که تخمیناً یعنی خواب بود توقف نمود چون از عهد شجاع الدوله باز میگذران آنجا
 نهایت محرمیت داشت با هر یک سلوک که بایست بعمل آورد و استمالت هر یک بقدر لیاقتش نموده برادر زاده و سبط
 خود بهام الدوله سعید احمد خان بهادر صولت جنگ را خلعت صوبه داری آجپا پوشانیده بهر سادگی حکومت صوبه مذکور بکن
 گردانید و یکے از جماعه داران ملازم خود را که گوزن نام داشت با سرداران رساله صولت جنگ متعین آجپا گردانید
 و صولت جنگ را حاکم داد که هر قدر فوج حاجت داند و در کار باشد بگمارد و مهابت بعد انفرار از ان نظام بهام صوبه و اوس
 سالما و خانما بر مرشد آباد که مرکز دولت صوبه دار بنگاله از عهد جعفر خان مقرر گشته بود معاونت نموده و رفتن افزای
 دولت سر اسے خود گشت و بکام دوستان با نظام معاملات ملکه و آراستن سپاه و ترفیه حال رعایا و برابری داشت

شہادت جنگ و راج الدولہ دیگر شہنشاہان و دوامان مہابت جنگ و خطائے آن ملکات و اعیان و ارکان دولت در عرش آباد پیش
 مہابت جنگ مانفرو با زمانہ گان سرفراز خان را شہادت جنگ بہادر و گرفت حمایت خود گرفت نفیسہ بیگم خواہر حقیقہ سرفراز خان
 مرحوم را بعزت و احترام و رجا نہ خود آورد و زام اختیار حرم سر اسے خود با وسیرہ نسبت مادر سے و فرزند سے بااد قرار داد
 اگرچہ سترے و در میان سے بود اما نفیسہ بیگم را شہادت جنگ بقضا الدولہ و او شہادت جنگ را بلفظ پسر بیوانہ و جمع امور
 خانہ خود را شہادت جنگ و زلفش کہ دختر مہابت جنگ بود اختیار نفیسہ بیگم سپردہ مختار نمودہ بودند کہ ہر چہ خواستہ باشند
 و مناسب دانند بعل آئندہ از اسباب و اموال و خدمت نفیسہ بیگم و محال خاص تعلق کہ پہلے معتد بہ ازان حاصل سے شد
 و غیر آن انچہ زر خیرہ جعفر خان بود مطلقاً قرض نکرده با اختیار بیگم مذکور گذشتہ بود و ادب و احترام در سلام و تکلم چنانچہ
 باید مہابت جنگ و شہادت جنگ و جمیع منبائش بعل سے آمدندہ از مذکورہ ہای سرفراز خان بہمان روز کہ سرفراز خان
 کشتہ شد یکے پسر سے زائید و نفیسہ بیگم اورا بفرزند ہی خود برگرفت شہادت جنگ اورا برابر فرزند خود دانست نہایت
 احترامش ہی نمودہ چون سرفراز خان زنی از کنا و اقران و رجال کج خود داشت اکثری جواری بودہ اند و بعضی ہا را ممتو و چند
 ازان جملہ ہر کہ صاحب اولاد بود آئندہ را مع اولادشان و دیگر شغلان و شہنشاہان سرفراز خان را بہما گیر کر فرستادہ مواجہ لاجوہان
 ایشان کہ فارغ البال از مذکورات نمایند مقرر کرد و سیرہ را با سایش و آرام نگاہ میداشت و بیچ یکے از متوسلان سرفراز خان
 اگر از عاگزیدہ بود و اگر لازم شہادت جنگ اختیار کردہ بود بموجب قصد لیے نبودہ سیرہ با عا سے بود و نمیخواست کہ
 بیچ دجہ غبار ملا سے پیرامون خاطر شان گردہ از معتد ان شنیدہ شد کہ مبلغ سے ہزار روپیہ و سہا سیرہ و ضغادہ بود
 زمان بود کہ تعلق بہ خرد بود نے نہ داشت و ہر اہ کسیدہ سے و نامہ ہر یکے از حضور خود معصی خواہی سرایان و زنہا سے
 معتد لازم سیرہ ساند و نائب شہادت جنگ حسین قلیخان بہادر و از طرف خان مرقوم را ہی گوگل چند کہ دیوان حسین قلیخان
 بود نہایت ضلع جہاگیر گرد اسلام آباد و فیہ کہ تعلق شہادت جنگ داشت مامور گشتہ بنظم و نسق ملکات مذکور معزز
 و معزز بود و قوہ ہاری و گنپور بقاسم علی خان کہ برادر زادہ زن مہابت جنگ بود مقرر گشتہ نام بردہ را بکھومت آئینہ
 ثروت و مکت افزود و معین الدولہ سیف خان بہادر سینہ جنگ برادر عمدۃ الملک کہ از محمد جعفر خان بیوہ ہا سے
 پورنیہ و غیرہ از حضور امور بود چند روز بقضا سترہ ایام سلاطین سابق مہابت جنگ یاغی تصور نمودہ آوازہ برآوردن
 خود بارادہ بد افتادہ شہرت میداد و متوقع بود کہ از حضور پادشاہ نیز امر او افواج بنا و دیب مہابت جنگ خواہند
 رسید چون اثری از متقلبات سیف خان پیرایہ مہور نیافت نہ است کشیدہ و اشتہار ارادہ خود را متعلق مصالحت و امتیاط
 دانستہ برای استغناء خود و ہمین اختیار نمود و مہابت جنگ را با پس خاطر عمدۃ الملک مصالح دیگر چندان التفاتی بجرکات او نمود

ذکر احوال ہیبت جنگ و عظیم آباد و لواحق آن

احترام الدولہ زین الدین احمد خان بہادر ہیبت جنگ پسر حاجی احمد کہ داماد کتر مہابت جنگ بود بعد تسخیر بنگالہ
 صوبہ و اسے عظیم آباد را مہابت جنگ با گرداشتہ طلعت با خطا بہای مذکور و منصب ہیبت ہزاری و مہی و مراتب
 و نوبت و پاگی ہمار دار کہ برای او از حضور طلب داشتہ بود فرستاد و ہیبت جنگ سید مہابت علی خان بہادر والد را قتل
 کہ بر برگشتہ سے فوجہ اسے خود بودہ اند طلبیدہ نہایت عواطف و اشتقاقی مسبذول حال ایشان داشت

و تکلیف بخشی گری لشکر خود بایشان نمود و فرمود که حق تعالی این ملک دولت را برادر شما که عبارت از ذات خودش باشد عطا فرمود
 باتفاق همه دیگر با تنظیم فوج و انصراف معاملات این ملک باید پرداخت و فوسط کار بار باید ساخت که محسود اقران و مورد
 تحسین و الطاف بزرگان باشند و دیگر کمالات مناسبه که منظر مودت قلبه باشد بر زبان آورده و سلوکی که موجب افزایش
 اتحاد و وفات و داد باشد همیشه معمول داشت و با هم نهایت الفت و آمیزش رویداد و برای بنیان و اس را که دیوان تبحر
 مهارت جنگ بود از علم پدر زن خود مهارت جنگ طلب داشتند و دیوان سرکار خود نمود و بهیبت جنگ اگر چه در مداشت سن بود لیکن
 با کرامت و موصوف و بزرگات و پوشیاری مظهر داد و تافش نهایت منضبط و معصوم با ادب و ریاست مودب و بهندب اخلاق و مذهب
 مهارت جنگ و تفکیک و تمیز میفرموده آباد رفته بود و بسبب حسن سلوک و احسانها و او اکثر زمینداران صوبه عظیم آباد پیش راجه سندر سنگ
 بر زمین را برگزیده بایست که زمینداران را برگزیده ترسب سمس که قوم بهی و فوسلم ددرین و دیار بفرم مین استهوار داشته اند
 در آن وقت هر چهار برادر را در خان و سردار خان و کامکار خان و درخت خان که در آن اوان راجه بایست که بجال مرقوم بوده اند
 رفاقت نمودند و از فرقه سپاه نیز بعضی جماعت داران که متوطن صوبه عظیم آباد بوده اند همراه رفته بود و بعضی و نظیر استعدای
 معادوت بوطن خود نمودند هر یک از آنها مورد عنایت گردیده اخیال و خلایق فاخره و جواهر گران بهادر عطا یا یافته
 بوطن مالوت خود مراجعت نمودند و در در سالک ملازمان بهیبت جنگ و فسلک گردیده بمقتضای سلیقه و ذوقها
 که با جمعی او نموده بودند مورد الطاف و معتقد بودند لاجی حسن سلوک در سلسله مهارت جنگ با انهمه اوقات دار
 که اینها را عیسر گشت بمرتبه بود که در ادره از مره اهرامک از متوسلین اغنیاء شایسته گشته و پاس حقوق هر یک را نیز
 بمرتبه رعایت می نمودند که ما خود در زبان خویش از هیچ کس ندیده و از کس نشنیده ایم بهیبت جنگ را با والد و غیره که
 اینها هم همه دیگر بوده اند و در رشته رضاع هم از نیمت که جد و مادر و فقر و صغر سن بهیبت جنگ را بمقتضای
 شفقت گاه گاهی شیر میخورانید متحقق بود و انقدر پاس اخوت مرغی میداشت که برادران حقیقی هم بیج جا بآن مرتبه
 رعایت نموده باشند علی ای حال بهیبت جنگ بکمال جاه و جلال با تفاق و والد و عم و خال این شکسته بال و دیگر ملازمان
 با تنظیم همایم این بلاد و رفاه رعایا و کل عباد در نهایت عدل و داد و بر سر مرد اگر نیکوای جزویات خصائل و بزرگمایا و
 فضائل مهارت جنگ و هر سه برادر زاده بایش و دیگر حالات و معاملات ایشان پرداخته آمد و ناز و نرسه باید بنا بر حق
 فرصت و اندیشه حمل مردم بر اغراض اغراض نموده بنگارش عظام امور که ضرور است اکتفا نموده می آید.

اسیر شدن صولت جنگ در دست باقر علیخان خویش مرشد علیخان بحسب تفت در
 و رفتن مهارت جنگ بر سر باقر علیخان و در بنیدن صولت جنگ از آن گرفتاری بقدرت حکیم قدیر
 چون مهارت جنگ بهادر میفرموده آباد در صولت جنگ برادر زاده او که صوبه دار او و لویه شده بود اندک طبع را کار فرما
 شده خواست که حقیقی در مواجب سپاه مقرر فرماید آنها نیکو غریب الدیار در نقای دیرینه و از مرشد آباد همراه رفته بودند
 قبول نمی نمودند و مردم شهر کلک و غیره که متوطن صوبه او و لویه بوده اند نوکر و در اوطان خود غنیمت شمرده
 بتقلیل مواجب که صولت جنگ میخواست و راسته میشدند از نعمت از فقر و سپاه اکثر می اند مردم بهان دیار ملازم می کاروان
 گشته در نقای دیرینه که همراه رفته بودند بر طرف گردیدند و بعض دیگر از سر داران عمده مرشد علی خان در شهر کلک

بسیار اگر در دولت جنگ با منتهی سکنه باشند و تخم هست به قریبی خاں در سینه خوسه کاشته و شاه سیکه نام در و سینه
که از استنایان و برین مصلحت جنگه از بهنگام طالب همه که در شایمان آباد با هم می نمود و طاعت انجام دانت و در وقت
که از المراف و کمن رسید و صاحب و متدگر و میجران سرشت خوسه داشت دولت جنگ را که مست می خواست و
سیر گران با ده دولت و کمرانی بود با امور نافه مثل ایداه از مردم آن شهر با تمام و اطفال بودن المادی مرشد قلیخان
در خانه آندا و بهر ساندین نسوان از خانه های مردم با ستیخ ترسید صورت و صباحت و طاعت منظر بهر صورت که میسر آید
الایت نموده نهایت مباد و دین امور داشت بلکه در خانه او این قسم کار با و زود کوب بجا می آمد ازین افعال ناشایسته
مردم شهر بجان آمده و فغان مظلومان بکویان میرسید و از اکثر سپاه که در ساد و بختیده مرشد قلی خان بدمه آندا متحقق
یافت بجهت از آنکاشیده و اعلی خزانه دولت جنگ میگردید این مرد و جوده مذکور طباع مردم را متغیر از حکومت
برایست دولت جنگ بهر سیدیه بل در بان تاب و ترسید که داشتند همت بر دفع ادگام شدند چون از
قد با س و رفقای دولت جنگ و حمایت جنگ چندان کسی در اینجا نماند که تطیل از معاصیان و تنگیان و در فرقه
سولران فقط گوچران جماعه دار مع رفقای خود که دو سه صد کس زیاده برآورد و بنوده اند و مردم آنجا که ملازم شده
بودند اکثری از آنها بلکه همه نوکران چند سال مرشد قلی خان و باقر قلی خان و از جمله متنبیان آنجا بودند و در قریب
بیک سال دولت جنگ مع خیال و اطفال بهر صورت شاد کام و نارنج الیال و ران صوبه بسر برده اطمینان کله
از هر مریهم رسانید آگاه فلک شهید باز بنی فتنه آغاز نهاد تفصیل این اجمال آنکه باقر قلیخان و امام مرشد قلی خان
پدر زن خود در قریب و تحریص بانتراع صوبه او و دیه از دست دولت جنگ تحریک انتقام سر زن از خان از مهابت جنگ
می نمود مرشد قلی خان او متاع روزگار و عدم اقتدار خود را دیده پاسه قناعت بدامن عزت سپید میداشت از قیامان
چون دید که شش با مرشد قلیخان در میگردید و با خود عازم این کار گردیده و قس با بعضی از کنبیان جست با بستن آندا
شاید از همه برآید و در پیش چنین اندیشه که در بعضی از خود میداری پس که اتصال جوار با صوبه رنگ داشت بقدری
که مذکور شد و در آنجا آمد و نشست و راه آشنائی با مقام و زمینداران و معاجنان آنجا انگنده بر نف و در راه روزگار میگذرانید
و بر احوال مصلحت جنگ و رفقای او اطلاع نام بهر سید چون معلوم نمود که از رفقای معتمدت بدیم گشت که با او
الافه اکثری همان مردم اند که نوکر و کمک خوار مرشد قلیخان و او بوده اند اما راه مراسلات مفتوح نموده آمد و مرشد
مردم و از سال مکاتب مسلوک میداشت و استخراج هر سیکه در رفقت خود و عداوت دولت جنگ می نمود اما آنکه
میل خاطر آنها بهر طرف خود و اخراجات از دولت جنگ تحقیق معلوم نموده مردم را به تطبیع و مواعید سر اسرار می باخود
متحقق ساخت و نوشت که بعضی کسان مثل گوچران و غیره که با آنها یک نیستند آندا را به بیان خانه جنگ یا بطور دیگر صورت
که میسر آید و دفع باید نمود تا کار یک پیش نهاد خاطر است صورت توان گرفت مردم آنجا این راه را پسندیده روزی
با سید که جمع گردیده غلط از راه بطور جوانی عام بر وی کار آورد و دند و آهسته آهسته هنگامه امشداد یافته
بند گردید دولت جنگ گوچران را براسی تسکین ماکر و فساد با خلفای التهاب آشوب فرستاده بیاماس
نسب داد چون طباع مردم شهر اخراجات می از دولت جنگ بنا بر اسباب مذکور و در قریب باقر قلی خان و غم سیک
محمد مراد که پاکب خوار علا و آمد و در آن پیشایه دور آنجا اندک با اقتدار و رفیق راجه شکار و داره بود بهر ساندیده

تقدیر ہمہ اسے انقلاب بود سودے نمود روز دیگر در عین بازار کہ گوجر خان ہر اسے مجرای دولت جنگ خبر میدہ سوارہ
سیرفت بہ غایر سوار بخیمہ اور از اہل بازار دزد و بچہ دین حرکت غفلتہ وصول باقر علی خان در قریب چراغ استنار دادند و
صورت بلوای عام رویداد بعد التہاب این ناکرہ با چراغ مصوب مسرعان بہ باقر علی خان پیغام فرستادہ استند عاسے
آمدنش نمودند او کہ آن روزی این روز ہائے کشیدہ عجلتہ خود را بشہر کنگ کہ دارالملک صوبہ اوڈیشہ است رسانید
و لیکنہ اگر بزان دو گروہ مردم شہر کہ مخلصان بودند از وصول خود خبر دادہ پیغام فرستاد کہ بہ صورت مستحقان دارالامارہ
را کہ حراست دولت جنگ سے نمایند بہ ہم و امید شریک و رفیق خود گردانند و دولت جنگ را اسیر باید نمود مردم شہر کہ
نور ان دولت جنگ و مخلصان باقر علی خان بودند ملازمان قدیم دولت جنگ را کہ لشکریان محدود و بدوہ اند و بچراستش قیام می نمود
بجز نزدیک سیدن باقر علی خان و بلوچہ و تہدید از طرف او ہر اسان ساختہ پیغام دادند کہ اگر اطاعت نمایند و در برابر روی بگنای
سلامت متوانید اندالادست از زبان شستہ میای سیاست باشد بیچارہ باچان بر جان خود ترسیدند کہ بہر خیر دولت جنگ استخوانی
سودی کرد و دست از رفاقت او کشیدہ و مفاہج ابواب را تسلیم مفسدان مذکور نمودہ خود ہم با ہمایستند باقر علی خان کہ
انہایت متقبل بود بہ سرعت دولت جنگ رسیدہ اسیر و دستگیر نمود و خود بجای او متنگن گشتہ خزین و اسباب دولت جنگ
را متصرف گردید و حیا و اطفاش را در قلعہ بارہ ہائی محبوس ساختہ دولت جنگ را از بیک خود متصرف نگذاشت دولت جنگ
چند روز قبل از اسیری خود اخراجات فزاج ملازمان و نزدیک رسیدن باقر علی خان و کشتہ شدن گوجر خان بہ مہابت جنگ اطلاع
دادہ بود و مہابت جنگ از شہر برآمدہ داخل خمیہ گردید و جازم بود کہ بہ سرعت ہر چہ تمام تر خود را با اعانت و حمایت حوالہ جنگ
برساند تا گمان خبر اسیر شدنش ہستمار یافت و از ہر کاوہا بہ مہابت جنگ ہمین خبر رسیدہ حاکم حرکت گردید و بہر
احتمال سیرفت کہ چنین حرکت عظیم بدون تحریک آصف جاہ نمی تواند شد و تدارکش ناہل نام سے خواست بہر
علی ہذا بنا بر استشارہ گذار شستہ شروع بمشاورہ شد مادر دولت جنگ نہایت محبت با پسر بزرگہ عشق داشت
مہابت جنگ استرخاص او برابر با مادر خود سے نمود حاجے احمد و مادر دولت جنگ مبالغہ در صلوات نمودن و اعلان
صوبہ اوڈیشہ بباقر علی خان و استخلاص دولت جنگ از دست او در عرضش سے نمودند و این مدارا صلح امور و ہست
اصوب تداہیش سے شمرند و مہابت جنگ بتبعیت این را سے کردہ استرخاص باقر علی خان ذلت و شستی
در ارکان دولت خود سے خمیدہ مصطفی خان کہ سردار عمدہ و زرورہ سپاہ و دولت خواہ مہابت جنگ بود رای آتای
خود اختیار نمودہ سہاجت و ابرام تمام در مقابلہ داشت آخر الامر بعد چند روز شق جنگ بر مصالحہ افتبار آردہ تہید
اسباب و اخراج موکہ و مضمم گردید +

نہضت نمودن مہابت جنگ بطرف کنگ بعد تیاری فوج و آراستن سامان
بارادہ استخلاص برادر زادہ خود وصول جنگ از دست باقر علی خان

چون مظلون بود کہ باقر علی خان را استعمار سے بقوت و شوکت آصفیہ متحقق است و استخلاص دولت جنگ
از دست او متعین بنابرین در گنہداشتن فوج و ہست تمام نمودن اسباب حرب اہتمام تمام محل آمد و مہابت جنگ
ہر یک از سرداران لشکر را حکم نمود کہ یاران و برادران شہامہر قدر و ہمایا باشند ملازم سہ کار بنمایند بعضی ہر

اگر چند روز راه باشند طلبیده رفیق خود سازید چنانچه مصطفی خان حکم گماشتن رساله بنظر رسوا مراد شد و بشهرستان
سه هزار سوار و مراد خان و وزیر سوار و عمر خان سه هزار سوار و عطا و عبدالقد خان و وزیر سوار و حیدر علی خان هزار سوار
و نقیر الله بیگ خان هزار سوار و میر جعفر خان هزار سوار و میر شرف الدین پانصد سوار و کشیم محمد معصوم پانصد سوار و
امانت خان و غیره نازکیان یک هزار و پانصد سوار و دیگر کلام خان و صدر سوار و بهادر علی خان دار و ده توپخانه و غیره پانصد
سوار و کرم داد و فتح را و غنچه و چیدن و بیلیه و غیره هزاران را با پنجاه هزار پیاده و کتیکه بیلیه همراه گرفته از جانب احمد برادر
خود و از دولت جنگ وقت رخصت القاسم نمود که افشار الله قاسم اگر سه ایم دولت جنگ را همراهی آدم
و کرده بود خود را بنشانم تمام شصت جنگ را با پنجاه سوار و قریب ده هزار پیاده به نیابت خود و در مرشد آباد گذارشته
بسعادت سعید بامیت هزار سوار برادر و از گردید و بتایل و تانی قطع منازل مع توپ و توپخانه نمود و مردم بهر ای و دره و
که هر کس اول بصورت جنگ رسیده او را از دست دشمنان خواهم برآورد و اگر رو به نقد آن شخص و اگر صاحب رساله
خواهم بود علاوه آن دو ماه بهر بهر ایشان انعام خواهد شد باقر علی خان را از استماع خبر آمد مهابت جنگ کثرت فوج
استعداد جنگ بشور و خوت فرو نشسته حیرت لاف بود که چه کند چون چاره نبود با استعدادی که داشت آن طرف
در بای هاندا بر کناره و یا مور چال بسته و توپخانه چیده مع همریان خود و مستعد مهابت جنگ را سه بار کرده عقب
لشکر خود آورده دولت جنگ را در یک رتبه که بر غلات آن چاندنی سفید چیده و از ریهان سفید بالایش را چون
دام بهم یافته بودند گذارشته و وصل توراس را اندر دوش همراه نشانیده بود که هرگاه مردم مهابت جنگ نزدیک
رسند هر یک از آنها بکار و کار او تمام نمایند و پانصد سوار و پیاده و کتیکه را مع نیزه و در دو مان رتبه تعیین نموده فرمود
بود که هرگاه لشکر مهابت جنگ از درو نمایان شود مستأجر یک اسب را ناخته و خود را بر تخته نزدیک ساخته یک سینه
بر رتبه خواهد زد و بعد از آن در هر چه طرف خود به پیاده خواهد نمود مهابت جنگ چون متصل رسید و احوال حسن مور چال و
گماشتن دولت جنگ در بنگاه مشید بعضی از افواج را معین ساخت که بجز و شروع جنگ هرگاه اضطراب را جنگ
گر در لشکر مخالفت مشاهده کنید از راه و دیگر غیر مقابل دشمن سبقت نموده اسب در رسیدن بر بنگاه و برآوردن دولت جنگ
از قسید دشمن خواهد نمود و نصف شب گذشته با فوج بر سر مور چال مخالف روان گشته اول صبح سید سید
که بر لب دریای هاندا رسید لشکر باقر علی خان بجز و مشاهده کثرت فوج مهابت جنگ و شروع مهابت بهین که
چند توپ و بان ازین طرف مرده شد و بر گریز نهاد و متزلزل گردید افواج مهابت جنگ و لرزیده خود را بر بار
نزد و از درگاه گذشته بر لشکر باقر علی خان تاخت بجز و رسیدن دلبران قوی جنگ همریان باقر علی خان آهنگ گریز
نموده راه فرار بهر و در مصطفی خان و میر جعفر خان که بر اسب استعلاص دولت جنگ تعیین شده بودند ایستاد بنگاه نموده
چشم فدی که دند و از لشکر باقر علی خان در نیم ساعت اثری بر جانمانده امین خان برادر مهابت جنگ که برادر
زین حقیقی میر محمد جعفر خان بود و مع اصالت خان و سینه خان پسران عمر خان با معدود سه اسب از همریان که زیاده
از ده نفر نبوده اند پیشتر از همه به بنگاه رسیده چوای دولت جنگ گردیدند فوجی از غلامان و خانان ملازم زاده
دولت جنگ که قد است نوکری داشت و تخمیکه دران دولت جنگ بود و ستناخت حاضر آمده بسواران مذکور
از درویشان داد که ثواب مادر فلان رتبه مقید بر سر سواران بطرف چان رتبه حرکت نمود و در مرید با

متین آثار ترقی لشکر مهابت جنگ در اختتام جمعی بطین و احد بر پنج جارت نمود و راو کریم پیش گرفتند از زخم
سنان آهنا یک نفر از آن دو متل که بقتل صولت جنگ باورگشته در رنج سهراب او نشسته بود و مقتول گشت و مسموم
مقتول را سیر ساخته بالای خود کشید قضا را صولت جنگ با یکن بر دو افتاده از انجمله مبراعات محققه غامضه سنان ماند
مغل دوم را نیز اندک چراتی رسید و درین عرصه سواران مذکور نزد یک رتبه رسید و دم با نشت بالا سنان تحسیر کرد
از ریسمان بود و بریده و پرده بار بار در اشتغال صولت جنگ اصالت خان و محمد امین خان و غیره دست ناخسته لب بدعا و خای
آنها کشود و تحسین و آفرین شمع و رخ نمود محمد امین خان از اسب خود فرود آمده صولت جنگ را دلالت و تاکید لبوار شدن نمود
مغل غرور چایک نموده از رتبه جنت و بر اسب نشسته اسب را معان داد و در نظر ایران لشکر خود ملحق گردید تماشایان
متحرک گشته چسبی او تحسین نمودند و در خان از اسب خود فرود آمده صولت جنگ را ترغیب لبواری نمود و از رتبه بر آورده
سوارش کرد چون انواع مهابت جنگ پیغم متواتر آمد بعد آنکه میر محمد جعفر خان مع صید و دس از سمر ایشیان
بر فیل خود سوار در رسید محمد امین خان و در خان پیش آمده بمقدم بجهت توأم صولت جنگ بشارت رسانید و میر محمد جعفر خان
بجود دیدن و شافق فیل خود نشانیده صولت جنگ را بران سوار کرد و خود عقب او در خواست بود و در جانش است از جانب
قدرت کامل پروردگار و بوقلمون روزگار صولت جنگ که کساعت قبل از آن ترصد قتل و با یوس از جان بود و رعایت
آخربه صاحب اقتدار و بر فیل سوار سلطان اصناف خلایق گشته گردید و در دم از جاز سو بجهت و جو س اور رسید
هر کسے دید از دور چنین ارادت بر خاک ادب بی سوز و بد گویا کمال مرا گشتگی بقتدیم رسانیده بدیر پیش آورد
سے نمود شجاک اللهم الک الملک ثوے الملک من تشاور و تشرع الملک من تشاور و تفرس تشاور و تفرس تشاور و تفرس تشاور
بیدر اخیر انک علی علی کل شئ قدیر منبیا خیر مهابت جنگ رسانیدند صولت جنگ هم متعاقب در رسید
و بملازمست عموے خود سرور و در دستا گردید مهابت جنگ آغوش اشتیاق کشوده در برش کشید و هم آنجا سر پرده
سرت و شادمانه بر پشت حکم بنواختن شادمانه نوبت صدور یافت و صولت جنگ را بملکوت فرستاد حکم مجام و اصلاح
سرور پیش نمود بعد انقراض خلعت فاخره و بر پرورشانیده و بجا هر گران بها که عبارت از سرخ و جیوه و صمغ مع بر سنگه و
عقد های مر و ارد و غیره باشد و در آن نموده بر سبزلاریت و زخام نشانید و سر کرد با س لشکر از فرزان دلاور و مبارک گاه
بگذراند حسب الحکم لعل آمده زرد افروے بلبس افهام و صدقات و نذر و بملازمان و مساکین و ارباب استحقاق رسید
و نشان بار بارے با لشکر گذاردی پروردگار بطوریکه ممکن و میر بود و بمقدم رسانیدند و همان وقت فوجی برای آوردن
عیال و اطفال صولت جنگ از قلعه باره بجلای مع سوار بریا متعین گردید و جماعه که از طرف باقر علی خان حراست شان و
قلعه دار س می نمودند کسانیکه نیکو خدمتی و احسان یا آنها نموده بودند یا سید عیالیت و رعایت بر ما ماندند و موزیان
ایاز اسان بوف پاداش و یارادر رفته منقود اخیر شدند مردم متعین اهل و عیال صولت جنگ را بمسکیر فرود سبیکه رسانیده
در خیم علیحد که برای صولت جنگ و حرم براس او برپا شده بود فرود آمد و در دل شنگان فراق برستند آن مشفق
بملقات سپهر گرسرت اندر مقتدر بعد توقعت چند روز مهابت جنگ اسباب و سامانیکه صولت جنگ را برای ایست و نزار و ارش
بود و شل اقبال و اقراس و تو شک فانه و جواهر و اسلحه و یراق و دیگر با محتاج که شخصه بان شان و نزار و علاج سب باید از زمانه
خود مرحت نموده کمال جاهد و خمت روانه مرشد آباد نمود و بالیسرخی و میمنت بمنزل مقصود رسید و بملامه و بالیسر

الطیلسان خاطر من از منظر نمی تواند شد باید که شما با نظام ضلع مذکور مشغول باشید تا من بادل مطمن بسر انجام مهام سرکار
شاه آباد و سرکار ریتهاس خاطر خواه خوبه و لازم و برادر خود مهدی شارفان را به نیابت بخشی گری خود مقرر کرده همراه من در هیبت
والد مرحوم انتقال امر آقا نموده بکار مامور روانه گشت و مهدی شارفان مرحوم را همراه هیبت جنگ داد و هیبت جنگ مبرور
با فوج و سامانیکه میخواست بسر کار شاه آباد رفته استیصال جماعه یحوی جوهریه بیک گرفت و فی الحقیقه استحقاق استیصال ایشان
چه کمتر کسی از سکه ضلع مذکور و مترودین و مسافری از دست تعدی و انوار اغیا و افراتنا محفوظ میماند شرح احوال
ظلم و آزارشان که بغیر با وجوه میرسد طول بسیاری میخواست خلاصه زمینداران مذکور البعد حاضر و مدید و چندین جنگ از قتل
آنها بکفر و غلبه اخراج نموده ملک را مصفا و مستخرج ساخت و استعمار را جای پر از خانه سست در آبادی برگزیده با آسایش می نمود
درین عرصه روشن خان تراسب از فرقه افغانه که از سردار قدیم اقوام خود و در صوبه عظیم آباد و آکر آباد و از مدتها صاحب نام
و نشان بود و از مدت حکومت سرکار شاه آباد داشت و باز زمینداران انجاسیم با قدرت و بهم با اتحاد و دوداد سبکداریانید
اخراج زمینداران آنجا و استیصال آنها را چنانچه کنون خاطر هیبت جنگ بود لایزال قدمت ریاست آنها دران دیار و
اتفاق آنها با راجه با و مقتدران قریب و جوار متغیر و استه با هیبت جنگ مکرر در مجالس متعدد بطریق دولتخواهیه با همایه
مختلفه استغفار زمینداران آنجا و ترغیب معاطات آنها و طلبیدن و مشمول عواطف فرمودن می نمود و راه مراسلات آنها
باروشن خان مفتوح بود چون این امور تا ملائم طبع هیبت جنگ بود روز بروز از اجارے در خاطرش از غلبه
روشن خان می افزود و آخر با اتفاق مرقوم درین خصوص در مبالغه افزوده بطیفه کلمات که ملائم طبع هیبت جنگ نبود
گفتن شروع نمود چنانچه روزی صارت نموده گفت که صاحب هنوز طفلند و اوضاع روزگار و انقلاب لیل و نهار ندیده
نیتسات را باید شنید و الاثم و التوبه شبانه بخوابند و به هیبت جنگ را این سخن بیه گران آمده قاصد کشتن او گردید و میر
قدرت اللہ خلفت شاه شکر الله قادر سے را که از جمله جماعه داران و مرد صاحب جرأتی بود و حسن بیگ خان را که قلعه دار
مونیگر در اوقات سابق و درین زمان هم داشت بر این کارگماست روزی روشن خان برستو معهود در خبر بدو ان عام
برای مجرای سلام هیبت جنگ وقت عصر آمده نشست هر دو کسی که کور آمده کارش را تمام ساختند روشن خان بسبب
فریجه از جای خود جنبید نمی توانست همان قسم نشسته براه آخرت رفت و درین اسفار و حروب مہم از مدتی روشن خان غم
عالمی هم را تم که در صفات حمید و شمیم پسندیده بگذارد و روزگار و جوان سنجیده بهوشیار بود جز آنکه می نمایان و خدا منهای
لاکث بطور رسانیده مورد اشتغال بسیاری و منظور نظر هیبت جنگ گردید و هیبت جنگ بعد از ترضا و استیذان از والد القبر
خلعت خدمت بخشی گریه اصله بمهدی شارفان مع فیل و اسب و شمشیر و دیگر عطایا مرحمت فرموده برفاقت خود برگزید
و تا بود نهایت مهربانی و پاس خاطرش مرغی میداشت و بر جمیع رفقای خود تفویض میداد اگر در مرح آن غم گراست قدر
خوشتر و در سخن بطول انجام و بسا باشد که محمول بر تکلف و تصنع گردد و در حقوق شناسی و فروتنی و تواضع و صلح و عام و
احسان و انعام با اقربا و اقوام بدون منت و آداب و اخلاق و وفا و مروت و شجاعت و عفت و حسن بیان و نالیفت
قلوب مردمان و پاس آشنائی و دوداد و با وجود کمال شجاعت و غیرت در نهایت تحمل و بردباری بود اللهم اغفر له و ارحمه
والد مرحوم حسب الامر بکار مامور پرداخته برای براسه افزایش نام و نشان خود با اتفاق راجه سندر سنگه و راجه بکیش برای
زمینداران بلانوون و دیگر زمینداران سرکس گنبد و دیگر گانوات و غیره بارادہ تسخیر نام گدھ و نادوب زمیندار آنجا که عده

زینهاران کوستان بود و کتر که از حکام و اقرابانها تسلط یافته نهفت نموده قلع و جزایر را که بجز دره کوه و راه را که در وقت
حاضر نمود بعد از آن که قلع مذکور مفتوح گردید در اصل چند پیشتر از آن مکان نهفت واقع شد و از بنده و بست آنجا افزائش
میر آمد خبرداران متذکره دادند که رگه‌های مجوسه بپشت پردان خود را که بهاسکر بنیت نام دارد و با چهل هزار سوار مرسته
تغیر ملک بنگال تعین نموده مرخص گردانید و غریب فوج مذکور از همین راه کوستان گذشته بطرف بنگال خواهد رفت و از مردم
خبر مذکور را به کم و کاست بهیبت جنگ معروض داشت بهیبت جنگ عرض و الد را بجنبه در خط خود پیچیده پیش مهابت جنگ
فرستاد مهابت جنگ این سخن را مسمود و آنست چندان التفات باین خبر ننمود و در جواب نوشت که شما بجا طریقی کار خود
نمائید برگاه مرسته این طرف نماید تنبیه و تذکرش چنانچه باید بعمل خواهد آمد چون جواب مهابت جنگ از نوشته بهیبت جنگ
به الد فیر معلوم گردید و در آن وقت چنان فوجی همراه داشت که انسداد طرق عبور مرسته تواند نمود به صلاح برافراختن طبلان
آچار از کوستان بفرستاد بجای مناسب انعامت گردید و مرسته بعد چند روز رسیده جلوز بهیبت پیچیده و مور بهیبت شتافته
در فوج میدانی بر نرود و بر نرود و مرسته مهابت جنگ چنانچه سبق ذکر یافت باطلیل فوجی که زیاده بر فوج شش هزار سوار
نبود طرح کنان و صید انگشتان بجا طریقی بر شد آهسته آهسته از درزهای نزدیک می‌دیند که از اعمال متعدد وقت تمسیر
نمایند مهابت جنگ در تنبیه نماز بود و در مرسته در نواح مذکور بهیبت که به لشکر رسانیده معروض داشت که بهاسکر
بنیت با چهل هزار سوار نزدیک رسیده فرادشام باین فرامیج طلیده لشکر او نمود و خواست که چون دلتخواه را اطلاع خود
بود معروض داشت مهابت جنگ آنکه فوج بسیار که همراه او بود مطلق اندیشه را بمنظاره ناده فوراً در جواب گفت که این
کاران را در که ام جا باید زد تفصیح این خبر مهابت جنگ رسانیده پیش فیر قسم یاد کرده احوال استقال مهابت جنگ نفل
منه نمود که من اصلاً از نشو ویش بر نشو ویش نیانته نهایت تعجب از فرادیس و استلال او دارم

ذکر سیدان مرثیه بر سر مهابت جنگ و سوانحیکه درین سیز و آویر و سواد

مفضل این محل آنکه رگه‌های مجوسه بپشت پردان خود را که بهاسکر بنیت نام دارد و با چهل هزار سوار مرسته
تغیر ملک بنگال تعین نموده مرخص گردانید و غریب فوج مذکور از همین راه کوستان گذشته بطرف بنگال خواهد رفت و از مردم
خبر مذکور را به کم و کاست بهیبت جنگ معروض داشت بهیبت جنگ عرض و الد را بجنبه در خط خود پیچیده پیش مهابت جنگ
فرستاد مهابت جنگ این سخن را مسمود و آنست چندان التفات باین خبر ننمود و در جواب نوشت که شما بجا طریقی کار خود
نمائید برگاه مرسته این طرف نماید تنبیه و تذکرش چنانچه باید بعمل خواهد آمد چون جواب مهابت جنگ از نوشته بهیبت جنگ
به الد فیر معلوم گردید و در آن وقت چنان فوجی همراه داشت که انسداد طرق عبور مرسته تواند نمود به صلاح برافراختن طبلان
آچار از کوستان بفرستاد بجای مناسب انعامت گردید و مرسته بعد چند روز رسیده جلوز بهیبت پیچیده و مور بهیبت شتافته
در فوج میدانی بر نرود و بر نرود و مرسته مهابت جنگ چنانچه سبق ذکر یافت باطلیل فوجی که زیاده بر فوج شش هزار سوار
نبود طرح کنان و صید انگشتان بجا طریقی بر شد آهسته آهسته از درزهای نزدیک می‌دیند که از اعمال متعدد وقت تمسیر
نمایند مهابت جنگ در تنبیه نماز بود و در مرسته در نواح مذکور بهیبت که به لشکر رسانیده معروض داشت که بهاسکر
بنیت با چهل هزار سوار نزدیک رسیده فرادشام باین فرامیج طلیده لشکر او نمود و خواست که چون دلتخواه را اطلاع خود
بود معروض داشت مهابت جنگ آنکه فوج بسیار که همراه او بود مطلق اندیشه را بمنظاره ناده فوراً در جواب گفت که این
کاران را در که ام جا باید زد تفصیح این خبر مهابت جنگ رسانیده پیش فیر قسم یاد کرده احوال استقال مهابت جنگ نفل
منه نمود که من اصلاً از نشو ویش بر نشو ویش نیانته نهایت تعجب از فرادیس و استلال او دارم

از طرفین جنگا میسکیر و میزاده بمنازل خود معاودت سے شہر درین ضمن از اشتہار شجاعت و اسبندی مہابت
و مشاہدہ جسارت و دلاوری افواج و سردار بجا سکر خواست کہ اگر چہ بے بدون مہاریات بدست آید منتہی
و بہمان قدر قلیل قناعت نموده معاودت نماید بنا برین پیمان فرستاد کہ چون از راه دور مشاق سفر کشیدہ
تا اینہا رسیدہ ایم اگر مبلغ دو لک روپیہ برسم ضیافت غایت شود برے گردم ملتئم او در حضور نواب بمقتضای
غیر قتل و مشورہ مصطفیٰ خان کہ ہمیشہ خواہان جنگ و جدل بنا بر ترقیہ حال خود و کل فرقہ سپاہ بود نیز برائے کیا فائدہ
جواب صاف با استدلال و تہنید مناسبت یافتہ چون چند روز برین وتیرہ گذشت و انچہ مرکز خاطر مہابت جنگ بود بطور
نئے یافت مہابت جنگ قاصد گشت کہ زو اندک اسباب مثل آراہ و درخت و جمیع بار بردار و اسباب و بار و نیر در لشکر گاہ گذشت
چریدہ بر سر مرید ہا تازہ و دود از ہنہا نشان برآرد و باین خیال اول صبح سواری فرمودہ قدر غن نمود کہ از مردم بنگاہ
وارد دبا احوال و انتقال احد سے ملحق بفرج نشود اما مردم ارد و از خوف مرید متعجب گشتہ بے اختیار خود را داخل
فرج کردند چون اندکے از راه طے شد و معسکر دو راندا افواج مرید از چار سو ہجوم آورده شروع بپورش و حملات نمود
عرصہ دار و گیر گرم گردیدہ از طرفین کشش و کوشش بظہور آمدن گرفت چنانچہ معاصی خان پسر کلان عمر خان کہ جوان
بانام دلشان و آب دے فاعلان خود بود پائے مردے در دے در میدان مرد آژمان فرود اسفند لائق بظہور رسانید
و در عین میدان کشتہ گردید و ہمین وتیرہ قلع مسافت بہمت نیگاہ مرید پیشہ تا آنکہ وقت عصر رسید و از شمشیر خان
و مصطفیٰ و سردار خان و رحم خان کہ پشت مہابت جنگ بجز آت شان تو بے بود جلادت و جالفشائی کہ باید بظہور
نرسید مہابت جنگ متحیر و خردار گشت کہ سرداران مذکور با من سرگران دارا و آتہ انواع دیگر است بچون لشکر گاہ مہابت
دو راندا و فرود گاہ مرید دور تر بود دید کہ نہا را یار رسیدن بمعسکر خود است و نہ حال تا فتن برآرد و سے مرید بناچار
در جانیجا رسیدہ بود و بحسب اتفاق آن زمین خاک نا پاکے داشت و بسبب بارش گل و لگتہ بود رمل اقامت انداخت
و غیر یاریچہ پاکے و غیرہ مخفی سفری برای مہابت جنگ نامندہ بود و غیرہ مذکور را بر سر بلندی بخش مہبت کرد و سے بردوان زدند
و اسباب و امنہ تہا سے لشکر دران روز بغارت رفت و عقب اندامی فرج نیز مجروح و مقتول و بعضے سالم و صحیح آوارہ
با طرات شدند و فوجیکہ ہمراہ مہابت جنگ ماندہ بود بہیئت مجموعے محصور فرج مرید گردید و تا شام مدافعت حملات عساکر دشمن
نمودہ شب بجا نیگاہ بودند منزل گزیدند و دران شب نمونہ شور یوم الشور در اصحاب مہابت جنگ موبد او آشوب
قیامت دران انقلاب پیدا بود و مصطفیٰ خان و شمشیر خان و سردار خان و اکثری از افاضہ بچندین جہات آزرده خاطر
و دل افسردہ بودند بنا برین در ستیز و آویز کنارہ جو سے نمودہ آثار جالفشائی و اتفاق ازینہا بظہور نرسید از حیل و جہات از دل
کیے آنکہ دوسر بار در جہاتی کہ روی نمود مہابت جنگ نگہداشت افواج میکرد و بعد انفصال جنگ مردم نو نگہداشتہ را
بر طرف سے نمود و این امر مخالف مرید سپاہ بود در ہمین جنگ کہ برائے استخلاص صولت جنگ میرفت مصطفیٰ خان اہتمام
نمود کہ اگر افواج بموااعد و دلا ملازم فرمودہ بعد رفع اضیاج بر طرف سے نمایند و برین صورت نقصان بسیاری بمادر
ماندہ نہاد و دران در فضا آزرده سے شوند این بار امید داریم کہ مخالف عہد و پیمان بعمل نیاید مہابت جنگ جابر
و لجوئے سپاہ تسلیم مصطفیٰ خان و دیگران نمودہ و وعدہ کرد کہ این بار چنین نخواہد شد و بعد خلاص صولت جنگ
و ظفر یافتن بر باقر علی خان باز پستور نو ملازمان را بر طرف نمودہ و موجب دل شکستہ فرقہ سپاہ عموما بمخصوص مصطفیٰ خان

دیگر افغانان گردید و ادعای که این عمل را حسن اخلاق و فعل اکثر مصالح و وفای و اتفاق است خاصه سرداران و فرماندهان را
 نهایت القبح باید اذوال اینها خصوصاً عهد و عید غالی از حد حق گاهی نباشد و در دل اتباع یکایک ظلالی رقیع و و فرشی بیشتر و مردم
 را بیم و امید زیاده تر باشد و مردم آنکه در همین ایام مصیبت جنگ ناظم عظیم آباد که کین برادر زن و داماد مهتاب جنگ پسر ملک الدوله
 بود و در جنگ دستگیر بهر جوهر روشن خان افغان را که فوجی از سر کار شاه آلوده بر سر جوهر پسر با ملک بود و بهر دلیل تقصیر سر نافع کشت و پانچ
 و بر بیان احوال مصیبت جنگ بر قوم گشت و امر مذکور مهتاب باعث آزر دلی خاطر طای جمیع افغانه بل کل ملازمان گردید
 از شقی این عمل از غایت ظهور حاجت به بیان هزاره و ستودم آنکه راجه پسر پنج بنگام عبور لشکر مهتاب جنگ بطرف کنگ
 بنا بر استخلاص معلوت جنگ از جنگ باقر علیخان ذابا و ابایا غیر که با کرده با مهتاب جنگ اتفاق و شقاق و رزیده بود و با
 باقر علی خان راه و داد و اتحاد مسلوک داشت مهتاب جنگ تنیده و گوشمالی او را جازم بود و راجه مذکور توسل مصطفی خان
 جسته راه سلامت خود منحصر درین صورت دانست مهتاب جنگ مستات مصطفی خان را اخراج کرده و کج دار و مریز میگردانید
 چون میدانست که مصطفی خان طرف او در دل دارد یعنی ازو بهر محمد جعفر خان گفته بود که هرگاه راجه مرد در دولت سراسر رسد
 شما با اتفاق بهر اربابان خود حاضر گشته فعلی از ان کافشای راز شود و کار او را تمام نمائید تا آنکه راجه مذکور وارد و با جا باشد عا
 آمدن به حضور نمود و بعد از ان که او ان یافت با جمعی خود باسلام در دولت شتافت میر محمد جعفر خان فرزند آمد او شنیده
 بار فغانی خود مسلح گشته حاضر آمد و بچهره سیدان راجه مردم میر محمد جعفر خان او را در میان گرفته کارش تمام ساختند و بهر اربابانش را
 هر که میر جانیافت شکار خود دانسته غارت نمود و افواج مهتاب جنگ در بعضی از مالک و در آمده تنب و اسیر با فراف نمودند
 این کار هم موجب ملال خاطر مصطفی خان گردید و علاوه آن مرد و که در تگاشته بود که بنگامه مرشد بروی نمود و مصطفی خان بنگام
 سایر افواج و افغان وقت تابو یافته شقاق و اتفاق خود را اندک ظاهر و بهر پدگیا شروع نموده مهتاب جنگ از شاهده
 احوال سپاه مخصوص نفاق و سرگراسته مصطفی خان که اعظم رفقائیس مجاهد افغانه بود و اکثر افواج او از بن قوم و کار
 خود متبرانه و چاره نبوسه نمیدید و مرشد در ان میدان مهتاب جنگ رافع مردم هر سه محاصره نموده اطراف محسک
 بهر یک از مرداران لشکر خود حواله نمود تا هر کس خابط و خاطر طرف مقابل خود بوده از جوهر و در لشکر بایان مهتاب جنگ
 خبر و در مانع وصول مدد و اجناس باکولات باشد مهتاب جنگ باین فایده طلبه و دفع الوقت راه جواب و سوال مصالح
 با مرشد گشوده میر خیر اندام را که بنحی راجه پروان و از متوطنین ملک کین بود و سفارت مقرر نموده بهر جایگر شربت
 ببنام صلح فرستاد بنده مذکور که تماسه منابع اردو بهارت برده احوال مهتاب جنگ را بصورت مذکور شاهده نموده
 جواب داد که الحال طاقت محاربه در فوج شما منقود و تماسه لشکر شما محصورین است مصالح و چینه دارد لیکن چون شما
 در عدا و امرای هندوستان محسوب بشوید اگر نجات از بن محله مرکوز خاطر باشد یک که در وریدی نقد تمامی اقبالی لشکر
 تسلیم من نمائید تا دست از اخر از شما برداشته برای رفتن مرشد آباد فرامحت نه نمائیم راجه باجائی رام که دیوان فن و صاحب
 اختیار گشته سپاه و مستعد و تلوا بود به شاهده آنکه روز گذشته بقور عظیمه لشکر رسیده قریب به هزار سوارین جث المجموع
 در رکاب انداز آنها هم اکثری بنا بر اضطراب احوال و ضیق حال قصد پوستن به غنیم دارند جواب بها سر کشیده از راه
 حسن عقیدت معروض داشت که غلبه جنم با فراف رسیده خلیل مردم که در رکایت حاضر اند بر یافت این احوال داعیه
 موافقت با مخالفت دارند درین صورت صلاح دولت آنکه گفته بها سر پذیرا که باید اقبالی در جنگا نه بهر دین و بر زنی

در نیل نانا موجود و بازیم سے تواخذ رسید و در خزانه عامرہ پادشاه چیل لک روپیہ موجود است شصت لک روپیہ را بندہ بہر صورت سرانجام دادہ میرسانم مہابت جنگ بمقتضای غیرت و شجاعت ازین دلالت سرباز زدہ نہایت استنکاف ازین امر نمود و فرمود کہ تا زندہ ام باین نحو مذلت و اہانت را نہ بخورم ہرگز انشاء اللہ تھامسے باین اشیائے مفروز و محاربہ و مقابلہ نمودہ اعدا را مغلوب خواهم نمود زیرا کہ باین غفلت بدشمن دادہ آید چہ خوبے دارد انشاء اللہ تھامسے بعد فتح و غلبہ بدستان مضامند و رفتائے معاون کہ درین میدان مرد آزما داد و شجاعت و جانفشانی دہندہ لک روپیہ انعام خواهم نمود بہر صورت آن روز را بشام رسانیدہ چون پردہ سیاہ شب عالم را فرو گرفت اکثرے از اہلے اردو متعجب از بے سرو پا باین لشکر بتغیر این بر فاستہ راہ لشکر مرثیہ گرفتند و غیر از جماعہ داران مشہور و اعدا و دشمنان و ندما و اعظم و نقاد دیگر کسے نماند چون مرثیہ انشاء اللہ مذکور آمد و رفت مکرر بعمل آمد دیگران ہم بفکر کار خود افتادہ ہر کسے را سید بہر سانید میرحبیب ہم با بعضے از دوساے مرثیہ بلالت اتفاقیکہ با مہابت جنگ داشت ساختہ قاصد بود کہ فرصت یابند تا با مہابت جنگ و مرثیہ با وقت شام نشان و ہرم دوار رو برے لشکر محصور مہابت جنگ ہر پا کردہ مذاور دادند کہ ہر کہ زیر این نشان آید از فضل و غارت محفوظ خواہد بود با ستماع این مذاو مشاہدہ علم امان بے غیر مان خائے از حیا بجلد و زور از لشکر برآمدہ خود را باین نشان میرسانید تا آنکہ مرثیہ در اہل طبع نمودہ غارت کردند و بہ لیلیہ غلبے آن راہ سد و گشت مہابت جنگ در جاہ نگاہ بہات مذکورہ خود را عاجز دیدہ ناچار تنہا ہر کہ خود داد و دہستے تنہا بے خدنگ و شعلہ سراج الدولہ را ہمراہ گرفتہ بچہ مصطفی خان رفت و گفت مرا با شما سخن گفتن است مصطفی خان مشاہدہ این حال نمودہ حیران گشت و بر فاستہ در سیکے از دو برج خمیہ خود مہابت جنگ را بردہ نشانید و استفسار نمود کہ چہ حکمے شود و مہابت جنگ گفت کہ بشنود مصطفی خان حیوانسان را از زبان عزیز تر چیزے سنے باشد و مرا حالتے پیش آمدہ است کہ درین وقت پیشین من اسہل و الذامور مردن است و از جان در گذشتن شمارا اگر از من ملاے و کینہ در خاطر نا بر بعضے امور باشد اندیشہاے بسیار تدبیر و دراز کار بناید نمود و ایکے من مع سراج الدولہ کہ عزیز تر از جان من است نہادیش شما حاضر م کار من تمام کردہ خود را از تشویشات فارغ سازید اگر حقوق مرا در خاطر جاے دادہ از بعضے قصورات کہ بچمل آمدہ باشد در گذردہ و ارادہ رفاقت و اعانت من نمودہ تجدید عہد و موافقت کیلے مناسب من بجا طے جمیع منوجہ تدار کہ مرثیہ اگر دیدہ ہر چہ از دست بر آید و بانوہ من باشد بعمل آرم مصطفی خان در جواب گفت کہ این سخن را من تنہا جواب نیتوانم گفت ہر گاہ سہداران دیگر از فرقہ من متعجب آیند با اتفاق آہنا بچہ گفتہ آید اعتماد را شاید مہابت جنگ گفت چہ مضائقہ مصطفی خان کسے را فرستادہ شمشیر خان و سردار خان و خمیرہ جماعہ داران افغان را احضار نمود چون جمیع آئند بہ مہابت جنگ گفت کہ جناب عالی را نسخے کہ با ذوقے گفتہ اند اعادہ باید فرمود مہابت جنگ کلمیہ البقرہ را باز در جمیع مذکور کرد مردم شنبہ قاموش نامند مصطفی خان جمیع افافہ را مخاطب ساختہ گفت کہ برادران جبراجواب خمیدہ ہید انچہ در خاطر دارید ظاہر نمائید شمشیر خان و سردار خان و دیگران گفتند کہ سہدار قوم و رئیس فرقہ شما تھامسے ہر چہ شما گوئید جواب ہمچنانست مصطفی خان گفت یاران ما حال مارا در خاطر انچہ بود بود و الحال خود مردان من وابستہ قدم ولی نعمت است و تا مرا بر تن مرستی وقف شمار جان و آبروے مہابت جنگ نے عیال و اطفال اوست بلکہ درین عرصہ

تا مصطفیٰ خان زنده باشد سر خود را و البته نعل اسب ادای غلام مهابت جنگ میداند و مشهور است که اتفاق چهل شمشیر
 سلطان مسخر می شود و مردم خود از سر نیزه کس متجاوزیم این همه بین و بدلی بخود راه وادان کمال نامردیست لیون آلمی
 با اعدا جنگ کرده انتشار الله قنای غالب بی آیم تمام صاحبان هر چه بهتر اندیکندید و دیگران با استماع کلام مصطفیٰ خان هم استان
 او گردیده رای رفاقت مهابت جنگ همه را اختیار کرد و مصطفیٰ خان همه را ایمان بخود فرمود چون حسب الاستعاره عمل کرد مهابت جنگ
 خوشحال بنحیه خود برگشته بخاطر جمع آسود و صبح غلام علیخان را که سابق دیوان خالصه عظیم آباد و مقرب و ندیم مهابت جنگ و
 مرد عده پرورشیار بود و پیشرو یوسف علیخان به اماند و علما الله و در سر فرزانان اقتصاد داشت و با مصطفیٰ خان راه مصافقت
 می پیوند می داد و فرستاد تا غایت از گفتگوی او آنچه مستجاب نماید آمده ظاهر سازد غلام علیخان بخانه مصطفیٰ خان آمده مدتی
 چند با خلعتا گذرانید درین عرصه آدم شمشیر خان آمده پیغام داد که بموجب بندوبست سابق نشان اگر از مرشد خواسته بودیم
 امروز می آید درین باب مرشد شما احوال چیست مصطفیٰ خان گفت کوهی شب را عاده فرمود که هرگز زاده افغان مست
 بر زمین قرار خواب بود غلام علیخان بعد استماع این کلمات بر ناست و سلم و کاست بخودت مهابت جنگ سید ظاهر ساخت
 مهابت جنگ را اصفای این مقال در استقلال اخذ و تمهید مقاله تقسیم یافت الحق در چنین اوقات هرگاه از رفیق مفت در
 معتمد چنین سخنان مسجع و یقین شود موجب کمال التذلل و طر و از باد جبارت میگردد و چون بنای جنگ تقریر یافت مصلحت
 آن شد که بر شد آباد باید رسید و پربال خود را بسته بمداخله باید که خشی چون باز شام شد مرشدی نوبه را که در عادت
 اول بدست او افتاده بود و در رختی نصب نموده گله با لشکر مهابت جنگ میرفت و با آنها هم میرسد و ازین محراب مشورته
 تمام شب در لشکر بود و آنکه نامک چند دیوان را بر برد و آن قریب بصبح که بخانه راه خانه آقای خود گرفت درین اثنا از
 جهات اربعه مرشدی پوش آورد و مهابت جنگ بر فیل خود سوار شده متوجه دفع اعدای گشت چون مرشدی بقتله بر لشکر
 ریخت فرصت ترتیب فوج میرنگشته مرشدی اجتمع بریم خود و مردم مرشد داخل فوج مهابت جنگ شدند درین کار و دار
 میرجیب عهده آفتوت در سواری نمود و فوج مرشد با و رسید و بعد از آن که در سه زخم شمشیر برداشته بود دستگیر مرشد
 گردیده بخانه مذکور پیوست در آن روز حیدر علیخان و در وقت توپخانه دستی مهابت جنگ کمال دلادری و جان فانی
 بتقدیم رسانیده جماعه بسیاری را از مرشدی کاک هلاک انداخت و مصطفیٰ خان و میر جعفر خان و شمشیر خان و سر دارخان
 و مردم خان و عمر خان و غیر جمیع محاربات مردانه از دام و جمعیت مرشدی را در هم شکستند و در سه مرشدی قرب دست
 شهابان لغرت شان دیده و اکثر مردم خود را بجز و مقتول ملاحظه نموده یورش که از چار سو می آوردند موقوف
 کرده و خود را جمع نموده بطرف ساقه لشکر متوجه شدند و فوج بریم خود مهابت جنگ خنجر گشته بیات مجوس
 جنگ کنان بطرف کوه روان شدند در آن روز بقیه کسباب و متعلق لشکر ناراج مرشدی از نوای بلکه از ضروریات مثل
 ناکولات و طبوسات و مرکوب بیخ نماد و در سر نیزه کس اسب و نیجه و سحر و دس لبواری فیلیان و پنج شش هزار
 بهیله برق انداز باده جنگ کنان طی مسافت می نمود و فوج مرشدی از هر چهار طرف دلیرانه کوشش نموده بر لشکر
 مهابت جنگ که ظیل پیچیده بود حمله می نمود و در پیور شمای پی در پی می آورد و رفقای مهابت جنگ بشجاعت
 آقا و سران خود مستظهر بوده به فیه آنها می پرداختند و در مواقع که در اورد و در انگه داده با استقلال تمام
 راه می پیوند چون شام میشد تالایه را انتخاب کرده بر زمین مرتفع که دور تالایه می باشد و در راه کنگ که در است

بنودان بامید ثواب بے حد حساب ساختند اندر فردوس آمدند سایه غیر از سما و بستی غیر از ارض و غیر از
 میر سرتی شدد افواج مرید گرد لشکر مهابت جنگ بمقام قریب که گل جزائرتا بآنجائز سد محیط گشته منزل مسکن
 و بار بردار روز اول بشارت رفته اصدس داسر سایه و جنس باکو سے میر سرتی و مرید دامت گرد دواج مادر منزل
 ده کرده از چار سو سوخته و ناخنه اثر آبا و اجداد غلبه با تے نمیکند داشت ازین جت حرجی عظیم بر لشکر یان مهابت جنگ
 و جمیع روسا و اهل بازار گزشتہ امید زندگی و فیروزے کسی را نماند و بسبب فاقه با سے سے در سبب تابان توان
 هم در رنگ و سبب یکس چندان باقی نبود و از جنس ماکول برای ارباب توسع در شانزدی دستے از اوقات لبثت در یک
 سدر من توانمند میر سرتی آمد و سائر الناس باکل سان درخت سوز و مانند آن شکم خود را بر مسکن دند چنانچه از تقریر مرید
 مرحوم سپه غلام علیخان معذور ظاهر شده که در سه روز دت رسیدن مکتوبه یکروز قریب سه یاو کچھڑے میر سرتی که مہمت کس
 در آن شریک بودند و روز دیگر مہمت عدد لشکر پاره که نوے از ملو یا تست سه کس را قوت لایموت گشت روز سوم قسریب
 بنیم آثار کباب گوشت گاو و چند کس در خوردن آن مشارکت نمودند در همین سفر که از بردوان میر شد آباد سے آمدن از اوج
 مرید بسبب نماندن توپ و در هیکل همراه لشکر مهابت جنگ بمقام قریب که گل جزائرتا بآنجائز سد اطاف نمود فردوسے آمد
 روز سے مصطفی خان لشکر سرتی بفرودگاه خود دیده از سر غلط و غیرت با همریان گفت که جمیعت اسلام و ملا و دت
 افغانے را چه ملازده است که شما مردم مقهور اجاره و اجلاف و کنیان گردیده و دولت ملاک میشود و گاهی همیشه
 مجموعے دل بمرگ نماده این کافران را از پیش و بر نمیدارید همریان او که اکثر افغان و شجاعان قوم بوده اند ازین سخن
 گشته و رجوع گفتند که شما رئیس و سردارید هر چه بعمل آید ما هم رفیق و در یکیم مصطفی خان همریان را درین عزم جازم
 یافته سپر و شمشیر در دست خود گرفت و همریان شش نیز همین بیات اول آہستہ آہستہ بطور تماشا نشان پیش رفتند و مرید که
 بر فوج مهابت جنگ گمان این جرأت نہ داشت غافل بطبع طعام مشغول و فارغ البال عاری از لباس و اسلحہ آرام بود
 چون مصطفی خان مع همریان اندک نزدیک رسید یک تیرہ شمشیر با کشیده بر سر آئنا ریخت و خون آن لشکران مع در
 را بجا ک موکرا میخت اکثرے از مرید مقتول و بقیہ السیف مضطرب الاحوال ماکولات و غیره احوال و افعال بجا گذاشته گفتند
 همریان مصطفی خان این غلبه نمایان را منتقم شمرده از اکولات آنچه ممکن بود برداشته بلشکر خود معاودت نمودند و دیگر
 لشکر یان نیز فرصت یافته آنچه توانستند آوردند و بعد از دوسه روز جنس کسان را قوتے میر آمد و مرید ضرب دست
 مصطفی خان و دیدہ دیگر نزدیک تر فردوسے آمد مهابت جنگ بجائے که مذکور شد همیشه کوح سے نمود تا خود را مکتوبه رساند
 در سیکے منازل اول صبح که مهابت جنگ با لشکر خود سوار شد قبل از آنکه لشکر بهم پیوند دہنتہ مرید بر سر فوج مهابت جنگ
 ریخت و هر که بر جا بود او را در میان گرفت هر سیکے در نهایت اضطراب و علاج و ناچار بمدا فہ دشمنان مقابل خود
 اشتغال و در زیدہ نئے توانست که خبر دیگرے بگیرد و با مجدد مهابت جنگ پر داز و از اینجا که حافظ حقیقہ ناصر
 معین اتن لشکر بود و فعل نشان که پیش روے مهابت جنگ بودند اتفاقاً در حشد طوم آتھا زنجیرے بود که یان بازے
 سے نمودند در آن وقت آن بردنیل بزبان تهرمان تقدیر بیان زنجیرے با که در حشد طوم شان بود و شروع بزدن سوالان
 مرید که در مهابت جنگ را احاطہ داشتند نموده با گردن و ناگشش برابر گردن از پد آمدن این رستخیز مرید سے در
 مهابت جنگ مضطرب الاحوال و دیگر نیز نماده دستے در عرصہ و فرحتے میر گشت و ملازمان مهابت جنگ بدو طیل

سواران و فرام آید پس در هر شب اگر بخت میسر در آن لشکر هایت جنگ را باطل می شد و ترسیده می شد
 جمیع افزوده و همین قسم هر شب اگر در عین لشکر داخل گشته بود و فرزند مشغول بود و در بیرون نمودند و باز می آمدند که صورت
 اجتماع در ترتیب لشکر هایت جنگ روی داده ببادت مسوده نهضت میسر آمد و نفس آگاه در نهایت مشقت راه می پیوندند
 و در بر قدم خطرات عظیم و خوف و بیم عارض گشته بود و فقرت آتی و فلاح و غلبه را حد می رسد آمد تا آنکه در عرض فرمود جنگ گمان
 ختم انگشتان بخت می کشد که در دستش از بر شد آباد و بطرت جنوب و اقصای بنیاد آتی مع الحیرت رسید روز در و در کوه اهل جماعت
 گمان آنکه نبرد را با فراوانی دارد هر نوع از آن جنس بود و غریب می شود و فریب گشت خود را به قیام رسانید تا قبل از در و دانه شمشیر بان
 قرص سیه تاخت دایره و آتی نمودند و فخر نگرار که بر شمشیر متعدد بود آتش کشیدند باین حال حیوان ناشان که بعد فاقه های بسیار سیه
 بودند غلات سوخته را از نهایی غیر مرتبه شوره بخار بودند و هایت جنگ در مل اقامت در کوه اضافه با جمعی احمد و شهادت جنگ در باب
 حفاظت و در است نوشته دولت جنگ مانع غلات و دیگر فرزندان طلب فرزند ادا دل خود دست شهادت جنگ دولت جنگ
 و مانع احمد و جمیع منصفان و دو مان از احوال هایت جنگ نیل فرو از سلاست و او بر این سلاست نامه امید و این سلاست بود و
 بعد چندین خبر سلاست یافت از بارگاه مافوق حقیقه که با مانع المتفرقین است عافیت و ورود و در مانع الحیرت مسائل و دد اس
 بوده دولت جنگ مانع فوج و توپخانه و دیگر اسباب که ضرر بود با ذخائر اجناس غله بر نفس نمودند که جنگ هایت جنگ بر جا که
 یا بدست دولت جنگ مانع فوج شایسته و استعدادهایسته و آذوقه حاضر از بر شد آباد کوچ نموده بعد چند روز در منزل
 نه کور با هایت جنگ مانع گردید هایت جنگ و نیز سلاست فوج بعد از شدت که بطنون و متعود نبود ملاحظه نموده سپید
 لشکر و ذخایر بارگاه که در کار سازنده نواز متبعم می رسانیدند و از اطراف و جوانب ذخائر غلات رسیده و جمع مردم
 همیزه اینجا میدان از آن باز مسند بر سر افزای فوج و سامان شایان در کوه اقامت نموده بامن و امان بود و بهما سر
 بسیار قرصه انانیم بر شکل و غرب بستی که از لشکر باین همان جنگ دیده بود و اقامت خود را در ملکیت و فلاح و شوار دانست
 از آن بر بیخود فلاح و این خود را در هر حسیب بنابر شدت اعدا و جنگ با همان جنگ داشت مانع معاودت او گشته متکفل شد
 که اگر منظور بدست آوردن نداشت چند هزار سوار همراه من و سپید تا بر شد آباد رفته چون شهر به حصار است
 و هایت جنگ در کوه که کشته جنگ سیسم و غیره تا میانه غارت کرده فال و افزای بر اسه شادام بهما سر بر لالت
 بر حسیب کار فرما شد و چند هزار سوار خوش اسب همراه او داد و هایت جنگ بر این منته و قوت یافته چون احوال شد با
 بنابر بود میدانست و از شهادت جنگ و دیگران امن و حفاظت و حراست اینجا داشت مصلحت در توپ و خلبش
 و انانیم با غارت شتافت افواج مرتبه قبل او در تود و جنگ روز خود را رسانیده غارت کشته جنگ سیسم
 را بجنب العین خود ساخت و قریب به یک روز و پیر نقد و اندک از جنس ببادت برود و در بعضی محلات شهر نیز دست
 نمود و میر حسیب را در خود بر شرفین و از خانه خویش همراه گرفته بیرون برد چون دارالاماره و خانه شهادت جنگ
 و عظام لشکران بنابر بودن بخت این افواج در نهایت استحکام بود و نظر در اینجا می یافت و بجز استماع خبر و مومل هایت جنگ
 راه فرار پیش گرفت در ایات فقرت آیات هایت جنگ شام روزی که در مرتبه بعد تا مانع فرار کرده بود و در
 شد آباد گشته و سبیل استقامت را بنظر در رعیت و امید و مانع فرار گردید این صاحب را در راه هایت جنگ
 هایت جنگ را در راه و داد

اقامت نمودن بهاسکر تریپه سالار مرسته در کوه و تسلط یافتن
بر بکر که بنام عظیم بنگال و آبادی معمور از مال و تجارت بود

بعد از آن ماهیت جنگ بر شد آباد نزول نمود بهاسکر بنده باراده معاونت بمادای خود بطرف بر مجرم رفته بود
میر حبیب که سالها و غنا نزد او رسیده او را بر فتن دکن سرزنش بسیار کرده و هم بنگال را بکفالت خود گرفته بمیر حبیب
اصرار از بانیگر رسیده بود برگردانیده بکوه آورد و بهاسکر را در اقامت کوه دلیر ساخته متعدد رسانیدن غلات و غیره
بایحتاج گشت و راه و رسم آفرینش با مردم هوگره و زمینداران اطراف نمود و اقامت طلبان هوگره و غیره را کن فریب
یا هم اتفاق نموده اندک اندک قوسل و در سال رسل با مرسته آغاز نهاده میر حبیب را واسطه ساختند تا که میر ابو الحسن
میر ابو القاسم و غیره سکنه هوگره که با محمد یار خان برادر علائی ماهیت جنگ که حاکم بندر مذکور بود نهایت اتحاد و
وداد داشته با او در مقام مدافع و غدر در آمده باتار به میر حبیب شش از شهابا به باز د کس بر دروازه قلع هوگره
آمده دروازه را بسته یافته پیغام فرستادند که بنوعی ضروری الا التماس داریم محمد یار خان و غاخریده بمیان وقت
طلبید چون تنها و بجز بود مقید گردید و فادعان اول تمهید نموده یک را بمغله رؤسای مرسته که سیس را و نام داشته
از بهاسکر بواسطه میر حبیب طلبیده نزدیک هوگره نشاندیده بودند بعد تمهید کردن محمد یار خان سیس را و نام کور را طلب
داشته در و ساوه ایالت هوگره ممکن گردانیده با او در ساختن بعض دیگر از تجارت طلبیده سکنه هوگره با خواست میر حبیب
نیز با او پیوسته و صورت تسلط رویداد و زری هم بطور اخراج و خراج و حضور اموال تجارت بمعرض وصول درآمد
و بهاسکر بنده بودن ملک بنگال را عزم گشته رحل اقامت خود در کوه انداخت و میر حبیب را را الهام گردیده کاسه
در هوگره و زانے در کوه بر سر برد و ماهیت جنگ بملاحظه آنکه فوج کتر مانده و با وجود قلت قیامی سفر کیا که کشیده
و انواع تصدیقات و خشکیها دیده و ایام پریشان نیز نزدیک رسیده اخراج مرسته از ملک بنگال در آن سال متعذر
دید بنابرین در حفاظت و مراست مرشد آباد کوشیده در آن گنج و مارک پور پنج شهر معسکر ساخت و فوج مرسته یک
دو بار تالاسه داد و دو پور رسیده و مات اطراف را سوخته باز بکوه برگشت و بیک ماه که آب دریای بهاسکر رفته
طغیان نموده با آب نماند چون کوه آن طرف دله بیاگرتے است پاسه ترود مرسته ازین طرف کوه دوست نظام اول آنها
بر پرگات و قرار محوره اطراف مداز گردید و تمام چکر بر دو ان و مید رفته پور را تا بالیر دست آورد و سیر قلمت در
فوقه ارسیدنه پور بر نحو خود را ازین مملکت بجات داده در گوشه خرید و بیخ معصوم نائب صوبه کلک بنا بر رسیدن
فوج غنیم که اصناف مضاعف جمعیتش بود خود را با سینه کشیده اخلاص بر پیروم و اکثر پرگات راج شاسه و قصبه اگر بکر
بشرف مرسته در آمده غیر مرشد آباد و ملک آن طرف لنگا و در طرف ماهیت جنگ نماند سکنه مرشد آباد که از سالهای دراز
چنین ساختن ندیده بلکه گوش شان نشیده بود و بده مذکور و مصاری هم نداشت در پیوسته پریشان با کمال اضطراب و اختلال حوال
بسواری سلسل آن درون لنگا تا بکر و راه و رام پور بولیا و غیره با عیال و اطفال رفته سکنه گرفته حتمت جنگ هم آن طرف لنگا و در
کوه کاری بکر رفته و راه هست بنای نماند و طرح آبادی انداخته با عیال و اطفال و در آن مکان رفته توقف نمود و اسباب اشیای مایه جنگ
نیز مدتی ارسال یافت و شهابت جنگ بهر چند روز و جو اصل مردم را و در مرشد آباد نمود و ماهیت جنگ اوقات بکلی قلع و سلبه

معروف داشته که رویداد وجود انعام فرموده بآن جای انکشاف و بطن و ثبات ختم مذویت خود را در دل مردم کاشت

طلبیدن مهابت جنگ برادر زاده و دادا و خود بهیبت جنگ احترام الدوله بهادر
و عبید النعلی خان بهادر را از عظیم آباد و رسیدن آنها به مرشد آباد و استقامت
نمودن سحاب الملک بهادر در مهابت جنگ از پادشاه

مهابت جنگ بعد از رویداد خط احترام الدوله بهادر بهیبت جنگ که برادر زاده و دادا و لڑکش و صوبه دار
عظیم آباد بود و خط دیگر بید اسطیخان بهادر خالو سے را هم که نیز قرابت برادر زادگی به مهابت جنگ داشت
متضمن استقامت و طلب انیام فرجیکه ممکن و مقدر باشد فرستاده تا کید و فرشت که احوال برین منوال است
و سلمت همه منظر بدین این احوال و در گوشه خط این فقره بکلم خود بید اسطیخان نگاشت اگر توفیق امانت رفتی باشد
درین وقت رفاعت عم ضعیف خود نمایان بهیبت جنگ با سماع اخبار مذکور و موقوفه مهابت جنگ متضمن
طلب متعجب و مضطر گشته از تقسیم خرم استیصال جماعه مجبور بر آنکه بعد از فراغت و محنت بسیار میرگشته وقت
برداشتن اشخاص از آن مکان بود و ایس گردیده در نگرانی و تنخواه سپاه و استخوان و حروب و اسفاره افتاده
اراده معاد و تلبش عظیم آباد که مرکز و تلبش بود نمود و خود از بهر مجبور کوچ نموده بکلم آباد رسید بعد چند روز
پادشاه مرشد آباد و اهل باغ بهر خان گردیده و با والد فقیر به استیصال خان بهادر و دیگر رفقای دولت خواه
خود مشوره غلطی از دست تنخواه سپاه و دشمنی از انتظام صوبه عظیم آباد میکرد و صوبه بیکه موجب اطمینان خاطر او شود
در سینه نمود و روزی با والد فقیر در غفلت فرمود که مرا رفتن بکلم مهابت جنگ که بزرگ دین و دولت من است
ضرر و از دست سپاه و تنخواه آن بشیاست باید و هم از طرف بند و بخت صوبه و در مقابل ماندن این ملک اندیشا
بخط راه یافته در مدار آن چراغ و باره اش نمیدانم اگر باطن تدبیر شما این عفت و کثافت در رفتن نزد
مهابت جنگ با سعاد و مناسب بطریق احسان از شما بر ما خواهد بود و اگر بوسی من در امثال و اقربان حضور
مهابت جنگ که بزرگ و سلیحت من است خواهد افزود و والد فقیر در جواب معروض داشت که بنده دولت خواه
منتخب این و دوران و دامدیر نیز این آستان است چنان حاله بر چهره اش و اصعب امور دانستد ارشاد
فرمایند تا او را انعام آن بجان کوشد و بشین تصور فرمایید که در چنین وقت از دست این ناتوان آنچه تواند شد تقدیر
آن بمقدور خود و ساسه تصور نخواهد شد بهیبت جنگ فرمود که اکنون بیخ امر سے بر من صبر کن ازین دو امر نیست اول
آنکه سپاه از تنخواه خود مطمئن خاطر گشته رفاعت مرا اجازت شود و دوم خطه در بند و بخت صوبه به نیاید و بنده
بخط رجوع با امانت مهابت جنگ برادر زاده و رفاعت بزرگ خود کوششی که باید از من بمل آید و الدفقیر انما س
نمود که بزرگ که بنام تنخواه سپاه و خاکستد منته نخواهد بود که گسترین را میر غیبت سلیحت است باقبال اولیای
نعم سے تواند شد که وسیع را از مالک اراکان صوبه و وسیع ماقرض او و ام از مهاجران سرانجام نگیرد و تنخواه عظام
و بدو تنخواه زاده خود نماید و برادر بکلاسی معتمد سپاه حاکم سازد و انتشار اندک کفالت تا جان در بدن شدن دشمنان
را بحال نیست که بکلم در صوبه یا اراده ناسد سے درین باب توانستد نمود بهیبت جنگ خوشنود گشته فرمود

کہ ہمیں قدرے خواہم سپاہ را بنو حیکم دانیہ را بیستے پر طاقت میں نمایاں کرد و در حفاظت و مہابت جو بہرستہ دست و پا شد
دیگرے غیر از شہانیت کہ در این کار اور چین وقت نازک چشم امید کے از دوان داشت و در بنیاب مبارک اور از زندگانی
سخن بسیار مناسب وقت و مقام بر زبان آورد و الداعیات خزان نموده امور مذکورہ را مستعد کرد و در میان خود آئینہ مندی تیار فرما
برادر خود ناکر بخشنے فوج و سالار لشکر کو طلب داشتہ گفتگو سے برابر کرنا بیست جنگ در میان گذشتہ بود
اعادہ نمود و با اتفاق برادر سواران لشکر را طلب داشتہ بآئین مناسب ہر یکے را را بیستے بر طاقت بیست جنگ فرمود
زیرا از اکثران و ہما جان سرانجام دادہ بیستے خواہم نہ خود گرفتہ دست آور با نوشتہ داد و از سر یک مہبت را
سچہ را خود گرفت نامہ مہبت و موافق وعدہ باور سانیہ رسیدن بگردن بیست جنگ را ازین ہم دشتے میر گشت و الدار
خلعت نیابت محبوب عظیم آباد دادہ خود بتاریخ ممتاز از باغ جعفر خان مع ہمدے شہار خان و محبسہ داران لشکر را بجز ہزار
سوار و شش ہفت ہزار پیادہ ہمیشہ آباد ہضت نمود و بتقاضی عبد اللہ خان بہادر زہر با از خانہ خود بصورتیکہ
دست کشش بآن میر سید ہر انجام دادہ بقدر طاقت خود مردم مہبت از فرستہ پادہ ہمراہ برداشتہ حازم رفاقت و
افادت مہابت جنگ و قاصد مہر شد آباد کرد و قبل از حرکت عبد اللہ خان از عظیم آباد خطا دیگر از مہابت جنگ
مقتضی مفاہین سابقہ رسید و گوشتہ آن کو بت بخا و نوشت کہ مہبت عد از زبان چشم یار سے داشتیم
و ہمیں مصرع قناعت نمودہ مصرع دوم نوشتہ بود و قطع منازل ہر دو بزرگ مذکور ہمیشہ آباد ہر سنیہ ملاقات
مہابت جنگ مستعد و بر فاقش مستعد گردیدہ مہابت جنگ عبد اللہ ملاقات عبد اللہ خان بہادر در عین موافقہ مصرع
ثانی ہماں مصرع مرقوم بر خواندہ آن اینست مصرع خود غلط بود انجہ باند داشتیم و شہار الملک بہادر و گشتن
فوج اہتمام نمودہ رسالہ ہماں سرداران لشکر را بقدر ہر اہتمام افزود چنانچہ مصطفی خان کہ رسالہ اش ہمراہ سوار بود
ہشت ہزار سوار و مقرر و بدات خود بمنصب ہنجر از سے و نوبت و پاسکے ہمار دار و خطاب ہر جنگ بہادر و ستر گشت
و ہمیں قسم فقیر اندیکہ خان و دلا شہر یک خان و خیدر علی خان برادر حسین نظر خان و میر محمد جعفر خان بخطاب بہادر
ہما از انش رسالہ سرافراز سے یافتند و خان شہر خان و سر در خان و بہادر علی خان و دیگر جماعہ داندان ہماں و تو چنان
بافزایش جماعہ ہمراہ سے مردم رسالہ موافق و ازات و اختیار معز و مہابت شدند و تو بہادر اسباب
آن مع تو چنانہ دستے چنانچہ در کار بود ہر انجام یافت و فیلان جنگ ہم چند زنجیر محکم و مہبت گشتن
تا در سوار سے پیش رو باشند و علی بنہ القیاس انجہ در چین ایام ہماں سے باید ہماں گردیدہ انتظار داشتہ ان
ایام بر سات سے گشتند و مرید خان را کہ از حضور بران سے بردن خزانہ بنگالہ آمدہ بود و مہابت جنگ از سر گراں داشت
رخصت رفیق بظہیم آباد و شہرین و راجا ان انفصال بنگالہ مہبت شدہ دادہ خود بہادر شاہ عہد داشت کہ با افضل سبب
ہنگامہ مہبت نہ و سے را در سال خزانہ حاکمہ مستعد است لہذا مرید خان بہادر را ازین لمبہ کہ محل حق و عبادت
است بظہیم آباد فرستادہ ہماں ہمراہ فطر تادیب و تنبیہ مہبت افضل اسکے و اقبال پادشاہ سے بہرستہ دزدکی
امیدوار است کہ درین وقت کسے از اہل اسکے حضور یا دیگرے از ہندوگان در گاہ آسمان جاہ بکشت اعانت
این دو ملت خواہ معین بشود اگر خدا خواستہ و دوسے درین کار زار شہار کار شد و دیگر سلطنت را شہر کے خواہد
و اگر شمارت حضور کہ منحصر بر وصول وارسال خزانہ بنگالہ است موقوف و موقوف القلم خواہد کرد و دیگر گری نہ داری

نمودند و قائل درین باب از این سلطنت و هند و اندی و در راست چون مرخص داشت جهات جنگ از نهر یاویشنا و گزشت
محمد شاه بنده از قندهار پیشتر گشته با ایرانی حضور که خلفایش بوده اند شاهزاده آغاز نمود و بعد از آنکه ملک که بر رویه آگاه
مرد حضور دیور بود اما پادشاه او را از غرور و غفلت غافل و مصاحبان و اهل میدانست نیز شرف نگاشته است تار نمود
عمده الملک و جمیع خلفان تصدیق التماس جهات جنگ نموده ترغیب و تحریص بر ملک و اعانت نمودند پادشاه شرف
خاطر متعین نهایت تاکید در ملک جهات جنگ با او نمود و نشان بهادر و غرور جنگ داد و بر آن الملک که مورد اراده بود
و قرب دیار با غلیم آباد و شنگار داشت و خزانه سپاه و دیگر اسباب حروب نزد او بود و میباید بود و بیعت هر چه بخواهش نوشت
المنازع داشت و بعد از آنکه الملک بهادر که در آله آمد بود نگاشت که بهر صورت که تواند با او نمود و نشان را ببرد و جهات جنگ
بر آید و فرصت بدهد که بفرستد تا او بیاید و نیز حکم میباید بآید که بهر امر و بهایم و سپه سالار جمیع عساکر و کین بود
شرف در دو یافت مقصود آنکه چون از حضور دلا سالیان که در وجه خود میباید و میرسد احوال که در کوه به بهر سکر و حذر
خدا و دین بهی و عیاد کرد و میباید بهاسکرپندت را با اشترار بسیار بهی و شنگار فرستاد و جمیع مواد و فساد و گرانیده یا به که
خود را عمارت و این معبر رسانیده آن بهر انرا بفرستد که دوازده ساند و چنان که شمال یا نماند و به که از جبارت خوش
تادم و پیشانیان گشته بار دیگر بهر اسون چنین گستاخها کردند +

ذکر برآردن جهات جنگ از مرشد آباد بفرم رزم بهاسکرپندت و جنگیدن با او بعد عبور
از دیو یا و گزیرانیدن او را تا اقصای بلاد کنگ و تا چلکار و آردن بر کوه به و با لاسه را و

جهات جنگ اسباب حروب و افواج و احکام دل آراسته و دوازده نافر حقیقه خواسته با اتفاق بیعت جنگ و حاکمیت جنگ
عبدالله خان و جمیع بهر ایمان با فوج چهار دسامان به شمار نهاد القضا شدت ایام برسات که هنوز گل و لاله
طغیان آهسته و دوسه رفته بود باران و قتیبه و ادب بهاسکرپندت غم رزم و ریش خرم نمود و شهادت جنگ
بار سال اسن و مس دیگران افواج متعین در شهر نایب گذاشت و خود با جنگ گشتمال و کینان یا دولت و اقبال اثر
بر آمد و مقابل بهاسکرپندت بر لب دریا به بهاسکرپندت محاذی کوه رسیده و بر روی محل اقامت بهاسکرپندت
نایب رزم جنگ کرد و در میان بود و لشکر بهاسکرپندت را از دوطرف دریا احاطه داشت طرف مقابل جهات جنگ
دریا به بهاسکرپندت و در پهلوی چپ لشکر مرشد دریا به بهاسکرپندت نام و بهاسکرپندت و سینه بهر سینه مستطیل لشکر
جهات جنگ لشکر داشت و توپها که بران بود بر فوج جهات جنگ گشتمال متواتر به بارید و جهات جنگ
راه عبور بیعت تا آنکه صلاح درین دید که در شب کار از بهاسکرپندت گذشته و بر دریا ای اسج رسیده از کشتیها بل بسته
به خبر عبور نماید چون از دریا به اسج طرف مر بالا رود و طرف بهاسکرپندت خالی از مرشد و با اختیار جهات جنگ بود
کشتیها به بزرگ جبره سکه بر روی بهاسکرپندت مرشد که در بخاطر جمیع افواج و جهات جنگ عبور نمود و متواتر
رود و لایحه از آن کشتیها به متواتر که در اسج به اسج بود و آهسته آهسته بیک یک و دو دو و لایحه متصل
لباره بهاسکرپندت نایب دریا به اسج کشته فراخ نمود و از نهر گزشت تقدیر مارسان مرشد را دید و بنیاد چون
نجات بشان بیدار نمود و اگر کسی بهیاد رسد شد و میباید اهل کشتی چو اسج مناسب داده غافلش میکردند تا آنکه

ذکر کند که این جنگ در نزد ما بزرگواران گوی می خیزد

آتش بنیم کرده و در تر از لشکر مرسته بر دریا ای اجمی پل تار شد و مرسته و احتمال عبور دریا ای بهادرانی و پل بسن بر دریا چای
 اینجی و آمدن فوج مهابت جنگ از آن پل در غلط خوردن کس که از اینجی غافل گشته و در پل رفتن و لحاظ پل بسن نکردند
 بعد تباری پل مهابت جنگ بهادران غنچه بلاد کیش و دیگر مان تار ان حقیقت اندیش را عبور را مأمور فرمود حیدر علی خان
 و مصطفی خان و شمشیر خان و عمر خان و میر در خان و میر محمد جعفر خان و دیگر سرداران پیاده و ارباب دریا با احتیاط و احتیاج
 همراهمان رسیده و ممتدان رتقای خود را چیده آمدند و ندان که چون مرسته آن طرف دریا از تمام دارو باید درین عقلت و ظلمت
 شب عبور نمایند مقصد آنکه پیش رتگان مانع مزاحمت اعدا گردند و باقی فوج آسانی از دریا گذر گشته و فوج سابق لاحق شود
 یک تا از آن و نام جوانان لشکر با پیش که اشته شروع و در عبور نمودند اتفاقا بسبب از تمام مردم و کثرت غارتان شعله در بسن
 بخت کشتن را دید و یک کشتی یار از میان پل غرق گردید و مردم که بپای قهر از پل میسفت بر یکدیگر بسته شده اند
 بسبب تاریکی و صدای مردم عقب که بر یکدیگر از آنها فاصله عبور بود و از رخنه پل آگهی نداشت متواتر می بیند و بافتاده
 غریب گرداب ابل می شدند از ممتدان شنیده شد که کثیر کثیر بر یکدیگر از پل افتاد کس بلکه از فرود آمدن و زمین را رویه پل گشتند
 بعد از آن مردم خود را رفته اند که چنین رفته و پل افتاده منتهی کثیر بمرحمت رفت و آمده از آن اضطراب و غم و کسین یافته مردم می خیزد
 از میده منظر جدید است و مردم پل گردیدند و عله پاک دست و دندان بافتنشان بهاندم کشتنشان و دیگر آوار و ده خست
 را سد و دود پل را ستم نمودند عبور آن دلاور عبور دریا از مرسته گرفته اول صبح صادق بود که غنچه قریب به و سر مرسته
 کس آن طرف دریا رسیده فرامی گردیدند و دیدند که اگر روز روشن شود مرسته بر طاعت جمعیست آگاه گرد و کاری
 از پیشین نخواهد رفت دلاوران همی طلب یکدیگر بدل توپ و نصرت از رفته نمودند شمشیر با کشیده و بهیبت
 مجموع و دیده خود را بر آن لشکر بصد و حصار زدند و حصار در بختن آوازه بلند شد که مهابت جنگ رسیده
 و افواج مرسته مضطرب گردیدند و قبل از آن که بر کف و کم این مردم اطلاع شود و راه گرد و پیش گرفت و بهادران
 طرف مهابت جنگ و شیمان را از پیش شمشیر برق گرفته و با آن باغیختند مهابت جنگ کشتنشان را رکاب تابان
 کشیده و در دریا چای اینجی انگند و لشکر علی التو از مرسته شروع عبور نموده و در عرصه طویل مردم بیج اسب و فیل و توپ
 و دیگر سامان همه آن طرف دریا رسیده و صفوف آراستند و مهابت جنگ با جمیع بر کرد و با می لشکر نشان شایان بر شیمان
 با بقان لشکر خود رسیده اندک فاصله خود مرسته هر طرف رفت در نو و علف تیغ میرد تیغ شجاعان گردید و بقیه السیف
 با آنهم رسد انجام و احتشام در کمال اضطراب و اضطرار که از اسباب و امتداد این دست قدرت شان بدان رسید
 بر داشته و بایست همه را در جای که بود گذارند و در نهایت سراسیمگی راه فرار سپردند و کس لحاظ پیش و پس نمی نمود و چون فوج
 مرسته و در تر رفت و اضطراب خاطر باطمینان گردید و دیگر چندان کشته نبود و احوال عطف عثمان بلکه بعضی از افواج او خود نمود
 و فاصله نصف یا ثلث میل رسیده لشکر خضر را از مهابت جنگ را با افواج گران و توپخانه بلو و دیان و دیگر سامان
 بهیبت گوشمال خود یافته پا در آید نتوانست در راه گرد و پیش گرفته و در تر رفت مهابت جنگ با مرسته مرعز گردید
 لشکر ایشان گذشته و در غنچه غنچه آن گرد و لاحق بود این غلبه نمایان و فتح عظیم ایشان را از نصرت است که شمرده
 منتقم دانست و بر فرودگاه مرسته خمیه ای خود زده و از فرود مقام نمود و لاشه های فرورنگان دریا را و از آنان آنها
 بر آواره لباس و سلاح از بدن شان کنده و بعد بخیر و کفین دفن نمودند و کس و اجساد و جمیع مردان را نمرده مذکور بود و ظاهر

سببست چنین که بپادشاهیت حضرت آفرینش هم در کمال هند و بنگال و در هر دو مملکت دلائی جنگ که تو پر تو لبیا گر آن س می باشد در سرباز
و مردن هم میکند و افتخار بملت غرق الشان افتاد و الله اعلم بحقائق الامر این فتح مبین در راه مشایان المسلمین شش ماهی
رومی نمود و بهاسکر راه بر این توفیق ازین قدرت خود بیرون دید و راه دور و پیمانه گرفت و اقوال او از حد بدو و مردوان و
پوشه و سبک و اطراف و دیگر که متفرق بود و بهاستماع این خبر متوش و سر اسید گردید و بهنگاه راه فرار پیش گرفتند و
مهابت جنگ عان قناب باز گرفت و در می آرمید بهاسکر خود را بهنگاه می معبد الماسک کتید و بفاسک شش
هفت کرد و هر دو لشکر طرینی نمود و چند روز بجای رسیدند که بنا بر گزشت تشایک بنهار کرد و معدن مورد و بار بود و در
مرد و دشوار نمود و در سوار با هم امکان داشت که به عجب اعتبار بهایه بود که توانست در مدت دریافت اجبار نشون لشکر
خود متذکر گشت و بفورج مخالف چو رسد بهاسکر نیز راه و عبور از ساسک آن جنگل بسر مد عکست خویش نیافته لا ملاح بر نهان
نیز عیب عطف عان جنگل بشن بود نمود و از اینجا بجو اسے چند که در راه برده سران میدی پور برآورد و در فوجی را با جنگ
راست و در افشوخ معصوم فرستاد و فوج مذکور پس از راه نور دے شیخ مسطور را که با جمیع قلیل در حاجی پور بود و در اکت
نمود و افشوخ سر از اطاعت مرید با وجود استمال باز زده بمقتضای غیرت و شجاعت بانکه مایه مردے که سحر او داشت مستند
مبارک گشت و افشوخ الطافه کوشیده در میدان مقول افتاد چون مهابت جنگ را خبر رسید بهاسکر میدی پور معلوم شد
از جنگل بطرف برودان برآمده راه میدی پور گرفت و چون رسیدن مهابت بهاسکر بطرف کوه مصطرب الاحوال از میدی پور
بسمت بالسر روانه گردید و مهابت جنگ نیز با اهلای و اهل بالوج ظفر موج در سپه او تاخت بهاسکر در دو کر دے
سلسله پور بقصد مبارزه برگشته استقبال کرد و کار از مرصع الشان افتاد چون سیف ازین طرف و اکثری از طرف دیگر
بر خاک پاک افتاد و بهاسکر تاب مقاومت نیاورد و راه فرار در پیش گرفت و مهابت جنگ مع صولت جنگ بهیبت جنگ
و عبید الله خان بهادر و شجاع جنگ و عطاء الله خان بهادر و ثابت جنگ و مصطفی خان بهادر و میر محمد جعفر خان بهادر
و شمشیر خان و سه و در خان و عمر خان و حیدر علی خان بهادر و فقیر الله بیگ خان بهادر و نور الله بیگ خان بهادر و غیر جم
افشوخ ظفر موج و توپخانه قیامت آشوب که لایقی قناب گریز یا بان بود و بان و ذخیره ماکولات در بی بهاسکر تاخت
بیج جانیست آسود و در سبب ضرب دست اقوال نصرت امواج دید و راسته بمقابل و مقابلے گردید و دستاخی روز و دینی
یا تحیه بهین منوال طے الاتصال در سبب بهیران قناب نمود و باقیبای حدود جنگ بلکه لیسر و دکن بهاسکر را که نیز اندوه
خود تاب و زیاسے چکار رسید چون اثر سے از مرید نیافت بغیرت و اقبال معاونت مورد و در گشت که در الماسک صوب
او دینیه است روزی چند متوقف گردید اما برگشته شدن شیخ معصوم که پاسداری حقون رفاقت نموده بان خود را شمار
البر و ساخت تا صف بنیاد فرمود و عبد الله خان عمودی مصطفی خان را که حسب الظلم برادر زاده خود از قسبه سانه صفیان
صوبه لایچر که وطن او آوار و ابد او شن بود و با رفتاری ممتد حیدر از قوم خاد و شون خود و بعد جنگ برودان رسیده ملازم سکر کار
مهابت جنگ گردید و بود و بود و در می جنگ حراست صوبه مذکور از جودت و صدمات مرید با منور و بطای منسوب به روزی
و نویست خطاب بهادر و پاکه جمال دار حسب التماس مصطفی خان منار فرمود که ساسک بنهار از سواد بنام او تقرر یافته و گریا و پاک
برق اندازد و اسباب ایمنیاج مناسب وقت و مقام تعیین شد و راه و لویه را هم لیسر را بر راه مانک را هم پیشکاری او مقرر
گشت و درین ضمن خبر آمدن جنگ و بعضی حرکات المامش مهابت جنگ رسیده حقیقه آن باشند که بر سر راه و اسباب

معاودت نماید و اگر صفدر جنگ خوابان عذری باشد تراکش بعمل آورد بنابرین عبدالغنی خان را بطوریکه در تصویر واری نگاشته
 مامور نمود و مواعظ پندیده آویزه گوش پیشش فرموده خود مع برادر زاد ناواتی فوج در قضا معاودت فرمود و قطع مکرر
 نموده نزدیک بردوان رسید بود که خبر معاودت صفدر جنگ بدر الملک او شنید و در آن زمان که بعضی اخبار نامه بخوار
 صفدر جنگ شنیده چاره تراکش میدید روزی با مصطفی خان پرسید که از اوضاع صفدر جنگ بیگانی می نماید من در
 مدافع مرتبه ششونم که را او هم حاجت بجنگ باشد چه باید کرد مصطفی خان التماس نمود که محل تشویش چندان نیست یکی را خاغانی
 برانند و مقابل دیگری غلام ساگر روانه انشاء الله تعالی چنانچه باید تراکش بعمل خواهد آمد و بعد از آن او ان بیعت بهایت بکسید
 که حسب الامر پادشاه بالاجرای خود که چیده عمیقاً بکبک میرسد نزدیک برشد آباد رسیده بود که بالاجرای را و وارد
 گردید و چون اخبار فتح و نصرت بهایت جنگ بر اعدای ملک و ملت محمد شاه رسید از راه قدر شناسی و مهربانی فرمان
 شرفین بخشید و آفرین فرستاده بطول خطاب حجام الدوله و بعایت شمشیر و خنجر مرصع و عقد مروارید و سرنج مرصع
 و قلعت لمبوس خاص قاصت یافت اورا باریاست و سپهرین اوقات حسب الاستعدادی بهایت جنگ خطاب اقتضای امر
 بشهرت جنگ و مهمام الدوله قبولت جنگ و احترام الدوله بهیبت جنگ و اعزاز الدوله و بطار الله فان شایست جنگ و مطلب
 سیریزار و خطاب خاسنه با بهادری مصطفی خان از حضور رسید آخر شوال یا اول ذی قعد آمدن صفدر جنگ در
 عظیم آباد و معاودت بمرکز دولت خودش در سال یک هزار و یکصد و پنجاه و پنجم اتفاق افتاد و بهایت جنگ در آخر ذی الحجه
 سال مذکور از قنایب بهاسکر سبقت بدخراج او از حد و کنگ با ستیاع آمدن صفدر جنگ و حرکات غیر سیاسی اش
 برگشته قریب برشد آباد و در نمود و اوایل بفر یا و آخر محرم رگوسه بود آقا و منصب بهاسکر سبقت شد از بهی در قریب هزار
 برشد آباد و وارد گردید و بلافاصله چند روز بالاجرای را و هم حسب الامر پادشاه بکبک بهایت جنگ در رسید و بهایر ملاقات با
 صفدر جنگ جو سول مریدان و عثمانی و در انداز می ماندان و همان بهیبت جنگ بهایت جنگ از الدوله فقیر از رده
 خاطر گرفته اخلاص و وفای سابق باز از و اخراج انجا میدقتضیل امور مذکور از صفحات آینده ظاهر می تواند شد

ذکر و در صفدر جنگ عظیم آباد و معاودت او بصورت خود بعد چند روز حسب الحکم حضور و اندیش و دیوانی را

چون ایام برسات منقطع گردید آب و گل راه با خشکی پذیرفت صفدر جنگ در او از راه شوال یا اوائل ذی القعدة
 بخرس با فوج بسیار داخل و هندوستانی از انجمله جماعت سنی که با زانندگان لشکر نادر شاهی بوده اند در تشویش بهیبت هزار
 خواهند بود و قریب به هزار سوار قدیم هندوستانی هم با ساز ویران لاق و توپ و توپان زمین ساز ویرانجام و افر و بنگه همور
 در انجام موقوف از دارالملک صوبه خود که فیض آباد نام دارد حرکت نموده بحدود الملک بهادر معروفه داشت که این نیازمند
 حسب الحکم حضور و اشعار و ایمانه که را بهیبت جنگ و محاربه مرتبه می رود و این امر با بیانی طعنه و تخریب
 صوبه من دار الفتن و زمیندارانش قابو طلب فساد پیشه اند ناموس را در مجرایه متواتر می رود و در صوبه تو انکم گذشت
 که راسته مستحکم در نظر ندارم لهذا امیدوارم که اگر از حضور بر نور قلعه رستاس و قلع چناره باین خاکسار عنایت بشود و نهایت
 بهتر باشد و سایر اطمینان از طرف ناموس خواهد بود و عمده الملک قبول نموده اشعار نموده که درین باب عرض داشت
 پادشاه نماید تا او هم مطابق آن بحضور برنگارد و صفدر جنگ حسب الاشعار بعمل آورد و پادشاه اسناد قلعه دار سینه رستاس

جساره تمام صفدر جنگ از شسته قلعه داران سابق را یکی بنامکد و پشت که قند نه مذکور خواهد و بنام صفدر جنگ
 نامبارش رسیده و برادر یاسه گنگا در کشی بابل بنشیند و بعد از آنکه در میان مع عیال و اطفال خود در آمده و قلعه را تاراج
 کرده پسندید که سلطان مستشار طرف خود در آن فساد بدهد متعلقان را تا عظیم آباد همراه آورد و این علوم که اگر ایضا در فوج
 عظیم آباد نامشده بودند و در متعلقان را هر صورت بقعه یاسه مذکور میخواست رسانید و خود با کمال جاود خلاق در
 شوکت و بقال تمام عظیم آباد و در طرفت همیشه جنگ لواله فقیر حکم رسید صفدر جنگ بهادر حسب حکم مقصور
 بود که جناب عالی شایع الملک حکام الدوله بهادر و نهایت جنگ می رسید هرگاه که در یک رستلار نامه استنبال و بهماناری
 و امتثال او در شان لغیرت که مناسب دانستند عمل آورند شود که امری موجب لال خاطر خاطر الشان گردد و در عظیم آباد آشکار
 خبر آمد که صفدر جنگ و شاکل و بیباکی تشون علیه تفرقه نکردند که شاه که همراه ایشان بود عجب ترس افتاد که آن زلزله
 است که شش عظیم بیاد مردم میداد و سبب آنکه اخبار قتل عام که هنگام ورود در شاه در شایعمان آباد و دیگر ادوگوشش در
 مردم اخبار فزیده بود و الدوله نیز چند فوج و اسباب لال نهایت این لطافت همراه داشت لیکن در جنگ صفدر جنگ
 هیچ کس نبود چون سالفه مرستی صفدر جنگ و همراهایش اصلا نبود و احتیاط و پاس ابرو مقتضی آن گشت که در میان
 و اسطو با دیر میره خان بباد که در وقت گفته بهایت جنگ و عظیم آباد و شش انتظار انتظار سوار بکار سیاهه انفاقا از سر
 سادات طایفه بود و الدوله نیز رقوم نیز از این زمره بدین جهت بامدرک و اتحاد و دواد و ملاقات با سعد و انفاق انفاقه خلاصی
 بود که هر چه بود و میره خان چون از امرای صفدر جنگ ویرید آشنای بود و زمان وقت بهر توده و اسطو در نظر نیامده و اند
 که در خاطر خود تقریبی به میره خان ظاهر ساخت خان رقوم است و الدوله نیز در خصوص نهایت مرتبه نموده خود براسه ملاقات
 صفدر جنگ و تقریب خلوت و الدوله پیشرفت و پروانه صفدر جنگ متعین است و بسیار در خط خود فرستاده میباشد و پشت که
 بهیت خاطر با استنبال صفدر جنگ پیشتر آمده و پنج اندیشه بخاطر خوراه خدمت و الدوله با سیاه و تفرقه و یکم داشت همیشه منتبال
 شایع و درین راه و سوارای عادت نمود و امور و الطاف و عنایات گشت و همان او متعین و عظیم آباد در سیده
 و در قتالی و در امر او نموده خوشنودش داشت صفدر جنگ حکم تحقیر قلعه از اموال و جوارای بهیت جنگ که در اینجا گذارشته
 رسته بود و در فوج از این حکم حاضران صفدر جنگ از مردم غلبه و فیره بر درانه های قلعه شش بر آمدن مردم و اسباب از راه
 حاکم نشین قلعه دستور و مقدر بود حسب الامر و الدوله شش بهد و با سعد و دوسه از ممدان رسته خواص و جوارای را با بعضی اموال که
 خود صده بود با خفا و احتیاط بردارد و در مکانیکه براسه آنها مینموده بود و در و در و در آن الدوله با محل و نقلی دیگر اموال
 و جوارای مذکور نموده در خانه قلعه متعین بنماید خود آورده گذارشت و صفدر جنگ بچشم لبیدار داخل شهر عظیم آباد
 که دیده قلعه را بطریق اجمالی و در بعضی مردم خود را در بناتش انداخته خود با خفا و زیارت قبر جوارای خود که در عظیم آباد مدون
 و آن مکان بهر پلر سادات خان حرکت است آمد و بیک خود که در آنی بود داشت سادوت و تفرقه و متعین و در آن
 و عطا و غره و شهر و ممداران و با گیس و در آن حضور بکار داشت او قریب به بیست و پنج نفر از جوانان خود را با خود
 که از مردم بیای قتل منازل درین شوکت پیش آورد مردم را از خود با داخل و بعد ساخت بیخه اما قتال جیده و قوی با
 کلان که بسیار از لشکر سادات مرستی بهیت جنگ و عظیم آباد که از لشکر رفته بود صفدر جنگ تقریباً آنها را ششده از الدوله
 دست خاوند که قتال و قوی با آنها مذکور نموده و در قریب از بیست و پنج نفر از جوانان خود را با خود داشت که

هنگامی که راه را گردانیده بالا بالا طرف کمان رفت و یکبار به دورها گذشت و باز سر راه گرفت و دیگر و بنا نهاد و رسیده در سر راه
تعبیه مذکوره بسبب در و دشمنانیت شمر و غور ظاهر گشته آفت عظیم بکشته آنجا را رسیدند از برجه محمد غوث خان و حرم کئی آفت
شیر زنی بود و با برجه بدستی و پایشانی طاقت عبور و مرور در میان یافت و چنانچه خود را در بسته با منور و
از اقربا و متبایان که درین عمرت دست از زفاف کشیده بودند از شرط عمرت بنا بر حفظ عصمت مستند زلفه بجان لشکر
یکران گردید و چون از آن خانه شکسته دور ایستاده آتش جنگ و صدای تشنگ بر خاست غارت گران را حیرت زدی ادا
و بعضی در میانه آتش کوشیدند و بعضی دیگر خبر سرد افکار رسانیدند بالاجی را و بعضی نموده در بانگ کزمن محمد غوث خان
بر حرم نکالیده ایستادند و خواست که بر زدن چار پیاپی آنرا بر سر خود حق بر زن داده با چند کس مخلوک در راه بسته مستعد جنگ
نشدند و با حال بکینه و اقبال و دخل و تصرف در انجام داده بالا بسج را و از این جبارت را با ده از طاقت پند آمد
در راه او چوبی از لباس و آتش و دهن فرستاد و چند سوار خود را همراه ایشان داده نامور گردانید که اگر لشکر دشمن
حاضر بود که آمدند که کسی آن ضعیفه قصد می نمود و فرستاده نموده راه کوهستان گرفت چون نام فرج
از اینها بگوشید که دست سواران مذکور از آن ضعیفه رخصت حاصل نموده لشکر خود پیوسته بالا بسج را و بعد از طی
مسافت از حدود میر بجه میرزا آورده باز در فواح مرشد آباد گردید و از طرف ناگور کلان رگوبی به سوی مله احلال مغربی بهر
جذبت و دریافت حسب العطب بهما لشکر نیز در قرب جوار مرشد آباد رسید و عساکر بهیله و ضرر در بنگاه مستجمع گردید

دو کلمات بالائی را و با مهابت جنگ و اخراج رگوبی از حدود بنگاه و مساوت

بالاجی را و میرزا و ولایت

چون بالا بسج را و متصل مهابت جنگ رسید و اطراف منکر و عساکر ساختت مهابت جنگ هم که در آن اوقات بر لب دریا
در آن ضعیف نیم سادات جاه و جلال داشت بقصد ملاقات رفت بالا بسج را و مراسم استقبال العمل آورده پیغمبر خویش آورد
چلو بر دایم بر کت مینوگرا و آفران مرغ و دخل بود که قاصد و خوریزت بهیله پیغام داد و بعد مقدم رسیدن مراسم
تواضع و کفایت مساوت بد و شمر است خود خود روز دیگر بالا و بقصد باز دید و رسیدن آنرا که بهیله مراسم استقبال
بجا آورده بر سر خویش جانے داد و عثمان بسیار در انتظام مکتب مخصوص دفاع رگوبی گشته بعد از نفع عطوفان و اوقات
ضابطه عمل خود انجام داده جوار و بلور سات داده بالا را و رخصت نمود بعد از آن پیغام داده اخراج رگوبی بهیله
و او بالا بسج را و در خواست خود به چندین سال عظیم آبا و نذوه که از خوف ایصال آن دو نمود مصطفی خان و هیبت جنگ
درین جواب رسوال مقرر گشته آمد و رفت نمودند آنکه حساب بملقماس چند ساله چو نه متع گشته مهابت جنگ رسانیدش
راست و بر گردانیده مهابت عساکر بهیله رگوبی نمود و خود قاصد فراموش داد و عساکر بهیله و کوچ فرمود
بالا بسج را و شکسته را فرستاده بالغ گردید و مهابت جنگ به ضرورت مصلحت در حرکت نیافت و ناچار از راه
سبوت بالا بسج را و رسانید تا التماس تنبیه و اخراج رگوبی نمود و رگوبی که این کوته و برودان رطل اقامت
بر آنکشته بود و بجز این اتفاق آنگه یافته و مقادیرت خویش در محال خلیف غالب محال دید و بهیله مهابت
خویش به کمال روان گردید و در و لائق و عده افواج ظفر مولج در تعاقب رگوبی را طم آمده از و خانه بجای گریخته

بهست نری نکاله که مشتبه و بعدیکه دو کچال را داشته حاسه رخصت از جناب مهابت جنگ خود به بنام فرستاد که
 افواج سرکار چنانچه باید ورطه سلامت مسارت کنی نماید من مرضی می شوم بعد چند سے خبر دے و گھوڑے گراے نوید رسید
 بعد تبلیغ این بنام رود و دیگر کالا و قبیل هر چه تمام تر خاقان به گوتاخته باور رسید و بعد حمار به بنیت برگه افاده از دره جبال
 راه ملک خود گرفت و بیشتر از میرزا و دیگر ادبیت و تاراج رفت و به کاسه که میبایست به پور رفت بود به استماع این خبر از
 در پاسه جبال کنگ در کمال سده ایگی و اضطراب بیرون رفت و بالا را و هم مقضی المرام روانه بلاد و کهن گردید و تکیه بالاراد
 مرضی گشته عانم و کهن گردید و کمال بالا را که براسه بعضی جواب و سوال میشد مستطیع خان آمد به بود و رفت و سبب افتاد
 آقا سے خود و سلسله بر غلطی سلطنت تور خود و کله انسابی بر زبان آورد و مستطیع خان اب بنیاد وده خسرمان داد
 که او را بنیت ملاز نش حب الار به عمل آورده و دلش خود داند آندده گشته می خواست به رود و فتنه برانگیزد و مهابت جنگ
 بشینده و او را پیش خود طلبید و به غایت اسب و خلعت و دیگر عطایا خود خود بهر گردانید و بالا را کو چیده بهر گه اسه
 مقصود گردید بهر ازان مهابت جنگ بهر مستطیع خان گفت که این حرکت باعث مناسد غیبه و عداوت بالا را کوسه شد و
 جواب التماس نمود که اگر چنین سے خود دلی نعمت به بنیت بهر گه سے بهر داختند و دوسه بالا را کوسه المید با دلی نعمت
 بالا را و داد گشتال میدادند و بنده بهر گه سے بهر گه مهابت مهابت این ساد و در آخر عمر بهر ادا گل منور شد بهر گه سے
 بنود و عقد بعد فتن بالا سے را و دیکسین فتنه المیدان خاطر مهابت جنگ و بهر میان بهر آمد و چون احتمال ساد و دست
 و گه و بهر گه بود مهابت جنگ عانم مرشد آبا و گردید بهر گه دولت خود و سید و دلبت جنگ از مرشد آبا و رخصت
 ساد و دست بهر گه بنیم آبا و که دار الملک او بود و گشته تا مدتی منزل مقصود گشت و مدتی اوقات کوکل چند که ذکر بهر گه
 و کهن از سرکار حسین قلیخان بود و بهر گه و دیکه کاسه بهر گه نگرداشت با هر سه دلی نعمت خود و خود و قبا بهشت در حضور
 شهادت جنگ بهر آبا و بهر گه خیر بنام حسین قلیخان نوشت و حسین قلی خان معزول و مورد عتاب گشته نیابت چها بگرنگ
 بهر حسین خان که خود را سے گرد داشت مقرر گشت و علاقه خود را سے بهر قلندر رخصت شد حسین قلی خان وارو
 مرشد آبا و شده و در تیر بهر اصلاح بهر گه کار خود اوقات او بهر گه را ایندن بهر گه کی مزاج گسیب می بگر زد و بهر شهادت جنگ
 فتنه مهابت جنگ را بهر کمال خود متوجه ساخت و مشار الیه اصول کار حسین قلی خان بر دوش خویش گزشت از بهر دوش هر غنچه در گم
 و منیع آثم او در خواست و دند بیت و دولت خواست و او خاطر نشان بهر دوشاخه علمت نیابت بهر گه بگرنگ بهر حسین قلیخان
 و بهر بنیادین مرتبه حسین قلیخان نفر بود و چنین مرتبه حکم در حضور بهر کمال استقلال و استبداد روانه چها بگرنگ بهر حسین قلیخان
 را که کبیده خاطر گشته بود و عطاء الله خان از طرف خود خود را سے بهر گه بکمال پور داد و حسین قلی خان بعد وصول بهر گه بگرنگ
 گوکل چند را از پیشکار سے معزول نموده مورد انواع عقوبات متعدد باز گردانید و از پنج و شش بهر گه راج بلبله
 را بهر دیکه کاسه خود مقرر داشت و بعد اختتام آنجا اقامت خود در حضور مستحسن و دره نیابت خود بهر حسین الدین خان اوج
 بهر ادر زاده خود او بهر شد آبا و داد و ادم و بخت در کمال تسلط و اقتدار بود آنکه بخش بخش و سراج الدوله ادر ادر
 اعتبار بار انداخته با حق گشت و خون او چون خون سب و دش تمام بجاله و خ ادران مهابت جنگ با خاک او بار بهر بسات
 و کز آمدن بنیت جنگ لغیریم آبا و اقطار سر رشته نافت الداد و شان و دیگر سر لوح که لکن آوان رویداد

چون بهیبت جنگ همانان اسن و اطمینان از مرشد آباد مساوت نموده در حد و حدود و بیخ بنیان آباد رسیدند و با برادر و بست خود
 در فوج برگزیده سنوت و نگار سے اقامت کردند و با همانا سبب انس آنکه چون با والد سبب بر گران و پر گنہ با سے مذکور و نامایت کسمستان
 پلان و ناپور و در علاقہ ایشان و پر گنہ با سے سر و کنبه و چو گان و ان و شکر گمانے و کوئی گنہ نیز و دیکه و والد و زینس در ان
 آنجا مارا و والد و تسلسل بود و مقتدران آنجا اکثر سے خاصه راجه مندر سببک نهایت اخلاص با والد داشت و خواست که آنرا را
 بنوید و اطف خود بمال و با والد خوف ساخته از خود گردانید و چون راجه کمرت چند پیرا سے و بیان عالم چند دیوان شجاع الدوله
 مقهور را دیوان مدارالهام خود ساخته همراه آورد و بود سے خواست که اکثران و مقتدران صوبه با و تسلسل حبیبه از دیگران
 بگسلند و بند و بست صوبه بواسطه اعتماد بنظر سے دیگر داشته باشد حق اسی حال والد عرفیه مقنن استبدان آمدن
 خود و جنگ شسته فرستاد و در جواب نوشت که عترت من بنصیر میر سیم با بقاء قاتنا خواهد شد قصدی نکند و والد و حنا سے او
 در رفتن چنانچه بجای خود نشست ناگهان شهر و در و در مرشد و در نواح پر گنہ با سے مذکور برافواه و اسی مردم افتاد و بیخ
 یافت و بهیبت جنگ توقف در ان مکان بسبب تمت فوج و اسباب که در اسفار کلک و جنگال حالتی و طافتی باقی مانده
 بود صلاح ندانسته بعد استماع این خبر که حبیبه و مقام مشرب را با بریده اول صبح فضا سے شکر خیم آباد رسید و والد با هم
 خود بر آمد و متصل به نالاب سیاهی پور بهیبت جنگ را دریافت بهیبت جنگ که بر اسب سوار بود و در پس تنه سے نالاب
 مذکور استاده راجه کمرت چند را پیشتر براسے استقبال و ملاقات و والد فرستاد و چون نزدیک رسید والد و راجه مذکور
 از اسب فرود آمد و با هم دیگر معانیه نموده با اتفاق براسے لارمت بهیبت جنگ و رفتند بهیبت جنگ از حجاب مذکور بر آمد
 سبب را پیش راند و اندرون ملا و خود جلوس پر گرفته امتداد والد پیشتر نشاندند و مذکور را منب و بهیبت جنگ سوار و مناسب خم
 گشته یا والد معاف نمود و در دهم کلمه استنساخ احوال نموده حکم بسوا شدن داده خود پیشتر راند و والد آسے چند در انجا
 استاده با برادر خود محمد سے نشان و خان که بنشینے بهیبت جنگ بود و دیگر سرداران سپاه معانیه و ملاقات نموده سوار شد و
 همراه سوار سے بهیبت جنگ داخل شهر گشت و بنیادش را سبب چند روز را و آمد و رفت در بار و مکرر و اعانده کلمات شکایت
 سابقه و خدر خواسته و اظهار هر کار سے علی با سے طبع از طرفین مستوح بود و بهیبت جنگ بود و والد با استماع بعضی خدشات
 خود استمه و دمه با سے نمود و میگفت که چون جناب عالی سے منی مبادت جنگ از شما بر گران و آزرده اند و ملاقات
 و استرخای ارشاد گریز سے نیست چند روز بنوعیکین سے گویم باید بر سر من رفتم و معانیه با سے ادا شان نموده
 باز بدستور جمع مقدمات انشمار جمع خواهم داشت و والد نظر به ابرو سے خود قبول نمی نمود و بنا بر غیرت و حدت مرا بجه
 که داشت بنمایش مرتبه خود را سبب خدشها آنکه ناچار و دنی براسے ملاقات و والد تقیر آمده و جسم سردار و بجوئی
 و عذر خواسته را با بیان رسانید و والد مرد و ملاقات باز زده و ملاقات خود و معانیه و بنا سے کار بر تکرار و رفت
 و ارا ده شایعمان آباد گذار شسته از بهیبت جنگ مرخص شد بعد چند روز بهیبت سفر نموده با ساعت بخارا که با نزد دهم
 رجب مثاله جبر سے بود و مع رفقا آنکه داشت طبل جبل در عین شکر خلافت ضابطه تو کرمی و آتانی که گفته سوار شدند و
 باغ را سے با کشن وکیل با نظم بنگال نقل مکان نمود و دمه سے نشان خان علم را تم که برادر خود و والد بود با آنکه بهیبت جنگ در
 نهایت مرتبه اوداد دست میداشت و از مره و نخلصان دو تو خود آسے انکاشت و جوهر شجاعت و صداقت و ابرو و
 امتحان نموده کمال اعتماد و ادا داشت بنا بر افتراق برادر بزرگ شکسته خاطر گشته است و معانیه و تو کرمی و خدمت بخشی گریه نموده

هر چند هیبت جنگ در منع استعدا و ترغیب رفاقت خود بهالذمه نمود و متعین خود را فرستاده و نصیحتا فرمود و خواست که خود
 بخانه اشل آمده همراه خود گرفته ببرد و مدتی بنار خان مندرجهای مناسب نموده اند و اگر چه در جلن اندیشهها در خاطر مردم بود
 که بماد از مندر اران بحدود چوریه کمتر داشتند و دشمنان را با بغلای دشمنان با دالده فرستاده نمایند و مدتی بنار خان مندر
 واحد صوبه عظیم آباد که عبارت از یکسر باشد با دالده همراهی نموده بخانه خود برگشت و دالده در عین برسات قطع منازل نموده بغض آباد
 صوبه اودم که دارالملک مسعود جنگ بود رسید و روز و روزت مسعود جنگ نمود و جلن باعث برپایی اوضاع معاشش
 دالده مسعود جنگ شده بود باین شرم نهایت دلجوئی و استمال نموده و قید داد و امانها نمود و رست کوی او بخود محمد شاه فرستاد
 و در بعد دوسراست داخل پیش خیمه های خود شد و تکرار احوال دالده و مسعود جنگ در ملک احوال محمد شاه و احمد شاه و
 امرای شاهجهان آباد انشاء الله تعالى فرموده و قانع محار و اوردن کتونی مناسب جنین می نماید که باجرای
 جنگ و عظیم آباد و قانع حالات خاندان مهابت جنگ و غیره که درین ممالک عروج نموده منقرض شده و سالی که
 سال ۱۱۹۹ هجری است سلسل و منتظم در یک دفتر بزرگوار و قیام احوال محمد شاه و احمد شاه و ملکی که سالی و شاه عالم مع
 امرای شاهجهان آباد و دلاهور و دلاور آباد و کابل و در دفتر دیگر و احوال دکن آن قدر که باجمالی معلوم گردیده در هر دو
 دفتر هر جا مقام اقتضا گذشت بنامید من الله التوفیق و بلا اعتصام

استن هیبت جنگ حصار گلی برای شهر عظیم آباد و تجدیدن مردم از ان بناد و ابتدا و آخر
 اعتراف نمودن بخوبی آن عمل بنابر محفوظ ماندن از اکثر حوادث و بلا یا +

چون هیبت جنگ و دالده عظیم آباد گردید و آمدن سره در ان صوبه شهرت یافت هیبت جنگ حصار گلی برای
 حفظ عموم سکند و رعایا مصلحت دید که راجع را با خود فرمود که برینا حصار قدیم دیوارهای جدید بکشند و خندیت در دقت
 آن حصار نموده کیمش را بنشیند و ایستاد تا سنانی بهر سنان حصار قدیم را از آن میبرد که شش بود که اشتهاده و مردم
 بران خاندان حصار از حصار اشتهاده نگذاشته بودند و برین بنا بکشند تا خاندان و سر که منهدم شود و صاهجهان بیوت
 لائق الاندکام این بنار و باره خود غلظ نمایند و دیده آه و دقان از حد گذرانند و جلن مصلحت حفظ عام در ضمن این اندکام
 حضور و دوسر که بران مشرب نشد حسب الامر عمل آمد و در اندک و آن حصن استوار تیار گشته و قلع و معرکه چیدار و سلب از ان
 در هنگام حروب سره و غیر آن که کرد و در ده جاعه مذکور و دوسر و دالده و غلظت کثیر از سکند بیرون شمس هم درون حصار
 در آمده از خدمات حوادث محفوظ و از عمارات بیرون شهر نیز خوف گوا و هواهای بر دوج و باره حصار دست از صرف
 سره کوتا گردانید همان غلظت شمس که شکرتن از بود و بر حسن تدبیر هیبت جنگ اعتراف و اقرار است نمودند و هیبت جنگ
 بجامه و از ام در کمال عت و اقتضای می گذرانید و اغلب اوقات براسه و دالده بخانه آمده و حافظتهاست نمود
 و تمام سرکار از سره و از حضور بیجا که خود طایفه و اراده آبادی که با سبب داشت بنابرین عازم رفتن سرکار از سره
 که آن طرف انگار بود که در برون راقم مدتی بنار خان مرحوم شفقت با نوق القیاس داشت و راسخه آزار و سبب او نمود
 خود بخانه اشل رفت و با خود آمده و همراه گرفت بود و در یاد و حصول ببال مذکور در آید و سبب سکونت راجع به
 آنجا از قدیم و عمارات آنهاست نزدل نموده و اقامت گزید و سبب برگشتن با سبب سرکار مذکور و بعد بنار خان و دیگر جای دیگر ان

پسروا ہندو در اکثر آبادی و تو فیہ حاصل محال نہ ہو داشت بعد از آن کہ سکونت قبضہ مذکورہ بطول انجامید زود بہ خود آستہ بیکر بہت مہابت جنگ را با اطفال و اکثر خدمہ محل نزد خود بطبیعت و نیز اولادہ فقیر نگاشت کہ آرد و سے ملاقات شمار زیادہ از آن ست کہ نہشتہ بہر اگر حوجہ باشد مع فرزندان قشر لیل آورد و عبا جے چند در بہمن مقام گذارندہ و این بنا بر شہقت و محض و جو یو بہا بود اولد مقتدران را با خبر با ہر چند از آثار ب باشند این قسم سلوک کمتر سبب باشند فقیر و ملی فنی خسان برادر خود را تم بہر ہے والدہ درین ایام در شاہجہان آباد بود و مصطفیٰ خان بنا بر تنکو خدمتہا و کمال جرأت کہ داشت ہا دن اقتدار رسیدہ در زمرہ ملازمان مہابت جنگ کے را بہسم و شریک خود نمیدید

ذکر عروج مصطفیٰ خان بہادر بر جنگ عبرتہ عالی و قتل شدن بھاسکر پنڈت با حسیال مصطفیٰ خان بقدرت الکی

مصطفیٰ خان کہ در حروب مذکورہ سابقہ حسن ارادت و جہد جافشاے و جلالت خود نسبت بر فقائے دیگر کر و متواتر بہر ظهور رسانید مستطور نظر مہابت جنگ گردیدہ بالنامہاں لکھے و اسباب و خیال در اقراں ممتاز و سر فراز گشت از ان جملہ و از وہ اکبر رو پیہ کیا را نام یافت و ہفت ہزار سوار و رسالہ و پنج ہزار سوار و رسالہ عیش عبدالبینے خان صوبہ دار لنگ بود و بہر مردن عبدالبینے خان پیرش عبدالرول خان منصب پدر کچہزارے یا چار ہزارے داشت ہر سالہ و صوبہ دار سے مذکور سہ ہزارے یافتہ حاکم بالاسنقلان صوبہ مذکورہ گردید و مصطفیٰ خان خود منصب پنجہزارے و ہالکے جہاں دار و علم و ذویت در سالہفت ہزار سوار و قریب پچہل و پنجاہ نعل و غیرہ اسباب امارت انچہ باید مہا داشتہ در کمال استقلال و اذیت دار سر ج جمع محلات ملی و ملی و مقتدر سے فرو تپہا ہر خود کہ آثار ب قریہ مہابت جنگ و در حصول مر دم خود توسل بے جستند و بہر تہذہ رسید کہ خود جمع ملازمان و منتخبان گردید تا آنکہ حاجی احمد بہادر کلان مہابت جنگ با وجود سہ ہفت ہزار سوار از اقتدار اختیار مصطفیٰ خان عاجز و حیران گشتہ بنا بر انوار خاطر جسد البی برادر غربت از مرشد آباد کہ مسکن ویرینہ ادا ز عمدہ شجاع الدولہ بود اختیار نمود و پیش پسر کتر خود احرام الدولہ زین الدین احمد خان بہادر بہت جنگ بر عظیم آباد رفت و نیز سبب اگر در مگے حاجی احمد خدمت ہو سکے گردید کہ بہر صولت جنگ بہادر عنایت گشت زیر کہ حاجے آن را بر اسے خود می خواست و صولت جنگ من بعد ہنگامہ لکھ خدمتے کہ اندک فائدہ داشتہ باشند انداشت مہابت جنگ پاس خاطر صولت جنگ عزیز داشتہ چون حاجے احمد را ز حال سائر مرشد آباد بقدر ریاضت حاجی پسر بود و دن خدمت ہو سکے نفولی داشت و حاجی احمد بہا ت مذکورہ آزدہ خاطر گشتہ بہ عظیم آباد بہر خواستہ رفت و درین عرصہ بعد انقضائے موسم بر شکار در سال پنجاہ و ہفتم از ماہ و دوازدهم بھاسکر پنڈت علی قراول لاکہ از سرہ دایان مشہور بعض مالک و دکن بود بہر قاتل خود برگزید و او را سر دوشش ہفت ہزار سوار گردانندہ شہر و سال مذکور در نہایت اقتدار حسب الامر گھو بہو سبلہ بہیت ہزار سوار داخل بلا و او ویسہ و ہنگالہ گردید قصد آنکہ اگر مصالحہ میسر آید بہر منتقم شمارد و الا بجا رہے بر آزدہ مہابت جنگ کہ از دشنام اسفا و تواترہ اندک کسانے و ملائے ہم رسانندہ بود بہا سے منافقہ بھاسکر پنڈت تہذہ گذار شدہ آرام و آسائش سپاہ منتظر داشت و با مصطفیٰ خان در باب منافقہ از مشورہ آغا زہادہ خواست کہ تہذہ بہرے بھاسکر نہایت جمع سہ امان نوح از یکجا بقابلو سے خود در آورده ہمہ را یکبارہ اسے ملک عدم گرداند چون ان کار بنا بر اقتدار بھاسکر و وحشت او مہابت جنگ و ہر میانفش و عدم اطمینان از خروج اسلامیان متعبر کہ متعذر رہے خود مہابت جنگ

مصطفی خان را بنابر حصول مرام خود میداد و از انواع افکار و حیالات ساخته متوقع صوبه دامنه فطیم آباد گردانید و دو حده کرد
 که اگر بهاسکر رابع سرداران همراهی بودام خود کشیده و بمقتضی مهابت جنگ رساند صوبه مذکور را با منقض باشد مصطفی خان
 که در مصاحب فوتم دلاور و دوشیزه زبان آور بود بد طبع افتاده میاد و اما در گردید و با بهاسکر شروع پیکارهاست که پیش از آن
 نموده و از آن جنگ غافل و میداد امریکه در خیال او نمیکشت گردان چون با بهاسکر سخن او در گرفت داشت عاقل آمدن مصطفی خان
 نمود مهابت جنگ مصطفی خان رابع را بهر جا که میام که مقتضای او و ملا را لهما خانه اش بود بر راز خود آگهی داده نزد بهاسکر
 فرستاد و گفت که بهر صورت او رابع سرداران لشکر باید آورد و تا همه را یکجا در محاسن عدم سر داده آید بشمار بهاسکر را امر نزد
 بهاسکر که در حواله کوه رسیده بود و شافته ملاقات نمودند و مهابت جنگ بداد و محاسن مافی الفیروز را در مرشد آباد
 نشست نموده در محال مگر اکتفا در میسر بهاسکر ساخت و مصطفی خان و رابع جانی رام بقدر مصالحه برداشتند و چندین
 فساد و فسون کرد که پامان غلاظ و مشد او نشسته بود بهاسکر را راسخه بود و رک ملاقات مهابت جنگ ساختند و اعلی تزدول
 را که از دست نشانی بود بر بنای مهابت جنگ راز نموده و معهود آنکه هرگاه او مطمئن برگرد و بهاسکر با فاق رویای عسکر بلا دست
 مهابت جنگ شتاب مصطفی خان و رابع جانی رام چون دیدند که نقش مرادشان درست نشست علی بهائی را همراه گرفته عادت
 نمودند و مصطفی خان در اثنا راه با علی بهائی بنا به مهابت ایامی و افغانی راه مکه و گنگو سے زبانی کشود و او را بهاسکر جنگ
 رسانیده و مورد الطاف بسیار گردانید مهابت جنگ که در حسن خلق و تقرب و پذیرایی نظیر بود گفتگو سے رنگین و عثمان شیرین
 دل علی تزدول را از غلبه و شیفه خود ساخت و بتالیف قلب او چنان پرداخت که با فوغل تصور رنجان نمود و مصطفی خان را همراه
 او فرستاده به لاسانی بهاسکر و دفع منشا آنکه در دلش استغفار داشت همت گماشت و درین عرض مدت که مرطبه دوال و حواله کشیدن
 رنگ بر روی آب بود مهابت جنگ علی التواتر بار سال تحف و هدایا از قبیل خاکه و لایت و سنگال و آتش و براق و دیگر چیزهای
 و لایب باعث الا که داشت و از این نفرت خاطر بهاسکر گردیده و دشواریهای ساخته بود که اگر مقصود عظیم بهاسکر در نقشه
 نمیداشت چه عجیب که سبب اختیار بودن تحریک اغیار خود بخود ملاقات مهابت جنگ پیشانی و از طرفین آمد درنت
 مکرار یافته رابع جانی رام هم که در همان تن مهابت جنگ بود براسه استماله بهاسکر بنیاد اکثر در حرکت بود و آخر الامر بنای
 مصالحه ملاقات بنیادین مهابت جنگ بهاسکر گذارشته آمد و میدان مکرار ملاقات قرار یافت مهابت جنگ در امانی فتح
 مکر داشت و بهاسکر بنیادین در کوه سکونت و ریزه بود و او را سفر با او اکل شمع و خال اول و در سه که براسه ملاقات هم دیگر
 معین گشته بود یک خیمه بزرگ در میدان سنگلاستاده شد و سرای ده با سه بسیار بر پاگشته من طولان و سیله برای آن
 زیمه میرسد مهابت جنگ با جمیع فوج خود چون در میدان مذکور رسید خود مع صولت جنگ و عطا الله خان ثابت جنگ
 و میر محمد کاظم خان و دیگر که با سه متحد لا غل خیمه گردیده بر بند عزت نشست و چون احدی غیر از جانی رام و مصطفی خان
 و حکم یک بر این راه اطلاع نداشت ایمان شهر هم اکثری بر سه تماشا چین مجلس حاضر آمده مصاحبت مهابت جنگ
 گردید و مصطفی خان و رابع جانی رام که با سه طرب و جواب و سوال و صاحب عهد و چنان بهاسکر بودند براسه آوردن بهاسکر
 پیشتر رفتند با سه سرداران لشکر همراهمان عقب خیمه مهابت جنگ معاول و تیار در میدان استاند و یک با سه متهم
 با فغانی بنیسه منسل بستوها سه غیر و بعضی بهر مهابت جنگ که بسته فقط فرمان استاده بودند در آن وقت مهابت جنگ
 اطلاع این نازل و عزت جنگ و عطا الله خان براسه تنبیه و بر آمدن آنها از غفلت صلاح دید و هر یک یک فرمود که خیمه

دو سه راکه برای مکالمه با جاسکر پلشت بر پا شده بهصورت جنگ بهادر بنایند یک یک حرکت جنگ ایستاده نمودند و نیمه تنها برده کنون
 خاطر همت جنگ را ناظر هر نوید صولت جنگ پس معاودت تحسین خیمه نمود و معلوم شد که او هم این راه را پلشت به همت جنگ مستطرب با سکر نشسته
 و بهدم خورش می رسید و هر کار با سکر استیاق رسید و خورش می رسید و به سکر چون بر سر درواز و رسید دست به اسلحه افواج او پیش رو
 خیمه مقابل نوبت همت جنگ بقاصد تیر یک جزا را با جاسا استادند و دست به اسلحه نوبت همت جنگ هم بهمن فاصله از خیمه
 طرف عقب استاد و بودند و مثل سوار سوار جنگ و در میان سربا و اطراف پشت سرش استاد بود و سه داران
 لشکر با سکر پیاده پاگشته و دیگر میدان بلاش با سلاح و دقایق بهمان عده داران همراهی کوبیده چهل پنجاه کس از رفاقت
 او را از انچه بیست و دو سوار و دیگر یک با که آنها را از زبان هندیان امینانگ گویند بایستی که گذشت بر در سوار پیاده همت جنگ
 فراهم آمد چون به سکر از میان فرود آمد یک دست دست مصطفی خان و برست دیگر دست جاسکر رام گرفته داخل سوار پیاده با
 شد و علی فرادول پیش رو و دیگران در عقب میمن و لیسا و اس گر دایند و قبضه می نمود و دست کرده هر یک بفر و دیگر
 می خرایند مصطفی خان و صاحب جانی رام که از تیر کار خیر داشتند قدری مناسب گفته دست خود از دست او بر آورده
 بر دران رفتند چون رسید از میدان محن سربا پیاده و در دید همت جنگ پرسید که با سکر پلشت کدام است شناسد گان
 مثل میزرا حکیم یک و دیگران که آنها را همت جنگ براسه بهمن نزد خود داشته بودند نشان دادند همت جنگ به سکر
 نمود چون آمدن نشین شده استاد گان حضور فرمود و این بودی ناکشید از حاضران برین راز کسی آگاه نبود مردم تیر گشته
 متوقف شدند و هر یک سکر کاظم خان التماس نمود که چه حکم می شود چون کررتا یک گفت میر کاظم خان و بر خیزد و دیگران
 شمشیر کشید و دیدند مصطفی خان بیخ شمشیر مثل اودل شاه و حکیم شاه و غیره را که متعهدان با جرات بودند و حضور
 گذاشته امور ساخته بود که هر امری که از همت جنگ حد دریا پیش بلامثل خواهی نمود و نظام مصطفی خان مشاهده
 این حال نموده همانجا شمشیر کشیده و با سکر و همراهانش در آمدند و میر عسکر کاظم خان سبقت بر دیگران گرفته
 ضربتی بر سر به سکر فروداخت و کار را تمام ساخت همراهیان او نیز شمشیر کشید و مردم همت جنگ در خیمه غریب
 انظار بے رویداده تماشا یاران شکر را که بی خبر مصاحبت داشتند بر خیزد از جوهر شامت عاری عار فرار از ان موعود با فتح
 و بے اختیار و داد و فرارشان مشاهده این احوال سربا بر دانه محن را بر زمین انگذند مصطفی خان برق شمشیر
 دیده با فوج خود که استعداد مشاهده بود بر سر مرشد با فاخت و همت جنگ را گفته فرستاد که جالباعی سوار شده قیاب فوج خیم
 نمایند همت جنگ در میمن از دحام که دران وقت کس که مانی شاخت بر شمشیر و دست گرفته استاده بود و چند کس
 که در محاطت او است تمام داشتند دلالت میسوار می نموندند و او بنابر غیبت گفشت بر در از انتظار بهر سینه نش و داشت کس
 عرض کرد که چه وقت انتظار کفشت است جواب داد که یمن زمان بعد آنی شما خوا هید گفت که همت جنگ که از سربا
 اضطرار کفشت با گذرشته بدرفت تا آنکه کفشت بهر سینه بر فل خود سوار گشت و کار سرداران مرهه آخبر که دید همت جنگ
 خبر مصطفی خان بر سرید بعرض رسانیدند که در قیاب مرهه تاخت عرض کرده رفته است که جناب عالی هم متاقب
 ندو و در دست آن وقت همت جنگ باطمینان تمام سربا سکر براسه تحقیق قیاب می طلبید و هر چند می گفتند که کشته شد
 قبول نکرد و بهمان در طلب سرش داشت و حکم تو افغن شادایان فرموده دست او قطع برین داشت تا آنکه سرش آوردند و سنان گان
 نمود چون تحقیق شد که سر او دست جناب قیاب تصور ان پرداخت و تا بکوه که آمد و دو سه غلام مرهه در اینجا بود و عیان باز گرفت

اما شریک اگر نیکان پیدا نمود و پیش پیمان آنکر هرگاه مصطفیٰ خان بهاسکر و غیره سرداران سرحد را با جمعه و بیان قسم کلام آنکے مطمئن ساختہ درخواست ہمدردی نمود و دیگران کچھ قبول نمودہ و غریب مصطفیٰ خان کو دند و ملاقات مہابت جنگ آمدہ را عدم سپردند کہ کیے ازان سرداران کہ گھوڑا کے کو ازان داشت ہر چند مصطفیٰ خان و بھاسکر و ملے قراول مہالو ما از حد گذرانیدند قبول نہ کردہ بملاقات مہابت جنگ دوران و قتل و رشتہ نشدہ با گردہ خود پیردن مانہ و عمدہ نمود کہ روز دیگر بملاقات و مہادت بھاسکر بندت و غیرہ سرداران بن ہم خدمت مہابت جنگ خود ہم رسید و بجزو این انقلاب با مہبت خود در فتنہ جنگ بھاسکر را با خود برداشتہ برادر چہ در را از صدمات رعایا و زمینداران و یکہ تا ازان لشکر مہابت جنگ اکثرے پہ جنگ بلا مبتلا شدند با ہم ہمیشہ ای حرم کای کو از مذکورہ کینہے از فرقہ مذکورہ خود را ازان گرداب اضطراب با ساحل مہانت رسانیدہ و انواج منتشرہ بھاسکر ہر حال شکست بال و بار و افغان و خیزان از حد و بلاد بنگالہ و کلک خود پیردن کشیدہ و مہابت جنگ با جمیع نفقاسا لاء و ناما پہ مرکز دولت خود مہادت نمودہ بکام و آرام نشست و در جلد وے ابن خدمت از اخرایش سرسوات کاٹہ سپاہ را ماضی و خوشو نمودہ وہ لک روپیہ بطریق التام عنایت فرمود و عرض داشت متضمن فتح مذکورہ پادشاہ نو شستہ التماس اعضائہ منصب و خطاب بر سر جنگ و نوبت براسے مصطفیٰ خان و مہبت چہیکے از نفقاسے خود کہ متعدد ترددات بانستانی اعداد شدہ بودند مانند بزرگ جعفر خان کہ بر اسنے از شیر باد رسیدہ بود و فقیر اللہ بیگ خان حیدر علی خان و غیرہ نمود محمد شاہ فرماے متضمن کرمست و عنایت با خلعت خاص و چو احمد و خطاب شجاع الملک و اسپ و شیر مہبت مہابت جنگ فرستادہ و خطاب بر سر جنگ و نوبت و منصب پختارے براسے مصطفیٰ خان و اعضائہ مناسب و خطاب بہادرے براسے بکران پدیرائی یافتہ و رسیدہ و وجب خوشنودی براسے بگمان گردیدہ

ذکر برائی صحبت بنام مہابت جنگ مصطفیٰ خان و بر آمدن مصطفیٰ خان از مرشد آباد و جنگیدن مصطفیٰ خان بہادر بر جنگ و عظیم آباد با احترام الدولہ زین الدین احمد خان بہادر بہبت جنگ و ظفر یافتن احترام الدولہ بر مصطفیٰ خان و سوار بیکہ دین ضمن روسے داد

ہم اقتدار مصطفیٰ خان از مرتبہ ذکرے گذشتہ ہمسرے بلکہ برترے رسیدہ بود و مہبت ادووس افغان در ملک بنگالہ و سرکار مہابت جنگ از حدہ بر رزہ طرفہ از حد مہادت گذشتہ کہ احدے با جمال نفس کشیدن با افغان ہر چند کہ لفظ ازان جامعہ ہاشد بسبب استیلاے فرقہ مذکورہ بودہ فی الحقیقہ این قوم نابہر کثرت عدد و خلعت عقل و خوشو و سوار و جہال و بھارے مانا بسبب ذہنیت و لبر و طمع نے باشند تا اسنے ذک المہدات ہاس حقوق و دیاسے نعم بلکہ اب و دم نہ داشتہ در و بشلہ اندک مایہ استمداد و بیع مواد فساد و مستند بواج و عناوے شود و بہت طمع حقوق مصاحبت دیرینہ و احساناے سابقہ فراموش نمودہ تا بقفل آقا و خاوند بلکہ قصد و خوشاوندی را فتنہ و ہم بنا بر مہانت تمام از اراک و قہر با حاسن اخلاق کہ ازان جسمہ غفور و احسان ست آشنانودہ در انتقامات خصوص تملق فتنے اگر شدہ باشد نہایت مہلب اسے باشد و دعوے خون در نما ہر چند قربا بگذرونے خواہد و گرہ اسے کینہ از سببہ نشان نے کشاید مصطفیٰ خان اگر چہ خلی از شہرے بود اما بنا بر جرات و شوکتے کہ داشت بشاہد کہ دولتمناسے بنگالہ کہ برادر العین ہمیشہ سے دید آتش حرص و طمع در کانون سینماش برے فروخت تا آنکہ استمداد خود را ز حاکم افغانان در مقابلہ و مقابلہ با مہابت جنگ

برابر بلکه بیشتر دیدار آتش برینا و شعله کشیده با مهابت جنگ شروع باستغفار سے ہوا عندیکہ بنابر اغراض و ذمیان آمدہ بود و نمود
از جملہ وعدہ ہائیکہ صوبہ دار سے عظیم آباد بود کہ احسن تمام الدولہ بہادر و ناما کثر مہابت جنگ داشت مہابت جنگ را دفا
بودہ و باینکہ نظام عوض سہل سے خود و در زمان خندان غرض نہایت گران و دشوار آمد خواست کہ محسن بیان و حسن طراز سے زبان
چنان امر دشوار سے را بیا سنانے طے کند چند ماہ با نجا کے گفتگو و مجبور بود و بانواع ہر بایانے خیالات مرتبہ خاطر
مصطفیٰ خان سے درود و امانت بجا آگاہ شد لب بمراب و حوایے وصال با فسانہ و خواب و تسلی فی شود خان مرتبہ ہمسد
امروز فردا و تدبیر در امور سیر بود و آخر الامر آہستہ آہستہ پردہ از رویے کار بر خاستن و اخلاصہا کا ستن گرفت و رفتہ رفتہ
در ادب و حرم سہل آمد و رفت در بار موقوف گردید سبب امتناع مصطفیٰ خان از آمدن در بار بتقریر یوسف علی خان مرحوم
آنکہ مہابت جنگ بہ ظاہر ہر دو جوئے و اسالہ او میکوشیدہ و در باطن بنابر تسلط و حکم او قاعد و دفع منافذش بودہ از تدبیر
آن عظمت بینی و زبرد رویے مصطفیٰ خان او دل شاہ و حکیم شاہ را کہ سران رخاے او بودہ اند با بدلت شرمینش از خود
بر بار فرستادہ خود تہیہ آمدن داشت اشار الیہا بحضور مہابت جنگ رسیدہ و مجرا کردہ شستند اتفاقاً یوسف علی خان
مرحوم ہم دوران روز حاضر و بر باجر اسے در بار ناظر بودی گوید کہ غیر محدودے از ملازمان دوران وقت حاضر نبودند کہ آن ہر دو
رسیدند بہ مجروح شستن آئنا خواجہ سرائے از محل بر آمدہ شدت عارضہ ہیضہ جواب بگم زد و مہابت جنگ ظاہر نمود و تفران
الہاس و اخیر قریب وصول مصطفیٰ خان معروض شد مہابت جنگ بنابر دریافت احوال بگم مجلس رفتہ او دل شاہ و حکیم شاہ را
تا آمدن خود موقوف امر نمود و درین حال آن ہر دو در یکے از تجربہ ہائے دولتمدار احساس حرکت کئے کردہ متوہم شدند کہ شاید جمے
از باب صلاح را در آن مجسمہ بدفع مصطفیٰ خان نشانادہ خود بہمانہ عارضہ بگم اندر دین رفتہ اند از احتمال این خیال
از انجا برخاستہ راہ خانہ گرفتند و مصطفیٰ خان را کہ قریب بہر دولت سرار سیدہ بود اعلام نمودند خان مذکور کہ از آمدن
بنابر خبرہ سری ماہ مقرر دے پیود و از مہابت جنگ مطمئن نبود و غرضہ قوی در خاطرش نشاندہ از جا نیکو رسیدہ بود و گشت
مہابت جنگ خبر مذکور شنیدہ طے الفور شہامت جنگ بہادر را فرستاد کہ بہر نحو بہ تشدید و تصفیہ خاطرش کوشیدہ باز آورد
شہامت جنگ در راہ باور سیدہ ہر چند خواست کہ بانواع تقریرات و اقسام ایمان خاطر پریشان ادراستج گردانید و ازالہ
و حشش نمودہ بحضور مہابت جنگ آورد و سو دے نہ کرد مصطفیٰ خان بجائے خود رسیدہ و سال خود را کہ نہزار سوار
پیادہ علاوہ آن بود با خویش متفق ساخته لواکے مخالفت برافراشت و پیغام استغفارے کوکرے و استدعائے مغفرت
نمود مہابت جنگ بتوسط شہامت جنگ قول و وعاش پیش سپاہ و غیثہ و وثوق تمام داشت ہر چند خواست کہ
و حشش را بہر انتہا تبدیل و ہر بیج صورت در گرفت اما آنکہ مصطفیٰ خان بیخا ہما سے خوشتر متضمن استغاثی الیای
مواجد فرستاد و مہابت جنگ و شہامت جنگ و وصولت جنگ مع جمیع ذالبتگان و متنبیان بہتد مضطرب و حیران
گشتہ بینی دانستند کہ چکنند چون جرأت و جلاد ہما سے او سالما ویدہ بود و غرضت عظیم رو سے داد و از طریقین باستعداد حرب
انجا سید در شہر مرشد آباد ملازمان و دلخواہ مہابت جنگ فرا حسم آمدہ از دلا ماریۃ تا قریب بہ جمعا و سنے
بر جنگ مردم سپاہ از سالہا ہر یکے مثل وصولت جنگ و مہابت جنگ و شہامت جنگ و میر محمد جعفر خان و حیدر علی خان و قیصر علی خان
و نور الدین بیگ خان و عمر خان و ہر سانش و دیگر یکے متفرقات و ہزار یان بر حق اند از شش فسخ را و کشتی
و جسدن و دیگر بھلیہ با و خاص بہر دوران گرد حویٹے مہابت جنگ از دحام داشتہ و وز و شب مسلح و طبیب

قتل ہوا بیت جنگ درالفا سے وعدہ عطا سے صوبہ عظیم آباد استقامت مند برادر عم زاد خود را کہ عبدالرسول خان صوبہ دار کلک بود نزد خود طبعیتاً انچہ پیش آید و مناسب نماید بالفاق او کہ وہ آید عبدالرسول خان داود خان نام افغانی را نائب خود گذاشت و بار سالہ خود از کلک کوچیدہ یہ مصطفیٰ خان تخت گشت پدرش عبدالبنی خان شیخہ نرسیدہ اور نقاسی محمد اعظم شاد خلفہ اورنگ زیب و از عمدہ زاد با بود با کثر صفات حمیدہ آراستہ و بجز ہیایک بسیار پر است بود میر عبدالعزیز از اسادات سمانہ مضان صوبہ دار بود کہ سید عزیز صاحب تیز از سالہ داران سرکار مہابت جنگ و جنگلہ افواج متینہ کلک سہراہ ابد بدیش فقیر نقل سے کرد کہ عبدالبنی خان جون بوطین باسن بود و زبانی نہ مصطفیٰ خان داوید خان مہابت جنگ مضمر ساخت بانندہ روز سے در غارت گشت کہ سید صاحب شہما را بخر خود را بدو این طفل یعنی مصطفیٰ خان را داوید خان کو اسے دوسرے حمیدہ است من و عجیب منصفہ گرفتار آمد کہ مصطفیٰ خان بخواہت و زرم نگ نہک تر اسے کہ در خاندان ماندہ نشین بگلو نہ را در این نام پرشت ہر اسے خود کو انکم بود و اگر مہابت جنگ بسازم از طعن اقامہ و اصحاب رہائی خواہم یافت و خواہند گفت کہ جمعیت دولت در رقابت مہابت جنگ دیدہ دست از رقابت کیسکہ بوسیلہ او بایں مقبرہ رسیدہ باز داشت خوشتر آنکہ از دستا لے قبل از بدو زو ظہور این منصفہ مرا از جہان بردار و ما ازین جنگ کہ بہر دو صورت عارض شد نیست نجات با ہم و ہر روز چہ شبینہ ہزار قدم فرسایے کہ در کلک است رفتہ دعای ہمیں امر نمود و باج چہ شبینہ را نامہ نمے فرمود و آنکہ وہ اسے از تہاب شدہ سہ ہزار روز قبل از شروع مخالفت مصطفیٰ خان عارضہ ہر سائید و در چہ شبینہ ہر صحت خدا رفتہ در ہمان تہاب شریف مدفون گردید و زیارت او کہ روز چہ شبینہ معین بود و فوت نشد انقصہ چون مصطفیٰ خان ترک رقابت مہابت جنگ اختیار نمود عبدالرسول خان کہ تیرہ روز سے ترکش او و زور بازو بود بالفاق برابر برگزیدہ ترک لوگری کردہ ہمراہ مصطفیٰ خان رہہ پھر گردید و مہابت جنگ کلک را از نائب خود خانی دیدہ بضرورت را جہد و لہجہ رام پسر جانکے رام را کہ قبل ازین پیشکار صوبہ دار بود کہ از عبدالبنی خان بود و بعد مردن عبدالبنی خان کہ پسرش عبدالرسول خان نیابت صوبہ دار سے کلک شد باز را چہ ترکم بجا بویشت بجال و بہر را بود بوجہ سہ ہزار سے و نہایت بالکی بجالہ دار و بر سالہ دوسہ ہزار سوار سز از سے دادہ بصوبہ دار سے کلک مقبرہ ساخت و سند نوشتہ فرستاد مہابت جنگ زین الدین احمد خان دانا و کمر خود را لب ارد دست میا داشت و سخن شمع شبستان چہ چراغ و دومان او بود بارادہ مصطفیٰ خان بر جان او رسیدہ شیعہ در مخالفت مقابلہ با مصطفیٰ خان بگاشت و محبوب سر سغہ ہیبت جنگ از راہ طرف شمالی دریا فرما رہے کہ مصطفیٰ خان میرفت ابلاغ داشت و در نہایت آید نوشتہ کہ از راہ لب دریا سے طرف شمالی لنگا خود را ہمارا سائید اگر حاجت خود بافاق ہمہ گیر مبدائے مصطفیٰ خان خواہم برداخت و صورت جنگیدن بہ تہائے بر اسے مصطفیٰ خان تہہ بیش بخوار سید بود

آمدن ہیبت جنگ از سر کار بہت بعظیم آباد و اقامت نمودن در میدان باغ جعفر خان و جنگیدن با مصطفیٰ خان و ظفر یافتن برو بہ نصرت ایزد مہمان و

اجارہ لقا یکہ نیابین مصطفیٰ خان بر جنگ و مہابت جنگ بہ خواستہ بود سے التوا بہت جنگ سیر سید جون خمر حرکت از سر شد آباد بارادہ بنے و عناد نوشتہ مہابت جنگ متضمن عدم تعرض با و در سائیدن خود را از مہابت جنگ سیر ہیبت جنگ چارہ کار خود را براستشارہ گذاشتہ با و التوا ان در نقاسی خود درین امر بے تعلق نمود ہر کے سنا بقدر استعداد و مناسب مزاج خود گفتن آغا نہا در خواستہ اکثر سے تبیت امر مہابت جنگ بود چہ مقابلہ

با مصطفی خان مناسب نمی نمود و توقع خفروان لشکر فداوت بود چرا که دو ائمه بلکه چارده پانزده هزار سوار خراجدار لازم و غیر لازم
 که در سالها و یکبار با سواران چند و استقامت نموده حج آورده بود همراه داشت و مصطفی خان خود در نهایت شجاعت و
 کمال دلیرانه و شجاعت و تجربه کار و کشتن و آداب کار و زار بود چون بنامه جنگ او بر تیر و شمشیر و حاجت و پوچانته داشت
 لکن افغانان اقوام اقل و تنگنا سازه خاصه با خود داشته و سواران جنگ مناسب وقت و مقام سوار سپ یا پاده یا گشته با استقبال
 آن می پرده افتند با وجود آن قریب پنجاه توپ مع اسباب لاتی در کاب او بود و زیاده از صد و پنجاه فسیل مع سواران او
 همراه ایشان در لشکر موجود هر یک از همراهان اسب خوب داشت که اقل فسیل کمتر از پانصد چار صد و پانصد و سوار سلاح
 و یراق و تاشا سازه زین اکثره از نفره و زره و خود چار آئینت و نولاد و ملاکار داشتند خلاصه فوج شایسته به جمع
 با محتاج آماده و پیراسته که در آن زمان کمتر کسی چنان داشت با طبع و داشت و هیبت جنگ بهر جهت زیاده از هزار
 سوار و بیست و شش هزار پاد و تنگنا داشت یعنی همانا مستعینه حامل و برشته همراه رکاب و بعضی از تنگنا احترام الدوله که حرم
 شجاعت و غیرت داشتند مخصوص سواران و عمار خان هم را قلم که در شجاعت و هیبت آینه بود و غریب جنگ و مشایقه مصطفی خان
 نموده التماس کرد که جمیع امور خاصه موت و حیات و البته تقدیر و نظیر با من بر اعدا منصرف و نصرت ایزد و من می است بر قلت
 و کثرت فوج نیست لکن قائل عزم قائل کم من قیمت قیله غلبت قیله کثرت باذن الله درین صورت روگردانیدن از جنگ
 و اتفاقا بهایت جنگ هر چند موافق فرمان جناب عالی است اما در جمیع احوال و اقارب و اصحاب کمال شجاعت و موجب تنگ
 و شتر سار و بیشتر هر چه را می بینا میانه است اتفاقا نماید مطیع و متقادیم چون هیبت جنگ نهایت نبور و در کمال
 شعور و روش جنگ اختیار کرده از زحمت و منفعت نمود و کوچی میانه متواتر کرده اما در نزول در منزلت شکر نه فرمود و
 بیدار ان بارغ جعفر خان مسکراست بعد از علی خان بهادر و اعره و شکر مثل میمند خاندان بهادر برادر اعره ملاک امیر خاندان و
 دیگر اعیان و منصبداران بملاقات او مشتاقانه حاضر شدند و هیبت جنگ از دور توضع و فروتنیها در آمده اخلاصه که لایق بشان
 او بود و پیشتر معمول نمادشت لعل آورده و بگوئی را از حد گذرانید و در سداجم اسباب جنگ و فراهم نمودن سپاه اهتمام آغاز
 نهاد و فائز علی خان بنام میخواست بود بهارین سواران و عمار خان و بعد از علی را در تالیف قلوب جماعه اربابان و انضباط جوازه
 سوال سمان سپاه امور و مختار فرموده احمد خان قریشی بنیره داود خان مشهور و شمشیر جهان یا و شیخ حمید الدین و شیخ امرالله
 و کرم خان و غلام حیلانی خان و خادم حسن خان و صاحب کبریت سنگه و صاحب رام خان و دیگر رفقا و مخلصان را با خود نمود که روز
 و شب در بهر ساندن مردم خوش اسبه و خوش یراق مشغول بوده بعد از آن هر که بهر صورت بدست آید نگه داشتند و پیش
 بهانه اینکه چون اطلاع بر لوطن مردم نیست احتمال دارد که در زره و قوا هم غاص می برآید و جماعه نمیشد اربابان خود بهر راه
 آنها یکدیگر در زره مخلصان محسوب می شدند طلب داشت از آنکه را چه سوار سنگه مع گوشت انبوه از ملازمان و همراهان
 خود و اهل خان سین زمیندار برگشته و سوار مع برادران خود پیشه خود سوار خان و کامگار خان و درخت خان
 با جمیعت مسیر که آنهم برابر بهر ارباب را چه سوار سنگه و بدین سوار سنگه و بهلوان سنگه و سوار سنگه برادر
 زمینداران برگشته سوار هم و چین بود و بهر سنگه زمینداران و غیبه حاضر آمده و شریک حال و مستعد جانفشانیها گردیدند و
 در عرصه قلیل روز و شب فکرم گداشت بجای رسیده بود و با سلاح هند مثل سپاه فو لازم می دید و اسباب بدایع و علامت
 نوکری ست میر سید تا آنکه سپاه باغبان بعد و قریب پچاره پانزده هزار سوار و پاده و ملاک آن لازم میسازد گردید

بایا سے مخلصان و دوزخ و مدیج دران دید که در میدان به دن سکر از عہدہ جنگ مصطفیٰ خان و ساسانی شکر سوار کرد و باہر
 فزون کرد و در دلا و دروجان بخارا نہ برے توان آمدن یا میلداران و کاندہ داران از افتخار و کلمات مرا کتب محمد بن سعد و غلبہ پشتم
 ابتدا سے سکر از برج باغ بفسخہ خان نمود و انہما پیش بسد یکہ براسے آب جلد نہا کہ محافضت آباد سے خارج شہر نہاد
 غلبہ سے آباد سے اندر ساند و خندے عمیق بر دران سکر دست بخودہ از گنگے کہ بکفر خندق حاصل شد و بوز سدا سے
 بر دران کھڑا لبستہ قلعہ ہما گر دید بر برج آن تو پہا گنا شستہ از برے تا برج دیگر یکے از جماعہ داران غشوش شد و سدا سے
 فوج بہ چند کس متحرک شد و چند جماعہ در باطاعت او مامور شد نہاد دل عبد اللہ خان بہا در خالو سے فقیر دوم احمد خان
 قریب سے سوم را کہ کربت چند دیوان پسر اسے رایان علم چند چارم ناہر رام نرائن پنجم خادم حسن خان ششم ناصر علی خان
 و مردم مذکور زیر سکر باہمت خود ہار حل آگاہست آگندہ روز و شب مشغول حراست نشستند و خیمہ ہادیگان اس از دوسے
 مرا کاپ پس پشت افواج متعینہ سکر بہ طور معسکر برپا دیو بودا علام ہریکے با خیمہ ہاے او و ہما انش در بنگاہ و شہر
 سوار سے بر سکر جائے کہ ہر کے خود مع رفت ابو درپا داشت و انتخار و در مصطفیٰ خان سے کشیدند و برادر
 غرور فقیر قلعے علی خان سہ ماہ قبل ازین غرہ ذی القعدۃ احرام شہادہ ہجری سے در ماتہ دو اور دم از شاہجہان آباد حساب الہ
 والد رحمۃ اللہ سے انصرام شادی لکھوائی در ہا یکہ مین شدہ بود و غلبہ سے آباد سیدہ در ماہ محرم سال پنجاہ و ششم
 از ماتہ دو از دم با دختر خال سہ و سدا فضال خود عبد اللہ خان بہا در فقیر لکھوا شد و چار دہم ماہ صفر در سکر
 باہمت جنگ آمدہ بر طاقت خالو سے خود شریک ابن معرکہ گردید و قلعے سے خان بر طاقت مہدی سے بخارا خان عمو سے
 مرحوم ملازم سرکار باہمت جنگ گشت و ہما سے او چند سوار کہ شاید زیادہ از عدد لفسہ خواہند بود متحرک شد و خاکسار سے ہود
 لکھو سے پاس آہو سے خود و ہمتیکہ با خال و غم و غیرہ دوستان داشت و حقوق سابقہ باہمت جنگ در سن نوروزہ سالگے
 رفاقت گردید و باہمت جنگ بر در وادے تا مار شہر و بیضے بر دج آن مردم و تو پہا گنا شستہ تا مہر و مہر فوج او سدا و
 بودہ از لشکر متصرف کے در اندرون شہر پنج دویم اگر مصطفیٰ خان بالبعض افواج ادقا صدر اسے شہر و اختلال احوال
 ناموس و خانہاے رفاقت باہمت جنگ متحرک نہ توانستہ دہان حصار ساختہ باہمت جنگ آن روز بکار آمد و
 مال و جان و ناموس سکتہ متحرک محفوظ ماندہ و موجب شکر گزار سے مردم آنجا گردید و نیز براسے استکشاف مانی الفیض مصطفیٰ خان
 ہر چند فاشی و بیان بود و بنا بر اتمام حجت باہمت جنگ دو سہ کس اعتماد را بسفارت برگزیدہ از انجملہ بودیکے حاجے عالم
 کشمیر سے کہ آخر مطالب بجای سے محمد خان شد و دوسے مولو سے تاج الدین کہ اسلش از صوبہ اودھ و از طرف عمدہ ملک
 تہدیس مدرسہ سیف خان کہ برب دریا متصل القلعہ پادشاہ سے بر طرف مغرب واقع مکان فیض و نصا و نہت و لغزار نشاندہ
 دیدہ و دلہا بود و تہر بودہ و قلعہ سے یافت دیک کس و دیگر خوب در خاطر غمازہ اغلب کہ آقا غلیبا سے مرحوم چشم و
 جسہ از سلسلہ ملک محمد خان دیوان صوبہ کابل باشد و اصحاب نامندہ مذکورہ را نزد مصطفیٰ خان فرستادہ و پیغام داد
 کہ حرکت شما از مرشد آباد اگر بہت ابرار و اقطاع مطلق از رفاقت جنابا سے لینے مہابت جنگ و دیر و نرسن
 ازین دیا رخوہ خواہ مصمم باشد چون حقوق سابقہ بہت بآئین ہمانان و دوستان بخانہ ما و روز و روز دل باید نمود و
 آنچه از اسباب سفر و بار بردار حاجت باشد انظرا باید کرد تا دو سہ روز باہم گرد کہ کام و آرام گذاریندہ با محبت حاج
 را حاضر سازیم و دوا یکہ گردنا نیم و اگر ملا سے از جنابا عالی بنا بر سہمتے و دوا دہا لگی و ہمدیکہ بندہ واسطہ رفع کدورت

کشتی را بنام دهر و افترق بافتن گزاید و اگر کسی در آن حضور شای براسه این صوبه حاصل کرده باشد بنمایند تا راه خود گرفت
 بدین زمانه و در زمانه صوبه اسلام ششانی هم فرستادگان روانه گردیده در انواع شرفه قصبه و نوکس به مصطفی خان رسیدند و بعد
 ابلغ بنام بیعت سعادت نموده جواب آورد و در نفس آنکه در اراده رفتن است و نه باها بیت جنگ پوشتن بلکه انزوات
 این صوبه از دست شما منور است و استعانت که نموده اید جواش آنکه مندرسه که در انزوات صوبه بنگال از سر از خان در دست
 علم شما بود همان بندین در دست ادم باید و پدر مصراع نادر بیان خواسته که اگر چیت به بدین این جواب از مولی که مذکور
 پرسید که دوستی چو اگر گرسنه بت پرستان و طرعت دیگر جائه رفقه مستعد بپا باشند و اما قصد در استیصال هر دو باشد
 اول کدام یک از فریقین را از رنج کشیم مولی تاج الدین مقصدش را نمیداند اما تجا بلی کرده جواب داد که کانرا را اگر
 تیر بلی باشد و راست که در رنج کشند اهل قصبه هر چند رفقه باشند نمی توان کشت آدای دلالت بخیر و مالت از انسانی
 همانا کن از ستیاقست مصطفی خان گفت با اعتقاد و در شایو شایخ ما خود در قصبه بدر آنکه رفقه اند اول رفقه را باید که زاید بعد
 انسان از حال دیگران باید پرسید مولی خوشی گردیده عرض کرد پدر زستانه چون در بنار سیدند و اما جسمه ارا من و علم
 ظاهرا رفقه هیبت جنگ که مستعد مافرد دست در گشت و نیز شحرت داشت که مصطفی خان خانه با سه مردم غمر و نقاس
 سببیت جنگ را از فرط غرور بر نقاسه خود بخشیده هر خانه بنام سیکه از مهران خود مقرر ساخته بود که بعد از آن خانه
 اهل و بابایش باو تعلق باشد از نقاسه خواست نفیر در زمانه استیش از دیوان حضرت حافظ شیرازی که بلا شبیه
 لسان القب است و برین واقع نقادول نموده بود این بیت بر آید حافظ تو باغی خود انداز کار و دل خوشه ای که
 جسم اگر کند در می فدا کند و اما که ملایق این نقادول مشاهده گفت القه مصطفی خان چون برنگسید رسید از سر و نقاس
 برادر خود را مع فوج همراهش براسه انزوات قلعه بنما که آنک بتان در صافیت شمره داشت نقین نمود حسن بیگ خان
 قلعه و از انگلیسیان که بجا ستش تمام داشتند و مانده استاد چون این قدر که برادر نظر او بچ می نمود پاره و با بلی از نقاس
 بران قلعه پر شش نمود و در پیش بالاسه حصار برآمد و قلعه را گرفتند و آبسبب بقدر عبدالرسول خان که زیر دیوار در دوازه
 قلعه استاده مردم از نقاس بر آمدن بالاسه قلعه می نمود سیکه از ستیاقان در دوازه سیکه از بالاسه فصیل بران عز جمین
 از نقاس قضا را سنگ مذکور بر سر پرورد عبدالرسول خان رسید و در شکست دنا مبرده و با نقاسه استی اردینا بر بیست نقه
 موکب چنان بود که در آن شکست عبدالرسول خان توان نمود مصطفی خان اگر چه با استقلال خود و پاسس طهمی و نقاس
 از جا در نیامده باطن متاثر گشت و کمرش شکست هر عبدالرسول خان باز و سیکه در آزار می او بود سه روز در آنجا
 مقام نموده بر اسم تفریت و معنواشن نویت پرداخت و بیضی از توپها و باروت و کله انچه حاجت و مناسب بود انسان قلعه
 گرفته بیشتر منصف نموده چون خبر قریب وصول او به بیت جنگ رسید و پاسس اردیاسه اطراف سنگر را تمام تمام نموده و
 و شب نیمی آسود و بعد از شام خان را مامور فرموده بود که شبان در دوازه چند نویت گرد سنگر گشت بدو سیکه و نقاس
 و ساسه سنگر به از در حرم مذکور بدین خصوص انچه مناسب می دانست می نمود تا آنکه در و زبشت که مقدم هم با هیبت
 صغر بود مردم همه در جاسه خود مستعد و بهیشت سیم که در ساعت از در و زب آمد مصطفی خان متصل و سنگر سیده و با نقاس
 انجا را به که از نقاس و نقاس نموده فوج خود را و حصار ساخت سیکه سیکه در سنگر بند خان و سیکه و سیکه و سیکه
 خود دوازه فاسه مذکور برآمد و بلند خان را بیشتر فرستاد تا بالادست از طرف پشت لشکر در آمده بر پشت

مردم بهیبت جنگ زنده و خود نیز از آن ترسیدند و کثرت چند و غیر مستحقین آن طرف بوده اند اراده در آمدن نمود
 بلند خان حبیب الامر به طرف شماس رفته و از باغ جعفر خان جابر سے کہ پنجار اور باجما مقبہ ہو وہ انگہ مستحق ناصر علی خان
 و پسرش سید علی و داماد مر قنوی خان میرزا رستم سے نام کہ آن طرف مقرر ہو وہ اندر آدینخت ناصر علی خان مجسمہ روح
 افتادہ از کار رفت و سید علی و میرزا رستم نے رحمت اسے پوئستند و ناہر خان سیوا سے زخمی گشتہ کہ نیت بلند خان و میرزا
 و از دوسے بهیبت جنگ در آمد و در پہلے اسے ہر ایش مہور سے لشکر دیدہ مشغول غارت شدند و مصطفیٰ خان بر سر پا
 سند رنگہ کہ آخر لشکر بود کثرت سے یک حملہ سے کثیر از ہر ایشان سند رنگہ مثل غازی خان یا نور کے دما داد سند رنگہ و غیر
 رہبار خفا سے بسیار برخاک میدان انگہ سند رنگہ با چند کس سعد و دراز دعام فوج مصطفیٰ خان کہ کثیر از شش ہفت ہزار
 سوار بود متلاشے گشت و مصطفیٰ خان بجال او خبر داشت پیشتر را ندیکہ در آمدن او در لشکر و اندک تیر ماران و از بغاوت
 سیوا سے بر کمر و راجہ کثرت چند پہلو جراتے ازیر خورد و راہ گر پیش گرفتند از شاہ کو این احوال جمع لشکر بان آن مسلح
 بے استقلال گشتہ فرارے شدند و پیش رو سے بهیبت جنگ تمام عرصہ خالے گردید و مصطفیٰ خان با جمع کثیر تیر ماران شد
 بهیبت جنگ بنیل سیوا سے خود بر آمدہ بانکہ ملکہ مردم کہ کثیر از دود و صدمہ و پناہ پیادہ خاص بردار بودند بادل سے
 و خاطر ملین مقابل مصطفیٰ خان گردید از جملہ سواران نامدار خان و کامگار خان و دسر دار خان و دست خان بہمن با صد سوار
 ہر اسے خود و ترب بشاد و سوار شرف از املہ برادر سے مخاطب بیاد علی خان دیکہ اسے رو شماس از دم سوار
 در رکاب نصرت انباشل بودہ اند و مددے شماس خان با فتنے علی خان و میراکرام و بیخ شش کس دیگر در مورچہ سال
 شیخ حمید الدین جالبے کھنوسے طرف پہلو سے چپ بهیبت جنگ مشغول انگہ و دو کھنوسے او بود کہ این القاب رہنورد
 مددے شماس خان پیش از کور کہ جماعہ از ہر مقصد کس و لشکر از املہ کھنوسے کہ او ہم و جمعیت برابر بہ فوج حمید الدین بود
 تا یکدہ اسے سوارے نمود و دوسے کہ مددے شماس خان بہ ہمان جمیعت بیخ شش کس در پہلو سے چپ بہ جنگ
 استاد مصطفیٰ خان در رسیدہ بہر دو دست مردم را ترخیص بفرز کہ فتنے بهیبت جنگ با یاد از شاہ خود و زبانی ہم بہ آواز بلند
 گفت کہ بهیبت جنگ بہمن است او را زنده گیرید یکم شاہ مقابل مددے شماس خان آمدہ از اسب فرود آمد و مددے شماس
 از ہر ایشان مددے شماس خان مقابل او پیادہ شدہ با او در آن کثرت بہیبت جنگ با کمال استقلال بہ طرف مصطفیٰ خان
 اندہ تیر ماران پیش رفت دیکہ را فرستادہ و بعد از خان پیغام نمود کہ با کل فوج ہر اسے خود سوار شود عبد اللہ خان و
 دیگران را کہ این طرف نہ پناہ سکر و در دعام مردم بودہ اند و طفا از دور و مصطفیٰ خان دہلند خان و این ہمہ زد و خورد سے
 دوسے ادا گئی خود ازین بہت عبد اللہ خان را جرئت است دادہ جواب فرستاد کہ در لشکر متابعت کست کہ کسے سوار شود
 ہر کس بکسے خود مستند است و لطف از با سے کہ بیاد فوج ہمان طرف ممانعہ با و خواہنود آدم دیگر آمدہ حکم رسانید
 کہ ہر گز نہ تمام شوم بچہ کار خواہید آمد عبد اللہ خان تخریشہ بہر نعل خود و دیندہ و مددہ و دیگر تیر مارانفت ایشان بہ
 اسب سوار شدہ چون ملاحظہ کریم مصطفیٰ خان شکست خوردہ بہر دین سکر و در رفتہ بود و از طرف بهیبت جنگ کہ بر سر
 سکر استاد بود بان در ہنگام سید از دوج مصطفیٰ خان با سکر داران فیل نشین گریزان بہرقت عبد اللہ خان را مشاہدہ
 این احوال باعث الفغان شد کہ جنین جنگے خاوند نگیدہ از ماخذ سے بہ تلوثر رسید خواست کہ با مدد دوسے کہ ہر گز
 سوار بودند بر سر فوج مصطفیٰ خان کہ فضا حملہ ضرب بان در ہنگام رفتہ با استقلال استاد و علمہا سے لشکر را کردہ شادمان

می نواخت و مردم او که مشرق شده بودند از هر طرف بر سر او جمع آمدند و او عام و اجتماع می نمودند تا روز دوستان دانانیت
 می نمودند و بعد از آن مصطفیٰ خان از شدت غیظ و غضب نشنیده بیشتر می راند تا آنکه بہبیت جنگ کس فرستاد و مالیت
 شد و بدینود گفت کہ این غلبہ خدا داد و در فتن شاہ بر سر او بہ تنہا کے بر باد رفتہ قضیہ متعکس خواہ شد بجا می خورد بودہ
 شکر آئے بہا آید و بہر سبب کہ از نصرت آئی پیمان کار یک ساعہ استاجاد بعد از آنکہ خان برگشتہ بجا می خود ایتاد مصطفیٰ خان
 با نصف النہار استادہ ماندہ چون مروض بہر فراجم آمدند اکثر غلصان را بحدود دید و جبہ کشتہ شدن پلغنی مستعدان
 دیگر مشہد مہمان وقت یورش نمودن صلاح عزالت و بمسکر خود کہ بر سر دیاسے بن خرد بہ فاصلہ یک کہ دو مہک
 کمتر بود مساوت کرد و در نزل نمود و تپسا را مقابل شکر در باغ انسد کہ بطرف جنوب شکر واقع شدہ بود قائم کردہ
 فرمان بجہ اندازے داد و صورت جنگ مذکور و شکست خوردن مصطفیٰ خان بر این منوال است کہ چون مصطفیٰ خان بہر
 بہبیت جنگ رسید بہبیت جنگ باو ای از ظفر کشتہ و دست از جہان شستہ با استقلال استقبالی او نمود و بدست خود سوار
 سے نزد انگلیس خان خاصہ رود و دیگرہ تا از ان ہر او و راجہ اسے یکن بہ برق اندازے و استعمال تیر و شمشیر سر راہ بہر
 مصطفیٰ خان گرفتند مصطفیٰ خان قلمت توج بہبیت جنگ را ننہا دیدہ بہ ہر اہیسان خود میگفت کہ بہبیت جنگ بہن است
 ز ندہ اسلش گیرید درین عرصہ حکیم شاہ کہ از جوانان ہانام و نشان و از جہلمندان مصطفیٰ خان بود و برو سے ہمدی شاعر خان و
 ابدل شاہ برادر او و پلغنی ستوران دیگر و برو سے بہبیت جنگ از رخ شمشیر و فلنگ کشتہ افتادند و مصطفیٰ خان قریب رسیدہ
 بود کہ بلبان او از رخشم فلنگ بر زمین غلیظہ و مقارن این حال مصطفیٰ خان اضطراب میل خود دیدہ و بخوف آنکہ با او بگریزند
 و فوج و ظفر مشقت از دشمن رود با اعتماد شجاعت و فاقہ ہر اہیسان خود خود را از نیل اسگندہ تا بالفاق او دیگران ہم بہن کار
 کردہ ہم جرم آوردہ بہبیت جنگ را و شکر نمایند کہ جب تقدیر مردم ہر اہیسان بہن او را مثل افتادن بلبان دانستہ
 و مضطرب گشتہ کہ غلبہ مصطفیٰ خان بیرنگی روزگار تماشا کردہ چارہ ناچار تا بیرون شکر ہر اہیسان بجاہ پادہ رفت
 بیرون شکر مردم او را شناختہ اسے برای سوار سے حاضر آوردند و او سوار کردہ چون عین انقلاب و دو فتنہ اضطرار
 بود و وقت مصلحت ندیدہ و در عترت حکم ہذا فتن شادایہ نمود و مقابل استادہ چنانچہ مذکور شد پائل آورد و ازین طرف
 بہبیت جنگ مع جہج سواران و افواج ہانے ماندہ تمام روز و تمام شب سوار و مستعد کار زار استادہ ماندہ اہل طہیان
 معلوم شد کہ راجہ شہر سنگہ بعد از خود کو شہیدہ چون ہر اہیسانش اکثر سے شربت ناگوار مرگ نوشیدہ بہر مصطفیٰ خان او را
 بعد و مطلق غنیمتہ و پیش را ندہ را جہ کبریت چندتہ دیگر افواج کہ بہت و بلند خان با فوج شش ہزار کس و را آوردہ بانہا
 بہت جہجہ با و آوردہ با غارت نمودہ و اعلام از با و افتادہ کسے دان عرصہ نماہ شہر سنگہ فتح مصطفیٰ خان و کشتہ شدن
 بہبیت جنگ یقین دانستہ بدرفت و ہر اہیسان شکر و محمہ جمال و نصر المہ زمینداران بہ گنہ سرس و کشیہ و زار و دیگر
 ریزہ زمینداران ہم بدرفتند و افواجیکہ ضربت دست مصطفیٰ خان دیدہ بود اکثر سے بجانہ ہاسے خالی بیرون
 حصار عظیم آباد و جہجے کثیر بر آب دریا و باو سے دریاغ جعفر خان رفتہ پناہ گرفتند و نصف شکر از مردان کار سے
 کہ سختخان شکر خوردہ اند خاسے ماندہ و از آوردہ باز و غنیمہ بافتلے نماندہ تا باینکہ نظر کار کنند میدان خالی دیدہ میشد
 بناچار سے شکر طرف شہر کہ سمت مغرب بود خالی گذارستہ طرف مشرق مقابل شکر مصطفیٰ خان پاسدار سے را
 ضرر و ضرر نہ و بہبیت جنگ روزانہ در غیر محضر سے کہ ہاسے او باغذک فاصلہ از محمد عبداللے خان استادہ کردہ بودند

بہرے برد و دقت شب و خیر عبد اللہ خان آمدہ استراحت کے نمود عبد اللہ خان و ہمد سے شہر خان و این اقل الام نام و
 مستان رنفا سے اوہ ہمارا ہیان عبد اللہ خان و دیگر مردم ہمد سے شہر خان و سق علی خان با سداشس سے نمودند سب سے
 افغانہ نزدیک شکر سیدہ و باقی چند سردار و فاعہ شتون بودند بیا در سے اقبال حسن سے و اہتمام ہمد سے شہر خان
 و عبد اللہ خان کر زو مردم تہ ہر جا فرستادہ تا کہ نمودند کہ کے ازجا بنجند و از ہر جا کہ کہ گنہ کو شکان در آئند بچا سے
 ایشان رسا اند افغانیہ روی نمودہ فتنہ برخاستہ فرو نشست تمام روز گولہ ہاسے توپ ازان سوی آمد و اسب و
 مردیکہ اند کے دور تر از شکر بطرف پشت ماسے بودند مجروح و ضائع سے نمودند و در دامن شکر مردم غنٹو نہ بودہ اند
 پیوہ ذکا ل برین سوال گشت شب غم کہ شب چار شبنہ آخر ماہ صفر بود ہر کار باخبر آوردند کہ مصطفیٰ خان فسر و کوچ پی گنہ
 بہیت جنگ ار با پ مشورہ راجع نمودہ استشارہ نمودہ اسے و انباہان بر این فسر ازیات کہ اید دن جنگ دیگر امری منظور
 نمود و صبح استعدا حرب باید نمود ہوا سے این امر با بودنا ناچہ مقدار است بطو تاید و صلح جہنم انفا و کہ لشکر یان
 مطلوب جنگ سابق راجع سرداران شان و شکر باید گشت و لشکر کہ در سکنہ بودہ ہوا کہ گشت باید جنگیہ
 بہین قسم چعل آمد عبد اللہ خان بہادر راجع احمد خان قریشی و شیخ جہانناز خادم حسن خان و سید عرب خان
 مقدمتہ یکیش نمودند و جسوت ناگردانہ مادر خان را جہتین ہا ہر چہاد بر اور محل کل ہمارا ہیان و رسالہ خاص و معدنی شہر خان
 و شیخ حمید الدین و دیگران بھرا سے احکام الدولہ بہیت جنگ بہادر مقرر شدند و راجہ کیرت چند و را جہرام نرائن و
 ذوالفقار خان و دیگران کہ در جنگ اولی ضرب دست مصطفیٰ خان را ویدہ و منحزم کہ دیدہ بودند در سکنہ شتون شدند
 اول صبح بہیت جنگ خانزادہ توکل بر نصرت ہار سے دیار سے اوٹھا سے نمود سوار شد و ناہیدہ عجز بر آستان خداوند
 مستان سودہ فتح و ظفر بر دشمن خیرہ سرساکت نمود ہوا عبد اللہ خان قریب بیک ہزار و پانصد کس بہیت فراہم آمد
 و بہیت جنگ نزدیک ہزار سوار و ہزار پیادہ برق انداز و قدر سے بان و دوسہ ضرب و دو کلہ جلوی مورود
 و ہیکر دیدہ و سواران ہمارا سے مصطفیٰ خان از باغ ہاسے اند کہ طرف جنوب شکر بودہ شایان و توپ ہاسے دو مغرب
 رویہ رودان شدہ ہمد سے شہر خان آمدہ با عبد اللہ خان گشت کہ پیشتر رفتہ سب آہ جلد را باید گرفت والا اگر
 در دست مصطفیٰ خان آمدہ دین ہمدان ایستان مخدر خواہ شد نہیرا کہ آہنا و پناہ سدا و میدان خواہیم نامہ
 ہمد اللہ خان قبول نمودہ از پیش رو سے بہیت جنگ اہل بدست چپ پیشتر را ند و بہیت جنگ بر سر شایع نامہ
 عقب تر از عبد اللہ خان اہل بطرف دست راست نامہ و در میانہ فاصلہ بقدر گولہ رس توپ و فستاد
 عبد اللہ خان مع ہمارا ہیان کہ بندہ ہم ازان جملہ بود ہنوز تا بسزا شد نہ گور سیدہ بودیم کہ مصطفیٰ خان اہل
 میدان عقب شد نہ گور گشتہ آہنا و اقبالش و متصرف گردید و توپ ہاسے اورا بجا نب چپ با چیدہ و شروع بہر دین
 نمودند و در ہر سے مادر پناہ آن سدا مرتضیٰ خان پسر مصطفیٰ خان با حمیت فرازان پیادہ با کشتہ استوار ایستاد
 مصطفیٰ خان بمنہا سے سدا سیدہ بر سر راستہ باغ جعفر خان مقابل رو سے بہیت جنگ بریل خود قرار گرفت
 و بہین مصطفیٰ خان و پسرش مرتضیٰ خان افغانہ با لفقشان با لشکرا سے برق آنا و بر سر آن سدا متقیل بہم چن سدا کنند
 صف بستہ اشد و شروع بہ برق انداز سے نمودند میان ما و دشمن فاصلہ بقدر یک تہ اندالہ بود در اندک زمانے از
 ہمارا ہیان اکثر سے مجروح و بعضے مقتول و اسبہا سے اکثر سواران بغلیہ اندانجہ یکے از رنفا سے عبد اللہ خان

بود که اسپش از گوسے غلیظ و او پیاده گردید و استخانت به قیصر آورد و قیصر نیلے کسوار بود و نشانیده دورا همراه خود برگرفت
 وقت برخاستن نیل گله تنگ بر کر آن عزیز رسیده احوال بود که در سرگذشت او در کرد و چندان و بند شد و نیز بازوی چپ
 قیصر بر امت گله تنگ رسیده گشت و پوست ماسخت و استخوان محفوظ ماند و نیل بان عبدالمعلی خان را و در غم گله تنگ بر سینہ
 رسیده اند کار رفت اما زنده ماند و عبدالمعلی خان و رحمت خان خواص خود را از عقب حوض نیل برداشته بر جاسے نیل بان نشانید
 و نیل بان را در غم سے بود و عقب خود را قتل و باز اگر برادر نهایت گر سے پذیرفت یکے از رفقاء عبد اللہ خان میرزا
 فتح الدنام کہ او را رستم زمان و سام صحران گفت تنگ کے ہاسے معد و در ملازمان عبدالمعلی خان را کہ در آن وقت بر جا
 ماندہ بودند با وجود آنکہ خود در پافربے یافتہ طاقت استخوان نداشت اما بقوت قلبی ہمراہ تنگیان خود گرفتہ و تنگہارا
 تیار کنایہ و پیش رو آورد و مشکلمی کنایہ چون وقت نازک بود و عرصہ بر مردم تنگ اکثر سے بدرشت خندان جینی با
 چار سوار کہ عبدالمعلی خان و احمد خان قریشی و شیخ جہان یار و خادم حسن خان بودند ماند و پیادہ از سہ سوار بلکہ کستہ
 اذان ہمراہ خود اند و زمان وقت عبدالمعلی خان بابیت جنگ پیغام فرستاد کہ عرصہ بر تنگ گردیدہ ہے لکن سبقت نمی توانیم نمود
 مناسب آنکہ صاحب ہم در جاسے خود بجنید ناپشت گر سے شام پختہ تا دم والا پنج بر اندر و خود ہر گذشت اما انتظام جنگ جز
 یہ ہم خواہم خود بہشت جنگ بخوارست پیشتر اند صاحب سے پدرش مانع گردید و این خبر شنیدہ بالوس شدیم و جمع با استداد
 این دوسے نمودیم درین ضمن نیل نشان مصطفیٰ خان از عقب سد و صوف اناغہ برآمد و ہمہ متیقن شد کہ اناغہ غنہ جلدی اند
 بہان وقت قضا را از راجع اللہ بالفنگیان رسیده شک کنایہ در غم گلی بر نشان بردار نیل سوار رسیده کارش تمام
 گشت و بقدر یک دوگر علماہ از نیل جستہ مع نشان بر زمین افتادہ ما غم از زبان قیصر برآمد کہ ردہ ایم انشاء اللہ تملے
 و در چار سوار دیگر گشتہ پیدا را پیش ماندند و از سہ گذشتہ با فوج مرتضیٰ خان کہ در بر بود و در آن وقت و مقارن
 زمین احوال بابیت جنگ ہاسے عبدالمعلی خان و پیغام او شان را صاحب دیدہ و مخالفت ہاسے پدر خود نمود و بانکہ فاصلہ
 از میدان دوت پیغام ہر از یک استادہ بود ہیئت مجوسے نیل سوار سے خود را پیش راند و بان و سہ کلہ ہاسے جلدی پیش
 پیش او میرت و علامہ آن درین رفتن تیار کردہ سر رسید اند و خاصہ دران و دیگر تنگیان نیز شک کنان مقابل مصطفیٰ خان
 نے رفتند حلقہ را غنہ و مرتضیٰ خان دریدن بابیت جنگ بر سر مصطفیٰ خان و در وقت داحد و سے داد بار غنہ
 مرتضیٰ خان و ہمراہیان اسر کہ نرم گرم بود و برق شمشیر لا دران سر مباردان ازین ہم سے ربود و قریب پھل پنجاہ کس
 از اناغہ رو بردے با مجروح و مقتول گشتہ و در میدان افتادہ بودند کہ ناگهان بنصرت از دوسے نسیم فتح و ظفر
 بر چہسم علم ہیئت جنگ دیدہ و نے الحقیقہ ہوا کہ غنہ بے بود مشغولے گشتہ گوسے بند و برق بر شہم راست مصطفیٰ خان
 از دست برق اندازان پیش رو سے ہیئت جنگ رسید و ازین گوش داشت او بیرون رفت و خود بر نیل چون مردہ
 افتادہ بمشامہ این احوال و مقام سے او را گرفت متیقن گشتہ ہمہ ہارا دل از دست رفت و سبے اختیار عارف را بر کس را محتار
 افتادہ و غنا بر گشت مرتضیٰ خان فرار نیل پر بالکشت مشاہدہ نمودہ و صبر و طاقت در ہاخت و ہزیمت در نہایت شاخت
 چون مصطفیٰ خان امیر المؤمنین علیہ السلام و محبان آجمناب را بطریق میدیدیم ہمراہ راست او چنین آتے رسید و دیدہ آجمناب
 بابیت جنگ و عبدالمعلی خان و دیگر سہ دران منصور شکر سے بتقدیم رسانیدہ شادمان گردیدند و احترام الدولہ حکم بنواختن
 شادمانہ نمودہ آہستہ تعاقب فرمایند و چون ناموس نیز ہمراہ اناغہ بود و فرار ہم اضطراب کردہ و تامل و تاملے

راہ سے بریدند و اگر ارباب مال و بہل سوار سے بنا برے راہی بسہولت میرفت دوسرے ہزار کس با استقلال سے استند و چون
 ارباب و بہلہا دور تر میرفت خود ہم راہ سے رشتہ نہایت جنگ و حاجے احمد پدش بٹکر یان دسر داران خود یکا یک کرد و نہوا تر
 اتہام سے نمودند کہ مردم در تعاقب زیادہ روسے نکند خلاصہ در عرصہ دو پہر یک کر وہ راہ و تعاقب طے شد بعد از ان بجای
 خود استادہ شاد راہ سے فوارا خند تا سپاہ سے لشکر و اثر نگاہ فرار سے مفتوح شد و خبر رسید کہ مصطفیٰ خان بر تالاب بٹی پور
 رسیدہ اقامت گزید و در راہ حیات او معلوم شدہ از قبل بر پا کئے سواریش فردا در دند و منزل افتاد ہوش موائل
 او در روسے دادہ از ما جہرا استفسار و از دار و زونے بخت و اقبال تا مساف نمود و مہبت جنگ معاودت نمودہ داخل
 خیمہ خود گردیدہ ند و مید کہ با گرفت و بعد رہا یہ ہر کس از در تھا کہ سین فاقون لعل آردہ ہر یکے را خوشنود فرمود فقیہ را آنگہ
 حدیث السن بودہ ہم در آغوش ہر پاسے کشیدہ شامیش را نہایت رسانید و شب و بہا بخاک را بنید صبح خبر کہ مصطفیٰ خان
 شینہ و با شمع این بصر خود ہم کوچ نمود و بنید گاہ او کہ تالاب بٹی پور بود و مسکرا ساخت و مصطفیٰ خان از تالاب مذکور کو چسیدہ
 بنوبت پور رفت ہمین قسم تا محب طے پور تعاقبے پمل آمدہ بود کہ مہابت جنگ بنظیم آباد رسیدہ بر امن رگھو بنے ہو ملہ
 کہ حسب الطلب مصطفیٰ خان از جا سے خود چسیدہ بود آگے یافت و مہبت جنگ نوشٹ کہ احوال انیست و در صورت
 اتفاق مرہٹہ با مصطفیٰ خان از عمدہ اش بر آمدن نہ مقدر شاست و نہ یار سے من بہتر آنگہ چون اسحال او مغلوب شد
 بسال او تنہا پسر و ازید و کار او بسازید و من معاودت پھر شد آباد نمودہ بعد میر سے مرہٹہ را متوقف سازم تا بہدیگر
 نہ پیوند مہبت جنگ با شمع این خبر سالار سے لشکر بعد اعلیٰ خان سپردہ و مددی تثار خان و دیگران را زمین
 نمودہ ہما بخاکداشت تا اپنے مناسب داند لعل آردہ و خود ہنگام شب بر پا کئے بعد اعلیٰ خان سوار دکھار ان بسپاہ ہزار
 گرفتہ شبانہ راہ ہا سے طے نمودہ صبح نزد مہابت جنگ رسید و راضی آمدن چند منزل نمودہ سراج الدولہ العبدہ خان
 ہمراہ گرفتہ بشکر خود معاودت نمود مہابت جنگ ہم بعد یکد و در رسیدہ در تعاقب مصطفیٰ خان تا بقصبہ زبنا عاخی
 غار سے پور بر لب لگا کہ عمل مقدر جنگ و مسکن افغانہ است رفت و قصبہ مذکورہ را سوختہ و تا ختم معاودت را حاکم
 گشت مصطفیٰ خان خود را بقصبہ چناؤہ کہ قلعہ اش از مشاہیر قلاع ہند است کشیدہ در قصبہ تیار سے لشکر و راستی
 سلاح و یراق و فراہم آوردن اعوان و انصار کو پیشین گرفت و مہبت جنگ و مہابت جنگ با اتفاق ہم دیگر معاودت
 نمودہ بنظیم آباد رسیدہ نہ از انجا مہابت جنگ بارادہ توقیف مرہٹہ عازم مرشد آباد گردید و مہبت جنگ در شہر عظیم آباد
 نزول نمودہ بہ تیار سے اسباب حرب و تالیف مملوک اصدقا و رفقا و ترغیبہ حال عہدہ سپاہ و سرانجام دیگر آلات
 و ادوات کا رزار پرداخت

ذکر رفتن مہابت جنگ بمبہ شد آباد و توقیف نمودن مرہٹہ را در بردوان و انقراض یافتن
 عمر و دولت مصطفیٰ خان و جنگ ثالث و اختصاص یافتن مہبت جنگ لفتح و ظفر تباہی و ایزد زمان
 مہابت جنگ در بارغ جعفر خان بنا تر بلنے امور ضروریہ دوسرہ روز مقام نمودہ نعم علی خان نام شخصی را کہ در لسان زبان
 بود ہر سال نزد رگھو بنے ہو ملہ بہ حجاج استقبال فرستاد و خود متعاقب او بمبہ شد آباد رسید و رحم خان مجسمہ دار
 عمدہ خود را بر خافت مہبت جنگ گذاشت و رگھو بنے ہو بردوان رسیدہ بود کہ نعم علی خان با او در انجا ملاقی گشتہ

در کتاب مصطفیٰ بنان برتر از انصاریت جنگ بر سر شد و بدو بیستم

پیام مصطفیٰ رسانید که جماعت جنگ را مشغول و مضطر تصور نموده معالجه بالشرط رسانیدن مبلغ سرگرد و رد و چه قبول می نمود و جماعت جنگ از راه دانائی که جواب و سوال کنج دارد و مرز نموده تردد و سفر او گفتگو را طول داد و از ادم تقریرات خود گویا را جستن نداده و دو نیم ماه بهین آئین گذارند با بشارت غن و ظفر بهیت جنگ شنیدند آ زمان دیگر آنکه پرداخت سرشت پیکارها معالجه را انتظار دو و تفصیل ابن جمال و تهنن مقابل از صفات و سطور آینه و پیرایه وضع و ظهور سیمایه

رسیدن مصطفیٰ خان و در پرگنه های سرکار شاه آبا و جنگیدن با احترام الدو که بهادر بهیت جنگ مرتبه خالسه در میدان قصه کشته و ظفر بافتن بهیت جنگ بران پلنگ تو که جنگ و اسیر شدن راجه دو لبه رام در کنار بدست و گویا سوله و جنگیدن میر عبدالغفریز در قلعه باره بجائی

احترام الدو که بهادر بهیت جنگ او از حواصی اولی که پایان تابستان و شروع برشکال بود باستانه خبر بهیت مصطفیٰ خان و ظفر عظیم آباد برآمده و اسلحه حرب را راسته عازم گوشمال آن بدآل گردید مصطفیٰ خان اتوام خود را که عبارت از جماعه افغان باشند در قصبه چنانچه فرام نموده نزدیک داشت بصورت رسانیدن جنگ و بد که موسم برشکال قریب آمد و گویا رسید خود را در حدود و صوبه عظیم آباد و جنگ با بود و وقت شنگه او بین ملک جنگید پس چونکه مخالفت او بهیت جنگ از قلم خود رسانید با این اراده که اگر بهیت جنگ برآمده جنگید و فتح و ظفر نصیب او گردید و عاقل حصول انجامید و اگر کشته شد قضیه کو تا به یامت چه زیاده بران مقدور نگذاشتن چون غلبه شد و اگر بهیت جنگ در ننگه نمود و آنها لطیفان کرده در باب سوهن سعد و در در گردید باز بهیت و آرا بخاک که موافق است در ساخته بطنی از تفصیل سرکار شاه آبا و معروض و صلح باید در در دو سپاه را بطور جماعه داری میسر براسه لایهات داده برسات را با پایان باید رسانید و در گور را غریب نموده چنانچه در نواح مرشد آباد است اینجا باید طلبید با خود را آگهی رسانیده با از اتفاق باید و نزدیک درین صورت بر جماعت جنگ غالب می توان شد سپاه راهم از بهلول سر مشق نما و با سیرده چاره هزار سوار مع شیخ دین محمد متینا که شیخ مجاهد سر بلند خاکی که سیف خان حاکم پوریت اورا متینر نموده به ملک بهیت جنگ فرستاده در رسم خان و در هیکه که سمات جنگ به ملک بهیت جنگ گذاشته رفته بود از عظیم آباد کو چیده به سر که لور از دیاسه سوهن با آب گذشت و در دوم در میدان کوفته که قریب بجنگید پس پور و صحرای آنکه رسیده بر لب آریا چه که دران میدان بود اقامت نمود چون لشکر مصطفیٰ خان قریب بود تمام روز پاسداری نمود بعضی افواج را مستعد جنگ استاد گذاشت و شب و در عا و مناجات با فاضله اسماجات گذرانید و اول صبح با انفرار از نماز با تمام لشکر سوار بهیت جنگ مستعد کارزار گشت و صاحب احمد پدرش بیالند می نمود که به سوار حردن اول شکر گشته با جنگید که احمدی که قارخان دیگر و نورا ان شجاع و از این راه را به پلندیده جنگ میدان بر سر بیج داده بهیت جنگ تمهید نکرد اول بار را مغلوب بودیم و او غالب و محال بر عکس است که خالیم و او مغلوب و دیگر درین قسم جنگ اکنون او را ضرر است و آرزو می آید چه در آنکه دست که برسات نور آور و میدان کل و لا گشته بحال و محال که با عدل نمی ماند و با حیا طر جمع اوقات می گذرانند و زیاده از نصف صوبه بصل او آورده و کمتر و عمل شتاب می ما بعد برسات میسای حردب عظیمه و با اتفاق سر مشق باید بود بهیت جنگ ابن وارثه و عظیمه و لیل خان بهر

کہ ہر ادا دل و مقدرہ پیش بود فرمان داد کہ آہستہ آہستہ بہاے تعین مکان سنگ پوش رفتہ شروع جنگ بکنند تاہمین قسم عمل آمد
 اگر وہی از عسکر پیش رفتہ بودند کہ سیاحت لشکر مخالف نمایان شد و مصطفیٰ خان فوج را دو حصہ کرد و یکی بکمر کرد و
 بلند خان و دیگرے را با خفیا رخو دگذاشتہ از میان صحرائے کربلے پدیدار گشت از این طرف یکبار توپ کلان سردارند
 و گواش بقیل سوارے بلند خان خوردہ دران فوج تزلزلے بہر سید پیر دین حال مصطفیٰ خان لغوی فوج ہر از خود یکبارے
 نیلہا بجلت راند و سواران ہر ہش اہمرا عیان دادند و مصطفیٰ خان باجم غفر چون ابرمیر با برقی شمشیر و شالہاے
 پیکان قطرہ زمان بر سر دود خان کہ ہمراہ توپخانہ بجستے بیشتر از ہمراہ بود رسیدہ در آنوقت و دود خان مع ہفتہ کس
 از برادران خود پایدارے نمودہ در میدان مردان جانشانیے کرد نامیکے بیا دگار گذاشت بمشاہدہ احوال داود خان
 دل از دست مردان رفتہ ہمراہ را فرار اختیار آمد مصطفیٰ خان بطرف چپ خود خادم حسن خان را دیدہ بر سر اورینت درو
 و غور و مقبول روی دادہ خادم حسن خان با بچاہ شملت کس در میدان افتاد چون عبدالمصلیٰ خان احوال فوج بہر کہ دایم
 دیدہ با مدد دے کہ ماندہ بودند پیشتر اندگاوان سلسل توپہاے کلان در میان افتادہ راہ برآمد منظر بی آمدہ بپہان گلی
 گاوان را کہ محال بود پدیدہ گذشتہ درین وقت مددے بخار خان با شیخ شمش کس و نقی علی خان تنہا از زمین و کسار رسیدہ
 شریک احوال اکہ با عبدالمصلیٰ خان بودیم کہ دیدند و شیخ جہانیا را راہ سعد سنگ کہ بطرف راست متوجہ و از زمین
 عقب آمدہ بودند با دوازہ سوار رسیدند و دم خان با پانزدہ شانزدہ کس نیزہ ہا در کف از سوار ہا پیدا شدہ بچہ دران
 اجتماع و مقابلہ عبدالمصلیٰ خان با مصطفیٰ خان و نزدیک رسیدن شان بہد گیرنے دامن از کجا گد تنگ افتاد در میدان مصطفیٰ خان
 متصل بقلب اوریدہ از پیشش بیرون رفت چون از ہر اہیان ہم اکثرے مقتول و بے رحمی مجروح شدہ بودند و باقی ماندگان
 باستغفار سلاستے و جرأت و جسارت ہاے نمودند و مرگش را کہ دیدند ناامید گردیدہ ہر کس راہ خود پیش کردہ کہ عزت
 سے بہرہ آں شان و فرایزدے مرضی را در میدان رغبت مضطرب الاحوال بدر رفت و ہیبت جنگ کہ از گشتن افواج
 ہر ادا از غفر مالووس گشتہ متفرع احوال عبدالمصلیٰ خان و بالکت الفار و احوال باہرقت دعاغت از دست خان مستقر بود
 جسارت نمودہ بقیل سوارے خود را پیش راند و در پان یمن دار و گیریمہ سر رسید و عبدالمصلیٰ خان را منظر دیدہ
 با شمش خان دار و غنہ دیوان خانہ خود را فرمان داد کہ بقیل سوارے مصطفیٰ خان برآمدہ سرش را بہر حسب الامر بقیل آمد سرش را
 پریشان کردہ لاشش را بطنیم آباد فرستادند کہ در شہر گیر دمت بعد از ان جنگ سپاہی در شہر خپانچہ فرمان بود بتقدیم رسانیدہ
 بچاکش کردند احکامیہ اسبابہ بامر عبدالمصطفیٰ شومتریے کہ از اجلہ سادات شومتر و اقباسے عہد را افسر و کمال دروغ
 و تقوسے بود در میان ہیبت جنگ مصطفیٰ خان حسب الاتماس مخلصان رجوع بمنیان غیب نمودہ در عالم رویا دیدہ بود کہ
 جناب ولایت تاب امیر المؤمنین علیہ السلام با آن افتان پر کین پیشتر مقامے فریاد و بعد از دے آنحضرت نفرہ الدلہ
 کشیدہ در کمرش دو نیم زدہ است باستماع این خبر کہ سرش را بریدہ و جدش در پاسے بیل بستہ و کشیدہ خاک کرد و بقیع
 نمودہ فرمود کہ جنین دیدہ ام باید از کمر دویم شود تا آنکہ بعد از خاک کردش حکم ہیبت جنگ بدوہ ساعت در رسید کہ جدش را
 از کمر دویم کردہ یک حصہ بہ طرف مشرق شہر عظیم آباد و یک حصہ بہ طرف مغرب بیا دیند و ہمچنین شد بعد از دے
 اخفاسے گذرہ اش را فرمودہ در دہ جائیکہ آویختہ بود بچاکش سپردند

ذکر لقبیہ سیف از فقہی مصطفیٰ خان و مال احوال و لشیر خان و الف خان و عیسیٰ خان قرضی خان

و معاملہ رگھو باراجہ و دو لہجہ رام و پایان جواب و سوال مہابت جنگ باب اول

مرقے خان پسر مصطفیٰ خان در زمانیکہ پایان عرصہ جنگ بود با اکثر ایقانہ گان بمقتضای مہبت مشہور ترن زمرہ و خندہ
 ایقانہ + بہ اندر مردہ و گریہ دوستانہ عمل نموده در رفت و پناہ یکے رگھو بر دو عیسیٰ خان خالو سے مرقی خان برادران
 مصطفیٰ خان کہ در کودانی نمان گشتہ بود اسیر آمدہ چند روز مقید بود بعد از ان بطایع جامہ و لباس و اندک زادادہ اختصاص
 و خلاص یافت و لشر خان خواہر زادہ شمشیر خان بہادر در دروازہ و شیر و دوسہ زخم کار سے ہندوق کہ از انجملہ یکے زیر نافش
 بود برداشتہ در خاک میدان بیوش افتادہ بود مہبت جنگ بر احوال او کہ در عہد طفلی بہ درودہ الطاف بود ترحم فرمودہ
 بر پاکی سوار سے خود برداشتہ بخیر خود چاہے داد و چراغان ماہر را طلبیداشتہ با صلاح حال او پرداخت چون رخصتای
 کاری داشت و اجلاس رسیدہ بود سوسے ندو بلند از دور و نزدیک شست و الف خان و اما دوسرہ در خان ہما سے
 مرقے خان نمودہ چاہے بسلامت برد و مہبت جنگ خاک عرصہ میدان را یکجہ سائے نیاز و مہدات شکر خان بیے نیاز
 توبیہ ہما سے خود ساختہ بر ضرب چہام مصطفیٰ خان نزول نصرت شول نمودہ ندو تہنیت و سہار کیا گرفت و شام
 بخیرہ خالو سے فقیر جدائے خان بہادر آمدہ ہلکہ کیا با ایشان گفت و مدارج تحمین و آفرین بشا بر جہارت و جالفتائے
 کہ درین کار از مشا را لہ بظہور رسیدہ از حد برد و چون بعد از شام در میدان اقبال نقار خانہ و اسباب تہیت بہرست
 خان معظم مذکور در آمدہ بر دو حکم خواہن تہیت فرمودہ مہابت جنگ در عرضے ہما کیا دالتاس عطاس علم و نقارہ از حضور
 بادشاہ براسے از نمود و مہابت جنگ در جلد سے این امر عظیم کہ از مہبت جنگ با حسن وجہ پیرایہ انجام یافت و بعد از این
 ہما در ہم کہ شریک کار در شمار برادر زادہ باو دخلع فاخرہ و اخیال جو امر و شمشیر ہما سے ہر دو با اتفاق فرستاد و در بارغ
 جعفر خان ہر دو کس رفتہ باب و آداب نے کہ درین دیار راج است در ہر کردہ کویش عتبات بتقدیم رسانیدہ بجائے ہما سے
 خود و بچل مہادوت نمودند و بعد چند سے از حضور محمد شاہ علم و نقارہ ہما سے بعد اعلیٰ خان بہادر مرحمت شدہ رسید

ذکر آمدن رگھو بجے بخوسلہ و برکنک و مقید گردیدن راجہ دو لہجہ رام باقتضای گردش فلک
 و جنگیدن میر عبد الغفریز در قلعہ بارہ بہرائی بارگھو بیاس آبر و حق نمک

در جنگ نامے کہ مہابت جنگ ہم بعد از ان رسیدہ و لقا بمصطفیٰ خان شریک بود از فرشتہ ہما سے شہادت جنگ
 و در دو رگھو بخوسلہ و برکنک معلوم گردیدہ بود راجہ سے آن برین منوال است کہ چون عبدالرسول خان بنابر ناچاہستے
 مہبت فیما بین مہابت جنگ و مصطفیٰ خان از کنک مغزولی و نیابت صوبہ مذکورہ بجائے خان مرقوم راجہ دو لہجہ رام پسر
 راجہ جاکلی رام کہ پیشکار آجنا بود مقصد گردید دو لہجہ رام موافق عقیدہ خود بچہبت سنیا بیان و براہمہ سنیا را کل و از ہما بعد از ان
 متعینہ کہ اکثر سے سلطانان بودہ اند مستکرہ بود و غالب اوقات بہت با ہندو ضعیف العقول و سنیا بیان بچہبت گزیدند
 و از سنیا بیان اکثر سے جو ایس رگھو بودہ امر مستے او صنایع و سبکی و غفلت راجہ دو لہجہ رام با رگھو ہما سے ساختہ
 او را بر راجہ مذکور و لہجہ سے ساختند چون خط طلب مصطفیٰ خان بر گروہ ہوسلہ رسید نامبروہ کہ از کشتہ شدن بھا سکر
 از روز و شب بنبلا سے فتنہ و غم و چون مار سہر دوم زودہ و بیچ و تاب تہمتہ انتقام بود رسیدن خط مصطفیٰ خان لطیف غبی

شمرده با جمیعت چارده پانزده هزار سوار روانه جنگا گشته از جبال بلاد گنگ وارد آن ملک گردیده و راجه دولجه رام فریب
 سنیاسان خورده بر تبت غافل بود که تا دور و دور گویک در پانته کک اطلاع از قرب او نداشت میر عبد العزیز صولطن
 سمانه که بر قریبے ذکر آن سید عزیز قبل ازین گذشت برود و در مطلع گردیده باده سمیت کس که در آن وقت حاضر بودند سوار
 شده بدر بار آمد و همراه بیان را گفت که زود تیار شده و راجه رام برسد چون بدر دولجه رام رسید بر سید مردمان در
 جواب گفتند که هماراج در خواب و بخرے از هر طریقه در بنجامیست راسته بر این گذشت که آشوبی عظیم در شهر رخاست
 و بلیه گریز شیوع یافت در آن وقت دولجه رام از خواب بختلست جست و بر پا گشته خود شسته را ده رسیدن بقلعه باره پناه
 که چندین مفاصله نداشت نود و آشتی سیر و دستار گزیت میر عبد العزیز در پنهان او با خود و سه از نقاشی و دو پندار برام سے
 یک آن توفیق نموده به طرف پشمت سیر خود دیده پایک از نقاشی گشت چون باز و بر راه نمود دید که راجه مذکور بنابر
 مشاهد چهل نفر سوار که غار نگران بوده اند پایک را در کوچ گنا گشته و خود پیاده بگشته راه خیاره پایک چند که در پهلوس
 گرفته و گریخته سیر و داسپ خود را دو اند و بهلولش را گرفته تاملت نمود و گفت که بنور بقلعه می توانی رسید چرا خود را
 زایل و پاک میگردد آنسے بوش آید براسی که میر عبد العزیز پیش کشیده و سوار گردید و میر خود را در میان رنقاسے خود گرفته
 به بقلعه باره بجاتی رسانید و دیگر مردم همراهی از رسالاد و رساله از ان عقیده اندک اندک جمع آمده و دولجه رام بر میخیزد
 میسور و تلمه منصور گردید و رگور سید و تلمه را فرود گرفت و دولجه رام خبر بهر جهات جنگ که بتیاقب مصطفی خان رفته
 بود شنیده مضطرب و شوش گردید و همان سنیاسان که آمد و رفت داشته جا سو سے می نمودند و اسطی پناها
 گشته و دولجه رام را دلالت بملاقات رگور نمودند و نیز نزد گے را بر آید و رگور به راضی شد و با سیر و در آن
 همراهی است اشاره نمود و بعضی بنوشاند و بعضی با نقاشی طبیعت را سے دولجه رام را مرجع شمر دند میر عبد العزیز
 و بر خه دیگر پیاس آید و خود و شرم هابت جنگ سرباز زده جنگ را ترجیح دادند آخرا لاسر بعد پانزده روز از قلعه
 گریه راجه دولجه رام را سے ملاقات رگور را ای گشت و جمیع سرداران همراهی او اختیار کردند و سته برادران
 میر عبد العزیز نیز باده کس بیرون رفت و میر عبد العزیز با نقاشی خود که همه چهار صد کس بود و مرجع چند کس از شمر دند
 که استخفاظ خود نموده پناه بقلعه برده بودند در قلعه ماند و رگور بعد ملاقات بناسے جمع دیگر گذارشته سرداران را به سرداران
 خود سپرد که تراضی نمایند و براسے دولجه رام خمیه بر پا کرده در اینجا جایک داد و بانه آنکه هوا گرم است اکنون میاید
 و حیانت بخورید آخر در ریاست خود خوا سید رفت چون بهیکه بجایه رسید و کمر کشاده آمد بهما بجا میفکد گردید
 و از آمدن خود ندانست کشید میر عبد العزیز بهاسے جنگ گشته و در راست قلعه کوشیدن گرفت رگور بعد استفسار و آنگی با آنکه
 میر عبد العزیز سے جنگ برادر میر مذکور را مع پناهمبران دولجه رام با مردم خود نزدیک قلعه فرستاده مواجعه و وعید
 و تهدید آغاز نهاد و سیر مذکور جواب داد که نه برادر داریم و نه آسمان که کس که هابت جنگ است بود و ایم بعضی نامردی
 کرده بشما پیوستند و پیاس ملک تاجان داریم مباد فقه و محافلت تلمه میگویم خلاصه تا یک ماه و چند روز در سید عزیز مذکور
 در حفاظت آید و سے خود و مر اسم قلعه دار سے کشیده گذارشته که کسے در آن قلعه قوت تواند نمود و تا آنکه هابت جنگ
 حسب التماس شش هابت جنگ و بنا بر اطلاع برود و رگور بکک از بتیاقب مصطفی خان و رنقاسے هابت جنگ گشته
 بفرستاد و رسید و هر چند خبرا سیر سے دولجه رام و جنگیدن میر عبد العزیز شنید اما بنا بر عزمیکه در توفیق رگور داشت

اعانت ملک میر عزیز و اراکه مقابل و مدافع رگه و لقا هر وقت داشتند بر یکس گمان مردم منعم علی خان ششم ششده را که از شاه جهان آباد آمده اراکه توسلی باوایی و دوشش داشت و زبان آذربایجانی مقال بود و در کوه فرستاده خواستگار مصالحه گردید و رگه و این استند ما با مصطفا و عزیز مهابت جنگ داشتند قبول مصالحه بشرط ایصال سکه در دو پیر می نمود مهابت جنگ ایضا و درت و اعلی می گدازید تا آنکه خبر نفیر بافتن هیبت جنگ مصطفی خان ششده حجات شکر آبی تقدیم نمایند و بارگه که جواب و سوال مصالحه داشت و روسته ورق بگردانید و پیغام داد که مصالحه را مسبب با عجز و تصور است بایستد و نوزاد آمدند که اسلحه اوان غازیان میرت شمار و هزاران شیرکار و در مقابل و مقابل با ایشان حریص نزار اذل و مشتاق تر از صیاد و بید بل اند و تحویل ششده هم ازان مسا و فریب و سالوک مخلوک منظور ندارند و در صورت مصالحه تخمیر بر یکا وجه ایست که شیران میله ننگ و در آن ننگان دریا سب برار کار نزار ایا جائی رسانند که جوئی از خون در با خون روان گردد و در آن مجری بی پایان دلاوران بهادر و دلاوران دلا و شنا و گشته بر هر گز حلات رستنا ندر لغد ازان سرکه مغلوب و نربون دشمن که دوازده غالب طالب صلح داشتند ششده شود و رگه جواب داد که اینجا جواب چارده پانزده هزار سوار هزار کرد و سافست می نمود و با جوانان گردون و قار رسید و آنجناب صد که هم بر سر استقبال قدم رنج نفیر نمودند مهابت جنگ با رجا و اب فرستاد که چون شما از راه دور حرج عظیم کشیده پیچید و ایستد و اینجا رسیده آید و ایام برشکال قریب الانصال است ماول و سنا سب آنکه چند سده آسوده میسای رزم و پیکار شود بعد انقضا سب برسات لبون الله تقا می استقبال شما نموده و مملکت شما شائست نخواهم نمود و رگه با شناع این کمات در اطراف ملک میر میروم رفته چنانچه نبود و تمام خوبه کنگام میسای پور و حبلی و بردوان و در قصر او در آمد و میر عزیز و دردت جواب و سوال مصالحه بنابر مقتضای صلاح وقت از ملک خود نایستد گردیده و قلعه را از ذخیره آذوقه و ایماج حرب خالی و دیده کن نیزه راسته بر مصالحه و دادن قلعه بار و بهائے بشرط حفظ ابر و و اسباب همراست خود و اختیار دادن و نماندن نزد رگه گشته عهد نامه بنظر رگه و میر دوگاه و همان روستا سب لشکر گرفته از قلعه برآمد و چند روز در لشکر ماند و از رگه مرخص شد و خود را نزد مهابت جنگ رسانید و بعد یکسال کامل بلکه چند ماهست زیاده بر یک سال راجه جانک رام سب کس رود پیچ براسه انخلاص میر خود راجه و لجه رام بر گومرفت مهاجران رسانیده و لجه رام را رسانید و بعد آمدنش مبلغ مذکور مهابت جنگ بیاس خده میت و ده لجه سب راجه جانک رام از خزانه خود بخشید

رفتن رگه بطرف عظیم آباد براسه انخلاص مرتضی خان و بلند خان و غیره و افاغنه از کمره کوه و رسیدن مهابت جنگ هم برای مقابل با رگه بیست عظیم آباد و معا و دست از اینجا به مرشد آباد و ازان احیان که رگه بهوسله در لاج میر میوه سکونت داشت مرتضی خان پسر مصطفی خان و بلند خان و دیگر افسران که در کمره کوه به فرار رسیده ان رفته سکونت گزیند و در این زمان آندرا جاسه داد و طلعه در بعض اموال آنها نموده و بهلران شکر و سوتختر سنگه زمینداران سمرام و چین پور حسب الاشعار هیبت جنگ نمی گدازد استند که افاغنه ازان شهاب خیال بر طرفه در زدن و افاغنه در ان مکان هم آشتیان مار و مور و زنده بگرد بوده مردان را بر این زمین چنان فریج می دادند بنا بر طلعه بر رگه و بوسله عراض مشبه عجز و انکار و متفرستاده مودعدا شستند که اگر شهاب این طرفه

قد سے رنجہ فرمایند و انھنسان ازین سنگنا سے بخت یا بیم نداشتند و احوال عمت در گوش فضا شدہ موجودیت بر
دوش و رشتہ در مراسم یافتہ اسنے فاسر خود اہم بود و گھوڑا میدا نگاہ چند ہزار افغان با نام و نشان را مطیع و متغذو خود سازد
ادوا خبر شکال سال پنجاہ و ہشتم از ماتہ دوازدهم اخل اقامت خود از راہ جنگل ببر بجوم و کھر کچر متوجہ سو پد عظیم آباد گشت و بعد
تا راج شیخ پورہ دو ہفت ہکار سے و غیرہ براسے استخلاص مرتضی خان و غیرہ از دریا سے سو پدین پایا بگذشتہ افغانہ
را خلاص ساخت و باہمت میت ہزار سوار مع افغانہ و مرہٹہ و عرصہ اول و عدد و ہکار سے اجتماع داشت کہ متقابا
مہابت جنگ، باد و زود ہزار سوار ہزار راہ متار متہ بقصد قتال و کستہصال مرہٹہ عظیم آباد و در سید و احترام الدولہ
بہادر ہمت جنگ استقبال عم خود مہابت جنگ نمودہ اوراک شرف قدسوس نمود و مہابت جنگ در با سے پور طرف
غرب عظیم آباد مسکر ساختہ و ذر سے چند دران میدان بقا سے دوستان صحبت خاصان سرست اند وخت

نوکر آرد گے عبد العلیخان بہادر باہمت جنگ و دفع بخار نقار باصلاح مہابت جنگ

چند ماہ سے قبل ازین بیان ہمت جنگ و عبد اللہ خان خالو سے سودا و اوراق بخار لاسے بر فاستہ صحبت نا جان و مادہ
الزاق کر دید و ہمت جنگ رتوہ عبد اللہ خان نوشہ و مان ورتہ فقرہ نوشت کہ حاصل مشورتش ازین بود کہ در جنگ
مصطفی خان آخر سے راجہ کیرت چند رخم تیر برداشت و ہر جانفشانیہا ہمت گماشت صاحب چہ کردہ اند کہ انہما ثبات
حقوق خود سے فرمایند عبد اللہ خان ترک آمد و رفت در بار نمودہ بمانہ خود منور سے بود چون مہابت جنگ و در نمودہ خادم
گشت کہ ترک رفت ہمت جنگ فرمودہ ہمنان مہابت جنگ بر شد آباد و در خدمت مہابت جنگ لقبہ از فائش
بگذر و در سے درجہ مہابت جنگ کہ بعد طعام مجلس خلوت و حاجے احمد مہابت جنگ و ہمت جنگ و عبد اللہ خان
یکجا نشستہ بندہ را ہم حضور مجلس مذکور میر لہ عبد اللہ خان راہ سخن کشادہ شروع لہ عرض احوال و انکما مقصد خود نمود و با
مہابت جنگ گفت من داعیہ آن دارم کہ لقبہ عمر در خدمت بگذاریم چہ الحال بحال اقامت باہمت جنگ بہادر دارم
مہابت جنگ بنا بر تسلیہ و قضیہ فرمود کہ دین جز در مان پسہ با پدر و ہمدار برابر خصوصت سے نیاید چنانچہ شاہد ہست
سبب این تقریر آنکہ دوسرہ در قبل ازین ماجرا دولت جنگ را با پدر خود حاجے احمد بہادر سوزن خصوصت سے غیر مناسب
رو سے دادہ و وسیلہ تنقیص پدر و پدر گشتہ بود ہر گاہ کہ ازین قسم احمد ایمان آباد و اولاد و خان حشمتہ رو سے ہمدارین
ظہا و ہمت جنگ کہ بنی عم یکدیگر ہر گاہ لاسے ظاہر شود چہ استناد دارد عبد اللہ خان گفت کہ قبلہ گا گا اخوان اولاد ہم
اگر خصوصت سے در زندہ مضائقہ نیست کہ با ہم دعا و سے ارث و شراکت دارند منکہ نوکر محضم این مسالہ با من را سے نہ دارد
اگر لائق کار خود باشند گند ازند و لا بد من بخش و بخان رکیکہ تا مناسب مرض فرمایند این قسم رتوہ با چہ منے دارد کہیر چند
چہ گیدہ یست کہ اورا با من سے بخت ہمت جنگ ازین سخن بر آشفت و رنگ رویش متغیر گشت و گفت کہ من جان
خود را براسے اہر سے کیرت چند خواہم داد کیرت چند کسے است کہ کشما سے چہ را و از بزرگان ہمہ کس برداشتہ
کنایہ آنکہ پدرش دیوان شجاع الدولہ مرحوم ناظم بنگالہ و مرج جمع اہل خدمات بود کہ حاجے احمد و مہابت جنگ
ہم انسان جملہ بودہ اند عبد اللہ خان گفت کہ پدر من کنش بردار سے پدر کیرت چند کہ وہا من احترام ادا و جملہ فروریات
شمار مہابت جنگ لکسین عبد اللہ خان فرمود و گفت کہ بابا شما چرا آذر وہ سے شوید کنایہ نواب ہمت جنگ

بوسن است این سخن مایست جنگ احترام الدوله منسل گشته سکنت ورنید و جلاله اختتام یافت بعد چند روز بیت جنگ
را در تهاقی تمامینده باهند بگرسانه کند و کالتی گزید

رجوع نما برای حرب رگھو بجو سلمه باہابت جنگ کہ در میدان شرقی محب علی پور اتفاق افتاد

بعد از دسے چند مہابت جنگ از بانے پورج ہیست جنگ وصولت جنگ دمایست جنگ و سراج الدوله و شمشیر خان و سردار خان
و میر محمد جعفر خان و میدد سلع خان و رحم خان و عمر خان و شیخ جہاننار و غیر ہم کہ پیچیدہ نبوت پور رسیدہ و ان روز انیسے ازیرم
در ہواہ پیسہ انجود بعد و رودند کہ غلطی خود از دسے بجفتے سواران مرہشہ کہ از بانا زبان کسے ویدہ بود و مرہشہ فروشت
میج مہابت جنگ بہ ترک جنگ و حرب مقدمہ و جناحین و ساق و لشکر آراستہ سوار شدہ و ان روز شش کس صاحب نوبت
و شیخ کس صاحب اسے و مراتب و ان فوج بودہ اند مقدمہ و لیش میر محمد جعفر خان و شمشیر خان و جاباہست عطاء اللہ خان
و سردار خان و طرف چپ احترام الدوله ہیست جنگ و ساق و لشکر کہ عبارت از چند اہل ست وصولت جنگ و شیخ جہاننار
عمر خان و بانٹان فیل مہابت جنگ رحم خان دور قولی خاص فقیر اللہ بیگ خان و لولہ اللہ بیگ خان و دیگران ہمین نشان
و تخریح کل عساکر جو پاسے اعدا ناولی عمر راہ پیا بود و مرہشہ بار و بر و بیامند و دات اطراف را سوختہ و وزیر دال شمشاد خوتہ
دور تر از ضرب کوب و تشنگ را و سنے چودہ تا آکہ بہ تالاب را فی منسل محب علی پور عسکر منجھور در رسیدہ اتفاقا رگھو بجو سلمه
مقام خود گاہ داشت و ان روز وصول مہابت جنگ ناآجنا و در اقیاس سنے چنداشت میر محمد جعفر خان و شمشیر خان کہ
بیشتر بر سرش رسیدہ و رگھو مضطرب گردیدہ سنے آکہ لشکر خود در شب سزا و بدافعہ برداختہ در محاصرہ و فتاد ا فوج مرہشہ از
چار سو جو خم آردہ و در اتحلاص او ویر شتاء و در جنگ منطقی با میر جعفر خان روے دادے گویند کہ لیل الکابے شمشیر خان رگھو
خلاص یافتہ در رفت و دیدہ از ان مہابت جنگ با شمع از دھام مرہشہ بر سر میر محمد جعفر خان پہلگاہ اور سید و ہمد برین
اما کہ سہراہ جد اللہ علی خان بہادر اندک فاصلہ از شمشیر خان و میر محمد جعفر خان بودیم نیز جنگے روے دادہ چند کس از طرفین
بحرح و مقتول شدند بعد لعلے خان باحد دسے مقابل چند ہزار کس اتساہ بود و برین امن مددے نثار خان مع فیل نشان
ہیست جنگ بانڈک ایہ جیت رسیدہ و بعد بعد لعلے خان گردید و برین خود و خود شام شد و مرہشہ با مضطرب الاحوال پس تر
از فتح افاستہ نمودند و مہابت جنگ بحرا ہیان در بہان میدان نمودولی نمود غیرہ مقررے بہاسے او بہر گز ویدہ برانی سردار
مہاشل مہولت جنگ و ہیست جنگ دمایست جنگ و اشال ایہا سہرایہ نیز میرا و دینار غلٹ شب احد سنے از بار برد
خود کو کجا اند و بہر سرش آمانگی نداشت و تمام شب مردم گم گشتہ ہاسے خود را نیافتہ و در جگرے آمانا نشان و طلب
آمانا لہر یا بد نشان و در بعد لعلے خان بہادر و بندہ و محمد الیار خان بہادر برادر علاقے مہابت جنگ و اکثر و دشنامان
و مقرران آتش را در غیر مہابت جنگ بر سر دہ چون میج شد بار بردار و در محاصرہ افتادہ امانت مسلم یافتند چنانچہ اسرا بقیر ہم از
جایکہ مردم را در نقاسے بعد لعلے خان بہادر وقت شب فرا ہم بود و در ہندو شیم کردہ و در محاصرے گہبان محفوظ ماند میج ہلبان
کا دان را بردہ و چند بہادر ہمارا ش رفتہ آورند و مسکر انتظام یافتہ چند روز در ان میدان مقام شد مہابت جنگ ہر روز در
میدان بہادر ہمارا ہمدارست میرا دو غالب آمدہ و مرہشہ بہر اغلب و فاسر سنے گزایدہ اما بخا شمشیر خان و سردار خان را
با خود منافق یافتہ اند کہے در باطن اندر نیز منہ گشت چنانچہ یا دہ ارم کہ روزے اندر ان محل حضور نو اب بگم فقیرہ نشہ بود

کہ مہاراج جنگ آمدہ اندک لشکر نکشت و دیگر صاحب فوجو اسے کار فرما شدہ متفکر گردید و جواب فرمود کہ این مہاراج من جنگ ملازمان خود کو گون سے بینم یک مذکور متفکر سے خان بہار سے و تھے قلعے خان خلف حاجے عبداللہ خطاط مشہور را کہ در بعد عالمگیر دیوان بہار پور بود بالفاق برسات پیش رگوبر از طرف خود فرستاد تا صورت مصالحتہ اگر تواند شد لبر ضہ ظہور آرد نہ نامہر دہا بواسطت میر حبیب تاجہ رگوبر سیدہ ابلاغ رسالت نمودند و رگوبر کہ غلبہ لشکر مہاراجت جنگ در خاطر خود مرقع داشت مصالحت را اعتنم نہ فرمایہ میر حبیب کہ با مہاراجت جنگ نہایت عدد بود و راضی نہ گشتہ رگوبر باز داشت و دلالت بر فتن مرشد بہا بدو سببش بہا ناگاہ شہادت جنگ و را بجا نہا و عرصہ خالص است بکار سے از پیش رو در رگوبر پور میر حبیب و رانہر لشکر بہا گردید مہاراجت جنگ نیز تقابش گردید چون در سیترو آذیر و زرا دل کہ ناگہان روسے دادہ انقلاب پدید آمدہ بود و اجناس غلہ بھارت رفتہ نہایت قلت داشت آمدن تا بمیزانک اشتقت و عمرت ماکولات میر آمد چون دریاسے سوہن آب عمیق نہ داشت و اجناس غلہ در لشکر از پنج طرف نہ میر سیدہ وجود غلہ کیاب و آخر الامر نایاب شد و مہاراجت جنگ کنار و ریاسے سوہن گرفتہ قطع مسافت می نمود و مہاراجت حیوانت ناگہ میر غلام اشرف کہ ہر دو جامعہ در ملازم سرکار سیت جنگ صاحبان جرأت بودہ اند و شہر عظیم آباد بنا بر کار سے دوسرے روز توقف نمودہ چون راہ از بنگ دما زمر شہر مسدود گردید دید بہا بس غیرت و ارادہ رفعت دلی لغت خود بالفاق ہمہ گیر جہالت را کار فرما شدہ با حمیت قلیل ہمراہ داشتند از شہر برآمدہ راہ صحرا گرد گرفتہ مرہٹہ ہا در راہ محاصرہ کردہ خواستند کہ غارت کنند بھارت راضی نگشتہ ابتدا با ستغال سبب و سنان نمودند مرہٹہ ہا کہ بسیار بود و نہا جمعہ داران مذکور سامع رفتار در میان گرفتہ مور ظن و ضرب سیوت و ہر دو را نہایت ہزار نمودہ برخاک افکندند بینے ناگہ مذکور از فتنہ شہر سے کہ در ان گیر و دار سیدہ بود از فتنہ مقطوع گردید و اسباب ہر دو کس بہ غارت رفتہ عریان بجال بتاہ بسیار ہیبت جنگ خلق شدند و مہاراجت جنگ عظیم آباد سیدہ چون رگوبر در فتنہ مرشد آباد بعلت داشت بلا توقف بہت بلقا تقابش گماشت در منزل بہا گپور بر نہر حقیر چنپا گہ مہاراجت جنگ زیر سایہ اشجار اہل استاد و سرداران لشکر براسے قلعین مقامے مناسب معسکہ آہستہ آہستہ پیش رفتند و فاصلہ بعید سے در میان افواج و مہاراجت جنگ افتاد رگوبر انتہا ز فرصت نمود و با حمیت بیخ شش ہزار کس نہایان و در فرد گرفتہ مہاراجت جنگ شہانان گشت مہاراجت جنگ در ان وقت بکمال استقلال کار فرما گشتہ حواس خود را جمع نمود و ہامد و دے کے مع سوار و ہپا دہ زیادہ از پانصد شش صد کس بود و مقابل رگوبر شد و مردم قلیل مذکور را مرتب نمودہ تا دیر عافو آہنا نمود و دست محمد خان یکہ را کہ تو گنہ داشتہ بود و ظاہر اش با و فسلع بانکہ با نہایت داشت و در زرا دل ملازمت و عوامے بندے کردہ بود و پاد فرمود چون حاضر آمد گفت کہ محل انہار آن دعوے اینجاست اگر سے توانید شاہد عدلے بر اثبات آن دعوے دین ہدیان بہارید او ہم انجہ گفتہ بود بہ ظہور سائید و اسب خود را پیش راندہ و ریح کثیر سے کہ مقدمہ تجیش رگوبر و از یکہ تا زمان فارسی لشکرش بود و نہا سخت و ہادو کس حمیت شان را در ہم شکست از انکہ یکہ را کشت و یکہ را زندہ گرفتہ آورد و دین اثنا سہ و اران دیگر کہ اندکے دور تر بود و نہر سیدہ رگوبر را مع فوج او بفریب آفتاب و تیر و سنان و تیر در زد و غور و مضروب ساختند چون طاقت در باخت ناچار و بفرار نہاد و دیگر افواج او بقدر دست رس بار و بنہ را غارت کردہ و را فرابہود و شارب عام متار از ان مکان چون عرصہ چندان گذار و کہ و لشکر مخالف با ہمہ گیر توانند رفت رگوبر از خوف مہاراجت جنگ و ہم بہا بعلت و ارادہ صفت و وصول بر شد آباد راہ جنگل و کوہستان پیش گرفت مہاراجت جنگ

براسه محافظت شهر مرشد آباد اطلاعاً بطهارت جنگ نکاشتند بر خاک فرستاد و خود راه منازل متفرقه مرود و به استقبال شتا فتنه
بعد کرد و از زور و در گنج میرشد آباد رسید و گویان عرصه که مهابت جنگ نرسیده بود و دلت اطراف مرشد آباد مثل جیبانی ده
و باغ منیس جعفر خان ملا آتش و ادوات خارج نمود و در دو مهابت جنگ قالب تپی کرد و بے استعمال آلات حرب با تفراسه
توج نمود و رفته سمت جنوبی و غریبه شهر روانه گردید مهابت جنگ بعد سه چار مقام از جیبانی ده کوچه فرموده و به راه خارج
شهر گشت و در مالی گنج نزول نمود و یکبار دیگر بر سره مهابت رانی آن طرف کثرت محارب تو سوار بار گوی خود مشار الیه در آن جنگ
کمال پایدار سے را کار فرما شد و بعد از آن بقیه از همراهمان صورت فتح و ظفر و آئینه خیالی خود ندیده و طاقت مقاومت
مفقو و یافته روسته از میدان رزافت مهابت جنگ عثمان از تقاضی باز نگرفت و در پی اوئی تا سخت و گوی سرداران
و چون بار بار دست عساکر مهابت جنگ ندیده و درین محارب هم بسیار سے از تفاسه و ابلش رسیده بودند علامه آن
و بخار و حلقه بیست و شورش در ملک خود شین و مضطرب گردیده و میر صیب را با دوسه هزار سوار مرید و شش هفت هزار افغان
همراهی مرتضی خان و بلندخان و غیره گذاشته در کمال یاس و نا کاسه رو بد یا خود نماند و بعد از آن که نیمه هزاره و بدر
رفتن از حد و جنگا لبتو اتر رسید و توج مهابت جنگ را هم از اسفار متوالیه و آمد و رفت حدود عظیم آباد و محارب با جنگ
درین عرصه کر و ر و سه و دلال و کلاسه در خاطر باراه یافته بود و شاد سے دختر زاد اسے خود نیز منظور داشت و بنابر جهات
آنکه مرده و تفرقه حال سپاه و اصلاح حال بعضی از مفسدان و تبار سے اسباب کتختانی سراج الدوله و اکرام الدوله و شاد و رت
فرمود و بنظم امور مذکور و تفرقه حال رعیت و سپاه توج فرموده و دست محمد خان یکروز و زبرد و منظور نظر طاقت گردیده
شرع بود و توج نمود و میر محمد کاظم خان هم که پیشتر در زمره اقربا و دو دود و در پیه و واجب ذات داشت بسبب تقدیم رسانیدن تدار
پسندیده تر سے نمود و صاحب رساله و سر دارانده کے از افواج گردید چون از سابق بهادری با به ظهور رسانیده و مورد عنایات
و الطاف بے نهایت بود و دست محمد خان بچا نست شجاعت و داد و اتقا و لبیب با میر محمد کاظم خان هم رسانیده و در جواب
بالتفاق هم سے بودند و راه جبارت و جرات با ر سے یکدیگر می پیوند و یو نامی و در اقتدارشان افزوده از جمله رؤساء
لشکر مهابت جنگ گردیدند و آنست که بر دو بهادری بهادری بودند و کار با تو عیله باید ازین هر دو کبریات و مرات بطور رسیده
مورد تمسین و آفرین دوست و دشمن گردیدند

ذکر شادی کتختانی سراج الدوله و اکرام الدوله و بر طرفی شمشیر خان و سردار خان و اخراج آنها از مرشد آباد

قبل ازین مذکور شد که در جنگ رگه که بر سر مهابت رانی در صوبه عظیم آباد اتفاق افتاد و آثار اتفاق از شمشیر خان و سردار خان
انده کے بطور رسیده و موجب از چهار طبیعت مهابت جنگ و موسم کمال از سرداران مذکور گردیده بود بعد از آن نظر بر دو مقام
بران جماعه بعضی حرکات سابقه آنها نیز محمول بر سازش و اتفاق با سر شکر گردید و از آنجمله اینکه هنگام ورود و در گوی خود مرشد آباد
و اقتاست از در اطراف میر محمود چون برسات پایان پذیرفت و آب دهنه بهای گریه روسته بکی آ درده با پایاب گشت
در دو جناح غله که از آن طرف گشتا بر کشتی های آمد و یوت گشته و حصول اجناس مذکور به مرشد آباد و خضر از جنگوان
گول که شش هفت کرده از شکر حاصله در زمین گردید و ازین عمر که در راه با مرشد منتشر بود و با دوسه بهنگوان گول و
آمدن غلات از آنها انحصار بر قبضه ناسے سرداران متعهد مقتدر داشت بنابرین مهابت جنگ که در مانے گنج

مسکو داشت شمشیر خان و سردار خان را بتایر حفظ طریق بملکوان گولر ذریع ایلایه مرسته که بمتر دین سے رسید خصیت فرمود و در آن وقت کبریات غارت و تاراج گاوان غلہ وغیرہ لعل آمد و مہابت جنگ انک توپے نمودہ صولت جنگ را حفظ طریق بملکوان گولر تعین فرمود و بدو متیقن شد کہ در آن وقت ہم این سامیہ اذافہ مذکور بیاس خاطر رگھو بود و ازین متولد معدودہ کاسے چند کہ دولت بر عدم صداقت سے نمود بطور آمدن گرفت بدیکہ مہابت جنگ متوہم گشت کہ افغانان مذکور داعیہ خلع و قدر نسبت با و دارند و مجرم و احمیات کو شیدہ و در باب بقیظ و آگاہیے بملازمان متقدم اشارہ نمودہ احتمال سیرت کہ ترمود و سراسر اینہا با یاد و اشارہ رگھو و بنا بر سازش با دوست و مخفیہان میگفتند کہ رگھو بشرط اتفاق با عطاء اللہ خان را لطافت عظیم آباد و سردار خان و شمشیر خان را الگ رو پیہ نقد و نوکر سے در آودہ ہزار سوار وعدہ نمودہ بود و بشرط کشتن زمین الدین احمد خان بہت جنگ و تصرف آوردن عظیم آباد و دلاک رو پیہ نقد و نوحد اسے در ہنگ علاوہ آن نوکر سے موعود بود و خطہ طر رگھو برین مضامین رسیدہ انہما را مہاراجا ہنومان راہ ادبار گشت و بعضے سے گویند کہ خود را صاحب اقتدار طالع صند و زین کار دانستہ رگھو را ہم با خود متفق ساختہ ارادہ فاسد را حاکم شدہ علی ای حال با انہما استغفاسے نوکر سے نمودند مہابت جنگ از یہاں سے اعمال و افعال انہما آثار شرارت مشاہدہ کردہ و شروع برسات سال نجات و ہم بعد کینار و یکصد ہر طرف ساخت و در ہین عرصہ کہ موسم بر شکل بود بہت جنگ و جدل بعضے خان و حاجے احمد و جمیع مشایبان را کہ در عظیم آباد بود و دند احتضار قیہ مودہ بناسے شاد سے کتھائی سراج الدولہ و اکرام اللہ گداشت حاجے احمد بنابر بعضے جہات عذر خواستہ بنام و بہت جنگ و جدل بعضے خان و عمال و اطفال و جمیع و متحدہ خاشر آمدند و نے الحقیقہ این شاد سے برینے کہ باید و حفظ کہ شاید لعل آمد ابتدا بشاد سے برادر صفر بعضے اکرام اللہ و نو سببش آنکہ دختر سے کہ با سراج الدولہ از نیات عطاء اللہ خان منسوب بود بحسب قصاصت مستحق از دنیا دوسہ سالے قبل ازین بنابر نسبت دو دختر منسوب اکرام اللہ و لہ زندہ بود مہابت جنگ بر اسے دلہ سے و دلہ اسے را لہ بیک زن عطاء اللہ خان کہ برادر زادہ اش بود شاد سے اکرام اللہ و لہ مقدم داشت و نزدیک ہزار خلعت در شاد سے اکرام اللہ و لہ دو ہزار خلعت در شادی سراج الدولہ و جمیع قبائل و عشائر و رفقا و صاحبان دار با ب طرف عنایت فرمود و خلایع فاخرہ مذکورہ از صدر و پیہ تا ہزار و پیہ و بعضے ازین زیادہ ہم قیمت داشت و بعضی کسان را الاکت بحال اوجا محسوس ہم بخشد و تالیک داد بلکہ زیادہ از ان طعام ضیافت در سر کار مہابت جنگ و شہامت جنگ دائم و ماسک بود احد سے از فاسد و اداسے در شہر باقی ماند کہ کبریات ہرہ ازین ضیافت با و نہ رسید و ہر حصہ کہ با صلاط مشہورہ و قورہ گویند متعجبنا نیست و پیرو پیہ خروج داشت و ہزار ان ازین نوع تودہ با قسمت رسید و ہزار ان دو تہا از سے پیہ شرح دادہ آید کہ زمین ہمسراسان و مرشد با در شکاف افزا سے ارم ذات التاد و گردید و زمین ہین شاد سے با صولت جنگ ہم شاد سے یکے از نیات خود کہ با نذر الدین حسین خان پسر سیف خان منسوب شدہ بود با انصار و سائند و پسر سیف خان چون پدرش نہایت دولت و نفست باعتبار قدامت امارت و عمدگے خاندان داشت کمال کمال و نذر داسے اسباب زینت و آرائش و از در شدہ آباد گشت و صولت جنگ ہم بیاس نام و نشان کہ برادر زادہ مہابت جنگ و امیر بہت ہزار سے بود و عروسے دختر خود بشدت کرد و فرما ہر دو شاد سے مذکور بحسب ظاہر ہر ابر نمودہ قضا را در خستہ مذکور در موسم از شب کتھاسے کہ در ہند و ستان معروفہ ہر سچے است بلفظہ مرد مردم گل بر چیز ہا سے بسیار نمودہ از نزع عنہا مذکور سے شدہ از کلمہ اغلب احوال ہر حصہ است و بعضے گمان محکوم شدن او بعد اوتی کے از سنو ان صولت جنگ

پناہ بر ملک اور ان سے و احوال بسیار در پیشرفت مودعتی ای حال خزان الدین حسین بنان نادران با وجود آنکه طعن غالب بود که اگر
 پناہ دہا کہ بر شہنشاہ سے سیکر و دختر و دیگر جم دولت جنگ با دشمنوں کردہ در عقد ازدواج اویں و بدگمانے بخود راہ دادہ شد
 کہ مرا بہ مسوم نمودہ خواہند کشت و این وصلت قویہ و تہدیکشتن من بود و سرکن و این سبب خبر دہے و خدمت عظمای سے
 جنگا مثل مہابت جنگ و شہامت جنگ و صلوت جنگ گر تحت و ابرو سے خود و آب سے خود یابین حاکم و دشنامت
 رحمت مکتفی نہ اند کہ عطاء اللہ خان از اقربا سے کا طلب جان و دوازہ بنی امام شجاع الدین بن محمد خان شجاع الدولہ بود و بعد
 رفتن مہابت جنگ با بنات صوبہ طبرستان آباد حاکم الکریم راج محل گردید و تابار آمدن از مرشد آباد کہ بعد ازین مذکور خواہد شد بکلیت
 آنجا امور ماند و پندش پیش ہزار س و شش ہزار و سوار و عطا سے فرست و پاس گئے ہمارہ دار و خطاب اعظم الدولہ بہادر
 مہابت جنگ از حضور سرور از سے یافت و آل احوال و تقریباً عنقریب مذکور خواہد شد و سر راج الدولہ بعد مردن و خدمت
 عطاء اللہ خان کہ با دشمنوں بود و دختر محمد ابرج خان منسوب شد و احوال محمد ابرج خان بر سبیل اجمال آنکہ جدش مصطفی علی خان
 دیوان صاحب اعتبار محمد اعظم شاہ بن ازبک زبیب عالمگیر بادشاہ بود و علاوہ آن در زمان بودن شاہزادہ مذکور در احمد آباد
 بکرات خدمت کردہ آن صوبہ داشت و از اسیر چو اکبر علی خان پسر محمد ابرج خان و شاد خان و میرزا محمد سلف و ہر سہ
 برادر خصوص اکبر سلف خان و شاد علی خان و عزت تمام داشتند و مصطفی علی خان در زمان اعظم شاہ و دیگر شاد شاہ
 علی خان را شاہزادہ قبل از محار بہ ہمارہ در شاہ پندرہ روز خدمت کوچانہ مہابت کردہ بود و در جنگ کشتہ شد و اکبر علی خان خدمت
 بہا نگاہ و در غیر بعد انقلاب حالات اعظم شاہ بتفریب حاصل نمودہ طرف عظیم آباد و بنگالہ افتاد و در زمان فرخ سیرا عراز
 بر سے بہ بعد رفتن محمد ابرج خان در زمان فرخ سیرا بطول خلاص با غیرت خان ہمیشہ زادہ امیر الامرا حسین سلف خان کشتہ
 داشتہ و فرار خان اقبال سے گذرانید و بعد کشتہ شدن سادات بہ قاتل مبارز الملک سر بلند خان بہ گجرات رفت و وہاں
 با او بود و بعد از ان حرکت رفتا قتل کردہ بہ بنگالہ آمد شجاع الدولہ مرحوم کہ قمارت نام با انش داشت و زر و نقد و حصص
 قتل کرد و ایند و ہمراہ علاء الدولہ سرور از خان مرحوم در جنگ مہابت جنگ پسرش کشتہ شد و خود مجروح گردیدہ و سترے
 خانہ کشین بود و متنبیان و اومان مہابت جنگ بتالیک او پر را خدمت در سرکار مہابت جنگ بعلامہ ذکر سے منکشف گردانند و
 بود و سبط ربط اخلاص اکثر با عطاء اللہ خان سے بود چون مہابت جنگ از محاسن و محار بہ سلسلہ ان الطرارے دانستہ داشت پناہ
 و خدمت سر راج الدولہ با عہدہ داد و بعدا بہاج و قبول و افتاد و صلوت مذکور بتوبہ پر و دش و زنیہ احوال محمد ابرج خان شدہ
 بعضے از عہدات ملک بنگالہ با زایش رسالہ با مقروض و مغضب شاد سے سر راج الدولہ کو بہا تیار و از چھا و شمشیر خان
 و سرور خان خبر دہدہ بود و مستعد و مہیا بود و نانا غنیمت را اگر خدمت منظور باشد فعل نہ تو اسندہ و در بعد انفرار از
 شاد سے سر راج الدولہ تہیت جنگ و بعد سلف خان مع متوسلان اقبال دولت خود و از مہابت جنگ رخصت یافتہ
 و از مرشد آباد رخصت نمودہ و عظیم آباد کہ مسکن و اواسے شان بود و از انجیر بدولت خانہ سے خود ریدند و بعد رخصت و
 شفقت ایشان شمشیر خان و سرور خان کہ فریبش بہت ہزار کس ہمراہ شان بود مبالغہ غزاہ و راہ سے و غیرہ آمدہ
 حساب گرفتہ بموطن و مسکن فرستہ خود کہ قصد در بنگالہ بود و مانہ شدند و ہر مہاجر بنو گنیر بسوا سے کشیمہ عبور نمودہ و
 بوغن و مسکن ویرینہ خود رسیدہ و نانہ آریندہ قریب یکدہاہ این حال گذشتہ بود کہ میر علی اصغر کبر سے حسب الطلب
 عطاء اللہ خان بعظیم آباد رسیدہ و خادم مرشد آباد گردید

ذکر درویش علی اصغر کبیر کے ہمشیر آباد و شریع القار و غبار میان مہابت جنگ و عطاء اللہ خان و عروج و انحطاط درجات میر محمد جعفر خان قریب ہم و بناسے سفیدہ شمشیر خان سردار خان

میر علی اصغر از سادات سیکر کے صفات میثات و در زمرہ لازم عمدۃ الملک امیر خان بہادر خلف عمدۃ الملک صوبہ دار کابل فلک بود پد ریش میر غلام محمد نام داشت مرد بیار عیار و نہایت ہوشیار میث شہامت و دلیر کے موصوفت و در ابتدا اس کے ہوتے نجدت یکے از درویشان رسیدہ بے اشتغال و اعمال نفرا از درویش مذکور و زیدہ آخر طالب دنیا و جویا کے نام و نشان گردیدہ و دام پیر کے دریدے گترہ اکثر جاہلان را بیدام خود آورده و ناسے ہم رسانیدہ و اتباع خود لقب کبیر کے گشت و مصوم العارفین لقب ثانیے خود ساخت و عثمان بنیغہ پیش مستقدان و اہلخانہ کتبہ عروج ہر مراتب منورے باخاے ششی سے نمود کہ پنج یک از ان اصل نداشتہ اما ظہر اولیا را میر نو مردم بدعت تحلیل و توہم بے چیز با از ان عزیز نیز نالند چنانچہ سے گویند ترم مرغ را حرام سے دانست بے ہوشاران کہ در خصوص این امر ہر سیدہ بودندے گفت کہ نہ حرام کردہ ام و نہ درین باب چیزے گفتہ ام اما من نے خودم و اتباع از خرق عادات عجبہ را برے او ناقل بودہ اند از انجملہ انکہ روزے در چاہ افتادہ چون جو بندگان یافتہ اوراد میان چاہ برہوا استادہ دیدند و این خبر شہر گشتہ بہان جا با فہد کس بفرست مریش مشرف گشتند و در ابتدا جاہل بودیکے از طلبہ علوم را با خود متفق ساختہ در خلوت کتب بیاد سے صرف و نحو از دے خواند و چند لغت عربیے پا کردہ در مجالس جنگام گفتگو نہ کرے کرداگر کے از تحصیل علم پر سید سے گفت بے در کتب حالی ہا مرشد را دہا سے خود تحصیل نمودہ ام کنایہ از انکہ علم لدنی در عالم منے با حسنین علیہما السلام اخذ کردہ ازین مقولہ گفتگو ہا داشت و نیز دیحس اگر بیگانگان حاضر باشند سخنے چند بطور اجمال نبوسے سے گفت کہ مستعان گمان کنند کہ بر تلوہ اشارے ہم رسانیدہ از نامہ و سرانہ آگے در در خلاصہ مرد جہار سے جاہ طلب و با بعد و دے از مردمان ہر اسے در قائمہ عمدۃ الملک نوکر بود چون عمدۃ الملک کشتہ شد و زیر خان ناسے افغان دلا را کہ از مستقدان اد کہ جامعہ دار سے بود رفیق عطاء اللہ خان قریب میر علی اصغر مذکور پیش عطاء اللہ خان نمودہ خان مرقوم را شتاق اورده عطاء اللہ خان بعد استیذان از مہابت جنگ مبلغے مستدیر بطریق مساعدہ فرستادہ اور با جمیعے لایق طلبیدہ سیر نہ کور اسباب نقل خود مشل پلنگے جہالہ و اروالات نوبت و دیگر لوازم امارت از ان زر آراستہ و شش صد مقصد سوار از خویش تبار خود و بیگانگان فراہم آوردہ در سال شصتم از ایامہ و از دہم ہجرت بہ عظیم آباد رسیدہ در خارج شہر دوسہ روز مقام نمودہ خان مرشد آباد گردید و زمان توقف اد حاجی احمد و جلد الطباخان باشتہار دور و بیٹے و کمالا شش ششانی گشتہ ہر یکے بر اسے ویدانش رفت او ہم بر اسے باز ویدستانہ حاجے احمد بن عبد اللہ بہادر در آمد نفیر بہان روز در خانہ خال خود دیکھا رویدہ بر بعض اوضاع و مطلع گردید بہیبت جنگ کہ ناظم عظیم آباد و داماد مہابت جنگ بود این استکبار او کہ بلے دیدش نیامد خوش نہ کردہ در باطن آزرہ گشت و احوال اورا بہر مہابت جنگ نوشت و حاجے احمد نیز در قمر لیف و توصیفش نگاشت سید صاحب چنین و چنان در اپنج باب کثر از صفیے خان نیست

ذکر عروج میر محمد جعفر خان بمرتبت نیابت صوبہ ہادی کنگا نزول ازلان مرتبہ بانڈک نانی بافتضای گردش فلک

مہابت جنگ بعد اخراج شیش خان و سردار خان و فیض خان مرہٹہ از حدود بنگالہ چلن مطلع نظر داشت و آنہا بطرف کنگا
 اکثر پناہ بردہ سے گزرا نندند و از حد عزلی عبدالرسول خان و مقید شدن راجہ دو بلہہ رلام در کنگا صاحب کوسہ مستند
 ہو و خواست کہ میر محمد جعفر خان را با نوبہ مناسب بکنگ بفرستد درین خصوص مشورہ و چنین قرار یافت کہ خلعت
 صوبہ دار سے کنگا بدولت جنگ امام الدولہ سعید احمد خان بہادر عنایت شود و نیابت نظامت آنجا میر محمد جعفر خان
 دادہ آید بنا برین خان مرقوم را بانیات خلعت نیابت کنگا و فوجدار سے میدہنے پور و پٹلی باجالی علاقہ بخشی کرے
 کہ از چند سال باوجود عطایا سے سرچ و چغہ مرع و اسب و فیل و شیر اتیانہ بخنید و دولت جنگ بہادر نیز از فیل
 نمود خلعت با جوار مرہ و عطا فرمود میر محمد جعفر خان نیابت بخشی کرے خود را امیر اسماعیل بن عم خود دادہ و جعفر خان
 و بھان سنگر تاسے را از نزد خود فوجدار سے پہلے گماشت و خود با جمیت ہفت ہزار سوار دودہ و دوازہ ہزار پیادہ
 حسب الامر مہابت جنگ با نظام صوبہ کنگا و تنبیہ و اخراج مرہٹہ را بے گردید و بعد قطع منزل در جوار
 میدہنے پور رسیدہ و با جمعی از مردم مرہٹہ و افغانان کہ دران مکان بودند بکے نمودہ شکست آہنا داد و مرہٹہ
 مذکور فرار بطرف بالیسر نمودہ و خان مذکور با جمیت مزبور وارد میدہنے پور گشتہ این طرف رود خانہ کھنا سے
 چھاؤنی لشکر را حکم داد و بانڈیشہ آمدن افواج دیگر حرکت بر فتن کنگا نمود تا آنکہ خبر آمدن جانوبہ سے پسر گھو در فوج
 کنگا شہرت گرفت و میر محمد خان باستماع این خبر مضطرب الاحوال بہر دن اذن و اطلاع مہابت جنگ از میدہنے پور
 کوچ نمودہ ارادہ بردادن نمود و فوج ہرا دل جانوبہ سے بے جراتی سے میر محمد جعفر خان دیدہ چند تعمیر فیل و غیرہ لہبات
 برد و خان مرقوم با آنکہ شانزدہ ہفتہ ہزار کس از سوار و پیادہ ہمراہ داشت بدولت فوج افواج مرہٹہ سے تحریک
 سیف و شنان را بردادن گرفت و مہابت جنگ چون براحوال میر محمد جعفر خان آگئی تمام داشت عطا و اللہ خان
 مہابت جنگ را مع فوج بکنگ او پیشتر از خود فرستاد و مرہٹہ اصغر کو سے بعد بر آمدن عطا و اللہ خان از مرشد آباد
 رسیدہ خان مہابت جنگ در فیت او کہ حسب الظاہش آمدہ بود نہ کہ وہ از بیرون شہر راہ لشکر خان مرقوم گرفت و لشکر
 عطا و اللہ خان رسیدہ فوج عطا و اللہ خان با ظہار و وزیر خان امیر دام نزدیک او پیشتر گشتہ بعد رسیدن میر
 مذکور و مشاہرہ ائمہ در بیہا سے او شہیتہ تر گردیدہ و اتفاق ہمدگر بردادن رسیدند و ازلان طرف میر محمد جعفر خان ہم
 برگشتہ وارد قصبہ مذکورہ گردیدہ و جانوبہ سے تاجربیب و افغانہ و مرہٹہ در انجا رسیدہ و عرصہ را از مہابت جنگ
 خالی دیدہ و محار بہ صبی نمودہ در ان جنگ از عطا و اللہ خان تردد نمایان نظر و رسیدن خصوص میر علی اصغر کبری کہ نہایت
 صاحب جرأت و دران روز ہرا دل عطا و اللہ خان بود و فوج ادلوس خود ہمراہ داشت جسارت سے بے ہنایت
 سو دشمن آشا و بیگانہ گرد و عطا و اللہ خان با نوبہ سے میر علی اصغر کبری عرصہ را خالی دیدہ و خود را ہم چہرے فیصدہ
 سودا سے خانے بدماغ خود پخت و قاصد آن شد کہ میر محمد جعفر خان را با خود متعین ساختہ ہر گاہ مہابت جنگ رسید
 با او خدمت نمودہ از میان بر دارد چنانکہ بوساطت میر علی خان کہ مرد بہکسر سنگے کش و نہایت مصاحب میر محمد جعفر خان
 بود این پناہ داد خان مرقوم ہم بنا بر سخاوت سے باین کار خود و مقرر شد کہ بعد حصول مقصود صوبہ عظیم آباد

ہیر محمد جعفر خان باغ و بیگا لبطاء اللہ خان میر عبد العزیز وغیرہ دوستان میر محمد جعفر خان برین اجسہ آگئی یافتہ مالست
 را از حد بد بردند و خان مرقوم را از ان ارادہ فاسد نامد ساختند و نامبرہ ازان رکافت باز رود بجای خود نشست
 اما مہابت جنگ استقام آن نوہ از ہر دو بد گمان و بجان آزدود گردید و ہر دین انشا مہابت جنگ بردوان را
 مغرب قیام خود گردانیدہ متصل بغزوہ گاہ عطاء اللہ خان و میر محمد جعفر خان رسید میر محمد جعفر خان آمدہ ملازمت نمود
 مہابت جنگ سختی چند بطور موفقت و در جنبہ قیامت حرکت مساوت اندیدہ سنے چونکہ از خان مرقوم بطور رسیدن
 بر زبان آورده رخصت انصراف بنجائش داد میر محمد جعفر خان را بقفقاسے الحق مرکلمات مذکورہ گران آمدہ اراکند
 و بار قفا دزدید مہابت جنگ بنا برد و کوشے و آب و کفے عطاء اللہ خان بتقریب بار گیا و فتح بنجائہ از دشت در این
 میر سے اصغر کبکے آمدہ ملازمت نمود و اہر ملک مہابت جنگ را ہم عطاء اللہ خان تصور نمودہ حکایتکہ شاہان نوکر سے
 و آفائی بنامند بطور رسانیدہ مہابت جنگ آزدودہ گشتہ کنون خاطر خود را خانہ نمودن صلاح ندانست و بنجائہ خود مساوت
 فرمود عطاء اللہ خان التماس نگداشتن میر سے اصغر ہزار سوار نمود مہابت جنگ پیغام داد کہ در سالہ خود ہا ہزار
 مردم کہ خواہید نگداہد و من بر رسالت انشا ازان قدر کہ داہد سے تو انم افزود میر سے اصغر ازین سخن انطہار
 آزدودہ گشتہ نوہ ارادہ برخاستن از لشکر خود عطاء اللہ خان معروض داشت کہ در صورت رفتن سید صاحب من ہم
 نے تو انم نامد مہابت جنگ جواب صاف داد کہ ایجنار با شاست عطاء اللہ خان را کہ میر نہ کور بشمارت منو من شغل
 صید بیگالہ از عالم بالا بنام داد و دود و آن سنیسہ اہل و عدہ ارادہ از جنابت سے شمر بلا تامل از بردوان مع میر گرد
 برخاستہ راہ مرشد آباد گرفت مہابت جنگ خواست کہ بتالیف قلب میر محمد جعفر خان برداختہ شمال سازد بنا برین
 بتقریب لامتہ کے از افراسے او کہ دران اچیان مردہ بود بنجائہ اش رفت خان مرقوم بشاہہ شش ہفت ہزار
 سوار ستار با لیسے از اسباب امارت ہمراہ خود چند افسلے بوزیشن راہ دادہ و مرا ب استقبالی و مشاکت و
 عرض مطالب حفظ مراتب را ملحوظ نہ داشت و کاشے چند کہ لانی بحال او نبودہ بطور رسانید مہابت جنگ آثار
 سفاست و تنک ظفر نے از نا صیہ احوال او دریافتہ بنجائہ خود مساوت فرمود و بیانہ محاسبہ پہلی لیجان سنگہ را کہ
 اب خان مرقوم و بااد در مقام قدر بود طلبہ داشت میر محمد جعفر خان در فرستادن او عدول حکم نمودہ جواب داد کہ ہر
 او با سہ من وابستہ است مہابت جنگ ازین جواب دور از صواب بر آشتندہ سید محمد یساولی را با چند نفسہ
 فرستاد کہ بجان با ہمراہ خود و فقاد قہر پادشا را لیکہ غلطی و خشونت ہر مزاج داشت حضور میر محمد جعفر خان رفتہ و چنان
 کلانہ درشت گشتہ دست بجان سنگہ را گرفتہ ہمراہ خود آرد مہابت جنگ بنا بر مصلحت خود ہارے پہلے لیجان سنگہ
 و جنبہ گرسہ بنور الدیابگ خان برادر فقیر اللہ بیگ خان بنمیر سے میر محمد جعفر خان دادہ رسالہ میر محمد جعفر خان را بر طرقت
 نمود و فرمان داد کہ ہر کہ نوکر سے خواہد در ششہ حضور در سالہ سراج الدولہ آمدہ نوکر سے کند بخیر دین عدول و لقب ازین
 بر طرقت رسالہ تفرقہ در مردم ہر اسے میر محمد جعفر خان روے دادہ چندان کے با و نمائد و دود و تختیکہ و دواغش
 و عیدہ بود و در نشست ناچار بالفعال و اضطرار او ہم راہ بیگالہ گرفتہ بشماست جنگ پوست دران عہدہ
 فقیر ہم از عظیم آباد ہر شدہ آباد آمدہ و در بار شماست جنگ آمد و رفت داشت کہ این سواج و دی خود و مہابت جنگ
 با تملع خبر وصول جانوبے در قرب جوار شکر با فوان بجور احوال بمقابلہ افواج مرہبہ و آغشہ شفاست و بعد از سنے

خالی از نقد نیست و بودن این سبب علائقہ فکری درین دیا و موجب مقاصد درین صورت محسوس میگردد اگر ارشاد شود سرداران مذکور را با جمیع سواران و فوجی که در آن زمان چون جانداران و فوجی که در آن زمان سپاه درین صوبہ گنجایش ندارد و عقد و کمر بستہ نیست و پیشانی این جمع از سر کار رخصت شود و مہاجرت جنگ اگر چه ابتدائاً استنکاحات ازین امر فرمود و آخر الامر پیاس خاطر سببیت جنگ و به وجود معشوقے چند که در صورت عدم قبول مقاصد شش را معانی مہاجرت جنگ ساخته بود قبول نموده و سر مشایخ را به مقتضای احوال و احوال نمود و از پیرایے مدعا سببیت جنگ آنگی داد و بعد رسیدن میرزا کور احترام الدوله با و در سببیت جنگ با شالہ افغانان مذکور کوشید و اسد عباسی طاعت از نماند و پیغام فکری فرستاد و آقا علیا سے مرحوم دقتی علی خان مرحوم و محمد عسکر خان مرحوم دستہ جواب و سوال گردید و آن سبب صورت مطمئن نمود و چون آن سبب مقاصد امر سے عظیم بود قبول نموده و اہل خانہ و ہجیان با اہل سان علاظ و خدا و اگر دیدہ و حسب المہامے شان بعمل آمدہ فوجی شیعہ شد و از خدیجی انجہ از در بنگاہ شیعہ خان و مراد شیر خان ہمیشہ زادہ و دوسرہ از خان بخشی بعلیہ وادہ گردیدہ و در ایام عاشورا شروع سال شصت و یکم از مایہ دو دزدیم آن طسبت گنگا رسیدہ و فرود آمدند و آمد شد مردم از طرف سببیت جنگ نزد آن سببیت خود را از ملازمت آمد و رفت در بازماندیشہ خدع کہ از مہاجرت جنگ و سببیت جنگ در بارہ عبدالکریم افغان و درویشان خان بختیوار رسیدہ و بدو ظاہر سے فرمود و سببیت جنگ از لہ و سوا س و ہراس آن سببیت انواع مختلفہ و آن سببیت سے فرمود تا آنکہ در دوسرے بنابر اظہار اطمینان خاطر خود از انہا و آدم کردن شان بدون اطلاع بر نقاد ہمدان بر شستی خاصہ کہ باصطلاح پرندہ سے گویند مع پیر کو چاک خود میرزا احمد سے دیدہ علی خان برادر دوسرے فقیر کہ بہانا پیش گرفتہ بود و محمد عسکر خان سوار شدہ بے خبر از تہ کس تنہا عبور نموده بخیمہ شمشیر خان کہ بر لب دریا داشت رفتہ و نزول نمود و شمشیر خان تالب آب استقبال نموده و رسم سلام داد و اب و اندر بتقدیم رسانیدہ و در خیمہ خود بہرہ بر سجد نشانہ و خود با دیاب استاد چون سببیت جنگ بہ ہمالہ حکم پہنکستن فرمود و شصت و مراد شیر خان و دیگران آمدہ سلام و از دحام نمودند و مذکور گذارندہ مراد شیر خان شمشیر خان در دست مستعد بیک پانشت افغانہ در زبان پشتو کہ دا زندر شمشیر خان اذن کشتن او و خواستہ ملا و گنگو با آن سبب و مخالفت و ران زبان و ہم زبان ہند سے مناسب و مقرون بہ صلاح نمائش بہ ہمانہ خارجی دین ریش سر خود را بطور مہالفت بشدت جنابانید سید علی خان این ماجرا چشم خود دیدہ پیش فقیر بعد سائخہ مذکور کہ بندہ از شاہجہان آباد برگشتہ بود لعل سے نور لیکن سببیت جنگ بر این استبدان و منع مطلع گردید و فضا چشم او را پوشیدہ شمشیر خان فیصل و اسپہا موافق ضابطہ را اندر کشیدہ و از مذکور گذارندہ سببیت جنگ خدو خواہے نموده مگر نت و دلدار سے و اطمینان خاطر او نموده و برگشت و پراگانی عبور داد علیہ میرزا کشیتا حاضر آمد و دزد عبور افغانہ و بار جعفر خان شروع گشت ادب سردار خان ح ہمایان خود عبور نمود و سببیت جنگ ہمان قسم تنہا بر پاکے سوار شدہ بیرون کفرہ بجم الدین رفتہ و شصت سردار خان با تہرہایان خود آمدہ و مجرا ملازمت نمود مشہور است کہ او درین و فضا شرکت و اطلاع نداشت چنانچہ خود پیش شاہ محمد امین و شاہ رستم علی کہ در آن وقت از مشاہیر درویشان و فاضل و باطن ایشان یکسان بود و دیکھتے از نشاء و منوے داشتند و بقیہ مظاہر سے نمود کہ من از علیہ این ہر دو سفلیہ یعنی شمشیر خان و مراد شیر خان نمودند آگے ندادم والا در رفاقت شغل سہ بار سے زورم اکنون نا حادم چہ کے این سخن مرا بد نہ کردہ اگر ترک رفاقت نامک نسبت بہین دنا مر سے بمن خواہست فرمود بنابرین پیاس آبرو سے معشوقے در شرم و افتخار سے شرمگاہ از دستہ سے معشوقے گشتہ کہ سے گفت کہ این خبر از اسرار ہر دو سوار است

چون مقدر بنو و بنو ز سبید که هر یک از بی هر دو در باطن این اراده داشتند که با بغل فرار از قتل بهیبت جنگ کار و دیگر سے قیام کنند و بالغرا خود و ماک یک و دو وقت باشند و العلم عند الله تعالی انفسه در عشره ادا و تراخا و محرم شروع شالی شصت و یکم از نایه و در دو محرم حجت غازیست آنها دامن نجات بهیبت جنگ معین گشت درین ایام محرم رستم که سے نثار خزان که نایست مقتدایه بهیبت جنگ و سر ایدار استظهار او در چنین ایام بود و خدمت پرگنه سرس کینه و تنبیه و گوشمال بشن سنگه زمین را از نجات نامور گشته اکثر سرداران محمد کار آمدن غل خادم حسن خان و احمد خان ترسیله و اشال آفتاب راجه سندر سنگه زمین را محاری شین او بود و در حضور حاضر خود و اکثر سے که حاضر بود و ممنوع شدند که کسی از فرقه سپاه روز ملازمت شمشیر خان و سردار خان سافر نشود و هر چه دران خانه بخانه جماعه داران و رساله دران گردید و حکم حاضر شدن دران روز رسانید و آمدند دامن بنابر تکمیل اطمینان آنها بود و سعی و تفتق طلع در بعضی مقامات امور و قضایا که پیش آن جاری شده بود چشم بهیبت جنگ ساکور ساخت والا آن مسند بر در پیشار سے و آل اندیشه هر چند مقلد مهابت جنگ بودند اما گو یا که سے سبقت و رسالات دنیا از و هم بود و قدر سے چند پیشتر رفت بود و غیره را روز قبل ازین ساخته بار او ملاقات دالده عازم بریل و غیره محلات که خدمات انجام از طرف غازیست الدین خان بنور جنگ خلفه امین و داشت کشته دوسه منزل پیشتر رفت بود و حسب اتفاق از غرائب امور آنکه روز سے که بهیبت جنگ کشته شد همان روز وقت عصر قریب آنکه قاتل رانده بینه شمشیر که سے گوید شمشیر خان بهیبت جنگ را کشت و روز دوم از استماع در منزل شمشیر مضات پرگنه غازیست پور محمد و جان چند از پرگنه بودن پور ملازمتان حاصل آنجا بودند و بر کشته شدن بهیبت جنگ و وفات شدن نو جدار سر کار شاه آباد از دست زمینداران آنجا بنابر بر سے عمل نمود و شروع یافت

ذکر شدہ مشہور بہت جنگ و انتقال اورین جہان تاریک و تنگ

و اکینیت کشته شدن هیبت جنگ مرحوم آنکه یک روز قبل از ملازمت شیرخان سردار خان مع رفقا ساسی خود آمد و ملازمت
 هیبت جنگ نمود و موافق دستور بیژر و اسای بان قسلی گرفته پنجه اسای خود رفت روز دیگر بطور فزادلی هیبت جنگ و چهل ستون
 لوساخته نمود اول روز برآمد و برین نشست و محمد عسکر خان که ندیم و واسطه جو اب و سوال با افغانه مذکور بود و میر مرتضی و میر بزرگ
 و مرید هر کاره و درضا ساسی خود را در صلاح خانه که مجلس تصاد بود و سید ارام مشرف نو پخانه دست که پیشکار ساسی
 خادم حسین خان و اشیت با چند نفر خدمتگذار حاضر و جو بداران و چیلد و بدستور و دربار ساسی خود بنابر تفرنگ استاد و و میر
 عبداللہ صفورے نسب که از اعیان زاد و اسای عظیم آباد و صاحب اندک زمین و املاک مورد و شتر بود و شاه بندگی از پیر زاد و اسای
 شتر مرباب باغ جعفر خان ساکن و مجاور آستان قدم شریف خان خود بود و ازین قبیل و دو سه شیخت میشاکا بر وضع برای مجاور حاضر آمده
 صاحب بود و محمد عسکر خان مع کتاب ساسی که ساسی زاده که درین پیر در و او بود و هیبت جنگ متصل بد نشسته اوم صلاح
 در آن نشست و اسای از اندک درین شیر شریک در دست بلکه اکثر ساسی میر مرتضی و میر بزرگ و محمد عسکر خان و مرید هر کاره و کار و
 هم در کمر بنزد آستانه گرد میضایی مذکور سیف هیبت جنگ موافق ضابطه در دست گرفته استاد بود و راجه رام نرمان دیوان بعضی تصدیان
 عمده دیوان ساسی و سید جعفر شریک در فشی خانه بنحیثا بند و غیبا و گز و ما و چهل ستون بطرف قشربان نشسته بود و دو عنایت لب خان
 که پیشتر خانسان و الدفقیر و دران نرمان لازم هیبت جنگ بود و میر ساسی خان داشت نیز حاضر بود و اول بیلیس

تختیناں ہزار کس قدر سے کم دیش با بند و قہار تیر چہرہ و قہار ہاے روشن آمدہ از دور سلام بہ آداب بجا آوردہ بنشیند آمد و با جہد
از در و نشاں ہمارا سے خود ملازمت نمودہ اندر گذاریند و گفتگیاں ہمراہش بہ طرف دست راست عمارت چہل ستون کہ راہ طرفت خلسرا
بود ہیبت عمو سے وقت نمود و بعد ازان مراد شیر خان نامہرا، پادشاہ کس افغان مسلح و دل مست در رسیدہ از دور با آداب بندہ گزیدہ و خدمت
سلام نمودہ ہیأت مجموعہ پیش آمد و در عمارت چہل ستون از دام روستے دادہر کیے نذر ملازمت میگذاشتند و مراد شیر خان بود و ہر دوستان
نام و نشان ہر افغان سر و ضد داشت و ہیبت جنگ ہستادہی نمود کہ شیر خان کے ہی آمد و ہر کارہ ہا افغان اس کی بنیاد نہ کہ ہر سرتہ
در راہ است عفریب ادراک مغرب حضور بنیادہ تا آنکہ شیر خان نزد یک چہر تر کہ کو واسے کہ بر دروازہ تہہ پختہ بادشاہی دازد و از آن
چہل ستون بہ نامہ کہ دوبر انداز است بر پا کے خود سوار در سرب و افغانان بچہ کہ کتر از سہ چار ہنرا رنودہ اند ہمارا پاسگاہ پیدا
دین بہ کرا در زردہ با سلاح و زیناں شیر خان را در دور خود گرفتہ تہانے و قال سے آمدند از دور و از چہل ستون تار و تار
مشرقتے حصا شہر رستہ بازار پڑ ازان اسٹہرا بود چون خبر و دشمنی خان ما بجا سے نہ کرد رسید مراد شیر خان افغانان
ہمارا سے را گفت کہ مخلصہ مرض شہید و بان گیرید و شیر خان ہمراہیان خود آمدہ ملازمت کنند افغانان برخاستہ بر سہ
ہیبت جنگ از دام نمودہ پایاں سے گرفتہ تا نوبت لبہ را شیر خان رسید چون باہر گیر و دعوی بود کہ سبقت ادخا بنود
لوزہ ہرا انداشن افتادہ دشمن سے لڑید ہیبت جنگ کہ پاں بدست او داد و بنا بر لوزہ کہ داشت پاں از دشمن
افتادہ ہیبت جنگ منہم شدہ گفت کہ پاں قسمت شما افتادہ گیر گیر و موجہ طرف پا ندان گشت نظرش پاچین بود کہ شیر
نار شہید گما سے از کمر کشیدہ برینہ ہیبت جنگ زدا چون دشمن لرزان بود کار سے نہ کرد و عمدہ عسکر خان متبادل
این حال فرما کرد کہ ان وہاں این چہ جنگ جڑی است درین گئے ہیبت جنگ نظر بالا کرد و این حالت دیدہ دست بلفضہ
شیر سے کہ در بدو داشت و از راضی مراد شیر خان تہہ کہ در دست داشت کشیدہ چنان بہ محوت زد کہ از افغانہ ہیبت جنگ
گدشتہ با بنی گاد حائل برید و ہیبت جنگ مردہ بر یکہ مسند افتاد و آن شتے یا دیگر سے سرش را بریدہ و پاسہ را
را بریدہ برینہ اش گذاشت و بزعم خود این را گلے سے بندہ شد کہ خون خود را نفس را پر و دہوش و حواس
انہن عمل پیش آمدہ ہر پیر سے درست نخواستہ نمود و میر رفتے و دیدہ بہ لگان زندگے و خود را ہنرا بر پیکر شہادت
و بریزہ ریزہ شد و عمدہ عسکر خان شیر ہیبت جنگ را کشیدہ دستی بقدر طاقت جہانیدہ مقتول افتاد و کتاب را سے کہ ہر
بود زخم شیر سے بہ طرف شقیقہ راست یا چپ برداشتہ مرلاش عسکر خان را بر زانوے خود گرفتہ ہما بخا شست ہمارا
لاش بر عاصت بادشاہ نواز خان نام منصبدار سے کہ ہم کہ از مشاہیر مردم عظیم آباد و در عمدہ نظامت فخر الدولہ
ہرادر و دشمن الدولہ آمد و دقتدار سے داشت درین ایام تقریبے با ہیبت جنگ ہم رسا بندہ امیدوار ارتقا
بر معارج دنیا بود و درین کشش و کوشش مقتول گشتہ رہ لوزہ عمدہ عقیقہ گروید و مصلانے دار و عمدہ سلاح خانہ بہ سینے
کہ بطور عمدہ در دست گرفتہ استادہ بود و ستارہ ام مشرف تو پختہ دستی شیر دیگر سے را بدست آوردہ داد و دلاوری
چاس نکو کار گے دادہ بقدر تاب و توان خود با ہزاران افغانہ جنگیدہ سرخ رو بہا لم آخرت شتہ فتنہ مرلہ ہر دیر ہر لڑجے
مقتولع بلند ازان مکر کہ ہر رفتہ را بہ رام نارائن دو دیگر متصد بان بلفضہ مجروح و بلفضہ غیر مجروح ہمارا ج شہد ہر آمد
سیر عبد اللہ نیز صحیح و سالم ہر ازان شال بالا سے دوش و کمر بندہ کما سے راہ اختلاص جہت شاہ بندگے نیز ہراہ آخرت
قدم نہاد از بانے ما لگان ہر کس بطور سے کہ دلالت و توانست بدر رفت چون این غفلتہ بلند و مردم را سکتہ جہت

بمرض گشت مجاہد در بایان دولتمردے امارت راہ گزیر گشت بختانہ اسے خود رفتند سید علی خان کہ در کتب میاے
 رفق حضور بیت جنگ حسب الطلب بود و استادان و امانتدان راہ ہر ایش داشتند باشماخ این نمیداشت
 سید علی خان را درون حرم سر اسے بہیت جنگ انگندہ خود بہ متفرق شدند و آئندہ بیک و خیر مہابت جنگ ما در سراج الدولہ
 زن بہیت جنگ را در اوہا با رہبندہ آئندہ حیرت بود اما سید علی خان را از باہر اسے خانہ خود کہ اتصال بابہای خانہ شہامت جنگ
 داشت بر کہ گفت ہر گوئی دانی و قوائے خود را بخانہ خانہ اسے خود عبد اللہ خان برسان عبد اللہ خان امان وقت
 بختانہ شیخ عبد الرسولی بکر اسے کہ از حامدہ اران مشہور و خواہر زادہ شیخ ایساہل اسے سر بندہ خانے بود از مہابت جنگ مرض
 شدہ و بطن خود سے رفت ہر اسے خود ہی اور نہت نشست بود سید علی خان ہرادر فقیر دران وقت چون غفل بود مضطرب الاحوال
 استادہ بی توالت کہ بطرسے راہ سے بود بختانے از اغفال اتی بہر سیدہ اورا شناخت و ترحم کردہ دستار زرینار سے را
 از سرش دور انگندہ دکنہ چار سے بردوشش اناختہ ہر او خود از راہ لب دریا بختانہ عبد اللہ خان رسانید و منت و احسان پر
 پر و مار و وجع انخوان و اتا بلش گذاشت شمشیر خان سلتے چند دران مکان بائیدہ حیات خان را کہ بہانہ ملاقات حاجی احمد
 فرستادہ بود حکم بگزیندہ آوردنش نمود حاسبے بہ استماع ازن جسمہ مضطرب و خیمہ گردیدہ خیال لہو خست اما بہ طبع زردنہوان
 راہ بدر شدن نیافت والا اگر باہر سے سوار شدہ میردن سے رفت ممکن بود کہ خود را از دما جہ سندرنگہ باہر طرسے
 تو اند کشید طبع و نقدیر و انگیزا گشتہ نگذاشت تا آنکہ طالبان بدرش رسیدہ و خود از خانہ نماندہ و از دیوار سے یا رختہ
 بدر رفتہ و خانہ حاجی با اسکا سنے نہان گشتہ آفر بہت آمد و تا ہفتہ روزہ یکام و بیش مقبض و بالوزاع سیاست مبتلا بود
 و در باہر سے مد فون ادا از نہت قدم شریکے کہ در خانہ خود بنامادہ بود بر آوردہ ہر دہر دیگر کرد و جو احمد ہر دور و تغیر
 مو فورا قرار گاہ بندہ ہر سے آورد و دوسے گرفتند تا آنکہ سے گویند فریب شعلت ہفتاد و یک روپیہ داشتہ و جو احمد
 ملاوہ آن از خانہ اشس تفصیل اناختہ و نامہ و از سوال زین الدین احمد خان مرحوم انچہ استہارہ فاروقیہ سبک رو پیلیہ
 برآمد و از بطبعے کسان بسیار کتر کہ عدد دشمن زیادہ از چند ہزار بود شروع گشتہ و اندام عالم بالملکات بعد از آن کہ رحلت
 حاجے اتفاق افتاد و برب در با متصل بدو پیل بود چند قدم بیشتر از باغ جعفر خان بنوسے کہ مقدر بود مد فون گشت بعد از قتل
 زین الدین احمد خان مرحوم را سیر شدن حاسبے احمد شمشیر خان ہر ہر دو خانہا چوکے نشانیدہ خود و سہیل باغ
 جعفر خان رفتہ تا مہمت و زریہ و در شہر مراد شیر خان را گذاشت و بہ قصد محاربہ مہابت جنگ افتادہ و بہت
 بدل و احسان بر نوح خاصہ بر جاعہ افغان کشادہ در تمام باطرات و اکانات فرستادہ و دوس خود را از ہر سو
 طلبیدہ بحسب تقدیر دران سال افغان مثل حشرات الاغل از زمین سے روئید چنانچہ احمد اہل اسے از ہند ہما
 و ہرات بہ طرف شاہجہان آباد لشکر کشید و علی محمد روہیلہ بعد چند سے در ہمان ہنگامہ آمد آمد اہل اسے سہرورد
 لہذا شستہ از راہ بہارن بعد ہر خود را بہر سے رسانید و آشوبے عظیم در تمام ہند بہم رسیدہ و ہر روز سے
 بخ شمشیر بارعدا سے لغارہ بگوش مردم عظیم آباد رسیدہ بعد استقامت عظیم میشد کہ خان افغان بہ این قدر جمعیت
 از فغان جابر فانت شمشیر خان و سردار خان آمدہ و علمہ دارکان شمشیر خان و سہیلے دست قتل و ہر سکتہ شمشیر
 و از کردہ کہ اسے از دست بردار سراج و مہابت و سہ عزتے آنکہ نہ محفوظ ماندہ عبد اللہ خان تمام روز در خانہ شیخ
 بعد الرسول مذکور گذاریندہ شب بختانہ خود رفت و دکان وقت کثرت سے خانہ ایشان ہر اسے بار بردار سراج خان

کوششی خاصه سوار سے کہ عبارت از مجرہ یا شد موجود و میا بود مردار ملاحان عرض کرد کہ درین وقت شمر مشعل عرصه نیامت است و امر افغانه انتظام نیافته اگر گرجی شمر مع خصوصان و احمال و اطفال منفع الا انک کما سوار شوند بنه اندیشه بر سر توایم برود ما شب پیشتر از سی کرده سے رویم دیگر کیسے بمائی رسد بحق صلاح خوبے بود مقدرات نگذاشت کہ لعل آید لبسته کسان خیالات دور از کار اندیشه ما سے غیر صواب نموده در مملکت عظیمه افکنند بعد چند روز مراد شیر خان چون مشدداً لارکان گفت کیسے را فرستاده عبدالحلے خان را پیغام آمدن براسے ملاقات فرستاد و عبدالحلے خان به طوریکه سوارش بمول بود که برود بر پاکی خود با چند سوار و پیاده رفت هرگاه برود دروازه رسید لبسته از خواص مراد شیر خان برفق و مدارا التماسن برودن اندون رفق و رفقن بدون راق نموده عبدالحلے خان به گمان آنکه اگر براسے بامن منظور داشت با وجود قدرت این قسم چرا سے طلبید بر وفق گفته او عمل نموده بدون راق با دوسه خدمتکار اندرون رفت و آن بد عبد اسباب سیر و سله را به تصرف اتباع خود داده عبدالحلے خان را بر پاکی خود سعادتمندان پیش شمشیر خان فرستاد شمشیر خان به مجرد استماع این خبر برهنه پا دیده در محن غیمه خود در یافت و عذر خواسته زیاد از حد نموده بغزت و احترام بر پا گشت خود نشاندید بنامه اش با فرستاده و دوسه کس را بر دروازه براسے محافظت نشاندید بعد چند سے که مردم عبدالحلے خان بخنان پریشان گفتن آغاز نمادند و خبر را ده مهابت جنگ به دین طرفه اشتها ریافت تویم بیجا با طلبیده در حیمه مقید داشت و سله مراد شیر خان دلیر مصطفی خان فرمان بکشتنش داد و چنانچه لازمان از خان مرقوم را حسب الامر بدگشت سوار کرده آن طرف دریا برده با مراد مستعد شدند و عبدالحلے خان مع رفیق خود حیدر لار از خان محلت فعلی و دور رگست نماز خواسته بآن مشغول بودند که درین اثنا حکم مالیت رسید و هر دو کس را برگردانیدند شاه صادق باعث این استخلاص و ضامن افعال عبدالحلے خان گردید و به بنامه اش آرد و محمود آنکه اگر جنگامه مهابت جنگ رسے نماید عبدالحلے خان از جاسے خود بجنبه و مصدر فرستاده و امر به درین خصوص نگردد و هر دوسه تارخان که باز میندار سر سس کبینه حسب الامر بهیبت جنگ کا دشما نموده اخراج کرده بود وقت رسیدن خبر بهیبت جنگ زمیندار و اتباعش بر او هجوم آورد و در در خان مرقوم بازر یکجه جراه داشت مع مدد و اسد رفق با استقلال برآمده خود را برهنه سار باند سله خان قطع دارا بنجا به حسن خلق و همان نواز سے پیش آمده بر قلمو جانے ذاد و خانه فقیر که عبارت از خانه والد است از خدمات نارنج و غارت افغانه حق تقاسے باین قریب محفوظ داشت که اول نیکی از جامع داران بهیلبه لازم والد که دران وقت همراہ بنخشه بهیلبه بود محافظت در باسے حرم سرا و دیوان خانه نموده بعد از ان روز دوم بنجنا در خان که بنایت مقرب الدلیم شمشیر خان و احسان والد برادین قسم ثابت بود که او ترسے از والد داشت و والد وقت رفقن از عظیمم آباد کا غزمتسکات دود و دروازه هزار رو پیهر را چاک نموده زرنگور با و بنجشد و بهین قسم شیخ محمد صلاح گفتند و کاسے خان بلیمین که اهریسه زربار احسانش بوده اند در محافظت کوشیدند قبل ازین ساجه بنجنا در خان از شمشیر خان جدا گشته بود که حسیله سید بهایت عیلمان بن باید بنجشد و وقت تسلط از ان خانه ترسے نماید کرد و الامین برزدا نشا و دلتوران بهیبت جنگ را آگے خواهم داد چون شمشیر خان با او خندادند بجهت اختصاص سنجے داشت قبول نموده با بخار دانه عهده و میثاق موکد بقسم غوث الاعظم نموده بود ازین جهت بنجنا در خان مع شیخ محمد صلاح و کاسے خان و زوز شب در دیوان خسله نموده آمد و رفت بر باراسے نموده و اگر سکے حرکت گشته آرا ده بدستے سے نور نقاسے

خود را که دوسه هزار کس بود اندر جمع کرد و مستعد مقام نرسیده بدین صورت حق نفاذ آن مکان را از جنین حادثه عظیم
در امان خود محفوظ و مطمئن نگه داشت و بعد بهیبت جنگ را سید محمد صفهانے که پدر زن میر حمید رحلے کو قال شهر
ودا دایمیر زاد اب مرحوم بود با التماس میر حمید رحلے برداشته آورد و چون دوسه از سر صاحب انصار را که بر سر
دروازه و اضدادت پایا لے محفوظ مانده افتاد بود و نیز بهم رسانیده و گفتے که اگر بجای سئے آورده بود و در داده در
زمینے که اعمال معروف به منبره بهیبت جنگ در محله یکم کپوره از محالات عظیم آید است و در خرید بهیبت جنگ مرحوم بود
و فن نمود و شیرخان دنا مراد و سر و فدا چون خبر حرکت نهاد جنگ اندر شد آباد شیند بے حیائی را کار فرما شده
زن و دختر احترام الله و له را با پسر کوچک ایدیز زاهد سئے نام بر رتبه بے شرف و خلاف سوار کرده از رسته با شایسته
مسدودان و در نظر مردم نمایان بر لشکر که خود بردند و در و لمن و لمن موافق و مخالف گشتند و در چند روز
اتحاد و ستار و در و دبال خلعت به دوش خود و نیز به برداشته که غیر از نوبت لگان اعمال و دیگرے را بحال غریب
و شیطران نیست و در ترب چهل هزار سوار و اندکے کمتر ازین پیاده با که آن کم اکثر سئے افغانه بودند بهم رسانیده و در
را که با خود از دوتا بر اسلالت و در سال سفر اتمع نموده بودند نیز کیدل گردانده و تمام توپ خانه عظیم آباد را با سرفراش
میرا خانم حرب مهابت جنگ گردانید

ذکر رسیدن خبر وحشت اثر گشته شدن احترام الله و له بهادر بهیبت جنگ بهمابت جنگ و
استعداد و نمودنش بجنگ افغانه و آمدن بعظیم آباد و ظفر بافتن بر شیرخان و میر حبیب
و غیره معاندان بتائیدان و دمنان

زمانیکه مهابت جنگ بدایه حرب و تنبیه میر حبیب و جانب میر حمید از مرشد آباد برآمده و اداسه زستان در مانے گنج
نجه داشت خبر این حادثه عظیم و سائیکه بر رسید اگر چه به اعتبار تسلط جنین مخالفان قوسے جنگ که صاحب و کوس
و پاره منقش بودند و جنین فرزندان که چشم و چراغ خاندان بنا بر رشادت و دلور ریاست با خود همسر و دستان بینداشت
به قتل رسید و برادر و دختر و دختر زاده باقیه و ذل ایسرے که خوار شدند و صوبه بعظیم آباد از تصرف بر رفته و دست
مخالفان افتاد و اکثر و جنس انسان بود و نهایت اضطراب و تشویشات عارض مزاج مهابت جنگ با فدا گردید پس کن
و مظاہر احوال اصلاً و قطعاً سر رشته بهر دق و عزت و وقار را از دست نموده و در کمال استقلال به احضار تمامی
رؤسای لوح از صنار و بکار فرمان و ادب و حضور و جلوس آنها سر عقد نماز بر کشود و فرمود که صاحبان سنگ آید و
سخت آمدن زنده رسیدن گشته شد و برادر و فرزندان من بذل ایسرے گرفتار آمدند بعد سمنوع جنین حوادث
نزدگے ناگوار و غیر از کشتن و کشته شدن چاره کار ندارم از اداسے شما چیست و یا رویا درین درین امر از رفقا
و مخلصان کسبت همه داشتن الفقه و ضد اشتند که اسطیع و مقاد و تاج حکم و ارشاد بعد استماع جواب از امان فرمود
که چون حقوق و نالت شما از ما با برین است هر که را دعیه راقمت و اعانت من داشته باشد من هم جان و مال
خود را از مصافقه نه خواهم داشت و هر که را رقت دها شد من رض احوال او نیستیم چه هرگاه موت را بر جنین حیات
ترجیح داده باشم براسے خردان میبندد و کافر نیست فاطمه حاضران همه یکدیگر بان بعضی رسانیدند که بر جنگ گان حقوق سابقه

لکھنوار کے جناب عالی ثابیت و بافواغ و طاعت و عنایا مشمول بودہ ایم اکنون غیر از جانفشانی ارادہ دیگر نیست فرمود
 کہ اگر بر قول خود صادق ایہ بیان سبایمان نمکد و مشبہ سازید کہ موجب مزید اعتماد و ازدیاد وثوق من گردد چون قبول
 نمودم قرآن را حاضر ساخته از مجمع رؤسا و بارہ و ذاق و لیساق قسم گرفت بعد ازان گفت کہ من مدیون شما قسم و وجہ
 مشاہدہ شما بر زمین ہستے و لازم الاداست در رسانیدن وجہ مذکورہ مقصود خواہم بود و ہرگز در زمین حال کہ شما
 متعلقہ جان خود در راہ من نہاریدن نیز صرغر در اداسے الی خواہم کرد لیکن مسئول آنکہ بہر مرد و عدا و طلب خود از من
 گیرید فرق سپاہ بچشم قبول نمودہ در امر رفاقت یکسو و متحد شدند آنکہ مہابت جنگ در فکر سر انجام نہار نشادہ بسلطنت
 از شماست جنگ و دہجہ از دوجہ اویسنے عبیدہ خویش و از جگت سیطہ و دیگر ہما جان و ساہوکاران و اعیان نیز ترغیب
 گرفتہ خواہ سپاہ را بسے بطبع و دافرمودہ ہنوز ہم از سرسوم آنہا دہجے ہستے ماند درین و افواج مرہٹہ بہ حوالے شہر رسیدہ
 شروع بہنگامہ سازے نمود چون جنگ مرہٹہ ساجت وارد دیکجا و یک محل نے پایہ دستبرد آوینہا مقرون بطراز
 و گریزے باشد در رفیق عظیم آباد خاطرش را تودے روے داد و آواز امانے گنج جناب مرہٹہ چشم فرمود و اسامہ انجم
 سفر عظیم آباد و تہیہ اسباب در محل مذکور استقامت و زبردہ صولت جنگ سبایہ بگوان گولہ فرستاد کہ سدر راہ مرہٹہ از انجا
 با شہر بلودہ مسالک وصول رسد غلات مسلوک وارد تا گرانے روے ہمدہ دفرمود کہ مرا مبار بہ با انا غنہ و منفعت با عظیم آباد
 فروری است اغراض انان اسکان نہار و مرہٹہ درین نزاع اختصار دارد و تدارکش با فضل ازین صورت نمی تواند گرفت
 ہر کس ہر امانے کہ اند و تواند ہر دوہ استماع ازین مقال اصحاب قدرت و استطاعت بہر مواضع آن طرف گنگا لہنی
 شہرے دریاسے نہ کہہ باماکن مختلفہ خود را کشیدند و جمعے راحات و استعداد نمود و در خانہ ہاسے خود ہر مرشد آباد
 نشست و کلا طے اللہ تقاسے آویدند و مہابت جنگ بتہیہ حرب و دیرہ و از سر انجام اسبابے کہ باید فارغ گردیدہ کین جان
 و اعطا و احسان تالیف قلوب سپاہ نمودہ در اول ماہ ربیع الاول سال یک ہزار و یک صد و شصت و یکم ہجری سے پانزدہ
 شانزدہ ہزار سوار و قریب ہشت ہزار برقی انداز رایت عز و جلال بمبت عظیم آباد ہر افراشت و ادانے گنج خدمت
 نمودہ و ہر چہ اسنے دہ کہہ کہ دہے مرشد آباد براہ عظیم آباد و اقصیت نزدیک انصود و شماست جنگ ہمدار و عطا و اللہ تقا
 ہمدار ثابیت جنگ را باغی شش ہزار سپاہ گذار شستہ میر محمد جعفر خان را نیز متین مرشد آباد فرمود و بنا بر انہ کہ
 سالہاسے ہمدار خدمت بخشی گوے ہمیر نہ کرد مغرض بودہ و وسیلہ التماس داشتہ ماسے شماست جنگ در ہمین حصہ
 با چندے قبل ازین ساختہ ہماسے استرخا و دہجئے و مرتبہ تانیہ از عزل نور اللہ بیگ خان خدمت بخشگی بنام
 میر محمد جعفر خان مقرر شد و بدین سبب کہ مرہٹہ در حوالے مرشد آباد بود و منظر آن سنے شد کہ در کوچ چارویسے لشکر
 منصور محیط بودہ بالغ وصول اجناس غلہ و باعث حرج مردم و عبرت معاش لشکر یان خواہد شد فرمان داد کہ بقبالان
 عمدہ ارادہ دیگر یعنی کہ استطاعت داشتہ باشند بقدر مقدور غلہ و غیرہ با سبکبار بر دارند خلاصہ بعد بنظام
 ہمام فرودے از چہا سنے دہ اعلام اقبال ہر افراشت و بدفع اعداسے ہمت گماشت و مرہٹہ بعد بنفش شایع
 معروف را گذار شستہ دوست از مرشد آباد ہر داشتہ از را چنگل برای نصرت و اعانت انا غنہ و ادانے عظیم آباد شد

ذکر فرستادن معین الدولہ سیف خان شیخ دین محمد جماعہ دار ملازم

خود را بہ ملک شجاع الملک بہادر مہابت جنگ و بعض سوانح اثنا سے راہ

سیف خان نو جہاد پوزیش شجاع دین محمد و لکھ شجاع بہادر کے جہاد و اردو سرکار و لکھ بہادر و ہاشم سوار برسم اسانت
 ارستادہ خود بلکہ رہا سے ملک بہت شجاع دین محمد از گندہ مرگ و مجبور گنگا گندہ در زمانہ شک مہابت جنگ بوگیر رسیدہ و در
 چند بنا بر بعض امور رعایات داشت دار و سلطان گنج گردید و در ہشت ہفت ہشت شینہ از حواسے لشکر مہابت جنگ ایٹا رنو و شجاع
 لکھ سوانح ہر ایہا انش فر گرفت اوجام روز با محبت کہ داشت جنگیدہ پایدار سے اسے نمایان نمود و مستعمل را فرستاد
 مہابت جنگ را اعلام کرد مہابت جنگ اگرچہ فرستادن فوج دور از خود صلاح نے والست اما بفر دست پسہ ان
 عمر خان و دیگران را ایک ملک او فرستاد و ہنوز آتنا فرسیدہ بودند کہ ہر ہشت ہشت تربت شب و ہر وقت غروب آفتاب ہر ہشت
 ہشت و شجاع دین محمد فرست یافتہ وقت شب کہ چیدہ اول صبح یکیکان حق گردید و اتفاق ہو کر مہابت جنگ رسید
 و در دیگر بلایز مت و شرف حضور مہابت جنگ رسیدہ و در دشمن گشت در ضمن فکر احوال التماس نمود کہ بار دست مہابت
 سیف خان و دین جنگ اختتام یافت قدر سے از سر کار عنایت خود و تار جنگ اقامت حاجت بالتماس ہاشم مہابت جنگ
 دین باب استناد کی نمودہ در صرت بار دست استجا بہا نمود شجاع لکھ لکھ تار مہابت جنگ کہ از صبح با ہشتام بود سے کرد
 مہابت جنگ در قبول آن تردد داشت بہزار مہابت تخیل بار دست عنایت نمود محل شجاع است از جنین امیر مقتدر سے
 در جنین اوقات ایہمہ مہابت در اعطای سے این قسم ایشا نا معتبر و اباوے النبی و در عبور بہین سفر دست یک ہشتی کہ یکے
 از ہما تہ دار ان سرکار بود شجاع را اگر فتنہ آور و بعد اسکنندہ و شکست معلوم شد کہ خطوط عطاء اللہ خان بنام شمشیر خان و
 سر دار خان شمشیر استہ سے مہافت و موافقت و ترغیب اتحاد و اخلاص و تحریص و نتیجہ بہر حال بہ ہر راہ دار و چون
 مہابت جنگ بہر ہا گپور رسید ہر ہشت مع میر حبیب از جنگل بہ آمدہ و سر نالہ چنپا لکھ کے ہا ساتھ ہر ہشت ہشت و بعضے مردم
 بجگاہ ملقا شینہ رو بود سے فرزند ہا چون ہر کہ متصورہ مہابت جنگ دار و بوگیر گردید را ہر ہشت ہشت و زمینہ لکھ سے کہ ہر ہشت
 مہابت جنگ و حوثی شناس عنایت او بود مع کا لکار خان بنین زمینہ از ترہٹ و دسا سے بہ ملازمت مہابت جنگ رسیدہ
 و در عنایت گردید و مقدار و در دوا نہا زبہ الفقہا اسوۃ العلماء کاشف رموز شجاع و سبے لکھ نایہ محمد طے و اوم اللہ ظلال
 الفضلہ مہابت جنگ رسیدہ و ہشت ملاقات خود و شرف فرمودہ و ہر کے احوال مساوت اشتمال ایشان در بیان ذکر
 سلسلہ مہابت جنگ در ملتق از دنیا لکھ خود ہر ہشت ہشت و فادہ من خان ہم کہ از لکھ و فاقہ ہر سے شاعر خان ہر ہشت
 بنیم آباد سے آمد نزد یک پہلو سے ساتھ ہوش پرواز گشتہ عدل خاوند خود ہشت جنگ بہادر شینہ و بنا بر بعضی جہات
 را ہر ہشت بنانفت و ہاشم شمشیر خان بودہ و انتہا از فرصت سے نمود خبر عرب و معلی مہابت جنگ شینہ اول لشکر افغانہ
 گرینہ در بوگیر اوراک شرف عقبہ سے نمود و اسمیل سے خان کہ حکم بوگیر بود از انجا گشتہ و در مرشد آبا و ہلاز مت
 مہابت جنگ نہو گردید اما از نظر افتاد

نور نہضت شمشیر خان با فاعنہ فراہم آمدہ از باغ جعفر خان بداعیہ استقبال
 مہابت جنگ و ملاقات افغانہ با ہر ہشت و میر حبیب و مخادعہ ہر دو فرقہ با ہر ہشت

از این طرف شمشیر خان و سردار خان نیز با هم آلوده خود که پنجاه هزار سوار بود به تهرمنه آمد و با غلط کار از باغ جعفر خان بفرست
تعبیه باز و روانه شد و مهابت جنگ بعد از چند مقام که بنا بر آرازم سپاه لاکن بود از نو گیسو سطره تائیدات ربانی اعلام نظر از سام
بر انراشت در همین اثنا میر حبیب با جان سبے پسر رگو بود سلسله مع فوج مرهبط در جوار عظیم آباد رسیده از آمدن خود با غنای آگهی داد
و افاقه که اهل شجر یک میر حبیب و مرهبط باین امر اقدام نموده بودند بقصد ملاقات با دودے مرهبط رفتند و میر حبیب که گفت
پرواز دے و آتش افروز دے و در مزاج داشت و با توارع شسته در تخریب نینامی دولت مهابت جنگ دنگ بنگا اسیابی بود
اما ایش یادری شے نو شمشیر خان و سردار خان را بطعاسے خللغ ناخوہ ایتنا زنجشیدہ بہ آداب و ذکر سے فوخت و بزخم
خود صوبہ دار سے بہار آہنا تفویض نموده رخصت الافران داشت افاقہ تبار اثبات دعواسے موابٹ مشاہدہ دین
نقص و صیبت نموده روز دیگر میر حبیب و میرزا محمد صالح و موہن سنگہ و غیر ہم چند کس را متعرب صیانت طلب نمودند و بعد از اس
مراسم مہمانی نمیکہ برائے آساکش و خواب آسنا بہر پارکہ بودند نشان داده و بہ منازل مسینہ خود را رفتہ متعہ از افغان
را فرستادند کہ بہ طریق چوکے حوالی خیمہ میر حبیب باشند و ہر گاہ مشارالیدہ قصد رفتن بلکہ خود نماید مانع گشتہ بگویند کہ ما
گفتہ شما بر این امر اقدام نموده کاروا کر سے تمام کردہ ایم و زمین الدین احمد خان را از میان برداشتہ پنجاه ہزار سوار و پیادہ
نوکہ گذاراشتہ مستعد زرم و پیکار مہابت جنگیم دین صورت مبلغ سی چہل لک روپیہ کہ نا حال اتحاد سپاہ شدہ است ہمہ بر آن نموده
باید رفت این را بر ملا افتادہ میرزا محمد صالح را از خارج مسووع گشت تا میر دے با خود اندیشیدہ چند سوار مرہبط را تفریق
نمود کہ شما بفرستادن لشکر رفتہ از اینجا مضطرب الاحوال گشتہ عنان داخل لشکر شمشیر خان شوید و خبر دهید کہ مہابت جنگ رسیدہ آہنا
بہ طور محمود بلل آلودہ آواز دے رسیدن مہابت جنگ در لشکر شہرت دادند میر حبیب و غیرہ بسراپکی بقصد رفتن بہ لشکر خود نمودند
درین اثنا شمشیر خان و سردار خان رسیدہ انظار مدعا نمودند میر حبیب جواب داد کہ بالفعل توقف و این گفتگو موجب
مناسد و مخالفت مصلحت است و سرا بنجام این قدر مبلغ آہستہ و بعد رسیدن بشکر گاہ خود سے کو نام نمود حالا از ہمہ آہم دیگر
جنگ و مدافعہ دشمن است کہ حریف بر سر رسیدہ انقص آنکہ بعد گفتگو سے بسیار میر حبیب دو لک روپیہ را کہ در اہستہ
موجود بود قبول نموده مہابت سے را ضامن داد و امتہد شد کہ بالفعل برساند باین ہمہ میرزا صالح خود را از ان در طے ہولناک
مع میر حبیب بجات دادہ ہمسر خود رفت در دزدیگر تقارب فریقین و تقابل فلیتقن دے دادہ فاصیلین الحکمرین
بیش از سہ چار کردہ نماز

ذکر جنگ نمودن مہابت جنگ با شمشیر خان و سردار خان و میر حبیب و جمیع مرہبطہ
کہ ہیئت مجوسے کمتر از متاد ہشتاد ہزار سوار و پیادہ بنودہ اند و نظریافتن بر ان فوج
انہوہ بہ محض تائیدات از و جہار

نواب شجاع الملک حسام الدود و محمد علی دودے خان بہادر مہابت جنگ کہ در تہا میر حروب و جنگیدن با اعدا در زمان خود غیر
آصف جاہ نظیر داشت لب در پاسے گنگا را دور داشتن مناسب ندیدہ کہ اندازش نہ سے گذاشت چون از قصبہ بارہ
بر آمد و یا چہ کہ چپکہ کہ سابق گنگا بود و حالا در یا این طرف را گذارشتہ آن طرف جاری گردیدہ در میان جسد برہا کہ
درینجا بہ معروف بدیدہ است افتادہ و یا چہ محقر سے کم آہن طرف اندہ بود و در شمشیر خان مہر آن را محکم گرفتہ تو بہا سے

خود کلان ہر دم آن چید و بود و عواما بخدا و شمار بود مہابت جنگ مہر کو را گذار گشتہ بقدم و قبل بر ہنہائے زمیندار سے
 بطریق بطرف مغرب نشانی نمود و مردم شمشیر خان بران جور کہ بے خبر از آواخت عمر میر شد و بود آگے یافتہ سرا سیمہ گشتند و با نظر
 تو پاؤ آفات و دوات حرب را بر جا گذار گشتہ خود بدر رفتند این اول شکست دوشہ بود کہ بشمشیر خان داعی انش رسید
 درین منزل مہابت جنگ بنا بر پاس ششون و حیلہ دریا سے آغا غنہ سپاہ درون افواج را مغرب ساختہ از خیمہ گاہ خود
 بیرون رفت و بہ نزدیکی توپخانہ کلان کہ سابق تر از جمیع فوج و کثر حاصلہ ہر دم مخالف داشت تمام شب بسر و چون میج اقبال
 از دیکسہ و پر تو افرا غلط ایزد سے باعد اور رسید اول صبح نماز مکتوبہ را بہر سالان نیاز بقدریم رسانیدہ و در غنہ
 آنکسہ بر خاک مہر کا راز را بیدار از جناب و اہب الواہب بل احسان فخر و ظفر بر خیمہ سپاہ آخر در خواست و خاک ترمیم
 مقدسہ بیدار شدیم کہ ہمیشہ در چنین اوقات با خود داشت بر آ در دہ قدر سے اذان ترمیم طاہرہ را نا امید آرا سے خود ساخت
 در وقت از حد بدر برد چون لشک الیتا و از ناہر حقیقت نصر تمامالت نمود و فریبیل خود سوار میا سے کا زار گشتہ نزدیک
 ہر و مرد و ست بہ سرا سے راستے جا کردہ مغربے قصبہ باوہ بر آب دریا سے گنگا بہر جنب افواج پرداخت بہادر علی خان
 را تا تو غنا سے پیشتر از جمیع پنج گزاشت و چند ملے خان بہادر را با تو نماز سے عقب بہادر علی خان و بر پشت ایشان مردم خان
 و میر غمہ کاظم خان و دوست محمد خان را جاسہ دادہ ہر اول ساخت و بہ طرف مین کردہ را باو قصبہ اللہ بیگ خان و
 انور اللہ بیگ خان و شیخ بہمان یا بہا مقرر فرمودہ بہ طرف چپ کہ مرشد آن طرف و ہم بہ طرف پشت بود لو اب مولت جنگ و
 محمد الہ خان بہادر و محمد ابرج خان بہادر و راجہ مندر سنگ و دہلوان سنگ و کامگار خان و چند سہ دار و دیگر را مین نمود
 عمر خان را با فیل نشان خود مع ہمسرافش کہ عبارت از اصالت خان و دلیر خان و احمد خان و محمد خان با شش پیش روی خود
 نگہ داشت و در ساتھ لشکر شیخ دین محمد را با جمعی از ملازمان و جماعہ دامن مقرر داشتہ خود در عقب لشکر قرار گرفت و بشمشیر خان و
 سردار خان نیز ناسی چہل ہزار سوار افغان و پیادہ با سنجھی سہیلیہ و افغانہ تازہ فراہم آمدہ تیسو بہ صفہا پرداختہ بہ طرف
 دست چپ خود کہ جو سے از گنگا جار سے بود حیات خان نام افغانے جماعہ دارا با چند مغرب توپ کلان از جو سے مذکور
 گذارائیدہ مقرر داشت کہ از طرف راست توپ مہابت جنگ بنما و جمع گولہا سے توپ برادر و لشکر انش زبند و خود از کنار و
 زبنا ناعر سے بید سے صفوں آرا سے مستعد افتاد و در مرشد از طرف دست چپ و عقب لشکر نمایان گشتہ بلکہ ہر سار سے
 حملات دہر شہا سے نمود و بحسب ظاہر توپ مہابت جنگ طبع لشکر کشش گین دار در میان گرفتہ از چہار سو احاطہ داشتند
 حق آنست کہ درین جنگ آن امیر و مہابت تدبیر و بہادر دلیر جاسے کردہ و استقامتے بکار بردہ کہ بے شائبہ تکلف کمتر کے ما
 در چنین مقام این قسم ثبات قدم و اطمینان خاطر میر آ رہا شد چون تلائے فریقین و افواج مین روسے ۱۱ و دوشہ مع بہ توپ
 اند از سے کہ در از پنج گنج و ظفر باو و دیک شتہ در حیات جنگ بود و اول جنگ لگ توپے ہر سردار خان رسیدہ
 سرش پر برد و دود از اندازن سرایہ بلج و عتا و بہادران گشتہ شدن سردار خان کہ مالک نھنے از افواج و دیکسہ تر از شمشیر خان
 بود پشت لشکر کشش شکست و ہر اہریان سردار خان را از دست رفتہ تفرقہ دران مردم انشت و توپ جوان ہتود بہ مشاہدہ
 تر از سے دران لشکر اکثر سے بھنور مہابت جنگ آمدہ التماس پورش سے نمودند بر فوج و داما در جواب سے فرمود کہ لمحہ
 تماشا سے برق انداز سے باید نمود بعد از ان انشاء اللہ تقاسے البتہ پورش کردہ خواہد شد دین ضمن جہد علی خان بہادر
 پیش قدم سے نمودہ پیادہ با سے برق انداز و دلیر سے افرمودہ و لشکر آتشبار بران جماعہ صاحب ادبار و فوسے

نمود کہ روز روشن چنان شام ادا بازگشت و دو ایام بعد چنان تیرہ ہفتماں سیاہ بود چون مسہ کہ کا زمانہ و عرصہ جنگ بر خالفان و جنگ با وجود دوست میدان تنگ گردید بسبب چنان یار و قہر اللہ بیک خان حکم فرمود کہ باز نمود بر اعدا حمل آورند اما تنگے بران عزیز گشت و دین انصار مہر و میر حبیب با فوج آغا خٹہ کہ ہمداد داشت بہ طرف چپ مخصوص بر ساقہ لشکر بہتیت مجموعے پورش نمودہ و چون آمد و در سراج الدو کہ فیل سوار سے و طعن فیل سوار سے خاصہ ذواب عظیم بود و مرد و دندان داشت کہ غنیمت پورش بر سر آوردہ و نیز متصل رسیدہ و مارکش ہم منظور باید داشت ذواب معظم جناب بہ کمال غنظ غفلت فرمود کہ غنیمت و حریف من پیش رو است از مرہ پڑ و اگلے ہمارم انشاء اللہ تعالیٰ بے بخت و ظفر بر آغا خٹہ مرہ پڑ و نیز فیلون اللہ و نایبہ آریان بر سید ادم و انانہا نے بہر طرف مرہ پڑ و چون دغونگے اند کردہ باز تاکید بقہر اللہ بیک خان و شیخ چنان یار بر اسے پورش فرمود و دین وقت سواری از رحم خان و دوست محمد خان و میر محمد کاظم خان و حیدر علی خان کہ ہمداد بودہ اند رسیدہ و مرد و دندان داشت کہ احوال صلاح در پور کش نمودن است و ماہندگان بر اعدا سے می تاہم خدا و عزیم اعانت فرما بنمود کہ آفرین بہادان با ستم ظالم و نفرت آبی نیازید و مرا ہم بر سر خود رسیدہ و اند چون سوار مذکور گشتہ وقت ہماہمت جنگ بقصدہ کمان در دست جہات گرفتہ و نیز از ترکش کشیدہ دست بنا زدہ رگاہ چارہ سائبہ عابر داشت بعد سالت نفرت و ظفر بردن تیرہ اختر ہمایان و کاب فرمود کہ بہادان حالا دران اسپ ناخشن و جان باخشن است ہر کہ را ہوس تحصیل نام و نشان و دیدان مردان باشد مرد و وار ہو شد و خود یکبار کمان را کشیدہ و دواش را در دست دیدہ و سوار تیرہ چلہ گذاشت و حکم بنواختن شاد و با ظفر فرمود چون صدا سے لغارہ شادمانے بلند شد با خاطر عظیم فیل سوار سے بردن راند فوج ہر ادل بہ مشاہدہ جسارت خاوند از جا سے خود جہید ہماہمت جنگ نیز ہفتماں آنا رسیدہ دین گر سے دوست محمد خان و میر محمد کاظم خان کہ بر یک فیل سوار بودہ اند و اعیت سبقت بر دیگران نمودہ چو ای سے نام و نشان خود کردیدند و باز گردیدہ ہر یک از حاضران با ستم ظالم مقابل خود در آ و بخت و خون خشم را چون آہر سے میدان بر خاک ریخت میر کاظم خان و دوست محمد خان فیل خود را پیش بردہ و بیل مراد شیر خان برابر کردند میر کاظم خان خواست کہ تکتہ چویش را گرفتہ بر فیل او پیچد مراد شیر خان اگر چہ زخم گولی داشت لیکن تینہ خود یا کار داغنا سے بر دست میر کاظم خان چنان زد کہ بعض انگشتان دست راستش منقطع گشتہ تکتہ از قبضہ اش برداشت و دوست محمد خان برجست و بر ہود فیل او رسیدہ بر سینہ اش نشست میر کاظم خان انگشتان منقطع نیز بر فیل مراد شیر خان رفتہ اعانت دوست محمد خان نمودہ و با اتفاق سہ ہیکہ او جدا نمودند اما شیر خان دران گیر و دار معلوم شد چگونہ از فیل خود بر زمین رسیدہ و حبیب بیک بکہ لازم سر کار ہماہمت جنگ کہ معاجبت وندی دلیہ خان پسر عمر خان بر سرے برد سرش را بریدہ آورد و دوسر بر غرہ آن ہر دو پیغمبر دست لغتہ نیز بر ای سے فیل ذواب ہماہمت جنگ رسانیدہ و آن جناب بعد چہین فتح کہ البواب انواع شادمانے بر روی او کشود و ناحیہ شکر گذار سے در بار گاہ حضرت بار سے بر خاک نیازودہ و عبادت شکر سے کہ در حین طاعت بشر سے بکند تقدیم رسانید و حکم بنواختن شادمانہ مجدداً فرمود فوج مرہ پڑ کہ جانب یسار امیدوار کا گیا و خویش بود بہ شادمانے امر سے کہ در خیال کسے نے گذشت مصطرب الاحوال در کمال انفعال معزوف بشماہمت و سپہدار سے خروج نیز اقبال آن بے ہاگوہر افسردست و کامگار سے و دوا سے فرار گذاشت و ہماہمت جنگ فرین فتح و انبال در کمال جاہ و جلال توجہ کردی مخالفان شتہ برنگاہ آہنا تبتہ بار گاہ خود بر افراشت

ذکر ملاقات آمنت بیکم دختر مہر سب بگاہم شد

آمنہ بک صبیحہ اور وزیر الدین احمد خاں با دختر و پسر کرچاک خود میرزا احمد کے ایک افتخار و در نہایت دولت و ہون بود
بادشاہک ملاکات پر والدہ گھر و دیار حاصل نمود و طرفین را فرط خوشدلی و غمی از جہ و جان و قلب و لبان با داسے شکر ایزد
شان دلاست فرمود با شتار این فرزند روح افزا خواص و عوام شہر عظیم آباد از در طاعت غما سے جان فرسار ستگار سے
پافتہ و آرزو سے اور اک منبہ بوسے شافتہ ذخیرہ اندوز سرط با گریہ و موم و مایا و پرایا با دوسے آن صاحب اقبال
و زیب افزا سے و سادہ جہ و جلال رسید پشادہ جمال او کہ آئینہ صورت حصول مفاد و مطلق بود کہ مایا سے خود و دیندہ بعد
یک دو مقام آن دلا انداز دلسے دو دان اہم نصرت نشان برافراشت و بالکمال فرخ و شان دوست نواز و دشمن گذار
سے مراحل نمودہ وار و شہر عظیم آباد گردید و ظلال عواطف و اشتیاق بر مغان سکنتان و بادکہ در مقامے این روزانہ و دینم
ماہ چشم آرد و فرخ راہ افشا رخ داشتند انماخت و مجد و دادا سے شکر و اسب النعم پر داشت و ایضا سے عمو و دیندہ سے کہ
درین خصوص کردہ بود نمودہ بار باب استحقاق و سادات و مومنین و فقرا و مساکین زر با سانسہ و بیہمت جنگ بہادر نیز
برگاشت کہ احمد نشنخ و غفر جوئی خانی و ادگر مرزوق و میر گشتہ ند و رعد قاسمے کہ در بنجا براسے مردم مرشد آباد
سین شدہ بار باب استحقاق برسانند و جوئے منفاد و حوایا کہ از جو انا غنہ احوال ہر شان یکسان بود پیش نہاد خاطر
مناسبتہ آثار خود نمودہ بہو پراسے الطاف مہر ارک شکستہ خاطر براسے سکنتان پلہ فرمود

طلبہ اشتیاق جہا بت جنگ عیال اطفال شیرخان مشمول عواطف شدن آہنا بر عکس ظن و گمان

یعنی از مستحقین را براسے ضبط اموال و مالک کا فرشتان حق شناس بدرنگ گاہ وطن و مکن شیرخان و سردار خان بود فرستاد
زین را بیتا کہ اہل و عیال آن مفسدان در پناہ و جہاد بود و در معرض داشت کہ آن جماعہ ازین کترین امان خواہند
اگر مطلق النعم شوند سہ لک روپیہ نذرانہ سے رسام نفس ادمروں با جابت گشتہ بعضے از دہ و نوزادان و آہ دین شان
ماور شدہ و خود ہم براسے مزید و بد بہانہ ازیدہ جہا سے کہ نہ متقاب مجور لگانہ زدہ بہ ہمانہ شکار دوسرہ منزل حرکت فرمود
و دولت جنگ بہادر ہام الدولہ را در شہر نائب گذاشت چون نروجر و دختران شیرخان زمیندار بیتا التیم علیہ جہا بت جنگ
نمود حکم حکم صادر شد کہ دوسرا برہما محفوظ و ستر از نظر ناظران میرند و جوئے ایذا و اضرار بحال شان روا اندازند و بعد
رسیدن آہنا بشہر از راہ دروازہ مغربے داخل رستہ بنام شدہ بدرود و لشکر را ستند و در حرم سرایکان مناسب
فرود آمد چون حسب الکمل بعل آمد سراج الدولہ را کہ بنظر لہ جان او بود آمدن مجسمہ سرا بدین متبر و جز تا بولن آہنا منور
نمودہ از افوا سے کہ کہ بطحوات انچہ خود در غیبت سے فرمودہ و منوان و اطفال خود و اولر ایداد اول حصہ براسے آہنا میرشاہ
در کا و رہ گفتگو و چہا م ہر گاہ اتفاق سے شدہ از لفظ بے بے لفظ لے نمود با نگاہ آن جہا سے ہر اس حق شناس کہ حقوق
پر در شماسے تمام عمر بکمال رافت و نہایت برگردان شان بود کمال دولت و غنث و جہا سے و غنث نسبت بنامو نہایت جنگ
مردم کہ فرزند فرزند اہم جہا بت جنگ بود و دادا شتہ خود را بہت سام ناست خواص و عوام و مور و لمن و لمن کل
فرق نام ساختہ نہایت جنگ کہ عقل و در بین دول دانش اساس خفیت آئین داشت با شام آن اصلا النما سے
نکر دوہ براسے نام آہنا سے و بدست آمدن ناموس انا غنہ نمود چنانچہ سے فرمود کہ مرا با ناموس کسے ہر چہ
اعداسے عمد و باشد کہارسے بنودہ و نحو اہر بود و آہنا را فقط براسے ہیں آوردم کہ شیرخان پاس حقوق مرا نگذاشتہ

نسبت با فرزند ان بن کمال بن دستے رو داشت بیست و شش نفر و با دو شیر خاکی مذکور و دین نیز با دو دستے پانچ
 نفر و دو آدم صند اگر کیا با بیست جنگ بود و پندرہ نفر بود کرد با موس و عورت چک بود و کشت انیسر خفت آشکارا دیو بود
 چند روز شاہ عمد اتفاق تم شختہ را از اولاد قاسم سلیمانے تجویز دیگران غنہ منہ بہر ساند و شاہ سے کہنے اسے دست
 شیر خاکی بنوبے کرد و داد و حج و انمارا مشغول انواع اعداء و عنایت فرمود و اپنے چند برائے معاش آہنا سین کرد
 انعام نمود حسب المرام آہنا نصعت انفرادیوں کے قبیحہ در جنگ است اندانے داشت خفے نما مذکور قاسم سلیمانے انکشاف
 بود بدرویش مشہور و در قہر جاگید پادشاہ بنابر کثرت اتباع متعذر گشتہ در قہر بنامہ جو کس مانہ چون در گذشت ہون
 غریب آباد سے قبیحہ مذکورہ مدفن گردید و مریدان و انعامان مقتدرش در قہر قہر و عمارات اعراضش کو شیدہ دین آوان
 نہایت رونق و شان داشت اکنون بسبب تسلط جامعہ انگلیسیہ تمام ممالک شرقیہ ہندوآن قبیحہ منع مقبرہ و ادب و نفی
 پذیرفتہ انعامان ہم از طاقت افتادہ و داخل و مصداق نقضان بانہ و دیوبند نے دار و تاجہ اندون چہ شود

فرستادن مہابت جنگ عیال میر حبیب را نزد داد و سوانخ دیگر

ہمدین ایام ہشامت جنگ پہنچاشت تا عیال میر حبیب را کہ از ابتدا سے پوین او بہر مہ بر شد آباد و محفوظ و محروس
 بودہ اند و سوار سے اسے خوب و خرج را و زیادہ از قدر مطلوب دادہ مردم منہ را مہرا کردہ نزد میر حبیب بفرستند و ہمدین
 اشنا خبر ارتحال عمر شاہ بادشاہ و سریرہ آراشدن پسرش احمد شاہ رسید چون مہابت جنگ را با شکار غبت بسیار بود چہل پنجاد
 روز آن طرف گنگا کوٹ رفت نمود و سوانخ الدرد کہ در شہر مانہ بود غنایت صولت جنگ براد ناگوار آمدہ حرکاتے چند کہ لائن
 بحال او نبود چہل آورد دین اولی اظہار تسلط و اقتدار و ناچار یہا سے اوست آفتہ بعد سیر و شکار در او خورچہ سادات
 فرمودہ داخل قلعہ عظیم آباد شد دین آوان اسے عجیب کہ سر بایہ ہمت و انداز بار بار با خرد مردم ہوشیار از خارج و داخل
 توانہ بود و سے نمود قیاسش آنکہ چون قبلہ الانام میر علی محمد عالی مقام مد اللہ تعالیٰ علیہ السلام را اتفاقا عبور سے
 در پورینہ سے دادہ قرارنے با سیف خان و پسرش نور الدین حسین خان میسر آمدہ بود و نور الدین حسین خان پسر کلان فیضان
 کہ معروف بنواب بہادر بود خطے ہند میر صاحب قبلہ مرقوم و عرسے مخوف آن خط بہ مہابت جنگ نوشتہ فرستاد و سیر
 عالی قدر را جنمون عرسے مطلقا اطلاع ندادہ التماس کردہ بود کہ عرسے را در غلوت از نظر مہابت جنگ بگذرانہ
 ایشان خالی الذہن وقت عصر نزد مہابت جنگ رفتہ خط خود اول نمودہ عرسے را از نظرش گذرانند مہابت جنگ
 عرسے را خواندہ میر صاحب گفت کہ خوب است لوسے کہ خواہند فرمود چہلی خواہد آمد چون میر صاحب را اطلاعے بود
 حیرت گشتہ گفتند کہ مرا خبرے نیست کہ در عرسے چہ نوشتہ مہابت جنگ عرسے را بہت میر صاحب داد میر صاحب
 بعد مطالعہ دریافتند کہ بخت دران عرسے نوشتہ خود اظہار بندگی و اختلاص نمودہ عرض کردہ است کہ اگر اندک اندکی
 شود و حکم عالی شرف صدر و باید پدر خود را مقید کردہ بحضور فرستد ہمدین زمان سراج الدولہ نادان با آقا غلام
 کہ مرد سادہ خاصے بود کاوشے آغاز نہاد پیش آنکہ مردار خان بنابر سابقہ معرفتے کہ از زمان لوکر سے سیف خان
 با آقا سے مذکور کہ بختے سرکارش بود داشت سلوک مناسب سے کردہ و در استخلاص بعضی مردم عظیم آباد پاس خاطرش
 سے نمود بعضی بدگمانے دعوے ہشت لک روپیہ امانت مردار خان نمود و قتل پدر خود نور الدین احمد خان را

بصلاح و مشورت آقا سے مذکور کہ واسطہ جواب و سوال افغانہ بود شہرت دادہ باز خواست عظیمی در خاطر داشت و مہابت جنگ ہم درین خصوص با آقا سے مذکور بد گمان گشتہ خود امان اضرار آن بیچارہ بود و سبب و توجہ میر محمد علی صاحب خلعی یافتہ بغیض رفاقت صولت جنگ ازین تشویشات رہائی یافت

تذکرہ از دہلی صولت جنگ با تموی خود مہابت جنگ بنا بر خلف وعدہ و انجامیدن با صلاح و خوشنودی و بہر سیدن کہ در تہ بی پایان دیدمان مہابت جنگ و عہد العینان و بعض سوانح ہمان امان
 جواب صولت جنگ بہار تہمت صوبہ دار سے عظیم آباد کہ در شروع محار بہ افغانان با وعدہ بودہ شہرت داشت ازہر بسیارے
 اساتذہ مدد سے شمار خان علم را قہم کہ بعد فتح مہابت جنگ از رہتاس آمدہ بود و برادر بقہم تہمت علی خان و خادم حسن خان و مریدان
 و غیر ہم را کہ اکثر رفاقا سے بہت جنگ بودہ اندر فریق خود گردانیدہ برا خراجات افزود لیکن زود بہ مہابت جنگ درین فکر
 افتاد کہ کدو بہ عظیم آباد و مددہ صوبیات است و گذر افواج و وصول آن بہ ہنگام کہ بدین مرتبہ تا علم آہنجا دشوار و شہادت جنگ
 مردیست لاچارے و از قہم و ادراک و قافق ریاست خلعی و بعد مہابت جنگ دشمن خوے و دشمنان و دشمن زادہاے
 او سراج الدولہ و ہر دو برادرش صولت جنگ خود آمد بود درین صورت سے باید نو کہ نہایت عظیم آباد پر یکے از سلطان
 خود پادشہا بنا بر این مقدمہ تہمت بپای خود و صولت جنگ در صوبہ مذکور حسن انچه خود تصور نمودہ بود با خطاے شتے
 خاطر نشان مہابت جنگ نزد و بسراج الدولہ و دشمن زادہ خود تعلیم کرد کہ علانیہ و فاشے پیش ہم کس بر زبان آورد کہ اگر
 صوبہ بہار بصولت جنگ مغوی شدن خود را ہلاک خواہم کرد چہ این صوبہ پرین است بحسب دراشت باید براسے
 من باشند نہ براسے دیگران مہابت جنگ از استماع چنین کلمات چون خاطر سراج الدولہ نہایت عزیز داشت و گشتہ زن
 خود را ہم چارہ صلاح مقصدے کہ در نظرش بود کہ بعد او سراج الدولہ را بجاسے او باشد نہاسب چند شتہ از ارادہ خود
 باز آمد صولت جنگ دریافت اینے نمی کہ گویا شتہ ماند بہ احوال او شدہ اظہار کہ درت و طال خودہ قائم دارا غلانیہ
 شاہجہان آباد گردیدہ و از آمد و شد در بار رفاقا و وزیر مہابت جنگ ہارسال رسل و ارتقام مقام و بوجہ و قدر خواہی با
 آقا نہاد و بعد چندین گفتگو صولت جنگ در عریضہ اظہار تقصیر ارادہ خود نمودہ مرقوم ساخت کہ من درین خصوص قسم
 یاد کردہ ام کہ اگر چنین نہ باشد بشاہ جهان آباد خواہم رفت مہابت جنگ در جواب بدست خود تہ نوشتہ این فقرہ
 دران مشہر رج ساخت کفارہ عین سہل است و ترک رفاقت عم خود چہل و متقاب ر خود تو بخوانہ اش رفتہ گفت گویا
 نمودہ در ضمن آن گفت کہ با پاسے من فرط محبتی کہ مرا با شہادت باعث براین ہما جہتا گشتہ والا میدا بنسب کہ من یک مرتبہ
 بزبان قدر سے گویم و خاطر من طلب مجہم اگر شیندہ فہو المطلوب و اگر نشیندہ باز انا من نے گویم گر بزبان شمشیر
 شمارا اگر غرضے باعث این ارادہ گردیدہ و ظاہر نا محبت با سلاقی آن لیل آید و در گفتن اگر ششکورت نہایت حکیم بیک با دیگران
 کہ حاضر نزد سلطنت انما اظہار نمایند و مراد خود را زیادہ برین نہ جانبد صولت جنگ نخواہے گفتگو در یافتہ بواسطت
 نہ مانے حاضر تھا صد خود را ظاہر ساخت و مہابت جنگ بمعنی وجود داخل براسے مصداقش کہ افزودہ بود مقصدہ
 فرمودہ نسکین آشتی خاطر نہاسے او نمود و بعد از طے خان بہادہ حال مرا مرا فضال را قہم را بسامیت و حماقت زود جاش
 کہ کعبہ در مہابت جنگ نمود محبت ناچاقی گشتہ کار بجائے رسید کہ قتال ہلاک او بود چہ بغیض سختان پریشان زن او

مشرقی خانات شوهر و ناموس مهابت جنگ بود اما مهابت جنگ بیاس صلا و رحام و دیرینه اشفاقیکه بحال اودا است در
نقل او گزشته فرمان بدرشدن از ملک مودس خود او و محمد لعلی خان نایق از حاکم و کجاست زن خود را علاج و بایجاد
بشاهجهان آباد رفت و ذکرش آید بیست زن بدو در سراسر مرد کو + هم بدین عالم است و دفع او بدو

ذکر تفویض شدن صوبه عظیم آباد بسراج الدوله و نیابتش به راجه جانی رام و معاودت
مهابت جنگ بر سر آباد و اخراج نمودن عطاء اللہ خان از حدود ممالک محروسه خود

چون ایام برشکال قریب رسید بود هجرت جنگ بنابر انتظام آن صوبه بودن خود نما خجسته فرموده بود و سراج الدوله
را براراجه جانکه رام بقصد دادن نیابت عظیم آباد از مرشد آباد و طلب فرمود بیدر رسیدن او غفلت صوبه دار سے غفلت آید
بسراج الدوله غفلت نیابتش براراجه جانکه رام مع نوبت و پاک لکے جمال دار عنایت فرموده بنابر پاس خاتم صولت جنگ
جیلنگے رام را همراه صدر الحق خان بخدشت او فرستاد و آداب تفویض خدمت مذکورہ بجای آورد و صولت جنگ اگر چہ کمال
طلال ازین مورد خاطر ہمسایندہ بود و نما در غار بنابر انتقال امر مع عالی قدر خود لطف فرمودہ پان با مضابطہ ملاک بہت
عنایت نمود بعد انقضای ایام برشکال جنگ کے رام را بجای آورد و کداشت و صولت جنگ و سراج الدولہ را ہمراہ خویش
گرفتہ در ادراخ راہ ذی القعدہ لورائے خدمت برافراشت و تا صدر مرشد آباد گردید چون ارسال بن پختلنگی با اقطاع الدخان
محقق بود درین سفر بنا بر گیر آمدن خطوط اربعہ حاشیہ چنانچہ مذکور شد عداوت او متیقن گردید ہر جہت متعین تعزیرات
بود و انابتا بر تحقیق خویش و پاس خاطر زہدہ او از انتقامات گذشتہ بنام شہامت جنگ حکم حکم برنگاشت کہ عطاء الدخان
را بدولت اخذ و جروا زار و ضرر چنان بجلد سے از بنگالہ اخراج نماید کہ تا و رد عساکر فرود کے آخر خان فرمود از مرشد آباد
برآمد و ہجرت شہامت جنگ بعد وصول فرمان ابلاغ حکم با و نمودہ در برابر آمدنش قید شد بدی بکار برد و عطاء الدخان ہا
غیر از اطاعت نمیدہ دل اندازد و و میدر یاست بنگالہ کہ بہستقرار ہو اجد کا ذہر میر طے اصف کر کے نہایت مرتبہ
داشت برکنندہ رضا بقضای الکی داود مع جمال و اطفال تمامے اموال کہ بردایت مشہور شہامت لک در بقیہ نقد
داشت و ہفتاد ہشتاد و نیم فیصل و دیگر اجناس نفیسہ و جواهر و دوا ہر دو جمع اثاث البیت از مرشد آباد بردار و جہور لک کوفہ
در حوالے مالہ و حوالے میر ضیاء اللہ کہ دہو بہن بود واقع بود تا تہیہ سرانجام سفر توقف نمود و ہجرت جنگ در راج محل
کر سب سے بکر نگار شدہ رسوم جشن عید الفیصل لعل آرد و ہجرت سے کشتی عازم مرشد آباد گردید و او ہجرت ماہ مذکور در
ہنگوان گولڈز ول نمودہ بلاقات شہامت جنگ و طاز مت حسین قلع خان و دیگر اعزہ شہر و متوسلان ازیال دولت
کہ برسم استقبال شہامت بود و دند سرت اند و دخت و انداز نا ہجرت سے فیصل کو چہنشل از راہ خشکے زادہ گردید و در کمال
جہاد و جلال و قرین فخر و قبائل داخل دولتش را سے خود گردید و در اداسے شکرا من فتح کہ عطیہ عظمیٰ از ہار گاہ کر م
تھا در تو نا بود و مرتبہ ثانیہ نذر و صدقات بہ زمین و سادات و دیگر ارباب احتیاق رسانیدہ تذل و استیقامت
و بر جناب عزت و حضرت احدیت نبوی سے کہ داشت و توانست لعل آرد و درین سفر بعضی آراغہ کہ و غنیم آباد بود
مثل اسوۃ العلماء و قدوة الفقہاء و المناقب و المفاخر کاشف الحقائق و السرائر و کبر المصلی سید الانا فضل میر محمد علی
ادام اللہ خلمہ و خان جلیل القدر عالی شان النسلان العین و عین الانسان زائر حسین خان خلعت مرحوم مولو سے محمد نصیر

زمنہ الہیہ و خان زادگان و الاحسان لعلی علی خان مرحوم بنی حاسبت عبداللہ خطاط مشہور کہ دیوان صوبہ بہمان پور و مرشد
محمد و رنگ تربیت عالمگیر و خان والا و دودمان مروک دیدہ مردے و مروت شیخ نیایق فضائل و کمیت علی ایڑا پیرخان
سرا و نو مونس مرحوم مذکور پیشہ زادہ زائر حسین خان مخفورد صاحب محمد خان کشمیر سے ہمراہ مہابت جنگ بہ مرشد آباد
۱۰۱۱ء آمدند و صولت جنگ چند روز بعد از کج مہابت جنگ از عظیم آباد بہرا آمدہ ماہ مرشد آباد سے برید

ذکر مہابت و وفات فقیر از شاہجہان آباد و میرسر آمدن رفاقت صولت جنگ و رفتن ہمراہ او میرشد آباد
و بعض سوانح دیگر کہ تہذیبین عصرہ روی داد

فقیر نیز بہرین عصرہ کہ مہابت جنگ از عظیم آباد بہرا آمدند و صولت جنگ عالم بود از شاہجہان آباد بہرا آمد و سے اورنگ ملاقات
والدہ و بختہ و داخوان و خال و دھم و احباب و اصدقا سے ہمدم کردہ عا و شہرہ خیران و کشتہ شدن بیت جنگ بہر
بقا و فدا سے یہ کس از آنہا نام نہ بود و در شارت حیات شان شہید مہابت و دت نزد عظیم آباد رسید و راہ باہین کھستہ
و فیض آباد آمد و اللہ خان بہرا و خال سرا بہرا و فضل خود را سے گشتہ سبب بہرستہ مہابت جنگ و اختیار نمودن سفر
بہر سیدم فرمود کہ بنابر نامے و مہابت نہ و نہ ناچار سے محبت و نہایت مرتبہ مہابت جنگ رو سے دادہ و کار از جرج
گشتہ اوقات جان و باعث بود و بنابر تاخیر در اجل موعدہ نہ نامہ بہرے آوارگے و غربت و دہو سے وطن و دیگر
ملتان و محبہ ملاکہ دیدہ و عازم شاہجہان آباد بہرستہ زینہ از قرین بد نہار و وقتا رہنا فدا اب النار و دھین سبب
و عراج عبد اللہ خان والدہ و با مہابت جنگ جواب و سوسے روی داد کہ مردان را از عہد و اسلحہ بہر آمدن متذہر باشند تا
بہمان چہ رسد و در گذشتن و چین سوانح بعد استماع چنان چرا بہرے درشت با وجہ و قدرت کہ مہابت جنگ بعلل آورد و نفس علی
یہ سوانح و مقدر و نفوس بشر نیست و دھین بہرستہ سبب کہ مہابت جنگ با سید علی خان برادر فقیر مقرر نمودہ و مقرر است و دفتر خود را بہرا
و صولت نماید بہر خود و مہابت جنگ آن دختر را بہرستہ سے دادہ بعدا ہر تہ خود را تیار کشیدہ و مقرر کرد کہ از جہت اہم و اغراض
از تقصیرات و پاس حقوق ذوی الارحام و اقا ربہ بہرستہ کہ مہابت جنگ و ہر سہ برادر را وہ با سبے مقتدرہ ودا شہد آمدہ از کستہ
کے مشاہد و مسوع گشتہ اللہ اعظم و اعظم بعد رسیدن فقیر و عظیم آباد و خروج یافت کہ مہابت خان را خان و کھتے علی خان
و دیگر اقربا و اکثر اجداد و اصدقا مثل غلام رضا خان پسر مرقد کے خان و آقا علیا سے مشہور بہرا در ملک محمد خان و
خادم حسن خان و عرب علی خان و میر اسد علی و میر فضل علی و دارا فاضل علیہ آباد و غلام بیہ و میر و سید و مفتی ضیاء اللہ
و مولے ال محمد و میر عبد اللہ سے مرحوم بہر رفاقت صولت جنگ قاصد مرشد آباد از فقیر را مقرر است انبیا و سکونت و مرشد آباد
کہ از اکثر اصدقا خالی سے نامہ و شواہد بہرین سہ رشتہ بہر رفاقت صولت جنگ ہمراہ عم و برادر خود رہہر گر دیدہ روز عید الفطری
بود کہ صولت جنگ در نواح موگیر از کشتی سواری خود بہر یاد در مقامیکہ خالے از انظار بود و خود آفرہ فرما سے نمودہ ہما بخا
از گوشت افیمہ کہ بے تیار شدہ متداول سے فرمودہ فقیر را بخا مقرر گشت کہ روز عید است و خلوت و دھین جلاورا باید دیدہ از
کشتی سواری سے سید علی خان برادر خود فرود آمدہ و رویش و فقیر و سلام و ادا سے ہم بہرا کہانہ و نمودہ مقرر گشتہ بہرستہ
بسیار خوش گشتہ حکم بجلوس فرمود و در طعام شہر یک گردانیدہ وقت بہر خاتون جہانزادہ نمود کہ ہمیشہ در سفر و حضر لازم باید بود
و سبے بقدر معاش بہرا سے بندہ دھم بہرے سید علی خان مقرر نمودہ و مستخط فرمودہ بالیقین بہرستہ محبت آن مرحوم خوب

در گرفته در احوال او بقدر اختصاص وقت و مقام انشاء اللہ تعالیٰ اقام خواهد یافت چون مدت سفر با انجام رسید و صولت جنگ
بنابر ملائی که از میانین صوبه عظیم آباد در خاطر با برادر گلان خود شصت جنگ نیز خدمت صفائی داشت بودن مرشد آباد مسکو و شورو
صل و اقامت خود در بنگالون گولنگنده امر بچادائی نمود آخر پیکلف عم و برادر بزرگ خود که از دجلوئی در آمد و ترغیب سکونت
مرشد آبادی نمودند و دوا انداخته بجا برخاسته و حوالی که آن طرف بمحاکرئی می ذی بدست بگشت و سیح واقع بود و ندل نمود و قنار
میسر حبيب را که بطور خود ساخته بود منزل فقیر و محدثا رخا و دلقی طغیان گردانید

فکر تمنا کردن سیف خان معین الدوله ملاقات مهابت جنگ در گذر هم گوگرد و پذیرائی یافتن
و رحلت سیف خان و معین شدن نو جدراری پور نیه از انتقال او به صولت جنگ و آمدن فخر الدین
حسین خان پسر سیف خان بر مشر آباد و ملاقات او با مهابت جنگ و انتقال دیوان خالصه برامی
رایان چین رای و مامور شدن بجهت و نیت پیشکار بران کار

دیوان آردان که بدست شمشیر خان مهابت جنگ از عظیم آباد سادوت نمود سیف خان که راه مرسولات دارالسال سفر او بدایا با
مهابت جنگ مسلوک داشته بفرستادن افواج کمک در اوقات مناسبه بچاکت و اتحادا متوقع بود و چنانچه حاصل می آید
وقت رفتن عظیم آباد باو بایست جنگ هنگام مساوت از مرشد آباد که در شادی پسران خود رفته بود و دیگرش عظیم آبادی آمد
در گذر هم گوگرد که از تزلزل ملک محروسه او بفراده ملاقات و هماینها نمودی خواست که مهابت جنگ هم همان روش با او برخورد
مهابت جنگ نظر بدو نشان خود که از جعفر خان و شجاع الدوله مرحوم مرتبه سردری و امارت و سپه داری و شجاعت او گذشت
و عوسه هسری بلکه بر عری با سلاطین عالیشان داشت ازین استدعا و هوس بچنانا خوش گشته و رخلوت می گفت که
سیف خان هر چند همت هنر دار و پیر عمره الملک امیر خان صوبه دار کابل است اما نو جدرای پور نیه دار و دهنشیه مالی
یکبار موافق ضابطه براس ملاقات شجاع الدوله و جعفر خان و علاء الدوله سلاطین از خان می آمد براس ملاقات من جرا
نمی آید که این آرزو می زیاده از مرتبه خود می نمای سیف خان که از زمانه الفیمر شجاع الملک مهابت جنگ آنگی بدست
و بر عم بزرگ دودان خود میدانیست که شجاع الملک مهابت جنگ هم عهده آمد با اسباب ضیافت
و همایه دایا و پیشکشها در گذر هم گوگرد آمده اقامت و زید و خیام و سرا پرده براس عالیشان بر با خودی منرصد و رود
مهابت جنگ نشست مهابت جنگ هنگام عبور خود از تلیا کله می سفر براس مستمع جواب داد که اگر ملاقات منظور دارم
چرا موافق ضابطه و زمانه افغان پشین بر مرشد آباد نمی آیند سیف خان با استماع جواب ندامت کشیده و بر کرد دولت
خود که پور نیه پور گشت و بعد از آنکه در عرض گشته صاحب فراش گردید و سل بدستی بیمار ضه اسهال مبتلا بود و در شروع
سال شصت و دوم زمانه و از و دهم بجزت برست خدافت و خلف اکبرش فخر الدین حسین خان خلف که اصلایاقت
سردری و اقرار با و افغان پرور می آمد داشت بجای بدست و در جمع شروکات بد که مبلغ خطیر و جواهرات گران بها
بلی نظیر و دیگر اجناس و نقشه نقیسه کثیره بود تا بلی و منصرف گردیده دیگر برادران خود را محروم داشت بلکه غنیده داشت
که آنچه در دست دیگران بود در ان هم طعمه نموده باز گرفت و سیح و در دست آنها گذاشت و چیرایه را که آنها حفظ
نمودند و محفوظ اند چون این خشم مهابت جنگ رسید و صولت جنگ کار می که لایق شان و احوال او باشد

در جنگ از غارت سده نو بر اسب پور نیز مع جیج ضامن و مضامین بدستور معین الدوله سیف طمان بهادر سیف جنگ بر اسب
 جام الدوله سعید احمد خان بهادر صولت جنگ من خلعت و عطایا سے لاکھ از حضور طلبید و دست خلیفہ اور ابدلعے خلعت و جین
 و سرخ رنج و مع پکلی و مالہ سرور و بد قول ح طرامل بیاراست و نو جدار سے ہوگی از غزل او سراج الدولہ بخشید و میرزا
 بیادین برادر ملا نے خود اگر کا طلب بعد بار خان بود و بنیادش مقرر داشت و صولت جنگ خادم حسن خان از لطیفی و بطایع قبل
 از رفتن خود روانہ نمود و خواہد رنج الاول سال مذکور خود ہم عازم بود و نیز بده و غیر دیگر افراد کو رفیق او بود و اندک اوس
 ہزار سوار و سربہا بہ ہزار ہادہ برق انداز ملازم سرکاش ہر لیش گزیدند و خردین حسین خان چون چارہ میرزا و سہل باو پال
 دولت مہابت جنگ مذکور عریفہ مثل بر لطاعت و انقیاد نوشتہ ابلاغ داشت و مہابت جنگ بطیع کار فرما شدہ و در جواب
 مکی نمود کہ ازین بہر صورت مطمئن خاطر رود و انجا از شریف آئندہ بلا تا زمانہ سرور سازند کہ اگر خداے خواست باشد در انجام حطالہ
 شہر تصور سے خود ہند چون ابلہ و برادران سلو کیگہ بناید عمل آرد و مہابے انتقامات اکہی بنا بر بعضے جہات دیگر کہ دیدہ بود
 اطاعت امر مہابت جنگ نمودہ قائد مرشد آہا گشت والا جو سے کہ سپاہ و اسباب سفر آراہہ داشت اگر محور و ریاحہ کو کسی
 نمودہ بدر و دقت در زندان ترہش و غیرہ بود کہ با و بزم است بر خیزند و اگر جہاں کے طے سے نمود بانہدک التمام و
 افضال او را غیر خواہد بود و را بہر خود سے توانست نمود اما بنا بر لطاعت و اخلاص حقوق برادران بلکہ شامت بد خواہے بدر
 کہ نمودہ بود و سرب خود را با اسباب و سامان بے پایان و سپاہ و انواع شایان عازم مرشد آہا و گردید و در راہ با صولت جنگ
 بر خود و صولت جنگ ہر کان خود شوکت جنگ را با بعضے سران سپاہ و شہر سے شہر خان عم را غم دورہ کس دیگر کہ
 انان جہاں این بے مقدار ہم بود و مہابے ملاقات او و عزت پریش تر شد شوکت جنگ ہمراہ افراد و صولت جنگ ملاقات
 نمودہ با گشت روز دیگر خردین حسین خان ملازمت صولت جنگ آئندہ مورد و لطافت و مراحم شدہ و رسوم صولت جنگ را دادہ
 کوچ سوار شدہ در انفا سے مرد راہ باز کردہ نمودہ و خردین حسین خان بعد از انان کوچ نمودہ راہ مرشد آہا و گرفت
 اکنون احوال صولت جنگ جدا و تلاش مذکور نمودہ شد و متہ و خالی مہابت جنگ و و و خردین حسین خان بر شد آہا و
 کا شستہ سے آید خردین حسین خان بنہرین کوٹ آن طرف ہمانہ انواع خود گذشتہ بہ ملاقات مہابت جنگ شامت
 بہنگام دور و او بر لب سہر مہابت جنگ جسے ما استقبال فرستادہ حسین ملاقات ہم سلوک مناسب باو سلوک داشت و بہ
 نشستن او بفرش سونے امر فرمود و عطر دہان و گلاب و مضامین معمولہ ہند اچھل آرد و خاطر ش مطمئن و بجا نیکی
 عمل اقامت حسین بود و رخصت فرمود و او در آنجا رفتہ آسود

ذکر دگرگشتن رایان چین رایان غایت سراج

در دین ایوان را سے رایان چین رایان دگرگشت و بھرون دت بعد انتقال شیب خود بلائین دیوانے حسب الامر
 بہر انجام کار سے امور خالصہ پرداخت معنے نماہد کہ این چین را سے حسب متعدد سے و طرف ہند و کبے خود و رعایا
 مالی دلی دیانتے و در دو تھا ہے و کفایت سرکار آفاقے خود دانستے داشت کہ تا نقش تصویر خوان نمود و بہت بار
 صدائے کہ داشت کارش بچا کے دیدہ بود کہ متعدد مان رنفا سے مہابت جنگ بلکہ فرزندانش مثل شامت جنگ
 و صولت جنگ ہاں خاٹش خودہ احقر ہا سے کردہ روز سے تفریب و مجلس مہابت جنگ کہ خلوت و اجتماع ہزار ہزار

بود مهابت جنگ مذکور حسین را سبب کشید و لوان خود نمود مهابت جنگ گفت که بابا کار حسین را سبب از آن گذر شده است که در کراوات
مقام توان نمود و او ذکرین نیست آقا کس من است

خدمت نمودن مهابت جنگ بطرف کنگر بنا بر تنبیه میر حبیب و بعضی مرهطه و افغانه و قراقرغ
نمودن قلمه باره بهائے از دست گماشتگان مرهطه و گرجتن فخر الدین حسین خان از مرشد آباد
و قصد پور نیه نمودن و برگشتن از راه پنجاب صولت جنگ و توقف نمودن در مالدیه و باز آمدن
به مرشد آباد و مقید شدن و یافتن بیرون و تخطاب را سبب رایانی و خدمت دیوانه
خالصه باصالت و واقعات دیگر

بنا بر سبب میر گنجوی به سبب لید نظیر یافتن مهابت جنگ بر شیرخان از لوان عظیم آباد خانب و خاص میر حبیب و افغانه و قراقرغ
خود برگشته قاصد لوان مرشد آباد بود و اثنای راه خبر فوت او و خود شنید میر حبیب را با چند هزار سوار مرهطه و افغان
به طرف کنگر دیدند و پور مرشد آباد خود با آمد و دسے از رفتار راه وطن گرفت و در گوهلر وصول جانو برادر خود و از
که انا بے نام داشت با جمعی از مرهطه نزد میر حبیب فرستاد و مهابت جنگ چنانچه مذکور شد لید و وصول بمکرکز دولت
شکر خواست و ارباب العطا یا تقدیر رستائیده بکام آرام نشست و بین عواطف و الطاف او خلق خدا در مالک محو و طشت
با من و امان رطب اللسان احسان و غیر از نقشه میر حبیب و مرهطه فزوسے در دیار بنگال نبود مهابت جنگ استقبال
آن بد سگالان بروست است خود لازم دانسته او را کمال راه رنج افتاد و سلاطین بجزت اعلام نصرت احتشام بقصد اخراج
ارباب مجازج را فراشت و از مرشد آباد بیرون رفته چند روز بنا بر اجتماع عساکر در کوه توقف نمود و حیدر علی خان بهادر
دار و نعم توپخانه دسے را با هیئت مشقت هزار سوار و پیاده برق انداز چند ماه قبل از خدمت خود بهردوان فرستاده بود
پیدا و نه نموده بود که اگر ایام میر حبیب بضابطه واقفانای طبیعت خود از او نشسته انگیزے و خرابیے ملک بردوان
و لوان مرشد آباد و غیره نماید خان مرقوم سدر راه آن جماعه مناله گردیده گذارد که قصد راسے تو اند شد لید فراهم
آمدن سپاه مهابت جنگ با انواع بکر انواع عازم بردوان گردید و چون بقرب قصیه مذکوره رسید حیدر علی خان
مع همراهیان باستقبال ششانه شرف اندوز لازمست گردید لید توقف چند روز که عازم میسندے پور گردید و این اراده
قصیم یافت عمده توپخانه مذکور که عبارت از پیاده های تفنگی و سواران رساله حیدر علی خان باشند براسے بقیه توپخانه خود
اتفاضاے شدید نموده مانع حرکت شدید مهابت جنگ از دسے خود غلام علی خان راج میرزا حکیم بیگ که مستعد علیه
اد بود براسے استعمال آن جماعه فرستاد و هر چند آن هر دو کس درین باب بیشتر گفتند جماعه مذکوره کسر شنیده از سبب بیان
مسترب نشد و روز دیگر مهابت جنگ خود بخاطر حیدر علی خان رفته هر چند خواست که ریشات زلال انفصال خود فوراً از مشغله
آن طبیعت سرشتان فرو نشاند و بعضی از دجوه مر سوسه آنها عماله رساند و با سبب رابر شهابیت جنگ توپخانه نماید تا به مرد
آن هم بود و لوان انجامه نیشاند و بدستور بهمان ساجت خود اصرار داشتند میر افضل علی جماعه دار از سواران رساله
حیدر علی خان شریک آن جماعت بلکه فشار این فساد و محرک آن مفسدان بود مهابت جنگ بشاهد این حال بهر مهابت

ککابت دخول مہابت جنگ و محاربت انہوہ و انصراف ہر دو گروہ از لشکرش و ہمہ رسیدن آنہا بصدای گروہ کوس اشتہا ہما
 وارو کردین یساق و قلعہ شدہ یاد یساق دیگران مستوح ابن ماجہ است بشہد است آنقصہ چون فوج مہابت جنگ شش ہر
 بلا قاصد راہ بے بریدہ نکلہ و ہزار سوار صین و دو دویاے حصار قریب بسہ صد سوار در کباب حاضر و از فرط کسل و کلال مجال جہاں
 و طاقت قتال و راجہ بے خودی و حقیقتہ از چنین بسہ دار و نامک ہویشار عجب عمل بیغمانہ سرزد و اگر دین ہنگام ادا سے قلعہ
 بقصد محاربت بر سرے آمدند کاش با تمام و نام و نشانہش با تمام سے رسانیدند محض بتائید قادر متعال و نیست طالع و اقبال
 خوف و ہراس بر رخسار و دیوار و محصورین کہ جسے کثیر بودہ آمد استیلا یافتہ پناہ کار در اطاعت و انقیاد و استند و دران
 روز شدت حرارت آفتاب بافتد ان صراپہ کہ بنا بر طول مسافت نیمہ احد سے رسیدہ بود و یاد از صحرای قیامت می داد
 آخر ہمان روز سید نور و دھرم داس بملازمت رسیدہ و در خصصت انصراف یافتہ امور شدند کہ فردا صبح خود را مع سرانہ از خان
 بحضور رسانیدہ قلعہ را تسلیم لازمان نمایند اما چون بر آنہا اعتماد نبود بانصرہ از خواص خود فرمود کہ فردا صبح ہر گاہ حاضر شد
 اینہا را بچہ تیغ میدرخ بگذرانند و سراج الدولہ را وقت خواب باین کار مامور فرمود تا از راز بر بلا کند بنامستہ ہما صبح رخصت
 کہ شام عمران بچارگان بود مہابت جنگ و دیگرہ مختصر سے کہ دران وقت رسیدہ بود شستہ و سراج الدولہ بیرون فئات در
 سایہ اشش با اصحابیکہ بان کار مامور بودند اقامت داشت کہ سید نور و دھرم داس آمدہ مجرا خودہ پیش مہابت جنگ رفتند
 سلام نمودہ و در مجلس ادا موریجلس مشغول استماع سخنان دلا ویزا و شدند متعجب این ہر دو سرانہ از خان با چہ نفر نزدیک
 چو بد انسان و حجاب رسیدہ از اسب فرو آمدہ سراج الدولہ بچہ دور و دوا و بتالشش فرمان داد کہ کسانے کہ مستعد این کار
 حاضر بودند را و در آدہ نخستند و ہنوز دران حال با وجود مشاہدہ ہر گ دل از دست ندادہ و حواس را درست داشتہ شیشہ از کمر بر کشیدہ
 و بقدر امکان متعادل نمودہ قاصد بود کہ بہا مہابت جنگ برسد اجل امان ندادہ ہر ضرب دست بلفظہ از برق بان بعامل مہبت
 ششافت سید نور و دھرم داس با استماع این خبر بے حواس و مضطرب گشتہ بے کسانے کہ در محل آنہا حاضر بودند کہ
 نتیجہ تقدیر گردیدند و حسب الامر سپرد کشور خان کہ ششہ بیباک و زندان بان ناپاکے بود شدند مردم قلعہ کہ اجماع و رفقاے
 اینہا بودند بشنیدن این خبر بے نشان خاطر و غیر مطمئن گشتہ و ہماے قلعہ را بستند و آمادہ بیکار گشتند مہابت جنگ بودند خود
 و ہماے حصار از قانون خود بیرون دیدہ میر محمد جعفر خان و فقیر اللہ بیگ خان و راجہ و دلہمہ رام و دیگران را کہ از لغائب
 سیر حبیب الطینان حاصل نمودہ بحضور رسیدہ بودند و باب محاصرہ قلعہ و تفتیش محصوران مامور نمودہ خود دیدہ و است
 داخل دار الامارہ ککاب گردید و تا پانزدہ روز ہنگامہ قلعہ ستائے گرم بود آخر الامر محصوران مدافعتہ با چنین افواج
 نصرت امواج و خلو قلعہ از اسباب قلعہ و اسے خارج از حد طاقت خود دیدہ و توسط میر محمد جعفر خان و راجہ و دلہمہ رام اثر
 عفو جرات و امان پناہ تقویض قلعہ بہ ملازمان فیروز سے نشان دادند بمشار الیہا ملتئم ستانان بضرر رسانیدہ بعد از پراں
 سرزدہ امان پناہ رسانیدند حارسان ابواب قلعہ چون در دولت بر روی مہابت جنگ کشادہ خود بہیست مجوسے
 پیش میر محمد جعفر خان و دلہمہ رام شتا رفتند و مہابت جنگ براسے ملاحظہ حصار داخل قلعہ مذکورہ شدہ

ذکر جمعی از احوال شہر کلک و قلعہ بارہ بھاسٹ

قلعہ زمینی کہ دران غرضہ قلعہ مذکور و شہر کلک واقع شدہ میان دور و دو خانہ سسے بمماندہ و کچھ چوریستہ اطرافش کہ

تخلیل بلا حلیت، امنائیت، مصوبت و پشتت بنا کر گل و لال سے راہ و زیارتی آہما عالمہ حال لشکر بان گردید اگر اندک
 دیکھو کہ در کنگ رود سے مید اور سیدن ہر شد آباد و استقدرات بود بعد از ان کہ مہارت جنگ با لشکر از کنگ کو چ نمود
 میر حبیب کہ در گوشہ محراب سے با فوج مرہٹہ خزیدہ بود و عازم استخلاص قلعہ و شہر مذکور گردید و تا بعد بہرست آوردن شہر و
 گشت چون شش ہفت روزہ از کوچ مہارت جنگ گذشت میر حبیب نزدیک بہ کنگ رسید شہر خدا لیسان با آنگہ مقابلہ
 با چنان فوج گران انتاب، و تون خود میردن سے دالت بمقتضای غیرت و جرات با قلت احوال بہ مقابلہ میر حبیب
 و مرہٹہ شہادت و بعد از قتل بہ مقدمہ و در خود مساعی جملہ در محاربہ نمودہ بقدر طاقت راضی بہ تقصیر نہشت چون جراحت
 متواتر با رسیدہ و دستش بزم خشم شیرازہ گرفت بسر و آبدہ اسیر مخالفان و جمہوس و دشمنان گردید و خود و دیشاہن سائے
 کہ قبل از وقوع بہ آرا سے نمایہ طور داشت در حوائے بالسر بند و عرض مہارت جنگ رسید چون وقت اعتدالی
 تدارک نہ داشت مقررہ بر ادوات دیگر اند و مہارت جنگ بعد از مہ مراحل و از خراجادے الاخرے بکٹوہ رسید
 بر جہرستان کہ قبل از ورود لشکر مرتب شدہ بود عبور نمود و اہل وجہ سستہ مذکورہ در عمارت موتے حبیب کہ آغا قیصر
 بود زودل فرمود و شہادت جنگ و حسین علی خان و دیگران بہ ملازمت رسیدہ و مورد عنایات و عواطف شہر مذکور و خبر دولت
 پیشکارا سے رایان بہین را سے خطاب رای راہانے و عنایت خاصت دیوانے خالصہ شہر فیروز راہی یافت

بقیہ ذکر فتح الدین حسین خان پسر سیت خان بعض سوانح متعلقہ آن احمیان

فتح الدین حسین خان پسر سیت خان کہ از حیز اقتدار ساقط گشتہ در نظر اسے آشنا و بیگانہ شناہت و بے قدرے او فتن
 یافتہ بود و رقائے او اکثرے بہ خواستہ حصول جنگ پیوستہ بود و در خود مع مال و اموال باسد و دسے از اندامے کہ بہرات
 و پیادہ ہا سے میوانے و غیرہ علامہ شاگرد و پیشہ در قبیلہ مادرہ شکستہ بالی و باز و موسوم باستان راگز را خیدہ انتقامی کشید
 تا چہ پیش آمد مہارت جنگ سفاہت اور ازین حرکت کہ یثبے دریافتہ تا قصد انتراخ دولت سیت خان کہ مبتلا خیر گران
 و جواہر و اسباب فردان بود از دست آن سفید جہان گردید و بعضی از مستعان خود را فرستادہ اورا پیش خود طلبید بعد
 آمدن مرکابے براسے ماندش تجویز نمودہ اسباب با کمالات براسے او ہمیا داشت و حارسان را بہ گنہاںے او
 لگا سستہ جمیع اموال لشکر و جنس کہ در دست او بود ضبط نمود و خیمہ رملی خان مع جمیع علمے توپخانہ کہ از ہر دو ان بر خاست
 بر شدہ آباد آبدہ بود بہرض نزدل با مبتلا گشتہ کفوف البصر گشتہ و سراج الدولہ واسطہ غلو تقدیر است پیرایان توپخانہ
 گردیدہ و از دستگے توپخانہ دستے یافت و میر ضیاء اللہ ما کہ در تہارین عطاء اللہ خان بود بہ نیابت او ولایت داروے
 توپخانہ مذکور عنایت شدہ و ہمدین اوقات ہماریے تبار خان باستہ اسے اور سراج الدولہ با حصول جنگ بہم زدہ
 مع لقمے سنے خان برا در فقیر و قلام رضا خان پسر مر قنوسے خان و دیگر سرداران بر شدہ آباد و سید سراج الدولہ کہ
 مخالفت با اسم خود حصول جنگ داشت و ہمدے تبار خان رفیق و پریشہ و متقدم علیہ پیرا بود و در و دشمن رفتہ
 شمر دہ ہمہ بار رفیق خود گردانید و ہمدے تبار خان را زیادہ از ہمہ رقائے سابقین و حال مشمول عنایت و انضال
 خود نمودہ یو مانو ما در مرتبہ افتخار راہے افزاد

رفیق مہارت جنگ ہمیدنی پور بارادہ از خراج میر حبیب و خرمشہ از ان مرکاب بلکہ از

حد و حدود بیکنگا و بنگالہ و چھوٹے نمون در میدان پور و سراج الدولہ را بہا الیہ سر بند
فرستادن و فرار مرہٹہ ازان اماکن و بدر رفتن فخر الدین حنیخان پیر سیف خان از قید بوسیہ سازش با مرہٹہ
چون میر جیب بعض عداوت و شک بر دولت خدا و ادب مہابت جنگ بھاج و لہارا انوحدہ بر بردہ خود و ملے را بنیجہ بدست
در خاں سبے انتہا کشیدہ و خلقہ را از ہاوس طبع چٹکی خود اکثر اوقات جنگاے انواع عن و مشاقی بیاضت و جیسے از
مرہٹہ و انا غنہ با خود داشتہ اکثر بار جزو بے گنگا از ملک بنگالہ سے سخت بنا بران استیصال و اخراج آغا را مہابت جنگ
بر ذمہ مت خود نہ شمرده با وجود میرے دکن سالکے دست و ہمارات را ضعیف تقصیر نمود لہذا بعد انقضائے برسات دل
بیتصدیر و شکار کہ این مثل ہم شوق منقطع داشت و خالی از اصلاح دنیا دار بے ہم نیست بعلت ہر لوبہ کہ شرتے و جنو بے
مرشد آبا و انا است تو ہر شد و کثرت آہود مان لوہ ہر شہر بلو کہ ہر روز صد شاخے رسے شد و از شدت و فوخیل
فیل بسبب انتشار و شکاریان و صحرایہ سراسیمہ گشتہ و مسکری آہند و بازاریان و مردم آرد و بغرب چوب و گنگا آہنا
را شکار سے کر دند بعد ان فراغ از شغل شکار و مہاد آردہ در کٹہ نزول خود پس از اجتماع عساکر متوجہ بر دفاع گردیدہ
الہا ہم پیشتر اند و بعد قطع مراحل بحوالے میدے پور رسیدہ با غلطی غلبین مجبور دستاغ قرب ورود و لشکر قفر افرات متعاقب
در خود نیاقتہ ہما دست خود آوارہ داشت ادبار و موقوفہ و اخیر و الا تار شد و مہابت جنگ و اور میدے پور گشتہ ساحل دیہام
گھنڈا سے مغرب چام ظفر احتشام گرد آید و دین تہید افتاد کہ این مرتبہ با انتظام این ممالک انقباض طرف و ممالک خوے
پرواز و کہ سالہ بن را چال عبور و در و مہ صوبہ بنگالہ و گنگا متغیر گرد و بنا برین ارادہ اقامت خود در میدے پور نمودہ و ازان
بچھا کولے داد و نو چار سے میدے پور بچلے شے خان کہ ششے رسالہ سراج الدولہ بود مرحمت فرمود چون خبر میر جیب شنید کہ
بر طرف بالیہ متوقف است ظفر با کہ چندان خوبے کہ گمان خطر و فقر در مان باشد با میر جیب نیست و سراج الدولہ را ہم دلیر
بر مرد و بن خود فرور است اشار الیہ را بہیجے از افواج قاہرہ بدان سمت فرستادہ بدفع آہنا امور نمود و سراج الدولہ
دوست محمد خان و میر کاظم خان را بطور چپا و سپیش فرستادہ خود متعاقب آہنا مہابی شد دوست محمد خان اول صبح بر
سنگان رسیدہ بعد رگوشاے داد و فوج مخالف کہ از نام مہابت جنگ میر سید بانگ چہار یکدہ دوست محمد خان و سیر
محمد کاظم خان نمودند دل از دست دادہ سادہ فرار اختیار نمود و سراج الدولہ ہم متعاقب در رسیدہ متصل با الیہ سر بند و مسکری
و چون امور پیش رویدہ بنو متعاقب ہر داشت مہابت جنگ را کہ مغارت سراج الدولہ نہایت دشوار و بوجہ خصوصاً بنگالہ
اندیشہ فتن و حوادث باشد یکدم ہمدانی او قیامت می شمر و بخاطر آورد کہ اگر میر جیب در میان دولہ کریم آمد ہر گز اسبک
بندار دبا و بیا و بزد خدا سے قیالے اند کہ بیا نشن چہ روی نماید و چون جمع گردانہ کہ ہمراہ سراج الدولہ است میاوا از ناگہ کاری
و سفاقت او صدمہ عظیمی رسید بناوے سراج الدولہ را تا کہ یکدم چہ تاسر طلب داشت و متعاقب رسولان خود مہ
حرکت نمودہ بے اختیار راہ سے برید و ازان طرف سراج الدولہ ہم شغف کردہ قطع مسافت سے خود زاین گڑم محل تلاقی
عسکرین گردیدہ سراج الدولہ فقر بموسس جد خود رسید و ازان جا با اتفاق مساوت بہ میدے پور نمودہ محل چھا و سنے
سابق منزل ساخت و دین زمان خواہہ عبد اللہا سے خان کہ در زمرہ جماعہ دوران او نے لازم مسکریا بود بہ مرافقت
سید محمد سیاد کہ ہر دو کابلے لودہ اند و بموجب نائب غلام حسن خان داروغہ دیوان خانہ بعض رسانید کہ غین

و غنائم در عدد و لازمان سہ کار ازان افزون تر است کہ منسل کنند آید مبالغہ خطیب متصدیان و غلامی بخشہ گرسہ بانفاق جانداران
 بخانت متصرف بشود ہر ہا کہ سکہ در سر رشتہ و فرستادن لکڑا است رنج آن موجود نخواہد بود چنانچہ کمترین اول نین مردم برای
 خود بضرع میرسانند و آنچه بود معروفش داشتہ التماس نمود کہ درین صورت اگر یک مرتبہ لاحظہ موجودات سپاہ باین کنند
 دو لخواہ حکم شود کفایت سرکار بلکہ ک خواہر رسید مہابت جنگ بر طبق التماس اولیٰ بخشہ گرسہ سائر حکم فرمود کہ جمع ملوک
 بعد المادے خان رجوع آورده عرض موجودات سپاہ بہند درین سانحہ عجب الغلاب و اضطرابی در خواطر رؤساے
 سپاہ روسے داد و خواہد مذکور از وضع و شریف و آشنای بیگانہ بنابر عرض تقرب داشتہ از خود اغراض نموده مردوت را در
 گوشہ نشانید و بر اسے تحصیل نیکنامے خود ہر را بدنام و عاجز ساخت بہر تہ کہ در سالہ یکے از عمدہ ہاے لشکر کہ تخواہ
 یک ہزار و ہفتصد سوار اسے گرفت حین لاحظہ موجودات ہشتاد نفر با ثبات رسید باین حال قیاس کا فہ سپاہ باید نمود کہ
 در ہزاران صد ہا بے نامزد اگر چہ کفایت لکوک سرکار بلعل آمد و باین حسن خدمت خواہد مذکور شمول عواطف بے پایاں شدہ
 یو مانیو ہر مرتبہ او افزون المظنون تمام لشکر و باعث نہایت دل شکنے سپاہ گردید طرفین را چنین نہایت تر سپاہ را
 غنائم باین حد مناسب بود و نہ خواہد مذکور اینہما اہتمام و مہابت جنگ را ہم انقدہ مبالغہ فاعہ در چنین مقام کہ محارباست
 در پیش و حقوق جانفشانیہاے رسالہ داران و عموم سپاہ برگردن داشت مصلحت و لکن بخود ہیبت سر اسر
 غبار است این پس دشت ازین چشم پوشیدہ با یکدشت ہ در این آشنای خبر رسید کہ فوج مزملہ از راہ صحرا متوجہ ہشتاد
 شد مہابت جنگ را چون استیعمال آئند نہایت مرتبہ منظور بود و ہر افواج متعینہ مرشد آباد چنان اغماوے نہ داشت
 از میدانے پور جنبیدہ ہر ہر دو ان رسید در اینجا معلوم گردید کہ با سماع قوجہ عتاکہ تصورہ مرہطہ را بحال توقف در جوار مرشد آباد
 نماز و بطرف جنگستان غیبے مرشد آباد و قرار اختیار افناد و فخر الدین حسین خان خلف سیف خان کہ در مرشد آباد حسب الحکم
 نظر بند بود مستحقان خود را غافل کردہ و ہا بر سر و میر حبیب در ساختہ با بطریق مستحقان را با خود متفق گردانیدہ بیش کہ مرہطہ
 بحق گشت و ہزارہ آئند برفت پایاں احوالش آنکہ چون تمام عمر بناز قسمت بر درش یافتہ بوسے شقت اسفاد بشاش
 تر سجدہ بود و درین یاسن مرکوبے غیر از اسب نہ داشت از قافلت اینما عاجز گشتہ روانہ اما مبالغہ شاہ جہان آباد گردید
 و پس از وصول بہ شاہ جہان آباد ہر وجہا ہر سکہ کہ در ایام اقامت مالہ و صحوب متحان و وساطت ہما جہان پور رسیدہ و مالہ
 بیش از گزینار سے خود بردار مبالغہ فرستادہ بود از انجملہ انچہ بدست آمد فدا غناعت نمودہ او مات خود را بہاحت سے گذرانید
 بعد از یک زمانے بہ مرض سرسام مبتلا گشتہ ہر دو جہان ناپا یدار و نو مقارن باین حال یکے از رہندگان جنگل ہا مہابت جنگ
 التماس نمود کہ اگر رہنمونے فوج ظفر مروج باین دو لخواہ منوض شود و لشکر فرودے پیکر را بحالہ ہر یک نگاہہ بر سر بنگاہ ختم ہر دو
 درون سے تو انہم رسانند رسول او مقبول افناد و حکم خاسے لغا و یافت کہ زمیندار فرکر بر نیل متعینہ سہ کار سوار بود و تا فوج
 در با موح باشد حسب الامر بمسل آنہ با غنما و قول او قطع طریق بطور ایما ر سے ش بعد ازان کہ دوسہ منزل سے نوشی کہ
 تمام شب در جنگل قطع مسافت بلعل آمدہ بود و ہنگام دیدن صبح بضرع مہابت جنگ رسید کہ زمیندار مذکور بہر چہ قبل بنظم کار و حکم خود
 در پردہ است با شاعرین خبر احضارش نمودہ استفسار کرد کہ تا سبب اہلاک و افناد خود چہ بود جواب داد کہ چون راہ را غلط
 کردہ ام دنہ توانستہ کہ بہتہ و دشمن رسانم تر سیدم کہ چہ برسیدین خواہد آمد بنا برین مہادرت باین عمل نمودم و بس از غلط
 بہ سز خود مستثافت ہما بے جنگ کہ بہ داشتہ از خرج چند منزل کشیدہ و ہر کارمانہ ان را آگاہ نمودند مصلوح در مہادرت

تعمدہ مزاجت بہ بردوان نمود و در باغ انکس چند طیان را جبر بردان کہ بہترین مواضع آنجا بود تا تحقیق خبر سرہ کہ در کجا آوارہ است
نزدول اجمال فرمود و کین آن دان بہر مجتہد جعفر خان کہ در سرہ آوارہ و تقریب قینا شہاست جنگ اتااست داشت مطالب
راہی گشتہ در باغ مذکور بقبیل قدم ہماہیت جنگ استعما و یافت لواب والا جناب کہ از مشاہدہ خیانات سرہ شہر بخبرگرس
و بعضی وجہ دیگر ماسے از میر جعفر خان داشت کھاتے چند تن منفع و ماست فرمودہ ارشاد نمود کہ خیانت بستے گرسے بغزل
برادر خود میر اسماعیل از طرف خود بخواید محمد الہا دسے خان و ہر خان مذکور است ککات ازین امر نمودہ را سنے نمی شدہ اخرا
طو فاکر با سب الامر نیابت خود بخواید سر قوم موقوف نمود و بعد تو قف چند روز بعرض رسید کہ سرہ با نازہ محمد اسر
ہمیدے پلور بر آورد ہماہیت جنگ کہ با نجوم عازم رخ آن گردہ بود اعلام منفست بہست میدے پلور برافراشت سراج الدین
رخصت سرہ آوارہ گرفتہ داخل شدہ مذکور گردید

و کہ سب افتراق سراج الدولہ از ہماہیت جنگ و رفتن او بعظیم آباد و عبادلہ او با جانکے رام
نائب صوبہ مذکور و کشتہ شدن ممدی نثار خان مخفور عم راقسم سطور

محققہ نامہ کہ عم قیصر ممدے نثار خان مخفور جاح محامدا وصات و در شجاعت دعوہ اعلا و اقتدار کچانہ روزگار و نادارہ زمان
لو بعد کشتہ شدن ہیبت جنگ سر عم ہماہیت جنگ را تہر بردان خود نمودہ عازم آن گردید کہ اگر لکک بجام او گرد و با ندی
سراج دینا ترے کند والا چون پایان دنیا مردن ست راہ آخرت سپردہ آید و در مین رفاقت سراج الدولہ و ہماہیت
ہماہیت جنگ و بعضی جواب دسوا الہا کہ ہماہیت جنگ بعد از خود از روے کنایہ مے گفت بیباکیہا نمودہ کلمات گران بر زبان
نمود ہماہیت جنگ بشاہدہ جرات دیباکے او اندیشہ بنظر ماساہ اوہ خواست کہ از رفاقت سراج الدولہ و رفتن خود ممدے
نثار خان این سنے را با بلی و سنے در یافتہ خاطر نشان سراج الدولہ نمود کہ جد شاینا برتر سیت و فرط محبت جدی شاینا را خواستہ
ہا سیت آن دار دکر ہمیشہ مانع فرمان او و از مرتبہ انعام خود کہ مفقودہ و محاربا را نکر کتہ بودہ بسریدہ و شاد در تہ تیغ و جگر سترانا
ہستید بلکہ باعتبار و رافت ہماہیت جنگ چراغ دودمان و زبرہ خاندان خود بد فضل قاسے احوال لغل ہنر سید کہ ابن قسم
اطاعت با ضرر ہا شدہ اگر خود را بر سرہ آوارہ رسانیدہ راہ عظیم آوارہ گیرید جائی لہم ما کہ ہندی مفلوک و طازم و نائب شہاست
از انجا بر و اشتن چندان کار سے نیست بعد از ان ہماہیت جنگ میر از ر قضا جو کسے شایا چارہ نادر و سراج الدولہ مصلحت مذکور
بمع قبول اصفا نمودہ و در دل خود داشت و ممدے نثار خان در او و تہ تیغ الا شانسے با ادا اکل جمادی الا و سنے ستر ستر
اصفا سنے لور کہ سہ کردہ بر سرہ آوارہ و از سرہ آوارہ و رفاقت سراج الدولہ و رفتن سنے خان برادر سردار عم کہ ہراہ
عم خود ترک رفاقت حولت جنگ نمودہ طازم سراج الدولہ با د و صد سوار سترہ بود قیل ازین سواج بحسب لہر نا خوش گشتہ
و ترک لور کہ سہ نمودہ عازم شاہ جان آوارہ و بود بندہ کہ ہراہ حولت جنگ در پوریندا قاسست داشتہ برادرہ برادر آگہی یافتہ
و معارفش را خواستہ پیش خود طلبداشت و سنے بسیار با نیازم حولت جنگ کتاغید و ہماہیت جنگ چنانچہ مرحوم شدہ سنے پور
رفتمہ میر جیب راس فوج مرہٹہ مفقودہ الا فریافت و در چاؤنے قدیم نزول فرمود چون قطع ریشہ فد آن گردہ در خاطرش نصیب
یافتہ بود ایدر سنے خان ہسر علی قیلے خان کہ تمام ادو جہا رسے لیدے پلور تقریر داشت لبیب قدم قدرت و قوت مقابلہ
و مقابلہ بر ہر ہٹ از بردن میدے پلور با کمال تمام حضرت خواست ہماہیت جنگ بر سنے نصیر جا با و لکان دولت خانہ خان

فرمان داد و نہدوان محل را از مرشد آبا و اجداد طلبیداشت و خواست و عوام لشکر را که از طول مدت یساق منور گزشتہ بنا بر قرب موسم بر شکل
امید خود بر مرشد آبا و اجداد استند بچھا و نے مامور نمود و عامر سپاہ و غیرہ خلایق یلوس از حق بر مرشد آبا و اجداد غرہ دارانزل لشکر
حسب الامر مشغول بنابر استن سرسایندہ بقدر استطاعت و قدر توانائی ہائے گاہے بڑی خود راستہ پادشاهین فراغت کشیدند
سراج الدولہ تا بعد از عید مکتوبہ خود گردید و نہد مہابت جنگ رخصت چند روزہ بپیراکن بر مرشد آبا و اجداد تفرج باغات بلکہ کوز
در خواست چون مجاز گشت بر مرشد آبا و اجداد رسید و چند روز بپیراکن ہائے اطراف و تفرج امکان و باغبانہ آبخا کدرا رسید
چون مباحثہ چند برین منطکہ گزشت سراج الدولہ انرا راہ خود پھیرے تبارخان آگہی داد و رخصت منین حرکت خود از مرشد آبا و
بطور ایثار باقیین تاریخ نوشتہ محبوب ہر کار با فرساد و خود بتاریخ منین پیمانہ سیر باغ لطف النسا کہ جاریہ خواستہ الدولہ
و خورش بود و بوار سے رسم رکھا و انفس را بنابر مزادلت اسفا و متواترہ طاقت رفتن سے چیل کردہ و ریک روز بود و راہ
علیکم آبا و اجداد گشت شہادت جنگ مع حسین قہ خان حسن رفعا خان و اکثر بہرہ بان و دشمنان سراج الدولہ اساس ہر روز تبارخان
این خستہ ہوش پر داز مضطرب الاحوال بر پا کئے خود سوار بامد و سے از ملازمان بے اختیار در پیے او دید و از رانی
دیوان رسیدہ چون نیات لبغی ہمدان را پیشتر فرستادہ و را التماس مبادت مبالغہ مانہ حد گذرا نید سراج الدولہ
التماسی بہ عثمان آہنا نفرمودہ و بخت دوز جزا پیش خود در اند خود بطور سے کہ راہ سے بپیدہ ہستے نیار رسید شہادت جنگ این
باجرا مہابت جنگ نگاشت کمن ہر چند و بوم گم داد و نہد رسیدم و فرستادہ ہائے انجامہ کرتا و رسیدند بعد ملاقات
و التماس مبادت جواب داد کہ اگر مبالغہ و مرا جعت نما عیدین خود را ہلاک یسازم آہنا ناچار بر گشتہ آہند مہابت جنگ این
کہ این خبر شنید عثمان ممبر و اختیار از دست دادہ بنا بر محبت بہر تہ تشفق کہ با سراج الدولہ داشت بود و خود در میدان ہر
محال دید و میر محمد جعفر خان و راہرہ و ولہہ رام را باستمال عواطف شمال و شیعہ و ارشاد و ائمہ را با بے غنا و اگر حاجت شود
سعد ساختہ با تلماسہ فوج در میدان سے پور گزشتہ و ریاست فوج مذکور بشرا را لیبہ مفوض داشتہ بامد و بی از خواست آن
روز و رے بر مرشد آبا و اجداد آنکہ شروع موسم بر شکل و راہ ہر گیل و لاہ و نالہ و وطنیانی بود از صبح تا شام قطع مسافت می نمود
و بہشت منزل راہ را در چار روز طے نمودہ دارد و اسالارہ مرشد آبا و اجداد و یک روز با کمال لطف خودہ روز دیگر دانہ عظیم آبا و اجداد
و خلی بہر سراج الدولہ شکر انواع و بچہ کئے و شفقت و انجای آرزو دندی و محبت شعر بر یک راہ کہ پیش نہاد خاطر داشت بہر ہر یک
طبع او باشد نوشتہ ارسال داشت سراج الدولہ و قریب بہ ہا گھنہ رسیدہ بود کہ خط مذکور با و رسید و جواب نوشت کہ جنانکہ بے شک
انہما رافت و غایت و شفقت و محبت و رحمت ہر درش و دشمنان فتنہ اندان جملہ حسین تلیخان را با غلی مراتب اقتدار رسانیدہ و
در نظر او دامنانش بحد سے ذلیل گردانیدہ اند کہ حین مبادت من از بردوان یکے ہم بقدم استقبال پیش نیامد و شہادت
را ولایت عمدہ دادہ صولت جنگ را فوجدار پور نییہ فرمودہ اند و کمال من غیر از لطف زبائے عنایتی کہ موجب از یاد و تون
و شوکت و نور ثروت و کمند و امثال و اقوان تو اند بود و بپیش نیامدہ حال از ہمار شکر تعین خواہند آ و و والا سر شہا در و ان
من با سرمن زیر پا سے فیل شہا خواہد بود و بہین جواب زبانی ہر کار ہم گفتہ فرستاد مہابت جنگ از مطالعہ آن بہینج و شادان
گردید و نہایت اظہار مسرت نمود و ما چون ہر کارہ کلمات مذکورہ بہ زبان را نہر بر کارہ تر شفقت و کفایت سرمن زیر پای فیل او
غلطہ آرزوی من است نام سرد کمال مذکورہ و بدوی من چگونہ بہ زبان تو گذشت و باز خط دیگر کمال من و ولایت متفقین اٹھا خط کمال
او نوشتہ ابلاغ داشت یعنی من فرستادہ انیکہ آن عزیز از جان من و گمان بر عکس مدعا سے من نمودہ گاہے بیجا سے نہایت نہایتی من

برادر محمد ابریح خان پدر دین سراج الدوله بود پیش فرستاد تا اراده باطن او در یاد که چیست مصطفیٰ قلی خان ملا دست رسید
 او هر طرف گفتگو آغاز نهاد و مدعی شاعران سراج الدوله فائیده بود که مقربان جانی رام را که روسته سخن در حضور داشته باشند
 اگر بیایند رفتن نباید داد تا برضا سرای آگهی یافتند و راه آیدن بخد مت نشوند چون سراج الدوله را از تنگ حوصلگی و کم زنی
 محال گمان اسرار نبود و او که خود را با مصطفیٰ قلی خان ظاهر کرده و آوردن جانی رام استعانت جست و او را ولسان بسیار گوید
 آوردن جانی رام را باطلات مل تعد شده رخصت خواست مدعی شاعران بحسب تقدیر در آن زمان براسه کاسبه بیرون رفت
 بود مصطفیٰ قلی خان مرضی شده در رفت و جانی رام را برسانے الغیر سراج الدوله آگهی داده در رفتن مانع شد و جانی رام
 کرنے اجله نشید آیدن پیش سراج الدوله داشت موقوف نموده ابواب حصار شهر را بر روسته اوست و تپیه قلعه دار و کشت
 سراج الدوله که اصلا طاقت تحمل نگارنده داشت بنشدت خشم و کین برافروخت و باعث داد که کسے او را سنے تواند کشت اراده
 قلعه و گوشتال جانی رام نمود مدعی شاعران امر بتوقف و انتظار آیدن او قلع مطلوب چسترمود آن ابله تا مال اندیشی از آن
 که دوران وقت داشت تعبیر نیک و بد مشوره نموده بمدعی شاعران گفت که من گفته بشما دست اسطانت خود برداشته
 مستعد جانبان زیم و شاد از جنگ سے و دزدیه مدعی شاعران که تاب چنین گفتگو با کاسے نداشت بر آشفته گفت سخن
 اول نشنیده بدوران اندازان و بر به کاران را دو لخواه کار گذار شمرده برادران سے خود آگاه ساخته شکار رام شده
 را منتوش گزدانید ادا کنون باشفت مبتدا کس که اذین چله معد و سے مرد کار و جان شاعران سبب بود اراده جنگ
 و قلعه ستانی که در این محفل نیست در یکد و در جمعیت شایسته فراهم سے آید آن زمان اراده که پیش نهاد ملاطفت است
 سے تواند آمد آن سینه ناکرده کار باز اعادة کلمات اول نمود مدعی شاعران مرگ خود و قسم نموده تمام شب با حبیب و دام
 در بارگاه کبریا بسر برد و صبح بار فقا سے قلیله کامرود داشت اعلام شجاعت برافروخت و بهمت بر تیر خیمه خوار و کشت
 این ساعده در آخر رجب یا اول ماه شعبان سال شصت و سوم از پادشاه و از دهم حیرت روسته نمود و از دین بهمت که بر دوازده
 مشرت سے و دیوانه فیصل طرف مذکور از دعام مستحقان و مزاحمان بود بهمان زیارت عزرا پدر سراج الدوله را به تیر جمعیت جنگ
 بر دوازده انجبا سراج الدوله را بر اسب خنک رنگ خود سوار ساخته پدرش بر دوازده معرفت بکنز کیسیگم پوره فرمود
 چون در انجا هم مستحقان ستمد و آن طرف با بهتام مردم متبه جوست تا اگر از فقر با سے را بهر دیا برادر بود و بخار به و سپین دست
 و صد اسے برق اند اسے از قلعه بلند گردید مدعی شاعران سراج الدوله را با بعد و دی امارسان او در پناه دیوانی
 گذارشته خود بیع رفق پیاده پا پا سے دیوانه را رسید و اراده عروج بردی و بر جع نموده بهر اسیان خریف و تانک بفر
 بر سنے به دیوانه رسید بهر صورت خود را بالا کشیدند و اندک اندک حجب روح گردید و چنانچه مدعی شاعران را هم در
 با تیر سے و تراز و گردید و به پیشه مش امانت خان و غیره از راه بدرود که از کثرت مرور آب کشته ده ترکشته بود و آمد
 اندرون قلعه رسید در را کشته سراج الدوله و بقیه مردم را اندرون کشیدند و عرصه مذکور از امد خالی و راه صفا
 و کشته ده گشت مدعی شاعران جامه یک تنی پوشیده و خوشتر سے حایل کرده بار فقا سے معتد پیش پیش و پشت سر خود
 سراج الدوله را بر اسب خویش مع مستحقان او گرفته بنال و دقا و شند کارزار سے آمد آنکه پدر مجلس اسے و الدوم
 که محاذی حاجی گنج و در میان هر دو مکان شایع عام در دوازده یکم پوره واقع است رسید و جانی رام مع اسباب
 حرب مثل توپ و توپخانه و دست و بان و غیره بر نیل خود سوار و حسن علی خان را بهر اسے خود و بهین نموده در چوک سردار و از

انہیں نژاد ہے سیف خان مرزا سنگی نام بھڑب گہ جدوق در ہر کوچہ بر فاخت مدی نشار خان رہ سپر آخرت گردید و در
کس دیگر ہین قسم مجرمی و مقتول شدن منہ جھوٹ از خوف باز پرس مہابت جنگ با وجود راحت منکرے کر خسار
خود داشت خون چکان سرچ الدول را پہلے گزشتہ تاہما منہ قلی خان رسانید منہ قلی خان از دروازہ خود باشتہ
سرچ الدول برآمد ہر اسم خوش آمد و لاہر گزشتہ قرب جنت و در خانہ خود آورد و ہر شہرین بخدمت گارے و دہلیو ہما
منہ مذکور کستہ کہ رسیدن سرچ الدول بسلامت و در خانہ منہ قلی خان ہما نامہ قوم گزشتہ بخانہ خود برگشت و با یکی رام
آن سید والا مقام را نا حق بریدہ سہلے پر دروازہ منہ قلی خان را دیکھت باز گشتہ بعضے از سرداران سپاہ خود
آوردہ مع لاش کشتگان اودن تجیز و تکفین داد و آن سید نامور در جوار قبر پیر بزرگوار خود در حیلہ لون گولہ بد لون
گردید و رفتایش را نیز بیرون ہمان محوطہ در خاک سپردند منہ قلی خان است با بیان و تبہ ہین نامہ را لشم اغزلہ و ارفع
در جہنم سے اٹلیس و الحقہ با بانہ الصالحین حاجی رام با شتم محفوظ ماندن سرچ الدول و ہر یہ دشت سرمدی
تارخان مغفور زندگی از مرغانہ بجائے خود مشغول و منہ و زشت

ذکر رسیدن مہابت جنگ در نواح عظیم آباد و ملاقات با سرچ الدول و داخل شدن
بشہر عظیم آباد و بیمار شدن و برگشتن ہر شد آباد مع سرچ الدول

مہابت جنگ کہ با کمال اشغال و در آرزو بقیاس سرچ الدول و متناسے مشاہدہ شمع حال او پروانہ و اہم ہما
سے دیدہ و دانش و شیش آگہ آئیہ خواہشیدہ در ہم و امید می گزرا نید در مقبہ غیاث پور کہ ہر وقت بہ بازہ است رسیدہ
بر حقیقت حال مطلع گردید و خاطر پریشانش اندکے آرمیدہ سید اسد اللہ خان برادر منہ قلی خان را کہ درین سفر اودم شد آباد
ہما رہے او گزیدہ و بپیش سرچ الدول فرستاد و دنیا ماسے آرزو مندے خویش داد خان مذکور نزد سرچ الدول
رسیدہ و اسے رسالت با من و وجہ نمود و خاطر آزرده اش را راضے با بدن نزد ہر بزرگوارش کرد و استماع خبر حرکت
نمودن سرچ الدول بزمیت استقبال مہابت جنگ را بخوبے متہج و مسرور ساخت کہ سر شہر شہر تکمین و وقار از
دکشتش بدر رفت و با آن کہ کوہ منانت بود سبکتر از کاہے گشتہ آتما و بقرارے ظاہر شدن گرفت ہر دم و ہر آن
ذکر سرچ الدول و تفیش احوال او کہ تا بکار رسیدہ خواہد بود و در زبانش گزیدہ تا آنکہ منیان ہر قرب و موصولش رسانید
فرمود تا سراپردہ با سہ پیشہ و سہ نیمہ برچیدہ کہ مانع ملاحظہ نشود و سوارای او از دور بنیاد ہین کہ نظر او بر سوارایش افتاد
سے اختیار سر سبھہ شکر نہاد سرچ الدول نزد یک نیمہ رسیدہ از مرکب پائین آمد و با دراک قدم بوس شہتافت مہابت جنگ
اوراد را آغوش رافت کشیدہ سہے اختیار رقت نمود و مرہ بعد از می بکتر جناب احدیت پر داشت ہر سہجدہ گزاشت
و با تفاق ازان نعل نمشت نمودہ بعد طرہ اصل لہلال عواطف بر مفارقی سکے عظیم آباد انداخت و در عمارتیکہ از مسترغات
احترام الدول زمین الدین احمد خان ہما و ہر بہیت جنگ مشرف بدریا سہ گنگ واقع بود و نزول اجلال فرمود سرچ الدول
از حاجی رام بنا بر جاسر تہا سے او کہ بلا ملاجے نمودہ نہایت کہ درت داشت مہابت جنگ و اسلہ و شفاعت او
شہدہ استند مابے عفو جرمش نمود و بلاملازمت سرچ الدول فرستاد سرچ الدول ہما اس ارشاد دیدہ بزرگوار مشہول

سراجم با شته گرفتار باده فولت جنگ بمرشد آباد آید قتل این حکایت در وقایع آینه انشا الله تعالی بخیر خواهد یافت بعد چند روز
مولوت جنگ مشغول عداوت عم گرامی قدر خود گردید و ما زام دار الملک خود گردید

ذکر استدعای میر حبیب و مرید مسالحو با مابت جنگ بشروط تفویض معموله کنگ و فیل و سبب اذرو
پذیرفتن مابت جنگ این مصالحه را بنا بر ضعف پیرس و رفاه خلایق و آسودن امشاقی
افواجیکه بسر کردگی میر محمد جعفر خان و راجه و دیوارام در میدانی پور بتقریبی که مذکور شد اقامت داشت اگر چه مجب کیت در
نذارک محاربات مرید و اخراج آنها از کنگ و با میر کانی بود لیکن بنا بر قصور جرات و دشواری سالار داشتند ایما رس
لذاب گردون افتد از متعذر سے نمود چه هر چند مراسلات حصول محبت با طراف و اکانات و رود یافت اما دوست و دشمن
و رود و خلوط را اصل بر مدبر و دیر نموده و سپاه ملازم هم جسامت جنگ مخالفان نموده و دشمنان ازین هم خیرالات دیگر بکار
خود آورده دیر تر سے شدند بنا برین مابت جنگ را با وجود بقیه ضعف و نقایست مرض در سال ۱۱۴۴ با فوج ستاره شمار و ناروکن
مزدور افتاده از مرشد آباد بطرف میدانی پور بکشم دیدار و از آن طرف میر محمد جعفر خان و راجه و دیوارام برسم استقبال بر آمد
ما بین بردوان و میدانی پور تشریف قدوم و سلفست خود مشرف شدند و مرید و میر حبیب باستماع اخبار بیاری مابت جنگ
سما بنا بر چنبدین افواج میدانی پور پاسه جرات پیش نهاد از محل و متروخ و بطرف میدانی پور در حرکت آمد مابت جنگ
نیز با فوج سابقه و لاجه بقصد دفاع مرید و میر حبیب ر دس بمیصلی پور آورد و در حواله قصبه مذکور تقابل عسکرین و نقایست
فئین دست و ادباعت محمود میر حبیب و مرید مغلوب و مابت جنگ مظفر و منصور گردید و افواج و کمن از مدمات محاربات
بما در آن دشمن انگن طاقت مقاومت در خلیشتن یافت بطرف سمرقند کوهستان غری بگلار آواره گشت و مابت جنگ در
تغایب افواج منظمه ر دس توجیهان سوسه آورد و اما مرید تاب مقاومت در خود ندید و بچند روز دیگر رسیدن مساکین
گره زان و پریشان سے شد و مابت جنگ در پی آسماناشه فرصت مشرار و استراحتی داد و اما کنگ مذکور و لان مذکور و عده راجه
خود جنگ دیدار مسالک معمر اده کنگ گرفتند و مابت جنگ قرین فتح و ظفر رابت معاودت بمبت مرشد آباد و برافراشته تدارک
اخراج آنها از کنگ موقوف بر سال آینده داشت و در ساحت کنگه نزول اجلال فرمود میر حبیب و سر و داران مرید بشا
غلبه مابت جنگ و کشیدن انچه و قب ساله که جان شان بلب رسید و تمثال ببود در آینه احوال خویش گلسته دیدار و
درین فکر افتادند که هر صورتیکه ممکن باشد از در مصالحه در آیند و چون دست از کنگ بالمره برداشتن و از جنگ لاجه لان معنی
گشتن نهایت اشتغال و گنجوی بیوسله بود پذیرائی بعضی غنایات را مشروط داشته اطاعت و انقیاد مابت جنگ را جریا
شدند و بحسب تمییزت این دعا بر بنی از معتقدان خود و میر حبیب نزد میر محمد جعفر خان فرستاد و خان مشارالیه غنایات آنها را
بطور لائی در وقت مناسب بفرض مابت جنگ رسانید لذاب عالی جناب را نظر بشجاعت و غیره که داشت اگر چه
پذیرفتن مسولات آنها دشوار سے نمود اما چندین وجوه که عمده آنها ضعف پیری و آسایش عجزه و ضعف اسالک محمود و
بودن لائی کن شد چه در آن وقت سن شریف او البته بهشتا و پنج سال رسیده بود و در محاربات و مناظرات
مرید که ده سال متواضعانه سے متعدد و داد و در زمین آن دیگر اعدا سے قوی جنگ مثل شمشیر خان و سرداران جنگ
سرکشی نموده با اعدای دیگر بیوستند هر چند فتح و نصرت شانس مال و دلیا سے و کوشش گشت اما انفرج با دروایا سے ناکام

بعدگشته شدن شوهش که در گرفت دل راسه و جنگ احد گیش اتناق افتاد بوسله نام و قرابت و برادرزادگی مهابت جنگ با دو ساسه شمرند که در روشن ملی خان دیندار عمده شمرده و او ده ساخته و بعلایه لائی اکثره بمنون احسان خود منسره و در مع احوال و اسباب و اولاد و صفای که همراه داشت سالها دفا تا بر فاق و ولایت آنها را بنظیم آباد رسانید و از ابلجایام دکارار بمرشد آباد آده در ظل ماطقت عم بزرگوار خود اقامت گزید

ذکر انتقال راسه رایان بپهرون دت و رجوع دیوانی خالصه بر اجه کیرت چند و در گذشتن او

اوم بعد ماسه چند و تقویض خدمت مذکور به امیدرام

در همین منین راسه رایان بپهرون دت دیوان خالصه شریفه جنگا که بمرض استسقا در گذشت و امیدرام پیشکار او و یارین دیوانه بموجب حکم با انصرام معاملات مالی و ملکی بمرض پرداخت تا آنکه راجه کیرت چند بمرض راسه رایان عالم چند که دیوان خالصه شریفه در عهد نظامت شجاع الدوله مرحوم بود و کیرت چند مذکور اندک ربطی خود و مرث داشت فارسی را نسبت بمنو دو دیگر برده می نوشت و چند روز دیوانی احترام الدوله بهادر بیت جنگ و بنظیم آباد نموده چنانچه ذکرش در اجزایه سابقه گذشت بعد ازان مهابت چند دیوانی عطاء الله خان داشت و همراه او رفقه در بنارس اقامت گزیده بود و در بنو الله خان بمنین مناسب مهابت جنگ نوشته حسب الطلب او بمنو مرث رسید و بعلایه غلعت دیوانی جنگا که سر مهابت بر افراشت و پیشکاریش به سنو بر میرد رام مقرر ماند چون راجه کیرت چند که پسر زاده دیوان مقتدر جنگا که از معاملات سابقه ملی ماسه ملیده آگهی داشت بجنف در ماسه لازم الادا که بدین بگفت بنو و زمیندار بر دو ان بود و دیگران بران آگاه نبودند باین اظهار حسن خدمت زده ماسه مذکور و بمرض وصول در آورده و چندک زیاد بهر کرد و در پی داخل خفا و مهابت جنگ نمود بدین همت مهابت جنگ را از خود نهایت راضی و خوشنود گردانیده قریب به دو سال با مرعیل الله دیوانی پرداخت و بعد از مذکور ببار ممرض نوا سیر از ممرضه دار و دیگران بران ماسه رسیده عالم آخرت شافت و در جاسه خود نشین ساخت چون امیدرام از دت مهابت پیشکاری نمود و نیک نام بود و بعلایه غلعت دیوانی جنگا که خطاب راسه رایان سر فراد شد

ذکر گشته شدن میرجیب باز در دگی و نادانی جانوحی پسر رگهوجی بمسوسله

چون مصالحه با مرینه فقر یافت و میرجیب ذکر مهابت جنگ گشت و هم از طرف رگهوجی معتقد و دولت خواه بود و انوان افغانه و بهاسه و بر طرغی آنا با اختیار میرند کور آمد و فوج مرهه ملازم سرکار رگهوجی و سیکه از ابناسه اقربا ماسه او سردار آن جامه بوده در کلک می ماند و در تحت لشکران میرجیب بوده و سر از او امر و نوا سیر او نمی پیچید میرجیب از راسه ماسل کلک و دوازده کلک و در پی فقر حصه بر اسه خود در تنخواه فوج افغانه ملین نموده حصه دیگر بر اسه سرکار رگهوجی مقرر داشت صرف اوقات می نمود بعد از انقضا ماسه یک سال و چند ماه سال ۱۲۶۶ هجیرت جانوحی پسر رگهوجی بمسوسله بسر داری فوج مرط و نیابت پدر خود در صوبه مذکور آده متصدیان و بر همان مرط که از حکومت و فرمانبرداری میرجیب آزرده خاطر بودند جانوحی را که جوان خود مسره و اندک برون از فرمان پدر بود بر میرجیب شورا نموده خواهان محاسبه نمزدند و چون این معلومت تمهید یافت جانوحی میرجیب را طلب داشته سواک و مدار است که مسلوک می داشت نشانید و تمام روز را بلفظ

اولی که را تید چون لشکر میر حبیب انکسے و در ترازو لشکر مرید فرود سے آمد و مسافت میر در میان سے بود هم از میان میر حبیب
از طول جلوس مولی گردیده انکسے سپه کار خود در فتنه و قتل در انجام از زمانه چون شام شد میر حبیب بار فقا سے حدود
مانده با نویسه پیمانده با بلطف رقت و دوران بنگل مرید با هجوم آورد و میر حبیب را پیغام دادند که به دن حساب زرباد نشسته
دادن دست آدین مبالغ متصرف رقتن خواهد یافت میر بد کو کر که اعتماد حسن رفاقت و عنایت و گود بجال خود استقلال
و افزادشت سرگشته با نویسه فرود نیاورده بنویسه را بی خود از ان مکان میخواست چه میدانست که بعد بر آمدن ازا فاقه
بر اود دست نمی تواند یافت اما هر چند فقرات متصوره نمود از چنگ فضا را سگے نیافت چون دهم شب گذشت و در که الحال
قال و مقال سودی نه ارد و در دانه کمر بست و چهل و پنجاه کس که با او بودند از اخبار ابرام شریف بنجا حمت و استقلال نمود و آواز
مبارک گشت این هم در خیال داشت که به دن امر رگوباد او کسے تا مین مد خوا به که در دوسو ان مرید گرد و بنگل با اعطه نمود
سسته مزاحمت و مالت شدند و کار از مکه لمر به مجاوره انجامید میر حبیب چون حدود سه ماه داشت و بسیار بود و بود
به رشدن نیافت و با اکثر فقا سے خود که بخیر دانا خود بدند مقتول شد و چند کس بر جو گشته دنده مانده به هر چند رگوباد با ستام
این خبر را پس رشایت آزرده فاقه گشت اما میر حبیب بیچاره بعد محنت بسیار چون وقت خورون اشبار بمقا کشته بود و یکا فاقه
مغال به گئے بان که در یافت و ناراح انولج او و مرید در آمد و بودند گر فقا آمد و محرم و مایوس بنویسه و رگدشت
که باز برگشت بعد از ان معاص و الدین محمد فان که واسطه جواب و سوال معاص بود به نیابت لنگ از طرف مرید و حمایت جنگ
سرافرازی یافته بام و آرا مے گذر انید اما تسلط که با به میر حبیب را میر بود و داشت کج و او و مرید بر سرے بر و خود و رالدر
نموده ذکر ان مرید می فرمود

ذکر در گذشتن حاجی رام در عظیم آباد و یافتن ابرام نارائن محبوبه داری خدا داد و درون اکرام الدوله بقدر خالق عباد

همدین اشنا او اخر سال شصت و نیم اذ او از دوازدهم هجرت با شروع سال شصت و ششم حاجی رام نائب صوبه عظیم آباد با بل خود را گذر
و ابرام نارائن پس رنگ لال که از محمد ظلی پرور و فغانه ان حمایت جنگ و از اجدادے صوبه داری بهیت جنگ پرستگیر
والد مرحوم اول بنده مخلص نویسی اختصاص یافته آخر به پیشکاری دیوانی مقرر گشته در عهد حاجی رام به یوانی صوبه عظیم آباد
امور بود و نظر بمقوق و برینده متنا و شوقه که در سیاق و معالط داشت به نیابت صوبه داری عظیم آباد و معالطه فلع
و سوایچ مربع و شیر و شیل سرافرازی یافت و راجه و دیو رام پس رگلان راجه حاجی رام که به نیابت پر دیوان تن و از عیون
ارکان حضور مهابت جنگ بود و معالطه فلع ماسه مع بر سر راجه و دیو و دیگر مور و الطاف و بعضا سے خدمت نموده بودند
سرافرازد گردید و واسطه جواب و سوال ابرام نارائن و عرض مطالب و آرب او و التماس معالطه صوبه عظیم آباد و
حضور مقرر گشت و مهابت جنگ بام و آرا م و اوقات خود را که از همیشه مشغول داشت مشغول تر فرموده و هر وقت براسے کار سے
خراده و مسرود و مشغول زندگی سے گذر انید چون با فقا رشوق مفرط داشت و در موسم سرما بلطف رنج محل بر آمد و خلیل
سے بهما شانه شکار و بعد از ان جنگ با نوران خصوص فیلان و در فقا سے و گنی سے گذر انید و عدالت جنگ هم به حال
بر اسه ملاقات هم بر رگوار خود و در احیانیک بلطف رنج محل براسے شکار می رفت و از پوزید حرکت نموده بهلا دست مهابت جنگ
رسیده از بنجا معاودت سے نمود و گاهے تا بر شده آباد آمد و بر او خود شهادت جنگ و مسرور و الدوله اکرام الدوله و احترام الدوله

را کہ ہر سربراہ اور زار اسے اوّل پسران ہیبت جنگ بودند و دیگر اقربا و عورات را کہ بیشتر و بیشتر و زاد با سے اول و دوم اند و ہر
ہم مرکز دولت خود برے گشت تا آنکہ براسے شادی شکر اللہ خان خلعت سرانہ از خان پرورد و نفیسہ بیگم شہنام جنگ
و دلی بی گسیں ناکید بانمود و مصلحت جنگ را طلب داشتند و منع و غتر سے کہ نام و دگر اللہ خان بودند و دیگر خیال و اطفال
خود سرانجام شادی میانمود و ہمیشہ آباد آمد

ذکر رحلت اکرام اللہ و خلعت ہیبت جنگ متبنائے شہامت جنگ

درین اثنا اکرام اللہ و برادر و سٹے سراج الدولہ خلعت ہیبت جنگ کہ شہامت جنگ بنا بر بے اولادی از بد و نولش
بفرزند سے گرفتہ در حجر ہیبت خود پرورده بود و ہیبت با او بر تہ تشفق داشت بیماری چپک اما بجمع شدت کہ کے نہیں
صورت آبلہ گاہست نہ یہ بود ہم رسانیدہ در اندک دمانے در گذشت و آشوب قیامت از خانہ شہامت جنگ بر پا گشت
شورش و در تمام خانہ ان مہابت جنگ و اتباع و اقربا سے آشنا بر خاست و شادی مذکور در ان سال ملتوی ماند و بعد
چند روز مصلحت جنگ مرض گشتہ بہ پورینہ رفت و شہامت جنگ را غم او در گرفتہ بر بستر بیماری جا سے گرفت ہر چند
مہابت جنگ و در بد شہامت جنگ و مادرش و دیگر احبا و اتباع با انواع مختلفہ دلور سے شہامت جنگ نمودہ دلالت
ببیش و نشاط و ہیبت و انہماط نمودند و سود سے ندادہ ہمیشہ بتلا سے غم و الم بود چنانچہ بعد چند ماہ از رحلت او عید فطر آمد
مہابت جنگ بخانہ شہامت جنگ رفتہ بہا لحد و الحاح تمام لباس تنہا در دوسے پوشانید شہامت جنگ شہرمان غم مالی فرما
را انتقال نمودہ نادان حضورش لباس مذکور در برداشت چون مہابت جنگ برگشت دستار از سر افگندہ و لباس
اد بر کندہ بے محتاشے دستار را بر سر و روست خود میزد و ہا سے ہا سے میگرفت و می گفت من بے وفائی کردم و عہد را
نیاوردم و ہمیں صورت احوالش در گذر بود تا آنکہ از دقتا سے از دھولہ اکرام اللہ کہ در زمان مردنش حاملہ بود پری
بوجود آمد و مہابت جنگ براسے استرخا سے شہامت جنگ بچہ ولادت داد و حضور بادشاہ منصب شش ہزاری بہت
ہزار سے و خطاب مراد الدولہ مع نوبت و ما سے و مراتب و پاکی جہا لدار بلکہ ناکلی براسے آن پسر طلب داشتہ عظامی
مذکور خود بھنور شہامت جنگ آورد و شہامت جنگ را اندک الفتے باو ہم رسیدہ یا دگارش می شمرد و با او مشغول بود
اوقات خود را ہر صورت بصری برد و کار خانہ امارت براسے آن طفل ہم سہ چشم و قدم و انبیال و افراس مناسب
و سالتش جمع آمدہ براسے مردم قاشا سے بود و جبے از سترین براسے حفاظت و مشغولے او معین گشتہ اکثر سے بوسیدہ نداشت
آن طفل کوسل جستہ سرایے تقرب سے دانستند باین دال شہامت جنگ ملال انتقال اکرام اللہ و در کا ہش تن و دلی
قاصر نبود و چون بعد نظر با سے بر سرانہ از خان مابے احد برادر مہابت جنگ باناموس سرانہ از خان بے سیر
رواداشت و چند سے از دھولہ سے او با حیرت مقرر گشتہ خیانتے درین خصوص و رزید و مہابت جنگ باوجود
قدرت برمانعت سمل انکار سے نمودہ اغما مل را کار فرما کردید و دیگر ستما سے گران و بیکہ ان برادر لاد و نسوان
سر از خان مرحوم در انتراع اموال و اسباب رفت غیرت اکہی مقتضی انتقام گردیدہ در او اسطایام دولتش یعنی
افعال زشت کہ ذکر آن مناسب نیست در بعض خانہ ان او شیوع یافت و او ضلع سراج الدولہ و دیگر مکار و لادش الزیافت
سرور سے دور افتادہ اطوار ناخایستہ و کار را نیکہ نمی بایست پیش گرفت و از خار و زرد و بال کہ سرایے استعمال مثال اقبال

اسباب انتقام قادر متعال تواند بود هر یک که شروع نمود و بنا بر فرط محبت و نیز بر اسه تشدید مانی رعب و تسلط اسراج الدوله
مهابت جنگ حرکات و مقالات پیوده اورا سمل شمرده کرده اش تا کرده اش تا کاشفت ازین جهت اسراج الدوله بیابک
گشته اکثر بزرگان را رانجایید و عو به واسطه شمار خود گردانید و نیز قدنگاران و ارکان منظمش بمرسانیده و بخشش گونی
و انواع ظلم و جفا بر سره عابا گردید و بار کباب تجرع و غرور دولت و جوانی و حمایت جد خود و سواست بهم رسانید کردل و از او کایک
می کرد اما مشاخر و بشیان نمی گشت و در میان اعوام و اخوان و بنی امم تمام اتفاق از دام آورده حسن و قبح پایان کار نامید
را مشامه و بنی شد و در باطن عاقبت موافق رجال و نسوان مقتدر و مضمون ضلالت شتون مقال الشروعون دون که انار کرم الاصله
است مرتش گشته نخوت و غرور از خود و لغیر اسراج دور رفته بود

ذکر گشته شدن حسین قلی خان و حیدر علی خان لکھنوی و سفاکت اسراج الدوله نادان

اسراج الدوله بمقتضای ساجد و نادانی اقتدار و دولت شهابت جنگ و زود بدش که عمو و خاله حقیقتی او بود و مشکره شمرده
بیج و تاب پیوده دسے نور و حسین قلی خان را که رفیق و دوست و شهابت جنگ و پیشیاری و دانا سے علم پر حده و
نور دسے شمرده دسے حقیقت خال او و زود شهابت جنگ با اسراج الدوله باقتضای سفاکت شهابت سواست کینه نهانی داشت
آن ابرو حسین قلی خان بپاره و انظار و منازعت و عنا و چند اشتبه اختلاف حقوق چندین ساله خدمت او و برادرش حیدر علی خان
عموده تا مدفن شان گشت اول سپهر آقا باقر دیندار البین محاللات جانگیر مگر که محمد صادق نام و صد اقامت محمد خان خطاب
داشت و بنا بر نامو افتخار که از ملا حسین قلی خان دور او دیده اده بر خده آباد آده نوس مهابت جنگ بهم رسانیده بود که ملا الدوله
اورا اشورا یدیه بران داشت که در جانگیر مگر رخت حسین الدین خان برادر داد حسین قلی خان را که به نیابت عم خود و از خوا
بود و دران روز با غفل و دسے بهم رسانیده ملت الیونیا عارض داشت بگشاده آن البطل عجل حسب الامر اسراج الدوله
بهم آورد و وقتی بزرگس و را بجا ما و گشته چند روز بنو هم آنگه چنین کار بسیار مرضی کس از خداوندان ملکوت بخود اید بود
مردم جانگیر مگر سکوت و سکون و زنده اند آخر چون معلوم شد که سده سسے شک و دست او نیست مردم شر و نقاسے
حسین قلی خان بچوم آورده آقا باقر را بگشاده و صد اقامت محمد خان گرینته یا لر فاده و آرایش بر باد رفت بعد چند مدت
اسراج الدوله و دجیه مهابت جنگ مده و مادی خود را اتفاق ساخته از مهابت جنگ استیذان قتل آن سپهر و برادر که
مبارت از حسین قلی خان و حیدر علی خان باشد نمود و مهابت جنگ بهم بنا بر چشم بند سقنار رضا بان و داده گفت که سینه خیز
شهابت جنگ اینجا رسنه تواند شد چون بده او از طرف مهابت جنگ اطمینان بهم رسانید این حاجت را به خیر خود کرد
شهابت جنگ بود و بدو آنکه دن شهابت جنگ با اسراج الدوله کینه ای سسے مخمک داشت اما بر اسسے سمل اسسے که لانی
ذکر و اتفاقات نیست دران روز با حسین قلی خان آزرده خاطر بود ازین سرور و چنین امر عظیم با خود خود بهر استان گردید
شهابت جنگ را که از همیشه لا ابا سے دوران روز با او و بنا بر انزاجار داشت با این امر قبیح که مهران دنیا و عشق
در ضمن آن مندرج و قسم شد آن مجید با حسین قلی خان در میان بود که هر وقت و هر آن مشربیک جان و آبرو دسے شهاب
خواهیم بود راسے ساخت و مهابت جنگ بر اسسے رفع به ناسے ظاهر الامر شد آباد بر آمد و بطرف راج محل بشار رفت و
از ان طرف مصلحت جنگ بر اسسے ملاقات او از پور شیر کوهید و ملازمت عم خود رسید فقیر نیز هم رکاب مصلحت جنگ

سیراج الدوله که مبادا آنها بنام مقیدش سازد با آنکه غلط پیرش بود و شوم خود را و احوال بر عقود سواری خود برداشته بهای
خود آورد اول روزیکه شام آن انتقال خواب نمود پرسید که امروز چه روز است گفتند و مشنبه اظهار بشاشت نمود و گفت
عجب روزیست که با مشنبه خود ملاقات خواهم نمود و اظهار وصیت کرد که در پیلوسه اکرام الدوله دفن نمایند با مردم بمشاهده
الفت که با و داشت خود بخود در اجاد دفن نمودند آنوقت سیزدهم رجب الاول شب مشنبه سید هزاره و یکصد و شصت و نه هجری
بعد یک سال اگرشته غنم حسین قلی خان به علم عقیدت شانت و فنی آن مرحوم مکرر خدمت ایشان با مرز و تاراج و غارتش یافت و مع
آن شب بمیز و گفتن نمود با اقتدا سید الافاضل میر محمد علی اید و الله تعالی حاجت جنگ و جمیع اعیان شتر دست به
املی داد و بر جنازه او حاضر گشته نماز گذارد و در کمال افتخار جنازه اش را با جناح موتی جلیل که ساخته او بود در دهن
مسجد آغاکه خود داشت تعمیر نموده در جوار قبر اکرام الدوله دفن کردند هنگام بر دفن جنازه اش از دحام و غوغا سیه عام و نوحه
و شیون مردان و زنان بهره بود که کمر دیده و شنیده با خند و مینق سوز و هفت هزار و پیه در راه می آمد و منقاد دیده زنان
و غیر هم از دوی الارام و زن آشتیان و غیرشان بود که با سر بر لبه و قافله تعلق نداشت و بجز در بیت بلال کیسه سیه زرد بشده
و در یکم هر یک از پاره سینه بسته در خواجچه بسته آوردند و شمامت جنگ از حضور خود مصحوب خواجهر سرایان و زنان مشبه ملازم
مسفر ستا و نایب ست هر یک سینه و رگ و دهنم افتخار داره

ذکر بعض خصال حمید و اوصاف پسندیده آن مرحوم

رحم بر عجز و ساسکین ایام و دوی الارام زیاده از جمیع خاندان خود داشت و اوقات را اکثر بفرغ حال و انشراح
عاطری گذرانید با کسی بدینود و نه خواست که کسی بدی نماید از عذرات و اطفال شهرم شده با و آنکه در استی
نداشت و اگر داشت از تحصیل وجوه محاش با مز بود یا با مز نموده هر چه به به ساینده بصارت و دیگر رسانیده و دوی الحقوق
را آخر دم می داشت همه آنگاه عیال او بود و اندک شهر گیر سیه کمال رفاه و شند و شیه سیه نمود و از خود را امنی خوشنود
میداشت تلقی و دفع نبود و نفعات رستم را دوست بهم نمی داشت با رفقا و نوکران خود آشنایان سلوک می کرد
بصفت دوستی داشت رفیقانش همه را در بر و بر و حق سینه و قود با شیه سیه خود و در اختلاط با رفیقان
و هر چند با مردم احسان می نمود و عظیم شتر و بلکه کتر شتر و آثار افعال و در رخو ای طین هر سیه نمود و نقل چنانچه
باری سینه قلی خان مرحوم ظلف حاجی سیر در حاجی عبداللہ خطاط مشهور که در عهد اورنگ زیب عالمگیر دیوان بران
بود بر اسبه سید که بنا بر محاسبه معالمر در جنا گیر مکر مقید بود و مصر و فن داشت که فلا سیه سید است و باین سبب
مقید مبلغ پنج شش هزار و پیه از سر کار بر او طلبی است و اینقدر مبلغ در هر ماه از سر کار بلکه چند برابر آن پهنرات
و نقد قات مرتبی شود امیدوارم که مبلغ مذکور با و معان و آن عزیز در دنیا علییده شود و به اعتبار شرف بسیار ظاهر نمود و فرمود
که هان وقت رقم معاشه و پرداخت طلب او در مرشد آباد نوشته آوردند و بمان کرم مشا را لیه سپرد و شکر و لائق باین اثر سیر
نمود و گفت حق تعالی شما را سلامت داد و که مرا باین سعادت آگهی فرمودید اگر غایب و آید این کار را بهای سیه و زن مراد و اطلال سخنان
فرمود که نماز کیفش با حسن وجه نماید و آن سید بچا را از این بلا و مکاره نجات یافت و نقل و یکم بدت چند
سال و الله بدنه و چنانچه مقید و مع و پیر خود سید بله خان و غالب بله خان و اما و خود میر اسد بله در مرشد آباد

اقامت داشت و آن مغفور متعدد احوال او بود و هر چهار کس را و جبه مناسب مخارج آنها میرسانید و علاء الدین از منش و طبعیات خاصه بنابر تکرار دند یا والد و مراعات می فرمود غالب علی خان را که از همه اخوان کثرت است اگر ام الدوله بنا بر عساکر اکثر دریا فدا و سیر و تا شاهزاده خود سیر برد اتفاق آری از کجانی با سه ملازم سرکار اگر ام الدوله رفته لطافت غالب علی خان بهم رسانید و نگاه بجسته بسوسه او گاه گاه سیر سیر غالب علی خان هم چون جوان نورسیده و بدو نیک و مهرند و بدو بدو دیکه مزبور در راجه نظر رغبت بمنتهای طبع بشری می نگریست اینهاست جیس بنا بر رشک و حسد دیکه جمال غالب علی خان میرزند برین سر آگهی یافته اگر ام الدوله را آگاه نمودند و او بیدار غششته از سیر باغ آزرده خاطر برگشت دین احوال بر شامت جنگ ظاهر شد والد و طلبیده بظن و مهر بانی فرمود که چند روز غالب علی خان را آزاد کن دربار باز بیا در شامت چیرا که هر دو طفل با بلند قد اسد و اندام بدیگر بد نظور رسانند اگر ام الدوله که در تنگی و آشنگی مزاج گوسه سبقت از برادر خود سران الدوله برده بود بنا بر استخراج پدر یعنی شامت جنگ تمهید براسه رنجانیدن غالب علی خان در خاطر خود ساز داده شکایت او آغاز نمود و پیش شامت جنگ متواتر گفتن گرفت که دیر روز غالب علی خان ادبست من مفتحت جیب والاها بنجامی کثرت چون شامت جنگ این کلمات را کرد متواتر شنید فمید که غرض او استخراج من است با وجود آن که من در خاطر دارم با بر آشت و گفت که بے جز و کلام الله که اگر نواز او را می بخشی من بدست خود ترا فرج میگردم او با شماع این سخن که خلافت گمان او بود و جوع و فرج بسیار نموده گفت آیا شما مرا براسه اوستی گفت گفت البته در میان تو داده و تقاضا است فرزند یک بشیر تو سوز و درد بشیر دیکه او چون این سخنان شنید صفر اسه او تسکین یافت و براسه همین این گفتگو هم بود حق آنست که در چنین مقام که مرید محبت از عشق هم گذشته باشد این قدر پاسداری و دیکه سبیل آید دلیل کمال خلی آن مرحوم است نقل و دیکه و ازین هم زیاده تر اینست که بهاگ بانی عزیزترین در شائش و مرید او عالی مرتبه زوج اش بود و جمیع زنان خانواده اش بنا بر خوش آمد پاسداری و احترام و خاطر داریش می نمودند والد و دام فلکما که مزاج عجیب و نهایت غیرت دار و با او مطلقا نمی آمیخت روزی بهاگ بانی بطوریکه شامت جنگ که برادر بزرگ بود والد را میخواند و در گفتگو می گفت که بشیر بانی او هم بهین قسم خواند والد هم برآمد گفت که تو خود را چه نمید که این قسم مرا میخوانی باین طور باز برگان خردان خود را میخواند یا خداوند ان تو کران خود را و من ترا هیچ یک ازین هر دو قسم نمیدانم کثیر والد که استاد بود بسوسه او اشاره نموده گفت که من ترا و این را یکسان بشمارم فرقی بین است که این زیور طلا و نقره دارد و تو انواع زیور جواهر بهاگ بانی برمال خود را دیگر سخنی نگفت اما آزرده خاطر گشته خکایتی شامت جنگ بر دآن مرحوم او را جواب داد که مزاج او شان همین قسمست تو چرا با او شان در اختلاط می کنی والد و الله بخدا خود آمده اراده معاودت بتبیم آبا دمنود و آمد و رفت خدا و شامت جنگ در تمام موقوف بود شامت جنگ بعد یک ماه برین معامله مردم خود را براسه طلب والد و فرستاد والد را سنی بر فتن نمی شد تا آنکه گفته تر تا اگر نمی آتی من دبی بی گسیتی آمده تلاضوا بهم آورد والد و ناچار رفت شامت جنگ بسبب ازجا سپید تسلیم اسه فرمود والد از فراط غیرت رقت کرده اظهار رقتن خود بتبیم آبا دمنود تا آنکه سخن بطول کشید و شامت جنگ عذر خواهی کرده می گفت که کسی بتو چیز گفته خود هر چه بنمازت آمد گفته خود آزرده گشتی بتغیر ما چیست والد و از این نمی پذیرفت و برادر او خود معرود دست بی بی گسیتی دن شامت جنگ و نفسیه بگم خود اسر علاء الدوله گفتند که صاحب شما را چه شده است برادر و بزرگ شما چنین می گوید و در است می گوید و شما او را جراج را که زنده مانده علمی شنید

تقاعد نمود و برگردد و بعد دو ساعت برخاسته در ظاهر اندرون سے رفت اما غیر از جو اسے فادہ و خواہر سربایان
در انجا کسی نمی برد و مقصد بیان هر سرشته کا نداسے خود را محبوب خواہر سربایان می فرستادند و در انجا که خلوت محض بود گنگا قدر
دید و فہیدہ بدست خود رسانیدہ سے فرستاد و عملہ دارکان در بار و بعض خواص مثل این اقل الناس و دوسہ کس دیگر
پردہ و امنی ماندند نشان مسودات مکاتب فرستادہ بعد اصلاح صفات نوشته بواسطہ خواہر سربایان نظر گذرانیدہ و مکتوب
و مضموع نمودہ از مہر دار کہ حاضر سے بود و ہر رسانیدہ ہر جا مہر بودندی فرستادند و در غما سے ڈاک ہر کار و خط و طار
گرفتہ روانہ سے نمودند چون یک ربع و کمر سے از وزنی گذشت بر طعام می نشستند و از مواہد احسان او خواہاں سے
طعام خاصہ اکثری را ہر روز بر نئے را بعد یک روز بعضی را ہفتہ دو بار و کمر سے را در اسبوشی کیا ہر بدون پرستش چون زمین
بود میرسید و چون بکا دل خواہاں سے طعام ہر وقت معینی کہ مذکور شد حاضر می ساخت عملہ دار بار کہ تا آستان حاضر میبودند و ہر
بواسطہ خواہر سربایان نمودہ بجا خود میرفتند و نواب بعد انفرار از اکل طعام آرام قیلو لہ فرمودہ اول وقت نظر ہر می نشست
و بعد شغ و طہارت نماز نظر خواندہ و ملاوت جزو سے از کلام الکی سے نمودند بعد از ان نماز عصر خواندہ ہر روز می آمد دوران
مجلس اول ملا مثل ملا غلام یحیی و مشتہ نیا را لند و میر و حید و مولو سے لال محمد و شیخ ہدایت اللہ و سید عبداللہ یادی
شدہ تا دو ساعت بخو سے مذکورہ جلسے می شد و کتابے مخصوص مثل درس میخواند و ملا غلام یحیی کل مسائلش سے فرما
و دیگران نیز دوران باب گفتگو سے کردند مگر فرمودہ بود کہ الحال تحصیل کمال متغیہ راست و ہما نقد راستہ او کہ ہر ہفتہ
چیز سے بران خواہد افزود و امانت فہم مطالب علیہ مرا بہتر لہ القاسے جانی تا زہ کہ بدہ چنان بان معتا دشدہ ام کہ اگر
روز سے ہر نہ آید میدہم کہ دولت غنیمی از من فوت شدہ و خاطر شوش سی ماند چون ہر نفیر نہایت نوازش داشت تا کہ
کردہ بود کہ دوران وقت ہم حاضر شوم و اذا استماع سخنان من بسیار خوش بود و در سفر و حضر ہر صورت با دیگران سخن می گفت و ادا
ہم وقت مکالمہ با فقیر و روستے سخن و گوش ساعت بسو سے من داشت بخو یکہ دیر نہ رفتا سے کم سن سال او حیرت داشتند
کہ این جوان چہر بکا ریدہ است کہ با غیر القاسے ندارد و بعد فرار از شغل مذکور غرہ ہا سے رفتا مثل سیف علی خان ہر
سیف خان و لدعدہ الملک امیر خان صوبہ دار کابل و راج الدین حسین خان بہر سیف خان کہ بمصاہرت صولت جنگ
اختصاص داشت و نفع ملی خان برادر بندہ و میر علی یار خان ہشیرہ زادہ سیف خان و آقا عظیمہ و دیوان صاحب مدار
معاہلات سکے راجہ عجائب راسے و بعد مردن الوہریش راجہ سہج راسے و راسے پران چند مستوفی و بیشکاران و فائز بخشی و توکل
دستی و راسے چو آرام نشی و جہنقلی خان دار و فہم خواندہ و میر زادہ و فائز خان نامہ حاضر شدہ ساعت بمرض ہر دیات پرداخت
مرض می شدند و صولت جنگ برخاستہ داخل حرم سرا می شدند جہاں سوان کہ منظور نظر او بودہ اند بسیار فائدہ باغ کہ کمین خانہ اش
بود و نفع سے ہر مود و بسوار سے گیتی ہا سے مقلع کہ کمال مکتف آراستہ بودند از جہاں بجائے فضل و حرکت لہل سے آمد چون
شام نمی شد نماز عشاءین خواندہ اگر خواہستہ داشت معینی ہا سے ہر مش خواندہ سے و رقص سے نمودند و الا بمصاحبت
تنہا و مکالمہ صحبت افزائش از شب می گذرانید بعد از ان استراحت سے نمودند و کمین آئین اوقات او سلا اللہ و ام نظام
داشتہ و رگد ر بود بندہ کترین و مدت رفاقت کہ ہفت سال کامل بود گا ہے کلیمہ تا خرت سے از زبانش شنیدہ کہ در
حق کسے از اداسے ہم گفتہ باشد و بددہ ام کہ بیکے غضب کردہ حرکت نامناسب با او عمل آوردہ باشد و بددہ ام
نہایت درست با آنکہ مدافعت نسبت بشماست جنگ ہسہم باعتبار مدت و ہم محبت مدت بسیار کم بود اما در زمان و جہاں

در غرور و آدانی خلافت و در اسباب و اخیال و جمیع دوازم امارت برابر شامت جنگی نمود چنانچه بعد از طعش چهل و چند ملک و دیر
 نقد و شاه به قرب ملک اکثری در غنای موجود و فقره آلات و ملاقات و چهارم و آنکه فیلسفیم کثر این قیمت نخواهد بود و اخیال و افکار
 بهم بسیار و دوازم دیگر نیز بود و دانست که میاداشت روزی در غایت گذشت که بیند خیل غنای کند مجلس خلوت بود
 بلکه پس پرده و زلفایش نشسته و اسباب جشن نیست نهی کرد و در بند معمولت تیا گشته میر محبوب علی نام مردی که کشته آشنای وقت
 افلاس و رفیق زمان طالب سلیقه او بود و حاضر و غیر چند فقره و تنگوار و دیگر سعه در اینجا بود و خواهر سر سعه علی شمرتا و بنده را
 جلب داشت چون حاضر شدم با موریلوس نمود و در اختلا و کشود هر که در سخن گفتن آغاز شد و بعد از استاد و صحبت حاضر علی جان
 که نظام سرکار دارد و در اینجا تماشاش بود عرض نمود که میر سلطان خلیل خان براسه اوست آداب عنایات خیل که با او مرحمت شده
 هر روز دولت سر حاضر است اگر حکم شود در سلامگاه او و در تشریفات بتقدیم رسانیده هر که در فرموده و معالقه مسب الا شعاع
 بهمن آمد بعد از آن فقیر را همین عبارت گفت خان صاحب شافین فاطمه را دیده او پند عزم کرد که مرا در اینجا گذشت و فاطمه
 سرکار را دیده ام بسیار خوب و عنایت بود و در آن فرموده ما لاهی می توان دید و یکس از آن جمله باید پسندید تا ما در اینجا نگذایم
 فقیر بر فراست آداب تشریفات بها آورد و عرض کرد که این کلمات بچشمه ارشاد شد که کترین آنرا بر این بنایت تمام فطانت و شمر
 اما سوار سبیل را در دست و تشریفات سبب باید و کترین اگر چه به دولت ماسه در کمال رفاه و آرام لبسته بر دیگرین
 هنوز زیادت سوار سبیل نه اردو و انشاء الله فاسه در سایه محرمات ماسه هرگاه وقت سواریش خواهد آمد آفرمان
 عنایت خواهد شد و نظر التماس بنده را پسندید و در لب خنده و خاموش شد بعد چند سعه که خبر در دو صندریک و در بلاد
 جنگا لبیب آمدن او بر تبارس شمرت گرفت و عنایت جنگ لعل و لوت جنگ داشت که چنین شمرت دارد و هم از این طرف
 بدی می آیم شام اذان طرف با سباب عرب خلعت غامضه بنده فرمود که چند سوار و پیا و دعوب باید بهم رسانید که شمر دم
 همین جا به دست خواهند آمد چه این ملک گوشه است عبور و مرور مردم ملک و دیگر در اینجا کثرتی شود و شمر مدوچه معالقه از دنیا
 چیده باید نگذاشت حسب الحکم او بلبل آمد و درین اثنا خبر معاونت و صندریک رسید و در سعه نفیس مردم سر در گردید و او را در
 و آنکه طلب که چنین روز با بدی می خواهد بند و تلاش و ذکر می گسان بهم رسانیده خود و معاونت داشتند و اب از رده گشته بهر
 جواب صاف داد و اگر میست و دو افغان که خوش اسپه بوده اند بخواهش خود آنها را نگذاشت بنده آنها را جمع آمدن مردم من
 طلب و آنکه چنین سرون داشت که الحمد لله شورش و خوشیست اگر حکم شود چند کس را که فراهم آمده اند جواب داده اند
 بر عرش و دستخود که آن عالیشان را این کار با چه کار فرود آفر و در بیا و نمود و از نظر بگذرانند مردم جمع آمده را دیده سوار و
 پیا و بهر نگذاشت و آن بیست و دو نفر افغان را بهر فرمان داد که در رساله بنده ملازم شوند چون قریب بمنا و بهشتاد سوار
 و دو صد یاصد و پنجا و پیا و در رساله بنده ملازم و سر رشته آنها و دست خد فرمود خان صاحب الحال خود و خیل گرفتن و سوار
 آن شاه تا مناسب نخواهد بود بنده آداب عنایت بها آورد و چون روز جمعه آمد خیل را از اخیال خود پسندید و بنده را از اخیال
 طلبیده عنایت نمود و نقل و دیگر و نیزه بیکار بندوی سیخ و دوزار رویه بنام والد مرحوم بشاه جهان آباد فرستاد و برین امر
 به خوف بافته گفت خان صاحب شنیده ام که بنده و سبب این قدر صانع بشاه جهان آباد فرستاده اید چون اتفاقا مناسب بود
 و خفی بهم نماند و آخر فرمودم گفت چندی شد که ما را هم مطلع سعه نموده تا ما هم شریک شام سعه فقیر عرض نمود که شریک است بهر
 دار و آنچه بلبل آمده از دولت مالی است و الا مقدور بنده بر ملازمان ظاهر است خنده و بهر این که خنده است سرکارش بهر مقام

که در حساب سرکار بزرگوار در سیاق بقیه طلبیده و دیده بر این معنی آنگه یافت شکر عنایات بجا آورد و نقل دیگر خدمت بزرگوار
 که یک کب و هشتاد و چند هزار روپیه معامله آن متعین شد بود خواست که بپند رعایت توفیق نماید سبب آنکه بنده از آن
 فریاد و دیوانه در اندام خود را که دیوان سیف خان مرحوم هم بود در اوج عجب راسه نام داشت بخاندان خدمت را و مع
 اسناد شیخ امان الله نام که در عامل پیش از مشایخ بر حال آن ضلعه بود آمده و دوست خلعت نیز همراه آورده گفت که با
 عاقله معاملت این برگزیده را بملیغ نکر و منیع فرموده بر اسے شایسته بنموده اند و دو صورت بر اسے آن قرار داده هر کدام
 پسند شما باشد بلیغ آری یک آنکه خلعت این کار پوشیده و بلیغ مذکور را از خود نموده هر که را داند بفرستد تا او بنده دست برگز
 مذکور بنموده و در معامله سرکار دوش خزانده کرده باشد و هر چه بران بفرماید بر اسے شما مبارک یا آنکه خلعت امان الله
 پوشیده و خلعت دوم به نیت خود شیخ امان الله را بپوشانید و نائب خود گردانید و فرسے را بر آورده که بعد از دستخط
 مزین و دوران خود بلیغ هفت هزار روپیه متاع بر اسے بقیه مندرج بود و شیخ امان الله دهنده خود نموده و فرمود که مذکور
 بود بنده نموده که این بلیغ را سال بسال مع احتیاجات مذکور عیدین و سالگره و دوسره و غیره که معمول است از شیخ مذکور بگرفته
 باشد و هر امریکه بفرماید در سرانجام فریاضات شما و جمیع احوال و لوازمی چون نوزکران بلیغ و مقدار اطعام ماند بنده مدتی منصرف
 بر اسے خود هم تخفیف نقدی و در شکار می از هیچ اندیشا در یافتن و عذبه فرموده بود و هر چند خواهش و تقاضا بنده قبول آورد
 این قسم هر بانی و قدر دانسته از پدران هم در حق سپردن کمتر ملحوظ و مسموع شده تا به فادانان و نوزکران چه رسد نقل دیگر که در
 روزی آن مرحوم از سواری کشتی خاص فرود می آمد اتفاقاً با یکی و دانی که آن طرف دریا مانده و جمیع سواری حاضر بودند و صورت
 که گاهست متبادره رفتن بر تخته چوبی که ملازمان بر اسے آمد و رفت مردم می گذراند بنده و متعجب شد و فیض شیب وقت و تخریر در یافتن
 پیش گذاشته دست خود را از حرکت جنگ از حدس بنده و پیش آمدن با بابت خوشنود گفت دست خود را بر دست من
 داد و دستمانت بقیه پارتخته گذارشته فرود آمدن گرفت چون اندک ماند توقف نموده بیست و یک مرتبه دست خود را بر دست
 درین وقت عجب دستگیر بنمودید بنده عرض کرد آنچه ارشاد نموده شود موافق دین کمترین نیست چه بنده چنین گمان
 دارد که جناب عاقله دستگیر بنده اند پاید که باید خوانند رسا بنده خندید و گفت در این خود چه شک است
 انشاء الله تقاضا چنین خواهد شد اما مرا از شاق و کسبگیر بدمدین عالم است و نه در عالم حق از اینها باید که نیک فر
 بے بر ند که اطلاق آن بزرگ صاحب اشتقاق در پی مرتبه بود اگر محب سن و سال ملاحظه شود بنده بیست و هفت سال دارم
 بزرگ شصت ساله بود و اگر قرابت ملحوظ گردد هم او بزرگ و بنده خروش بود و اگر مراتب خاموشی می ناکرده آید از هفت بزرگ
 و امیر کبیر و بنده ادنی ملازم او با این همه بزرگها که در او جمع بود باین قسم فروتنی با و تواضع سلوک نموده بیست و هفت سال
 خزانان نکوست که اگر تواضع کند خودی دوست و آفتاب آن مرد بزرگ هفت سال و چند ناه یکام و آرام در نوزاد
 ضلعه پورینه کمال شصت و معدلت و احترام و عزت گذراند ملازمان و رعایا ملکه عوم بر ایثار از خود راسته داشت
 و حاجت با ستار و حروب نینفاده مگر بر اسے ملاقات علم خود مناسبت جنگ که تا به این محل بر اسے فکاهی آید شصت و هفت
 و گاهی بر اسے ذیبن خویش و برادر زاد و هاونان افر با تا بمرشد با دمی رفت در مدت اقامت پوزینه یکبار برای ملافتن و لذت جبین
 پسرفت خان که بیضاقت از رشاد بر آورده عالم این طرف بود چنانچه ذکرش گذشت بر آمده بعد معاودت او بسوسه ماده هر
 دولت خود برگشت و یکبار بر اسے تنبیه شیخ محمد علیل که زمیندار برگزیده و کلمه بود و عجب عجب با تقاضا انقلاب طالع تبرک

لیست از محاسن مشهورش بر داشته مقرر در دیهین بر سات بود که این ساعده روسته نمود و هر چند نصیحت اولیاء آمد سوخته
 نه بخشید اگر چه مومن و موفقی با کثر امور سخت بود اما درین تزلزل و اجابت و مبالغه را از حد بدر برده خود را بدقت آلام و محن و مصور
 مصائب و فتن گردانید چنانچه بخت به هم بر اے اقامت جنت و دفع بلا از سران ایل خود را سید ما نمود و معتقدان را فرستاد
 و جمعی را استاز او کرد و مصلحت جنگ علیه بر او مبربان گردانیده و مدد و یشاق درین باب گرفت که با او نوی بدی نکند اما فایده
 بر آن منتر بگشت و مصلحت جنگ درین بر سات بنا چاری اراده تهنیه او نمود و بر آمد و همراه این محمد طیل مذکور از فتن
 بازمانده و خود آورده دشت ناکاے و آخر بنا چار سے من عیال و اطفال را سیر بخانه برگردید و بعد چند روز در دمس بهر مبلغ فخر
 منجمله مالکد از سے سرکار که درین بلیغ بصرف رسانیده بر قدم او از سرکار بکلیه بود و بعد در دمس از پسرش مواخذگان
 سے نمودند آن طفل قلام حسین نام داشت بنده و در حد شوکت جنگ پس مصلحت جنگ که بهای سے پر خود ممکن یافته
 چند ماه فراغ واسطه پور یش بود با قیامت مطلوبه مذکور در این بر پاس امان و نظریه یش و بیکسے او مباحث کن بنده و علام
 مذکور را بر بر بلع پر رش قائم ساخت بے آنکه چشم امید سے باطل بکلیه از او بوده باشد و الحمد لله که نفع و گنجینه علی خان
 برادر فقیر در جاتی مزایا بسیار نصیب سے داشت و مطلقا کمال اندیش نبود روز سے بعد از بر ناسن از حضور مصلحت جنگ در
 نکر سے دیو سے پیش را بهر عجب راسے آه نشست اهل شکر و بندوی قوم کایت که آثار شر و فساد از ناصیه عال او پیدا
 و ادله کسے از متوطنان آنجا بودید و یو سے شوکت جنگ سرافراز سے داشت و در آن روز بر گشته تا چو ر و خنبره
 نمره شوکت جنگ از سرکار پدرش بود و نیز دار و دلکی تو پنهان دست و پیغامات جنگ که بهر لاج الدوله داده بود مصلحت جنگ
 بهر خود شوکت جنگ و عطا فرموده ریاست جهان بر ایران برق انداز با و تلقی داشت اتفاقا هند سے مذکور هم بر اے
 جواب و سوال امور متعلقه و خود پیش را بهر عجب راسے در کبری آمد چون نهایت تنگ ظرف و بدیوانی صاحبزاده مشتق و غفور
 بود خواست که از فاصله که میان برادر بنده و راجه مذکور بود بگذر دقت علی خان مخالفت نمود و شید و جواب سے بیابا بگشت
 نفی علی خان آشفته گشته بلام خود که استاد بود فرمود تا سیله بر سرش و دو دست را از سر اهل سنگه بینا و او بهان صورت پیش
 شوکت جنگ رفقه شکایت نمود و شوکت جنگ نهایت بیدار گشته با حضار هزاران و جامه داران تو پنهان دست مان و ادبی
 و تقسیم اراده فایده جنگی نمود مان نفی علی خان نماز سے عمل اقامت شوکت جنگ و در میان شار سے وسیع بود بکلیه از تو
 مثل میرزا رستم علی و برادرش میرزا حیدر و میرزا قهرمان و غیر هم چند کس بکار مافوق الطاقه که بستر بر فاخت نفی علی خان
 حاضر آمدند چون خبر این از دمام و غر فاسے عام بصورت جنگ رسید علی خبر اے را که سرجامه داران تو پنهان دست و میرزا
 مصلحت جنگ و منجه قد سے رفتاے او بوده و مصدر سوار و یک هزار و چند صد کس پیاده همراه داشت بر دروازه بکلیه
 و بر فاخت و امانت نفی علی خان مامور نمود او التماس کرد که چون داعیه حاضر زاده بر پر فاش جسم سے نماید اگر نفی علی
 ملا و سته شود فرمان چیست فرمود بر اے سیم تعیین ننوده ام که بهر از طرف شوکت جنگ ابتدا شود و قهر و در نه ارک همان
 قسم عمل کرد و جمیع ملازان تو پنهان را حکم فرستاد که اگر کسے قصد سے فاد جنگ با نفی علی خان و مصدر رشادی خواهد شد نیز
 رسیده بر طرف خواهد کرد و شوکت جنگ با جماع این خبر که گشته پیش بر رفت و قلم داستا نه نمود و جواب سے نصیحت
 شید و نام و یش بهان برگشت و سته با شوکت جنگ و نفی علی خان ترک متعارفات بود و بعد ماهه چند که رشادی
 روسته نمود و مجلس التفاد یافت با سے چند بر اے مسوومات شادمانه معهود و معین گشت روز سے در بهان انعام

صلوات جنگ از مجلس بر ناست میز است کہ داخل حرم ہر اشو از آفتابے راہ برگشت و دست پسر گشتہ نزد قلی سلطان خان
آوردہ گفت کہ در میان برادران این قدر باطلالے باید با ہمدیگر معاہفہ کنیہ والے و امیرش را از سرگیری حق قضاے آن
بزرگ مرحوم را یا مرزدو و رجوع رحمت خود بے و ہد در مدۃ العمر خود چنین اخلاق و لطافت انجج امیر سے مقتدر ہو کر انجج
مستند سمع نشدہ تا بدین چہ رسد رب اختر لہ مراد حمد چون عبدالعلی خان خالوسہ فقیر تاسا زگار قلی طالع در شاہ جہان باد
با وجود اجتماع اسباب مارت و عنایت و رفاقت امیر الامرا و اولفقار جنگ بہادر خلف سادات خان مرحوم بر فرامیک
منتظر بود نہ رسید چند روز سے بر نفاقت محمد علی خان پسر میرزا حسن برادر زادہ و صدر جنگ کہ در زمان و زار قلی سلطان
گشتہ شدن نولہ اسے وظیفہ یافتن و زہر بر آفتابہ نائب صوبہ اودہ از طرف عم خود و صدر جنگ بود گذرانید آخر با و ہر مجموع
بر ہم خوردہ در بنارس آمد نشست و بندہ بر اسے اذ نہایت مکدر بود و نواب صولت جنگ با وجود اطلاع بر آذر دہ
مہابت جنگ از خان مرقوم حسب الناس بندہ ہمالندہ نام در استغفا سے تعقیبات عبدالعلی خان بعم خود نوشتہ و
مہابت جنگ جواب دیگر مطالب نگاشت و در خصوص امر عبدالعلی خان بہادر را غامض فرمودہ جوابش را قلم انداز
ساخت صولت جنگ پاس خاطر فقیر لکھنؤ داشتہ خطے از طرف خود متضمن تسلیہ بسیار بعد اسلئے خان خالوسہ فقیر چرخ
و مبلغ پاشند روپیہ در ماہیہ مقرر کردہ دہ ہزار روپیہ پیشگی فرستاد و سہین قسم بعد دو سہ ماہ زادہ بود و جبہ مہینہ کوہ
را پیشگی ہی فرستاد و درین جزو زمان این قسم مردم کجا و صاحب این نعمت کو مضرع من خود نہ بدہ ام و اگر دیدہ گوید
اکھون در مدارک احساننا سے بے پایان خبر از دہ اسے منفعت و کمززش بر اسے آن قدر شناس بجایا و فیض سان عوہ
برایا و تذکرہ محامد صافش ازین بندہ دباگو و دیگر پروردگان دولت او چیز دیگر سے تو اند خدا اللہ اننا لعلیم من الانیراد
اننا لعلیم من اللہ ان کان محسننا فہو سے احسانہ وان کان مسلما فبنا و زعمہ

ذکر رحلت نمودن نصیر الملک مہام الدولہ سعید احمد خان بہادر صولت جنگ مرحوم از وراثتی موہر

چون تقدیرات ربانے مقتضی استہدام مہابے دولت خاندان مہابت جنگ و مستند سے تنبیہ ارباب غفلت و
اصحاب عظمت اما لک بنگ بلکہ عموم سکنہ ہند گردید از و مہابت جنگ کہ انما کہ لائق جلوس اربابک ریاست و
سرور سے و شایستہ قود و مسائد فرماند اسے در حیت پروری بودہ اند و دست قضا قبل از انتقال آن صاحب الملک
بساط حیات شان در زور دیدہ فتنے فائدہ بعد مہابت جنگ ہر سہ برادر زادہ اسے او کہ عبارت از شہامت جنگ و
صولت جنگ و ہمیت جنگ باشند موافق این ازمان لیاقت تقدیم خطیر دار اسے و فرمانروائی ہر اہم شہی بہتر از سراج الدولہ
و اخوان او دینی اغماش داشتہ تمام کار بقینہ اقتدار یکے از اشخاص شمشہ مذکورہ اگر ہی اتحاد شایہ احوال مردم مرزدو
بنگالہ دیہار عجلتہ پابین مذلت و خواہے نمی کشید اما قضا ہا سے آسانی و تقدیرات ربانے چون چنین رفتہ بود و زور
عمر آہستہ از رحلت مہابت جنگ بچیدہ گشت احزام الدولہ زین الدین احمد خان بہادر ہمیت جنگ کہ درین
ہر سہ برادر بچہ شجاعت و حسن تدبیر فائق بود و دیگران سبقت جہت پیش تر از ہمہ ہا در گذشت و بر حمت از وی
بیست و مہابت جنگ بعد سنج این سادہ گفت کہ اگر دولت را در خاندان ما پندگے سے بود ہمیت جنگ زندہ
سے ماند بعد از ان ناصر الملک انتقام الدولہ نوازش محمد خان بہادر شہامت جنگ راہ آخرت گرفت مہر ازین سولت

چون دستے در طبابت و این پیشہ را حسب الارش داشت چنانچہ پدرش طیب مافق و مجاہد خیر القیام از مولانہ است
در آن وقت با ملای و جوامع ان در تہذیب معاہدہ صولت جنگ شریک بود با ستاع کلہ و ہریان بسوسے تغیر و تغیر بسوسے او و چون بہر
آمد ہمدار اندیشہ عظیم لاحق و امید شفا زائل گشتہ معلوم شد کہ فساد آن مادہ یاطن و باغ سرایت نمودن گشتہ از شب چون گذشت
صولت جنگ ہم احوال خود و گرگون و پیرہ قیدیان را حکم بازادے و صدقات شروع نمود و مستورات حرم را فرخ و انظار
لاحق گشتہ تزلزل و تشویش عظیم روسے داد و قرب باول صبح بالمرہ سقوط حواس مارض گشتہ چون دو ساعت از روز گذشت
بتاریخ نیست و نیم جادوے الاوے سہ یک ہزار و یک صد و شصت و نہ ہجڑے و اسے حق را الیک ادا بیت گشتہ رہگامی عالم
گردید مصریح جان ماند و خوشے پستیدہ بردہ در آن دم کہ از شدت غم و الم ہمہ را تشویشی لاحق بود و نسوان محل نما را گراہ
ورفتن آن مرحوم بودند با امید آنکہ دماے کند ماہیزے بخوانند تا محتش حاصل شود و طلبیہ بود و نہ صولت جنگ خود ہیوش و محقق افتادہ
دور نفس از حیاش کہ باقیہ بودے گذرانید و از ان جا مدہر کہ سے آمد دیدہ و تاسنے نمودہ ہرے گشت میر عبدالمالک
روشن فحش کہ صاحب دیوان بود و نظم و نثر ماہرے تمام و علم عربیت و عروض را ہم ستھز داشت چون بہرین آمد
بمجر و مشاہدہ احوالش از خود رفتہ ہیوش افتادہ و خواہہ سرایان و بعض زنان ملازم دست و بازوے او گرفتہ ہر دن
پردہ آوردہ افگندہ مردم ہر دن بالطلب داشتہ و در آن افگندہ بخادش رسانیدند چند ہر در ہمان غش گذرانیدہ
شلفے یا شلفے از شب چون گذشت آن سید صاحب کمال ہم در گذشت اللہم اغفر وارحمہ سید ند کو مولدش بہاگیر
بگاہ بود و نشود نا در شاہجہان آباد یافتہ تحصیل علوم متداولہ ہا ہما نمود و رغبت بتعلم و تہذیب رسانیدہ در آن کار کرد
امثال و اقران گشت والد مرحوم اورا بر اسے تعلیم و تربیت و ہرادر خود بندہ سید طے خان و غالب طے خان
سلطان اللہ تعالیٰ از شاہجہان آباد بظہیم آباد فرستاد چون ہیبت جنگ سید طے خان را بمعاہرت خود خواستہ ہما
بر و سید مذکور را ہم بر اسے تربیت او ملازم خود ساخت و بعد گشتہ شدن ہیبت جنگ صولت جنگ مرحوم او را ہما
خود ہمراہ علامے عظیم آباد کہ نام شان در صفات سابقہ تقریباً مذکور شد برگزیدہ و پایش باہن صورت آن خواہد
ہمیشہ با خلوت معاد و از آمیزش و اختلاط صراطیان منزجر و محتر زدود با مردم کہ سے جو شید تنہا بمعاہد کتب و کفر
و کمیل خود اشتغال سے ورید و عظیم آباد و پورینہ تازندہ بود و سے سخن با فقیر داشت و سے گفت مثل من و شام
آن کس است کہ بشخصے گفت کہ اگر تو ہاشے شرم من مٹے نہاشے خواہد بود و صولت جنگ مرحوم را سہا صولت
سید محمد ترستہ کہ مذکور ایشان گذشت و تازہ از زیارت عقبہ علیہ کہ بلاے مطہر گشتہ از راہ کلکتہ با اتفاق در تہذیب
آقا عبد اللہ پورینہ رسیدہ بود و موہ گشتہ غسل داد و گفتے کہ اذن آستانہ مقدسہ ہمراہ آوردہ بود و پو شایند
دہر دو بزرگ با جماعہ مومنین حاضر کہ جسے کثیر و جم غفیر بودہ اند تا ہر جنازہ خواہد چنانچہ منابطہ است تبخیر را سہا
سوارے جنازہ اش را برداشتہ و رجفرے باغ مدفونش ساختند چون سال فوت ہر دو ہر اورینے شہادت
و صولت جنگ بلکہ مابیت جنگ ہم سال واحد تنفاوت ماہماے چند است ہما کلہ و خدایش بیامزد کہ تاریخ طے
شہادت جنگ است تاریخ صولت جنگ و مابیت جنگ ہم سے توانہ شد بعد این ماہ شدہ شک جنگ کہ سہر کلان
صولت جنگ و صاحب نام و نشان از عہد پربو و در آن مجمع حاضر آمدہ با شنگہ در یاد ستار از سر افگندہ و اٹھا
و فرغ بے اصل نمودندہ کہ در آن دربار و حضور پدرش اقتبارے داشت دستا بر سرش گذاشتہ بہرست و مدد نشین

معصیت زدگان کش ساخت فیج جهان یار و غیره سر داران را کاورده موافق ضابطه گفت تا با و قهر می گویند و الظاهر توسل با و
 و اخبار با نشینی پرورش نایب بعد فراغت از امور مذکوره از زبان شوکت جنگ هر یک را تسلی کنیند و در میان دیوانه ها نیز بر سر
 او استاده نموده و با کاشی ساخته صبح دوم بنده حاضر آمد و شوکت جنگ شروع به بخواب و استراحت می نمود و درخواست مسود و سر
 بر لبه مایه جنگ کرد و بطور مناسبه که بایست فریاد می نمود و در سال یافت مایه جنگ را می بیند و روز قبل از رحلت مولت جنگ
 مرض الموت او که عبارت از استقامت باشد شروع شده بود و مولت جنگ خبر شروع بیماریش شنیده و از موت خود سببه خبر نموده
 می کرد و می گفت اکنون که وقت کا راست من بپارم و وکیل خود را غفلت داده و هر سه تالیف خلط و سعال و اعیان و ارکان خود
 سرشته آباد زحمت فرموده و تا یکدیگر به کار سازیده اند و بدین الله انسان چه قدر غافل و سنی الحقیقه این غفلت از
 اسباب انقضاء دنیا است اگر غفلت باین مرتبه می بود و بگویند چنانچه می گشت آنقدر چون مایه جنگ خبر
 رحلت مولت جنگ شنید ضایع متاسف گفت و گفت الحال سبب پر و بال گشته تا صدمه ضرر رخ داد و متاسف است که من
 متصرف نفسانیه و تشبیه بر اولاد مولت جنگ نصیحت اتفاق بپارم و دران و اتفاق بر هیچ بازماندگان بشوکت جنگ
 نوشته بر اسه هر یک غلام ماسته و بنام شوکت نیک سند بهاسی پوریه بشرار افت و لذا از من بر ملکان مولت جنگ
 و حسن سلوک بار نقاد را با نوشته معصوب بر نازنین العابدین بکار دل خود فرستاد شوکت جنگ پیمان خود مایه جنگ
 امور اموره را بقدیم قبل تنگ نمود و آنچه میرزا ذمین العابدین از زبان مایه جنگ ابلاغ کرد بهر رادست بر سر و
 چشم گذاشته تشدید گردید و میرزای مذکور را سینه و خورشید و گردانید و بتاریخ متناهی بر مسند الوالت جلوس نموده اظهار
 سفاقت خود شروع کرد بنده که از عقل و ادب و اطلاع تمام داشت بعد کا میا بی او استغفاسی نکرد سبب هر چند
 سینه دایه سر خورده که او را کول نام داد و به انکا از طرف مولت جنگ خطاب و بپایه نهایت دوستی و اواد و
 بنده را طلبیده مبالغه در ترک اراد او استغفا نمود و گفت شوکت جنگ مرا براسی پسر و فرزند مولت جنگ است
 اما از علیه شور و عصبانیت و غفلت و نادانسته و سرشار با دلهامات و جرات و بر گردن شاطیق مولت جنگ و این
 ضعیف متعق بنظر من می آید که شائبه را از تمام معاملات مالی و دلی و متعدد جواب و مسوالت های حضور بادشاه و جنگ
 و اطراف و اکناف عالم به تشدید و کار گزاران با شما دوست از وقت مولت جنگ بخشش است بکار مذکور با اتفاق
 شاپر و از و وفای نام مولت جنگ بر باد نرود و چه در جواب گشت که آنچه می گویند و اسبب و حساب است اما امید امید
 که شوکت جنگ هرگز را سینه باین صورت نبوده نصیحت ابلاغ و اراول و از این نام و نشان پرورش شایع و تا بگذرد و شود
 خدا هر کوشید و در تمام نکوسه و آقا سبب را سینه او چنین کارها صورت نمی تواند گرفت چون آن نیک بخت هم عاقل
 بود و فید و مالات او را دیده و ملمات بنده را نه بر خفت و چه بر لبه جناب آقا عبداللہ فاضل که ذکر خبر او نشان گشت
 بطن فیج هزار روپیه و هزار روپیه بر اسه سید طبع القدر میر سید محمد گزیده بود و بزرگ رسانیده هر دو را زحمت و این
 بعد چنده خود زحمت گرفت آنکس که مذکور با وجود انقطاع امید و اغراض فیج هزار روپیه نقد بر اسه فقیر بطور زار و
 فرستاد و بیک عاقله نموده و با آنکه ادا و اسه فقر و فقر و فقر بود اما در انکس خانه امیر کسرت هزار روپیه
 بخوبی می نمود و از عزا و انظار او گسسته به گسسته فوت فرو گذاشته شد و از جمله هزاران فقر لازم که اگر از انظار
 امیر شاده و سر داران سپاه و یک سده و شش و عمال متصدی پیشه و هر قسم مردم بوده اند کمتر کسی خواهد بود که مسئول

احسان او نبودہ باشد و در اوقات صبر حمایت امانت باو سپردہ آقا و اعدا و اتباع ہمہ را از خود رانندہ داشتند ہم
 نیکو در عالم گذشت و بعدہ فائدہ کوچی از پورنیہ فاسد بگنڈہ گولہ آہ تا مادم عظیم آباد شدہ و درین ضمن خبر رملت محابت جنگ
 و تسلط سراج الدولہ بر وسادہ ارث و شہر رائے اسے ہر سہ صوبہ بنگالہ و بہار و اوڈیسہ شنیدہ و در گنڈہ گولہ توقف نمود
 تا بعد دریافت احوال سراج الدولہ و سلوک او با خلق خدا انچہ وقت اقتضا کند بلبل آید و درین عرصہ خبر اخراج برادران
 خود و رسیدہ علی خان و غالب علی و عم بہرمان دہاب علی خان کہ درین باغیر ہمسال بود و این ہر سہ کس عظیم آباد اقامت داشتند از مہار
 نیکو شنیدہ و استماع این ماجرا علی حرکت فقیر گردید چون موسم برنگال رسیدہ مجال اقامت در آن و معتذر بود ناجا رما و دت بہر
 و سکونت در جوبلی سابق بروند اما الحال بنا بر اتمام اخبار احوال انتقال محابت جنگ و رجوع امارت و ریاست مالک
 بنگالہ و بہار و اوڈیسہ سراج الدولہ کہ شروع خرابی تمام ہندوستان و اسباب تسلط جائز انگلیشیہ بر بلاد و صحت آباد ہند است از فر
 کلک و قائل نگارے شود و در ضمن آن پایاں احوال شوکت جنگ نیز در مقام منابش پیرایہ و منوج و ظہور خواہد یافت

ذکر انتقال محابت جنگ از جہان گذران و بعضی از اخلاق و اختتام اوقات آن مغرور و دمان
 و ملکن سراج الدولہ ہند اہلالت و شروع ظہور حوادث و فتن از نادانی آن اہلہ سراسر سفاہت و
 سرایت نمودن فساد و در جمیع بلاد و ویران شدن ملک معمور از بے شعورے امر اسے مغرور

محابت جنگ را چنانچہ ایمائے رفت ہم شرمادے الا دے نہ یک ہزار دیک صد و شصت و نہ ہجری مارضہ استقامت
 سن ہشتاد و سالگی شروع شد چند روز بعد میر و ہر ہیز گذرانیدہ بعد از آن فرمود کہ این بیارے درین عمر ہر کہ امار
 شود زائل نئے گرد و دشنام حاصل نئے شود و دست از پیریز برداشتہ و در خدا و آب خود دارے نئے نمود و
 بے بے کیے زد و دشنامت جنگ و خربزرگ محابت جنگ مع اعمال و افعال رفتہ در موتے بھیل سکونت
 و رزید و ملازمان شوہر خود را لکوک و اقبال بخشیدہ بر رفاقت خود و عافہ سراج الدولہ مستعد ساختہ نمود و موافق گرفت
 بخت بر کشتیما دلائل بچین ہند را و اہیسے کند خلاصہ چون محابت جنگ بر اعر قوب الا نقض شد از نہا لیسے را
 سے گویند کہ از محابت جنگ در خواستند تا دست نشان سراج الدولہ سپار و چون احوال او را نیکوے شاخت
 نیسے کردہ گفت اوجہ خود را اگر سہ روز از خود راستے نگدار و آن زمان شمار دیگرے توقع خواہید داشت تا آنکہ نہ
 رجب یوم السبت سہ نہ کرد و ساعت از روز ماندہ بر محبت الکی رفت و خواص اصحاب بجنیر و کفین اور فرام
 نصف شب دہم ماہ مذکور حسب الوصیتہ پانین پاسے مرقد مادر خود در خوش بارغ مدفون گردید و ر ب ان گذر
 فائز من عبادک و ان تغفل فانت ارحم الراحمین محابت جنگ را ادا شد اسے جوانی با فواخش و مسکرات و باغ
 ساز ہا و سرود ہا مصاحبت و مقاربت نسوان رخت نبود اوقات شریفش با داسے نماز ہاے مکتوبہ و اشتغال تلاوت
 کلام اسے و اوراد و تہرہ می گذشت و تمام عمر گردنا و غرب خمر گشتہ نہایت تجنب و احتراز ازین خباثت داشت
 ہمیشہ دو ساعت از شب باقی ماندہ برے خواست و بعد از نعل و ظنارت و انفرار از لوازل اول صبح نماز و آبی
 خواندہ با معدودے از مصاحبان تہوہ میل می فرمود و چون صبح طالع در روز روشن می شد تا دو ساعت بخوبے

بارعام سندہ و ادھمچ سرداران سپاہ و اہلے دولۃ الیٰ عموم لادان و دارباب حاجت حاضر بود ہر کس بمرض احوال و امواج
مقامہ خود کو شید و سیرۃ الاموالہ احسانش برمی داشت بعد ازان بر خاصہ و رخلوت نشست و کسانیکہ موعود بودہ
اند یا مثل شہادت جنگ و وصولت جنگ و سراج الدولہ و بعض مصاحبان در ان مکان حاضر بودہ بمجت اختلاط و شرف
و نقل مکایات سے داشت و چون ذالقدر اش نہایت درست و طمانسہ خوب مرغوب لعل او بود از حقار و مقرر بان
یا ششہ نازہ وار دہر کہ دستہ در طبع طعام داشت و برویش چیز سے می بخت از مصالح کان انچه بایست نخل انواع غوم و مسکہ و غیر
صیامی بود گاہے اختراع در طباعے نمودہ باور چہ بیان را و بر و بولیکم سے نمود و آن طعام تباری شد و ملکہ دارکان در بار و دیوار
حاضر بودہ انچه حاجت بانظار و التماس داشت و ہر آدہ بمرض می رسانیدہ تا وقت طعام خود و نش می شد آن دان
بکا و ل مع خواندہ طعام حاضر آمدہ دست و رخوان سپن و طمانسہ چیدہ سے شد و طمانسہ خرمایش اشخاص موعود در ہر
شان و دیگران سے چیدہ و از طعام خاصہ اش نیز ہر یکے را ہر سے رسید و ہر سر و ستار خان ذکر کنن قریب مطلوبات
و وقایع خودی نہ کو گشتہ ذالقد ہر یکے بحک امتحان سے رسید و چون الفرائع از طعام خوردن سے شد سامان حاضر
دست کشستہ مرخص سے شد نہ دماہبت جنگ را این میز بایستہ ہمیشہ ستر و مقرر بود و اغلب مجلس مردانہ بود و گاہے
مہمانے نسوان انار ب کہ اولاد او و ہرادرانش و ذو سے الارحام و دیگر ہند سے نمودہ با آنالعام میل سے فرمودہ و بچہ
فراغت از طعام دست کشستہ سراستراحت بر بالش آسایش گذارستہ خواب سے نمود و مردم جو کہ پلنگ حاضر
سے فیدہ و قلعہ خوان حاضر آمدہ بکار خود در جاسے معین سے نشست ساستے بعد از ذوال بیدار گشتہ بستر اعی
رفت و از اخبار آمدہ و منو سے نمود و ناز و ظہر خواندہ یک جز و تلاوت کلام اگسے کہ در نماز عصر سے خواہ بعد ازان
آب بخ پروردہ یا آب شورہ انچه میلا و موجود بود سے نوشید و ہر بہن یک آب در روز و شب نناحت سے نمود
بعد ازان الاصل و اہر ار مثل سید الافاضل میر محمد طے فاضل اداہم اللہ عودہ و تقے علی خان و حکیم بادی خان و میرزا
محمد حسین صفو سے و فاضلہ دیگر ملتان سے کہ اسم او فقیر را معلوم نیست تشریف آوروہ آب و بخش مجلس اوسے شہر ہند
دور یک در دیوان خانہ مقابل و نماز سے منہ ماہبت جنگ سند سے بر اسے سید مالی قدر فرشی سے شد و دیگر بزرگ
بطرف پشت سند سے گذارستند چون میر صاحب از طرف دروازہ در پا کہ اقرب را ہسا بود داخل شدہ ہر چہ تہا
صحن کہ ناایوان عمارت فاضلہ بعد سے داشت بر سے آمدند ماہبت جنگ از جاسے خود بر خاصہ ہر سند منتظر
استاد سے ماند و چون گفتش از پا کندہ داخل ایوان عمارت سے شد نہ با آنکہ منور بعد وافر سے نور دماہبت
چند قدم از سند مندر اثر رفتہ بارب سلام سے کرد و میر صاحب ہم ہر ستور بار او سلوک و در سداس سے مندر ہودند
و آمدہ ہر سند معین خود سے نشستند و ماہبت جنگ بجاسے خود ہر سند می نشست آن وقت یکے کو چک از پہلوی
سند خود بسید صاحب تواضع سے نمود و نقد پاسے میر صاحب و نقی خاں و حکیم با د سے مان و سہ زنا
سہین صفو سے می آمد و قہو سے آوردند ماہبت جنگ نمودند نہ شید اما در قہو شریک بود بعد از قہو یکے پیش
رو سے فاضل ملتان سے بی گذارستند و کتاب کاسے کہ از مصنفات شیخ محمد بن یعقوب سیکنے و در حدیث معتبر اسے
حضرت صاحب الامر نقیعت شہ و موافق معتقدات جماعہ امامیہ از نظر آنحضرت گذارستہ و لقب کاسے بکن کتاب
بخشیدہ آن سرور است آوردہ بر آن یکے سے گذارستند و فاضل نہ کو ہر روز و حدیث از کتاب نہ کو رسے خواند

چون دستے در طبابت و این پیشه را حسب الارث داشت چنانچه پدرش طیب مافوق و محمود غیر النعمان اب از مولفات کوش
 دوران وقت با لیا و جوامان در تہرہ بر محالہ و مصلحت جنگ شریک بود با ستاع کلہ و زبان بسوسے فقیر و فقیر بسوسے او و دیون بزرگ
 آمد ہمرہ را اندیشہ عظیم لاحق و امید شفا را دل گشتہ معلوم شد کہ فساد آن دادہ یا ملین داغ سرایت نمودن گشتہ از شب چون گذشت
 مصلحت جنگ ہم احوال خود و گرگون دیدہ قیدیان را حکم آزارا سے و صدقات شروع نمود و مستورات حرم را نیز و اضطراب
 لاحق گشتہ تزلزل و تشویش عظیم رو سے داد و قریب بادل صبح ہلکہ سقوطا حواس مارض گشتہ چون دو ساعت از روز گذشت
 بتاریخ نیست و غم جماد سے الا سے سہ یک ہزار و یک صد و شصت و نہ ہجرت و دے حق را الیک اہانت گشتہ و بگرای عالم ہلکا
 گردید مصرعہ جان ماند و خوشے پسندیدہ ہر دو دران دم کہ از شدت غم و الم ہمہ را تشویش لاحق بود و نوان محل ملاراکہ ملازم
 و رفیق کن مرحوم بودند با مید آنکہ دے سے کند ما نیز سے بخوانند تا محتش مامل شود طبعیہ بود و مصلحت جنگ خود ہیویش و مختصر افتادہ
 دو سرفش ادحیاش کہ با سے بود سے گذرانید و از ان جملہ ہر کہ سے آمد و دیدہ و دے سے نمودہ بر سے گشت میر عبدالمادی
 روشن جنکس کہ صاحب دیوان بود و دینم و نثر ما سے تمام و علم عربیت و عرو من را ہم مستحق داشت چون بدین آمد
 بجز و مشاہدہ احاش از خود رفتہ ہیویش افتادہ و خواہہ سرا بان و بعض زنان ملازم دست و ہا زو سے او گرفتہ ہر دن
 پردہ آوردہ انگند نہ مردم ہر دن بالالب داشتہ و دران انگندہ و بخاداش رسانیدہ چند ہر در ہان غش گذرانیدہ
 ششے یا ششے از شب چون گذشت آن سید صاحب کمال ہم و رگذشت اللہم اغفر او امر سید نہ کہ رمولش ہا بگریم
 جنگا بود و تشو و نما در شاہیمان آباد یافتہ تحسین علوم متداول ہا ہما نمود و رعیت بظلم و نثر ہم رسانیدہ دران کار سر آمد
 امثال و اقرا ن گشت والد مرحوم او را بر سے تعلیم و تربیت و دوبرادر خرد بندہ سید سطلے خان و نائب سطلے خان
 سلیمان اللہ تعالیٰ از شاہیمان آباد بظلم آباد فرستاد چون ہیبت جنگ سید سطلے خان را بمعصا ہر ت خود خواستہ ہا از خود
 بر دسید مذکور را ہم بر سے تربیت او ملازم خود ساخت و بعد گشتہ شدن ہیبت جنگ مصلحت جنگ مرحوم او را ہا ہا
 خود دہراہ علامے عظیم آباد کہ نام شان در صفات سابقہ تقریباً مذکور شدہ برگزیدہ و پایش با بن صورت آنجا سید
 ہیبتہ با غلوت متاد و از آمیزش و اختلاط قاصر طبعان منزجر و محتر ز بود با مردم کہ سے جو شید تنہا بطلایہ کتب و فکر شہر
 و تکمیل خود اختفالی سے و ریدہ در عظیم آباد و پور نہ نازندہ بود و سے سخن با فقیر داشت و سے گفت شل من و شامش
 آن کس است کہ بشخصے سے گفت کہ اگر تو ہا شے شر من معنے ہا شے خواہد بود و مصلحت جنگ مرحوم را سید مامل مستور
 سید محمد ربیہ کہ مذکور ایشان گذشت و نازدہ از دیارت تہرہ علیہ کہ بلا سے سطلے گشتہ از راہ کلکتہ با نلقان زبہ اللہ
 آقا عبد اللہ پور نہ رسیدہ بود و متوجہ گشتہ غسل داد و کفنے کہ از ان آستانہ مقدسہ ہما آوردہ بود پو شائیدہ
 و ہر دو بزرگ با جملہ مومنین حاضر کہ بمجھے کثیر و جم غفیر بودہ اند ناز جنازہ خواندہ چنانچہ مابلہ است تہلیل را با
 سوار سے جنازہ اش را برداشتہ و رجفے باغ مدفونش ساختند چون سال فوت ہر دو برابر سے شہادت
 و مصلحت جنگ بلکہ مہابت جنگ ہم سال واحد بجا و ت ماہا سے چند است ہان کلکہ عدایش بیامزد کہ تاریخ طبع
 شہادت جنگ است تاریخ مصلحت جنگ و مہابت جنگ ہم سے نوازندہ بعدا بن سائہ شوکت جنگ کہ لیسر کلان
 مصلحت جنگ و صاحب نام و نشان از عہد پدر بود و دران مجمع حاضر آمدہ با شخے در یا دستار از سر انگندہ و اعلیٰ شہ
 و فرغ سے اصل نمودند کہ دران دربار و حضور پدرش اعتبار سے داشت دستا بر سرش گذاشتہ بہت و مدد نشین

مصیبت زدگان شساخت فشیخ جہان یار وغیرہ سرداران را آورده موافق خالہ گفت تا با و تہیہ گویند و انکار تو تسل باو
 و اشعار جانشینی پدرش نمایند بعد فراغت از امور مذکورہ از زبان شوکت جنگ ہر یکہ را تسلی کنیند و در ہمان دیوانہ ہا ہر یکہ ہر
 او استادہ نمودہ و خواہش ساختہ صبح دوم بیدہ حاضر آمدہ و شوکت جنگ شروع بدجلول و استہرام و استرخای فقیر نمودہ و خواست مسودہ و خوش
 بر اسے مہابت جنگ کرد بلور مناسبت کہ باست تزیینانیدہ ارسال یافت مہابت جنگ را ہفتندہ روز قبل از رحلت مولت جنگ
 مرض الموت او کہ عبارت از استسقا باشد شروع شدہ بود و مولت جنگ خبر شروع بہاریش شنیدہ و از موت خود بے خبر بود تا
 می کرد و می گفت اکنون کہ وقت کاراست من بیمارم و کیل خود را غفلت دادہ بر اسے تا یقین قلوب سپاہ و اعیان و ارکان دولت
 بہر شد آباد رخصت فرمود و تا کید بیخ بہ کار سازیا نمودہ بود بہمان الشدا انسان چہ قدر ناقص و سنے المیقۃ این غفلت از
 اسباب انتظام دنیا است اگر غفلت باین مرتبہ نمی بود دنیا ہم سنے بود بلکہ دنیا عینے می گشت القصد چن مہابت جنگ خبر
 رحلت مولت جنگ شنید نہایت متاسف گشت و گفت الحال بسے ہر دو بال گشتہ تا صدمہ حضور شد از اندام اسے اہم و غلبہ
 متغیر بقدریہ و تسلیم بہ اولاد مولت جنگ نصیحت اتفاق بابہ اوران و اشفاق بر جمیع بازاندگان بشوکت جنگ
 نوشتہ بر اسے ہر یکہ خلع بستہ و بنام شوکت نیک سند بہ اسے پور تشریہ طر افادت و نوازش بر مطلقان مولت جنگ
 و حسن سلوک بار نقاد و مایا نوشتہ مسعود میرزا دین العادین پکا دل خود فرستاد شوکت جنگ بہر اہم و خوش مہابت جنگ
 امور مامودہ را بقدیم قبول تلخ نمود و انچہ میرزا دین العادین از زبان مہابت جنگ ابلاغ کرد بہر را دست بر سر و
 چشم گذاشتہ تشدد گردید و میرزا سنے مذکور را سنے و خوشنودہ گردانیدہ و تا ریح منار بر مسند ایالت جلوس نمودہ اظہار
 سفاقت خود شروع کرد بندہ کہ از عقل و اوضاع او اطلاع تمام داشت بعد کا میا بسے او استغفاسے نوکر سنے نمود ہر چند
 لینے دوائے رخصت او کہ اسے کوئل نام و دایہ انکا از طرف مولت جنگ خطاب و بلانیدہ مہابت و دستھی و داد و داشت
 بندہ را طلبیدہ مبالغہ در ترک ارادہ استغفان نمود و گفت شوکت جنگ مرا بہ اسے پسہ و فرزند مولت جنگ است
 از انرا علیہ شعور ماسے دست سنے غفلت و نادانستہ و سرشار بادہ بہالت و جہالت و ہر گردن شہا حقوق مولت جنگ و این
 ضعیفہ متحقق بخاطر من سنے آید کہ شما جناب مدالہام معاملات مالی و ملکی و متعدد جواب و سوال سنے حضور بادشاہ و جنگار
 و اطراف و اکناف عالم ہاشید و کار گزاران با شما دوست از وقت مولت جنگ بخشے بیج است بکار مذکورہ اتفاق
 شما پردازد و فائدہ و نام مولت جنگ بر باد نہ و جدہ و در جواب گشت کہ انچہ سنے گویند و اجبہ و حسابست اما امید انید
 کہ شوکت جنگ ہرگز راسنے باین صورت نبودہ بصیحت و اہلاق و اراول در انچہ نام و نشان پدرش شائع و تابو و مشہور
 خواہد کوشید و در نام نوکر سنے واقعاتی جملہ زمانے او چنین کار ہا صورت سنے قادر گرفت چون آن نیک بخت ہم عاقلہ
 بہر و مفید و معاملات اورادہ و مناسبات بندہ را پذیرفت و جدہ بر اسے جناب آقا عبداللہ فاضل کر نوکر فیراد نشان گذشت
 سنے بیخ ہزار روپیہ و ہزار روپیہ بر اسے سپید علی القدر میر سید محمد گرفتہ بہر دو ہرگز رسانیدہ ہر دو از رخصت زانیدہ
 بعد چند سنے خود رخصت گرفت انکاسے مذکورہ باذجو و انقطاع امید و اغراض بیخ ہزار روپیہ نقد بر اسے فقیر بلور داران
 فرستاد و بچہ عاقلہ محنت بود با آنکہ از اسے فقر و غنا و مالک بود اما در الماسے خانہ امیر کہ نہت ہزار روپیہ
 بخوبی سنے نمودہ از خزانہ مافقا و گاہے بہ گاہے فوت فرو گذاشت سنے شد و از جملہ ہزاران نفر ملازم کہ اکثر از اسے
 امیر زادہ و سرداران سپاہ و یکہ ہاسے روشناس و عمال متصدی پیشہ و ہر قسم مردم بودہ اند کہ سنے خواہد بود کہ مومن

و تجربہ کر دو مل حقائق و دقائق آن میر صاحب سے مشہور نہ بعد ازان اگر امر سے مہابت جنگ را بخور
 سے بود سوال سے کرد و میر صاحب بخواب آن پر خاتہ در افتاد باز سے و اشتہ تاد و ساعت ابن فہل منقذ
 بود چون فراغت از ان اکر ات روسے میر و میر صاحب بر سے خواستند و مہابت جنگ بدستور چند قدم مشابہت
 نمود و سلام سے کرد و استاد بود و نامیر صاحب کش و را کرد و راستے می شدند آن زمان بجای خود سے نشست
 و آہستہ آہستہ اصحاب مذکور در غرض شد و را دفا سے گرفتند بعد ازان علامہ دیوانی و حکمت سینہ آمد و غرض اخبار ہر و بار
 و استفسار امور معاملات کہ اول روز ملتو سے ماندہ بود نمود و دو ساعت درین گفتگو انجام سے رسید و ہمدین
 بعد گاہت شہامت جنگ و گاہت سراج الدہ و وصولت جنگ اگر سے بود و حاضر سے شد بعد بر فاستن اینما ارباب
 مزاج و خوش طبع مثل میرزا شمس الدین و زین العابدین بکا دل و میر کاظم دار و فرستہ اشتانہ و شیخ چہرہ انضام
 و میر جواد و قوش بیگ و محمود زمانہ و اشغال ذکک حاضر آمدہ یک دو ساعت باستماع مطالبات اینما ہمدگر و تذکرہ
 سے گذر اینما تا شام سے شد و شعلہ بیان و شاعران حاضر آمدہ ہجر سے آٹا اینما بطاعتا و فرہند و ستان سے شد
 بعد ازان نادر عثمانین خواندہ و دیوان خانہ بدوست زمانہ سے شد و در شمع زن سراج الدہ و دیگر عورات
 اقامت کہ بر سے ملاقات سے رفتند حاضر آمدہ مجھے می شد چون مہابت جنگ شب چیز سے نمی خورد و احوال کا تازہ
 و خشک و علاو سے و لوز ہا کہ پیشہ میا بود آدوہ قیمت سے نمودند و چون مختلف از شب سے گذشت نسوان در غرض
 و با دہر دانستہ شد و مہابت جنگ بر پلنگ بیٹے چار پایہ رفتہ سے خوابید و بدستور قند خوان و سپاہیان چو کے
 پلنگ آمدہ بہا سے معین خود می نشستند و در خواب بعد ہر دو ساعت متبذگشتہ سے پرسید کہ شب چہ قدر باقی
 و کہ ام کس حاضر است بہین قسم سہ چار بار بیدار شدہ کہ غرضب کہ اغلب دو ساعت بخو سے می بود بر سے خواست
 و انتہی و طہارت فراغت نمود و شروع بنوافل و ادعا و می نمود و اول صبح نماز واجب ادا کردہ باز بدستور یکہ مذکور
 شد و ہر وقتے از اوقات مغفول کار سے بود و در صلا و عام و احسان با اقارب و اقوام و امدقا و احبا کار
 بہا سے رسانیدہ کہ با فوش تصور نتوان نمود ہر کہ در شایمان آباہد ہنگام افلاس با ادا کے سلو کے و راستے
 نمودہ بود و در زمان افتہ اگر ادا بود و الا از ادا ہر کہ را طلبیدہ یافت را ماننا یکہ در گانش نبود لہذا آورد
 و با اطفال اقربا و نسوان آٹا سلو کے داشت کہ درین جزو زمان بلکہ در از منہ دیگر ہم کسے مخصوصان متبذگان خود
 نمکر دہ باشد و در تمام قلمرو او مادام الحیاتش عموم رعایا و غلاتی بار سے بودہ اند کہ شاید در کنار پیر و آغوش اہل
 این آراء نہ بدہ باشند و ہر کسے ختے از خد شکار ان مختدش احد سے نبود کہ مالک لکوک نبودہ باشد غیر از آنکہ با
 رقص و سرود و مجتہ و قہقہ نسوان چنان رفتہ نہ داشت دیگر با جمیع کار با آشنا و صاحب کمالان ہر فن راغب و
 قدر دان جمیع کمالات و در سلطنت محبت داری و انطا طبع مثل و نظیر امیر صاحب تدبیر و بہادر و دیر بودہ از صفات حمیدہ
 شاید معدود سے در موجود وجود و الا کثر صفتے از حماد و صفات خواہد بود کہ در ذات جمیع الحسناتش جمع نہ باشد و در
 زمانیکہ آصف جاد مرد نامہر جنگ سپہرا و بجای نشست و ہر بھول چیز سے رفتہ از دست افتانان ہر اہی خود گذشتہ
 و نظیر جنگ خواہر زادہ نامہر جنگ اول با نانت ممان آغا خندہ بر مسند ایالت متکلی گشت و آخر با نانت خراسان با نانت
 مذکور کہ قتلہ فاش بود و جنگ بکشد و بحسب تقدیر منتظر جنگ و کوساسے آغا خندہ ہر دو گشتہ شد و مسید محمد خان ملا بہت ہنگ

بر دست امارت و کس مسلم گشت چنانچه دلاور اوراق و فرسوم و در ضمن سوانح و کس پیرایه و ضعیف خواهر یافت و تسلط و متبر هو سے
 بالا گرفت و خطا و متضمن سفارش فرستاد انگلیز اتی بسیار مابیت جنگ رسید مابیت جنگ چون من است مزاج سراج الدین
 بانام جنگ و ادا و پر خاش ادا بجای انگلیزیه سے دانست و مرتبه داناسه و شامت او و تن سلوکش بار فقا
 خلق خدا از مابیت جنگ متغی نبود بنده که در آن روز با بحسب اتفاق چند ماهه سراج الدوله بود و گوشش خود و ادا
 مردم معتد هم شنید که مابیت جنگ سے گفت اسباب دلالت بر آن سے کند که بعد از ماسواصل مالک هند در تصرف
 کلا پو شان خواهد بود و چنین شد که او بنظر دور بین خود دیده بود روزی در زمان دولتش مصطفی خان مابیت جنگ
 را ترغیب بمقاتله بجای انگلیزیه و در آن لکله هند مابیت جنگ اغلبنی که در جواب نداد و دیگر شامت جنگ و مابیت جنگ
 را در عرض این مقدمه شریک خود ساخت مابیت جنگ بدستور جواب نداد و در خلوت با شامت جنگ و مابیت جنگ
 گفت که بابا مصطفی خان خود سپاهی و لکری پیشه است سے خواهد که پیشه رجوع من با او بود و باشد شایر چه شده
 است که در چنین امور با او همداستان سے شایر بجای انگلیز براسه من چه بد کرد اند که من بد خواهم که آنرا کم سے
 الا آن آتش که در صحرانگرفت است خاموش نمی شود آگشتی که در دریا گیر گشت که در افروختن اندر نینار گوش باین قسم
 منبلا از نخواهید داد که بنده غیر از خداوند دارد

ذکر افاضل کرام و مشایخ عظام که در عهد مابیت جنگ در قلم ادا بوده اند یا بحسب قیمت و در دینی
 ازان گروه والا شکوه درین دیار گردیده و مردم بملکات آن بزرگواران رسیده اند

اول مولو سے نصیر مرحوم است متوطن شیخ پوره ادا و لاؤشس الدین منبر یاد رس که مراد آن بزرگ در اوده
 معروف است بدین بزرگوارش ادا بنام بایه سار نقل نموده در شیخ پوره سکنه فرمود و مولو سے مرحوم و در شروع
 جوانی و زمان نظامت امیر الامرا شایسته خان مرحوم که خود ملان شاه محمد شیرازی و ادا جنگ گردیده و باز شایسته
 وطن مارث قاصد معاونت بود و بنا بر شوقی که در تحصیل علوم داشت ترک یار و دیار نموده بر فاقه اخوند مرقوم
 مرحوم مازم ولایت ایران گشت و در راه با آنکه چار و اسه سواریش مرد قطع منازل پیدا سے نمود و در
 خود مانده سے که در همین قسم جولایت رسیده و علوم متداوله کمال رسانیده و فقه و احادیث را از ملای
 ایران سیکند کرد و در فنون ریاضیه خصوص بیات و هندسه و حساب سرآمد اقران گردیده و در ایران بعزت
 و اعظام روزگار گذرانید میر نظام محمد بهار سے که همچو روزگار و نادر زمان واسطه جواب و سوال عمده الملک
 امیر خان ناظم صوبه کابل با ذواب و سید و امر اسه ایران بود چون ناخدا امر اسه رفت مولو سے مذکور از طرف او
 آمد و پیش قدمه های ایران سے نمود و بعد از مدتی بمند آمد و طویل جاگیر سے ادا و شاه در عهد بهار که در پیش بود
 نمود و در بنشینم آباد اقامت نمود و اسله الا ان بیوت بنا کرده و موجود و غیره اش محمد حسن خان غلث بزا حسین خان
 در آن اکنه سبب الارث متصرف و میثم است و دوم و اوله سله خان محسود و بزا حسین خان غلث ارشد مولو
 نصیر مرحوم است و در اکثر فداکی نفسا سے به اندر تحصیل علوم متداوله و خود نموده با آنکه به جمیع ملکات را
 بنام او بهرام و او را سے خود ساخت بود و بعد رحلت پدر با نصافت کاشنه باگشته ملکات را سله مامرض اند

شم شاه خضر و در پیشه بلند پای بود و رسد چو در معائن چنگ بر اوقات بسر می برد و بحدوب وضع اماکن عقل و سواران
 بنده نشین رسید و علوم و مشاغل و مسموالاتش را باقی برده اند و به کرامت و خرق مادت ازان بزرگ روایت نموده و بعلیه
 مجال تفکیک در باره او نیست و بهم سید و اولاد او میر محمد بیا که سنی افضیلت یگانگابا و اجداد کرامش بود در حقیقت و در
 را و پرده و صبیح حقیقت به ام آورد و در کمال حیات و استقامت بسر می برد و دنیا را بر ابر پر کاسه شمع شمرده با و اندر حرم
 اخلاص نهایت حکم داشت و بهمت بر تفصیل مشروبات اخرویه می گماشت در علم حفر و دیگر علوم ظاهر نیز دست داشت و فضا
 و کمالانش ازان وافر تر است که فاضل قاهر طلسان درین مجالز که بکلیله اذوصاف حمید داشت و اند پر داخت کمال
 از مملکات اود پرده شده بر علوم این و مسمو معارضش آگاه و سس سازد از نظر هر که بگذرد او را بر قدر و پای آن و الا شریعت
 آگاه است بهم سنی تواند رسد بعد رفتن و اندر حرم بشاه جهان آباد و با جده امجد این خاک را بخاک دیگر با پییده اگر چه مبتلا شد
 با اتفاق او شان بهمت بر پیاده می گماشت سال ملتش را فقیر باد نه اشد و الا سس نکاشت الطم اخذ با پانه اسامین و سکن
 فی اطلی ملین یا زده هم بجزر گواریان بر سر اید سلیم الله طبا طباست از سادات نبی حسن علوم مقامات آن برگزیده آئی اگر نکشت
 و فتری ملین و بیاید سال یک هزار و یک مده و پنجاه و پنج جری و وار و کلیم آباد گردیده در ماه شعبان سال پنجاه و هشتم از این دلائل
 بر دست است و اصل گردید ریاضات و مباحثات آن سید عالی مقدار و خرق مادت و کرامات که ازان نقا و کمالها بطلد
 رسیده و بنده بران مطلع گردیده و در تنوسه طمید و مکتوم نموده و پیش از اقامت موسوم ساخته ام بر سنی ازان مندرج
 است من شاه افیر مع الیه و از دهم جناب شاه حیدری عمده حقیقی بهر کد پر سس بنده از اولاد و مله بن السین علی السلام
 و کرامت سس الحار سس در تشیع نهایت مجاهر و سبب باک و در کمال استخفا بود و با شکبران اشکبار و با مجر و نهایت خود سنی
 و نواضع سس نمود و کبر سس خان پدر محمد امیر خان از اکبر آباد به حاجت تام سس آورد و قصد بهنگال پور را خوش نمود و
 اقامت افکنده محمد غوث خان که بر قریب رفاقت خال خود فکر اندر خان در قصد کوره و وطن گزیده بود و اتفاقا بیمار شد و
 بیماریش افتاد و بافته از حیانتش امید سس نام و دران وقت شاه حیدر سس که از مهابت پیشش انور اماراد شمشیر سس
 و مسرور بود و بسر و نقش رسیده و بشیر قبول نه به تشیع مناس شقای او شد و او قبول نموده شقایفت و ارا دلی کاس با شاه حیدر سس
 بهم رسانیده و مع اولاد و صلح و مناقش بود تا در جنگ سس از خان کشته شد شاه حیدری از بهنگال پور بر شاکا دامه مهابت جنگ و پیش
 نهایت کرامت نمود و مهابت جنگ سر بزرگ افش غیر از تسلیم و استکانت سس بزدان نیار و دوشاه حیدری را استقامی غوث خان مرحوم
 و پسران و رفقا سس ارا از میدانی که دران مدفن بود و در کد پور بهنگال پور رسیده و بعد چند سال خود هم انتقال نموده بر دست آئی
 رسیده و در بهنگال پور مدفن گردید شاه جعفری پسرش به از پدر بود و از امثال و اقوان در مصر و فکل و قناعت و در ضا و ترک سس و ریاست
 سسقت و بهر و با آنکه مهابت جنگ و اولادش نهایت احترام اوی نمود و در مغاخرت و عجبی را بخود داده و در ویشانه سس بر و در ویشانه
 باید با استقلال کلام فراموشه اختیار بر ابر پر کاسه سنی شکر حسین خان فوید و بهنگال پور و در سس مردم بهنگال پور و در سس آغا باشد و در
 نرسیده به سس شاه جعفری نداشت اما بر کد پور خود گرفت و در مهابت جنگ درین خصوص چیزی نداشت تا آنکه مهابت جنگ
 خود و خبردار شد حسین خان را ملامت بانمود و یو میبش فخر امانید آن زمان و به خود هم گرفت و در زمان بهنگال مصطفی خان
 و عبودش از بهنگال پور مردم سس سس گفتند و متعبان بهنگال پور با فاضله مصطفی خان اعلان تشیع ارا اخبار و نمود و بهر
 و خبر رسید که مصطفی خان و اعینه به فاش با اودار و در ماسه خود با استقلال سس شمایت شسته بهر سس سسید و آن با خود

دفع گردید در شاہی سراج الدولہ اسبجہ رام خودیہ ارجیہ گھوڑی کہ از طرف قطار اللہ خان بود برای کشتن گادی دست سید
سے برید و او بہر چند استغاثہ پیش اعیان نمود کہ نہ شہید و فریاد او بجائے نہ رسید آخر شاہ جعفری شہر باب احوال او شد
و بلو اسے مائے رولہ او قریب بود کہ فتنہ بزرگی حادث شود سوا اللہ خان را حواس بر جاسے تا مدوم مردم هجوم آوردہ و فتنہ
کہ بمخاض اش بریزند چون دران وقت شیر خان و سردار خان بر طرف نشستمہ بودند و این سامنے روئے او ہیبت جنگ و رعب
آمدہ با شاہ جعفری گفت کہ مہابت جنگ از میان برمی خیزد شاہ جعفری گفت کہ این سید را ماضی کنید و بگرہا کار سہیت
سہیت جنگ سید را بدارند و در نقد و تہنیہ قاطخان پیرا نشے ساخت آئینہ مان فتنہ فرو نشست با این محبت ایران و دشمنان
و جمیع صفات حمیدہ کمتر کہے دید و شنید و شدہ یکبارہ در زمین خنکار کہ شروع جو اسنے او بود شیر سے برآمد قطب پسہ کلان
خوش خان مانع بود کہ شاہ جعفری بہم شیر نہ رود آن سید نوجوان اسبپ تاختہ و ہر سر شیر رسیدہ و پیادہ پاگردیدہ شیر را
چندین تانہ پانہ نہ و شیر مش رو بہ از پیش رو سے خدہ اسد اللہ می گرہ بست و سید و سپہ اور فتنہ دایانہ ہائے و بچہ قطب
می گفت کہ شیر را چنین می زند صلیح و سدا و دھان نواہیما و مساوات در مہاشا چنانکہ با بیگانہ آشنا یکسان بر سے بود
دیگہ تمام باہر کس سے خورد و حاجت روا کے مؤئین با فقدان اخراض دخی بہر تہ بود کہ با فوٹش صورتان نمود و در
مدح حکومت میر محمد قاسم خان در مونگیر بر صحت اسکے حاصل گردید و فوٹش را از مونگیر بہ بمبائے گلو رفل نمود و در زمینی کہ در ایام
حیات خود پسند کردہ بودند مدفون گردید اللہم الحقہ با بائہ العالمین

مشاخ سلسل مشہورہ در اطراف صوبہ بہار

بسیار کسان و اکثری با نام و نشان و معاصی اسباب شہرت و شان بودہ اند اما کیفتہ اذ انما گوش فقیر حقیر رسیدہ کہ قابل تجریر
باشد از ان جملہ شاہ غلام علی در موضع دیوہر و منشاہ پرگنہ اردول و شاہ بدیع الدین و غیرہ اولاد شاہ خرف الدین بکینی میری
در بہار و شاہ حسین در سہرام و شاہ محمد علی در لایا معنات سرکار مونگیر و شاہ نجم الدین مشہور بشاہ مولی در پرگنہ سوہج گلو
معنات سرکار مونگیر و در کمال عمر ششیل بسوہج گلو بہر سہری بود و فلیس زمینی کہ در قبضہ اشرفش بود مہاسل آنجا را صرف شہادت
مسافران و اردو و مہادری نمود تا آنکہ حیدر علی خان برادر حسین علی خان و در وقتہ نوجوانہ مہابت جنگ روسی بہر فوٹش بہر رسانید
پرگنہ گمر اگر محتر پرگنہ از اولیاع مونگیر بود و مہابت جنگ التماس نمودہ مدد معاشے بر اسے او مقرر گناہید و سندش اذ فخر
سرکار نوہر رسانید و داد احوال اولاد او کہ عبارت از اقربای زلفش باشند بجام و آرام بہر می برند

و علمائے ظاہر

کہ متعدد سے درس و تدریس بودہ افادہ و استفادہ را جاری داشتند بسیار بودہ اند حتی نہ وہ کس مدرس در فخر ظہر کیا
و قریب بہ سہ صد چار ہند طلبہ علوم بودہ اند و در پرگنہ ہا و قصبات مشہورہ طے نہ القیاس اما از مستعدان بہار قسائمی
علامہ طنز علی بک فخر طے خان گشتہ بہ قریب مہابت جنگ اختتام یافت و دار و در نہ بدالت مرخدا آباد گردید و خوش تقریر با کثر
فنون علمی باہر و در نظم و نثر سلیقہ لائق داشت

و بہر رگانی کہ بفرمان قہرمان تقدیر بنا بر آشتی اوصناع ایران و اردو ہندوستان شتہ بہ تقریبی چند

و رود بعضی از آنها در عظیم آباد و بنگال روی داد

[illegible]

محسن، والد محمد بن زبیر بن علی علیه السلام سیر مد و مولد اصفی آبی ایشان بزداشت میرعباسه مرحوم باورنگ آب و دار
 شده سکن اختیار کرد و مبدع علیه عم بزرگوار خود میر محمد شفیع را در جبال کجاء در آورده و عقیقه مذکوره و والده ماجده آن مایلی جناب
 و تاریخ ولادت با سعادتش روز پنجشنبه دوم شهر رمضان المبارک سنه یک هزار و یک صد و هفتاد و هشت در سنه هفتاد و هشت
 سالگی همراه بعضی از بزرگان قبله بقعه زیارات و تقصیر علم در سال یک هزار و یک صد و سی و یک یاسه و دو متوجه ایران
 و عراق شد و در قادش محمد و افغان و اشرف بامردم آنجا شریک بود و در مدت بیست سال همان طریقت تشریف داشت اکثر بلاد
 فارس و عراق و افضل سیر فرموده و زیارات عتبات مایه مکرمین آورده با اکثر ملاسے ربانی مشی حاجی محسن خانون آبادی
 و حاجی عبداللہ جد سے و میر محمد تقی شهباسے رضوی و ملا محمد صادق اردستانی معینا داشته و در نه اگر دلی شریک بوده
 با ملاسے ظاهر مشی میر محمد حسین نمبر ملا محمد باقر حلی و میر اوران ایشان و ملا محمد سقایی و میر محمد ظاهر طائون آبادی
 و میر معصوم خانون آبادی و غیر اینهم نیز معینا داشته اند اما آنچه بولاق درس تقصیر فرموده باظهار آن سبب بزرگوار معلوم
 شده زیاده بر پنجاد و شصت بیت الفیه نموده لیکن در مبادی تقصیر موجب الکی چنان شامل حال شده بود که بیست و یک
 در دو اصفهان کس شریف ایشان در آن وقت تئینا بیست و دو سال بود اکثر مردم بر سے درس کتب متداوله و بی
 حاضرے شدند و مواضع مشککه جمیع کتب معقول مثل شفاء اشارات کتب منقول و غیره را مطالعه نمود و نحو سے تقریری کرد
 که اگر ملاسے آن دیار از حسن تقریر و وجود ذہن و سرعت مطالعه و قوت حافظه آنجناب میران شده بودند و وجه تشریف
 ایشان را منتظم سے شردند و هر چه حافظه سپرد هر چند بران سالها بگذرد با فید جزئیات در خاطر است اما با وجود اجتماع این
 اوصاف از آئین مدرسے دیش نازسے و اختلاط باهل دول زیاده بر مدد در پیشه و هم جاگزینان و متغیر بود در اصفهان
 به سلسله شکیساتا اهل اختیار کرد و آن متصوره بعد دو سال بجزار رحمت الکی سپوست و دیگر بار از مشاهیر کما اوضاع زنان و اولاد
 شوقی خبر دیل بنا اهل نکرد و اجازت احادیث اصول و فروع مثل اصول کافی و من لایحضره الفقیه از میر محمد تقی شهباسے فقه
 و میر محمد حسین و میر زین العابدین نمبر هاسے ملا محمد باقر عجمی رحمہ اللہ گرفته و اسرار قرآن و احادیث که مخصوص خواص
 عرفاست از حاجے نفیر در شیراز و میر محمد تقی مشبه سے در اصفهان استماع کرده و کتب مکمل کلاسه در خدمت ملا محمد صادق
 اردستانی گذرانده الحاصل از ایران قصد سفر فرج کرد و جہاد تباسے شده بلسند بر دهنده ماه در آنجا بوده با جمعا
 و چند سے نیز در آنجا توقف کرده بسورت آمد و داد آنجا باورنگ آباد هر چند تا مرچک ناظم و کس ملکیت ماندن کرد
 لیکن بنا بر فساد و امعاء و قبول نکرد و داد آنجا بمجد را با د و در آنجا چند سے توقف نموده از راه بیلا کول به بنگال
 و سته در هوسگے بنا بر استماع سے خواجہ محمد حامد علی تشریف داشت متوجه بیت شاهجهان آباد شد و از نشانه این سوزان
 پر زین عبور فرمود چکلیت حاکم آنجا سیف خان برادر عمدة الملک امیر خان روضه سے چند در آنجا گذرانیده آخر صحبت او را
 تاج از جنون و سفاقت نبوده سکه غمزه بچشم آباد و تشریف آورد و در آنجا چند روز عبدالحی خان برادر غل سراسر اقبال را قتل
 مقتدر شمرده و قصد خدمت گذاریش گشت سبب فقدان مناسبت از آنجا نیز فرجاست لازم لکن اگر دیدنی تیر بران قواج بسر برده
 بنا بر آنکه او طرق سبب بر آمدن محمد شاه باد شاه بر علی محمد رو به بیله فرج عیبت آل طون نموده و حسب الاستدما سبب جنگ که با
 را از مدبر بر دلقیم آباد آمد سبب جنگ معاندان خود را با استقبال او فرستاده بر و در و فین آمود مش نهایت پشاست خود را
 متش بود و در زینب در خواجہ سے خاطر ماطرشی کوشید تا آنکه مادر شمر فانی دو لاده نهایت جنگ مقتول گشت و در آن

انقلاب فائز سید ہم بتاریخ رفت و سید بجز وصول لشکر مہابت جنگ در قرب وجوہ موثر نگریستند بمقتضای الامر ملاطعاتی بین سید و امیر
از عظیم آباد برآمد خود را بمہابت جنگ رسانید مہابت جنگ درود ہما یونش را از سادات طالع و یاری بخت خود شرم و اذعان بان
نامندہ بود خدمت گذار سے اور اسادات می انکاشت و چنانچہ گذشت دقیقہ اطاعت و انقیاد و ادب و احترام او فراموش نگذاشت
در بہان ایام سال یک ہزار و یک صد و شصت و پنج با زمان حجت الاسلام و زیارت آستانہ سید الانام و عقبات علیہ السلام اہل بیت
علیہم السلام گردیدہ از راہ دریا بدارک سادات مذکورہ شتافت و بعد از چار سال شرفیاب طوالت کرد منظر و عقبات
کمرہ زاد ہما لشکر شرفا و نظیاً گشتہ بمرشد آباد سعادت فرمود بعد رحلت مہابت جنگ سراج الدہ و بمقتضای سفارت
و شامت طالع خود با جنین بزرگ واجب التعلیم یلمی پیش آکرہ از جانبیک منزل داشت بجز وعنت بلا ملت بدر کرد و آن
بزرگ متحرک گردید کہ در جنین حالت کجا رود و چونکہ کمالک ملکیت چند ماہ راہ آن سبک سربناہست درین عرصہ حسن شفا
دعوت ازادہ مابے احمد کہ چراغ و دودمان و فخر خاندان مہابت جنگ است با آنکہ خود ہم از سراج الدہ و بنا بر زشتہ مزاج او
و رفاقت شمامت جنگ مرحوم خود را داشت بجز و امنا سے این خبر پلا تل بمخدمت سید طویل القدر برہنہ پاشا رفت و آن بزرگ
را بخواہ خود دلالت نمودہ ہمراہ آورد و لب دریا مکانیکہ اکنون اقامت آن جناب است برودہ مکان مذکور رنزد و پانچواں
سید عزیز ندبور نمودنی الحقیقہ در آن وقت خود را در دہن سببی در انگلندہ بود جناب اقدس اسکے در پاداش این عمل
حفظ و صیانتش فرمود و لامل خطر سے عظیم بود آن وقت خوف و اندیشہ اش گذشت اما نیک نامی این کار بر صغیر و در گذار
از حسن رضا خان بیا دگار و در صحیفہ اعمالش ذخیرہ روز جزا ثبت و پاسے دار ہما ند و سراج الدہ ہم گذشت و برعکس
نتیجہ یافت ہلیت از مکافات عمل غافل مشو چو گندم از گندم برود و جو جو بد ظاہر اجمالے آلیہ در بیان حضرت شخص
بعبارت عربی مقتفا بر طریقہ تحقیق و عرفا تحریر فرمودہ دیگر حوائش شرح مفاتیح الما حسن کاشف رحمہ اللہ در فقہ بعبارت
عربی کہ کاشف معنیات است و کتاب اخوان اللہ و غلام الخوا کہ در حکمت است چندین نسخہ فرام آورہ و بالکل
متنقح و تحقیق مقابلہ نمودہ جا بجا اکثر عبارات نامناسب و نامفہوم را بعبارت مناسب و قریب التعمیر دادہ و چون گفت
و المعنی تسلیس و تسبیح فرمود بلکہ چنانکہ اکثر النفع دیگر بران افزودہ سے توان گفت کہ تفسیفی است مبدیہ دیگر شرح کا غیر نحو
بعبارت فارسی براسے مبتدیان شروع بہ تشریح نمودہ نام تمام است و شرح نمجہ الما حسن کاشف رحمہ اللہ نیز در فقہ بعبارت
فارسی نوشتہ اما نام تمام ماندہ و سرحت مطالعہ می گویند بحدیست کہ انچہ کہے در یک سال مطالعہ کند ایشان در یک روز متنا
می فرمایند الحمد للہ اسے آلاں کہ اوائل ماہ شعبان سنہ یک ہزار و یک صد و نو و چار ہجریست سید مظلم مذکور در آن مکان کہ فائدہ
عالیشان حسن رضا خان پانہ از آن مقتد اسے ارباب را از نمودہ شرح البال بطلالہ و مقابلہ کتب و ہدایہ و افادہ مردم در
شہر مرشد آباد سے پرداد و حسن رضا خان و اولاد ایشان و محمد حسین خان بن حکیم ہادی خان و دیگر غلمان و اردو سادات
و مہتمم و مسافر از فیوض انفس مبارک اش فائدہ ہا بر می دارند حق قضا سے سائے بلند پای سید طویل القدر مذکور را بر سر
عباد خود حملہ و پانہ دار او ہنگامیکہ فیروز تہ تیغیہ حازم کلکتہ گردیدہ زمانے بسیر در بلدہ مرشد آباد متوقف بود و اغلب
احیان و رحمت سید میر و رند کور سیدہ مستغنیہ بود از ہر عالم سخنان سے شنیدہ روزی بہتر تیغیہ مذکور رفتن خود بہ سمت
دہلی و استماع گفتن عجیب از بزرگے کہ نام او اکنون بیا دنامہ فقیر سہ سال قبل اگر شتہ شد نہ نادر شاہ جیکہ محمد شاہ
بہر یک عمده المملک و صفدر جنگ بعزم تادیب علی محمد و سہیلہ برآ نزلہ وین گذر نہ رسدہ بود و سید در بہان لشکر بزبان

بعد قسم میگردانید که هرگاه خود پاره اگر هیچ وجه رغبت بآید ننگد خرقه و ار که نادر شاه میخواست بداند که مرگ و انتقال او ازین دارال اقبال چه صورت میگردانند هر گاهی طبعی و بهاری در قاهره بر فراش خوابید بود و در معارک حروب و کرب کشته خوار شد بهر صورتیکه براسه او مقدر رفته است استکشاف آن می نماید و هر چه او بگوید بے کم و کاست پیش من آمده باید گفت نور محمد خان سلفی سبب الامر بخدمت آن بزرگ شتافته حسب الامر بجا آورد و برگشته پیغام گذارد که چنین فرموده اند از قاهره در میدان جنگ از مخالفان کشته نمی شود و بر فراش بیماری نیز نمی میرد موت او از دست نادر خان او دست از دست ما زمان مستحفظ و رحمن غنیمت است خود کشته نخواهد شد و استلخ این خبر سید فاضل مرحوم مرحوم سه سال قبل از کشته شدن نادر خان از ناقلش فرموده بود و چنانچه اول بآل اشعاری کرده اند

دوم سرخیل اتقیایه مؤمنین و زبده اصحاب یقین حاجی بریج الدین اطال الله علی رؤس المسلمين ظللاله و سقانا من ریحیق التحقيق زلاله

دی از متوطنین برگزیده سرکار سارن و از جمله اتقیایه زمان و عزت گزیدگان بانام و نشان است تحصیل علوم مند اول نمود و مراحل زندگی را در رخدا مطالعه و مجاهدات با نفس اماره پیوده اکثر در محبت خواجہ محمد جعفر مرحوم که در ویش صاحب حال و مقال بود بسر برده سر رشته امری به در خدمت خواجہ مرحوم درست نموده در محبت اهل البیت سمر گردید و با اتفاق حاجی احمد علی داماد مولو سلفی مرحوم پنج و زیارت عقیات عالیہ شتافته وقت سعادت زیارت عقیات علی مرتضی سلی مشرفا السلام نیز مشرف گشت انحال در ده مصطفی آباد که ملوک زو میا اوست با عیال و اطفال بسری بر دلقوای چشم از علم فقه و حدیث و تفسیر نهایت آشنایان و از عقلیات نیز بگذاشت افاضل عصر او را در ذمه فضل شمرده اند و شیخ محمد سلفی مرحوم نهایت احترامش نموده بود که تمام عظیم آباد است و یک حاجی بریج الدین روزی براسه رخصتش که از بنارس بوطن خود می آمد و محض براسه ملاقات شیخ میردند کور رفته بود و شیخ تا سر دروازه مشایعت نمود و وقت نصیحت نهایت رقت و دعاها فرمود روز و شب اوقات شریفش بعبادت و طاعت الله بسری رود و گاه نماز شب که عبادت از تهنید باشد فوت نشد اوقات در کمال انتظام و انضباط می گذرانند و در احیان مصاحبت ندیده ام که فطی علف شریع سرزد یا شتت از سنن فوت شده باشد سن شریفش مبتدا رسید بسیار تاسست نماید که عمر هیچ یک از ائمہ اهلیم السلام باین حد نرسیده عمر من بنید انم چه انقدر در از می یافته ایز و تقیاسه او را و چنین بزرگان را سلامت نگذارند که بدست نازل بر کات الکی و یادگار اسلاف کرام اند

ذکر جلوس سراج الدوله برستد ایالت بنگالہ و بهار و اوژیسه و سوانخه که در ایام دولتش روی نمود

سراج الدوله بعد فراغ از امر اسم تعزیت برستد ایالت بلوس نموده قلیله از فوج را از زمان داد که رفته خالا اوس بے گسیبی زو به شصت جنگ و دهلان مهابت جنگ را از موسی جمیل که در انجا رفته سکونت گرفته بود دیدار آمد و در گوشه نشاند و اموال او را انقیر و غیر ضبط نموده داخل خزانه دولت خانه او سازند و تقاسمی بی گسیبی بجز درون مهابت جنگ با آنکه زر باسه خطیر بود و رفاقت و جنگیدن با سراج الدوله از ان زن احمق گرفته بود و راه ماییت جست هر یک

مطلب است و ما دست فرید و مشابه را از کجا به نامت در ساسی دیدیم خود که در شهر داشتند آمد اقامت نمود و در طایفه که نامد بود و در طایفه
با صراحت اوج سرای الدوله و مغرور شد به میر نفوس که کمرایه خدادار الماس به بله گیتی بود و دست محمد خان و رحم خان و غنیمت
سر داران فخری را طبع نمود و پیش سرای الدوله مدد خواست و نصیرت خود که نید و بواسطه آفتاب در رفت و اموال غافل بی بله
گیتی آنچه بود و سیاه شد و غنیمت خزان من حادث سرای الدوله گردید و آن زن با حق فطرت بشومی مدایتیکه با خواهر زاد خود با وجود
بے اولاد صبی و ورزید و یکا فکات رخداد و لون خون ناحق حسین قلی خان و دیگر افعال تغییر گزینا که از اسباب عزت و بزر
دولت ماسه گشته در گوشه نشست و بی بی را بود و سرای الدوله بوجه چند ترسانیده با دفتر پیوسته که آن کرام الدوله را در
و در عقد ماسه بنام خواند و را به یگم از اکثر صدقات او نمود و نامد میر محمد جعفر خان را از بخشی گری مسدول نمود و میر من نام شخص را
که بزنی حسین الدین خان برادر داد حسین قلی خان و در میان نگردد و طلبیده خدمت مختاریه او و پیشکار و بی اخلاص خود و من
را خطاب ماسه را بجای و منصب بیخ براری و نوبت و پاکی جمال دار بخشیده ماسه را الماس و مرغی نام ساخت و درشت گوئی و فحاشی
و استر و دشوار کان دولت و اعیان ملک خود را از ابتدا شیوه او و موجب نفرت طبایع مردم از دود و دهر ماسه آن هر دو کس
ذکر خود و موهن لال با رنقاسه طبابت جنگ در دواسه دیرینه در تفرق و تنش جمیع سرداران از دود کینه با اشتداد یافت
و غیر از مسلمه چندی که دولت سرای الدوله اقتدار یافته بود و همه سرای الدوله پیش نهاد و حاضر گشت و بد ما و حلیه و دنا و در
عکس بر ادا فتنه بنیاد دولت او شدند و درین ضمن سرای الدوله اراده از انحراف ملک پور ریزه از دست شوکت جنگ پس مصلحت
در باطن خود و منفر ساخته به نیت راج محل نفعت نمود و با سلسله فخر تیره او تا بران محل اضطراب عظیم بشوکت جنگ و ادایا می نوشت
و نموده نهایت تشویش ماسه را من اسلحه و اسلحه گردید شوکت جنگ چون هنوز چند ان مشیه الارکان نشده بود و رجوع به
و انفا نمود و اسد ماسه و ما بر اسه دفع بلا گردشتن سرای الدوله از اراده که داشت می کرد و گمان به سرای الدوله خیر رسید که مردم برای
گرفتن کشن به بهر راج به راج به شامت جنگ به یگم نگردد و فتنه بود و در کشن به بهر گریخته خود را با ملک تیره رسانید و مسدود کرد
مساب کلان آنجا حاشیش نمود و نمی گذارد و سرای الدوله را دستاویز این خبر درک عزیمت ماسه با شوکت جنگ نمود و معاود
نمودند با و مشرور و مطالبات و معالجات بیشتر و یک نمود تا آنکه از کمال مرسله کار برآمد و انجا مبد و سرای الدوله لشکر کلان کشید

دگر لشکر کشیدن سراج الدوله بر کلمته و مغلوب شدن مسزدریک صاحب کلان آنجا و فاش شدن معمره مذکور و بدر رفتن مسزدریک با معدودی از انگلیشیه و گذاشتن سراج الدوله باینک چند دیوان را چه بردوان را بمخالفت و حکومت کلمته

سران الله و لکه در دو نخوت و در دماغش پیچیده از طریق حرم و امتیاط انفراسخ دور افتاده بود و اعلیٰ بچیدن با انگلیش جزم
نموده به آتش ملیش فلیسیدن گرفت و قفا و سر داران و دیرینه دماست جنگ را در حضور او مجال نفس کشیدن نبود و اکثری
به ابر بے آبر و صے خود و بهر مه آدن ار ازل و مستغاضا مان ذوال دولت و اقتدار او بوده اند و در همه بر این امر نوعی کتاب
و مژگون بصلح بود و زبان نمی آوردند و او نیز از شما چیزی نمی پرسید و کسانیکه خیر و مخلص او بوده اند اکثری خفیت و غفلت
و بسبب کمزوری قانون مشاورت و اصابت را سه بر اهل دور و نزدیک و دولت مابلیک میسر آمده مغرور بوده و ستمه خلاف رضای او

مغل مصالح امور خود دید و بر بنای آنی آوردند و سراج الدوله خود را بملی بود و عیدیم اشعور و از باده بمل و جراتی دولت مست و مغرور
حسن و قبح کار با بر امون خاطرش نگشته و لمای مردان کار با تش غصب بی موجبش برشته و الا انفعال این عالم با و بی جواب
و سوال ما قانده میسر بود و حاجت باشتال نار و جدال و محال داشت لیکن چون تقدیر را گئی بزرگسایه خانه ان حاجت بگ
و انقلاب عظیمی رفته بود و امام ملکیت بنگار و بهار و او را یس که سلطنتی است و وسیع پرست و طفلان دان امتحان لم سیک
سراج الدوله دوم شوکت جنگ افتاده و دود از دودمان با بر آمد الفقه سراج الدوله به بنید لشکر و اسباب سفران داده و ادال
ماه مبارک در رمضان باراده و خیمه مملکت از مرکز دولت خود به تصور گنج که ساخته او بود و شصت نمود و قطع منازل کرده و در فتنه محمود
ند کوره منزل گزید چون جامه انگلیشه را جنگ سراج الدوله متعین و اسباب حرب او بسیار بود و کوشی قدیم تعین حید و یعنی منازل جنگ
و خواست منتهی را حکم نموده بدو افتاد بر فتنه سراج الدوله که سامان و افرام موجود و سپاه بلا انتها میا داشت و خیمه اندک و کوفه
بسل بدست و اندک جنگ و محنتی غالب آرد و مسرت و یک عهده را بر خود تنگ دیده و پاره کار در در بر رفتن دید بلیه آنکه با کسر
از اقوام خود خبر نایده و را با محدودی از سرداران بر جهاز کشیده باقی ماندگان بنا بر فرار سردار و فتنه گشتند و اطلاع و ناچار
برخی بمقتضای غیرت موت را بر حیات گزیده و تا بارت و تگه بند و ق بود و جنگیده و آخر الامم فریت تا گو ارمگ بد لا و روی
و گوارائی نوشیدند و بپشتن مجبور گشته اسیر بنیال قدر شد و اموال و زر هایه خلیف که احصای آن غیر مقدور است و محاسب و
هم در حساب آن اعتراض بفرست نماید از کوشی کینی و دیگر سوداگران هندی و انگلیشی و از منی و غیر هم بشارت بپای
لشکر رفت و سراج الدوله قانده خبر از و ز و وبال ماند مال فتنه این ماجرا بیست و دوم ماه مبارک رمضان سنه یک هزار
و یک صد و شصت و نه هر چه بعد الفتنای دوا و دوا و دوا روز از رملت حاجت جنگ روی نمود ظاهر اسیر و اوجیه
کوشی قاسا با زار و چنگس دیگر از قبا مملکت دستگیر گشته نزد سراج الدوله و نده معید بودند و شاید در همین جنگ
بی بی چند از سوان انگلیشه در دست میرزا امیر بیگ که رفیق میر محمد جعفر خان بود افتادند و میرزای مذکور آنچه از ابرامان و بخت
بود دلیل آورده با احتیاط نزد خود امانت مخفی نگه داشت چون شب شد میر جعفر خان را مطلع ساخته و میو لیه سواری او یا کشتی
چالاک دیگر خواسته بی بی هایه مذکور و ابرامان کشتی با خود برداشت و کشتی را هنگام شب آهسته آهسته مخفی در استخوانان
سراج الدوله راند چون دور تر از حد و لشکر رفت تند تر راند و بر جهاز مسرت و یک که دوا و دوا کرده و در از لشکر لنگر کرد
بود و سانی بی بی هایه مذکور حسن امانت و خوبی و دیانت امیر بیگ با اصحاب خود ظاهر نمودند صاحبان مذکور خواستند که
با وجود عدم مقدور با او را حاجتی نمایند امیر بیگ از قبول آن علایا امانت نمود و ظاهر کرد که این کار را من بطبع این مال نکردم
شما هم سردار قومی و بنحیب فرقا پدیدن هم مرداومی و بنحیب قوم خود بمقتضای نجات امریکه بایست کردم تا شما را از ایداد گاری
باشد و شما شب بگشاید میر جعفر خان پیوست الحق کار سه کرد که از نجات توقع چنین و کار بنحیبان همین است و این بنام مسلمانان
بلیه ابرامان شیده و خیانت و در مال و ناموس مردم گذاشته متعذر ابرامان آمانناش غر و افتاده و بزرگم خود افتخار سید انبیا
خلفا و امویا سه او که داند از تسویلات نفس اماره و دلاله سلطان شیطان و دشواری طبع دنیا پرست است چه از اهل ابرار
عالم و دنیا طلبان که قبل از اعمال و آمانی اینها حفظ دنیا را غیر فرست است بین و وفادار است مبرهن بیست کار با کمال
قباس از خود گیرند که هر یک شد و در روشن خیر و شر بدست اگر بنحیب با دس بنحیب حاضر باشد هر چه بفرماید مسلمانان را واجب
است که اطاعت ام نمایند و در غیبت امام و بنحیب بر امداد و واجب است لیکن اگر کسی قصد جان یا مال و آبرو و سب کند

در دادم و اور دات را آغوش کشادم و آمد و رفت در بارش رفت نمودم چند روز چنانچه مطالبه الملون مزاجان نادانست
معروف و مضاجوئے من گشته بناسه جمع کارهای خود بر استشاره و اشارت من گذاشت و بنده مباحثه چند مانند وزیر
عمر و خلیج در پهلوسه شاه ماری از خلق و جوش قریب و قرین و در حکم و دستم سرگرم تعلیم و تلقین بودم اگر لکھو دیری رسیدم
اختیار من کشیده دست و زبان را در نصیحت احکام معطل می داشت و من بدین جیت بیجب بلای جتلا بودم خط و سواد در دست
نداشت باید وقت دستخط تعلیم فایم که فاد را با با و فارا با لغت و هر حرف دیگر و مسل نماید با فسله گذارد تا آنکه خود بخود
روزه بے اختیار در زمین دستخط بفرم آید و قلم دور افکند از مسند بر خاسته بجای دیگر نشست چون بسبب در میان
نبود بنده مطلق نیچہ نزد که سبب این آفتنگی چیست بعد ساسته بر خاست بنده مع حاضران دیگر منضم شدیم و بخانه روح الدین
حسین خان بادر سپید ار جنگ بیعت خان مرحوم که شوهر بخیر و ادب با بنده نهایت آشنا بود آمده از حرکت نذ کورده او که بهیچ
محفل بود استیجاب می نمودم ناگاه و خدمتکاری از مرقبان او آمده رفقه اش آورد و منعمون آنکه صاحب رفیق خندہ اتالیق
من اینقدر تعلیم و تلقین چراسے فرماید جواب دادم که بنوعیکه مامور بودم حسب الامر بتقدیم می رسانیدم اکنون که چنین میفرماید
هرگز التماسه نخواهد شد روزی چند خاموش بودم بعد چند روز باز ساجت در تعلیم و التا نمود و عذر خواسته نمودم که مزاج انضیا
آتش می باشد و مرا معلوم نیست که در کدام امر می شریک چیست امیدوارم که مرا آصاحت و در نه بجا مت نمود و میالغنه را از
مدیدر بر دنا چار در امر کریمے پر سید خسته سنے گفتیم تا آنکه عرض میفرمود جعفر خان متعین تحریک ادب بفسے و حنا و با سراج الدوله
رسید و نام اکثر سرداران که مرایا و فاندہ در ان مندیج و مرقوم بود که باهم دست قوسل بدامن دولت شامی سینه
بشر لیکه با عمو و میان چنین و چنان در میان آید و صاحب کرمیت محکم بسته قاصدا منزع این ملک است از سراج الدوله
شوند و رود این عرض میفرمود سر داران متناقض سر بسے منز شوکت جنگ را شورانیه و ہمد رین و حصہ منطوق
سبک سر که از جملہ بر اور زنا سے بر بان الملک سعادت خان بود از طرف پیداشده بلا زمت شوکت جنگ رسید و عجب شوکت
در سر و تنگ نظر سنے بعد و مر از سابق با میر محمد جعفر خان ربط و رفاقت و مناسبت مزاج بر تہ اتم و اکل داشت و مصیب یک
کیہ کہ قدیم نذکر محابت جنگ و مزاج لوہا نہ سسکے پیشہ داشت و در سفر جنگ اول کلکے مورد عتاب سراج الدوله گردیده از
عین راہ گرینہ پورینہ رسید و در ملک ملازمان و مقر بان شوکت جنگ منسلک گردید این ہر دو کس بطبع افند و جسم
سر سخنان خوش آمد را با سمان رسانیدہ دقیقه از دقاوئع ستایش شوکت جنگ فروغی گذاشتند او خود دالبہ بود و غریفہ سخن
طمان نذکر گردیدہ ہر پو در بارہ او بر زبان اینہا سے گذشت ہمہ را در حق خود راست پنداشتہ تحت فلک قمر احدی را
با خود ہر ابر سنے شمر چنانچہ غیرت آن ہر دو چون قدر خود را شناختی می گفت بعد فتح جنگ کہ چون آب و هواسے آتجا با طبع من
ساو گار نیست اول تعقیبہ بہر داشتن پس مقرر جنگ بعد ازان با ستیصال خان سے الدین خان و بادشاہ دست نشان
او نمودہ بلا ہور و کابل خواہم شتافت و قند حار و خزا سان را نشین خود خواہم ساخت و معرفت فنیاء الدولہ رسید الدین خان
و جلالة الدولہ جلالت الدین محمد خان کہ مقر بان عماد الملک بود ادانہ و مولیت جنگ پد رشوکت جنگ با آنہ راہ خود در دست
ساختہ واسطہ جواب و سوال و بر آمد کار ہاسے حضور گردانیدہ بود و شتہ و سخطہ و مر سے عماد الملک متعین اذن جنگ با سراج الدولہ
و انزع ملک بنگالہ و ہمار و او ولیہ از دست او بشرط ایصال بیشکش کرد و رو بہ نقد و ضبط اموالش حاصل نمود چون نقد
مرقومہ رسید بخشش او بالا گردید و کاوشناسے تجویب با سر داران قدیم پد کہ پروردگار منتشن از سالما و معتد علیہ

بوده اند بنا بر کینه های پوچ که از عهد صاحب زادگی بسبب بعضی تا فرامی ها که حسب الامر آقای خودی نمودند داشت شروع می
 گشتی را فیل و آرد و فاطر ساخت و میر علی خان و حبیب بیگ و بعضی متوسلان قدیم عهد صاحب زادگی که هر غلامی یک شاد
 بوده اند و در دولت اعز و عزت خود و ارتقا و مراجع آشنا در عزل خان میدانستند و غریب در آن کار بکند خود محک امر رفته کرده و میشدند
 و پیشه و فکر گرفتار غفلت و غمازات و مجاور و خیال بوده اند و در بعض احوال با آنها ضایع که اول فکر پانده ای که عمر و دولت
 آقا تا بعد از آن بخیس فیل و جواهر هر روز به اسوسه داشت و روزی اراده مقید نمودن سله هزاره که سر سر داران
 نو جوان دست و صاحب جرات و پرورده نعمت پدرش بودند و بنده و سرار و چنده نفی علی خان را بی وقت در غفلت
 طلبیده و در باره فکر گشتی ملی هزاره ای انتشار نمود بنده سکوت و در زیره چیز می گفت مبالغه نمود و قسمها داد که آنچه صلاح موجب
 باشد بگوید بنده گفت ای فخر باید دانست که بسبب نفرت مردم از سراج الدوله با وجود حقوق چندین ساله مایهت جنگ و جهار
 بنظر غیر ازین نیست که مردم از دوست سراج الدوله بر جان و آبرو و سعه خود مطمئن نمیشدند و شمار ازین پیرا می آمدند هرگاه
 به سلسله شام با نوکران پدر بگوش کنایر سده بهر از شامیز از و سلامتی سراج الدوله را خواستگار می نمودند از وقت نقدین
 بنده نمود و فیل بغیر عنایت خود و در خدمت کرد و بعد چند روز صاحبان معینه تا دانش با نوبرین مراغت آورده مردمان
 بهرامی ملی را قلع نمود و پراکنده ساختند و شکرک جنگ پیاده و سواران بر اداری ملی را بهرامی بیعت الدین محمد خان پسر
 و در روز خود رسد ار شده ویر غارت و تاخت بعضی برادران و بهرامیان که با او مانده بودند به رفته سله را خنجا گشتند
 محمد سعید خان و نسف علی خان برادر بنده بر در خانه اش رفته و دست او گرفته آورده و میخواست که بزرگواران را نشان بکشد
 محمد سعید خان و دیگران در شفاعت مبالغه نمودند و شنید آخر محمد سعید خان بر آشفته گفت خد او نه با چنین کسان این
 شرم نمی کند بخت آذر دگر ماند سپاه و اجتماع آنها بر حمایت سله و بر صورت از ضرب تا زبان محفوظ مانده مقید شد
 و اسباب و اموالی و اسب و فیل او ضبط نمود و بعد چند روز او را مع زن و فرزندانش ماری از جمیع اسباب گردانید
 سی و پیر خراج راه داد و بر کشتی نشاند و از دریای کوسی گذرانیده بطرف تبرنگه سردا و در بان پیاده گشتی کشانده
 بهر را از خود آذر ده ساعه ساخت بزرگان خود را بر نشسته یا می کرد و تا سراسر ایگفت و روزی با کار گذار خان بخش در میان
 در بار که ملادان بسیار نشسته بودند می گوید چون کار گذار خان بعد فتح بنگال سپاه و و ما بهر خود را البته ندر من خواهر نمود
 کار گذار خان بیچاره که جوان بهوشیار و مرد بکاره بود و است میران شده گفت ملی ولی نعمت مردم را غنیمت جنگل
 چنان بدست خواهد آمد که این قدر مبلغ گرانی نخواهد کرد گفت بجز این کار مایهت جنگ احمق بود که مردم را مال غارت ممان
 سعه نمود من پر کلاه بهر که نخواهم داد و در سعه دیگر میر علی خان که فوجداره نواب گنج و سر نیزه و غیره بر اسه شهن
 جنگ پرور و دیگر جا با و شده بود و عرضی نمود و بر عرشه نشست که نواب عالم پناه سلامت این لقب را بنده بهر حاضر ملیخان
 دار و نه دیو اصفانه حکم داد و تا چوبه اراکین خطاب مجرای مردم می کنیده باشند و تحفه ترا که نشی را طلبیده گفت که بعد از ملک
 عرشه کند عنون آنکه چون جناب ماسه را مردم نواب عالمیان تاب در خلوت و اخبار می نویسد مملکت دعوسه فرزند
 آن جناب دارم خود در خطاب عالم پناه معتر نمودم امید دارم که مرا بهین لقب و خطاب یا فرموده باشند و نه مبارکباد
 این خطاب که خود بر اسعه خود معتر ساخت یا زده یا شرف بر اسعه عمار الملک فرستاد و بختیار الدوله و ملا الدوله که در
 بودند نوشت که هر که بجز این خطاب بمن خواهد نوشت غلط را پاره خود و جوایش نخواهم نوشت عقل باین خولی و با آنکه دانا

بنیاد اما دقت و گفتگو سے زہنا داشت لیکن تا اقبال بود در بارعام بخش با جمال و اشتغال بہ کس رامیداد و نیز اران بہا دشمنان
استماع نموده سکوت می ورزیدند تا آنکہ میرسلطان اصحق خوفنا داشت نمود کہ من ارادہ بہ شجرت جنگ بودام و ملک نامید و ارم
مردم را تا نگین نمود کہ جنگ از بر و نہ برسات در ملین طلیان و تمام زمین زیر آب بود در ان وقت کہ اقبال کہ حرکت نمودند
چون در رنگ و بر آمدن مردم شد دیوانہ وار خود بر آمد و بے لحاظ پیش و پس دوسہ منزل و دویہ آخر خود ہم میران گردید
و بے دردت معاودت نموده بمانہ خود رسید

ذکر ظاہر شدن بیدلے سپاہ از سفاهت شوکت جنگ و برگشتن او بہ پورنیہ نام و دل تنگ

در بہین سفر چون مردم از دست شور و زبان او بجان آمدہ بود و میرکس در غنا خود با قنای دوستان شکایتش سے نمود
حبیب بیگ موفی در میان دوستان شریک بود و حامی و سخن چینی را اختیار کردہ سخنان مردم را پیش او نقل نمود
کہ مردم سپاہ با ہم اتفاق و رزق بہ نسبت بشما داجہ تک بچرا می دارند و این سخن اصلی نہ داشت بلی کار گذارغان و ششیج
عبدالرشید فہ شیخ جہان یار و دیگر سرداران با ہم یکدل گشتہ این بنا را گذارشتہ بودند کہ کمیشت مجموعی او را بجز و متدہ پرازی
گوئی باز کردند و ترسانند شوکت جنگ بر این اجرا مطلع گشتہ فائز شد و ہمہ را احتیاط نمودہ مذخرا ہی نمود مردم این
نامی را بہ حبیب بیگ لگان نموده ہما ملکہ کردید کہ شغبیگہ بدروغ ارادہ تک حراسے بہ نسبت دادہ و دہر وی شفا ظاہر کردہ
تا مش را بیان فرماید تا اگر راست گوشت رو بہ و شدہ ثابت کند کہ کدام کس گفتہ و اگر در و نگو است ما اورا بہر امر و غیر
حبیب بیگ مضطرب شدہ خود ظاہر نمود کہ من چنین نگفتہ ام بلکہ بفرخواستہ ہما نمیدہ ام کہ ترک این گفتگو نماید و لا مردم
مستعد آمدہ گیما ہستند و اول از بہر ہم ازین سخن چون دروغ بود شک جنگ ہم از او زدہ شد و دوستان و آشیایان
ہم در ہمان مجلس مورد لعن و لعش گردانیدند حبیب بیگ خود را معصون طرفین دیدہ جانہ بہ شنگا ہی تخریر و ترک دیکار
یافت و ہما بخا یراق و لباس از بر کندہ گفت تا جنگ رفیق و بعد از ان فیقر و فی المقتیہ اگر چنین نمی کرد مردم او را بہر ادگشتہ
ارادہ استحقاق و آزار او ہمان جاداشتند شوکت جنگ مردم را از خود و سخن و بدہ از جمیع سپاہ اشکافان گزیدہ و در بیان
نویزنا دستہ کہ بر بعضی از اصحاب اعتماد داشت یلغار نموده داخل غنا خود و رقلہ گردید و بہر دروازہ ہاسے قلعہ مستحقان
گماشت کہ کسی را بہیراق نگذارند چون سپاہ را ہم ہر دو اعتماد نمود ہمہ کس شک آمد و رفت نموده در غنا خود ہستند
آخر تا چار شدہ از ان آہن بہیراق داد و درین اثنا خبر رسید کہ سلاہرادی حسب الظلم سراج الدولہ از طرف بہر نگر
روانہ مرشد آباد شد نہایت تعجب نمود و گفت اگر اسلے این حرکت با وجود حقوق چندین سالہ پدر من ہلس آہ دیگر از اندک
چشم دانا نباید داشت خائنش را تا شاہاید کہ حقوق پدر خود را بہر لالی بود یا وی کہ نہ سلوک لیکہ خود بااد کردہ یا دشت
آرد کہ با او کدام بہیناست کہ نگردہ ہمدا ہم بکدام سلوک امید و خال او داشت باضیاع نمودن یا ضیاع اموال و اسباب
فرصودن یا آہر دس او بہر باد دادن یا اورا ماری از خر و دزد بلکہ بیگانہ فرستادن غلامیہ ذکر منہاست اورا فرستادہ
الحاقیت با او قلم است کہ در تحریر کن رلیگان صرف شود و سراج الدولہ انتشار رخا س و تنگ خرفنے و عداوتہای او از و کات
میرسلطان و دیگر تاجان را می اد استیاضہ نمودہ خواست کہ ارادہ او در بار یکہ شہر و عداوتہا پیدا
و ستان و سراج الدولہ را می راسن بہنار می پسیر غیر را جہ جانلی را ہم را بقوجہداری گوشتہ دارہ و سیر

خود گرفته نزد یک سراج محلی معترف ساخت و متصل با در ابرام ناراین مع فی خود عبور نمود

ذکر رسیدن افواج سراج الدوله در میناری و افواج شلوکت جنگ و در نواب گنج و مورچان بستن
خمله شلوکت جنگ و جنگیدن فتنین و تلف یافتن افواج سراج الدوله کشته شدن شلوکت جنگ
در میدان جنگ و حرکات عجیده که در آن مضاف از شلوکت جنگ بظهور رسید

شلوکت جنگ که از پیشتر غم جنگ با سراج الدوله جزم نموده پیغامیکه سابقا ذکر شد فرستاده بود بعد فرستادن خط مذکور
بمردم خود فرمان داد که بجای محفوظ انقض کرد ده مسکرها را همان جاذبه هند علامه پدرش که البته خالی از شور نبوده اند ما بین پینار
و نواب گنج جایکه از هر جانب جیل با سه عظیم محاط داشت و راه در آمدن در آن مکان تضرع از کوه اسیم باریک بلکه بار آستن
پله از چوب و نه و گاه ممکن الصوز شده بود و همین نموده با آنکه دور میدان جیل عمیق عریض بود که بعضی جادوسه که در دوزخ
اندکے کمتر عرض داشت باز هم اکثر جا که احتیاط نشسته آن بود خندسته بر لب جیل کنده شدی مرتفع بر آورده بودند و اگر کسی
در اینجا بلیقه با جمیعت بسیار کم هم می جنگیده در تنه می بایست که لشکر خضم پوشش تواند آورد و در پشت لب خود
بود و از رسد و اسباب انچه در کار میشد بیسوت و آسانسیر انجام یافت می رسید سپاه سائر که عبارت از سواران و پنجا و سواران
ولا در باشد باندیشه زبان بے قاعل او داد و دو بنا بر عدم اطمینان ز سپاه دور از هدیگ بودن بر سر دانسته چند و نزدیک ادا آنکه
خود بر آید سپاه را بر مورچان معین مذکور شخص نمود و فرمان داد که عظمه از غنیمت گاه و اوبر لب دریای سونوز که البته فاصله
یک و نیم کرده بلکه افزود و در جمیع سپاه و در چنانچه بنده و سلف علی خان برادر بنده و کارگاه از خان بخشی و شیخ جهان یازو
شیخ عبدالرشید نو شینج مذکور و میر سلطان خلیل خان و محمد سعید خان پسر ابوتراب خان یوراسنه که در جنگ نثار و بر فتن
برهان الملک کشته شده و دیگر سرداران بیعت خانی و غیره مع رساله می رسد خود که گویا یک فوج همان بود حسب الامر سپاه
رسیده و فرود آمدیم و سیام سدر کایته جنگا که پیشکار تو بچانه دست بود و تو بچانه دار و تو غیر از شلوکت جنگ از عهد پدرش
نداشت هم راه آقا می خود مانده یک روز قبیل از جنگ رسیده بر سر راسته که راه بر آمدن از مورچال همان معین شده بود
فرود آمد و لشکر بے سردار سائر و تو بچانه بقاصد و نیم کرده از هدیگ گزیده هر روز خبر قرب و وصول افواج سراج الدوله
می رسید روزی قبیل از جنگ خبر آمد که فوج هر اول سراج الدوله رسیده می آید مردم این طرف هم تا چار تیار شده باشند
مدافعه استناد بنده بدانان منع شده که هنوز اندک بعدی در میان است و تا فرود آید رسیده شام پیش خیمه شلوکت جنگ رسیده
بر پا کرد و در معیند الفتنین بنود که تا سکنی آید شب بر صورت گذشت و صبح تا راج میست و یکم محرم الحرام سنه یک هزار و یک صد
و هفتاد و مید و ساعت روز بر آمده بود که شلوکت جنگ خود هویدا اگر دید ملازمان نزدیک بنجم او آمده سلام با کرد و اندازا بفر
بنده هم بود آنوقت هم عقده انهمین و خاطر پر کشش که از تو که ان سبب هیچ داشت نکشود و مسلک اعطاف و دلیجوئی نه
بیموده سرداران را که بر اسلح سلام حاضر آمده بودند حکم داد که بجاییکه خیمه و مورچال داشتند بر دند بچا را با ناپا از بطرف
دوست راست بقاصد یک و نیم کرده که بودند رفته مستعد شدند تا چهره پیش آید و خود مع سواران یک متفرقه و معینان خود
مثل میر مردان سطل پسر میر رستم علی خواهر زاد و خواهر معتم برادر و مصمام الدوله خان دوران که دار و قه خاص برادران

و صاحب نشان زر تار سے پور و چین ول کہ دیوان قدیم او بود و سید الدین محمد خان نوہ افغان علیا کہ پاسے ملی ہزاری سقر
گشت بیلہ پاسے برق انداز برادر سے ہزاری مضبوط مذکور بسر کردگے او معین شدہ بودند و برادر حقیقے خود شش میزن
و معنائی نام کہ پاسے ملی خان ہمارا ہمارا جنگ خطاب و سوار مدد سوار ہمارا داشت در میان مورچال مثل مسید
دشمن گردیدن گرفت و بزم خود کو با انتظام مورچال سے داد و سوار خان نام چارہ در سے کہ افغان کمن سال او در وہ سیر
سلطان غلیل خان سردار مغول و نیا ویدہ از خود کار و دینار بحیثیت خود کہ قریب بعد دو مدد سوار خاہند بود و افغانان
وقت ہمارا بود درین عمر مدہم انواع نشے و کج خلقیے باہر اسیان سے خود نشے از در و چون بگذشت در میدان آبادی
منہار سے لشکر سراج الدین ہمارا سے راجہ موہن لال دیوان او در رسید و اعلام آن لشکر پر پاگردید و از دور مشاہد
سے شد و فاصیہ بین السکون انہر سو قریب ہو کہ دو ہوسام سند درخت تو پناہ دستے از سیاہی دستی تا کہ دو کار سے باخار ہلاک
ہو جانفشانی خود از امور چال بیرون رفتہ در میدان قریب پریم کردہ و در امور چال میں کج برق اندازان مغرب روید و مقابل
لشکر سراج الدین الہ آباد و مفاد یک و نیم کردہ گذشت فوجیکہ در میان جیلے دسلے ناعد ہر اجمیل و مورچال برآمدہ
ایستادہ بود و دین لشکر سراج الدین از فوج سرداران و سواران لشکر شوکت جنگ بنو و شمالا مقابل و مفاد ملہ و کردہ
و در میان جیل عظیم داشت راجہ موہن لال با اتفاق میر محمد جعفر خان و دوست محمد خان و میر محمد کاظم خان و دلیر خان و املاک
ہمراہ ترخان و شیخ دین محمد و دیگر سرداران غیر ہارالب و ریاسے لنگاہ پر پاگردہ خود مع سار سپاہ و تو پناہ لشکر را
مغرب ساختہ بنا بر احتیاط مستعد ایستاد و شروع ہو چو اپد از سے خود کو لما بنا بر جد مسافت اکثر در جمیل سے افنا و بعد
از دو سہ ساعت کہ تو پاسے کلان رسیدند و آنا را سر سے دادند بنے از کو لما متصل ہو چو چال و احیانائیکے دولی و از دین
مورچال ہم سے رسید چون گولہ اندرون رسیدن گرفت شوکت جنگ ماہے و مراتب را از خود دور ساخت و فرمود
تا بجز اباوند و کوکران کہ ناچار ہمارا سے گفتند بر آنا نشے سے خود کہ ملک حرامان جوم آوردہ سے خواہند مرانشا کہ توپ
کر داند مردم متفرق و دور سے گردیدہ باز ہمراہ سے خود کہ پاسے آسودہ خان ہمارا دارند کوکران التماس خود کہ توپ
سلامت ابن صفت جنگست و من ہمارا آفت جاہ جنگا ویدہ و جنگیدہ ام چنین جنگا را این قسم نے جنگند فوج را یکجا و مرتب
نمودہ مقدمہ و جناہین اگر است توپ و تو پناہ دستے را پیش رو گذارشتہ باید بقا بلہ ختم شافت و پناہ اریا باید نمود تا
فتح و ظفر جلوہ گرداید بر آشت ہمارا در نہ کہ سر دشمن نمود و آصفیہ را فاش دادہ گفت من خود سہ صد صفت جنگ جنگیدہ ام
عظیم کسے در کار نیست بچارہ خاموش شد درین اثنا سوار سے را فرمود تا رفتہ شیخ جہان یار و کارگر ارغان و جمیع سرداران
گوید کہ نشانہ سے دشمن می نماید و شاہجرات و یورش نمی کنید بر آنا بتا زید سوار رفت و باز جواب آورد کہ با این فوج قلیل
بر چنین فوج کثیر و زاحمت گلی و لاسے جیل یورش نمی توان نمود و مقر و ن اہل صفت ہر گاہ آنا یورش آرند و این گلی و لاسے
را سہ ناہند و صدات تو پناہ کشیدہ و نزدیک رسد انوقت انچرا از دست بر آید بلبل باید آورد کہ ہمین شہیت است
آزردہ و آشتہ گشت و سخنان تالائی بر زبان راند و گفتہ شد تا کہ تا مر سے چہ سے کنید بلا باید نمود و سیام سند رہند و سے
تو پناہ من برآمدہ بیرون مورچال رفتہ و شاہرہ اسمن ساز سے سے کنید اما در آمدہ رفت یک بار و پھر روز گذشت
پیغام دیگر کہ رفت تا جواہر ایش آید عمر مدہ سے بایست چون ثلث روز باقی ماند چو س رفع غار و کشیدن پیالہ پاسے
سرشار در سرش بچید و سبیل صحبت شہوان تھنیدہ عثمان خاطر شش بطرف خلوت کشید از میں فرود آمد و در غیر حرم سرا

رفت بندہ باد بگر ما مزان و رنجہ دیو انخالی شستہ شکرانے بجا آوردم و گفتم کہ اگر این قدر روزگار باشد ماندہ بجزرت
بگذرد شب ہمہ با یکا گشتہ و این احمق را بطوریکہ میرا بد فامیدہ فردا فوج را یکجا و مرتب باید نمود بہ ایست مجموعہ ایکسید
تا آخر مقدمہ راست میرا بدین را گفستہ ارادہ رفتن و لشکر سپاہ کہ طرقت دست راست قریب یک و نیم کرہ برادرین
نقے سلفے خان و جمیع دوستان ہما بخوابو دند نمودم چون از انبوه مسکرمہ دن رفتیم کہ شیخ جہان یار و کارگردار خان و شیک
و محمد سید خان و شیخ سعد اللہ و میر سلطان خلیل خان و جمیع سرداران با ستارہ پیغام ثنائے شوکت جنگ تاب خفت نیاورد
یورش نمودہ اند و لغت جہیل پیش روے را بخرابے تمام پیودہ عترت قریب لشکر سراج الدولہ سے رسد و جنگ اتمام سے
پیردومن دور و تنہا افتادہ ام الحال با نمانے قوام رسید و لشکر شوکت جنگ را در عجب تفرقہ دیدم و دستم کہ سرداران
عہدہ سپاہ مع سواران ہر اہ از میان جہیل بحال تباہ گذشتہ و مضرب توپ و بان و بندوق طرقت سراج الدولہ خوردہ
اگر راہ یا بند افتان و غیران تا ہم خود خواہند رسید یا در راہ تمام خواہند گردید و سیام سندر سپاہ درون بابرقت دادان
از طرف مشرق خدا سے دانہ بچہ صورت بر سر آنا خواہد رفت یا نخواہد رفت و اگر رفت چگونہ خواہد رسید و مامل
بچہ خواہد انجا مید دستم کہ ہر دولشکر این سبک سر تمام شد اگر بصورتے این ابلہ ہمہ بلشکر خود پیوند و عجب لہ ہر دو
لشکر یک جا شدہ صورت قریبے روے نماید شاید کار سے از پیش رو و گبر شتم کہ شوکت جنگ را بر آوردہ سوار
گردانم و زد و تیر برانم تا ہمہ یک جا شوند بر و خیمہ اش کہ رسیدیم دیدم کہ خبر پیش رفتن ہر دولشکر یعنی سواران سائر
و قہقارہ و سیام سندر باین دست لایصل رسیدہ و خودش مست شراب افشتہ سرو دستار از خواب بیدار و بر فیل سوار شدہ
مردم را کابش کہ ہر یکے بعد داخل شدنش و رنجہ بجا باے خود آسودہ بودند مضطرب الاحوال نیار شدہ میر سدر سائے
و برین اجماع و احتضار و پر خند و تا آن زمان افواج متفرق پیش رو با فوج سراج الدولہ نزدیک تر گردید بارے تاکید
نمودم تا از جاے خود جنبید اما بچو اس راہ قدیم راہ میر و دبا دست بردوش فیلان گذشتہ فیل را توقیف سے فرمایہ
و بندہ سلفے الاتصال تاکید سے نماید تا ہر صورت این بے خبرہ پشت گریے سپاہ خود بر سدرہ چند سہ کر دم سواری
بجنبیدہ ناگاہ از دور دیدم کہ فوج جہیل راہ سلفے نمودہ چون نزدیک بفتح سراج الدولہ رسید آب و گل عظیم خود یک بیکان جہیل
کہ طرقت لشکر سراج الدولہ بود یا فتنہ محال عبور و بر آمدن از انجا یافت و از ان طرف مردم سراج الدولہ بہ خاطر جمع اینما
را نشاندہ بدوق و جزائر خود نمودہ یعنی را بخرج ساختند و اکثر مردم اذان و رطخ و دراکنا را کشیدہ بلشکر بار رسیدند و در
انجا ہم از خوف پائند اسے نکر دہ در گذشتند تا آنکہ میر محمد جعفر خان و دوست محمد خان و میر کاظم خان و عمر خان و بیچ پسران
خود دلیہر خان و اصالت خان و غیرہا و شیخ دین محمد کہ ہر اول را بھ سوین لال بودند پیش تاختہ و کار ہر دولشکر شوکت جنگ
کہ قلیس مردم متفرق ماندہ بودند تمام ساختہ پایشتر گذشتہ شیخ عبدالرشید نوہ شیخ جہان یار و محمد سعید خان خلف الہر تاب خان
تو را نے داد دلاور سے داد و شربت ناگو اور مرگ نوشیدند میر سلطان خلیل خان نیز بہان جام را در کشید
نقے سلفے خان و حبیب بیگ کہ در ان میدان فردا آمدہ استادہ بودند اندک جہراستے خودہ بدست دوست محمد خان
و میر جعفر خان افتادہ چون ہم شد با بودند دندہ ماندہ کار گردار خان دلاور یہا نمودہ زخمائے گران برداشت چون گے
انمانہ ناچار شیخ جہان یار صحیح و سالم و کار گردار خان بخرج و بیہوش از میدان برگشتند و سیام سندر ہم نمانے برداشتہ
اگر بخت و سرداران فوج سراج الدولہ بیات مجموعہ پیشتر آمدند بھر رسیدن انہا را در روے شوکت جنگ میر مردان سلفے

مع فاس برادران و میهن لال مع فاس رساله و میرزا و مناسطه برادر شوکت جنگ با همراهمان بے تحریک آلات
 کارزار را در گرفتند و سیت الدین محمد خان که قائم مقام علی خند بود به جراحت خور و در بر گشت و از برق اندازان کسی رفاقتش
 کرد شوکت جنگ مئون الخواس با پانزده شازده کس استاده بود که گلوله بنده بر سرش خورد و جان بحان آفرین سپرد و سر
 بیست و دوستان از غرض آنکه بر سرش بود و بر زمین افتاد و کس از ارادداشت بنده ماه خانه خود چندان کس دیگر هم که با نیش نامه
 بودند برگشته هر یک را سبب گرفت میر مرتضی برادر کرم الله خان امیر خاندان که رفیق میر محمد جعفر خان بود و عجب فیصل لاشین
 شوکت جنگ تاخته خود را نزدیک رسانید و میرزا رستم علی پسر آقا صادق بهیضه زاده امام سلفه خان مرحومین را که در خفا
 گشته بود به غیر از طرف پشت نیزه خود که بر سبب می ماند بر خانه او چنان زد که برادر بشکرگ گردنش برآمد و گشت
 یراقی را بمن و الگار میرزا سلفه ندکور که در وقت رستم زمان و از نیکان جهان مومن پاک اعتقاد صاحب صلاح
 و سدا و مجمع عامه خدا داد بود و در خود کس بر گشته مستعد گشت و پیشتر کشیده غصه را پیش طلبید و گفت که بدنا و غفلت نیزه
 بمن زده لاف برادر سلفه و سلفه یراقی را نه براسه آن بسته ایم که در چنین اوقات مفت با مثال تو به هم
 پیشتر یادیر اگر بگیر میر مرتضی بر آن تاخته بهاسه خود استاده و فیصل به دستور که فیلیان سلفه را به پیشتر رفت چون شام
 تخریب شده بود که این جنگ طے شد کسے لقاقت کسے نکرد و رعیت ملک پور نیزه هم جرات نداشت مردم
 هر یک بر سبب رفتن بخانها و خود رسیدند بنده و برادر بنده متغوب طرفین بودیم شوکت جنگ سلفه گفت که بعد
 از پنج ازین هر دو دیگر طامان خود که با ایشان پیوسته اند خواهم فید و سراج الدوله سلفه گفت که شوکت جنگ چیز ناچیز
 است همین هر دو برادر فاشا فساد و فوج بدال و عدا خنده اند بعد نظر سردور البزر خواهم رسانید یکبار در لشکر رفتیم
 از سراج الدوله و لشکر غنایات و ترغیب ترک رفاقت شوکت جنگ و قوسل و وصول بلشکر خود و ش ما هر دو رسید اما
 از خون طامان خوششیم و زبانی پیام دادیم که درین وقت اگر ترک رفاقت کنیم صاحب را بر ما چه اعتماد خواهد بود
 خلاصه سلفه طے خان و حبیب بیگ را خود بعد دو سه روز چو پالم بر لسه سوار سلفه و حسن راهی واده با سراج اذ کرم سلفه
 خرمین داد و در اوج موهن لال را بر اسه ضبط اموال شوکت جنگ و بعد دست پور نیزه فرستاد و میر محمد کاظم خان را پیشتر
 را به ندکور نمود و میر محمد کاظم خان چون داماد خانه فقیر بود و التماس نمود که غلام حسین خان اگر زنده مانده باشد مع مادر و عیال
 او المظالم خود و عیال برادرش نفی علی خان و را بنما خواهد بود و باره آنرا کسے بهما را به موهن لال شرف صدر و یا بد تا خوب
 شرف ساری و الفعالم من از روی آتنا نشود با فضل اسفله موهن لال را فرمان داده گفت که مادر غلام حسین خان همین نیست
 که با میر محمد کاظم خان بهاد قرابت داشته باشد عمن تیر هست و من اور البیار دوست سلفه دارم باید ترسے از انما
 کرده و در سبک راه داده بخوبی رخصت کنے تا هر ما خواسته باشد خارج البال بر وده بنده بعد و در بنما خود از میدان
 جنگ احوال والده را شنیده یافته فیکین خاطر ایشان پرداخت چون خواست او شان از انتشار بر آمده بحیثیت گرانیدالتس
 نمود که بالفصل در گوشه پانزدهم تا بعد ازین پیشرو معد و دسے را که تا موس و پاس شان ضرر راست همرا خود گرفت
 مع والده در گوشه پنهان خدم و در تعمیر میر محمد کاظم خان خوشترم یزد قائلے آن مرحوم را با امر زد چند سواران همرا سلفه
 خود را مع جواب رقص فرستاده سلفه بسیار نوشت و صبح آنکه روز سوم از جنگ بود همرا را به موهن لال و ارد پور نیزه گردید
 در خانه فقیر خود آمد و بر هر دست قدر تش سلفه رسید در سلفه و حمایت فقیر کوششید و مساعی جمیله بقدم رسانید و موهن لال

تا قبل از این سربایه جوهر پیچیده شوکت جنگ را از ازاو ایس گرفته دیگر اصلا قرضی نکرد و گرنه کس مثل میر علی خان
 و آغا میر و میر عبد الله و غیر هم که سراج الدوله بقید انا خزان داده بود متعبد شدند و غیر ثبات البیت و ناموس اعیان خدمه بر کشتیا
 نمود و اسباب قابل خشکی ملحقه روانه نمود و راه عظیم آباد گرفت و عظیم آباد که رسید بهیچ بنی از مسلمانان آشناسیت نداشتند و بدخول شهر
 عظیم آباد شدند و در تکیه شاه ارزان خود نمودیم و بهما آشناسی ساختیم و گذشت که بهر دویم بلکه امیدوار بود که شاید مجدداً از راه
 ما بکشد غیر مرغوب برسد و موجب شادمانی او گردد و از دقائص صیانت نمود و حکم خاطر خوان آن عزیز زبید تا آنکه رام تار این که
 به زیارت چنانچه خود گرفته بود بولیکیم آباد رسید و از غیر خواست تا کید به بدر رفتن فقیر نمود و دستک و بدرقه از طرف پهلوان سنگلو
 به بردارد و از ستاد بنده و دین مقامات تکیه شاه ارزان بهارے صبحی کشید و کس از آشنایان عیادت و احوال پرسید
 و دید که هم بکند و دیگر کس از اول یکم غلام علی طیب حق نقاسی او را بیامرزود و در جوار رحمت خود جای دینش ایام تنعم و آرام
 حاضر بود و معالجات و غنچه ارے با خود و دوم برابر او مصری یکم مساجد که از احفاد میرزا داراب و دختر میر سید محمد نمایان
 مرحوم و زوج میر حیدر علی مغفور راست حق نقاسی او را اسلامت بعافیت دارد و ما قبتش را مقرون بخیر سعادت گردانید
 و الله به احوال فقیر شغفت فرموده و روز شب حاضر بود و تا بحجب علی پور رسانید و بسا بستی که نمودیم برگشت و الا ایضا است که ما کثرت
 تا سه که حد سراج الدوله بود رسانید و برگردد و الحال بهم شغفت آن ضعیفه عقیقه صالحه رفا سے جو سے خدا باحوال این عبد اقل
 مع اهل و عیال برابر با داراست سوم شیخ نصر الله مرحوم غفلت عنایت یاب خان میر سامان والد مرحوم و هبیت جنگ مغفور
 که تازه جوان و سنارش جناب شیخ میر و مغفور شیخ محمد علی حنین او هم در ان ایام میر سامان نکاحت عظیم آباد بود بهما
 زیارت و تماشای نزار شاه ارزان کرد و بدین فقر آمده و در مدح بر آمدن فقیر از مدد و دشت ذاس ملک سراج الدوله
 بمقدور خود راسته تبصیر نشد و الحمد لله از میان افضال ناقصا ہے الکی از انجا فقیر کو چیدہ صحیح و سالم مع اسباب و ناموس
 به بنارس رسید و سعادت ادراک خدمت و قبیل قدم جناب شیخ محمد علی حنین اعلی الله مقامه و بلا زمت خالوصه خود
 سید عبد الحی خان بهادر شجاع جنگ کردان روزهای کار و در نهایت افلاس به بنارس میسرم و در مشرف گردید و ملاقات نفی خان
 که از دست سببی مثل سراج الدوله نجات یافته بود و هر دو برابر دیگر که پیش از همه انرا را عظیم آباد یکم اخراج نموده بودند
 انه وخت و الحمد لله در ملک و سلاطین کما یلیق بکرمه و دگر بائے و موہن لال سہل مدنے در پور نیہ توقف نموده اولاد
 و نسوان صولت جنگ مرحوم را که اخوان اخوات شوکت جنگ بودند و سپہدار جنگ غفلت سیف خان مرحوم را که داماد
 صولت جنگ شد و زن او قبل از مردن پدر خود صولت جنگ جنگامیکه بر سر محمد علیس زمیندار لکھ و لشکر کشید مرده بود
 با عزا و احترام نزد سراج الدوله فرستاد و خود بلعوضه اموال صولت جنگ مرحوم و تحقیق و استدراک انچه با صراف
 بموقع شوکت جنگ بر باد رفته بود و انفراف از بند و بست ملک پسر خود در ان مکان نائب گذارشته خود بخد مت سراج الدوله
 برگشت و سراج الدوله بنی اعام خود را مورد و راحم فرمود و برای هر یکی مشاہدہ موافق مصالح مقرر نمود و بہر کز دولت خود
 کعبارت از عمارت منصوب گنج و مرشد آباد باشد نظیر منصور معاودت نمود

ذکر رسیدن جماد انگلیشیه بر اسے تدارک و استرداد کلمته که از دست آن جماعہ بدر رفته بود
 و گرنه نشت مانک چند دیوان و سلاطین اصحاب انگلیشیه بر ملکته و رفتن سراج الدوله بر سر آمد

و اگر بختن بخوف شخونه که انگلیشه بر لشکر او زدند و زخمی شدند و دوست محمد خان و
نمودن با سرداران انگلیشه از راه خوف و بیم در نهایت عجز و ذل بودند

بیون سراج الدوله که در دولت خود سالها و تا غایت گشت و دولت با بر دولت او افزوده در بسیار دایم باب پیش از هر خانه
مخانه او منتقل گردید میاست آسب بین الکمال و مستعد بر پاشی زوال گردید و این ضابطه سفره دنیا است که هر چیز هر گاه بحد
کمالیکه لائق اوست برسد بعد از آن پذیرائی زوای که لازم اوست گردیده آن چنان با بود و مفقود گردید که هر چند مردم
سختی نفس او نمائند اثری از آن پیدا نباشد نفیس این اجمال و بیان پیدا شدن اسباب زوال برای دولت سراج الدوله آنکه
چون مشرور یک صاحب کلان کلکته که با شجاعت و فساد با سراج الدوله شده بود و مظلوم گشت خود را مع دس و دس و دس
که باقی نماند بود و در چهار دیکه و دس سراج که کوکلی عده کچنی انگلیش در مصوبه از کات و کمن است رسانید و شاید بعضی دیگر هم از
سرداران جهاد مذکور که با طراف ملک جنگ را بر سر کار و بار خود و متفرق بودند و غریب و غارت کلکته و قاسا با دارا شنیده
بطوریکه توانستند خود را از ملک مذکور به برده بهای بخار رسانیدند و در آن وقت که تیل کلین سالار فوج انگلیشی لازم با و شد
انگلیس و متین کوکلی و کمن بود و در آن روز با فرانسیس جنگید و ملک و کمن را از دست آن خراب آورده و قلیل غنیمت را دست
ترب یک دو پیش تنگ و سه چار کچنی سوله او و لاسیه هم را داشت و امانت ناظم و کمن سید محمد خان ضابطه جنگ پس
اصف جاه و در مقور ساختن جهاد فرانسیس نموده مورد الطاف او و مظلوم به ثبات جنگ بود و در باب کوشی و کمن و صاحب
بنگال که ستمیده و خرابی کشیده از دست سراج الدوله رفته بودند با اتفاق بهر دیگر فراموشی را انداخته و راسه با بران قرار
گرفت که هر کس کلین بهاد و ثبات جنگ مع صاحبان کلکته و غیره بطرف بنگال رود و هر موردیکه در اینجا مصالح و ذرات فکر گذشت
بناسه که سخته بطور سابق لایه اگر با شسته و صرف بطنه میر آید مضائقه نکند و اگر غلبه ممکن باشد آن قسم پیش آید که کلین
مع اصحاب کوشی بنگال از دند راج لموار سس جهاد با افواج و اسباب حرب آنچه در آن وقت میر داشت
منصف نمود و متصل به کلکته و در ریاست که مشهور با ب سیاه و عمل افعال با گیرائی به ریاست شورا مست رسیده جهاد
را لشکر کرد و چون سرداران این فرقه نهایت دانا و شجاع و سخته کار را نگاه می داشتند بنجام مصالح بمرج الدوله داده
مذکر تفصیلات مشرور یک خواست و چند لک روپی به شرط دادن حکم اعدا کوشی در کلکته موافق دفع سابق و بر تفتان
غبار رفتار از قیامین نقیل سس نمود و سراج الدوله که سینه ترین مردم و مصاحبان از خود هم سینه تر داشت و بر آداب حرب
این جهاد و کمال دلیر سس و شجاعت و دانا سس اینها مردم سس غیر منور را اینبار را آگهی نبود و آگاهان را مجال نبود که نفی
توانند کشید و گفته آمار اسکی نمی شنید و الحال هم کس نمی شنود اعیان ملک خود از دست او بجان آید خواهان اشیع مال او
بودند مصالح معالیه کس نمیداد و احیاناً اگر کس ازین مقوله میر سس میگفت ابلهان بخود و غرور و مصاحبان به شد و متعش چنان میفرمود
که از گفته خود ندامت کشیده و توبه میکرد که باز از آن حکایت نکند تا آنکه ثابت جنگ بر احوال مصلحت ملک کلبه ای آگاه
و از توقف و اشتغال خود در تنگ گردید و عزم رزم را بر زمین نمود و جهاد و جهاد و جهاد را محاذی محل اقامت بانک چند و در ریاست
و فکر نموده مشرور ع باتش باری گول توپها فرمود و چون تزلزل در لشکر بانک چند احساس نمود فوج را راسه مع توپها سس
لائق جنگ میدان در با سس صاحب بر کرد و در ریاست آورده با افواج بانک چند مقابل و مقابل و دانا آن ابله جهان

تاب رزم مردان میدان نیاورد و عار قرار بکرا کر اسے و دانائے بر خود اختیار نموده بکثرت ثنات جنگیں و دیگر اصحاب
دارباب کو کئی کلکے با کفن قدیمہ خود نزول نموده دوسرے فتح و ظفر براغزاشت سراج الدولہ با شعلہ این خزانہ بک پیہ غفلت از گوش
ہوش خود کشیدہ مازم حرب و نادیب جماعہ مذکور و گردید

ذکر بر آمدن سراج الدولہ از مرشد آباد بارادہ جنگ با جماعہ انگلیشیہ و مغلوب شدن بخون
ششون کہ بر لشکر او زدند از بخت بگشتگی و اژدہ و نین و مصالحت نمودن با کمال عجز و زبونی

دوماہ و بیست و دو روز بعد فتح پور تیرہ سراج الدولہ در جاسے خود بکام دارا مختصرت که تا کمان نمود اعمال او بکشمستہ اسباب
ازوال دولت ادمیاشد و غیر کچھین مانک چند از کلکے کشیدہ رود و دوشنبہ و از دہم ماہ ربیع الثانی سنہ یک ہزار
و یک صد و ہشتاد و از مرشد آباد بہ اخیرہ مار بڈ انگلیش بر آمد و لشکر خود با اسباب جنگ میا نمودہ و ہر گاہے کلکے گردید چون
از دیک بہ بلہ بڈ کورہ رسید مکانے بر عم خود مناسب دیدہ و مخیم و معسکر ساخت و ہمیشہ سے و تدد و در تیر آن مکان نمودہ انہما
تمام داشت ہم جنگ سے شدہ ہم جماعہ انگلیشیہ ابواب جواب و سوال بنا بر فرض احوال مفتوح داشتہ آمد و رفت بے
مردم گاہ گاہ سے شد چون انگلیشیان را زدن ششون منظور گشت ششون را از فرخہ خود کہ بر پور شور و خجاعت و مدت حدس
و حافظہ و جودت ذہن و ذکاوتے بود بوسیلہ ابلاغ بے پناہ میا پیش سراج الدولہ فرستادند تا اطرات و جواہر
قیمہ او و معسکرش را براء العین مشاہدہ نمودہ و بجز این خیال و حافظہ سپردہ با دایر شخص موصوف کہ باوصات
مذکورہ متصفت بود حسب الامر در حضور او آمدہ و بفاہر رسالت پناہما تقدیم رسانید و باظنا از کم و کین معسکر و راہ
آمد و شد آن و اطرات خیام خاص او طے ماہ سے علیہ آگے ہم رسانیدہ و بگشت معلوم نیست کہ ہمان شب یا شب دیگر اما
ذیادہ از دو و شب نگذشتہ بود کہ ارادہ ششون جزم نمودند و ظاہر آخر شب کشتی محدو کہ میا بود فوج خود را بران
سوار کردہ بطرف منشاے لشکر سراج الدولہ رفتہ انتظار کشیدند چون سائے از شب بانے ماند اکثر از کشتے فرو
آمدہ از طرف پشت لشکر تنگ انگنان داخل شدند و فاصلہ در شکستہ اودہ قدم بقدم را دے پیووند و گول تفنگ
چون بگروگ بلا برسہ لشکر بان سراج الدولہ سے باریدند و رلب دریا نیز اذان جامہ کہ بر کشتے سوار و متصل بکنار دہنگام خود
سے گذشتند ہمین آتش بار سے بود و اکثر اسبان و مردم لشکر کہ محاذ سے و مقابل این شکستہ افتادند بمرج و مقتول
شدند چنانچہ از سرداران عمدہ و دست محمد خان کیہ کہ ہم ہمار در دولت خواہ و ہم از روساے سپاہ بود بمرج و کشتہ از
کار رفت و از مشاہیر دیگر سے در ذکر غیر نیست و شنیدہ شد کہ ارادہ شبا مان انگلیشیہ آن بود کہ درین ششون سراج الدولہ
را اگر میرا بد گرفتہ بر بند بکبب منج و منباب کہ مہند سے کما سے گویند چون دران وقت شدت سے باریدہ سوار بر تہ تبارکی
گرفتہ بود کہ دو شخص متصل بہد بگرا سنے دیدند ازین جہت سمت خیمہ و مکانیکہ جاسے اقامت او بود در لحاظ ماند و عجب و غصہ
برق اندازان از طرف دیگر شدہ سراج الدولہ اگر قارب سے محفوظ ماند و شکستہ کمان بوقار و ایمنان و رراہی
جانیائیدہ از طرف سر لشکر بہ آمدند و ہما کمن و بیوت آباد سے خود کہ محل اقامت و اجتماع عسکران بود سالما و نا نا سرتیہ
آرمیدند سراج الدولہ و کم جرایان لشکرش را پیشا بہد این دستخیز کہ نمود بفروردان محسکہ آفتاب و نمایان گشتہ بود
دل از دست رفتہ اضطراب و ہراسے عظیم در خاطر جاسے گرفتہ از خوف این جرات اقامت فرمایانے کہ معسکر

و متعین آید باینکه بود مشکل و به محمد امیر خان را که پدر زن او بود با جمیع اعیان لشکر و ارکان دولت احضار نمود و استشاره فرمود که الحال چه کنم و نیزه بکار بزنم آخر مردم اضطراب اورا دید و تا جایز میگردید بسانت بعد فرار او نمود و بنای مصالح گذاشته آمد چون جماعه انگلیس بر بجز و زبوسنه او آنگه یافتند دعوا سے اموالیکه در جنگ اول فتح سرخ الدوله غالب آمده اند کلکتہ بقا رست برده بودند و به مبالغه فیض بر گردنش گذاشته آخر الامر بعد قتال و قتال و ترو و سزا و بیجا مبران جواب و سوال مصالحه انفصال یافت و سرخ الدوله را اندک مبلغی را امتداد گردید که در اوان تاریخ سابق نقد به به و در عوضی بپیش دیگر چنین قرار یافت که کشش پر گزین متعین به کلکتہ کر نام آمار را فقیر متذکر نیست و در جائداد مبلغ مذکور به پست انگلیس سپار و تا وصول مبلغ معین محاللات مذکور در دست آنها بوده بعد ادا سے مبلغ معهود محاللات مذکور در دست عمال سرخ الدوله سپارند چون این صورت منع شد سر و اجو که ظاهر البعد منقول به سرخ الدوله از قید خلاص یافتند و اسلحه جواب و سوال بود و در طریق معزز و کرم گشته مور و تخمین و آفرین گردید بعد از تحریکات از جانبین و گرفتن و تالیق از بهم و در سرخ الدوله لعل بر اجابت کو فتنه بر شد آباد رسید و در عمارت منصور گنج نژاد نمود و بنا بر مشاهده امور یک در مال خود را فروخت و غنی نمود و غیر و بکار خود متغیر بوده و نمیدانست چه کند از بعضی معاصی و او منافع مآب و نادان گشته دانست که خدا کی هست و دست محمد خان بر اے استطاع و گداشتن اهل و عیال خود در خدمت رفق و سبب گزین در آن قید رفت اکثر قدامت رفق و خصوصاً میر محمد جعفر خان و راجه دوله و رام را با خود و دیگر گون دیده میدانست که چون سر رشته داران و رئیس فوج اندامان با ناله فساد ایشان بر همه مقدم و از قبیل ملای و واقعه قبض از وقوع تدارک اینها ضرور اما چون چنان جرات نداشت و دشمنی مثل انگلیش در پهلوان گشته بود و غرور و نخوت عادی و نادانان فخر میگذاشت که بسبب قدرت و اخلاق حمیده اشخاص مذکور را گردیده خود گردانده و نمیدانست و بدو میگذاشت که مخالفان خود را مقهور و مغلوب گردانیده از فکر و هستی بیرون نماید و احوال و انصاف را تا بهر ساینده او از توانا قهر و شور انتقام عظام امور داشتند و مطلع میگذاشت که غرض خود کیست گذاشته و خود را لائق کار با سه عمده دانسته الناس نمایند که اعیان شرور ارکان و دولت نهایت جنگی را از خود رانند و داشته خود را بپاک نماند معالجه نام و دم سهل است بهر صورت اگر شاه عزت و اقتدار باشد ما را هم بهتر میآید از عنایت شما خواهد رسید از جهات مذکور و گاهی که مغلوب قهر و عیش میگردید تو بهما مقابل حویش میر جعفر خان میدید و راجه دوله و رام با طاقت و فرمان پذیر میامور میگردید و بگفت سینه را گاهی به شمشیر و استیزای رنجانید و گاهی به نوا سه و عید عید بکوشش می رسانید و درین اتنا با فرایسان و انگلیسیان که مناجات یافتند شش صد سال است زمانه بهمانه و استعدا اسباب حرب میگذرانند و زمانه جنگ و جدال و حرب و محال میسر بود از مدت مصالحه اتفاق یافتن تا روزه منازعت التناوب یافت و در دکن با هم جنگید و جماعه انگلیش به فرقه فرانسیس غالب گشت و جواز جنگ انگلیس بهر کردگی و ادراک و لیر جنگ بهاد و تمیز فرانس و اگر که متصل به هم میگذاشت و برچر و آباد میسر است آمد و بر نهائیه موثر تر بود که با خود و نام خود و حقوق نمک و رقابت و هم قومی فراموش کرد و راهی را که فرانسیسیان چند جواز در دریا غرق کرده و مخفی بقدر یک جواز برای آمدن جوازات خود نگذاشت بودند به انگلیسیان نمود و جواز جنگ ایشان را داد و و قلع و فرانس و انگلیس و فرانسیسیان مغلوب شده کوئی کز قضا قاسم با قلع داشتند نیز از دست خان به رفت موثر لاس که بعد و رئیس جماعه فرانسیس بود و سرخ الدوله و بوسل

بست مع بستانے اندگان جامہ خلیش و قوپ و بندوق و پیادہ ہاے برق انداز تربیت کرد و خود ملازم سرکار و شدہ جا و انگلیشیہ
یا بایا و اشعار سر داران منافق سراج الدولہ یا بخوابش خود معصوب و کس خود بمرساج الدولہ پیغام دادند کہ منالہ خیابن او و
بعل آرد و لازمه منالہ بلکہ مشرد طاہست کہ دشمن ما دشمن نواب و دوست او دوست نواب و ہمین ششم دشمن نواب
دشمن ما و دوست نواب و ما بخدا الحال میان ما و دشمن الشیطان جنگ شد و ما ایندار از دوایم و نواب آخمارا
در کف حمایت خود و جاندا و تیرہ پرورش آماندا رنہ این امر باعث نقص عمدہ برہے منالہ است و منالہ فانیکہ خواہان
زوال و دولت او بودہ آنم مبالغہ کرد کہ بر اسے این گریختہ ہاے چند آرزو گے و ہرچی با انگلیشیان مناسب نیست ایندارا
جواب باید داد سراج الدولہ درین باب با موخیر لاسن گنگو نمود لاسن مذکور و جواب گفت کہ اگر شما حمایت ما و معاملات
کپنی خرائیس بکنید مخالفت عمدہ منالہ خواہد بود و انیکہ شما ہزاران نوکر دارید اگر چند کسے از غرقہ ماہم ملازم داشتہ باشید
نقض عمدہ نمی شود سراج الدولہ جواب مذکور با و کلماتے انگلیشی گفت آہنما بایا و اشعار بہ خواہان سراج الدولہ اہل سرکار
سابق نمودہ مبالغہ داشتند و ارباب غرض یزد و قالب و دولت خواستہ عرض سے نمودہ کہ بڑا ست چند خرائیس منلوک
برہے با انگلیش خارج از قانون خود و موجب بے مفاسد است تا آنکہ سراج الدولہ اما گارشہ موخیر لاس را بر فتن عظیم آباد
ترغیب و در بر آمدن او از حضور خود و مبالغہ با نمود و موخیر لاس وقت رخصت عرض نمود کہ اکثر نوکران با شما در مقام گذر
و کینہ خواہے و با انگلیش اتفاق نمودہ ارادہ ما دارم و مرا بر اسے بد خواہے شما بر سے آرد بعد بر آمدن من شمارا
با انگلیش چکانیدہ کار خود و سر انجام و شمارا اتمام خواہند کرد و ما من ہزار ہم و دہ گیدن با شما قاصر خواہم شدہ نوکران شما ہزار
دست نمی توانند یافت پیشتر اختیار با شماست سراج الدولہ از خود فک مستولے داشت نہالت کہ او را انگلدار و گفت
بالنقل رفتن شما صلاح است اگر حاجت شود باز جلد شمارا سے طلبم لاس گفت کہ نواب صاحب یاد داشتہ باشند کہ میرا
من و شما با ملاقات نخواہد شد و ہمہ گر رسیدن او متعناست و روانہ عظیم آباد کردید بعد بر رفتن او از مرشد آباد
منازعت ما سے سراج الدولہ بامیر محمد جعفر خان و راجہ دولہ رام اشتہاد یافت و این ہر دو کس جگت پیغم و دیگران را کاذب
دست سراج الدولہ عاجز بجان و روز و شب ترسان و لرزان بود و خود با خود متفق ساخته و نہ فکر بر انداختن بنیاد و دولتش
شدہ نہ بے بے کیستہ کہ کینہ دیرینہ از سراج الدولہ و تواضع و اخ فضا اموال و اسباب خانہ خود داشت مخفی و امانت
میر محمد جعفر خان کو شیدن گرفت و با ہر کسے کہ گمان و خجست خاطر ہوسے خود و احتمال انحراف از سراج الدولہ داشت و فتن
شکایت بڑا بے مردم معتد پیش آنا کشادہ و حقوق پدر و شوہر خود و بیا و خان دادہ نظم و استفاہرے کرد و ہر یکے را
و لالت بر فاق میر محمد جعفر خان و راجہ دولہ رام سے نمود و خود نیز بر ساندین اشرف فکا کرد و وقت ضبط اموال معصوب
زنما سے معتد و خواہہ سراج خان خود مخفی نگذاشتہ بود امانت و تہ و میر محمد جعفر خان سے کرد و میر محمد جعفر خان رفتاری
دیرینہ خود را زہرہ رسانیدہ معرفت آہنما از فرقہ سپاہ ہر کس را کہ بیکار و با فلاس گرفتار بود و دیگر دیر و خود سے گردانیدہ
و از و خانے در خانہ او بکمال احتیاج بود

ذکر بر انگلیختن ارکان نفاق پیشیا اصحاب انگلیشیہ را بحار یہ سراج الدولہ و گذشتن بنا
عمدہ و پیمان با جماعہ مذکورہ و لشکر کشیدن سر داران انگلیش بر سراج الدولہ و بر آمدن

راجہ دولہ رام باسحقام مورچال وریلا سے ودر ساختن آبنما و آمدن سراج الدولہ
 تاجہ پلاسے بارادہ جنگ و ہزیمت یافتن از افواج انگلیشیہ فرنگ و مقرر شدن نظامت
 جنگا لمیر محمد جعفر خان و انتقال دولت از خانوادہ مہابت جنگ بدیکران
 چون کار بجایک سابق ذکر یافت رسید ہر یکے اسے اختیار نمودہ جاردہ مافضہ سراج الدولہ و در ہر یکے متعلق جماعہ انگلیشیہ و
 و بنو یکے توانست و دانست و در ترغیب و تحریق آئین جنگ سراج الدولہ کوشید بگت سیلہ ظاہر ابوسالت گماشتہ اسے خود
 امین چند تر و ثہ را کہ ماہین خود کلکتہ بود برین صرافت آورد کہ انگلیشیان را برابر ارادہ مجاہدہ و مفاطلہ سراج الدولہ و مہتمم
 گرداند و راجہ دولہ رام نیز کسے را برین کار متین نمود کہ بندہ نام اہلستند و میر محمد جعفر خان ہمان میرزا امیر بیگ را کہ
 اسے کہ از احوال او و نیکیوں کہ در رسانیدن بعض بے بے با انگلیشیان نمودہ بود مذکور شدہ فرستادہ احوال پرستو یکے
 سراج الدولہ با خود و دیگران و اجتماع آراسے جمیع مردم بردیغہ او با جماعہ انگلیشیہ ظاہر نمود یکے غرض کسی میر محمد جعفر خان
 و سرسردار ایکہ از دست سراج الدولہ بجان آمدہ بود و تیار شدہ بود و نیز نصیحت میرزاسے نہ کور فرستادہ و خوابان حرت
 سرداران جماعہ انگلیشیہ گردید و پیغام داد کہ اگر شما صاحبان اندک حرکتے از باسے خود و حمل جنگے با سراج الدولہ غایب
 نہ اید کہ او ہر صورتیکہ دانیہم با خواہیم نمود و بانکہ تو بہر شاغلی مالی از دست اندازد و امر از این ظالم نجات خواہ یافت
 و وعدہ داد اسے مبالغہ غریبہ کرد و رو بہ دیگر توانست کہ بندہ را بران اطلاع نیست مگر بعد و بیان و در میان آمد
 ہما بجان نہ کور نمود و ظلمایک از دست سراج الدولہ پر بے بے گیمتی و دیگران گذشتہ بود و چند از ان آراستہ یکیک
 ظاہر ساختند جماعہ انگلیش کہ در شجاعت و پر دسے نفیر نہ ارند و گیسے کہ با شہ شجاعت و مرد دسے جو یاسے نام و نشان
 و بشرط قیاس سبب ملکستان بنا شد باطلاع این اخبار و اطلاع بر حالات باہم مشورہ نمودہ و تمکات میر محمد جعفر خان
 و راجہ دولہ رام پذیرفتہ میاسے مجاہدہ با سراج الدولہ شدہ اما چون ضابطہ این مجاہدہ و کل غفلت نیست کہ فی حق
 معقول باکسے برہم زندہ البتہ جو اب و سوال با سراج الدولہ نمودہ جسے معقول و بر بہر دون مصالحہ ہم رسانیدہ باشند
 کہ بندہ بران اطلاسے نہ اردانلب کہ در جنگ و تقاضی در اداسے صلح تاوان کہ بوض مال بقارت رفتہ کلکتہ مقرر شدہ
 بود دست آور نہ جنگ و برہم زندہ صلح شدہ باشد پوشیدہ شد کہ سراج الدولہ یک کہ در رو بہ ہر صورت قبول نمودہ
 و اسے آن بر او دشوار گشتہ بود ہر صورت بعد قرار یافتن ارادہ مافضہ سراج الدولہ کرن کلکتہ مردن و نہایت جنگ
 ہر افواج و اسبابیکہ میاداشت مستعد جنگ گردید و سراج الدولہ باستماع این خبر مغضب گشتہ چارہ بغیر از اسر مہاسے منافقان
 نہ دید و از در رفتی و در آمدہ اسود مدیہ میست باسے رجوت جگر خون کتم و یک ساعت از دل بد رجون کتم چارہ
 دولہ رام راجہ اکثر افواج پیشتر تاجہ پلاسی فرستاد تا تیار ی سنگر و مورچال و استحادہ اسباب حرب نماید و اورا ہما نشستہ کار
 سرکار بظاہر سے نمود و در باطن از کار سازسے خود و فاضل نبود و مہاسے محمود و موافق با جماعہ انگلیشیہ ہم از طرف خود و
 ہم از قبل میر محمد جعفر خان استحکام سے داد سرداران لشکر سراج الدولہ را نیز با خود و متفق سے ساخت و ہر یکے را بہر
 مناسب عاشش مستمال و شریک مالی خود سے گردانید و میر محمد جعفر خان نیز آمدہ و رفت و بار بار نقاسے خود و شروع
 نمودہ و در ہمین کار بود تا آنکہ شہرت وار د کہ ہر کس با اینا گردیدہ کہ کتر کسے از اول با سراج الدولہ ماند چون خبر

جشنیدن کرنل کلین از ملک تپہ غفلت از گوش سراج الدولہ کشید چار و ناچار بادل و توپیم ہر از ہراس و بیم از منور گنج کوچ
 نمود و با فوج متہ خود کہ عبارت از سیران بخشی و راجہ موہن لال دیوان و ہر ایالتش باشند و مدد سے از حلقان دیگر
 تاہ پلاسے رسید و از ان طرف کرنل کلین ثابت جنگ با جماعہ خود و قلیل خوبے از ملک کہ شاید بمیدہ وجوہ مدد لشکرش ہوسر
 ہزار نفر سے کشید و در باغ پلاسے رسیدہ صفت آرا گریہ و زاری جنبہ پنجم شوال سنہ یک ہزار و یک مد و ہفتاد آتش
 گیر و در این بند شد چون فریاد گاہ پو خان در قاتون و آداب جنگ توپ اندازے و تفنگ سیم و شش ہیک نہارند خصوصاً کلین
 کہ در مشرقی مختلفہ خود ہم متنازع و درین کار سے را با خود انا ز نے دانند ہر تہہ بارش لگ توپ متواتر و متواسلے
 نمودند کہ عقل تماشا یان خیر و و پریشان و قوت سامعہ و با سرہ در ادراک سرعت آن عاجز و حیران بود و ہر محمد جعفر خان
 و دیگران کہ باعث این فساد و خرابان شکست سراج الدولہ و لہ بودہ انداد و در بطریقہ استعین بودند اساتدہ تماشای می نمودند و
 میردن و غیرہ کہ گرم بالفشانے و غالب فتح و نصرت بودہ دست و پاسے میزدند از شدت درد و گولہ توپ بحالی پور رشن
 نمی یافتند اما آہستہ آہستہ پاسے جلادت پیش گذارستہ راستے بتقصیر بنود نہا تا آنکہ روز گذشت و میردن و موہن لال
 قریب بباغ پلاسے رسیدند بلکہ می گویند ثابت جنگ نسبت بہ امین چند ہنگام خندہ مور و عتاب ساخت و فرمود کہ و دشمن
 بود کہ جنگ در نہایت قلت رونداد و مقصد یکہ منظور راست انجام خواہ یافت و فوج ہمہ نفع از سراج الدولہ است انجیم
 دیدہ سے خود بر عکس گفتہ است و ادالتاس نمود کہ ہمین جامعہ خلص سراج الدولہ اند کہ سے جنگند ہر گاہ اینہا مغلوب شوند
 گفتہ ام اثر آن ملاحظہ خواہ شد چون زشتے انحال و قبیح کردار سراج الدولہ مثل کشتہ کسوت انتقام پوشیدہ بود و میردن را اگر
 دلاوری و شجاعت بہرہ داشت و تخم افلاس سراج الدولہ بل خود می کاشت گولہ توپ با نشان رسید و ظاہر اذعان و
 پرید و کارش نہایت انجامید اوراد رہبان مالیت کہ بر جناح سزا خست بود و بخنور سراج الدولہ اوراد و دند کلمہ مشہور بحکم ارادت خود گفتہ
 جان شیرین بجان آفرین تسلیم نمود و سراج الدولہ را بمشادہ این احوال پردہ پوش و حواش پیش آمد و شروع با غرہاب
 و اضطرار نمودہ میر محمد جعفر خان را طلبیداشت و اوراد آمدن سمل اکاری نمود و در رنگ میکہ و سراج الدولہ را مکر و مردم نافرستاد با بار
 و ساجت تمام آوردند چون میر محمد جعفر خان مع متوسلان و منسبان خود و دشمن خادم حسن خان و پسرش میر محمد صادق خان فرزند
 میران نزدیک آمد سراج الدولہ بجز حال حاج را از حد بدر برد چنانچہ شنیدہ شد کہ دستار از سر خود برداشتہ بخنور میر محمد جعفر
 گذاشت و گفت اکنون من از گردہا سے خود پشیمان و حق قربت و رما ہما سے جد خود و حمایت جنگ را شفیق آوردہ
 شمارا بہا سے آن مرحوم سے دائم امید وارم کہ از قصور ہا سے بندہ و در گذشتہ انچہ لازم نہایت و سیادت و مقتضات
 حقوق دیرینہ و قربت باشند بخل آرہد و جان و آب و سہ مرا نگدارید میر محمد جعفر خان در ان وقت قابو را دیدہ و بزبانہ
 لمخود داشت و دروغا با و باختہ التاس نمود کہ الحال روز قریب الاتمام و وقت یورش و جنگ ناماندہ پیش رفتگان را مکر
 شود تا بہا سے خود برگردند و این وقت جنگ را موقوف نمایند خدا و انشاء اللہ تعالی با اتفاق سائر فوج تہاد اک این جنگ
 خواہم نمود و سراج الدولہ گفت خود بخونست میر مذکور از اہم متعدد گردید کہ و دشمن مست شہون متواتر اند نمود و سراج الدولہ
 دیوان خود را بد موہن لالی را کہ خیر رفتہ مع میردن گم تیز و آویز و توپ اندازے مشغول بود پیدا ہا سے ہراسے
 و از اطراف وجہ انب بیشتر رفتہ و قابو سے خود دیدہ و تفنگ اندازے ہم می کردند مکر فرستاد کہ گشتہ بمکر و موہن لال
 آید و جواب فرستادہ کہ وقت بر گشتن نیست ہر چہ شد نیست ہمین باخدا ہند و اگر من بگردم تفرقہ در لشکر را و با خستہ طریق جنگ

کشاد و خواجہ یافت سرای الدوله روسے ہم محمد جعفر خان دیدہ مشورہ طلبید خان مرقوم سخن اول را آماده نمود و گفت کہ از ان
 همان قسم کہ گفتیم کار سے می تواند شد دیگر اختیار با صاحب است سرای الدوله با میل سے ہر اس بیوش و حواس گشتہ
 اطاعت میر محمد جعفر خان را بہ ضرورت اصوب و اصل شمر دو موہن لال را با مال خود و اہتمام از بانکہ رسیدہ بود و اہلس
 طلبید بیت چو تیرہ شود مرد در او دگر بار ہمسہ آن کند کش نیاید بکار بیہر دیر گفتن موہن لال اذان مکان لشکر بانی را
 چو نشان تا طرے پیش آمد دہم اہمیان اہل اتفاق و بیدلان دور از وقایع را در فرار کشادہ گرفتین آغاز شد و نہ چون این باد
 کشادہ گشت ہر یکے بمشاہدہ دیگر سے سر در پی ہم خادہ شروع بگریختن نمود و در ادراک زمانے مار فار شروع یافتہ ہر یک
 را اختیار ادا در سرای الدولہ کہ براحوال لشکر آگنی یافت و خوف غلبی از حریف مقابل و غلبہ اذان از دشمنان نقل اتفاق
 داشت و کفر کے را دوست خود سے انکاشت شدت اضطراب از جمیع تدبیرات دست برداشتہ سامعی اذ و زدن کور
 کہ یوم انیس بود باتے ماندہ خود ہم رگہ اسے سالک فرار گشت و ششم ماہ شوال سال مذکور دوسہ ساعت از روز جمعه
 برآمدہ بمصو ر گنج رسید ہر چند تاکید نمود کہ ملاذ ان در مصو ر گنج بحر است او قیام نماید تا بر اسے خود را ہی کہ مناسب دانلد
 بعد اندک تامل اختیار نماید کہ قبول نکرد ہر یکے بعد سے شمسک گردیدہ حق محمد ابرج خان کہ پد زارش بود سرای الدولہ
 پیش ادم دستا خود از سر برداشتہ برایش گذاشت کہ درین وقت برای خدا دست از من برداشتہ ہین جا با شید و مرد
 را جمع نمایند تا اگر گریختن ہم صلاح افتد بطور مناسب میر آید خان مذکور تشدید و مدد را خواستہ بخاد خود رفت سرای الدولہ و با یک
 استرخاصے مردم ہر کہ از وجہ مشاہرہ بلکہ بطور مساعدہ ہر مرد خواست فرمان داد کہ نژاد را کشادہ ہر کس بدہند و تا
 شب در خانہ باز و دستگیرندگان در از بود و در ان شب مبلغ خیر سے ہر کہ ہر جلد توانست برداشت و در خانہ خود ہر
 جمع نمود اما کسے بکارش نیامد و تنہا کہ بدل اموال و در گشتن از اند و فتن در زد و بال می باست نکرد و دست و زبان
 از اند اسے مردم باز داشتہ از ہر اہل العین خود مکافات ہر را دیدہ و جمیع معاصب و محن ہر جان و بدن خود ہر داشت
 چنانچہ گفتہ اند بیت ماز و در مندے کمین بر کمان کہ بر یک منظر سے مانند جہان چہ میر گفتت پائی مردم دجای بد کہ
 عاجز شوے گرد آئے ز پاسے بد دل دوستان جمیع بہتر گنج چہ خیزد تھی و نہ مردم برج چہ خیزد اور پائی کا سے
 کسی بد کہ افتد کرد برایش افتی بسے چہ مدد را بکو چک نباید شمر د کہ کوہ گران دیدم از سنگ خردہ نہ بینی کہ چون با ہم آید
 سورہ نہ شیران جنگی بر آمد شورہ نہ موسے نہ ابریشے کمتر است چہ چرخد از بغیر محکم تراست چہ القہد سرای الدولہ خود را
 لی یار و یاور دیدہ تمام روز در مصو ر گنج گذرانید و شب خنبہ ستم شوال سال مذکور بقدری کہ توانست جو اہر و اشرفی بالٹ انسا
 ویرنے از نہاسے دیگر کہ از ہر ادا دوست سے داشت بسواری رفت و میان برداشت و انیال را بر ازا مال و انتقال ہر
 گرفتہ رفت از خنبہ از خانہ خود ہر رفت و ادر اہ نادانے و حکمرانے قنارہ خشکے گذاشتہ بہ بگوان گذشتاقت
 در انجا بگشتی با کہ آمادہ داشت سوار شدہ راہ عظیم آباد گرفت اگر اندک دل خود قوسے داشتہ بچنے جماعہ داران ریزہ
 را کہ گمان رفاقت با نامہود و پیغام فرستادہ راہ خشکی سے رفت اکثر مردم بطبع بسیار و قدامت حقوق بر فاقا تو اہری آمدند
 و با چند ہزار کس بدرمی رفت و کسے مزاحم او در راہ ہائی توانست خنبہ بلکہ در ہر منزله مردم با دیو سہ کثرت و جمعیت
 سے افزو دیکن کہ اعمال و بار را کہ چارہ تقدیر و تدارک قناتوانہ نمود و غرض سرای الدولہ بہرہ و فتنہ راہ عظیم آباد
 سے پیو و قبل ازین ابر اہنگام استماع حرکت جماعہ انگلیشہ بارادہ جنگ او و ضعف خود بہ پلاسے خلقی بمو شیر لاس

رئیس فرانسس در کمال افسوس از نگاشته در نهایت تاکید و محبت ابلاغ داشته بود و خطام قوم باورسید اما موافق متابذات الحالی
بهندوستان تا زیر یک براسه مصارف او برادر ابرام تراکن نخواهد کرد و بود و وصول شود در رنگ بسیاری شد بعد از ان لاس
نکودر روانه گردید قبل از رسیدن او در اینجا کار سرای الدوله تمام و او را مردم میر محمد جعفر خان از محاذات راج محل گرفته در
معروض انتظام آورده بودند موشر لاس متصل بر راج محل رسیده انتظام کار سرای الدوله شنیده گشتیهای خود را بطرف عظیم آباد
برگردانید و میر کوٹ که الحالی جنزل شده از ولایت آمده در آن وقت بر جتیمیر سے همراه کرنل کلیف بود بتعاقب لاس و در
صورت ملاقات او عدم انقیادش با موشر بنگلیه با او در جابر خور در گردیده تا کرم ناسه و مکر در سبیل او رفت موشر لاس
یک منزل پیشتر از میرفت میر کوٹ تعاقب او نموده از حد مرصوب متعلقه سرای الدوله بدر کرده گشت

و کرد داخل شدن میر محمد جعفر خان در منصوب رنج و جلوس نمودن بر مسند ایالت هر سه صوبه
سبب تصدیق و رنج و گرفتار شدن سرای الدوله و در دست نوکران و خرامیدن
او بعد تزکیه انتقام ازین جهان بعالم جاودان

چون میر محمد جعفر خان زمان را با کام خود دید بعد گرفتن سرای الدوله در پلاست توقف نموده با کرنل کلیف و دیگر سرداران
انگلیش ملاقات کرد و استحقاق عمود و موافقت نموده جماعه مذکوره را با خود در رفیق گردانید و بر احوال سرای الدوله و احوال
سرداران فوج ازان برگشته طالع اطلاع بهم رسانید از اخیان شرور کان دولت و سران سپاه چون خاطر جمع داشت بعد
یک روز که عمارت از صبح روز شنبه بیستم ماه شوال سال مرقوم الصدر باشد داخل دولت خانه سرای الدوله در منصوب رنج
گردیده مناد سے بنام خود در شهر سرشد آباد و گردانید منافقان دیگر که با او وفاق و رزیده بودند و سلامت طلبان آرام خواه
که از هر دو سو خود را برکنار سے شمرند بسیار ک با گذر نمانیدن نه دشمنیت نزد او شناختند و کسانیکه بدل راستی این
ام بوده طوط سرای الدوله در دل داشته شتر ذم تعلیل بوده اند آنها هم چاره ناچار از اید او انرا از مرید خود را با گشت نا
ساختن محصلت نهیده حاضر آمدند و میر محمد جعفر خان بر مسند ایالت یکم زده کوس ملک و دولت بلند آوازه ساخت و بالتفاق
و دلبود ابرام بر تن و تنق مهابت و ضبط و ربط احوال و اسباب و انقسام آن برای جماعه انگلیشه و برادر دلبود ابرام چنانچه موعود
بود پرداخت چون با خطاب و القاب مهابت جنگ و وضع و اعلام او نهایت خوش و در دل آرزو سے آن داشت بر اس
خود مقرر ساخته جماعه الملک حسام الدوله میر محمد جعفر خان بهادر مهابت جنگ و در مرخود کند و خطاب مهابت جنگ مرحوم
بر اسه پسر خود میرن مقرر ساخت و خطاب بیعت جنگ مرحوم برای برادر خود میر محمد کاظم خان معین نمود و در مالک محروسه
هر سه صوبه اکثر جبار قائم استمالت و استقلال بنا بر صلاح حال نوشته ارسال داشت و میر محمد قاسم خان و اما خود را مع مردم
مستعد برای گرفتن سرای الدوله فرستاد و میر داؤد بهادر خود را که در راج محل می بود نیز بتاکید و جلد سے نوشت که در گرفتن
سرای الدوله جهد بلیغ نماید سرای الدوله را که دام اجل پیچیده بود از طرف دریا مقابل راج محل رسید و یکیکه داناشاد نام
فقیه سے ساخته از گشتی فرو آورده پختن کپڑے برای خود و دختر خود و دیگران که دوسر روز نیز سے بخورده بودند نمود
ظاہر با فقره مذکور در زمان دولت و اقتدار چیز سے که موجب استخفاف و آزار او باشد بعین آورده بود فقیر نه کو رکیند
و بریزد در سینه خود منقعه داشته دام تو ویر گستر و بر سطله دول جوئی پیش آمده اتهام و رلیج طعام و اناس استراحت

و آرام نمود و مشعل را بر ایمل فرستاده و دشمنان او را که در قفس و تلافی نمی آسودند تا گسی داد و میر داد و و میر قاسم خان را با انبوی بی که
همراه شان بود و رسیدند و سرای الدوله را بر ایمل و اموالیک با خود داشت برست آورد و شادمان گردیدند و عیبت
پسند است اگر بشنوی چه که گرفتار کار ستمند و سکه بد چون سرای الدوله مکافات را بمحم و میا و بدبخت و ایمل پیش
آمد و کسان را که قابل خطاب خود نمیدانست حق عتاب به آنها می گردید و از هر کس التماس جان بخش و تقین و بر قوسه و تلمذین
در زاد میست نمود و میر محمد قاسم خان چند وقته زیور لطف اله را که زیاد و بر لکوک ستم از ریه در آن زمان بوده و عیبت
و امید گرفته متصرف گردید و ازین قبل آنچه دیگر میگرفت و بهشتش آمد گرفت و دیگر آن نیز و در هر رجه و لیاقت خود
هر چه هر که را بر صورت دست داد و در آن خود چنان که ناسپه نمود و جوین لال که بدو ستم سرای الدوله سر افتاد
و اقتدار یکبار که ان کشیده و سرای غنا و عداوتها گردید و بدو قبل از آن ستم آقا ستم خود و در ممشد با دیگر فشار آمد
محمد جعفر خان بر اسس استر خاسه را به دلبر رام او را اجاره را بر جرم خود و ظاهر اموال انداخته او برست را به
و دلبر رام افتاده جانفش نیز و جوین کشش تلفت گردید و سرای الدوله روز یکشنبه پانزدهم شوال سنه یک هزار و یکصد
و هفتاد و هجری در دست توکران خود سیر دولت و جوان بر شد آید و رسید چون خلق او را به آن حال مشاهده نمود و
و اقبال و جاه و جلای و تاز پروردگیایش که در زمان حفرین و عهد مهابت جنگ دیده بودند میا و آورده و خبر سری
و زشته افعالی او را با لمره از خاطر خود شسته گردانید و بر احوال او خرم ستم نمودند و ستم گویند ستمی از جامه داران لایم
که سکن آنها سر راه بود و راه آن حال دیده و متاثر گردید و قاصدا استعلام او شدند اما مقتدران که ستمی از دول
پر و ستمی از دشمن ستمی امید و قاسه و مد و سیم و ز در داشتند درین باب ماسمحه نمود و افغانی کردند و آنچه مکرور خاطر
نموده تا توانان بود و لکوز رسید میر محمد جعفر خان اقامت خود در منصور گنج به عوسه جانیشین مقرر نموده میران را که اکبر اولاد
و از لکن شاه خانم همیشه ملاست مهابت جنگ و پرورده او بعد مردن پدر بود و در حیطه قدیم خود و جعفر گنج ممشد آباد
نگداشت و میران مذکور در جمیع امور قدسی چند از خود پیشتر و در غایت و شمع و لباس و ایله او از خانه و دیگر ذمام اطلاق
میشتر بود و نیز در قتل مردم و بالیبه و نهایت مجمل و چابک و چالاسکی در امور نامعقول از جمله خرم و دور اندیشی شمر و قاتل و خرم
سودمند بر میدانست و باین حالات خود را عقل الناس دانسته بار کتاب اعمال قییم گذاشته بمهابت جنگ می جست و بجه
استماع در و سرای الدوله او را نزد خود طلبیده داشته و در جاسه مقید نموده و از رفقا ستم خود و امان قتل او گشت نجیب زادگان
که نشانه مرده داشتند اذین کار زشت اشتکاف نموده اعدا بران امر شفیق اقبال نکرد و آخلام محمد می بیگ ناسه که
از به دشواری نمک پرورده پدر سرای الدوله و مهابت جنگ بود و عید سرای الدوله یا مورا و دختر ستم یکس را پرورده
حبابه لمر خات امده با آن شسته کتبه کرده بودند این شقاوت را اختیار نموده بعد و سر ساعت از دور و سرای الدوله که
او رفت چون سرای الدوله او را به پرید که همانا بر اسس کشتن من آمده ام از نمودن آن بیچاره از جان خود میا بوس
گردید و عید و از افعالی بد و بارگاه کرم اکتی تاب گشت و گفت ایار اسس نمی شود که در گوشه افتاده زندگانی کنم بعد از
گفته به البته در انتقام قتل ناحق حسین غلغله خان کشته باید خود جلاد و نکر ستم بید ریخ کشیده و ستمی چند بر یکدیگر نازنین او زد
بر و ستم زمین افتاده گفت بس است که کار من تمام و انتقام بانجام رسید و جان شیرین بجان آفرین سپرد و ازین دار اظلام مملوک و
مقتول تیغ جفا در گذشت و لاش او را بر سر وی غلی انداخته بلور شمشیر و شمر گردانیدند میگویند فیلیان بهانجا سرای الدوله ازین حسین غلی

رینتہ بود رسیدہ بدون امر و ارادہ براسے کار سے بغیر ورت فیصلہ را استادہ کرد و قطرہ چند از خون سراج الدولہ ہم بر همان
 زمین یکجہد فاستر و ایادے الالباعہ نظر مخین بود گردیدن روزگار چہ سبکسر و بدخودنا پاندر چہ منبر جہان دل کہ یکجہد
 چو سبک بر ہر روز در غنا نیست چہ نہ لانی بود عیش با دلبر سے نہ کہ ہر بامدش بود شوہر سے چہ بر مرد ہشیار دنیا
 است نہ کہ ہر ہستے جاسے دیگر کس است نہ کہوئے کن امر و زچون و دہ تراست نہ کہ سال دیگر دیگر سے وہ خداست
 اگر گنج قارون ہست آوردے نہ خاندگر انچہ بخشے خورے نہ چون لاش او در بازار ہر سراسے مادرش رسید از استقام
 شور و غوغا ہر ماجرا مطلع گردیدہ بر ہنہ سر و پا برد و سینہ پانچہ زنان بیرون دودید خادم حسن خان بر بام خانہ خود کہ سر باز
 و مقابلہ دروازہ مادرش بود تا شاے تشیر لاش مخدوم زادہ خود سے نمود مشاہدہ این احوالی نمودہ یسا دلان خود را
 از ستاد تا بغرب کلک و چو ہستی آن زن پیمارہ پسر کشتہ کشتہ رابع دیگر لہوان ہر اہش اندرون خانہ کردند و قتیکہ
 سراج الدولہ را آوردہ بود نہ میر محمد جعفر خان در خواب بود اگر چہ از افراتیمیرات بیداریش ہم کمتر از خواب بنود خصوص
 در آن وقت کہ کشتہ بنگ جانیہ جلوس برمنہ امارت بنگ و دہلا کشتہ از ہج عالم خبر سے نہ داشت پسر بلند اخترش قبل ازین
 کہ بہ پدر اطلاع شود کار سراج الدولہ تمام ساخت چون بیدار شد ہمیرن پیغام فرستاد کہ از ناظم معزول مقید خاف نخو است
 بود و خدیو جواب فرستاد کہ من نہ آن بے غم کہ در چنین امور لہلہ و تقاضا خواہم نمود و ہر کس نزد او ماضی شد و
 مفاخرت خود سے گفت کہ پدر را الحال پیغام فرستادہ و من ہمان وقت کار را تمام ساختم یا ران من خود ہمیشہ را دادہ
 صاہبت جنگ ام ماہنہ در چنین کار با چگونہ و از انہم داشت شخص کہ بعد تسلل و قتیہ ارکان دولت خود بار بار بام نرائن نوشت و خوا
 معتمدین ترغیب با طاعت و نعلی و اساتیل شریع شد و او نیز ماضیات با میر محمد جعفر خان اصوب حدیرات شمر دیکے برای خلاصی میرزا
 قلام علی بیگ پسر حکیم بیگ برادر ام نارائن نوشتہ نزد خود طلب داشت میرزا نے کہو کہ حسب الامر سراج الدولہ مقید بود و پیمارہ را
 از او دل کشیدہ آوردہ بود نہ غلامی یافتہ نہ میر محمد جعفر خان رسید میرزا نے کہو کہ ما سابق بنماست طبعی نہایت دوستی با میر محمد جعفر خان
 داشت درینو لایہ تقرب و افراتیمیر خاص یافتہ کسے از فرمان با او برابر بنود چون حسب این القاب و بیداری بخت میر محمد جعفر
 از خواب و انکسے او برمنہ ایالت بہ بنارس رسید مامردم را کہ افراتیمیر سراج الدولہ بودیم و خانہ و محلات ملوک و اہل اتحاد
 عظیم آباد و معرفت با میر محمد جعفر خان از معسر چنانچہ بایہ بود امید خود و عظیم آبادیتن شد چہ خان مرقوم با والد فقیر نہایت
 رابطہ اخلاص و کمال اتحاد داشت ہر گاہ بندہ و ادھر شد آبادیتقریبے از جای میشد اول میر محمد جعفر خان برای ملاقات بندہ
 بہر دخر و دوسے آمد بعدہ بندہ براسے باز دید میرفت و میرن بنا بر مدائت سن کہ نسبت بفقیر داشت سلوک خرد سے
 بعض سے آورد و از ادب حقہ روبرو سے فقیر نمی کشید علاوہ آن با نقیہ علیخان برادر خرد فقیر میر محمد جعفر خان را دوستی
 و بے شکفے یا را دہمتر بود کہ بالاتر از ان تصور نتوان نمود بنا برین اور الگان شد کہو کہو باین دولت بخاند اش آمدہ اگر ہج
 بنا شد نہایت صوبہ عظیم آباد البتہ با خواہد شد ازین جہت عرضے متضمن مبارکباد نوشتہ ابلاغ نمود و خود بنا بر اعتماد ہاستے
 وافر کہ بر اشتنائی و اتحاد میر محمد جعفر خان داشت ارادہ معاودت با ما کن مالوہ ملوکہ تقسیم داد و بخشی ہایتار نمودہ والدہ و
 جمیع اہل و عیال و اخوان را برداشتہ روانہ عظیم آباد گردید بندہ نظر بریکہ الحال میر محمد جعفر خان را کلہ گوشہ با آسان یسایل
 و ما ازہمتر خود در نہایت لپستی و تزلیم و میر محمد جعفر خان چنان کسے نیست کہ یوسے آدمیت از گلزار خدائے اوست شام تمام
 نمود و امید حقوق شناسی تعارف سابق ازو بایہ داشت اندک تا سہ نمودہ در بنارس توفیقے کرد و سلفے خان

آنها رفیق مہابت جنگ و سراج الدولہ و تباہی کے حملے میں مدد و تلواد میر محمد جعفر خان بود و گینڈا اہل نامے ادگام شہر اور نقاسے
جگت سید بسفارت و تالیف و استالیت رام ناراین از لشکر میر محمد جعفر خان مع مراسلات اور سیدن و سرگرم کار خود و گریہ
و حاضر ملتان خان کہ درم خرید و وصولت جنگ مرحوم و وار و نہ دیوان خانہ او و مورد الطافش بود و بعد کشتن شدن شوکت جنگ
و شلایا پسر مہسن لال از طرف سراج الدولہ در پورہ پورہ میر دینا چل سنگھ کا پتہ دیوان شوکت جنگ در عہد پسر مہسن لال
منتقد پر گشتہ تاج پور و سوری پور و گوند و وارہ و گنڈہ گولہ و غیرہ جا ہائے زر و سہ تاجی بہر سنایدہ بود سپاہ و رانایا پورہ
از عہد وصولت جنگ کہ شصت نہ سال گذشتہ باہر دو کس مذکور نہایت معرفت و بسبب تقرب آشنا با و کیا سہ نعم و رجوع بہر
داشتند بنا برین ہر روز از چہرے می شمر و در مردم پورہ می مش رانایا می جنگا نہایت نامزد و دلچسپ ہمہ کس می باشند و سپاہ و ملتان
آنجا ہم گنڈ کا حاضر ملتی خان و اچل سنگھ از کمال شناہت نشان من مرتبہ خود و در این انقلاب با ہم ساختہ سپاہ اخبار را بخود
منتقل کرد و اندیند و نائب مہسن لال دیوان سراج الدولہ را کہ حاکم پورہ بود متعید نمود و حاضر ملتی خان ہر دو سادہ و کلا
نیکہ و دو اچل سنگھ دیوان تبارالہام او و مرجع مردم آن دیا رگر دیدن فی الحقیقتہ حاضر ملتی خان را بتمام تورد ساختہ صاحب
اختیار جمیع معاملات و کار و بار نمود و سہ مذکور بود میر محمد جعفر خان را چون بر رام ناراین نائب نظامت عظیم آباد اطمینان و
اختیار نمود و رفتن بصوبہ مذکور و انفرار و ولجعی از معاملات آنجا منور می شمر و درین عرصہ آشوب پورہ ہمہ بکوش اور سید
ناچار بر اسے اختتام این دو کار در زمانہ صغر سنی کنہار و یک مہندہ ہند و یک ہجرت در ماہ پنجم از امارت مستعار خود و ہفت
نمود و داخل مسکرا کرد و خود در اندازہ و میرن را در مرشد آباد ہر شہادت گذاشت اول منزل کہ میدان بہمن بود از برادر حقیقی
سراج الدولہ کہ میرزا مہدی نام و بعضے از خطاب ہای پدر خود داشت و در تحت فرمان برادر زندگی می نمود با آنکہ در قید و بند
بود اندیشہ بہر سنایدہ انتشار فرمان داد مشہور خود چنانست کہ آن چہارہ را در رختہ ہای کہ برای نگہداشتن شال و محتاجا سہ
سفیدے سادہ گذاشتہ رہیسا نمائش را چنان تنگ کشیدند کہ در آن ننگہ روح آن مظلوم بنالم قدس بہ و از نمود و از بعضے
مسموم افتاد کہ ہر قوسے التا فرے خود را اندیمان مظلوم مرحوم مسموم بآن عالم رفت بعضے از متعین سہ گویند کہ
سبب کشتن آن چہارہ بر کشتن را بر دو لہو رام از میر محمد جعفر خان بود کہ در اندک زمانے صحت فیما بین ہر دو کس ناپا
و اتفاق با فراق مبدل گردید بیش ہمانا آنکہ راجہ دو لہو رام چون مقصدے عہد مہابت جنگ و پسر مہندی مثل
راجہ جانشکر رام و در عہد آقا سہ خود صاحب پاسکے بجالا در دار و نویت بود و میر محمد جعفر خان در ظل حمایت او
از جہز اسے خیانتے بہ شکیگرے محفوظ ماند و منت احسان بر سپاہ سہ گذاشت و خود ہم نقدا برے داشت را بر
مذکور بخون خان و آبرو سہ خود کہ از سراج الدولہ داشت اول با میر محمد جعفر خان شریک و ہمدستان گردید و از
در دل خود از رباست میر محمد جعفر خان و اطاعت خود تا دم و شغل گشتہ ارادہ بر آوردن میرزا مہدی مرحوم در غلط
گنہ رانید و بعضے کسان را درین باب خفیہ باین کار گماشت کہ برادر سراج الدولہ را نحوے تابا در سناند و میر محمد جعفر خان
رجوع سپاہ و خواہنے در باب دو لہو رام دریافت و بر ارادہ او آگاہ گشتہ و مضر و قاصد قتل آن فوجان بے گناہ گشت
علی اسے حال آن بی چارہ را ناحق کشتہ و غیرہ اند و زور و زور و بالی لوت قتل نفوس محمد بن محمد خود ملطن خاطر و فارغ البال گرد
میرن مذکور خود را بجای شہامت جنگ شمر و عمل او را عملہ خانہ خود کرد و چنانچہ حاجی مہدی مرحوم را دار و غر
دیوانخانہ در راجہ راج بلہہ جنگا سہ ہما گیر مگرے را دیوان خود مقرر نمود و خادم حسن خان کہ نام قرابت خود با میر محمد جعفر خان

اشتمار سے داد سے الحقیقتہ قراستہ نہ داشت چہ بہ رت قرائش آست کہ سپہ خادم علی خان پدر خادم حسن خان شوہر
خواہر میر جعفر خان بود و خادم حسن خان از ان مفید ہم نہ رسیدہ از زنی دیگر کہ شاید کشمیر بود و منوگد گشتہ بدین بہت
بخود از ادلی او معاشرت سے بہت و در ہر مجلس میر محمد جعفر خان را بلفظ مامو کہ در ہندی خالو را سے گویند تعبیر تہ نمود
اما بعض مناسبتا سے مزاج داشت و دین ہم چند ان تفاوت بود بدین سبب از بہ جو اسنے در تھا قابینہ و فوا حاش
طلبہ و لود لب کہ مرغوب ہر دو کس تا پایان زندگانی بود و ہمیشہ شریک و سیم و در یک مہرہ و مقام ہم ہم بودہ اوقات
را باجم و طلب سے گذرانیدہ لیکن نیست میر محمد جعفر خان شایع عیار و در حساب و کتاب و اخذ و جر زہر ہوشیار تر و
سکس سے و نیز مغز و در زاجش غالب و با و خلع فانی جنگی و حرکات و کلمات لوطیانہ مستاد و راغب بود چہ بنو کری
سولت جنگ مرحوم بہ تہاد پور نہ بسر بردہ از ادوہم آن دیار و داخل و خارجش آگے تمام داشت از دین
حکومت آغا سے نمود و در جلد سے رفاقت کہ ہنگام فوج سرچال الدولہ با میر جعفر خان کردہ و نے الحقیقتہ رہبناہ
و بسر بردہ چہ سرچال الدولہ و خادم حسن خان ہم بدگان و خواہان ایزاد اخراجش بود و توقع داشت کہ چون حق تھا
بر شاہین ہم ملک و دولت بخشیدہ و اگر گوشہ پورینہ باین بندہ کہ با زیال دولت شہا معشیت و منتجب بودہ بخشید
از بندہ و در یہا بیگانہ نخواہد بود چہ ہنگام ما فخر سے خان رو سے داد و میر جعفر خان بارادہ اظفا سے نارہ
آن فساد سیر و نہ ہر خادم حسن خان کہ در سے معتد بہ با خود داشت اسباب امارت بقدر حاجت آراستہ ہست
میر جعفر خان گوید و اصلاح مفاسد پورینہ را بشرا و اعلا سے خدمت آخدا و اعانت اندک فوسے شہد گردیدہ میر جعفر خان
کہ رشتہ ہمیشہ آرام خصوص درین از منہ کہ وقت شام و دوسے پیش آمد نہایت داشت و معاملہ عظیم آبا و را
و پورینہ عظیم تر سے پنداشت راستہ گشتہ خدمت پورینہ با و داد و میر محمد کاظم خان رسالہ دار قدیم حاجت
را کہ با فقیر ہم تر استے داشت چنانچہ ذکرش در جنگ شوکت جنگ با سرچال الدولہ بتقریب سے گذشت و بافضل سے
محمد جعفر خان بنا بر تالیف قادیب بر سالار اش اسنہ و دہ بنگلہ سے بعض افواج ہسم با و منہ مودہ بود و ملک
خادم حسن خان معین نمود

نوکر فتن خادم حسن خان بہرینہ و قفر یافتن بر حاضر علی خان و محلی از سوا خ انجا
میر محمد جعفر خان خود در راج محل توقف نمودہ خادم حسن خان را چنانچہ گفتہ آمد بہ پورینہ ترغص نمود و خادم حسن خان
فوج و اسباب خود آراستہ عبور گنگا کرد و نوشہات بہر خود بنام ہر یک از و سلا سے پاہ و در مایا سے پورینہ کہ کابل
را بنام و نشان سے شناخت متغصن و مدد و عید و تالیف و تمدید بر نگاشت حاضر سے خان سفاہت نشان و اہل ملک
مغرور خود داد و اذیت و در رہتا بہ از و حام شش ہفت ہزار پیادہ برق اند از بخت آخدا و دوسہ ہزار سوار مجاور
آن دیار کہ بمنزلہ رایا و از تاثیر آب و ہوا سے آغا بر سے از جنگ و عار گشتہ لاتی کارزار بنودند خود را معہ رگادی
تصور نمودہ بارادہ مدافعت خادم حسن خان بعد استماع ارادہ اش انہ پورینہ بر آمدہ بجا ایک مناسب دانست طرح سنگ
و مورچال انداخت و زلزلہ پان تا سے منجے دماغ او را بطریق احکام نجوم بر دلالت فوج و قفرش شو را نیدہ اطراف و
اضلاع مورچال بتجوید خود مقرر ساخت و حاضر سے خان مع دیوان با فوج و سامان در ان سنگرا قامت و زنیہ و معتد

پیکار نشست و رفتا سے خود را زربا سے بسیار گرفتار اند فرام آید مائل سرخ الدولہ بدست آمدہ بود و رایگان بخشے
نمود و خوشنود گردانید چون خادم حسن خان نزدیک رسید و غلب و خوف و دل فتنیں جا گرد و خادم حسن خان خود را
فوج از میر جعفر خان نمود و عرضے نوشتہ عجلۃ المالح داشت کہ موافق و مدد خویش با عانت من زود تر برسد و تراسے
در قلوب سپاہ پورنہ بہم رسیدہ در میان آتشا اندک اندک راہ فرار افتتاح یافت و شبہا ہر کسے ترساک ترو بود
خانہ سے گرفت تا آنکہ در جمیعت حاضر قصور سے راہ یافتہ خاطرش ہم پریشانی پذیرفت میر محمد جعفر خان چنانچہ سین شدہ
بود میر محمد کاظم خان را بلکہ خادم حسن خان روانہ ساخت خادم حسن خان کہ مرد عیار سے بود بر اضطراب سپاہ و سالار
پورنہ آگے یافتہ مقابلہ را مناسب دانست تا بے اعانت دیگرے کار سے ہم کند و ناسے ہم بر آورد بنا برین
قبل ازان کہ میر محمد کاظم خان برسد سپاہ ہمداد خود را آراستہ صفوف حرب مرتب نمود و بلبل جنگ کو فتنہ سوار
شد ازان طرف حاضر علی خان و اجل سنگتہ نیز تہیہ جنگ نمودہ و صفوف را آراستہ بر سنگر خود مستعد ایستاد چون
خادم حسن خان مع فوج خود نمایان شد سپاہ حاضر را خوف و ہراس و از مستولے گردیدہ احکام بیم و امید از
خادم حسن خان نیز رسیدہ بود و بچہ و دیدن تلید لشکرش بے تحریک بیعت و سنان گریزان گشتہ راہ فرار پیچہ و
و بجا خود رسیدہ آسودہ حاضر علی خان عاجز و حیران گشتہ بچا بکے و چالابکے بدرفت و رفت گرفت تا ہر
راہ کو ہستان گرفتہ بیرون آمد و محروسہ این ہر سہ صوبہ جاسے سر بر آوردہ در انجا بسد برد و در عمد مالہام
میر قاسم خان با آیدہ دستے در قید او ماند بعد ازان از وینے سموع نقد و خادم حسن خان مظفر و منصور و
پورنہ گردیدہ در خانہ ہاسے بنا کردہ وصولت جنگ نمود و فرمان داد تا نقص کردہ اجل سنگتہ را حاضر کنند
آن احمق با میدانکہ متعددے پیشہ ام و بد ناسے بر سر حاضر علی خان اتنا دہ چنان تفرضے با من بخوابد بود و غائب
گشتہ گرفتار آمدہ خادم حسن خان کا تجمیع وضع از و گرفتہ ہر کار با و پیوستہ و چیزے از حاضر او بدست آوردہ
بود استر و او نمود و اکثر خرابان را بے آبرو کردہ مع شے زائد از آنچه گرفتہ بود ہند بعض و وصول در آورد و
را بطعن و کتایہ ہر قدر سلیقہ اش و خامود و بخانید و زروا فری با بدنامی اند وخت درین ضمن میر محمد کاظم خان
حسب الطلب رسید و با خادم حسن خان ملاقات نمودہ بعد روزے چند مرض شدہ نزد میر محمد جعفر خان رفت و
خادم حسن خان مشد الارکان گشتہ با تنہام مالک متعلقہ خود چہ داشت بعد چند ماہ رتن پان منجم کہ دہات بخشیدہ
سیف خان و وصولت جنگ در پورنہ داشت بگمان آگہ امر ارا با ہنمان کہ کارشان ہین خوشنود نمودن اغنیای ہنمان
در رخ بے اہل است کینہ نے با خادم حسن خان با من کینہ چہ ادا شتہ خواہد بود رفتہ با و باید ساخت و دہات
را اشرفت باید شد چون رسید خادم حسن خان با ہتر اشروع نمودہ کینت رتن پان جیو ساحت را خود خوب بنہیدہ از
خانہ برآمدہ باشد گفت نواب نامہ ارکار ما ہین است کہ تحقیق و تفتیح ساعت براسے دیگران بے کینم براسے خود
چگونہ قصور سے کردہ باشیم گفت حاضر را ہم خود ساعت سیدی گفتہ در میدان آوردہ بود و متغزل شہد بخبر و انقیاد و
را گفت کہ این گیدے را بردہ دینی اورا بر نہتا قدر ساعت جناسین بر او برد دیگران عیان گرد و دہاسب الحکم اہل

آمد و میر محمد جعفر خان با جمیع لشکر و خضر تہیہ رفتن عظیم آباد نمود

ذکر نہفت نمودن میر جعفر خان اندراج محل بطرف عظیم آباد و ساختن راجہ رام ناراین

با کربل کلیف و محققان ماندن از شهر و در کشتن میر محمد جعفر خان مشغول و مسرور

چون بنده میر محمد جعفر خان برادر ابرام ناراین جز نامعلوم شد رنگارنگی خود پانصدی دولت خود را باقی بماند انگلیشه دید چه اعتماد
بر قول و فعل میر محمد جعفر خان و اتباعش نداشت ناچار بگیند اهل ساخته او را وکیل خود گردانید و گفت بجو
مطالعه خود من خط بهر دستخط کربل کلیف تحویل نموده باید آورد تا من ملین فاعل کشته حاضر شوم و مسود و درست کرد و در
گیند اهل نزد میر جعفر خان رسیده ظاهر نمود که بقیه تو سوا صاحبان انگلیشه رام ناراین حاضر نمیشود اگر خط از مهر و دستخط
ایشان برسد مقدم بر دوسه سلی می شود و الا خدا سے داد چه صورت گیرد جواب یافت که چه منافع گیند اهل با نشسته
ساخته و مسوده خاطر خود نویسانده و در دوچون میر محمد جعفر خان چند ان خط و مسود و داشت و در لشکر جنگ که
استیلا و دست خصو ما بعد طعام بیج کار سه نیمی پرداخت خراج شناسان وقت دیده مسوده را آورد و در بندری دانه
نموده است متوجه اندن نشد گفت معنی نقش بگوئید مناسب مزاجش ظاهر نمود و هر دو آگهی داد که پیش کربل کلیف برده مطابق سخن بنیان
پیار رسیده گیند اهل کار خود کرده برودی خود کربل کلیف رفت و موافق مسوده خط نویسانده گرفت و کربل کلیف مسوده را از خود
آنگاه داشت مضمون آنکه شما بطریق بیایید حفاظت جان و آبرو و مال و صوب و عدم درخواست محاسبه از شما و مه باست و
گیند اهل آنها بنابر پدر از بطریق عظیم کربل کلیف و رسیده برادر ابرام ناراین خرده در دوا و خود را دیده و مطمئن گردیده
اراد و رفتن با استقبال و ملاقات میر محمد جعفر خان بزم نمود و ساعته دیده نقل مکان کرد بنده را که تالیف قلب نموده
خواهان ملاقات بود و مشمول اشتقاق و عنایات می نمود و در افتاد که ملاقات و مدار است با او کرده آید بنا برین
در مکاسه که نقل نموده و روز سه مقام داشت رفتم و محقر رفته دوشته دست او دادم حاصل مضمونش آنکه میگفت که با هم کار
بکار می آید اگر مناسب و اندیشه فیض بهر او باشد بهر نقاسه همان در رفته دست خود نمود که من با نقل در نشو و نشی میر دم الحسن
اغلاص شاد و نظر جلوه کرد و فرصت را منتظم انشاء الله تعالی بهر معاودت با کامیابی خدمتی که از دست بر آید سعادت
خود ابرام شمر و نفس گشته بماند خود آدم و او راست بنده است کربل کلیف ثابت جنگ شتافت و سلاخ غیر گیند اهل که محرم بودند
ترغیب و دلالت برین نزد میر جعفر خان و اظهار قباح ملاقات با جهل و انگلیشه با نواع مختلفه نموده رام ناراین که هر دو عیار
بود ملاقات بگشته آنها نکرد و رفته با کربل کلیف ثابت جنگ ملاقات نمود او یک از سرداران را برادر او داور رفته بملازم میر
جعفر خان رساند این سخن بر میر زکریا گران آمده در دل ملاسه از رام ناراین بهم رسانید بعد ملازمست فرمان داد که در فلان
طرف خرگاهش رام ناراین بنمید خود کند چون او احوال مطمئن بود حسب الامر بیاورد و در بافتاق دوسه منزل طر نمود و بارخ
جعفر خان که متصل با بادی عظیم آباد طرف شرقی بر لب آب گنگا و انست مسک گر دیه نیتی ملی خان و سید ملی خان و غالب ملی خان
اخوان فقیر بواسطه میر محمد کالم خان برادر میر جعفر خان بملازمش رسیدند و بنده بمعرف میر محمد کالم خان بخشی کسب ابله نام
تر است و با آن عزیز آشنائی و حقوق و دستپاسه او و احسان سابق بابت جنگ سر اج الدوله با شوکت جنگ برگردان
بود یک ملاقات بناچار سه با میر محمد جعفر خان نمود و فقیر را با او مصلح او قبل ازین نکاح است و بعد از ان هم مناسبه و با
مهاست او بنا بر عدم محاسن رفته بود و در مدت دوسه ماه اقامت او در عظیم آباد شاید یکبار یا دو بار دیگر در بارش
و هر بار با استماع تقریرات موجب از جرت خاطر و انتشار حواس بهم رسانید و خواهش مشاهد آن مجلس نمیشود که دید بلبه اغلب
اد قایت بماند میر محمد کالم خان بخشی گذرانیده دل خود را خوشنود میداشت و هر چند عسرت و تنگی دستی بسیار در ان آردان

لاحق بود فقیر این شرف جناب شیخ حنین را اسکنہ اللہ تعالیٰ فی ساطعین متذکر بود و توبہ از کہ در تمار با بخاطر خود راہ نمیداد
 بیست مطرب سماع برکش و ساقی شراب دہ ہایام را ہمال و فلک را جواب دہ و میر جعفر خان را با میر زائش الدین آتش
 دیرینہ و نہایت بے تکلفی با بود بلکہ اندک مبلغی بطریق فرض میر جعفر خان و در عمدہ سراج الدولہ کہ ایام اضطرار ایشان بود نیز رسانید
 در این اوقات مالک دفاٹن و خزانہ سراج الدولہ ہر سہرہ را قاضی گشت میر زائش الدین متوقع انواع مرامات بنا جہت
 سابقہ بود اما برعکس انچہ منقولش بود مشاہدہ نمود کہ در خلوت بارمی یافت بخوت آنکہ چون مرد خوش طبع میباید و کہ تہ
 است مبادا فرست یافتہ کلماتے چند کہ موجب کسر شائش باشد بر زبان آورد و زسہ میر زائی مذکور بہت جلوت وقت فرست
 در یافت میر جعفر خان خواست کہ ہر سہ گشتہ از اول زبانش را بچند کہ گفت میر زائش صاحب من احسانماے شافرا موش
 نکردہ از احوال شائش غافل نیم کن چہ کہم کہ زہا سہ موعود و یسا حبان انگلیش رسانیدن و دیگر امور مزور یہ را سر انجام دادن
 واجب شدہ ہر گاہ ادعاے فرستی و دوستی بنشد از خدمت شافرا ہم بود میر زائش کہ دل سوخته و خشکی ہاسہ انداختہ چند
 داشت گفت ثواب صاحب احوال خود را زیادہ برین نفرمائند کہ مرا قتی آید و چہ کہم کہ سراج الدولہ خانہ مرا فرات کردہ
 والا درین وقت ہم خدمت را سعادت سے شرمدم میر محمد جعفر خان را کہ جہاں ہر زو اہر و اخربست افتادہ و تمام عمر خود را زو
 آن بر باد دادہ بود و بسیار سے پوشیدہ چنانچہ در ہر دو دست از ہر چہ ہر یک سحران و این سحران ہاشش بہت در یک دست
 جمع مے شد و مالہ ہاسہ مر دارید نہ القیاس سچہار عدد و گردن مے انداخت آن روز ہم بسین بیات بود میر زائش
 شمس الدین گفت سگے چند کہ در دست و گردن خود بدولت است پیڑے میست کہ بکار کسی آید آما نقد بہست کہ اگر باین
 دست طبا پنچہ بروے این مخلص مے دندہ راستے و مسرتے بدل من می رسد چون میر زائی مذکور ہم ہر ہا میر جعفر خان
 بعظیم آباد آمدہ بود کہ بھان مرقوم خبر سے دروغ از راہ ہداوے کہ با میر زائش الدین داشت رسانید کہ آدمای میر زائی
 مذکور با مردم کرنل ثابت جنگ منازرہ و خانہ جنگی نمودہ اند اتفاقاً بعد از میر زائش حاضر شد مجمع عام بود و چہ عجب کہ من ہم آن
 روز بود و دہ ششم ہجری دور و میر زائش الدین میر جعفر خان اورا مخاطب بلکہ معاتب ساختہ گفت صاحب مردم شتاباد ماے
 کرنل صاحب می جگتہ نمیدانید کہ کرنل کیست و مرتبہ اش چیست میر زائش الدین بر پا ایستاد و ہانگ بلند گفت قبلہ گاہ مرا
 چہ یار را کہ با کرنل صاحب طرف تو انم شد من ہر صبح ہر خاستہ فرستہ کرنل صاحب را کہ کرنل میکشم با کرنل صاحب چگونہ
 خواہم بہست و این کنایہ بود بطرف او کہ با وجود عدم یاقوت تھااست بلقیث کرنل مرقوم بآن مقام و مرتبہ رسیدہ
 نقد بعد چند روز میر محمد جعفر خان را کہ ان فراغ از پیش و کامراٹے و تماشا سے رقص و سرودنماے آن دیار میر آباد
 دادن صوبہ عظیم آباد ہر اور خود میر کاظم خان نمود و محاسبہ داخل صوبہ مذکور از راج ناما بر این درخواست او کہ
 برای سنین روز با توسل بہ کرنل ثابت جنگ و اصحاب انگلیشیہ سہتہ بود با کرنل کلیت ظاہر نمود کرنل میر جعفر خان پناہ
 مانعت ازین امر فرستاد میر جعفر خان بوضع گفت گوشے کہ داشت ہما شفتہ جواب داد کہ صاحب چہ سنے دار و صوبہ را کہ
 برام ناما بر این بہ ہم و ہر اور خود و مراحم مردم گردانم برای چہ و برای کہ کرنل باز گفت فرستاد کہ من برای سنین روز با دول با شاد
 مرشد آباد کہ خواہان رفاقت من شدید و تکلیف رفتن بمیراہ خود نمودید را ضعیف نمودہ مانع شتابودم کہ ما مردم را ہر ہا ہر ہا
 مالی و ملی خود خیل گردانید کہ اکثر کار ہاسہ شامناہق ضوابط و آرای مانخواہ بود و ہر گاہ پای من در میان باشد چارہ از دست
 و مانعت اطوار و افتالیکہ مرا فتن خواہم فرورہ و عمو و سینہ مانا بنشدہ اندام ہم نامیرین ہا علت ما در ہا مالیت موجب رنجش و

افزای و باعث تبدیل و تاقی بقیات خواہ شد بجا طر شمایا اکنون که ما را آورده ملا و خط استالمت تشمن و پیمان مہر و شمل
 این نویسنده بچگونہ خلافت محمد و نقض پیمان بھل سے توانا میر جعفر خان انکار مفعول خطا باشد مای مسودہ نوید ثابت جنگ
 مسودہ راز مستاد چون مسودہ خواندہ شد میر جعفر خان انفعال کشیدہ با نشیان و گزیدہ اہل و آویختہ آنا ہم رو و بدل چنانچہ
 باید نمودہ با اتفاق لازم ساختند کہ مسودہ را در جعفر گزرا شدہ و مفعولش مطلع گردانیدہ ایم الحال بنا بر ہجوم مشاغل و غایب
 نشیان از خانرا ملاحظہ و فراموش گشتہ است خلاصہ میر جعفر خان را چارہ و غیر از اسرار ضائع کرل و رام ناراین نامند و
 از انظار ارا راہ خود نام گشتہ شروع برضا جوئے رام ناراین نمود و برادر بیچارہ خود را بدوید و اہم و عطا و دیگر خوشگوارانیدہ
 ہمراہ خود در مہر امیدواران گرفت و کاکار خان سین کہ دیرینہ آشتی با خان مرقوم و از اہل تہ اسے تسلط نیز عراضینا از نگاشتہ
 خوشنود داشت مایہ نور سے در رخ مناقشہ کہ ما را جہ سہرہ شگہ داشت سبب الطلب میر جعفر خان در حضور شش
 آدمہ بود و بعد از مرز و فردا شادمان بود و راجہ سہرہ شگہ از امانائے و خوبے خود توسل برام ناراین کہ داشت دست ازان
 بدینا شستہ میر جعفر خان را شش سائر الناس میدید و گاہ گاہے آمد و رفت در بارش سے نمود چون مقدمہ رام ناراین
 صورت گرفت و مہلے معاملہ و تہانت پذیرفت کاکار خان کہ از دستے با تظار اینفا سے وعدہ امید دار نمود بر وفق
 ایمائے رام ناراین پاس خاطر راجہ سہرہ شگہ میدید و میر محمد جعفر خان از انتظام امور نوئے کہ نور شدہ فراغت
 یافتہ اجماع فقرائے قلندر کہ با مطلق میل سے مانند نمودہ طہائے لائق خورایند و سر فیر یک یک روپیہ داد بھذا ازان
 سرگرم نشاط ہوئے کہ دید و جامہ را رنگین ساخت و در باب بود لب و اصحاب عیش و طرب را بنواخت و درین عرصہ
 رام ناراین کہ بر احوال فقیر اندک توسیجہ داشت براسے و انگاشتین جاگیر است قدیم برگزیدہ ملا و دامناسے موگیر و ہات بنی گنگ
 و مولانا گنیمت میر جعفر خان التماس نمود و میر جعفر خان ناچار پاس خاطر شش ضرر و شمرہ اذن و درام ناراین این احوال را بہ نہ
 گفت و میر جعفر خان چون دید کہ این کار شیت یافت و نفعے طے خان برادر فقیر کہ با خان مرقوم و دیرینہ آشتی نمود و میر شہزادہ
 رفت بخدمت ش سے نمود و پیشتر خود چنانچہ ایمائے بدان رفت تو قہات عظیمہ داشت با فضل ہم تجویہ معاجت ایسہ دار
 کار با بود خواست کہ بار احسانے بر سر نفعے طے خان گذارد و او را از سر خود واکند بنفعے طے خان فرمود کہ صاحب دربارہ
 جاگیر خود را کمرے منظر بار شدہ سواش یارید تاس و سخاکر وہ دہم نفعے طے خان مانفے انصیر اورانہ ناچار رسوال و انگاشتین
 جاگیر است مذکورہ نوشتہ بر دویر میر جعفر خان بنام راجہ رام ناراین دستخط کردہ داد و ہر دو کس را خوشنود نمودہ داعیہ
 مساودت نمود چند روز در چل مستون کہ بنا کہ وہ ہیبت جنگ مرقوم بود و رسوم ہوئے را با ہتمام تمام تقدیم رسانید و دست
 روزانہ موش چون باتے ماند در ریستان و در پاسے گنگا کہ در میان انہک آبے جاری سے داشت عبور نمودہ سر ابروہ با
 بر پاک و شور ہوئے یوم انشور مشاہرہ ساختہ آخر روز از ایام مہودہ اشش کہ با عقاد ہنو و روز خاک بیز سے بر سر درو سے
 ہمد گشت این عمل ہم خاطر خواہ خود و ہوا خوانان با تمام رسانید و داد رنگ آمیز سے و خاک بیز سے دادہ مساودت
 بشہر عظیم آباد نمود و از انجا مازم شدہ آباد گشتہ اول زیارت مقابر مبارک حضور مرقہ شاہ شرف بن یکے ستر سے کہ شیخ و قضا
 مردم بہار و قرب و جوار آنجا مست رفت آرزو سے کباب گوشت گاویار و عنخ تلخ شرف کہ گزگ تاڑے نوشان آنجا
 بسیار داشت و میگفت کہ در آنجا خاطر خواہ خوردہ خواہ شد شینہ ام کہ ہمد و در دو قعبہ مبارک سہرہ و شناس آنجا کہ در تیار سے
 کباب مذکور شوز سے داشتند فراموش نمود ہر کسے درست کہ وہ سے آورد و بیفے از انا مہودہ عین و آفرین بسیار و برخی کثر و زو

مور و ملازمت شدند و مہندہ علی لاری

ذکر محملے از سوابق احوال راؤ شتاب رای و خرج او بواجب این غارت سرائی

راؤ شتاب رای اول بیوئات نویں خانہ آقا سلیمان غلام گرجے خاندوران امیرالامراؤ خانسان مصمصام الدولہ سپہ امیرالامراؤ
 مذکور بود و قبیل مواجیے ملازم سرکار گرجے مرقوم آخر بنا بر رشد و تمیز یکہ در حلیت آن عزیز بود و میرتبہ اعلیٰ ترے منودہ مارالامراؤ
 سرکار مصمصام الدولہ بیویناہ آمانسے خود گردیدہ رائق و خالق صہات گشت چون احوال شاہجان آباد آشفته واد ضائع آغا
 راہر ہم یافت سکونت ورن شہر لائق حال خود ندیدہ و پوانسے پادشایے عظیم آباد و قلعہ واری رہتاس و خدمت محاللات یا گیر
 مصمصام الدولہ مذکور بنام خود گرفتہ با وضع شالیستہ و اسباب درست لائق حال خود و اندک مایہ زیریکہ اندوختہ بود و بعد و رود
 عمدہ جعفر خان بظہیم آباد رسیدہ اول ملاقات با راجہ رام ناراین نمود و بواسطت راجہ مذکور ملازمت میر عمدہ جعفر خان
 حاصل کرد چون ہوشیار بود دریافت نمود کہ رام ناراین دہلی دیگر ی درین صوبہ و مداخلت او بر کار ہای مامورہ بنام دوستی خواہد نمود
 کہ پیشتر جاگیرات مصمصام الدولہ کہ سپہ را دہی خواہد و میر محمد جعفر خان سرلیست از ہمہ امور داخل بنا برین وقت حادث میر محمد جعفر خان
 بر شہ آباد رفت کہ نعل کلیت بہار شتاب جنگ اختیار نمود ہمراہ آتا بہ شہر مذکور رفت و با کرنل مرقوم بگذراندن تخت و دہایا
 توکل و اخلاص بہر ساندہ بواسطت او کار ہای خود را خاطر خواہ بر آورد و اسناد و احکام و مداخلت کار خود بنام رام ناراین
 بہر کرنل مذکور و بواسطت او میر محمد جعفر خان حاصل نمود و بظہیم آباد برگشت و در کار ہای مذکور چنانچہ باید دخل گشتہ بحسن شعور خود
 وسیلۃ کار دانسے رام ناراین رام و چند روز از خود راضی ساخت و در دل او ہم نوعیکہ باید جا کہ وہ روزگار بکام و آرام
 و عزت و انتقام بسرے برد

برجوع بہ بقیہ قصہ عنود میر محمد جعفر خان و لواحقین آن :

لقے علی خان برادر فقیر عباس افلاصہا تا بہار شتابت میر محمد جعفر خان نمودہ برگشت و چند راہر چند میر کاظم خان بختی
 سماجتا کہ روسے گفت کہ شمارا کارے یا ناظم عدو اولادش خواہد بود مگر گاہے بعد اسے یکبار رفتن بدر با اتفاق خواہد
 و پانصد روپیہ دہویج ماہ ماہ من خواہم رسانید فقیر را بنا بر انزجار یکہ ازاد ضائع و اتباع میر محمد جعفر خان و ازہ فقدان لیاقت
 و قدر و انہایش بود ازادہ رفتن ہرگز نشد و راجہ رام ناراین ہم امید دارے داشت بہر صورت چون مقدر شود و ندہد ہیکلہ
 پیر نجیب میر کاظم خان بختی و روح الدین حسین خان رفتہ و از دوستان استرخاص نمودہ روزیکہ کوچ بشکریہ رفت
 با تہرستہ مرشد آباد و منتشت میر محمد جعفر خان بہمت قصبہ بہار شد فقیر حادث نمودہ بنجائہ خود برگشت سر داران انگلیشیہ
 کہ ہمراہ میر محمد جعفر خان آمدہ بودند از انجملہ لوہ مسٹر و اچہ و مسٹر ایٹ و این ہر دورا با میر عبداللہ بن میر نظام علی صفوے
 کہ لبش سپاد شاہ فلک بارگاہ شاہ اسماعیل صفوے الموسوے جد سلاطین صفویہ ایران و درۃ التاج صاحب خردان
 جہان سے رسد نہایت دوستی از عمدہ اقامت شان در عظیم آباد کہ بکار کینے خود مامور بود و نہ بود و جد ہر گوارشیں کو وارد
 ہند گردیدہ برادر زادہ شاہ طہماسپ ماضی خلعت صاحب شرف شاہ اسماعیل است و ہنگام فرزت ایران کہ در عہد
 سلطان محمد بن شاہ طہماسپ بنا بر عدم نصارتش روسے داد و آخر فرزند اقبال مندش شاہ عباس اول نال حیات اعدا

ان پنج دین برکنہ و بدہ بنائے سلطنت را مشید تر ساز مسکن و ساخت نامہ و جو ایک در سیر سافہ مسطور است بہند و سستان
 طار و گردیدہ و اکبر بادشاہ با او رود و غایب شدہ ہار و بودہ اسے دروغ گویا بدی ملک مسند و غیرہ بطور خاصہ و متصرف
 کردیدہ ایضا اسے و مدہ خود نمود شاہزادہ کہ در انجا سکے و خطبہ بنام خود کردہ بود از ہم و غیرت باز می خوردن خود متوقی گشتہ
 رحلت نمود و بار و دوش و اما و عبدالمعین خان خانان شدہ بہ تنگ نوکر سے پیور یہ بفرودت سر فرود آورد و شہنشاہ خانان نور و در
 و در کھنوسے نثار دان از طرف پدر کہ در ہند چند خانہ بودہ اند و اکنون ہم ہند اولاد و ہم نام و عبدالمعین خان خانان شدہ مشر و چہ
 کہ مدان وقت از جملہ غلامے جہا و انگلیشہ و درج حکام بنگالہ و عظیم آباد بود سوارش سیر عبد اللہ مذکور بارام ناراین نائب
 لغات عظیم آباد نمود ہندو سے مذکور سیر چشم قبول نمود و در اسلانی در سار و صیہ سار سے او مقرر ساخت و وکیل
 و سہیل خود و در اکثر امور جوہ با انگلیشہ سے پناہت سیر مذکور ہم سید عزیز با خلاق بیکو تھانی و اکثر صفات حمیدہ متصف بود و اول
 و تفریبات نمائندہ بقبضہ سے مقام دین محافظت انشاء اللہ قاعے اندراج خواہ یافت و ستر ایست مہاراجہ امالی کوئی عظیم آباد
 مذکور نفس خود مایور گشتہ صاحب کلان کوئی عظیم آباد گشتہ زیر بر ماست سیر عبد اللہ مذکور کہ با بندہ و ریشہ آشنا بود با ستر ایست
 آشنائی و دارا بن دوستی و اعتمادی جوہر نفیس بہید

ذکر معا و دست نمودن سیر جعفر خان بہر شدہ آباد و از دیار قندار سیرن پسرش سوانیکہ درین عرصہ در شدہ آباد و عظیم آباد
 سیر محمد جعفر خان بہر زارت قبور شلیخ بہار و تفرج دران دیار تا حد مرشد آباد کردیدہ منازل سے پیور دشمنیدہ شدہ کہ از آباد یا با
 بارادہ شکار از لشکر و فوج بگرنے بیرون رفتہ راہ با جماعہ از خاص و مردم ضرور سے شکار گران و صید انگنان مرا حل سے پیور
 درین عرصہ کہ گویا بزم اخلاوت بود کہ اسے خوانندہ و نو ازندگان ساز بر ہرج اسے فیل بہرہ او و خانانہ و نو از حق
 ساز با اشتغال سے نمودہ و خود دران وقت دوستان را مبالغہ ساختہ سے فرمود چرایا مان در جنگل شکل بہین منے
 مار و پیش آکر در صحرایا رانے و پیش و کامرانے خاصہ باین دل خوشے و سرت راہ مسافت پیورہ و انتظام مالک
 بزم خود و نوفا نادوت بہر شدہ آباد و در دولت خانہ صابت جنگ سرچوم نزل نمود و استخران تام در پیش و آرام بہر سائیدہ
 از بچکار خبر سے نہاشت و سیرن نخوت و غرور سے موفور بہر سائیدہ با وضع احبات شاہ جان آباد خوشنود و سہ
 چہار ہزار کس از ان جہا را ملازم خود کرد و اندیدہ چون در مین جہانے بود و بدیر را با وجود پیر سے بزرگہ باز سے و لوازم
 آن محل حریس سے دیدہ خود ہم را بیکار شہمک گشت و با انتظام امور ملک و دولت و تفریہ احوال سپاہ و رعیت کے
 نے پرداخت تا آنکہ کار سپاہ از فقر و فاقہ بحد سے کشید کہ بچارگان آخر سپہا را در میدان سہ دادہ بودند و آغا گیاہ
 روئیدہ زمین خود سے چریدہ و غیر از چند ہزار کس کہ ملازم بہرن و با مزاج و او ضاعش مشاہرت داشتند باز مان و بھلچان
 سیر محمد جعفر خان کے را و وضع مامش منتظم خانہ و اختیار این ہمہ ملک و سبک سلطنت عظیم بود و در بار بہرست
 بچنے لال و سنے لال و اکنون سنگ ہر کارہ و در آمدہ جاگیر نگہ داکو بافتیہ راجہ لہجہ ویران سیدن کہ در عہد شہادت
 جنگ سرچوم بچکار حسین قلع خان بود افتاد و سببے از ممالک جنوبی مثل برودان و غیرہ و تھوارہ جماعہ انگلیشیہ
 بنا براداسے نزد موعود بود و ہو گئے با سیر بیک خان سرچوم در جلد سے رسالت و سفارتے کہ با انگلیش نمودہ تشدید
 بہنے و نقش کرد غنایت شدہ خصوصیت عظیم آباد را مالک و مختار را بہرام ناراین بود و پورینہ را خادم حسن خان

مصرف گشته زری و سپاهی چی می نمود آنچه بآته بود از مصارت بیوده تاظم نمی افزود تا یکبار سپاه و آشبا و آسنا که مصارف ضروری
لازم بود آورده و دیر خان و اصالت خان پسران عمر خان که واقعی از نیکان و شجاعان زمان و برای محبت و اخلاص میسر
محمد جعفر خان مورد ستاب سراج الد و در گردیده در مرض بلاکت بوده اند چون سراج الد را کشته گردید و سرنگاری یافتند و همیشه میر
محمد جعفر خان با عاقبت آسنا مستظفر و بنسرت شان نام و نشان برآورد و در بین بلاقتا بوده که با او آنها هم رسید اگر چه در ظاهر
مناسبت دوستی و بی تکلفی و شکر احسانا میسر در آن روز گردگ نماند گفتگو میسر او بود اما بسبب حسرت معاش زیاد تر از دیگران
مخلص تلاش بودند و فرقه سپاه هم تباہ گشته بکال آمده بود

ذکر اجتماع نمودن اکثر مردم بر اراده قتل میر محمد جعفر خان و بر ملا شدن راز ایشان و بدر کردنش خواجه
عبدالمادی خان را و کشتن در آستانه راه و کشتن میرن میر محمد کاظم خان را با غلبه چند ماه

چون یک سال و سه ماه از ایام حکومتش گذشت و سپاه را کار بجان و کار و با ستخوان رسید خواجه عبدالمادی خان
و اکثر جماعت را در آن و بعضی از سرداران با هم متفق گردیده و عهد و پیمان در میان آورده قاصداً آن شدند که میر محمد جعفر خان
را از میان بردارند و محضر میسر و در میان نوشته بهر رازند میگویند میر محمد کاظم خان نجفی هم درین امر با خواجه عبدالمادی خان
شریک و موافق و بهرادران محضر بود اما از منسوبان او سمع شده که یکی از رفقا میسر کاظم خان بود و خان مرحوم مرحوم بنا بر اعتماد میسر
شخصی تمام و نیک ایمان و اسلام دار الهام رساله و نجفی میسر کاظم خان بود و خان مرحوم مرحوم بنا بر اعتماد میسر
که بر او داشت خانه خود با و سپرده مهر خود را بهم حواله کرده بود و برادران مولو میسر جان محمد را مناسبت
اختصاص با میر محمد جعفر خان بود با میسر او و اراده پیش آمد خود مهر میر کاظم خان را بران محضر زده از نام دیگران و
مضمون محضر انگلی بهر سانسید در ایام عاشوراء اهل اجماع بود که هرگاه میر جعفر خان به امام باطنه عمارت سراج الد و در کلمات
از ترمیز خانه سید الشهدا حسین بن علی است علیهما السلام ببادت محمود و شهبانید و قتی فرصت یافته بر او دست انداز میسر
نمایند و کارش تمام سازند چون ماه محرم دیده شد و میر محمد جعفر خان آمد و رفت آستانه مذکور در شهبانید شروع نمود و شهبانید
عبدالمادی خان با جماعت متفق قاصداً یکبار در ایوانها میسر کاظم خان آمد و رفت آن مکان نشست و بمصدق مصرع مشهور
مصرع منان که اند آن رازی که سازند محفلها به میر محمد جعفر خان بر این ماجرا پی بر دو بر پا گشته خود سوار شده از آن مکان
بدر رفت و خواجه عبدالمادی خان بکاریک در خاطر داشت جرأت نیافت میر کاظم خان متقاب میر محمد جعفر خان بر آمده نوا میسر
بر خواجه عبدالمادی خان کشید این احوال هم مردم مستحضر میر محمد جعفر خان رسانیدند و از استعمال این حکایات متوحش گشته آمدن
در آن مکان موقوف نمود و با خواجه عبدالمادی خان و دیگران بکمان گردیده و اراده می مردم کرد و دل بود و بز با نوا آمدن و نقل
بر مجلس گشت میر محمد جعفر خان و بعضی افتاد مولو میسر کاظم خان مذکور و اقوام محضر و نام کسانیکه هر شان بران بود و مشرعبا بهر
محمد جعفر خان ظاهر نمود و دیگران هم که آگهی داشتند براس میسر کاظم خان و دست میر محمد جعفر خان و سپارش
در اظهار با مولو میسر همداستان شدند و خواجه عبدالمادی خان را بحال غدر و اخفا نماند و بنگاه مد طول کشید
چون خواجه عبدالمادی خان حراته داشت در خانه خود مستعد ما فقه نشست و میر کاظم خان کلام آله را ح
اطفال خود و در بار آورده حضور میر محمد جعفر خان و میرن بقرآن مجید قسم خورد و بر آت و فیه خود نمود و در سال خود با

برائے وفیہ بگمانے برطرف کنایہ از خدمت بخشیکے استغفار و تائبان با عیال و اطفال فرخ البال بسر بر و اما سوسے
نگرہ میرن و پدرش کینہ اورادر سینہ خود خویر نمودند و خواجہ عبدالہاد سے خان را بر طرف و پیغام برآمدن از حدود
ممالک محروسہ خود و ادعا قبول نموده و اسباب خود را بر کشتیہا بار کردہ ہمراہ گرفت و خود با سہ دوسے روانہ گردید و حاکم
وقت و پسر بلند اخترش بحکام راج محل و مستظان تلیا گڑھے مکتے حکم فرستادند کہ خواجہ عبدالہاد سے سے رود و چند
کس محدود ہمراہ وارد مکن از رنہ گزندہ بیرون برد و افواج محالات مذکور مردم متبذیر حصنوں کہ جماعۃ افغانہ رو بیستہ بودند نظر
نور اہل ماہ صفر سنہ یکہزار و یکصد و ہفتاد و ہجری سے حسب الحکم و عقب او برآمدند و تا بہر اسے کشتے آہستہ راہ طے
سے گردانہ باز رو سے در میدان شاہ آباد و اساطہ مذکور خود را رسانیدہ و دیدند کہ خواجہ عبدالہاد سے خان مع کشتیہا
در بہین میدان کنار آب گنگا سے رود واردادہ کار یکہ ماہور بآن بودند نمودند و نیز ملاحظہ مردم مذکور نمودہ دریافت
کہ کشتیہا و طالب چیتند مردانہ و در خود را با سہ چارہ رقیقہ کو داشت بلطاح بیاراست و بر اسپہا سے خود سوار شدہ
کشتیہا سے احوال را تحت ہاشکست و در عین دریا غرق گردانید و خود مقابل اعدا گردید و لیرانہ کارزار نمودہ کارنامہ
بر صفحہ روزگار یادگار گذاشت نقل سے کنند کہ ہر سوسے تاخت گردہا کردہ مردم از پیش رو سے او سے گرفتند و از
دور بہ تیر و گولے بند و بجز دش سے نمودند با ستقلال تمام خود ہر چارہ رفیق تا دم آخر کوشیدہ شربت ناگوار
مرگ را بگوارانے نوشید و در پہلو سے مسجد یکہ متصل با آاد سے شاہ آباد زیر درخت بزرگ بالفعل آرام گاہ و محل فرو آمدن
مسافرانت مد فون گردیدہ

مجل احوال رام ناراین و عظیم آباد بنا بر انتظام اخبار

ماہ رام ناراین بعد ماہودت میر محمد جعفر خان بطرف مرشد آباد برائے تنبیہ لشن سنگد زیندار سرس کشتیہ کہ بمشاہد
انقلاب سراج الدولہ از ناظر سے دست کشیدہ و دکانے برائے خود جیدہ بود و با فواج لائق و اسباب مناسب مع بابو
پہلوان سنگد و برادرش بابو سوتر سنگد کہ زینداران مقتدر چین بود و سہرام انا فضاں و انعام مہابت جنگ شدہ بودند
ارادہ بر آمدن نمود و قلیل وجہ سے فقیر مقرر نمودہ پیغام داد کہ این قدر خود من از خانہ خود خدمتگذار سے کم
و در جاگیرات شما کہ احتلال پذیرفتہ نیز عمل و دخل کنایہ سے دہم چون فقیر ابتداء ترک رفاقت میر محمد جعفر خان مصمم نمود
ہمراہ میر کاظم خان رفتہ بود چادہ غیر از استر قنا سے آوندیدہ ہرچہ مقرر نمود در ساختن چہ توقع مدخلے از محاصل جاگیر
بقدر خط و خیز بود ہر صورت چون راجہ مذکور بہ آد فقیر ہم مع بادران ہر اسے گردید و لشن سنگد زیندار سے
چند بلایچہ سے خود استظہار نمودہ انقیاد نہ نمود و آخر مغلوب الہراس گردیدہ ایمان و رسا سے لشکر رام ناراین
را برائے حفظ جان و آپ سے خود عثمان طلبید بعد پذیرائے ملتمسات بلا قات رام ناراین آمدہ معاملہ خود را انفضال
نمود و ناراین سنگد پسر بزرادر زادہ خود بہیک سنگد را برائے بقایا سے سرکار یرغمال گزاشت این بہیک سنگد و اعوام
و پدرش پروردہ و پیرمہ آوردہ والد مرحوم بودہ اند اما در زانیہ سراج الدولہ مارا اخراج از عظیم آباد نمود و بگلا
مملوک کہ جاگیرات ہم ہمان محالات بود متصرف گشت و بیض قلعہ و ازان را کہ با خود موافق سے دانست بدر کردہ
دیگر ان را در ان مکان گزاشت و قلعہ و دار قلعہ سے نگر را کہ راجپوت منسٹ یار و از اقربا سے آن بکر دار

و فی عمر نیندر چو گانوان بود بستور بکمال و برقرار داشت راجه رام ناراین موافق عهدیکه کرده بود خاطر وادی فقیر و در ظاهر اقبال
 میر جعفر خان در باره نفع علی خان برادر فقیر سرے داشته مبالغه و استهتام تمام در حالی نمودن قلیغات محاللات جاگیرات مابا حکیم سنگه نمود
 و لپش نراین سنگه را که در سن ده و دوازده سالگی بود بطور ضمانت و برعمال همراه گرفت و نفی علیخان را حسب الاستدھامی ایشان
 براسے انتظام محاللات جاگیر رخصت و صد و سے از ملازمان خود را چند روز بنابر امانت متین نمود و بنده و رانبار بر مصالحت کوشش
 سے آمد و همراه گرفت نفی علی خان چند روز در ان مکان محنت نموده بجنه جا با را رستور ساخت اما قلعہ دار علی نگر با عیاد و اشیا و حکیم سنگه
 قلعہ را که خائے از متانتے نید و نگذاشته مستعد و افه گر و بدیده این ماجرا را رام ناراین ظاهر کرد و با جاسوس سنگه ز نیندر است و در باب
 اعانت نفع علی خان و گوشمال قلعہ دار و تنبیه حکیم سنگه نکاشت بنده ہم درین باب خطی برای جاسوس سنگه مذکور نوشت چون رانبار و کوه
 مرد مقول و ممنون احسان و الدھر حرم بود و بمقتضای حقوق شناسے فراموش نھے که و از جمیع زمینداران صوبہ غنیم آباد
 جاہ و اقتدارش زیادہ تر و جنابت مہابت جنگ صاحب نوبت و پاسکے جاہدار و نفع الحقیقتہ لائق آن بود و بحسب درود و
 خطوط مذکور قلعہ دار علی نگر مدت ایدات بسیار و بھیک سنگه نیز کلمات تنبیه اشعار نکاشت و اشقیایے مرقوم معلوم و مذموم
 گشتہ دست ازان مکان و از عناد و ولد او برداشتن و قلعہ دار با نفع علی خان رجوع نموده حاملہ آن محاللات منتظم گردید و
 بنده ح والدہ و دیگر اخوان و شرع عظیم آباد بر قافلت رام ناراین صرف اوقات سے نمود و از برادران سید علی خان
 بہر صورت ہمیشہ با من شریک و از دیگر برادران بکال من مہربان تر بود و صرف اوقات و معاش با اتفاق سے نمود
 نفی علی خان بگمان آنکہ رعایت و انکذاشتن جاگیرات پاس خاطرش میسر آمد انکہ بے انصافی را در ان اوقات کار فرما بود اما
 الحمد للہ الحال شفقے کہ اخوان را با ہم باید دار و لیکن بنا بر تہاین سلیقہ و ترغے کہ دفعس او فطری است مذاکثر امور برای خود
 استبدادی نماید و درین باب ناگزیر و بلاطلاعت اما الحال کہ یا بیان زندگانے و رفتی و وفات احمق و البین و دعا میں شیوہ ثابت
 و تحقیق است و رفیق و شقاق افزوده ماندت را از حد بد بردہ اللہ تعالیٰ ہنگنان را توفیق و داد و وفات بخشید و بر ملا ایتیم
 خیرات و مہرات مستحکم نگمارد و

رجوع بذکر احوال مرشد آباد بنا بر نظام اخبار و احوال افعال حکام آن بلاد

میر محمد جعفر خان ت لپش و میرن کہ چشم و چراغ خاندان و سپہ سالار پدر بزرگوار در زمان خود بود و بعد از فراغ از قتل عبداللہ خان
 اندک اطمینان و تسلط بر سردستان بہر ساندہ کل گوشہ نخوت با سمان نھے ساندہ و میرن در ارادہ کشتن میر کاظم خان کہ از
 رسالہ و خدمت بخشیکہ سے کنار گرفتہ و تسبیہا سے غلا و شداد از خیالات فاسدہ برأت جستہ گوشہ عافیت گزیدہ بود و نھا
 با مدد و سے از خدمتکاران آمد و رفت در بار براسے رخ سوزن پیش میرن سے نمود باطناً منایت سماجت و مبالغہ
 داشت چون موسم سر بلود میرن باز سے کاغذ یاد پرانے و جنگ جنگانے با میر کاظم خان بنا بر غافل ساختن او اختیار
 نموده تکلیف آمدن او ہر شام بشرط ہوا براسے شغل مذکور نمود آن بیچارہ را ناچار باز سے مذکور اختیار افتاد و لپش رشتہ
 باز سے مذکور در دام اجل گرفتار آمدہ قطع رشتہ حیات او گشت پسین این احوال آنکہ سید مذکور چون نامور بود ہمیشہ برای
 باز سے مذکور اول پیشین میرن سے آمد و بعد ازان مقابل خانہ میرن و در یک ہمہ گیر سے استادہ بان شغل سے
 پرداخت روز شنبہ ہیئت و حکم مادر یح التائے سہ ہفتاد و دو دم از ماتہ دوازدهم ہجرت وقت عصر سے یراق

انگشتہ حال آن جماعت بگدائے رسیدہ بود چند بار قلعانہ سے شدید و محاصرہ دارالامارتہ ہم عمل آمدنا فائدہ بران مترتب
نگشت کیابارہ انبار ہر ایمان و میرخان و اصلت خان پسر عثمان ہم درین محاصرہ دارالامارتہ شریک بودند میر جعفر خان و
فرزند و قلمندش احسان آئنا بلور و فراموش نمودہ قاصدا خراج انہام بود اما از شہادت و سلطت شان کہ شیران و غلام ہر
بیجا بودند رسیدہ بود اما دما شاد سے کہ رایتہ تا آنکہ خبر نصرت شاہزادہ عالی گریز محمد قلیخان بارادہ تبخیر این بلاد از آلہ آبادی و فرج
انجامیدہ تحقق گردید ازین مہر مضطر گشتہ بدلا سے سپاہ و اختا سے ارادہ ہا سے تباہ خود کو کشیدہ تھلکے از وجہ مشاہرہ
بہارہ رسیدند و شورش جماعت مذکورہ را اندکے فرو نشاند

ذکر آمدن شاہزادہ عالی گریز محمد قلی خان تبخیر عظیم آباد و بنگالہ و برگشتن بی نیل مقصود
بجھض سفاہت و نادانی و بجا ک و برقرار ماندن حکام این دیار بتائیدات آسمانے

رام نارا این نائب نظامت عظیم آباد چون جلنش آنحضرت بجلد و تزیین بود و بایر محمد جعفر خان داوودش صفائے نداشت
اما بتا بہر توکلے کہ با انگلیش بہر سائیدہ بود ظاہر امر کہ موجب الزام نقض عہد و وفا تو اند بود و عمل سے توانست آورد و در پل
خوش بود طلب فرست سے نمود را بہ سندر سنگ و پہلوان سنگ نیز بمقتضای حقون پرورش مہابت جنگ
باخان مذکور را سے نبودہ خواہان استیصال خانہ انس بودند و فی الحقیقہ آنکہ اول مردم از کج خلقے و بد زبانی سراج الدولہ
و استخفاف او کہ ہانت با غرہ میر سائیدہ بازادہ اورا سے شد و گمان سے برہند کہ چون میر محمد جعفر خان مرد مہر دنیادہ
و عہد ہا در خدمت مہابت جنگ گذرانیدہ تا کجا شتمہ از اخلاق و اعمال او درین کس نخواہد بود و بد قیاس بر سادہ حکومت
و ملاحظہ احوال او خصوص مشاہرہ اوضاع میرمن کہ انجوبہ روزگار بود و حسرت و تاسف بر روزگار عہد سراج الدولہ
سے کہ دند رحمۃ اللہ علیہ بنش الادل کوشل کند البت تجدید یافتہ و یغیر زبان و اما و نادان بود میر محمد جعفر خان
کہمت او بر ایگان خشیہ اموال مہابت جنگ ہنگام بخشیدے اور در فرقہ سپاہ شہرت داشت و خود سے گردیدہ
بجمل و اساک قارون تبدیل و تسمیر یافت سے گویند کہ شخصے پر رسیدہ بود کہ نواب صاحب جو ویکہ از جناب ساسے
شہور مردم و معرفت بود اما حال اورا چہ شد جواب داد کہ در عہد مہابت جنگ مال بیگانہ و آب ازور یا بخشیدہ بود اما کل
کہ مال خود است دل سے خواہد کہ پیشیزے بفریزے دادہ آید خلاصہ احوال این مہاک کہ بگویش محمد قلی خان ناظم
الد آباد را زادہ صفدر جنگ متواتر رسید ہر چند سر نیے منز خاسے از شور داشت اما خاسے از جسد آتے بود
و حاصل الد آباد کہ وجہ کے بود بران قناعت نکردہ ہوس تبخیر بنگالہ و عظیم آباد و ولیمہ در داغش جا گرفت
با شجاع الدولہ این را زار در میان خدا و کہ از دستے بدخواہ و قاصدا در گے محمد قلی خان از آلہ آباد و باین امر زادہ
ترغیب نمودہ شد کہ خود درین غزیت ظاہر ساخت و گفت شاپتیر از من دران بلاد داخل گشتہ ہیج خبر از او
شوید متا قب من ہم تیرہ این کار را در دست دیدہ و شما لاحق سے شوم و دنیا برین گذاشتہ آید کہ شاہزادہ عاسے گہرا کہ لقب
شاہ عالم وہ دیدہ پدیر خود شہرت دارد و از خوف عہد الملک آوارہ سے گردہ بالفعل پیش نجیب الدولہ و نجیب خان
نشان در میران پور گھوڑہ است طلبیدہ شدہ و او را بریاست ہر دہا شتمہ عازم دیار مشرقیدہ یا بد شد
محمد قلی خان عزلت نیاز متضمن است عاسے نصرت و شہر ارادہ مضمر کہ رب شاہزادہ گماشتہ پیش خود

پیش خود طلب داشت شاهزاده که این روزها را از انداخته است مع رفتا سنے که داشت لازم آید گشت و ظاهر امر انش را به
 سندر سنگ بود المرحوم و خدمت شاهزاده نیز شهنش است ماسه او درین بلا در فته را به مذکور را هم خیال آراستن فوج ماسا به
 خلیفه در سر جا گرفته بود و خواست که اگر چنین کسی باراده تغییر این ملکست بر خیزد در فاقست و اعانت او نموده انتقام سراج الدوله از
 میر حفر خان بگیرد زیرا که عجب خصوصیتی با مهابت جنگ و مهابت حسن ارادت با او داشت و پهلوان سنگ را هم و این کار با خود
 متفق کرده بودند آنوقت که عجب شجاعت و غیرت و شجور و اس حقوق و دیگر صفات حمیده داشت اگر اجل امان میداد
 کار را بمهابت میکرد و گویا مقدر بود پهلور سے رسید اما عرش و فاکر و مهابتگر و دین در ملک خود و دین را به رام ناما این از قلعه
 بخار سے بر آید مسکه ساخت و بتیمه سپاه سے پرداخت ناگاه روزی بهشت پهنی که از ایام محروم بود و است آمد و شنج غلام
 ثوٹ جہاد دار المزم قسیم سکه کارش که پسر شنج ماسم قدوائے لکنو سے ششور از بلین گفنے بود و سندر سنگ اورا بسیار
 دوست میداشت و از دوا با کارها سے محو و جہاد تاد جرو ب پهلور رسید و بود آید و درخواست هزار روپیہ که دو اکثر سپہین
 شمس سے شد که انچه سے خواست باز فرزندانه جهان وقت میگرفت روز سے چند قبل ازین بنا بر همین سمجست اسندر سنگ
 در محاس خود بر زبان آورد که غلام ثوٹ شجاعت و خوبی از طرف پدر بسیار دارد اما این سمجست از طرف مادر در طبع او مهابت
 به واقع شده و غلام ثوٹ این سخن از مردم شنیده چون مادر خود بچید گفت بود که مرگ این بر من بردست من است اتفاقاً
 درین روز بهشت چون اجل هر دور رسید بود و مهابت را از حد پدر برد و سندر سنگ گفت غلام ثوٹ این سمجست خوب نیست
 مرا صلت به خواهم داد و گفت شاه روزی گرفته تر از این خواستن خواهم داد و سندر سنگ خواست که برخاسته از دست او را بکے یاد
 غلام ثوٹ دامن سندر سنگ را کشید و گفت نشین و در ما و بر و سندر سنگ گفت که داغ را بر پیشان که دسے عجب دیوانه
 این سخن گفتن بود که او یک ضربت کار سندر سنگ تمام نمود و بے سنگ گسترے که معاشش بود و دیده خود را با ورسایند
 او را هم گشت و زخمی به بنیاد سنگ که بهار از زاده و شنباسے سندر سنگ بود زده در رفت و بر اسب کسے سوار شده راه دواچه
 پان گرفت بصور سنگ نام بر پهنی از رفتا سے سندر سنگ ایضا صله چار کرد و با ورسید و طنز و دگر بگریزان میر و سے
 شمر و سے نیست برگشت و از اسب فرو آید و بصور مذکور مقابل نمود و شمشیر غلام ثوٹ بکست و دیده و پا برهن مذکور بکشت
 در آنوقت و از راز برین زود مردم که اجتماع نموده از عقب سے آمدند بصورتانار با بک زود که تماشاچه سے کند قاتل مبارج
 را بکشید آنا بر سرش ریخته از چوب و کنگ و کار و شمشیر کارش تمام کردند و سندر سنگ آن جوس را در دل با خود به واقع مہمپایان
 شاهزاده که صاحب نام و نشان بوده اند همین چند کند که نام آنها مفصل سے شود اول والد فقیر که مخابب به بنیے الملک نصیر الدوله
 سید هایت علی خان بهار اس جنگ بود دوم دار الدوله خطا بهای و گیاره این وقت و زود که فقیر خود سوم فضل الله خان ممتاز الدوله
 بسیرة افتخار و خان کشمیر سے فرخ میر سے چہارم نوبت خان پنجم میر الدوله و ششامے خان ساد و نادر جنگ ششم مہار علیخان محلی
 خواجہ سرانظران این اوراق گمان نمکنند که ماتم نام والد خود را در صدر جمیع آسایے بنابر پاس پدر سے و پسر سے بجای داده
 نے الحقیقۃ آنست که در شہنام عجز و غلط نظر و بر آید و دن شاهزادہ از شاه جهان آید کسے از نام آردان جمال آن نبود که در فاقست
 و اعانت شاهزاده از خوف عمار الملک وزیر توان نمود و پادشا و مالگیر شانسے و نصیبت عمار الملک که بطرف احمد بکشت و دیگر ناغہ
 باراده و خصوصت باشیعل الدوله و دیگر مشهوره ماکمید است بر آید بود و در احوال سلاطین و غلمے شاه جهان آباد و لا اور
 و اکبر آباد و او مدد و سواخ صوبہ سے و کمن انتشار الله کسے چنانچه موجود است در دفتر سوم مفعلاً و قمر زده ککاک و قتل کنگار

[illegible]

بفرمانند نعل خواہید آورد و دریں وقت این قسم اختلاط را از اجزاء تدابیر تالیست در غیب ادا با عانت خود و شمرده دست آوردن بوی عطر
خواست نوشت و از شجاع الدولہ بجای خود برگشت و محمد قلی خان اسباب این سفر را بچہ بالقوہ اودود میا داشت مگر در ضرب توپ
کمان کہ بر بنجہ و در تکیہ شکستی مثل آنما کیاب یو و از قلعه الترابه فرود آورد و وقت سواریش آراستہ علاء توپهای دیگر همراه گرفت
بود رسنہ یکبار و یکصد و پنجاه و دو پیچری بساعت تمام از قلعه برآمد داخل خیام و مسکوکہ و بد با اتفاق شاهزادہ در فرائض روانہ گشت
وین خبر منتشر گشت متواتر بر اجداد ما رسید و بنابر ضابطہ بسطراط میث صاحب کوٹھی عظیم آباد ظاہر نمود و ولایای تحت خود علی التواتر
تکلیف گشت چون میر محمد جعفر خان و میرن و چین امدادی رفاعت و طاعت افواج انگلیسیہ نمی توانستند کہ از جای خود بجنبند کہ غرض کلین بمادر
تأیید جنگ اطلاع داد و مکان صنعت و میرا ہی او شند نہ اگر چه از شدت خرم و اعتقاد اسباب مراد و استوار جماعہ مذکورہ ہمیشہ میا
موجود بود و عند الوقت حاجت بتاری تمام و ادا باری و در و دیگر با محتاج چنین اسفار البتہ چند روز سے باید تا سر انجام یابد و افواج
چند دستانی خود ہمیشہ یی باید بر وقت و در بتاری اسباب کوشد خاصہ فیج بنگار را غیر از رفعتا سے جدید میرن کار بجائے رسیدہ بود
کہ از جاسے خود جنبیدن و از دست قرض خوانان ربائے یافتن متعطل متذکر بود بار سے بغیر درت سے موفور و اہتمام کار گرفت
تا صورت بتاری سے گرفت و محمد قلی خان مع شاهزادہ حائے گہر بر کم ناسکہ دریا چہ مصروف و مسرعود عظیم آباد
است رسیدہ

ذکر آمدن شاهزاده فتح محمد قلی خان در حدود صوبہ عظیم آباد و سوانچیکہ درین ضمن روئے داد

چون شاہزادہ معتمد قلیخان از بنارس پیشتر آمد راجہ رام ناراین را ندید بے دید او کہ افواج انگلیشی و ادا دلیا ہی نمود کسی
تا حال از مرثا آبا و خجندیہ و اینہا چون بلاے ناگمان بر سرش رسیدند و بنا بر نام سلطنت و فوج صدر جنگ کہ شہرت عظمت
شوکت داشت دھڑاس بے قیاس ہر مزاج ادا سیتلا یافتہ ساختے بر آیدن خود بارادہ جنگ مقرر و مشہور
گردانیدہ و رفیع بلخ متصل بنالاب وارث خان داخل خیمہ گردید و لشکر گاہش قرار داد مانے انصیرش آنکہ اگر افواج بگالار
تر و تر رسید برین بر آمدن خود و اسراء افکار استوار بدینہ جانتہ نمودہ بآمنای محنت شود و اگر میر جعفر خان غلوب
ہر اس گشتہ ارادہ مدافہہ با شاہزادہ نہ نمودہ انگلیش ہم ازین کار بنا بر مصلحتے پہلوتے کردہ استسکاف نمودہ با شاہزادہ و
محمد قلی خان و رساز و بر آمدن خود بنا بر استقبال آئندہ انما بدین روزے و زمان مکان جو یاسے اغیار طریقین و بین
بین ارادہ دو جہتین نشست چون تحقق شد کہ میرن و افواج انگلیشی از مرثا آبا و ہونہر برینا مدہ و محمد قلی خان مع شاہزادہ
دریا چہ کرم ناسکہ پایاب است عبور نمودہ و راسخن با اینا اصوب شمرہ با ستر امیٹ گفت کہ اسے آلاں کے خبر ہر را نگفت
و احد سے بدو من رسیدہ و را تمنا یار سے جنگ با شاہزادہ و محمد قلی خان و افواج ایشان نیست بندہ را بچہ کار ماور میرزا
و خود چہ منظور داریہ مضر ایٹ گفت کہ اگر فوج ما رسید بچایے خودیم و الا چند منزل بطرف مشرق رفتہ سے لشینیم تا ہر چہ
حکم کنش رسد و صلاح وقت اقتضا کند ہمان قسم میل آریم و شمار ہم لایح آنکہ بلطاف الخلیل بگزاید اگر سکے و دروے
یا فیتہ بہتر والا پنچہ دران زمان و بارادہ خود بہتر شایہ نقل آریہ نام ناراین جواب را بکام خود یافتہ سازش با طریقین آغاز
ہنہاد میرن در کن ثابت جنگ و از خیمہ خود کہ قاصد جنگ اما بہ تنہا سے از مدہ جنگ آئندہ بر آمدن مقدور نہ دارم اگر زد و
رسیدہ را رسم نہ دیت متبذیم خواہم رسانید نوشتہ سے فرستاد و بطرف افواج مغربے مراسلات مناسب نہ دیدہ

جو سلطنت مردم رابطہ اخلاص و عقیدت خود را استحکام میداد و بندہ در آن وقت مع برادران و والدہ و جمیع ناموس و عظیم آباد
 با کمال تشویش بسرے بروگرفتے ملے خان در محالات جایگزین خود نمابد کہ ان بود سبب و سواس و ہراس بندہ آنکو چون شہرت
 رفاقت والد مرحوم میر جعفر خان و میران رسید بنا بر خوش فطیحتا کہ جلیست میرن بود قاصدا ایذا و اضرار مردم گردید و ہراجہ رام ناراین
 نگاشت کہ محرک پادشاہزادہ و مجمع این فساد رسید ہدایت علی خان گردید و پسرانش کہ در نیچا بودہ اند پدر خود را باندن کار
 ترغیب نمودہ اند از احوال و دراست اینہا غافل نمویسید بود و ما مطلق اطلاع بر ادادہ پادشاہزادہ و محمد قتلے حسان بود
 و سالہ گذشتہ کہ با والدہ و در اسلالت ہم ہمیں نے آمد چہ او شان بر قرابت مہابت جنگ کہ والدہ ماجدہ دام ظلم را بود اعتماد
 تمام فرمودہ در شاہجہان آباد تاہل بطور امر اینکدا اشتن نشوان و خریدن و ختران کلانوت و قوالان و دیکھا کہ باز نے
 از اقرباے لال میان کشمیرے اختیار نمودہ مطلقاً سر و کار سے بماندا اشتند در مدت شانزدہ سال کہ اکثر حکومتہا نمودہ
 ہزاران سوار و پیادہ لازم داشتند و در ہر ماہے لکوک بمبارت سے رسید خبر مردم والدہ بچہ و دینار سے نگذشتہ بودند
 و ما ہم را زون و امپاد از حسن سلوک و صلہ ارحامیکہ و مہابت جنگ و ہر سہ برادر زادہ ہائیش بود محتاج خبر گیرے آن بہر در
 ساختہ یکام و آرام در کمال عزت و اقتسام داشتہ بود کہ گاہے بد سالہا و ماہا اگر ضرورتے داسے سے شد خطے از طرفین ہمیکہ
 سے رسید رام ناراین خطا و آقا زادہ خود متضمن حکے کہ در بارہ مار سیدہ بود خواند بندہ در جواب گفت کہ خدا شہادت
 کہ ما در دین امور اصلاح دینے و خواہے نبودہ اکنون بہست و والدہ را چہ مقد و راست کہ با اعتماد آن جنین ارادہ عظیم نمایند
 بانے این امر مخفی قتلے خاست کہ صاحب فوج و خزائن و ناظم الہ آباد و برادر زادہ وزیر و بنے علم شجاع الہ و لایسر مندر جنگ
 است و قطع نظر از امور مذکورہ ہر عالم ظاہر و عالم السرائر آگاہ است کہ ما از مدت با بارہ لدرہ در رسم مر اسلالت مسدود
 و سرشتہ اشارہ و استشارہ معقود است و ما دین خصوص گناہے نداریم مع ہذا اگر ادبیاسے نعم شمار فرمہ در تید و ہندہ
 ایذا و اضرار دارند و صاحب بیود خود در اطاعت این امر پندارند ما خود مقد و متقاعد است با شتاب و وجہ نداشتہ حاضریم ہر چہ
 منظور باشد عمل آید رام ناراین و لید ہر دار و فرہ ہر کارہ کہ اعظم ارکان عظیم آباد و رام ناراین متقا و او بود با اتفاق گذشتہ
 کہ صاحب خاطر خود معج داشتہ با رام باشند بندہ باز گفت کہ این وقت چنین سے فرمایند اگر میرن در رسد و قاصدا ایذا
 ناگرد و در آن وقت حمایت ما از شما نمیتواند شد گفت صاحب ازین مکر مطمئن خاطر باشند اگر حمایت توانیم نمود و خواہیم کہ دوا کرد
 نتوانیم شمار اسبلالت بر آوردہ خواہیم داد بندہ شکر حق شناسے و مدت شان بجا آوردہ ہمراہ رام ناراین بود کہ خبر
 در و دشاہزادہ معتمد علیخان کہ مغالب با اعتماد والدہ شدہ بود رسید و والد مرحوم مع میرالہ و لہ حسب الامر شاہزادہ متصل
 بنیارس بلکہ شاہزادہ ملحق گردید و برین خبر ہم رام ناراین آگے یافت و خبر سے تا زمان مذکور از منقضت افواج جنگا لہ
 سموخ اوندہ و شلمیٹ ہم با ہمہ دوسے از اصحاب انگلیشیہ کہ در کوٹے عظیم آباد بودند بسوارے ہجیرہ و دیگر کشتیہاے
 خانہ و ملاخان لازم قریب میت سے کردہ بطرف مشرق رفتہ کوٹے رات فوئیض بعض ملازمان خود از سر و برق اندازان
 سمیت کہ بہ تلمذہ شہرت یافتہ اند نمود و سپارش حفاظت سے یہ رام ناراین فرمود چون این حالات مشاہدہ را چہ رام ناراین گشت
 قاصد مصالح و ملاقات با محمد قتلے خان و شاہزادہ گردید و مصالح و فلاح خود و بر عکس راے را چہ مرید ہر مخفر دین و دیگرین مرید
 را سے مبصلا لحد و اطاعت شاہزادہ نمود و طرف افواج مشرق را بنا بر اتفاق فوج انگلیشیہ را چے شمر دینے الحقیقتہ چنین
 بود اما رام ناراین بدیدہ نام شاسے و دم آگاہے بر کیفیت روسا سے لشکر تر رسید و ملاقات تداست کشید چنانچہ

نکوش آید مخفی خانہ کر لید ہر با وجود بے سواد سے عجب برہن فتن و در تانت ماسے حسن تہ میر سبے فقیر و در حساب و سر انجام
 معاملات ماسے و کلی آشنا و نہایت و لیر بودا ما بخت پر مراثی او غالب و مرجیت علیے ما غالب و در اند و متن زو مال و
 زور و مال حرص وافر سے داشت اقصیٰ چون ارادہ انصہیم یافت فقیر را در خلوت طلبید و تکلیف رفتن بشکر شاہزادہ و
 افتتاح راہ سوال و جواب و مہربان ساختن شاہزادہ بحال خود جو سادت والدہ مرحوم نمود و شاید دیگر سے رانزد محمد سقے خان زنتار
 باشندہ اند و آگے خار و دکانیکہ نمود کہ راجہ مرید ہر واحد سے برین سراطلاع بنا بر قوم بندگی ماسے خود را با حال و حقوق یکو سقے
 و اخلاص کہ تجرید ہر بندہ نمود و بود نکور ساختہ انتہاس سے خود را مباح مرام خود نمود و برین کار بود کہ مصطفیٰ سقے خان برادر
 محمد امیر سقے خان پیدا شد چون از ابتدا نودان بود کہ دانش کے فرض و توقیف نہایہ و درین جز و زمان چند وال دولت
 سراج الدولہ ہم از فطن بسیار کہ بنا بر لایہ مکار سے داشت جہان قسم سلوک سے نمود بنا برین سقے مراعتش لکود خان مذکور
 آمدہ راجہ را با فقیر شمول سرگوشیا دیدہ فہید کہ در چہ کار اند و راجہ ہم اخلاص و موجب بخش و کشف و از خود دانستہ اورا ہم سقے
 ساخت بلکہ اورا غائب ساختہ گفت کہ زیادہ برین جج مدارج را شما بخوان صاحب جہا بنید و بندہ مامرخص ساختہ گفت
 فزین را کہ غیر مرید ہر از ہمہ پیشتر است خود امید رفت از راہ ہستے پورہ در وید و مصطفیٰ سقے خان ہمراہ بندہ تا فیض فقیر
 آمدہ کار وایہ ماسے خود در مشک و دانے و آشفتہ کہ دن فوج جنگاں و فریقین مردم بر فاقست شاہزادہ متوہن انہار و حضور
 شاہزادہ پیشین بندہ ظاہر نمود و صاحب درین باب بکار برد و راجہ رام ناراین لیلی و سبے برا سقے فخر معسوب یکی از متروان
 خود فرستاد و بندہ رونو لیر سقے خان و غالب سقے خان برادران خود نوشتہ بودہ و اینہا اطلاع داد ہر دو برادر نیز قاصد
 قبیل قوم پدر گشتہ خود را نزد بندہ رسانیدند و بندہ ح امانت راست ہستے پورہ آمدہ ماسے مشد و در راہ سقے الاقتبال
 ہر کار ہا نہ تر و در و دان و غیرہ و در شاہزادہ و محمد سقے خان سے گفتہ چون بندہ بار دل رسیدہ دیکہ مدارالد و از طرف
 شاہزادہ و میرزا محمد سقے موسے از طرف محمد سقے خان بر فیما سوار ہا ہد سوار ہا سے سفارت و رسالت نزد رام ناراین
 میر و غیرہ شد کہ با وجود معرفت والدین و دیار و مرجیت فطن اینجا با غائب و دیگران پرادر کار اندازا نہا سقے پر سپید
 کہ این مردم کیان و از کماں فرزند ہر ایان من نام فقیر و برادران با انہار نبوت و ابوت ظاہر نمود مدارالد و سلام گفتہ
 فرستاد و استفسار خبر غیرت نمود جواب گفتہ شد چون پیشتر رفتہ و شمشیر نگر رسیدیم شہینیم کہ فتنے سقے خان ہم مطلب
 بخدمت والدہ رسیدہ ملول شدم کہ این عزیز چرا خود را نزد ناظم جنگاں بدنام ساخت سلسلے از روز ہائے ماندہ قائمہ شکر
 شاہزادہ کہ در میان طرف مشرق و او دنگو و شہیم و سائے از شب گذشتہ بقدموسس والدہ مرحوم شرف دشوخت
 کہ دیدیم ہر گز نہ نما مذکور از طرفین استکشاف و استفسار اکثر امور کردہ معلوم شد کہ والدہ مفور بنابر تر سقے کہ در نفس دارد
 بطور مدارالد و دیرالد و غیرہ و محمد سقے خان بتذلل و استعانت پیش نہ آمدہ از مدارالہام مذکور جہیت دارد و شاہزادہ
 ح لشکر و عمل خود در قبضہ اقتدار و اختیار محمد سقے خان است و چگونہ بنا شد کہ تمام این بنا ساختہ و پرداختہ اوست و
 شاہزادہ در جمیع امور قاصد وجود مامش و اعانت و نصرت محتاج او بندہ ما این احوال و دوران صلاح و قانون کیا
 نمود گذشتہ با والدہ انتہاس نمود کہ چون احوال چنین است قبلہ گاہ را در خدمت آرد و غیر از آشفتہ او ضاع مامردم
 و بر سبے وجود مامش و در فتن معاملات جاگیر کہ بچہ برین سے و محنت ہر رستے بدست آمدہ خانہ چہ بود و صبر گاہ
 آفتاب مستحکم و زمام اختیار بدست سفلگان نا کہ و کار با شد معلوم سمت کہ عقدہ خواہد کشود و کار سے از پیش

فرمود رفت جواب آشفته بنابر سرور ادب که از بنده در التماس بمل آمد فرمود ادا بر حقیقت متنبه دست نشاند اما فرجیت از دست
 رفت و وقت آن بود که الحال بتدارکش باید پرداخت و محمد علی خان را تاجی تسخیر داشت و در امتداد و شوا او خود توان
 ساخت طرفه ترا آنکه چون شاهزاده بنیامین سبکسر و حرکات او اکثر خاسی از غلبه بود هر حرکتی که از او مخالفت مزاج
 محمد علی خان سرے زو حرکت مرقوم را خان مذکور با شاکر کسیکه متوسل با و بنود و نیش و والد مرحوم و اتباع او گمان سے که را
 باید یک روز والد منصور منیر الدوله و فیروز بدین محمد علی خان رفت او گمانی نیکو و در میان آورد ازین طرف ہم نگر
 خواست که نیز مصریح بود در دفع غبار سے میرا آمد اما در سے که در جواب و سوال رام ناپلین مین بودند و دران وقت تفرقه نشا
 متذکر و مناسب ہم بود از ان یکدیگر مزاحمتی کشیدے غلط باید سے خان که واسطه جواب و سوال و تردد و دشواری بود
 و خل بسیار در مزاج محمد علی خان و در وافر بشور خود داشت بر سے دران کار از سفاقت ادا و اعتماد سے که محمد علی خان
 از قلت تجربه و نادانے خود با قول ادب سے که در افتاده محنت و جان و مال محمد علی خان ہم بر بار رفت بنیت ہمیشہ
 نواز تو بپایده تا تار مقل و دین بغیر از ید تفصیل این اجمال آنکه راجه رام ناراین بدیدے افواج غلبه و آواز و نام شایسته
 تر سید و از بانے که بدان مسکرا داشت برگشته خود را در حصار شهر عظیم آباد کشید و با استحکام بر دج و باره آن پرداخت
 در طرف از سرداران کنے را که مناسب داشت بجا فطرت آن طرف تعین نمود بدین تیره و دستند ادا والد و وزیر را
 محمد علی موسو سے وزیر را احتی با قافان رسید و بدین و از شهر در میرا نے دور از آباد سے مسئول گردید و وزیر را
 آذن خود در حضور شش نموده بعد از ان با مود و سے از پیادگان و سه چار سوار مصباحیت شایر و داخل حصار گردید
 ملاقات نمودند رسوم متعارف بمل آمد گفتگو سے مطلب بشمار نشان گردید و فرستادگان فواید رجوع و توسل با شاهزاده
 و محمد علی خان با ظهار عظیم و شان آتنا خاطر نشان نموده و رام ناراین را که از سابق خلوب الیراس بود بنویز مسموم
 تعرض با جان و مال و جمال داشتن او بصوبه واریش راستے بر فن حضور گردید و در خواست غلبه و پیشان طلب
 مستکه بھر سران لشکر محمد علی خان متعین ضمان امور مذکور نمود فرستادگان برگشته عبود و معاشیق حسب الاستماع
 او گرفته کا فذ سے ہم بھر سرداران لشکر و دستخط محمد علی خان بروقت خواہش او نولیا بنده برود چون او را لاجی
 حاصل شد و بنویز سے از حرکت افواج مشرقتے یاد رسید داعیه ملازمت محمد علی خان و استیلام آستان
 سلطنت بواسطه شان نموده لبنا عینکه مختار نمجاش بود همراه با والد و دودیک سرداران لشکر محمد علی خان که براسے
 آوردن از حسب الطلب رفت بود در فواح پہلو ارسے بچاے محمد علی خان آمد و شاهزاده حسب الاشعار خان مرقوم
 خیمه و درگاه و لغزش و اسباب سے که میرا بود آراستہ و بارادارگان خود را نزد خود خواستہ به تحمل و احتشام بر تخت ملین
 فرمود و منتظر آمدنش نشست بنده قبل از ورود و ادبیک روز با والد و عرض داشت که راجه رام ناراین بنیامین مبارک
 است و بنابر اشتباه یہ مجر د استیلا نام شاهزاده و عظمت خاندان بقدر جنگ ادا و آمدن نمود و بعد بلا فضا احوال
 این جا بر آمدن خود دامت کشیدہ اگر چه فانه خود برگشتن یا نیت باز نخواهد آمد با الحال آمدنش از تأییدات اگلے شمرده
 ہر گاہ برسد از قابو سے خود بدر فن بنیاد و چون دست نشان بجائے سے رسید بر آشفته گفتند کہ از خاندان نموده
 اگلے آن با کے و خانے بمل بنیادہ گفتم بنده ہم ولایت بد فاسے گفتم خود دیکر نموده اند از ان بجا و مذکورہ رام ناراین
 را ہمسر او خود گرفته داخل حصار باید شد کہ بدین صورت او را چار رفیق و شریک شما است و افواج مشرقتے

بعد اطلاع برائے امیر غنیمتہ قدم ستر خواہ گزاشت گفتند اختیار با محمد قلی خان است گفتیم او بایہ گفت گشتہ چون اول سن
نے پر صدر راجہ غرض است کہ با وجہ سے گویم بندہ ہم بہ نکت آمد و عرض نمود کہ درین صورت عرض و ناموس بر باد و نفوس
بیا و خواہ ماند اگر ذیل درین حالات نبودہ شرک ہم نمی پایست خود فکلی با فرمودہ خاموش شدیم روز دیگر کہ بر آسے
ملازمتش مقرر بود بندہ ہم ہمراہ والدہ مبارک و سلاطین حاضر و جمیع حالات را ناظر بود تا آنکہ خبر دور و رام ناراین بنامہ بنمایان
و صحبت و استن ایسان بارانہ مذکور در قتل و دارا دہ آن خان مرقوم در حضور و آدرون راجہ و خدمت شاہزادہ ہمراہ خود
رسید بندہ بیتیاب گشتہ بنبر اول و دیگران ہم صلاح مذکور گفت ہر یکے گذر بخود سے خود ظاہر نمود تا آنکہ محمد قلی خان و دیگر
راہروں دولت خانہ بلکہ در راہ گذار شدہ خود بخیر آمد و کرنش نمودہ بطرف دست چپ بظاہر و نہارت سہ برسم خان و
دارالہ ولہ و یکے خان سپہرگز یا خان و دیگر ہمراہیان خود باشند و والدہ مرحوم بظاہر بخشیدہ سہ میرالدولہ و بندہ
و دیگر ہر اوران و امرا سے رفتا سے شاہزادہ بطرف دست راست استادہ بود و محمد قلی خان بجز و قیام سندہ و بدگر
راجہ مذکور و سنالین او نمودہ گفت ہندو سے ہوشیار مسلسل گوئے است فار سے را در دست است گوید و دالم سے
از نحو اسے کلام او ہو پایست من و ولہ سے خود و نہایت الرآ با دہم با دہم تنہا بندہ نے مانع بچہ صورت شاہد بخش
شاہزادہ رسیدہ یا حاسے الذہن گفت کہ انقدہ اعتماد از و یکت ملاقات شمارا چہ قسم بہر تنبہہ مدارالہ ولہ شروع
گواہی خوبے و وفادار حسن اخلاص و در سوخ عقیدت او نمودہ نیز از اسحق از میان جستہ بچہ خوبا سے مذکورہ رات
القیاد و فرمان بردار سے او متہمت گشت و ذمہ خود و نمودار خود و بقضائے طبع دوسہ ہزار روپیہ نقد و جنس و بناہر متعلق
کلمات بے فروغ کہ از عیار سے و یکار سے بزر بانش گذشتہ و از راجہ مذکور متہمتہ بود و نہ متانفہ ہا سے نمودند اما
محمد قلی خان و شاہزادہ و دیگر دولت خواہان خانہ شان راجہ بلا زودہ بود کہ بکشتی سے مذکور سے گفت کہ اگر بعد وقت
در حصار او اطاعت کند چنانچہ بین کار کہ دو کہ فرمان بردار سے او را قصد سے نمائے چو کہ از عمدہ آن بر سے آئے از
آقا سے او یا انہما سباب و اتفاق شاہزادہ خود عقدہ نکشو و این کتہ سے متعلق اطاعت او را نہ اہم چو کہ نہ متہمت گشتہ بود
بہیستہ جائیکہ عقاب پر بریزد از لیشہ لا فرسے چہ خیزد و انقصہ بعد از آنکہ رام ناراین و حضور رسیدہ و آدرا
و ادوات سے کہ در تمام عمر خود بندہ بود متلا سے کورنش و سلام گویدہ باللب خشک و ہمگیں نزدیک تخت رسیدہ یا و نہایت
کہ مدارالہ ولہ یا شاہزادہ بدست خود او شرفیاسے تدر گرفت و محمد قلی خان مشہور با نعماد حسن ارادت و عقیدت او نمود
انہما سباب و حواسے خلعت نمودہ شاہزادہ حکم و ادرا م ناراین را بزدہ خلعت پوششیدند و سپہرچ و حقہ مرصع سہ رنگ
عشار کہ مخصوص شاہزادگان بود در محنت گردید و بعد از ہر ازین شرکت مبارزہ ہمراہ بنامہ احمد خان قریشی و مشتعلہ کلیمان
از ہر اہمیان ادبلازمت رسیدہ و بنایت خلعت چار پارچہ و سہ پارچہ سرفراز سے یافتہ انارام نراین کہ گاہی انقد قسب کشیدہ
خود خدا سے سے نمودہ در سرگرمی بجا آوردن آداب کرات و مرات کہ ہر اسے ہر اسے سے ہایدا فاد نہایت خستہ
و حیران گشت بعد از ان کہ دے استاد و حواس او بجا آمد نظر پائین انداختہ بلا خطہ انخوال نکالت شاہزادہ و غراہست
او ضاح امر او دوسا سے لشکر و پریشا نے او دوسے سلاطینے کہ ہنگام و روز و روزہ بود و از آمدن خود نہ امت کتیدہ
بندہ از سیماسے او دریافت کہ آذہن خود پشیمان و دزد و زو سے بعد از رفتن از چنگال ایشان است بعد ساسے
محمد قلی خان سہ رام ناراین ترخص گشتہ بنامہ خود رفت دورا چاہند انیم کہ چہ سو داسے قاسم ختمہ چنین مصیبت نامہ افتادہ

بجای طرح فرستاد و از دستہ کسے کردان وقت حاضر بود میگفت که رام ناراین درخیمہ سلطہ سکونت داشت اما نہایت متغیر بنحسب
محمد قلی خان میرزا محمد طے موسوی را کہ با اتفاق دارالاولہ براسے آوردن راجہ مذکور رفتہ بود طلبیدہ محمد قلی خان گفت کہ بہ
رام ناراین رفتہ بلوچیک کہ صوبہ بیا کہ عبارت از میرزا حسن برادرش باشد مقرر شدہ شمار دادیو اسے ہر دو صوبہ مبارک شود
سیرزا اسحق رام ہمین کار با اتفاق او مامور نمود ہر دو گذرآوردہ التماس نمودند کہ ہنوز این سخن گفتن مقرر نہ بصلاح نیست
برآخستہ خواستے را فرستادہ راجہ را طلبید چون آمد خود این سخن گفت اواز داتا سے سر بزد انداختہ نیز مبارکباد سے گفت
و بجاسے خود برگشت قریب ہشام کہ ساعتی از روز باقی بود و عمو آقا کو تو ال عظیم آیا و را کہ ہمراش بود نزد محمد قلی خان
فرستادہ پیغام داد کہ از صبح چیز سے خوردہ ام الحال سے روم گفت مبارک است بعینہا بہان سخن کہ من می گفتم عرضہ داشتند
ابا نمود کہ بعد نیست و وعدہ نشین بودہ گفتند بے بناید کرد و داخل تعلقہ نشد خود مہمود نیست قبول نکرد و گفت کہ عجالی است
کہ بدست شیرین تواند آمد ہمیت چون بخش نگون بود و در کاف کن بہ کرد و ناچہ نیکافش گفتند کن بہ چون راجہ اذا بخایر آمد بخنے
بالو بر یک میل سوار و با اتفاق قاصد عظیم آیا و حسب الامر محمد قلی خان کہ دید چند قدم پیش رفتہ مقرر خواست کہ من ہندوم
در یکجا با سلطان آب سنے توانم خورد و مادہ فیل حوضہ دار و دیگر طلبیدہ بہان سوار گشت و آبے خوردہ بسرعت بہ داز
میلور دشتے بدر رفت ہمیت تو گفتے کہ خواہ ہر شاہ سے پرید بہ چو طاوس کورشتہ در پاندیدہ بجز در سیدان در تعلقہ فلان
داد کہ مردم از بچ و بارہ تعلقہ پیش از پیش خیسوار بودہ در استحکام کوشند و محمد قلی خان بے نصیب از امور دیگر گویا پیش
پا اندادہ و از اساطیل بدیہیات بود و فاعل گشتہ براسے و شجاعت خود مقرر و در لمودوب و تاشاے رقص و طرب نمک
و مستور بودہ یقین داشت کہ راجہ مذکور نو کہ ہمیت فرمان پذیرہ و ہر روز احکام بے سر و بن بجاہت یسا و لان و میرزا
اسحق سے فرستادہ و انتظار بفرستادہ انواع بنگالہ سے کشیدہ تا آنکہ بوداد و سہ روز تحویل آفتاب بہر جہل میں دردم
متنظر را قریب امتحانے میرشد سے گفتند کہ باید دید براسے نذر عید نوروز رام ناراین سے آید یا نہ اگر آید یا نہ
نہج و اقبال است والا انچہ یقین محمد قلی خان کردیدہ ہمہ دہم و خیال تا آنکہ نوروز رسید و رام ناراین اشرفیامے
نذر شاہزادہ و محمد قلی خان مع بیضہ ہاسے میخ کہ تماشے و رنگین و سادہ بود و دیگر انواع حلاوے و لوزینہ و عقیقہ
باد راق طلا و نقرہ گزینہ فرستاد و خود مقرر اشتغال بکار ہاسے سرکار خواست و بہ اکثر عوام سنے بخش بازار یان
باشوہرم متحقق شد کہ دفا کردہ الحال او خواہ آدما محمد قلی خان ابلہ خفیف العقل را تا ہنوز ہمان اعتماد بر او داشتہ بود
براسے بے سر دہائے خود کہ بود بود چون جشن نوروز ہم گذشت و شاہ و وزیر را از لمودوب و عیش و طرب خاطر
خواہ فرصت میرگشت تا حد کوچ ازان مقام گشتہ داعیہ و در و طرب شتر قے شہر عظیم آباد نمودند چون راہ نمحر از
رستہ بازار شہر است رام ناراین پیغام فرستاد کہ فوج سرکار اکثر تخلیہ و مردم اینجا ازان جماعہ خانٹ اندمبدا
الوچہ ہاسے لشکر شاہیہ ہنگام عبور کے قوسے نماید و بجاسے شہر ناہر حفظ آہر و جبار سنے کنند و باین صورت
فتنہ در عین شہر برآفتہ ہنگام بزرگے حادث شود مناسب آنست کہ عملہ حضور مع دار و غنہ بلیہ اران اینجا نب کہ آمنا
ام لازم سہ کار نماز ظن جنوب شہر در زمین جگہ کہ خشک افتادہ براسے تو بچانہ سرکار و ارابہ بار بردار براسے
را درست نمایند و خود بدولت مع لشکر از ہمان راہ و رفتی افزا سے باغ جعفر خان شوند محمد قلی خان قبول نمودہ ہمین
قسم قبول آورد و ہنوز انقیاد و اطاعت راجہ مذکور در خاطر مقرر شش ارتشاخ و ارتسام داشت تا آنکہ چند روز

مرحوم که علم کفر نفیر دهن رسالت شفیق بر احوال ابن عبد اقل بود از بهر باگپور با وجود معافیت پسران طے قلعے خان کرد و قتل
 نشان بر سر بره بآرزو سے ملاقات برادر بزرگ خود بکجور و اغنا سے خبر و روش با شاهزاده سح عیال و اطفال و اسباب
 اندوخته چند سال بهما وقت که والد سوار و عازم میدان بود رسید و اوراک سعادت قدوس نمود و گفت که متعلقان همه را همراه
 آورد و در باغ لون گول که مقبره والد مرحوم است فرود آورد و دام الحال که مرکز جنگ گرم گشته اندیشه است که آشوبه بیرون حصار
 رود و به بر سر عینیت کند تا مردم لشکر بیرون سرکار شاخته قهر طے ننمایند حسب التماس اولی ابد را طمانین بند
 گفتیم بهتر نکند که بهر را همین بجا آورد و نگردد و غدر خیمه طلحه و جوده و دیگر نموده ختم را نشیند و طمع را در راجع بر حق والد بهر ابرود و از غنا
 که عیال و اطفال را مع اسباب گذاشته بود نشانید و بنا بر رفاقت برادر و این جد اقل برگشته شرباک مامردم گردیدند
 بعد اندک زمانه گله توپ از طرف حصار بطرف ماکردم بسیار سے ازدحام داشتند سردار و ندرام ناراین شریع
 بجنگ نمود و از هر طرف قلعہ که مجازش افواج مخالف بود که انداز سے شروع گشته طے الاقلال گله توپ سے باریه و از
 بالا سے سرمه گزشت و بطرف باغ رام ناراین که متصل دیوار حصار قلعہ عظیم آباد است کھڑکے رائے و سیر محمد حسین خان
 در اینجا نشسته راه یورش سے حجت التهاب نیز ان جنگ و توپ انداز سے بانگ زیادہ تر از طرف مابود تا آنکه محمد طے خان
 اسم بر فیل خود سوار با جماعه بسیار نزدیک با رسیدہ با ایستاد و مرید هر که بر برج خماس جاسے داشت و به تمام آن طرف باد
 متعلق بود که شرت از دام و اسباب جا و اختتام دیدہ گمان برادر مقابل برج محمد قلی خان یا شخص دیگر از اعظم ارکان خواہ بود
 بتوپ انداز بمحض نمودہ تاکید کرد کہ باید که در مجمع بلکہ سردار فیل نشین رازنے او هم بمنہ در خود سے درین کار داشت و گویا
 متواتر رسیدہ اکثر سے ازان گله اطراف و جوانب نیل محمد طے خان و بالا سے سرداران فراہم آمدہ اینجا میگذاشت
 چنانچہ یکبار گله توپ نکو مانر بالا سے سرفیر بانگ ارتقا گزشتہ نزدیک بمن بر زمین خود بندہ ازین جرأت سے موقع
 ناخوش گشته بود کہ بر پاسکے بر فیل محمد قلی خان بانگ فاعله استاده بود التماس نمود کہ قبہ من ازینکہ بدت گھم ہا سے توپ
 در اینجا استاده ایم کہ ام فائدہ تصور است فرمود کہ میدانے چارہ بدست من نیست گفتیم ہمارا لشکر با یہ گفت کہ اگر منظور پرت
 بیفائدہ باشد قلعہ رو برو و خود بدولت سوار اند رنگ چیت بر قلعہ پر یزد اندانچہ مقصد است حواہ شد عبث ہم توپ
 استاده در معرض ہلاکت بودن چه ضرر اگر یک گله ہمارے بر سد جنگ تمام و کل لشکریے اختتام سے شود و اگر بقا بد
 حقل کہ درین لشکر اثر سے ازان پیدا نیست جنگیدن منظور باشد چہین قلعہ احماسہ نے باید صوبہ دار سے باسمہ چار ہزار
 سوار و دہ دوازہ ہزار پیادہ برق انداز مع چندین ضرب جزائر و توپ ہا سے کلان با اسباب حرب مستعد ہمارے است
 و جمع بمجا سے شہر بنا بہ حفظ ناموس و ابر دے خود ظلا و در رفاقت ادر کہ بے با عانت حاضر اند و بد و تحمل و قلعہ احتمال
 جنگ عظیم است و ازین طرف کہ افواج احماسہ دار دشکست بروج و دیوار این حصار کہ ہمہ پیشہ متین مرتفع طے دار و از قبل
 متذرات است اول ضایعہ مناسب بود و سمورغ نیفتاد و حال کہ کار بجنگ کشیدہ بر جنگ ہم چنین است کہ سہ داران
 لشکر اختیار نمودہ از ہر طرف ارادہ احاطہ حصار دارند بلکہ سے باید این مردم راز نہ ہمہ جانب محمد طے خان طلبہ آشتہ بہ نسبت
 مجموعے از را متعارف بیرون شہر کہ رستہ بازار و کثرت عمارت بنا بر تسلاحت کوچه است در شہر در آیند و بآرام مع جمع
 فوج ہمارے در حفظ اتھی متصل قلعہ پادشاہی در حوٹے مرید خان بر لب دریا رسیدہ سواران و سرداران لشکر پیادہ
 سازند و یکجا مستعد یورش باشند و توپ ہا سے بزرگ را مقابل دیوار نچتہ قلعہ کہ کارگل و خشت و مساختہ دو صد سال بکزیان

خواه بود و مطلق بیست و استقامت خود و نهایت بوسیده و از با خستهایش ریخته و دیوار رقیع خسته گند ایست برابر بچینید و حکم بزدن
 گله با فرمایند اغلب که در چند شک و عرصه که در بکله کمتر از آن تمام دیوار سمار و بازین هموار گشته راه دسی برای پوشش بهم خوار شده
 آن زمان برق اندازان را پیش رو گذاشته با دلاوران بیاد پوشش فرغ نماند تا انشاء الله تعالی صورت فتنه و رونید والد
 قاصد این اظهار شده بود که ناگهان خود بخود محمد قلی خان از جایگاه استاد بود بطرف مغرب پیشتر راند و مات والد نیز بر خاقت او
 پیشتر فتنه بار سے محاذات برج نخاس بر طرف گردید و محمد قلی خان در آن مکان استاد و کے را فرستاده والد راه پیش خود
 طلب داشت چون رسیدند قلی خان نشاند و همراه خود بر چهار سوار ساخت بعد آنکه والد مرحوم بنده را نزد خود طلبید پیشتر نشسته
 محمد قلی خان سلام کرد و والد فرمود که فواب صاحب شما را سے خواهند بفرست پیش رام ناراین بفرستند گفتیم حاضر ملا
 الدین وقت که او محصور و مشغول ماندند و از قلع غیر از سفیر نیز و تفنگ و گیسوئی آید بنده چگونگی اندرون توانم رفت محمد قلی خان
 شخصی دارد و بر طلبیده فرمود که ایشان از برادران شیخ حمید الدین جماعه دارد و رفیق منند شب بتقریب دعوت در خانه شیخ مذکور
 اندرون حصار بوده اند این وقت از آنجاسه آید رام ناراین حضور شیخ حمید الدین میگفت که من ملازمت نموده سوار رفاقت
 در پیش تا نهم بیکار بود به نام شدم با دو جوانی که بر استیصال من بسته قلع را فرود گشته است بنا برین حمید الدین پیام رسانید
 که اگر حضور بر آنم او شده بنده شدم که با نادر و حضور بیار و شما را سے باید رفت و باید گفت که الحال بهم اگر او از در اخلای
 و عقیدت و تادیب بر عهد خود استوار و با او کاره نداشت خواسته گارا عفت و انقیاد می گفتیم اگر این سخن محبت دارد چرا که می
 نفرستاد و بلاغ این التماس نمود شخصی که حامل پیام در و بر دستاده بود گفت پیام او مست که شیخ حمید الدین داده و او را
 فرستاده تا در حضور عرض نماید محمد قلی خان گفت خوب از ما چه میرود و مدتی که کذب این خبر میدور و شما در حضور را اظهار
 خواهد شد چون دیدم که از معذرت امتیاز معقول و غیر معقول نمی گند گفتیم چه مضائقه اگر منظور همین است بنده میروم اما فواب حقا
 در جاسه مناسب ندول فرمایند و مردم از قرب حصار برخاسته و حضور آید تا راه آمد و شد باز شود و بنده آبخار فرستاده
 رخنه ادرار یا بد و از چند دانه مذموم آنچه مناسب ماند بگوید بعد از آن در حضور آمد و آنچه ادرار کرده باشد اظهار نماید
 محمد قلی خان گفت تا او جنگ موقوف کند ازین طرف چگونگی سے تواند شد گفتیم درین امر او با و سے نیست چون افواج
 حضور تا صد یار شش بر حصار شدند او بنا بر ضرورت به افق برخاست از آن طرف اگر اندک اهل می شود در طرفه العین
 مردم بر بد و دج و باره هود نموده کارش را تمام سے نمایند چگونگی از طرف او توقف در برق انداز سے و خصم اهل
 خواهد شد و بدون موقوف شدن تفنگ انداز سے بنده چگونگی سے تواند یافت برق اندازان و گله بند و ق امتیاز سفیر و شین
 نمی گند شخص مذکور گفت همراه من بیایید که من سے برم گفتیم چه مضائقه من همراه ایشان میرود تمام صاحب عیله که ایشان بر بنده
 همراه است در رخس گشته با اتفاق روانه شدیم هم مرحوم و باب طعنه خان که ذکر شش گزشت بنا بر اخلای و اشفاق که داشت
 رفیق من شد شیخ مذکور که و سے بدون من در حصار بخود محمد قلی خان شده بود و در عبور راه محافظت خود از گله بند و ق
 نموده میرفت و بنده در سپه ادرار سے برید تا آنکه یار رام ناراین که منزل و مورد چالی میر حسین خان و محب چند هزار کس بود
 رسید و توقف نمود و به بیرون بر آمدن از دیوار باغ که نهایت متعل بجهار و در میان طاعنه و سار سے نداشت تا در پناه
 آن توان رفت متغیر بود بنده بعد از آنکه استراحت شروع بنا کرد که در شیخ ما میر تخر گشته نذر خواسته آغا ز نادر که را سے
 بخویم بعد از آن برویم گفتیم چه مضائقه من خود با شما هم هر جا بروید میرود و هر جا باشد بهستم آخر تا چار باشد و الحاح و محنت

باندہ شکار خود مشغول نمود و تار قندہ اور تار نیمہ الدین رساند و اداسہ نماید ایشان پر دند و بندہ را ہم ہر نزد شکار را این طرف آن طرف
کر دیدہ و اسے ندیدہ گشت و ہذا خواست شمشیر ابد قلعہ او یا فاسم پیر و پیر خود شکارنا چار گشتہ جواب صاف داد کہ صاحب جان
مستہیز تراز بہرہ امتیاز است ہر گز صاحب نے تواند رفت من چگونہ میرد من ہم آؤم و ہمین گوشت و پوست و استخوان کہ
افغانیادارند و غریب از استغ این جواب خاصہ حضور من یا آن دعواییکہ سے نمود نہایت متغزل گشت و لمحہ سربز را انداختہ گفت پس
باید گشت همان سخن گفتم کہ من ہمراہ شما ہم ہر جا میرد و ہر دم بخت بر خواست چون رد و رد سے محمد قلعہ خان رسیدیم واد پر یہ
گفتم از ایشان باید پرسید محمد قلعہ خان دریافتہ خاموشی گوید و آن عزیزہ عذر سے با شتر سار سے خواستہ بگوشتہ در رفت و بندہ
تا عصر سے تمام جماعہ اہلبان را دیدہ آخر وہی جاسے خود برگشت بعد از من بساعتی والد واکثر غزلان بے فوج بہنازل خود مادیات
نمودند مگر افواج محمد قلعہ خان و جماعہ داران لازم شاہزادہ شب خواست قلعہ و توپ و اسباب ہر لے خود نمودہ ہما بخا
بسر بردند و لچہ ہاسے بے ایان ہر دو لشکر و گرسنہ ہاسے ناخدا ترس در آباد سے خلیج حصار کہ سگنہ آنجا بود و شاہزادہ
نہایت مشغول و مطمئن بودند نہ بخت و ناز نہاد مردم بر آوردند و خان ان مائے بیاد رفت خاننا سوختہ اند و خیمات سے مردم بھارت
بروند چنانچہ اہل و عیال و دواب قلعہ خان رجوع ہم پہلے سے غارت ہنگامہ دیدہ مالک یک جہ و یک گز کہ پاس مساندہ
امانتھے ملک خصلت در ہماں ہنگامہ غارت بسر وقت شان رسیدہ و حافظ عرض و ناموس آمانگا دیدہ ہر اہفت خود
متصل بلشکر رسانیدہ و در گوشہ نشاندہ رفت علم مرحوم مرقوم تمام شب در تلاش آمانہ بچ و قبہ گز را بندہ آفر سے از آتا
نیافت و صبح نہایت نزدیک بخیمہ گاہ والدہ اندوہ بخنے آنجا کہ گویا محقر صحرائے بود غارت زدگان گم شدہ و یا یافت
و بر سلاستے ناموس و دست آمدن لطفال و مخوف نامند آتا از دل اسیر سے شکونم حقیقہ بجاء آورد و بر سخن نشو بیاسے
خود کمال ندامت کشید اما سود سے بود قلعہ اسے حال چون ماملہ بر این منوال شاہ گشت فقیر را اگرچہ از پیشتر امید سے ازین
رؤ سادہ لشکر بود بیشتر بایوس و در بارہ مخالفت ناموس شوش شد چہ عشر ہماں رفت کہ راجہ رام نا ماین مردم محمد قلعہ خان
را راتہ داعیہ حرب معہم نمود خباب والدہ رام ظلمہ و بے از متعلقان بندہ و دیگر برادران یا یک یک خاموہ و لباسیکہ در بر
بود درخت خواب و دیگر اشیائے ضروریہ براسے ملاقات والد مرحوم آمدہ بودند و دستفشان دروازہ مشرقی حصار عظیم آباد
وقت بر آمدن سوار ہما سے مذکور مزامنہ شد ہر ام نا ماین اطلاع دادند و افران داد کہ احد سے تعویض نہ کنند و رفتن دہنی الحقیقہ
احسان نمایانے کہ دلا خدا سے داخل کہ میرن بود و دو چہ ناخذ اتر سیہا سے نمود و الحمد للہ طلع ذلک و طلے جمع نہ
آخر نیمہ شاہزادہ و محمد قلعہ خان از طرف باغ جعفر خان کندہ رسیدہ ان جنوبی قلعہ عظیم آباد دور تر از حد و بول کل
توپ کہ زمین خشکیدہ چل بود مسکرتہ بندہ و دوسر روز دیگر شاہزادہ و خواجہ جاسے رؤ سادہ سات تدابیر غیر صابہ
جماعہ مذکورہ نمودہ دل تنگ گردید و بالامر محرم کلمات کہ درت آمیز گشتہ التماس کہ دکر پاشکستہا سے چند خانمان
بر باد دادہ در دنیا اتنا دہند طاقت پیدا دہ راہ رفتن نہ اندہ و این قلعہ با این تدابیر در ماہما ہم معنوح نخواہد شد فقیر
لشکر مشرقی با افواج انگلیسی میرسد و محمد قلعہ خان و شاہزادہ را د خود سے گیرند در بارہ این بیچارہ ہا اگر ہمیں قوت
فکر سے فرمودہ بجائے ہر سید بہتر است والا بعد چند روز بیج سے توانست شد آرزوہ خاطر گشتہ فرمودند کہ از من خود
چیز سے نئے آید ہر چہ بہتر را ندیکند بندہ چند ہل سوار سے دیک دو ادا بہ بار بردار براسے حمل سراسرہ والا بار سے
و اسباب سے خود ہمراہ نمود از عالم گنج کہ خود ہر سے ہلبا نان آنجا سے باشند و آستانہ بود طلبہ اشتہ و چند نفر کماران بہر سانیہ

از بابو چلو ان بگہ در قمر گشت و من والدہ و منج ناموس کہ متعلقان صدی شہان و باب علی خان برادران بودند بہرہ خود از راہ گوگرد
عبور داری سوہن نمودہ بلکہ باوری مذکور رسانیدہ خبر روز رقبہ مسلم و حولی شاہ قیام الدین نوہ شاہ کیل لیسرہ و ہر کہ یکبار شاہزادہ
و محمد علی خان گرفتار و ہار گدیہ برگشتہ و در مسلم بندہ با شرف حضور و المرحوم دریافت

تیمہ احوال محمد علی خان و شاہزادہ عالی گنہر کہ در غیبت بندہ رویداد و برگشتن ہر دو از غنیم آباد

بعد از آن کہ غیر از لشکر کہ محمد علی خان و ہر اہلانش و سرداران و قہاسے شاہزادہ اہتمام و دستبرد ندادہ از غیر مقدور
نمودہ خود چالبار متصل بہ ان حصار رسانیدہ و دوا کرتے ہر دوح و بیمار سے مقول شدہ تا انانہ غنیمت چون بے موقع
در وقت حماقت بود خود سے نہاد محمد علی خان پر پنج طرف حصار گنج از حصار نمودہ بہ میدان علم داد کہ بنیاد
سج و گور را کا داک گشتہ روز ہفتم چار میلہ در پنج ہج کار سے کردہ تا گمان برج از بار خود فرو نشست یکی از شاہ گشت
ہائے ہر برود و دوسہ کس باز میں ہزار گشتہ شمار شدہ تا مارا ہے براسے بران ہج میرا و مردم محمد علی خان ہجوم
آورد و پورسٹ نمودہ محفوظان ہم پاسے ہار سے نمودہ سنگ آسیاد ہر چہ با سے باردت آتش دادہ ہر مردم میر گشتہ
درا پنج ہلو گشتہ چون ٹوگ بر سامیان سے تارید و اکثر سے از آسمان لغت و شکست دیوار برآمدہ رستے سوختہ باردت
و فیضے مجروح گشتے ہندوق پائین آماہہ ہا از حق تفاوتہ و در پائین ہج نیز جے کش از ہندوق مجروح و مقول افتادہ
سے گویند قریب بد و دسہ کس ہلکہ زیادہ ہلین صورت تلف شدہ و کار سے از پیش زفت تا شام شدہ مردم برگشتہ ہر چال
خود ہمدرد ہج آن بنا بر فیضے جواب و سوال محمد علی خان را یا شاہ زادہ لاسے عظیم بہر سیدہ خود ہار از پائین حصار
را گردانیدہ و عازم مراجعت گشت شاہزادہ ٹانہ اٹھ رفتہ عذر خواہی و دلدار سے بسیار نمودہ مردم بہر و بنگاہش را کہ
بسیتر رفتہ بود تہہ برگزانیہ و جہاد اوراستہ ہار یہ دور غیر حصار عظیم آباد را عیب ساخت چون در جواب و سوال بیگاہ گشتہ
وقت یوزش خانہ بود مردم را بر سیدین تا ہر چال و راست جا ہسے جینہ خود مامور ساختہ یوزش را بر خود گزارشت
و ہج باز ہمان ماجرا دوسے زاد و رام تا راین راج حارسان ٹکڑا اضطراب و تزلزل سے عظیم و ربات و اسٹلال بہر سیدہ
قریب بود کہ بگریزند و ٹکڑا خانہ کے گرانہ دریں آٹا آخرو ز خبر قریب و دور ٹکڑا شرتے بچہ علی خان رسید و قبل ازین ہر آجا
ٹکڑا آٹا کہ شجاع الدولہ و بے غار داشت ٹکڑا و دگر علی خان انصراف نمودہ و متعرف گشتہ یوزنیر رسیدہ استماع و خبر
گزانے محمد علی خان را ہوش و حواس بر جا نگذاشت و دست پا چکر دیدہ مراجعت بطرف شجاع الدولہ را بے قرابت کہ
بے علم ہمہ گیر بودہ اند مناسب دیدہ خلاصہ چون نجات یاور نبود و اہل قدر شش ربیہ انجمنے با بیت ہمان سے کرد
عزم ہمدون و راجم نمودہ و در تاکید یوزش اہتمام نمودہ و قریب شام وعدہ فردا ہر دم دادہ بنجام خود برگشتہ و ہر ارادہ
خود قریب وصول یرن و افواج انگلیسے قاتلہ اورا اطلاع بخشید شاہزادہ دوسہ بار پناہا سے پا یدار سے فرستادہ
جواب خاطر خواہ نشینہ تا چار گشتہ خود ہم ارادہ برگشتن و دہائے رسیدن ہر دم گواہیدہ از خوشب از تبدیل وضع لشکر
ہر کس غیر بودہ ہج آماہہ ہائے مضر کا ہر شدہ ہر چند ہلو ان سنگ و فیضے و قہاسے صاحب جرات محمد علی خان را فہم
کہ الحال ارادہ آٹھ و افغان با شجاع الدولہ تا مقول آست بہر صورت ہمیں جایا بد جگہ یا تہہ ہر سے دیگر باید اندیشیدہ
فائدہ نہ بخشیدہ و ہج قبل وینل کوتہ عازم ملک خود گردویدہ

نکود و موشر لاس فرانس در شکر و بگشتن او ہمراہ شاہزادہ باکمال تاسف و تحسر

نزدیک پہلو اسے موشر لاس فرانس بخورد و فہمید کہ این چه خیال باطل و چه بے نیکی است صاحب دلی شہزادہ نکود و موشر لاس فرانس در شکر و بگشتن او ہمراہ شاہزادہ باکمال تاسف و تحسر
 دوز و زکوفت فرمودہ حسن تردد را کہ از چتر لور و دان و دان خود را رسانیدہ ام بہ بنیدہ از ان ہر چہ مناسب باشد خواہد نمود
 مسلطاً گوش نگرداس ذکر ہم ناچار تماشائے قدرت کرد کہ کاہ عزم بازگشت نمود اما ملاقات با شاہزادہ مناسب دانستہ
 پیام فرستادہ شاہزادہ وقت نمود موشر لاس آردہ ملازمت کرد و از کمون خاطرش استفسار نمود شاہزادہ انچہ دانستہ بود
 ظاہر کرد کہ باعث محمد علی خان مصداق ضرورت یہ انچہ بایستہ میاستہ شدہ اکنون ہر آن مقدار زر و اسباب کہ متقاضست
 با افواج مشرتا تو ام نمود میرفت بفرزت طرف چتر لور میروم تا بدہ ازین چہ نمود لاس ہم چون ہمانجا افتادست داشت
 رفیق سفرش گردید اما پیشتر شاہزادہ میرفت چنانچہ قہر ہم دقتیکار و در سہام گردیدہ بدینش رفت و احوال پرسید کہ اگر
 ہنہ کہ محققاے بے قرینہ چند رین عہد بارے خراب ساختن عالمے بوجہ دشمنہ از بسیار کرد و اضطراب و محبت محمد علی خان
 را ہم از ہمراہ جاقہ شہر و ملکوت کمن از نگار شاہ جہان آباد ہم جاگردیدم غیر از غریب آزار سے و غارت سافر دیگر از
 کسے چیزے شاہد ہر چند خواہم کہ کسے ازین مقتدران شہور مخروم از شورش شجاع الدولہ و عہد الملک و امثال شان
 با قضاے غیرت و انتظام سلطنت ارادہ بند و بست بنگار و جنگ جماعہ انگلیشیہ ناید کسے باین کار اتفاقی فرمودہ حسن نتیجہ
 این امر مطلقاً اوراک نکرد و اقتصد چون او گذشت محمد علی خان و پادشاہزادہ رسیدہ والد مرحوم ہم تشریف آوردہ اما از پہلو سے
 رفاقت سرداران بکسر نہایت ناموس و تہجد و در ہمان خانہ کہ ماننزل داشتیم فرود آمد و شکایت سفاحت ہر دوسرا در دلی قہار
 آغاز منادہ بایندہ استشارہ فرمود کہ الحال چسے باید کہ عرض کردیم کہ نیشا جہان آباد از عداوت و عناد عہد الملک کئے قوانین وقت
 و شاہزادہ را این عقد و کہ مقتدا احوال آن جناب بحال و اطفال و دیگر سنسان کہ ازین حرکت آوارہ گشتہ اند تو شاہزادہ معلوم و
 شجاع الدولہ را محتاسبے با مزاج آن قبل نیست کہ توقع رفاقت او توان نمود و صحبت ما مردم بازار باب مشرق بنا بر آمدن آن جناب
 ہمراہ آیندہ رفیق گردیدن ما ہمہ برادران با شاہزادہ ہم گردیدہ ہر ہم بندہ چارہ مخمر در یک صورت است اگر چہ عمل آن
 بر طبیعت عالمے گران خواہد بود اما بضرورت باید نمود و آن نیست کہ پہلو ان سنگر زمیندار عمدہ این صوبہ و بارام نامراین
 دہرے دہر ریلے عجیب دزد وافر سے ہم چنانچہ گمان توان نمود و در بقدر فوجے ہم ہمراہ ادبست درین وقت با اطفال
 باید در زید البتہ کارا صورتے خواہد گرفت و صورت و فغان با و براسے جہا جہاے ناکارے کند کار خود نخواہد کرد باین صورت
 ممکن است کہ محالات جاگرد و غیرہ ہیست آید و گوشتہ براسے بسپردن او قاتل میر باشد تا لی بنودہ فرمودہ نئے انواع اگر
 بر من بسیار گران و ناگوار است اما چارہ ہم با فعل مختصر دیا بکار بنا برین والد از سہام کوچیدہ بر دریا چہ در گاہے با اتفاق
 پہلو ان سنگر خیر زداد براسے ملاقات آردہ باکمال تواضع و فروستے استکشاف مافی الغیر نمود و بعد اطلاق سعادت شہر و درین
 آشنا و عید آن داشت کہ اگر شاہزادہ تقسیم مقابلہ و مقابلہ با میران نماید و موشر لاس را برگرداند و در فرسے با جماعت سپاہ و
 اسباب لیسان صحت نمودہ اعانت شاہزادہ چنانچہ باید بلبل آورد تا ہر چہ مقتداست بطور رسد و از و ناسے در عالم باید از
 بنام چنانچہ بندہ کردہ البتہ بیجا نمود و موشر لاس و شاہزادہ نظر بہ پیشہ او کرد و زمیندار نیست اعتماد نکردہ بہمتناش پذیرائے
 بیافت و بضرورت صلاح جہن اخذ کرد خوب شاہزادہ اگر کئے ماند خطی مکرر کلایت متضمن و جہی منقول براسے برگشتن

تو نوشتہ بغیر ستہ تا دما از خطے کہ درین برگشتن رویدادہ کے صیانت کنہ شاہزادہ نسبت خان یاق و سر و منشیان خود فرستاد
ناموسود نمودہ بمشوریکہ مناسب و اندر برنگار نہ چون کسی خاطر خواہ نوشتہ فقیر را والد ارشاد کرد کہ اگر چیز سے بخاطر تو آید بنویس
اچہ طبیعت بآن دولت نمودن بآن قلم را وہ آمد مقبول طابع افتاد و موافق ضابطہ منشیان نقاش برداشتہ و بدستخط پادشاہزادہ رسید
مکرمل کلیت فرستادہ اکنون بنا بر انظام اخبار در دفع حیرت تا اعلان اوراق محلہ از احوال محمد قلیخان و شاہزادہ و موشر لاس و بجا آوردن
ناموس خود از محضہ ثبوت و ہر اس نگاشتہ بعد از ان احوال و درودین و اوقات انگلیشہ مع رام ناراین و دیگر کتبہ مسلم و چین پورہ و
ماملہ والد و پہلوان سنگہ بربان قلم را وہ خواہد

ذکر بدر رفتن شاہزادہ و موشر لاس بطرف چتر پور بوندیل گنڈ و شفقت کے اوضاع محمد قلیخان
و غارت شدن لشکر او از دست راجہ مینی ہمار و راجہ بلوند سنگہ

چون شجاع الدولہ پسر صدر جنگ خبر بر گشتن محمد سنگہ خان و شاہزادہ بے نیل مقصود شہید کمال نامرد سے کار فرما گشتہ وقت
از مدت و ایمان شستہ راجہ بیہ ہمار نائب خود و راجہ بلوند زیدہ ار بنا رس را فرمان داد کہ با قاضی مقابل محمد قلیخان
رفتہ نگذارند کہ بالآباد تو اند رفت و ہر صورت کہ بر او دست یا بند بیاورند را جاسے ذکر حسب الحکم باہم کہ قرین گردیدہ
مقابل بنارس راجہ دریائے لگادو کہ وہ پیشتر از رام نگر کہ آباد کردہ بلوند زیدہ بنارس و غانہ او در آجاست مسکرا ساختہ
و تو بہارا مقابل لشکر محمد قلی خان چیدہ مستعد مراعت و ممانعت نشستند شاہزادہ و موشر لاس ملایم و دانہ کہ مارا با شکاری
نیست ہر جا خواہید بر وید ا محمد قلی خان رائے گزاری کہ از جاسے خود پیشتر تو اند چیدہ شاہزادہ بر آمدن خود و از ان محضہ
مستقیم راستہ موشر لاس را با خود متفق ساختہ از راہ مرزا پور خورد راہ ملک بلوند یلہ بار اوہ اقامت در چتر پور گرفت و
محمد قلی خان از راہ سیر راجہ بقدر مسافتی گذشتہ لشکر داشت ہر کہ از لشکر او بلکہ از طرف عظیم آباد پا پیشتر میگذاشت
لشکر از میندازان ملک بلوند سنگہ بودیکے خان پسر زکریا خان از لشکر شاہزادہ جدائے حیت و در مرزا پور باؤن بلوند
چند روز توقف کردیدہ بشاہ جان آباد رفت و محمد قلی خان مع لشکر اسیر رام نگر در چتر پور سے و جواب و سوال میگردانید
اکثر سے از ہر ایرانی کہ اصحاب برأت بلوند صلاح جنگیدن با ہر دورا جہ مقابل دادند و سنہ اوراق صلاح ہمین بود چنانچہ
مقرر بود پادشہ میر سے آمد از حیرت حواس باختہ جرأت نیافت بندہ بعد از اتفاق والد با پہلوان سنگہ و دلچسپی ازین امور
ناموس را کہ ہمراہ ابو دارادہ بردن بنارس داشت مع سید سلطان خان ہمراہ گرفتہ بسراے کرم تاسہ رسید شہید کہ غالب
سلطان خان برادر موسی فقیر دومہ روز قبل ازین باؤن و مادر زن خود بخیریت بنارس رسید و الحال بر سار کشتہ نیست
چہ حکم راجہ بلوند ہمہ کشتہ را کشیدہ زیر رام نگر کہ خانہ ادست جمع نمودہ اند و ہر کہ ازین طرف ہر سوار و مردم بلوند اور غارت
سے کشتہ ناچار باز برگشت و خطے از پہلوان سنگہ بنام بلوند در باب مخالفت و اعانت خود و ناموس فرستادن
برقہ و دستک راہ و فردا آوردن و راجے مناسب نویساندہ فرستاد و والد ہم ہمین مضمون خطے بر راجہ مذکور نوشتہ
فقیر خیز کس از خانہ بان پہلوان سنگہ را ہمراہ گرفتہ مع ناموس و سید سلطان خان از راہ چین پور کہ واسن کوہ و محارست
برو اند گردید و قلعے خان ہمراہ والد نامہ در راہ نوشتہ راجہ بلوند متضمن عدم قرض و بجا آوردن خدمت و از انہ ضیافت
و ضیافت بہ نام جملہ اوج و نفر را ہمراہ بندہ رسید بندہ چون نزدیک مرزا پور رسید یاد وجود ہمسماء بودن

نوشته و نوکان او بازم برحق اند از ان حاضر آمد مزاحم شد و نیکو کے رافرتا و راجہ بلوچ و اطلاع داد و چو بار او آمد نزار حمان
 و امامت نمود و بندہ را در رزاق و رسائیہ و در مکان مناسب فرود آور و شب در ان مکان میبست که دیم صبح با فضل اسکے
 ملوک و کشتی آورده و امانت ماموس اتاب گنگا گز را بنده به بنارس رسانیدند الحمد للہ چند ماہ در بنارس شرف یاب صحبت با برکت
 جناب قدسے آب حضرت شیخ محمد علی حوزین اسکندہ اللہ نے اسطے علین و از خدمت خال سراسر انفعال سید عبد اسطے خان بہادر
 شجاع جنگ سعادت اخذ و بر یوم دین انشا بزم خان خلعت بزم خان مرحوم نوہ نواب روح اللہ خان بخشہ الملک اور ملک نریب
 ہم بہر حیل از لشکر محمد علی خان خود راتا بہ بنارس کہ اہل و عیال ہما نجا داشت و رسانیدند چند روز شنیدیم کہ محمد علی خان رفتن
 خود با مدد سے کشتی و شجاع الدولہ از راجہ ماسے مزاحم نہ گزید و درخواست و آئنا شجاع الدولہ در ششہ چون ما دون شدہ و خدمت
 دادند آن اہلہ مظلوم با مدد سے ارجام و چون بنے اعمام ہند کہ با دوازہ سوار و مدد سے زخمی و خد شکار غور گنگا نمودہ و زور
 شجاع الدولہ را نہ کہ یہ حکم رسیدہ بود کہ یہ چند روز از رانہ شدن او لشکر او را غارت و آموالش را ضبط نمایند پس کہ سہ ماہ روز
 از کوچ او گذشت ہر دو ہند سے مذکور سوار شدہ و قاعدہ نارت لشکر و میا سے ضبط اموالش شدہ و غنم قیامت در ان
 لشکر بر خاستہ شور بوم انشور ہویدا و غلے کثیر با انواع بلایا متباد کہ دید کہ لشکر بان بے ابر و مال و اسباب نشان بتا راج
 رفت مگر بے نام و نشانے چند کہ با ملازمان ہر دور راجہ آشنائے یا نسبت خویشے و ہمتوے داشتند شہباز مغلے بان لشکر
 پیوستہ محفوظ ماندہ و بر خنے را سید سے از سعادت بار ہند کہ جماعہ دار متبر لشکر راجہ بنیہ بہادر و صاحب ایسان و ابر و بود
 متکفل جان و مال و حرمت آئنا گشت و جماعہ سہود و وقت شب بطرف غیمہ گاہش رسیدہ با و پیوستہ بودند از شر ان مخالفت نمود
 و از جہل نام آوران فقط زمین العابدین خان کہ اثر آہ نیابت وزارت شاہ عالم نامی بر آوردہ و در جنگ عظیم آباد کہ بر تلو بدوش آورده بود
 سفر آخرت نمود و ذکرش انشاء اللہ قواس خواہد آمد بغیض و قہار و سے احسان کہ با مردم نمودہ بود و از استقلال و شجاعتی کہ داشت از ان
 سرکہ مزور و کم و صبح و سالم بہ آمد تفصیل این اہل زمین این مقال آنکہ خان حرم از سر و ازاد ہای ایران و شجاع جوادی بود قبل
 از رفاقت محمد علی خان در صوبہ او رہد رفاقت صفدر جنگ و شجاع الدولہ روزگار سے بجزرت و احتشام گذاریدہ و در اکثر محاللات صوبہ مذکور
 حکومت داشت و ہمیشہ دست عطایش لوال احسان بکام و دہان امید داران میر سائندہ و کتاب کہ شش در مزایع آمال خواہندگان
 شواتر سے یا بریدہ و فقا و غیر قہار کہ خدمت اور سید از موافقت انزال او مردم و مالوس نگریدہ و رسانجہ مذکورہ خانم قوم و تفتنا
 غیرت و شجاعت چمن احوال لشکر بان منوال شاہ و نمودہ با مدد سے از ملازمان کہ ہمراہ داشت در محوطہ از خانائے
 خراب و باقین کہ متقل بلشکر بود خود را رسانیدہ بر دیوار خانہ مذکور مع ہمسہ ایسان برآمد و تفنگ و تیر و سپر و شمشیر انچہ در آنوقت
 میسر بود درست ساخته مستعد قال گردیدہ گفت کہ ہر کہ در اینجا بر سرین بیاید و با من تفرے نماید با او جلیسہ باہر کشتہ
 خواہم شدہ انخیر بشکر یا ان بودند سنگ رسیدہ و بعد تفحص معلوم گردید کہ صاحب این ارادہ کیست چون جماعہ داران ملازم
 بودند اکثر سے نمک پر درہ او و لیفے از رفا سے بنیہ بہادر ہم از ان جملہ بودہ اند ہمہ آغا با ہم متفق گردیدہ با دلیا سے
 انم خود اطلاع و امانت نمودند کہ زمین العابدین خان بہادر پیاس آہر سے خود چنین قرار دادہ و در فغان ویرانہ بانہ کہ
 مستعد استار است و ناہم بنون احسان و نمک پر درہ آن فالاد و مال اہم حکم شود کہ در خدمت اور رفتہ بجزرت و احترام
 او را بیا دریم و اگر این التماس پندیرائے نیاید با ہم شریک جان و آہر سے او ہم ہر دور راجہ تا چارہ گردیدہ و غیر نش
 را پسندیدہ ستیزہ با و مناسب ندیدند و التماس ملازمان خود پذیرفتہ و رضا دادند تا رفتہ بہر مودت کہ سرے از با شد لعل آرد

همانکه مذکور که کم غیره بود بدوش ششانه سرداران و اکثر همایان نشان از دور پیاده پاگشته باوب تمام سلام و کوشش نمودند و بقدم اخلاص پیش آمده مالی انصیر خود را عرضه دادند زین انجا بدین خان حسن ارادت و وفای آنما تحسین نمود و لشکری آنی بقدم رسیدند و در وقتا که حاضر خود سوار گشته با کمال عزت و اقتشام در لشکر کوه داخل گردید و بعد از آنی تا به نوبت وفات در بنابر آمده منزل گزید و باین باب هوش لای کلمات این حکایت که ویزه کوش خود نموده و در کرم و احسان بداند و بشود خود گرداننده که صفت مذکور حیات پایدار و دینا سپهر هم حوادث و بلا و در بنا و عقبه است و محمد قلی خان نزد شجاع الدوله رسیده و مقید گردید احوال آنچه استماع یافته انتشار الله العزیز در ضمن احوال شجاع الدوله سمت ارقام خواهد یافت

دکتر سید میرن بنظیم آبادی و بر آمدن راجه رام ناراین با اتفاق او و کرنل کلیف بهادریانیت جنگ علیه چشمه‌های چلو سنگ

سیر محمد جعفر خان و میرن پسر کلان آدو که پس سالار پدر بود باستمداد خبر ملاقات نمودن راجه رام ناراین با محمد قلی خان و ملازمت کرنل شاهزاده بوساعت خان منظم مرقوم اول منایات اندیشه مندر گزیده رجوع بر و سار حجامه انگلیشیه نمودند و کرنل کلیف را بهیبت و ابرام طلبیدار شدند بعد در و داد مشهور بر آمدن با افولج قرار یافت تا بعد از ان هر چه صلاح باشد و حجامه انگلیش را چون اطلاع تمام بر احوال و رواسای هند بود و نام شاهزاده گئی و قتی و در قریه با داشت اراده شیر و آوینر با و و محمد قلی خان مصمم بودند که در او مشاع و اطوار اینا متانتی شاه به گشت البته معاملات بآیین شایسته انفصال می یافت اما حرکت سفیرانه سلطان و وزیران نارایه قدر ساخت و اندیشه از طرف آنما بسته نگذاشت چون خبر بهیبت مصاحبه رام ناراین با شاهزاده و محصور شدن او در کوه فطیم آباد و فرود گرفتن محمد قلی خان و شاهزاده حصار آنجا را انتشار یافته به میرن و کرنل کلیف متحقق گردید هر دو با اتفاق بهم با فوج گران از مرشد آباد منقضی نمودند و در اثنای راه بنا بر آنکه با خادم حسن خان میرن و اصحاب بودند و از خان مرقوم گمان صداقت نداشت اندیشه او در غارش غلبه کرد و مبارادین چنگا که چه فتنه بر انگیزد و در بین راه با کل متقی که محاذی پورینه و اقصیت مقام نموده قاصد آن بود که او را بقایا بوسه خود آورد و این اراده میرن شهرت یافته خادم حسن خان که مرد عیار و از طرف میرن اندیشه می بسیار داشت مع فوج و اصحاب خود باشتادار ملگ میرن از پورینه بر آمد و در لب دریای گنگا در گزیده گولر توقف داشت و با کرنل کلیف با رسال سفر ایت بر افقت می گشت آخرین مشه که کرنل میرن را از دور آوینج با و مانع آمده بناسی بقدر عهد و پیمان گذاشت و خادم حسن خان اندیشه خود را از میرن ظاهر کرده در آنجا بمسکیر او قدر با خواست داشته فامود که اگر صاحب بر بجز خود و مسلک گنگا نشر لیت آرنه بنده هم بمبر بجز خود بهمانجا آمده ملاقات کنم و عود و مواثیق را با شاهزاده محمد داکو که گردانیده بجای خود برگردم و با اعتماد احوال ساسی بخارج گزرا نیده و در دو سیته را بنسخ دم و ثابیت قدم باشم هر چند این امر مخالفت مرخصی میرن بود لیکن کرنل صلاح وقت و کار خود باین صورت دید و حسب الاتماس او بمکل در و در ملاقات با خادم حسن خان چنانچه مامول و مشول بود نموده برگشت و از طرفین عهد و پیمان استیکام یافته اندیشه از و فرست و میرن را با خود گرفته فام فطیم آباد و دید محمد قلی خان خبر قرب و وصول یافته چنانچه مرقوم شد صلاح خود در توقف مذید و مرجع التفرس بر گردید چون فطیم آباد متصل رسید رام ناراین مع ارکان دولت و اعیان مملکت باستقلال شنایه معلوم نیست که کدام حیل عز و ملاقات گردن خود با محمد قلی خان خواست و چنانچه بود زیاده ترا نان مورد مراد و اتفاق گشت رام ناراین بغیر راجه رام ناراین که خود بمبنت در لشکر شاهزاده فرستاده خود هم بدین نفس رفته و دارا و قوسل

آبادداشت بعد از ان کہ مرگ اور اسهل شمرودے سے مرید ہر راج و دانست شکایت نہ پیش ہر کہ و نہ بنا برابر ای قوم خود اصل
شمرودے ہر روز چندین نوبت باہر کہ مناسب میدانست مذکورہ را کردہ میگفت صاحب عجب دنیاست و عجب زمانہ من با فلام صہ خان
صاحب چہ بکہ وہ بودم کہ ایشان ہم ترک رفاقت مرا نمودہ و پیر خود ملحق شدند و این ہمہ رویاہ باز می نمودہ خود را نیک نام بنیشت
و عجب از صاحبان انگلیشیہ کہ با وجود مشاہدہ رفت و ملاقات کردن او با ختم ہر چند سخن سازے کند مخلص خود شمرودے باشند اصل
انیست کہ درین زمانہ صاحب زر و دنیا ہر چہ کند کسی عیب او نہ کند و زر ہمہ عیوب را سے پوشاند بلکہ عیب را ہنر بنمایہ
دارد نظر زہرستان و صاحب عقل و ذرا احوال ہم مرتبہ آدم را سے شناسند کہ پایہ و مقدار و حیست بہر صورت میرن کرنل
چند روزے در شہر توقف نمودہ با ستہ ہا سے رام ناراین بر سر پہلوان سنگہ روانہ گردید پہلوان سنگہ دامن کو ہستان را
با من خود قرار دادہ و دوسرے روزے بتوشلیش جنگ گذرانید آخر گفتگو سے مصالحہ و معاملہ در میان آمد میرن را رام ناراین
جنیم آباد ہرگز را نید تا در شہر رفتہ مشغول میش و طرب باشند و التماس نمود کہ کترین با تفاق کرنل صاحب معاملہ پہلوان سنگہ را
انتظام دادہ و غریب در خدمت میر سم میرن کہ بہین آرزو داشت بشہر برگشت و رام ناراین مع کرنل کلیت در نواح سہرام
ماندہ معاملہ پہلوان سنگہ را انفعال داد و پہلوان سنگہ معاملہ والد مرحوم را مقدم بر معاملہ خود داشتہ اول کار ایشان درست
ساخت و چنان مقرر شد کہ والد مرحوم بر محالات خود یکام و آرام باشند و با ایشان کسی را قرضے نباشد الحمد للہ کہ انچہ
متصور بود بوجہ حضور سید و فضل شاہزادہ نیز بکرنل رسیدہ و اثر افتاد و مضمون خط مذکور و سیاق تحریرش پسندیدہ و بیان
روشن غیر گشت رام ناراین منایت مظلومہ و از شانست کلام خوش نمود و شاد کام شد صاحبان انگلیشیہ ہم بعد تر تم شدنش
تحسین بسیار سے نمودہ و چنانچہ بعد دے کہ فقیر را با صاحب انگلیشیہ ملاقات شد مدح و ثناء سے مثنی کہ خط بکرنل نوشتہ بود میخواند
آن وقت بندہ ظاہر کہ در نقشہ مدح منم ستایشا ہر کند و دے والے الا ان گور زعماد والدہ مضر ششک بہادر جلالت جنگ
عمرات فقیر را سے ستاید و جوان خط شاہزادہ بخوبی نوشتہ یا نیست کہ چند ہزار اشرفے براے نذرش فرستادہ
والد مرحوم مع نفقے خان بجمالات جاگیر خود رفتہ آرام نشست و پہلوان سنگہ نیز بر زمیندار سے خود آمدہ کا کش
در استحکام پذیرفت و رام ناراین مع کرنل کلیت برگشتہ بعظیم آباد رسید و بلا زمست و استرخا سے میرن سرگرم گردید

ذکر برگشتن میرن بمرشد آباد مع کرنل کلیت بمسرت و شادمانی و دعا کردن بادیہ خان
و احوال خان از راہ جہن و نادانے

چون میرن را ازین مرقط خراج گشت ارادہ مراجعت بمرشد آباد بقیم وادما انصالت خان و دیر خان و دیگر پسران عمر خان
را بسبب مملوت و شجاعت آہنا با صفت رفاقت و دانا دے گئے خواست کہ درین ریا را مشہد ہنگامہ درود شاہزادہ
و حبیہ دارا خوش آمد آہنا گشت لہذا ہر خود آرد و در پیر بگوارش نصیحت کردہ بود کہ بعد و سنجے اینہا را از سہر خود
بخواسے نمود اما بنوعی کہ آہنا سپے ہزنہ والا ترا خواہند گشت و حاشا کہ آہنا را ارادہ بدے باو یا پدرش باشند بلکہ ہمیشہ از
آہنا سے عروج مہابت جنگ آہنا ناصر و مین میر جعفر خان بودہ اند و ہمین سبب سراج الدولہ را بامر خان و دیسہ خان و
برادرانش بگمان گشتہ بر طرف نمود و دام الحیات او این بچار ہا در عظیم آباد قریب بیک سال حیران بودہ طالب و خواہ
نمودنے یافتہ و قیکہ بندہ بتقریبیہ کہ گذشتہ در لشکر شاہزادہ رفت و دید کہ احوال رفاقت این لشکر ہر گردن افتاد

نقطه دلیبر خان که نهایت آشناء و باطنی و با هم گرد و ستار میل بودیم نوشتیم در آن خلوت تر فیض بر یافت شاهراده
 و التماس حفاظت ناموس نموده بودیم در جواب نوشت که از طرف ناموس خاطر جمع دارند که با سرمن و البت است و آنچه
 براسه رفاقت شاهراده نگاشته اند معلوم داشته باشند که اگر یک کس با میر جعفر خان خواهد ماند من خواهم بود و در
 گفت که در رفاقت کسی که ستم ثابت باشد ستم نقد میرن بداند که خود نصیحت پدر کار فرما گشته تا آمدن رام ناراین محبت
 با دلیبر خان گرم و ادا فاضل میرداشت و عده آمدن رام ناراین در باب دلیبر خان نخواهد او سه نمود چون رام ناراین آمد
 خود قاصد حضرت مرشد آباد گشت برام ناراین گفت که مردم سخت دلیبر در روزانه مغرب عصار بگنجانند و بگویند که در روز
 بند که کشته باشد و بر و دوان طرف کوشه هم پاره اگر کسی باشد تا دلیبر خان اندرون آمدن نیاید و خود بر کشته
 سوار شده راه مرشد آباد گرفت و دو سه منزل بر کشته طے نموده بدانرا راه شکسته برقت دلیبر خان حاج و حیران ماند و بنده نیست
 تا چه کند و رام ناراین بکار خود مشغول بود و در بیه تقصیر خود در باب نخواهد از دلیبر خان خواست و التماس نمود که با این صورت
 درون شادین شهر مناسب نیست او هم در کار الحال فاعله ندارد من بعد برادران و رفقای خود ویر خواسته بطرف طکار می رفت
 فتح سنگ و دینا سنگ و دیگر ادا و اقرار با صاحب سدر سنگ مقدم او را منتقم شمره بمقد در خود و بجای براسه مصارف
 جو میوه او در تقالیش مقرر کرده و رسانیدند بعد چندی فتح سنگ براسه استحکام کارهای خود نزد میرن بر شاد آباد
 رفت میرن در مرشد آباد و رام ناراین در غلیم آباد کجام و آرام زندگانی نمودند و میر جعفر خان براسه اعانت میر
 نیز تیار علی یا فرسخی چند بیشتر از مرشد آباد بنگار برآمده و بود استماع خبر فتح و ظفر شادمان گردید و با صداقت محمد خان
 خلف آقا باقر میرزا که کلمه از احوال او در ضمن ذکر شامت جنگ و حسین طے خان که حاکم جاگیر گزرا که بود و مذکور شد
 تاحق بگمان گشت تیار و را بهم توپ پرانید و ذخیره براسه آخرت خود میسر ساند دلیبر خان و کاکار خان سین زمیندار است
 سلسله نیز تیار ملک که بنگام و در غلیم آباد و یا براسه رام ناراین میر محمد جعفر خان با او کرده مقید شش ساخته بود نهایت
 ناخوش بود با اتفاق هم در غلیم آباد و فرستاده است مدعی آمدن نمودند شاهراده که جائی و نمجانے نداشت
 باز رفقای خود از چشم پر کوچیده عازم غلیم آباد گردید و بنده چند روز قبل ازین از بخار سس کوچیده در خدمت والد میر
 و بلا بر پیچیده جات و را بخان توفیق نگه کرد به طکار سس آمد چند روز نزد دلیبر خان مقام نمود چون از راه او آگهی یافت
 بدین خود را بجا نیاورد و در رفاقت شاهراده براسه خود اصرار منعی نداشت رخصت خواستیم بهانه در میر سس
 نمودند و باینکه داشتیم ظاهر نمودیم ناچار مخلص کرده بقدریک در آن وقت دسترس بود را در اسب توانی من کرد و بنده
 بطرف مبارک سید طے خان برادر فقیر چند ماه قبل ازین در بخار سس و اعانت داشت روانه شدم در مبارک سید و باغبان
 بودم که قریب آند شاهراده مشیوع یافت و کاکار خان مع قبیح خود کوچیده متصل به مبارک سید عازم بیشتر گردید و بنده
 بنابر آنکه بنگام و در شاهراده ناچار ادا و اقامت باید کرد و باز همان آتش در کاسه و اقامت در غلیم آباد و متذخر خواهد بود و اعیت
 آمدن غلیم آباد و نمودم لیکن رام ناراین بنده را تاحق بداند که در راه دار آمدن بنده و بنده در غلیم آباد متذخر رسیده نمود اتفاقاً
 در آن روز با هم مقام طے بنابر علاج و ادا شش نهایت خصوصیت با رام ناراین میر ساند و معتقد الیه او شده بود و
 حکیم مذکور نهایت شفقت بحال بنده داشت بنده و خدمت حکیم مغفور مذکور و دو کلمه تفصیل استیذان آمدن خود غلیم آباد از
 راجه مذکور نوشته اذن طلبید و بعد از اذن شدن ح سید طے خان داخل شهر مذکور گردید اما در هر بعضی مقر بان

سلسلہ نش رانا خوش آمدندہ یا سترامیٹ صاحب کڈان عظیم آباد و ڈاکٹر ظفر ٹن کلیم متین کو ملے آجنا از طرف کونسل کجاکہ از مسابقت
آشنا کے دودستے خصوص باڈاکٹر زیادہ تر داشت ملاقات نمودہ ماجرا سے خود ظاہر ساخت آمانا دس بجے بندہ نمودہ گفتند
کہ بخاطر جمع باشند بیکر ڈاکٹر سنگھ خود نشان را در کو را بخا فرد آمدند بندہ اطمینان بہر سائیدہ در عظیم آباد ساکن گردید و رین اشن
خبر آید آید شاہزادہ رام ناراین رسیدہ فکر اجتماع عساکر نمود و پہلوان سنگر دو دیگر زمینداران را طلبیدہ با خود متفق ساخت
در رحم خان رہید کہ جمانہ وار قدیم از ازل زمان مہات جنگ بود حسب الامر میر جنر خان از مرشد آباد ببلک رام ناراین رسیدہ
خا ضرورین او بود رام ناراین ساسختے بر آمدن خود و تجویز نجان برہمن مین نمودہ بطرف بہار چار پنچ گردے شہر مسگر
آراست و قریب دوازده ہزار سوار و پیادہ ہا سے بسیار و توپا سے کلان دندوق و جزائر و بان اسباب حرب
اچنہ باید ہمراہ داشت علاوہ آن فوج انگلیشی لبر کر دگے کپتان کارن و چند سردار دیگر و چندے از سار جنان و سولدادان
ولایتے و پیادہا سے ہندے مؤوب با دواب جنگ فرنگ کہ بہ تملک شہرت دارند بہمہ جبت قریب بیکہزار و چند عدد گس
مع بند و قما سے چماتے و دو توپ فرنگے دپٹے ہا سے باروت و گولہ نیز با عانت او میا گشتہ با افواج مذکورہ شامل
در داخل لشکر اور دیدہ

ذکر آمدن شاہزادہ درحد و عظیم آباد و جلوس نمودن او بر تخت سلطنت و جنگیدن
برام ناراین و ظفر یافتن شاہزادہ بقدرت کاملہ خالق بلاد و عباد

چون شاہزادہ از دریا چہ کم نامہ کہ مرد محبوبہ عظیم آباد است عبور نمودہ فرسخے چند پیش آمد خبر گشتہ شدن پد خود عالمگیر
شانے یابن خوشنید کہ مردم عباد الملک حسب الامر آقا سے خود میانہ ظاہر نمودند کہ در ویشے صاحب کرامات و مقامات
وار و کولہ فرزد شاہ گردیدہ قابل زیارت است او خود احمق و اجلیس رسیدہ بود بد لالت ہدے سے خان کشمر سے
برادر علی قلی خان حواری شدہ و کولہ نہ کور رنت و ہمدے علی خان ہمارا ش رفتہ تا بچرہ کہ کا تلاقش رانشا بندہ بود برہ
پردہ اش را برداشت رسید کہ پادشاہ و دست داشت بدست خود گرفت چون پادشاہ داخل حجرہ مذکور گردید از بیرون
در از بچرہ کردہ قاتلش کہ چند فقر تو را سے بے ایمان لشتہ بودند بزخم کاروان بیچارہ را از پا در آورده لاشش را از دریکہ شرف
جریانہ در آن وقت بیکستان خشک بود پائین انگشت نمر زبا بر پیر اعز الدین داماد و برادر زادہ عالمگیر شانے کہ ہمراہ
رقبہ بود و شمشیر سے کشیدہ یکدکس را مجروح ساخت مردم ہمدے سے خان ہجوم آورده اورا بگرفتند و در پالی مخوف
سوار نمودہ در سلیم گڑھ کہ کسکس ملاطین مقید است رسانیدند و سے السنہ لبر کام بخش راقب شاہجہانے دادہ و سلطنت
بر آوردہ بر تخت نشاندند و لاش عالمگیر را چہ ہا برداشتہ و مرقرہ ہایون دیون کردند شاہزادہ با ستمل این خبر مضطرب گشتہ
بود المرحوم کہ در حسین آباد و دار الملک محال جاگیرات خود کہ بنا گونا گشتہ و آباد کردہ آن مرحوم است اہل و عیال قامت
داشت شتہ بدستخط خاص متفقین ماجرا سے مذکور و استشارہ در بارہ خود کہ چہ باید کردہ و نوشتہ محبوب سرے فرستادہ
والد شتہ را خواندہ و عجلانہ دو کلہ نگاشت معنون آنکہ بچرہ و در دواں غریفہ بقبا بطہ سترہ بر تخت مور سے جلوس فرمایند
و قلدان وزارت مع خلعت براسے شجاع الدولہ فرستادہ و یا تیش بیکے از غلیہ کہ در حضور حاضر و لائق انیکار باشند
عنایت شود و خدمت امیر الامرائے کہ عبارت از میر بخشہ کہ گیت بیخیم الدولہ عنایت فرمودہ براسے او خلعت باید فرستادہ

امیر الدوله بابر را پیش ابدالی بغارت فرستاده رقم از متعین اطاعت و امانت خود بنام خلیج الدوله و نجیب الدوله و دیگر سردستان
 افغانه و ارکان سلطنت و خطایک هند یا بر طلبیده و در استماله و بوجوی اوقایه مقتدران کشیده براسه نفوذی کارشاد شده
 بیچاره سیه نیاید گذاشت چه که تیرین را خرمی غیر از تشدید سیاهی دولت ابدورت نیست بگره بون الله تعالی ارکان
 سلطنت استقامت داشت و شانت گرفت براسه پرورش من در و فتح نامی فتوا بدو شانزده در کشیده بود که مرضی و الدوبه بافت
 بنابر افغانان بامر در سینه کهنه و یکصد و هشتاد و سه بر تخت سلطنت جلوس نموده پناه عالم بهادر پادشاه لقب گردید و در لاله لایز با
 گذشت بشارت پیش ادراسه روانه فرمود و براسه خلیج الدوله و نجیب الدوله نیز حسب السلطه و خلایق و قلندران و دیگر عطایا فرستاده
 منتظر نصرت ایزدی بود که کامکار خان منین با پنج شش هزار سوار رسید و بفرستاد قتل و قتل سر بر سلطنت مستعد گردید و در خان
 و امالت خان نیز با جمیع خود که قریب به اکران از سواد و پیاده بود بهلا زمت پادشاه رسیده مورد عنایت گردید که کامکار خان
 شهادت اخراجات سرکار شایسته از رسیدن اران و باج گذاران و غیره هر چه بجای مختلفه دست می آمد فراموش نموده هر سینه
 چون دلیر خان دل بر سر از میران داشت آمد و میگرد که بعد و رود و میران جنگ در میان آید تا سر لسه و فانی کزین با بر کرد
 در میدان مردان بکنارش تند و کامکار خان از راه جو شیاره از انتظار آمدن میران و باجمل عساکر ارام ناراین با اصل خود
 بجمل داشت که اول بار ارام ناراین با جنگید بعد از آن اگر میران بیاید تو را کشتن خواهم نصید و همین راسه را پادشاه هم اختیار کرده
 آهسته آهسته باجمل مردم از بر کرد که بر سینه کشیده و متصل مقابل لشکر ارام ناراین رسید.

ذکر جنگیدن پادشاه بابر ارام ناراین و غلبه یافتن بتامید قادر و الممن

ارام ناراین بر کنار دیاسه و بهو عسکر داشت که شاه عالم پادشاه مع کامکار خان و امالت خان و دلیر خان و افواج قدی
 خود در رسید و بتاریخ کار بمقابل انجامیده و از طرفین صفوف آراسته بدافع دیگر بر خاستند رحم خان و احمد خان قریب
 و مراد خان سپه بهرام خان بلوچ با فحاق هر یک در هر مقدمه الجیش ارام ناراین شدند و بهلوان سنگ با هیچ بهو چو ریه و دیگر افواج
 با ارام ناراین جمع گردید و دو کپتان کاکرن با سواران و فوج انگلیشی بهیست بلست و وضع شایسته و کمال انتظام خیا خیا با کپتان
 منف آرا گشته متعل افواج ارام ناراین استوار و از طرف پادشاه تیر فرج دو دست گردید و یک بسیر کرد که کامکار خان و دیگر
 با ستوار دلیر خان و امالت خان از جلوسه خود جنبید و پادشاه با بعضی از قدما رفته خود در عقب افواج جا گرفت
 اول دلیر خان و امالت خان چون بهر بیابان و چیل و مان بر گز افواج ارام ناراین در نیجه فوج مخالف را از پیش رو برداشتند و از آن
 و امالت خان اول از بهر و اخلا فوج دشمن گشته بودند جمیع افواج و جراحات بودند گوی بندوق هم از صفوف انگلیشی مثل تکرک
 می بارید و هم بندوق بهو چو ریه و غیره زینداران اینها راسه رسید و دیگر آلات طعن و غرب و اسینه ناسه آن بر و در برابر
 مع رفعا جانشان نشان بود و درین محن از شدت صدمات گوسه بندوق روی قبل نشان دلیر خان برگشته مردم بجز
 گفتند فرمود دلیر خان خود برگشته قبل بگر آسمان برگشته باشد و از اسپ فرود آمد رفعا که پیش از قریب به صد سوار بود و
 همه همراه او و برادرش امالت خان از اسپ پیاده گشته سپه و شمشیر در دست گرفته بر دشمنان حمله برد و فوج ارام ناراین
 را تیرازی بهم رسیده و در برابر نهاد و بر دلیر خان و امالت خان و هم را میان ایشان گوی بندوق گفت و سواران انگلیشی
 چون قطرات باران سیه بارید بهادران مذکور با سه صد کس دویده صفوف افواج مخالف را بر ایشان ساختند و درین ضمن

گولی بندوق بقیۃ چاہچ دلیہ خان رسیدہ از شتیقہ راست بیرون رفت و بیکرین اصالت خان رسیدہ کلاوا را ہرورید و
 ہر احتیاط سے دیگر نیزہ داشت و قریب سے کس از رفقا ہوا و ہر ان ذکر کہ زمین شربت ناگوار بادل شاد و روی شگفتہ نوشید
 شاہراہ اجل و آغوش کشید و قریب چل کس دیگر مجروح افتادہ یعنی شفا یافتہ اکثر سے ہمراہ سرداران خود شتافتند و با یکدیگر درازند لیر خان
 عمر صد از فوج مخالف خائے و شلک بندوق انگلیشے ساکت گشت بچھے از رقتاے پادشاہ کہ ہمراہ دارالدولہ بود و ہندویمہ و قتل
 و غلام شاہ را بکام از مت دارالدولہ رسانیدہ و مرید ہر اسیر مردم کامگار خان کردید و اچھا خان تفریج و مراد خان بلوچ را قرار گرفتند
 کامگار خان و دیگر احوال شلک انگلیشے موقوف و میدان خالی گردیدہ ہر سردار نام ناراین کو با معدود سے ایستادہ و درخت ہشاہراہ
 این صورت رام ناراین مضطرب گشتہ کپتان کا کرن را پیغام فرستاد کہ نصف مردم خود با عانت من باید فرستاد اول کپتان
 مذکور ہرام ناراین گفتہ بود کہ نفس خود و در فوج انگلیشے باشند و بغیر و در عدم شور قبول نمود یا غرض سے دیگر خواہد بود و کپتان چون
 مامور بکمر است او بود و در ان وقت کہ در فوج او ہم حالے باقی خود مردم را د و حصہ ساخت درین تجربہ زیادہ تر تفرقہ در مردم
 او افتادہ انتظام ہر ہم خود و مقارن این حال کامگار خان رسیدہ عبارتہ بجا بر آگشت با تمامہ کان راہ فرار کشادہ و سردار سے ہم نامند
 و با ہمہ شکست بر لشکر رام ناراین افتادہ و کامگار خان بذات خود بسر وقت رام ناراین رسیدہ و بغیر نیزہ و تیر مجروح و غلہ بعضی سخت
 میر عبد اللہ مردم کہ بیفادش مستردا چہ ملازم سرکارش شدہ و در آنوقت رفاقت و اعانتش نمودہ بہ چند زخم تیر و نیزہ مجروح
 گردید و رام ناراین در ہوجہ قیل خود خوابیدہ پتاہ بہ تختہ ناسے ہوجہ بر کامگار خان از سٹے نیزہ بدشش را کوشت بعد ازین حال
 رام ناراین بجال آقامت یافتہ از میدان مجروح و دیو اسس گرخت و کپتان کا کرن و مستربار دل و دیگر از سرداران انگلیشہ
 و سپاہیان ایشان بسبب ہمان تفرقہ قبوقت را بجان تلف شدہ و فوجے از ان جماعہ کیانی ماندہ و بوسہ کردی و اکثر دلم ظلم
 اشتہای جندہ و شاید بعض سرداران دیگر ہم کہ بندہ نام شان نمیدادہ ہر صورت متعظم گشتہ یک ضرب توپ کہ از ایشان در میدان
 ماندہ و بوسیخ آہنے در روز نشا زدن و انقض و وسیع یک ساختہ یک ضرب توپ و پٹی باروت را ہمراہ گرفتہ باطل و تطلہ
 از ان مقام برگشتہ راہ شہر عظیم آباد گرفتہ در اشتہاے راہ وقت برگشتن قتل در گردن ارابہ توپ ریڈا و اکابر استقلال شادہ
 و افراد درست ساختہ بارہا می شدہ در جمعیت حواس و استقلال را نیزہ و وصف آرائی و فرم و احتیاط و شجاعت با فرا شہر
 نیست چنانچہ در ادب حرب یگانہ روزگار نہ اگر در ملکہ ادبے و احوال ہر سے خلق و گفتہ و گفتن حال رعایا و عموم برابر بعضی
 از معشار امور حرب توجہ و التفات نمایند و ماجر سے بندہ سے خدار رسیدہ بغیر خوار سے و دلدار سے آنہا پر دازند شاید درین
 جزو زمان بیچ فرقہ لیاقت ریاست بہ از ایشان نہدا شتہ باشند اما عدم التفات ایشان باریج کار با نیست سبب نہ ہما کہ خلق
 تمام قلم و ایشان ازین جہت در کمال غیرواضطرار است اللہ اعلم لعل بعضی فرجا و مجزہا پادشاہ و کلاوا کامگار خان
 در میدان ظفر یافتہ شاد یافتہ و فیروزی نواخت و بتعاقب منتظران ہر داخت بعد اطمینان معلوم شد کہ دلیہ خان شربت ناگوار
 مرکز را بکمال گوارائی و دلیر سے نوشیدہ جان شیرین بجان آفرین دادہ و اصالت خان زخم کاری خوردہ و برین تلخ سفر آخرت
 در میدان افتادہ و در فتنائے آزمودہ آن ہر دو شیران پیشہ و غایبہ ای سرداران خود ہمان راہ مردانہ پایمودہ اند و یک چشم مرید
 از زخم نیزہ کو گشتہ بقید افتادہ و رحم خان نیزہ و عا و کرا با گرفتار سے و رضا دادہ و در قابو آمدہ است دلیہ خان و اصالت خان را ہم
 بعد اشتال اسراج او در جو از فرار یکسر راہ در میان فتوحہ و یک گشتہ پور واقع است آوردہ و رفون ساختند و متقیوں و دیگر را یکجا
 بجاک سپردند اگر متعاقب فوجے از پادشاہ میر رسیدہ و قلعہ کیے از حارسان نمود و جو و رام ناراین با عدم برابر سے خود بی مخرج

تلمہ بہت پادشاہ سے افتاد و انقلاب کہ شہر بتاراج سیرت چون خطا ناموس نجبا و غوا و پامالی و مات و مقاسد و دیگر مقدر بود
از لیسہ تغیر شہر از غلام کار خان و دیگر ارکان پادشاهی کوگردید بہر صورت بندہ با آشنائی و ریشہ کارڈ اکثر نشست بود کہ خبر گشت
رام ناراین رسید اولی متیقن گشت چون ستواتر توجین خبر متعاقب کہ گزشتہ سے ناموس تر رسید نزد مستدین خبر آمدن سیر عبد اللہ
و رام ناراین و مجروح بودن اینہما آورد و نہ بندہ براسے عیادت احوال سیر مرصوف کہ نہایت آشناء و مرصافق نالو بود و بخت اور رفت
و شہریان را بہر بل غلبی گرفتہ اضطراب مغربی باغیا و ارباب دول لایق گشت مصطفی علی خان برادر بزرگوار ایس جہان متعلقان خط
مع احوال بر گشتی نشانیدہ بر سیر سیر زانو ز متصل بمجر کوئی انگلیشی آورد و خود در خانہ سیر عبد اللہ کہ بود کوئی انگلیش و رئیس
آن مکان در آن زمان سیر سیرایت بود و آد بندہ و بسبب تجرید و افلاس سبک و سواس بود و از لحاظ اضطراب آن غرض
تغیر گشتہ اندک نصیبے نمود شقاقت غمروہ بود و در انجا گوارا کرد و متعلقان را بر گشتی جائے گناہ شدہ خود بمجاسے و دیگر رفت
و سیر سیرایت براسے و بدن رام ناراین رفتہ قتلہ او نمودہ بہر اسے خود براسے خواست او در خانہ اش نشانید و در تمامین
چون مشورہ بر سیر سیرایت گشت کہ گفتگوی بے فروغ و زبشتہ سے در عرض خاطر با نیست شہا بہر چہ مناسب دانید تا آمدن
افواج مشرفے دفع الوقت و حفاظت جان خود نمایند رام ناراین حذر بڑا تلمے خود نوشتہ و عدہ و ادراک ملازمت بعد محبت
سمو چون دوسرے روز سے گذشت و کسی بمسوے تلمہ نیامد کہ گزشتہ سے لشکر رام ناراین ہم جمع آمدہ و بحراست تلمہ قیام نمود و خبر ترس
و وصول سیرن مع کرلی و افواج انگلیشیہ پادشاہ و کامگار خان رسیدہ باستقبال فوج کوگردید بطرف مشرق نہضت شد

نورجنگین سیرن باکامگار خان و گزشتہ در حوالہ اول برگشتن بعد از ان مختصری بابت کلام خالق زمین و آسمان

نفس نامہ کہ چون سیرن گماہے قبل ازین نہ جنگیدہ و نہ ہر خشم و لاواران خون آشام چشیدہ بود و غم و سو غم سے بر شجاعت خود
داشت و خود را شجاع ترین مردم سے پنداشت لکن با قوسے کہ خود بہر رسانیدہ و نہایت اعتماد بران مردم داشت و باطن
اش آنکہ سبب اعانت فوج انگلیشیہ فوج ناموس و ضابطہ انگلیش نیز ایک وقت جنگ نہجے و دیگر اراشال و شریک فوج خود نے سازند
تا نظام مصوف افواج شان از ہم نباشد کہ از سر واران اگر کسی خواہد و پادشاہ آسمان باشد امانت با چند خواص شمرہ مصافقہ
نے کشتہ بنا ساعے ہا ہر دو فوج از ہم جدا لیکن نہایت متعل بہم سے آمد بتاریخیک در میدان چشیدہ و مقابلہ بر وید و سیر
یا فوج خود ملحدہ صوف آہستہ سوار گشت کو کرلی مع دیگر سرداران و افواج خود و ضابطہ کہ دام نہ بقبلیہ افواج و کوچران
ہر داختہ و سپاہیان خود را مستعد ساختہ و سے بخالف آورد و نہ در شکر پادشاہ خود کہ سے کہ ساعے و لیون خان تواند داشت
نامندہ بود و لکن کامگار خان فوج خود را و جمع نمودہ و اور واد خان و لد خان واد خان ترین الگادی و غلام شاہ را بہر اول
ساخت و خود مع باستے افواج پشت سر انہما جا گرفت و پادشاہ از ہر مردم خود براسے نیم و سوار گشتہ عقب تر از ہر تاشائی بود
چون عسکین را تقابل و سے واد قادر واد خان مع غلام شاہ فوج انگلیشیہ را بطرفے گذشتہ از پہلو چون لباس ناگمان بر سیر
سیرن رسیدہ آتش قتال را اشتعال واد مجروح و بر شش نمودن اینہما اکثر لشکران سیرن را دل آہست رفتہ تر لڑے و آہستہ
ہم رسیدہ سیرن بہ شاہرہ این حال بے استقلال گتہ و روپا و سے فرار گذشت و عرصہ بعد سے پاس گزیریم و نیز انہما را لمان ناچار
در سبک او و بدن اختیار آمد و بخت کہ شہا سے و را انہما و دامت کردہ و لالت لہجہ و سے نمود و زانو نامردان خود فرار آقا را عذر سے

صحیح برائے خود نہ تھے۔ در رفتہ فوج انگلیشی توپ انداز سے شہر میں نمودار ہو کر حرب را التباب واد میسر نہ رہا۔ نتیجہ میں ان کے دل بجا آمدہ ارادہ معاودت تقسیم یافتہ جہاز سے از بہار ان یا او اتفاق کردہ عطف خان نمودند۔ قادر و ملتان بنگالہ میرن مشتاق تیر باران آغاز نہاد اول تیر کے برسیہ محمد امین خان خاں سے حقیقی میرن کو بر فضل دیگر در پہلو سے خواہر زادہ خود بود۔ رسیدہ کارش تمام ساخت بعد از ان تیرے بر کل میرن رسیدہ تائبین دند افش مسلح کردہ در بہان گھر سے تیر دیگر گوبیش را مخرج ساخت چون اجلش ہنوز باقی بود کار سے فرسید و ہمراہ ایمان قادر واد خان بہر ایمان میرن در آؤختہ تیر کمر شیر و شمشیر بند کرنا مخرج و مقتول نمودند۔ زور و خور سے لائق رویداد جہاز کے کثیر سے از طرفین ہنگام ہلاک افتادہ میرن را جو اس تیر از ترکش کشیدن نماند کہان در دست او صورت الامان و سر چون شعلہ آؤال سے اختیار جنبان بود تا سدا تیر سے دیگر سید و جگر بخور و قریب بود کہ بار دیگر منہم گرد و درین ضمن فوج انگلیشی از پہلو سے قادر واد خان سے بر آؤر وہ شلک شہر بارہ نمود و کوسے بندوق آباد واد خان رسیدہ جان بحق تسلیم کرد کہ اسکار خان کہ بر پشت قادر واد خان بید رسیدہ بود و ملا حضرت قلمت فوج خود آتش بار سے افواج انگلیشی نمودہ پایدار کے در انجام صلح نہاد تہہ بر گشت غلام شاہ و وزیر اللہ خان بخشہ شاگرد پیشہ پادشاہ مخرج در میان فوج میرن محصور گشتہ بعد دست آمدن یہ تیغ جفا سے میرن مقتول شدند۔ میرن را باین صورت فوج و ظفر میرن آمد و کامکار خان پادشاہ را ہمراہ گرفتہ بطرف بہار رفت۔ میرن شاد یا شہر فوج خواستہ در خیمہ خود فرود آمد و نیکید و التیام ہر اجناس سے خود و اصحاب و تجویز تہذیبین محمد امین خان و دیگر مقتولین پر داختہ چند روز در چلن میلان اقامت داشت۔ مردم شہر غیر از فقیہ ہمہ باہلار کش رسیدہ قریب جستند و میر عبد اللہ رام امین بسبب ہرجا کہ دیکھتند فتنہ نمودند رفتن پادشاہ مع کامکار خان بطرف مرشد آباد از راہ کوہستان و سر ہر آؤرون از میر بھوم و ہر دوان و ہر آمدن میر جعفر خان از مرشد آباد بدفاعتہ اینہما مضطرب و

حیران و ودیدان میرن و ریے اینہما فتنان و خیزان

کامکار خان در بہار دوسہ روز مقام نمودہ مصطفی در ان دیکہ کہ الحال مرشد آباد بدشتانت و میر جعفر خان را از جا بیدار داشت بنابر این اسباب سفر اپنے میر توانست شدہ میا ساختہ واریہ و غیرہ را کہ در راہ کوہستان وائق تک وناز است و در راہ رفت بلکہ ہستے گذاشت۔ خود با فوج جریدہ مع پادشاہ بطور ایثار از راہ جبال مازم مرشد آباد گردید۔ میرن برین ماجرا آگاہی یافتہ خط شہر میرن خبر پر خود نکاشتہ بر بڑاک فرستاد و از رام ناراین استمداد فوج نمودہ اکثر سردار ان ہمراہ سبہ اورا میر کر دگی برادرش دھیرج ناراین ہمراہ خود گرفت و از راسبہ کہ کامکار خان و پادشاہ رفتہ بود دید چند روز روانہ مرشد آباد گردید۔ میر محمد جعفر خان چون بور و دخط پسچہزم پادشاہ و کامکار خان آگاہی یافت مضطرب الاحوال گشتہ تا وجاہی ہمراہ داشت فراہم آؤر و وزیر از وسائے انگلیشیہ استمداد نمودہ فوج کران ہمراہ برداشتہ بساعتے معین از مرشد آباد برآمد و التیام کردہ بود کہ پیشہ فیل سواریش در میان برق اندازان انگلیشیہ کہ تملکہ معروفند بودہ باشند و دیگر فوج ہندی کہ مازم از بود پیش پس چپ راست دور دور میر رفت و در حلقہ پیادہ سے انگلیشیہ خود مع زہاد دوسہ مصاحب راہ سے سپرد و گونہ ہم در دست خان سے نماند کہ میرن در رسیدہ خاطر میر جعفر خان مطمئن گردید۔ بطرف پادشاہ شہید بحث و باہو خان میر شہ و را بہ نشن پور لاحق گشتہ ملازمت پادشاہ نمود و میر تاسم خان و اما میر جعفر خان حسب الطالع پوزن خود از رگپور کہ فرود را انتخاب بود رسید۔

بزیاب دریا می رسید و نمود خیمه داشت کامکارخان بخش خنید و از شانه زده کرد و برود و دیدار پیشتر خبر یافته کج نمود و بشکر پدر زن خود و خلق گشت
گرچه برادران که نزد عیسی بن خنید می نشستند بیاض خود را نمود و میرجعفرخان اتفاق پسر و داماد و خراج انگیش را و سپاه پادشاه آورد و بشکر شاهی
که برید و برود و متصل گردید و کامکارخان جنگ اینهمه نوج از حوصله طاقت خود بیرون رید و اراده حادث و لطیف آباد نمود و شب
در مقامی که بمسک داشت ماند و صبح قطار کوچی نواخت و بار و بند تبار گشته راه عظیم آباد گرفت و میرجعفرخان مخالف را اسفلوب
و ده نوج خود را از دریا گذرانید و اراده شاقب نمود و شیر بهشت کامکارخان و دیگران نوج پایدار می نمود و نوج خضم
مستول تنگ و تازانگر و ایند تبار بهار و جنگا چهارچ کرد و راه می نمود و در رفت بعد از آن شیر بهشت مع کامکارخان را و منزل
گرفت چون خاطر میرجعفرخان مطمئن گردید شیخ عبد الوهاب که در اکثر پیشتر توکر سرلج و الدوله و درین سفر شرم نیاز می
گشت که پادشاه مرا سلاط و در بدم چپ برانیده

ذکر گشتن پادشاه و کامکارخان بطرف عظیم آباد و آمدن موشیر لاس بدو شاد عالم و تشویبه که مردم شهر عظیم آباد را لاحق شده بود

کامکارخان چون از دام افواج و جنگا که دید از لطیف عظیم آباد شتافت میرجعفرخان و میرن از اسایش طلیب و افواج انگیش که همه
پایه اندازین یکدیگر و در کمال آهستگی بسیار بهر رسانیده طالب اسایش شده و در راه می مناسب بجر می برد و آن رسید و
و راحت جو گردید و منتظر بدین تاجر می شد و پادشاه و کامکارخان متفق و ادا و دینا معلوم گرد و موشیر لاس برادرانیکه پادشاه و کامکارخان
در منزل برود و آن بود و صاحب الطل این از جهت برنجیده نزد یک بنشینم آباد رسید با استقبال قریب و مویش چون در عظیم آباد
نه نوج هندوستانی بودند نوج انگیش اضطراب عظیمی بهر داران کوهی که سر میشت و غیره بوده اند و مردم ناراین و اعیان شهر
و حق شرا انگیشان خود با اعتماد و ایل و لایت شادمان لیکن مغلوبه خود و تسلط موشیر لاس بشین داشتند و مردم ناراین میسفتی یافت
و دیگران خود را اصلاح می نمودند و از شهر میرجعفرخان را که فرزانگیان در باست او یکرا می می نمود و معرفتی با موشیر لاس
داشت و فرستاده استقامت مالش نمود و مردم چون برگشته آمد و موشی انگیش که بانفسل ارا و جنگیدن با حصار و فاعلش نیست
و با ناسبش آن بود که چون از در منزل راه می رسید و مردم بر احوال عظیم آباد و کم و کیف لشکر اندرون اطلاعات بدست و الا اگر آگاه می بود
تخاکا رفت و تمام آورده و دانه قصور و در تعجب آن نمی نمود و چون چندان کسی در شهر میزد و افواج را تا این حد مدد میسفت
فامش سابق دیده بود و نه تمسک بر ریش موشیر لاس نمی توانستند و در کوهی انگیش خود زیاده از یک کبوتر رسیده و دس از سره داران
دیگر نوج انگیش و جو دنداشت نقص انگیز میرجعفرخان را و مطلع گشته مردم را بخار اسطنین ساخت الامیز و دلجویی دانسته و میرن و ناظران را از این
که چید و در نزد یک بهر معاری رسید و دانه و ده راه بطرف بهار گذرانید و ده که در رفت منزل گردید و در رفتن موشیر لاس در قالب
مردم عظیم آباد که با تبار می می دانست و میرجعفرخان میگفت که حال آشنایان عظیم آباد را مثل میرعبدالله و میسفتی خان و میرافضل و دیگران
بهر سلام اینها با احوالیکه بود گفته از طرف خود و ما میان ذکر احوالش بهر مردم و جواب بهر بیت گفتار و میسفتی از امانت کردید که مایل
شکست ایم و فاکسیرم و بر سر آتش نشسته ایم و در بهار زنده می تبار می باروت و دیگر اسباب حرب انچه دست کنش بان میرسید
مستول گردید و اخبار تیار می آمد و میرن و ناظران مع پادشاه از بدو ان برگشته بکام خود میزد و موشیر لاس هم با دشمنی گشت
و معارض نامد حسن خان عسمن افلاس و در سوخ خود و جزم تیره رسیدن بدو پادشاه و امیرک اندک زده از از اجده و بر بزم

و آنچه او دیگران حرمت این جلالت نیافتند بنده اذیت خود را بشهر و غرض توپ و قنبار و شمشیر اسبدار گشته بدیوان خان میر عبدالرشید
 مسعودی که مذکور شد گذشت آمد و برپوشته که از هر دو طرف قلعه روییده بود و آنگهی از تمام حمله را منظر ایستاد و اول صبح
 از معین و دیوانخانه میر مذکور آن طرفت گنگا بر آب و دریا که فاصله بعدی بود و ملها و علامت لشکر انگلیشی بنظر آمد باز دیدیم از معین که
 که متصل بود بکجور فرشته و دیگر گشته تیار و آنه آن طرفت شد خبر غلبه بدیم معلوم شد که کپتان نکس با اندک فوج به در قلعه غلبه آید از میر و دوان
 در میر سینه و بعد رسید و سرسرایت صاحب کشته براسه آوردنش کشته تیار فرستاده بعد از آن بنده با اتفاق میر عبدالرشید
 نزد راجه رام ناراین که در باج اسمیل قلی خان مرحوم بهر سبب قلع در وسط حصار معین بود و رفتیم دیدیم که بهایش غشک و بهی حواس
 محض است و کما که قلعه رخ هم خانه از تشویش نیست چه مردم را یقین بود که اگر شب خود باین صورت گذشت و فوج با دست
 راه بهر سبب بنده است شب آینه باز بین اش و کلاه خود بود و دل نان و بهر ایوان مجروح شد و اندک دیگر هر که
 بجز است آن مکان که رفته هم در آن شده و مقر می شود اگر چه رفته را بگل گرفته بود و دندان استیلا بهر اسب نیلا به و حواس
 کشته قبول نمی ناید اغلب که باین حال جمع آینه قلعه مفتوح و رام ناراین مع تبعه و محله مغلوب و مخدول میشود چندا بهی و کما که
 نهایت اغلاص بود بشارت و موصول فوج انگلیشی و دوم شعب گشته گفت خان صاحب کجاست فوج انگلیشی احوال را نقل کردیم
 شادان گشت تمام ناراین هم شنیده و زنگه دو باره دانست و بهر کاره براسه تحقیق خبر فرستاد چون بهر کاره هم بهین خبر آورد و در
 از سر گذشت بنده مع میر عبدالرشید و کما که کشته آمد به سرسرایت و کپتان نکس که آشتاب و ملاقات نمود معلوم شد که
 پا کپانی فلنگه و یک کپانی مولد مولایت انگلیشی است اما چون نوزده منزل راه را در سینه و روزی که در اندک نهایت غشک و
 مذکور لایق دارند و کپتان هم با اینا اکثر یار و راه میرفت تا سولداران و فلنگه را اندر سه در قطع طوق باین محلیت نباشد و سبب
 عبور دریا نمودن و از آن راه آمدن اینکه ما را فوج پا و شاه استقبال نمود و مزاحمت نمایند و سیدان بنظمیم آباد میر سینه را
 میر سینه درت و موصول است و از آن وقت قلعه مفتوح و رام ناراین مع اصحاب کورخه مغلوب شود و قلعه و اندک که بهی و
 سرسرایت همان وقت طعام و شراب بهر دمان و سولداران و غیر هم و آنچه سوسه آن در کار بود رسانیده و ولایت بهر است
 نمود تمام روز آنها تمام کردند چون وقت شام شد کپتان نکس فوج را بضا بطه را مستعد اعلام با کشته و با ذیل و قناره بهیست درت
 از طرفت دروازه مغرب را آمد بهی و کما که تمام از راه باز از عظیم آباد داخل قلعه بنحیت بهر شاه گردید و در راه بهی مغرب شهران
 از سید دیگر فوج پا و شاه را محال بود ریش بر قلعه میر گشت و همان شب کپتان نکس مع دو کپتان دیگر و یک نفر سوار و مخفی
 بیرون رفته راه را دیده و فهمیده آمد که از دمام کرام طرف و کما که خان کجاست روز دیگر وقت نصف النهار کما که خان در خانه
 که اقامت می کرد بهر عمران در تیره خواب و مردم مورچال بقبا بطه کما که اش طلبان هند غافل بهر کس بجای و کما که مشغول بود اندک
 مردم بهر آمد و شکر بهر آنها نمود و بلی مورچال مغرب الاحوال گرفته راه فرار پیوند کما که خان معصوم گشته راه بدر شد و بلی
 بهر از خرابی میر بهی سر و پا خود را از آن منصفه بیرون کشید و کپتان نکس چند نشان سپاهیان آن طرفت که بهر مورچال نصب بود و کما که
 و بعضی اسباب که از بنجایست آمد گرفته آورد و بعد از این حال کما که خان اقامت در آنجا مناسب بنده از شهر بیرون رفت و بعضی
 مسکراخت اما در راه از جوار آباد بهی ناشب خون خور و بعد چند روز اقامت در قواح شهر مناسب علامه طرفت گیا و بهی و فرست
 و شهر مع بنده بهیست بهر گند و از تحصیل در نوز و پا و شاه را در دست خود مجبور می داشت چون پا و شاه از بهی طرف
 اطمنان نم داشت تا چار استر مناسبه او سه فرخ و دو و لدر را که طلب نمود آن مرحوم با ندریشه آذردگی حکام بنظمیم آباد

عذر خواہی سے از جا سے خود سے جنبید پاؤں سے از زمین مرنے لگا اور وہ فاعل گشت و کار کا رخاں یہاں افزو دہ الناس نمود کہ شہر بہت
مرہرہ انکوش تاداران نوح و محال جاگیر ایشان شورش کند البتہ حاضر خود بند شد بادشاہ بر بلبل الناس اوشیو بہت راہین کار نامہ
فرمود چون کار باہین حد رسید والدہ نایار گردیدہ شہر بہت! از ارادہ اش باز داشت و خود مازم خدمت بادشاہ گشتہ بہ تہیہ اسباب
سفر پرداخت رام نرین بر این ماجرا لگئی یافتہ خواست کہ تا چاہے صحبت میان من انگلیشہ روسے تا یہ این احوال را بنا خوش و چین
بمختور سرسرایست تیار ساخت و گفت کہ ملاحم حسین خان در صحبت شما صاحبان بودہ پیر خود از حال و ساقا اینجا جز سے دہر الحال
پدر ایشان با وجود رعایت و گذشتن جاگیر است ازادہ رفاقت پاؤں سے از زمین مرنے لگا اور وہ فاعل گشت و کار کا رخاں یہاں افزو دہ الناس نمود کہ شہر بہت
باید نمود تا بہر چون مخالفت نمودہ ازین ارادہ باز دار و سرسرایست بہ بندہ براسے نوشتن خط متضمن مخالفت مذکور بخو
تمام اشار فرمود بندہ جواب داد کہ مادر العظیم از مدد یکہ من با صاحبان مرا سلات بلکہ ابلاغ پیغام زبانی ہم نکردہ ام و انچہ برام نارین
سے گوید اکثر غلط و اندکے اذن راست است والدہ الی الا ان ہر جلد کہ کوشت ترک رفاقت پاؤں سے از زمین مرنے لگا اور وہ فاعل گشت و کار کا رخاں یہاں افزو دہ الناس نمود کہ شہر بہت
نشستہ اندا محال کہ بادشاہ و ظہار ناخوش فرمودہ قاصد ایسے اوشان گردیدہ است صاحب بفرانید کہ چارہ اش چیست
ہر گاہ رام نارین با اقتدار نفاست از عہدہ بر نیامدہ الد کہ در میدان مع اہل و عیال نشستہ است چگونہ سر تاجے از حکم بادشاہ تواند
نمود رام نارین بخوت آنکہ سادالہد و و پدرم را با صاحبان ملاقات باہر آید و صاحبان لیاقتش در یافتہ بخیر موصوبہ دار سے
انچہ براسے او گذر راستہ بآمدن او در شہر نیست والدہ یاد وجود بودن در میدان طاقت عدم انقیاد حکم بادشاہ ہمارا الد البتہ
تیرورت بخشور بادشاہ خواہد رفت اگر منظور این است کہ والدہ بادشاہ نیامیزد حکم آمدن در شہر باید داد و بدون این صورت
مخالفت از صاحبیت بادشاہ بہوجہ و تکلیف الا یطاق است سرسرایست کہ مرو با عقل و متنبہ بودن مراد یافتہ نقدین فقیر نمود
و گفت اشار است میگوید اسناقتہ ندارد و خطہ نوشتہ بدہید بندہ ہما ہما خطہ حسب الاشعار او نوشتہ داد و ذکر براسے اتمام حجت
و ہر از مدد خود سات گفت کہ رام نارین را ازین گفتگو با غرض بدنام سے من والدہ بندہ است و این قسم مخالفت ہا مانع پیشین
والدہ بادشاہ سے تو آمد شد اگر منظور ہمین است اوشان را اینجا باید طلبید و الا در انچہ حفظ جان و آہر و ناموس خود خواہند
ویدخواہند نمود و سناقتہ ہمین بود کہ مراد والدہ و والدہ و بادشاہ و احدت از مخالفان اصحاب انگلیشہ راہ مراسلات یا پیغام
زبانی مفتوح نبود بلکہ اگر کسی اذن طرقت سے اندیش خود بار نید ام چہ دہا باز سے و بے وقائے و انچہ ازین منقولہ باشد
الحمد للہ کہ بندہ را کاسہ منظور نمودہ والی الا ان ہم نیست و از دقتائے اما مال با فضال خود بکام و آرام داشتہ و اکثر خادمان
و مفران را دیدم کہ با دعوائے دانا ئی و عیاسے بتلائی انواع ہلیات شدند مصرع من چان احمد پارینہ کہ بودم ہستم
وال مرحوم چنان کہ سبقت ذکر یافتہ الاحسین را با ہمیں پس وسطہ خود سے علی خان در شکر بادشاہ رسیدہ و مورد الطاف
و عنایت گردید و دستار سہر سبتہ و پار قتب ملبوس خاص فلت یافتہ دار نامہام سر کار شاہی و نائب رستخدار گردید و مرجع
اہل لشکر داران کا رخاں گشت و کار کا رخاں ہر اسے والدہ و موشر لاس ہم براسے ملاقاتش آمد و بادشاہ مع کاملا رخاں
و موشر لاس و افواج دیگر در ملک عاجز ہستند نہ دہرت سنگہ و غیرہ گرد و پیرامون قلعہ لکار سے ہمیشہ بسر سے برو در انتظار
و ضوالی حکام ابدالی و بارہ خود بنام امرا و ارکان ہندیکہ را نید درین اثنا خادم حسن خان کہ از ہمیشہ با میرن سرگران و نامہ علی و
قاصد اعانت بادشاہ و بدر رفتن از مالک محوسہ میرن و میر جعفر خان گردید و ملک پورینہ را چنانچہ باید غارت نمود و وزیر
از جمیع رعایا و عوم برای ہر صورت گرفتہ با فوج جیدہ کہ از ملکہ سے جمع سے نمود و اسباب و سامان لائق از ہا سے خود جنبید

کپتان چون خبر قریب لشکر فادام حسن خان بخش هفت کرد و به شنید شام در شنبه را و شتاب رای احمد شور و شجون زد و نوج
 از خود گفت که نوح البیاض که مردم از شاه به از دعام فاش تمام او بد دل و خوف خدایند شد و لیکن شجون برادر نیم کارش تمام با
 انخاسش متفرق و متزلزل گرد و در برابر و خیزان او بنارت رفت طاقت و لیاض که دارد و در دماغ شتاب را سے قبول نمود و دست
 سن بهر صورت با تارنق و تاج رس و صوابه دشمنان هم چو گمید و گنید من در ان کار حاضر و فرمان بردارم کپتان گفت پس
 این وقت چیزه غور و خودم بخیر امید و زغار هم حکم ستر است چه بد که گفت شب رمانه میشود شب راسه شب الاشکار میل آورد
 نصف شب مستعد و تیار گشت و کپتان هم یک کپتی در لشکر گذاشته مع باقی فوج شتاب را سے راه را گرفته به تیار هر کار و کرد
 راه دیده آمد و به دوازدهم لشکر فادام حسن خان گردید اتفاقاً هر کاره تا بر تار یک شب را و کرد و به لشکر نرسید و کسر سے کد و سوات
 از شب باقی آمد کپتان از فتنه بند و قیامی کسب و سهر و شتاب را سے بعضی خاص به از انش بود و سواتیکه با خود داشت بر آورد و دین
 نظر کرده در یانت که شب نهایت کم مانده است و شتاب را سے گفت که ملا وقت شجون فادامه با سبب درین وقت ما در لشکر خلاف
 داخل حدودیم باید گشت کپتان کس مع را و شتاب را سے گریخته بود با اتفاق بمسکر رسید و به دندک صبح رسید و هنوز فرانت از حلقه
 و ششت و شش و دست و رو سے نکرده بود و دندک ظلیه لشکر فادام حسن خان بهید اگر دید کپتان خود مستعد و تیار گشته شتاب را
 را آگهی داد و شتاب را سے هم کسب است با زرقا سے خود حاضر و شریک حال کپتان در کمال دلاوری سے استاد فادام حسن خان فوج را
 فرستاده بهر و بنگاه کپتان را غارت و شتر و دین را که از غلیم آباد قاصد لشکر کپتان بود و دندک صبح و مقتول ساخت و بعضی با فرست
 با فتنه و راه و اگر داند به رو فتد که امان بعضی کپتانان پاکه و کسب اب شان بر چو ممکن بود و گرفته خود را بکنار آب گنا را رسانیده و کشتی
 کبر سے چندین وقت و دین کار گذاشته بود و دندک صبح آمد و رسید و دندک صبح آمد و رسید و دندک صبح آمد و رسید و دندک صبح آمد و رسید
 هر قشون از طرفی به کپتان هجوم آورد و برق انداز سے و شتر کتا سے شروع نمود و دو تپا از طرفین در عرض بود و از طرف
 کپتان علی التو از تکلله بار سے بر لشکر فادام حسن خان بود کپتان و شتاب را سے استعجال تمام استاده و حکم شکست نمی نمود و دندک صبح آمد و رسید
 شمل میر رسیدند به غیبه آنا سواران و برق انداز ان شتاب را سے را که با چند قدم پیشتر فرستاده و نیز بر ترو گول و دندک
 بعد مات گول توپ انگلیشی منظم میگردد و اندید بهرین قسم معرکه جنگ تا دو پیر گرم بود از خیمه و شمل بخش فوج فادام حسن خان سبب انکه
 آقا سے خود و نوج را د و حمله نموده از د و طرف یورش آورد و چون نوبت از توپ انداز سے گذشته و مردم بسیار سے از طرف
 فادام حسن خان به ضرب توپ بمسجوع و هلاک شدند اسبهارا عیان داده و دندک صبح آمد و رسید کپتان رسیدند آن وقت
 توپ سو قوت و شروع جنگ بند و قیام شد و دندک صبح آمد و رسید کپتان رسیدند آن وقت توپ سو قوت و شروع جنگ بند و قیام شد و دندک صبح آمد و رسید
 که بر این سے آید و بنده را هم بدین مناسبت نمود و گریختن چون مضطرب الاحوال از دست مردم فادام حسن خان کجاست یافته آمد و بدند
 هر که رسید خبر غایب فادام حسن خان و محصور بودن انگلیشیان و شتاب را سے و گریختن شیخ حمید الدین از مدمات افواج خان مرقوم
 میر رسید و تمام مردم غلیم آباد چو رام نارین و چو سردار کوئی و چو محمود خلجی همه مستطرد و گوش بر آورد و بدند که خبر میر رسید بدست
 و میر عبداللہ و دوستان حاضر را شمل میداد که این گریخته با از خوف خود چندین میگرفتند و دو بار و است توپ بنظر سے آید و صدایش
 متواتر گویش میرسد مغلوب کپتان از کجا معلوم شد اگر کپتان مغلوب گشته جنگ که میکند و دین عرصه بخانه میر عبداللہ
 آمد و بر لب دریای من و اکثر مردم استاده در همین اندیشه اند که چه شود تا که صدای شکست میرسد و کپتان میرسد و کپتان میرسد

بعد این شکاک اگر باز صداسے توپ برسد کپتان غالب آند و فوج خادم حسن خان منظم گشته است و اگر خبر مکتس است این کار شکاک
آمد بعد از آن که چند امارتے بنبر و مردم را فتویٰ رفته رفته روئیده بود که باز صداسے توپ گیرش رسید گفت کپتان غالب آمد و مردم
خادم حسن خان شکست خورد و گشتند کمتر کسی سخن مرا یاد نموده میران بود و بعد چند آواز توپ دیگر صداسے توپ باسوقون
و شعله بلند سے می نمود و سقوف میشد و کرهین ششم شاد گشته رنج از روز بانی نامان در وقت رفته کپتان باسیٹ صاحب کوئی
مشترک نظر باین خود شکست و او را بنیاد حسن خان و بدر رفتن و از میدان رسید و موجب شادمانی گردید و ستر اسبیت خبر دگر
را و دیگر کس از ارمیان و درستان گشته فرستاد و بدو یکوئی رفته کرم احتکاط بود و کرم ناگهان ساحتے از در مانده و کپتان نکس مع
را و شتاب راسے بهان هیئات میدان خیار آلوده و عرق ناک در رسید و احوال جنگ و نظریافتن بر دشمن با محاذ شجاعت
قتاب راسے مفصل دستایش را و دگر کمال بالانته نمود و مردم شتاب راسے راستود سے گفت که من چنین خواب ندیده ام چشمت
تو بپنست و دیگران نام رام ناراین مصطفی قل خان و محمد آقایی کو قوال و دیگر اعیان شهر باستماع خبر خود و دروغی هر کس
خوید و رسید و منظره گرگشته آمدن این هر دو بر تپتین داشتند چندان جنگ خادم حسن خان باین مجبیت تلیل خلاف
تعیاس و بر گشته آمدن سرداران از مسکر مخالف مناظر بند سے اکتاشند سرایت سالفه در نیاب سے نمود و رام ناراین
و دیگران را اسقوت نمی شد ستر اسبیت گفت که کپتان هرگاه میرافضل را در جنگ منظم ساخت چنان فوج خادم حسن خان
همان بود و غالب آمد و بکلیه مطلوب منظم گشت و اربا پاسے ثبات شتر از گشته بر گشتن و در رفتن منور از ثبات و ششگون خود و کپتان
چندان دیگر میدان عالی و خادم حسن خان مع افواج خود بر گشت قناتش بتانی ناکس کرده نمود و توپ و اربا بار بردار و مجرمان
پیشانی را از میدان گرفته احتیاط نمود و باروت هر چه بدست آمد بهر آتش و دوا این شعله پاک می نمود همان بود و بعد از آن بودن
خود را غلجای فاده و غیر ضرور دانسته بر گشته بنیاد آمد و فوج را با سرداران و دیگر با کمال داشت و پاس خاطر شتاب راسے هم که
العمال بسیار سیکند و راهیم راسے ارام هر دو آورده رام ناراین بعد از تفصیل اندکے تصدیق قول کپتان نمود و خاطر مردم مطمئن شد
صبح عزادانه هر طرف بهین خبر رسید و متحقق گردید و خادم حسن خان بطرف سرحد قبایض شافت و افواج انگلیشی مع مردم شتاب رای
بعد چند روز از دریا عبور نمود و شهر عظیم آباد آمد و حقوق شتاب راسے و شجاعت و لیاقتش در دل همه انگلیشی متحقق گشت
و قزوین شعیف در نظر حاضر مذکور بهر ساند و الحق جاسے آن بود و استحقاق آن داشت و آنچه از اربا و اربل آمد از قدرانی
و حقوق شناسی بیچاره سے نمود و درین منمن خبر آمد که میران مع افواج انگلیشی بسر کر دگے کر کل کلیه سعیت جنگ که بر
تمام اشتها ر یافت

و کرامت بیست و یکم در مقام حسن خان و میران افتادن بر میران از آسمان بنا بر
سکافات احوال آن نیکو سیده خصال و ذکر تجلی از کردار و اور بانی یافتن خادم حسن خان از چنگال
آن زشت خود و تمام احوال شاه عالم پادشاه و قرار یافتن پادشاه بر او همیشه اشد
چون خبر و خادم حسن خان در حدود عظیم آباد بر شتاب آورده رسید میر حیدر خان و میران را تشویق عظیم با بر تکت فوج رام ناراین
و بدو پادشاه این طرف دریا و بر تکتین خادم حسن خان از آن طرف روید اوه حرکت میران که پسید پدر بود و از مرشد آباد
منور افتاد و در تپتیه اسباب سفر گرم گردید و در دوحرائش رام ناراین متشن منظراب و نظو طمسر اسبیت بر و ساسے قوم

شعربا مایل نبودن و دو صاحب جیش شمر عظیم آباد و سواد که حریمت مذکور گشته تقسیم یافتن میرن با فوج لب یار و سامان افزون از شمار مع
 کرنل کلیوینت جنگ و افواج انگلیشه در او از تالستان نزدیک عظیم آباد رسید چون خادم حسن خان آن طرفت گنگا بود و داخل شهر
 مذکور و در شش وع عشره اول ذی القعدة سکنه بکرا در یکصد پینتادوسه چهره عبور در یانود خادم حسن خان که مدینه جنگ کپتان کس
 وید و خود را محمد و برادران آن خروج قلیل نیافت جنگ میرن از آنجا خروج و افواج انگلیشه زیاد از تاب و توان خود انگاشته نظام
 بلند و دانا بیکر و مادر باطن نهایت مغلوب الروس و در بالائی خود از دست میرن یاس داشت و راه بدر شدن بے حجت چه در باجه
 اندک که از کوهستان شالی آمده و غربی حاجی پور گنگا پیوسته سده او بود و بدون کشتی بایست و افواج عظیم جیش کثیر اسباب
 و العساکر از آن دریا ستره نموده میرن چند کج کج سوار نموده و لشکر خادم حسن خان عمل گشت خادم حسن خان با رنج و خوار
 شب که چنانچه خود حمید و با فوج میرن از دور مقابل نمود و میرن نیز از خوف جنگ شاهزاده که جراحت و تیر در آن را بیکر و مادر
 همسر مقابل با دشمن نمائش در حفظ جان خود میکوشید و افواج انگلیشه را هم از ملایم و چالکی در مقابلش حاضرت بے نمود
 بعد مقابل و سر وادون چند توپ و رسیدن گویا سوار که از طرفین بمثل آمد از خادم حسن خان روی خود از میدان
 گردانیده راه صحرا بیکر و مادر را در آن داشت برگرفت و در رفت میرن هم در مقابل او راه پیوسته و آنکه بمین مال چند که در آن
 تپیا که مسکن دیندار و غلبه و پیشتر فرست منزل گزید و خادم حسن خان چند که از او هم پیشتر فرست بر لب دریا سوار بود که حال گیار و د
 القصه روزی میرن آخر شده شام تا شش در رسید و بار بار اکثر لشکر یان خادم حسن خان بمسکین راه رفتن و مقابل
 دشمنی تو بے چون میرن متفرق گشته و نفرود گاهش بر رسید میگید بنود خادم حسن خان هم تمام شب بر نیش و اکثر هم را پیش
 گذرانیده و بجای استراحت نیافت کمال بے آرامی آن شب را برادر آوردند و با خیال اندیشه و دشمنی که صبح مغرب معلوم
 نیست و امن کو به تالانت و لب دریا فوج پیش بے آید چون شروع موسم برسات شد و طوفان کائنات با مقام و کائنات با مقام
 متعلق گشته بود و باران شدید بے بعد انقباض و در ساعت از شب مذکور که شب پنجشنبه دوازدهم ماه مذکور بود شروع باران
 نموده جهان را بر میرن و با خواهاش حیر و تار و روز روشن عروا قبایل شب و بجز راه را بمیدل ساخت و پس از امر و رفتن
 از شب دوسم صاحب شل سید محمد خان مرحوم خاف علی رستا خان بن صفی خان بن اسلام خان و بهت خان بن صلی خان بن
 اعظم خان فاسے که انیس و بلیس او بود و اندر خص گشته تخمیه بایست خود رفتند و میرن بنامه و امتیاد با و طوفان از غیمه کلان بر فاسے
 و در بال و دیر خائے که تخمیه ایست بطور خاص و در افش متصل بزین بخایست و افواج استحکام بے پاید بر اے خواب رفت و زلزلے
 از فوجش که در سفر دوسه زن از آن فرقه با او همراه و چو ایاد او بے بود و در مع قصه خوان و خدمت گارے بر اے و کاک با صلح
 چپی بے نامند حاضر شد چون ابل آن زن با بے بود و نیکم او را محض کرد و خدمت گار شروع چپی و قصه خوان فاسے
 بر اے خواب عدم آغاز نمود و فاسے و اندر شش گرم شد و از انتظار بیک ابل بریدار و در عین شدت بارش رعد و عید قرار
 فقر تم غریز و برق غشب و در بر سر سیرین نازل گردید و همان قسم که بر چار پای خوابیده بود بعضی انتقامات اخرو بے سید کش
 آن گرفت بهت در خرمن بستی مذکور و قصه خوان هم افتاده و دو از حال عرشان بر آور و بهت دیندار از قرین در زن باره
 و قنار با عذاب انار چون زمان بے بر این ماجرا رفت و شدت باران تسکین پذیرفت چاکران یا سجنار احوال و تبدیل مذکور و کاف
 در کار بے بخند رسید و میرن را با آن دو بیچاره در خواب عدم وید و بعضی مقربان مثل اشخاص مذکور و غیر آنرا که نایب شمل
 بخوارش خزنه بے آمد بدون شور و خفا آگاه ساخته و انما حاضر گشته بعد قصص معلوم شد که بجز شش سوار یک و در سار ش

بطریق قنادر بریدن بطور اغراض تا زاید که محل مزینش گوید و میشود و پیدا است و در شمشیر که شعل سبزه او بر چار پای اش بود و بایا سبزه
سورخ و زرد یک بنوک قدری که گشته شده و چوب خیز بر طرف سرش گویا پوشیده گشته چون این خبر بخواب فغانا که آب شمشیر
محمد علی حریف اسکندر الله تعالی فی اسلحه علیین رسید از احوال میرن خود و علی اهی علیه آگهی داشت فرمود که برق اندازے عالم
بالاراسه بینی و بطور جسته جسته در شمشیر با سسے زند و نشد و الله تعالی

و کرمی شدن و خزان بیچاره و محابت جنگ بفرمان میرن ستمگار و مشا هده نمودن خلق
انتقام آگهی را اظا هر و آشکار

میرن چون از قتل خواجہ بادی خان و میر محمد کاظم خان انفرار یافت و پدرش صداقت محمد خان پسر آقا باقر زیندار عمره
جبا گیر و شمشیر عبدالکباب کنور الگمان وقت بدم توپ برانید هر دو در دل خود از تشویشات رهایی یافته اند که
اساسیش یا نقد این شمشیر را پسر خاک میرش پسندیده و کج گرفت و اکثر زن و مرد را کشتن آغاز نموده یعنی از کج
حرم را هم بدست خود از شمشیر گذرانید و سیف که بعد بگمانی تصدیق بین شده دارد که از هر کس گمانی بدل نگذرد و از ان شمشیر بایر
گذرانید و تصدیق فاطمه را بایر رسانید و غیر از این بوج و لایق است تا باین قاعده ایجاد خود از آسمان بگیرد و گسیلی بیکم خزان
محابت جنگ که پرورده ملک و نعمت شان بود و بگمان گردید و بعد از تقایر معارج جا و مجال از ان زنهای عاجز و شکست
دفعه بهم رسانیده و مکرر با کیم بیا گیر مگر که حیات خان نام و در صلاح و سد او عالی مقام بود و مراے قتل آنها نوشت آن
مرد بزرگ که او هم کس پرورده و مرهون احسان پدر و او لیاقت شان بود و بر این عمل زشت اقدام نموده در جواب نوشت
که حکومت جبا گیر مگر بیکرے بهید و مرا و چنین تکالیف صاف دارد از اخلا امر میرن بنگاسیکه داعیه رفتن بر سر نهاد حریفی
نمود و بیکر از ان شمشیر رقتا اینکار باور ساخته خزان داد که بیا گیر مگر رفتن برانند آوردن مرشد یا دزناسے مذکور را بر کشتی سوار
نموده در راه چاینگه دور از آبادی باشد آن یکسان را خرق لایق و بیکسارت فان مرحوم که از محمد شهابت جنگ مغفور
عالم بود و نوشت که آن هر دو ضعیف را بصحابت فلاسے روانه مرشد آباد نمایند میرن خود بطرف عظیم آباد بیک جنگ نام حسن
روان گردید و فرستاده شش برابری حناسے کارامور راه چاینگه بیکر سبیل مفرگ رفتن بیا گیر مگر رسید و آن هر دو خرق
بے یاور را بجا که معید باشد و بدیر کشتی سوار کرده چون در چاینگه خاطر خواش بود و او در کشت گفت تا غسل کنید
و لباس پاکس پوشید بیکر از اراده خود خبر داد و فلاسے که گسیلی بیکر بود و دیگوشه اضطرابه لا حشش گشت لیکن خردش کار بیکر
بود و بیکر خواهی کلان پرداخته گفت چراسے رسید از رفته مرده بود و او مرز باشد که چون لبیا رنگارنگ بود و او هم بیکر
و شمشیر بجاسے بهم رسید و مقام خود برودش میرن گذارشته میروم غسل نمود و لباس پاکس بجاسے کفن پوشید
خاک پاک سید الشهدا علیه السلام بر ابدان خود بطور خط و بر سر و رویا را مالید از آسمانے محمدی تاب گردید و دوم اشتر
انفریق بر میرن نموده گفت خداوند امانتگار تو ایم از میرن تقصیر سے نداریم و او حقوقی پرورش که از خاندان مایان بر او داده
اما بناحق بیکر سیدداریم که بر سر او بفرستے تا انتقام او فرزندمان از او بکشند و کلمه طیبه و اعتقادات حق که در شش بر زبان
آورده و حق بیکر رحمت ناقصا ہے آگهی شد و میگوشند بان شب برق بر میرن افتاد و بیفته قنادر است با سسے میگوشند باین
که از شب رشوال سال مذکور بر آفتابین بستم رفت و نور دهم دسے قندھ میرن راه خود گرفت و الله تعالی و انتقام

دارمندان بیکہ مقر باننش استماع افتادہ کہ میرن در بند کاغذ سے نام دوسرہ صدکس نوشتہ درین سفر کہ سفر آخرتش بود ہمراہ داشت
و میگفت کہ بعد فتح برناد حسن نان و پادشاہ و سعادوت بکرز دولت و عبادین مردم را کہ نام شان درین غلاما راست کشتہ نافرغ
البال بکام و آرام با دوستان خویش نشست و از بند خواہان اندیشہ نخواہد بود و او قنای شانہ کہ رب العالمین است روان داشت مخفی نامہ
کہ حکیم علی الاطلاق و مطلق النفس از فانی ہر گاہ ہندگان خود را در شرور و فساد و مہمک می بیند ز نام مہام ایشان را بدست تسلط ظلم
بسیار دیکتا بنیہ مستمان ناید اما ہمیشہ ظالم را بر عابد خود حاکم نمیکند از دو حکومت ظلمہ پایندگہ ندارد دنیا چو مجرب صادق علیہ السلام
سیر نماید الملک سبجی مع الکفر و لا یقین الظلم بعد تنبیہ یمنند ان اگر ظلم ہم بعدل گر آید و از ظلم باز آید ممکن است کہ از بد قنای
بر ان خواہم ابتقا کند و بخ دولت شان بر نکند و الا علاج قاسد باشد نہ نوہرہ ظالم ترے را برادے اگر دنا دمار از روزگار شرب کرد
و ہو علی الشرا العزیز سیر و اند علی کل شئے قدیر

جمع بذکر قبیلہ احوال لشکر میرن و شروع دیگر سوانح رفتن

نوزدہم ذی قعدہ روز پنجشنبہ اول صبح خبر افتادہ غلبہ کہ شب بر میرن گذشت معتمدے رفتہ بکرنل سیف جنگ کہ رئیس کل فوج
انگلیشہ و سرمایہ استغفار عسا کہ ہندے و سرہ دارش بود و نا ہر نوہرہ او تیرہ بصلح ہندیان راضی گشتہ افتادے این امور
مناسب دانست و ظلم میرن در حضور کرنل دریدہ و احتشام و سعاد و دیگر اعصابی اندرونی را بر کن کشیدہ ہا بخادفن کردند و قطار
مہرجت خواستہ لاشش را بر نیل سواریش انگندہ و پایش از ہر دو ج نیل بردن گذارستہ روانہ شدند و شہرت دادند کہ او ہمار
است لیکن ہا وقت بر مردم مشکنت گشت کہ مرده را بر ہر دو ج انگندہ اند گو یا انتقام شہید لاش سراج الدولہ از دست ملازمان
او باغ و جہی نمودہ یافت ہر صورت کرنل متعلی بقتلہ بتیار رسیدہ حسب الاتماس عملہ کار گزار و و کلا سے رام نار این وقت
نمودہ بزیندار آجا پیغام انفصال صحابہ جا کید و تهدید داد و از خوف فوج انگلیشہ اطاعت و انقیاد نمودہ قصہ را کوتاہ ساخت
و عسکین بر پاست کرنل از سحر سے بتیار آمدہ جنازہ ہر اسے لاش میرن تیار ساختہ و محالہ بر کماران بسیار بارش گذارستہ
در گنگا رسانیدہ و از آنجا بر کشتی لاش او در کمال عفوشت و خرابے براج محل رسیدہ جا یکدہ اکنون مقبرہ داشت و دفون گشتہ
(فاعتبر و یا اولی الابصار) و لشکر مع سرداران دیگر بظہیر آباد رسیدہ سکونت در آنجا در دیدہ اجہ راج البہرہ بنگالے کہ پیشتر
دیوان شہادت جنگ مرحوم و در این زمان بدیوانے میرن مقربو در رئیس لشکر میرن شد و رام نار این خود نام بظہیر آباد
بود و درادش با فوجی کہ ہمراہ میرن رفتہ بود آمدہ ہرادر خود ملحق گشت

ذکر رفتن شریعت بکلمتہ و بعد از رفتن کرنل سیف جنگ شروع نفاق در سرداران انگلیشہ کہ باعث خزانہ ملی ہوا

تا کہ کرنل کلیف ثابت جنگ و کلمتہ بود در پاست فوج و کو شہر ہر دو با و قلعن داشت چون او قاصد ولایت خود گردید کار بنگالیہ ریاست
این جامعہ درین سہ مہوہ عظیم آباد بنگالہ داوڑ لیسہ کہ از سابق بمراتب افزوہ و شغل انہا اعظم و دائرہ ایشان وسیع گشتہ بود کرنل
ذکر سرسرایستہ بالائق ریاست کل ندانستہ شمس الدولہ ہنر سے و نہ ترنت را کہ صاحب کلان مندر راج بود دبیر دار سے
کوہنی کلمتہ تجویز نمود و کو نسلیہ ہاسے و گیمہن امین تجویز اسلام داشتہ مقصد شد کہ بالفعل بعد رفتن ثابت جنگ سرسرای را
صاحب کلان کلمتہ گردانید بعد از ان چون شمس الدولہ برسد صاحب کلان و دانا نامہام علی و حقد این ممالک و خواہد بود و بنیاد

ایام سابقه سترسیست باعتبار درجه بود که در قاعده کلیه قدیم مستحق این مقام و لائق این مرتبه باشد اسیر و بار بود استماع
 این تقریر که گذشته از عظیم اباد بر سلاطین و زمین مخصوص گفتگو می نمود بعد رفتن ثابت جنگ بولایت خوشستن بولون بر کره
 گورنوس کار عظیم اباد با صاحب خرد و غیره اصحاب آگاه گذشته مازم کلکته گردید بعد چند روز که در سیف جنگ هم از عظیم اباد
 کوچیده رفت و شاید تقصیر از او بقدر رسید که از بیست فوج معزول گشته امر گردید که بجز یک کس قرار یافت بر محمد جعفر خان
 از فوج میرن حواسه که در وقت در باخت و کار و بار ملک و فوج معطل چنگشته انتظار نگذاشت که در جمیع امور روسه قدیم قاسم خان
 بن سید مرتضی خان بن امتیاز خان فاضل فکلس که ولایت ناسه ایالتی و در عهد سابقه دیوان پادشاه عظیم اباد بود و بهسار
 سیر جعفر خان اختصاص داشت اما بنیان بدین دوا و صحبت همیشه با چاق و چغاق میگذشت و میرن زیاده کرد و افزایش
 ناپاخته میکرد شید از خجبت میر جعفر خان اگر چه از دوا و خود میر قاسم خان را معنی نبود لیکن بی ضرورت اندک در معشیت کشوده
 مورد الطاف ساخت و خدمت پورینه ملاک خدمت رنگ پور نام او معز کرده و رشوکت او افزوده و بهر اسه بیضه سوالی
 و جواب او را بکلکته فرستاد چون میر قاسم خان در قائم اندام میر جعفر خان بگذر از امثال و اقربان در بهر شایسته و کردار
 امتیاز شده داشت و گفتگو با اصحاب که در فکلس محبت خود در ولایت آنجا نگذاشت و خاطر نشان کونسلیه باشد که نسبت به میرن
 و بدین خود میر قاسم خان لیاقت سرداری و کار گذاری بیشتر و او میر قاسم خان براسه کار که آمده بود در دست
 نمود و برگشت و میر جعفر خان هم اندک از خدمت خود جدا شد و چون از دوا و ادو اتجاع و دیگره لائق کار نداشت بجز ضرورت به مقام
 مرجع اکثر امور گردید و اسطر عیاد و سوال اکثر اهل مملکت و فرط پاهای هم گشت درین مناسبت میرن و فکلس جعفر خان
 بر یکدیگر بسیار و درخواستها و رویداد و تقاضاها که از آنها شایسته گردید و چند بار به حاجت پیش آمده دارالاماره را به واسطه وصول از قضا
 محامره نموده مکالمات مفیده در میان آوردند و میر محمد قاسم خان اصلاح ذات البین فرموده بیضه از تنخواه را خود معسر شد
 و هم درین غرضه از تقریرات چند باعث رفتن میر محمد قاسم خان بکلکته گردید میر جعفر خان سپس و بیضه درین باب در خاطر
 داشت و اقتدر نگذاشت که مخالفت تواند نمود چار و چهار مرضی فرمود و میر محمد قاسم خان بکلکته رفت و در این وقت سر
 بوسه و شترت مخالف بنسبه الملک شمس الدوله را در در کلکته رسیده و صاحب کلان بیضه گورنر آنجا گردید و بهر دو
 خان چون داعیه رفتن پورینه و در ضمن آن دوا ای مشوره هم بسیار داشت علی ابراهیم خان با دراز که ذکر محامد و سانش
 از نزار که دوا بسیار اندک به سبیل اجمال در احوال محاببت جنگ و بیخ شمشیر خان گذشته و آن عزیز سرسرا عقل
 و جیره در آن زمان رفتن میر محمد قاسم خان بود و بگذاشتن فوج بنام اراده سفر پورینه و تأیید قلب مردم قدیم که از
 نظامت بوده اند و ارکان داعیان مرشد اباد و امور فرموده خود سفر کلکته نمود احوال پادشاه و کامکار خان
 و بیضه سواد عظیم اباد بنابر نظام اخبار بران لکمه و لکمه

ذکر احوال عظیم اباد و جنگین بزرگ با شاه و شیخ
 و بهوشیر لاس و شکست خورون پادشاه و بگیر آمدن مویشیر لاس و سوادخ و دیگر که در آن نواح
 رویداد و تسلط یافتن میر محمد قاسم خان بر ایالت هر سه صوبه در مرشد اباد و بتأیید خالق عباد و بلاد
 میرن خود در مشوره و موسم بر تلال بزم برقی انتقام و الجلال در آمده و فوج او با هر که پادشاه و کامکار خان منشور

آباد این متعین صوبه مذکور شده اقامت داشت ریاستش را جبراج لویه دیوان سیرن متعلق بود و در آن زمان
خود نیابت همان صوبه داشت فوج ملازشم همراه او بود و فوج انگلیشی نیز با آنها اقامت داشت همه این افواج بسبب برسات
در جا بایست خود را رسیده تا انقضای سوسن از جا بایست خود را بنید و پادشاه درین عرصه از او و دیگر تا قریب حواریها را همیشه
در سیر و تردد و برسدیش آنکه معاش لشکریان او مختصر مزارع مزارعان بود و براسه چار یا وحید امانت آنها نیز مزارع را بر
سے بایست کجا اگر بدست مدیده ماند چون در صوبه نقش سلطه او درست بنشست با وجود سلطنت مشن بجای
خاک و مگر سے بود و اندر و کاه و آب و حیوانات و غله و غیره اموالات براسه هر اسیان منقش مطلق میسر میشد و دیگر اعیان
نیکه در او را چه بنیاد سنگ برادر زاده را چه سحر سنگ و دیوان سنگه سبب سلطه کامگار خان و عا در جمع آوردن پیشتر
خود پیش پادشاه می آمدند و کامگار خان چون کینه دیرینه با سحر سنگ و او لا و او قریب سے او داشت ملک خود را از مصلحت
پایمان افواج محفوظ داشت و از غم بنیاد سنگ ملک او را که کوب حوادث میخواست انهم حالت سحر و سحر لشکر را
درین مصلحت بود و در سے بنیاد سنگ از قلعه ننگه سے قلعه کور و که سلطان را در اینجا گذارشته بود و میرفت این خبر به پادشاه
و کامگار خان رسیده فوج سفلیه ملازم سحر کار شایسته قریب به هزار سوار براسه گرفته آوردن پیش متعین گردید
فوج مذکور را یلغار نمود و بر سر بنیاد سنگ رسید و او را گرفته آورد و او چند روز نظر بند بود و عراض و بیغام بود
مرحوم سیر ستاد که بواسطت صاحب اگر خلاصه من شود و پادشاه مرا سوز و مراحم فرموده نگذاشت و من بمحضت خود را از
آورد و کار پادشاه بر باز کامگار خان خواهم نمود و بهم چشمی هد که هر دو همدیگر در کار سحر کار اعلیٰ خواهم آورد و فوج سنگ
برادر من که در جنگاله است افواج میر حفر خان را بدولت خواسته پادشاه گردیده ساخته خود هم حاضر خواهد شد و اگر پادشاه
خاطر کامگار خان کرده بواسطه او خواهد گذاشت چون این صوبه است موجب عار است از اوقات و دو تفرقه است
پادشاه هیچ نخواهد شد و والدین مدارج را پادشاه نهانیده بنیاد سنگ را خلاص کنانید و او آمده ملازمت و اندوخته بواسطت
ایشان شترن باب که در شش پادشاه گردید و همایه رفاقت و جان فشانی گشته فوج خود را طلبد و بمحل خود مایه سحر انعام
و زرد اسباب حرب و غله و غیره را بختلج فرشت کامگار خان بعد یک روز از امر ملازمت با پادشاه نبوده سحر و مذاشت
که اگر بنیاد سنگ این قسم خلاص یافت غلام ترک رفاقت خواهد نمود و پادشاه ناقد است و ازین سخن ترسیده بنیاد سنگ
را چون روز دیگر بجز رخت باز گرفته مقید نمود و اندر فقیر ازین حرکت آزرده خاطر گشته با پادشاه سخنان درشت گفت و از
غدر اندیشه پر خاسته رفیق کامگار خان پیش آورد و والد گفت که کامگار خان را در رخصت پاره غیر از رفاقت شایسته و او غیر
ازین در دولت جاسی ندارد و پادشاه را رعب برمی کامگار خان چنان مستولی بود که سوره سے نکر و والد آزرده گشته چنانچه
در خانه فرشت و کامگار خان بنیاد سنگ را خلاص گردانیده منون احسان خود خواست او بود که گفته فرستاد که احوال
پادشاه از احوال رفاقتی نداشتند آشته باشد من دوسه روز مانده کنار سیریم و بدین قسم کرد و آخر پادشاه بهای و علی خان محلی را فرستاد
والد عذر خواسته با نمود و والد گفت که احوال بودن من در لشکر با وجود سلطه کامگار خان محال است و من امیدوار رخصت پادشاه
و محبوبه بسیار نمودن تا چار رخصت کرده فرمان داد که اگر بضرورت بداسی شوی خوب عاخذ بود و در نزد تو امید
ملک را سحر سازید در تقابل رسانیده باز و در قوت باز آمد و والد قبول نمود و پادشاه چند هزار روپیهر براسه خروج و اعانت
والد بهایر سنانین مردم غنی از کامگار خان فرستاد و والد در فوج محال جاگیرات خود رفته نکار سے که نامور بود و شتال نیز

ذکر جلوس میر محمد قاسم خان در مرشد آباد بر سندان یالت بنگال و غیره صوبجات تقدیر خالق از زمین و سموات

چون میر محمد قاسم خان چنانچه قاصد و قانع نگار شماسه آن کرده در کلکتہ رسید و باتمس الدولہ ہنسے دسترت ملاقات و تبلیغ رسالت نمود و در بین گفتگو با غفلت میر محمد جعفر خان و برہمی معاملات مالی و ملکی و بے انتظامی سسر رشتہ افواج و مصارف لاجرم بیویات و غیرہ باخ وجہ ظاہر ساخت و چند کس را از اراذل ناس مثل چنے لعل و منی لال و انگون سنگہ ہر کارہ و خیریم کہ از غفلت و عدم ایانتش بر سر کار و مدار الہام ممتاز بودہ اند نامبروہ فتنہ خان بشیر خوش شمس الدولہ کہ در بیان فقر و انگلیشیہ بقتل و دانش ممتاز و در نہایت بے و کار داننے بے انباز بود میر محمد قاسم خان را و امور ملک داری لائق و در ہوش و سلیقہ ریاست در بیان اقارب و اتباع میر جعفر خان از ہمہ فائق دید و میر محمد جعفر خان و احوال ایشان را درست شناسختہ مترود بود کہ بر اسے انتظام این ممالک چہ کند آخر دوا فطرشش چنان تقسیم یافت کہ میر قاسم خان را بے نیابت کل مقرر و مختار ساختہ مدار الہام سازد و برہمی میر محمد جعفر خان و صبی مقرر نماید تا میر قاسم خان وجہ مذکور بلا قتل باور سانیہ بزرگ و منیب خود و ہمہ با اصحاب خود اپنے مالی الغیرہ و بود ظاہر کرد و درین خصوص با نہایت استشارہ نمود و اسے اکثرے از سوسلے کونسل کہ ہاشم الدولہ اخلاق داشتہ فغانش نمی دردی نہ برین کار قرار یافتہ اما مشربیت کہ بناچار اسے صاحب خد کونسل و ثانی مرتبہ شمس الدولہ بود و دوسرے کس از کونسلے آباد و کیدل و خواہان ریاست او بودند مثل مشربیت و دیگر کس و مشربیت سرانزدہ این را کما نمی پسندیدند و قیامتہا درین کار برسانیدہ و مذریش و کونسل مذکور می ساختند ہر چند عدم ایانتہ میر محمد جعفر خان بچنان بود کہ اسے شمس الدولہ چون ہاشم الدولہ طرف شدہ و خواہان ریاست خود بود و در جمیع امور انچہ رای شمس الدولہ بران قرار اسے یافت بہمقتضاسے قول مشہور لا محبطے بنفس معاریہ آن اسے را مرجع و مطروح شمرود و گو و تقبیح آن سے نمود و در امر اسلات ولایت خود ہر دو تضعیف امر ای ہمدگر نمودہ و طعن در اعمال و افعال یکدیگر میکرد و ہر یکے را بفسادست و اسوہ عیال طبع و علاج نسبت دادہ و شکایت و سعایت ہمے نوشتہ و این عناد ایشان عالمی را با و فساد و اوجانچہ عنقریب نگاشتہ تسلیم صداقت رقم انشاء اللہ العزیز خواہ شد انقصص چون طرف شمس الدولہ غالب و رایش مناسبت بود عزیمت مذکور ہمہ یافتہ میر قاسم خان باین بشارت بشیر گشت و بنابر این گذاشتہ شد کہ شمس الدولہ خود در مرشد آباد رفتہ این امر را تشبیت و برہمی قاسم خان طوشند و بر شمس باد و معاونت نمود شمس الدولہ مع عداد الدولہ مسرہ شنگ کہ در بنو لا از ابتدا ای سہنہ بکزاراد یکصد دہشتاد و پانچ ہمسے الی ہوتا بد کہ روز شنبہ بیست و سوم ماہ مبارک رمضان سنہ نو و چار ہجری از ماہ نو و دوازم است گور در کلکتہ و مدار الہام اکثر ممالک ہنداست با بر شمس از سر داران و نصف افواج انگلیشیہ بدمیہ تقبلیت امر مرقوم متناقب میر قاسم خان از کلکتہ بر ششاداد و حضرت فرمود و میر قاسم خان بجلی اہل ایمان بہا و نوشتہ کہ افواج لا نگاہداشت و اسراران مردم شہر را بتالیف قلوب باخ و در فریق بنمودہ و باسب بجل سواری انچہ از قدیم و جدید مجاہد میر قاسم خان در ششاداد و عصاب و کتب باسے فقرہ بنمایا علیہ ممالک ہند تیار نمودہ باستقبال تالپاسے خود را رساند خان والا نشان کہ در ہر شہر اسے سلیقہ کار گزار می نگاہ کرد و زگار است زیادہ از انچہ مقصود میر قاسم خان بود و میا کرد و حسب الامر باستقبال شتافت و میر محمد قاسم خان چنانچہ مرکز فاطرش بود و با وجہ و شجاعت و قبل و شوکت و افضل تاشو خود گشتہ بر میر جعفر خان ملاقات نمود

روز دیگر وقت شام شمس الدوله رسیده بمراد باغ نزول فرمود صبح آن شب میر محمد جعفر خان حاکم ملقات داد گردید و نقشه از روز قبل
عبور بنمایید نموده بمراد باغ شانت شمس الدوله بعد معمول داشتن بیستم متعارف در محضر از برکتش و اصلاح بود اعلام نمود میر
محمد جعفر خان سر باز زده ایامی سفر در نهایت مسالمت آغاز نمود شمس الدوله که سن فرستاده میر قاسم خان را طلبید و در اینجا مکرر سخن گرم
و گفتگو ای درشت و نرم در میان آمد هر چند شمس الدوله خواست که میر محمد جعفر خان و ضعیف که قریباً فتنه بود قبول کند در گرفت و قتل
از آن که میر محمد قاسم خان بیاض مذکور رسید میر محمد جعفر خان از قبول تکلیف آن امر اقطع نموده مرضی شدند و برکتی با عی خود داشتند
راه دارالاماره گرفت و در وسط دریا کشتی سوار شد میر محمد قاسم خان بنظرش در آمد اشاره سعادت نمود و غرض آنکه در اینجا رفتن هیچ
این فساد بگرد و خان مرحوم سعادت بحال خود مناسب ندانسته مخفی را تشدید و خود را به تجا بل زد که گویا صد اے مانعت نشنیده
و ایامی که درین خصوص شده اند بهر صورت خود را تا بمراد باغ رسانیده با شمس الدوله ملاقات کرد و با جبار از آن
اول تا آخر حکایت نمود میر قاسم خان گفت که این صورت خوب شد و میر جعفر خان از من بدگان گشته در پی جان من
خواب افتاد شمس الدوله جواب داد که مانا چاریم میر قاسم خان گفت که هرگاه شما چارید رنگه بی چاره محض ام که چمن چون وقت
طعام شان بود گفت الحال خود صاحب نشینید بعد از طعام از گفتگو خواهد شد میر قاسم خان در جاسایه ملحق خوشبختی طلبی را بهم
که سحرآمیز بوده و دشمنه آغاز کرد علی ابراهیم خان گفت که اول با ایشان آنچه گفتن است باید گفت اگر منور شد و نگردد و باطلاع ایشان اینهم
حاکمانان خود را طلبیده و خانه که نمایست تر در دو کشیده بطرف میر بوم باید رفت و بطور باغبان تا جنت و تاراج و دو خور
شروع باید نمود چون اگر تفرغ باشد اتفاق است و کار کار خان بهم مع پادشاه با شاه اتفاق خواهد و وزیر اطلب که این صورت
بهم کار سزایش برید چون اطمینان از میر جعفر خان نماند بود این تدبیر را آخر دعا دانسته در خاطر ذخیره داشت و بی اختیار
بسبب دیر طلبی با فوج از میر جعفر خان بزار و منصرف و با میر قاسم خان چون عهد تنخواه آهنا شده بود و خان بر دارو چاکر بودند
و بگت سیم بهر متاب رانے و برادرش مهابه بر سر پ چند نیز در باطن معین و مددگار خفا حصه میر قاسم خان نهایت حیران و پشیمان
خاطر و ازیر نگه با سه قدرت کامله از دو قادر بخیر بود و تا چه پیش آید چون شمس الدوله از طعام فراغت یافت باز میر قاسم خان
پیش او رفته اضطرار و ناچار س خود و اینکه اگر چنانچه قرار یافته بود عمل ناید لا علاج میفاسد می انجامد ظاهر بود شمس الدوله
بعد از شغل مقالات او از ملحقه نشنست و با اعتماد الدوله در ششنگ بهار و دیگر ارباب شاورت تا دیر مطارعات و مناظرات نمود
بعد گفتگوئی بسیار رایش بران قرار گرفت که فردا با اتفاق میر محمد قاسم خان بهارالاماره باید رفت و فو عیکه مقرر شده این هم شمشیت
باید داد میر محمد قاسم خان بسبب اندیشه که میر محمد جعفر خان بهر رسانیده بود و فو عیکه و ملازمان خود و دیگر کسان را که با او اتفاق داشتند
گفته فرستاد که در خانه او و دور از محوطه اش مستعد و حاضر باشند ملا خود را فرمان داده بود که ملحا مایه همه را بخوانند و حساب
او بمل آمده و در در خانه اش جمعیت و از دو حامی باشد که بود متفرق نشدند بلکه صلاح مذکور تفرغ و تقریر یافته شمس الدوله میر قاسم خان
مرخص نمود و حدود آنکه فردا اول صبح کسبته با جمیع همراهان خود را حاضر شود و سرداران فو عیکه را هم حکم داد که سخته و شب
بایستی فائده فوج و قوی با تیار نموده بر در و دارالاماره جایگاه نامور و معین است حاضر آیند میر قاسم خان چون اراده آمدن
نجامه خود نمود اول در نقاشی از در خانه تا میر میر س که فردو گاه او از کشتی بود از دو حامی و جمعیته نموده بر اے حراست
استاد بعد از آن بر کشتی سوار شده عبور رویا نموده و در ماله سبزه د و تنخواه خود دولت خانه رسیده تمام شب در دعا
و مناجات قاضی الحاجات و زمانه بی شکلی و دلجوئی خیر علایان گذرانیده سخته چند استراحت نمود

ذکر عروج نیر محمد قاسم خان بجای جاہ و بلال و رجوع نمودن کج بخت میر جعفر خان با قول زوال

چون سچ دولت میر محمد قاسم خان و میدان آواز نهادن مرقوم حسب الوعدہ بسان بخت خویش پیدا گشته رشتا ہم را بیان راه
نیازی و استعداد و ساری فرمان واد چون همای گشته حاضر آمدند خود را بکسوت امارت آراسته و لغزت از بخت و قسمت خواست بر نش
ہست و اقبال و سوار و دیگر است و بار گردید و از ان طرف قتل از دور و میر قاسم خان تفسیل الدولہ ہر سے و نہشت گوزر با عداد الدولہ
سیر جنگ بباد و سرداران و دیگر بخت خوب و فوج در میدان جلو خانه دار الازارہ رسیدہ بطریق عبور و مرور در دین در بار مردم خود را
و حکم گردانید و میر قاسم خان ہم جمعیت خود را و گشتہ مقابل تقارن با سپہ سواران و آمد و شد پیغامبران و سفر اشرار و گرد
ہر چند شمس الدولہ با قاسم میر جعفر خان را فغانید کہ اگر خویش شایاناب بودہ کار کلک و سپاہ بروی عقل و دانائے
سراخام و ہوشا قانع الہال بعیش و کار سنے خاطر خواہ خود زندگانی کنید برای شادی ندارد از غفلت شما کار کلک مثل سپاہ
و خطبہ خوانان منحل گشتہ و دوسہ ہندوی مفلوک الکلک کشند و وعدہ با و نجایسے و بر طلب جان بلب و از دوسوے کردگان
جابل قباحت نامہ برخواست خود امر و زیدہ بن در سنے انگلیش کشید درین بین کہ دے محمد جواب و سوال نظرین بود و ہست
کپیہاے تلکد انگلیش نزدیک تر شدیم و قریب ہم تیار و بار الازارہ بود و قاسم میر جعفر خان کہ اندرون دار الازارہ حلیہ
ادبای حراستش مقام داشتند از خوف افواج انگلیش کہ رعب و ہراس اینها حق تعالی بر قلب مقلوب مردم مضروب این ملک
استولی نمودہ بود و ہستہ ہر یک بیات راہ فائدہ خود گرفت و شمس الدولہ جنگ آمدہ گفت ہر گاہ این مجبول مقول را فغان
استر فغانے و حیرت و در اینجا نظام کلک در فغانے و سپاہ باشند محل باید آورد و چند سے از مردان جامعہ او کہ حاضر فوج
تقدیر این قہمانوہ با و ہستہ استان کشند و میر قاسم خان را فرمان داد کہ بر سپہ سالارالت ہر سہ صوبہ با مالک شہ نزار دانی
گشتہ اندرون دار الازارہ و دیکہ از غلغلان میر جعفر خان ماندہ بود و ہستہ اراحم بد کردہ و ہر دوازہ ہاسے کار فغانے
و را ہاسے حرم سہ انگلے ہا را برای حفاظت و حراست معین نمود و خود داخل دار الازارہ گردیدہ و بجای طلوعہ نشست
و میر محمد قاسم خان را بلیدہ فریاد شایانہ کار چوبے کہ در ایران و ایران عام ستادہ بود و ہستہ بقیانید میر محمد قاسم خان روز دوشنبہ دہم
ربیع الاول سنے یکزار و یکصد و ہفتاد و چار ہجری ہاسے حریمت از حد نیابت بالا تر گذارشتہ اصالت ہر سہ صوبہ را الکلک گشت
و ہستہ تفادہ شاد پانہ ہاسے ایلالت و ریاست او فغانے بماند گردیدہ و خواہان کہ اکثر سے در کاب حاضر و بعضے در فغانے
نظر بودید مجرم آوردہ و گذرانیدن ندو بہا و کبدا تقریب جہتند و شادی شمس الدولہ تاسہ چار روز و ستر شنگ عداد الدولہ را مع افواج
انگلیش برای حراست او گذارشتہ نمود و در مرداب رخ رفت و میر جعفر خان را کہ اندرون حرم سہا را زنا و اطفال خود بود و شمس الدولہ پشیمان
فرستاد کہ اگر آمدن در مرشد آباد و مرکز خاطر باشد کہے را ہشتا فرست خواہد بود و ہر حوی و مکانیک خواستہ باشد ہاسے اقامت
خود معین فرمایید و اگر رفتن بہ کلکے بودن و با فغانے نمودہ و ہستہ ہر گاہ کہ بخش کنید معنائے خواہم نمود خاطر مغرول رفتن بہ کلکے قبول
بجو و کشتہ تیار می سفر کرد و خواست بقدر خواہش و حاجت او ہمہا گردید و میر جعفر خان یہ خاطر جمع خواند محل و جا ہر نفسیہ
کہ از خواہد و فغانے قائم ہاناسے قدیم امر مثل شجاع الدولہ و علماء الدولہ سر فرزان خان و سلیم خان و مہابت جنگ و شہادت جنگ
و مصلحت جنگ و سراج الدولہ بود و اندون حرم سہا را سہ چندین روز ہا در تحویل مہی یکم کہ در فغانے میر جعفر خان بنزد دین
مہاسب فغانے پیش بود و سیداشتہ و لو شک فغانے و بار چو ہاسے لبوس خاص کہ آن ہم شمل ہا ہر زانہ و ہستہ چندین امر اسے تقدیر

رسیده اوم پایگی از لرگین خان نداشت بعد مرئوس سپه و برادرزادهایش بخشی بعضی از افواج و هر یک چهار پنج هزار سوار بانودشت
چنانچه فرست علی برادرزاده او بخش و چند سوار در ساله او بود و برکت علی هم علیه القیاس و محمد علی پسر او بخش و رئیس صاحب
اغلیا بنجر سوار وطن سوار بود و کتب افطرس انگلیشی حواله دار و جامه دار و موب دار و کیدان داشتند و باینزده سوار یک
در پی سران داشتند کشیده راه میرفتند چه اگر در جنگ کسی روی خود را برگرداند این صاحب بشیر و پنهان بدون اذن و داخل سرشش
بیشتر بود و در سیر زار شمس الدین که از ایام شباب با سیر قاسم خان یار و در خوشنماد و شیار بود و در غلبه با ربانیت طلب
مردم عظیم آباد و در ساسه لشکر میرن حسب الامر سیر قاسم خان اجتماع میکرد و میبایست و بعضی خدمات مثل لباس خاص و کفایت
حضور پادشاه و معالجه با گیرات مردم صنوبر و غیره برگرفته اقتصاد مایه یافت و فقیر را از سرشکنا و قشقه کمال شفاقت قبل از کنگر بر سراده
ایالت نوشته و مواجبه مقرر کرده آرزو داشت که بنده پیش انگلیشیان از باب کوته غلبه با و دیگر از ان جامه هر که آشنا باشد
سے نموده موب و اوسے غلبه با و بداند و خبر نداشت که یا در سے بخت او را بر بخت سلطنت بنگال سے نشاند

اندوختن میر محمد قاسم خان زربسار بطور مصداق از مردم مرشد آباد و بهم رسانیدن اسباب
تجمل و استعداد و کفایت اندیشی بدیهات نمودن جمیع کار خجالت را انتظام داده از تشویشات کسودن

سیر محمد قاسم خان چون شهید الارکان گشت و خزان را از زرد خالی دید و راه سے زرمو خود که با سپاه خود کمان نظامت و افواج
و احیان انگلیش و عده بود و تغییر کرد و بنا برین اول بندوبست برگرفته سوبه بنگال و غیره که در وقت آتودر آمد و بود نموده منقطع
بود و ان و غیره را در نخواه انگلیش مقرر گردانید و بعضی از اجزای رانیز در عوض سیلنگ کردن انگلیش بود و دست جامه کوره و رهن خود
سوجو دات سپاه را هم علی اهر سیر قاسم خان بهار و دیگر مستحان دیده و نقاب و مینایت و قاتر و تکیه سے بر آور و عدد و ملاز ان بعد تصدیق
انچه اجماعت و متخ شده حساب آهنا نموده مشاهیر آن جامه برشته نقاد تحصیل را و بعضی نخواه شده و برشته سقوق بر زبان آینه اند
و سپاه که از دست میر جعفر خان بجان آمده هاله نداشتند هر چه میر جعفر گشت راسه و شاکر شدند شاید از بگیت سیل
هم چنانچه و عده بود و سیلنگ بطور قرض گرفته از تقاضا سے متوجه ر بائی مامول نموده و براسے آئینه مدخل خود را دیده و محتاج
و بعد رتاسب که از عده اش بر آید مقرر ساخت و اکثر اراضیات بے قائمه که اغلیا بطور مایه و ملاعب لازم سے شار و
و عبیت دانسته و توفیق نمود چنانکه و بشیر خانه و بلبل خانه و بربری خانه و امثال وک را با لمره و در نموده از مازر بائی مذکور و حدود
در هر کار خانه نگهداشت و باقی را در بنیادان موب و ادقیته براسے آهنا شمس کرد و از وکلا سنا مامله دیوان سے زرشش شمرده و رفتند
و چند عمل ریشه لال بهادار اشحال خود و رسیده زرد و افرس از اسناد سرکار عالم گشت حقنه فاند که میر قاسم خان از بد و طغوز لیست
بنامه و ادای میر جعفر خان واجب الرایه فاندان مایه جنگ مرحوم و همیشه با چند سوار از سمرقاند است جنگ با س قاطر را در
زرشش بود و برین جهت آمد و رفت او در جمیع فائو با علمه شاکر پیشه و ملازمان دولت خانه هر یک از انا قارب مایه جنگ آشنا و بر
احمال هر فرد سے از ان جامه کمایشی آگهی داشت چون بیا در سے طالع و مایه جامه انگلیش بر سنا دولت متکین گشت بر سیر کرام
از ان جامه که کمان زرانده و سے داشت بر قسم که دانست حیلر جسمه او را معرض عتاب و خطاب و ر آورد و هر فرد رتایعت و کفایت
او بود و از دستش کشیده گرفت سے بعضی از نسوان منحنیه فواشش که ملازم میرن و میر جعفر خان بوده اند و از دناز فاشا ان
و غیره معلوم شد که انقدر رجوا و فلان نفر و علما و چیز سے از مخافت یا شسته اند هر را یکسبه بلکه سے شسته زاید است و او نموده از

پا یافتہ کرد و کینر آن خانہ عمارت جنگ و شہادت جنگ کہ برای خود در گوشہ جائے ساختہ و کسے افتائے تنہا رہے
سے برآمد با انہماک ستریز کرد و انچہ ممکن بود و نماز آن گفتہ بود و نہ فراموش کرد و دشمنوں شہر مشہور سعدی رشتہ اللہ علیہ السلام چہ انسانی
انہماک جو سے ہمہ گرا آید شہر روز گنجہ گویا گوش دل اسفا نمودہ بود و اسہم سکت سنگ کہ کہنہ مستعدی سرکار عمارت جنگ و شہادت
راجہ جانکی رام و راجہ و لہو رام انار و اقتدار برابر یا نہا بود حصین و حصین روزگار دینہ و ہر و سبایک اندوختہ بود و آبروی خود خرید و نقد
و جنس خانہ خود و راسیا بہر کہہ کہ کماست میر قاسم خان نمود سبیلہ خطیر بود و میر قاسم خان قلیلیہ راجہ مذکور سعادت نمودہ باقی بہر کہہ کہنہ
الانزکست سنگ راضی و شادمان گردیدہ سترش بسیار سیکرہ و در پہلو سے سند خود سے نشانید و از غلام حسین خان کہ دارد و حشر
دیوان خانہ عمارت جنگ و رفیق قدیم او و مالک لکوک بود نیز زور و اسباب ہمہ انشراح نمودہ ہزار و ہنگی دیوان خانہ پیستور
مقرر داشت لخص لککہ باین صورت زور و فرسے انداخت و سپاہ راجہ مستال ساختہ انہماک را کہ لانی کار خود داشت ملازم کرد
و بعضیہ راجہ اب وادہ تنخواہ انہماک ہانید و از انتظام این فرزند ہم اطمینان ہم رسانیدہ و در کفر قلع و قمع زمینداران سفید افتاد

ذکر میر آمدن میر محمد قاسم خان بطرف میر ہوم و جنگیدن کپتان بردوان بازیندا امان آن مرز و ہوم

چون در صوبہ بنگالہ از زمینداران قرب و جوار و اراک مالک مرشد آباد سیر از زمیندار میر ہوم دیگر سے دعوی شجاعت و حمیت و دلالت
جنگ و نام و جنگ نہ داشت و میر قاسم خان گویا در باطن بازیندا امان از قدیم دشمن بود و نے اختیاریہ اکثر ازین فرقہ قبا و طلب
و ناقص و محروم پان و کم فرصت و کوتاہ اندیش اندہ شاہ اندک انقلاب حقوق مراعات حکام و غیر حکام بر طاق انسان گذارستہ
ہر ہر سے کہ کوتاہ اندیش بود رسانند و برین سبب است کہ سلاطین سلف ہرگز بر اینہما استناد نکرد و علامہ خود را اسرار و مروجہ ہر گندہ و ہر ہر ہر ہر
و بہین جہت در عہد پادشاں مغفور مذکور ملک معور و رعایا و مسافران مہتمم و شادمان مزاج و دلالت مزاج و آباد مالک و نظم
و قلائد و شاد بودہ اند و الحال کہ زمینداران سلاطین امان اند و تمام عالم تسادش و حکومت خراب و برہم افتادہ است و اگر زمین
صورت ہا نہ امتحان ہا بر ملک و اویان تر خواہند شد القصر زمیندار میر ہوم کہ بدیع الزمان خان نام و بدیوان جیو اشتہار داشت لککہ
جوانی لککہ و سن کوتاہ بنا بر افراتر بہت عبث و نام نہ نام بند و بہت ملک بہت چلی شتہ خان سیر خود کہ ارشاد و لادش بود
سپردہ تاریخ الہمال سے گندیدہ بعد امتثال او و انقرضائے نام دولت خاندان عمارت جنگ و دل تنگ گردید و لباس دردیشہ پر کرد
و سپرد و گیکر خود اسد زمان خان را کہ از زمین رانی بود میر راج نشانیدہ خود گوشہ نشین و صحبت گزینے با فقر و افتیاد نمود و میر قاسم خان روحا
میر ہوم چہ سے افزودہ سے خواست اسد زمان خان اطاعت نکردہ و ترور زید و سبیش ہا ناان بود کہ چون میر محمد قاسم خان در زمین
نشو و نما یافتہ در سواہن ایام بہتر ترین مردم بود و ماسہ ظالم و غیر حقارت او سے نہ گریستند و ریو لا کہ عرو سے بفرستہ او اسلحہ
امتدارش بمقابلہ بود و قریب سے نہ داشت بہر صورت سیر محمد قاسم خان برای تنبیہ زمیندار مذکور از مرشد آباد برآمد و بدر گام کہ
ان شہر حاصلہ دہ روزہ کردہ داشت مسکرا ساختہ و خواجہ محمدی خان را کہ از عہد میر جعفر خان خدمت بخشی گیر سے داشت مع ہجرا کہ
انکشی و گریگن خان ارسی کہ در و در تلو قبا و ساختہ و نواختہ بود و دیگر مثال زمیندار مذکور پیشتر فرستادہ نہ کران خود تاکید کہ کہہ بود کہ
سی خود و جنگ این زمیندار قبل از وصول لککہ انگیشہ انفصال دہند لیکن چون در لشکر بند وستانی از سرداران سابق کہ نظر کردہ
عمارت جنگ و پروردہ تربیت او بودہ اند کہ سے نامہ مغلکہ ہائے ناگرد کار بغیر عہ آورہ میرن و میر جعفر خان با وجہ استقامت
رسیدہ و شہر الہیہ و معتد علی گشتہ بود و مذکار سے از پیشتر فرستادہ اسد زمان خان پدر خود دیوان بدیع الزمان خان

بنتیاسه کک نشانیده و خود با چار پنج هزار سوار و قریب بستم هزار پیاده در کوه بهایه معب السالک با گرفته طرق مدخل را
بسته قلعان سپرده بجای خود با رام نخست بود که درین اثنا فقیر سب الاشرا میر کرکک سالار فوج انگلیشی قائم مقام کرنل
کلایه سین جنگ و مشرعی صاحب مدارک علی عظیم آباد و نصیب سترایت قبل از درو و مشر گویر تبار المارح بعضی پناهمای زبانی را گشت
بودند و براسه بردن میر محمد قاسم خان بطرف عظیم آباد و بر شد آباد رسید و بیده گام رفت و با میر قاسم خان ملاقات کرده او را
رسالت نمود و بنده در لشکر میر قاسم خان بود که خبر فتح میر یوم رسیده صورتش را کلبه بعضی از کپتانان که متعین بر درون با چند کپنی
ملک به دمنار زاده دیگر رسیده بر سر اسد زمان خان در فقلت بخت فوج او را در پیشان ساختند و چند ضرب توپ و شلک بندون
همایسته از فوج زندان و مجروح و مقتول گشته بقیه السیف و رو بفرار نهادند بعد استماع آواز توپ و شلک نواج قاسم علی خان
هم رسیده و سیاهی لشکر خود نمودند و قدس پند در پل گرختگان رفت بر مسکن لشکر او مسکن ساختند و از رسولین میر حسین و بدو
افواج خود ادراک کرده از جمیع آن مردم فاصله جدا جمعی خان که کس آن لشکر بود از زده و مرگشت اکنون مناسب است
که احوال عظیم آباد و سب آمدن خود بر شد آباد گذاشته اختتام اخبار داده آید

ذکر برآمدن سحر کرکک از اردو جنگ پادشاه و مشیر لاس و دلتنگ شدن سردار مذکور از استعمال
مشوره های مختلفه رام ناراین و راج بلبله و فرستادن فقیر را پیش میر محمد قاسم خان ماجراجیکه
بعد و رود فقیر به حضور میر قاسم خان در عظیم آباد و مدد و نصحت نمودن میر قاسم خان
از راه کوهستان با استقبال و رسیدن به عظیم آباد

سابق مذکور شد که بعد رفتن کرنل کلایه ثابت جنگ مشر بلول زمان پیشه صاحب کلان کلکته بود و بعد از شمس الدوله رسید
و مدارالهام معاملات کونسل کلکته و گورنر باستقلال گردید اول سترایت و بعد از کلبه سین جنگ سحر کرکک
و مشر شستن و بعضی سرداران و دیگر از عظیم آباد بکلکته شتافتند سترایت و خود صاحب فزاد کلکته گشته در منازل عمت باصل
کشاد و شکایت و تمییز او در کار با ولایت خود و شستن آغاز نهاد و شمس الدوله را نیز همین رویه بصورت با سترایت
اختیار افتاد و سبب جنگ خدا س داند که بچ سبب از ریاست فوج مغزول گشته بولایت رفت و سحر کرکک بجای
او رئیس فوج انگلیشی گردید و بعد عزل میر جعفر خان و مسلط شدن میر قاسم خان مع مشر شستن عظیم آباد برگشته آمد چون فقیر را
با سرداران انگلیشی نهایت افلاص مدتی بود و بنده خبر بدو خبر حیکه میر قاسم خان بنا بر غرض خود قبل از خروج به ریاست کل سحر کرکک
برای فقیر مقرر کرده بود و با انگلیشیان به اوقات ظاهر نموده نیز معلوم شان بود که شش گانه دام جاگیر فقیر در پرتو نوگن مقبل
نقلوا از قدیم الایام مقرر است و میر جعفر خان بعد از غلام و رود پادشاه بنابر آمدن والد بنده همراه او ضبط نموده صاحبان مذکور
بنابر فرط افلاص که بانه داشته جاگیر مذکور از میر قاسم خان بنام بنده گذاشت کتابیده مسند و اگر شستن بهر دستخط
او و نشانای و قاتر کمل گردانیده آورند و از دست رام ناراین بر آورده سپرد فقیر نمودند و عامل بنده در اخبار فزاد و ان کلان
علی و چون موسم برسات انقضا یافت سحر کرکک به حبه الطهای نائیه فساد پادشاه و مشیر لاس و کامگار خان از عظیم آباد گردید
در میدان باغ جعفر خان مسکن ساخت و رام ناراین و راج بلبله را بر فاقش خود مامور نمود و بنده بیاس حقوق حرعالت ویشا
درین سفر شکر کردید چون بنابر عسرت سالها اسباب سفر و اسلحه و سوار سیم هیچ مرگشت سحر کرکک مشرعی خیمه

از سر کار خود مقرر ننوده اسپهاس متعدد و یراق و غیره بکینجاغ میاگرداده اند و قهر در لشکر ایشان بخوبی بسر برده و اکثر اوقات بکله
 علی الدوام شریک مشوره و راو و مرجع هر منو دند چون مدتی در میدان مذکور بپرسه شد و هر دو هندوی مذکور یکدیگر معصوم و دیگر
 وقت شام آمده صلاح حکم آن یکدیگر میداد و یکدیگر بر عکس از اناتاس میکرد و هر دو صاحب لشکر و سرکردای معتبر بودند و بکرک بک و غیره
 اصحاب انگلیشی از اختلاف آرای اینها الفتک گردید و با اتفاق صاحبان کوئی خصوص سترجه فقیر را طلبیده گفت که نشاء دست
 در تخته او میر قاسم خان هم بشد و این هر دو هندو الحال مذکور و نائب او را از اناعت و منافقت این دو کس مانده آمده و نمیدانیم گشت
 اگر ایندو یک صلاح همین است که میر قاسم خان در اینجا آید و ملتومات آنها را شنیده هر چه بهتر از ان بکند و ما را جواب و سوال فقط باو باشد
 اگر در این باب باو نوشته شود که نمی کند کار بری و یوم غلبه تر از رسیده پادشاه دوشیراس نیست شازده این مدایح علی ایضا
 ننماید و این طرف بیارند و قبول نموده ما ز مدت پیش بکرک بخطوط میر محمد قاسم خان و خطی متضمن سفارش و حفاظت هندو از
 سدمات ایندو ای بکرک پاک نوشته بجزو فائده از بکرک پاسبی پادشاه جهانگیر بکرک متضمن بکرک بود و براس سوار سینه
 متعین نموده و فقیر بمواسه کشتی مذکور روانه مرشد آباد گردید و در راه ستره کوی را دید که مدار المام و صاحب کالان کوئی
 غلبه آباد گردیده آنجا میر و دو چون عامل در رفتن بودم گشت تراستم نمود و از دور ابلاغ سلاسه باد از خود پیشتر رفته
 التفتیده خود را دیده گام رسانیده بامیر قاسم خان ملاقات و ابلاغ رسالت سرداران فوج انگلیش نمودم شنیده اغراض
 کرد و تمسیر رفتن غلبه آباد را جازم نمود اما بامیر فقیر بعلت وفات و مهربانی پیش آمده و خیمه براس بود و بنده حاضر
 فرمود تا بر پا گرد و هر دو وقت طعام می فرستاد و برافت و عنایت به کلام می شد و چند عدد دهن از قبیل دستار
 و خاصه های جهانگیر بکرک و غیره فرستاد اما کرامت ناراین بواسطه گماشته بگت سیخه دویسانیده که ملازم حسین خان فرستاده
 میجر بکرک بخیر فرشته اند چون نهایت اخلاص انگلیش دارند و پدر و برادر ایشان با پادشاه است فی الحقیقه از طرف هر دو کس
 یعنی باماد انگلیشی و پادشاه هر کارگی منظور دارند بگت سیخه این سخن بواسطه و کلاسه خود میر قاسم خان رسانیده او خود توهم
 محسوس بود از فقر و بگمان گردیده و التفتی که داشت موقوف ساخت و چون بکرک در لشکر نبود بنده بر خود خر سیده
 متغیر شکر که بکنم اگر رخصت طلبم بگمان تر گشته خدا می داند چه اراده نماید و در لشکر ما موجود بے اسباب بدون
 التفات و عنایت او چگونه بسر تو اتم برد تا چار و سه روز بودم که مارتنه سبکی روید ادهان مارتنه را وسیله ساخت
 رخصت خواستم تر شش روزه گفت بخیر و سپید غلبه آباد و بر دیدار کار آن طرف نموده اظهار اراده مرشد آباد کرد و هم بکرک
 رخصت داده براسه خرج چیزه نداد و بنده خود را بصحبت تا بر شد آباد رسانیده و در خانه آشنائی منزل گزید بعد از نزول
 من بر شد آباد تلیل و جمن بواسطه خواجیه اشرف کشمیر که از برادران و بنی اعلام فخر التجار و حاجه و اجد بود و در آن زمان
 مساجبت بامیر محمد قاسم خان گرم داشت براسه فقیر فرستاد بعد چندی خبر رسید که میجر بکرک در غلبه آباد بر سر پادشاه
 رفته پادشاه را رخصت داد و کامکار خان مع پادشاه پس پاشته عقب تر نشست و دوشیراس انبنا بکرک ولایت انگلیشی
 و فرانسیه که نمایین همدگر مستر داند بعزت اسیر گردید و بعد چند روز پادشاه و میجر بکرک با سال سفر از انشای بمباران گردان
 لازمست نمود و هر دو خود آورده و در غلبه آباد و نشانی میر قاسم خان با سماع این خبر مضطر گشته از راه کوهستان
 با مضطرب و ایلتار روانه غلبه آباد شد بنده از راه غلبه آباد نمودم شنیدم که تراب علی خان عموی خود را که نائب
 گذار شده رفته است فرمان داده که خطوط احدی از هندوستانیان مرشد آباد بضمیمه آباد و کلکته نزد دوشیراس

هم از شهر مذکور برودن رخصت نیاید عاجز و حیران گردیم آخر با عانت صاحب کوتهی قاسم با دارا از مرشد آبا و اجداد بزرگوار و بزرگوار رسیدیم اکنون تفصیل این احوال هر زبان نگردد و آید تا قطع صمان اخبار را حیرت و انتفاخ نماید که معاملات مذکور و چگونه شده

ذکر نقیض کبریا کنگ پادشاه زور دین شیر لاس لایحه مصالحت شدن پادشاه رسیدن سیر قاسم خان عظیم آبادی و فرستادن سپاه

سیم کرک بک بنده را طلب میر محمد قاسم خان فرستاده بعد از آن رام ناراجین و راج لجهه راج افواج صوبه و میران همراه خود گرفت و بر سر
 پادشاه که در نواح گیلان بود رو در رفت چون تقارب نمتین روی داد پادشاه خطوط متواتره بواله بند و متعین طلب نگاشته پیش خد
 طلب داشت تا دالصح نویکه فریم آورده بود و ملحق شود و مقابل قبول آمدن ایشان اتفاق افتاد و شیر لاس بکرت و ملاوت پامی پیشگی آشته با یک
 مرد و سیم کرک پیش بودند و قتل قلیل سالیکه داشت افواج انگلیش بمبار نمود و فوجهای دیگر بر سر پادشاه و کامکار خان کشته نزل و در آنج
 نماخت و کامکار خان محال پایدار سه غایب فرار اختیار نمود پادشاه هم متابعت او کرده و در میدان گردانید همراهان سوشیر لاس
 را بشا بدیده این احوال و بنابر قتل سامان و محنت سالها دل از دست رفته همراه کامکار خان و پادشاه منظور افتاد و سوشیر لاس
 چون تنها ماند بریکه از توپاسه خود مشمل اسپ سوار گشته ترصد قتل استاد و مار فرار اختیار نکرد و سیم کرک بک کشتن
 برین حال و قوت یافته با سعد و سه از سیر واران براسپ خود سوار بدون تنگ و بمق امد از پیش رفتند چون
 منظور سوشیر لاس افتاد از اسب پیافرو داده کلاه هاسه خود برسم سلام از سر برداشتند و از نیزه ان قسم بمل آورده
 با هر دو گفتگو نمودند و سیم کرک بک سوشیر لاس را در ثبات عزم و فرط شجاعت و غیرت ستوده گفت آنچه حق سے بود از شما
 قبول و رسید و محامد شاد و وفات سیر و اخبار ثبت گردید و محال موافق منابطه کرچ از کرک بشاید و زود آمده ترک مناعت
 نماید گفت سن کرچ اگر کز اویم کشته و بهین صورت اگر خواهد چه منافع با طاعت در می سازم و الا بذلت کرچ کشارن را
 نگاشته جان خود درین میدان می بازم تا او را انگلیشیه شجاعت هاسه سابقه و لافه او را دیده و بصورتیکه او را منظور بود در آن
 شدند و با هر دو مصافحه بیکدیست چنانچه معمول آنانست بمل آورده بساط خصوصیت در نور دیدند و پاکه خود طلبید
 سوشیر لاس را دران نشانیده همراه آوردند و از فرط حما و غیرت پرده هاسه پاکه را فرو پست تا آشنایان را نه بیند
 باستماع این خبر یعنی از آشنایانش مثل میر عبداللہ و مصطفی علی خان براسه دیدن آمدند و سیم کرک بک مدد خواست
 که چند روز دیگر از ستوان وید که از انفال را سینه ملاقات امبا نیست احمد خان قریشی که مراد و گوئی و دجا شایسته
 و بنابر غرض آمد سواران انگلیشی هر وقت منابطه زبان و اقربان خود استفسار مکان او بجهین نموده گفت بجه لاس کجاست
 سیم کرک و دیگر سواران انگلیشی به نهایت بر آشفته و تنگی جواب دادند که پوچ گوئی در میان ما مردم منابطه
 نیست و شجاعتان و جوان مردان را بر شستی یا نمودن عیب است بزرگ او مرد میدان رزم داشت تا سه دوستان بزم
 است این قسم هر زه در آنی پسند طبع شامردم و منابطه بیو و دوار شا خواهد بود که مردان را هر چند حریت و دشمن باشند
 بر شستی نام برند احمد خان نخل گردید و زبان بکام خود کوشیده خاموشی گزید بجز در دست ساخته شست و منتقل بر فاست
 رفت و از انگلیشیان کسی بحال او با آنکه سردار سمرقند بود و با احترام او بر میخوردند در وقت ازان حرکت ناشایسته و ش
 اتفاق نکرده و ملحق این صفت بیکه جمیع منوایط ایشان در حرب و قتال و ساله با دشمن هم در نفع و غلبه و هم در شکست و مغلوب
 نهایت غمخ و لبایار و دوست و موافق است با ادب عقلای سلف و تقصیر بعد ازین جنگ را از شتاب رسد و از زو

پادشاه فرستاده پیغام صلح و ملاقات دادند و بر بهترین ائین مشغول بود پادشاه که شعور و تعلیم کامکار خان را شنیده نگشته را و مذکور
 را بے نیل مقصود برگردانید و عرض کرد که حضرت خود بخود این مصالح را بازخواستند خواست اما در آن وقت باین خوبه پسر
 سخاوتمند چه اکنون آنها میخواستند و هرگاه با یوسر گشته ازین اراده باز آید و شما خواهش کنید ظاهر است که بچه صورت خواهد بود
 لیکن سوخته نکود و شتاب را بے گشته اند چون والد مرحوم رسید برین اجزا لکھی یافت پادشاه را ملامت مناسب نمود اما
 کار از دست رفته بود و کامکار خان باین قسم امر را بر جنگ داشت و میگفت که با مردم جمع کرده باید جنگید و میر حسین خان بچ
 اسد الله خان که ذکر او در احوال محمد علی خان گذشت نیز با کامکار خان هم داستان بود و والد پادشاه را فائز اند که کامکار خان فائز
 است جنگیدن و در گفتن شیوه دوست اما این قسم گریز یا پناه و فرار سلطنت را نهایت تنگاست و عار مناسب بهین که الحال
 هم شتاب را بے را علی بنده بناسه صلح نموده اند آید درین ضمن حروب ابدای با افواج مره که بر اعیان سلطنت هند وستان آید
 شاه جهان نام پادشاه دست نشان اماد الملک را بر داشته و قلع و معمل بنده است خود نموده و خود است که بسباس را بے را بر تخت
 سلطنت هندوستان جلوس فرماید با اتفاق شجاع الدوله و نجیب الدوله و بهیل و حافظ رحمت و احمد نیکش بعد اقامت
 و باه کامل انجام یافت و مره گو یا با سر و تمام گردیده و متاسل شد و ابدای مظفر و منصور و بقندار و هرات برگشت و انشا الله
 قاعه ذکر این سوار در ضمن احوال شاه جهان آباد و آن طرف خواهد آمد اما بے شجاع الدوله و نجیب الدوله و جمیع افغانه را
 سفارش شاه عالم نموده با طاعت او و پادشاه کردش تاکید نمود زیرا که همیشه شاه عالم در عتد او و شاه عالم میر الدوله
 را بعد گشته شدن پدر خود بسلامت پیش ابدای فرستاده بهین استمداد نموده بود و میر الدوله همراش آمده در اینجا با امر اے
 مذکور بخت و پز نمود و جان بخت پسر شاه عالم را نجیب الدوله حسب الامر ابدای بنیامت پادشاه در قلع شاه جهان آباد نشاند
 شجاع الدوله را با آوردن پادشاه از طرف بنگال تاکید نموده بود و نابراین عرائش شجاع الدوله بطلب پادشاه رسید و پادشاه هم از گریز
 متواتر کامکار خان بنگال آمده و صلح با انگلیشه رفتن و شجاع الدوله تقسیم داد و التماس والد را قبول نمود و او را و شتاب را
 راضی بے دستخا خاص نوشته طلب داشت شتاب مای بعد استیذان از سیر کریم و غیره رؤساء انگلیشه پیش پادشاه
 رفت و جواب و سوال منتهی کرده بناسه ملازمت سیر کریم بنگال پادشاه گذارشته اند کامکار خان احوال بدین منوال دیده چون
 مصالح و ملاقات با انگلیشه مخالفت اے و خواهش او بود مع لشکر خود ویر خاسته بک خود رفت و پادشاه اندک بسافت
 کوچ کرده بطرف لشکر انگلیشه آمد و در آنجا مسکرهاخت روز دیگر که بر اے ملازمت سیر کریم و دیگر سرداران انگلیشه قریب
 گشته پادشاه اراده رفتن بیشتر نمود و میر حسین خان نیز بنگال مقید شدن پادشاه یقین کرده از لشکر بدر رفت و مردم او درین
 لشکر مای میگردید که پادشاه را نصیر الدوله سید هدایت خان با در اسد جنگ با سیر کریمان سید هدایت کریمان و آبرو
 خود عزیز است ازین لشکر بر آید اکثر احقان بصلای او ترک رفاقت پادشاه نموده همرا بے او گریزند در شاس راه
 بنیاد سنگه لبر کرده او دیگران سنگه از قلع نگار بے بر آمده همرا بیان میر حسین خان را عارت نمودند و او بهر صورت بدر رفت
 مردم دیگر احوال بدین منوال دیده باز لشکر برگشته و فرج و سوار اے پادشاه تیار بود که قریب نصف النهار سیر کریم در مقام
 بیجا بے کسفت کرده و بے گیا و لشکر گاه پادشاه بود آمده ملازمت پادشاه نمود بعد از آن پادشاه حسب الاستدعا بے
 او سوار گشته بطرف گیا که لشکر میر کریم بود و حضرت فرمود و سیر کریم که کلاه از سر برگرفته و در غل گذارشته در کلاه
 پادشاه پیاده بار آورد رفت بعد از آن بوجوب حکم شاه بے بر اسب خود سوار گشته تنها پیش پیش نیل بفاصله یک تیر انداز

را و میرفت و والد مرحوم پشت سپر پادشاه با جمیع افواج قبیل خود سوار بقاصد نهایت کم می آمد تا برب دریاچه بنی که فاسلم
 یک و نیم کرده از گیا در رسید و لشکر گاه پادشاه در آنجا قرار یافته بهیر و بهیر فرود آمد و پادشاه و والد مرحوم مرید و مردم
 سوار می حسب الشد عای بجز کر تک در میان گیا رفته نزل نمود و ندو ناسب پیشکش کرد و والد مرحوم من فوج لبه و سرداران لشکر
 این هر دو بند آورده و لازمت پادشاه کشانید و نهایتش نمودند و ندو ناسب پیشکش کرد و والد مرحوم من فوج برادر باغ مذکور سوار
 استاد نام چون پادشاه از آنجا برآمد و والد آمدن رفته با سحر کر تک و سرداران دیگر ملاقات نمود و از آنرا رسم خواص بعمل
 آوردند بعد بجا آمدن مسومات و الدیم از باغ برآمد همراه پادشاه و لشکر گاه خود معادوت نمود و قریب بیست شب مع مردم همراه
 بنیام خود رسید و سوار و دیگر پادشاه از آنجا کوچ کرده گیا را تخیم سرادات خود گردانید بعد چند روز از مکان مذکور با تفتان
 کوچیده پادشاه مع افواج انگلیشه و غیره بظلم آباد رسید لشکر پادشاه به تالاب میخی بود مقرر گردید و فوج انگلیشه بجا آمدن خود
 در باقی پور داخل و رام نارین مع فوج درواز نزل خود درج لبه بدست و طرف باغ جعفر خان منزل گزید میر قاسم خان امین
 اخبار شنیده از راه کوستان بر پیوم و کرک پور را بیچاره نموده خود را بظلم آباد رسانید و بطرف شرق شهر عظیم آباد در باغ
 جعفر خان با فوج خود فرود آمد رام نارین و لاج لبه استقبال نموده و ملاقاتش تقریباً چند روز از این بدستور در قلعه
 می بود و در آن لبه مع فوج همراهی خود که نوکران سیرن بودند ضمیمه لشکر میر قاسم خان گردید و میر کر تک و سرداران انگلیشه
 واسطه ملازمت میر قاسم خان با پادشاه گردیده جواب و سوال امین امر پیش آوردند میر قاسم خان از خوف دنیا یا اگر شست
 استکبار را می پنداشت و فتنه پادشاه نکشت و بناس ملازمت در کوچه اصحاب انگلیشه گذارشته شد و بعد از میر قاسم خان
 سلطان بنود اندیشه داشت که پیش خواجه آمد زیرا که میر کر تک سالار فوج انگلیشه طرفدار ستر است و از شمس الدوله و دختر
 سحرش بود و القصد آنرا قاتل خود را بفرست و آئینه آراسته و بر نیز طعام خوردن خود دست تکلف کند و تحت علبه سر
 شایه یافتند و در آنجا میر قاسم خان آمدن والد مرحوم و جمیع خواص پادشاه را می نشاند پادشاه حسب الالتاس میر کر تک
 جریده بگوئی در آمد و انگلیشه بهیچ مانع نشد از روانه کوکشی خود ببار و در رسم استقبال اجل آورده و پادشاه با تخت روان
 آمد و پادشاه در کوکشی نزل نمود و بند معوده کوکشی رشت و از آنجا به استاد بودند تا میر کر تک با شمشیر گشت و آواز
 بجا آورد و شست و دگران بجا می دیگر رفته می نشاند و باز آمد و کر خدمت می بستند بعد از آن میر قاسم خان آمد و بدلیل
 مجبور و ملازمت کرد و یکبار و یک اشرفه نذر گذارنده تحت و گیم هم از لبه سات خاصه و جواهر و غیره پیشکش نمود و از حضور
 خلعت شش پارچه و الدمر و اید و سرخ و میز و مع پر گل عطار عایاقت پیش از آن در بهان مکان مجبور و دیگر که اختصاص
 بیشتر کرد و ما بکمان کوکشی داشت بسته اکثر جواب و سوال سعادات بنگاله و او دست خزانه و صوبجات و خیر و انفعالی
 داد و بیست و چهار تک روپی الگذا رسه هر سه صوبه تقریر یافت بعد از آن مجبور آمد و رخصت شد و لشکر خود که در باغ
 جعفر خان بود رفته و پادشاه تجو بر سرداران انگلیش داخل قلعه عظیم آباد گردیده در عمارات قلعه بنشیند که منسوب پادشاهان لیکن
 شان مشهور است منزل گزید چون میر قاسم خان آمدن والد مرحوم و اندک هم از فوج شایه و قلعه را می نشاند و انگلیش
 استر شایه او نموده از پادشاه استاد معونه که سید هدایت علی خان بها در داخل قلعه نگر دو نایبین والد مرحوم را پادشاه
 گفته فرستاد که در لشکر بوده بهیچیت لشکر و اطمینان خاطر رفقا کوشد تا تفرقه در مردم نابرا اندیشه با هم نرسد و والد
 حسب الامر در لشکر و شایه شسته حسب الحکم در اجتماع عساکر و گله داشت فوج می پرداخت و رام نارین بر نیابت

اما صاحب قاسم با ساز ملاقات نمود و دستک داد و هر کاره کنش گزینش روانه غلیم آباد گردید و فاعلم در کتب الخیر منزل مقصود رسید و آباد
 ملاقات کرد و در عیادت خود و شادمانی شصت اما از دین میر قاسم خان و ملازمتش اندیشا داشت و عجب نفقات در آن روزها بشمار
 داشت و در قلعه پادشاه ویرا در بند و باو همراه و مریدم و رام نامزد آنروزه از سن اما در ظاهر آشتی نمود و حقوق عود طاعت ساقش مرا
 برگردان و میر قاسم خان با رام نامزد این دشمن و از بدوین پادشاه در قلعه با سلطان بنعلین و انگلیشیان با هم روزها رحمت سحر کو بر صاحب اختیار
 کوطنی غلیم آباد با شمس الدوله شفیق و طرنت میر قاسم خان داشت و هیچ کرک که شریع با ستر است یکدل و ملازم شمس الدوله که حمایت
 رام نامزد این محبت می گماشت رام نامزدین با اعتماد و مایست سحر کرک و دشمن است و غیره مغرور بود و با ستر کو بر ماسات و ملازمی خود
 و با شریع و سحر کرک دوست مخلص بود این ممل زیاد و تر موصوب ناخوشی میر قاسم خان سحر کو بر از رام نامزدین می گزید
 و بدین سبب بود آنچه دید و احوال چند آنکه میر قاسم خان بسبب آشتی ننیده با اصحاب انگلیشی و رقابت بارزنده با پادشاه و ملاقات
 ساجده که بنده را با رام نامزد این بود و بیگان از غیبت نامور رام نامزدین، مرید هر سبب نام نوکر می میر قاسم خان و بنابر آنکه ساجده
 براسه والد خود خوان این نیابت صوبه غلیم آباد از میر قاسم خان و انگلیشیان خواهم و دینیز را بدو استمید استند و درین عرصه
 میر قاسم خان شتاق ملاقات فقیر برای غرض خود گردیده که در طلبید و فقیر بنده ریاست گفته فقیر است اما آنکه مجبور شد فقیر
 ملاقات کرده مرا همراه خود در دولت برو و مشرور و بدو و نوکرانش خود و غیب به فتن کلکته کرد و فرمود که ستر است حیات
 رام نامزدین می نماید و شما او آشتا آید و در بخار نشسته تا ناید تا ستر است اما شفیق و از رام نامزدین خوف گشته حکم کونسل بفرستد
 که من او را بقا بوسه خود در آورده و سلسله که باید بر سرانم بنده بر آمدن در از غلیم آباد و چونیکه مذکور شد و بجهت حیات دیگر نیست
 سید است لیکن از کون دوسه نغم میر قاسم خان در آمدن در کار براسه او متذکر است و خود چنان برین گفت که کار براسه شما هر چه
 از دست من بر آید منافع نیست اما از مزاج شما که اخراجات بسبب اکثر هم میرساند فاعلم چنانچه در به کام کدام تفسیر از فقیر و ملاقات
 داده بود که صاحب کیا را زنده میل کلی نمود و آشتا شمس محض است و در اندکوار مردم خصوص گماشته بگفت سید ملا برافت
 گفته در اندازان در خانه انضیا و خیل گشته همین شب و در اندکوار لایای قنم را بدیکه و ون تحقیق با رفقا است خود و بیگان گران
 خاطر نشود و نه من آنکه حمد و بیان در میان آورده و فقیر و ملکن و عازم کلکته گردانید و در روز در بر براسه خیر راه دستا دهنده
 از دوستان هندی و انگلیشی شخص گشته عازم مرشد آباد گردید و در روز چهارم بر شد و او رسید در خانه یکی اقرار منزل از به
 چون تائب ملاقات عمومی خود را بسبب فرستادن به کلکته و حیا کرده دادن کشتی باو غیره اسباب و ایستاد علام نمود و در و ندهای
 هر امر است که با نوشته فرستاد مرا تمام داده و حاضر ساخت و فقیر بعد از دوسه روز روانه کلکته گردید و منزل مقصود رسید و با ستر است
 و هار جگر می و کیتان کس ملاقات نمود و محبت اخلاصا کرد و داشت و اخبار غلیم آباد از زبان اینها مفصل می شنید
 نوکر رفتن پادشاه از غلیم آباد و بار او را و در و و لکانو آمدن شجاع الدوله که با ستر استقبال پادشاه
 تا سرحد صوبه خود بر لب دریا چکر نام سه

دین عرض کرد که پادشاه درین نواح گرم که جنگ و تاز و دوامتظار سیرالدوله که پیش از احمد شاه ابدالی بیسفارت رفت بود و احمد شاه ابدالی بهم درین آمان حسب المطلب نجیب الدوله را در سرنگش و جمیع افاضه و تحلیف الدوله بار و از استیضاح قوم مرشد و رؤسا نیز که از آنجمله سلطنت هندوستان و هندو اشق شایجان نام شاهزاده که ملکه حماد الملک پادشاه عالم نامگی پادشاه کشته او را بر تخت نشاندید بودند نواد تا مصدر دار افتخار بود و میند وستان آرد و در مدت نه ماه جنگ مرشد را با صلح رسانید و بقصد بارگزار الملک او بود

افتبار کارهای خفا بدست من آمد و در آن وقت اگر چه میر قاسم خان با ما سرش می داشت باشد ما را هم منع از آن فرموده بودند و ما فی انحصار میر قاسم
و مجلس انشای میر قاسم خان نگاشتگی داد و ما چون طریقت شمس لود که غالب بود ملتصات میر قاسم خان و کوشش پنهانی یافتی که عتبار می نماید
او در باب انفسال حالات ابرام مزین و غیره مخالفان نیز حاکم مرکز خفا طرش باشد و اصل در قدرت و تقویت و ما را مطلع گردید و از آنکه در آن
بر آمدن خود از سرسلار است و غیره و منقش شده و ما مرشد آباد اگر نیست بعد وصول چند روز مرشد آباد بنا بر جیت توقف کرده قاسم عظیم آباد گردید
مستقیم خود میر قاسم خان نام از این و غیره مخالفان خود را با ملکیان خاطر و تسلط یافتن بر صوبه
عظیم آباد و آمدن و ختن زرها می وافر

میر محمد قاسم خان که در حیدرآباد و کافز فی مهارت لایق داشت و سلا کاروان بهر ساندیده بصاحب است آنها تو حبه می گذاشت
بعد رسیدن حکم خاطر خواه از کوشش رام ناراین را در پاسه محاسب آورده کاغذ داخل و محتاج صوبه را در خواست و در یک
انجام ما گیر داران حضور و اخراجات نوشته بود رسید ز راه مذکور بهر آنها طلب داشت و در یک در تخواه سپاه نوشته بود و علاوه خود را
بلا خطه صوبه دات و قیصر آنها سکم خود به اجتناب متعدد بیان لازم رام ناراین فرمان را و چون کارهای رام ناراین هم فنی بر قاطع
و حیانت بود و اطلاع عظیم از روی داد و پس ادا استشاره با احد قای خود گستر و سرسلار است و دیگر یک راما است کرده بر است و خود
که بر آنها نموده بودند است کشید پیش از آنکه است او که صاحب جرات بوده از تشییع و تحریف بجایاحت می نمود و کم جراتان
و لالت به ندان و اطاعت میکرد و چون او جرات ذاتی نداشت و تقدیر مقتضای انتقامات اعمالیک با عجز و مسلمانان و غیره ایشان گردید
گشت چاره غیر از امتثال فرمان میر محمد قاسم خان ندید و میر قاسم از موده متعدد بیان خود دل سرور اسکند و غیره را اگر بناید تا سرشته
میاسب که گرد و چون میر قاسم خان بر او دست یافت ملازمان متعدد خود شل بکست علی و غیره را و بر ما گشته نظر بر ساخت و حیانت باغ
خاطر تخواه سپاه و ما گیر داران وصول در صوبه آورده و نقد جنس غایب از اعتبار خود چون او دولت خود را مستغرق ساخته بود و هفت
لک بوسی نقد و جنس هم نزدیک باین قد قیمت از خانه او بدست خفایک شایه او و زبانش نزد دشمنان خود نموده بودند بدست آنها و بیک
سایه که صاحبان عمده داشت و در اعمال او بود و کتایش فرامی قاناش نیز بخلت تحت داشت داری زبانش گرفتار آمده خانان
آنها بر او در رفت و زور می آنها خاتمه بمحصول جیت و در این بر سر کاره که برابر رام ناراین و در شریک حال بود و مع محمد خان کو تو اکل و هم
از کو یک ابدان ملایم و زور و مال پانی عالی بر سر داشت اسیر شکره انواع و غرضات گردیده زبانی اندوخته چندین سال از آنها
هم که مبتلای خطی بود و بجای میر قاسم خان رسید مصطفی قلینان بر او محمد ابریح خان غفران که ما نیز بنا بر خفاست طبعی که داشت
شریک گرفتار است به جاده مذکور گردیده اسیر داده گیر رحمت خداوند ملیم قدر رفت میر عبدالحی خان خاوری فقیر که در آن اوقات
از بنارس باضطرار بر پیشانی خود را بطنیم آباد و بنایند به اعتنا و خفاست و اکتفا بر رام ناراین توبه با او پیدا کرده بود و در عتاب میر
قاسم خان گردیده و ما و خبر روز از عظیم آباد و عود به بنارس گردیده و هر یک از افراد و رفقای او که بکفله و کاسه موسوم بوده اند
شهر می سپید گردیده و بلا بهر اخذ داشتند و در فرار داشته ادا مالی و ادائی فرقه مذکور مانده خزان میر قاسم خان گردیده و خان مذکور
بعد تسلط بر رام ناراین و مقهوری او مع رفقا سملین خاطر و شید الارکان کمال باه و جمال و عظمت و شان داخل و غلبه خطی با
گشت و در لید هر عقید بجا میگرد فرستاد و رام ناراین را با بایسته اتباعش نزد خود مع مای را بان اسید مای و غیره محبوبان
مرشد با عقیده نگه داشت و محصلان شدید بر او شتاب مای گذاشته کاوشها با او بنا بر مشارکتش با هم ناراین از حد و برد

اور چون مرد باستقلال بود یا سعد و سے از رفتا مستعدانیا جان بآورد در زمانه خوشست و چندمان مدت در سلطنت میر تقی قاسم
 خان ہم نیز دوا چند روز در نهایت سعوت گذرانید و میر قاسم خان اسناد قلعه دار سے رہتاس و دیوالی معیہ عظیم آبار و اموات
 جاگیر مسام الدولہ نام خود از پادشاہ گرفتہ در قبضہ تصرف خود آورد و اجلت محاسبہ بہن کار با او کاوش سے نمود لیکن چون دولت
 حقوق قدرت و رفائے کہ در جنگ نام حسین خان نمودہ برگردن سرداران انگلیشیہ ثابت بود و پاس خاطر مستعجلہ و غلبہ
 داشتند بہر صورت از دست میر قاسم خان استحصال و نمودہ بناسے انفصال جواب و سوال اور حضور گوہر و نوکریں ملکست
 گذارشتند میر قاسم خان باستاد و دانش الدولہ کوہر تر نیز داشتہ گشت و شتاب را سے بیجا بخت پیچ کر نکات و خیرہ بکشت رفت
 و چون فی الحقیقتہ تقصیر سے براوقات نبود و خوبیا سے بسیار داشت شمس الدولہ صاحب کونسل حکم بہرین رفتن ادا نمود
 ممالک محروسہ میر قاسم خان نمودند و او ہر او ہر سوار سن و ستر حسین کہ صاحب کلان و خرد کو بھی عظیم آباد شدہ سعد و سے سرکوب
 سے آمد عظیم آباد آمد از عظیم آباد ستر حسین یک پلٹن لشکر ہمراہ گرفتہ و شتاب را سی راز را چہ پیر و ستر سارن ہمراہ خود و برگرد
 و از دیاسے سرحد کہ دویم دگرما کش ہم سے گویند و ما بین سعد و عظیم آباد و او دور واقع است گذارنیدہ و کجور و ملک شجاع الدولہ
 صفہ جنگ رسانیدہ و برگشت و میر محمد قاسم خان زرا سے رافزار تحصیل سوکجات و شبے اموال مردم فرستاد و در وقت خود و جمع نمود
 و میر ہمدی خان را کہ بابر قریبی برادر او بود و بنو جدا سے سرکار تربت باور ساخت و را انجا قسارام برادر دواہ را چہ پیر ہم نام
 عامل بود از رجال و جہرائی کہ داشت بجنگ او بر فاست و میر ہمدی خان براؤلفہ یافتہ سارا ام در میدان کشتہ افتاد و پیشہ
 میر قاسم خان در تیار سے تو چکانہ و بندوبست چھاتی فرنگ و دیگر آلات حرب سلسلہ پرورہ گرین خان را در امانیام اپنے کار سپہ سالار
 خانہ خود ساخت بلکہ خود را بہت او فروختہ بر غیر او اعتماد داشت و سر داران و دیگر ہم از مر دسپاہ ہند سے ہمراہ سانیہ بہر کجایا
 و مرتبہ رسانیدہ از آن جہلا شرف واسلے از ہمہ محمد تقی خان تبریز سے کوڑ کلائے بو کوہ اورا فرجیدہ میر ہمدی نمود و ہم آراستن
 فوج و نگہداشتن مردم کار آمدن دواہ بود و آن مرحوم زیادہ از نقد و دراز انچہ نامور بود بیل جہدہ و نمود و مراد ان فرجام
 آورد و متوجہ تربت رفتا سے خود بود و در مدت سیر میرامیان خود را ہم بیدل وجود ہم پیش و و مرادست فوج بیا راست آمد سے
 از رفتا سے او این کار را بنجوبے او سر انجام توانست داد فی الحقیقتہ لیاقت! چہید سے اورا داشت نہ کر گین خان رست فروشن
 اگر محمد تقی خان بجاسے گر گین خان سے بود جنگ نام جنگ ناموس مرد سے را نگہداشتہ چنانچہ باید ہم مجاہد را انجامت را
 با وجود قلت مقدر و وفات سید محمد خان نائب صوبہ مرشد آباد جنگا لہ و خود سے و دم فرمان برداری شیخ بہت است و عالم
 خان و جعفر خان و غیرہ جامعہ داران متعینہ در جنگ انگلیشیان کارنامہ بہر مشورہ روز گاہ بیا دگار گذارشت و را اسلحہ استحکام مسائل قتل
 گر گین خان گویا مراد انتن بنیاد دولت بود و اما میر قاسم خان نصیب سے نصیب لیکن تقدیرات الہی اورا کوہر دگر گارنیدہ چنانچہ بنو تعلق
 آتہ انگشتان خواہد یافت التعمہ میر قاسم خان را راستن اسباب تحمل و افزائش آلات و ادوات حرب و دیگر اسلحہ ار سے کشیدہ
 زندیدار ان مقتدر صوبہ عظیم آباد اور حضور خود طلب داشت کامگار خان بخت و رفاقت پادشاہ و ذوالع و عادی بر خود سر باز زد
 خود را کجور ہم را مگر لکھ و غیرہ کشید و بنیاد سنگ و فوج سنگہ اجتماع عدم مرافقت پادشاہ و حاضر باشتہ خود در حضور اہلخان
 سلطت حاضر آمدہ بقتدر رشید و پہلوان سنگہ و غیرہ زندیدار ان سرکار شاہ آباد کہ بعبہ چپور بیا شدہ و بودہ اند با تمام موافقت با
 ماہارین و اندیشہ ادا نش اعمال رشت خود و مرور زیدہ و القیا و نمودند میر قاسم خان کہ امتیصال مستعدان قدم خصوص من زندیدار ان
 مستعد و باطن معصم داشت بدعا علی قلع و قمع انما جانم گشتہ اول برادر زادہ خود را بوسلے خان و بعد از ان مسائل خان بسیر حسین خان

کردن ملک و مایه پاک بود و ما که ملک کا نگار خان گردانیده خود امان داد حضرت بطاعت سرور و چنگه ای سرکار شاه آبا و سمن نمودن بنیمن بنده
از کنگه برشته بنظم آباد رسید و بر سلطنت او اکثر ولیم غلظت که با فخر نهایت آشتا و میر قاسم خان را نیز از حلیه خلعتان بود و ملازمتش
حاصل کرد و بلا هر اتفاقا نمود و امان باطن بر سبب اندک و کنگه کنبه آن طرفت کرد و لول و منتر میزد و ازین طرف که اگر دیندار مدبر
خاصست چون باطنش با کتر کس صاف بود و مدبر بهای بنده بهر چند پذیرفت اما امیدام که عیار خاطرش چنانچه باید برین نشد
پدرین آغا و الد مرحوم بنسبورت آنکه میر قاسم خان عالم و مرحوم قریب عالم گیره درین دیار وارد و آشوب زمانه را دیده و بیان قلیله
که هم ملک و از قدیم با گیریم بود و قناعت نموده مرگ او قاتل با بر دقتی منتهی و قاصد ملاقات عالم مذکور گردیده و بر سلطنت میر قاسم خان
که درین آشتا بود و پنجم فرستاد و میر قاسم خان بسبب سفر من و مرتبه سابق خود که نایب کتر داشت راضی ب ملاقات نبود و بشو طایفه که مرده
است تمام خود شو بود و قبول نموده و الد بنظم آباد رسید و بر نخوت و خفا شماسه او از آمدن خود پیشانی کشید بنده و در خدمت والد
ش تافته کلید کرد که تقاضای ملازم و معروض داشته باشد استقامت میر قاسم خان نمود و طوفا کرد که با کجایم ضرورت قبول فرمود
عذر ملاقات که اندک اوبه براسه میر قاسم خان اختیار فرمود و میر قاسم خان نظریه خدمت نشان و پذیرگی او نموده از خفا شماسه خود
منفصل گردید و از سر بر ناسته پیاسه استعمار پیشتر آمد و سانه نموده بر سر مدبر را بر آخوند نشاند و در آتش خروصه تقدیم ساندیده
خوشنود ساخت و عزت و احترام بسیار کرده و شاد کام و شگفتی المرام بر حال با گیریم عرض فرمود و تا بر رعایت خاطرش نموده
راست می داشت روزی بنده بختان میر محمد امان نشسته بود که چو میر قاسم خان طلب فقیر آمده همراه برادر ملوت بود و بعد ملاقات
و محاکات فرمود که از شام چینی می طلبیم گفتیم چه خواهد بود که ازین طلبیده شود آنچه در بندار باشد اگر در سر طلبید است گفت با گیریم
با یا بد و او که بر شعل تقبله است و کلمه و تکیه بر محاکات آجا حاکم گین خان شد و بسبب نهایت افعال حال مذکور با کلمه پیشتر
حالی شام از اعلا اناش را و از شکایت مالی شاملی التائب خواهد بود من برتر از ان و اما در عوضش آشتا می گفتم آنچه براسه
سرکار میر قاسم خان بدین و بدین حال نشواید و آید بنده و میر محمد شمس و آید امین نام شاد و آید حاکم و دیگر هم اگر شکر و شکر باشد می توانند و اما در این طلب
که در آن روز با قناعت عظیم آباد از عزل امین نام نامین نامور بود و بدیده آنگه داد و او در لیت و فعل گذاشت بعد چند روز میر قاسم خان
بسویک بهر چور و سهرام در رفت و تبدیل و اما ساسه مذکور من نیامده و میر قاسم خان در عارض مالی بنده گشت چون بنده نهایت شرف و
و بدین اسبابه سفر میر قاسم خان بهر ایش و ان سفر نیانتم و چندا نکند و اکثر نظریه و دوستان دیگر اتس مکر و دادن وجهه خوانه بنده
نمودند براسه و بدین گذرانیده چیزه نماد فقیر بناچاره در عظیم آباد و اما در او بلیت بود چه در قاسم شتافت

و رفتن میر قاسم خان بهرام و بهر چور و گزشتن ازین امان آغا
و ظاهر نمودن خان مرحوم آثار سفاک خود و سر کشیدن با حق نخوت و غرور

چون میر قاسم خان بالشکریاقت اثر بر سر زینداران سرکار شاه آباد و پهلوان سگ رفت آغا بدین رفتن از ملک خود و از عظیم دانسته
ماه دار شجاع الدوله و را بهر چور و گزشتن ازین امان آغا و بدیده آنگه داد و او در لیت و فعل گذاشت بعد چند روز میر قاسم خان
بسویک بهر چور و سهرام در رفت و تبدیل و اما ساسه مذکور من نیامده و میر قاسم خان در عارض مالی بنده گشت چون بنده نهایت شرف و
و بدین اسبابه سفر میر قاسم خان بهر ایش و ان سفر نیانتم و چندا نکند و اکثر نظریه و دوستان دیگر اتس مکر و دادن وجهه خوانه بنده
نمودند براسه و بدین گذرانیده چیزه نماد فقیر بناچاره در عظیم آباد و اما در او بلیت بود چه در قاسم شتافت

و رفتن میر قاسم خان بهرام و بهر چور و گزشتن ازین امان آغا
و ظاهر نمودن خان مرحوم آثار سفاک خود و سر کشیدن با حق نخوت و غرور

را متول ہر کار کہ بدین نفس مردم آزار و اذل و فکر خادم حسن خان بودہ در پور نیز بشیو کا خود عالمی را بر باد و درین ایام رفیق
 اگر گین خان بودہ حق و ناحق با اکثر مردم با خواص و عداوت خود کا بدیدہ و معرفت اگر گین خان میر قاسم خان اخبار مختلف مزاجش رسانیدہ و غلامی
 بیچارہ لب یا را با خاک برابر ساخت و کینہ ہائے دیرینہ در خاطر میر قاسم خان جا سے گیرودہ ہرگز بیرون نمی شد چنانچہ با کلب علی خان
 وحید ر علی خان پسران ملا علی خان نویدار یا انگلیز تقصیر اگر میر ابو الحسن برادر حقیق علی خان پسر تراب علی خان گوی میر قاسم خان
 داماد راجہ گھم گھم و در جنگی کہ با راجہ مذکور خودہ بودہ ذکر شدہ شدہ بود کہ کینہ داشت و کینہ دوم آنکہ انہا را ہنگام عبور و مرور در جل کوٹ
 و قنیک در قنایک مویشی لاس رفتہ بود و با جرنیل مذکور ملاقات اتفاق افتادہ راہ دوستی کشادہ سے یافتہ بود این بار ہم جرنیل کوٹ
 بنظم آباد آمد انہا ملاقات نمودند میر قاسم خان این کینہ را ہم در دل راہ دادہ بعد وقت در بیوپار و در میر شدن بقبل ہر کار ہا و قیام
 و شیخ سعادت و دم با زبیر بس انگلیشیہ بر آج بلوہ حکم قید نمودن انہا فرستاد و بیچارہ است پر عقیدہ گشتہ تا آخر ایام حکومت
 میر قاسم خان در بلا سے ایسر سے بود و در فاجعہ آب آنکہ کسانے را کہ راجہ بلوہ با و درون آغا فرستادہ بود و فرستادہ ہا در راہ مراسوار
 دیدہ و اشتباہ و در زیدہ بگان آنکہ من یکے انسان ہر دور اورم سوار سے مرا از راہ حسرت نمودہ نزد راجہ بلوہ آورد و ہر چند سبب سید
 چہ سے گفتہ تا نزد راجہ مذکور رسانیدہ و بعد ملاقات چون فقیر را نام و نسب شناخت خیال کشیدہ و بعد فرستادہ رخصت کرد
 و فقیر شکر الہی کا آوردہ کمانہ آمد اچہ کہ ہم کہ آن یک ساعت برین از خود ہائے گوناگون چنان گذشت حق تعالی ہیچ از فرید با خود را
 اگر قرار دست غلام قضاوت شعاع فرماید و گرفتار ان را از دام ستہای شان رہائے بخشید اللہ امین مردمی گرفتہ او ضلع سابق بودہ
 ہر یک با دیگرے مراسلات و راہ آہستی باز می داشت راجہ سیتا رام مقصدی کہ مدار الہام اکثر امور خطیمہ و خود را فراموش کرد
 مزاجش را مثل حکام سابق در حضور انخاص تصور نمود و بلحاظ بلکہ مقصدیان ہند یادہ روی از خود و تقدی آغا نازاد و در کار ہائے
 مردم با قدر رشوت و غیرہ حق را با باطل و باطل را با حق آمیختن شروع نمود و شیخ سعد اللہ نام مجاہد ہائے از فرقہ سپاہ کا غالب
 اوقات قبل از زمان میر قاسم خان در ملازمت رام نامی بکار پر گنہ ہائے سرکار شاہ آباد اشتغال داشت درین وقت نیز بعلت
 اطلاع بہ کم و کینہ محالات مذکورہ حاکم و علاقہ دار بیضہ از ان را کن بود و بروش سواہ ایام مراسلات از زمینداران اخراجی داشت
 و شاید کلمات چند مختلف مزاج و در نمائے میر قاسم خان سے نگاشت و سہ چار نفر از سر کردہ ہائے جو آسین کہ ہر یک در خانہ
 امیر سے الزام سے پیشین بریاست فرقہ مذکورہ ممتاز و در سے عرض و التماس در ان آستان داشت بالفعل در سرکار
 میر قاسم خان ہم ہر یک با چند صد کس از ان جماعہ ملازم و بکار اختیار و اخبار ہر طرف و ہر خانہ امور بود و در تصور قضاوی اوقات
 سابقہ نمودہ از سہل انکار سے و در بیج گوئے با زنی آمد بدین نفس آنکہ ہر یک از این پنج کس با ثبات تقصیر سے و در عتاب جیسا کہ دیدہ
 بسیار رسیدہ جرم ہر یک از انہا اگر بعد ازین مفصل و معلوم گردد انشا اللہ تعالیٰ مرقوم خواہد گردید از زمینداران مقبول الرایۃ
 معلوم شدہ کہ ازین پنج کس ہائے چنان جریکہ قابل کشتن باشند داشت کہ بعض توہم و سوء نون بچار ہا مقتول شدہ و شیخ سعد اللہ
 بکشتہ غرض گویان بدستی میر حفران و زمینداران ہو چو رستم کشتہ کشتہ گردید و سیتا رام یکے از زمینداران ہو چو رستم کشتہ کشتہ در ان
 خفا جریکہ میر قاسم خان برہائے زمین کشتہ بود و مظلون شد کہ اورا اطلاع برائے استمداد و معاونت نمودہ و چارہ مراسلات
 داشت و جرم ہر کار ہائے مقتول نیز ازین مقولہ کنن دوم بعض بود باعث قتل آن بیچارگان گشت چون میر محمد قاسم خان
 قبیح تہدید و تعذیر پنج نفر مقتدر از مشاہیر را بجاک ہلاک انگذد و رب و سلو تش نو سے درد لہا متکین گشت کہ احد سے را ہر چند از
 اقربا باشند مجال دم کشیدن پیش انہو دو ہر دور و روز یکے کہ بود از بیم او و رفا نہ خود نمی توانست اسود و ہر چند میر قاسم خان

در ساله ملازمان و سپهبدان و انگلیسیان را بنابر قول و قدر با دوا و حال باز پرس و در پی امری نمود و بعد از چون قتل مردم امریست
غلام را بابا کوئشل خط عثمانی استنساخ و قتل آنها انگلیسیان را طلبید و اشتباه می قاسم خان بعضی خطوط را که به پنج سعاد الله
و غیره بدست آورده دست آدمی رنگ آنرا ساخته و پیش بعضی از انگلیسیان مخلص خود مثل کوه چوکر اکبر و غیره فرستاده و اتناس
تر میگردان آن نموده بود و فقیر را چون با او اکثر طرطن رطاب بسیار و او را با من محرمیت بود و خطوط مذکور من نموده و بقرات من بمنزل
آن آگاه شده فقیر آنها را که دیده معلوم نمود که خطوط را ساخته اند ملک و اصلاح در کمال احتیاط و کم نانی بعمل آمده شاید وجه
اشتباق آنها امر دیگر بود بعد از آن بر اصرار من خود خطوط بهر آنجا میرسانیده حلیه با سه دیگر تر از شید نموده و اکثر مردم نمود
که درین حرف این قسم ساخته اند و بنده نام که خطوط مذکور یکجوشل و پشت یا نه و در قتل آنها کچه صورت خواست و چگونه پذیرائی یافت
و بعد از این اثنا میر قاسم خان را داعیه دیدن قلعه رهناس در سر قندهار و بنابر قولی خان که از طرف خود قلعه دارش نموده و ساهل را
به پیشکار سه او مقر فرموده بود و از اراده خود انگی می داد و الد مرحوم را هم که در آن اوان ملاقات میر قاسم خان بهرام رفت و بعد از
خود و بنودن قلعه بر رسید علی خان براد فقیر از پیشتر ملازم میر قاسم خان بهرامش سر کوه بهرام رفتن فقیر بطرف گلگه گشته بود
درین سفر برادر خود تر فقیر غالب علی خان هم بهرامش و الد مرحوم ملازم شده و نقی علی خان برادر سوسه فقیر را که از این بدین گذر
و از بنده و رسال کثیر است هر چند میر قاسم خان بر ناکت خود دولت فرمود قبول نمود و بهرام سه و الد را شش گشته قلیل که از
بهرش میشد تا مست و در زید القصد بعد از احتیاط قلعه و انتظام آنجا عداوت نموده باز به بهرام رفت و ساهل را مع نقی خبر داد
پادشاه که از قیام میر قاسم قلعه بود و مقصد ساخت و الد را بحال با گیرش مرخص فرمود

ذکر معاودت نمودن میر قاسم خان از سوی چور و سره رام و مقید نمودن راج بلیمه را و مقید نمودن راجه
نوبت را سه ماهه داری مظلیم آباد و اقامت نمودن در قلعه سونگمیه

چون میر تقی میر خان را از انجام سرکار شاهی با دفرافست دست داد و از سر سر کاتبیم بپاشن سنگ زدن را برگزید مذکور گردید چنانکه
رفت میر محمد با خان بنی عمر اسم الله خان را در ساقوت مکتوبه بقوه عبادت رسید پیر پور و سبب رامین شیخ محمد با خان جلاله
مکتوبه براسه خبر در اسرار و پوشش یار سے از قنقنه اسے پہلوان سنگ گزاشت و سحر و فرنگ را مع سحر پارلیش چچاقتے
و چند ضرب قوب در کبر و میر و روشن علی خان بخشے را بار سال و مردم هر اسرار و در میو چپور و غیره و کمال داشت و خود تاشا سے
کتاب کبر که عبارت از سر سر کاتبیه دارولی و کلاک اسے و بار و پلج و غیره است منوده ما فرم سو گریگر دیدار اقبل از ان که دیگر گریگان
گرد را بجای لپه اندازد و خود طلب داشت بعد و روداد و در حضور او را سقی ساخته مردم معتقد براسه منبط اسواش بجای گریگر فرستاد
و راجه فرست براسه را متصل بنظم آواز رسیده خلعت نیابت سوبه مذکور بخشید و بسر انجام تمام ۱۱ بخار مرض فرمود و خود
حکما ل غلظت و جابه قبله مذکور شد تا قنقنه شب پانزدهم ذی الحجه رسیده کهنه را و یکمید و هفتاد و پنج عمره شرف نزول بخشید و کلمه
یا ایها تمام آراستن شروع نموده و ترمیم عمارات سابقه فرموده و چهار بار بصفه عمارات افزود و کمال بلطش و سلطنت و
جابه و سلطنت زندگانی نمود و از آنجا که در ایام دولت و اقتدار زمانه جمیل جوان بسیار یافته و قوت شوهر بهیمیه اش نهایت
انفسان پذیرفته بسیر حد زوال رسیده بود و در سعه تحصیل این قوت ساله داشت و طالب سے حاضر باره جوانی وافر می نمود و اما
سود سے نمی دید اخلاص معلوم نیست بدلا لالت کما کم کس از مجربان با کل خراطین پروانته قائمه عظمی بر داشت گویند بر تیر

این قوت ہم رسید کہ گویا اعادہ شبارش دست داد و پیش از ظلمدان خود را ہم بدین عمل اشارت نمود و ظاہر اعلیٰ اعانت انہا را ہم قوت
 مذکورہ ہاں تسمیہ کرد چنانچہ بیستہ از انہا بزبان خود حضور فقیر اقرار و تقریر این اثر نمودند انقصہ چون میر قاسم خان در مہجور
 طرح انعامت و اعانت و انکار امر کرد دولت خود ساخت با نظام امور موجودہ سے پرداخت از ان جملہ با مرے چند نہایت توجہ داشت
 چون از شیعہ کریمہ عمر ان سوانح ایام و ذکر ان مراسم و عادات انام صدق مقال و مراعات راستی در اقام احوال است بنا برین
 بقصدنا سے مصرع مشہور مصرع عیب سے جملہ گیتی ہنر شیز گویا انچہ از احوال او شاہدہ رفت و مسوح افتادہ بزبان تسلیم
 حقیقت رقم دادہ سے آید یعنی نامہ اگرچہ میر قاسم خان را بدگمانے بنا بر ملاحظہ احوال تک حرامی و بے وفائی سپاہ جنگا کہ و
 دور وئی و نیز گئے عوم شامیر این دیار زیادہ از مدیوہ و در افتادہ جرم و اموال و قتل و قید مردم نہایت بے باکی داشت از جزو دنیا
 معاملات لکی و انفصال قنایا و سازناست عوم الناس با ہند گردان تنخواہ سپاہ و غیرہ ملازمان و قدر درانی علماء و احترام جملہ کرام
 و سیانہ روی و اساک و اسرار و معرفت محل و موقع بدل و اختیار نادرہ روزگار و چنانچہ در ہفتہ دور روز براسے عدالت
 بنیاطہ سلاطین ملت مقرر داشتہ بر انفصال علیہ عدالت اعتماد فرمودہ خود توجہ استماع فیصلہ قنایا و استکشاف و قائل
 باجرے شد و با حصار مدعی و مدعا علیہ فرماں دادہ بگوش خود گفتگو سے طرفین و حکمے کہ لایہ عدالت در بارہ آن گردہ بود نہایت
 و احد سے رجحان خود کہ بطبع افتد رشوت حق را باطل شبثہ تواند ساخت و نیز ہنداران مقتدر کوتاہ اندیش کہ در ایام حکومت
 جا کی رام و رام نار این دہات غربا سے بے مقدار و راجہ و غلبہ تصرف شدہ بودند از ذوی الحقوق ہر کہستہ داشت و اگر داشت
 بر حقیقت خود کسے مہر گویا ہاں بہتہ غیر فائز سے مننے سے اور دہان وقت بعد ملاحظہ آن وثیقہ و تحقیق احوال از شہود سند
 مہر او حاصل نمودہ و سزا دلان شد یہ از حضور برودہ از دست معتمدی استر و ادحق خود سے نمود و بر ملکات خود قایل بعضی
 تصرف میگردید و اکثر لو از مہترینات امام باڑہ سراج الدولہ کہ علما آلات و فقرہ آلات لکوک بود و سکوک نمودہ بواسطت
 جناب شیخ محمد علی حزمین و میر محمد علی فاضل و شیخ محمد حسن و زائر حسین خان و غیرہم کہ از فقہا سے حضور و حجت بودہ اند یا باب استحقاق
 از سادات و غیرہ و مجاورین مشاہد میر کہ شیخ زاید از قبل خود بطریق مذکورہ تہجہ رسانید و دیوان جناب شیخ حسن مرحوم مقدم
 را کہ مبلغ کل بود از خانہ خود ادا فرمودہ و وجہ لائق بر اسے مصارف منورہ اش مقرر داشت و در کمال ادب و احترام
 رسانیدہ سعادت خود سے پنداشت ہر گاہ شیخ بدین او سے آمد سند ملحدہ براسے شستن او در پہلو سے خود گتردہ
 در ذاب و ایابش استقبال و شایعت کمال تواضع و فروتنی سے نمود و امتثال فرمان او را وسیلہ نیل سعادت و سبب
 ارتقاء درجات انگاشتہ ہر چہ بیگفت بعلیب فاطمہ سے پذیرفت و ہمین قسم استر فائز سے خواطر بزرگان مرحوم و جہت خود را
 تا مقدوران سے بقصد رنہ و در ادا و ای تنخواہ سپاہ علیہ ذہ القیاس از اعاد الناس کا سے شکایت بگوش زبیریدہ ادا یہ شک
 نیست کہ احد سے ہم از خوف او باطمینان و اسالیش بخوابید و دے سے آریہ فقیر را چون مدے در عظیم آباد و کمال است
 گذشت مدے ڈاکٹر نظر ثن باسن گفت کہ خان صاحب چرا شما بوی گیسو سے بویہ گفتم از بلیش میر قاسم خان این نیست
 اگر در خیابان شامیر نہایت شمار کہ سے تواند نمود بہتر آنکہ ہا بخار وید شاید شمارا تو سے روی ناید و ما مردم چنانچہ
 سے اسن انشا گفتم مجال حمایت مداریم و بنا بر نام رفاقت او اعانت شما ظاہر و فائز سے لیتو انم نمود زیرا کہ ادا
 تقویٰ معاملات ہر سہ سو بہ از جملہ شرائط و عود کیہ انگلیشان ہا او بنودہ بودند کیہ انہم بود کہ در بارہ
 ہندوستانیان فائز سے ملازمان کے حمایت و باز پرسس ناید فقیر ہم دید کہ راست میگوید ہر مالیک بود

بیگانه رفتیم روزی که از دست بختش رسیده مورد الطاف بسیار گردیدیم و نعمهای یارانه و اختلاط صاحبانته میسر آمد و در دیگر ناآشنائیه
محصن بود بندہ و نایبش را اندر پیشما افزود و بمنزلت عمل لایزال کرد و در کتاب الدعا شیخ مرحوم محمد علی حنین اسکنه الله علیه فی اسما
علیہم ستوداست شروع نموده تا مبلغ ذی الحجہ کرام با تمام رسانیدم نیست آنکه او فاسد مرادش میر قاسم خان در امان خود نگذاشت و او از
دولتش قطع کرد و اندر انجمنی شاهد شد و در مجلس ماضی اول روز مهربانی بسیار کرده پیش خواند و مرا نزد یک خود نشاند و سخنان بسیار
با من کرد و از آن مجلس را در اختلاط بازداشت روز دوم بکمان آنکه مهربانی او منی باید و اعتبار داشتاید اراده ششستون و در کمال
باز تعلید و نزد خود بدون فصل نشانید و گفت هر روز چمن قسم نزد من می نشست با ششید و چرا تا حال احوال خود بدین تنقید
گفتم جناب عالی را معلوم است بنوشته گفتم که عالم انبیا بیستم گفتم عرض خواهم کرد و گفت که گفتم ماضی را بگذر و گفت در ماضی را
کدام کار دنیا نبداست که این کار بنده باشد گفتم درین مجلس خود منیت اندر شد و وزیر این وقت درین روز با کسے ارباب نمی شود
گفت البته فردا صبح عرضی اول وقت ماضی را پیش شد سبب الامر بعین آوردم مبلغ پنجزار و پیر نقد انعام داد و او از انجا اے
نوکر سے نهایت آخر عمر باقی نخواهد ماند از انجا حکم کرد که ماه میداده باشد و فرمود که بعد از روز پنجرا حاضر شد باشد
و غالب علی خان کسین برادر نقیر را بر اے سلام در هشت یکبار فرمان داد و سید علی خان را بعد از ترده روز و بدار و حسن
دیوان تان غانید که بهانه شناسب سید علی خان را بار بار بناید داد و سببش آنکه بیگارشش انگلیش بیست و شش کور نوکر شد و در
از انجا او را در کمال بی تکلفی و اختلاط و بدو و از حجت جوئے بکر شد و در شباب او را تا مال اندیش غصه احتمال ما سوسه
از طرفت بجای مذکور نسبت با و میداد و بندہ را بخت کار و در بعضی مواقع کار گذار و در او از دار خود می دانست و الا این احتمال محتمل
نند الیق و اوله و دهر صورت با و در وقت که فقیر را میر شد و بدو میر مردن با و با بر قمارت با جامه انگلیشیه نهایت مصوبت
داشت و در کمال بیم و ترس می گذشت تا این زمان نظر علی خان پس غلام حسین خان دار و در دیوان خانه مهابت جنگ
بعد حاکم پادشاه بیست و یکبار مذکور را مورد و دار و در دیوان خانه میر قاسم خان بدستور بود و بعد از شیخ عبداللہ تانے که بیشتر در عهد
و سبب جنگ نیا بر اصل سوادت سید علی خان برادر خود فقیر که بعدا برت بهیت جنگ نامزد شد و بود ملازم سرکار و در همین برادر
مذکور بود باز در مره و تقاضای جنگ سید علی خان و تجرید گر گین خان ملازم سرکار میر قاسم خان دار و در دیوان خانه او شد و نظر علی خان
سفر و گشت بنابر بازخواست نزد اندوخته پدر خود فقیر گردید و چند روز قبل ازین قراب علی خان عمومی میر محمد قاسم خان از نیایه
مرشد با و در سفر و سید محمد خان که مرد ولایت در از انجا بر اے میر قاسم خان و در پنجه تمام امتیاز خان بدو میر قاسم خان بود و بجای
او مقروض و عسکر علی خان مغفور خلف سیف الله خان مرحوم صوبه دار تته بخیرست راج شلہه سوئے بکماله امور شد و در تاب علی خان
مغفور و سید و در دیگر اقامت گزید و درین روز با برادر علی خان خلف میرزا دار و در قلی بیگ دار و در توپ تانہ بیست و مهابت جنگ
مغفور که افضل ملازم میر قاسم خان و در او در نقلی از کار خانانے منی بود با اتفاق و دیگر رؤسای افواج ملازم سرکار و در
پیش و تانے توپ با اے اساتذہ گر گین خانے بهویر یک قیا و تادیب و تنبیه زمیندار کجا و تحریب قلعه دار الملک او را مامور شد

و رودادن سائده عبرت افزا بر عبد النبی خان و رحیم الله خان و پنهانسان و اس شیخ عبداللہ بیگ ناگاه
و در بالا شدن بطش و سطوت میر محمد قاسم خان مایه با

چون میر محمد قاسم خان را دعوی همسری بکر برترے با شجاع الدوله خلف جعفر و جنگ که بوزارت سلطان هند و خلیف قاجاری

سپهر از سپهر دور و کره سده بخانه دیر یک در خیمه عذر است غیر مسووع کمال عجز نالی گفتن آقا نازاد و کتیب و در احوال
 نموده در غضب افزوده از گفت خدنگار خدنگار اند خان که دشمن من و عقیده است چرا و خانه خود داشته او با من تمام عذرهای پوچ
 با مجوز انتظار التماس نمود قبول فقر خود حکم کرد تا منی او را بریده و بر خرسوار گردانیده شمشیر زدند از گرم ناسه بدینود بعد
 از آن پنهان را کلم کرد که بپایه نیل بسته بکشید تا پاک شود و عذر آورد که خطو با مجبور اند جواب داد که هر دو خطو است و بخت
 ترا خطو دشمنان بیغرض با این خطو نوشته تو توطیع داده و نقد می نموده اند که خطو است هر صورت عذر را و این شمشیر
 و بپایه نیل کشید تا پاک گردید بعد این دو امر برکت علی و محمد علی و فرحت علی را طلبید چون حاضر شد در بر آنها پیش
 دختی بسیار فرموده گفت دشنام از دریا به خود بسته آمده آید اکنون از دولت من پیش سوار صاحب رسالو و سران هزاران
 بسوار شده آید و اگر گین خان را من گر گین خان نموده ام که فرستاده پیش بنود شما بخواهاده با او حدود و مواجیح در میان آورده
 چون آنها را قبل از اگر گین خان خوانده و معلن خاطر گردانیده بود با استقلال جواب دادند که ولی نعمت انچه میفرمایند حق است
 و صدق لیکن ما هم خیر از بندگی و خلاص امریاد خاطر نگذاشته ایم اگر قصور است از انطور یا بد هر چه بد قرین جزا باشد ما منی هم
 این حق را که بر سپید آنها هم آن جواب را هر بار داده نموده بدینسان شج صدر اندر که حاضر بود و بر طلبید و گفت شیخ با شما
 اثبات انچه اظهار نموده اید ضرورت تاسن آنها را بسزا رسام و در صورت کذب خود میبایست عقوبت باشد چه در صورت
 عدم اثبات گویا داده استیصال فرج مراجعت من خواسته بودید شیخ مذکور چون معلوم داشت که نیامین گر گین خان و عالی جان
 ویر و زمین مقدمه شده بقریه محمد و بیان نعل آمده است اکنون مکایره نمودن سودی ندارد و الحال کس از عمران زبان
 بشهادت نخواهد کشد و تقدیر کار خود نموده چاره پذیر نیست سر فرورده زبان بکام ناموشه کشید و هرگز سر نهاده مالی جا
 سباز من اولی نکر انور دانا از شیخ مطلق صدرا به بر خاست و روزم از نصف النهار در گذشت تا آن وقت اهل
 دربار همه حاضر و شوق چیان و بسیار دلان و جمیع عله دیوان عدالت استاده بنده را که طلب داشته بود حاس بر بانام که درین
 مجلس سبب از طلبیدن من پیوسته ایام مرا میخانه شتم داشته و از حضور من چه خواسته است تا آنکه خود بر خاست و فقیر بوقت
 نموده بر در غلوت سبب اسلام بادت نمود فرمود و هر اده من بیاید از من دانستم که امری دیگر مشغور دارد چون اندر من رفتم
 برای تحقیق بر نامی که در فرودش ملک مبشر کوبی عالم گشته بود و تصور کوبی در مان بود و عمارت تعلیم آباد فرستاد و سوار
 عله دیوانه خود داد فقیر تعلیم آباد رسید و امری که در آتیج نموده در غنچه برگشت و شیخ عبداللہ را مقید بپوریه فرستاد آخر
 در زمان جنگ با انگلیشیان بیچاره ناحق حسب حکم عالمیاه کشته گردید

ذکر آمدن شش الدوله ستریزه و شترت از کلکته بموئیکه و عظیم آباد و شروع شدن
 بنای سنگسره و فساد میان انگلیشیان و نواب عالی جاہ میر قاسم خان

حسب فرمان تهران تقدیر ستریزه و شترت شش الدوله را که گور کلکته بود از افاضه دیدن مالی جاہ و موئیکه و کوئیکه
 عظیم آباد و پیوره و غیره بهر سبب از کلکته حازم این طرف اگر دید و قاسا با ناز و مرشد او و مردوان و غیره و یا ارادیده
 روز و شش پیوره جاہ دایه اولی است که نواز و کیمند و شش و شش پیوری نوی وارد موئیکه گردید عالی جاہ از قلع
 موئیکه تا باغ نمود که کس کرده مسافت است استقبال خود در کمال احترام و انعام بموئیکه آورد و عمارتیکه گر گین خان کوچه

سیاکو بنده ساخته بود و منظره و تزیینش ساخت و خیمه های عالی بر آس افاتش برافراشت و گرگین خان و غیره حکامان را با هم
 ملائمه و سرانجام فریادهاست اما بعد و خود مرد خشن گشته داخل خانه خود در قلعه گردید و روز دیگر شمس الدوله بر آس
 و پیش در قلعه آمد و عالی با و تا پائین زمین های حمامات استقبال نمود و بر سینه خود کجا نشاند و تحائف و نذران خیمه لایق مرتبه
 و احترامش بود پیشکش نمود و در سوم میر محمد قاسم خان بخانه او رفته بلییافت و عده گرفت و او نیز تحائف فرستاد که بر آس
 عالیجا و آورده بود و گذرانید و شب چنانچه موجود بود و چنانچه میر قاسم خان آمده بلییافت خود و تماشای رقص دید و مرض گردید و قاسم
 چار و روز نذران تحائف از سفر عالیجا و میگذشت روزی عالیجا خروج و تو بخانه خود را که با هتام گرگین خان تیار و برقی اندازان
 بدای و او اب فرنگ مودب شده بود و در بهترین آئین و ترین آراسته و مزین ساخته گویا بطریق خود پیشش الدوله نمود و او
 بعد از آنرا حاضر و در کلمه نصیحت مشتاقانه میر قاسم خان القانمود که قوج را خوب آراسته اند چنانچه باید پیر آراسته اما بر آس جنگ
 مردم هندوستان خوب است زنا را که باین قوج اراده خصوصیت و محادله با انگلیشیان بخوابید نمود که از حمده برخوردارند
 و آبرو و تمام هندوستان بالفعل با برو و افتد ارشاد و البته اگر شما مطلوب شود تمام هندوستان سبک و بی مقدار و در
 نظرایم و ولایت زیون و غار خواب گردید اما مردم زبرد زبان چگیده بر آنا غالب باید بود و روش و قاعده که من فیابین
 انگلیش و هندوان گذاشته ام بخا و زانان ناید نمود که خلق این دیار با اتفاق ما دشما آراست و آبر و در کمال رفاه خواهند
 گذرانید و در صورت برجه این نهاد و در میان آمدن ساز عات حاصلی در عرض هلاکت و فداکت خواهد افتاد و یک هفت
 در مونگیر توقف نموده عازم پیشتر شد بهیئت صحیحی گشت بشنود بهانه گیرند و بهر آنچه با من شفق بگویدت بپذیرد و درین عرصه
 میر قاسم خان گفت که در حمایت نام انگلیشیان مال تجار بسیار میر و دو بنا بر اندک فائده که با انگلیشیان میسر آید نقصان
 سیاحت خلیفه ازین می شود و میگویم که کلمه گرفتن محصول از انگلیشیان بدید که محصول کچله معاف خواهد بود
 شمس الدوله گفت چون محصول تجارت این جماعه از قدیم معاف است درین ایام بگذریم که توان گرفت سودا درین باب
 عجلت نکنید و بنگار رفته تدبیر می آید امر را شصت داده هرگاه حکم نویسم جاری خواهد نمود و شمس الدوله مرض گشته
 بخیمه آباد رفت و روزی چند در عظیم آباد و چمبر و سبر برده بنگار برگشت و میر محمد قاسم خان با سید و عده او مطمئن گشته
 اخذ محصول را چهارم گردید و بجای خود بعد از اندک زمانی بطور اطلاع نگاشت که انشاء الله تعالی چنین خواهد شد و شش ماه
 بده و تا رسیدن حکم امتیاط نمایند که مال اینها بطلان الحیل رفتن نیاید و اعمال بهر را این حوسله مشغور معلوم که ضبط و کتمان هر
 تواند نمود و کار خودی تواند کرد که الزامی نماند نشود و لهذا شروع بهمانعت و غرضت کردند و پرده از دروسه کار بر داشت
 لیکه بعضی جاها که انگلیشیان معاند با میر محمد قاسم خان بوده اند چنانچه پسر اسن صاحب کلان کو سخته عظیم آباد که با میر قاسم
 خان عداوت داشته طرندار سترامیت بود و همین قسم در جاگیر کمر ستراسن ناب اعدا این عمل غیر معمول نیاورد و بعضی
 سال میر قاسم خان را بدست آویز مزاحمتی که غیر معمول و بیوجیب نموده بودند گرفته مقید داشتند تا در کونسل کلکتی حرم آنها بماند
 نموده سزا و دهمید و بجای جا گویا اهاسته و خسته رسانند و قبل از مسووح این ساخته عالیجا و اسفر نیپال بر غیب گرگین
 خان ضرور افتاده از مونگیر بطرف نیپال نصفت نمود و گرگین خان چند روز قبل از میر قاسم خان پیشتر شتافت
 قبل ازین شمس الدوله عظیم آباد برگشته بنگار رفته بود عالیجا و بنگام خود از قیام در عین پان سفر بر این جادات انگلیشیان
 آگاهی یافت اکنون ذکر رفتن میر قاسم خان بطرف نیپال که اول بی اقبالیش بود و گذشت بعد از آن تازعت و اقباله انگلیشیان در هند

وقائع نگار خواہد شد

ذکر رفتن عالی جاہ بطرف بٹیا ویرکشتن از آنجا سبے نیل سدا

چون حصول اطلاع از نیال و بودن آن ملک از دولت الامال شهرت تمام داشت سرمن و مشرکہ در مزارع گرگین خان با فراط
 بود و در حرکت آمد ما مستغفار نوچیکہ آراستہ بود و عازم خیمہ نیال گردید و مردم واقف کار از کثرت و مسائیان و بعضے از
 پاریان فرانسس کہ در لاسه و آن طرف ساکونت و آمد و رفت داشتند بہر ساندہ اکثرے را از آنجا اندک کہ ہوشیار بودند
 با خود یار ساخت و شخص تہمتس راہ و راستنارہ در باب عبور و مرور و از در پاسے کوشن آنجا آغاز نہاد بعضے از آنہا کہ سخن ساندہ
 و ہنگامہ ہارے در مزارع داشتند متحد رہنما کے گردیدہ و ترغیب و تحریک مالک آنجا نمودند کہ گرگین خان کہ ابامن و بد گاہے
 تہمتس را و دستا بر حروب مکررہ و باین امور مطلقاً آشنانہ و تہمتس را بلای نیال نہایت سہل و آسان شمرده عالی جاہ را
 شایع این سفر گردانیدہ و علیہ ابراہیم خان بہادر و بعضے فکسان و دیگر ہر چند ممانعت نمود و ناجا ہمارے دلائل باحق انگلیشیان
 فرمودند و عرض کرد کہ اگر این سفر خواہ مخواہ مخدو نظر گردیدہ انگلیشیان را با خود دشمن یک ساختن اصلع امور است چاگر
 آجاسے فتح یا مذکورہ میرگشتن و امراد و اگر متحد گشتن براسے جناب عالمے آنہا را حمل ثنائت و ملاست نخواہد بود و
 در صورت تنہائے نہایت الفعال بعضور جاہ مذکورہ مانکہ احوال ملازمان خود بدو واقع صلاح مناسبہ بود بہما جت
 و ممانعت گرگین خان پذیرائی یافت القصدہ چون باز گئے بٹیا مفتوح گشتہ بود عالی جاہ بند و بست محال مذکور را بہانہ
 ساختہ بتاریخ بیت پنجم جادی الثانی سنہ یکہزار و یک صد و ہفتاد و شش ہجری چارہ روز و شمس الدولہ بمو تکیہ قلعہ قصبہ
 مذکورہ نہایت نمودہ نگاہ عبور فرمود و گرگین خان خیر و بر پیشتر از حالے جاہ متوجع آراستہ خود کوچ نمودہ وہ دواندہ
 کردہ پیش پیش میرفت تا آنکہ عالیجاہ بٹیا رسید و گرگین خان رو بہ جنبہ پنجم رجب سنہ مذکور یکواست کہ بار منزل از نیال
 این طرف است رسیدہ ارادہ بر آمدن برگماستہ نمود و مردم را خیمہ نیال بزرگست پیش آمدند و جنگ شروع شد ہمہ لیان
 گرگین خان بکسارت کار فرما شدہ از یک عقبہ بیشت تمام کہ مردم بسیار مجروح و ہلاک آمدند گذشتہ بقلم کہ سکونت
 و روزینہ پنجم شب نیالیاں از اطراف جنگل چوم آورده بطریق ششون مردم گرگین خان را از ہر جانب زیر سنگ تیر و تپنگ
 گرفتہ اکثرے را نابود و ہلاک ساختند بقیہ السیف و العزوت و ناچار فرار اختیار افتادہ و بجزا بے تمام کہ یراق بسیارے
 با نجا با نابلکہ گرگین خان رسیدند و گرگین خان را بشاہدۃ این احوال وقوع وصول با مول شقیع گردیدہ از شہر سارنگیہ
 و خسراں و غیبیت از روسے میر قاسم خان و قتال و اقران تصور بود و زندگے ناگوار گشت نہ پاسے مقاومت داشت
 و نہ روی سعادوت و غریب کبر حیرت گردیدہ ہارہ کار خود نمیدانست تاچہ کہ دین خیمہ محمد قاسم خان رسیدہ باعث
 تفکر و تدبیر و از نیز گردید اختیار این گذشتہ آمد کہ گرگین خان را باز باید علیحدہ مکرر بر وادہ پاسے تاکیہ متقن امر و ہو گرگین
 خان نوشتہ اورا کہ طاقت قدیم و خیالت میریدہ عارض گشتہ بود و قتال فرمان نگردہ و سادوت نمے نمود و عالمے جاہ خواست
 تا کبیرہ فرستادہ او را برگردانید و چنین کہ گرگین خان سخن اورا شنیدہ اطاعت کند خیر از سطلے ابراہیم خان بہادر و نظر داشت
 بنا بر این گذشتہ تا مانکہ در وقت گرگین خان ببار دستلے ابراہیم خان جمیدہ حاضر گردیدہ در راہ دید کہ اکثر لشکر لیان
 او مجبور و دایوس مضطرب الاحوال گریزان ہے آئید گرگین خان را امر متوقیعت نمودہ پیشلے کہ کہ سن براسے

آوردن گرگین خان میر و هم شاه را در نیایش باید که محل خطر نیست در وقتن باین حال موجب انتقال شاد و سرور شایسته آقا و عموم خلایق است چون سخن خان مرحوم را و قرصه در نظر مردم هست و فراریان اطاعت امرا و اسقرون اصلاح داشته با آنها سکونت و مدینه و ملی بابا زیم خان پیشتر فرستاده ملاقات گرگین خان را که آواره تیره حیرت و خسران بود در آنجای معادوت نموده برگردانید و او بگوهر عالی جاہ رسید عالیجاہ مضمون کلامه العود احمد در خاطر گذرانیده طبل معاودت کوفت و بطرف عظیم آباد و نعمت اتفاق افتاد درین ضمن خبر رسید که بجای انگلیشیان بنابر اخذ محصول از اموال شان غیر معمولی که بعضی جا بعل آمد عمال بعضی محلات را که از طرف عالی جاہ مقر بود و تندرست نبود و برده اند چنانچه میرزا احمد علی نام شخصی از اعمال محلات سهاگیر نگر متغیر گشته بگلگت رفته و تقسیم سر اسن بعضی محلات محاللات عظیم آباد را بعلت مذکور متغیر نموده بگلگت فرستاده عالی جاہ از استعمال این خبر برآشسته ابرو سے ریاست خود را در متغیر نموده آوردن بعضی گماشتہاے انگلیش دید و بمحاللات و فوجداران خود نوشت کہ ہر جا باقیانید بعضی از گماشتہاے انگلیش را متغیر نمود و محال بحسن و بفرمان ارادہ و فرمان باوجود بودن سر اسن مارا لہام کوٹے عظیم آباد کہ با عالی جاہ نہایت عناد داشت راجہ نوبت را می رالالت نیابت صوبہ عظیم آباد ندیدہ میرزا علیجاہ بہادر ماکم سرکار شاہ آباد را بہ نیابت صوبہ مذکور تجویز نموده طلب داشت چون عالیجاہ خود در ماسچی پور رسید بگلگت بطرف کوٹہ انگلیشیان از کشیت پابل بستہ عبور فرمود و با سر اسن ملاقات نکرده در بلاغ جعفر خان نزول نموده دور و درازجا توقف نمود چون میر محمد علی خان بہادر در رسید بنیابت صوبہ عظیم آباد غفلت دادہ و در قلعہ گذار شستہ راجہ نوبت را سے را ہمراہ خود گرفت و روز سوم از عظیم آباد کوچیدہ حازم مونگیر گردید بندہ بسبب عارضہ بیمار سے رخصت از عالی جاہ گرفتہ و در عظیم آباد توقف نمود و سید علی خان و غالب علی خان ہر دو برادر بندہ کہ ملازم سرکار شش بودند ہر دو رفتند و در چارم از کوچ عالی جاہ خالطہ خان را دیدیم کہ ناگاہ برگشتہ آمد گفت سبب چه بود گفت عالی جاہ مرا و سید علیخان را فرمود کہ شما ملازم من ہستید لیکن ہر دو من در سفر و حضور بودہ چرا انصاف سے کشید بہتر آنست کہ پیش والد خود یا در عظیم آباد بکام و آرام باشید بنابرین من خود برگشتہ آمدم اما سید علی خان این سخن را چندان ناخاطرہ آوردہ ہمراہ رفتند بندہ دانست کہ الحال بنا سے مزاحمت انگلیشیان گذار شستہ آمد بنابرین چون با سید علی خان و بندہ بسبب آشنائی انگلیشیان اعتماد ندارد بیکہ بدگمان است از پیش خود دور نموده یوں اپنا و حضور خود مصلحت نمیداند بفرودت پیش او بایدر رفت و باید دید تا مگر کوثر ناخاطرش ہیبت و در باہا ما مردم چہ سے خود اہد کند باوجود بیامی و عدم لیاقت سوا سے اسپ و غیرہ کشتی را کہ ایہ نموده مونگیر رفت بعد ملاقات از سید علی خان استکشاف احوال نمودم او شان غیر متخفہ کہ غالب علی خان گفتہ بودند کہ نمودند اما سے المعجبت مانے الصنمہ مالے جاہ را انصیہ این امرا را کہ فرمودہ بود دہل و از راہ رعایت و عنایت نصیحت ندیدم لیکن بندہ اندیشہ بند گشت تا آن کہ بعد از پنج شش روز عالی جاہ میرزا شمس الدین را پیش پادشاہ و شجاع الدولہ براسے استدعا سے اتفاق و اتحاد و درخواست حمد و بیان آنکہ اگر او را با انگلیشیان کار بجاد کردہ و مقابلہ انجامد و زیروا پادشاہ معین و رفیع عالیجاہ باشند فرستادہ میرزا سے مذکور کہ بایندہ نہایت رابطہ اتحاد و برکتمان اسرار اعتماد داشت گفت کہ سید علی خان را بخواجہ نہانیدہ تاکید کنید کہ ہمراہ من روانہ شود و از راہ نزد والد خود میر و بر رسیدم سبب پیست کہ این ہر دو برابر را میر قاسم خان از نزد خود دور سے فرستد گفت کہ چون بر شما اعتماد دارم انچه دانستہ است میگویم لیکن شما ہرگز پیش کسی بر زبان نخواستہ اید آورد کہ کشف این امر موجب خرابی بسیار براسے بندہ است فی الحقیقہ عالی جاہ از سید علی خان مطمئن نیست

و چون انگلیشیان سیاه لنگه را درین روز با کرباب سازفت با جاده مذکوره آمده گشته بودند سید علی خان در لشکر خود سواروار
 نمی داد و گزیند ایشان را رخصت می نمود و اکنون خاطر او مخفی نمی ماند لذا غالب علی خان درهم شریک ایشان گردانیده و گفتم پس چنانچه
 چه اعتماد دارد بان گمان او بایر که من را سبب الجواکسیس با هم چنانچه را از لشکر خود بر می کشد گفت شمار را بر اے بعضی از کارها
 خود بنا بر فراطاشانی با انگلیشیان پیش خود نگذاشتن صلاح میدانم و هم شمار را بطور بر خیال و صمان انضال پدر و برادران شما نگذاشته
 بنده در کمال خوف دیاس از زبان و آبروی خود دیاس میرسانیده به تهنائے و سبب کسے در ساخت و سید علی خان را آهسته این بلج
 فغانیده و بر منبیا و کتاشش قسم داده و در حفظه از قتل عرض گردانید و خود تها در نوکیز بنار افتاده بود لیکن میر قاسم خان برای
 منع بهنگانی اکثر جوید از خود و فرستاده خبر سید علی و هر روز طعام از سرکار خود می فرستاد تا چند غسل صحت نمود و روز بعد انظار
 بجا رفتش رسید میر با سید بایر فرمود چون میخواست که آمدن رو و بنده بر دروازه خلوت سلام رخصت نمود و بایر شاده کله چپ
 شخص میر با سید گفت و دو دو و نایان از فغانیده که خود داده گفت چون صاحب من خوب کردم بایر که برادران شمار پیش پدر
 بزرگوارشان رخصت نمودم تا آرام بر نشینند و بعد از غت بگذرانند بنده را خود اصل احوال معلوم بود و برادر تقدیر و تسکین و خود
 عرض کردم که من در دین نعمت دیگری کیست که در راه و افزای سرکار خود بدید و باز تکالیف تو که سے از دوش شان بردارد بعد
 از این گفت که از اول هم اشتنا می باشد داشته ام و باینها خود مرا می بطع خود این کذب مریخ و را نیز بنا پا رے قصد می نمودم
 هم بنده را در ادای که میان ما و رسادات بلکه اندک تقوی مارا حاصل بود و طبع با و بزرگ و میر محمد جعفر خان و برادر زن او میران
 بنا بر بتایین مزاج و بطع و اتحاد سے نبود سید علی خان چون اکثر و بنگار در مزاج او خوشی غالب بود این قسم مردم اختلاط داشت
 الان بجا ایشان هم اشتنا بود

ذکر تقدیر شدن بعضی گماشته های انگلیش به فرمان عالیجاه و رسیدن خط شمس لدوله گوهر مرز
 متضمن عدم تعرض و موافقه محمول از اسوال انگلیش و امتناع نمودن عالیجاه از قبول مرز و
 و معاف نمودن از محمول از جمیع تجارت پیشگان در ممالک محروسه خود و آمدن مسطور است
 با سید و دے انگلیشیان بطور سفارت از طرف کوشل کلکتہ و بهم رسیدن منازعت
 با انگلیشیان و عالیجاه و رو سے دادن حوادث و فتن عظیمه

حال عالیجاه حسب الامراء قایم یافته بعضی از گماشتهگان انگلیش را بدست آورده پیش آقا سے خود فرستادند و عالیجاه
 از نا ابرزش گماشته های خود تقدیر نمیداشت بسبب عملی که از میر قاسم خان قبل از رسیدن شمس الدوله کلکتہ و فرستادن
 حکم از محمول املا و دانسته ازین امر مردشاد و بایر رسانیده که گماشته های طرفین تقدیر گردیده در رشتی و صداقت مسدود
 و چاره کار یک شمس الدوله درین خصوص بجا طرا داشت معفو گردید و قدرت اختیار فرستادگان حکم که میر قاسم خان را منظور بود
 از دست او بدرفت و کوشلی سے کلکتہ که در اطراف منتشر بود جمع آمده شمس الدوله را مورد ملاست و حمایت میر قاسم خان
 نموده مخلوب رے خود ساقند و ناچار گشته بعالیجاه و حکم معاف محمول اناسوال انگلیشیان و واگذاشتن گماشته های
 تقدیر ایشان فرستاد و چون این سخن میر قاسم خان و موافق رضائے کوشلی با کتا با و عناد داشتند
 بود و نیز فتن آن بر خاطر بسیار اگر ان آمد و گرفت فتن محمول هم از اسوال شان تخفیف داشت و مگر بانی کل محصولات از جمیع تجار

رد او در جواب مکمل کنش بشیر الدولہ نوشت کہ چون تجار بریک از متوسلان انگلیش ساختہ مال خود را بمشراکت انہا سے بر نہ
 در صورت معافی محمول شان معافی محمول اکثر تجارت است مگر تیلی از منہا و تجارت گان کہ توسل بال انگلیشیان و علمہ انہا یعنی تونہ
 اندک وجہ از محصول انہا داخل سہرکار سے شود بنا برین معاف نمودن جمیع محصولات مناسب نمود ہر گاہ مراجعہ
 و تجارت در محصول سہرکار را باین بہانہ نہ تہذیباً سے بیچارہ را رنجائیدن و تقلیل وجہ از انہا ہم رسانیدن جب خوب
 داشتہ باشد و بر اسے استخلاص گماشتگان کہ قلعے شدہ درین امر انگلیشیان یا دے شدہ گماشتگان
 مارا شید کردہ بردہ اند ہر گاہ گماشتہا سے از قید لگاتہ فلا سے یافتہ در بیچارہ سہرکار گماشتہا سے ایشان ہم تہذیب
 یافتہ خواہند رفت چون این تجارت بکونسل کلکتہ رسید کونسل سے ہا سے ساندہا سے یا کہ در انجا جمع بودہ اند گفتند کہ غرض علی
 ازین معافی محمول اوقات و وقت ماست تا مارا با تجارت دیگر سوانے ساز دگر اورا با مردم سہرکار شتہ و مذاقت است
 باید دستور سابق محمول انگلیشیان معاف و از دیگران سے گرفتہ باشند و امید ایم کہ شمس الدولہ راطرت دار سے مالی یا د غالب
 افتادہ خواہان خفت و امانت با مردم گردیدہ است مایکہ از طرف کونسل سفارت پیش عالیجاہ می فرستیم تا پیش و رفتہ انچہ کو چاہ
 است ابلاغ نماید اگر او پذیرفت فوال مقصود و لایمان او داشتہ نخواہد بود شمس الدولہ دران وقت بنا بر اہد نام کونسل سے ہا سے
 مخالفت مالی جاہ و قلت طرفداران خود بنا بر قاعدہ مستمره مغلوب بود و مخالفت راسے انہا علیہ نمی توانست داد لہذا ناچار گشتہ
 حکم انہا کو پذیرد و سر اسیت و سر سرجے با سہرکار سے از انگلیش بیکینی تلنگلہ سہرکار دے گے کہ تان جانسن سفارت روانہ ہو مگر گردید بشیر الدولہ
 مصوب مہمان دو کلاسے عالی جاہ خط باجال نوشتہ مفصل زبانے انہا پیغام فرستاد کہ عمدہ پانیکہ روز اول میان او شام از طرف
 کمپنی بعمل آمدہ و بر وثائق طرفین ثبت گشتہ از خود سوا شین مذکور ہرگز قنادر سے نخواہد بود یا پر شام ہم بر جان قول و اقرار را سخ و ہم بہانہ
 قدیم باشد بل فضل سبب علو سے شام سر رشتہ اختیار از دست من بیرون رفتہ و کونسل سے ہا سے دیگر کہ با شام مخالفت دارند
 در کلکتہ جمع آمدہ طرف انہا بر طرف من دوستان شام غالب گشتہ سہرکار سے ہا سے استفادہ سے انہا سفارت سیر و وظیف
 امر سے کہ منظور دار و ہر خیر سو فانی رہنا سے شامنا باشد چون چندان قباحیت ہم نہارد بل فضل با پس خاطر سہرکار سے ہا سے
 و دیگر مخالفان خود قبول نمودہ ایشان را خوشنود و فرخص نا عینا قضیہ طول نکشد و خبر نساہا سے تعلیم کردہ کہ خدا خواستہ گردید
 باین حد رسید نام چارہ کار از دست من بیرون رفتہ سرجے ہا سے خاطر خواہ شام شیت نخواہد یافت و در صورت استعلاج نصحت من
 و پذیرفتن مقومات کار با ہمہ کلام شام خواہد اہر انجا امید کونسل سے ہا سے مخالفت شمارا در عرضہ بیخ شش ماہ حکم بر طرف رسیدہ از
 کار ہا سے خود کہ در انجا دارند معزول خواہند گردید چون این خط بعائے جاہ رسید گردین خان را کہ اعظم رفا و معتد علیہ او بود و وجہ کار تا
 خصوص معاملات انگلیشہ موافق رہا و اشعار او بگمان آنکہ ہم مذہب و برضو الباط و قواعد انہا کماہ و از احوال شان بسبب بودن
 برادرش و دیگر دوستان در کلکتہ کمابیش غیر است بعین سے اور و طلبیدہ بر معنوی خط شمس الدولہ مطلع گردانید و در بار قبول
 و امتناع امر کی خط شمس الدولہ متضمن آن بود استشارہ نمود گردین خان کہ سفاہیت محیوم و مرد کہ سبب معزور و از
 کل عقلاً و نجیباً انور بود عدم قبول حکم شمس الدولہ را ترجیح دادہ گفت ما لا جانب ہا سے و انگلیشیان با ہم برابر اند اگر اطاعت
 خواہند نمود روز بروز پست و خوار و ذلیل و معیذہ خواہند شد و اگر بہ جرات و اقتدار کار فرمایند روز بروز غالب و انگلیشیان
 مقهور و مغلوب خواہند گشت ہا سے جاہ کہ خود را تابع راسے او نمودہ بہر حال مطیع و فرمان بردار شش بود بہین ارادہ کما
 بفرمودہ او در خاطر خود تصمیم داد

ذکر اندیشه نیک داشتن حال با از جنگ سینه و مزارجه سر و پ چند طلب داشتن آنرا از مرشد آقا با نیکو در قید و بند
 سال با در با بر اطلاع بر با جماع کوفه ای است به حالت خود در کلا و دشمنان اسباب ساز عی بالکلیشان شوی که عظیم از وقت بکشت
 و برادرش بر سرین بود ایشان در مرشد آقا و مقرون بصلاح حال خود داشت سببش آنکه چون بگفت سید و در عالم سراج الدوله
 با میر خضر خان و دوله رام و برادر میر خضر خان با میر قاسم خان مانند بر سر میر عین و تفسیر بود اندر نوا که ساز عیت بالکلیش
 و در تود عالی با در کارش ساسه احوال آنجا بود اعتمادی بران هر دو برادر ناده آقا را در قایم بود خود داشتن اسلح و اسلحه داشت
 و چون میدادست که فقط نوشتن خط و انا حضرت و دیگر خود را نگذاشته بود که با نظر من بنظر خود آورد و عجب که بهر صورت خود
 بگلکه رسانند و حضرت خا نشان من بر در میر خا ناید تا بران بخا انا ایشان محمد تقی خان با در کوزه کلاسه تبر نیکه که حاکم بر بجم و خود
 یک راسه و دولت خود و دست خود بود نوشت که خود را بخا انا میر خا ناید با در رسانید و خا نایه بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 بر آمدن و رفتن توانند و چون انکار داشتند که از جانیین گر گین خان بود در سر بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 بهر او بگفت و انکار نیکو را با سبب چار پلین روان مرشد آقا با ساخت تا در انجا رسید بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 هر خود با احتیاط در حضورش آمد و انا نسبت بهر دو برادر نیکو در قید و بند ظاهر سوسه اداب و احتیاطی ببل نیار و محمد تقی خان بر رفتن فرمان
 بنفشه بر شد آقا در سید خا نایه بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند ظاهر سوسه اداب و احتیاطی ببل نیار و محمد تقی خان بر رفتن فرمان
 با بان و مال و آبر و ناموس شما کاره نیست که حاکم باه شما را پیش خود طلب داشتند بنیای سفر نموده و بخا انا جمع بود بگفت و دید
 بهر دو برادر نیکو در قید و بند و از اقامت و دیده بند ارک سفر بر آمدند بعد و سه روز انکار از من هم در رسید بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 برادر خود هر دو از من نیکو در قید و بند و از اقامت و دیده بند ارک سفر بر آمدند بعد و سه روز انکار از من هم در رسید بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 حویله و کوفه در بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند و از اقامت و دیده بند ارک سفر بر آمدند بعد و سه روز انکار از من هم در رسید بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 سس نموده باشند با در باطن مردم بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند و از اقامت و دیده بند ارک سفر بر آمدند بعد و سه روز انکار از من هم در رسید بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 بهر دو برادر نیکو در قید و بند و از اقامت و دیده بند ارک سفر بر آمدند بعد و سه روز انکار از من هم در رسید بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 که بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند و از اقامت و دیده بند ارک سفر بر آمدند بعد و سه روز انکار از من هم در رسید بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 در حلیت و در زمان دولت شجاع الدوله تا علم بگفت و در گذشتند دولت فتح چند باین هر دو بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 با اقتدار سس زندگ داشتند که شش بیایه نیست و دولتی داشتند که در عهد آقا انا احدی از انا مبنان هند و کمن
 با انا انا محال بر ایس و دهر سس نبود و هیچ ما مبنان گو یا عیال آقا بودند در بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 مرشد آقا با احسانه داشت سید و از خود نیکو در قید و بند و از اقامت و دیده بند ارک سفر بر آمدند بعد و سه روز انکار از من هم در رسید بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 نقاشی از کلاک نقد بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند و از اقامت و دیده بند ارک سفر بر آمدند بعد و سه روز انکار از من هم در رسید بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 بودند که در سستی باشند یعنی بگردیدن پارچه کاغذ و ما بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند و از اقامت و دیده بند ارک سفر بر آمدند بعد و سه روز انکار از من هم در رسید بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 که باینش محول بر ما بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند و از اقامت و دیده بند ارک سفر بر آمدند بعد و سه روز انکار از من هم در رسید بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 آلا ن که سالها بر قوت آنا گذشتند و کار ما بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند و از اقامت و دیده بند ارک سفر بر آمدند بعد و سه روز انکار از من هم در رسید بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 هر یک از انا مبنان آن خا نایه بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند و از اقامت و دیده بند ارک سفر بر آمدند بعد و سه روز انکار از من هم در رسید بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند
 ذکر آمدن سید و از خود نیکو در قید و بند و از اقامت و دیده بند ارک سفر بر آمدند بعد و سه روز انکار از من هم در رسید بگفت سید و از خود نیکو در قید و بند

حالی جاہ میر عبداللہ صفوی را کہ ذکر کش تقریبات مختلفہ درین اوراق گذشت بنا بر آہستہ نائی او با سٹراسٹ از عظیم آباد طلبہ شد
و بعد رسیدنش در نوگلیر چون جنکوچ نمودن سٹراسٹ از مرشد آباد رسید فقیر میر عبداللہ را با سٹراسٹ متقابل سٹراسٹ نامور
نمود و فرمود کہ شاہ و در را کہ با سٹراسٹ کو را آشنای دیرینہ اید و از شاہان کلمتے ندارد با سٹراسٹال او باید رفت و باید دریافت کرمانے
الغیر او چیست و بچہ ارادہ در نجیامے آید و بیست فقرہ کار مع یک نقدے فارے نویس و دو جامعہ دار ہر کارہ کہ ہر یکے
دہ دہ فقرہ را و او بود با ہر کارہ کہ دو ہر دو جامعہ دار فکرو را فرمود کہ در لباس خدمتکاران یکے سایہ وار ملازم این ہیقتدار و دیگرے
ہین قسم با سیر عبداللہ باشد خصوص و تنیکہ پیش انگلیشیان مذکور باشیم باکے از انہا در خانہ ما آید باید کہ جامعہ داران مذکور در ان
وقت از اول مجلس تا آخر حاضر و سماع و ناظر باشند و ہر چہ گفتگو میان ما و انگلیشیان زبان یا باشارہ و یا بعلانیہ آنہا ہر روز فرستہ
مے فرستاد باشند و یکے از ہر کار ہائے متعین خلا مذکور را بچہ کے ڈاک رسانیدہ و تاکید رسانیدنش بجنور نمودہ خود یا از آمد پیش ہا
حاضر باشند با این حال فقیر میر عبداللہ از نوگلیر کوچیدہ و در گنگا پرنا در سیدہ ملاقات سٹراسٹ بہرہ اندوہ شدیم
و در عین مخالفت احوال تخیلات ہر کارہ با بنجو یکہ ماور بودند گذارش نمودیم سٹراسٹ و ہر اہیانش احوال ما را دریافت
در گفتگو فرمود و احتیاطا کار را فرما شدہ و تنیکہ مناسب بنی بود مذکور کنے کہ دند بعد از نزول در سترل اغلب اوقات اور صحبت
انگلیشیان مذکور مے گذشت ہر گفتگو یکہ در میان ما و آنہا مے آمد ہر کارہ ما مفصل و فقیر میر عبداللہ مجلس ہی نوشتند
یک روز فقیر بنا بر برف بدنامے خود و سیر عبداللہ با سٹراسٹ آباد از بلند انچہ منظور عالے جاہ بود گفت و پرسید کہ سبب آمدن
صاحب چیست ما ہم مجلس صاحب و خیر خواہ طرفین ام باید بر مانی الضمیر مطلع گشتہ انچہ حق و صواب و خیر و خوبے جانتہین باشند
گذارش نامیم سٹراسٹ نیز بابا یک بلانہ گفت کہ صاحب ہندیان رو برو مے ما موافق مضرتہ اسحق مے گویند و رو برو مے
عالے جاہ خاطر خواہ اوشان بنا برین مرتبہ طرفین مستور ماندہ انچہ منظور ماست پر اینہا بطور سننے یا بدبرائے ہین انیقدر سافت
طے نمودہ ما خود برائے سفارت آمدہ و ہم تا رو برو مے عالی جاہ انچہ گفتن است بگویم و انچہ او بگوید بالشیونیم بنا برین ما را حاجت
و رجوعے درین باب باکے نیست و در اختلاط امارد و قبح بسیار میان ما و انگلیشیان بمقتضائے صلاح وقت بعمل مے آمد
تا عالی جاہ از طرف ما مردہ بگمان بگشتہ بخور اید و امرا را تابا شدہ روز یکہ گفتگو مے مذکور میان من و سٹراسٹ گذشت
ہندہ ہم نوشت و ہر کارہ ہا نیز معروض داشتند در رہا گلیور رسیدہ بودیم کہ خط عالے جاہ بہ نیدہ و میر عبداللہ متعین طلب ہر دو
رسید و در ان خط نوشت کہ ہر گاہ سٹراسٹ بشنا از مانے الضمیر خود آگاہی نمیدہد بودن شاد را نجابے نامدہ است باید
قبل از آمدن سٹراسٹ مذکور شاد خود را بجنور برسانید بندہ و میر عبداللہ پیش سٹراسٹ رفتہ مضمون خطا ہر نمودہ عرض
شدیم و دوم ملاقات عالے جاہ رسیدیم

معاودت فقیر میر عبداللہ و گفتگو مے کہ با گرگین خان فقیر را روی داد و در حضور عالے جاہ

در راہ ہر کارہ ہائے امتواترت تاکید طلب میر رسید ند بعد رسیدن بجنور پرسیدن آغاز ناد بندہ و میر عبداللہ انچہ دیدہ
شنیدہ بودیم مذکور کردیم چون سیر عبداللہ سرور و مرحوم فقیر و لیدر ہماشت از گنگو مے آن بے چارہ منترجہ و مکرر گشت
و بیستہ کلماتش را نہ پسندیدہ ملاست نمودہ عرض فرمود فقیر میر عبداللہ خا نہ ہائے خود رفتہ اسودیم وقت عصر بود کہ آدم
علی ابراہیم خان ہا در طلب بندہ آمد و گفت کہ خباب عالے صاحب را ہرہ مخلص اللہیہ اند تشریف باید آورد بندہ لباس دیار

پوشیدہ ہوا رفت دید کہ در قتلوت جاسر کن جام عالی جاہ و گر گین خان رہ روی چہ شستہ اند بندہ دیکھنے و علی ابراہیم خان دیکھ کر کچ دیگر نشست عالی جاہ مذکور یکہ از زبان بندہ شنیدہ بود با گر گین خان سے گفت آخر تیرہ را فرمود بیشتر آئید و انچه دریافتہ آید با گر گین خان گوئی بندہ اندکے پیش آمدہ رہو وے گر گین خان نشست خان مذکور بابر انکہ عالی جاہ گفتہ ہاے مرا لاٹن استاد اند باعالی جاہ گفت کہ خواب صاحب اگر کہے از خبر صدر انگلیش را بشکا قدم معلوم خواہد کہ مرکز خاطر اونی خبر پیش پیست بعد از ان بسوے سن متوجہ شدہ پرسیدن گرفت فقیر اپنے عالی جاہ گفتہ بود گفتش آغاز نادوہ کہ ششیدہ یکہ بر منظر شد و گفت کہ صاحب انقدر چہ اسے گوئی سن ہمار چیز از شامے پرسم جوابش را باید گفت گفتم پرسید گفت اول خود آنکہ ارادہ ستر اسیت پیست و در اینجا کہے آید با خواب صاحب ارادہ و قادر دیا نہ و دیگر آنکہ ہر کار کے کلمہ و فوج سنور و دار دیا تیرہ دیگر و دیگر آنکہ ہا ارادہ و دوستی دار دیا دشمنی بندہ کمال حیرت در روے او دیدہ گفت کہ بندہ را از سلو الہا سے صاحب تعجب سے آید بہن زمان در حضور عرض کردہ آید کہ اگر کہے سینہ انگلیش را بشکا قدم برضا پرش آگاہی بخواب یافت ہر گاہ خیمین باشند بندہ بگوئہر کنون خاطر ستر اسیت آگاہی یافتہ باشند و انچه اندیشہ و غما از طرف اونی ناپیچیل حیرت است اتہا ہر زمانہ شامے آید باید از شامہ اندیشہ و قادر شستہ باشند آنکہ شامہ از وین اندیشہا را در خاطر خود راہ دہید و انچہ در بارہ تجسس و ہر کار کے استفسار سے نالید ہر کہ درین قلمہ و در لکشا خدا ہر اقدیر شعور و لیاقت خود پر کم دیکھن آن مطلع خواہد شت مفسر ستر اسیت پیست انچہ از ارادہ و دوستی و دشمنی استفسار سے رود و بر اسے بعض سوال و جواب نزد شامہ است اگر استر مناسے او خواہید نمود دوستی یا شخا ہر کرد و اگر مخالف مرغہ او بعل خواہید آورد و یقین است کہ تجھبوست و دشمنی خواہد انجامید این سخن با خود قابل پرسیدن نیست حالے جاہ شد بدین اقوال فقیر نمود و گر گین خان کہ از ہمیشہ باسن بدبو و بدبڑ شدہ بندہ را عالی جاہ عرض نمود بندہ در کمال حیرت تماشائے قدرت پروردگار کرد و در صحرای چہ خرم مردم سپہ سالار و مرجع علی عقدہ عالم سوئدہ اند بر فاشہ بچا خود آمد هیچ آن روز عالی جاہ ہمار خود و میر پٹے خان دراجہ نوبت راسی را ہمای استقبال ستر اسیت فرستاد و سیدم کیغہ اہ ذی قعدہ سے یکہزار و یکسہد و ہفتاد و شش جبری بود ستر مذکور بہو نگیر رسیدہ ہا لیکہ ہای دروداد حسین فیضی ہا بر اسے او ہر گشتہ بود منزل نمود و حالے جاہ بر اسے ملاقات آورد و ملاقات فیامین ہند گیر لعل آمد و روز دوم ستر اسیت و ستر پٹے و کچان جان سن و ستر کلشن کہ جو ان فوفاستہ و غفٹہ خاطر و فار سے را درست اخذ کردہ بانبندہ در بہن ملاقات استقبال دوستی بسیار بہر سانیہ بود و دوسرہ انگلیش دیگر با اتفاق بر اسے ملاقات عالی جاہ آمدند حالے جاہ موافق مناظرہ چند قدم از سند خود بظہرین استقبال پیشتر رفتہ آورد و بر کر سے ہا کہ بر اسے نشستن شان گذارشتہ بود دند نشانیہ خود ہم آئنا نشست و رسوم تواضع عطر و پان و خوراقا سے لباس بر اسے ستر اسیت مع اضافہ جواہر پیل آوردہ عرض ساختہ بنگام رخصت نیز تراسر فرش مشابہت نمود و بعد از ان منیافت نمود و ستر اسیت مع جمیع انگلیشیان مذکور بنگام شب موافق و دعا و دعا و بانفع شب تماشائے رقص و آتش باز سے دیدہ و طعام خوردہ بجائے خود برگشت اذان یاد کردہ آمد و رفت انگلیشیان مذکور بعل آمدہ جواب و سوالا و دیان آمد و دگر ہا سے ہند گیر بسیار مذکور شد لیکن ہر بار صحبت بنا جائے اعتقام سے یافت و وقت آمدن آئنا بر سر دروازہ حجاب عالی جاہ حرکت کے موجب ریختن و استحقاق آئنا باشند بعل سے آوردند چنانچہ یکہ بار ستر اسیت وغیرہ و بر وے عالی جاہ آمدہ شکایت حرکات بے موجب ہوا بان و مستحقان در دولتش نمود و میر قاسم خان عدم اطلاع خود دوران امر ظاہر نمود و عذر را خواست اما آئنا سے دانستہ کہ این حرکات مجال یا کر ان بدون عرض عالی جاہ

نیست و از زود خاطر منتهی ندانم چنان عذر خواهم بسیار می نمود چاره غیر از تقدیر احوال انبوه در دوزخ سرکش سبیل و کج جان
 بانس موافق منافع خود اول صبح بر اسب سوار براسی سرشکار از زمیند اسب خود بیرون رفتن خواستند که اندک دورتر فریاده
 های لازم حاله جاه و جمعیت سواران نیز از چار سو پیداکشته انگلیشیان مذکور را از دور رفتن مانع آمدند آنها ازین حرکت متحیر
 گشته بنابر تلبه خود بدیر رشتی و غلظت پیش آمدند پیاده های برقی اندام عالی با دستهای جنگ مشدند و تلبه های سنگین را روشن
 کرده در زمر است افزوده انگلیشیان مذکور هیچ نایب بسیار خود را مجبور و ناچار برگشتند چون بلا قات عالی باه آمدند شکایت این امر
 از محمد بدر برده قتل و قاتل بسیار در میان آورد و عمر میر قاسم خان انکار محض نموده عذر عدم اطلاع خود بچندین وجه درخواست لکین
 از دل آنها غبار این حرکات اصلا برخاست بلکه در روز متراکمتند سد باب صداقت داشته گردید و هر دو زیر قاسم خان بار فغا
 خود مثل علی ابراهیم خان و میرزا شمس الدین و غیره درین باب مشوره می نمود و اینها مامل و انگار خود سخن مناسب در جواب شرطت هم رسانیده
 القاس می نمودند و در کجایه بخت دوستی انگلیشیان حال سخن گفتن در بر و در این خصوص نمادشت اما بعلی ابراهیم خان بهادر و میرزا شمس الدین
 اگر سخنان لالی که متضمن داشته دروغ غبار کرد و رفت و قمار بود گفتند قیامت کلا و حمد و مجادله می خوانند و آن بیچاره را به این بجا می باه و میرزا سید محمد
 عابجا هم منسیده می پسندید لکین وقت عصر که گرگین خان آمده نایک بر جمعیت خلوت بجای می میداشت جمیع مشوره های گفته علی ابراهیم خان
 و دیگر دو تن را همان الزوج خاطر منش شده سخنان لا اعلانی خود را بر مغرور نمیداد و بنوعی حرمش در موضع ساخت که مک و اصلاح آن متعذر
 بود چنانچه یکبار علی ابراهیم خان تنگ آمده عینیه بجای باه و نوشت که هرگاه اتماسات بنده و دیگر دولت خواهان هر چند پسند خاطر مامل
 هم آمده باشند یا ما و اشعار که گرگین خان پذیرائی نمی تواند یافت درین صورت خود را و دیگر خلعتان دولت خوا را در قیاس نگذاشت
 و قاتل و تفکر بر بروی سومه نمارد و آخر آنچه گرگین خان بهادر القاس می نماید بعلی می آید پس النسب آنکه زمام این معامل
 بکف اختیار گرگین خان گذار شده خود را و دیگر نندگان دولت را عبث و عبث رنج بایده داشت و هر چه گرگین خان بعرض رساند
 مطابق آن چنانچه بعلی می آید بعلی باید آورد و سر شریعت و خیره را بخرکات سبک که لالی شان غما و ندانان اقتدار و عیسیت آورد
 خاطر نیاید ساخت اگر اینها بمصلحت نمودن و باقتناع و آشتی بودن منظور است این قسم را که اصلا رسله بنده عا ندارد و اگر سخن
 آنها پذیرفته نیست و اراده بر آن نیستین عبا و عبا و کار را بر اصلاح گرگین خان در خاطر مامل را گرفته باز هم سفر اتا را بجا نیندازند
 اسپیدی و جهان با می بیرون و لالی شان خدا وند می نیست اشفاق و الطافیکه از همیش با اینها ساک و معمول بوده درین
 وقت که بفارست آمده اند قدری بران باید افزود و خوش و در مرض باید فرمود و باستعداد و در و بک که منظور است باید
 که شصت و چهار حیات مذکوره در بر سطوت و شوکت جناب عالی می افزاید و نه از قدر و منزلت انانچه پرنس می که با دیگر ازین
 که بنیاد لکیده و ندادنها حکم تر شود دیگر سوده نمارد چون این کلمات بگوش گرگین خان رسید و بخیر و از آمدن در بار دوسه
 روز پس تفاعد و زید درین ضمن کشتی از کلکته بر بار بعضی اجناس و در تحت اجناس با فصد ضرب بند و قیچی که یکم علی
 عظیم آباد می رفت در رسید و گرگین خان فراموش نموده رانده بگذاشتن آن بود و سر شریعت مکرر باه عدم تلاشته آن کشتی
 و سروان بدون فراموشی و تجسس موافق معمول معروض داشت و غرض پذیرای نمی یافت علی ابراهیم خان گفت که کار و شش
 درین خصوص قائده نمارد اگر ایشان منظور است رفتن نمود و قیامی چه قیامت دارد و اگر جنگ است بر و نه ازین دوزخ با فصد
 دیگر هم اگر افزود باشند چه می شود هرگاه از دهن را بکلیکته با دهن را با فصد هم توان جنگید عا می باه گفت که ایمن سخن یا
 گرگین خان نمی تواند که بگوید علی ابراهیم خان فرمود که اگر مرخصه حضور باشند با گرگین خان گفتن چه در کار است عالی با بکات

البتہ رفتہ با او بایر گشتہ و بایر پرسید تا اوچ مصالح سید محمد علی ابراہیم خان قبول نمود و حالے جاہ مشغول گشتہ راجہ فوجت را سے و علی التبع
 خان را پیش او فرستادہ استند عاے آمدن او بدربار و استشارہ در خصوص این کار نمود علی ابراہیم خان در راجہ مذکور پیش او
 رفتہ بیجاں عالی جاہ رسانیدند کہ گزین خان بر گشتہ و جواب داد کہ من دار و غلہ تو پ فائز و مر و سپاہ ام با شورہ کار سے غلام
 شورہ از مساجبان دولت خواہ خود بر پرسند ہر گاہ حاجت بر جنگ خواہ شد و مر خواہند فرود در جنگ حاضر بودہ رفتہ بتقصیر
 خواہم شد شورہ راستہ دائم راجہ فوجت را سے از عرب آزد دگے او خاموشے گزیدہ بسوسے علی ابراہیم خان دیر علی ابراہیم خان
 اگر گزین خان را مخاطب نمودہ فرمود کہ جواب عالی جاہ از دار و غلہ تو بچنانہ خود مصالح پرسیدہ و ظاہر است کہ بے مصالح شما کار سے
 نیکن پس چرا اپنے در حق خود واقاے خود بہتر سے و اندیشی گوئید کہ گزین خان رد سے بسوسے علی ابراہیم خان نمودہ خواست کہ جواب
 دو را از مصواب بر تشبیر و تمثیل ادا کند ہر دو دست خود و امحاوی ہر گزیدہ گشتہ گفت کہ بالفعل از باب صاحب انگلیشیان
 این قسم یعنی برابر ہر گزیدہ ادا ناکش شان یک دست خود را بلند کردہ انگشتان دست دیگر را فرو گرفت و گفت اگر اطاعت مطریت
 نکنند این قسم ہم اہمنا غالب می آیند اگر اطاعت کنند بطور انگشتان دست دیگر مغلوب خواہند بود دیگر مختار اند از ہر دو صورت
 ہر چہ پسند خاطر باشد عمل کنند فرستادہ از انجا خبر غاصت احوال دامن و عن با حالے جاہ ظاہر نمودہ و داعیہ مصالحہ بالحرہ موقوف گردیدہ
 بنائے مناعت گذشتہ آمد سراسیمہ ناچار گشتہ رخصت خواست اول خود را رفتہ رخصت اور سے از انگلیشیان مذکور
 نمود و آخر الامر گفت و شنود بسیار را رفتہ شد کہ سراسیمہ و انگلیشیان دیگر بر ذمہ اسطرچہ را معوض میرزا محمد علی و حبیہ و مال
 خود کہ در کلکتہ بنقید بودند در مونگیر گنڈاشت موعودہ اگر ہر گاہ از مالک ص شدہ خوانند آمد سراسیمہ رخصت خواہم نمود سراسیمہ
 برگ خود دست گذشتہ را رفتہ باندن در مونگیر شد سراسیمہ و غیرہ مرض شدہ بود اسے بجز و کشتیہا سے خود را و کلکتہ گردانند

ذکر بر گشتن سراسیمہ و غیرہ انگلیشیان بطرف کلکتہ از راہ دریای و جنگیدن سراسیمہ در
 عظیم آباد بایر محمد سے خان و غالب آمدن اول بار و گرفتن قلعہ عظیم آباد و گزین خان میر
 محمد سے خان و رسیدن فوج دیگر از مونگیر آخر بہان روز و برگشتہ آمدن میر محمد سے خان
 ہمراہ فوج مذکور و غالب آمدن بر سراسیمہ و غیرہ بہ تقدیر ایند و قدری و کشتہ شدن
 سراسیمہ در مرشد آباد و التهاب یافتن نا کرہ عناد و فساد

چون سراسیمہ دید کہ حالے جاہ مغلقات التماس اورا شنید و بیچ وجہ خاطر داری او بمیل نیاد و ناچار در کمال غیظہ و کدورت بطرف
 کلکتہ برگشتہ و بسراسیمہ نوشت کہ میان او حالے جاہ محبت در گرفت و خبری داد کہ و مقابلہ خواہ شد شما خبردار دستہ کار نار
 بودہ ہر چہ از دست بر آید در ان قاصر نخواہید شد سراسیمہ ہم کہ دل چر سے از حالے جاہ داشت و با جملہ کونسلہا سے
 سوا حق خود در کلکتہ مقین سے پنداشت کہ بجز رسیدن سراسیمہ کلکتہ حکم کونسل تضمن جنگیدن با حالے جاہ و امتناع مالک
 از دست آن برگشتہ بخت خواہد رسید چند روز انتظار گذشتن سراسیمہ از مدد و حکومت مالے جاہ و مراجع سپاہ اکوٹہ
 چون بحساب روز و کچ سراسیمہ از مونگیر معلوم نمود کہ الحال سراسیمہ از مالہ افواج مالے جاہ بیرون رفتہ کلکتہ رسیدہ شد
 نتیجہ جنگیدن بایر محمد سے خان و توجہ توجہ عظیم آباد مجرم نمودہ رفتہ بجز کتر سے کہ سالار فوج انگلیشیہ متعین عظیم آباد بود نوشت
 کہ مشب باطل فوج در کوٹے آمدہ جمعیت بایر نمود و صبح بر قلعہ ریختہ انواب حصار را با یکشود و در کوٹے زینہ اسے متعدد و از سے

و چون بر آید بالاسه حصار مرتب و تیار شود نگذاشت و پاسه از شب گذشت به اکثر خلعین که بر صبر بنشیند و در وسط شهر خاوه داشت
 که قلعه نوشته طلب داشت و اکثر مذکور به اطلاع از داعیه رب و جنگ بر خاسته پیش مستر اسن رفت بعد از رسیدن
 در آنجا معلوم نمود که اراده چیست میر محمدی خان بنجر از داعیه انگلیشیان در قلعه بنجته تعلیم آبا و که در الاماره صوبه مذکور
 بود و استراحت و افواج متعینه تفصیل با سیه حصار نیز تیار میفرستد و به انتظامه متوالیه که حالیا درین دیار و افواج و انتشار
 یافته یعنی مانع در خواب و تیار و اکثر در قلعهاست خود متفرق میشد و آرام بوده مستند قلعه دار سیه کس نبود
 سیر کترس و غیره انگلیشیان با افواج همراه بود پاسه ملاوت بین نهاده زینه پاسه مرتب مایه و احوال حصار از طرف
 بر چنگ بر لب در پاسه مابین حمله میر محمدی که در انگلیشی است گذاشته و در ازیم ماه ذی الحجه الحرام سنه
 یک هزار و یکصد و هفتاد و شش حیره بقدم جرات بالاسه حصار بر آمدند از مستحقان قلعه قلیل باقیست که در گرد و افواج آن کسان
 مانع بودند و بعد از آن خبر دادند بنشیند اما مخرج سافند اما قیام نگذاشتند و در روز دهم آمد یک افواج از رسته بازار
 کلان که مابین دروازه مغرب و قلعه پادشاه است و فوج و دیگر از کثرت و فوج در رسته حمله دیوان شاک کتان با پیشتر گذشت
 سیر محمدی خان و دیگر افواج متعینه شهر و حصار بنشیند و از توپ و شاک خبردار و افواج غفلت میداد رفته بهر سیه انگلیکان
 اضطرار میسر گشت بر رسته مخالفان رسته افتد تا به رسته کور بهر رسید و مقابل و دیدار از آن طرف بغلک بندوق
 و سیر دادن توپ چهره دار آتش باز سیه شروع افتاد محمد امین خان سیه چند کس که ازین طرف مجروح گشتند دیگر از پاسه
 ثبات و قرار بنزد و شکست بر میر محمدی خان و شمشیر برکت علی و محمد امین خان و غیره افتاد میر محمدی خان از راه دروازه
 مشرق بهر رسته اراده رفتن بسوی سوهلگر نمود و شمشیر برکت علی مضطرب الاحوال از کثرت گران سیه بهر رسته بهر سیه
 بر لب دریایچه و سیه رسید و مضطرب راه سیه میر محمد امین خان برگشته داخل عمارت حبیل ستون زمین الدین
 احمد خان گردیده دروازه را بر و سیه خود دست و در آنجا مستند مانع نوشته تا به پیش آید دلال سنگه بنر سیه در دروازه
 قلعه بنجته را بهر رسته ایستاد و بندوق میزد و از حبیل ستون هم گران بندوق بهین شتم بهر سیه و افواج انگلیشی در تمام شهر بنشیند
 تفصیل بهر سیه حصار شهر را سنگم ساخت و از دروازه مشرق بهر سیه میر محمدی بنر از حبیل ستون و قلعه پادشاه که در آنجا دلال سنگه
 و محمد امین خان قائم بودند تمام شهر و علی انگلیش در آمده تا در بهر سیه و دست مظان و بهر سیه و گنج بهر سیه لشکر ایشان رسید
 غاصب مردم را بنجا طریقه جمع آن نمود بهر سیه در آن خانه نگذاشتند و این عمل گران بهر سیه ایشان تا آن زمان بعمل
 نیامده بود درین عرصه میر محمدی خان بنجته میر سیه و بهر سیه که افواج دیگر از سوهلگر فرستاده و مایه و یک سیه میر محمدی
 خان و حصار تعلیم آبا در سیه میر محمدی خان را بهر سیه و در دروازه شاک بهر سیه و در دروازه دلال سنگه
 در حبیل ستون قلعه در آنست به میر محمدی خان بعزم از شراخ شهر از دست انگلیشی بیاسه شتابان حاذم شهر تعلیم آبا و سیه
 و از راه لب دریا تا بهر سیه و سیه معروف رسید و سیه آورد و بطرف دروازه مشرق بهر سیه نمود و چون نزدیک بنر
 مذکور رسیدند انگلیشیان و توپ خود را در دروازه مشرق بهر سیه بیرون کشید و بهر سیه خندق قائم کردند و خود و سیه لب بنشیند
 در آنجا ایستادند میر ناصر در و غرض بان داران و جعفر خان و عالم خان که پیشتر از مالک ارسته رسید و میر محمدی خان
 را همراه آورده بودند بهر سیه باناسه متواتر و بندوق و مالک جمعیت افواج انگلیشی را متفرق و متفرق گردانیده حمله کردند
 فوج انگلیشی را دل از دست رفته پاسه ثبات بهر سیه نماند چنانچه در بهر سیه و توپ خود زده را و فرار پیوند و میر محمدی خان

سجده سرور اندک زمانه رسیده در تعاقب شان رویه مایل باطل این خبر افواج دیگر را که بر برج وحصار استوار بودند نیز مضطرب
عظیم روی داده عاصرا را اختیار افتاد و فتح و نصرت نصیب او ایستاد دولت عالی جاه گردیده عصارا از دست رفته باز پرست آمد
و انگلیشان گر خجسته و از شتر بر رون رفته گوشه خود را استوار ساختند افواج منصوره عالی جاه از مالایه فسیل طرف کثر که بر من
از رهام نموده گوشه را بر توب اندازند که گرفت سراسر اسن بالقیه اسید فوج انگلیشی تاب استقامت در کو عینی یافته از شرب
از خجسته به جهاد نموده خود که در باقی پور بود در دست درین عرصه انکار ار سینه باشش پیش در هشت توب و سراسر انعام آن رسیده
بامیر مدد خان و غیره ملحق گردید و هنگام صبح از گریختن سراسر اسن آگاه گشته بهینیت مجریه در تعاقب افواج انگلیشی عزیمت
نمود سراسر اسن بر این احوال مطلع گردیده در انعام طاقت پادار که نیافت و بسوا که شتیه اسف فوج خود بطرف چپ روانه انعام
در دریای سرح که آن طرفش مدو به شجاع الدول است عازم گردید و رام ندیده خود مدار سراسر کار ساران تنگله به بقدر که
به درجات را کار فرما گشته بر سر انعامت و از طرف کسیر سرح و فوج همراهم خود و دیگر افواج تنهیه انعام یکبار سراسر مدد
بانیار شتافت چون اجل سراسر اسن و غیره انگلیشی همراهم رسیده بود و با آنکه دو سپاهین فوج همراهم داشت چیزه از دست
آنها بر نیامد امیر غیره بقدری گشته در دست رام ندیده و غیره گرفتار آمدند و این خبر مفصل بهایه جاه رسیده و سراسر انعام از
نخوت و غرور و وسیله اطاعت راسه گرگین خان از خرد در درگردد و در وقت عصارا اول خبر مقبله به میر مدد خان و مفتوح
شدن عصارا عظیم با و بدوست انگلیشیان رسیده و مان از قالب میر قاسم خان بدرفت و دو پیر شرب گدشته خبر رسیدن
میر نامر و غیره و غالب آمدن میر مدد خان با عانت این فوج بر انگلیشیان و انزعاج نمودن قلعه از دست ایشان و گریختن
سراسر اسن صبح باقی فوج رسیده و مان از ترن رفته میر قاسم خان باز به بد نش بر گردید و با وقت حکم بنواختن نوبت شادمان
نمود و صدایه تقار و شادمانی از انعامت او بگوشش امانی و دلاسته رسیده صبح لازمان بر لایه گذرانیدن نذر مبارک
باد شتافت و بار عجز یافته بگذرانیدن نذر مبارک است حسب تنجهن میر عبدالعزیز را بهین اندیشه جنگ انگلیشیه رخصت
میر فتن عظیم از اندامه بود که با داپاس آشنائی با میر عبدالعزیز ساخته از طرف غار خود که متصل به کوه کوهی است
راه داخل شدن دهد میر نه که در فقه و تقاضا هر دو بر ابرهم مینور و دش رسیده نذر مبارک باد گذرانیدن به میر عبدالعزیز گفت
که شماست گفتید که انگلیشیان مردم را زنده می خورند که در برهه آنهاست و اندیشه میر مرقوم را حواس برانان
و بند را گفت که آشنائیه شماست و اگر ظاهر می باشد موجب سلسله کرده فوج را مخفی در خانه خود علیحد است این هنگام
بر پا نمود بنده عرض نمود که من در چه عرصه ام که با آنها آشنائی تو انتم آشنائیه و اگر با جناب مالیت ام مردم
را باید که با آشنائیه آنها دوست او دوست است و با دشمنانش دشمن اگر و اگر دوست سرکار است ما هم دوستدار
اویم و اگر دشمن است باز یا به تر دشمن اویم الفقه بعد اسفان این خبر که را حکام نوشته بکام مالک محروسه خود فرستاد
که میان امار انگلیشیان الحال آشته و داد نامده عداوتها تحقق گردید هر یک ازین جامعه هر یک را یا سب از تیغ بگذرانند و شاید
در باره سراسر اسیت حکم مرجع براسه کشتن او و همراهمانش نوشته باشد یا بهین حکم عام که در مرشد آباد رسیده سراسر اسیت
بچاره رابع همراهمانش شمسوار بیگ و خیره جان و داران لازم میر قاسم خان محصور نموده هر چند خبر و الحاح
می نمودند که از اندامه پیش میر قاسم خان بغیر سید سفلد با سه بلیه ننگ و عار و نمان شان گوشش نگرفته اند
خجسته تباریچ بهیچم فیکر سینه کنیز را بکشد و بقتلش ببرد همه آنها را به تیغ بیدریج گذرانیده و همه آنها را زود

عالی جاہ فرستادہ وہاں روز کوٹھے جامعہ انگلیشیہ کے لقا ہا یا دار اشتہار اور دو جہ تاراج رفت + +

ذکر قسم نمودن کونسل کلکتہ جنگ سیر قاسم خان و بر آوردن سر جعفر خان بر ریاست نگالہ
و عظیم آباد و تیج مواد اعظم فساد و مفید رسیدن سسر اسن و غیرہ انگلیشیان کہو نگر نزد عالی جاہ
و جنگیدن محمد تقی خان بہادر در نواح کٹوہ باخوج انگلیشیہ و کشتہ شدن کبکمال شجاعت در عین زرنگاہ

سیر محمد قاسم خان چون دید کہ الحال غیر از جنگ پارہ فائدہ محقق نہ تان بہادر فرید را بر هجوم راکم خبردار سے و تیار سے محاربہ
انگلیشیہ نوشتہ جعفر خان و سالم خان و شیخ نبییت اللہ و غیرہ را بہ ملک اور فرستاد و امور ساخت کہ ہر گاہ انگلیشیان ان ملکاتہ بقصد
سنا عبرت آید خان مذکور بمقابلہ شہید باخوج متعینہ ہر شدہ آباد رسیدہ سامنے کہ حاجت بان بود از سید محمد خان نائب نظامت
مرشد آباد درخواستہ بطرف پلا سے و کٹوہ بیرون رفت و محمد تقی خان بہادر نیز باخوج آراستہ خود از بیروم انصفت نمودہ در کٹوہ
اقامت در زمین چون خبر کشتہ شدن سسر اسن کلکتہ رسید شمس الدولہ بہادر کوٹھے متعین ہندیدہ و عید بسید محمد خان نائب
عالی جاہ نکاشتہ قبل مضرتش آنکہ کشتن سسر اسن چارہ کہ بسفالت رفتہ بود از چہ راہ بعل آمد و این ہیئت ہم دوران خط
مندرج بود جو بلیت بآئین شاہان و رسم کیاں + فرستادگان امین اند از میان و وزیر خلاصہ این مضمون اندراج داشت
کہ اگر این حرکت رفتہ براسے خود بے حکم آقا بعل آوردہ اید سراسے ان در کنار شانانہ خواہ شدہ اگر لغیران سیر قاسم خان نورہ اید پیہ
ناکہ رگاہان در میان ادا ایشان چہ خواستہ است و بعد ارسال این خط کوٹھلیہ اسے کلکتہ را آتش بجانانہ در گرفتہ اجتماع نمودہ
شمس الدولہ را ماسے حالے جاہ دانستہ قسمین او نیز بودندا اتفاقا شمس الدولہ را در ان روز کسل مزاجے عارض و ولایت آمدن
کونسل نبود لہذا در کونسل حاضر شدہ سسر شنگ عدا الدولہ بہادر جلالت جنگ راکہ شمس الدولہ کیدل و دیگران و خود نیز از
جلتہ کوٹھلیہ با بود در کونسل فرستاد تا عذر بیمار سے شمس الدولہ خواستہ در جواب سوال انچہ حاجت افتادہ طرف شمس الدولہ کوٹھلیہ
بعد ازان کہ سسر شنگ شامل اجتماع کونسل گردیدہ کوٹھلیہ اسے دیگر احوال شمس الدولہ را پرسیدہ تا مرضش را حیل راستی بیان نمودہ
و ملاقات نشان افرو و چون این اجتماع بارادہ دستور و مجادلہ سیر قاسم خان بود گفتگو سے این امر شروع نمودہ از شدت غیظ و طیش
در گفتگو سے خود دار سے نتوانستہ پیچھے بخان نامناسب نسبت بشمس الدولہ و سسر شنگ بر زبان آوردہ سسر شنگ با آنکہ
کوٹھلیہ بود تا بسخنان سسر اسن نیاوردہ ہا ہر گز خوشنہ در میان آئین شمس الدولہ باستیلا این خبر بلباس مالت چارے کہ در
برداشتہ کونسل فائدہ شتافت بعد از ورود و وقوہ در ان مجلس پرسید کہ صاحبان چہ سے فرمانید و مرضے چیست اکثر کوٹھلیہ ہا کہ
باسر اسن و سسر اسن ہر دم و ہم نفس دبا حالے جاہ و شمس الدولہ ناخوش بودہ اند و کشتہ شدن سسر اسن و مغلوب گشتن
سسر اسن تک ہر جراحت نشان پاشیدہ بود از شدت غضب بے لحاظ حال و مال زبان بہین مقال کشادہ کہ مرضے ماخیز از انتقام سسر
اسن از عالی جاہ و جنگیدن با ان گنیہ خواہ دیگر چہ سے تو اندو دس الدولہ در جواب ان ہر گاہ ازین طرف افواج ما بجنگ عالی جاہ دستیارال ہند
بہار از سمر در ان و سولداران انگلیشیہ دروست سیر قاسم خان گرفتار اند ہر گاہ ازین طرف افواج ما بجنگ عالی جاہ دستیارال ہند
و یقین است کہ براسے انگلیشیہ عالی جاہ ایضا خواہد کہ مناسب و مصلحت آنست کہ اول نیر سے فائزے استخلاص مقتیدان خود از دست
ان سفاک بے باک نایم و بعد از ان بنامندہ و انتقام پردازیم چون کوٹھلیہ اسے دیگر راعن غالب بلکہ یقین بود کہ شمس الدولہ
بیت و نہرت سیر قاسم خان سے ناید این سخن اورا ہم محول برتر ویر نمودہ بر اشتہاد و در جواب بران کاغذ کیہ شمس الدولہ

نوشته در کونسل نمائندگی بود هر یک به بحث خود نوشت که اگر مدبر بر میدان را بر سر قاسم خان کند ما را غیر از انتقام امر سے دیگر با او
 منظور نیست و هرگز در آشتی با او نخواهیم نشست الدوله کا مژده کو را که دست او نیز عهد برای فتح بدنامی او بود و در نوشته وجیب
 خود گذاشت و گفت الحال بدون تامل به غایت پیش میر جعفر خان باید رفت و او را بجای میر قاسم خان منصوب ساخته با فوج خود باید فرستاد
 و با تقاضای پیش میر جعفر خان آمده خان مذکور در تکلیف امارت بنگال در فاقهت سراسر خود نمود و بعد بفرگشت و تعیین بعضی شرط
 و استحکام قول و قرار با یاران و قاسم نیزه سفر لشکر خود و میر جعفر خان درست دیدار گذاشته باره اعدای و قتال با عالی جا به گشته
 اقبال برآمدند و مسلمان و غیره انگلیشیان بدست رام هند به فوج مبارک سراسر کار سارین و حردو گرفتار آمده قوب و دیندو قتلے چنانچه
 اینهاست اسباب و سرانجامیکه در کوفته و باقی پور و برادره مسلمان بود و به بنابر کار عالمه ما در آمده انگلیشیان مقید ایرامند
 خان حسب الحکم عالمه ما به بونگیر فرستاد و عالمه ما به مسلمان و غیره مرداران را از احوال شیخ فرحت علی خود و سولدان بچاره
 را نیز مقید داشت و میر را انگلیشیان بدست عال میر قاسم خان آمده بود و بعد با آنها حکم فرستاد که بچاره ارا از تیغ بگذرانند یعنی از آنها
 ترحم خود و عقل کار فرموده و چند روز در بنگال کردند بعد از آن که غلبه فوج انگلیسی مشاهده کرد دید مقید را را سر دادند و بعضی از
 آنها که خیر و سرینه خرد و بطن مغرب دور از افواج انگلیسی بوده اند مقید ان بچاره را نیز تیغ بیدریغ کشیدند مسلمان و غیره
 انگلیشیان را با محاللات شیخ فرحت علی و گرگین خان سپرد کمال تاکید در حفاظت و نگهبانی آنها سے خود و در زسے و اکثر نظر بر
 احوال مسرت و مقدمات خود و بعد گرفته فرستاد و نظر بر اینکه آن عزیزان را برین احسانا کرد و منتهی در باره او گفتن ضرورت
 بهر اعتبار اقتضای وقت مسرت شمرچگان میرفت بلکه مقین بود که خبر آمدن آدم او نزد بنده بجایه ما به به شهر رسید به باشد
 اگر سن اظهار این امر که از سن بدگمان تر خواهد شد لهذا بخل احوال ذکر کردیم به ما به غنیمت جواب داد که ارشاد می شاست معنائی
 ما را که درین وقت خبر گیرے او نایب الاما این سخن بکنز و کتابی بود بنده التماس کرد که با جناب عالمه ما به زیاد و تر ازین آشناست
 و فاطمه در پیش بسیار سے شنیده برین عرض کردم اگر معنائی بجمال او منظور باشد معل می و اگر تقصیر و از سرکار باشد مرا کار با و نیست
 هر چه برسد و اندر بعل از تقسیم کرد و فرحت علی را پیش خواند و گفت که اگر کفر و کلام حسین خان بچهار ما فرستاده ایشان خود چون بدست
 من بودند المانع کردند برین قسم جدا با آدم ما سے او میرفت باشند و شایسته خبر از پیش خود ندانید و آید و احتیاط کنید که او را
 در ماکول و مجوس و ضروریات دیگر مقید نشود و احتیاط کنید که او در وقت و پیغام و سلام احوال لشکر ان نماند که مرمان
 غنیمت ما سے بزرگ ما شد و بنده بجان خود حرسید و دیگر ازین منقول با او بگفته گفت و انگلیشیان بچاره بکمال حفاظت و احتیاط
 در دست مردم مذکور تا رسیدن عالی ما به در عظیم آباد مقید بوده اند

ذکر سترالی شیخ نبیست اللہ و عالم خان و جعفر خان و غیره از فرمان محمد تقی خان پیش قدمی خود می
 نمودن در جنگ جماعه انگلیشیان و لفاق و زرنیدن سید محمد خان نائب مرشد آباد با محمد تقی خان

محمد تقی خان بادر که الفحقیقه سردار و لاق ریاست و سرور کا بود یا سید محمد خان نائب مرشد آباد که مرد پوچ و بیخ محض بود در احوال
 فروغی آورد و دیگر نه می تواند شد که جوان مرکوب املاحت حسین النیم نایب ازین محرمی سید محمد خان آتش کینه او در کانون سید
 خود سے افروخت و بهر آتش رشک و حسدیکنا سے و بلند آواز گے او سے سوخت و درین لاکه خان ما در مذکور جنگ انگلیشیان
 با سرگشته در جراح کثره رسید بعضی مرابطه آلات و ادوات حروب از سید محمد خان که حاکم شهر و صاحب اختیار این اسباب

آنجا برو دلب سے نمود آن اتحق باز دوسے شکست یافتن و برہی کار و در ایصال اسباب و سر انجام مطلوب تکل سے ورزید و قیامت
 مال این کار کہ موجب نصبت و خسران او و آقا سے او بودنی نصیب تا آنکہ افواج شیعہ از موکیہ برخیزد آبا و سیدہ عالم شہر گنجی
 نیست کہ فوج مذکور را بنا بر فتنہ خود از طرف محمد تقی خان داشت و دلاست و ترغیب بدم انشغال فرمان محمد تقی خان نموده باشند نفس
 آنکہ چون شیخ بہبیت آمد و عالم خان و غیرہ نزدیک لشکر محمد تقی خان رسیدند ہم خید خان مرحوم با آنہا گفتہ فرستاد کہ کیجا باید شد
 با اتفاق با یاد جنگیدن ان اہلخان خود سرگوش بفرمان او کردہ ان طرف ہوا گیرے علیہ و فرود آمدند و روز دیگر خبر آمدن دوشین
 انگلیشیہ اہلک کہ ظاہر کو کھلی جامعہ مذکورہ در آنجا بودند و فوج مذکور را در وقت بر سر آہن ساز خود نمود و محمد تقی خان را گندہ فرستاد
 مدد ما بہ بیعتہ از برق انما دان با یاد خود محمد تقی خان بنا بر سر انجام کار سرکار و دفع بد تاسے خوشیہ کیجا کہ خود ہم ساند و قیامت
 چیدہ ہر اسے جزا تر ہاسے مذکور بد و پیہر سر اسے نگہداشتہ بنیاد بلکہ ولایت وہ باشند و یوز باشند و منک باشند ہاسے انما سر
 کردہ بہ قدر لیاقت سر و اسے در ہا ہر یکے ازینا بازند و پیہر و سے پیہر و شہادت پیہر و صدر و پیہر مقرر کردہ ہمیشہ از انہا
 مشق برق انما دے در پیہر و سے خودے کنانید و ہر اسے بار بردارے آہن ساز سر کار خود با و دگا و شتر و غیرہ مقرر داشت تا انہا
 سوسے جزا شہر گنجی و ساز آن دیگر ہر اسے بردوش و ہاسے مددے ناخند باشند و فوج از انہا از انہا فرامرز جیلہ خود
 کہ سالار آن فوج و حربے ان جامعہ بود و یکک خود دسران مذکور فرستاد و جامعہ داران تعیینہ مرقومہ با اتفاق فرامرز سطر شہر
 رفتہ با جامعہ مذکورہ مقابلہ نمود و کسب اہتمام فرامرز بران دو پلٹن غالب آمدہ پلٹن ہاسے مذکور را تاجہ ہائیکہ از آنجا بر آمدہ بودند
 برگردانید و خود در پے آہن ساز رسیدہ ہاسے مذکور را از بیٹنے اطراف محصور داشتند تا آنکہ وقت شب پلٹن ہاسے بردوان
 و دیگر افواج از ہر مادہر مکان بدو پلٹن ہاسے مذکور رسیدہ چون صبح شد بہبیت محبوبے و دکر و فرسیدار در میدان بر آمد
 و جنگ شروع گردید آن وقت عالم خان و شیخ بہبیت اللہ و غیرہ حواس باختہ و قدر نصبت محمد تقی خان بہادشا خبیہ بقدر وضو
 دست و پا سے چلبانیدند آخر الامرین مجروح و مقتول شدن اکثر خزانہ داران محمد تقی خان جامعہ داران مذکور تاب جنگ
 نیاوردہ بناچار اسے فرارے شدہ چون نزدیک لشکر محمد تقی خان رسیدند خان مذکور کشتیہ را با طرف خود کشیدہ گریختن
 را راہ عبور در لشکر خود داد و گفت کہ مصاحبت و مشارکت اینہا فوج ما را ہم شکستہ خاطر و در جنگ خاصہ خواہد ساخت و فوج
 انگلیشیہ بر لشکر مذکور غالب آمدہ دوسہ کردہ از آنجا بہبیت آمد

ذکر جنگیدن محمد تقی خان بہادر تبریز سے کوزہ کلانے کشتہ شدن در میدان حر و از ناہنگ و دش آسانی

محمد تقی خان بہادر روز دوم با سونم خیمہ ہاہ محرم شہر صحنہ یکزار و کیصد و ہشتاد و ہفت ہجیرے بعزم استوار پای ثابت و قرار
 در کاب گذارستہ بہ باد پاسے راہدار کہ چون عمر خزش سیک و تھار بود با جمعی کہ ہمراہ داشت بدون استمداد و استعمار
 از اغیار سوار شدہ رو بمیدان کارزار آورد و ہمراہیان خود را تشلیہ و استمالت بسیار فرمودہ و تحریق و تشجیع بہ جنگ مخالفان نمود ہر یکے را
 بوجہ فتح امیدوار ساخت و بدو لجنی چنانہا خواست کہ در راہ او سر با فتن آسان شمرہ یکے بردگیرے سہقت سے نمود و خان
 مرحوم سرداران ہمراہے خود را تاکید نمودہ و صفوف افواج خود را منظم و منسق داشتہ پیش میرفت چون با فوج انگلیشی
 مقابل گشت و جنگ در پیوست و از طرفین توپ انما از سے شروع افتاد قدم تقدم از طرفین پیش رو سے ہم سے آمدند
 کسانے را کہ آجال شان دران رفتہ بیا ان رسیدہ بود ہر یکے در وقت معین خود ہدف تگہ توپ و چوہہ ہائیش گردید شہر

ناگوار مرگ می چشید تا آنکه بدلی در محضر قتل خان آواز غلبه در لشکرش ظاهر گشته افواج انگلیشی اندک مغلوب گردیدند و درین عمره ادا یک
نفرم گولی در پائین محضر قتل خان رسید و اسب سوارانش در میدان غلطید بر اسب دیگر سوار شده بان شمشیرات و بیعت بر خصم می نمودند و
شکل مصیقت انگلیشی گردید و مصیقت آنها است همیشه پس ترس رفت و انضباط و ادبیکه در آنها مقرر است جنگ کثرت می رفتند
تا آنکه گولی دیگر بر اسب سواران محضر قتل خان رسید و این اسب را هم غلطانید بر اسب سوم سوار شد و چند مرتبه شمشیر رفت درین عمره
یک گولی در بلبوسه سینه خان مرقوم رسید و از پشت او بدو رفت و آن دلاور بهادر در من خود را فراموش آورد و در بدوش انماخت
و در من را از نظر رقاسه خود پنهان ساخت و باز بیشتر رفت انگلیشیان در عین پس با بی فوج را در میدان ناله بلور کی نشانیدند
و محمد تقی خان بهر حال که در سیه مشهور بود تا بر نواخته آمد چون بلب دریاچه مذکور رسید او بیافیه معیبه می جست و ترسید
تا بویافته بهیبت مجوسه یکبار شک کرد و درین شک بسیار از هم پاریان محضر قتل خان را بگذاشت و ملک مردم گردید و بدو یک
گول بر پیشانی خان بهیال که ناصیه اقبال عالی باه بود رسید و در پی رقاسه خود به عالم عقبی شتافت و شکست برقیه
افتاده بادل و نیم در کمال خوف و بیم گشتند و انگلیشیان مغرور تصور گردید هم آغوش عیش و طرب گشتند شمع بهیبت الله و غیره
افواج متعبد که اسلا ملک محضر قتل خان زکروه از دروازه شاکه بود و در شاهده این احوال نمود و راه فرار میجو و ذم افواج قاهره انگلیشی
مخبر و مان لا از میدان برداشته بر اسه عدا و بهر اکثر سپردند و خود دو روزی توقف نموده و اصلح لشکر و تیه اسباب حرب
و سفر نموده عازم پیشتر گردیدند سید محمد خان استماع این خبر مضطرب گشته از کمال عین و بدو بی آنکه مردم را فراموش آورد و با کس
اسباب و اثاثه و سامان سرکار را با لیا به کرد و با نجای و بهر از دستک فرار بپایه اضطراب و اضطراب سپرده راه لشکر را با لیا به گرفت
سیر را محمد میرج خان پسران سراج الدوله که در مرشد آباد و محروم از صحبت و حمایت عالی باه بود با استقبال و مبارک باد به جعفر
خان شتافته و دراک حضورش نموده حسب الامر میر جعفر خان بنده می برگشت و در مرشد آباد منادی بنام میر جعفر خان گردانید
و خود فارغ البال نشسته باستالت اکابر و با لیه بلده مذکور به پرداخت و تبارک و دوازدهم از محرم سنه یک هزار
و یکصد و هفتاد و هفت روز یکشنبه میر جعفر خان مع افواج انگلیشی داخل مرشد آباد گردید و اندک تزلزل در شهر روی
داد و دلچسپی لکچر بهیال دست بر روی هم بهیال آورد و میر جعفر خان شش روز در دولت خانه مهابت و جنگ
که دارالاماره مرشد آباد مقرر گشته نزول نمود و روز هفتم که شنبه میجدیم محرم سنه مذکور به بدو مع افواج انگلیشی
از مرشد آباد باراد و جنگ بیرون رفت

ذکر رسیدن خبر کشته شدن محمد تقی خان بهادر بهالی باه و فرستادن افواج دیگر جنگ ظهور آثار او با قلیسم خان

سیر قاسم خان خبر کشته شدن محمد تقی خان محروم در فوج کثوفه و مردان شنیده پریشان خاطر گردید و شمع بهیبت الله و غیره افواج
متعبد سابق را حکم توقیف بر سوسه نموده اسد الله خان سپهر حسین خان را که خود بهادر تربیت ساسه بود و ذکرش در بیان
شامله عالی باه بر مصوبه عظیم آباد گذشت با شش هفت هزار سوار دیگر و اکلار و سوار با هیبت هشت پلین و شانزده توپ
مع اسباب آن و سیر تا مراد و غنای با عماران لاعلی العود یکم فوج مذکور فرستاده فرمان نوشت که همه با اتفاق در میدان سوسه
با افواج انگلیشی بجنگند و شیر علی خان خود بهادر پوریه را که یک ادا داناسه متوسلان فخر الدین حسین خان سپهر سیرت خان محروم
در وقت سیر قاسم خان بدو علیا ترش نموده بجایه دولت جنگ رسیدت خان خود بهادر تمام پوریه بود و نیز

تا کید فوجت که عبور گنگانمود و شریک حسین اسد اللہ خان و غیره افواج شعیبہ باشند اسد اللہ خان و شیر علی خان و غیره افواج قلعہ منادل نموده بشیخ جمیعت اللہ و جامعہ داران دیگر در میدان سوت ملحق شدند

ذکر جنگیدن افواج عالی جاہ در میدان سوت با انگلیشیان و مغلوب گشتن با قضاے گردش آسمان

روز سه شنبه جمیعت و یکم محرم تقابلی بینین روی داده مالکار ارشد و سحر در شایع صفوت آراستند و اسد اللہ خان دست راست ایشان جمیعت هشت تنه سوار و دره دوازده هزار پیاده و بغیر شکوه تمام استاد و در جنب هر دو فوج مذکور شیر علی خان و جمیعت دوسه هزار کس ما گرفت ازان طرف افواج انگلیشی که ظاهرا از زیادہ از سہ ہزار کس نبود و بیست و ہفت ہزار کشتہ مقابل شدند و جنگ در پیوست از طرفین کلمہ بارے کوپ بعل آمدہ افواج انگلیشیہ قدم بقدم پیش میرفت اسد اللہ خان کہ دعوی شجاعت بسیار داشت با فوج ہمارے خود بہت بعین حرکت نموده نصف میل یا قدرے افزوده و با پیوند درین ضمن افواج انگلیشیہ علی بر سحر و مالکار اسنے ظاہر ساخت اسد اللہ خان با رفقا داعیہ یورش از پہلوئے فوج انگلیشیہ نمود چون را بہا بران قرار یافت میرید الدین خان یکہ از سالہ داران لازم حالے جاہ کہ شعیب اسد اللہ خان بود با خوان و ادعوان انان جمع علیحدہ گردیدہ و علم خود کشود با اسد اللہ خان گفت کہ من متغیر فرشتا در نقاے شام ہر گاہ اسپان را عنان جدید انشا و اللہ تعالیٰ سبقت بر شامیگیریم باید بعد عنان دادن تا در آمدن میان فوج مقابل سکونے بعل نیاید تا انجہ مقدر است بعد جرات ہا ہر کہ رو نماید بعد قبول این امر رسید مذکور گوش بر آواز استاد چون فرما اسد اکبر ازان جامعہ کشید و دید کہ فوج از باے خود جنبید با فوہ سوار کہ دران وقت ہمرہ داشت بردشمن تاخت و از دست چپ او میر ناصر داروغہ بانداران و غیرہ یورش بر صفت دیگر از فوج انگلیشیہ آوردند و در صحنہ ہر افواج انگلیشیہ جنگ گردید لکنک ہاسے مقابل میرید الدین خان کمتر از یک پلین بود پس پاگشتہ در ایکہ طرف پشت سرشان بود در آمدند فاز انضراط قریب بود کہ غرق شوند آب ناگلو و وسیع نہا رسید بعد از ہر اہیان میرید کو مجروح و بعضے مقتول در میدان افتادہ سیزدہ کس ہمرہ او بودند گولے ہندوق در دست اسپ سواریش خورہ و استخوانش شکست و اسب ہمارش نیز چا بخار رسیدہ و لطیفہ و از پیش قدمان ہر اہان اسد اللہ خان نیز سنے در میدان کشتہ و بعضے نیم جان افتادند با سے مردم متشاہدہ حال جروحان کہ چون بسمل تیان بودند جرات پیش آمدن نیافتہ و در ترانہ میرید الدین استادند و میرید الدین سدی از خندق بر آب و گل آن کہ بلند کردہ بودند و بر دیافنتہ در گذشتن از انجانی توانست می گفت کہ ہر چند صد کہرم و اشارت نمودم تا اسد اللہ خان مع سواران برق انداز رسیدہ بر سہ تنگان ہر اہان بر غزینہ فغان مرقوم جرات نیافت و سواران انگلیشیہ فرصت یافتہ از سرفو بارایش صفوت در آوردن توپ از میان ازوہا مردم بمقابل لشکر مخالف برداشتند و بطرف دیگر میر ناصر و غیرہ کہ هجوم آوردہ آثار غلبہ بر لشکر انگلیشیہ ظاہر نمودہ بودند بنا بر نرسیدن مدد از ہر سو کارے از پیش نبرہ زمانے سیر با فوج انگلیشیہ دست و گریبان مقابل ہر استادہ ماند افواج انگلیشیہ کہ رو بر روئے آنها بودند گفتا ہاسے خود حسب الحکم سیر آدس بر سیتہ خود گذارشتہ تو کماے سنگین مثل دندانہا سے سمن برابر ہم چیدند تا خضم را محال گذشتن ازان در میدان میرید نیاید این احوال را فقیہ بگوشتن خود از کفر علی و مستند ان طرفین کشیدہ جریل گاؤر و کہ ران وقت کہ تیان یافتند بود سے گفت کہ در جنگ سوتے اگر مردم مالے جاہ مارا عبث عبث چند روز دران میدان مشغول جنگ و تازہ دارند کار ما با تمام رسیدہ بود چون زمانے

در شامه دگر گشت و پیش قدمان حرب جنگ ازین تنافس ملایه پیش توان زدند ششصد و چهل و چهار و او از دعوت عتق اندکان
 موده است و از آنجا که زندگانه اعدا و اعانت از آنجا فرموده بشاید که این احوال از نصرت مایوس و کمال افسوس بود که درین سخن
 کینان فوج مقابل انکار است و سر و مخا لقا آن خود را متطلب دریافت و در کین جنگ را یکبار این فوج مغلوب انگلیشه فرستاد و فوج
 مغلوب هم مردم مقابل خود را جماعه قلین دیده دریافت که کسی بر داید اجبارت ننمود و حواس خود را درست کرده (مضطرب) و
 و چو بیایان نجیبیت و اطمینان سیدل ساخت میرزا الدین ابن احوال و بهین و نقایه شکنج و و قوادار و عرصه کارزار برگشت
 و میرزا و مطر و بهالت هاجا آمده از شکاک فوج انگلیشه که بد فوج خود آمده بود در میدان مردان بان عرب و در باخت انکار است
 و سر و خود پیشتر رده گران شده از شانس عام نپاس فرار و شکاک مذلت پیوده بودند متعاقب آن هر دو اسد انحرافان هم
 اضطراب آورده دست او بار گردید باقی ماندگان میدان سر در پی او گذارستند دست از او بر و برداشتند و نسیم چ و فیر و نس
 بر چو چو علم انگلیشه در زید و حمانه مذکور و مظلوم و مضور شد و مجروحان مطروح را از میدان برداشتند باستطلاح و اصلح احوال
 شان بر داختند و فوج منزهه سیر قاسم خان تلخ سافت کمال استعمال تا در باچ او بود که حاله با دبر اسه پهن شمر و دلا
 انرا آراسته و استحکام داده بودند و در آنجا او که گرفتند افواج متعیه مکان مذکور بر مردم فرار می میدان سوانی قاده
 متعیهان همه که در آنجا رسیده بودند بهمان مکان متعیهان حبه مستعد مدافعه نشسته و بهاسه جا این خبر رسیده موجب
 مزید تشویش و اندیشه آنکه پیش از پیش گردید

بقول عیب متعیه حفظ قادر رقیب

کریل که در دهر که الحال حرجل و سالار فوج متعیه فواح و کجوات دشمن و کجوات است حضور فقیر کفر میسر که در که از حمله محب و حال
 فوج عالی مادی که بود که در ختم نشیرو سربین خود داشت که در وسط کاسه سر شمشیر می رسید به تا هر دو شقیقه سر بر سر میوه بود
 و اکثر اسیر شعلای انداخت بلکه در دهر و مردگان می نداشت محبه روح مذکور به پوشش بود اما چون آمد و شد
 نفس دست ناچار ادرار هم از میدان برداشت و در ختم را بجبهه و بسته با جرمکان دیگر گداخت روز سوم که بملاحظه
 جرمکان در مردم کار می ایستادند که مجروح مسطور جاق شده و ده گله کو چاک بهر دو دست گرفته می کشد و حراحت
 بلند می گردیده حاجت بر هم نهد اما هر دو چشم او از نور میانی مائل و مجروح گردید و فضل الله انبار و یکم تا بر چیده

ذکر رسیدن خبر شکست سوسه بیایه جا و فرستادن او متعلقان و اموال خود را
 به قلعه ریه تپاس و بر آمدن او بعد از انکه انگلیشه در کمال بیم و یاس

عالی باجه و دستلخ حشر گشته شدن محمد سقنه خان مادر سقنه گشته در فکر فرستادن اموال و متعلقان بطرف قلعه ریه تپاس
 گردید و زنهاسه بسیار که بضایع اهراسه هند در خانه او جمع آمده بودند اکثری از آنها را که بارگران بر طبع حیران مقابل
 اطلالی بنوع او بوده اند بدر کرده فرمان داد که هر با خواهند بودند وزن خود و خوشتر میر جعفر خان را با جمیع لشوار پسندیده
 خود و اموال انداخته بر کشتی و انضال و ارباب و شتران بار نموده بهر سربازان و خانها ان و در حاجت نوبت رای بعضی ملازمان
 مستعد و دیگر قلعه ریه تپاس فرستاد و ازین محراز که انقلابی در مزاج ملازمان قابو طلب و نوکران سبب ادب بهر سرباز

اما بنابر تسلط ہر سیکہ از میر قاسم خان و دل نشان بود چندان تغییر و تبدیلی در انتظام و اوضاع عشق و ادروسے ندا و چون خبر شکست یافتن
فوج خود و در واقع سوز شہید زیادہ تر مسطر گردیدہ داعیہ بر آمدن از قلعہ موگیر با عانت افواج شیعہ در یاجہ او دہلوی و محض ناچار
کہ در یاجہ او دہلوی از جبال جنوبیہ راج محل حیران یافتہ بہ نگاہ پیوستہ در نہایت عشق و اکثر کنرا رہا ہے او صحرائے فار دار است
و غیر از پلے کہ بران در یاجہ عالی باہ ساختہ است راہ دیگر در عالی باہ در یاجہ مذکور را چند قدم عقب گذارشتہ بہ پشتر ازان
خندقی عمیق کندہ و سدے بران در نہایت شانہ لبستہ بکوسہاں متصل گردانیدہ ماہ را در خندق مذکور حبیلہ عظیم عین از دامن
کوسہاں تا نزد یک دریاے گنگاست و بران خندق ہم پلے نام لبستہ و در بند را ہے بیچ و خم بطور قلعہ گذارشتہ عبور و مرور
اختصاص بہان یک ماہ دار و غیر ازین را ہے این طرف نگاہ برائے راج محل است مگر کسے از نگاہ کسے عبور نماید این نیز در ش
مراحت افواج متحذراست بنا برین ماے مذکور را کہ اصعب طرق فی الحقیقہ است عالی باہ استحکام دادہ و در فراحت
و دافعا انگلیشیہ مسلم متفق سیدالست و افواج شیعہ را مزید تاکید در حراست مکان مذکور نمودہ بہ پشت گرمے امناباشارت بر آمدن
خود عاتق از قلعہ موگیر نگاشت و تا پنج سفر متفرق نمودہ و تہیہ حضرت درست و دیدہ پیش خمیر را برین فرستاد و با حصار و جمعیت عساکر فراتر

ذکر پیر آمدن میر قاسم خان با عانت افواج شیعہ و دہلوی او کشتن بسیاری از مسقیدان بپارہ
در سیدن تانالہ چنپا نگر ناکام و آوارہ

حیران عالی باہ اکارا ساز بہا انفرار یاقوت تاراج بہت و چہارم محرم الحرام سنہ کیزار و یکصد و ہفتاد و ہفت ہجری بنوی از قلعہ
موگیر وقت شب کہ ساعت مختار نش بود بر آمدہ داخل خیم گردید و چون سفاکے در ملاج اور سوخ یافتہ و دلاکت گر گین خان
این شہیدہ راے افزو و در تولا کہ اختلاے دوارکان دولت عالی باہ ہم رسید از طرف مسقیدان انگلیشیہ با پیدا کردہ خواب
قتل آن بچارکان گردید ہر چند تفصیل اسماے گرفتار ان معلوم نیست اما با جمال انقدر رسید کہ کہ حاکم کفر سے بودہ از
جلد غلامے انہارا جہرام ناراین ناظم عظیم آباد و راجہ بلہ دیوان شہادت جنگ کہ بعد از قتل آن مرحوم بدو اے
میرن اختیاس یافت و پس ازان در کجہ عالی باہ نیز در داخل مور و مراحم و نائب نظامت عظیم آباد بود و چون خبر
دراے مایان امید را مع پسہ و راجہ فتح سنگہ و راجہ فیاض سنگہ زمینداران کار سے و شج عبداللہ کہ در پورنیہ مسقید بود و اکثر
از جہان زمینداران و دیگر نام آوران کہ در زمرہ اہل ولایت اند بہر را رواہ محرابے عدم گردانید رام ناراین را شہید نام
کہ سولے پرازیگ در گلو بہتہ غرق گردانید و شاید دیگران را ہم ہمین روش از دنیا گذرانیدہ و جہانہ انگلیشیان بپارہ
را در کمال احتیاط مشید نگذاشت ہر چند کہ گین خان در قتل انہما ہم استعمال سے نمود لیکن عالمجاہ بزرع خود مسلطہ در وجود انہما
دانشہ بخش را ازین خصوص بنی شود و سپاہ ہندو نیا طلبہ پوچے کہ دارندہ و ازان وقت اندک سہرا ہے و اطرا و قمر و آواز نا
تک طرفیہاے خود دظاہر سے نمود و د عالی باہ بہار او جاساۃ سگیز را نید تا آکھ آہستہ مع فوج بدجلہ چنپا نگر رسیدہ
مقامات نمود و افواج سابقہ و لاحقہ بر مورچال او دہو اتانم گشتہ سد راہ عیوانگلیشیان گردید و برین منہ کہ جنگ
انگلیشیہ با محمد تقی خان اتفاق افتاد عالمجاہ جو پاسے رفقاے جلاوت پیشہ و آرزو نمود کہ با بکار قان سکین ہر نفاقتش
و بر آید علی ابراہیم خان بہار را و اصطلاحین امر گردانید خان مرقوم بدل جہد خود نمودہ اورا اجتناب فرمود چون آمد و جے
لائق برائے او مقرر نمودہ در سفر نالہ چنپا نگر جہراہ گرفت ایامے چند کہ در ان مکان گذشت کا بکار خان را گین خان

تکلیف رفتن بناله اود بهو که سور چال بود و نمود کار نگار خان در جواب گفت که خوج حاضر آنجا نزاده از احتیاج و اکثر
 ادا نماد و با اے خود دور از سور چال و بکار نشسته اند من اگر بروم از آنجا خواهم بود بهتر آنکه رئیس سلطان برای آن لشکر
 متعین شود تا حاضران اطاعت او نموده بکار سرکار مستعد و همان قشبان باشند و برین باب بمن بطول کشیده کار نگار خان
 رنجید و گفت شما جنگ را چه می دانید و کجا جنگیده اید اینچنین میگیم مناسب و صلاح مال است گر گین خان آرد و گذشته
 شکایت نزد عاے جا بهر د و گفت کار نگار خان با شعاع علی ابراهیم خان جنگ اود بهو آنخی رود عاے جا بهر تعلیم گر گین خان
 با علی ابراهیم خان درین خصوص کتابی سخنان چند گفت غلامه اش آنکه کار نگار خان با اختیار قضیه نامرغیه جنگ کنی رود
 اراده اش آنکه اگر نوز دیگر شود قایم یافته لشکر را غارت کند گر گین خان سے گوید که شاید با اختیار امر شما در ملی ابراهیم خان
 عرض نمود که پاره اش آسان است بنده را در حضور نظر بنده فرموده کار نگار خان را بر چه منظور باشد ماور فایده عاے جا بهر
 عذر خواهد بود علی ابراهیم خان سؤال وجو ابیکه با گر گین خان و کار نگار خان گذشته بود و بجنوب و عالی جا بهر مفصل
 ظاهر نمود و عاے جا بهر رفتن رئیس مطلع بر اے لشکر اود بهو اسپندید و گفت چنین کیست علی ابراهیم خان عرض نمود
 که غیر گر گین خان و دیگر کسی را این مرتبه جناب عاے نداده اند اما غلب که او رود عاے جا بهر گفت چه میسنه دار و علی ابراهیم خان
 عرض نمود که درست تبویه نزدیک استخوان شود عالی جا بهر تکلیف رفتن بگر گین خان نمود جواب داد که احوال اود بهو
 اینچنین اشرار می شود و تقیست و مرا هم خبر رسیده لیکن من با اے خود را بیایم عالی بسته ام در این دور و گیر جناب عاے
 را تنها گذارستن نمی توانم بهر صورت گر گین خان نرفت و کار نگار خان را علی ابراهیم خان بر اے رفق بدنامی خود را میسنه
 بر رفتن بر بهوم بر اے تیج فساد نمود و تارفته دران نواح آشوبی و شور می انگند و احوال انگلیشه را بهر نشان خاطر کرده
 در تندیب انداز چون قدریاد و بنود قبل از ورود او قضیه اود بهو انجام یافت و از شدت بیسات و طغیان آنها که
 در دیال با فراطی باشد راه تنگ و تاز سدد و گردیده فرصت چپا و لے نیافت و بهر شکست اود بهو کار نگار خان برگشته بکای
 خود رفت و بهر لشکر عاے جا بهر پیوستن توانست و بهرین آهوان که میر قاسم خان بهر دیا چپه پلنگ مقامات داشت
 سیر زانین خان که از اقربا اے میرزا حسن برادر مسدد جنگ و از اولاد نجف خان مسدد الصدور ایمان و بالعقل سپه سالار
 سلطان هند و امیر الامر است از دست اتفاق شجاع الدوله که فلان بمقدور جنگ بجان آمده تنها با معدود دے از قفا
 از مالک محروسه اش بهر آمده بخدمت عالی جا بهر رسید او و رودش را منتقم شمرده رفیق خود و بحسب خواهش او
 بهر دو ملک تحفظان سور چال اود بهو امور ساخت

ذکر بدر رفتن میرز رح الدین حسین خان بهدار سید از لشکر عاے جا بهر
 بے اذن و اطلاع بطرف پورنیو و مسخر نمودن متعلقه مذکور به بتائید آنکه
 بهرین حسین و بهرین میر رح الدین حسین خان بهدار سید از لشکر عاے جا بهر سیر خان بهر دیا چپه پلنگ مقامات داشت
 که بهر راه سیر قاسم خان در نزو گیه سیر گید را دید و وجدانی مشاوه نمی یافت گاه بهر قلیل وجهه سیر قاسم خان بر اے اده
 فرستاد و بهرست او قاتل گذرانیده بفر رفتن اسبابی که میر داشت معاش می نمود و انتها از فرصت نمود و کشتی متحرک
 بهر ساندیده و ملاقاتش را با تمام راه میسنه و رز و ایا اے سواحل گلگان تمام رفاقت عاے جا بهر و عدم اسباب سفر

نیکو غنیمت گندامید و پان کار میر قاسم خان میدید ناگهان بے خبر از جمع دوستان بطرف پورنیہ بپان رفتہ درسیاست شیب
 بخانہ محمدیے میگ پیر زادہ پدیر خود و فرزند و آمد اور بجان خود و سپہ دار جنگ از سیاست عالی جاہ تر سیدہ مانندی را
 در خانہ خود ملکہ در پورنیہ مصلحت میدید و گفت زود باید برگشت سپہدار جنگ بر پان کشتی سوار گشتہ در دریای چپ کوہے قدیم
 کہ باریج کردہ و در آن آبادی پورنیہ محل اجتماع دیہات مذکور بانہر سو نہ کہ زیر آبادی مذکور سے گذر بود و در کتبہ از دریای چپ مذکور
 مخفی با دوسہ ہندو حکام بہ تبدیل نام پنج شش روز گذرانید و بعضی ہر کار ہا را مقرر ساخت کہ خبر جنگ نہ راود ہوا قبل از انتشار
 باورساند چون انگلیشیان بر ستھپان او و ہوا غالب آمدند و شکست بر نوکران عالمجاہ افتاد اول خبر میر روح الدیج سین
 خان رسید و شیر علی خان فوجدار پورنیہ متعین افواج ستھپہ او و ہوا و مکان مذکور از فوج خالے بود و ہوا و ہوا و ہوا
 باحد و دسہ درو اورانکوہ متعین از وقت افتادہ بود و دند و زرخیلر سے قریب بدو لکھ روپیہ بکشتہ ہا بار شدہ و باہر
 از سال خرج لشکر متصل بکشتی سپہدار جنگ توقف داشت و پیدا دہ چند نگہبان آن بودہ اند سپہدار جنگ بکشتی
 او و ہوا الصحت دریافتہ مشرب با زبانی پیر زادہ مذکور در آمد چون پدرش مدت سے سال حاکم آنجا و در عہد مولوت
 جنگ مرحوم نیز داماد او و بر صورت مخموم زادہ مردم آن مکان و از خاندان عمدہ و ہزاران کس نوکر پدرش
 و ممنون احسان ابن عزیز بودہ اند اکثر دوستان مخلص خود را کہ اعتماد بر آنہا داشت مخفی طلبیدہ بہر یکے گفت
 کہ ہر کس باشا اشتنا و صاحب جرات و اہل یراق باشد اسب ہمدان نزد من باید آورد کہ صبح انتشار اللہ تھاے بر بند
 ایالت آنجا جلو بس سے نام دوستان مخلص پارو و دیدہ و امد تھاے مستعد خود را فراموش نہوہا منتر آوردند تا صبح جمعیت
 صد کس کسرے کہ ہمیش ہر سوار و جمع آمد اول وقت نماز گوردیال سنگہ را کہ تک پروردہ خاندان او و در آن وقت
 متعذر سے کاہ گذار پورنیہ بود طلبیدہ او در غفلت حاضر شد و بحیر و حضور او را در قابو سے خود آورد و سہر و معتمدان
 منور و خود بر اسب اقبال سوار گشتہ بے خبر بر دارالامارہ رنجیت و نائب مشیر علی خان را کہ او و منیب او ہندو تک پروردہ
 پدرش بودند و خواہد کہ ظالمان را کہ اب سپہدار جنگ گرفتہ در حضور آوردند و او و منیر از اطاعت و گذرانیدن نذر دادا سے
 آداب مبارکباد و چارہ دہ سپہدار جنگ در دارالامارہ بر سہد فرمان روائی ملبوس فرمودہ مگر بنوا متن نقارہ شاد بانہ نمود
 حسب الامر معین آمدہ احباب و نوکران قدیم فائدانش مع موالی و حامی حاضر آمدہ نذر مبارک ہا گذرانیدند ہمان وقت
 مردم مقدم فرستادہ کشتی ہا سے خزانہ را کہ بجائے خود گذارشتہ آمدہ بود کشتیدہ طلبیدہ و ہر کار سے و معتمد سے را معین ساختہ
 عرضہ و خلوت مبارکباد میر حبیرو خان و انگلیشیان نوشتہ فرستاد چون میر حبیرو خان را سہد جنگ بپان جاہ باقی بود این امر
 را غنیمت شمردہ سہد خدمت پورنیہ بانقاہم الطاف و سوا عطا عطا نام او نوشتہ فرستاد و سپہدار جنگ بہریت
 نجات پیدا بر سہد فرمان روائی پورنیہ انگانودہ حکمران سے و مہربانے بر اعالے و ادائے آفاذ نہادہ حکومت آنجا برائے
 او مقرر گشتہ تا واسطہ عہد نیابت نظامت مظفر جنگ بحال برقرار ماند

ذکر جنگ او و ہوا و ظفر یافتن جماعہ انگلیشیان ہر افواج میر قاسم خان

افواج میر قاسم خان ہر دریای چپ او و ہوا و سور جال اکن نظر بمقتضی فارغ البال بعد از افواج انگلیشیہ نشست و ہجوم توپخانہ
 و برقی اندازان از مذکور گشت اسد اللہ خان با فوج خود و سحر و مالکار ارشہ واریلوں با توپا و بندو تھاے چھتاے

و محمد تقی خان گفت که ابر علی خان یک باشد و عالم خان و جعفر خان و شیخ بهیت و اندر و میر مست علی بخش و بعضی افواج مع رسال
و اتباع خود در محافظت سده نیکو سر برود افتند اما عبور و مراجعت از آنجا متعدد و دشوار و او قتل را خصوصاً در شب بظلمت می گذرانند
و اگر کسی که نام مردار می باشد و اندک مایه زری بهر سائیده بود و در شرب خمر و تماشای رقص و خواهمیدن با فواحش شغول بودند
درین حرم سیر از آنجفت خان که وارد گردید بعضی مردم از آن فضا که میر می رسد که خان برادر اسمان خان و بعضی از همایان خود
و ملازمان مالی با جدید و بهرامی خود گرفت و در بر و بال او و هوارفته از کوهستانان آنجا می رسد بهر سائیده را بی پایاب ازین
که سید یورش انگلیشی بود دید اگر و بهنگام شب وقت سمر از آن راه بیرون رفته در غفلت بر لشکر انگلیشی با یکدیگر خیمه گاه ویر حفره
بود و ناخوت و تر ازین در آن مسکن انداخت و سید جعفر خان و سید شرب الاحوال پریشی سوار شده و قاصد کشاد که کشته می خد
گردید بعضی از افواج انگلیشی رسیده و تدارکش پرداخت و سیر از آنجفت خان دست بردی نموده بجای خود برگشت ازین
قسم تنگ و تاریک که در بعضی از ملا انگلیشیان در قفس راه افتادند که اگر کجا این مردم بر سر آینه ظاهر سوار دادی از انگلیشیان مدتی
قبل ازین هنگامه از راه خود گذر خیزه و در ملک ملازمان مالی جا بود و موافق مناصب استمر هرگاه او بدست آن چاه می افتاد
کشته می شد ازین راه که سیر از آنجفت خان بیرون می رفت آگهی یافت و شیخ جابا ملقا ملازمان راه خود رفته نشان می داد و بجای گذارفت
و خود بر کنار جیل رسیده و بزبان انگلیشی فریاد برآورد که من فلان کسم اگر از جرم من گذشت از قتل امان دهید راهبری نمود و شمار بالا
سوار چال می رسانم بعضی از سرداران او از آنرا شناخته محمود و بیان امان را سوگند بیان فلان و دشمنان و دوند و او آده ملاقات کرد
بعد و بعضی شش مقرر گشت که او آمده همراه بر داناان عرصه زمین با ساخته و اسباب یورش آنچه باید آماده نموده انتظار اندیش کشید
او نشسته از شب گذشته رسید و بلش که گزید که کربل کار و در آن وقت نفیست آن پلشن بود باین کار سوار گردید و علامت خروج
بر آن و در چال با هر یک چنین مقرر گشت که هرگاه پلشن مذکور را خروج میسر که پیشل محتاج روشن نماید پلشن که اندر چال تو سدان
و بندوق را بر سر گرفته چون نصف شب گذشت بدالات انگلیش معلوم از راه جیل که اغلب که از یک میل نوزاد بود در آن شب
تار در عین آب که جاسی تاب سینه و جاسی نامک بود و نموده در دامن سوار چال مذکور رسید و حلقان آنجا اکثر نیار استبداد و حدود
از آن آب در خواب غفلت بوده اند بر داناان انگلیشی زینها گذارفته بالا بر آمدند نفیر می نوازی بیدار گشته خواست نفیست کشد
یا دمی در نفیر می خود بدید بالا آمدن دکان خرم سنگین بندوق که بطورستان دیداشد کارش تمام یافتند و جاسی معتقد چون
بالا بر آمد مصفون آراسه مشعل موعود و مافروختند افواج و رؤسای انگلیشی مجامعی بل و در وازه که مستعد و منتظر بودند اند
بجز در مشاهد شعله مشعل هجوم آورده با فروختن آتش حرب و قتال و قتلار از آن سوار و گلوله انگلی قوی شفقش از او خام نمودند
و پلشن مذکور فراهم آمد و مستحقان غفلت شعار خواب آلوده را زیر فلک آتش بار گرفت و در اول شکاک جاسی که ترس محقق می خد
میگذاشته مجروح و بر نه از آنجا مقتول شدند و میر بهیت علی خانی پور که که بخت بعضی افواج بود و نیز مقتول گردید و هر که از
خواب غفلت جست غریز فرار و راز را خود چاره نماند چون احوال نفیقه السیف تا با نیار سید فوج انگلیشی که در ویری در وازه بود نیز
در آمد و سرخیز عظیم در فرایان انگلند و مردم مضطرب خود را در ویرا چاره مذکور نگانده بعضی با ملجأت رسیدند و بعضی غرق گرداب
مات گردیدند سرداران انگلیشی بشنایده سراسیمگی مردم سوار چال خوشحال گشته یک پر و خود را که عبارت از ششش بهشت نفرند
بر بل بخشید و ریا چاره مذکور استاده که در مشعل سرور و کار و غیره که پیشتر در رفته بودند محفوظ ماندند باقی اندکان که خلق جیسا بود
هر که می آمد یک ستر می که عبارت از انگلک سوار بجز است است اسب و یراق و اسباب خود را گذارفته و در این میان

و خوار سریان از عزت بائے بدر سے بر دمی زانفت خان با سعد و سے از رفتا سے خود را که پستان گرفت و اسد الله خان
 پیادہ پا دو میل راہ پیو ده ایسے بر اسے سوار سے یافت پیش قدان عمر سے فرار با اسباب و اختیار قطع طریق نمودند و پس از انگان
 کسے کہ حیاتش باقی بود بدلت تمام ازان جا رہائے یافتہ باخوان و احباب خود لشکر عالی جاہ پیوست شب و شب بست و ششم سفر
 ستمین از رویک سعد و هفتاد و هفت ہجری نوی صلی اللہ علیہ وسلم پورش مذکور بمیل آمد و چار گزری روز مذکور باعدہ شکست
 خوج سیر قاسم خان با خاتم رسید و افواج انگلیشی نظر افشانہ قائم مقام گردید روز دوم یاسوم خبر این شکست کہ کمیر قاسم خان شکست
 بعائے تباد رسیدہ و سبلہ پریشانے خاطر او گردید تمام روز بناچار سے گذرانیدہ چون شب درآمد مصالح گرگین خان مراجعت پر
 عازمہ ترجیح یافت و عالی جاہ ساعتے از شب یافتانہ بے آنکہ روی کسے پندرسوار شدہ بمونگیر معاددت نمود لشکر کیان ناچار در سپہ
 آقا سے خود رہ سپر گردیدہ بمونگیر رسیدند عالی جاہ در قضیہ مذکورہ دوسر روز وقت نمودہ اسبابے قلیل کہ در قلعہ بود برداشت
 و موجودات سپاہ بنا بر انظار اقتدار خود و اسلکشات مزاج ملازمان در باب اطاعت و عدم الطیاء دیدہ ازان امر جمعی حاصل نمود
 و ران وقت علی ابراہیم خان بہادر التماس کرد کہ بیشتر در باب رہا کردن سرداران انگلیشی معروض شدہ پذیرائی نیافت الحال ہم اگر
 و اگر از ندکال شکستناہی است و اگر منظور نباشد مردان را نگذاشتہ بجغہ از لشوارن کلا دان حمالہ گرفتارند سوار سے کجہرہ با اسرار پیش
 میجر آوس باید فرستادہ رانفتہ گفت مگر گین خان باید گفت چون با و گفتند رنجید و گفت امین وقت کشتی کجاست و انفتا سے
 باین امر کہ نہایت مناسب بود نمود و در عرب علی خان نام عربی را کہ از لواح بجناد و نہایت نامرد پر از حماقت و لہذا و از رفتا سے
 گرگین خان و متوسلان او بود و قلعہ دار سے مونگیر با دو پلٹن معین نمودہ بطرف عظیم آباد رفتند نمود و مسطرلسن دسہر جو
 مسطرلشن و غیرہ انگلیشیان را ہجرہ مقید داشت صعوبت عبور راہ خصوص نا جانہ را ہوا بیائے نیست کہ در کل و لا جہاں کشت
 و اکثر مردم باندیشہ عبور از پل رہو کہ از کشتی درست نمودہ بود و مذمور را کہ از طغیان آب گرداب ہلاکت اکثر حیوانات بود
 ارادہ پیش روی نمودند نہدہ و پورست علی خان مرحوم خاٹ غلام علی خان مغفور و میرزا باقر و میرزا عبداللہ افغان
 آقا سیر از سے مبرور بافتان سبقت نمودہ از پل رہو آگد شتم و یک روز در اینجا وقت نمودہ شب دوم کہ تاریخ آن بالغفل
 در خاطر نامانہ ساتھ علمیں و انقلاب جیمی روی او ساختہ مذکورہ کشتہ شدن گرگین خان بود کہ ناگمان روی نمود و آن اجل
 گرفتہ بکافات بد باطنی خود گرفتار آمدہ حبان بے بقا لاود و پرو ساخت

گرفتار آمدن گرگین خان بچنگال گرگ اجل کشته شدن او بتقدیر نز اسے عزوجل کوشتن
 سیر قاسم خان بگت سینچہ ویرا درش را از راہ عناد و مقتول شدن انگلیشیان مقید در عظیم آباد

گرگین خان کہ کمیرہ عالمی در دل داشت و خود را بتقلید از جہاںہ انگلیشیان سے پذیرا داشت در نسق ملازمان تیج انگلیشیان نمودہ
 میخو است کہ در مناظر اب و المینان یکسان بار رفتا سے خود برعب و سلطوت مہر برد و بنیرا نیست جامعہ انگلیشیہ بچندین جہات
 برہمین تسلط و نسق بر ملازمان قدرت یافتہ اند و منو ابلا و منو ملہ آنرا اکنون در طبائع آن قوم بمنزلہ طبعیات گردیدہ مصرع
 از مقلد تا محقق فرقتا سے ہجرا رہا رنخہ کہ ایا عن جذبہ تجارت گذرانند و بنا بر دوروزہ دولت و قدرت بر غیہ قوم خود کہ ستاد
 باکن آداب نماندہ چگونہ سے تواند کہ نسق انگلیشی متن تنها جا رسے ناید بلست کلا سے نگ بکب را گوش کردہ بگت سیر
 ہم فراموش کردہ انقصہ خالے جاہ دوسرہ کردہ از رہو رسیدہ منزل نمودہ گرگین خان بعبادت معبودہ و پس ترا جہج لشکر

فرود آمد در بانی خیمه خود و دنا گمان و دوسر طرف سوار گشته و آراسته بود و اندام عاقلانه و درخوا خود چنانچه در خواستند
 او جواب تنقید تلخ داد آنها را فلکباب احوال را دیده و در تقاضا شدت و گفتگو بحدت نمودند گرگین خان تصور ایام سابقان نموده گفت کس
 هست که اینها را دیده و نگذارد و آنرا فرصت غنیمت دیده تا خود بدام افکند شمشیر پاکشیده سپه چار و خم پیر و پیکر گرگین خان را از پای
 در آورند و دماغه را بر سپاه خود سوار گشته راه سحر گرفتند خبر گشته شدن او شهرت گرفت مالکداران ستمخواهان مذکور را از دزد بدوختی و بکلیط
 دیگر دورتر دیده و دوسه توپیکه بر آفریدند و بدوختی آنها سوار و مداسه توپیکه بگوش مردم اردوی عالی جاہ رسید و وصول نمود
 انگلیشیان را تا بگرگین خان قیاس خود و آواز توپها را محمول بر جنگ کردند و عالی جاہ نیز همین خیال کرده بر نیل سوار شده راه
 میدان گرفت و دشواریوم انشور و لشکر گرگین خان بهر سید و سرایت بمیکر عالی جاہ نمود و مردم لشکر عالی جاہ مخصوص بمیکر میدان
 و بازاریان بهم برآمده بیکر حقیقت حال انگلیشیان یاد راه دراز را اختیار نموده اراده عبور از پل رها نمودند و در پی هم گزاشته
 ملازمان و بازاریان بیکر اختیار شروع بآمدن نمودند و جاده کثیره که پیشتر آمده با شمشیر یک نیم و منزلت بودند احوال و امانان دیده و
 مستطرب گردیدند درین منظم شام شدند بلوای عام فراریان رو باز و دام آورده و در مشاغل برافروخته می آمدند و رفتاری اختصار
 یوسف علی خان و میرزا باقر مرحوم را بر اسب سوار گشته در نفس احوال راسته شدند و مردم را فرستاده او گرگین خان پرسیدند هر یک
 همین جواب می داد که سخن گفتنی نیست استماع این خبر مضطرب را با افزودن مردمی که خبر از باطله عداوت و چنانچه خوف
 حالجاہ نمی توانست که قیاس خود را اظهار سازد و مان یک سخن که قابل گفتن نیست می گفت و علی الاقبال در از دام و کثرت مردم
 می افزود و بلی مذکور نموده مرا تا آخرت شده عبور و مردم در سفند گشته بود از تصادم کشتیهای بلی که بشکام عبور را بر او انبیاں بهر گز
 میخیز و مداسه اش آواز توپ که از دور آید بگوش مردم میرسد و یقین می شد که جنگ توپ در میان است و وطن غالب بهانکه
 انگلیشیه رسید و چون دریاچه در میان است جنگ توپ شروع گردید تا آنکه رای یوسف علی خان هم برین قرار یافت که سپاهیا
 بار کرده مستعد باید ماند یا بطرف باید راند و میر شمسایه مانع گردید چون قریب به نصف شب گذشت و آشوب اندک
 فرو نشست فقیریکه از مستان را فرستاده باو ندانید که بر سر پل استاده اشکار کشیده و گاه از جوجه و معارف لشکر کس عبور کند تا حدک
 مرصدا با او شایعیت کرده از او باید پرسید که ماجرای چیست فرستاده حسب الاخبار بعزل آورد و پاکه مخوفت و دوسه سوار چون از پل فرود آمد
 چند تن به همراه او رفتند از ساحتی پرسید احوال را نقل نموده گفت برین پاکه لاش گرگین خان است برای دفن حسب الامر
 حالجاہ می بریم بعد استماع این خبر المینیان میسر آمده فانی البال ششمین سیج عالی جاہ هم رسید و با حالجا منزل گردیده روز دیگر
 عازم پیشتر گردید و در منزل قصبه باڑه بگشت و سیر و هم را به سیر و چند را به تیغ بیدار تیغ گذرانید و تسلیل بنظم آباد رسید و مرغ
 حیفه خان را منزل ساخت و در آن خبر مرصدا و حکام تکریم عظیم آباد و کشیده عمادین خان و افواج دیگر را بجا بست گذشت چون
 روزی چند بران گذشت و بنیر حضرت شدن جماعه انگلیشیه تکریم و دیگر را شنید از شدت خفیه و کینه و مرور باقتل انگلیشیان مقید
 فرمان داد و آن سنگین دل با وجود اشتراک مذہب که در سلاک مذکور یک از فرق خفیه میسویان شکاک بود بلا آکره قبول نمود
 در او آخر ماه ربیع الاول یا اوائل الثانی سنه یک هزار و یکصد و هشتاد و هفت هجریه شبی در خانه حاجی احمد یار مهابت
 جنگ بکلیطیانیان با همجا مقید بوده اند و حال حال فاضله مذکور محل قبور جامع مذکور و در عظیم آباد گردیده جائے معروفی شده است در آمد
 دیچا رکان بے الطم و ران را بضرع بدوختی بجاک بلاکت افکند شنیده شده که در چنین وقت عبور و مضطراب اکثری از ان
 بجا بے دل از دست نداده بجا بے استقلال مقابل قائمان استاده بشیشیه با بے شراب و سنگ گشت آنچه دست داد

میگید در هر سحر اسه عدم گردیدند و نیز دوسه روز قبل ازین ظاهر بواسطت برشته از مخصوصان خواهان بنده و قاسم جبهه لسته و
 روشندان آن برابر با خود بودند و نیز نقشه گشتند که اگر بیست آید از میان ستم نشان جنگیده بر سر آیم و اگر بر آمدن سر
 نیاید بآبرو کشته می شویم و با سکه کشیده را می کشیم ازان هر کس غیر از او اکثر نظرش کن بعلت معالجات مردم با اکثر سگان و مارگان
 دولت عالی باه اشتهاد و با عالی باه هم از حلاله اصدقا بود و دیگر کسی زنده نماند و بنده صبح آن شب که انگلیشیان مقتول گشته بودند
 بدر برار رفت اما از قتل آن جماعه و محفوظ ماندن اکثر اطلاحی نداشتیم بعد از سلام ساعته نشسته بر خاستم مالی باه گفت با شنید
 اشتهای شامی آید بند و چون خبر بود و نیز شدم که اشتهای گشت و از کجای آید بعد از آن گفت که خوب بالفصل بروید و خواهم علی بنده
 که از خوف جان خود مجاورت علی ابراهیم خان باه را اختیار نمود و قتل کیمیه ایشان خیمه میداشت که بکسب نظر طلب نشست بعد
 اندک زمانی که چو پدر آمده گفت که فلان رفتم اندک فاصله و اکثر را آوردند لباس پندری در بر داشت بعلی باه و موافق
 نشان این مالک چند رو سپید آورد و عالی باه گرفت و گفت میان مادرش این عمل نبود و معافانه نمود و گفت نزد اشتهای خود
 بشنید در هر بله و فقیر نشست عالی باه گفت که با یاران در دزدی و باد و ستان و تابا ز می چه منی دارد شما افواج انگلیشیان
 بیاران در خانه خود داشته وقت کار برای جنگ ما را آوردید و اکثر در کمان دلاور می جواب داد که من از مردن نمی ترسم
 اینهمه انگلیشیان را کشته آید مرا هم بشنید اما اتهام دغا بر خود و مرا هم من این کار نگرفته ام اگر ثابت شود احوال هم را شتم ام که
 بکشتن من فرمان دید عقیده تندمان برادر ابراهیم خان عمده الملک زنده و آن وقت حضور عالی باه نشسته بود و خانه اش
 دیوار بدو را خانه و اکثر بود و گفت ایشان همسایه من اند از ایشان پرسید و از هر که خواهم تحقیق ناسید چون این سخن ببله اهل
 محض بود و خان مرقوم گواهی عدم تقصیر او درین خصوص داد بعد از آن مر بائے آغاز نهاد و گفت اگر شما همید بلکه بروید والا
 پیش من باشید و اکثر از هر شیاره رفتن کلکته را انکار کرد مالی باه میخواست که شاید بر رفتن او نزد شمس الدوله صلی میسر آید
 فقیر را گفت که ایشان را در تنهایی با پند نماند بنده ترسید که باه در تنهایی منم با هر کسی غیر من نمی آید اگر دم امانا با حساب الاشار
 در سایه سرا پرده و اکثر با تنها پرده آنچه مر می آید و بگویم سر از در و گفت با قتل سترایت اسکان مصالحه نیست علاوه و می شب جامه رنگ
 نیز مقتول شدند بنده آمد با مالی باه ظاهر ساخت عالی باه خلوت نموده و اکثر را نزد خود خواند و مراد علی ابراهیم خان باه را
 شتر که آشوبه گردانید و اکثر گفت که این امر امکان ندارد و اول خود بخوبی در عین راهست مرا میگذارد که پیشتر مردم و اگر پیشتر هم
 رفتم قتل سترایت در نهایت بدجهه می آید اما این است که از شما سر زده با این عمل مصالحه از جمله مقتضات است حاله باه از این نام
 باس کلی هم برسانید ساکت گشت و گفت هرگاه رفتن منی توانید هر جا بهتر دانید بآید او خود را تا پنج رهناسی حاله باه نمود
 گفت هر جا شما را خوش آید بنده با شما خوش است خلاصه بیاسی بود و شش در شهر گذار شسته بعلی ابراهیم خان امر شد که کمان
 توجیه نموده و را بخاک گذارد و چند کس معتد بر گارد تا آمد و شد مردم نزد او آمد و شد مردم او نزد دیگران نداشتند و حاضر نمائند
 از و اکثر باید گرفت علی ابراهیم خان ابلاغ امر حاله باه با اکثر بنده منامان طلبید و اکثر نیز ناهست علی را منامان مقرر کرده و
 او نوبت آید و اودان مرقوم سکا ستمین فرموده فرود آورده و چند نفر معتد متعین نمود که بر در محار و باشند و بعد داخل شدند
 خانه سترایت علی در سر کار علی ابراهیم خان احوالی باه اذن گرفته مردم خود را از در سرکاری و اکثر پیشتر آید و اکثر
 سلطان النان ماند مالی باه با سلع خبر مقتدر شدند قلعه موزیک طرف بلخ جعفر خان گذاشته بطرف غزنیه عظیم آباد متقل بقتل
 بپلوار سر مسکن نمود و صورت فتح قلعه موزیک بدین وجه است که جامع انگلیشیه را بخار سپید و قلعه گیر کسی پر د افتند عرب میخان

در جنگیدن فوج انگلیسی با قلعہ عظیم آباد و ظفر یافتن عالی جاہ و بدر رفتن افاضین ملک حمایت و در پادشاه

افواج انگلیسی عظیم آباد رسید و از رستم بازار شرقی بیرون تهرند آمد و روحیه که پادشاه سیرت از غلبه معروف و الحال به معروف کج
شهر است توپاچید و دیوار قلعہ پادشاه را که از کج دشت و بسیار کشته بود و نهدم ساختند اول صبح بود که بغیر گو لوب و تپاچید
تختنان را از مقابل خود رانده از راه دیوار شکست و داخل شهر شد و سیرت به طے خان برادر عموزاد عالمی جاہ و سیرت روشن علی
خان بختی برادر سیرت بدین که با چند هزار سوار یک یک تحفظان قلعہ تحسین شد اول شام رفت و دند خرد یک بشهر رسید و دایم
میرور از هندو سکین و کیم پور بیرون شهر و داشتند که از ان راه رفتند بطرف نخاس سیرت آورده افواج انگلیسی پورش از
نزدیک یک یک شاد بخون رسید و شکست قلعہ دور آمدن افواج انگلیسی بخوار شد و قلعہ تحسین شد و فوج عظیم آباد
در گشتن و جنگیدن سردود و دیگر ناگهان لشکر اسے انگلیسی میبرد غلبه دیگر نداشتند تختنان قلعہ از دروازه مغربہ حدود و سیرت
بیرون آمدن ناگهان شدند دایم به جمع کثیر بے اکملت و کثرت آنها ملحوظ و معلوم نماید مسلک فرایند و در کمال اضطراب و خوی
که بعضی از همایان در آب جله خرن گردیدند و بعضی در گل و لافتا ده شربت مرگ چشیدند و روشن علی خان بختی نیز در گرداب
اضطراب با بے گل بسیار داشت رسید و از اسب سوار سے غلبه و دستار از سرش افتاد و کفش از پا جدا شد
با این قضیعت پر شته بلنگر پوست و عالمی جاہ زمانه را یکایک اعداد و یه چاره بجز بدر رفتن ندید و از بکر کم کو حیده کج به طے پور
بزدل نمود و درین منزل سیر عبد الله بالغت و وطن در روزن بے خبر از لشکر علی حیدر گشته بزمیت تمام از دست گنوا مان راه رانی
یافتد جانی بسلامت بدر و اکثر قاصد طلبان را همین روش پندیده اند اما همان تریشی بعضا بطهره در ایان زمانه اعتبار
که عالمی جاہ غنوق تصدیقش نموده بر فاقه خود گرفته بود پیش او مقر بالنش بلند بر دایره در آب رفاقت نموده عثمان بیاب
گفت که بخدا در عالم رفاقت چنان و چنین می نماید لیکن از سه سال دل بر سے از عالمی جاہ داشت بعد و در و در منزل شریف
ماورد باستغراق و انزال و فاسد اجناس غلبه بر سوارت لشکر گردیده همیشه بد او و دیگر رفت و عالمی جاہ از شمشیر گلر کو چیده
محاذی شمشیر پور که محل سکونت افغانی از زمین دار است دیاسه موچن را با پای عبور نموده و تری بخو که آبادی و سیرت باجران
معروف بقراتیت مقام فروردن و اسباب و اموال خود که بر قلعہ پرتاس گذاشته بودند خود غلبه سیرت لیکن فاشا مان
که متقدم علیه و ما را لهما غلب و تخیل بود ظالمه اموال و نفوذ و جواهر راسخ زن عالمی جاہ و دیگر سنوا و محبیه مطلقه اش آورد و لشکر
سیرت و دین مکان سیرت بخت خان که از تالار و دوازه کوستان گرفته بود از ملک سیرت سر بر آورده بجالی جاہ پیوست و در
جاسے مذکور مجلس مشوره انعقاد یافته اختلافی در آنرا سیرت سیرت بخت خان که مزاج و رویه و شجاعت الدوله را عملی مایه ملی
انست را سیرت بخت پیش او بنود می گفت که هرگز آن طرف نباید رفت خود در قلعہ پرتاس با جمعی از خواص و ستمخان مشوره
نشست و فوج را بس و اگر از بدین ازین جمله مردم سواران خوش اسب خوش یراق که در سوار سے ماورد با آب سپاسه گری
واقع اند چیده و از پیاده و نیز بقدر حاجت هر که لایق باشد همراه خود گرفته با انگلیسیان می آویزم و فرست آرام و نظام قیدیم
تا بخت هر گز از پیاده عالمی جاہ از بے آب و هوای سیرت و بعضی اندیشا سے دیگر نمی پسندید را سے مذکور در ان حدین
داشت لیکن تقدیر کند داشت سیرت بخت خان گفت اگر این را سے را نمی پسندد از راه بنیدل کھنڈ حازم و کهن باید شد و اتفاقا
و کھنیاں کاسے از پیش می توان بر دایم جاہ از دور سے راه و ما جدید از ان بلاد مردم آنجا و بانیث مزاج از چاه و

و عازت پیشگی آتنا برین ارادہ ہم اتفاقاے نکرد و رجوع بپادشاہ و شجاع الدولہ را صوبہ اشغر خطہ طبرستان و شمال الدین نیر امانت
 این را سے می نمود و سیر سلیمان بنابر غرض خود قیود و کثرت را بدین ارادہ می کرد و میرزا کشت خان از رفاقت عالی جاہ و مصورت
 جزم غم رفتن پیش شجاع الدولہ سرازیر و قاصد ترک رفاقت بود و پوزا امر سے قطع و مقرر نشد بود که عرضت احمد خان قریشی
 متعین در و افواج انگلیشی تا کعب علی پر رسید و چند این خبر دروغ و حلیہ قریشی مذکور بود اما عالی جاہ و اتشیش بے نهایت
 روی داد و اضطراب عظیمی لاحق مال او شد و درین ضمن عوشت دیگر از خان مرقوم رسید کہ خود را بر جملہ امتعال از دار و در آسے
 انگلیشیان فرستادہ اند کہ در زمینہ رسیدہ و سوار و عبور لشکر شود و زمینداران محالات خود را اشارہ نمود کہ پس ماندگان لشکر
 را بسایہ عالی جاہ را کعب ماند و متعین شود اما صاحب الاما نیل آوردند کہ گنجینگان انجامیم بشکر رسیدہ اخبار خوشتر
 نمودند عالی جاہ با اضطراب تمام پاسے از در و باز آمدہ با آنکه ارادہ مقام داشت بناچار سے کوچ نمود و والد مرحوم از دار و متعین
 بنید و لا غلب نبود کہ عالی از من آمدہ با پیشست الحمال چه محل رفاقت عالی جاہ ماند و عالی جاہ بنا بر استیاضے نند
 با انگلیشیان از قیود نہایت سرگران و نیلہ التفات محض بود و قیود پاس اخلاص علی ابراهیم خان بہادر و سیرنا با قمر
 و سیر را عبد اللہ ترک رفاقت تا وصول جائے غیر لائق دانستہ دست از ہر پاسے لشکر محذول برداشت و عالی جاہ وقت
 شام قیود سپہ سالار رسیدہ صبح از انجامیم پیشتر رفت در منزل ساوٹ مہنار لب دریاچہ و دو گاہ دست و ریزانہ کہ مردم خواہ
 می یافتند وقت شب طالبان خواہ را با متعینان جواب و سوال تلخ و تند رو سے دادہ و صدای بلند و جہت آفتاب سے
 در لشکر بر سرید و آشوب عظیمی بر خاست بہر تہ کہ عالی جاہ مضطرب گشتہ از مسند خود تاسر در و از ہر پارہ اندکی گفت کہ در
 اہل این غوغا را سیر میانیست شاید تک بچرا سے نوکران شورش بر پا کردہ است چہ از دقتی را در سلاستے لشکر عالی جاہ
 سہلستہ بود آشوب مذکور و فرشت و صبح آن روز یک لک چاہ ہزار و پیر نقد پنج زنجیر نیل سے زانجین خان کہ قاصد رفتن
 بنیر شجاع الدولہ بنو و مرحمت فرمودہ مرخص نمود و خود و دو برادر یاچہ کرم ناسہ منزل کرد و درین جہت خطہ طبرستان الدین
 بیع عمد ناسہ شجاع الدولہ بہرہ و تحفظ او بر قرآن مجید رسیدہ عالی جاہ از کرم ناسہ کوچیدہ و لک حاجہ بلوچہ کہ کلمہ شجاع الدولہ
 بود و بر لب دریاے گنگا در و نمود

ذکر عبودیت و نور عالی جاہ از دریاے گنگ و مقامات و رمان مکان و فرستادن سیر سلیمان
 خانسا مان را نر و شجاع الدولہ شہت پیمان

جالی جاہ از خوف و تاجب جامعہ انگلیشی اسودہ متصل بہ بنارس بقا صلہ شش ہفت کردہ از بلکہ مذکورہ منزل گزید
 و بندہ از دوستان و خدمت گرفتہ در بنارس رسید و بشرف استقبال قدم حضرت شیخ محمد علی حنین اسکندہ اندنی اسطے
 علیکین مشرف گشتہ در خاک خال سراسر افتال خود رسیدہ عبدالعلی خان بہادر و زول نمود مرحوم مذکور در ان ایام با کمال عسرت در ان
 بلکہ فائزہ مقام داشت فقیر را غنا نموده و از رنج اسفاد اسودہ بعد چند روز کہ لشکر عالی جاہ در فناسے بنارس رسید
 آمد و رفت نزد دوستان می نمود و گاہ گاہ عالی جاہ را ہم سے دید روز سے در عہد سے این رفاقت با من گفت کہ مناع
 پدر و برادران شما در انجام انگلیشیان غلط و مختلط اند شما چہ القیود سے ہمرا سے من سے کشیدہ بردید و با آہن اتفاق
 دریا فقیر سیدل گشتہ جواب داد کہ بندہ در رفاقت شما خیانت نکردہ با انگلیشیان و تفاق پرستیدہ و پیمان دارہ

مرسلات و بواسطہ سے گذشتہ تمام و بیش تر نیست والا این مہر موم کہ بے اطلاع شاد را در برگشتہ آن طرف پیوستہ شد و در اہم خاطر
نمود با کرام و سبب ہرج و مرج و اقطاع بدو خود رفتن سے تو اسے ہم خیانت و اقطاع سے گذشت کہ چنین حرکات و زشتی را اختیار کرنے
ذکر آمد در وقت نیز او کہ کردہ اکثر در خدمت شیخ میر و در کور و بعض اوقات بصحبت علی ابراہیم خان و دیگر دوستان گذشتہ
ذکر شہرت خیانت نمودن سیرسلطان با عالمی جاہ و در زندان میں کیسہ ای جو اس پر در راہ ویرانی از سوانح دیگر

بر اکثر بقدر و جو اسہر گران بجا کہ کیسہ ہائے کہ پاس سفید پنازا ناما بود و ہمراہ سواد ہوا سے زمانہ ریختہ اور سیاہ ہوا سے ستورات
سے بر زندہ سیرسلطان خان ناما این ہنگام ہر دن بہ تناسل میگیم عالمی جاہ و آوردن از آنجا بخمار و محرم بود و داشتہ تا داد کہ ہنگام آوردن
بسیاب از قلندر ہناسن خیانت عظیم نمودہ جو اسہر نفیہ بیش قیمت کہ کلکو کہ ہے از ریدہ و در دیر و عالمی جاہ با و در آن خان
حضرت ملا خطہ و محاسبہ آن نمود و بعد از محال سوانح ہم با و گران خصوص مثل سیرسلطان عبدالرشید و دیگر ذکر در آن کتاب
لباس آورد و پیشہ در بر کردہ و بر روی عالمی جاہ اکثر دستمالی در دست و دکمال و مینو کس گویان سے استاد و می گفتہ
چگونہ و یکدام چشم خارا باین جالی تو امید تا آنکہ سبقات ہر کہے کہ از طرفت شجاع الدولہ با نیست حالت عالمی جاہ آمدہ
نیز شجاع الدولہ در خدمت تکیہ دیندار با با لعل بی بی بہادر و علی بیگ خان و غیرہ تا ہلکہ در ایام طفلی و بزرگوار اما لعل آؤن
و دیگر علمدار کان آن دولت غیر سالار جنگ کہ بولتا بلت سیر ز اشس الدین مرے عالمی جاہ و در خطبہ جناب و سوا اشس
بود در خدمت و ہر یکے ملا لعل خیانت تو کشتہ لالین خود بود و بعضی از خود اہر بے ہایا ناما و دو وسیلہ حمایت برای خود حکم میران
نزد عالمی جاہ با و شہر اسماعیل و تکیہ ای بیہ ناپرت برگشت و قبل از خود او سیر ز اشس الدین نیز با رقم و وزیر
و پادشاہ کہ متعین نہایت دلجوئی و غرضت با کمال مہربانی و الطاف بود و رسیدہ سرمایہ الطیفان خاطر بر نشان عالمی جاہ
گشتہ اند و شہر خدمت بطرف لشکر وزیر گویا و سیر ز اشس خان از کرم ناسہ راہ بودند بل کھنڈو گشتہ جنگ بولایہ
رفت را نیہ آنجا ہجرت نمود و اورا منتقم شمرہ و در اعزاز و احترام او کوشید و بر فاقیت خود بر گزیدہ عالمی جاہ و بعد خود سیرسلطان
و دلجویی از انتظام احوال خود و نگہداشتن مردیکہ منظور و در کار بود و اورا سے تخواہ بر طرفان روانہ لشکر و وزیر پادشاہ
گردیدند و نامہ مردم اسباب و بے التفاتی عالمی جاہ رفاقت خود درین سفر بے فائدہ و قضیعہ اوقات دیدہ و وقت دربار
اصلاح داشتہ چہ بنا بر نا خوشی مزاج میر جعفر خان از رفقائے عالمی جاہ و بودنش بر کرم ناسہ و گمانا کہ مردم با
وزیر دلبر عالمی جاہ داشتند معاودت درین روز سے دور از حرم و آل اندیشہ سے نمود و محبت حضرت شیخ سیر وزیر
از معتبتات و نعمائے غیر مرئیہ لکن یو و شکر عوامت و اشتاق آن زبکہ النفس و آفاق کہ درین زمانہ و غربت بزدل
احوال فقیر داشت از بان و بیان را پارا سے تمہید نیز ایک آن نیست دلجوئی و ستا از این بزرگ نامہ نامہ بگویند ہنگام کہ نامہ
آن بعد تر از عجز و تقصیر اعتراف می نماید چون وزیر حمزہ زمان و دوروی و مہینت قلمب و لسان از جماعہ ہم معارف خلق نمود
گردیدہ و در زمرہ سرداران و رؤسا خصوصاً نہایت رواج داد و وزیر پادشاہ ہم با عالمی جاہ مہوا سید کا وزیر اعانت و امداد
سے نمودند و ہم با انگلیشیان و میر جعفر خان جواب و سوال آشتی و معاملہ سے فرمودند چنانچہ را و شتاب را می را کہ ذکر اشتہارات
مختلفہ در اوراق ماضیہ گذشت و او بعد بر آمدن از عظیم آباد نو کر شجاع الدولہ گردیدہ بر فاقیت را در بی بی خواہد نایب ہو
تا از این دولت عالمی جاہ بسر بردہ و درین وقت نیز از اہل رفقائے بی بی خواہد گرد و بود و بی بی خواہد بنای مزاج میر ز اشس الدین

اوکیل عالیها به سالار جنگ و عدم غفلت او درین کار مشغول که در قسم آکام او داشت برین حصول مطالب مروجه مالی جاه و خرد
مصلحت و مصالحه با میرجعفر خان و قرض انگلیسیان بود و براسه پیغام انفصال معاملات مع حنایات و مهر بایستی فرستاده بماند
انگیزه و جواب و سوال حصول مقاصد خود از هر دو جانب گرم داشتند میرجعفر خان به سلطنت را و کتابت را سیل پذیرد و به
فرستاده و عبدالحی خان مالوسه بند را به سبب آنکه مالی ماه ما بود از عظیم آباد و پنجاب رفاقت رام ناراین چنانچه گذشت آن
را بدر کرده بود و طلبید و مورد و مرسته گردانید و همداران آدان و الدنبد و مع برادران فقیر و لشکر میرجعفر خان بصورت آمده ملاقات
کرد و اما چون عالیها با والد اعلیای خود بود و میرجعفر خان چندان از دل از ایشان راسته نبود

ذکر رسیدن عالیها به متصل بلشکرتاج الدوله و ملاقات آنها با پسر دیگر و آمدن وزیر و پادشاه
بر سر جماعه انگلیشیه بدلاالت و اعانت عالیها به در کمال کز و قدر

چون پادشاه و وزیر الممالک شجاع الدوله بهادر بطریت آید و ثابرت بدست بند مل کنند بود عالیها به هم حسب المطلب ابدان
طرفت را به پشت بعد و در تقرب مسکو و دیگر کفاسلمین العسکین سر کرده بود و شجاع الدوله با استقبال عالیها به در کمال شان شوکت
فوج خود را که استاده داده اند و هزار و پنجاه عالیها به آمده عالیها به که از آمدن او انگیزی داشت پلین با سعه خود را که است
از سر و راز و سرزیده با سعه خیم نامافاصله بنید که اغلب جنس یک نیل خود اید بود و در وید استاده کرد و خمیه با در کمال رفعت
و رفیت بر پا نمود و سران سپاه و رفقا سعه و در اینر با سوره تخفیف لباس خوده احضار فرمود چون وزیر رسید تا طرف
آمد و در وازده استقبال نمود از طرفین سلام بنیالید و بند و ستان بعل آورده با هم معافه نمودند و با اتفاق آمده هر دو یک
سند نشسته وزیر کلمات افلاص و اتحاد و شلی زاده از حد تقریر کرده بلازست پادشاه همراه خود دعوت نمود و عالیها به دست
و یک خوان طلبوس خاص مختلف القماش و خواتنا سعه جوهر و زوهر و اونیال کوه شکوه پیشکش نمود و با اتفاق وزیر بلازست پادشاه
رفت و وزیر الممالک اسفنجیها عالیها به را بر نیل خود گرفته هر دو یک مرکب روانه سعه سلطانی نشسته بعد حصول ملازست وزیر
بلشکرتاج الدوله و عالیها به به سکه خورشید برگشت از روز دوم عالیها به بخانه وزیر براسه بازید روانه گردید و نیز سعه ملازم را فرمود
بود که لباس ملون سقر لاسه پوشیده و نید و نهاد دست گرفته و سده و سده از سر و راز و ملافاصله که گنجایش داشت پذیرد
حسب المکر عمل آورده حاضر بودند و دیگر اعیان لشکر و ارکان دولت نیز که خدمت بسته در جا سعه و مقام لایق خود اجتماع از دمام
نمودند و عالیها به با کوبه حشمت و ادهبت رسیده چون داخل سرایده وزیر گردید شجاع الدوله اسفنجیها به سرفروش استقبال نمود
دست عالیها به گرفته همراه خود برد و بر سر سده بر سر خود نشانید و نهایت دلجو و اشفاق را کار فرما گشته شلی بسیار و باد و اعانت
و استرداد مویجات نیکاله و عظیم آباد و دوست انگلیشیه اسیدار نمود و بعد چند روز عالیها به بصحابت علی ابراهیم خان بهادر
یک دست زیور بسیار گران بها که بیکو می ارزید مع رفته نیل که نهایت غفلت با پوشش در و زوی بود و با سعه بیویم دن شجاع الدوله
و هم بپشمه ایا و تحف گران بها براسه مادر شجاع الدوله زن صغیر جنگ فرستاده از آنها را خوش خود مادر شجاع الدوله را مادر
خود نمود و چون شجاع الدوله را انفصال مصالحه با تبدیله با و گرفتین با لکن از سعه بپشمه پرگناست آید آباد از آنها مشغول بود و راجه
بینی بهادر را پیشتر فرستاده به ترح حصول مامولی سیکز را نید و تبدیله با القیاد ذکر و سر اطاعت فرمود و می آید و احتیال در جنگ
بسیار دران جوهر سعه رفت عالیها به با وزیر پیغام نهضت بطریت الممالک شرفی نموده استعمال و دان زشت و در جنگ

و فرصت دادن با انگلیشیان مصلحت نمی انکاشت وزیر الممالک مدد الفصال یافتن سالہ مذکور در میان آورد و مالی بجا داشت کہ اگر اخبار بدین کار راست تخلص با نیتہ فرج و اسباب مصلحت نشسته چہ میکند مرا امور فرمایند تا کار سر کار سلطنت و مصلحت انصار دادہ برگرد و وزیر بقید خود و مرض ساخت عالی جاہ عبور جتا کردہ داخل ملک تبدیل کنندہ گردید چون توپاے تیار با کین فرنگک و افواج مرتب و مودب با آداب آنا ہجرا و داشت از بی بی بیاد و پیشرفتہ قلچہ محقرے از انہا مفتوح ساخت و مشعل بقلمہ سہدہ اور سید چون میرزا بخت خان بمنون احسان او آن طرف بود و نیز علیہ تسبیح فرج عالی جاہ بر خلاف رویہ افواج متعارفہ ہند منتقم دیدہ و اسباب قلمہ گیر سہرا ہم بود و در یافتہ از یک سر حساب و راستیہ با داسے زر و وجہ گردید و بواسطت سیرزا بخت خان امانت انفصال یافتہ از رسول زہدین الملتان میسر آمد عالی جاہ شاد کام و متفقہ المرام سعادت خودہ با وزیر لائے و بلشکل افواج شد و عزیمت حقیر ممالک شرقیہ لتیم یافتہ تہیہ سفر مذکور پیش ہتا و خاطر با گردید و اسطہ ماہ مبارک رمضان سنہ یکتر از یک صد و ہفتاد و ہفت ہجری بود کہ وزیر و پادشاہ مع عالی جاہ در بنارس درود خودہ بلکہ مذکور را مساکر ساختند و مختیا نندہ را در بنارس بوجہ ماہ گذشتہ بود کہ در و دہاین عساکر و ملاقات با دوستان میسر آمد چہ عالی جاہ در آخر ربیع الثانی یا اوائل جمادی الاول سالہ شکست خوردہ مجد و دہنارس رسید و اسطہ یا ابو اخر ماہ مبارک بود کہ با اتفاق وزیر و پادشاہ با زور بنارس با سید انتراج بنگال و عظیم آباد وارد گردید و یازدہ لک روپیہ در ماہہ وزیر الممالک مقرر کردہ معین ساخت کہ ہر گاہ بارادہ احاطت او و انتراج صدکیات شرقیہ عبور نگذاخودہ داخل حدود موسویہ عظیم آبا و دشوئے از ابتدا اسے روز و در دران حد و در ماہہ مذکورہ ماہ باہ سے رسانیدہ باشد

ذکر حدوتہ فتنہ منازعت در فوج انگلیشی ویر خاستہ آمدن بعض افواج ازان لشکر در رام نگر و ملازم شدن آنہا در سرکار شیخ الدولہ بہادر

سوشیریک فرانسس بیچ جاعہ از اقوام خود در رفاقت انگلیشیہ بودہ و میرجعفر خان در جنگ عالی جاہ و صدہ انعامی یافتہ بودہ بود زمانے کہ بر کم ناسہ بیدار انقطاع تعاقب عالی جاہ مقامات داشت انفاے دہدہ نمودہ در موعود رسانید کہ کثرت و راتلی اور کہ توش بودہ اندر بر زرد مذکور منازعت با انگلیشیہ روئے دادہ خبر با فزاج گردید و شیریک با یکسہ حد چند کس بہتوم خود مع ہندو قہاسے چھماقتہ و شاید یک عرب توپ ہم یا بدون توپ از کم ناسہ بر فاستہ قبل از ورود و شیخ الدولہ بنارس و بعد رفتن عالی جاہ بلشکر وزیر ملک راجہ بلوچہ بنگلہ زمیندار بنارس آمد و افواج انگلیشیہ چند میل راہ تعاقب آنہا نمودہ و تا بہ از غنای طو منطہ اشتغال را زمرہ فساد با وزیر و محدود او و اہتمام ہوا فذہ و مجاہدہ با یک مذکور نکردہ برگشتہ آخر الامر جماعہ مذکورہ مع سردار مرحوم ملازم شیخ الدولہ گذشتہ رؤسائے لشکر ہر سہ در کہ عبارت از پادشاہ و وزیر و عالی جاہ باشند بخدشت شیخ مرحوم جانہرچہ شدہ و این ہر سہ سر و نیز در اک قدش مکر نمودند از فحوائے کلام جناب مرحوم مرحوم مانعیت از حرب انگلیشیان نظر بدیم انتظام افواج و فقدان حمارات داب حرب در سپاہ استفادہ شدہ فقیر را نیز مانع مرافقت بالشرکہ مذکورہ و سے فرمود کہ ازین جاعہ نہشت اہرے تصوریست راہے پیو دہ عنقریب سعادت خواهند نمود و بندہ را از روی رسول با کین ماکونہ و احد قاسے سہور نگذاشت کہ اطاعت امر لازم الاتباع آن مرحوم نمودہ از فیض قدش سستفدہ باندہ بہر حال بل کشی بر رویاے نگذاستہ عساکر بجا و اوج عبور نمود بعد از اندک توقف در حرکت آمد و راجہ بلوچہ مذکورہ

بنارس که مرد عیار در زمره خود جبار و نهایت مال دار بود و میر می که مردم اندوخته او را از گرد و آفتاب استغنا صحت می داشتند و هرگز تا زمان
 مذکور که بکنور و تاج الدرد که پدرش بی بی و حیدر خان می شد و درین سفر با عتقا و اقوال بی بی با در بر و سلطت سید نور الحسن خان بگرامی
 که سزاول عالم او بود و زمان هیچ سرداران لشکر خصوص عزایت خان پسر حافظ رحمت دله و دایه بی بی با در را شکر آه و بشرف
 کورنش وزیر استعمار یافت و بر ناکت اوست گماشته همراه نائب مذکور شامل لشکر گشت دوسه هزار سوار و چند هزار پیاده
 ستم برادر داشت و انچه مردم درین عساکر بر می بود که احصا سے آن از شغذات است تا باینکه نظر با کار سے کرد و فوج مردم
 بود که موج سوار و لیکن از بی خبر سے سردار و عدم منبط در بطور مدین لشکر بهر گراشتند و ماها سے یکدیگر سے بر دند و کسه
 بحال کسه نمی برداشت و جنگ کم کوچ در راه رفتن از حلیه پس ماندگان و مردم اطراف و جوانب هر که اندک از از دعام دور می افتاد
 لشکرها را بکاران بود و مثل قطع الطریق غارت می کردند بلکه از جان می کشتند اما لشکر نبود گو یا سوار و اعظمی است که از جانی
 بجای سے حرکت می کند و هر چه در درازا سلطه شاه جهان آباد که چشم و چراغ هندوستان بود و مردم را میسر سے گشت دران
 لشکر هم میسر بود و بعضی از پوششیا لان و زیر فرماندند و بواسطه و بی واسطه رسانیدند که جغیدن با انگلیشان بعضا بطریق متعارف
 این دیار مقرون بعملاء نیست چه بر اینها مصروف آراسته درست بایستند گو یا سوار سکنه را ند اگر هزار کس خوانند و
 پنجاه هزار کس از اخبار روی اینها نمی تواند آمد مناسب آنکه چون از مدتی شوق چپا و لے معمول جناب عالی است و ملاک
 رکاب هم در خدمت بود و عمارت این عمل نموده اند و جوانان خوش اسپه متعدد و سواران دلا در میان نشان را چیده
 همراهی خود باید برگزید و محذرات را با بار و بند و پیرین جاها که سرحد ملک سرکار است و دیگر افواج گذار شسته بے آنکه نام
 جناب عالی شهرت یا بدیدر چه بر انگلیش که الحال متزلزل گشته فاسد نموده و از یکسیر غلته می روند یا بدیافت و اول منجیل
 از آنکه مستعد گردیده راه شوند و بر سرشان باید ریخت اگر جمعیت آنها پاشیده و نظام شان بر هم خورد کار انجام رسیده
 و فتح و غلبه نصیب او لیا سے دولت گردیده است و الا هر که بدست آید او را از تیغ باید گذرانید و اسباب پس مانده را آتش
 باید کشید و توپ و الایه هر چه یافته شود و بر دشمن متغیر باشد ناقصش باید کرد و تمام روز در پی آنها بود و شب از صدر ششگون
 و در تر متزلزل باید گزید و بیمن صورت تا محصار عظیم آباد دست ازینا نباید برداشت و راه و مدت قطع طریق اگر کار شان تمام شد
 فهو المطلوب و الاستعراض نکته نگاشته و در هر کام عسکر فرموده بعضی از افواج را به جمعیت سوار شجاع پوششیا را از طرف سرکار
 سارن یا مقابل کرده عبور نگاه فرموده و مال بر اسکه هر حال با جمعیت لائق بحال آن کار تجویز نموده و غلته و سنده داده و نصبت
 باید نمود و حکم باید کرد که در دلو بے و حسن سلوک کوشیده و بعد از عایا را تر بجا نند و بند و بست محال مذکور در کمال تخفیف
 که موجب تالیف زمیندار عایا باشد نموده و در تحصیل آن سعی نمایند و مردم را از خود محوش نموده و تمام قلعه و جنگاله و خطیر آباد که بر
 نباشد محل و محل نمایند و یک فوج طرف عظیم آباد گذار شسته محال بدستور مذکور این طرف هم باور نشود و هر طرف در باهر دو فوج
 در رنگ و تازا بوده هر کشتی که از مشرق تا صدر عظیم آباد گرد و هر طرف که ملاحان می کشیده باشند فوج همان طرف ملاحان
 رادده گشتی و اهل و اسبابش را متک و غارت نمایند و نگارند که منبس نلد و غیره هیچ چیز سے و اعل محصار عظیم آباد تواند شد
 درین صورت در اضطراب و اضطراشان افزوده آنها را خیر از فرار بنگاشته و غلته گزشتن محصار عظیم آباد و چار و خوار بود
 بعد از آن آنچه مناسب باشد بعمل خواهد آمد و وزیر گشته تقدیر را چنین را سے صواب که فی الواقع از احسن تدابیر بود و دلپذیر گشت
 و هر که در باره جنگ صلاح و منتهی گفت انتقائے بان نکرده چون جنگ ایدای ویده خود در از محصله مقلد انش

می شمر جواب میداد که جنگ را برای وسیله من باید گذاشت چون جماعه انگلیشیه و افواج شان بسیار کم و خرج سفر بیهات و مخارج
عالی باید گذاشت و نهایت خسته حال بود و اندک عساکر افواج شجاع الدوله و شجاعت و جرات آنها و او شهر داشت جنگ اور در میدان مناسب
حال خود نمیداد و تخمین بحسب عظیم آباد اصل و دانستیم سیر محمد جعفر خان از کبیر در نهایت انتظار بر فاسته راه عظیم آباد گرفتند و
شجاع الدوله در سطح پادشاه و عالی باید بکمال جوش و خروش داخل حیدر عظیم آباد و دیگر دید مترنم بنزد راه می برید و غار نگران
فیج نیز خشن کرده و اجازت سوسه لشکرش انرا بآب و سینه نمیداد و خودم خلق خدا را میخواستند و اذیت و اضرار را رسانیدند که بیچارگان چنانچه
از درد و وزیر و پادشاه و امان بودند بجان آمده از عدول و ناگوسه انگلیشیان شدند و از این قسم ظلم و عیال تیاده فرس
و انرا که هیچ کس نمیرسید چون و زود لشکر در کمر این بزلب دریا سوسه گریه نمیداد که از دست آرزو و ملاقات والدیه
خود داشت احوال لشکر بایان و میباید که ایشان فراموش کرده و بر چو بال خود که در هند سوار میسر و معروفت است سوار شدند و با دوسه
خود متکار و گا و بار بر دار و نه حسین آباد که دار الملک محال التماس کرد دید چون از دریا گذشت محمود خان رفیق خود را بر کوه
کس دیگر یا بار بر دار نکرد و گذاشتند خود پیشتر رفت و در موضع شنج پور در سکناست آنجا از خوف غارت لشکر بایان و وزیر و پادشاه
گریخته و راه خالی گذاشته بودند و رسیدند از دماغه و گذرستند و دید و شنیدند اسپان شنیده متعجب گردید که اینجا اسپان کجا آمد و مردم
چگونه مانده اند آن وقت یاد آمد که اطلاع طریقان لشکر انداخته است که برگردم پیشتر رستم دوسه کرده راه طے شده بود و کسب از
خلیجی و در میان آن سنا بنامه و نشان بنظر آمد حیران شدم و بعد اندک زمانه دیدم که سواران سوار شده و فریب
بر دوسه سواران منقل و افغان و رانے لازم وزیر نمیکند و میپای آن می آیند فقیر و ران محراب بر جان خود و رفیق که هر دو را
و دیگر همراه و شتم نمیدم و گاه و بار بر قرار بنیز از جمله غنائم آنها شمر و خود شمر که هنوز دور اند شاید مارانندیده باشند و گناه
صد یا پانین رفته و در یک سوسه کناره اش گرفته تا حد ملک خود باید رست بکنا ران گفتم که ران قدیم بوده اند و سوار آنها
نه پسندید گفت چنانچه آمانا و دیگر آمانام مارانیده اند و این حرکت را عمل بر خوف و ناخود و بر غارت و لیر تر خواهند شد حال
در میان اینها بکمال دلاوری باید رفت فقیر فحید که رست میگوید مصالح او را پسندیده اطاعت نمود و بطیبت گاه باشند که
کوه که نادان و بغلط بر دقت زندگی میسر و چون متصل بهر گزشتیم یک از آنها که نفس بود و سپ را از صفت برآورده
و فقیله و دشمن بد و حق را بجایش گذاشته بطرف من رانند و گفت کیستی و کجا میروی و سنده هم دلیران جواب داد که ترا
چه کار است رزیر الملک را بر رسته آوردن سید بنایت علی خان بهادر اسد جنگ که در حیدر و صاحب با گزیر و زدن
قلعه بهتاس می باشد فرستاده آنجا میروم گفت این دیگر کیست گفت رفیق من است و بار بر دار من عقب می آید این
گفته براده افتادم و جواب شنیده و دلیر سحر اوید و گفتن مرا راست نیست و از راه خود گذشته برگشت و تعرض با من در رفیق
و اسباب با من که نکرد بعد از آن نصف میل و دیگر چون رفیق و سنده و دیگر بهمن صورت پر خور و آنرا فقط رستفاده نموده
جواب از خود متکاران شنیده راه خود گرفتند پس از آن دانستند دیگر در دوسه بر خورده چیز سکه خرید و جوی هم شنید اما
چار سوه و و آتش انداخته سوخته بلند و نایان بود بعد از آنکه چیل را طے کرده میمنت خوان رسیدم و در راهی از مردم
و یک دویا و پاسبان بر کنار و مذکور استاد دیدم از پرسیدم که پیشتر هم غارت گران رفته اند گفت تا با نجار رسید
و دوات را سوخته و غارت کرده سوار شده و هر چه بدست شان آید برده اند گفتم خبر بدات دیگر باید برسانید فردا از اینجا پیشتر
خواهند و نیز وسایع را بجا آورید و پیشتر رفیق و حسین آباد رسید و در روز وقت کردم و والدیه و دیگران را وید و مع برادر خود

سید علی خان پلشکر سعادت خود لشکر تانان زمان از عجب علی پور گذشت بود راه از خوف و ذل و ان شیکتے برید آمد که چه گفته آید
و جامه انگلیتے سیر محمد جعفر خان بشیر سید با نوح خود را حریه گردانیده با مراد خاں مست چند کرده از اردل پشتر آمدند
و در خود بنا یک صلوات افواج شجاع الدوله نیاخته و سعه خود از مقابلہ بر یافتند و از هج و دانیان که در غارتگرے اطراف جانب
سے دیدند خود را سعه نموده بشیر عظیم آباد رسیدند و بعضی توپها را بر بروج حصار گذاشته خود بطرف پکا پاڑے برسد آب
جله که اکثر اطراف شهر را در برسات محیطے باشد منزل گردید و بطور مورچائی قائم کردند و توپها را هم بر بلندے سعوت و پکا پاڑے
برده بستند و سیر محمد جعفر خان را سندیان همراهش برسد مذکور اطراف جوئے شهر را سعه دادند و چند کپنی تلنگه خود را در
مافلتش گذاشته گویا سیر محمد جعفر خان پشتر سرانگلیشیان و متصل بایشان بود شجاع الدوله رسید آباد بنا بر مرمرات افراط
براسے لشکر کتانه دریا سعه سوین گرفته و راه راست خلیج آباد را گذاشته بطرف قصبہ سیر سیریل نمود و در سیرینده ہم لشکر کپنی تلنگه
احباب کامیاب گردید آخر بضرورت از آنجا کوچ نموده باز بطرف پهلوار سعه جاکر کرد و سعه عظیم آباد منزل گردید اگر چه درین
منزل چاهها بسیار بود اما باز هم تلنگه در آب رویا و چاهها سعه دیگر مفر کردند ظاهر یک روز در آنجا مانده صبح روز دوم با راه
جنگ و ذریع حمالے ماه و کل سپاه سوار گردید

ذکر جنگیدن شجاع الدوله بالانگلیشیان و دریافتن احوال جنگی ایشان و حال نمودن جنگی چند روز بعد از این
جنگستن بطرف بکسر و جهاونی نمودن در آنجا بودون بے خبر و بے حدی نمودن با عالی جاہ بلے بال و پیر

شجاع الدوله با جمیع افواج خود که بحساب سوار و طرح بوده اند سوار گشته از شارح حاکم که طالب تلخی پور و گماستے پور و مقبره پور
عالی ماه بر سران راه واقع است پیش رفت و دینی بهادری را حبلو بند سگه بطرف دست راست و وزیر باندک فاسله
هما سعه گرفت و عنایت خان پسر مافلا رحمت و سیهلک دار بجای بهیت و برلی و غیره با دهم هزار دره و هیلک و گشتائین تلخی
هزار تلنگه و قول و دیر بوده اند و مالے ماه یانچ پلشن که بسر کردگے سمر و با توپها سعه وضع انگلیشی و بعد توپا سعه چقای آراست
و تیار بود و البته پنج شش هزار سوار نیز همراه داشت بطرف دست راست یعنی بهادرا و فاسله بر بیا رسید که نمونایک
دیم کرده و مقابل پکا پاڑے دور چالی سیر محمد جعفر خان واقع بود از پلا گو له رس توپ دور تر رفته استاد فقیر که سر شتر
نوکر سعه با کسے همراه داشت براسے سوار بنا برد و سینه سعه علی ابراهیم خان بهادر و سیر زامقرو سیر زامقرو سیر زامقرو سیر زامقرو سیر زامقرو
مالے ماه بود اما سیر جاحے خواست رفته تانانے نمود تا آنکه شجاع الدوله در پناه حمارات آباد سعه خارج شهر سعه آهسته آمد
متصل بمیدان علی باغ زار حسین خان مرحوم نایان و جنگ توپ و بان شروع گشت و در سیر فوج خود جهاورتا نموده
قدم بقدم پیشترے آمد و از طرف انگلیشی متواتر گول بار سعه توپ بود و گولیک توپ کلان بطرف سمر و که البته بقدر شس کرد
پشتر از مالے جاہ معوق خود آراست استاد بود و در فوجش سیر سید تلنگه اسے سیر پیش مجروح میشدند و گاسه گول توپ
از سیر فوج او گذشت در میدان مابین او و مالے جاہ سعه افتاد شتر سوار شجاع الدوله پیغام بر اسے عالی ماه آورد که سن با
دشمنان شما مقابل گشته گرم تیر و آگیزم شما در آنجا استادے چه سعه کنید از ان طرف شما هم مثل من مقابل انگلیشیان که
یورش نایید و اگر منی تو اند سیر و راس توپا و تلنگه اسے پلشن متعین من نایید تا پیش روی سعه سن او توپ انداز سعه بر اعدا
نایید و از اطراف سواران بر آهنا یورش نایید عالی ماه در جواب عثمان بیفرود گشته حرمستار و از جا سعه خود کینید و سمر و

نزد وزیر بکبک او فرستاد و دویم پیر از روز گذشته وقت نهم بود که گسائین مع نانگه باورش نمود و از معرفت انگلیشیان شکاک گردید
 ارشتماردار و بعضی آمد و جمعی از نانگه سینه سینه بر خاک ہلاک افتاد و مغلوب شدند و شدہ از لشکر عالی جاہ علیہ و گردیدہ بائین فتح
 او و بیانی بہا و بتا شاہ ستاد و دستار را آکاہ ساخت کہ بعد شکاک اگر باز آواز توپ انگلیشی بگوش آید طلبہ انگلیشیان است و
 سلاست انہم گسائین و اگر آواز نیاید انگلیشیان مغلوب مگر متلاشتہ گشتہ اند از انظار سے کشیدیم کہ بعد یک دو شکاک باز آمد از
 توپ استماع افتاد و افواج شجاع الدولہ با ہم جمع گشت بعد دوسہ گھنٹہ عنایت خان سپہر و افکار رحمت بار و پیلہ ہائے ہمارا ہے
 خود و دیگر افواج و وزیر پورش آہر و وہاں قسم آواز شکاک بگوش ما رسیدہ انظار آواز توپ یکشیدیم بعد لحاظ چند شخیدیم
 و از برج طرقت مہر سگنج نیز توپ اندازے علی التواتر شروع افتاد و از فوج شجاع الدولہ جمعیت نمودہ سہ ساعت از روز باقی
 خوابد بود کہ پورش ثالثہ بعل آمد و پنجہ توانائے و تاب تحمل در مردم و وزیر بود صرف نمودہ تر زلزلے در صفوف انگلیشی بہا و پور
 و بیضے از دہل و طلبہ را آنکہ در جنگ می نوازند در دست مردم و وزیر افتاد اما انگلیشی کمال پایدار سے را کار فرما گشتہ و اعظم
 معقول نمودہ و ملکہائے ستوارتر زند و فوج وزیر تاب نیاوردہ بجائے خود برگشت لیکن بلوچہ سگد و بیانی بہا و از ما سے خود
 کج بنیدند مگر شخچ دین محمد جامعہ دار مشہور پیر متنباسے شخچ مجاہد ہر ملید خانے از لشکر انہما بکار آمد و در میدان جنگ از دنیا
 در گذشت و فقیر بکر خرم خود دید کہ ہوا سے مشرق پید گشتہ و در بر سے لشکر وزیر و وزیر گرفت اہل مغربے بود و از پشت لشکر وزیر
 سے وزیر ہماں زمان دیدم کہ بعد شکاک سوم انگلیشیان توپ خود را از جا میکوب و پیش بردہ خود ہم از مکانیکہ استاد و ہر
 قدر سے چند پیش آمدند دین عمر شہر سوار وزیر نزد عالی جاہ رسیدہ ملاشتہ بر تابل ایشان و دگر دین پورش و دفتر ستاد و سوار
 نمود و گفت کہ الحال روز آخر رسیدہ وقت جنگ فائدہ است ہنگامہ برگردد فردا تبارکے کہ باید بعل خود اہدائی عالی جاہ ہمو
 را کلاہک پیشہ بود و ادعا و دت اعلام نمود تا مع توپ ہائے خود و ہمراہیان برگردد و چون ساعتے از روز باقی ماند عالی جاہ راہ
 خیمہ گاہ خود گرفت و شجاع الدولہ را قبل ازین بمسکہ خود برگشت عالی جاہ نصف میل راہ رفتہ باشد کہ شام شد اول شام بود کہ کتابہا
 کہ پائے بادوسہ کمینی برآمدہ چون معلوم بود کہ عالی جاہ این طرف استاد و انگلیشیان را عداوت با او نیاوردہ و نزد مقام قیام
 عالی جاہ رسیدہ شکاک کرد و دست تدمان مجبور کہ عقب ماندہ بودند بلا حظہ این حبارت مضطرب گشتہ بے اختیار بطور فراریان
 از ان جاہ در رفتند فقیر خود از پیشہ دور از عالمے باہ خبر سے از نداشت درین وقت کہ شب سیاہ و هجوم عوام و سپاہ بود معلوم شد
 کہ عالی جاہ کے چکدہ بخیلہ خود رسید و چندہ ستارہ کہ در مغرب اول شام طالع شدہ بود و دلو خواہشتہ بطرت لشکر راہ سے بر پائے
 خود رسید و بصر خبر سوار شدن وزیر شہر سے گرفت اما شہر بعد دو روز خبر و مل شنیدہ شد کہ وزیر را بہر سیدہ و بیعتی گشتہ
 کہ زخم گولے درین جنگ برداشتہ شہرت را سنا سبب اندانست و معالجہ بنام دل میکرد و چون شفا یافت از آنجا کہ حیدر
 بر لب دریائے ہن ہن طرف جنوبے حصار عظیم آباد منزلی نمود و ہر روز خبر تازہ شہر سے دریافت گاہے آنکہ از طرف
 سوار چال سیر جعفر خان پورش خوابد شد زمانے اینکہ از طرف مشرق شہر خواہند ریخت و وزیر ماہد و سے سوار شد و بہا
 ویرینہ خود ہمیشہ بر اطراف شہر و سوار چال میکردید

محمود رشید وزیر لشکر انگلیشی و جیسے ان پیر خروفا گمان نجات یافتن از آنجا بتائید خداوند فرماہ الاحسان

روز سے چند سوار انگلیشی مع میر ہند سے خان کہ از لشکر عالمے باہ برخاستہ با انگلیشیان ملحق شدہ بود و بر آمدہ اطراف

حصار خود لشکر وزیران گشتند و چند شهر و قلعه نیز همراهشان بود و با وزیر که نهایت جریده مع چند نفره در دشت می گشت و دوچار
شدند و از طرفین نادانسته ارا دوست بر دس در خاطر باراه یافت و با هم طعن و مترب پترو و تیر و تفنگ و تمشیر بطور قراوسه
بعل آمد باین سبب چون ازک اتصاله هدر گرایس احمد میر محمدی خان و وزیر رانخانه لیسر دار انگلیشه که شاید میسر کربک بود اطلاع
داد و در خروج دیگر از شهر عزالتی غلبیده و وزیران همراهیان با خود شتول داشت چون سیاه فوج جدید از دور نایان گردید کسه
از همراهمان وزیر و دیده بشکر خبر رسانید که وزیر محصور انگلیشیان گردید و وزیر خود را در ملکه دیده بد رفتن اسلحه شتر و چلتن
عثمان بدانانی نموده آهسته آهسته خود را از ان معنای بیرون کشید اما در لشکر کجی در سیدن خیر عیب انقلابه روسه نمود
عالی جاده مع رفتا سه خود و هیچ رفتا سه وزیر با همراهمان آنقدر که بر دوسه حاضر آمدند با استقبال هر چه تا ستر با عانت بیرون
رفته ادرا در راه دیدند و با تقاضا معاودت میسر گشت و آشوب فرزندشت القصد بهین روش یک دور و در کم پیش
ماچ گشت و موسم برسات قریب رسید را سه شجاع الدوله بران قرار یافت که الحال اقااست در نزد یک حصار مناسب
میست در کسب که از معنایات موسی عظیم آباد بر لب دریایه گنگا در محاذات خانه سه پور حال متعلقه وزیر که تعهد را میسر گشت
از مینار بنارس است سکوت باید در زمین و چپا دس با یه نو و بعد برسات همراک شایسته باید کرد و از محاصره حصار عظیم آباد
دست نیز داشته طبل معاودت کوفت و از راه سیر بطرف کسب خدمت فرمود و الدیرایه ملازمست وزیر و پادشاه از حال
مایا گرات خود آمده در لشکر خود و فقیر نیز از حاله ماه دل گیر گردید و رفاقت پادشاه گردید و همراه والدیر موسم لیسر بر دشت
از مبعبر که لور دریایه سوین را پایا ب مجور نو و ده دریایا با نازده روز مسکرامند و از آنجا کوچ نموده قصدیه از راه کردار انگلیک
بهو چو رانشت لشکرگاه و سافند والدیر از آنجا ارا ده معاودت بحال مایا گیر خود و صبر گشت و فقیر او متاع لشکر و در پیش آید
به و خود در ان مجمع مناسب ندید چون از سابق آشنا می با بعض انگلیشیان مخصوص با اکثر نظر کن که از سفاکی عالیه و تجلیه
یافته بددقت در نهایت مرتبه بود و در جنگ شجاع الدوله بی تمام و مراسلات ادب فقیر میر سید و بنده هم در جواب تعهد مناسب
سه انگاشت و اکثر کز بقیر فرشت که پادشاه را با ما مردم توافق کرده بهیچیه باید کرد که تا با برسد بخدشت والدیر و مندا شتم
که اگر این صورت میسر آید باعث ادو یا داتحاد انگلیشیان و موجب ممنوعه ایشان خواهد بود و احوال وزیر معلوم است که تا غلظ
و توقع ظفر انگلیشیان با انبیه هیچیه و عدم انتفاست استماع کلمات مشوره خیر اندیشان نیست درین صورت اگر راه سه
یا انگلیشیان درست و استمرنا سه ایشان کرده آید عالی از مصالح نخواهد بود و نیز معلوم است که انهارا خواستل اتفاق با پادشاه
است و مکرر مزانشته بر این ادا ده خود آگهی داده اند پادشاه را هم اگر رفاقت آنها مستطور باشد ازین امر آهی داد و شسته
بر وفق رمناسه جامه بزرگ و نوسانیه باید داد و والد با تقاضا شیر الدوله بران را از راه پادشاه رسانید و پادشاه کنیا بخود می
و عدم انبیا و شجاع الدوله را بعه بودن خود و دوست او بود و قبول نموده شقه به شتخ خود مفصل نگاشته اعلام نمود که هر شش با پنج
وزیر سلطت بهین حامل یثیه فقیر برسد بفرقتی است و هر چه غیر ازین باشد باید دانست که بضرورت نیاز با سداره وزیر
و غیر او شسته غرض پادشاه از تحریر این فقره آن بود که پاس را دشتاب راسه در میان نباشد چه او از سوسلان وزیر و رنناسه
نبی برادانست او را و تا کید سه بهین نمود که مضمون این رفته افشا نیاید تا وزیر بران مطلع نتواند شد بعد حصول رقبه سه
فقیر خیر او والد لشکر که آمده فاسد عظیم آباد گردید و والدیر موسم کسین آباد محال مایا گیر خود رفت کسب نقدیر در ان زمان
و اکثر نظر کن را که واسطه بواب و سوزال انگلیشیان با نموده و نهایت آشنا و نه الحقیقه مردو می بود با میسر کربک سالار فوج انگلیشه

کمال شتاق و افتراق در میان آمده اتفاق و اتفاق که زیاده از حد داشت از سر ازان باقی نماند و بنده با اعتنا و زحمت بهر
 او و گمان احوال سابق این شته پادشاه حاصل نموده آورده بود چون نزدیک بشهر عظیم آباد رسید و اکثر را آگهی داد او بسروار
 فوج اطلاق داده هر کاره بهر کاره سوار مذکورین رقم عدم مزاحمت بنام مستحقان راه که کپتانان مع بعضه افواج بر سر
 راه شهر متسلل بآبادی اناست داشتند فرستاده فقیر را طلب داشت بنده بختان اش رسیده بر احوال ناچاقی صحبت ادب و بجز
 کرنک مطلع گردید و تاکید کرد که بر مضمون این شته ساد و پورام وکیل شتاب را سه آگهی نیاید والا قباحست عظیم برای پادشاه
 و منیر الدوله و محل اندیشه براسه فقیر و درخواهد بود و اگر گفت که من بمقدور خود و قاصر منظم بود و اما موافق امر و رای من احوال
 شته راست که بهل آید بهر صورت روز دوم بهر کرنک فقیر را طلب داشت و میر جعفر خان را هم بختان خود و علیبد آخر روز فقیر
 همراه و اکثر رفته میجو و میر جعفر خان را دید و شته گذرانید میجو شته را بر سر گن نشسته بکش و در تنهائے او و میر جعفر خان با اتفاق بنده
 و بر مضمون آن مطلع گردید و بنده را سراج داد که الحال پادشاه با افتقار خود نیست بلکه مایع مرض و وزیر و فرمان پذیراوست
 و ما بین حال انتقال فرمان منی توانم نمود و علی الرغم و اکثر تیار اتحاد یکبار را جبه شتاب رای داشت ساد و پورام را طلب داشت
 شته پادشاه نمود و او را نقلش برداشته نزد راجه شتاب را سه گستراد و میر بنده را رخصت نموده عرض داشت و راجه شتاب شته نوشته جواب
 من نمود فقیر سه خود درین خصوص بوجه دانسته جواب را معصوب جو اسیس پادشاه فرستاد و خود نزد والد رفته و حسین آباد
 سکونت و در دید میرزا با قمر جوم و میرزا عبداللہ هم میرا رفتند والد و فقیر از لشکر حاکم عالمه جاہ بر خاسته بحسین آباد آمده
 برسات مانگد را بنیدند

ذکر پیر محمد بنودن شجاع الدوله بالجابی جاہ مستقیم بنودن اربابی گناه و ضبط بنودن اموال مع دیگر سوانح و احوال

فقیر و حسین آباد بود که خبر رسید شدن عالی جاہ و شخید و مفصل ماجرا سه مذکور بعد چند س که با علی ابراهیم خان بهادر اتفاق
 ملاقات شد احوال و شان معلوم گردید موافق آن درین مخالفت ثبت افتاد اول که شجاع الدوله و عالمه جاہ با اتفاق
 در محاصره محوطه عظیم آباد بودند یازده کلک و پیاده را بهرے پایست که عالی جاہ بوزیر ماه باه برساند عالمه جاہ بر آمدن
 خود از چنگال و زیر بانده لیت ملت زد و شدت تقاضا سه او در هر ماه مناسب دانسته تدبیر سه درین خصوص اندیشید
 و بوزیر پیغام داد که بنده را بطرف مرشد آباد مرض باید فرمود تا دران قواح رفته و بنده بستی تحصیل مالک نموده استنبه
 در اختتام عمل انگلیشیر انگیزیم چون بالفعل خروج اینها کم است نهایت تشویش مارض مال آنگشته کار سرکار بسبب دولت سوز
 خواهد گرفت و مراجع اطلاق تمام دنام حکومت دران امکان است این کار از دیگر متوسلمان سرکار بهتر قرار نموند پینا سبر
 علی ابراهیم خان بهادر بود وزیر گفت که اگر عالمه جاہ با نینا نیدم باید کرد علی ابراهیم خان عرض نمود که عالمه جاہ را غمخوار
 در دولت اسید گاه و طلماسه و پناه کجاست که آتیا خواهد رفت قلمامه بخجالات و دراز کار اندیشه مند گردید و گفت که اگر
 شمار مناس گشته بطور بر خال پیش من یا شید چه معانفت علی ابراهیم خان التماس نمود که الدب من حاضر ام اما زکیه موعود است
 التماس منی توانم نمود بلیه هر جا که عالمه جاہ بنده بستی نمایند و عمال او بر وند سزا دلان حضور هم در اینجا بود و هر چه
 معترض وصول در آید ارسال نمایند تا داخل خزانه سرکار سه شده باشد وزیر گفت که این قسم منی توانم نمود علی ابراهیم
 خان معروض داشت که هر چه مرغی مالیست همان بهتر اما الحال حسن و قبح پایان این کار عاید بطرف جواب عالمه

و شرم تصور سے گردین امور و رسم و پرہیز گان خصوصاً وہ بونہ بجائے جاہ او خود آستان دولت و اطہاری و ملک خود
 دولت خود را بر سر و تنیکہ تو دست بچھوڑ سنا نہ حالیا لکڑے باؤ کر ذکر آیر سے سلطنت باند و تاج اندر رخسہ باز آئینہ
 ہر چند قوت شعلہ چندان نہ داشت باز ہم تاشہ گشت و گفت کہ مردم دیگر بایکا و متعین ہی نایم علی ابراہیم خان گفت خوب است
 غرض با کار وافر زینش اقتدار جناب عالی است وزیر علی ابراہیم خان را مخلص ساخت و باندیم ایشان کار یکہ گفتہ و نہ
 خاطر شربت بود بیکہ کہ بان مستاد بود مشغول گشت و علی ابراہیم خان رگشتہ جو ابرار بجائے جاہ را صاحب

ساقین سیر سلیمان ناشان عالی جاہ با وزیر ویر اعتماد بنیاد و دولت از با مقتضائے قدر

سیر سلیمان قبل ازین اوان با میرزا ایلو و بنی بہادر و دیگر ارکان دولت وزیر ساختہ در کار ہا متاہل ہی نمود یکبارہانہ ترک
 لباس پوشیدن و دین ہی خواست خود را یکبارہ کشد عالی جاہ بچاند اش رختہ و اہلباس پوشا نہ دہمراہ آورد لیکن بمقتضائی صریح
 مشورہ مصرع مردم از رد و گے میر سبب را چہ علاج کہ اکثر رئیس با عالی جاہ و سازش با مخالفان اش از میرزا کو و نظیر رسید
 و عالی جاہ بختکایت اورا نقل مجلس خود کو کہ بچاند گفتگے خویش ہی نہ و ہی گفت کہ فلان روز میر سبب کہ بر سر بنی بہادر
 دیدہ ام از خانہ من ہو کہ در کونین سیر سلیمان سپردہ ہو دم با فلان انگشتہ در دست فلان کس ازین قبیل بختان اکثر در حضور مردم
 مذکور سے نمود و میر سلیمان رسیدہ باعث و شست و ہی شد تا آنکہ روز سے از لکڑہ عالی جاہ برخواستہ و جو ابراہیم خان و علی
 خان تہی بلکہ شہنشاہ الدولہ شہنشاہی نمود و بعد چشش روز ازین حرکت پیغام وزیر بلی جاہ در باب تقاضا سے درجاہانہ رسید
 عالی جاہ و وزیر بے ہمتا سے خود ظاہر ساخت اما اکثر اوقات مگر وزیر بجاہار سے ہی نمود علی ابراہیم خان مانع ہو و مردم
 و شہنشاہ سپرد و وزیر زمان از حیران عالی جاہ و قوسل جو پر لوسے لشکر وزیر ہو و اندک خان مذکور شنیدہ و خود
 در ان گفتگو شریک گردیدہ با خیال سے رسانیدہ و ہوسا لکلمات مذکورہ ہو وزیر رسید و طبع بہانہ جو ہی وزیر را وسیلہ ہمدی
 با عالی جاہ ہی گردیدہ از وزیر پیغام فرستاد کہ بادشاہ بقایا سے معاملہ صوبہ بنگالہ و غیرہ از شاہ طلب دارد و محمد سلطان ہی گزار
 لکڑش زد و باید نمود عالی جاہ علی ابراہیم خان ہما در اعلیٰ داشتہ برای جواب و سوال نزد وزیر فرستاد و در حضور رختہ و وزیر
 ہمدگے از طرف عالی جاہ التماس نمود کہ من با سید اعانت و امداد بخیرت رسیدہ و عید خود را بمنامیت حضور سیدانہ و لایم
 ہو و در او سے آن تصور سے ترشہ الحال کہ مقدور سے ناندہ و تقاضا سے یا دشاہ بے موجب با جہہ است جناب عالی بنی بہادر
 را بر بفرمایند تا بفرستد اگر چہ بے بر آید و اسے آن بگوید کہ کن باشد تا صبر خواہم بود و اگر بے موجب باشد اسید و اطاعت
 و حمایت از جناب عالی و وزیر از ردہ گشتہ جواب داد کہ مرا چہ کار است نما داند و بادشاہ بنی بہادر گشت کہ خود فراموش لکڑکار
 سید و ام اختیار با بادشاہ ہست ہر چند اند خواہم کرد علی ابراہیم خان مایوس بگشتہ جواب وزیر کشیدہ و بولیا لی جاہ اعلام نمود
 عالی جاہ چون ہمیشہ در وقت انتظار رجوع بلی ابراہیم خان ہما در نمودہ مصلحت سے طلبید و رین خصوصاً ہم پر سید و و جواب
 گفت کہ اگر زدہ سر کار باشد استر مناسے وزیر باید نمود و الا خود نما از خیمہ بیرون رختہ پیغام باید داد کہ من جو قوت حمایت و عنایت
 خود را تا در دولت رسانندہ اسید و ارا داشتہ بود و ام و اکنون مع اہل و عیال و اسباب و اموال در ظل انک و ملک عالی
 جاہم ازینہ مقتضائی اعانت و تقویت و نیک نامی و مرحمت باشد بلکہ

ترک لباس نمودن عالی جاہ و باز پوشیدن با شہار وزیر بلا حسب و اگر ا

عالی جاہ تبریک صاحبان سفاہت پیشہ بدرون تامل و اندیشہ روز دوم کہ تارخ ہشت ذی الحجہ سنہ یکہزار و یک صد و ہشتاد و ہفت
 ہجری بود اول صبح پیرینہ در در کلاہے پر سرگذاشتہ ترک لباس سند نمود و پوریاسے را در محفل خیمہ گستردہ بران نشست ہمراہیان
 مقرب کہ محروم از شہور مال اندیشہ دور بودہ اند و ہمیت کس یکبارگے لباس رنگین درویشہ در بر کردہ انگشت نامی تامل فکر
 شدند عین خبر پوزیر رسیدہ موجب تفکر او گردید چه فقر عالی جاہ در رفاقت او موجب یانامی و وسیلہ حرمان از مقاصد بود بنابرین
 عالی بیگ خان را روز دیگر کہ ہم ذی الحجہ یوم المعزہ بود معزز خواہی و دلجوئی ہم از طرف خود ہم از طرف مادرش کہ زن صفدر جنگ
 دختر بہرہان الملک است و بنواب بگیم شہرت دارد فرستاد و علی ابراہیم خان بہادر را طلب داشت علی بیگ خان کہ مرد لسان زبان آفر
 و در گفتگو نہایت بیباک و دلاور بود محصور عالی جاہ رسیدہ با و با فواہ گفتگو جمید و ملا متہاسرے رنگین نمودہ مدد ہاسے شیرین
 از طرف وزیر و مادرش درخواست چون عالی جاہ در گفتگو حسن تقریر چندان سلیقہ تراشت عہدہ علی ابراہیم خان بہادر را طلب
 نمود خان مرقوم خبر تغیر و مناع لباس اتفاقا در مقابلش شنیدہ بخوت ملاست مقریان و طعن زبان بدگو یان اندیشہ خود اگرچہ
 ترک لباس فقر و داما لبس پیرین و بیچیدن دستار محقرے بر کلاہ قناعت نمودہ بہین ہیئت بدر بار رفت و احوال مطابق خبر
 مسوع دیدہ ساکت و صامت نشست عالی جاہ گفت کہ شما را نواب وزیر طلب داشتہ اند باید رفت علی ابراہیم خان بیانی کہ رفتہ بود
 ہمراہ علی بیگ خان قاصد نانہ وزیر شد و گفت کہ بہین لباس حضور وزیر الملک سیر دید گفت ہم گاہ آقا سے ماہین صورت شدہ
 باشد را بغیر ازین لباس دیگر چه چیز خواہد بود و پوشتہ کہ بود ہمراہ علی بیگ خان رفت وزیر ہر بانی بسیار نمودہ و سبب تغیر لباس
 عالی جاہ پرسید و از گفتگو سابع خود و عذر خواہ گشتہ گفت پادشاہ سنے فرمودہ بود ما آغا خاہر کہ دیم جو البش بالہستی را دماہیہ
 بدلق پوشیدن و مراد نام نمودن خبر و علی ابراہیم خان جواب داد کہ ما امید عنایت خانہ اسید خود شہزادہ آمدہ بود چون جناب
 کلمات عدم التفات در خصوص تقاضا سے پادشاہ بجائے جاہ ارشاد نمودند او شان کہ طبا سے و ملا ذسے خیر از آستان
 دولت نداشتند قطع اسید نمودہ دست از دنیا برداشتند وزیر پیرینی بہادر گفت کہ شما با علی ابراہیم خان گفتگو نمایند ہر دو روز
 حضور وزیر نشست ہر یکے طلب خود تقریر میکردینی بہادر ہر صورت تحمیل سلفے میخواست کہ بر عالی جاہ نماید علی ابراہیم خان کہین
 بیان استنکاف ازان نمودہ تن در شدہ و ابدال استغنا انقضاع آقا سے خود از دنیا و ماہیا اظہار میکرد و چون ساحتی گشتہ
 وزیر پرسید کہ ہنوز چہ سے منع نشدہ یعنی بہادر گفت کہ گفتگو فیما بین کارگراست وزیر خان مرقوم را نزد خود خواند و در خیمہ رخس نہا
 حفاظت حرارت ہر اسے تابستان برای او استاد ذکر کردہ بود نذر بردہ انچہ پرسیدنے بود پرسید و جوابے کہ یعنی بہادر شنیدہ
 بود شنیدہ بہ ازان گفت کہ درین صورت کہ عالی جاہ اختیار نمودہ نہایت بدنامی من است مرا چہ سے باید کرد خان مرقوم
 معروض داشت کہ عالی جاہ بناچار سے انچہ لائق حال او بود بعمل آورد اما حال جناب عالی را انچہ لائق باشد بعمل آرد و دیگر گفت
 نصیر شہر بود کہ متعاقب من سے آیم علی ابراہیم خان رسیدہ بجائے جاہ ظاہر نمود و وزیر نیز رسیدہ دل بہا سے
 بسیار فرمودہ تکلیف بخلع لباس درویشہ و لبس لباس سابق کرد عالی جاہ استاد گے نکرد و حسب الاشعار و بعمل آورد

محمود دوم و سیر التاخرین

بعد و سیر التاخرین ہاسے خود خیم عالی جاہ را با یاسے نہانی وزیر محصور نمودہ و رتخوہ خود گرفت چون رہبر
 بنود اشرفیہ از اندرون کائن برآمدہ داد بعد بین ما جراسانی جاہ سیر و پیغام داد کہ الحال مقتدر و نگہداشتن مردم بسیار است

بلایش با وکلای توپخانه را جواب داد و توپها و بند و قواسم چنانکه که از سر کار است در خانانهای سپردناید و دولتین نگه دارند و چون او با وزیر ساخته بود که توپ حرامی بستاند که حال توپ و بند و قواسم است که در دست است و خود ازان مکان که خیمه داشت بر خاسته در لشکر و زرنزدل نمود و ملازم او گردید

در رسیدن عالی جاہ در دست وزیر باقتضای قسمت و تقریر

چون شب سه شنبه شنبه قتل فرانسس که پیشتر لازم مالی ما و بعد ازان بر طرف گردید و وزیر شده بود با علی ابراهیم خان سپهسالار آشنا و پاس غلامها را سابق سید داشت پنج شش کس از قوم خود همراه آورد و با علی ابراهیم خان گفت فردا فوج وزیر برای دستگیری کردن عالی جاہ می آید انقلاب غلطی درین مسکو روی خواهد داد و امید آنم در آن وقت بر شما چه رود اگر این رخ نشانش کس در حالت خوابند بود احدی را متعذر نشما نخواهد گشت علی ابراهیم خان لشکر پاس غلامها را آن مخلص سزاوارتو باجا آورد و سدرت خواست که براسه سن نامناسب و از رفاهت بیدار است که عالی جاہ در چنین بلامتلا و امن در حایت احدی تا بام صبح دیگر با سه از روز گذشته بود که افواج وزیر بجهت اسوار شده و تمام خیمه گاه عالی جاہ گشت چون نمایان شد باز پیشتر قبیل از بلایش خود را گزید و با سعد و دو سه نزد علی ابراهیم خان آمد و عثمان و وزیر و زده را داده فرمود و خان مرقوم بطور سسلر انکار ننموده ابا کرد و او اگر بمان برگشته بصفت خود ملحق شد مردم مذکور خیام مالی جاہ را محصور ننموده هر طرف حرم سرا و کاخا لاجات مستحقان محکم نشانیدند سردار یکبارگی کار ماور شده بود و وزیر عالی جاہ در آمد و او را به نیکی که با سه سوارایش آورده بود نشانید و خود در عقب بود و در آن نشست و همراه خود در آنجوه مردم تعین لشکر وزیر برده در جای که معهود بود محبوس داشت

محبوس بودن علی ابراهیم خان حسب الامر وزیر و نجات یافتن ازان حراست بحسن تقریر

آخر روز چند سوار لازم سر کار وزیر عثمان ریز مقابل خانه علی ابراهیم خان نهاد و در سپید آمدن خان مرقوم را متعین گردید که بر برای ادوی آینه و عطر و کافور و دود و دمنش حاضر و او بر بستر نیاری می خوابید و او آگاه ساخت که اینجا بیا سه من می آیند الحال هر که خواهد بدرد و دو هم نشینان همه را بخت گشته عافیت جستند مگر میر شلار سه و غالب خان و خواجہ عبداللہ و دو اهل علیان که از جا سه خود بجنبید و رفیق حالش ما چون تا آنکه سواران مذکور رسیدند و فرود آمدند و بر اسباب و اسباب ناظر بود و بجز استش قیام نمودند قبل ازین سواران یکبارگی از دست گرفتند و علی ابراهیم خان بر آن خان نام جامع دار سه افغان که اندک طالب علمی و فراتر داشت و خود را از اجلا قدرانیان خان موصوف شمرده و در بندگی و حسن اخلاص از جمیع سوسلان ممتاز سه نمود و ظاهر کرد که آنچه درین وقت از احادیث پنهان داشتند منظور باشد بمن باید سپرد علی ابراهیم خان گفت دیگر چیزی سه غیر از دو قبیل چند شتر ندارم این را با خود نسه که داید نگه دارید آن صدیق مدد اقتضا کرد و خوراک و نان و تخمین از فانی القاری شمر و اخیال و شتران را گرفتند بجایه شتافتند که دیگر کسی نشانیش یافت القصه علی ابراهیم خان در عین بار سه حیران و تماشای قدرت از بزم سبحان بود و دیگر رفقا سه با سه با سه یکبارگی از و رساله لشکر وزیر ساخته با او پیوست مگر حافظ اسرار ازان غیبت و بستی از مقصد بیان بگیرد که در لشکر و زرنزدل مردم بود که از و در میان حاضر علی ابراهیم خان را ولایت بفرستند و عیضه بخیر است و وزیر را داده و مگر از احوال خود نوشتند و فرستاد و وزیر در آن وقت اندر وین محل بود و لیکن چون ابراهیم خان

البسبب آنکہ مزاج و حسن اخلاق و نیکو خلقی محبوب التلویب و استغناء از حرم سرا و وزیر کہ از جملہ النسوان بودند و وقت
 رسانیدن نیز بر خواہر و دیگر مخالفت بر تن و نہر و والدہ آو کہ ملی ابراہیم خان برود بود و شناساے با داد داشتند و خواہش را شنیدہ
 دل آہنباران عزیز و افراتیر سوخت و عسرے را بر وزیر رسانیدند خواہیہ سر از طرف وزیر آئندہ سواران را تا کید نمود کہ از
 در را تا مکر بودہ سواران بہ نسبت بیٹے ابراہیم خان بعین نیارند و دستخط نمود کہ پاشا قمرش بہت غمی چند از شاہ سپیدن است
 و بس بجا طر جمع باشد بیچ روز دیگر سواران رسالہ شجاع قلی خان کہ معروف بیان عینی و از جملہ نیکان بود آمدہ و ظاہر ساختند کہ وزیر
 شاہ را طلبیدہ است علی ابراہیم خان بیرہنہ در بر و دستار حقیقی با لاسے کھاہر سر سنجیدہ بر پا کئے خود سوار بر بار رفت
 سواران سفلہ مزاج و نجاسے پوچ طبع بودند در لشکر رسیدہ گاہے بطرف خیمہ کہ حالے جاہ در آنجا مقید بودند و دنگاہی
 بجاکے دیگر چون دوسہ بار این حرکت بعین آمد خان مرقوم یکے از ملازمان خود را فرستادہ و شجاع قلی خان پیغام فرستاد
 کہ حسب التعلی سیرہ ام نمیدارم ہر بیان را از گردانیدن من سود چیست ہر چنانطور حضور باشد مامور فرماید کہ دفعہ دیگر
 نشانیہ شجاع قلی خان کسے را بحال فرستادہ و تا کید کرد کہ سواران را تا مید نمودہ خان را با احترام نزد او آورد فرستادہ
 از آنجا بسواران و دشنام دہان و تهدید کنان در رسیدہ علی ابراہیم خان را بغیرت در دیوان فاخر و وزیر جانیگہ مکتب میرزا
 امانت پسر وزیر بود و شجاع قلی خان و بیٹی بہادر و نوشیہ جنتیل و یاقوت خان ناظر و دیگر مقربان حاضر گنج جمع بودند و مشیر
 جنتیل از دور خان مذکور را دیدہ و بتخلیم بر فاست دیگران نیز بہ جمعیت او بر فاست علی ابراہیم خان را بغیرت نشاندند و سخنان
 استالوت و استفسار احوال مزاج و تاسف و حیرت برود و انخوردن نمودہ آدم نزد حکیم محمد خان فرستادند و در مکر تیار سہ دوا
 و غذا افتادند خان مرقوم مدد خواست کہ آفتاب بلند شدہ وقت خوردن دوا نیست فردا خوردہ و خواہد شد علی ابراہیم خان
 را حضور وزیر بردند و آنجا سہیل علی خان خواہر سوار اور و غافل خانہ کو محافظ اسرار خان فشی و بیٹنہ دیگران از علما عالی جاہ
 حضور وزیر استادہ بودند خان مشارالہ با اتفاق جاہ مذکورہ در حضور رسیدہ یک اشرفی بوزیر نذر گذارنید و بدون آنکہ
 مامور بکلوس شود نشست از جماعہ مرقومہ بیٹی بہادر و شجاع قلی خان و یاقوت خان نیز نشستند و تیر کہ لباس و لاتی پوشیدہ
 تبریزین درست کمال رعوت بر نہ نشستہ بودند و علی ابراہیم خان نمود گفت کہ صاحب من بامیر قاسم خان چہ بہ
 کردہ بودم کہ روز جنگ بچا پھاڑے سہر و گفت کہ ہر گاہ سوارے من بعد فتح بر انگلیشیان زور بر دے او بگذرد و مرد بہر
 شکست کند علی ابراہیم خان التماس نمود کہ مرا ازین خبر آگاہ نیست واسے بر احوال عالی جاہ کہ براسے چنین کسے کہ او دار الملک
 خود گذشتہ با عانت او و نشاندیش بر سندانالت زور بر دے و شمنی چون انگلیش آید و او در بار د آتش چنین بداندیشے نماید
 وزیر بر مشتہ گفت مگر من در رخ می گویم اگر خواہید سمر و را طلبیدہ در زورے شما با ملے جاہ مقابل سازم علی ابراہیم خان
 ازین جناب در از مواب آزدہ گشتہ گفت من بے اطلاعی خود التماس نمودہ ام بکذب جناب عالی نمی کنم و انجہ از مقابل
 نمودن سمر با حالے جاہ ارشادے شود و درین وقت مرتبہ حالے جاہ بجاے رسیدہ است کہ خد شکارے با او شان مقابلہ تواند
 سمر خود جاہے و مرتبہ دار و وزیر خجائے کشیدہ شروع مہربانے و دیکوے علی ابراہیم خان و عیب جوئی سیر قاسم خان نمود و گفت
 شاہم در خیمہ ہستید و او بشاہم برود و ناراضے مرا معلوم است کہ در محفل خود شکار تہاے من مے نمود و کلمات رکیکہ نسبت
 بہ من می گفت شما اورا ممانعت می کردید و او متنبہ مے شد منی دانم بار غیظ شل شما چرا بدو علی ابراہیم خان عرض نمود
 کہ من بدانت خود و تقصیرے در کار شان نکردہ ام اگر آنکہ ہنگام ہر آمدن از دور و غلیم آباد انشانت در آزار دیدہ ام چاہے

رفتن نزد مرشد و اعیان دکن مرتضی شمرند و بنده سالفه در خروج بعد سلطنت و ولایت نود و یک ساله و دانسته برای سیرت
 خان به ازمین آستان نمی دانستم و دیدار استماع این جواب تر آمده دیگر نفس کشیدن نتوانست استعمال علی ابراهیم خان بهادر
 نمود و بخوبی ایشان راست و دیکه از پاسه خود به خواست و ما از حرم سرگشت مقربانش تا سر و دوازده کل شایسته شود
 سلام کردند و در بیوسه علی ابراهیم خان اشاره نمود و چیزه سیرت آن خود گفت شجاع قلی خان و دیگران برگشته خان مرقوم با همراه
 خود در مکتب مذکور آمد و بعد جلوس گفتند که ذاب و وزیر شمار ابر قنات خود می خواهد و فرموده که همین وقت هر که از ایشان بماند
 باشد حاضر کند چنانچه جو اسیرین حضور رفته اسپه دوا سباب ایشان بفرستد و ما منراقتند و حکم خبر کردن و در جوار دیو افکار خود ننوده
 فرموده است که شامگاه علی خان عالی ماه و امین و از دارا و دود و اید احوال امانات بعضی رفقا که ایشان نزد ما جنان بنارس
 سلوک شده لیکن احوال امانت شاد و عالی ماه و درایج با ظاهر برگشته و سراغ آن مطلق انگشت نیافته چون بر شام احدا بسیار داشت
 که گویند که مجلس بزرگ شریفه حواله شکار ده اگر امانی باشد و دیگر هر که سپرده باشد البته که شکار اسلوم خواهد بود و در صورت اقل ارکان
 مهران و در شایسته و میرا ملک در حق شایسها را خواهد بود علی ابراهیم خان گفت که کسی تا حال از من در چنین امور سوال و
 انگشت احوال ننموده بود و الحال که استفسار شده البته آنچه علوم است سر و من خواهد شد و خودی سنگه هر کاره را که خون
 عالمی برگردان است و از جمله رفقا سر و دود و اظهار این مجلس بزرگ شریفی در ولایت خان مرقوم هم آمد و دیو طلب داشت
 بمقابل استاد که در گذشته چنانچه علی ابراهیم خان داد که از پیشینان چنان مجلس بر تاس و دود و به بنو اب و وزیر شارت
 و مانند اسید که به سیرده سراغ در بیاسه پیدا خواهد شد مردم متوجه علی ابراهیم خان گردید و مستفسر شدند خان مذکور که بن بیان
 شرمش تقریر ننموده گفت که از ابدار خانه تا بجا ابراهیم خان سپرد و هر اسه سر دود و دو کاک اشرفه حواله او شده و سرکار رسیده یا نوبه
 مردم هم متوجه بنویس گفت بیوی او اگر متوجه او افکار کرده گفت که بے اصل است علی ابراهیم خان گفت هرگاه سخن کسی که او را
 معتمد علیه و از دارا و امین است و مانند بے اصل باشد اظهار سکیر آن غیر متوجه بگوید قابل استماع دانسته گمان مدد سته بر آن
 سعه توان کرد یعنی بهادر استماع این خبر خواسته بر در حرم سر رفت و وزیر را بیک خط ابراهیم خان داده بود گفته فرستاد
 وزیر پیام داد که با کسی که در جواب الزام هم دیده و دادنی مردم نیز اثبات نماید معارفه کنانیدن ثمره غیر از تقصیر خیار و وزیر فرست
 انهراف داده تسه بسیار گفته فرستاد علی ابراهیم خان شجاع قلی خان فرمود که ده دوازده کس نگهسته بان باز و همراه اند و در جوار
 دیو افکار با اجنبیت آرام خاطر میر نیست اگر غنائی مبذول حال تلفس است و چاوسه خود بانی باید داد و استجاء سته خان
 بر خاسته بر در سرائی وزیر رفته اذن همراه خود و بیرون آورد و با خود برده متصل مقام خود با داد و نهایت نواضع و دلجوئی را
 کار فرما شده نایک و نیم ماه که زنده بود دقیقه از حسن سلوک و دلجوئی فرزند داشت و احوال عالی ماه از نسوان و ذوالیه لمان
 و دیگر علم کار به و هد بسیار تحقیق گشته نصیبه وزیر در آمد مگر اندک جو ابراهیم خان ببا که قبل ازمین ساخته میر قاسم خان معسوب
 شجاع محمد عاشق نام لارنه معتمد و ملک نجیب الدین فرستاده بود برای عاقله جابه بسته مانده و در پیشانیهای او بکارش
 بر قبیل اگر زنانش با وجود چنان نفس شایسته بر سلطنت کنیزان و پیرناله های لازم معتمد مخفی داشته باشند احوال امکان
 در داد و انتفع و متصل معلوم شده است

رفتن سلیمان برای پست آوردن قلعه ریهاش برگشتن ازان قلعه با نهایت اند است و یاس

برقین میر جعفر خان قبل ازین جنگ بجلکته و مرشد آباد و در گذشتن او ازین جهان دیگر سوانحیکه در این نسخه رود

چون فتح الله که در حاکم بنجا مع پادشاه از حاکم عظیم آباد در راسته و دیگر که از محلات بهر چو در محاذات غازی پور است طرح انکست
انده اخته اراده گرفت و از آن فوج غمزه و مکرسم برسات در رسید میر جعفر خان برای بیضه جواب سوال های خود قاصد کلکته
گردید و برادر خود میر محمد کاظم خان را که مرد ساده و بیگ ذات و بی تقاضاست صورت عظیم آباد قبل ازین مقرر ساخته بود و بنحاله که
بزرگ خود و اصل سیدالست متنبه گردانید و میر جعفر خان را برادر را که برادر این نامت صورت عظیم آباد را که عالی جاه و اوراد و رنگا غرن
کرده بود و از آن و در ابراهام صورت مذکور با آنکی لیاقت و انیکار ملک بیج کار نداشت گردانید و خود را کلکته که برای او مقدر میر سطر است
بود گرفت بهمان جهت بر گزیدن خواجه میر جعفر خان را که عاقل و عاقله جاه و برادر او بود و چون قسم هر که در زمان حاکم
طاهر از او یا مژده و الطافش بود نزد میر جعفر خان میفرمود و چون مرگش میر جعفر خان در غایت انواع عوالم غایت
باشته باشد و گذار با عکس چون اکثر بزرگان و بزرگ زاد های بنگاله و عظیم آباد بنا بر تسلط و اقتدار حاکم جاه و در زمره
از مقامی او انسلک داشتند میر جعفر خان را به بنود که بسیار با نامان واداران خود معاودت نمایند چنانچه میرزا باقر و میرزا
عبدالله غلیظن و آقا میر شاهی مرحوم و یوسف علی خان پسر غلام علی خان و ازین مقلد اکثر کسان در اطراف شهر عظیم آباد
و بنگاله حیران و در کمال پریشان خاطر بودند تا آنکه میر جعفر خان در گذشت و او را بنگان بسیار و ماعود و مبنازل خود میر جعفر
و اکثر کسان که نزد میر قاسم خان مردود بوده اند و عظیم آباد و مرشد آباد و شمول مراحم میر جعفر خان گشته بهمدارج علیه مرقی شدند
و خان مذکور بجلکته رسید و شغول جواب و سوال خود با باب کوئل کلکته گردید چون شش الدوله نهی و دستر گورنران
سفاهت و نادانی میر جعفر خان علی با هم علیه آنگه داشت یعنی است که مطلق الفان او را در مرشد آباد گذار و ناما با بکنند
بر شیر و دیار عیش و عشرت کا و میه بسیار بنگان را فاق بر بخاندینا برین جواب سوالات او را در چکا پوری کوئل انداخته بیج گفتگو را
کسی نمى نمود و چون خبر داشت که هندکار چنانچه بدلوله مامور و در کمال اقتدار بود بحال در برقرار بوده همراه او از کلکته بر آید چون
معا سید و جو چند دی مذکور شش الدوله را که شش معلوم بود و میدانست که میر جعفر خان با خواست او مجوز این امر و
اکثر نام او را بر و طلب گردید و الحال هم خواب بود و در غمی شده تا آنکه بزرگ سبابت میر جعفر خان در غص گشته به مرشد آباد آمد
هندکار را که او را در خدمت یافت بعد و در و در مرشد آباد خط و با انواع چل بشارت آرای متبر ان خود کوئل نگاشته و بیضه
از کوئل علیه آنگه را بدلوله از فریشته نموده و درین باب استمه او کوئل الدوله ملازمه و ضمن خفتش نمید و مرشد آباد در غص
خود را اعجب و مضامید او را نوشته که بکتابه مجلد ساخت و هندکار در مرشد آباد آمد و اقتدارش چنانکه رسید که مثل محمد رضا خان
که نامت نظامت هما گزید و ولاد را از بیک و عطار الدمان ثابت جنگ بود و معان رجوع او گردید و اکثر و سبب اتفاقه لوسه مرشد
و میر جعفر خان فرمانبردار و مدتی مذکور گشته خان مرقوم را از حکومت جهان گیر که تفریر فرمود و حسب الامایه او مقید ساخت تا آنکه
هندکار بگلشنه که حاجت قاسم بازار بود هندکار و میر جعفر خان نزد سید خلافت نمود و درین ضمن میر محمد جعفر خان بیمار گشته
بود و بزرگ بستان گرفت و چهار و نیم ماه شعبان سنه گیاره و یک صد و هفتاد و هشت هجری روز سه شنبه پرورد جهان
سبب بقا که مرز عینه است نمود و از محمد بن مسعود افتاده که دم آخر آب تبرک تهای کریش کوئل که سبب استعجاب بنود و رسوا
نشد آباد است و چون مرشد کار آورده بکن میر جعفر خان چکانیدند آب خوردن جهان بود و جهان سپردن همان بیت

بہت بلند است اگر کشوی + اگر کار سے من مذرویس + اعادنا اللہ وجميع المؤمنين من غیر ان فیہ میر محمد جعفر خان از خون ازواج
 شجاع الذلہ و جاساتہ از شہرت داشت از نو مند معالی بود کہ ہر صورت میر آید و شاید اصحاب انگلیشیہ ہم بنا بر ہشتاد
 شجاعت و اقتدار وزیر دیدہ نامی مقابلہ با پادشاہ میخواستند کہ اگر مصالح آستینہ کہ محل امور تجارت شان نباشد بھل آید قبول
 باید نمود و صوبہ عظیم آباد با اختیار وزیر پادشاہ گذار شدہ در اکثر اری صوبہ بنگالہ ہم میلنے مناسب کہ فقیر مانع معلوم شدہ
 تقدیر سے نمودہ شجاع الدولہ از فرط غرور و فقدان شعور کہ درین زمانہ نہایت دروج و از سرداران کتر کے ازین مرض غالی
 است قبول نکردہ اصرار بر انتزاع جمیع مالک داشت و عجیب نگاہ و جو کثرت لشکر و توپا سے غرور و بزرگ و قیاس سباب
 بوفور از شدت غفلت و سلبے غرے و غرور بشعور خود با وجود نبودش وضع و تدابیر کیہ براسے این کار با است نمیتوانست
 کہ درست بھل آرد و التماس دولت خزانہ دانا دل و پوشیداران کامل اصلا نمی شنید بہین علت دیدار بجز دید غریب عالی است
 درین جزو و زنگار کہ ہر کار از انانہ کے یار شدہ با وجہ اقتدار رسانید باست و انقلاب یافتہ خود را از انانہ دیکار کہ در زمرہ فتنہ
 بالاتر ازین جماعت نشان ندادہ اند افضل واسطے شمرده رویہ و طریقہ آن بزرگواران را مرجع و شمیم خفہ خود مرجع میدانند از ان
 جملہ است استشارہ را امور کہ سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ کہ عقل ناس و صاحب دمی بود از جناب حکیم خیر بہر از انشا
 ہم سے الامر امور گردید و سلاطین ذوی الاقتدار و امرای کبار ہمیشہ بناسے کار خود بر مشاودت گذار شدہ با درواہد شام
 حائل ہستند دے کردند الحال ہر کہ برستیداری بخت ناگمان بدوستے رسید خود را در جمیع فضائل و کمالات از کل کائنات
 افضل شمرده رجوع بکسے نمی کند بلکہ اطاعت را رنگ و عارہ است ہر چند نامح صدیق ارسلو و نصبت باشد انفا سے با ناس
 اونے نماید بلکہ عقول را باز و مقدور می سخند و میگوید کہ عقل لکوک با آفاق دریم و دیگران عقول مات و شہادت
 سبحان اللہ کار عقل بجا کشیدہ و مرتبہ انسانی خصوص در ہندوچہ حد سینہ (اللہم افزع طینا صبر اسطے لا اودسے با تفصل
 و الاحسان و بدل بمنک و جودک بالفتح الافران +

ذکر مغرور شدن سیر کرنگ از سالار سے فوج انگلیشیہ بوز و دھم سے و کہ نوکر پادشاہ
 انگلیشان بود و اتفاقاً بطرف کلکتہ از بہار رسیدہ بسالار سے فوج بنگالہ را امور گشت و
 جنگ وزیر با بنجام رسانید و ساختہ کہ کپتان بکھونستے بان مستلگ و دید
 ہنوز میر محمد جعفر خان زندہ در کلکتہ بود کہ میر منور و بہار منوار سے کہ عبارت از جہاز جنگی است متفری سے کہ فقیر بران گوی
 نادر و دار کلکتہ گردید چون اصحاب انگلیشیہ امتداد زمان جنگ وزیر بنا بر سوسے خبر دیکم جر اسے سیر کرنگ احتمال میدادند
 وزیر ضابطہ این جماعت است کہ ہر جا مرداری ملازم کہنی باشد و سردار دیگر نوکر پادشاہ و راجا و اردو شود تا ہنگام نہایت
 سردار ملازم شاہیے حاکم و سردار ملازم کہنی محکوم او باشد شمس الدولہ و دیگر کونسلہ ہای کلکتہ میر منور و البدراری افواج
 علیہ آباد تجویز نمودہ مرضی کردند سیر کرنگ با ستاع این خبر کلکتہ رفت و میر منور و عظیم آباد رسیدہ بریاست فوج پرداخت نانی
 قلیل گذشتہ بود کہ کپتان بکھونستے را با سہرودی از انگلیشان تنگدای پیش او هجوم آورده گرفتند و ارماع توپ ہر ایش
 ارادہ بردن نزد راجہ بلوئہ نمودند و راجہ مذکور حسب الامر وزیر بر بلن دیای سر جو کہ مشہور بگاہ گرا و دیو است بر سر
 و دغا ز سے پور متصل بجد و دگور کہ پور بنا بر غیر کر سے ملک وزیر و مزار حمت دخل و تصرف انگلیشان در محاکم و محو

ادوات داشت و کپتان مذکور نیز متین و با ابروی مجنون احمد بر لب جهان دیا در عدد و صوبه عظم آباد امور بود و کپتان مذکور نهایت
 دلاوری و فوج میرا سپه مبارک تنهایی خود را از آن و غلبه آنها نموده مجبور و رانان را از آنجا که نیامین او و لشکر با رویداد اعلام نمود و مجبور
 و کشته گشتن کسان را متواتر با ستاد و قتل لشکریان فرستاده خود با یک پیش سولاد و لایحه سبیل المیزه و بر جناح سپه خصال
 و دیده متصل کپتان رسید و علی الترتیب مستقیمان بر قتل لشکریان فرستاده و کپتان خود هم از آنجا بیست و دو تن تنهایی آنها
 و عمل می آورد چون انبال ناصر انگلیشیان را دلا در دنبال لشکریان بود با وجود آنکه راه بسیار بریده و نزدیک به لشکر خود سنگ
 بر سیده بود و همراهِ احمد را مستمال گردید و گرفت و در زید و میر رسید و ایضا لایحه محمود و تواریخ سلامی از آنها دید چون بند و قضا
 را فرما باندند و لشکریان را مجبور سولادان نموده بنده قمار را بشده و آنها را همراه آورده جمیع آنها را در هر یک کشتاده و ده بیت بیت
 میزان جماعت در هر یک داخل کرد و از لشکریان دیگر همان قدر مردم بر آورده و بکین ناز و راست و لیسر کردی کپتان بجای مذکور
 فرستاده و بیت و پنج کس از جمله بکین که این فساد را انگیزه او بود بطور قهر بر آورده و در حضور جمیع فوج برای عزت پدرم
 توبه پرانید بر بکین از جمله این بیت و پنج کس اندک میبختن خواسته و بر سرش خاصی برای آفتاب غیر و مسعودان خود عمل نموده
 ناکامی از همان گل زمین بر سر روی خود و المید و الطیب خاطر در کمال استغاثه آمده جان خود بهم توبه داد و صدق الله تعالی
 لکل حرب بماله هم فروع اما جواب و سوال از طرف شجاع الدوله بنیابست قتل بشده اصحاب کو قتل انگلیشیه که چهار اصل عقد
 امور بوده اند که جنگ با او مجبور منور و نمیدادند چون راناکم چند تن من عیبه غرور و درون از آنو این عقل و شعور میباشند مذکور رسید
 در اواخر صفر باو ایضا جمیع الاول سبک و یکصد و پینجاه و شصت و هجری قمری علیه السلام حکم یکصد و باو نیز بر سر منور
 فرستاده با مویرج اول و مقام نموده و در میمنه و در میاب اسباب ضروری مثل گاو نان بار و دار و اذخار و خنس باکولات
 و غیره و با محتاج دشمار مرده که میخواست آنها را درین جنگ همراه بر آورده داعیه منصفت بیک زیر طردن کسب نموده

ذکر عیون و خبر و تاریخ فوج از دریای سوهم بر معر کولور و رسیدن بمقابل
 لشکر وزیر و جنگ این مرد و با همدگر و ظفر یا فتن بر وزیر و بحسب تقدر

و در تاریخ جمیع الاول یا اوایل ربیع الآخر بود که مجبور و بیک وزیر با مویر کشته مردم لشکر خود که درین آنها همراه منظور داشت
 از سپاه و اهل اردو و سپاه و سپاه انسان و حیوان همراه با شمره و ضبط حساب و آورده و غله و دیگر با محتاج آن قدر که
 ناده و در لشکر کون کشته همراه برداشت و با اصحاب کو شمشیر عظم آباد گفت که زمین آیام محدود و یا طفر بر خصم میرسد آید و حاجت
 بلکه منظور نمی اندازد و مطلوب و مقصود میسوم با رو خسته و حلقه باین مذخورات بخوابد و چون این داعیه منعم و موجب
 را همی گشت میر علی الله بنام شخصی از سکنه صوبه عظیم آباد که از طرف وزیر عامل برگشته بسیار و غیره مضامین سرکار شایان
 بود از حرکت مجبور وزیر خبر داد و اذخار فوج منظمه خود را از قادی چپاولی فرستاده و توبه بزرگی را که چندی قبل ازین بر لب دریا بمقابل
 اذخار انگلیشیه که بر دریای سوهم محاذی کو کون بر کجاست معراجا بنام داشت فرستاده بود با پیش طلب چون ریسات با فزاد و کل
 لایب بار شده بود و در بعضی با از انشای راه با پایا می ارابه توب مذکور بکل خود رفته بر کشتن متغیر گردید و وزیر خود با نیز اسوار
 درانی آمده توب را بر آورده همراه بزرگوار از کثرت غفلت و دیگر سرانجام اسباب جنگ ملاحظه گول نامی توب و بار و توب
 و متعارف عرض عمل آنها و توفیق بر هر چه بر کشته با بیت و مشوره او ضلع جنگ آل اهل عقل و اسباب حرب غیره

مشغول نبود و لب از قبیل بافتن قمار چو در پراخیدن کبوتر و دیگر کلاس به و ملاعب چنان غافل و غافل ماند که گویا در ملک خود بر سر
سیر و لشکر آمده مکر سر مور جالبه اندر دایه تهور کشیده تا لب انگلیسی ساخت و داراده ضرب در حجاب و پناه آن داشت تا آنکه
پیچر منوع فوج بنگاه رسید و به بخاطر رسیده کرده بر لب چیل مسک ساخت و چیل اندک و بین العسکین واقع شد و در سوم و زیر
فوج عزم و تیزیر که اندیشیده و ترک سید که برای جنگ کشیده بود کرده بدایه جنگ انگلیسیان از سید مکر و زیورن رفت افواج
مغلیه و غر و سبزه و وزیر و شجاع قلی خان معروف بمیان عیسای سیرا سیران خود که شش صفت تیزر سوار و بیاد بود بر پشت سوار
و موشریدک را گرفت و راجه بی بی بهادر را نصب جو باوده و اگر آباد بالمازان خود از موز و حال مرگه بر لب دریای انگلیس متعلق و او را
آبادی اقامت کرد و در موشریدک داشت توپ که تا بین ولایت رنگ برادر اهلای سبک مستحق توبه بود و مع هشت پلنگ
باز و دهانه چقانه بر ساز ساخته و در اسد خانه باه مقابل فوج انگلیس گشت شجاع قلی خان بر پشت اینها بود و در جرج
خود طاق دست راست عیسای وین بهادر بطرف دست چپ عیسای متصل بنگاه و جنگ توپ شروع شده از هر دو
طرف بگله بازی عیای التوا تیر لعل آمدن گرفت و در موم طرین برابر خود و در مقول از خرب که توپ میشد و در بر از طرف
راست اینها بر آمده با فوج مغلیه و غیر ایشان بر لشکر انگلیس یوز شهابه نمود و متواتر و در تیر بود و مغلیه و در ایشان و در سواران
همرازی میخیزند و بنگاه او بجای قتل و غارت می کردند از توپ اندازی سحر و موشریدک و حملات متواتر و در زیر عیای و فوج انگلیس
نجات گردیده و چون حال گشت میخیزند و حال بدین منوال دیده چون بنا بر حلیات حمل گیل و لایه سیرا سیرا داشت یورش بودند
نمی توانست اندر او بجای را بطرف انگار و اندر ساخت تارقه بر سینه بهادر یورش آورد و فوج مذکور سیر که یکی کسپه سالان شبانه
میوشنایر آهسته آهسته باطل بطرف انگلیس کشیده و میرا می که سینه بهادر و فوج او در پناهنش اساده بود و متصل گردید و
شیخ غلام قادر و غیره شیخ زادگان لکس که بر اول سینه بهادر و متحد او بودند و بیاد و در دست در حجاب دیوار افرایه مذکور داشت
و استند لنگه ای انگلیس نهان از نظر با در راسته و خراب در آمده چون سینه بهادر آید و رسید بر سر دیوار بر آمدند و
گویند که لنگ و کلوح آنها را شنید گردانیدند شیخ غلام قادر با اخوان و در قفا بعد و در آنها بر سر خرد گشته جنگ رفعت
تا آنها جمع شوند و صفوف آرایه لنگان بضایط تعلیم کتبانان خود که همیشه نظم راه می روند صفوف آراسته شروع
برق انداز می نمودند شیخ زادگان هم بقدر طاقت و فرصت جمع آمده فننگ انداز می آغاز نهادند لیکن مردم اینها را
که غرقت و در کمال تفرقه بودند و تار سیر و سینه بهادر و بر آمدن از عیای و زاب شکک برق اندازان انگلیس معلوم و یک
دو شکک متفرق صفوف انگلیس که باطل طرح سینه بهادر می گویند که شیخ غلام قادر مع برادران و سیرا بان انجام رسیده و زاب
بالک افتاد و بی دلان همی که از چنان جاسه هولناک بر آمده عیای را می که گشتند و راجه بی سینه بهادر از غالب خان که در هند
زای شیخ و از نیکان و قدری شایعان آباد و بصفت حمیده و نهایت سجد و آرا سیده بود بر سر کلاه و ایله
خان مرقوم گفت اگر آید باید بهای جان بافتن است و الا عمل بیرون بافتن سینه بهادر اهلای قبول آید و وفای بازی نمود
و گفت بسم الله و اشاره فرود آمدن از اسب نمود و غالب خان مع سیر متیایه خود که میر و حبیب الدین خان نام دارد از اسب
خود فرود آمد و درین عیای لنگان اندر که پیشتر آمدند سینه بهادر را مردن و دشوار آمده عثمان اسب از سیدان که راجه بی
و حبیب الدین خان یار را از رگش سینه بهادر آگاه گردانید غالب خان احوال آقا و عیای با زجر اسب خود سوار و در
سینه راجه سالک راه فرار گردید

بیزولن رفتن شجاع قلعه خان معروف بمیان عیسی از پشت سر مو شیر بندک و سمر و
ویرینه تنظیم و شکست افغان بر فوج وزیر با وجود ظهور غلبه بحسب تقدیر

شجاع قلی خان با شجاع آواز شکست لشکران و شجاع زادگان همراهی بمینی بهادر گران علیه و جبارت راجه بمینی بهادر نموده
بر روی خود ترسیده که بمبادا بمینی بهادر کاری از پیش برود و او در حضور وزیر و دیگر مجتهدان ترساری کند و بمین فراطع ضرب
استعمال نمودن استخوان و دارا که احوال بمینی بهادر از پشت سر سمر و مو شیر بندک برآمده پیش رانده چون پیش بر و چیل بر گل و لاس
بود و گذشتن از آن دشواری داشت علاوه آن روبروی دیوار آتش بار که اجمال است که برود و از آن جمله رفقای مستعد که شش
سلفت هزاره شورانده اند بمینا قلی خان رفیق هم بود سبب پیش رفتن او نوسان از سمر و مو شیر بندک که سلفه التواء
بر سر فوج انگلیشه گویا بمقتل نگر که برین وقت موقوف گشت و شجاع قلعه خان مع همراهیان بمینی غنیمت درآمده حاصل و مانع
توبه اندازی این طرف گردید و از طرف انگلیشیان شدت و پاسا که شروع گردید بر سر افواج عیسیه و سمر و دیگر قشای
اشکاشا شد شجاع قلعه خان با سواد و دوسه از رفقا بمنزله خرابه ارجیل برون برآمده و توبه گویا بمقتل نگر انگلیشه گشته
چان خود و در آن میدان برای گران داد و بیدار مردم همراهیش که از اذیت قتل و جراحت شام مانده بودند و نگر خفته اسنادگان میدان
را با مضطرب نمود و دنیای فراموشند و لشکران مقابل بمینی بهادر از مورچال گذشته داخل لشکر و بر گردیدند و شور و هیولم لشکر
در آن محله لشکر ظهور رسید سکنه آنجا را لشکران ترسید و شکست آتش باز گرفته قشای منقلب ساختند که امدادی را بمجال حمل و نقل بسا
و دولت نمائند بلیه اختیار کس نپذیرفتند که بود و او فرار میبود و شکست بر کل مردم افتاده که بر آب بیهوشات استوار
نماند و غلبه در ایامان شجاع ایمان نمک خورام احوال بدین منوال دید و بطبع قنارت اموال لشکر خود از وزیر عباسی که بیده و بایک
خود درآمده دست بفارست و تاراج برکشادند و وزیر متوقع ظفر و ظهور اندک علیه بران قدرت وادگشت ساعی غایتی از افغان
نمود بعد از آن که کمتر کسی با دانه دوم از میدان برآمده در پی که لشکران رفت و جمیع اسباب خانه و وزیر و سرداران همراهی او
وزیرهای خرافان از ارتش در وزیر و جنس بزرگان و مسودا اگر آن مثل زربان و کوفاب و انواع اقسامه و توبه پاسا بزرگ
خود و قنارت و خیم و آنچه در آن لشکر بود قنارت افواج انگلیشه در آمد و لشکران و وزیر نیز دست تاراج باموال بهید بگر
کشاده هر چه در دست هر که افتاد و در بود حساب این دولت که درین لشکر قنارت رفت علام الغیوب میدان پس بحاسب
هم در حساب و قیاس آن فوج معروف است الحق عجیب لشکر سمر بود که بهلو بخور و شاهجهان آباد بیست و توبه چارهای
بسیار در دریاچه تونز که بطرف پشت نیکر بود و آنک حلق با گل و لای بسیار داشت فرو رفته و در مانده گشته وزیر شکست
لشکران متعاقب در آمدند و بیا که ایام حیات آنها بسرآمده عالمیاء و شجاع الله و دیگر ذلیل ازین جنگ از قید راسا
دوده اذه فلپ را که در پاسه او شکسته بود و نهایت نمود قدرت کامله الهی در آن داور که پارسه و توبه بگریست نمود که بر کوبه
با و میگرشته از آن در حلقه پیوست ایام حیالتش بسته بود و الا در چنین حادثه شوش گسل پد را از سپهر برادر از بزرگترین
آن بیچاره را که تنید و از مافات مردم منور بود که سمر سپید قربان قدرت نمائی حکیم قدیر باید رفت که در دل بپوشه چنین
اذخات و برای او سواد و بلیه میا ساخت مضرع عدد شود و سبب فخر که خداوند ابر و در نهان شب که صبح آن شکست
بر وزیر افغان و سلفه ابراهیم خان بهادر اطلاع بر غلبه سمر فاسم خان یافته لطف و شیب پیغام داد که نزد ابراهیم خان و خوا

اسپ خوب که سر جا خواسته باشد برساند مع نزار و دیگر نقد بدولت عالی موجود است اما بخدمت نفرشاده که مبادا با ستامع این
خبر وزیر برگشته باز لاده بدی نماید اگر امری منظور شود و ایما فرزند فرستاده آید عالی جاه گفته فرستاد که درون بردن پاسبان در میای
شما که در چنین وقت یکسوی غمخواری من نموده خبر خواهی را منظور داشته اید اما نه الحقیقه این زمان صلاح نیست و عده مرکوبی
نموده اند اگر فرستادند بهر و البته عدا حاجت طلبیده خواهی شد اتفاقا شب ماهه قبل در کور رسیده سواری برای او میسر آمد وقت
شکست میر قاسم خان هم با فراریان دیگر بدر رفت و علی ابراهیم خان بهادر اسباب احوال همراه برادر خود علی قاسم خان
یک روز قبل از شکست از کل گشتی که بر دریاچه تهور بود و عبور کنند و در لشکر پادشاهی که آن طرف تهور بود فرستاده خود
خبریده ماند وقت فرار بر دریاچه مذکور رسیده از هجوم فراریان مجال عبور نیافت کل نیز شکسته بود علی ابراهیم خان بهادر معبرا
گذاشته بالاتر رفت و از آنجا خود را در بریا زده عبور کرد چون بهر راه که میخواست که در آنجا هجوم نموده بعضی در انتظار بعضی دیگر و
برخی برای آسودن اندک توقف نموده بودند رسید دید که بعضی از افواج انگلیشه رسیده توپ را بهر از چو که در هر طرف
مرد جمیع هر دو طرف در پامرد و در طرف دیگر شکست مزدون نمودند اضطراب عظمی در فراریان بهر رسید احدی را
چو ش و حواس بر جانماند و خلق کثیر در آن دریاچه صخره ها که در آنجا کشته شدند و در آنجا کشته شدند و در آنجا کشته شدند و در آنجا کشته شدند
خوابی جان سلامت بهر بردند اما در کمال رسوائی و قضیحت هر که اسیر را به پیش آورد بناچار اختیار افتاده بر سر
بعضی تاراج و غارت گنواران را کردند و بعضی بهشت فراوان راه یا برید جمیع فراریان رسیده زنده گشته اند و سرگشته
وزیر خود را دریا نموده متعلقان را با خود گرفته راه آله آباد سپرد و میر قاسم خان لنگان لنگان شش هفت کرده از بنارس گریخته
توقف داشت و بنی بهادر حذب الامر در بر سر اسیران پادشاه بر لب آب لنگا مجازی بنارس که معسکر پادشاه هم
آنجا بود مقام داشت علی ابراهیم خان متقبل بلشکر می بهادر خسته حال رسیده بر کنار دریا مع ده و دوازده نفرقا برای آسودن
اندک توقف کرد و دستفروخته برادر خود بود که در آنجا رود و ده نگار غالب خان که درین وقت رفیق بنی بهادر بود و فرقه
و افعی علی ابراهیم خان ایشان را دیده به غالب خان خبر رسانید خان مرقوم با ستامع در ده مقدم ایشان شادان گشته باراده
آمدن نزد خان مرقوم بر ناسته از بنی بهادر در قسمت خواست راجه فرط آرزو مندی او را که علی ابراهیم خان در دل غافلان
دیده بر رسید که علی ابراهیم خان چه طور گسسته است که شمار در شوق ملاقات از بنین بقرار می نیم غالب خان محفل جماعتش
بیان کرده گفت احاطه بر محاسن او موقوف بر ملاقات و صحبت های متونی است بنی بهادر که اگر در حضور وزیر علی ابراهیم خان را
دیده و جشن تفریش را شنیده بود و خواهان آن شد که او را بر یافت خود برگزیند غالب خان را گفت که بنشین و میتوان آورد
خان موصوف بخدمت علی ابراهیم خان رسیده با جرم و عرض داشت و بهمان پستی که بود ملاقات بنی بهادر آورد و در راه
مقدم او را متهم شمرده اسند عامی همراه نمود علی ابراهیم خان نیز رفاقت او را مسبب دیده بهر جانش خضاد و چون وزیر
را بهر را برای همراهی برودن پادشاه گذاشته بود او ناگهید نموده در کوچ کردن کشتیجالی می نمود و پادشاه که از وزیر و گلب
بود و سر از رفاقت بنی بهادر باز زده بهمانا سه چند در چند فاصده ملاقات انگلیشیان و مقایات بود و جمله مذکور بهر راه
مراسلات با پادشاه گشاده او را ترغیب بر رفاقت و اعانت خود می نمود و در آنجا که از طرف کبونی مامور شیخ بلاد میسر نموده اند
و اعینه مصالح و صداقت با وزیر هم اکنون خاطر شان بود و بناگوسه ملاقات با بنی بهادر که رفیق وزیر و مخالف با
میر قاسم خان بود و نیز دشمن درین ضمن راجه مذکور قتل پادشاه در کوچ دیده و ناچار گردیده خود و معز لنگا مع لشکر نمود

امانت ساخته دلاوت باستغانت از راوولپار مرسته نمود که او دیرینه سزدار دکن و دکنه سب سالار باجی راوولپار میگاستدار
ضلع شاه جهان آباد و بنام صوبه دار شتهار داشت و در آن هنگام در نواح کالیچ و گوالیار بر سره بزرگان از جنگ اتمده شاه
ابدالی که شکست عظیم بر جماعه مرسته افتاده اسباب و دولت اینها بتاراج رفته بود چندان شوکت نداشت شجاع الدوله
مستعان خود را بخدمت او فرستاده استدعا می نمود که برای او ایستگاه و دودخانه ای بجهت لشکر و نفر بر انگلیشیه نمود و بنا بر طبع
که در آن روز با نیابت داشت قبول نموده آمد و با عساکر شجاع الدوله ملحق گشت و با غنای بسیار و چندین حساب و بعهده رفاهت
خود خواست آنها بخدمت مستمسک گشته آمدن خود بر دودخانه استیلا نمود.

آمدن راجه مینی بهادر نوبت دوم نزد انگلیسیان و نزد غایان خن با ایلیان

راجه مینی بهادر پنجانی مذکور شد بطرف گنور رفته براج شتاب رای حسب التعمات نگاشت که شجاع الدوله در مصالحو
با انگلیسیان بشروطیکه منظورشان بودند در داده عازم حرب بار و دیگر است و بر تاسم خان از دست او بر رفته و سرور را
نمی تواند گرفت که بدعا و درین وقت این قسم کار با براس خود خوب نمیدانند اما من پادمان کارش را بجزیره السیه راغب
ملاقات در یافت انگلیشیه ام چون شتاب را بر سر معتمد علیه اصحاب انگلیشیه و ممنون احسان و گنور مینی بهادر در زمان فراخ
عالمه جاه بود خدمت او را در عوض حقوق پرورش منتقم شمرده برای خود فخر عظیم دانست و بجزیره و بزرگ انگلیشیه
داد و آید بنا بر سر در تقابش رفته و دتر بنا بر امر غیر معلوم برگشته میفرموده را با براسه فوج گذاشت از او هم بدین
تقصیر می رود و داده از ریاست لشکر مغول و بجز کرک که در سابق رئیس لشکر و نوکر کمپنی بود و بدین داری فوج اموی که
از خطاهای جرئت که آنرا برگ ویر جرنل میگویند یافته درین ایام رسیده بود جرنل مذکور نهایت اتحاد و اشتیاق را بر سر داشت
رای مذکور داعیه بینه بهادر با جرنل موصوف ظاهر نموده و در دین بهادر از مصالح عظیم شمرده منتقم دانست و در خطه متصرف
او کمال اکران نگاشته بود بواسطه شتاب رای طلیده داشت بینه بهادر آمده ملاقات با حبه تل نموده و دام تل حفت
محاللات از سر که بدست او آمد و از دانائی چند روز بر دو طرف را خوش نمود و راضی از خود میداشت جرنل یافت
که هرگاه شما متعلقان خود طلبیده اشته ناموس را در عظیم آباد یا بنا بر سر بگذراید آن زمان خاطر جمع گشته نیابت و مقام
بر دو صوبه با اختیار شما و امیکند لیم او عذرهای مناسب خواسته رضا طلب ناموس خود نمیداد تا آنکه شجاع الدوله راوولپار
را با خود متفق ساخته بداعیه جنگ انگلیسیان در نواح کوثره رسید دینی بهادر با فقری اعتقاد داشت از پرسید که بر او بیای
کرد او گفت که درود انگلیسیان بمنزله پادشاهی بود آمد و رفت بینه بهادر باستماع این سخن علیه شجاع الدوله که مان کرده و بدین
مرافقت او تصدیق داد و در اشتیاق رای که واسطه جواب سوال او در خدمت انگلیسیان بود خبر اجتماع راوولپار با شجاع الدوله
منتفیه بر راجه بینه بهادر گفت که اگر بیرون شجاع الدوله منظور باشد مرا صاف باید فرموده نامین انگلیشیه را بر او شهادت
داده و رخصت بدین نام و شما علانیه و فاشه مرض شده بر وید و اگر نماند منظور باشد بی طرح و ملحق باید بود امر که موجب
برای من و بدعهدی شما باشد فعل نیاید که برای من خطر عظیم و برای شما تنگ بانی انتفاخ باید بود مینی بهادر بر سر وطن راجه در
اصطلاح شمرده را زود از شتاب رای هم پنهان داشت و انتفاخ رخصت نموده را نیکو بنام بند و لبست بینه از محاللات صوبه از لشکر
انگلیشیه دورتر و چند کمپنی تلنگ انگلیشیه با او متعین بود بطرف گنور شتافته و متعلقان خود را بر پشت بطن عساکر شجاع الدوله

راستی شد کینیا قصد فراموش نمودن چون فوج عینی بهادر بسیار و لشکران اقل قلیل بوده اند مخالفت نموانسته خاموشی کرد
و عینی بهادر با فوج خود در رفته بشجاع الدوله پیوست علی ابراهیم خان بهادر که بعلت عاضه بیماری در حصار پرناب گم و مانده
و سینه بهادر او را در اینجا گم داشته رفته بود و بسیار به غریب از راه دای مضمر را چینی بهادر با وجود رفاقتش بجای خود حیران
ماند وزن راجه آغا لاهور فوتیت با وجود نبودن شوهر و اتباع او که حسب الاخبار چینی بهادر در رفته کس در اینجا نبود بانان رفیق
بعل آورد و بهادر خود از اولون مکان اقامت در ساندین اینجا که در اینجا به دست نمی آمد که تا می نکرد آخر الامر بصورت
تمام اسباب حرکت بهر ساندین از آن مکان برآمد و دارا له آباد گشت جرجل که یک ازین خبر رفتن عینی بهادر متحرک شده بیان نظر
شهاب رای که مدتی مخفی بود چو به گشت اما شهاب رای بر آجودی خود ترسیده بهر دو اصحابی این خبر حضور جرجل
رفته التماس نمود که ایضا عینی بهادر را رامن خاصن بوده ام و از چنین حرکتی بظهور رسید اگر در کوشش با اصحاب درین
خبر پس اندیشه باز خواستی باشد مرا باید فرستاد که تصور ازین است اندر شما جرجل و دیگر کس در این انگلیشه رامن
مداقت و انخلاص را و شهاب رای پسند افتاده بود که با فراموش نمودن و در غاظرش را مطمئن گردانیدند تا آنکه شجاع الدوله
مع را و ملها مرسته یار که بر حاش با فوج انگلیشه میاگردید

فرستادن اصحاب انگلیشه فوج را تسخیر قلعه چناره و محفوظ ماندن قلعه مذکوره از قصد تسخیر

سروران انگلیشه قبل ازین سواران راجه لودن و منیر بنارس را بواسطه را و شهاب رای و سید نور الحسن خان
الکرامی که اول رفیق و لازم شجاع الدوله و سینه بهادر و منیر اول بهادر بنارس بود که حال ساخته رفیق خود نموده بودند
بدانست او تسخیر قلعه چناره که بر سر کوه و لب دریای گنگا بدو که در بی بنارس طرف جنوب واقع و از تلال سفینه معروف است
در خاطر آورده فوجی را به یک سحر و چند کپتان و لغت و انس و سارجن بر سر قلعه مذکوره فرستادند و چند نفر توپ قلعه
شکن همراه آوردند سحر مذکور فوج و اسباب قلمستانی در اینجا رفته از طرف پادشاه احکام اطاعت رسانیده اول توپ
بسلطان فرستادند چون در گرفت بگنگ اشتغال نموده آتش توپ اندازی را اشتغال داد و کمر همت تسخیر قلعه
بسته با سه جلاوات پیش نهاد محمد بشیر خان که بمقرب الدوله و وزیر قلعه و آغا بود نهایت بی و بد دلس داشت
امیر میانش پای شات انشده مهمله برداختند و محمد بشیر خان را بنوعیکه خواست از قلعه بر آورده بمقصور وزیر راجه
گردانیدند و در دس چند با قلع چک اندر آخر الامر انگلیشیان دیوار حصار بفریب گلهای توپ از طرفه خراب ساخته
در شب تاریک با فوجی به سبب پوشش آوردند و فوج انگلیشه بالا که برآمد چون داعیه در آمدن بمحصار نمودند بهر
همر ایسان را دل به نموده کمر بر آمدن بر سنگهای افتاده دیوار حصار و دو مستغلمان قلعه صدای پای بالارنگان و
گفتگوی آنها باهم گرسنیده خبر را رسیدند و فوج و کارزار شدند وزیر رشک بندوق و سنگ گرفته اکثر بالارنگان
را بوجر ساختند و هم از اضطراب و ناراحتی شب پای بسیاری از سرنگهای افتاده دیوار و کوه لغزیده غلطیدند و سنگ
از صدمه بمهر غلطیده سب در دو دست و بازو و غلطیدگان را و هم شکست سحر که سالار فوج بود نیز همین صورت
زیر سنگها افتاده و زخم تنگ خورد و در پیش افتاد و عار بان را دل اندست رفته پای شات برانماند و بنا کام
برگشتند بعد ویرس در کمال افتاد و امضا و امیر را ویرس بان به کام شب آوردند و در پیش بود بعد اندک زمانه

دورین جزو زمان از جمیع رؤسا ممتاز بوده مراکز می از اعیان در مکارم انفاق تقوی داشت برجی ازان انشا را مکتب عالی مفتوح
 در فوکر احوال او بنا بر نیابت سوبه عظیم آباد و حکومت آنجا که داشت نگاشت خانه و قلع محار خوا به شد سبط ابراهیم خان بهادر
 از ابا و حسب انشا سر بنی بهادر خواست که بنشکر وزیر رفته بارانچ سینی بهادر پیوند و چند کوه به از شهر مذکور برآمده بود
 که خبر شکست وزیر کوه ثانیه شنیده باز برگشت و مسقط دران نواح مخفی بود تا مصالح و وزیر انگلیشیان روم و داد و فساد را
 فرو داشت و آن عزیزه از انتر خراسان مرصحن و دوازده کج خول و اختار آمده بر شد آباد رسید و ذکرش در ضمن حکومت مظفر جنگ
 که نامیده نفاست مرشد آباد گشت انسا و الله قاسی فراموش آید القصه وزیر بار دیگر شکست خورده به طرف فرخ آباد رفت و
 از آن غنچه و غیره شکوه نقل و دامپال در اعانت نموده از هر یک هشتاد و چهاره جوئے نمود هر یک سینه میگفت اما چون از نزد دل
 نبود و در ناظر وزیر باس یافت آخر الامر محمد خان گلشن قلمت محمد خان غفصنر جنگ با وجود عداوتها و سر بیست متفقشای جوان و
 که داشت ضاقت با شجاع الدوله گفت که ازین جماعه انانعه و غیره که شما توقع نصرت و اعانت دارید که بکار شما
 نخواهد آمد و در انتظار بچند مشت زیر که درید پنج ساه و ده حیان امداد رفته بحال خود و فرساید ماند و بهین مظفران نصرت
 تمناشائی بوده و ادم منجی خواهند ساخت بزعم من صلاح و رود حال است یا با معده وی که توقع رفاقت از آنها دارید
 بر دشمن بتا زید اگر حیات باقی است نظری پابیده والا با مردان خود در میدان سے بازید و اگر این کار دشوار نماید بی وساطت
 دیگری کیبار تن تنها بر پوسته پیش انگلیشیان بر ویدار پی شنیده شده کارنا نابریه عقل و جوانمردی باست اغلب که با شما
 نزود غاخنو ایند باخت و شما را در مملکت نخواهند انداخت بلکه لمن غالب است که بنا بر نام و نشان خانان شما از در
 اخلاص درآمده و اگر ارم و احترام شما را نشه بتعزیر نخواهند بود درین بین بعد فتح قلعو آباد و شکست یافتن وزیر نصرت دوم
 پوعده و عید بادشاه و سروران انگلیسته مستحطان قلع چاثره فاسید از نظره و غلبه شجاع الدوله گردیده و سامان قلعو دار سے
 ما سیم کتر و عید قلعو را خواهر انگلیسته نموده یعنی از آن ملازم بادشاه و بر سر خه نزد شجاع الدوله را بهی مشدند

فکریند برین شجاع الدوله نصیحت احمد خان گلشن ملاقات نمودن با برادران انگلیسته و بنامیدن مصباح و مصافحه

شجاع الدوله بعد امان نظر سخن احمد خان گلشن را و باره خود اصوب آمد و حسن تقوی دانسته با معده وی از غذا بهر باس که خود
 سوار گشته زاده لشکر انگلیسته گرفت زیاده از ده و دوازده سوار همراه داشت بعد ط مسافت بحر تل که یک خبر رسید که
 وزیر الممالک باین صورت سے آید اولی مخیر و مخیر مدق و کذب گذشته بعد تحقیق بیای ادب با جمیع از سسر واران و راؤ
 شتاب رای پیش رفته استقبال و وزیر کرد و وزیر جنرل رهنقیل وده از باس که فرود آمده صافه نمود و جنرل مع کل برادران
 و شتاب را سے نذر گذرانیده پیاده با پایا لکی وزیر در رکابش روان گشته تا بحیث خود که براسه او استاده کوه بودند رسید
 فرود آمد و در سرداران انگلیسته لوازم ضیافت و همان داری لعل آورده از آداب و تواضع و قیئه فرود گشته شجاع الدوله
 طعام ضیافت بهما بجا خورده خواهد و بعد بیداری از خواب هم عثمان شاد کای بجا نیکه خیمه گاه او بود و در سه کوه حاصل
 داشت بر گشته بهر ایمان که از سه چار صد کس پیش نموده اند جنرل ساخت و از طرف معمله که دوسه چار روز
 بو ساطت شتاب رای انفصال یافت و جمعی نموده حسب الاذن روسای انگلیسته جمیع ملازمان خود را طلبه داشت
 آمد و رفت سفر و پیغام بران اکثر اوقات و در بعضی احیان آمدن او و جنرل در خانه سید گز معمول بود و را خوش شتاب ای

درین کار مستعدی و فطرت منظر داشت اما مستعدی نیکو که که قبل ازین ساخته در مسلک ملازمان شجاع الدوله بر نافت یعنی بهادر
بنابر اخراج نمودن بر و اسم نان از عظیم آباد مسلک بود و عزت شجاع الدوله را و چه بجهت خود ساخته و در انصرام مرام او اسماعی
بجمله بتقدیم رسانید و در دکن دوست و دشمن گردید +

کفار در قرار دلا و شرط مصالح میان شیخ الاسلام و کلبه کثیفه و خصلان و بصره و بصره است حکام و پیمان و مقرر شد آن

بنای مصالح بر این قرار یافت که شجاع الدوله بجای مکر و پیغم عوض از اتریا یا انگلیشی را در حروب اور ویدان انگلیشیان ساند نصرت ندهد
دیگر مصلحت آن خواهد بود که با وچ از سو به او تحصیل درآمده باشد و یا به و صوبه الکر یا به مخصوص پادشاه و پادشاه درالکر با نظر خود میز
بخت خان بهادر که رفیق پادشاه و انگلیشیان شده بود لازم بود که یک لک روپیہ سالانہ از خزانه شاهی بمجلس الکر ادا
بنگالہ سے یافتہ باشد و فوج از انگلیس با عانت پادشاه در اکر ادا بماند و یکے از اصحاب انگلیشیان
در خدمت شجاع الدوله بطور مسلح کرے حاضر بودہ کار سے بمحاطات او ندا داشته باشد و بعد از این عهد و پیمان
دست بهدگیر را دوست و دشمن بهدگیر را دشمن و بر سر هر کس دشمنی زور آر و دیگرے اعانت او نماید و هر که از دیگری
فوجے با عانت طلبید و بجے براسے نصارتش بصاحب فوج برساند و راجہ پلوٹنڈ سنگھ زمیندار بنارس کہ بنا بر رفاقت
پادشاه و انگلیشیان از خدمت شجاع الدوله منصرف و بجا نیت موسوم شده بود دستخاست تفسیرات او صاحبان
انگلیش نمودہ و در اطاعت و وزیر و حمایت خود گذارند و استند عہود مذکور از طرفین مرقوم گشتہ و ثانی مرقوم بہ مہر و دستخط فریقین
استحکام یافت و شجاع الدوله را حالت منقطعہ غیر آزاد اسے زہر مکر عبادت نمودہ بود نمائند

ذکر بیگانگی که مادر شجاع الدوله مع کل قریبا بطبع زهر نامد و گوشتی فاو خلاص از چینی جمله مرمزش در بود

دیر بر تفر و در هر خود ز که بزودی موجود بود در فکر تحصیلش افتاده با هر یکی از رفقای خود بقدر مقدور او تکلیف ادای نری نمود و همین قسم با در وزن خود و برادران زن خود و جمیع اقربا غلط متضمن فرستادن سلفه مناسب نگاشته بر آمدن خود از بنده خسران شرم و طبعول در مذکور ارقام نمود اما به شجوت پیوسته که از هر کس بر چه توقع داشت و فی الحقیقه آنکس نقد بصال و ایشار آن زبر بر آمدن میتوانست طمع را کار فرماشته بر سه نصف و جمیع ثلث و گرو سه ربع آنرا اعتراف نموده فرستاد حتی مادر برادران زن او و غلامان و ملازمان نمک پرورده دیرینه اش بهین سلوک را مسلوک داشتند مگر زن او که به زندقه و جاه و طلا آلات و نفقه آلات داشت و آنچه خدمه او را میسر بود در حلقه بیخه خود می فروارید این برای شوهر با وجود مخالفت مردم و خون آمد که فرستاد و ناصحان را جواب میداد که آنچه را میسر است تا سلاست شجاع الدوله مرا می باید و اگر وینا شد هیچ یک ازین اسباب بکار من نیاید اگر چه زن بود اما آفرین بر بیعت مردانه او حق صحبت ششمنه ازین بیست که گفته ششمنه زن خوب فرمان بر پارسان کند مرد در ولش را پا دشا شجاع الدوله هم بعد این استعان بر چه بدستش می آمد و از سعادت لابد به بانه می زن خود میداد و الحی خبیه می بایست مصرع چه مرد می بود که زن می بود نه لقصه بعد سر انجام شدن سلفه که امکان داشت براسه بانه مبلغ معجل جوهر گران بهای خود را بدست صاحبان انگلیش در تعیین قیمت که درین باب هم را و شتاب رای در میان بود و این گذشته اهل و عیال را از ملک جاف نظر رحمت طلبه شست

در تکیه چاره مانیز بعضی تلمه آید از دست انگلیش انزعاج نموده از پادشاه و سرداران انگلیش بر خضر شد و در دست پادشاه
یکه را به نیابت وزارت و دیگره را به نیابت میر ترستی که خدایات سرور و او بود که داشته بهار الملک صوبه بنوعی آید
که یاد می آید از آن برهان الملک سعادت خان و تهم که مالش شجاع الدوله است روانه گردید و در آن کل زمین
رفته بکار با سینه خود پرداخت تمه احوال او و شاه عالم پادشاه و بقیه احوال میر فاسم خان عالیه و در دفتر
حالات سلاطین شاه جهان آباد و حکام و ناظران آن طرف غیر بنگاله و عظیم آباد مرقوم مسلم و قانع رفیع خواجیه
و وضع انتظام ملک داره که با خراج اصحاب انگلیشه و نواب و حکام دست نشان این جماعه را نگاشته و سوا و دیگر
در این صوبه و روسه داده نگارشش یافته انشا الله تعالی این دفتر ختام می یابد

ذکر جلوس نمودن نجم الدوله برسنده ایالت بنگاله به تجوز از باب کسب کلکته و رفتن شمس الدوله بنری
و نسبت بولایت خود و ورود لار و کلیف ثابت جنگ از ولایت انگلستان و دار الملک لندن
با انتظام این محاکمات رفع شورش و فساد و سوا و دیگره که سبب میر فاسم خان درین ضمن رویداد

چون در آنجا میر دولت میر جعفر خان دست قضا و در نوریده و شمس الدوله بنری و نسبت که در کلکته شنید که لار و کلیف ثابت جنگ
صاحب اختیار صوبه بنگاله و عظیم آباد گشته از ولایت انگلستان آید بودن خود در کلکته مناسب ندیده قبل از ورود لار و
مذکور روانه ولایت انگلستان شد و بقیه اصحاب کونسل بضایه مستوره که مانع از انتظام امور مرجه می نمودند و در
میر جعفر خان در کونسل چنان قرار یافت که نجم الدوله سعادت میر پهلور سیه سرکلان میر جعفر خان از بطن سینه سبک
بهجا می بردند و نواب ابو صلاح اصحاب کونسل راتی و قانع نهات نظامت و ملک دار می باشد چون این صورت
قرار یافت مستر مدائن صاحب کلان مرشد آباد و مستر جان سن صاحب کلان برده ان هم در مرشد آباد آمده بحضور خود
برسنده ایالت بنگاله و ارجاع اسرار فرمودند و دست معتد به برده صاحبان مذکور بطور قاضی رعایت نمود و نجم الدوله چند
روز ناظم معتد روئند کار دیوان دار الهام و در مرجع طوائف نام صوبه بنگاله بود و میر محمد کاظم خان برادر میر جعفر خان ناظم عظیم آباد
به نیابت برادر زاده خود در راجه میر جی دیوان برده خود را در این دیوان دار الهام صوبه مذکوره در او شتاب راسه
دیوان پادشاهی آن صوبه بود و انصاف موافق با جمیع انگلیشیان خاصه با جرج کرنگ سالار فوج انگلیشه شجاع الدوله مبار
مصلحت وقت برگشته مابول که چند هزار روپیة زیاده از یک لک محاصل آید بود و در فوج عظیم گدوم و چون بطور جاگیر و بنجید
در سینه باین صورت گذرشته بود که در بنگاله مبار از روی گور و ترشیر و نسبت شمس الدوله بهادر کسب لطلب کونسل بکلکته
رفت اما از کار خود معزول نبود و علاوه بر کار اقتدار سیکور شمس الدوله صاحب دارالشرع و بسط نگاشته و کتابی علیه ساخت
حواله برادر خود خارج و نسبت پوشیار جنگ بهادر کرده گفته رفته بود که هرگاه لار و کلیف برسد و در کونسل فائز نشین گردید
مذکور را در اجتماع ارباب کونسل بحضور او بخواند و او را بشنود ازین جهت ارباب کونسل کلکته نشین که کار ساز از کلکته
بیرون رفتن می دادند و او مبار انتظار لار و کلیف که در زمان مصطفی کرنگی او در وال دولت سراج الدوله کوشه در
اقبال میر جعفر خان نشین و مقرب او بود با مدن لار و کلیف امید افزایش اقتدار از مرتبه که میسرش بود داشت تا آنکه
لار و کلیف بهادر ثابت جنگ در رسید و پوشیار جنگ کتاب عیوب زندکار نوشته بهادر خود و در کونسل بحضور ارباب

لفظاً بافتخو اند و به لار و مذکور نشو اندیزند که هر چند منظور قطر عطف لار بود اما بنوعی معانی بتقلیل و تمسک لار
نوشته رفته بود که از کار خود معزول و مامور با قامت کلکته و عدم خروج از حدود معینه شهر مذکور گردید

ذکر عروج محمد رضا خان با علی مدارج دنیا داری محبض مساعدت بخت و تقدیر باری عز و اسم

بنا بر مژده نیک کار از تسلط و اقتدار محمد رضا خان نعلت حکیم بادی خان عقیل شیرازی که در عهد نانو می میر جعفر خان
نیابت چکل جهانگیر داشت بیاد رس تقدیر مورد الطاف لار و کلیت گشت و بسیارش کار ساز نیابت حکیم الدین بول
در قنات و اختیار اعلی و عقد معاملات کل صوبه بنگال یافته محمد رضا خان بهادر مظفر جنگ مخاطب گردید و بهیچته است
خطاب معین الدوله مبارز الملک ناخدا خان یافته نوبت در پاسی و مراتب حکم سواری نامکی نیز حاصل نمود و لار و کلیت
چون با سماع خبر انتصاب مالک بنگ و عظیم آباد و کتیصال میر قاسم خان و انتظام این ممالک متعین شده بود و این کار
در نظر اعلی ولایت نهایت عظیم و دشواری نمود لکن بدارج علیا تر یافته کیا را از کشته بر تنه لار و کشته که منتهی خطاب
امارت ولایت انگلند و لندن اکت رسید و در جمیع کارهای اینجا بنوعی مختار و کمال اقتدار گردید و که بحال مسیح
گورنری باین اختیار و اقتدار نماید مگر نواب گورنر جنرل عماد الدوله بهادر مسر مشنگ بلادت جنگ که در مرتبه بر لار و
کلیت هم فائق آمد و در هندوستان و ولایت شرمیک و سهم نادر وونی الحقیقه لایق این مرتبه و مقام است لار و کلیت بجات
مذکور تابع اجماع ارای ارباب کسول نبود لکن اجدی از انگلیسیان را با خود برابر ندانسته که راز پندش و انگلیش
بخطرات آورد و بنا بر اظهار اقتدار خود اول با جان سن و دلیان کا وید که نشاندن خشم الدوله بجایه پیش مناسب
و محقول شد اما از رسد از گرفت بے حساب و بیجا است عالمه سرکار کینگی بید ساخت بر دو سر دار مذکور است خفای لوکری
نوشته فرستاده جواب صاف دادند که اما اطاعت امر شما در لوکری کینگی ضرور و لازم بود الحال که ما دست از برن
لوکری برداشتم دیگر حکم شما برانیت اگر دعوی دیگر باشد در عدالت پادشاهی رجوع نماید که در اینجا انفصال باید
انچه اشارت ایصال زیر سیر کار کینگی سے فرامید بر گاه زربای خطی که شما از پدر خشم الدوله گرفته بجایه سراج الدوله
نشانیده بودید داخل سرکار کینگی خواہید نمود با ہم این مبلغ سیر را که از پیش کش گرفته ایم عائد سیر کار کینگی خواہیم نمود لار و
کلیت جواب صاف شنیده و بعد استغفای لوکری که آنها اول نمودند مجال گفتگو با آنها ندیده خاموشی گردید بانی خود بولایت
رفت و در لائن مدت چند مستحق در مہند بود تجارت گذرانید و بعد زمانے چند باز لوکر شده صاحب کلان در شد آباد بود
که بلش در رسید و در موضع پیچ متصل بشاہ آباد فجا بین را عظیم آباد و مرشد آباد و در جہر سہان کوہ پتی مدفون گردید و پیش
از دور مرے میشود درین فرقہ تجوہ و ترجم بخلق شهرت دارد باشد که مرد خوبی خواہ بود بنعم و خوبیاے و اگر دولت پزیر
و در جرات و ہوشیار سے امور جنگ و ثبات آشنایما و درستی مزاج کرنل کا وڈو در دانا کے و پاس حقوق انخلاص
و آشنائی و معاملہ فیہ و جزو رسد در معاملات ملی ہوشیار جنگ جارج و لسترت و در حسن اخلاق و اکثر اوصاف مسرکار
و مسرطاسن ناباور و در مسرطاسن لابر لبر ناباور و کلان و بار لوصاحب ہم مثل ایشان و طامسن صاحب بزرگتر و کلان
در رفت بے نظیر و مسرطاسن و مسرٹالٹ در کمال دانائے و تواضع و عطف و جمیع صفات جمیعہ در
امثال و اقراں تمازا اند و برادر مسرٹالٹ سن ہم شنیدہ میشود کہ برابر برابر بلکہ در بعض علوم خصوص میں

به از بردارست و مثل این اشخاص درین فرقه که کسی دیده شد اوصاف بعض انگلیسیان دیگر هم شنیده شد اما چون بنده را با آنها چنان سروکار می نبوده است احوال آنها بمیقین معلوم نیست که نگاشته آید.

ذکر ملاک کردن مشربلرس خود را از جهالت و نادانی و مطعون گشتن او در اعالی وادانی

مشربلرس که صاحب کلان عظیم آباد بنابر مرتبه نوکری خود بود بسبب تلبت شعور متبع مشربلرس و مشربلرس گرفته از باغ کهنی که در بستانه پور است و در آن روز با هر صاحب کلان می آمده و کربسار سوار گشته در قلعه آمد و میر کاظم خان را به مقامات عظیم آباد نشاندید و قبل و بعد بهرست آورد و مصاحبت و اشعار بعض هندیان که مثل او دور از شعور بوده اند خطاب فرمود بعضی حرکات نامناسب گشته بود ازین جهت اقتدار او و کلیف شنیده بر آبرو می خود ترسید و بدست خود از جراحت کرج خود را ملاک ساخته در باغ بستانه پور مدون و ملکون اتوام خود گردید و در جل کرنگ که از اسباب بالاد کلین نهایت افلاص درست داشت درین وقت معدر صل و عقد جمیع امور و معجب کل معاملات گردید چون با او اکثر جنرل مذکور اول در کمال افلاص و آخر در نهایت بدخواسی بود چنانچه چند خاطر نشان لاری ساخته و اکثر نظری را بر طرف کنایه و اکثر از دوستان خود و در کمال ناکامی مرقع گشته بواسطه خود رفت و عدله گشتن با دوستان بشرط چندی کرده بود اراده او با تقدیرات اسکی مطابق نیفتاده تا حال بر گشتن خردنگه او شنیده می شود خدا را سپهر جا که باشد موافق نیت او خوش نگذار و ۷

رفتن لاری و کلیف باله آباد بری ملاقات شاه عالم بادشاه وزیر الممالک شجاع الدوله آصفیه و گرفتن فرامین اسناد و بواله خالصه بشریفه هر سه صوبه بنگاله و اوڑیسه و عظیم آباد بنام کمینه انگلیش و تحریک و عود و داد و اتحاد و بدرفتن تفصیل زیر می هر سه صوبه از دست سندان و اختصاص یافتن انگلیشی بیکوت صوبجات مذکور و شروع انقلاب اکثر اوضاع و دستور

لاری و کلیف بعد از درود و جلالت و اطلاع بر امور جزو و بر انصراف بعض مردم که حاجت بان داشتند گفت باله آباد بنابر تفصیل معارفه پیش نهاد داشت نمود و وزیر الممالک شجاع الدوله نیز از فیض آباد که مرکز دولت او بود حسب الاشعار لاری و جبرئیل و بنابر التماس را و شتاب رای که گویا واسطه اصلاح بین الهامین بود قاصد آباد گردید و میر کاظم نام مستحق را که مرد ولایت زاد بمصاشرت حسن رضا خان نوه صاحب احمد پسر علی جواد خان مرحوم اختصاص و در ایام حکومت میر قاسم خان پسر سگری طایر اییم خان بمادر علی پسر گنجه سهرام دین پور داشت لاری و مذکور در زمان اقامت خود بدکن با او آشنا بود درین وقت مورد الطاف سبب اکناف خود گردانیده لک روپی نقد بخشید و مصاحب خود گردانید و ظاهراً واسطه جواب سوال در تفصیل عرص محمد رضا خان هم او گردیده چون محمد رضا خان شرکت را و شتاب رای و معاملات مطلقاً نمی خواست قاصد آن بود که واسطه جواب و سوال در حضور پادشاه و وزیر هم شتاب رای نبوده میر کاظم مذکور بجای او باشد بنابر تقریب این امر بالاری و کلیف مخفی از جنرل خود و میرزاسی مذکور امید دار این کار همراه لاری و کلیف رفت و لاری و کلیف بهنگام درود عظیم آباد ملاقات با میر کاظم خان برادر میر جعفر خان دراج و میر ج نامارین و را و شتاب رای نموده قدر و منزلت

بریکے را بنیاد شور و مدبران سنجیده را و شتاب رای را برای پیرای خود برابر انفصال جواب سوال برگزید و میر کاظم خان را مرد
ساد و لوح دیده لائق سرانجام معاملات صوبه نداشت و میر ج نامرین نیز بنا بر شوم طبعی با وجود احسانهای خان مرقوم و برادرش
میر حنفی خان نمک براسے را کارگرفته و مقیدری او در کارهای دنیا ظاهر ساخته خواهان نیابت صوبه غلیم آباد بنام خود
با تقرر کرد و دید لیکن لارڈ درین سفر عزل و نصب مناسب ندید و در شتاب رای را چاره گرفت و روانه پیشتر گردید چون بالآباد
رسید بعد حصول کورنش پادشاه و ملاقات با وزیر الممالک شجاع الدوله بهادر و ضیافتها و پیشکش تحائف که از طرفین بعمل آمد
مقتصد بیکه داشت ظاهر ساخت و فرمان کسانده بود لکن پسر صوبه بنام کپنی از وزیر و پادشاه درخواست چون پادشاه
و وزیر مغلوب این جماعه هم بجزارت و ملاقات و هم نفهم و فراست بوده اند چاره و ناما بجزیل نموده بود و حق خواهش او فرامین اسناد
نوشته دادند و بیت و چار لک روپیہ الگزارای پسر صوبه مقرر گشته قبولیت مقرر گشتے که دست آورند و لکن از اسے است
داخل دفتر پادشاه گردید و امور غلیبه چنین بے آنکه عندسے در میان آید و کسے گفتگو کئے با کپنی و پادشاه انکسار و لبسات
ایلیان و نادول و مراسلات خورد و پیران کامل نماید در کمال سهولت و آسانے که بیج دستارے خراب برادر و چار باسے
روپو اسیم باین نزد سے بدون تکرار کیسو نمی شود و انفصال و انقطاع یافت لارڈ مذکور کامیاب مقاصد بدراجم و دست خود
که عبارت از کلکته است معاودت نمود و کزل اسمٹ را که بعد رفتن لارڈ ولایت جرنل شد سرداری فوج انگلیسے گماشته در
اکه آباد بکدست پادشاه گذاشت اما سے الحقیقه حاکم او بود و پادشاه محکوم او در خطه میانده و پادشاه بیرون قلعہ در پها سنے که
خود احوال آن نموده باین بعض منازل از پشت و آجور در انجا انداخته بود اوقات میگذاشت و بر جرنل از صدایا سے تقاریر
نوبت خانه پادشاه سے که در قلعہ بود گاه سے ناخوش گشته نوافتن نوبت پادشاه سے را مانع سے شد و مردم تقاریر خانه ناچار
ممنوع از عمل خود سے بود و مضرع سیر که اینچ روز نوبت اوست الفصه حسن سلیقه را و شتاب را سے و ملاقات بیان
و تحسین بگناه و حقوق دیرینه خدمتها می او در دو و پنجو اسی کپنی و اصحاب انگلیسے منظور نظر لارڈ گردید و میرزا کاظم از کاریکه
مخلوط داشت محرم همراه لارڈ برگشت و علی ابراہیم خان بهادر را که بوقت وزیر و بیت بهادر عزت و احترام میگذاشت لیکن بنا بر
غریب از یار و بار کمر سے ماند میرزا سے مذکور نظر حقوق احسانیکه خان مرقوم در عهد عالسے باه بر او کرده جان و آبرو او را
از همدات بخش و سلطنت عالسے باه در کف حمایت خود محفوظ داشته بود و ترغیب آمدن بر شد آباد نموده و اسطه ملاقات
او بالا رڈ جرنل گردید و علی ابراہیم خان بنا بر اسنے که سلبه مذکورہ داشت نمایان آنجا سبب طول مدت اقامت داشت قبول
فرمود و همرا او اده بر شد آباد نموده را سے شد و بر شد آباد رسیده در زمره رفقا سے مشرف جنگ اسلاک یافت اگرچه
در کمال عزت بسر سے بردا و قدر دانسے او بقدر لیاقتش بعمل نیامد و لارڈ و کفیت بنظم آباد رسیده میر محمد کاظم خان را از نو و کار
غلیم آباد مغزول در آجور میر ج نامرین را با تقرر و ارفاق وفاق مہات صوبه مذکورہ گردانید و برای میر کاظم خان کلمه و پیرایا لایق
مقرر گشت او در راج محل اکبر که کوه و موطئ بود سکونت و رزیده چون نیت خوشے داشت و برین عصر بر آشوب در کمال
آرام و احتشام گذرانید و نیکام زندگانی نمود و میر ج نامرین بپاداش بدلیسے و غنائیکه باین پیچاره بعمل آورد
بعد چند روز خفتا کشیده مغزول گردید و در حسرت حصول حکومت جان خود در باخت چنانچہ در مقامش مفصل و بسین
خواہ شد و لارڈ کفیت چند روز در غلیم آباد توقف و رزیده روانه کلکتہ گردید چون در انجا رسید بانفرام مہام خویش پرداخته
عسر کس را صاحب کمان و مشربیک انتظام معاملات مالی و ملکی چکلہ جا ملگیر با جبارت خان مرقوم گردانید و چکلہ

برودان را از مشارکت پندیان پرداخته بدست دوسرگی از دوسای متحد انگلیشی سپرد و بر مرع الدین حسین خان بهادر سپیدار جنگ خلف سیف خان بن عمه الملک امرن خان صوبه دار کابل چون وقت نهفت لارڈ کلیف بطرف آله آباد که در عین برسات اتفاق افتاده بود بسواری شش سواری در نواح پستی و شاه آباد ملاقات لارڈ مذکور رسیده و او را از خود خوشود گردانید حکومت ملک پدرین مع همان پیش برستور در بد نفع از ماند و اگر لاری آن در کجی سرے نظامت بنگال جیانی در عسدر پیشین بود مقرر گشت اما نهایت کم ظاهر از داده از قیاس شش یک روبرو نبود لیکن از غفلت شمارے دنا کرده کارے سپیدار جنگ ملک براسه عسکر علی خان پیرزاده پدر شش کاتب و مختار و در مع کل معاملات جمیع صفار و کبار بود و بعد دوسه سال از دست اختیار سپیدار جنگ بیرون رفت و ذکرش انشاء الله تعالی خواهد آمد و با کرات و التماس الملک مردم چون از عهد بهایت جنگ و ابتاع او و گذار گشت بود و که با اینها هیچ گونه نفعی نداشت اصحاب انگلیشی بهیم فزوت را کار فرما گشته بهمان روش و گذار گشته متعرض احدی ازین مردم نگردیدند و این از جمله افعال ائمه و احسان انگلیشیان است و الا احدی از غلای این دیار گیر و زدرین مالک بلکه در زیر آسمان زندگے نمی توانست نمود و نیز تغییر و تبدیلی که از طول باد شاد و متغیر بان خیانت همیشه مظنون بلکه متیقن بود موقوف ماند و انگلیشیان بیابا بران مقرر و مستند که بر قلمو مکارے در دست هر که هست برای او بعد از دوبراسه اولادش مقرر باشد و اگر کسی که اهل لان برین سوال که مشتة آینده هم از کرم ائمه مامول است که بیچاره اسه چند که باب دانے که قناعت نموده افتاده و بفرع خیال و اطفال بآرام بسید بر بند و روزگار غدار به بدتر از این احوال مبتلا نه سازد و بچوده و احسانه ۴

ذکر انتقال خیمه الدوله بنیته و جلوس سیف الدوله برادرش بر مسند نظامت

زمانیکه لارڈ کلیف باراده آله آباد رسیده از لارڈ مذکور که کویزه در صادق باغ نزول نمود و بچ الدوله و مطلب جنگه برای مشایعت و استراحت نامایع مذکور آمدند و در ضمن گشته چون بجا نهای خود رسیدند و لارڈ مذکور او را پیشتر گشته بچ الدوله را بعد ورود در خانه بهیضه محبت جارمن گشته بنا بر بخت بیت و دوم و فیقهه سخته کینز لر و یکسید و مفتاد و نه بچ سیک ناگاه ازین عالم انتقال نمود و برادر خود سیف الدوله بر مسند البت جلوس فرمود سیف الدوله حسن خلق و زهد و بر تعلق بسیار داشت در چند روز در حکومت و حیات شعیل نیکام زلیت اگر چه چند ر بنود اما ناهر جا دست قدرتش میر رسید در ترحم و نیکوئی راسه به تغییر خود ۴

ذکر عروج نمودن راجه شتاب ای بجز نبه سیاحت نظامت عظیم آباد

پسنگام مساعدت لارڈ کلیف از آله آباد راجه شتاب را سی بامو ر بهر اسه گشت اما و بنا بر بعض جهات چند روز مهلت خواسته و عده آمدن بعد از آن مدتی نمود چون والد راجه شتاب از اوضاع روزگار و سیک اطوار سلطنت گوشه قناعت گزیده در قلیل جاگیر که از پدر تادین صوبه داشت سکونت و زریه بود ملاقات و مقامات با حکام ضرر دالسته هر که بر مسند البت آیین بلاد متکین سے شد یکد و ملاقات با و سے نمود تا از شتر شتر از قرب جو از حقوق ماند بنا برین فایده ملاقات لارڈ هم گردیده بعلیم آباد رسید و چون در رفتن و گشتن عجل و قیل از درود والد مرحوم از عظیم آباد پیشتر رفته بود بنا برین

بحر موم مذکور رسید علیخان برادر فقیر را کہ آشنا کے حکم بار ابو بکر علیکم السلام اور زن محمد رضا خان داشت ارادہ فرستاد بی بر شد آباد ہر ای
 را و شتاب رای نمودہ خطے برا و مرقوم متفقین اشعار ارادہ خود و التماس اعانت در امور موجود کسار نظامت و انگلیشہ فرستادن
 پس خود برای حصول بعضی از اسناد بمہر ناظم بکابل باز ستظام کار بانگاشتہ استمراج نمود و کہ مردہ و شہید و قدر وقت شناس
 نیکو کار بودا چہ لازمہ آدمیت و حسن اخلاق بود و جواب نوشتہ تقدیم خدمات را متعہد گردید بعد چند سہ کہ داعیہ رفتن بگلکنہ نمود
 مری دہر ہر کار کہ مرد عیار و از ہمتار کن عمدہ نظامت عظیم آباد و بدہ مال کار با پی بردہ ہر ای را و شتاب رای ہر گز بمسند
 علیخان نیز سیراہ این ہر دور و اندر شد آباد گردید چون شتاب رای بگلکنہ رسید لازمہ تکلیف با شہار جرنل کرکٹ و مشاہدہ
 فطنت رای مذکور اور انگلیف شرکت در انتظام مہام نظامت فرمود و ہنار بر رفع بدنامی و اظہار ہمتا و سبب غرضی خود
 اول عذر سے چند آور د مسووع نیفتاد و شتاب رای یار شد و وجہ مفصل کہ بنابر ارادہ آتشک بود مبتلا گشت لا و مذکور
 و اگر خود را بمہاجر ناومین و موکل گردانید و اگر شہار جرنل ہر ای ہر گز بمسند علیخان نیز سیراہ این ہر دور و اندر شد آباد گردید چون شتاب رای بگلکنہ رسید لازمہ تکلیف با شہار جرنل کرکٹ و مشاہدہ
 و حرکت متعذر بود بمالیدن دو ایک سیما داشت نامہ دو بند دست مدا و نمود و مرض مذکور بالمرہ و زائل گردیدہ انر سے
 انران باقی نما ند و شتاب رای دہ ہنر از رویہ بکرا انعام فرمود و بعد شفا یافتن بختاب مہار با علی ہادی را امانت منصب
 ہنجراری و سمیت و ہنجرار رویہ در نامہ اخراجات نظامت و ہنجرار رویہ در نامہ ذات علاوہ جاگیر اسے کہ دیکھ کر
 داشت و شرکت باد ہنجرار ناراین و ہنجرار کلان صاحب کلان کوٹے عظیم آباد در انتظام معاملات نظامت و ہنجرار
 ہر سیراہ الدو کہ ناظم ہر سہ صوبہ بنام خود متر سے کشتہ نامہ و ہنجرار دیکہ کار با سہ والد مرحوم حبیب اللہ مراد خان نیز در ہر شد آباد
 بسے سیر علیخان اخ اچہ فقیر حسن سلوک را ابو بکر علیکم السلام انصرام یافتہ بود کہ مہار با چہ شتاب رای ہر شد آباد رسید

ذکر حلت والد مرحوم از جهان بسے بقا بجوار رحمت خداوند اعظم

دوین اوقات فقیر بپارش و اگر نظر کن در رفاقت مسٹر بیج کہ یکے از رؤسای انگلیشیان و صاحب مدار کوٹے ہارس
 شدہ بود بجلد مذکور رفتہ شرف یاب خدمت شیخ اجل اکمل شیخ محمد علی خیرین اسکندرنہ اعلیٰ علین بود و والد مرحوم در
 فقیر حسین آباد کہ بنا کردہ آن مرحوم است مع جمیع متعلقان و منتہیان بر حال جاگیر خود سکونت داشت ناگہان سہل عارضہ
 لاحق فرج قدس امراض او گردیدہ سہے عارض گشت شنیدہ شد کہ مادہ دماغی ہر سیراہ ہنجرار سام شد اما در
 حواس چندان غلط نبود و روز دوم از مرض یوم یکشنبہ تاریخ سوم جمادی الثانیہ سہ کبہ زار و یک صد و ہفتاد و نہ ہجری
 نبوی صے ہاجر با السلام اول روز بجوار رحمت ملک علام انتقال فرمودہ در قصیدہ مذکورہ مدفون گردید اللہم اغفر لہ و اغفر
 لوالدہ و ابائہ الصالحین خیرین واقعہ ما کہ در ہارس فقیر رسید والدہ ماجدہ دام ظلہا و برادر ہنجران فخر الدو و فقیر علیخان
 و دیگر منتہیان و متوسلان خطہ متفقین طلب بندہ بمیانہ و ابرام نگاشتہ فقیر ناچار ترک رفاقت مسٹر بیج
 مذکور نمودہ عازم حسین آباد گردید و پیش میر و رافع بود و جدائے فقیر سے خواہیبت سے فرمود کہ سہل دستہ مذہ است
 نامہن جان فانی را برود و کنم سے خواہم تا آن زمان شما از من جدا نہا شدہ اہرام والدہ و دیگر باز ماندگان والد مرحوم
 و کہ سعادتے طالع من گذشت کہ امتثال فرمان واجب الاذعان بزرگ مرقوم نمودہ در خدمت اوس فقیر ہاشم اگر
 سے ماند سعادت عظیم نصیب من سے شد و قصور قسمت را انداز کہ منے توان نمود و سمیت تمیزستان قسمت را

چه سود از بر کمال که کفر از آب حیوان تشنه می آرد و سکنه را به بهر حال بنده کین آباد و فرطت و الد مردم بر شد آباد رسید
 مازاجه تناسل رای و سید علی خان زمان لیسیر در شد آباد و وقت نموده استاد بجایه جاگردا گذاشت آن بنابر
 این اقل الانام که بحسب سال اگر اولاد و الد مردم است حاصل نموده عازم عظیم آباد شدند

ذکر درد و مازاجه تناسل ای عظیم آباد و دلنگنگ دیدن و بهیرج نارین از راه حماقت و عناد

چون مازاجه تناسل رای و الد عظیم آباد گردید از راه و افغانی و افغانی که در مزاج دشت بنای انعام معاملات و انفصال معاملات
 را در جاسی گذاشت که نه غنای او باشد و نه غنای دهرج نارین بلکه قلع و باو شاسیه که از قدیم محل اجتماع اهل معاملات و
 مجمع دیوانیان و ارباب حاجات بود برای دربار قرار یافت و مقر شد که صاحب کلان و دولت معین بهانجا آمده بر کرسی
 خود جلوس نماید و در روی کرسی او مستوطنه گشته نزدیک طرش دهرج نارین که مدتی نظامت است بنشیند و طرفه دیگر
 مازاجه تناسل رای و یک یک تکیه برای هر دو کس بگذرانند هر سنده و روانه که مرقوم گردد و دهرج نارین بطور معمول و قسط
 بعضی در خانه آن کند و مازاجه تناسل رای بر نقاسی آن یازیر بر سر سیف الدوله و قلم خود کلمه دیده شد رستم زنده
 و دهرج نارین که غرور نظامت و برادر سرام نارین داشت و چند روزی از خود منفرد در کار با بوده هر خودی زنده چنان
 خاطر می فرمود داشت خیانت و کار با برادر برادر خود غرض حدود سابقه نیز می نمود بناسی این طریق بر طبیعت او بنی
 و شوار نمود اما چاره نداشت بنابرین صحبت همیشه ناپاچا بوده و فغان و شقان می افزود و علامه نظامت نیز به و مصر
 انعام یافته نصف مردم را توسل بشتاب رای بهر سید و نصف دیگر به دستور باد دهرج نارین ماند به مازاجه تناسل رای
 که کاخ عظیم الانه ملاحظه نمود معلوم کرد که در بند و بست صوبه خیانت بسیار و در هر معامله هزار با بالا بالا را که دهرج نارین بنابرین است
 بنظر این امر مناسب ندیده مستاجران و دیگر که با گنجایش خود نه نمیدانند بهر سینه باد دهرج نارین گفت که با از اعمال سابق
 همین معامله نویسانیده گیر یا آنها را مغزول نموده اینها را سبایه آنها مقرر نمایند چون در هر دو صورت نارا سبایه با خیانت
 دهرج نارین بطور رسید و موجب رسوائی و در دشت خاطر او شد و در وصول صوبه و اخراجات هم چون غایب
 و خیانت بسیار بود تناسل رای به دهرج نارین به محبوب متهمان او نصیحت می نمود که این در راه داخل خزانة بقدرت
 باید نمود که برده از دوسه کار شمایر بخیزد و مرید بهر یک تناسل رای گردیده چون از سابقین بر و قاتل و فغانی می نمود
 آنکه داشت کشف استار از دوسه اسرار دهرج نارین می کرد و آن المی بهین قدر حقوق خود که راجه و ام نارین
 بدوستی بر نعل کرک و مسر می شد و عتاب عاصی جاه گردیده و خون دریای مرآت و بلا کشت گشت مسر و داز
 سخن مشهوری بفراسخ دور افتاده مواظط و نصائح تناسل رای چه بکلی از دولت خوانان خود می شنید و می شنید که انگلیش را این
 قدر پاس خاطر خود بود که بنا بر قتل برادرش مامل صوبه عظیم آباد را بجا آورد و بنده نامیر چه خواسته باشد بخیزد و بهر صورت
 این احوال آهسته آهسته آخر انکشاف یافته بار و کلیف و کبر نعل کرک و دیگر دوسه انگلیش به سید اول بهر اسلالت بنی
 غفلت از گوش دهرج نارین کشیده و ولایت با طاعت رای و فرمان مازاجه تناسل ای وادای زیر باقیات ذمه ایش نمودند
 او بر بار معاذی را می نگاشت تا آنکه لار و کلیف را و ادای سادوت بولایت افغان اعظمی جهت در باطن تعصم یافت
 و قد به عهد و توافقی با شجاع الدوله و قلع نمودن بعض امور خصوص نقد در راجه بلوئند سکنه که از بلطش مهابت تشجاع الدوله

این بود و در افتاد و شجاع الدوله را نیز از کار باریا بود و دیگرین موعده ملاقات هم دیگر در موضع جبر قرار یافته لار و کلیت از کلیت و شجاع الدوله از فیض آباد و غیر الدوله از آکاد و بغارت پادشاه و راجه بلوند سنگ از بنارس روانه موه معین مذکور شدند +

ذکر در دلاور و کلیت شجاع الدوله و راجه بلوند سنگ در موعده معین که موضع جبر قرار یافته بود

و معاتب شدن راجه دمیبرج ناراین و اقامت در ایستادن مهاراجه بشتاب راسی چون لار و کلیت ثابت جنگ بهادر قریب عظیم آباد رسید و مهاراجه بشتاب راسی با استقبال او با ماه و شش که میسر داشت بیرون رفت و دمیبرج ناراین که همیشه خیال غارت و اقتدار خود بهیوده می بخشت کمال کرد و فریب دون آنکه فکر برکات از در پادشاه لازم الاداء و خود نماید و مسلک استرخای لار و اتباع او بپایه نیز به اجیر استقبال در نهایت استقلال با لار خان برکاب خود برآمد معین که از در و سوار سوار برده و بنظر لار و وجاع انگلیشیه و سایر چون قبل ازین المانع احکام بهیبرج ناراین نموده بودند که بدون او اسیر براسی ملاقاتی نیاید لار و بر آشفته که را فرستاد که رفتی دمیبرج ناراین را در آمدن محصور منتظر گرداند و گذارد که قصه پیشتر گذارد و فرستاد که حسب الامور کار آورده و دمیبرج ناراین را بقتل و اجبار بر گردانید و در جمیع عام استخوان و بیگانه که براسی استقبال لار و بیرون رفتن بودند خفت عظیم لاحق حال آن سبب عقل و انقیاد گردید و مهاراجه بشتاب راسی و ادراک شرف حضور نموده مورد الطاف بسیار شد و دمیبرج ناراین کاسه سبزی با گوشت مرادات اردو داشت ساقی خود نوشیده برگشت و بهر صورت زر سر انجام داده با سلام یافت و با اتفاق عبور نموده بهر کاب لار و در جل مع راجه بشتاب راسی بهر حد شتافت و در راه محرم سینه کینار و یک صد و هشتاد و هجری اجتماع شجاع الدوله و غیر الدوله و لار و در جل و راجه بلوند اتفاق افتاد و بعد از قیل و قال عفو و نصیحت راجه بلوند و بیست و چهار لک روپیہ معامله الکرار سوار و در سوار شجاع الدوله و عهد و پیمان المان و محظوظ و متوجه بودن او از هر گونه و ناد و قدر مقرر شد و نقض این عهد دس که فیما بین شجاع الدوله و انگلیشیه بود انقضای یافت و محمود و سواشین با وزیر و پادشاه و انگلیشیه و فیما بین وزیر و پادشاه هم بگوایه انگلیشیان و بابل و سنگ و وزیر مجید و امیر که گشته مرقوم و مختصم گردید و ضیافت و پیشکش نکاح هم دیگر بعمل آمد و وزیر بعد تماشا می خواند و جنگ و تفنگ انداز سبب سواران و لاری که در کمال خوبی و جاسکی نمودند چند هزار روپیہ انعام فرموده و مرض و دیگر که دولت خود را سبب گردید و راجه بلوند سنگ هم بعد ادائی پیشکش که لائق بحال او بود با شیان خود را هم مگر کربل لنگا محادی بنارس است روانه گشت و غیر الدوله نیز کامیاب مقصد خود معادیت نمود و راجه بشتاب راسی احوال اختلال معاملات و خیانت و نامرسانه عمل سابق با لار و کلیت نام ساخته معروض داشت که در عزل این در راجه دمیبرج ناراین و اعمال متوسل او بدون شجاعت متقدر و بهیولیت دمیبرج و بنده بنابر سواشین حقوق تعزیت باریا و سواشین و را خند و هر که بجهت شدت رسد نمی تواند نمود مناسب آنکه بعد از این بدو همیشه آباد و بنظر جنگ که نائب صدر و مرض کلی معاملات است براسی چند روز در بنیانشین آورده کارهای انجام حساب الار ساسی انعام داده معادیت فرامید لار و غنیمت راجه بشتاب راسی پذیرفته و او را شمول عواطف بیایا گردانید و عازم مرشد آباد گشت و عدم لیاقت و خیانت ساسی دمیبرج ناراین را در عزل خود جای داده عزل او ازین کار و منصوب فرمودن مهاراجه بشتاب راسی با نفراد و اقتدار و رفتار خود معین نمود لیکن با فضل مغرور متد داشت +

اگر شتر لاری بکلیت و بشکلته و مرشد کاباد و فرستادن محمد رضا خان مظفر جنگه ابرای انضمام مهمانم معاملات عظیم آباد

در دکلین بجز دور و در مشرب آباد محمد رضا خان بهادر مظفر جنگ را برای تحسین امور که مرکز خاطر داشت بطریق آباد در سنان
مظفر جنگ بهر دو و بدیده مرقوم رسوده و تحت دیاست انکار فرموده علمه و میرج ناراین را چشم نمائے و نظر بند فرمود
با برسنے از آنجا تا نیت قلی بعل آورده و سنگسار خاها نهای او فرار و لقمه بتقدیم رسانید و نیز بقیه عمال مثل ساهیل و
محمد تقی خان پس از آنکه ساهیل خان و محمد اشرف خان کتیرے و امثال اینها را در معرض زجر و توبیخ کتیده ساهیل را نیز بر چوب
و کنگ بست و بر آس بقیایه سرکار مقید ساخت و محمد تقی خان و محمد اشرف خان را همراجه شتاب رای از دام
گرفتار بهیاب آورده اداسے زرفه انهارا برادر و متشدد دید و میرج ناراین با نیات خیانت و ظهور فقدان لیاقت امر
حظیر نیابت نظامت از قدر و منزلت خود افتاده معزول و زرفه او را حاصل با کز قش بدینگونه دید باین وجه که با حصول
رزد سرکار قلیله بر آس مصارف او برسد و بقیه هم زرفه او را اداسے باقیات و اصل خزاین نظامت گرد و چون مال
سر اسرافتغال فقیر سید عبداللطیف خان بهادر شجاع جنگ موسوس بنابر میرانی مسید حبسه خان و برادر او مسید
کاظم خان و فقدان رجوع و غرض با میرج ناراین خاطر او بود و بهندسے مذکور در ایام اقتدار خود به عزل میرکاظم خان که
بروز سے چند بود بزرگ مرقوم را با وجود آنکه راجه مذکور و برادر و برادر کانش جنگ پرورده خانان و گوگیا گشت و پوست
او از زرفه خوان انعام و دودان محابت جنگ رسیده بود و بقضای جنگ طری از کار سرکار شاه آباد معزول و از زمان انشاء
خود متصدیان ملازم او را بهیابان محاسبه گرفتار انواع جرآنے داشت و امتناع او را مقام ستار محمد رضا خان بهادر
مظفر جنگ و همراجه شتاب رای محاسبه مذکور را که بلیه بیج محقق بود و انفصال داده فارغی بکشته داند و آنجا ب
بقدر دانی را بهر یکم حسب المطلب او بهر محمد رضا خان مهابی ستر مشرب آباد گردید مظفر جنگ بهر انشراح از محاللات این صوبه
موافق مشرب همراجه شتاب رای طبل جصل کوفته بجزت کبار رفت و مراجع مذکور را لغو و کمال افتخار با انصرام مقام
انقطاع محاللات صوبه فلیم آباد انکوفسلی کلکتے امور گشته بکار گمرے پرداخت و جهان با مشرب طبلن و دلار و کلکتے نجات سمیت
چنانچه مذکور شد روسے و اداسے مرقوم از نو کرے کینے و کار کشته عظیم آباد مستعین و معزول گشته مشرب بنوول
هماسے او و مشارکت مشتاب راسے مقرر گشت و در مشرب آباد بمشارکت محمد رضا خان مظفر جنگ مشرب
معین شد و دلار و کلکتے بهر و شمسے از امور این ممالک حارم ولایت خود گشت *

ذکر رفتن لارڈ کلین و جرنل کرنٹ بولایت انگلند و کاغذ تصرفات و تقصیرات شمس الدوله
پنرے و لیسترت بولایت همراه خود بردن و معین شدن میسر و رسل بگورنر سے حکومت

و در کیفیت در ایام انعامت خود خواست که از تقصیرات و فتنه شمس الدوله مبادا اگر خبری بقیوت و ظهور سیدان
کونسل ولایت تبرسان و تبرک که خود در انکار نمود و نیز خاگر و اند چون عمل از باب دنیا همیشه احسان فراموشی
بوده و هست مخصوص درین جزو زمان این الوقت و بنده عرض بولود را از جمله دانسته و تشریه و مجربه زواج داده اند
که بروداد و اتحاد احدی را عقاید نمانده و از غرائب آنکه براسه کسانیکه این مشهور را اختیار می نمایند نزد آنها

مقام از اعتبار براسه سابقه شونده و آنها تمحیص آنها نموده برای کار خود چند روز التفاتی فرموده و کار خود گرفتند
بعد از آن بنظر خفارت و سبب قدری در انما نگریدند بار مندرج مذکور و اکثر اشخاصی که دست نشان لاد و ذکر بود اند
برای استرفاضه او هر چند کرات و مرات زیر بار احسان شمس الدوله بود و اند بافاق بنده کار سبب عداوتی
که با شمس الدوله داشت طواری برآمد و تقصیرات او درست نموده نویسانیده و او را بنقدرا حوال با جمال چون کمال
شهرت داشت بگوش بند و رسید و تفصیل و تحقیق آن معلوم نیست چه حقیقت اراده و سخنان این جماعه بنا بر عدم تمیز
با غیر و نهایت کتمان و احتیاط در میان خود نشان هم بر دیگر سبب ظاهر نمی شود بلکه از جمله متعذرات است انحصار لا ینکفیت
و جزئی که یک مسخر دلس را گو فرزد و جزئی اسمی را سالار کل فرج نموده طبل رحیل گرفت و مظفر جنگ از حضور
پادشاه که در آرد و با انگلیشیان مختلط و محصور بود براسه خود خطاب فان فانانے و مبارز الملک حسین الدوله
مع ناکه و مهاراجه شتاب راسه خطاب مناز الملک بهادر منصور جنگ ایس و مراتب براسه خود طلبید و بکار آمد
و عیش و کامرانی زندگانی می نمودند.

ذکر عروج مظفر جنگ و شتاب ای با علی اراج اقبال و در گذشتن سیف الدوله ازین عاریت سرای

در سنه یک هزار و یکصد و هشتاد و پنج شتاب ای برای ملاقات مسخر دلس که نیازگی گورنر شده بود عازم ملک شد
و در بدینهم مهابرتن سلوک او قاصد رفتن گشته سمره رفت مسخر دلس با او بخوبی ملاقات نمود و بعزت و احترام
برگردانید و بنای کار با چنین مقرر گشت که شتاب ای و مظفر جنگ به ساریت خان بهادر کارایمی ملکی هر چه بر حسب
دو تواریخی و اندامی آرند او را در پیافه و دوبار بنج تقریر یافته با انگلیشی که شریک کار آنها باشند ملاقات کرده او را بهمانند و مصلحت
ظاهر سازند و در همان دور روز امور منتهی سالت بحضور انگلیش مذکور اضافیه و جمع و خرج حاصل هر جانب آنها به خط
انگلیش مذکور رسانیده بعد سال تمام کاغذ دستخط مذکور بدفترخانه کشیدند و در کلکته سپارد و معاملات عدالت که عیارت از انفسال
قضا یا می خلق خدا بیاورید است دار و فخر این امر در جزایات امور انجی مناسب حق و اندر فیصل و به امان امور عظیمه در پیافه
دور و غیر اینهم دیوان محفوز نائب آتجا و انگلیشی که تشریفات او مقرر باشد مذکور گشته انفسال یا به درین زمین بهم کار با اند
سے یافت و بهم انگلیشیه برادر هم معاملات مطلع گشته آشنای بهم میرسانیدند و چنانچه ضابطه مناسب است هر امری و
قاعد که از زبان ارباب معاملات و غیر هم سنجیدند در اجرای ساده که بطور کنایه اکثر همراه سیدارند نگاشته جمع می یافت
تا آنکه مسخر تنول هم در سنه یک هزار و یک صد و هشتاد و سه قاصد ولایت خود گشت و مسخر انگلیشی بهای او مقرر
شد و بجای مسخر سلس در مرشد آباد مسخر بچ معین گردید و از او و آخرین سال آثار تحط و غلا و غلت و با سبب آمد
خود یافته دهم ماه ذی قعدة سیف الدوله دزدیک بهم برادر او اشرف علی خان و فتح الدوله با دران مظفر جنگ
در وچ او و زن حاجی اسمیل خواهر زن مظفر جنگ که هر سه کس آخرین اولاد برابری یک بوده اند به بهاری آبله در گذشتند
و این بر و غلت از آن وقت شروع گشته در محرم شروع سال هشتاد و چهارم بحسب استند او نموده ناسه او امتداد
یافت و طبقی کثیره که حساب آن علام الغیوب و اند بنام هر دو و غلت مذکور ملک و نابود گردیدند و در راه ذی حجه
یک هزار و یک صد و هشتاد و سه مبارک الدوله خلف موسی میرجعفر خان بدخودت برادر خود سیف الدوله مرحوم نظامت

بنگاله نام زد گردید و بنحویز مغفرت جنگ علی بر ابراهیم خان بهادر بدایون خاندان که بالفعل عبارت از نظام است بنگاله است و نسبت
 و مار لک روید دوران وقت بر است تا نام بنگاله از قبل کبیری مقرر بود مامور گردید که کار دانسته و بغیر رساینها بطور رسائیست و
 مغفرت جنگ که بعضی حالات مجید و خلعت با سه غریبه دار و بعد جاکس مبارک الدود و بر سنده نظام است خواست که کسر شوکت
 شاهی بیکر بیل آرد با آنکه ما و ابراهیم قبل ازین دوستی ما به است ابتدا عهد و میثاق در میان داشت با بیکر مبارک الدود و
 و سلاطین بر اینجهت همان قسم خود و دوداد مخفی میداد و بیکر از غیب منازعات با منی بیکم بود و هر دو را در کوشش بهر یک گردانید
 شاهی بیکر که زراست و از دوجا هر بسیار و شغور و بقدر نیافت بود و زرا درین حرکت بستی آزرده خاطر گشته گفتگو را
 مناسب ندید و افاضل نموده زبان بکلام خاموشی کشید چندی در درازا افتاد و بیکم اندک رویداد و دین درین ایام با افر
 این ملک سرداران انگلیشی نهایت تحفظ در کمال انبساط بوده مصاحبت با اوست تمام نموده و هر انگلیشیان با هر که آشنا
 بود از ان کس استکشافات هر امری نموده و روابط و توافقی که آنگهی می یافت بر است انگلیشیان دیگر ذخیره می نمود
 و هر یک را فرض از استثنائی مقل و هندسه همین بود و کسان که در عهد انبار بر سر عهد آمده مدار الهام ملک و ار
 گشته بودند خوف آنکه بساد و دیگران ضابطه و فاعده زیاده تر از ما ایشان ظاهر کنند و ما هم بقصور و خیانت گشته از
 مرتبه خود تنزل گردیم هر طب و یا بی که ظلمه و طامعان با فر و با یگان بستی ایمان بمل آزرده قائم مقام ضابطه گردانیده بود
 حضور جانش انگلیشیه ظاهر نموده و قیقه قوت و فر و گذشت نموده و در هر دو فقره در امری فیصله رویداد
 هر لید هر دران مجلس حاضر بود آنکه فائز و مقصر بود و دران کس و حجت بطور جریان و در دیگر که حق بیجا پیش بود و حجت بطور شکرانه
 اثبات نمود پس هر بنوی که فانی از هر خیال است نمود و بعد از آن زمان حکومت این جامه دوران وقت تالین قلوب
 مردم بیشتر ملحوظ بود و تعجب نموده گفت کسی که حق بیجا نباشد و نبود و خیانت در زید و میا که و بیجا بستی نموده از دوجا برسان
 گرفتن نوسه از نترادان است گو با تعجب با سال بمل آمده اما از دیگر که که حق و صداقت بود و در او حجت الزام نمودن
 چه سستی در مردم لید هر و دیگر خوشامد گویان فضولی اصطلاح فکرانه ظاهر نموده و وض داشتند که این کار موافق ضابطه
 و معمول این ملک است بنا بر گه اصدات آن نمی کشیم ستمگر و کور تعجب سو فر نموده و تعمیر و خاطر خوش نامزد و اظهار که است
 اذان نمود اما آمدن زرمیج دنیا طلبان را خوشی می آید این جاست که هر قدر ارباب دنیا و دین می گشت شان معروف
 تحصیل آنست تا کجا از چنین امور باین همه دلائل مستوره قوامند بود تا حال بهم که پرده اندوخته کار بر خاسته امری که
 موجب بدنامی ایشان باشد از سر دوران این جامه بنظر رسید مگر از اوضاع معاملت سکه و دلاست انبساط
 نارسانه مردم هند با بر داران انگلیشیه رستنه بعضی خلق اینجا میرسد اگر اندک توبه باحوال اشخاص اینجا نمانند
 و غنیمات هر یک بشنوند شاید بر سر رسیدگان بهر خود رسیده از رنج و فتنه که می کشند نبات یا بنده خلاصه
 هیچ که از اندک هر گرم خیر طلبی خود و دینام و دتخواه کبیری بوده اند در انظار قیامت امور که یک حسن احسان با عامه فلاح
 و ترویج ضوابط دیرینه که هر ضابطه بر است که هم فائده و فرض از ان که بود و کوشش ناکار میا که کشید که فنی بکلمه
 کتاب با سه مرقوم اصحاب انگلیشیه صورت جمعیتی یافت و اندک اندک بعضی قوالب ضوابطه حقیقت آن انگلیشیان
 را اطلاع دست داد چون عید القربن و نهایت هوشیارند و در هندوستان حق تعالی ایشان را بر است
 تنبیه جامه طایمان مصداق فرستاده بر اکثر و ساسه به حقیقت نظر داد و قرا و مغفرت و قوم از خسته و دودر

انهار از دست اینهاست اسل گردانید که در هندوستانیان و در نظر ایشان و قد و قسه نمائند خود را در برابر و هر کار بهتر از
 همه اینها دانسته شروع بنا قشر و مناسبت با حکام دست نشان خود و تملک و ابتاع ایشان نمودند و بی تمام متعین معاملات و
 خیانت و تصرفات آنها بر نفی و مدد و ارادتند انیم از قدرت نمائی خود اندر مقتدر است زیرا که ابن حاتم بر سر کار آورده و
 اعتبار داده صاحبان انگلیشیه و چند روزه اقتدار استوار آن قدر بر خود مغرور و از انصاف و اشتقاق دور افتاده بودند
 که غیر بر سر آن متعینیت محابت جنگ و شجاع الدوله مغرور با وجود نهایت اقتدار و اختیار که در کار داشتند
 هرگز در نفوس شان بعشره از مستشار این تنگ نظران از خجرت و نفرت از اتباع پیرداری شکی بر کار اندک قریب و
 اختصاص در خانه جماعه انگلیشیه بهر سید خوار و بی مقدار و دیگران را پیش نهاد قاطع خود ننموده و شکست قدر و منزلت
 نجبا و شرف کوشیدن گرفت هر یک در پی دیگر و از آتشاده ناز و اقبال غرور و از آرمند آشت ناکم همه
 ذلیل و بیقدار و خفیف و خوار شدند اما مقتربان و رؤسا بکافات نیات خبیثه خود از اتباع و خواجگان بیشتر و بیشتر غرور و غلبه شدند
 و آنچه دیدند از دل و دست خود دیدند و کاک نقد بر العزیز القدر تمیز این مثال و تفصیل این اجمال در سطور
 آیند و سیر السان فیر را به یاد

ذکر متعین شدن ضلع داران از فرقه انگلیشیه در فصل بیکاله و عظیم آباد و تقسیم شدن هر سه صوبه بخش ضلع و
 قرار یافتن کونسلیه با در هر ضلع از اضلاع شش مذکوره و معزول شدن میر روح الدین حسین خان بهادر
 سپهبد ارجمند از پورنیه بنادان خود و کادش نهانی محمد رضا خان بهادر و مظفر جنگ

میر روح الدین حسین خان بهادر سپهبد ارجمند از جنگ خلف سیف خان که شجده خاک ناگمان حکومت پورنیه یافت چون در دلا بانی
 و شهنشاه در عیاشی و نهایت خود را متکون با کمال بدل و هرفت است غرق در بایع عیش و عشرت گشت و از فساد و فحشاء
 انواع منیرات روز و شب درستی و غفلت بسر بردن گرفت و یکی از پیرزادها را به پسر خود آقا حاکم علی نام را که نوه شاه
 مصطفی قلی مرشد سیف خان و شاه شکر اسد قادر بود و عسکر علی خان خطاب داده و نائب و مدبر الهام ناک و خانه خود
 ساخت و آن عزیز جوانی در کمال تزویر و دیباطن فاسد العقیده و نهایت تنگ حوصله بر خود غلط بود و نه نعمت خود را
 معرفت رضا جوانی خود دید هر چه میخواست میکرد و کسان که رجوع با او نمیداشتند با آنها انواع کاه و ششامی نمود و متوسلان
 خود را در راه و رفاه می افروزد و در مدارت رقص و انعام قاصدان و دلالان و نقالان و بعضی از مقتربان که ندیم روح الدین
 حسین خان بهادر سپهبد ارجمند و هر آن بودند غفلت نموده خان مرقوم را از خود خوشنود میداشت در عیاشی و سیاه و عمل نظامت
 مرشد آبا و بنابر ناخیر در مصلحت ناخوش بوده از سپهبد ارجمند شکایتها و اشتد گاه گاهی غلغلانش بر ای آگاهای دو کلمه با و
 می نگاشتند و از مافران هم بعضی از نائب تر سیده به دل نیت غفلت پیشه خود می خندند اما سودی نه کرده خود
 در راه کینه جوئی نائب می افتادند تا آنکه یکبار حسین قلی خواجها بهر سیف علی خان عموی سپهبد ارجمند
 بمشکو به بسیار عسکر علی خان مذکور را بغیر کنایه خود نائب شد و در در چند نفی بکلمه انتظامی در معاملات
 داده خانه اش را اندکی آراست اما سپهبد ارجمند که از بیچ عالم خبر داشت و نمیدانم چرا با او تفتیشی می درزید باز در مقام بگوئی

ادور آمد حسین بی بی بیارور از نزل و آن نامعقول را منصوب ساخت خان خانان مظفر جنگ که مثل دیگر مقتدران وجود نام
نام آوران در خانه انگلیشیه نه خواست تغییر تاخیر در سال زرمووده انگلزاری پورین بهر رباب کونسل ظاهر کرده پسدا جنگ
را تغییر کنانید در اسه سوخت راسی را متحد حالات مذکوره کرده اند و نیز در پی در پی که شصت هزار و پیر سالیا نه می شود
بر اسه پسدا جنگ از کونسل بفرست چون ساسه برین گذشت سوخت را سه تغییر و قید گشت در شی الدین محمد خان
لکام آقا مقرر گردید و بنا بر ظلم مسلمان و قتل معاصرت زردین بلاد و انتقال زرماسه خلیف پولایت انگلستان ازین ممالک که در
هر ساسه با هر یک از اصحاب انگلیشیه کین بخشش کس بلکه افزود از عمده ممالک خود بعد تحصیل و بجه لاقی را سه
می شوند لکوک بدین و در دزدان می جنس قلات و از زانی رخ آن که از قتل انسان و حیوانات بسبب فقدان زخمه
سیاه خصوص سواران هند که فقط در جنگ و عظیم آباد بوده اند مع فوج ملازم نظامات و زمینداران و اسیر واران
البته کمتر از هفتاد و شتاد هزار رسیده و در کمالی حکم عقا و در معج هر محال کاستن گرفت و در قتل خلق بیجا بملک
گردید بیشتر موجب ویرانی ملک گردیده و از این هزار ع زیاد از حد حساب خوب و نامزد و افتاد و آن قدر که مرد و در
می شود بر اسه اتمم خرید اسه پیدا نیست اگر خرید نموده و در بیون و در شیم و پارچه سفید که انگلیشیان می نمایند درین بلاد
بجگانه و عظیم آباد می بود تا بر پی و غیره بطوریکه با و فضا بدست کسی نمی آمد و کمتر خلق تازه به وجود آمده می دانست
که در پی که اسه گویند و آخر نه میست

تمدن شدن جاج و ترس و هوشیار جنگ بر آوردن خیانت عمال هند و اعدایان ضلای ست در قلم و نگار و عظیم آباد و اسه
اول شروع سال شتاد و نیم ازایه دوازدهم بهار و در افشتاد و چهارم مهر و در سن گورنر قاصد ولایت خود گشت و مسر که نیر
که تا می مرتبه و در بود گورنر کلکت گشت بعد از آن مشاهده که محاصل و شوق ادراک و مطالعه جزایات منوال ملکدار اسه
و معاملات را سه ارباب کونسل بران قرار یافت که یکم از آن بماند در فصل رود و احوال را در دیدا بد که حاکم را بار مایا و در مایا را
با حاکم چه معامله است عمال بار و اما زمینداران چه می کنند و آنها با حاکم چه می دهند و کدم کدم رسوم و ابواب میگیر و در حاکم
که هم نام زرمای ستانند قره این کار نام هوشیار جنگ بهار و ترس که بماند هم افشتاد و بی بیفته مرد تر بر اسه و دنا و
با کتر صفات حمیده و موصوت و با و قانی معاملات فی الجمله افشتاد و افتاد و آن عزیز و از افتمیز بر اسه امر مذکور و بعضی
و بنا بر پور تعین گردید و در انجارتی بقدر طاقت و لیاقت بر اکثر امور آگاهی یافت و مورد تحسین و آفرین اشال و
اقران خود و ارباب کونسل گردید چون در معاملات بجگانه که اکثر خیانت و بی اعتدالی بود و ظاهر گشت ارباب کونسل
در باره بگمان بگمان گشته و معاملات را و شتاب را سه را هم ازین قبیل و است بنا سه تقسیم ضلای و تعین قلمه داران
و سجا سه یک کونسل که با مظفر جنگ و شتاب را سه و جرات خان در حرم شریک بماند سجا کس را از انگلیشیه که ارباب
کونسل بوده مرتبه امیدوار اسه کونسل داشته باشند کونسل هر ضلع مقرر نمودند از آن جمله هوشیار جنگ با مسر یا لک و
صاحب کلان عظیم آباد و بهار و شتاب را سه کونسلیه اسه ضلع عظیم آباد مقرر شدند و اضلاع سسته بدین تفصیل
انقسام یافت ضلع کلکت و ضلع برودان و ضلع راج شاسه مرشد آباد و ضلع جالگیر مکر و ضلع دینا و پور و
و ضلع عظیم آباد

ذکر در دهر خوشیار جنگ و ستر پالاک و عظیم آباد و احوالیکه این هر دور با هم راجه شتاب را سے رویداد

چون خبر آمد به خوشیار جنگ و بنای کوشل در هر منگ و عظیم آباد و اشتها رباغت کسانی را که با هم راجه شتاب را سے دل در گون
بود امید و بریا بهر سید اگر چه از حسن سلوک و خوشیاری او چنین کسان در آن منگه اقل قلیل بوده اند اما باز هم چون چنین
بنای کوشل و سلوک شخص و احد با عاملان هر چند اهل ناس باشد بیک وضع نتواند بود و انداخته قاصد التماس
نور تر فساد گردیده مستعد شدند و در آنجا مذکور اگر چه در این عملداری اولیوت خیانت چند آن اولدگی و در مقابل حسن خدمت
او اندک تقصیراتی که بعمل آمده باشد وجود نمود و سندیست باز هم بنا بر تکالیف تویت و مبانیت لسان مسلک
و یکسانست و اندام و رسوم تشویش گویند و است که پایان کارش یکجای می شد تا آنکه خوشیار جنگ در رسید و هم راجه
شتاب را سے تا فتوحه با استقبال رفته بعد ملاقات بر فیض خود سوار کرده یک جا معاودت فرمود و دم فتنه جو بلاقات
خوشیار جنگ مشتاقه و کان شیع فساد و فساد کشادند را چون شتاب را سے هر خوشیار غیور و از اولدگی با
بمقدور نفور و ملازمان خود را هم از شیم جیشته نهایت مانع بود و در شیوه متعددی گری نمی نمرات کامل و کافه هر قسم که خواهند
میا و است بجا سے خود مستقل بوده و هر باب هر قسم تکشافت و تفصاری که خوشیار جنگ نمود و هر گونه کاغذ که از خواست
مستأنف و مانع نبود و جواب با سے شافی مسکت خوشیار جنگ را مجال از هم ندانند تا آنکه خوشیار جنگ شیفته محامد و
نیگر ا سے و دیانت و داناتی اگر دیده ابواب و در و در و اتحاد کشاد چون راه صادقت کشود یافت و هم راجه شتاب را از ر اخلال
در آمده تقدیم هر قسم توافع و گذر اندین هر ایا پر داخت و از خود بلا نهایت خوشتر و ساخت و ستر را که ستر مغزول
گشته ستر جنگ بعباس کلانی عظیم آباد و امور شد و بعد چند ا و هم مغزول گشته بجا سے او ستر بارول آمد چون ستر بارول
پله و وسیله قوس در ولایت و بهر وافر ا از شور و داناتی نیز داشت با خوشیار جنگ در بی ساخت و هم راجه شتاب
شتاب را سے را غلظت و شان خود نموده و غریب بود و رفت و مر افقت خود و اجتناب و استتکات از اتفاق خوشیار جنگ
سے کرد و هم راجه ستر عدم تقصیرات خوشیار جنگ در باره خود خواسته می گفت که بے جستی معقول بنده بگو نه از آن
غیر منتخب جویم و درین صورت صاحب را بر و داد من چه اعتماد خواهد بود اما ستر بارول چون خراج تنیدی داشت بنا بر
عدم قبول فرمان معقول را نفهمیده از رو گئے نمود و بعد چند روز عماد الدوله ستر شتابک بهادر جلالت جنگ که در
عقل و دانش و ذوق جنگ و حسن تحریر و تقریر بالفعل بنظر ندارد و خلق و لغزب او عاقله را ممنون و هر چون محفوظ داشتند
شکر گزار غنایت و راقش میداد و بکلکه حسب الام ولایت در رسید و بارول را نوید انسلاک و در م کبیت کلکه که بیارت
از پنج کس اما امام حل و عقود جمیع معاملات کل چند وستان اگر رسیده حکم معاودت بکلکه اصدار یافت و ستر بارول بکلکه
برگشت و خوشیار جنگ صاحب کلان عظیم آباد با اتفاق چهار کوسلیه دیگر گردید از آن جمله بود ستر استوئشن و ستر دور و زو
ستر ایون لا و هم راجه شتاب را سے

ذکر در دودمار الدوله ستر شتابک بهادر جلالت جنگ که در کبیت در بلده مذکور با کمال
اقتدار و اعتماد و جمت و روداد و در آن جا و انقلاب عظیمی که بعد از آن اتفاق افتاد

چون لادو حکمت جولایت رفت و ذرات و تقصیرات شمس الدوله در کونسل ولایت مذکور گشت و او خود مرده در کمان چو خیار سے
 و بر دبار سے بود چنانکه اقوام او عزت و داند که مثل او طایار و ولایت هم کس را نتوان یافت جواب دایه سکت بسا نال و
 ساهمان داده برات و نه خود از جمع فاقه و معاصی نمود و حسن ملک کار بهایه خوش ظاهر ساخت از آن جمله مکالمات و محال که از
 بعضی سخنبران مسعود گشته نیست که ساهمان گناه گشته شدن انگلیشیان مقید میر قاسم خان با دستان دمی نمودند و در جواب
 کاغذ یک در کونسل کلکتہ ہنگام ششگلی فزاج کو نسلیہ با بنا گزشتہ شدن مشریت و ہرام اتہاد جنگ میر قاسم خان نوشته و کونسل
 انگلندہ بود کہ بالفضل انگلیشیان بسیار دوست میر قاسم خان گرفتار اند صلاح در مساحت ہست بعد اقل اس انگلیشیان مقید با و جنگید
 و کو نسلیہ ہست دیگر از فاطمہ و غیب بران و غنکار دند کہ صلاح در بارہ میر قاسم خان و مرضی با جنگ باوست و جمیع مقید ان گشتہ
 شوند و شمس الدولہ کاغذ مذکور با خود در دستہ اذن جنگ با میر قاسم خان داد و کاغذ مذکور با اعتبار با خود رسید ہست در حضور کونسل
 ولایت انگلندہ گفت کہ مقصود من ہست با مقصود باب کونسل کہ حالیا سمایت من ہی نمایند کو نسلیہ سے ولایت کاغذ مذکور
 دیدہ بر اسے از آن زمین و از ساهمان از بنبار فاطمہ ظاہر نمودند و ہم از مجملہ مقصود ذرات او کہ ساهمان در ولایت ظاہر کردہ بودند
 این بود کہ تجارت ترک بدین حراز در دین و در انکی عیدہ فائدہ فہیم داشت و او بر اسے کبھی نہ کردہ ہندیان و والدہ داشت
 شمس الدولہ از عزت بنوا اند تجارت ترک نمودہ و در جواب گفت کہ جمیع انواع فوائد تجارت و ملک بر اسے کبھی است
 و در انجام مردم ہر پنج فرخہ کہ عبارت از نوکر سے پیشگان و اہل حرفہ و تجارت و رعایا سے ہزار و دہانجا من عاجز کہ فقر و مشاج و دیگر
 ارباب استحقاق اند نہایت بکثرت از بنجلہ زیادہ از لو کہ بنوکر سے اوقات ہی گذر اندینند و در عہد کبھی نوکر ہی موقوف گشتہ
 و ہر از ان مردم پنج اوقات تجارت ہی گذر اندیند و کبھی در ان وقت یکی از مجملہ دیگر نا جران آنجا و دعالا ہر نوع تجارت بہمہ و جو
 خاص کبھی و نوکر سے اشراف آنجا کہ در زمرد سواران بودہ اند بالمرہ موقوف گردیدہ ہستند تجارت بر اسے خلق آنجا کہ ہنوائت
 مسافعت مردم ولایتی و ملازمان کبھی اند کہ آشتہ ہم تا خلق آنجا را سدر بقی باشند و بالمرہ تمام سکتہ آنجا از شمایر از خودہ از
 دست عمل شمایر اتہاد کار بجان و کار با ستخوان از رسد چہ زمانہ ہوا کہ بکسان نیست در وقت حوادث و فتن ہر مردم و محسن قوم
 شما باشد و قضا سے آنجا این کار ہا ہم بکندیدہ و ساهمان رہ نظر استحقاق دیدند کہی این سخن کمانی شانت و این را سے
 نہایت ہمت در درجہ سہرور سے و مکلدار سی استغنا سے عموم سکتہ آنجا را بخوار اند نہ ایند سے کل ساکنان آن مکان ہست
 اگر در یافتن سے روشت بوس و دیگر غافل شد سے انوس انوس و بعد از ان کہ بریدہ گویان غالب آمد صلاح ارباب
 مل و عقد ولایت اقتضا سے آن کرد کہ امکان ہم بر اسے آنجا از دیگر سے نیست لہذا حاجت و اہم شمس الدولہ را مشاہیر
 اختلاف معاملات این ملک را وہ نمودند و حکما سے چند متاعب او نوشته فرستادند بحسب اقتضا سے قضا جاز سوار سے او
 در اتنا سے راہ چنان رفتہ و ہر گشت کہ بیج کس و بیج جا اترا سے از دنیا رفت چون این خبر ولایت رسیدہ عقلا سے آنجا با اہم
 مشورہ نمودہ صلاح چنین دانستند کہ بالفعل دریلہ با شمس الدولہ خبر از عماد الدولہ مشر ہشتنگ بہا را احد سے بر اینست بہر چہ
 بحاجت سے و مقرر باید ساخت و مشر مذکور در ان (ادان صاحب کلان ارکات و کس بود ہنایمان بکلی سے ہر چہ تمام مشر ملی ایام الدولہ
 مشر ہشتنگ بہا در ملاقات جنگ نوشته فرستادند کہ خود و بکلکتہ رسانیدہ صاحب مل و عقد امور آنجا را در و حسب
 ارقام با کئی کہ بنام شمس الدولہ رفتہ نور سے کہ بہتر از بدیل آرد و کم دیگر بکلکتہ فرستادند کہ با کئی کہ بنام شمس الدولہ رفتہ مقوم و
 مخصوص با نام مشر ہشتنگ و آنجا رسیدہ بکشا یہ و بخوارند این ہر دو حکم ہر دو جا رسیدہ مشر ہشتنگ از رسد بہ راج

ادراہ کلکتہ گردید و پاکٹ یعنی خطا کو نسل ولایت تنہا ان احکام در کلکتہ باستاز سر ہشتنگ محفوظ نگہداشتند چنانچہ بعد از مدد ملو
سر ہشتنگ کلکتہ رسید ناسدہ تالی مرتبہ سر کثیر کہ گورنر کلکتہ بود مانند روز و شب در مطالعہ و ملاحظہ کاغذ ہائے کل بمطالعات
و پاکٹ مسئلہ ولایت بسر و چون سہ ماہ کہ شاید موعود تعمیر سر کثیر بود و گذشتہ واداران کار نمونہ شد عماد الملک و برکرت سے
گورنر خفیہ شست بعد چند روز حکم آوردن محمد رضا خان بہادر مظفر جنگ بہار از الملک معین الدولہ خاٹا خان و ممتاز الملک ہمارا اجم
شباب را سے بہادر منصور جنگ دیرہ و بیلہ کلکتہ نوشتہ میسر کرام صاحب کلان مرشد آباد و را سے ہوشیار جنگ کہ صاحب
کلان عظیم آباد بود و نجوے فرستاد کہ دیگر سے را بران اطلاعات نشد اما از نشأت سموح شد کہ جان گرام کہ با مظفر جنگ بسیار
دوست بودے گفت کہ در مخالفت و میثاق مظفر جنگ ہر گاہ سے من پیش رفتن شباب را سے را کہ در مشربہ او باطلہا با ہم
دیگر تنازع بودند و حکم ولایت بجزل و قیدہ او نیامدہ بود کہ حسن تقریر و تدبیر خود شریک این عدلت گردانیدہ حکم گورنر ہما و ر
بر اے عزل و قیدہ او فرستادہ اور اہم با مظفر جنگ برابر گردانیدم از دعا لے از بیلہ بیوجہ چنین طرفہ ادیہا سے گناہان
را در امان خود نگہدارد

ذکر رفتن مظفر جنگ دیرہ از مرشد آباد بطرف کلکتہ لاعلاج و مجبور و رفتن راجہ شباب را سے

بعد از ان سچندر وزیر ہماں جا بہمان دستور

سرگرام صاحب کلان مرشد آباد در خانہ یکے از اقوام خود سبھی طعام بخورد کہ ناگمان نوشتہ گورنر ہماں او در ہماں مجلس رسید و
او قبل از وقت از ہماں برخاستہ خانہ خود رفت و از انجا رقبہ کیتانے نوشت این خبر از ہر کارہ بعد مظفر جنگ ہماں وقت
رسید بنا بر اقتدار سے کہ دشت گمان انقلاب روزگار در کار خود کردہ در نشاط باغ فارغ البال خواب غفلت نمود مانتے از
شباب با سے بود کہ کیتان مع یک پلٹن تننگہ ہمراہ سر اندرسن آمدہ متصل بہ نشاط باغ استاد و اول صبح سر سر اندرسن
با معود سے ارشد شکاران بر در نواب آمدہ ملاقات او رفت و ابلاغ کرد کہ گورنر با دشان با تسلیم نمودہ گفت کہ سے را با شما
نہرے و دشمنی در پیچ امر سے از امور منظوریست اما حکم چنین رسیدہ چون مظفر جنگ دل دوست سر بانی و مجال تقریر نہشت
گردن افتادہ و زود آمدہ ہرچہ مامور بود درضا داد و کیتان بیوہ تنگان ملازم مظفر جنگ برداشتہ دیر ہماں دیر مکان پیرہ ہا سے
خود کہ عبارت از تننگہ ہا سے مستحق است قائم ساخت و با نسا فرمود کہ با یج سے از ازل زمان مظفر جنگ و وار دان خانہ افق چگونہ
خشونت و زخاںش بمل نیاز ندا گرم او با کسی از اہل درو دشمنی نمایند کیتان اطلاع نمایند تخص آنکہ ہیچ نوع سہی ادبی
نسبت با مظفر جنگ بمل نیاید گر کے چہ سے را بجائے نہر و مظفر جنگ از ان احاطہ باغ تنہا بطرف سے نزد بعد انتظام
در بن مکان یک گفتند ہماں پلٹن سے تا لے کیتان سے با شد با یک کیپی بر خانہ مظفر جنگ کہ در شہر مرشد آباد و ہماں ساخت
اشہار دارد و حرم را سے او ہماںجا بود آمدہ بر دریا سے در آمدہ در آند خانہ مذکور بہر عدد کہ بود بیوہ ہا نشاند اما با سے
در جز سے نہر من خود لیکن انقلاب عجیبی رویدہ و منی گیا کہ با مظفر جنگ غبار کردت در خاطر داشت شادمان گشتہ سماعی
شکست او بود اما پاس خوبہا کہ در فطرت و نبات فرا جیکہ در خلقت دارد و فحوت کار فرما شستہ را سے نجات مظفر جنگ
از ان ہمالک سماعی جمیلہ تقدیم رسانیدہ کار سے چند نمود کہ مجال مردان کاروان نمود و ہمین قسم با نواب گورنر جنرل
بہادر شریک رد بودہ با جنرل کلاہن شت اگر چہ محل اندیشا بود ہرگز بخیر و خوبی را خود راہ ندا و بعد سفر و شے

مظفر جنگ خود متعدی امور متعلقه نظام است گردیده مختار و مدبر و مامور متعلقه نظام است و معنی و التایق مبارک الدوله گشت اعتبار علی خان خواجہ سراسر سے ملازم خود را که از غلامان و کنین الدوله محمد اسحق خان مرحوم است نائب نظام مبارک الدوله گردانید مالی از دست آن خواجہ سراسر سے شست و سبکی خلق تنگ خلق بجان و دوا و خود چیران بودند یعنی یکم از قبایلی نجیب و فرقه غرضانیت اما پوشیار و مستقل خراج اپنے مقر ساز و برساند و کینه اکثر کار بار رسد و بقدر دارد اگر ناجی معقول و پوشیار از جیبا مقرر میکرد و خود دره تنگی و در میان که اخسته جواب و سوال مردم شنید و پوشیور نائب نجیب پوشیار کاری کرد ریاست مرشد آباد و اختیار معاملات نظامی که بالفعل است کسی از دست او بیرون کردن نمی توانست اما پوشیور اعتبار علی خان که نهایت شجاعت خود بی خود و انا و صاف ریاست و در افتاده محض است کار فرگشته ناظم مذکور را مع داریش بگویم بقا بود اختیار خود گذشت بدو یکم ایا آنکه نمی یکم بر دره پریش بود بمصالح خواجہ سراسر سے مذکور مع مبارک الدوله نهایت دست نگر خود و بی اختیار محض میداشت اما حق آنست که مبارک الدوله هم لیاقت همین طای دشت تا آنکه آنها را خراج بعد از شدنی برود و ذکر شش مغرب انتشار اسد تعالی آید

ذکر رفتن مظفر جنگ بملکته دیر و کمال پاری و رفتن چهار پنج شتاب را سه برافرا و دو مغز و ل شدن هر دو از قشیت امور خالصه شریفه و آوردن انگلیشان بدست خود سرشته ملکه ار سے مظفر جنگ جو فیکه گذشت و پیر و انگلیشی بنین بخون و ارباب و دو حکم دم از زندگوز و شتابک بهادر در باب ارسال او بملکته رسید و جان گرام صاحب کلان مرشد آباد و حسب الامر او را تارخ بست و سوم محرم سنه گنیز و یک صد و پنجاه و شش از اجابت در پیر بطوریکه بود و در آن ملکته خود خلق کثیر سے بیار زمانه سازنی با میدا که شب حاله است و در اجماع نایب پلاست مشایعت نموده و شتاب و بر سه درین باب بر دیگران نقد جم هسته تا بملکته رفتند و بعد از سه چند احوال در کمالی اختلال گردیده گشتند و گزیده از دست و لای همراه با نندند ملکته که در یاسه قلمی است به پایان و شهریت نایب سان چون مظفر جنگ مورد و شتاب کینی بود و زیاده برلی انتظامی در باره او بسفر و گشته جواب و سوال را استوی گذار گشتند و مشربان کرم که با مظفر جنگ اشتنا و از راه شتاب را سه یگان بود حمایت مظفر جنگ متعذر دیده و یاس دوستی را سه اورا چه مرقوم را با آنکه شاید درباره او از ولایت علی زبیده بود در بلاست مذکور و متلا اگر و انید و می بسیار نموده و همین حکم در باره شتاب را سه بعظیم آباد تیر و شتاب چون راجه مذکور کن طلق و سلیقه کار دانی و کار گذاری بگلستان را خوشنود و ریشی از خود دشت پوشیار جنگ جاری و کسرت در باره او بقدر رعایت کرد که نظام این حکم نگذارد و کاید روانه شدن بر دو معین نمود و این معامله ظاهر ابرای او در او خرامه و سفر سال مذکور وی داد و فاصله یک ماه در حاله او و مظفر جنگ اتفاق افتاد و چه شتاب را سه بتاریخ معین حسب الامر بجزه سوار و ره گرا سه ملکته گردید پوشیار جنگ گفت که یک کینی براسه حفاظت چهار چهار ابرام باشد و مصوبه در آنکه عبارت از سر دگر کینی است مخفی نامور شد که از سر متعلقه عظیم آبا بیرون رفته بجزه سوار و در سایه دار ملازم بوده و چون استخفاف در بار و سلام و در خیال فرمان با نند گشته تا بملکته رساند و خبر مذکور بطور مسطور بملکته رسیده و در منزلی که با سو گشت منزل نمود و تفصیل جواب و سوال و تفصیل معاملات هر دو فقیر را معلوم نشد اگر از جاسه متفق معلوم خود و همینه این مسطور و اوراق انتشار اسد تعالی خواهد نمود بعد یک دوا و در سه چندم پیش که امکان فقیر شکر آن نیست بار بابت کوشش خود آباد و دینم آباد و حکم کوشش متفقین خزان را بچشم

نشتاب راسه و منظر جنگ انکارای خالصه که عبارت از چند دست ملک و تحصیل خراج بادشاهیست و ناموشدن از باب کونسل
هر دو جایگاه مذکور رسید و هوشیار جنگ روز دیگر اول وقت حکم با حضور اعیان شهر و ارکان دربار در قلعه شاهی دود خود
جماعه کونسلیه اجتماع نمود و در حجره با کونسلیه با ششصد کجکسانه کونسل کلکته در ترجمه فارسی نموده برآمد و در بارعام شمشیر علی الدین خان
ترجمه مذکوره را حسب الاشعار بیانگ بشنود و گوش حاضران را شنید مضمون آنکه همارا چه نشتاب راسه را از کارهای دیوانه
خالصه شریفه معزول و از باب کونسل عظیم آباد و بان کار مامور و منصوب گردانیده شد باید که محال بحالات خالصه بیجا جان مذکور
رجوع نمود حسب الامر و اما عمل آرند و همارا چه مذکور را در امور نظامت بحال و برقرار دارند از ان باز مصاحبان کونسل در کارنامه
خالصه حسب الاستقلال و الا افراد بلا مشاورت نائب هندوستانی می پردازند اگر چه پیشتر ازین هم بعد از میر جعفر خان مختار و
انگلیشی بوده اند اما فی الحقیقه اقتیاد محالات منظر جنگ و نشتاب راسه است و چشم اند و بعد چند سال که عبارت از اند است
در و دگور و شمشنگ همارا در سینه کهنه و یک سده و ششاد و ششمنی چری است الی الان که ماه محرم شروع سنه هزار و یکصد و نود و پنج
هجرت است اصحاب کونسل با در معاملات مالی و ملکی از زمینیان و کسی نائب مختار کارگزار است و در شریک صاحب اعتبار مگر متعقد است
چند که محله و اتباع منظر جنگ و نشتاب راسه بودند نوکر ششده و در منابع فرمان از باب کونسل بر شتابان و عظیم آباد و در کلکته
پسر و لویه هم بنیر و راجه جانکی رام حمایت جنگی بنام دیوان خالصه و فی حقیقت تابع مشردکیل و دیگر گشته که دیوان خالصه باشد مقرر
است تا بعد چه شود و بخند ازین شروع سال نود و ششم هجرت خیالی رام بکلکته رفته محالات فعلیه عظیم آباد یعنی بنام خود و برخی بنام
طیایان سنگه پسر همارا چه نشتاب راسه تعهد نموده آورد و دیگر در سیدن عظیم آباد اتفاق در میان هر دو هم رسیده مسا و هر رام و
خیالی رام بتفاوت قلیل زمانی هم و دلیل گردیده از درجه اعتبار افتادند و طایان سنگه که در گرداب اینطور و منظر اب میروم
و موصول با احوال هر دو هندوستان مذکور و معاملات محالات ضلع مذکوره در نهایت اختلال است بدیت جهان در اجتماع را در احوال

برمانه سیاقش و از سیایب

ذکر آمدن عمادالدوله شمسرخشنگ بر شتابان و زیاده که در گشتن از انجا بکلکته و خلاصه یافتن
منظر جنگ و همارا چه نشتاب راسه از ان گرفتار راسه و فی الحقیقه اقتیاد از یا فتن همارا ج
مذکور در امور ملک دار و وفات یافتن او بدون بر خوردن از سرور و بهر واری و وفات
نمودن منظر جنگ بدون مرتبه خود و اعجز و ناجا راسه

چون منظر جنگ و نشتاب راسه در گرفتاری پیر انگلیشی بکلکته رسید عمادالدوله شمسرخشنگ برای اطلاع و تنظیم محالات
بنگاه را در ده منشت بر شتابان و نمود و بموجب حکم ولایت ده دوازده کونسلیه که براسه تنظیم ملکه اری هند و بنگاله سابق مقرر بودند
موقوف گشته برای کار مذکور پنج کس از کونسلیه مانع عمادالدوله گورنر گیت مقرر شدند از جمله چهار کس یکس سر بار دی بود که آخر
سال نود و چهارم از نایب دوازدهم بولایت رفت و ذکرش آمد و نام یکس دیگر فقیر را معلوم نیست و کونسلیه نایب متور سابق ده
دوازده کس در کار تجارت کبخی مقرر ماندند اما مانع از باب گیت و گیت عبارت از ان جماعه اند که از باب علی و عقید جمیع امور عظیمه و
غیر عظیمه این ملک باشند مثل تغییر بلاد و حروب با اصحاب افواج و قنایا و مصالحه با بعضی از گردن کشان و هر چه ازین قبیل می آید
و نیز هر چه مادی آن باشد القصبه گورنر در و افرا به ریح الاول سینه کهنه و یک سده و ششاد و ششمنی چری است و نشتابان و زیاده

چنانچہ انگلیشیہ باد یافتہ بود و بدقیق تحقیق کہ در کمال ترقیق و مدت مدید بمیل آمد آنسے از جنات و عجم دیانت خیر از دست خواری و حسن اخلاص از ان زبده ارباب و حافظان بزرگ و بدو سلوک ناپاکی کہ نسبت با و بمیل آمد نہایت جایز و بیگانہ از جزائے نیکو خدمتہا ہے او بود نوشته باد و تنویض یافت و خلاص خانہ بر مقامیت لیاقتش پوشانیدہ فیل و جواہر علاوہ آن عطا فرمودند و بدو سہ سوار سابق شہر پاک کونسل شلیعہ عظیم آباد گردانیدہ جنس نو دندان از ان بزرگوار ہوشیار جنگ از کار عظیم آباد و بیابانہ نوکری کہ بہ ترتیب دوازہ موقوف گشتہ بجلکتہ آمدہ بود و سہ ہر سہ بجاسے او مقرر اما حصار از جنس ثناب براسے بنابر شرط غیرت و دولت و بیگانہ گشتہ آب و دیوار کے کلمتہ باخیزان او بجا گشتہ آخر ما صفت بعدہ کہ لازمہ ہوا ہے اگر نیاسیت ہم رسانیدہ رفتہ رفتہ بنجر با سہل گردیدہ بود کہ نہت یافت چون از کلمتہ نہت بنمود و دم عظیم آباد اکثر بقتضاسے و در او اتحاد و پیوستہ کہ در غیبت از ملاقات متوق بہ مائیتش خودہ در مقام ابراز از انہا خواہش بود و از خرف و تسلط او از انہا را دلت و افتادہ با بارہ و بعضے خوشایند بیگانہ حصار با جاگل پور باستنبال نہت یافتہ از در خدمتہا بہت نا توان و نہت اینکہ گردیدہ بود و بعد و در و خانہ خود نہایت گلچہ مند از انگلیشیان دہان قدر کہ مد ارج شان بود از حکایتہا دانت بلکہ زیادہ تر از ان وحی بجانب او بود و چونکہ در فتنی با جمیع خوبہا مثل او دیکرے براسے این جامعہ بود بلکہ براسے ہر آفاتے یافتہ او نوکرتے نایاب و قدر دانی او از جملہ و حیات عقلی بود و در مائی منظر جنگ ہم از ان عاودہ جنگ مقارن رستگاری ثناب تہاسے اتفاق افتادہ از ان روح ثناب براسے متعلق ہمیں بر مائی از دندان بدن خلاصی جست اتمام احوال او در بین مقام مناسب نبود و احوال منظر جنگ کہ بنور در رسیدہ حیات است انشاء اللہ کولے منافع

زبان قلم دادہ خواہد شد

ذکر انتقال از جنس ثناب براسے از دنیا بمرض اطلاق و ستافتن بمرض مخاطبات خالی نفس و اتفاق

چون را از جنس ثناب براسے عظیم آباد رسید از شدت کمادہ یکہ عرض ہر ہم سمور در جلدوی نیکو خدمتہا دید از حیات خودنی بحقیقتہ استرا ہے بہر ساجد و فتناسے بہر دو ہم رسیدہ بود و مرض ہماہمیکہ لاحق دست افراہی پدید آمدہ و جوش برآیا کہ متاد خود بہا کولات غیر مناسب رغبت ہم رسید و در تب و مرض با وجود دشواریات خزان نمونی پیدا کردہ ابتداء رفق و فتناسے و دہائی کردی خنجرہ میوہی فیض علی طیب سلمہ اللہ تعالی کہ با فضل و عظیم آباد نظیر ندارد و متوجہ معاجہ او شد و فیض ظاہر از حسن تدبیر او فتناسے نمود و دل خود بعضے از خوشامدگوایان حق نامشناس کہ در کشور او فقیر را از مخلصان ہوشیار جنگ و ساندہ او ظاہرے کردند و میوہی فیض سے مذکور در ان زمان بر خاقت فقیر مرف اوقات سے نمودن بار انہار دلموز سے و غیر خواہی خود و نبات نسبت فقیر بدہشتی و عداوت از رجوع طیب مذکور مانع بودند بعد از انکہ با فضل از رجوع نمود از خوردن دوا سے بحول الاخر کہ در غیبت او تیار شدہ ہا بہت بدبا لقمہ مانعت سے نمودند و ان اہل گرفتہ با وجود اعتراف بقواوند دوا می او استکلاف از مدد او پیش نمود چندے بالمرہ ترک دو کردہ بر طبیعت گذشت بند از ان رجوع تہر کہ کہ عبارت از طیب انگلیشی است بہا جت از باب کہ نسل آنجا نمودہ اما بن بیانہ و کجارج صاحبان انگلیشیہ بنا بر شدت خیر خواہی بودند از ادواہ مذکورہ اندیشے از کہر ملاح در تفتیہ بود و فتنہ معده از خلط و وجب دفع دیدہ بملاج مسملات نمود معده اش را کہ بعضی کمال عارض بود ضعیف تر گشتہ قوت ما کہ دماغہ بالمرہ ساقط گردید

ز غنن گور ز عماد الدولہ پٹہ سنگ بلاق اب شجاع الدولہ در بنارس و تمام میا لالت

عظیم آباد و معاودت نمودن به کلکته بی مکلف و درنگ

مبتداً قب در دراجه شتاب را سه عداد الدوله مشرف شتاب بسیار و گورنر هم بنابر ملاقات شجاع الدوله قاصد بنارس گردید و باز در چهارم ربیع الثانی بر سر راه آباد آمده در آخره مأمور یا مشرع حمادی الاولی شهنشاه و مسدود شد و وقت عصری بعد چند روز از در در شتاب را سه عظیم آباد رسید و قاصد بدو که مهارت می نمودند همراه خود گریه و در ضاح سحر آخرت بود و در بیماری خود که واسطه داشت گفته تن بر نداشت و زنده و گورنر و در در عظیم آباد مانده بنارس رفت و با شجاع الدوله که او هم بنابر اخبار برای دیدن نقش آمده بود ملاقات نموده جواب و سوال یکدیگر داشت و اتصال داد و در ملاقات در اجیت سکه سیر راجه بون سبک و چند بنارس که بدین سبیل مقرر قبل از در و گورنر مرده بود با شجاع الدوله که دید و بناسه راجه او را است حکام داده و خضرت و قسیم معاودت و عظیم آباد نمود و برین حوصه که او سبب او با خبر شهنشاه و انشای سینه مذکور بود در راجه شتاب را سه ازین عالم در گذشت عقلمه او و پیشترش اگر چه مطابق نبود بلکه ذات اسلام غالب و داشت اما بنابر ستر قمر اسه آقارب و توهم و معلوم بناسه و دیگر موافق مشرب بنود چند نفر را در ارتش سوسند و گورنر تعلیم آید و سبده و مسدود و اتمام توقف در زبده بنابر دفع بدنامی خود که تا شتاب به کینه مظلون مردم نگردد و راجه کیلیان سبک سیر راجه شتاب را سه را اگر چه لیاقت این منصب با اعتبار حدیث حسن و سالی که حضور شتاب پیش و در دست بکار را سه بدین ماسور گردانید و با گبریات و در راه به دستور بجان در کشته ملاقه آن در می براسه زن است شتاب را سه با در ارتش کیلیان سبک افزود اما سبست و نیز در رویه در راه به نفاست که با قیام او بود و توقف کرده و می که مناسب دانست با اختیار کونسله نگذاشت و در راه هر مردم را اندک کم و پستی نموده و پیش بر کوفت و خزانه ناله نمود و خود بکشت هر چه تمامتر بفر کلکته نرفت فرمود

ذکر بعضی از حالات راجه شتاب را سه و گذشتن کیلیانیا درین باریت تیرا

راجه شتاب را سه از قوم کاتیه سبک به متوطن شتاب جوان آباد و دست نمک پرورده خاندان محمدام الدوله و سیر محمدام الدوله خاندان ابراهیم الاثر از ملازمان آقا شهاب که سبک غلام محمدام الدوله و سیر سامان و محمد علیه خاندان بود اول بقلیل در جبهه ملازم شد از سخن کارروانی و نیکو مدتی در راه المام خاندان آقا سلیمان و صاحب اختیار سرکار محمدام الدوله که دید چون محمدام الدوله برست حتی وقت و در شاه جهان آباد انقلاب بسیار پیدا داشت بودن خود در آن ملک صلاح نموده و بولانی با دشمنی سید عظیم آباد و عدالت محلات با گبر صاحبزاده خود که برین طبع و ماله بود و گرفته درین نواح و تیر و شتاب می نمود و سرشده با و در اقتدار که سبده نهایت پوشیدار و متصدی ماله دان کارگر بر جز در وقت و فقر باب و در باب بود و اکثر فریب داشت بدست فقیر و بر جیس مونسای چند و گشتان که درین جزو زمانه متنازع و با وجود متصدی گری مالی از شجاعت او و بر سر نبود هر چند در کمال عروج و درخ و زبده و شاه و اکثر توپا سه عصر گشت و از تخت نداشت و با نجیب و در دران با نهایت نواضع و در وقت بناسه که انبیر و مطالب هر کس در شمع و التماس در بیاخته و اگر لیاقت بر آوردن داشت بیسولت و همسانی سر انجام میداد و الا عذر بوجه سیرن زبان نواست سائل را خوشنودی گردانید و اما آنکه هجوم کار با و با انواع مردم گشت و با داشت و از اول روز تا دو روز اولی شب قریب پلانی از آن در جواب و سوال میگردانید و در تنگ نداشت اما درستی کسی بر چند در عرض حاجت میماند که نشونت نمی گردانید و در شش با کلکته نش و در شش از زبان او مسود نشده با وجود خرد را سه

و قدر قیمت شناسی هر نفسی و ذرات انداخت بهای نفس بهای جان و ایمان بقدر ارزش میداد و در بخشش بخلت و تقصیر هر نفس
 نبود و سلیقه کعاش درست داشت و لباس و احتیاج از جامه های دور دست که قسم املاش بکفایت می آمد طلبیده بمعارف میرسانید بخلت
 مقدور نشان او را متوسط بهر میر و بزرگوار و دوام آوران خوانده غنیانست و باقی لیاقتش در کمالات نفیست که انوار علمیه و
 ملاوے داشت میفرستاد و در شاد و بهای و غیر آن که ضیافت مردم می کرد و سترخان و صحت و در ذوق غلبه داشت و خود در انجا
 حاضر بوده لذت های پاشنی ششیرین زبانی ملاوے طعام ضیافت و همانی بکام جان حاضران می چشاند خرم و جامه تزیین داشت
 که از ملازمان معطر نشین هم آمد داشت و پیش زین می که به عشق نگه داشته نهایت انس و وقت با او داشت یکس
 ندیده و مطلع هم گردید که چه وقت اندرون برفت و کسی بیرون آمد باز نهم قوم و کفو خود که مادر از بچه کیان سنگ و دهوانی سنگ
 است کار است نه داشت خانه ملاوے بهر او بانگ فاعله از مکان اقامت خود ساعته بود و در ساعته دوبار که بعضی از بام
 معینه هندو بوده اند بیرون رفت میرفت لیکن همان قسم که کمتر کسی رنج می شد اکثر مردم که با او ننگ نظر به طرف شده و یا سبکی
 از انگلیشتان عمده مثل صاحب کلان غلیم آباد و امثال ذلک ساخته و بکار تجارت بکینی و دور دیگر با موافقت سالها مذاکره
 می و زیندند هرگاه اتفاق انقلابی برای آنها روی داده معاتب می گردیدند و فلان بے آوردی آنها بجهت نفین می رسید و در زمان
 وقت بجز در جوی که با و می نمودند سینه سپر ساخته بکامیت آنها می کوشید و از هر گز ناریا بکامیت می بخشید و هر کس از
 شاهان آبا و اجداد اگر بفرقه با او آشنا بود و اگر بنام او در ای شناخت در رعایت او بیرون رفت که دست بخشش با آن
 میر رسید و معرخی گردید چون و چه یعنی قلیل برای مصارف نظامت مقرر با اختیار او بود و باقی در ان کینی و بجال تصرف
 در ان نه داشت بنابراین اگر می خواست برای او و چه معین می نمود و با بهای بهر سائید اگر با بن صورت متعدد بود و بکار با و
 مفصل مردم را از ستاده از انجا اتفاق می رسانید این قسم هم اگر نفع در دست تو افعی لائق با آن شخص نموده و قدر بخوبی
 میخواست و از او را به علاوه تو افعی سابق گذرانیده خوش خود شخص می فرمود و خج شرف الدین محمد از اخوان سید اول شیخ
 سید شهید محمدی اعلی الشکر در حقه مرد فاضل ملایم میسر بود و از متوفین بخت شرف از او شرفا با مضطر از ضیاع و افتخار
 که بنابر سبب عارض آن بزرگوار گردید با شتمار دولت بهند و قیاس عطا و انعام میکرده و این دیار در زمان اقتدار سلطنت
 شوکت خود با عله دندیده عقیات عالیات و در او و متر دین اماکن مقدسه می نمودند و درین شتمار دسالگی در او و شگانه گردیده
 از یک سال کم و بیش مردم شاد و آباد و هوگی بهر مجربا آنکه ناظم و نائب هر دو مسلمان صاحب اقتدار در اتباع این هر دو هم
 نزد او بود و در هر کس محال او چنانچه باید پیشرفت با بکار آن بزرگوار عازم او و در کشور مرکز دولت شجاع الدوله و آل او که در آن
 در سلطنت شاه عالم پادشاه هماغجا بود و گردیده و در عظیم آباد شد و تقریبی بقبر محمدت آن بزرگ رسیده و تو فقی تقریب
 ملاقات او اما در این شتاب را می یافت با آنکه بنام هند و لو و بزرگ و استماع احوال آن بزرگوار شده بخدمت او رفت و
 جمیع مضم و شرم را بیرون گذاشته تنها با یک و در دشتکار و میر قوم الدین خان در حضورش رفته بکمال تو افعی و فرود
 سلام کرد و هر چند بزرگ مردم بخلیف نشستن بر سنده که بر او دستاره بود و نو دیاس ادب و بر ساد و مذکور نشسته
 بیالقه تمام هر گوشه آن مقام گرفت و ساعته ادراک فیض بختش نموده و مدته ضیافت گرفته بر خاست شامیکه و عدله
 آمدن شان بودند مکلفی که در ایام برای همارج می گسترده و بزرگ موقوف گسترده خود و بکار گوشه بنشیند
 ساده نشست و مردم را از در و حضور خود نادر و آن بزرگوار بمنت داشت بعد نماز مغرب که همراه بنده شریف تبریف

آوردند و مدار آن سراسر بیاضی و جود و استقبال نموده در نهایت ادب و تذلل سلام کرده آورد و پسند مفروض نشانی
و تحمناست و تقیاد و طاعت بخوبی با کمال خوبی نمود که شیخ مذکور خوشتر گذشت گفت که من بخیرم اخلاقی که حق تعالی شما را عطا نمود
بمسلمانان آنجا را هم ازین اخلاق بهره و باشد چون زبان ایشان عربی بود و ما را نمی فهمید بنده ترجمان میگرد و مدار حق تعالی شکر شفاق آن
بزرگ و عتوت بعد لیاقت خود نمود و وقت صحبت در خوان بار پیش و دشنامها و کجواب و تهاجمات و چشمت و غیره نگذرانید
بنا بر تامل و نقد و برودان مناسبت ندیده بعد از آن که نخست خود شیخ بخانه زبیر حسین خان مرحوم بانفاق فقیر نامه دست
میسخت و یکی از مستندان خود که سبیل یکم از زبیر بنیامین از نظر مردم فرستاد و عامل حسب الامر مخفی آورده بدست فقیر مرداد و فقیر بخدمت
شیخ کمر درنگ و برستور کند ایندیکار شخص از آشنایان مداراج شتاب را می که بمجلسه مقربان را می ایان ناگزیر دیوان حاصله
و شاه چند و شان که با او را می مقام عسر بود و تنقید مردم گما که در کیش پند و ان بعد وفات و دلین از جمله دشمنان است و بدو ان
عمل نبات آزار و غیر ممکن نیند از غلظت آلود و وقت استراحت است و طس خط سبب از روی برای مداراج شتاب را می نمود تا گزشت که او را
باشما هم آشنائی است و عالی از روی محبت این عمل از فراموش موجب از روی امید اندر باره نشاء مقصود میخواست و خوشتر من
احضانی اخلاقی و دین کار و در چه که در القاب مرعات و تیر و کمان و دار و کیم نفس من قبول نمی کند و اگر چه که در ایجاد شست و نگارم
او که امکان شش یا سمان می ساید نفس و قبول نگردد و خواهر بخیر و وصول خط عمل کا شفا خواهر گردید چون مداراج شتاب را می
در اختیار احوال هر بلد و احوال و حکام هر شهر بعضا بطریق از آن خوشتر نهایت با نند و شست و دبر که از آن در از ان هم مرده و عاقبتی لاف
در شهر و دیوای خود برین کار گماشته بود که هر چقدری و خبری که قابل ارقام و اطلاع باشد بدو من خبر و نقصان نگاشته حواد و کلاش نمایند
خبر را در کمال در شش با و می رسید این خبر هم بعضی بر او ظاهر شده بود و بعد از اوقات پرسید که شش شکسته شریف آوردی و ایان
صاحب ما را بد و کلاش یا دفع نمایند کل حیرت است او گفت چون مردم در خدمت بندگی است حاجتی نبود شتاب را می گفت چنین نیست
چون آدمی در خوشتر باشد بود و نمیدان که اصل مطلب مداراج هم نگاه است گفت پس بر مداراج خود ظاهر است حاجت به شتاب ندارد
بعضی مقرر من شش را از خیال بر آدم و میر قوم الدین خان حاضر بود و دین مداراج فقیر را رو روی در او پرسید من نامناسب دیدم چون
برون رفت استفسار نمودند مداراج در جواب آنچه از روست اخبار معلوم داشت مذکور کرد و گفت مداراج شش را نشاء رسد بخوبی می کنم
این سخن هم کسی نفهمید که نمی خواهد و با او که در جوعه باین مداراج می تواند رفتی که آن شش به نصرت شد تو اضعی لاف بجال او
نموده و با ناگزیر با وجود نقد آن چیس الخواص افروض حرفی در کمال ادب و فروتنی نوشت مضمون آنکه در رو و غایت نامر بر
کترین موجب از دنیا و آرزو و طینان خاطر حیرت جو است ایستادار شیم که بر میرزگان است که با ننگ عطفی دل بستند ان نشاء و
دو را فدا گران را بار در قهر یاری فرموده باشند و وقت و دهر با خیمنا بقیمت ده هزار و هزار و پیکه میفرستد شش عطر اگر در ان شش
بناست سفید که خفیا من به ننگه در از در جوعه دیگر کتر قرآن یافت و یا به باسه پلنگ از عمارت و ساعت باسه ساخته فرماک
و شمع و نهایی شیشه بلورین و شیشه باسه کلان شفاف و دیگر نور فرماک و عین مصحوب همان صاحب او که براسه گما آمده بود
و بلاغ و آهت ناگزیر از استماع گفتگو و سلسله که با او نمودن برق و فعالیت گردید و خبر خواهر است انگاشت و در مجلس خود محامد
شتاب را می مذکور کرده می گفت که این عزیزان فرما به شیار می و تیر با وجود بعد سافت مداراجات باسه بی نهایت دود و در
او خوشتر بکنار و یک صد و ششاد و سه لاف و خط و غلا شرو عا شسته تا او خط ششاد و چهار کشته او شست شتاب را می سلامی جمیل
براسه غراب و میخاد و غراب میخود و میبایکین خود و تفصیلاتش آن که در ان سال که درین بلاد بتلار و عباد و بنارس اندک از ان را می

توخت غلات بودی هزار در پیبر است همین کار مقرر کرده فرمود که گشتیهای ملوک و ملاطان لازم اند و برای سببار بعد ده روز غله از
بنیادین خریدنی آورده باشند و چون در عظیم آباد رسیدند بزرگ خرید آنجا بفرستند و تقیماست آمده باز بنیادین برگردند بعد ده روز
گشتیها که در آنجا باشند روانه شوند و همین قسم تا مدت قضا گشتیها در دو بوده بطور دور در غلات متعاقب بهم میرسند و ملاطان
بزرگ خرید بنیادین بسبک و گاست بدو از اجابات می فرستند و مردم محتاج می خریدند و کسانی که طاعت خریدن غله داشتند
آنها را در سه چار جاز با نهاس مرم که دیوار احاطه داشت مثل متعبدان نگهداشته برای هر جایاده با دور و غله و غله عظیمه مقرر
ساخته بود و طعناهاست بخت و غلات خشوع و خفس غله با از و نگی و سیمه سوختنی و چند خر موزه فی نفر برای خرید پنج ذل آنست
خواهد مع فلان کو و فیون و بنک هر که هر چه مقدار باشند معین ساخته بود که بلا مانع هر روز میرسد بنیادین این حال نگهشاند و دندستان
هم در یک یک محوطه مساکن را جاس داده و تمام آنها می نمودند و خلق کثیری باین طور از مالکیت محوطه ماند و مردم شدند آباد این محوطه
عملی از این کس نبود و رسید بلکه می گویند که با وجود تمام منظر جنگ غله در بعضی اوقات نایاب محض می گشت و مردم غمناک
مثل میر سلیمان خانسان در اشال او که بر این کار مامور می شدند اول خود سر انجام غله می توانستند و از جایی حیانا اگر غله
درستی آمده و معجوب میاد با سرکاری فرستادند دیگر از مقتدران و مقرران منظر جنگ مخصوص را اجازت جنگ که ناز
معشوقانه با آن داشت گشتیهاست مذکور از دست پیاده با سرکاری و غنفت کشیده و خانه است خودی بردیا و فوجا هم آورده
از دست فرمای ر بودند و از کس مدارک این حرکات و محافظت غلات و فرستادن با احتیاط و انصاف بعمل نمی آمد تا آنکه درین
خصوص منظر جنگ تمام گشته از جمله باز خواسته که با او در کسبت بعمل آمد که نیم بود و اسد علم بنیادین عیاره و هر سال میوه با
ولایتی بوساطت سوداگران میوه فروش طلبیده برای رؤسای انگلیستیه و عظمای انگلیس می فرستاد و بنیادین و عمده داران
عظیم آباد هم دوبار سه بار می داد چون دید که اکثر باین صورت مردم می مانند مبلغی غیر مقرر می مذکور برای میوه فروشان
مقرر داشت که میوه این وجه آورده در بازار اقلیمی که باشد بفرستند و هر که دلش خواهد بخر بعد از آنکه باقی ماند و کس
از خرید کند خود بخرید تا انقضاست برای میوه فروشان و سبب و شری در بازار مانده و بعضی از قوم فریبان را که کارند
نهال شمره و فروشتند با میوه در شاهان آباد و ولاهور از جمله میوه فرق اند و از میوه طلبیده و با آنها را عاینه نموده
در شهر عظیم آباد سکنی فرمود که انجیل لائق زمین آنجا دهند و نواند کارند و تاراش را نواند و شمره نموده و خرزه و دیگر خوار و قنوار

کافران و عیال و طلب بستم که در پی چنین امور بگردم و مردان جناب افتخادی که بایز است اظهار چنین امور بر می بایک شید و دم آنکه درین کار با حکومت کنی بران حضرت نیست اگر بنا بر دم اعتدال یا سوادلی نشان ظاهر نشود بای بن بی چاره که بنام هند و م راه وطن و رنج کشاد و افتخار بر زبان بستم خبر آن از حال باطن من ملاستی و شتابی جاری خواهد بود که صاحبان آفرین دهند و بی حدی که کس در غیبت نشان از جناب حضرت پناه مردان گریه و زاری برایتی استقبال و دل است بیارند و بیست و یکشنبه بود و بیست و یکشنبه بنام آنکه که کاشک سر رفت و خبری که گاه داد است محل خایم و اگر دیدی صبح از آن حال که مانده بیشتر و سپ سوار بی خاص آنکه در زخمی بود و دلانان و دهر ایسان بر دو طرف شامع و در آن زمان آن اقامت صفت باشد براسه سلام موافق ضابطه استاده بودند بنده اندرون نشید و زخمی همراه او بر آمد از پنهان بجای و زخمی که ذکر مرصه خالی ویده و فرست و اینست شمرده چند کس نزد او جمع آمدند و میگوید خواست سوار شود و سوار می کردند و گفتند که اینجا میارود و در دوزخ نشانی روزی من مست بخشی بنام میارود و برسد جواب داد کسی که بر است زیارت این مکان و حدیث این پنهان آمد با شد از او بایز است مرابرجی و عرضی بنام و اینجا نیست با وجود است در می نیاید و سوار شد و راه خود گرفت و کرد دیدار شد که فقر است بنود در راه از سوارها مانده اند و طوسه نداده و همان دم فقیر مسلمانی بنام حضرت امیر المومنین یا اولاد و ظاهرش چیزیست خواست یک بر دیده جان وقت و از آن نفاس را انداخت غیر سمع شده که در اسرار بنگاه و کلمات که هجوم بخانه دارد است بعضی رفقا معتمد علیه او که در نهان خود متعجب بوده اند و دلالت بر ایت بعضی از امانکن بنموده است بنود و مددی خواسته و مددی داده و نماز را در غرض است کرد که در ظرف من هم شمار کسم زیارت بعمل آرید و در میان در او بر جوی که کلمات تکلیف برایتی خود نواد است بنود و ندان و ترغیب اطعام بر پنهان و دان مکان بنود و گفت خانه مرا افتاد و کیفیت و آلوده خواهد شد که اگر مرد باشد زدی گرفته در رنگ انگاشطی با نما بخور و نذر تویم در راهم خط که اساک باران بود پس خاطر و دلالت و بیعت و بر است که بیعت از این و در سبب پیش کی از پنهان که مرجع بنود و وقت ایشالی خود بود و رفت و در دو و خطا طار و بیست و شیب است نور و غنیمت شمرده آمد و شد بنده از دیاد و افتقاد را چه بیوسیه خود شروع بنود و زنه گفت که همراهی جوانی طالع شمانایه بخور بنود ایم از جمله او را خود و مقرر نماید در جواب گفت که من بود ایسی از اسماء شغول و بر ای من کاشی است او پرسید که آن اسم چیست اول افتخاد بنود و جوان برین مسافه را از جد برادر گفت نام پاک امیر برین بر غیر او مستقر گشته و امیر بنده خواست و گفت که همراهی هم و دریم اسم یکس می است جواب داد که فرست من در میان است برین فرق را پرسید گفت در لفظ هم تویم و در دست است و در لفظ است تویم نبوت و ابوت کی نیست ازین احوال که با جمال ارقام یافت نمایا می شود که افتقاد او با معتقدات بنود و تطایق نه اشت بلکه باطن الاسلام بود و اسماء علم بر اثر ایجاد و فضا کرم اما چون مراعات بسیار با آشتیا یان و دوستان نظیر داشت و قیامت و مال انگینی بنا بر خطا از دوسه خود بنود و م اعل و در یک خاص او بود و بیعت او و فانی که در بعضی اوقات برایتی بعضی انگلیشیان که متوسلان خطا است آن جمله بنوده اند رعایتی و بیعت زر سے منظور داشته دهم بر است برخی از محتاج زیاد بر مدخل خود و کارنا سب و در او جواب اند و سر نه زدی خود و اطلاق که عبارت از نویسیه مصلاان متعین بر اکثر امان و در آن صفت انصاف ساکار و ناگشته جائیکه استحقاق یکسینا و با و در منزل داشت و ده می فرستاد و در یک از آن حاصل می شد بسیار کم و در هر شک و فقر مدخل کرده مبلغ خیر ملکی و بر است عطا یا سعه خود سید داشت دوم آنکه با ارباب با کیم و املاک و اینها برمانه بنوده است گفت که فلان انگلیش دیدن است و دشمنان خواهر و بنام آن کسی که با او در رعایتی منظور داشت است و فانی از و کوا سب هر یک طلب داشت و در آن سبب که از

مستعد یان خود نموده بجزر قعدی ناحق و بی سبب زب سے مقتدبہ از بہر کی بقدر حاصل آئنا گرفتہ و جمع نموده چون مبلغی خطیر باین ارباب
خزایمی آمد بآن شخص واجب رعایتی داد و بہر صورت خوشنودی اشخاص مذکور نظر داشتہ خط از دی را درین خصوص پہل
می نمود بر اسے بین چنانچہ از مصادیق در چهار در و شدہ و سد شی سیرازی ہم در گلستان ایراد خودہ کہ ہر کہ رعایاے مخلوق بر خطا خلق
اعتقاد نماید حق تعالی بہان مخلوق برادر و گمارد و اما در روز گداز برادر و حق را بر پشتاب روے برای العین مشاہدہ شد کہ او
بر اسے پاس خاطر گناہ کسب از مخطا آنجی چشم پوشیدہ بندہ ماسعد را ناحق می رنجانید و وحی برای خوشنودی آئنا میرساند حق تعالی
از دست بہین جامعہ بزرانی کہ باید باد و کند و چون بہمانہ اطلاق زما اند و فتح و ہماے مردم را سوختہ بود خود ہم بلاے اطلاق بپای
گشتہ بخت بستی بعالم آخرت کشید و در آنجا عالم اسراری دانکہ چہا دید اگر بزرگے فرمودہ و ترجمہ حدیث بوقت حق علی غیبی
بنودہ مصراع عفو و کم بیشتر از جرم ماست

ذکر زمائی یافتن محمد رضا خان مظفر جنگ از گرفتارے دست بردن زمائیے در زندہ در گلستانہ
بامید وارے و آخر رضا از ادن بدون مرتبہ خود بجا جرے و ناجارے

مظفر جنگ در ان دار و گیر نہایت مضطرب و بی کس دیے یا در کشیدہ بود چہ اکثر ملک خان و خود ہم از بے مبالائی فانی نہرے
در چنین امور اند کہ متم بود دیوان خانہ ادکہ اہل نہایت تنگ ظرف و دولت خود مغرور و از مردم ادنی و ارباب
ہوش و فطنت و امانت و دیانت نفور و در کار خود کہ محاسبہ دانی و کاغذ خوانی بہت بیے تصور و دیگران از دست او بجان و از
مذخوئی و تلخ گوئی مظفر جنگ در بنیان بودہ اند درین وقت ہر کہے راہ خود گرفت و برای خود مجلسی جہت ازت سنگلہ عسکریہ
انجام بعض اسرار کہ بران آگہی دشت فاخر خطی گرفتہ و خانہ از با کین کلانہ بفرغت آسودہ مگر علی ابرہیم خان ہمار با وجود مہم اطلاق
بر کاغذ معاملات سنوات ماضیہ و بعد علی تمام در امور علی و مالی و ملت انتفاع از دولت مظفر جنگ پاسبان تنگ و رفانت از بود
نام نوکسے کہ بہت بر میان جان بستہ و در سہل مدت آگہی بر کاغذ و دقائق معاملات و ہر قسم کار را بہر سانہ مستحق جواب دہی
و و کالیت در جمیع امور گردید و سینہ خود را بہر سہام ہر گونہ باز کس ارباب کسیت خامیہ گوز کہ در حسن نظر مظفر جنگ از دست
بستہ شد کہ ہر چہ تواند در ان قاصر باشد و جواب ماسے مذکور کہ در مقتدر عیار و نہایت عدوت با مظفر جنگ
دور و فائق و خفا یاسے امور ادائی دشت نیز ظرف گردید و از کینہ و در ہما و اقتدار و تورات او بہر سہانہ از معتد بہین
سموع افتاد کہ درین کار سحر طرازی و مخیرہ پر از بے کار بردہ جوابہای سکت و پذیرد و از گفتگوی او قبول طابع و اہل
اقتاد بنامعین را بہر تہار و بے نمودہ غیر از حسین چارہ بود و مظفر جنگ بیامین و دست و زبان و قلم و بیان او از ان بلا کہ
بے زہنہا بہت و چشم بہر شیخ الاول سیر کہ از دیگ صد و شتادہ ہفت ہجری رشکاری یافتہ دوم ربیع الثانی سال مذکور
پہر ہائے تحفظ از در منازل او کہ در شہ آباد بودہ اند بر خاستند اما مظفر جنگ بامید آنکہ شاید بہر توفیق شتاب ماسے باز ہر یک
کو نسل ضلع مرشد آباد بلکہ تمام صوبہ دینی بلکہ ہما از ہلہام انتظام معاملات گردیدہ و معاودت نماید و کلانہ با کسیت و زہد و محبت خود
کلانہ کہ علامہ بعض اصحاب انگلیشہ از بختان اہلہ خرب اور از طبع نام آفگندہ ہر روز با خبر کلانہ کہ بوسے حصول مقصود از ان
است تمام توان نمود و خوشنود و میداشتند نشان آنکہ از ورظان صاحب چنین می گفتند و بہر ورظان صاحب چنین گفتہ و ظاہر
را از دلایت چنین خبر رسیدہ و ظانی از ظان کس این قسم شنیدہ و مظفر جنگ با ستیاع اخبار مذکورہ امیدوار گشتہ و ہمیان را

مخلص خود شمرده حسب الاشارة آنها از راسته نقد با اکثر کسان داد و تا محرم سلسله وصول با معلول باید باشند و ملاقات آن و عده های بسیار
بمالغ نظیر بعد و میل بمقام و مرتبه مطلوبه و در میان بودیدین جهت زیرا بار خراجات بسیار و قرضه اندر می خیار گردید فقیر زمان ایام
باز روی تیسر کباب سفر سعادت از تربیت استاد محرم و ذرات سیدانام و دخترت که هم آن سرور علیهم السلام بکلیه آمده از مغفرت جنگ
متوقع اما نمی بود که یک جه از خانه او نیز رفت و نقصانی بر می آوردان خود توفیق نیافت توقع این بود که جاگیر ات بنده بعامل
جاگیر ات خود سپارد و قرض مرعای او از زمانه دین و دین خود نموده از حاصل جاگیر من برساند و در غیبت من زرمای حاصل از دیوان
امانت نگه دارد و دهان را با من تفرقه نماید تا من کباب خانه اخراج کرده و زادی و دوستی از آن حاصل نموده بر می شوم بعد
معاودت یا عند الطلب زرامانت بمن برساند و در آن ایام که بازده بیت روزی فقیر در کنگره ادراک محبت مغفرت جنگ می نمود از
زبان او گوشت خود شنیده که در هر حکایتی و دختر و دختر و شای علی ابراهیم خان بهادر مذکور می کردی گفت اگر من تمام عمر در خدمت شکاری
این شخص که حسن است بگذرانم هنوز از عده اذنا می بخواری و حسا نه می بی پایان او بزیاده باضم و انتشار الله تعالی چنین
خوهم کرد و در محالبات و محاکات بلفظ قبله من می خواند و بارها حضور بنده و دیگران می گفت که رفعت تنگ بجرم من لکوک مرا
خوهره در وقت انقلاب چشم از حقوق و مروت پوشیده و دست از زناقت برداشته مرا تنها گذاشته و کسی کار من بنامد نیست
احدی بر من نیست مگر علی ابراهیم خان بهادر که من دم فریده اویم و آبروی من کشیده اوست پدر و برادر بن چنین می کرد آنچه
این مرد با من کرد و در تمام محبت هر دم و هر آن رضا جوشت اخوان علی ابراهیم خان بود

ذکر در و جرنل کلاورن و کرنل من و مشرف اسیس رؤسای کیست و بر همین و شقاق فیما بین
گورنر و اصحاب تلمه مذکوره و اتفاق بارول با گورنر

مغفرت جنگ در انتظار کشا نش عقده کار خود بود و جرنل کلاورن و کرنل من و مشرف اسیس با اتفاق هم مدار ایام کارهای کیست
و هم برای تحقیقات معاملات گورنر بهادر و مشربارول که چاه و چه سان کرده اند از طرف پادشاه و پیکنی در او سطر تعبیهان سنده
یکمیز در یک صد و هشتاد و هشت در رسیدند و دو کس از اهل اران و نجالی گورنر تلمه که در دست و دوی مشربارول و نجلیه اصحاب
تلمه کیست مقرر ماندند چون هر سه فرستاد و پادشاه و پیکنی و براسه تحقیق تفصیرات گورنر معین شده بودند و جرنل کلاورن
از اهل دول و ولایت و ملازم پادشاه و نگلند بود و کرنل من امید ریاست کل فوج بعد وصول جرنل کلاورن بر تلمه گورنری
داشت و مشرف اسیس نالی مرتبه جرنل کلاورن و با اتفاق هم بوده اند نقطه عجیب و بدید غریب داشتند و در ملاقات مردم از کس
نزد و هم که منابه مخصوص چند هست می گرفتند حتی منبیه شام هم بطور هر چه اگر کسی می فرستاد و روی نموند و معاندان گورنر را تالیف
کرده با خود موافق می ساختند چنانچه مذکور که از عهد من الدوله و لار و کلیت و درین زمان عماد الدوله و مشربارول و مشربارول
بود و جرنل کلاورن و کرنل من و مشرف اسیس مغفرت و مغفرت و بوسافت او اکثر کسان طبع بشه فساد اندیشه باید افتد
یا قن با اصحاب تلمه مذکوره متوسل شدند و تحقیقات رموز و مخفی گورنر جنگ عماد الدوله شروع افتاد و درین پنج کس
ما چاقی محبت و تباین آرا بعد اکیال رسیده تشویش شدید می توسلان طرفین بلکه دکل ملکیت و معاملات مدوی داد و خشی نمایان
جرنل و مشربارول خانه جنگی با تفکیک موافق منابه آن جماعه عمل آمد و دو کس عبارت از گورنر و بارول باشند یکدی و یک در سه
مانند و کس مذکور با همدگر موافق بوده همد استان خند مد طرف جرنل را بنا بر کثرت اصحاب که سه کس بوده اند بر گورنر

که دو کس بوده اند غلبه اتفاق افتاده اکثر کارها موافق آراء طرف جنرل میل می آمد چنانچه کوران نام انگلیشی صاحب کلان
 مرشد آباد و سرسبز صاحب کلان غلام آدم و نوک نام صاحب کلان بنارس و سرسبز صاحب کلان اوده و لکنو به جنرل کلان
 مقرر گشت و مبارک الدین صاحب مازش بویو یکم که از دست می میگم بجان آمده بود با کوران و حضرت ادا جنرل ساخته بهشت جمیع الاده
 سندی یک هزار و یک صد و پنجاه و نه مختار کارهاست نظامت شد در از قبیده اقتدار و اختیار می میگم و اعتبار عالی خان برآمد و خواهر سر
 مذکور نیز گردید اما چون نمی گذارد در وقتند در پوشیا است و همیشه مبارک الدین و با اختیار امانده و امیدوار و رشت زرباسه اند و خسته
 اوست وادی ترسانند که اگر ازین بجای با خندیدن زرباسه را بفرار و دیگر یگانگان داده شمار احمد و محض خواهیم داشت و فی الحقیقه
 مبارک الدین و در احوال چنین است که نه کسی از سلطنت او می ترسد و نه از دولت او قویست دارد و چندان توجه هم در امور دنیا ندارد
 که مردم را از ان اندیشه باشد لکن ابر که هر چه خواهد میکنند او را بکار کسی کاری نیست و جمعی که برای او بایر می خواند دیگر غرضی بکار
 ندارد ازین جهت امور تسلط مانی میگم پرستور و نیابت نظامت و طلب اوقات در انقلاب است و دهمین سال است و پنجم
 جمادی الاولی میر محمد حسین فاضل که کمال حدت دین و وقت پنج دارد در بنا بر شوق سیاست و تحصیل علوم همراه سرالست
 که انگلیشی در کمال خوبی و صداقت و جوهری بود بولایت انگلند رفت و اکثر تحقیقات علمای آنجا خانه در علم حیات و
 مفردات و مکاتبات ادویه و خواص اکثر اشیا و معرفت اجرام علوی و بعضی صناعات و دیگر مثل شترج ابدان و شمال و ذکاب بقدر
 کثرت مدت دریافتی راهی سیر برای ادراک اکثر ان علوم و استکشاف و ترجمه کتب آن بهم رسانیده و رسال نمود و دو ششم سفر از
 ناته دوازدهم هجرت گشته به مرشد آباد رسید و با مقتدران آنجا ظاهر ساخت اما ازین امر اسی قدر وقت شناس کسی توفیق نیافت
 تا ساسل ملطی درین کار که هر بایه اشتراک تمام نیک و حیات باندار دنیا بود معرفت نماید و این علوم و کتبش بنام امیر مذکور ابر الدین
 بر صفحه روزگار بیا و گذار ماند و تا توفیقی الا با سده گوز بهادر که در شور و پوشیا در دوزانی و کارگزاری نادره روزگار است
 به تسلیم و اغراض کار فرماشته گا ویدن در جزویات مناسب ندانست و قاصد آن گشت که اول برادرت زنده خود از قصور است
 مشغول اصحاب و خیانتهاست تنه اعدا حاصل کرده نادانی جنرل و غلبه غفلت و فطانت بطبیعت و با نظار رسانیده اصولش
 را مفصل گردانند و در اندازان کوه اندیش خصوص نندکار که مرد بد باطن سیس لافعال است بسزا رسانند بعد از ان تدارک
 بر می کارهاست ساخته و بر انداختن امور بر داخته جنرل سهل و آسان سیری توان شد بنا برین در تمام جواب باز خواست
 جنرل که بدالالت نندکار و اتباع او بود در دهنه صدق خود کذب خوال مخافان ظاهر ساخت

ذکر معارفه نندکار با گور زهرا شنگ بهادر و سیر ایافتن او با قضا فی قضا و قدر

بعد از ان عیوب نندکار ناشی و تشکار گردانیده اکثر بلکه همه با نیات رسانید از ان جمله عیوب یکی این بود که چند دست مذکور
 و خط مردمی سازد و هر بای نام مردم موافق هر بایه آنها ساخته پیش خود دارد و تسکما و خطوط عند اکا جته بنام هر یک قسم خواهند
 باشد درست کرده می نماید و خلق را باین صورت ستاسل ساخته از جمله تسکی بود که بهر بلا قید اس سیل که در عهد میر قاسم خان قضا
 بسیار بهر رسانیده و از سابق هم حاجی معتد بود درست ساخته و درش از سر کار کشینی گرفته تصرف نموده بود و تحقیق این امور
 و جزاهاش جوری مقرر گشت و گران جوری این معنی دارد که انگلیشیان معتد دوازدهم کس بقدره مقرر میشو ند اگر مدعی علیه
 آنها را قبول نداشتند باشد تا دوم مرتبه با حکا و تبدیل یافته مرتبه سوم که دوازده نفر تقریر بایند دیگر با حکا و عدم قبول هم مبدل میشو ند

داین دوازده کس یا بد برای او تجویز نمودند و نامین سنا کسی بمانا مخلصه نمی تواند شد که بسا او طبعی خود را از آنچه مقتضای عدالت و انصاف است فزاج آنها مانده اند این گران جوری مکر و فرشت و تبدیل یافت و مکنده آن در تمام بود تا آنکه اثبات یافت که ننگار گنهگار و جیب افسل و جنرای او است که او را بجان کشند و که بد باطن بودی و مغرور بدخواه اکثر خلق خدا بود اگر چه با دو سکن آسانی چه که در طرف آنها را محکم داشته باشد و همین که چند روز کسی از دشمنش بنابر عارضه مرض با فتنه آن غرض بقصر مانده در پی اندازد او افتاده تا کار او در غربانی با تمام نرساند و منی بقصر خود و بهر صورت سر اسه او شمع و مکر گشت چون او را جرنل استمال ساخته خاطر فشانق کرده بود که کسی با تو چه سر نمی تواند کرد اگر تا ناب پاسه در هم بر نهد که هرگز نخواهی رسید و بهر صورت که تقصیرات گورنر با اثبات تو اندر رسید و آن مقصود نماید و وزیر آن اصل گرفته اول خود مقتضای مصلحتی که در فزاج و عدالتی که با گورنر داشت و اثبات جرائم گورنر تقصیر نمود و هرگز اندیشه مال احوال خود داشت علاوه بر بیعت و از شاد جرنل به رخ گشت نیز می بسیاری بر اسه گورنر اظهار ساخت و در شدت و خلقت جهان قسم که بود و سوخ داشت و گورنر بهر در آورده تقصیرات عظیمه او را با اثبات رسانید و جواب و سوال این دو کس بلغت و خطا انگیزی ترقیم یافته کتابی ضخیم گردید و جمله گشت قولش بسیار شده و در آن جامعه اشتمار و انتشار دارد القعه چون تقصیر و سر اسه او تحقیق یافت بتاریخ مهمم جادی الثانی سنه یک هزار و یک ممد دشتاد و دوازده چه سر ننگار را ابو معدی که مغرور بوده مخلص کشند و روز نقد و احوال او تعلیق شده حواله سپهرش را بهر گورنر داد و گورنر بنده و در پی نقد و فریب همین قیمت اجناس نفیس و دیگر انداخته و او را حساب آمد و هر پاسه ساخته ننگار که بنام اعزّه مردم بود از دست و پاخانه او بماند و منتهای فاسده اش شیوع و ظهور یافت

ذکر اسحق بن مظهر جنگ با جرنل کلاوین نامشوران و فوجیاری عدلت فوجیاری مرشد با دو بیات نظامات که تعلق بسیار با کلاوین

چون آنها علیه جرنل کلاوین در ظاهر پیشروی یافت فزاج مظهر جنگ را که غالی از خلعت و تونو بیت طحیت بایشش با جرنل بهر رسید علی ابرویم خان بهادر که مال اندیشی در فزاج او غالب است ملامت می نمود و می گفت که بنور بطوریکه می گذری باید که ندانید و گورنر با شما آسان جان و در بخشی بعمل آورده آسان فراموشی نکرده باید دید که با بیان این دو طرف غلیظ کجاست می شود اگر گورنر سال می ماند استقلال فزاج و خفاص و با سدار به پاسه شما در اخلاص خود دیده رعایت لائق بکمال شما خواهد نمود اگر جرنل شما را پیشو و شما را او بدی کرده اند که دشمنی خواهد نمود بلکه در هم ثبات فزاج شما را پسندیده به قدر نام و نشان رعایتی که مناسب حال شما خواهد بود بعمل خواهد آورد و اما مظهر جنگ که ننگ خود را سه و بنا بر اقتضای که با مقتضای فتنه چنر روزی میسرش آمده بود و جمعیت او باب خود عارضه میداند چنان اتفاق با این سخن کرده اند اختلاف با جرنل مکرور و عوان او بهر رسانید و توسل بجرنل جست گورنر ازین مکرافه خاطر گشته او را بجرنل و انگشت جرنل بر اسه او بیات بسیار کلاوین و فوجیاری که کمال عبارت از خبر گیری و تدارک قطاع اطراف و در دوان از مالاک هر وجه و استقلال فتنه پاسه دز و سه و خونریزی و زنا است تجویز نمود و بجه خلیف در ماهه ملک این کار مقرر ساخته نبواب و اولاد و اتباع او طلعت از کونسل دایمیده باز دهم ماه رمضان سنه یک هزار و یک ممد دشتاد و دوازده خص گردانید و دوم شوال مظهر جنگ بر شد با دو جرنل نموده بکار پاسه و چون بهر دست و بهر صورت مردم شهر شد آبا دشتی بکله مطیع و شقا و او بنا بر فر گشتن با طاعت در دادند و او را رحمتی میسر آمده بر رسیده حکومت با یافت و علم بر کس حکمران بر افراشت و دهم ذی الحجه سنه مذکوره بمید کلاوین خود را با محمد زکی خان پسند

محمد حسین خان برادر زاده خود که غذا ساخت و سپر کلاں خود برهن جنگ را با عبیدہ حاجی اسماعیل که هر دو دختر زاده را بمیکیم اندبست و در ماه مذکور نزد بیج فرود بدست و سوم جمادی الثانی سینه کهنه از یک صد و نود و اربعه گیلان خطا آمد خان دختر حاجی احمد ملت نمود و دینی خانہ او که نشان دو دمان خمایت جنگ بود بر طرف گردید اگر چه تمام محبوب و محبوب مشهور بود اما خواهری با هم بسیار داشت بدست قبل از بیماری توبه از معاصی نموده و بیماری باز تجدید توید کرد و در دم بر زبان گواه گرفت و تمام آخر با استقلال و با حواس و متذکر کلیه طبیب و معترف بود نیست آنی در بخت خاتم الانبیا و مقروضی که آن سرور دنا دم بر معاصی خود و مستغفر از کرم آنی بوده از دنیا گذشت ان بعد بمقام خادمک و ان فقر تم فائک است العزیز الکیم و پسران حال نیست و مفت شوال نزد ایشانست وقوع یافت که در دست چلی نیا و سال کسی را چنان زلزله یا زخم خود و مظفر جنگ علی ابراهیم خان بهادر که زیر باریست و حقوق آسانها او بود و یوانی نظامت مقرر نمود و نائب با س فوجدار سے خود در جوار فرستاد از ان جمله در عظیم آباد نذر با س بیگ بلخی مقرر شد اما کار بر حق و مدار نموده نیکنام ماند و اصحاب انگلیشه مع عامه را بیا و بر ایا اذان فریز رضی خوشنود بوده شکایت او که نمی کرد در خلق خدا و ادا را ایند و اضر ان بود و مظفر جنگ را مقرران مبارک الدوله تشوینتها نموده بعضی را خفت رسانید و از مبارک الدوله مانعست چم بعمل نیامد تا بحایت و اعانت چم رسد چنانچه بعد علی اعتبار علی خان خواجہ سرا خادم علی خان پسر نام حسن خان که در اکثر اخلاق شصیه پدید خود است چند روز در امام خانہ مبارک الدوله گذشت بود مورد بی انتقامی مظفر جنگ گشته از نو کوس بر طرف گردید و مبارک الدوله با آنکه حد و میمانا با او داشت نفیسی نداشتید مظفر جنگ درین چند روز اندک اقتدار اظهار تسلط خود بسیار نموده زبان زد مردم شد درین اثنا خیانت پیشگان که در پادشاه نظامت را بخوان میباشند شمرند علی ابراهیم خان بنا بر جنب از خیانت خود چیزی سعی گرفت و نذر ادا را بود که دیگر سے باین کار جبارت نماید مزاج مظفر جنگ را با همه اعترا فضا که با حسن خان مرقوم داشت از علی ابراهیم خان بهادر حرف گردانیده خوانان نا چاقی محبت میان او و مظفر جنگ گردیدند و چون با اقتضای اصل طبیعت بیاسنت کلی با مظفر جنگ و علی ابراهیم خان است سخن در اندازان در مزاج مظفر جنگ زود در گفته ر سوغ یافت مصرع چراغی را که دود سے هست در سر زد و دیگر دود را بکینا شکایت اسے خان کرم مرقوم شروع نموده در مجالس خود بطور طعن سخنان نااموزا گفتن آمان زنا و ازین قبیل که مبارکان بن شعر گفتن نمیدانم و لباس و دستار بپوشانند و زبان در بری کنم که دعوی عقل و شعور تو نم نمود و این سخنان گویا مسلط سخن علی ابراهیم خان برعم او بود که گنای بر زبان نش سے گذشت چون حق گفتا علی ابراهیم خان را جامه زیب آفریده و وضع او در لباس و دستار و رفتار و گفتار و بجله در جمیع احوال پسندیده خاص و عام گردانیده طبیعت منورون ہم دارد و گاه گاه گفتن شعری رنجست می نماید و مظفر جنگ از انثال این امور چنانچه اعتراض بان نمود و مردم دست زبانی او ضلع او و موزونی طبیعتش است از خارج خاطر مظفر جنگ گردیده از جمله مطامعش سے شمر د و با شمرای عز و ادا کار و دیوانی حبت اتفاقا در ان ایام یکم دختر را بمیکیم که زن زشت کرد از خلیف الطواری بود بقابل عمده هاس هاند زهای چند کتیران و خوش و غیره جمع نموده آنها را تعلیم رقص و خوانندگی سے داند و محبت نزل اکثر اوقات میداشت با علی ابراهیم خان راه مکر و زور کشاده و ای بر اسے ندانمی او نهاد و دوبہا شکر آسانی که با مظفر جنگ نموده بود و خان مذکور را برادر خود خواند و چون چنان اندیشه سرور دے شد داشت و از کتر سے روی گرفت با علی ابراهیم خان نیز بے پردہ ملاقاتها کردن و مضیافتها نمودن آمان زنا و در ان مجلس بعضی از خصوصان مظفر جنگ هم که مد سے اخلاص با خان مرقوم بوده و دشمن یک بوده بر خصوصیات آن مجلس مطلع می شدند تا آنکه یکم مذکور بر طرف

کیے ازالہ کثیران رقمہ خود وقت خاطر سے از علی ابیہم خان ادا کرکے خود غیب بسیار با غلط با او باطلان تاکہ این کثیرین است
 دین از انجا تحلیل نموده ام می کردیم مصحابان که آن زن سر سر کر دفن جم مشورہ بودہ جو یا سے بہانہ برای خان مرقوم بودہ اند نیز
 بہانہ ہا در آن خودہ می گفتند کہ مطلقاً مضائقہ ندارد و کثیر سے پیش نیست مالکش بشما تحلیل سے نماید ایتقدرا اقیاطا و اقباب
 را با صفت چہ می تواند بود و در شد آباد زہد ترا حکم بلا دوقوم داشت والی الا ان جم کند لاک چہ کہ کسی را در آن ملکہ باس ناموس
 خود دیگران منظور و ملحوظ بودہ اند بلکہ افغیا و اقویا را درین خصوص بعین رسانیدہ بخجہ و غر بار بار انوار غیبات دلالت بفقور
 سے نمودند و مقتضای کلام الناس علی دین ملوکم این عمل رواج یافته معدودی از نجبا و غر بار اعصمتی مانده باشند والا از
 مشاہیر مقتدران اکثری را کہ بنسبہ ممتاز بہن عمل و ملت بود بیت دست در دامن ہر کسی کہ زدم در سو بودہ بگوہ امان عظمت
 یک طرفش صحرا بودہ خلاصہ علی ابیہم خان با وجود و فخر و خور و اقباب تمام ازین قسم امور بدلائل شیا طین الان فی گشتہ
 شایہ دو سہا کثیر نہ کر کہ حسب الاتماس مالکہ ابو جندست خویش خواند بار او مت کہ دند علی اسی حال مظفر جنگ سے بہن ادر استا پذیر
 گردانیدہ با علی ابیہم خان را برہم زرد و ظاہر محضر از است کہ فلان لاک سیر ناموس بن گردیدہ برای این محشر کہ خیر از دیا و
 رسوائی سود سے نہ است شایہ بخون بگلش این در دفع بدنامی آنکہ با چنین دفعی حسن بقدر انقطاع و انکساک چہ سے
 و استہ باشند برعم نادانان خواہد بود و الا بوجہ مقول مفہوم سے شود بہ صورت مظفر جنگ شکایت این گل در مجال عام کر رزبان
 آورده شان زدم صفر سے یکہ نہر و یک صد و نود و یک چہ می علی ابیہم خان را از شغل دیوانی نظامت مبارک الدولہ معزول نمودہ
 پس کران خود بہرہم جنگ را بخجور مبارک الدولہ بردہ خلعت خدمت مذکور پوشانیدہ علی ابیہم خان دند او یہ خانہ خود با ستقا و
 استقلال از دوا گزیدہ آمد و رفت در بار و خانہ سے صدقاد احباب بالمرہ ترک نمود و خواش بیاچہ بنش با وجود قلت مدخل
 و اخراج چنین حاکم مقتدر بکمال غرت و ہشام نگذاشتہ خانہ و مطان اصناف و نام و مرج خاص و عوام است
 و بہرہ رین و صد اقتدار مظفر جنگ سید محمد خان کہ از رفقای مقتدر مظفر جنگ و نہایت موافقت و دخل تمام و ذریعہ اودارد
 مرد ولایت از اکمال پختہ کاری و میار سی بلکی از زو جات رضی الدین محمد خان را بقدر از دواج خود در آور دین تقریب
 کہ در وقتی رضی الدین محمد خان حاکم ملکہ مظفر بنا بر فرقی گشتہ سسکی با بعضی و صابیت خود نوشتہ دادہ و می خود گردانیدہ بود
 آخر فتح آن غریبت نمودہ مدتی گذرانیدہ بن چند سال ولت نمود بسیار و مال وافر و خانہ و حمام عالی داشت سید محمد خان بہت آفر
 ہماں سیمہاک کہ در دوش ماندہ بود قاضی خلفات رضی الدین محمد خان گشتہ پسر و سوانش را با افتخار خود گذشت و بعد چہ سے
 و سوانش را بختہ کی از زہنایش لکہ غیر مادر پسرش و محبوب ترین سوان او و مالک در بار اکثر اسباب بود و بجا لاک خان خود آورد
 و مالش را بہ متصرف گشت و در ہم را لغت از زمین و می بہرہ بہم رسید کہ ہنگام ولت صدر آق خان اسد اللہ خان طیب
 می خواست کہ بصد آق خان گفتہ سید محمد متبر را کہ ادریم بجا با است و می او گردانند و صد آق خان ہم غریب آمد بہرہ خان
 کہ امتثال فرمائش نہایت منظور است و فی گشتہ بود زرش فریاد را آورد و ستقا و انکار شیدہ بنو کہ من زن سیر سے و محتاج
 بہیج کار سے نیستم را می من و می سے باید و ہر گز رضاند اما آنکہ صدر آق خان از اطاعت امر اسد اللہ خان سر باز زدہ
 ترک تعین و سے نو چوب تر آنکہ ازین اقلان سے کہ صدر آق خان در باب قبول و تعین و می نمود اسد اللہ خان نہایت
 از رزہ گشت و ہشتاد ہم جب سے یکہ نہر و یک صد و نود و یک مظفر جنگ زن برادر خود محمد علی خان را کہ در بعض ایام دولتش
 حاکم اسلام آباد و بعض احیان حاکم ہونگلی و بعض زمان حاکم پورنیہ بود و را بخجہ و گذشت بقدر از دواج خود در آور دین مذکور از

خان مرحوم مرحوم دو پسر و زود فرزندش تنیماکت و نسیداد و سائل و وسائط ترغیب مانوده بسی بسیار رضا مندش بود ندی گویند که در ایام نیابت نظامت کل و در راهلها می جمیع معاملات که اوج اقتدار و نظرف جنگ بود و زوای اقربا و غیره بنام بار مجتبت آمد و رفت در خانه اش داشتند بدین جهت نظرش بر بعضی از آنها می افتاد و برای حصول دصالح بعضی که این کاره بوده اند سعی می نمود و الا فلا اگر چه شهرت این عمل بسیار و اکثر حکایات و جواب بعضی زنها بتفصیل مسموع گشته نگارشش مناسب نبود و حیث اوقات است که تحریر حکایات مذکوره بگذرد می گویند در همان ایام و شیراز چون زن محمد علی خان بنابر قربت و قریه اکثر در خانه اش می آمد و نظرف جنگ او را دیده میل خاطر به بطرف او داشت بعد از آنکه یوه شمشیر بخرع با او کجاک نمود و العمدۃ علی القائلین و الارادین

ذکر منازعتی که فیما بین گورز عماد الدوله و مسطر شنگ بهادر جلالت جنگ و جرنل کلا ورن اشتداد یافت در همان اوان جرنل مذکور به عالم آخرت شتافت بر سبیل اجمال بقدر اطلاع احوال چون گورز و جرنل را با هم منازعه نامی شدید می رسد و در مسلات هر دو دشمن شکایتی می دهد که بولایت شان و حضور پادشاه و مکتبی رفعت جوابها می آمد و در سال سوم ازور و جرنل که در ان دان کرل من کرده بود و خطی از ولایت رسید بموضعش مشحور رفتن گورز و جرنل بولایت بود و در ان نوشته بودند که گورز هرگاه بولایت آید بعد خود جرنل را گورز کرده باید و دروستان جرنل با نوشته اند که کمال گورز و جرنل بولایت می آید و گورزی بملکه برای شما منقرض جرنل انتظار شفت احوال خط گورز ناشیده گمان برد که برای من حکم گورزی آمده و در کونسل خانه بر کسی گورز نشست گورز در پنج مخصوص او را تحقیق نموده مجرم گردانید و جرنل که فراج شدی داشت از شنیدن قصه تند تر گشته عتمان سبک و جواب سوالهای غیر لائق نمودن شروع نمود و گورز و جرنل بضابطه قوم خود کار فرما گشته میسر جواب و سوال طرفین عملی عدالت پادشاهی را مقرر ساخت آنها حق بطرف گورز دریافت جرنل را معاتب ساختند و گفتش ملازچایه اعتبار انداختند گورز و جرنل بهادر با این صورت بر مرتبه و مقام خود قائم ماند و جرنل بحالت عظیم کشیده از شدت که درت چند روز بختانه خود از درازاید و در ظرف غصه بیمار گردید و جرنل بسیار بود از استیلا غم غصه بر بعضی گفت و با همان خطوط چون گورز حکم افتاد و بابی بے که باز و میخواست از ولایت رسیده بود گورز مجلس نهاد و که خدائی خود رتیب داده جرنل را اول از همه در ان مجلس دعوت نمود و از کثرت لال و ضحک فراج متعاقب نموده اجابت نکرد گورز خود بخانه اش رفته بیاجت آورد و از کث بسیار که در محفل شادی نمود و مرض جرنل بهر ساد و دت بخانه از دیا و پذیرفت و در اکثری که خاص جرنل و او را از ولایت بنابر اعیانها همراهم آورده بود در مد او و تبریک خطا نمود و هر چند جرنل مانع بود که حقان بعمل نیاید او سبانه نموده در باحقان فرمود و جرنل بعد حقان جان بجان آفرین تسلیم نمود و طرف ستر فرایس از مردن جرنل ضحک قوی بهر ساند و طرف گورز قوت گرفت هر چند ستر بود که بعضی کرل من آمده با فرایس اتفاق داشتی در زیدان و طرف فرایس بنابر علوم تبه گورز و شدت بهوشیارش قوت گرفت و جرنل در دن کرل من طرف جرنل ضعیف گشته بهر ساران دست نشان جرنل که خلاف را س گورز بودند تغییر شده بودند بعد مردن جرنل خود معلوم که چه حالت بهر ساندیده باشند محض که ستر پوشش از لکن و نوک انبار اس فریخ از عظیم آباد و کور ان از در شتابان تغییر گشته بهر سترلین برای لکنه مقرر شده و رفت و در بنارس ستر گرام منسوب گشت و ستر لام صاحب کلان عظیم آباد اگر دید و در شتابان و ستر بهر سترلین برای لکنه مقرر شده و رفت و در بنارس ستر گرام

با هم نمی‌بهرم رسانیده یکی بآنها پیوست و این جماعه را برادرش آنجا دلالت نمود و بعضی سر کرده‌ها را که با او توسل داشته
 از غم خلاصش کرده اند با اعانت خود و آنها کشید و انگلیشیه قول و قرار چندین خاطر خواه خود اول با او نموده زمانی چند بنواختن قرار
 مذکور بر سر برده اطلاع نام برادر ضاع آن ملک و ضوابط و قواعد آنجا بنهر رسانیدند و نا این مدت در تربیت فوج و تقویت
 ارکان خود که کشیده بعد از آن آهسته آهسته دخیل و متصرف در آن دیا شدند اگر چه پیشوایان با آنها سر بر درون و نا و متاع
 اند با او نکاویده بعد مرگش لطیف اولاد و نا خلفش ملک مذکور را بدرون بزنامی و کاوش متصرف میشوند و فوجی کار می‌کنند که از آن
 بر ایشان مانده نگردد و در خرابی خلق آنجا مخصوص اقویا از دست مردم همان دیا بر تملی می‌آید و بر بلهان دست نشان ایشان
 قیامت این امور بقیصیده در استیصال ایشان خود بخود شنودی و از روی تمام می‌گویند انگلیشیه خود تحقیق آنها نموده آن
 ابلهان را بدست سهام غلام عقلایه ببرد و ولایت می‌گردانند و آنها خود را کاروان تصور نموده می‌جویند و می‌خورند و می‌خندند بعد
 زمانی چند بنهم ستمی که کاشته اند بسیار آمده مواد مکافات و انتقام آنها می‌گردد و بفرزشت زری که انداخته اند بپس فرست
 جا به هم رسانیده بقتل و معاملات غلبه می‌نمایند و ملک ویران شده را ویران ترک کرده بدست خسارتها می‌افتند و انداخته سابق را
 در عوض این نقصان لایحی بخزانه صاحبان انگلیشیه رسانیده فقط حامل غلبه می‌مانند و این مقتدران این مختصر بعد عالم سوزی
 رد بال اندوزی بر خسارت خود از آن آگهی یافته ندانست می‌کشند و در آن وقت آن پیشوایانی سودی بجالانهای نمی‌کنند
 و این بیت مشهور است دید می‌که چه کردم که در آن غلبه بود و دیگر از غلبه مطابق حال آنها می‌گردد و القیقه صاحبانی
 این احوال را بگورنر حماد الدوله سطر شنگ بهادر نوشته اطلاع داد و سنا زعت با سه قوم فرانسس با جماعه انگلیشیه از
 قدیم الایام و اسباب تبارگی تبار اعانت مردم امپریکار و سه داده مردم امپریکار هم قوم انگلیشیه و از سه چارصد سال در امپریکار
 ارض جدید و نیای بوجسارت از دست و فاسد و زریده بوضع انگلند بود و باش و تربیت اولاد و صرف اوقات
 و موت و حیات در اینجا مقرر ساختند اما تاج حکم پادشاه انگلند و مشیخ او بودند از چند مدت که زاده از میان سال
 نخواهد بود و بنا بر زاده طلسمی از معمول سزار اعانت پادشاه خود با زده جنگیدند و در بار جل و عقیده یعنی اصحاب کونسل آنجا را که از
 طرف پادشاه بوده اند گشته بر ای خود بری بطور کونسل مقرر ساختند و با فواج پادشاه خود مکرر مصافحه داده غالب آمدند و پادشاه
 و کپنی خسارت کرد و کشید فرانسس با کپنی دیرینه با انگلیش مدوم مردم امپریکار بنا بر تالیف قلوب آنها صلح امور دیدند و گولود
 باروت و توپ و بند و قی و غیره بایحتاج حروب آنها رسانیدند و پادشاه انگلیش برنجیده با آنکه مدت صلح باقی بود با پادشاه فرانسس نیم
 جنگ شروع نمود و جماعه انگلیشیه را در بزند و دشمنان از اکثر فرق خاطر جمع گشته اند که اندیشه از طرف سطر و حیدر نایک در خاطر
 می‌خلید چه حیدر نایک ده و دوازده سال قبل ازین با انگلیشان بقریه جنگیده غلبه خود را کس بر اینها ظاهر ساخته بود و مردم نیز چون
 جنگ گریز در دوزی سه بار می‌جنگید و می‌گریزد و فوجی را که در نایک و ناز برابر با آنها باشد از طرف قوت و جمیع بایحتاج عاجز و
 لا علاج می‌سازد ازین مکر جنگ او را هم انگلیشیه دشواری دستند و نیز معلوم داشتند که حیدر نایک را از روی بافرانسس
 هست لند امقدرات گورنر حماد الدوله سطر شنگ بهادر که اصل این قوم نهایت دانا و پیشوایار است ساختن با
 رگمانته را و در بدو ختن جنگ مرید بقیصت فاسد نظر و در بین نهایت صلاح دانست و خواست که فواج انگلیشی بطرف
 و کس بنام اعانت رگمانته را و برود و او را با خود گرفته سران مرتبه را دلالت بمصالحه و موافقت خود نماید و بر ا
 رگمانته را و آنچه تمناست دوست در خواهر اگر آنها اطاعت نمایند هم از رگمانته را و هم از مخالفانش عهد و پیمان

برای قوم خود و دم موافقت با فرسوس گرفته و تائید خود و بیان مکرر با ایمان غلط و تقریر با بد معهود و ستیخسار داران نویسانده بگیرد و اگر اطاعت نکنند رگشانه را و دبا خود گرفته سر داران مخالفش بر مقهور سازد و میداند که رگشانه را و چون سر دار و سردار را و آن جامه است ایستنیست با او خوار و بند بود یعنی دیگر با اتفاق او با سانی تدارک و تنبیه می توان نمود چون نگامی فکیم هندوستان تا بر این در سلطنت شاه جهان آباد و بنا بر فرمان قنبر و تنبیه جامه بدندان از غذا خالی بے تدبیر با سانی زده بودند بلکه اسه و کس را هم چنین قسم آسان می نمود و میداد که بجهت اخراج هر چه چند نایک را نیز به سلطنت مقهور می توان نمود و بعد از این هر دو کار بدون اندیشه از فرسوس و دیگر اهل ولایت کل مالاک نریک او خواست هند تمام هندوستان را بر و بعضی سنین و هنوز سخن کرده فارغ ابدال بکام قادم توان گذرانید و این را سبب خالی از اسبابست بود چه عداوت با فرسوس خود قدیم است و کمال افریقشی پیش بود وقت مردم از کجا شمارا میسر عداوت با آنها عجز و متفق گشته اگر آنها رشک بر شوکت انگلیس درین دیار برده چند هزار کس با حیدر نایک و هم مشرف ساخته در سواد حل چند فرمودند و نیکامه بر پا کنند تدارکش دشوار بیج یک از فرسوس و غیره عطا است هند در آن وقت با انگلیسیان یا نخواهد بود و درین وقت خود رگشانه را و بآورد و رفاقت آنها را را می خواهد و ممکن بود که نقش این بر ما برای اینها درست می گشت و فتوحات دیگر هم میسر تمام هندوستان بے حرج و مشغله می گشت مخصوص آنکه گورنران چند هزار نفر و درین دست دیده عازم بر این فتنه خیز و لشکر دار سال اخراج بطرف دکن گردید و شهرت چنین دارد که مستر فرانسوی و مستر هولیکه که بمحله سماب کیست بوده اند این را می دانند و به صلاح دین می بیند که همین قدر ملک که در دست داریم قناعت نموده باز خود خویش بیرون نباید گذاشت و شاید حکم کونسل ولایت هم چنین و سیاست روی اقرب بود و گرنه بهادر درین خصوص نتوان آنها را قبول نداشته خود را مستعد این امر و درین کار مشغول گشت در آن اوان شروع سال یک هزار و یک صد و نود و دو هجریست که برای امری از آن سو خود را به عظیم آباد همراه کرنی کار گذاشت که از لشکرها آند و خاطر گشته برای انفعالی بعضی جواب و سوال خود بگذاشت می رفت و با فقیر بسیار آشنا در حال بندم غمخوار میاست داشت قاصد بدله مذکور گشت مکرر بل بیچاره از کار با یکدیگر براسه خود در ملک گشوی خواست و وقوع داشت یک ناگاه محروم ماندند متعین لشکر که از آنجا آباد و لشکریان یک دکن مقرر گشته را می شد بود و گردید اول خود هم ناخوش و خاطر بند و هم شوش گشت چه وقوع و اما تنها از بسیار بود و چنانچه بعد رفتن او بدین عقد کار بند بسبب بے انتظامی حکام و مقتدران انگلیسی که درینو لا بنا بر استغراق در امور حروب و غیره چنان نوجوی در کار ما است هندوستان چنان ندر اندر حال نماند و ذکر آن در ذرات و قانع نامناسب است چه که فرشته دینا نا کا بخواند قاصد و چنین مقام و مواقع آنچه مقتدرست میسر می آید مصرع میر سادوای خوابی آنچه در قنبر بابت و سبب ناخوشی کرنی کار گذاشت که سالاری لشکر مذکور براسه کرنی گشت که در تیر توکری اذوقی مرتبه این کرنی بود و مقرر گشته این را تمام ادوی باید بود و کرنی کار گذاشت اما بسیار بد و سبب مطلقا لیاقت سر در می نداشت لیکن چون موافق ضابطه آنها از یک کونسل بیچاره غیر از اطاعت یازگ توکری می باشد قبول نمود و به سبب دو سبب با او گفت که این اراده که تقسیم یافته افریقشی است اما از فرط غرور و سبب که بنا بر غلبه ما سببی در پی و فتوحات متواتره این جامه را میسر شده بود و نهایت سهل شمرده می گفت که دولینن ما برای تمام هندوستان چنان کافی است بند و ریاضت با نماند و درین خصوص بے قاعده دیده خاموشی گردید و کرنی مذکور حسب الامور کونسل روانه آباد گردید و باز آنجا از راه کاسپه و بونند بگذاشت و توابع برابر او و نایک آباد و بدین رود و از بنایک نیز لشکر که جمعا و اما و گشته مع رگشانه را و در سواد

نگرد و از دنیا مسافرت است امواتش که فرادین بود و در ظاهر بنابر اختیار و نظر جنگ آمد عند تقسیم مسموع شد که بوزیر رسید اما کسی اموال و حواجز برودند و او را در دست ندید و اعلم عند الله انخیز الحیدر و صدر الحق خان که مر و عمر و ام المری بود و در غلب او و احوالش متغیر است گشت یکسال و چهار ماه و بیست و پنج یا شش روز بنام حکومت فوجداری نمود و نوزدهم ذی قعدة ستمه یک هزار و یک صد و نود و سه دمی حق را بلیک اجابت گفته بیا که آخرت شماست تحتی نماند که صدر الحق خان از مردم حرّات و تولدش در پلده مذکور شد اتفاق افتاد و با پدر خود بنشیند جهان آیان آمد چون بام حیات پدرش سپری گشت و در شاه جهان آباد و سیه بود و در عاظم مرشد آبا و جنگا که گردید و در سلک ملازمان نهایت جنگ مسلک گردید و بعد قاضی مظفر علی خان دار و نه بعد است گشت در هنگام آشوب مر و در سفارت و کن نزد و در ان اتحادیت و مورد غنایت خرفین و درین بهار گردیده جمعیتی بهر ساند و بقدر رساله یافته نام و نشانی پیدا کرد و بعد بهایت جنگ و عمر هر یکی از متابعان بهمان حالت بود و در نهایت مظفر جنگ حکومت بهر اکل پور یافته بعد چندی تغییر گردید و جنگا مر و در گور زرنل بهشتنگ بهار در دولت او را محکم گرفته بجای و درت نمود و بعد حصول این فوجداری و خطا بهایه امارت جهان فانی را او دمی گفته مسافرت از آن شد

ذکر توفیق که در تجوز خدای نیابت مبارک الله و لا یغیر و لا یموت

داده آخر مظفر جنگ مر و حور گشت *

چون گور زرنل بهار در اوضاع مظفر جنگ ظاهر می پسندید و فی یکم نیز خوانا و در اوضاع و احوال و بهارش نیست و مبارک الله و لا یغیر و لا یموت و گاهی آن طاعت بنابرین بعد فوت صدر الحق خان و تعیین و تجوز خدای مذکور توفیق گردید و گور زرنل بهشتنگ بهار که قدر شناس بلیات شخصی از آن خاص است علی ابرهیم خان بهادر که فی تحقیقت قابلیت نظام امور غنیمه دارد و در هر کار که چنانچه باید دان و دقیق او را می برد و لایق این کار بوده است و استخراج او نمود و شریک که صاحب کلان مر خدا باد و در مخلصان خاص او و گور زرنل بود و در نگاهداشت و خطی علی ابرهیم خان بهار در بهار گشت و در دست بهار قبول و عدم قبولش اطلاع داشت علی ابرهیم خان بهار در خلافت آراسته ارباب کثرت و در حقیقت از آن خود با آن خاص این زمان و بیانت طبیعت با خدمت فوجداری این اوان که در حقیقت کو تواری و تفهیم جز و نوزده مثل کشتن و حبس و قید مردم و غلب بطون و گمان و ارتفاع از آن عصر با تمام و انبساط خلق خدا که مستوجب شکران و ثواب یقینی است دریافت داده آن بهر فضای اصحاب انگلیشه که ارباب مل و عقد مظفر از بیاض و در مکانی او و کشته چند کس بهانه ابرج از حد مقدور خود دیده و تمام امور مذکور بر دوش خود شوار داشته قدری معقول خواست و مستر میر و گور زرنل و از آن خود شنود و ششم از قبیل کار که گور زرنل را زد چه میدانست که بنا به کار به صاحبان بنابر بهر تنه که چندین کسان و فوجات برای ایشان پایا میدانست چرا که در هر کار که ای هر کار گزار از آن تنه که پاینج کس که ارباب مل و عقد کثرت آمد و استماع و یک از آنها که دو بیست کس دیگر می شوند فوجداریست تا چند روز این کس آبرو می خود گویند بهشت جبار گرم کند و بکار بهار مور بهت اند که با ملینان بگذراند و در این امر محال که اختلاف آرا و افتراق بدایت در ارباب انگلیشه رایج شسته و شیوع یافته از مشهور است و طبع فیور سلیم محل بکار بی که از نوزدهم اختلاف و افتراق مذکور است نمی تواند بود و قطع نظر از خطا و در خطر نیست باین کس بطون است چه هر گاه یک از خطای علی از غم بر سر می

و دیگر با و ناخوش باشد در زمان تسلط خود بر دیند که این پیار در بعضی کینه داسه و برین در کدم بلیس اندازد و جهت عسره
خرابی این دیار و ممالک و ولایت و خلافت مردم اینجا یکی همین اختلاف است که احوالی در سرداران انگلیشیه که مالک و مالک
این ممالک اندباری و ساری گردیده و جهات دیگر هم است که انتشار دهند و خاتمه این کتاب و ذکر احوال و اوضاع و احوال
انگلیشیه غریب است اقسام می باید شاید که گورنر بهادری حکم هم که خود مان حکومت مظفر جنگ نیست و در خلعت و در ممالک
نظام است نمی خود نوشت که کار با اختیار خود می خود مید علی ابراهیم خان در این می باید ساخت تا با اعتماد او کار با اختیار
شما گدشته آید بنابراین می حکم و مبارک الدوله نیست و حاجت را از حد بر برد و دنیا می گفتند که اگر اندیشه از ادا و بر
می کما نوشته می بودیم که هیچ احکامی ازین در ضا و شایسته و بلکه در کار ما کنیم و اگر اندیشه صرف زری برای بر آمدن
کار ما باشد که مظفر جنگ فعل اندازد بقوت دولتی که در دینا و دنیا از جهاد اوست آن عاجز باشد و
ماست و نوشته می دریم که هرگاه حاجت شود با معرفت برسانیم و شمارا و انگلند می علی ابراهیم خان قبول نموده بود

ذکر رسیدن حکم ولایت انگلند متضمن عطا کار فوجدار مظفر جنگ و سه نمودن ستر
دو کتل و ستر فرامیس براسه او درین کار و پذیرا می یافتن در کونسل و قبول نمودن
مظفر جنگ بدون اقبال و وزنگ

ستر جان بر شو که جوان خوشیار و دوسه ساسه بعد فوت شجاع الدوله در زمان اقتدار جنرل کلا درین کما بیت و در
اختیار کار داسه صوبه اوده و والد آباد و دار الملک بر مان الملک و اولادش بود که حسن سلطه خود و پیروی صف الدوله
پیر شجاع الدوله و دشمنان الدوله نائب اولاد بنارس و غیره که در قندهار و راجه بونند سنگه است براسه کمپنی گرفته اختصاص
داد گورنر و در بعد فوت جنرل مذکور از کار مسطور معزول ساخت بر ششوی مذکور بعد مغز می چون زری به تحصیل نموده و کار
کمپنی هم بخوبی سرانجام داده بود و فاصد ولایت خود گشته روانه گردید تا کار داسه خود را از اینجا دست کرده یار و اگر چه قبل
از راه شدن او جنرل و غیره احوال کار گزارده و خوشیار ساسه و اربع سفارتش بولایت خود نوشته بودند
و در رعیت او بعد روانه شدنش حکم ولایت متضمن بجا آمدن او بکار امور سابق و تحسین و آفرین او رسیده بود
خود هم که در بنارس و دشمن خدمت گزار می ساسه خود ظاهر گردانید حکم مجد داسه خود و علی برای بجا می فوجدار
بنام مظفر جنگ هم بعضی جنرل مذکور و بعضی از مخلصان و کلا ساسه او که در اینجا بودند اند حاصل نموده همراه خود آورد و
چون محاربات دکن و مغلوبه بعضی افواج انگلیشی در اینجا بوقوع پیوسته بود و ستر ذکر بل که بیشتر مدار الملک
ضلع پورنی و در نیلا بعد فوت ستر لیت و دیوان خالصه است و مظفر جنگ با او هم قوس وارد و ستر صلاح ذرات پسین
با گورنر و ستر فرامیس گردیده هر دو را فرمانید که این وقت مقتضی نیاز است با احمد علی نیست بعد نظام و غلبه بر انداخته
خاطر با بگذرد و بل باید آورد و ستر بار دل که با گورنر موافق و متحد بود تا در دلی انگور یا بنا بر بعضی غرضهای دیگر عام ولایت
بود و ضرورت در میان گورنر و ستر فرامیس و ششوی بشرط بعضی رضا جوئیهای ستر فرامیس عمل آمد از آن حمله بود
اعطای فوجدار ساسه و نیابت نظامت برای مظفر جنگ که گورنر بیاس خاطر او قبول نمود و مظفر جنگ بمذات مذکور
بیت و دوم ماه منفر سته یک هزار و یک صد و نود و چهار هجری ماسور گردید و آب از جوز فته اش باز آمد معتد ساسه

را شفت و درم لوچن که کسیتہ و دیرینہ بار ارجہ مذکور دہشت در او سہ سال مذکور باد و کما و شما آغاز نہاد و از عناد درم لوچن کار بیانی رسید
 کہ ارجہ مذکور بر جان دہر سے خود رسیدہ و عیرہ رفتن بنگاہتہ و رجوع بگورز بہاد خوداد بار آمدن از عظیم آباد بنبار کسیتہ خودی نفس مذکور
 مستعذر دیدہ بار سال خزانہ احوال خود رجوع بگورز بہاد و ظاہر ساخت و معروض دہشت کہ اگر طلب حضور شوم ازین بلا سے بے نیاز
 رستگاری یافتہ دولت خواہیما بظہور خواہم رسانید چون ہمارا ارجہ کلیان سنگہ سپر ہمارا ارجہ شتاب رسے کہ سبب غفلت و
 نارسائی ما محروم از افتد اگر گشتہ در کونسل وجود و مصل بود و از کونسلہ ما ناخوش درین خصوص اعانت راجہ خیالی درم نمودہ و ازین
 متعین تائید و تصدیق اقوال او بگورز جمل بہاد نیز نوشت گورز جمل بہاد درین ناجزا و قوت یافتہ راجہ خیالی درم راجہ جہور
 خود طلب دہشت راجہ مذکور رستگاری خود از ان گرفتاری غنیمت شمرده عازم کلکتہ گشت اگر بہیت خوشی نہاد و با چون ہوشیار
 است و فلک درین زمان چہو کارکنان را ہی خود ہوا در ہمارا سیدہ مورد غنایت گورز گردید و احوال ختمالات معاملات غنیم آباد
 و جانیہا سے درم لوچن و انجمنی ظننہ کہ از دو متوسلان او غنمہ خود ہادی بر خلق این دیار رفتہ و میرفت ظاہر نمود گورز بہاد اہل عہدالات
 معاملات و خطرات این ضلعہ با آنکہ قیاس کافی کرد کہ از اقوام خود باین حد اخراج و زبردہ بگشتہ راجہ خیالی درم کونسلہ ہار اسعزول
 خواہد نمود و خلق نہاد از این بلا سے حکومت فرمان دہی و رضا جوئی غلہ و اتباع چندین حکام خود ہند آسودہ بشاہد کہ ہوشیار سے
 راجہ خیالی درم و طلاق بیان او با آنکہ زری نہشت و در تحصیل این مردم بمعرت زسانہ امتیسات اورا گورز بہاد نیز رفتہ نہا سے
 معاملات این ضلعہ ہر اسے و صلاح او گذشت و بیکو بیانی راجہ خیالی درم از دو عام غلہ ارا ان موقوف گردیدہ و جمیع معاملات ضلعہ
 عظیم آباد با قیاس راجہ موصوف معوض شدہ راجہ مذکور نظر بموقوف سابقہ ہمارا ارجہ شتاب رسے و شفاق لا حقہ راجہ کلیان سنگہ
 مسند مدارالہما می ضلعہ مذکور بنام ہمارا ارجہ کلیان سنگہ در قہر بعض گنہ گری می ضلعہ مسطورہ ہم بنام او و برخی از گنہ گریا برای خود حاصل نمودہ و زکرم
 سعادت نمودہ و از ابتدای سال خود پنجم از نایبہ دوازہم جہی کونسلہ ہا عظیم آباد معزول و ہر دورا جہ مذکور با نظام این ضلعہ اسیر و موقوف شدہ
 و خلق این دیار ہر بنا سبب معوضی و یک حکم اسید و فاجی تصور شدہ اما بافتنای دور و فکلی ہر دور و راجہ خیالی درم خراج ہمارا ارجہ کلیان سنگہ
 با وجود نیمہ سخت و جانفشانی کہ از راجہ خیالی درم بظہور رسید با فوجی بعض غلہ نشان و خور جوئی اندر ارجہ مذکور نہشت گردیدہ و شکایت او
 بگورز بہاد در نوشتن و دیرینا با صاحب کلان عظیم آباد و شتر گول نیز سبب نمودن آغاز نہاد گورز بہاد کہ دانی روزگار و مرتبہ دہان متعارف با
 ہر فردی از خلق این دیار بشرط دیدن و شتافتن اوست مرتبہ ہوشیاری و کارگزاری راجہ خیالی درم در چند محبت علی ماہی ملکہ دیانتہ
 بود ہمارا ارجہ کلیان سنگہ ہم خوب می شناساندہ سببایت ہمارا جہور بارہ او شنیدہ ہر اری او غلعت نیابت ہمارا ارجہ کلیان سنگہ و
 مدارالہما می جمیع کار ہا فرستادہ و دہائی نشا قیاس امانی این دیار با اتفاقا تبدل سازد تا عانتہ ظلالی را رفاہ و درم ہر سیراید
 نسا د با مصالح گرا بہ محضی نہانہ کہ دین زمان راجہ خیالی درم با وجود آنکہ نہایت دروغ گو و قول اولائی اعتمادیت با ہم از ہر متعینا سے
 و بعضی اخلاق خائسہ کہ بابد و در دہشت اہم درین جزو زمان ظاہر و نمایانیت چہ جب کہ اگر روزگار اساعت نہاید و دست قدرے
 اور ہر سیراید شاید از ان قدر کہ بالفعل سے نمایا بہتر بر آید و خلق این فواج در سایہ رفعت سیاسیہ چند و قبل از تقسیم این مسطورہ بزرگے
 ولایت نہاد از شدت آباد عظیم آباد گشت و در و زلف شتب گہ مشہ بود کہ اندک و جہی ہم رسانیدہ قہرے رحلت نمود صبح غلہ فوجیہ
 ہجوم آوردہ تا مسدود احوال شدہ ہر چار ہر غیر بے مادی اخلاش بود ہر ہر امر و دہ حکام اقا صد و معاند خود دیدہ و رسیدہ
 و بلاش بد چسپیدہ و در فزع و اضطراب بود و غنا سامان آن خیز متوئے از خوف باز خواست نامحی شناسان غنیمت دزدیدہ
 قیاس سے بران اطفال ہویدہ اور کار خود در اندہ و مبتلا بود ہر راجہ خیالی درم و قوت یافتہ پادہ پاد دیدہ و در منسل

ایستاد مردم رسیده سرای تسلیم آن بیارگان گردید و دلاش آن ساز خفقت و مجازت اسب الارواح مردم بشما بطه اسلام شمع ایمان
 انجیر و کفین نمودند و در زمین از ملکوت خود بدخون گردیدند و زمین مذکور را وقت قبور ساکنین و محتاجین مؤمنین نمود و اطفال مذکور را
 که وراثتی نداشتند بنام خود آورده میان خود فرود و اطفال خود شمشیر و حوض معاش آنها گردید و برای آنها مسکن و دربی مقرر ساخت
 الی الا ان اطفال در حجر تنش جای دارند و با سایش می کنند و مانند آنی بهر دو لاله را و در پیش آنها دام کبوتر دارد و از آنجا
 بر توفیقات متناقص میفرایند و دیگران هم بکثرت و مهربانی موفقی گردانند سجده و احسانه

ذکر ما براسه محارباتی که افواج انگلیشی را با افواج سرداران و کسری و داد بقدر استماع ثبت افتاد

تقسیم این دروب و قلاع و کسری و فتنین که با هر گروه بود و دست و پا زد میگردانند و از خود اندر خوب پیدا انداخته و فتنین آن قدر که
 بشهرت هجوم و تقریبی از خواص که قیادت از چندین صاحب اقتدار و زینبیده و مطلع گردیده و درین محافل و مراسم می سازد و در
 عظیم آداب و رسوم که بخارج و با آنها میسر میگردانند و درین محافل و مراسم می سازد و در
 لشکر که کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 و مخالفان را اجاسه بودند و کینه ساخته و عهد و پیمان نموده و از آن وقت را کشاده و آنها را به نصرت خود آماده ساخته بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 چند نفر از کمالی پیش را ندانند و خبری که کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 و دوستی افتاد که چند نفر از کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 شدت حرارت هوای باشد بود و درین دشت و از شدت غش و از نظر آب و فتنین آن آب سرد و سرداران انگلیشی و قریب بعد و چند
 نفر پیاپی و مشهوره تنگ و ده و دراز و بلکه از خود سوله و الی انگلیشی و لایحه بکشد و فتنین آن از آنها درین دشت و از شدت غش و از نظر آب و فتنین آن آب سرد و سرداران انگلیشی و قریب بعد و چند
 طبع و هوای خلق و ازین فتنی که از کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 نوشته و کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 سفر صاف و زانید با بسجای او و کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 با اتفاق نوشته که اگر سلامتی لشکر و غرض دشمن منظور و از کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 نسلی را مقصود و صاحب گردانیده و از سلامتی لشکر و غرض دشمن منظور و از کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 خستاد و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 کار و زمانی که کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 مردم که درین خلق وجود مردم و سلطه سپهری و لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 دو عدد و صد و چهل و یک کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 و در در ملک بنگانه و راه اندیده و هجوم انداخته و کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 کرب در کمال مردمی و استقلال دو سه راه بریده خود را از میان میبرد و کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 جزئی که کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت
 و کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت و با آن لشکر کسری و فتنین آن شده بود و درین کمالی خفیه و بیعت شتافت

مانند جزئی که نیک و غیره و بعد و بیان صلح با ملک ایران و گیتی نوشته دارد و قبله و مسکن خود برگشتند و کرنل گادردا حواله برین سوال
 شنیده چون لشکر او پنج اسفار در حدود بسیار کشیده بود جنگ هر چه که انجوبه بسیار داشت از خیر تاب و توان خود بیرون دیده از راه
 پرتو شکاری و خرم سرداری و بندر سورت شتافت و خود را بمصارع آنجا که با اختیار اصحاب انگلیشیه است کشیده اند که از رسید و حواله را
 ملی نای علی به بار بابل و عقد ملک که در دیو لا فرمان فرمای جمیع کویتهاست سواحل هند اند و همه دوران و سر داران انقیم ممالک پسند
 فرمان پذیر ایشان اطلاع داد و گورنر جزئی مشتنگ بهما در مصاحب کونسل یعنی انگلستان جزئی کرنل فرموده کرنل گادردا را مامور بجز
 مرجه نمودند و ان زمان که کرنل گادردا در بندر سورت بود و عماد الملک فتنه پرداز که سلطنت پسند وستان بلکه تمام این مملکت بر باد
 داده آن بے ایمان است و بقصد خزانی خانواده خود نظام الملک و استیصال بقیه اولاد او که در کمن الی الا ان نام دشمنان
 حکومت دارند از طرف رفت و بود وقت در آن صلح که اندک باد بایمان و سپاه گسی و غیرت موجب انداختن بحال و مقال
 آن به مال نکرده از پیش خود را نماند و ناچار چون در تمام سواد دبلاد هند وستان بانی نیافت و عیله که عظیمه نموده دارد و بندر سورت
 و در اینجا غنای بود بعضی جوهر برای فروختن برآورد و ظاهر گشت و کرنل گادردا را به او هم از گورنر جزئی مشتنگ و غیره استفسار سے
 نموده بود اول علم اقتناع و رفاقت صدور یافت بعد از آن نظر بآنکه فتنه انگیز حلیه پرداز است و تعارض با سر داران و کمن و تمام و
 نسبت بخاندان نظام الملک دارد و بنا بر بعضی مصالح که شاید عند الحاجت بکاری آمد و عقده از دست او کشاید علم رسیق
 گردانی لشرف رفت و کرنل گادردا را همراه خود گرفته و برای مصارفش معین کرد و در گمانه راه فرج گادردا را یکی از سر داران
 عمده مرجه است بر خاقت فوج انگلیشی دعوت نمود چون آمد و بعهده دادن بکرات او را رسمی با عانت و هم از ای امیر المملوک
 کرنل گادردا را به فرج جنگ نمود و کرنل مذکور با اتفاق گادردا و مسطور عازم تخریر احمد آباد بکرات گشته بتامخ مختار که فقیر معلوم
 نیست در او خرمنه بکرات و یک صد و نود و سی و هجری برآمد و از بندر سورت بکرات رسیده اول مرجه مستظفان آنجا را دلاست
 با طاعت و نفوذ بعضی حصار بکرات بملازمان انگلیشی فرمود و قبول نکرده بعد از آنکه درخواست و کرنل مرقوم حلافت نموده و بعد در
 ایام حصار احمد آباد بکرات شکسته شفق و غلبه منخر ساخت اگر چه ضابطه فوج انگلیشی قتل و غارت و در بیج مکانی بعد نفر بانی نیست
 اما در بکرات چون مرجه است گادردا را مذکور بکریک و رفیق بوده اند از دست آنها باینا بر سبی دیگر که فقیر نبران اطلاع نیست بقدر
 تاراجی و اندک قتل هم شاید بعمل آمد و کرنل گادردا ظاهر و رفیق و عده بکرات رفت و گادردا را کشید و تمانه او نشاند و خود جنگ
 مرجه است و دیگر که با عانت مستظفان بکرات آمده بودند از بکرات راند

ذکر درخو استن ز نامی گوهر امانت انگلیشیان پذیرفتن این جماعه و غنیمت شمردن از تائیدات آسمان

بعد چند روز و کلاس ز نامی گوهر رجوع بگورنر جزئی مشتنگ بهما فرموده مستدعی اعانت و خواهان اندک فوجی فتنه پیش
 آنکه ز نامی مذکور از مدتی منازعت با مرجه و پیشه ستیزه آویز با و می باشد و بوقت که انگلیشیان را قاصد محاببات مرجه
 دید و توسل خود با ذیال دولت ایشان قیمت شمرده خواست که با مراد این جماعه است و بعضی قلاع و ممالک خود از دست
 مرجه نماید و حق رفاقت و خدمت خود ب انگلیشیان ثابت فرماید گورنر از راه دانائی رفاقت را بجمع خود و مرجه را که صاحب روز و روز
 و ملک و فوج است و بلایت تمام باحوال مرجه و طرق حدود و ممالک آن جماعه دارد و رفاقت انگلیشیان می نماید و فی تحقیقه گویا
 ملک او هم نیست مگر که در از سلطنت غیبی شمرده بکیشان یا بحر با سبطین فوج و تغسل حسین خان آتالیق نظام الملک میرزا

سعادوت علی خان پیر شجاع الدوله را به سفارت داد و در حالت و استقامت مداناسه مذکور خبر استاده را در اخبار رسیده فکند که او را
که خانه را ناسه مذکور است بنابر اطمینان خود از زمیندار مذکور به بقا بوسه خود نگه داشته بصورت دو سبته استخرش را فکند

ذکر آمدن فقیر بجلسته و نیگاه و آگاهی یافتن بر بعضی از اخبار دکن

دوازدهم برین اثباتی سست یکبار دیگر مد و نود و چهار جری فقیر را با مضطر انفعال معاطه خود مجموع بجلگه فرود افتاد و بفرمان
آمران تقدیر بفر طرف جنگا در دیدار دیگر خدا آباد و کلکته که رسید اخبار و کتب غیره اندکی آموختند آن اینجا مفصل تر شنید چون رسیده
این کتاب درین مری نمود آنچه سماع گردید و لائق افتاد بود در قوم ساختن مخصوص آن حکایات آنکه سرداران هر شبهه یونان و شاه
که اسما صاحب اختیار مالک راجه ساپور راجه و سلاطین آموختند و فیہ انگلیشیان بکسی معال خود دیده با هم اتفاق
درزیدند و فتح گا و کوار که رفیق کرنل گا در گذشته بود و اولاد را که بوی بود که از عهد هابیت جنگ معاصم با حکام جنگا در
و امکان مجدد بشارت شریعت و برادرش اندر سن با گور تجدید نمود و موثقی در معاصم و معاصم نموده بودند و سلاطین و
و هند بیات نمود بر فاخت خود خوانستند و فساد نفای را با بلخ و جوی فغانیده رفیق و صدیق خود گردانیدند کرنل گا در و فتح
گا و کوار را در اسطونود و جام از نایله دوازدهم چرت با خود و فاختی دیده چون سوم برسات هم رسیده بود و از دروب چندین
نایه با هم شبهه که انفعال غدار دوایم تنگ لشکر و کلمت محاسنه آنرا کمتر میسر گردید جنگ آمده و جوع به بندر سورت مناسب دید و
برگشته بصورت تمام چند روزه راه را جنگ کتان در دست چل و پیچاه روز بریده به بندر فک رسیده و در تنبیه آسودگی انالی لشکر و
آرامتن اسباب جنگ و سفر اشتغال و زید و فتح گا و کوار بکرات رفعت مالک گردیده و رفیق و به خواه کرنل گا در و فتح
با فوج خود در میانیکه اصلح دانست آفاست گردید و فیہ را گو بوسه بوسه هر دو جی که میبای نام در برت میدید و ترغیب سرداران
یونان را در مالک خود که ناگوار کلان است با فوجی لائق بسجرا ناکته و کنگا ناکته رسیده و در برسات چنان اول نبود و کلکته رسیده
پیش گورنر جنرل حاضر بوده اظهار اخلاص بندیش نمودند اما گورنر با وجود اظهار و کلا احتیاط را کار فرماشته و فوج انگلیشی را
مقابل افواج هر شبهه کنگ و رفعت نامی که بهستان که راه در آمد افتاد و ملک جنگا در و فخرم آباد است بر سر حدود ملک خود نشانید
و مامور بر حمت آنها در صورت و جیش گذشتن یا گردانید

ذکر بحمل از احوال حمید زمانیک در وداو بمندراج و غلبه نمودن بر محمد علی خان صوبه دار ارکات که او هم مثل آصف الدوله و مبارک الدوله دست نشان انگلیشیان است و منخر نمودن او تمام ملک ارکات را

غیر از قلعه مندراج

حیدر زایک اول ادنی جماعه در ملازم سرکار جماعه فراسیه برکن بود و در نوکری آن جماعه از مرتبه نایک که صاحب ده یازده ساله می باشد بتدریج جماعه وارد صوبه دار و یکسان که مدارج نوکری سرکار عموم کلاه پوشان است ترقی نمود اما لقب نایک بنام او مشهور ماند بعد از آن ملازم را بهای برکن بوده نامی داشتنداری بهر ساینده آهسته آهسته بلند آوازه گشت تا آنکه ملازم را چله بسیار شد و بعد چندی دیوان را به تملک درگاه که موافق ضابطه آن ملک مدار المهایم و مختار مختار و در خلش می باشد روزی ملازمه دفاشی گشت و خود دیوان را به گردیده رائق و فائق همات بسیارند گوشت و را به را به کستور زنده در بجای او

گذاشت مالی الا آن سراج موجود و اختلاش برای او بیست و حیدر نایک در بعض احوال و اوقات شل نکات برآورده و تعلیم و تفریح
 او می نماید بعد تسلط حیدر نایک بر بیضا ظاهر یکبار نظام علی خان خلعت آهفت جا به نظام الملک ساجم و کهن را با انگلیشیه و محمد علی خان
 شازده حق روست داده بخاریه پنجاب حیدر نایک در آن جنگ بکام و اعانت او آمد و در آن جنگ انگلیشیه غالب آید و نظام علی خان
 را شکست داد و نظام علی خان بمقتضای جهالت می خواست خود را بکشتن دهد و از میدان برگردد و حیدر نایک از دور رسیده
 بمجر و غنفت فیل نظام علی خان را برگردانید و در آن وقت نظام علی خان وعده گرفت که من بشری بر میگردد که تو بر صورت تدارک
 امر و فرمانی و قبول نموده بعد چند مدت کسباب را بر میا کرده با انگلیشیان آویخت با بعد بد رفتن نظام علی خان بنا صلا حیدر
 فنان گردانیده مقابل انگلیشیه گردید و عهد از نو در مصالح وقت با خطا کجاست شکست خورده بفران ملک خود گریخت و انگلیشیه
 در تعاقبش رفته و فل ملک او شدند و هر جا که رسیدند از فراخ او جنگیده و منتشر گردانیده و تنهائی خود نشانیده بیشتر میرفتند ازین بسبب
 لشکر در قطع طریق میشد و عجز خود را بقلعه مستحکم رسانیده و از آن کسباب را در آن جا گذاشت و در راه حیدر را بخود گرفته با ایضا خود را
 بشکر انگلیشیه بفرستاده شکست خورده و بفران گریخت و در آن بقیه آن جماعه خود را جمع و معطم نموده باز در محاربه پیش آمدند از نظر آنها
 قاضی و معقود و غیره شکست یک ناگاه که احتمال را در آن راه نبود و خود را بقلعه مندرراج که از فوج خالی و کسباب و در باب پنجاب غیر محض
 بودند رسانید و مکان مذکور را فرو گرفت صاحب کلان و در باب حل و عقد آنجا ناچار باب صادقت کشاده بملاقات او رفتند و عهد و پیمان
 در میان آمد و بعد از آنکه حیدر نایک را با خود فرستاد و از این بکسباب ملک گیر می داد و بهن فوج اشتغال نمود چون مالی نگرفت
 بامهره داد و شازده حق روی داد و از دست مهره رسید آن شکست فاشی خورده بملک خود برگشت و خود را باز دست کرد و مهره را
 اقتدارا و رسیده و بانظام علی خان متفق گردیده و بجهت استیصال او و تراج کش نمود و چند هزار سوار نظام علی خان بسیر کرد که
 کالی خان دهو سادست پنج هزار سوار مهره باین کار را مقرر گشته بملک او درآمد و حیدر نایک جنگ مذکور را از دست معذور و مجبور
 دید و نایک سال با فوج مهره و نظام علی خان مقابلت نکرد و گاهی بتفاوت چند میل راه می گذرانید و گاهی به مقامات
 میخواست چون بنیلداران و توپ خانه و از آن در درجای مناسبی مورد حال و سکنر مستحکم ساخته و توپها را در دوش چیده
 می گذرانید و افواج مخالف را بمجال تا فتن بران حصار بنود و اصلاح در آشتی دید و در فوجی مهره و نظام علی خان و کالی خان
 رئیس لشکر داده این بلار از سر خود دو گردانیده و ده و دوازده سال با من و آرام بوده و سفرا و پلچیان کاروان زد و کرم خان زند فرار و
 ایران مع تحق و هدایای بسیار فرستاده شخصت بطلبیدن چند هزار سوار و خلیه گرفت و بمبالغه خلیه فرستاده سواران جوان
 چابک مع سرداران از آنجا طلبیده و با فراسپان جزیره مورت که مقابل گلش افتاده راهی و خلاصه میدارده بواسطت
 آنها با عظمت و ولایت فراسپانیه هم حرا سلات و راه از سال تحق و هدایا دارد و در اینجا نیز اسپان خوب بهر ساند سواران
 بارگیر با اصطلاح هند نگذاشت و چند هزار سوار تربیت کرد که بر اسپان خود سوار گشته و صف آری گشته بک دست چند
 هزار یان سردهند و دیگر سواران ولایتی و هندس را که ملازم او چند همیشه تاریخ روز در شوق و مهارت آداب و فنون حرب
 مشغول داشته و ماهر آداب کارزار گردانید و صنعت هفتاد هزار بند و قیاسی در دست نموده و بخند از آن مودب با آداب
 حرب و جنگ و هفت صد ضرب توپ بر دیه انگلیش و فراسپان دست کرده در کتاب گرفت و ملک سیه بار کرد و ر
 رویه از یسار و ممالک مهره مسخر کرده و فوج را با بکین ولایت از جمیع با محتاج فارغ البال اما در کمال نظم و نسق میدارد
 می گویند بکسر کلاش که حالیا سپه سالار است مجال ندارد که سر موئی از فرزان او تجاوز تواند نمود و نابدر یگان چهره

پیش کجا جمع گردیده شب را گذرانید حیدر نایک بعد اطلاع بر وصول پلین با مبرد پلین اول داما خود را مع فوج دیگر بسد
بسرزستان اول صبح جنگ در پوست فوج انگلیشی غلبه دشمن و تقاضا جنل با تمام فوج در اعانت خود دیده کمان فوج جنل سلاح
شمر و جنگ کسان عطف نمود افواج حیدر نایک از هر طرف که فابوی یافت حملات می نمود و بفریب آنها و قنباره گلوله ها
توپ آتش در زمان اعمار افواج انگلیشی زده عرصه برایتانک ساخته بود که ناگهان گلوله های توپ و قنباره و آنها در مساندین
باروت افواج انگلیشی خورده آتش در آنها در گرفت و جمیع باروت خانه سوخته خلقی کثیر را که متصل با آنها بود با خود بر دوسر پایه جنگ
در آن فوج مطلقا باقی نماند افواج حیدر نایک آنها را در میان گرفته اول عرض امان نمودند انگلیشیان که کمان دلاوری و غیرت
و مصداقت قلب دارند قبول نکردند بعد از آن حکم قتل آنها رسید و چهاره با مجموعه علف تیغ میدرخ گشتند سپاه کبشی که گرفته غیر
بجز جنل منور و ساندیند اگر چه از شجاعت جنل نهایت شهادت دارد اما میگویند که در کمال خجوت و بی شیب را با دل در نیم دران میا با ن
بیایان برده اول صبح بر آب جلد گام سوار شده تا دخول قلعه مندرج در راه جای مقام دارم نکرد و افواج منور عقب او بخوابی و
خلاکت و اهل قلعه گردید کار فاهره حیدر نایک در پی فوج گرفته رسیده شهر را با فضا خود آورد و قلعه مندرج در دست انگلیشی محفوظ ماند
گویند و چند روز دیگر قلعه محمد علی خان صوبه دار کاکا و قلعه پلجری که انگلیشیان از جماعه فرانسویه درین زمانکی استراخ نموده در دست
خود داشتند مشغول و سخر افواج حیدر نایک گشت و اسحاق بن رستم که مسکن انگلیشی بود باین صورت تصرف گشت که در میان انگلیشیان
و لشکار آنها که ملازم انگلیشیان بودند ساز و روست داده انگلیشیان که کمتر کسان بوده اند بیست و قتل و بعضی اسیر و ملازمان خود گردیده
برست حیدر نایک آنها را در مکان نرگوریم بر سر و پشت سخر و پشتی گشت

ذکر خلیفه جنل منور با فوج حیدر نایک که نهانی و نالت و شکست خوردن در این گها هم مثل جنگ اول و تقبیرات آسمانی

جنل منور که این قبم از میدان گشت مطعون دوست و دشمن گردیده نهایت شرمساری کشیده و این خبر ناگه بگسله رسیده بود آتش اتفاق
فیابین گور جنل بهادر و دشمن فرانسویان انتهاب داشت بلکه کار از ساز و در کماله گذشت جنگ قلعه کشید و در او آخر
رجب یا اول شعبان بظابطه که دارند تنها در باغی بافتن گریه با هم در خلیفه گور جنل هشتنگ بیاوری نجات محفوظ ماند و مسطر
مجرع گشت چون حیانش باقی بود اگر گوی انگلیش بر استخوان پهلوی راست خود و لیکن برده را اندرید و استخوان هم شکست
بلکه در میان پوست و استخوان گذشت و در چند روز حاق شد درین عرصه جنل کوٹ که لازم باد شاه بمنزله جنل کلا در آن کس
کلی فوج است از طرف کس و مسطر و در کابل از طرف برودان گشته آمدند و اسطه هلال و تصفیه این گور هشتنگ بهادر و مسطر
فرانسوی گردیده در کونسل خانه آتش آوردند و فخر گشت فوج انگلیشی و غلبه حیدر نایک و گرفتار جنل منور و خبر آمدن جنل گادو
و محامره نمودن قلعه بی را که از قلاع مشهوره قندهار است بگسله رسیده و انگلیشی هم از آن طرف با بگسله بر جواز با کشته
که عبارت از قاصدی است رسیده فدای داند که خبر را چه گفت اما گور و جمیع اصحاب انگلیشی بگسله را توشی منوطا عارض گشت
و در فکر تحصیل زرد افزار استن لشکر و جنل کوٹ و کلمات رفتن بیدار حیدر نایک از جنگالیان مالدار قریب یک کر در رویه قرض
سودی گرفته قندهار نیز در آن روز با دار بگسله و با گور ملاقات کرده بود چون خلق بیار و در تسلیمه خیر بنایت فرموده و عده
حصول مقاصد باند نمود و انبارها را کار کار که داشت فرصت ملاقات با ستمواری و ایفا سوا عید میسر نشد جنل کوٹ
بنابر قنلت زرد فوج عذر داشت آن سه سرانجام زرد بقرض از جنگالیان چنانچه گذشت بعمل آمد و جسمه جنل

کوهت با سه چار پلشن که از اطراف آن جمع آمده بود و میسای سفر مندر آن گردید و میاید آنکه شش مفت پلشن و قلعه مندر آن است هرگاه که جزل
 برسد همه فوجها مندر آن و پلشن میسای هر ای جزل که برسات میجوی ده دوازده پلشن خواهد بود و بسیار در ای جنگ حیدر نایک
 کافه است چه بر فوج و حسن تدبیر خود و جاهه انگلیشه ایسی اعتماد و تقدیرات ربانی دارد و او عالم بیدخل محض میداند و فوجها
 متواتره که در بند کشت محض تدبیر و خجاست سرداران فوج چند کشته درین شکستها بجزئی که نایک و جزل سر و ملا متوسا
 می کنند و از دم تقصیر است بسیار در هر کار سه بر آتنا می نمایند شکی نیست که دنیا عالم اسباب است و عقل و تدبیرات عظمت
 تمام در نظام عالم دارد اما نه آن قدر که سبب حقیقی جل آلا ده که مقول و حواس آفریده و خشنیده است و مستعطل و مغزول و کار کا
 دنیا میسای ناپا عبادین جمیع الوجوه و قبضه اختیار و اقتدار و مردان مخلوق و مجبور بود باشد بهر صورت جزل کوهت چون سالار
 کل افواج ملایم کمینی در بند و او در ب و د و است و در مندر راج و دکن سور و عظیمه و حواضت قویه رویداده در او صراط ماه
 مبارک رمضان سال نو و چهارم از نایک و دوازدهم بسواری جاز و دوازده مندر راج گردید و بغیر عدم التفات گور و زنجار میسای خود
 و بیست و یکم و ده و از طاعت و کشت انگلیشه بر شد آباد کشت چه از نایک فتنه انگیزی هر چه کنگ کنگ هم مغنون و عیال و طفلان فقیر در
 رشتند و با دغریب الیه یا بعبده اند و شهر و کوه که عالمی که از حفظ ناموس مردم و غنمی ادبی عالمه خلافت تصور شد و از ناظم و نایب
 هر دو از این صفات مردم و انگلیشیان خود او خوش باشان هر بلده اکثر بر و ساس هندی که ناظم و حاکم آن بلده گردانیده اند سپرده
 خود چندان التفاتی بحال این مردم دیار ندارند و فتنه هم شوال بر شد آباد رسیده نایب است و جمعی ذی الحجه رسیده نکرده و در شد آباد
 بود در این ضمن اخبار مختلفه می شنیدند آنچه مشق تر معلوم گردید درین اوراق را قسام یافت و آن است که جزل سر و چون بصورت
 نکرده و از نایب و فتنه مندر راج رسیده و دهن تمام ملام اقوام و غیر اقوام گردید و فوج حیدر نایک نیز نزدیک بقلعه نزول
 نموده و آبادی خارج قلعه را بقلعه کوه خود و در صلاح چنان دید که و نایب بخر فوج متعطل قلعه بریزد و نایب که کار سه
 باین صورت از پیش بر سر داری چند را با دو پلشن گمان ذیل که جبارت از جوانان حیده قومی دست بلند بالا و شجاعان نیز از آن
 است روزی اول صبح بلکه آخر صبح برین زنستان و چون حیدر نایک از او ضاع جنگ این فرقه آگاه و فوج هم جنگش است
 و از احوال افواج خود خبر دارد و در ملازمان رکاب را معطل و داخل می کند و فوج او هم مستعد و تیار بود و جنگ در گرفت
 و در هر سو افواج متعینه حسب امر با مردود اعانت در رسید و هر دو پلشن محصور گشته بدر رفتن توانست و در آن میدان با سنان و کوه
 مردی و مردی انگلی که داشته بنام آخرت شتافت و فوج حیدر نایک بفتح و ظفر خنصا می یافت جزل سر و بعد چند روز خبر رسیدن شدن
 جزل کوهت بعد مندر راج شنیده بر جان و قبر دسه خود رسیده که با او در اینجا رسیده با او چو کنگد بنا برین فوج خود را آنچه در اینجا
 بود و فرایم آورده و قلیلی با ستفاظا ابواب قلعه و در زائین و دغا انگیزی گذشته بانی بهر اهرام خود گرفت و با نوب و قناره و پیچ در
 و در ب غلیظه می باید جنگ بر آمد ازین طرف بر حیدر نایک با فوج شایسته و سانی که با است بقا ایست رفیع و جنگ عظیمی رویداد
 با زیار کار گمانان تقدیر بر حیدر نایک غفر و تصور و جزل سر و مجذول و غفور و روح بقتله سیف از میدان کانداز گشته و غل قلعه مندر راج
 گشت آنچه شنیده شد حیدر نایک جنگیدن با قلعه مناسب نمیدانند و می گوید که فوج را بهر سه چار نیز از گزینن را بگمان کشتن
 می توان داد اگر حق قتل می ملک را با او و انگلیشیان مغلوب شده اند نایب درین قلعه خواهد بود اما از غریب است که
 می گویند قلعه مندر راج چون بر کنار دیاسه شور و خروش است آب شیرین علقه دارد و دغا را آب هر چند با فراط باشد بصبارت
 نیست سی هزار کس که از فوج در مایا در اینجا البته خواهد بود و در چهار ماه دغا می تواند نمود و چه آن قلعه جاسه محقر است

حصار شهر است که تجا بسایز و خلق بیشتر در آنجا مسکنی دارد و به واسطه شیرین از خارج شهر که آبادی جدید است در آنجا می برزند هر چند در ایام فارغ بانی بطور منظم و کاریز هم ساخته باشند در صورت فراغت که اکنون آن آبادی در قباله است و دشمن است و در آنجا نمی توان بود معلوم نمی شود که این همه خلق کثیر این مال چاره بے آبی بچه صورت نموده اند انفسوس که مباحثان انگلیش احوال این اخبار را با مثال ماردم اظهار می کنند و ما را از جاس و دیگر شیخ معلوم نمی تواند شد و الا این سوار در کمان متبحر و تحقیق قلعه نیست به شدت و به

ذکر درود جزل کوٹ بند راج و جنگیدن با افواج حیدر نایک جنگ جو و مغلوب گشتن او هم مثل جزل منور و رفیق مشرف رئیس ولایت خود در عین این محاربات و جنگ بنابر عدم موافقت با گورنر جزل

عماد الدوله بهادر مشرف جنگ

چنانچه سبق ذکر یافت از ابتدا س درود جزل کلا درن و کرل من و مشرف رئیس گورنر با اصحاب لشکر مذکور صحبت ناچاق گشته هر چند از طرفین گاه گاه به خواهش اتفاق بدلات معلمان و بهر است حسن وفاق و قبح نفاق مرکز ظاهر و کثرت اربابانرب تباین مزاج و تخالف آراء و جب جاه و لذت و حیثیت میسر نیامد درین ایام هم بعد از آنکه جنگی با بعضی جزل کوٹ و مشرف و دیگرین صورت آمیزش داشتی با گورنر جزل بهادر و مشرف رئیس روی نمود اما بعد رفیق جزل بند راج مشرف رئیس که از تیر اندازان چنگا کار بود در یکسهم از آن گورنر جزل قبول نموده باز بشقاق و افتراق انجامید از آنجمله برای مشرف پیشو حکومت که متو با نفوذ و اختیار نام نموده که بیشتر بودی خواست و درین خصوص حکم ولایت هم مکرر رسیده بود و در این ایام چند روزه در یونی ضلع کلکتہ که بنام لنگا گویند مشرف است و بر سر پسر زندگمار دیوانی خالصه و ازین قبیل شاید بعضی کارهای دیگر هم خواهند بود گورنر جزل بهادر به هیچ یک ازینها قبول نکرد چون از پیشتر هم که در زندگمار است و مانع اراده مخالفت با مشرف هم بودند اما گمان این ساز و دامن اوقات نیز رسیده و او در دینی عظیم با فوج انگلیشی هم رسیده و دوسه فوج معتدع سرداران نام آور بسایز لطف شد و بر بسیاری درین حربه بیصرف رسیده و خزانگی بر روی گویند که خالصه گردید چنانچه فرض گرفتن از جنگا گمان هم بران دلالت می کند و اراده تسخیر ممالک دیگر از ولایت هم ممنوع بود مشرف رئیس بزعم خود تقصیر بسیار از قبیل مذکور است برای گورنر ثابت نموده و در مخالفت و مخالفتش فرموده و با مشرف صاحب که از گورنر کشیده خاطر بوده اند در او خردی تعدیه سینه یک هزار و یک صد و نود و چهار روئے لندن که دارالاستانک سلاطین انگلیشیه است گردید و گورنر از چپین شتر هم باعتبار عقل اقتدار و نفوذ داشت اکنون که از اصحاب کیست غیر از مشرف و دیگر که شریک کارهای داری با او نمائند صاحب اختیار و عقد و عزل و نصب در جمیع امور عماد الدوله جلالت جنگ گورنر بهادر مشرف جنگ است باید دید بایان این محاللات و مفاسد و آشوب که شروع است بچه صورت می انجامد و چگونه اختتام می باید و احوال این خلق چپاره که غیر از خدا یا رویا در دست ندارد و کجای می انجامد غیر از خدا یا و نیست و ششم ذی الحجه سال مذکور که بوجده منصل برنج محل رسیده در آنجا بتایار بعضی جهات مخصوص تقدیم مراسم ایام عاشورا و مناسبات ماه محرم شده و ع سال نور و نیم از آنکه دوازدهم از محرم کی شش و یکم ذی الحجه جزل کوٹ با فوج بهر سوار و مشرف اجی و سوار و سوار تمام موخور که هم سوار بوده بود از قلعه مندر راج برآمده با افواج حیدر نایک مصاف داد و بدستور جزل منور و کاره از پیش برده مخدول و مغلوب مغلبه مذکور معاودت نمود و فوج حیدر نایک و کمال غلبه خارج حصار مندر راج تمام صوبه اربکات بر منصرف است

مابعد ازین حبه شو د

ذکر اسباب تعویق روانه شدن کرنل پیارس که قلعہ دار کلکتہ و سر دار عمدہ افواج انگلیشی است
بطرف مندرجہ احوال هر چند ما سے کلکتہ و اندکے از احوال افواج انگلیشی کہ بطرف قلعہ

گوہر باعانت راناسے قلعہ مذکور رفتہ بے شائبہ ریب و شک

افواج انگلیشی کہ بسرکردگی کپتین پامری باعانت راناسے گوہر رفتہ و چند روز سے در بنجا آسوده و در قلعہ اوبرای پینڈان مردم
خود نشانیدہ در فکر آخرت راغ بیغیتہ قرار دادند کہ فی حقیقتہ در سوابق ایام از باسے راناسے مذکور بود قتادہ باران افسار احوال
هر جا سے و مکان نمودہ و ناظر ہر ساخت کہ از جملہ جا سے آبا سے من کی قلعہ گوہر است کہ از قلعہ شکستہ مشہور ہند و چند ہندے
قبل ازین سلاطین یار بقیہ و غلبہ و در تصرف خود داشتند از ان ایام منسوب بپادشاہان و قلعہ پادشاہی شہرت داشت چون
سلطنت ضعیف و مہترہ قوسے گردیدہ قلعہ داران از بی خبری امر او را کہ سلطنت و شدت اختیار و اقتدار بنا بریناقتن وجوہ
مشاہیرہ بطبع مہترہ رضی بدادن قلعہ مذکور گشتہ و زرسے معتد بہ در عوض تقویض قلعہ مذکورہ گرفتہ حصار را با اختیار ملازمان مہترہ
کہ داشتند از ان وقت در تصرف مہترہ است و این معاملہ در عمدہ احمد شاہ بجزیرہ شاہ بابری روسے داد چون اچہ گوہر بہر بار
قریب جو اچہ از گوہر لبار و قلعہ گوہر فاصلہ سیردہ کردہ است و او بقیہ خواران آتینا بودہ از جمع نسب و خواران و جوہر نش
کما یفنی اطلاع داشت شایان قلعہ را سبے برکوہ بدو غنی از فیار و دیوار حصار بہمان طرف پستی بسیار است با طراف
و گرد داشت ہر ارج مذکورہ ہرچہ با سہر داران فوج انگلیشی ظاہر و چند سہرا کہ از ان راہ وقت و بلکہ و داشتند مانع کردہ سالار
فوج انگلیشی زمینہ مناسب آن دیوار در مکان اختیار کستہ و با شہر اطراف دیگر از ما سے اخلاصت خود کردہ و گردہ داشت
منہضت نمود چون بقا فاصلہ پنج شش کردہ قلعہ لشکر کش رسید اہل شب لشکر اچہا گشتہ فوج را جریہ بازہر جا سے آدہستہ ہر راہ
چر و دو خرباقہ قریب صبح بطرف مذکور حصار رسیدہ و غلٹ مستحفظان بالاسے حصار برآمد و مارسان را بریزہر شکاف آتش بار
گرفت آن وقت کہ ہزار و ہزار اہل انشان داخل قلعہ گردیدہ باشند وہ ہزار گن غلٹ پیشہ آچہا گشتہ تو اندکہ از عمدہ و برآیندی گویند
قلعہ دار مہترہ از خوف و غیظ و غیرت پاخون بازخواست ادبیا سے نعمت خود را ہلاک ساخت و در دہشتہ چہن ہم سموع شدہ کہ ریسے
از مارسان قدیم پادشاہیہ از مہترہ مانا بر مردم ایلا سے عمدہ ماد باخندہ راہ عدوت سے ہمہ دو در ظاہر ہر راہ کردہ اندرون قلعہ
بودہ و اہلست و اعانت او این کار صورت گرفت علی اسے حال قلعہ در قبضہ تصرف و اختیار انگلیشیہ در آمد بندہ خاکسار در کلکتہ
بود کہ خبر فتح گوہر لبار رسید و صد اسے شکاف تو را در پیش دامانی این فتح بگوش خود شنیدہ و سموع کردہ کہ مباحی سسندہا کہ از
سبے سالاران عمدہ دکن و صاحب اختیار صوبہ مالوا و وجین قلعہ گوہر لبار بود و رین برسات کہ او از سران فوج و ہر ہارم
مانعہ دوزدیم چہر ہیست بعد رقتن جنرل گاؤر دیندر صورت و صوبہ مذکور آمدہ موسم برشکال در انجا گذر اند و بعد نقضاسے
برسات اسے اعلان اطلاع نیست کہ سردار مذکور بقیہ بلکہ جنرل گاؤر کہ بر سر قلعہ بیستہ رفتہ و از نا محاصرہ داشت رفتہ باندرا کہ
گوہر لبار و از وقتن آتش سیکار در قریب وجار الہ آباد کا سبے و کوزہ و ناما و کوزہ خاطر داشتہ دین حرفت مابا افواج
انگلیشیہ کہ تعیین گوہر است و با کرنل لنگ کہ از اندرہا کو بہستان قاصد لک مالوہ و وجین در بہین برسات گشتہ بود مستعد
ستیز و از دست بعد ازین بوضوح پیوست کہ بنا بر کثرت اخراجات کہ لازمہ افواج کشی در وجوب و کرب است و نیز
بنا بر صدات قلعہ و غلا کہ انہم از ملوہم جنگ با مہترہ است چہ مہترہ کثری جنگ و کوشش لبار در معاونت و مصلحت اجناس

ایستاد لشکر مخالف گشته نمی گذارد که دانه یا بر کاسه تواند رسید و از چار سوسه لشکر خواه ملک خودش باشد خواه ملک دشمن
دولت و انبار را به اجناس رسوختره از مالکولات و آبادی و جمیع ایستاد نمی گذارد و مابین آنده و آنار مذاق بهم از
رانا سگودر شاه بنده نموده دست از اعانت او برداشته قلعه گوهر و گولیار با اختیار او گذاشته و دایه معصومه با هم شرم
نمودند و حاج سینیه بیا این امر را بینه غیبی و نعمت غیر تر قبحه نیز عثمان از جرب ایشان باز کشید و در دافوچ انگلیشی
گرفته در کابو در طرف کوه آمده بر سر حد و دوسوبه التبا و جیماونی نمود و بار میسر معصومه محمود و موثقی که طرفین را منظور است
ترک جنگ نموده انتظار انفعال دارند اما هنوز معصومه مقتدر نیست باید دید که چه می انجامد اما سینیه بیا از راناسه گوهر که او
با اعانت انگلیشی قلعه گولیار از دست حریفه باستقلال ساخت و فابن و تصرف گشته قاصد انتر و اکثر مالک مسخره
آنها بود و چنان بچیده و فکر استیصال رانا افتاده خرابی ملک و قلاع رانا را بکج گرفت دلی پوتانند از دناخت و از اراج ملک را
و از ترغ قلاع مستند و مستند و سرگرم است و تا حالت تحریر این طوطی جمیع ملک رانا و قلاع عمده او را از دست رانا انتر و نموده غیر از
قلعه گوهر و گولیار در دست رانا نمانده و افوچ سینیه بیا هر دو قلعه مذکور را محاصره دارد و غرضه بر دناخت گشته تا بعد از این
چه شود بعد از محاربات بسیار سال گذشته که سبک بیک هزار و یک صد و نود و نشت هجری بود رانا عاجز آمد حاج سینیه بیا رجوع
نمود و قلعه گوهر و تمام ملک رانا تصرف سینیه بیا درآمد و سینیه بیا چند بار قبل از این محاصره گولیار را بهم بکبر و عنایت نموده بود و چون
چیت سنگه که با گورز جنل بهار در صدد و دنا نموده آخر الامم مغلوب افوچ انگلیشی گردید نیز در محاربات مباحی سینیه بیا و لشکر او دست
و توجع اعانتها سادی که از اند باید دید یا بیا ن احوال او هم چه صورت می گیرد نیز احوال جنل کا در دها در غیر معلوم و انبار
مختلفه در باره او مجموع شد و نه اند این نگارش آن مبارزت رفت بعد از این اگر حیات ستار و خاکند و خبر تقبی گوش غیر رسید
انشاء الله تعالی با این سودا و انتقام خواهد یافت اما وقت رفتن جنل کوثر گورز را با او محمود چنین بود که فوج سنگین دیگر
از طرف کنگ و بگزارانته و انجام و سیکا کول لیسر کدی کرل یا بیا س که در ار عمده و از افاضل هند سین و قلعه دار کلکته است
بنابر اعانت و در فاخت جنل مذکور بر او شکی خواهد رفت چه خاطر از هر چه کنگ بنابر خود و موثقی مجرده و معصومه قدیمه و حضور
و انبار و کلاسه او جمع بود که اینها با استیفاء و حرا چند دفعه در غم خود و در فوجهاست اما از راه مذکور خود را بپوشانند و چون برسات انقضا
یافت و افوچ و روسا سگ انگلیشی را گورز بهار از هر سو چیده و طلبیده اراده ارسال آنها نصیم داد و یکی از اصحاب انگلیشی
با مبلغ سه لک روپیه نقد و تحف و دهایا س دیگر مثل بعضی زیوراته س جواهر نر و او و طبوسات فاخره و غیره مع وکیل جنباجی که
نیم و رگوبی بهوسه و سالار لشکر دار کنگ است حسب الامم گورز جنل بهار در دقیقه متضمن عود بهر اه گرفت برای استیذان
از رسال فوج ازین راه و استعراج جنباسه فکر در قبول و انتفاع بیشتر رفت و اطفاف و بقیه ظاهر نموده هراسه هر سه
گرفت و انفعال جواب و سوال مطالب برام بر که در ناگور کلان دار الملک خود است گذشت می گویند و دلیل بناگور رسید
عرض احوال بود و جواب چنین داد که قول و قرار این جماعه بنابر سلوکی که با حکام بنگاله و دولا و جنجای الدوله نموده اند از غایت
استعمار لائق اعتماد ندانند و قطع نظر از آن اما مانع مرضی سرداران عمده و کنیم و مخصوص مسلح و جنگ هر چه را س آنها بران اقرار
یا برام اجم قبول خواهد بود و در باره راه دادن با فوچ ایشان که از حد و دنا بگذرد اختیار ندایم ما به مانع امر سرداران کس حسب الامم
تأسیا سر راه ایشان بلکه ما بوز فتنه نیز آن بعد از قتال و ظلم و بنگاله و غنیمت با دیم بهای خود و سابقان نیز اراده نقاد و در زنده ایم همین قدر
که با وسه ساز فاخت و مستباجات نکردیم پس است شنیده شد که گورز جنل بهار بعد از انقضا این خبر پیغام فرستاد

که شما با ما معاشرت خود از سابق و ایدید مانع است که رفاقت ما در هم آمیختن امکان اختیار نماید و سه لک روپیه بدو خرج ماه ماهه سوای و چه چو تهره که از سابق مقررت گرفته رفیق فوج ما که بدین میر و دو باشد چنانچه و پدرش قبول نموده جواب داد که چه مضائقه بشرط آنکه زربقا یا جز تهره که قریب به شصت لک روپیه بر شما از روسته حساب لازم الا دست ما بید و آینده نشان ما بجای نمائید تا ما بدو مذکور را ماه به ماه از در گرفته و رفاقت شما با شمیم گورنر جنرل بهادر این است که ما را تکلیف الا بطلاق دانسته و ازین گفتگو ما بوی نفاق اشتیاق فرموده قبول نفرمود و رفتن کرنل بیارنس بدین جهت در توقیف افتاده و احوال انگلیشی چنانچه از سابق بر حد خود و در خانه با سه راه در آمدن افواج هر چه در تلکرم و قوی و بیگانه و عظیم آبا و اجداد است و احوال چنانچه بر سر حدود خود و در درگاه گشته طوفان در کین چند بگرد و متفرق وقت اندام باید دید که در کار جهان در این فتنه با سه آشکارا چه مصالح چنان دانسته و هنوز آن در چه وقت صلاح چند گشته بعد ازین موضوع اینجا مید که هر چه این گفتگو ما بر حصول مقاصد گردانیده چون زربا سه بقایا سه چو تهره خود تمام و کمال مع و دیگر هدایا و تحائف گرفت و و کلاس و در این نزد ما و جایگاه ما بر سر آمد و ادب و برینه با سر و امان بر این نزد ما و فخر محال و کس خود از سابق بود چنانچه بر خاسته نزد پدر خود رفت و کرنل بیارنس با فوج خالصه از راه گجرات و کیکاکول بطرف مندر اراج نهفت نموده بقلعه بمبار رسید و با نفاق جنرل کوثر کمر معاضد با جید زنا یک داد و اما کار سه از پیش زفته شیر از است قلعه و دیگر کار سه خواستند و جید زنا یک الی الان استقلال دادند و در مصوبه ارکاش تسلط است اما قلعه مندر اراج بدست او نیامده یکبار کرنل بیارنس سوای سه جواز فاصد سه شکسته آمده زربا سه بسیار که این بار گورنر جنرل بهادر از روسته قوم خود بطور معارضه بخوشی آنها گرفت و حاصل نموده بمندر اراج بر دو نیز جنرل کوثر بیارن گشته بیگانه معادوت نمود اما کرنل بیارنس و دیگر سرداران مع فوج در قلعه مندر اراج اند و دشواری است که اگر آن سه قلعه و جمیع ما محتاج از ناگواریات و غیره در آن قلعه سه نهایت بلکه افوق الطاقه است بدست استقلال که اصحاب انگلیشی و از مندر اراج حسن سابقه و تیر بر او قدر سه گورنر جنرل بهادر باید ایدر ما نموده اما حال که سه سال گذشته قلعه مندر اراج مفتوح نه گشته نایب ازین چه شود

ذکر بعضی از احوال و خصایص مبارک اهل دیوبند و منشی یگم و دیوبند

مبارک اهل دیوبند خلف چهارم میر محمد جعفر خان و درین وقت سال عمرش بیست و دوم است جوان صاحب خلق و با مردم با اخلاص یار آ و معاضدت مخلصانه می کند و اندوخت و پاس زمان در دوران که از خاندها سه عمده اند بسیار می نماید زحم زیاد از حد زربا سه و سنان سه زمانید اما او فائق نظم و حدیث مشغول بمطالع و لعب و مشرق و معیش و طرب با دنیا کار دارد و دنه با دین کسی بر دو شیش دلی شاد است دنه از خوشی او کس نمکین از آن سه غلامان و ملازمان او پدرش روبرو هر چه زربان آید می گویند و راه ادب نو کس و بندگی نمی بیند چنانچه کسی باید مراعات هزار اما بعل سه آید و جاس که باید اسکان ندارد و که جسم از سه اشخس بر آید عوام چند در برسات شستی از کاغذ یا کاغذ ساخته و درخت سه سوزن بر آن بسته و در او چراغی میسوزد و روشن کرده در دریا یا سر سید چند و ولید ما گندم بخته و شیر لشکر سه در آن داخل کرده بمقاصد چند تا خانه بخواند و هزار بار خود را خضر علیه السلام میخواند سراج اهل دیوبند اهل دیوبند در دولت و جل و دین و ملت یکبار این نیاز خیر عوام بر کمال کرد و خشتی بسیار زربا سه که معده با بر او سوار و علمه خد متکدر از روشنی بران بودند آراسته و چین با سه روشنی هزار اما ساخته و در بر او سوار و متکدر

و مشاغل بسیار بر گشتہ ابرار و خست و آفت بازی مختلف الاموال و در دیار سے بہا گیر تے سو فیضی تماشا سے آن عشرت نمود متاع انش
 این عمل بر است سنیہ دانیہ سجدہ گرفتہ تا آنکہ مبارک الدولہ ہم با وجود آنکہ در دولت و شوکت ہزار یک اور بر نیست
 و علم و فک و لازم و اشخاص عمدہ مشاہیرہ خوار با جلا سے احتیاج و فقار از ہمین قسم معارف یوچ مبتلا و گرفتارند بسیار
 عمل نہگو گشتہ ہر سال دہ یازدہ ہزار روپیہ صرفت این کار سے نماید و درین کار ہم مثل کار سے دیگر از بے خبر سے نصف
 زندہ عملہ خائن سے خورد و نصف و دیگر بصر سے بے موقوف نہ گورے رسد با وجود دعویٰ اسلام و گرفتار سے خواص و عوام
 از ملازمان و رفقا با انواع رنج و غمناک سبب عدم وصول مشاہیرہ شیخ شمش ہزار روپیہ بصر سے بجا آوردن ہر ہم دیوانی کہ از لیاے
 معنیہ ہنود است ہر سال سے خرچ و بکریش بر دو تقسیم سے شود و ان نیست کہ تماثل مختلفہ الاموال و اضعاف والا لوان ہر سال
 دامن مثل تہا و غیرہ از کل و شکر و انواع ملویات و برنج سے مشوے از دکانا سے بازار خریدہ بر سے اطفال ہمد گرسے
 فرستند و ہونے خود بر سے کل اغنیاء لایہ پسند از جملہ وجبات است کہ بعمل آید بقدر استطاعت زرواخر سے
 بصر سے رنگ و رقص و انعام در محض ہزار سے و تماشا و دشنام نام بنام کہ ہر یک از عمدہ ہر اہم ہزل و زول میدہند
 دادہ آید درینو کہ فقیر واردم شد آباد بود اہل اہل اولاد مبارک الدولہ بعمل آمد در عطایے خلایع مکنیزان و در نہا سے
 اقارب و خواجہ سرایان لازم او داد و بخش جو یکم و غیرہ سے و پنج ہزار روپیہ بصر سے رسید و فریاد اہوج و اہوج بلب دران
 سر ہنگامی کشید از ان جملہ فیصل و خلعت و پانکی و جینہ و سترچ مرغ مع بر کلکی و مالہ مرید سعادت منہ خان ناظر کل جو یکم
 والدہ مبارک الدولہ رعایت شدہ کسی فقید کہ ناظر نہ گورہ درین خصوص چہ مدخل بود و کدہ ہم حسن خدمت منظور رسانید کہ
 مستحق این ہمہ عنایت گردید و ازین قبیل مصارف لایحی بسیار است کہ نمی توان شمار آورد و دیگر سے چند از خوانندگان
 و رقاصان بود جب غلیظہ لازم اند و غرت و احترام شان مرتبہ کہ در سوا لعت ایام امر و سلاطین بر سے علما و فاضل انام
 سے نمودند و مبارک الدولہ شاگرد اکثر سے اذان جماعہ درین روز ہمار و دشمن خان پیر شریف خان قوال کہ در عمدہ مالے جاہ
 پیر قاسم خان دار و نمہ از باب رب بود پیر شدہ کا در سیدہ تبارگی اسناد امارت تربت نہ گورہ دیدہ ہر ماہ گر ان و عنایت
 شمشیر خاصہ ولایتی کہ ظاہر اخیر بسلطانی سے بود و در شاد سے پوشاکی ام و دیگر بلوسات خاصہ اختصاص یافتہ نہایت
 مغز و گرم و با محبا و افراسے ناظم بر ہر بلکہ مقدم است جو یکم اگر چہ از سلسلہ خوانندگان است اما باز انان نجیبہ
 با وجود کنت و شہ دولت ہفتو سے و توافع سلوک سے نماید و قدر سبحانبت شتاخہ غرت و احترام بسیار سے کتہ
 و صفت جو دو قبیلہ پر در سے دار و با اقارب بلکہ کسانے را کہ می شناسد خوش سلوک سے با تقدیم سے رساند و
 منی یکم اگر چہ از اتباع جو یکم پر در و دہ پیر و دار و پیر جو یکم سے یکم را بخندست میر محمد جعفر خان رسانیدہ لیکن تقدیم
 ہنحو ابی میر محمد جعفر خان بر جو یکم دار و زنی سے است بسیار با شعور و ادب و در واد و خوت عبور و در حمایت و رفقا سے خود و
 مستو سلان مطلب و مستقل فرما کے کہ لازم خود کند و دار و بڑنے اوسیت لہر جرم غلیظے از و سر زند و او فعل او و قلم و
 بخشش ہم بموقع چنانچہ در ہمین اوقات کہ فقیر واردم شد آباد بود و شنید کہ کے از سوان تعلیم کے از دختران ملازمش
 شاد سے دختر شش خورہ گردید ہر قسم اسباب اعانتش نمودہ شخصت یا شتاخہ شرفی نقد رعایت نمودہ و ہمین قسم
 اعتبار علی خان خواجہ سر از از حیض شاگرد سے با وجہ رفعت شہار می رسانید و ہمیں عکسے را کہ طیب خاصہ است
 نہایت رعایت ہا نمودہ از جوع باغیا استغنی و بے نیاز گردانید و ازین قبیل ہر کہ لازم اوست گویا نیمہ کیا یا خفہ

در دس نیاز و احتیاج ارباب لیسان زمان یافته است اگر نه که حسن خلق و توابع مبداء است و مدار اهل امام و دانائے
می یافت و مشهوره او راه میرفت و در همان زمان نظیر نهشت مظفر جنگ که ذکر احوال و انقلاب او درین جبهه
بحسب مقام اکثر گذشت اگر چه گسیل و قهر کار و روزگار است اما دوست بیایک و لاابالی و در قهر و ترس بحال اطراف و
جوانش خردار و اندیشه صدق و کذب هم چندان نیست چند سال قبل ازین که نیابت فاضله و نکات بنامه با قدر و شایسته می گویند
که نهایت از غنا و محرم بود و با قدر و شایسته ارباب عقل و علوم برای خود بسیار ستید و دو قات او هم با نظم و غلبه حیات
به بازه بجهت و جوهر مشغوف و در مجلس بسیار گوئی و قصه خوانی سلاطین کنش و بوا و ضارح و مقتدرات خود تا از آن
و بر وی خود غلبه اولاد پیردان با وجود با گیسر حاصل و غیره مدخل هیئت مقرر و معرون ساختن عمارات هر چند با گیسر
زیاده از قدر حاجت و کار موجود دارد و خود معروض است با هم دست از سر انبار بنیدارد و از هر که هر چه بفرستد دوم یا هر وقت
که میسر آید در گرفتار اندیشه ندارد و همین جهت بدنام و مورد طام غواص و هجوم است و اولادش حسب الاثر و بدو در راه
از همه بهتر میدانند و در ملاقات با بزرگان و ارباب خاندان عده توابع و خدمتی معیوب می شمارند و بر وی بسیار خشن
با وجود خلقت مقدور و زین و فرس و جلا آنکه حدست ندارد با آنکه زیاده از حد نفوذ و شکار و جوهر در پیش و غیره ممکن ندارند
و در سواری زیاده از می چل کس همراه نمی دهند اما هم از عدم و مصلحت نخواهد با ناله و آه می گذرانند و خود را از هر صفت جاه دانسته
سر توابع و اخلاق برای اصدی زدی از در رفتن و رجاء کسی هر چند از اشخاص معزز باشند و نگار خود میدهند و بنا بر خلقت
مقدور و ملازمان صاحب خاندان و رفیق خانه و مجلس خود که می خواهند که ناگهان در دشواری دست از وی بنیدارند و قادر در
اختلافهای بارده کشاده جان او را بر لبی از نرب این حال نمی خواهند کسی خد خود کشد یا از آنو است او بته کرده نشیند با برین
اخلاق و سادگان مفت هم نبرد و آمد و رفت او در دولت خانه نشان کمتر است برادرش محمد حسین خان از جمله بیکان و افاضل
و طبیب ما هر کال است و پیشتر که در با و مظفر جنگ و محمد زکی خان نام دارد جوان منرب خوش خلق و بیگلو طلق است و قابل ملاقات
و اختلاط ارباب عقل و دوش بنده علی خان بیگم الملک علی قی خان کشی عم مظفر جنگ و کمال بمصا هر است او نیز از اشخاص
یافته اگر چه فرخ خوانان هندوستان زیاده دارد و در شاهجهان آباد و میر سید درین مشاب دارد و مرشد آباد و گردید اما
خالی از بعضی محمد دشتی دیگر متعینان بر خود مغرور است با مرد و دیان ایت و آینه شی دارد و دیگر ملک و ارکان و اوقاف مزاج آقا
و از نه از می و نام نیک علی بیکانه و اما آشنا

و در بعضی از مصطلحات و رسوم و عادات اصحاب انگلیشه و ضوابط و قواعدی که در مصطلحات
ملک اختیار نموده از او ضلع حکام سابق اینجا است و از فرموده اند و وجوه و اسباب اخلاص که
در احوال خلق این دیار راه یافته اکثر سبب کثرت و اولاد است که قنار شسته اند
بیشتر عبارت از جمعیت چند کس است که در فرقه مسیحه هم عدد و دین اشخاص را بکینی بگویند بیشتر عدد فقر برق انداز
را بیک کینی و سواد چه آمارا صوبه داری گفتند که حال گفتند و پنج نفر قند انگلیسی است و سواد چه آمارا صوبه داری و سواد
یک نشت از اجماع دارد و سواد در دوازده کس و احوال در دوازده کس و سواد در دوازده کس و سواد در دوازده کس و سواد در دوازده کس
خود که جمع شوند که یک پلشن است و سواد در دوازده کس و سواد در دوازده کس و سواد در دوازده کس و سواد در دوازده کس و سواد در دوازده کس

سروران و تبار تابع یک کیشانی باشد که اختیار بحالی و برطرفی و درین سرورانش در نصب و دیگر بجای او تربیت آنها و دادن تخواه و کرستی و دستار و کمر بند و غیره و اصلاح و دیگر گیری بند و قیام و زنده گشتن مذکور است و کیشانی را در ریاست این یک پلشن و اوند بسیار عاقل می شود و گویا بمنزله جاکویری است رعایت هر کیشانی که در کوز خاطر سرور است گردد و در اصحاب پلشن می گرداند و الا در ماه خودی باید و امیدوار بدست آمدن پلشن می باشد و در وقت سپاهیان ولایتی اگر از ادنی دارا و اذل اندا و سولدا و بعد از آن که ترقی کنند سارجن می شود که بر سولدا و ان در تربیت و نگهانی آنها حاکم است و در اینجا و شهرات اول درجه نوکر است انسانیت کبریا و فتح سین حمله و سکون هر دو نون بعد از ان لغشتن فتح لام و سکون فا و فتح مایه فتناقی فوقانی و نون اول و سکون نون ثانی بعد از ان کیشانی فتح کات عربی و سکون بای فارسی و فتح مایه فتناقی فوقانی و سکون نون بعد از ان سیم است بکسریم و سکون بای فتناقی تحتانی و فتح جیم و سکون بری حمله بعد از ان کنز فتح کات عربی و سکون راء حمله فتح نون و سکون لام بعد از ان برن فتح جیم عربی و سکون رای حمله فتح نون و سکون لام و بالا تا زین مرتبه ریاست و نوکری سپاهیان نیست و اینجا به غیر سپاهی که صاحب اختیار معاملات و رئیس و مطاع می باشند نام مدارج نوکری آنها فقیر مفضل نمی داند اما عموماً بهر اکرانی می گویند و کراتی بجای فتح عربی سکور و رای حمله بایفت و نون سکور و بای فتناقی تحتانی عبارت از نویسنده مقصدی است و نوکر مایه هر دو وقت را رتبه تقدم و تاخر باعتبار زمان نوکری است هر که اول نوکر شده او در مرتبه برجه تقدم دارد و هر که آخر از همه نوکر گشته او از همه کس در مرتبه موخر است و باقی همه بالنسبه از یکی مقدم و از دیگر موخر اند و موخر بر مرتبه مقدم نمی تواند رسید مگر بعد از رفتن یکی ازین سلاک خواهد بود و نون خواه باستغای نوکر می خواهد بر طرف شدن بنابر جری و تقصیر می و بجز درین رفتن یکی ازین سلاک متاخرین مرتبه او را ترقی یک درجه بدون سعی و تلاش از رتبه که در اند میسر می آید و اگر سه چار کس بیرون روند همان قدر مراتب متاخرین می افزاید چنانچه ممکن است که یک لغشتن بیرون آنگه کیشانی و سیم شود یک مرتبه بعد از شدن چند سیم مرتبه گرفته برسد و همین قسم در رتبه که اربابان و کیشانی که بحال بنام دیوان خالصه هر سه موبه او رسیه و بیگانه و عظیم آباد می حقیقه مالک و مسخر اکثر سواحل و بلاد هند است عبارت از چند انگلیش مالدار مقتدر و ولایت انگلند و مسکن لندن اند و شهر لندن دار السلطنت بادشاه انگلیشه است اول آنها با سیدان ارباب کونسل ولایت خود و بادشاه استجا با هم اجتماع نموده بنام تجارت در مملکت هند وستان گذارشته و سمر رشته تجارت مذکور سالها سال جاری و اولاد دودش آنها را دیگر از مالداران هر که خواهر شرکای جماعه مذکور گشته کیشانی بود و بهست نام این زمان که از عهد سراج الله و کین سروری و کارگزاری او و میر محمد جعفر خان و دو کبهه رام مالک این بلاد گردیده بقیض دیگر حکام سزور از خرد و در هند وستان مملکت ستان گشته بمرتبه سروری کل ممالک هند رسیده اند و بادشاه این جماعه را با اصطلاح شان کنک بجای فتح عربی سکور و سکون نون و کات عربی میگویند بادشاه این فرق اگرچه ناظر الام است اما بطور خردی مشوره ارباب کونسل خود و اصحاب کونسل ولایت خود می نمیکند و اگر کنند امضای باید ارباب کونسل او امر است آن دیار اند و اصحاب کونسل ولایت عبارت از چند کس اند که امانی هر شهر و بلاد آن ولایت یک دو کس از ازمیان خود چیده آنها را عقل ناس و خیر خواه دیده زمام اختیار جمیع کارهای خود بدست آنها سپرده بود کالت خود برگزیده اند و بدار سلطنت فرستاده متحد مصارف آنها می باشند تا هر کار که در بنجاری نماید و بادشاه او امر داده او را از خاطر سرور برزیده که موجب رفاه و سهو آنها و کل رعایا و محوم برابا باشد سنجیده و قیید قبول کنند و هر چه را آنها تمهید نمایند همه آسان می

برآوردن دولت را بطریق رغبت قبول و منظور باشد و هر چه در آن کار مدکار باشد و کلامی فکری منظور داشته باشند آنها اطلاع و بیند آنها در سر و خفا مشی بجان دولتی کشند و قدری در آن باب بر زبان تبارند و قوامی بسیار شمع و ضوابط بسیار خوب و اقرب با نظام دارند اما در ولایت و در اینجا هم یک دیگر همان ضابطه است لیکن تا حال بر سر مردم و دنیا و در ملکداری این بلاد اقتضای بضوابط و قوام مدینه اند اینجا نموده آنچه از مستعدیان و علمای دست نشان خود اندر کرده و کتابها درج فرموده و از جهان قدرتی و مواب سید اندر دکن باشد قوام مدینه اندر کرده که برای چه کار تر گشته است بهنگام است و استخفا نوی نمایند یا تمهید عمد استجالی می کنند و فاعله این استجالی را بهنگام نیست خلاصه چون ابواب معاصی با مردم این ملک سد و در آن اختلاط امانی این دیار تصور مدینه را از احوال بگذراند که استیفاست اینها من بعد در آن ملک در خدمت رئیس است و کونسله است اطلاع سسته حاضر و شیراز و آستانه از آن جمله مردم اند که اغراض خود میگویند و در آنجا راه مردم و نظام و آبادی ملک و عالم است ظاهر نمایند و با عموم مردم آویخته است و استماع مقالات و حکایات آنها صاحب انگلیشیه نیست تا از این همه مردم بعضی نیک بینندگان و نادان در آنجا راه خلق خدا و آبادی و مردم ملک و رعایا باشد گوش خوش ارباب حل و عقد انگلیشیه رسانند فقیر در این مقام احوال حکام معتمدت خوار سابق و در وجهات بنای ضوابط و قوام مدینه در آن مالی شان هر ضابطه و فاعله را بر سر که ام فاعله بر آورده و غرض از آن چه بود و متاخرین با انقلاب نیست از آن قوام مدینه و ضوابط چه خواسته و غرض باطله خود را بیستاد و اجری است قوام مدینه اندر کرده و نظر کاسه مردم بگونه آن است اندر بقدر مقدور و خود خود ظاهر می نماید تا از کس را اطلاع نام برین مردم حاصل آید شاید با فاعلت و سبب معاصی اکثر بلاد از سر خلق خدا بر خاسته فساد با مصالح گراید و بینندگان حضرت رب الارباب را سرنگاری از زنگار سراسر آید و فقیر مقتضای سبب شریعت المدا لعلی الخیر کفایه با جور و شباب باشد و امد و سبب استوفی

و ذکر اسباب انقلابی که موجب بی نظار می این ممالک و ویرانی عباد و گردیده و انقلاب کار را و ضوابط و قوام مدینه مشی بجان و بر سر چه بوده و احوال بجه حد رسید بر سبیل اجمال بر ضابطه باب عظمت و در نظام و جوهر است که کتب تقسیم و تقالیم هر عصر زمین را از سر است خاص که خیر آن نادر و بلکه بار و صبح و در حق بلاد و جهات مختلفه دیگر در قطعات زمین یک تقسیم اختلاف بسیار پیدا و آشکار است که مافوق زمین درین باب عقلی بی بیان و بر بیان نیست و اگر مالی صبح از منی و بلاد کیهان بودی اختلاف احوال آنها من و آثار و ثمر و معادن و نباتات و حیوانات پدید آید و در آنجا از جمله بلاد هند و قلمی است و وسیع و او ضلع و در مردم این دیار و معاملات و ضوابط و قوام مدینه نظم و نسق این ممالک از ابتدا الی پایان برسانیت تمام با قوام دیگر دارد و قوام حکام بطوریکه مناسب و نجاست سلوک و مصلحت مدینه نظام قوام آبادی ملک و رفاه و آسایش خلق و دنیا و امان درین امان ممالک ندارد و ازین جهت که این تقسیم قسب بر مل و در پیش شماره مذکور است اکثر مردم اینجا پست فطرت و منعیقت العقول و کم طاقت و همیشه مغلوب لشکر کشان و دیار دیگر نموده اند و با هرگاه سلاطین عالی شان را تسلط برین ممالک میسر می شد بعد زجر و قهر که لازم حرب و قتال و جنگ و جدال است امانی اینجا را استعمال نموده بجان و مالی و عرض و ناموس امان و ادره هر چه را پیش خود باری دارند و در او امرای مقتدر و تنار و کار را که ننگ نامالی و ادنی صورتیاد و شاه و مردم و اتباع باریافته هر کسی لیاقت هر کار است که در دست ظاهر هر حکم در و در آن صاحب کیاست و ذریعت قدر و پاپای هر یکی را نشانده اند و هر یک که مناسب قدر

بگوش ای بی رسیدن شمع یافته موم مسلمانان را در مصلی باطنی از وجود مفرقه فضا فی بیان که مقتدر سلطانان خود میا ذی با صبر
 خود برود و در جملی هم چنین نشانده داشته باشد که می آرد و علم نمایان و انگار می نمایند پس و اتمام آن سبب در میان
 اعمال آن مختصات معصات نقصات از جمله عقدهات موم این اسلام چنان گردیده که شمار برگزیدگان از آن امتدادات از جمله
 محالات و مستحالات گشته که با دربار این برنجانی است آید که بآورد تا آنکه از این امتداد بگردد و آنکه از این امتداد بگردد
 و جوایز مفرقه بتدنه برنجانان مذکور که است که اگر کسی در پرتوای مسلمانان بپوشد تا نائب قاضی بر وزیرین نماید و در پی که فاسفه
 مقرر گردد و رساند با عقدا و آن بچارگان مسلم مقتدایان بپایان روح آن است از خانه اش بیرون نهد و در آن شخص صاحب تعزیه
 اگر مقتدر و مدد و جوهر و کوزر رساند مع خیال و اتباع چنان پس و تا پاک است که اقوام در ادواب و مقام نشسته و در ادواب و توش نمیدهند
 تا با گشته بدو و قطار الطریق یا قرض دوم یا بیع ملکات و چه فکر بقاضی رساند و خود را از این بپوشد و همین صورت
 است در نقشه بپیران و کجاک دختران که بعد بلوغ رسیده سالها محرم و متع از افتنان و شکست می نمایند تا وجبه برای رسوم
 فساد و اولیادان و چه در آن قاضی اگر چه عمر بگذرد هم رساند و عمل آوردن کارهای مفرقه از مستحبات و منکرات است
 و بسبب همین بدعت اکثری است اعمار بر سر آمد و فتنه و کجاک و غیره و کس که در ملکین و انفاست آنها پذیرفته بر و
 اسلام اندر هر معامله که بقاضی رجوع آید با خندناست رشوت حق را باطل و باطل را حق می گردانند و ازین قبیل مظالم بسیار
 دارند که ذکر آن فصول بی طاعتی است

مبدء و دیگر مبدء های هر صوبه و سرکار است

برای امتحان نقصات و تحقیق احوال بار باب استحقاق و اطلاق دانسته مقرر بوده اند تا قاضی جاهلی از شرائع و منایج اسلام خود را
 بصورت افاضل و طمنا ساخته بخیر و توفیق فضا به جالی نگردد و از دیانت دین و ایمان و تقیین عباد جزا و عزت بی بهره نماند و نیز
 برای گرفتن بار منی و اطلاق که بخود اهل استحقاق در محنت می خشد غیر سختی خود را در درو مستحقین ضلک نگرداند و یکسانه که محنت
 شده متدیان متغلب بگرد و حیل از دوز و دهر آستانند و بجز و غدر و داک و متصرف از منی مذکور نشوند و بعضی از منی بجز
 و زمین خانه را بخت قطعات اطلاق خود بستانان نه بخت و مثل این خدای و تبلیغات بعمل نیارند آسمان کار صدارت را بجای که
 ظلمه سابق رسانیده و تمام آن چنانچه نور اند بیک محمد بی رب و گمان نموده خون هزاران مسکین از راه بغض و کینه بپاشند و
 و سواس و بدون خون و هر کس خورد و در مظالم عالمی بدوشش خود در دیکه مسکین شمس غنی وسط آنها از ارقام و انبار
 بپایان و مستغنی است و گوزن بهار بعد شکایت آنکه داران و اطلاق بظلمهائی که در پرده نام صدارت بعمل می آید اعمال قبیله
 صد و سابق و طامین لاحق که نام آنها بر زبان خامه و قلم نگاشته نیستند و بپوشیده قلیل و جبر سوسه که از ایام مسلمانین
 عدالت آئین و ناظمان صاحب عدل و دین معین بود مقرر داشته آنچه این بدبخت سنگدل افزوده و چه سومات صدارت
 را که بکنار دشت صمد و چند پوپه بودی و بجز از پوپه رسانیده هنوز از شکسته حالان پیدل و منی بود و برین جمعی افزوده و معاف و
 موقوف گردید و از قنای فضل خود نماید که گوزن جریل بهار و دیگر مردمان مقتدر بکینه جمیع مساملات و خواسته بپایه پرده و در بهشت دوار
 یکبار برای استماع احوال غریبا و ستم دیدگان ساخته یا دوساعت مقرر کرده بمادرس هر گونه مظلومان پر دوازند تا خلق
 خدا و چرخ فرقه از فرقه تا که با نوازع سخن و بلایا بگشاید فریاد رس غیر از خنده اندازند از معائب بپایه فتمار مانده

در سنگاری یا بنده خود نمک یا ارم الرحمن و فتول اللهم آمین در وقت دعاست و علامه آن برای این کار از آب فستق بودند
 که هر یک از خزانه وزیر وستان در احوال و وصولی مغمور امر و سلاطین هر وقت متعذر بود در وقت دعاست و علامه آن برای این کار از آب فستق بودند
 و جاگیرات لایق بحال و معاش آنها مقرر می شد نه نادیده مانده معین از اول روز قریب یک شلخت آن شسته گوش برآوردند و مظلومان
 باشند هر که حاضر نماند از کسی شکایت نماید اگر مدعی علیه و شخص و طلب و داشتن و او را نیکان مناسب و لایق قضا نیست
 وکیل او را والا خودش را طلبیده اظهار بین نیاید و معان نیز نشوند اگر امروزی است بجا آمد و در سلسه طریقی و انفصال دهند
 و اگر امروزی است از کسی و قسم و بوجوه دیگر که تحقیقات باید خوب متعین نمایند در هر هفته دو بار که امر و سلاطین مخصوص همین مدالت
 و داشتن علامه مدالت مدعی و مدعی علیه را مع گویان و صورت مالی تحقیقی که آنها نموده اند در حضور پادشاه یا ناظم سوب یا فویدار
 هر سرکار که قضیه آنجاست حاضر شوند احوال را التماس نمایند سلاطین و امرا خود آن را علی دایه علیه دریا فستق است
 ثواب دهند انفصال نمایند اگر در آن مجلس منع نشود اجلاس دیگر که دهند بطوریکه که در خواست پادشاه و امرای گذشت
 تحقیقات نموده بدین حقیت انفصال می دهند و آنرا حال مدالت و در عهد بر است طلب مناسب که دیده مردم آرزو می
 خدمت نموده که نماید بلکه پیشکشها داده و وسیله مابین آنجست می ستانند و حاکم را با کسی که رعایتی منظور باشد این کار با رعایت
 می کنند چند روز قبل ازین در راه دور و دایه و اجلاس او و علامه مدالت از بامان و تحصیل آن بود و صاحب خدمت و علامه مظلوم
 او در بعد و دایم حکام خود رسیده در راه با کسی خطیری اند و فستق کسی نمی پرسید که در مدالت و در تحصیل از راه میست بیشتر مردم
 با دین و دیانت جرات بقول این کار کمتر می نمودند که چون حق التماس است بماد پیش نه اشغول الذکر دهند و امر و سلاطین
 چوبیس تمام متدینین را بهر ساینده کسانی را که خدمت در صلاح حق شناس می دانستند برین کار بیاجت و ابرام می گماشتند
 و زیاده و مزایع امور دین باب نموده نمی گذارند خدمت که اوقات همه بعل آید و در کسی از کسی خطیری در دود و در هر کار میست
 پیشیار را اگر از کار میست سبزه اند و در حق رشوت و در فساد منظور داشتند و کسی را امر فستق گفتن بدین فستق بود و بیفین این
 انقیاد است و تربیت مردم نیک فستق بهم رسیده و فستق بود و از معانی علیه بلکه فستق بفرست و دانستند احوال از جمله معانات
 حمیده و علامه ترین کار در دنیا که دیده بعضی حکام و اتباع جوایز این قسم مردم اند و همین کار اگر نگار پیشیار است و دانستند
 ناقص را دایه و ابصار و رسالتی غریب با پادشاه چنان آسان بود که با آن همه اتمام و تاکیدات اگر جانا نبار که سستی
 می رفت مظلوم از دوا میست و او را خود پادشاه رسانیده و در آن حضور و اظهار احوال خود نموده هر چند خدمت التماس
 می بود است در حق خود از دوا میست نمود و آنرا که اعظم مردم را رسالتی مگر در دوا میست و ان میست و دایه و ابصار
 ملاقات با مردم این دایه و ابصار میست و اگر یک دوا و در دین میست و ان میست و دایه و ابصار میست و دایه و ابصار
 باستماع احوال خلق این دایه و ابصار میست و اگر یک دوا و در دین میست و ان میست و دایه و ابصار میست و دایه و ابصار
 بجا جان و اقتدار بنابر گشت استار خود نمی خواهند یا بدید که کار خلق بچاره این دایه و ابصار میست و دایه و ابصار
 شاید باحوال مردم این مالک که همه رعایا میست و ان میست و دایه و ابصار میست و دایه و ابصار میست و دایه و ابصار
 اینها ساختن امر عظیم میست و ان میست و دایه و ابصار میست و دایه و ابصار میست و دایه و ابصار میست و دایه و ابصار
 بیست بدینان میست و ان میست و دایه و ابصار میست و دایه و ابصار میست و دایه و ابصار میست و دایه و ابصار
 دایه و ابصار میست و دایه و ابصار میست و دایه و ابصار میست و دایه و ابصار میست و دایه و ابصار میست و دایه و ابصار

و از آن خلق این دیار میر آمده اما چون ملکه در اتباع اصحاب تکرور بان قسم اشخاص مردم آزار و زمام تمام انام بر سبیل نیابت توبیت ارباب
حکام در دست دار و مرد و صاحبان مامور رسیدن بحج اسیب و زیاده و بدی و بدی تو اند و چون هم اند که همان آتش در کاسه است اللهم اجعل
العبادک المقصودین فرما و جز ما محسوب بر آن تحقیق سنگ وزن و بر آوردن غبن و خیانات کیال و ترازو و تعیین نرخ غلات
و اجناس دیگر مقر بود تا از خواستین و حاجت بیاض و مکرار در بیخ و مخراب باشد و فرزند و دشمنان گان در خرید و فروش اشیائین نمایند
و تادیب و گوشای میاگان نیز تعلیق محبت دشت نام مردم در بازار است و ولایتگر دزد و دیر زده اربابان یا دود گوشت و دین
بازار بار و بختان و رشت و حرکات رشت زنجاند و زنمائی عقیقه در عبور و مرور کوچ و بازار که فرور می شود از دست و زبان
و صد و نواست سفالگان در بین و امان بر در بجهان نیانیز اکنون هر سوسه که درین مخصوص معول و معلوم است مع شش زانده
می گیرند و در یک شهر بلکه در یک بازار نرخ یک جنس متفاوت است چار و دکان و چند قدم راه اختلاف بسیار دارد و
سنگ وزن می نهد اقیاس از هر گد که بر تبه تفاوت و اختلاف بهم رسانند که حضرت خوان خود و تمام بازار با سبکه و
هر گوشه بلکه در عین راجع اطلاق است خصوص در شکاران و خانه سامان و خلاصیان و فلنگان و هر کار یا یعنی جویس
و با جمله ملازمان اصحاب اقتدار با اعتماد و تفاتی بهر گیر و حمایت او لیاست نعم خود که حاکم و مقتدر اند لا عقل در کوچ و
بازار سرشار افتاده و سر و دستار و بر و دروش بقی آلوده نیم ستان تنگ نرات که بدون شیر می شه پند اند هر یو پو و
یا و هر که می خواهند مردم و مردم آبر و طلب را از دست سفالگان بے ادب در بازار بار آورند دشوار و نامحسوس
نمودن بخت خود اشتعالی با و را و او کار است که او تمامش از شر شرار در حفظ و حمایت خود نگه داشته مع انحراف
بند او بی خود برساند

وقائع و سواخ نگار و هر کاره

برای نگارش احوال در هر صوبه و سرکارها و چکله های آنجا که محل حکومت و حاکم لشین بود مقرر بوده اند تا هر چه در آن
سکان و مصنفات آن سواخ شود ما جرایم تمام روز و وقت شام و سواخ تمام شب اول صبح نگاشته بجنوب پادشاه
ارسال دارند و ذاک مقرر بود که در نهایت جلدی با قی اوقات اخبار میر جا بجنوب رسد و در دفته خلاصه آنرا که قابل اطلاع
پادشاه بود بعضی میرسانند و بعضی آنرا که مراد هر صوبه بود از نظر می گذرانند و آنچه عرضی آنها برای پادشاه بود کسی نمی کشود
خود پادشاه آنرا کشاده می خواند و چاره هر امری که هر قسم مناسب میداشت می نمود و پادشاه در احوال هر کسی معلوم بود که او با دیگران
و دیگران با او چه کرده اند و خلافی یا باخانی چه می خواهر که بعمل آرد اغلب چنان بود که قبل از ورود و رفتن ارباب حاجت چون بر
احوال آنها از روی وقایع و سواخ پادشاه خود مطلع می شد انکام مدارک آن بنام حکام میرسید و حاجت مند بنده حکام خود میرسید
و اگر معلوم می گشت که اهل انبار مثل وقایع نگار و غیره باشند از دکان و داری عالی شان و با جمله باکی از کارکنان و مقتدران و از کار
و در و و اتحاد و یا میدود و بهبود در درجهان و وقت از آن کار معزول و بجای او دیگر منسوب می شد چنانچه عبارت کیس از
رقعات عالمگیره از نگار نریب که با سرفان آصف الدوله وزیر خود نوشته برین معنی گویا پس دهر و آن ریفست

صورت رفته عالمگیر

فرزند زاده محمد معز الدین سفارش فلان وقایع نگار نوشته چیزه براسه و تجویز دارد از آن کار تغییر باید نمود که این

وقایع نگار و وقایع نگار نامہ بیت چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد و صد عجاب از دل ایسوی دیدہ شد و وزیر الدین نوشتہ بود

ایضاً صورت رقعہ

فرزدان کہ فرج ششاس می باشد سفارش و وقایع نگاران و امثال آنها نمی کنند حسب التماس و عایتی با او میل آمد اما از انکار فریضہ آئینہ از کتاب چنین امور بنامید نمود و القصدہ چون در ملک داری ہم امور اطلاع بر احوال بلاد و عباد است و غرض از ان آرام و آسایش خلق خدا کرد و تعالی سلاطین و حکام را در ای این امر مقرر فرموده و زمام مرام این امر بدست آنها سپردہ و سرانہ آبادی و تنظیم ملک ہمین است لهذا چاکر کس برہین یک کار معین سے خدمتہ وقایع نگار و سوانح نگار و خفیہ نویس و دیگر کارہ نگار کیے دولی بنا بر غرض در ارتقا احوال یافتہ نمایند و کس دیگر برستی و درستی ارقام و اخبار خود اہند نمود و در صورت اختلاف اخبار بعد تحقیق اقوال مختلفہ فائن و کا ذب بسرا و جزا رسیدہ از منصب خود معزول و از آبر و دفت مردم و ممنوع می گشت امکان در بلاد و سواد ما سے اہل علم و دہر قصبہ و دیات نوکران زیر ذر ان و عمال و جمیع کارکنان و گاہ بعضی مقتریان و علما یان خود بصورت ملازمان حکام ساختہ انواع ظلم و فساد در بلاد و در عباد می نمایند و احد سے باز پرس ہم نے نماید تا بجزا و سزا چرکسد باید دید کہ با این حال احوال ملک داری و رعیت پرور سے از کجا بجایا رسیدہ خود جدار ان ثانی مرتبہ ناظم و از عمالہ و بعضی از اینها اچاننا و کار کار سے سلطان و جوان و در سے و جان فشانی بر صوبہ داران ناظم نفوق حب سے کار سے محمد را بکنہ کے چنان سر انجام سے دادند کہ موجب حیرت مملکتان و امور دنیات بے نہایت حضرت سلطان می شد نہ و اینها در صوبہ بقدر و شمش و کثرت زمینداران ان منصب انجام معین و مقدر سے شدہ بعضی از اینها ہزار سے منصب ذوات و چند صد سوار و بعضی ہزار و پانصد سے و بعضی دو ہزار سے و برخی دو ہزار و پانصد سے و چند سے ہزار سے تا چار ہزار سے منصب ذوات و سواران بقدر لیاقت و ادواجت کار سر کار با جاہ و خشم و فقاہ و علم در یاست کا معین کہ خود جدار نشین ان صوبہ بود و ہر یک می نشست و علمہ دارکان با و شاس سے مثل منصب داران و بعضی از ان سوانح نگار و خفیہ نویس و دیگر کارہ و قاضی و مفتی و صدر و منقب و دیوان با و شاس سے و در و تہ کچر سے حتی ہر دہم و پیا و دہای با و داری او و دختر ہند آجنا ہم لازم با و شاس و ہر یک بر کار خود در انجام معین و یکار با و شاس سرگرم و کسے از مقتدران مقدار بود کہ او نے نوکر با و شاس را بر طرف دار کار او معزول تو اند نمود و در مقدمات عالمی و فاعلہ بملکہ دیوانی تابع دیوان با و شاسی و منصب داران و شخصی آماندہ کار لنگر کشی و تادیب و تنبیہ مفسدان تلقی زبان خود کار خود داران بود کہ ہر ما زمیندار صاحب و اوس جمعیت باشند از احوال ادب و کیم سر کشیہا بعمل آمدہ باشند از ان مکان خبر دار بودہ گذاردہ کہ فوج نگہدار از دیا آلات حرب مثل بند و قی و جن و توپ و تیر و مکان فراہم آرد با قلعہ بر اسے خود احداث با قلاع شہنشاہتہ از مرت نماید و اگر آجنا تا و خلقت یا انقلابات امور مذکورہ بر اسے زمیندار سے ہمسر آفرہ باشند اسباب مذکورہ را از او نے بازستاند و زمان بر طے فوج دہا اگر اطاعت نمودہ فرمان پذیر نیست زمیندار را سجا سے او و مالش نگہدار از دلا علی الفور بر سرش تاخہ گوشمالی بواجے دہد قلاع او را سجا دے ساید و جنان سے بعضی بکار برد کہ ستر در اوقات مقام و مت نمایند و بعضی و متلاشی گرد و دہ قلعہ اطاعت در گوش و غاشیہ انقباض و بد و فتن کشد و جو سے نگہدار از کہ باز مجال صرتا بے و گردن کشی اور آخانہ و اگر مکرر از ستر و د سے

عمر و دولت و شناخت و لطفت و محنت او بوده و دوستان او را دوست و دشمنان او را دشمن خود می شمرد و رفاہ و بقا سے خود را در بقا
سلطنت او دانسته بدست وزیران و طلب و جهان انصار و احوال پادشاہ و ارکان دولتش بود و باین سبب ملک آبادان و ثروتمند
و ملایق شگفتہ خاطر و خندان در دولت کشادہ و سبب اقبال میا و آمادہ صغیر و کبیر را هر روز بکام و در شیب سے عشرت بیجا می نمود
و جهاندار سے ظاهر و عیان و بصیقت ریاست و بزرگوار سے آشکار و نمایان بود از دست و ثقت سال و کمر سے کہ سلطنت کس سے
بپذیرفت و پادشاہان کم حرات و در او سے ناک بزم بر سر آمدند تا غم هر جا بنزدیک پادشاہ چنان گشت اما بتبع منوایا پادشاہ سے
آنها ہم بدستور سلطنت مباشرت نظام ممالک هر و سہ خود بوده خو سے می گذرانیدند کہ باز ہم اکثر خلق خدا را راست و کمر کسان را
آمنے عارض بود تا آنکہ برین سر موہن مہابت جنگ تسلط یافتہ متکثر گشت چون او را در رفاہ سے بسیار داشت و اکثر سے را بہنا
ہو شیار و صاحب اقتدار در فطر سے از اقطار این ملک مرار المہام و مختار بوده اند و خود ہم در کمال داناتی و شجاعت و صاحب
فوج و قہم و فراست بود و باین مردم در کمال اخلاق سلوک سے کہ در بایز میند اران کہ غلام و دلاہت آنها کہر شاہد گشتہ بود سلوک
فرخندہ سے نمود ہر یک از اجتماع او نیز کہ خود ہر اران و در شرب و مہم و مذاق و ہر یک از و شجاعت و عظمت روانی داشت و در احوال
سگنہ این ممالک نہایت اشتقاق و عفو سے فرمود و مہابت جنگ و قبل از و شجاعت الدولہ و سلاطین سابق بقضا سے
ریاست نصب نہایہ کشیدہ و ہر را خلق خدا دیدہ ہو و غیرہ مخالفین نہایہ را بقدر ریاست کار اقتدار و مختار میدادند
چنانچہ متصدیان و غیر اینہا ہفت ہزاری داناتان موبہ و سالار فوج و معمار امور غلیبہ سے بودند و ہر کس از دولت آنها بہرہ
برداشتہ در کثرت و بخت و تربیت شان می آسودند و فی الحقیقت پادشاہ و ہر کہ در قہم او یکشدہ در دنیا ظل الصدق است باین شجاعت
با اخلاق او باشد چنانچہ او تعالی سائر بندگان خود را با شکست ادیان و مذہب و دعوی خدا کی و نا فرمان برداری سے پرورد
سلاطین و حکام ہم چنین بودہ و ہر سے متعبدان نگردند و ز را سے تمہیل اینجا و ہمین جا بمعرفی می رسید ازین سبب با
ملک آبادان و مردم پر فادہ ہر دولت خواہ او بودند و نازان دولتش آسودند و فارغ البالی زندگی سے نمودند کہ قلیبے از جوین
زمینداران غلبہ عظیم آبا و خیل ہو چہورہ با و داناتان آنها شاد سے و متفر سے شدہ باز ہم فہم گشت بود تا آنکہ مہابت جنگ
در گذشت و ہر سہ را از راز داد سے او قبل از و در گذشتند و سراج الدولہ مغرور و مہر محمد جو فرخان از دین خود در و راجع او ہم رسیدند
و جمیع ضوابط عدل و داد بر پا داشت و بحال کہ صاحب انگلیشیہ با استماع نام خود ہر سے و دریافت آنکہ در زمان سلاطین
معدلت آئین بودند ہر سے تغیر ہر سے علمہ این کار از سر کار خود کشیدہ و در قہم ممالک فرود سے خود مقرر گردانیدہ اند
بے فائدہ محض بلکہ موجب از دیا ظلم و تعدیات بر سائر عباد و عموماً و خصوصاً بر کائنات بلاد عمدہ و قصبات مشہورہ کہ در آنکو
خود ہر اران است گردیدہ آہ و فغان مظلومان و ہمین اندک زمان با آسمان رسیدہ کار سے کہ می باید مطلقاً از دست
انہا بر نیہ آید زمینداران عمرہ در جا با سے خود چون بحال مختار و مرار المہام جمیع آسودند کہ مور و اطاعت صاحب
انگلیشیہ بر خلاف ضوابط و دستور ایام سابق انہا ہر کہ ہر سے خود ہند سے کشند و از نقل و عمارت زیر وستان خود را
معاف بے دارند خود ہر اران بحال نیست کہ با آنها ستیز و در آنها کئے فرمایا و از دست رسیدگان از ان بقصد ان ستاند
با استمر و اذ مال کسے را کہ برودہ اند از دست آنها نمایند و اگر گاہ سے جائے دست نشان رسید و چہر سے کہ از کسی برودہ اند
استمر و گردید خود متفر گشتہ ماضی قشوع مشہور شیخ سعد سے رحمہ اللہ سے گردند قشوعی شنیدم گو سفند سے را
بر گرے ہر را نید از دنان و دست گر گے ہر شاہانکہ کار در مطلق اینا لید چہ روان گو سفند از سے بنالید ہر

که از بختگاه گرگ در بر دوسه چو دهم عاقبت خود گرگ بود سه چو دهم اری اینها منحصر است بر انخاص بلاد کنه مشهوره که
احمال فوج در نشین گردیده با مردم نجار هر جمله و آنها میکه توانند کار و شها نموده چند فلوس حرام جمع می نمایند و اندیشه باز پرس
مطلقا ندارند چه وسیله و وساطت مستعمل پیش راس ارباب خود دارند و صاحب انگلیشه را خود می شناسند که انتفاعی بحال
هند و ستانیان درین کار ندارند و نه بندگان را با گورنر جنرل بهادر و انگلیشیان مقتدره راه ملاقات و مجال مکالمه و عرض حاجات
است ازین بکجاست خاطر هر قدر که بخواهند و هر جمله که دانند خلق خدا را میبخشند بهین قدر کار که از قبل ازین زمان در شهر
اودی کوئوئی بآن مامور بوده و بخوبی و بصفت نشینت داده بکنام می زیست فوجداران بانام و نشان که کلاه خوت نشان با سمان
می ساید خلقی را با مال انواع ایندو اضرار و غوغا برنام و بر سوا سه کوچ و باز را ساخته اند ظاهر بکار می که از طرف کست کلکته و از
پیشگاه گورنر جنرل بهادر میروند بهین دوسه کار است که در بلاد مشهوره و فکر و پیشی قطاع اطریق و در نرزان و غارت گران راه میابند و
مباشرا این عمل هر که گردد و ابر بر سر رسانند و در فصل جم احدی قتل و غارت بحد که نتواند نمود و تدارک دزدی و زنا و خون نا حق
در فصل و شهر با ذمه ایشان است این قدر کار و در حد حاجت جنگ و قتل از ان هم در شهر با سه حمده کو تو اول و در فصل عمال
هزار چند بهتر ازین فوجداران عالی شان تقدیم میسایند فرق و میان این جامعه و کو تو اولان و عمال سابق بهین قدر است
که سابقین از خوف باز پرس اولیا سه نعم بحال نظم و نظم نداشتند و اینها از غوغا و نام و نشان و بیابار عدم انتقات صاحبان
درین کار از هیچ کس دریغ امر نمی ترسیده هر که بطلبی می نویختند می نمایند مخصوصا با غوغا مردم که رجوعی اینها ندارند بهر جمله
کار و شها نموده سخت و طاقت زیاده میخواستند و ارجا نا اگر ناشی گوش گورنر جنرل بهادر در سده میان اینها خوف غل و باز پرس
خود جمله تا بوساعت و دوسال بر آفتیده و مبلغی برای کنیز بستیقت مرمت نموده می گذارند که بکاره بطلایه نظام بهر اد خود
رسد چون احوال ضوابط این دمار که برای کسی که کم کار یا موضوع شده بود و کمال خرس و غایتش چه چیز نشسته بر سبیل اجمال
نوشته شد بچلی از حالات بحجاب انگلیشه که با اوضاع اینجا با ماعدت و مبانیت دارد و در ان جهت اختلال عظیم در نظام
این ممالک راه یافته و موجب فساد و در نشانی مردم این بلاد گردیده نگاشته خانه حقایق نگار سه گرد و باشد که پسند
گوش ارباب هوش آید و باشد که بطور سه اختلالها احتمال یافته با نظام گرداید و خلق خدا را آسایش و آشفته حالان را
آرامشی میسر آید و نسل بن السد الاعانه و التوفیق

اول آنکه از زمان تخریب بحجاب انگلیشه هر سه صوبه سرحد ایشان مالکند در درجه یک شخص معین دوا داشت مالک و وارث این
مالکیت بلکه گویند از فخر انگلیشه مالک اند زیرا که کمبئی یک کس نیست انخاص گفته اند و آنها هم معین نمی باشند بر کس زری دارد و
خوابت زرف خود را باز برای انخاص سابق تخفیه خود هم شریک آنها گشته داخل کمبئی شدند همیشه غیر معین است و از طرف آن جامعه
هم یک شخص معین حاکم اینجا و متعهد زری معین که سال بسال او را باید رسانید با نقطه باز پرس از خود او بدو زیست چنانچه درین
مدت نیست سال زیاد از شش هفت کس گورنر گذشته باشند و شخصی که گورنریم باشد نه بر کار خود اعتماد دارد و نه اختیار را بدیخ
کس که کیست عبارت از است مختار و مرجع کار باشند و اینها همیشه با هم قنار و همیشه در اندیشه غل خود و نصب دیگر سه هرگاه
بنا نبه مالک آباد نمی تواند و دینار عدم مرست در چند روز در ان شته از هم می باشد ملک با انهم دست که مالکند شته باشند
بیکر نه آبادان سه تواند ماند چه غیر مالک آرام و انتفاع خود در ان مکان سه خواهد خوازه خانه باشد و خوازه ملک و پرو سه
فرای سه آن ندارد دهنه خواهد که بر سه انتفاع دیگران خود حرم ماند و آنجا رضای نگرداند و اندیشه باز پرس سه

اگر داشته باشد افتد را متیاط خواهد کرد که از وی و بنای و خرابی آنجا بر او عاید نگردد و اینقدر هم که گورز محاد و دله و ستر شمشک
 بهادر و ملاوت جنگ که کشید و با دیگر بار با یکیت با هم و پیشواری خود بجای دلات نموده انقاسی بنیاد ذات آنها با خود نکرد
 دیگر کسی را بجای نبود و از کسی تا حال میل نیامده باز هم بنابر پاس خاطر که با بار با یکیت بجای آورده و دوازده همتا که با هم در کار و دیده او
 بر غم ظریفین موجب خرابی اکثر کار را گردیده باشد و باید دید که با یا نشی که با میست و استیاده احوال اتباع نیز بدین منوال است چه
 در مصالح شش که بخیر و تقسیم این جماعه درین موبه مفرگشته همین قسم پنج شش که تسلیه مدار الهام معاملات تنهایی باشند و همین
 قسم با هم متنازع و بی مالک آنجا و حاکم با استغفال و لاف و فریبست بلکه امید اناست بدت مدیدم ندرت همیشه در فکر کار خود و
 گوش ترا و از غزل و نسب می باشد و ملا و آن در دنیا علت دیگرست که اگر در معالفتی با هم متنازع شود باید بگوید زیاده است بر نگارند
 و از اینجا مکی خواهد بود با یکیت و گورز که جمیع کار را با افتخار خود داشته اند و بر جمیع امور عظیمه تسخیرت ممالک و حروب با اهادی ملا و
 کارهای ممالک و حروب و مکتوبات و ولایت و تدبیر قلیه بر بدخواهان اقوام که در ولایت شان و درین ممالک اند و در
 حسابهای اخراجات که در دنیا و دهر انجام با امتحان کار خانات کیشی و فصدان حاصلات و در اخل ممالک مقبوضه منخره بر دوش
 بهمت خود که داشته فرصت و نشستن جوابهای شعله و دران و دران احکام در کار با ندارند از جمله آنچه ضرورت و ضرورت یافتند
 برای آن جوابی و مکی نگاشتند و الا بعضی کار را سالها معطل اند یا هر قسم که منفق علیه آری که تسلیه می باشد و مصالح است
 یا بعضی که تسلیه با به تدبیری بر مقابل خود غالب آمد و برای اولیایقت اجزایقت مواب باشد یا به عمل می آید هر صاحبی ازین صاحب
 بهادر الهام هر جا و هر کار که مقرر شود اگر تمام نظام امور آنجا با و مقوض داد و زمانی شد با اختیار و اقتدار خود مقصود معتد باشد و
 بداند که نیک و بد این ملوک کار را می آید ازین خواهند پرسید بیدار نگردد و کار را می آید ازین خواهند پرسید البته بهیچک است در نظام
 و سر انجام آن کار خواهد کشید و باندیشه باز پرس آنکه چرا بنامداد و اینجا کی می یرفت و در رفیه مال رعایا و آبادی ملک هم را نشی
 به تقصیر نخواهد کرد و بدین سبب بلا و آباد و خود هم توان عظیمه تواند انداخت و در صورت اجتماع اصحاب که بکوش و یکیت
 تغییر می شود هر یک نسبت خطا و تقصیر بر دیگرست نموده از همدگر شاکلی خواهند بود و هر یکی خود را معاف و مبر شمرده از لازم تقصیر
 بطرف دیگرست نخواهد نمود و در راز نه سابقه از ابتدای عالم و خلقت بنی آدم هر گاه افواج و دلا بابت دیگر باین سرزمین آمده و منخر
 نمود کسانی که اراده اناست انداختند و قتل و غارت نموده علم معادوت بر افراشته اند و خود کاری باین و یا در غیر از تحصیل
 زیر بهر صورت که میسر آید بنود زنده نگه دارند و فرستند و کسانی که تمیه اناست در ریاست اینجا نموده و مل اناست انداختند این
 ملک را مملکت خود در دولت و دست به بقیه اسیقت را چنانچه نگارش یافت استمالت نموده و گرفت عوطف خود جای
 داده و بهیچک است بر زناه حال آنها معروف و استخفاف و در آنچه آسایش و مسود و دم بود دقیقه فرزند استند تا آنکه زمان
 توطن با متد اگر کشید و قوا و زنا ساسل بر ویداد و زبان به دیگر قبیله داد و آنها با مردم اینجا چون اخوان یک دل و یک زبان
 گشتند با وجود آنکه هنوز از انشال و کفای خود خشنود و چنان دارند و از مسلمانان بنابر بیابانیت مذموب بیشتر باز هم نسبت
 کثرت اختلاف کار با خند و رسوم و اوضاع یکدیگر را میزد و خشت و نفرت از میان بر ناسته با بس و دلفت اینجا مید و بتدریج
 چون شیر و شکر با هم چو کشیدند و در انصرام تمام یکدیگر تا بجان می کشیدند و اولاد و پس پشایان را کی شهرت یافته و مطاع
 لازم الاتباع چند و مسلم گردید که بهیچک عیب خاطر در اطاعت او حاضر و حدی را در سروری با آنها بار نید استند و شاه و
 بشهر و دکان این مملکت را ملک خود داشته رعایا و بجای اولاد می پروردند تا در دافعات خصم از جمله احوال و نصبار باشند

و اما در معاودت و بارے با ظهار و نفا تمامیند سعد سے رعیت درخت است اگر بر درستی یکام دل دوستان
بر خورے و براسے از دیاد جابه و دولت خود کثرت و زناه را مایار آبادی ملک دانسته است تمام تمام در رفیه حال و انفس مردم
آنها داشتند باین سبب ملک آبادان عموم خلافتی شادمان بود سعد سے با رعیت صلح کن و از جنگ محرم بن شمس پنهان گشته
شاهنشاه عادل را رعیت لشکر است و فقیر تاج سلوک نیک و ثمرات بد سلوکی در دروب شاهزاده عالی گوهر که بادشاه
عالم بنا و عصر با است با جماعه انگلیشیه بچشم خود دیده و بگوش خود شنیده اول که خبر آمد بادشاه مذکور در سوره و شعر عظیم آباد و قناتار
یافت مائمه رعیت و سکنه شهر بے آنکه احسانے از دیده و ذائقه عنایتی از خوان گرش خشیده باشند بمقتضای احسانا سے
سابق آباد و جاده او که بر خلق بود بے اختیار دعا گو و نظیر جوت و او بودند چون رسید و ظلمت ظاهرا رخسار او و امر ایشان
بر مردم گذشت و رؤساے انگلیشی در آن زمان نهایت اهتمام سے نمودند تا لشکر یان و اتباع ایشان امدی را از خلق خود
ترسانند و هر جا لشکر ایشان با سر در سے تنها یا معدود سے از خدمتکاران سے رفت ممکن نبود که برکے سے رود و در آمدن کا
شاهزاده مذکور که تائیه و تائیه بطرف عظیم آباد تمام خلق را دیدم که فرین بر بادشاه و دعا مایار سے نفع و غیره از انگلیشیان
سے نمودند اما بحال که از بے انتفاعی صاحبان و تعدادی عکله و حکام دست نشان ایشان بجان آمده اند دل و زبان مردم
برگشته و بر عکس احوال سابق گردیده است در سرکار بعضی از محاب انگلیشیه جماعه در هر کاره از هر قوم که باشد در و عظم
دیوان خانه و مدار علیه اکثر امور گردیده اول خود او و مردم را بنا بر اظهار اقتدار خود و سلوکا سے غیر مناسب میرنجاند اگر غیره
با و چیز سے رسانند و خود را در سلوک با و ذلیل گردانند که از او و رضی در و در ارتش او و حضور آقا و صاحب خود است
و الا انواع ایند است سخافات با و نموده سنے گذارند که تا بصاحبش برسد و بانندی و دیوان سرکار صاحب خود و با جماعه جمع عکله
با هر که اتفاق و وزیره معامله هر که بر صورتیکه خود بپند ظاهر نموده است تمام میدهند و اولوالایسار نما شائے قدرت کردگار اند و هر
صاحب سرکار علیحد و همین قسم عکله جدا گانه دارد هر چند حاکم جائے مخصوص نباشد باز هم هر جا برسد حاکم است و احوال عکله
چنانکه مذکور شد مردم این دیار را که همه حکم رعایا دارند باید دید که حال چگونه خواهد بود و چنان از عهده فرمان پذیری چندین
صاحبان و عکله و اتباع ایشان بیرون توانند آمد

دوم اختلاف تمام در رسمه اکثر اوضاع و رسوم

زبان که مفتاح ذخائر قلوب و ضرائر و واسطه اظهار سر اهرم دیگرست فیما بین اهل هند و انگلیشیان از کار خود و مژدول است
و اکثر محاب انگلیشیه زبان هندیان نمی فهمند و نیزه زبان آنها و باین سبب اغلب اوقات صحبت هندیان که از باب غرض اند
با صاحبان مذکور تیار عدم توجه و ضیق فرصت که لازم هر یک از این جماعه تیار کثرت کار با بے متعلق بنفش است و تفاوت
لغت و تفهیم زبان علاوه آن شده منتهی مجلس تصویر است و هر دو از صحبت هندیان فائده بر نمی دارند لیکن چون هندیان
محتاج اند بیشتر مشغول در کار خود و تخییر اند که چه کنند و اگر دیوان یا فشی و واسطه اتمام و تعلیم باشد براسه محتاجان و وسه
مرجع بهر سیده استر ضا سے همه ماضی و رویدین از عهده مقدور سے شود و بهر صورت موجب از بار خاطر با احتیاط فین
میباشد اگر مدت حکومت هر یکی از این جماعه که حاکم هر جا است بامتداد کشد البتة زبان و رسوم و عادات آنجا آشنا گشته
مردم آنجا را به اچھے باید خوب بشناسد و یقین است که کار با سے آنجا نسبت به یکگاهه جنبی غیر عارف بلغت و رسوم

آنجایست برتر از خوبی سر بر تمام می تواند داد و چون جمیع احتیاج بطور ولایت خود دارند ازین جهت اکثر اهل حرفه هم مغلول و مفتاح و در
تفصیل قوت لایوت عاجز و لا صلاح اند زیرا که حاکم و مالک و غنیای احوال این صاحبان اند آن بجا که کم کس رجوع آورده
از پیشه و زریه خود افتلع بر دارند مگر معدودی از اهل حرفه مثل خا و بنجار و دودار و دیگر دزدان ایشان هم بطور سابق بلکه بعضی
بیشتر از پیشه است خود را که حاصل دادند و شاید دو سناست و دیگر هم از اهل حرفه باشند که فقیر دین وقت تحریر شده که آنها نیست
همیشه در آن دیگر انوبت به گدائی و آوارگی اند و اهلان بیکر سید و بسیار به جلاسه وطن گزینند و برهنه بنابر حب و دمن جرح
و کاکامی ساخته و زور و ایامی میوت خود را میبندند اما احوال در بریشانی و بیکار است که قوت شب میسر نبود بلاست محله
فوجدار است که وجه طلبان یا دگان محصل آتنا بعلت هر شمتی می باید و دبا کشته بیچارگان را کار بجان و کار و دباخوان
رسیده و این ملاست حکومت فوجدار است و طلبان آن شامل حال جمیع بیکاران می باشد و است و اقتصاد باطلی و
دستی دار ازنی و بجا ندارد و فریاد است غیر از غم دارند چه صاحبان انگلش خود را از استماع احوال غم با فراموشی
آنها را بفوجداران سپردند و فوجداران و محله ایشان رها خود در تپاست و اینها میبندند بر روزی که ابراسه رونق
دست خوان خود می بیند محبت از که از شمع باشد شعله را بایندگی می کشند از پهلوس معلوم ظالم زندگی و احمدی که کمال
فوجدار است از دست پندیان بر آمده بسا احوال انگلش قلیق دارد و این حد است موقوف گشت و در دیگر کار اند که بکام فریفت
ایزد و قنای و دماور و گنیز و بنی و غیره و اینها میبندند بر روزی که ابراسه رونق

سوم اختلاف در تعیین ارباب حل و عقد معاملات

دربار و از منتهی سابقه ضابطه آن بود که احوال اشخاص و مایه و مقدار آنها در رسائی معاملات و کار اداری و حسن نیات و بیافته هر کسی را بیکارے که لائق آن بود و از عهد و سر انجام آن کار چنانچه باید برمی توانست آمد و مهارت نام در شصت آن کار دشت بهمان کار مقرر گشت بنابرین کار را موقوف نیافته دنیا گفتند از آنکه می بود و در میان جهان انگلیشه شرکط مذکورہ مشغور نیست بلکه مایه و لو کرے و پاس رعایت اشخاص و خواطر و ساکط طریقه گشته بآن کار مقرر می شود هر چند بعضی محض از تشبیه آن امر باشد و گمان نمی رود که تربیت و منظور پند چکر گردیده و شکسته در جائے یکایک ماسور گردیده و از لواحق و جویب آن کار معرفت بهر ساینده بحال شغریه بترتیب مهارت و لیاقتش خواهد رسید و وقت تقوین کار را با در آن وقت است و زمان وقت معزول و دیگرے که نهایت اجنیت از آن کار در درجایاے او منصوب گشته می رسد و بنابر ضابطه مستمره این صاحبان که همیشه آمد و رفت و ولایت خود دارند و اساده توکل کسی را در اینجا نیست نقد ان معرفت از معاملات و عدم مهارت آن همه ملازم افتاد و انتفال از ساسے خلیف ازین ممالک بولایت انگلند فرض و تختم گردیده و هر دو امر مذکور ضلے است عظیم در انتظام و آبادی این ممالک بیشتر هر ساسے فقره و زرباے خلیف همین صاحبان و درجائی آورده و زربا ذکره از ساسے سابق همیشه در همین جادائر و سائر بود و گاهے باشد که یک شخص سالدی محنت کشیده و مهارتے در کار را بهر ساینده امید و از مرتبه مکرر آنے باهوشیارے و کار اداری مست ناگهان دو سه کس تازه وارد از ولایت که از کار را بے خبر محض اندر امانت نه لو کرے آنها فوق مرتبه این شخص ماهرست رسیده و یکاے او سے نشیندند و آن کار کار در آن هوشیار طوی و نیز از گشته محرم از مرتبه و کار لائق خود گردیده آرزو خاطر بولایت سے رود و بے خبر ان

بجای آنکه بیست و نه بار عدم اطلاع بر احوال اشخاص بر دنیا و ان عیار را که با آنها رجوع آورده باغما به سزید روح نموده و رجوع امور غلبه می گرداند عیار ان مذکور کار بار و مصالح و انتظام تمام را برهم می نمایند و تا این صاحبان تازه و ابر بر احوال پیش آورندگان خود گاهی بایندهیات ست و اگر اعیان آن شخص کار دان هم در میان آنها باشد لیکن چون بنا بر کار بار کونسل است گفته و کرده او تا آن سیزدها کس بی خیر تصدیق قول و فعلش نمایند بکارش آید و نور سیدگان مذکور بالتاس بر بکار ان متوسل و از دوسه رحمت خود بر اظهار کار دان بر شایار اعتماد و اتمتای کند و خبر درانی و غلبه ظرف خود که سید چار کس اندیشی گذاردند که مرضی او پیش رود چنانچه گویز بهادر از هنگام درود و جزل کلا درن و غیره همین احوال پیش آمده و در اطلاع ستم هم غلبه اوقات همین حالات روی میدید

چهارم کونسل است

کونسل که مافتش سنت شورائے است که غلبه ثانی در باب تعیین خلیفه اخراج نمود و غرض او جریان امیرالمومنین ا و قیام خدا و ادوات آن سرور بود و عبارت از اجتماع آرا سه اصحاب است بر یک امر و اگر اختلاف در امر بود هر طرف اکثریت اصحاب باشد آن سخن مقبول گردد و در صورت تساوی طرفین چون صاحب کلاان بنا بر رفعت و قرب حکم دو کس دارد هر طرف او باشد همان سخن مقبول و در این مساوی است چنانچه دشورای عبد الرحمن بود و این نمایان اگر چه نهایت امتحان دارد و چه حقوق و دشورای متفق سنت بر حسن مشا و رات اما بشرطی که مستشار مومن باشد و با است اغراض و قصبات در میان نباشد و این امر احوال درین مردم و در اینجا خود نیست و در دشورای هم نبود معنی در امور کلیه عیشیه که محل تردد آرا و دیدن اقدام عقلا باشد می باید نه در هر جزویات و بدیهیات بنا برین اختلاف میکنی و نظایر معاملات و انفصال قضایا و تعیین احکام رو سے داده و بنا بر کونسل چنین افتاده که هر قدر امور در دوسه روز حضور صاحب کلاان هر جایا صاحبان دیگر رجوع شود و اهل حاجت التماس کنند همه آنها ذخیره باشد تا روز کونسل بر سر و امور مذکور و کونسل بیان شود و و کلا سه ارباب احتیاج حاضر باشند اگر اذن همه امور از سه انفصال یافت جواب آن مندر ایام و الا امیدوار کونسل آینده باشد چون اجتماع آرا سه مختلفه چندین حیات و اغراض گاه بشیر دوستی با کسی و گاه ناخوشی با صاحب حاجت گاه بنا بر اختلاف طرفدار یا که یک دو کس از کونسل طریقه اختیار کرد و دوسه کس دیگر طرف دیگر گاه ناخوشی تو سلطان یعنی از صاحبان با اهل طلب از جمله مشعرات بل معتزات ست و متنازه امیدوار سه که ششم اعیان کس کامیاب و غلبه خائب و فاسد میگردد و چون در از منزه سابقه یک شخص کار دان عارف با و اشخاص و معاملات کار گزار و فرمان رومی بود و دوسه کس عمل و ارکان میداشت و مجرد التماس احوال شخص با تجدید و تصدیق و تصدیقه آنچه مناسب بود همان وقت انفصال یافته حکمی صادر می شد و در باب غرض یکام خود رسیده معاملات فیصل می گردید و سایر امور در انتظار و عمر با ناکامی و در انتظار می گذشت در ابتدا سه ایام حکومت این چهارم که یک صاحب کلاان و یک نائب کار گزار و شل مهارت شتاب رای و غیره و مقرر بود در هر صورت کام رومی خلایق می شد و نیمه حیرت و در خلق خدا را ملاحتی نبود اگر چه بعضی از منزه مشعرات از اغراض و اغراض مذشت اما کار هر صورت که آنها را استوار و مناسب از اوقات بود و دوسه انصراف می یافت و این سه حیرت و انتظار مردم را نمی گذشت چنانچه هنگام معزول و تاراج مذکور

که به راج و فستق و خوشیار جنگ صاحب کلان بود و مرجع معاملات گشت بنده در قدش گزارش نمود که مدار این جناب را سه
هر دو وقت ترمیم نمفت روز و ثلث شب متوجه فیصله معاملات و تسخیر مسمات ارباب مباحات بود و ملا تامل کار با سه
مردم اجرائی یافت بحال تدارک این بیجه صورت منظور است گفت مثل چهارچون متاویسم در بار عالم شستن و احوال
مردم شنیدن و فهمیدن خود از من نمی توانست اما هر گاه فرضی و عرضی باشد حواله اطلاع کند طلبیده و در خواش را شنیده و
فهمیده تدارکش خود نمود گفتیم به حجاب و در بانان حکم شود که عرض هر کس که کرده باشند همان وقت ناکسند نمود چون
ما قدر الامر و خوشیار کار گزار بود و بحیث تعلیم و تلقین و روان و فنی و تبحر کسی نمی زد و در همین قسم که گفته بودیم میسر آورد و از آن
باز این احوال موقوف گشت و مرجع کار اختصاص بسیار شده آثار ما بر مردم رسیدگر چند روز مشربان لایم اشک چشم
مردم بآستین عنایت و شفاق پاک کرد و تا بعد ازین چه شود و ظاهر است که استرغاس یک کس آسان است چاره آزر دگی
شخص واحد هم می توان نمود اما چاره رضا و غضب باز دوست کسی بلکه زیاده که مع ارباب کونسل و عمله و ائمه آنها
می شوند از چرتاب و توان بکس از غلظت بیرون و از قدر طافش از خون است چنانچه بعد اندک روزی از مغز می
مدار این جناب را سه که غیر رمضان آمد و ایمان شهر دارکان دولت بضرورت در مبارک باد و در پی هندوستان که
بهمایاری می گذرانیدند بهر پنج کونسلیه و از خوشیار جنگ باین حال که بداهت دارد بی برده و دیگر کسی را که یک اثر فی
بایک و در پی برای گذرانیدن ندری بایست امکان هیچ عدد باید تا از عهد بر آید و این کار با فوق طاقت بیمار است
با هر که فسیله در عهد الفنی حکم داد که یک نفر بصاحب کلان کافی است دیگر نیاید و همین قسم بمیل آمد اما بعضی خوشایان
صاحب زند و دستان با وجود مخالفت برای انکار حسن عقیدت خود در خانه صاحبان و در رفیق ندرت دادند باز دیگران را
که عقیده و دوستی خود آنقدر دگی صاحبان که میاد و گمان برنده که هندیان قدر اراکم ندرت نادر چنان گردند تفسیرشان رضا
بقضا داده در زوایا سه خود خاموش گشتند

پنجم اختلاف و مغایرت اصحاب انگلیشیه در وضع دربار و اوضاع این دیار

سلطانین بعد از آیین و حکام و الامقام هندوستان اوقات را برای هر کار سه قسم فرموده تصور و تفریح
در آن می نمودند از آن جمله عده دو کار بود یکی کار معاملات مالی و یکی دوم مقدمه عدالت و داد و دهی خلق خدا در آن
هر دوام در بقیه روز و در زمین خود با آئینه شان و شوکت و ذوق غنمت در در دیوان کرده ملازمان و عیان را پیش خود
بارعام می درند تا به کس حاضر شوند و عرض حاجت خود نمایند و سلطانین از احوال ملک و مملکت خود اطلاع یافته تدارک
آنچه حاجت یاب باشد در آن روز و ملازمان در عیال نیز از فیوض آنها بهره و یابند و اکثر یکبار نبوده در ملاک محروم و خودی گردیدند
و احوال ملک و رعایا را بر ششم و گوش خود می دیدند و می شنیدند و همین قسم در در دیوان عدالت فرموده میاد
مطلبه بان میسر میسر و در آنجا می شنیدند و اندک سام و فواید عام خلق الله و دل تنگ نمی گردیدند و صاحب
انگلیشیه چنانچه در دیوان سابق اشاره و بیان رفت از بارعام و اجتماع نام و شایع مقالات و کلام آنها نهایت ضرر و
تفویض و غیر ضرر و در این باب بهر سبب احوال ملک و عموم خلق برین جماع کمتر معلوم و بعضی خلق از فریضات اشتقاق و
انعام آنها که امکان نیز با پادشاهانند بآبوس و محرومی باشند سعدی چنان است در منتره شریک است که هر کس تر

را بدانی که گیت بد اگر وقتی از اوقات براسه همین کار فرمایند مردم را عموماً پیش خود باز دهند و تناسات ایشان را بشنوند و بحسن خلق پیش احوال اینهارا بخود مالوف و در عرض و فالح و سواح بیناک گردانند اگر چه خالی از جرجی بنابر عدم قیاس و براسه این جماعت نیست اما فوائد بسیار برای طرفین خواهد داشت و اسد دل و توفیق و در ضمن همین ملاقات و مصاحبت فائده معرفت اشخاص این دیار هم هست هرگاه هر کس را دهند و پایا و مقدار آرا نهاد و کارها نشانند با هر کسی سلوکیکه مناسب حال و قدر اوست می تواند نمود و بر این لایق هر کاری را دهند از دست او کارهای خود چنانکه مرضی و مطلوب ایشان باشد می تواند گرفت و این کار بدون مصاحبت و تفحص در عادات و اخلاق مردم و مشاهده حالات هر یک و اوقات مختلفه نقل و حکایت و اخبار خصوص و ذیلاً جزو زمان که ارباب حقد و حسد و بغض و کینه بسیار اند میسر نمی تواند شد

ششم متعلق به شستن مردم از اکثر منافع و محاسن

سلاطین سابق که بعد از تخریر اراده وطن درین دیار خودند نمالک مسخره و حاصل خراج از اخاص خود گردانیده در آن هم با عیالات مشایره و جاگیرت و امتیحا و املاک رفقا و اوس و اقوام خود مردم این دیار را شتریک گردانیدند دیگر وجود محاسن و در اهل را بنابر پرورش خلق این ممالک که از کار دنیا مضاعف اند دانگه آشتند امرای سلم دهند و غیر اینها جاگیرت عمد و لکوک و بنسبداران دیگر انبیر فرقه جاگیرت بقدر کثافت خود یافته امیدوار تر قیامت در بدو و سیکو میزها بودند و بعد از اظهار قد و دیت و دولت خویش از تقابل ارج علیا می نمودند و این معنی اختصاص با قوم آهنا نداشت رفقا و قریب هم قوم و ملازمان جدید اینجا از هر منفعت و جنس درین باب بیشتر اک داشتند عجزه و ارباب امتیحا و اولاد و متعلقان بان نشانان و دعا گوایان و غیره طلبان امتیحا و املاک داشتند و می یافتند و دجوه و دیگر تجارت و معاملات مضاعف برای عموم خلایق و دانگه آشتند هر چند انواع امتیحا در آن بود و مطلقاً انتفاع نمی نمودند و لکوک مردم سواران و پیادگان لازم سرکار است و سلاطین و امرای بوده پرورش می یافتند بحال قلیل مردمی بجایگیر ملک و امتیحا و دجوه قوت می یافتند آن هم بسبب عدم توجه به استماع احوال مردم اینجا و اقتدار اعمال و زمینداران و بفسد دستاگران ظالم و عمده خود غرض بی دایمت انواع نقائص و خسارت در آن راه یافته چنانچه در احوال اهل املاک بنابر تعدیهاست ظهور السدیگ و غیره مذکور شد و بکشد احوال در محنت یک سال که اهل املاک کشیدند بغیاضی گور زجر تل بهادر آن بلا از سر ارباب املاک زائل گردید و قلیل مردم در زجر و برقی اند از آن که معرفت به ننگه اند و نوگرشته و دجوه قوت می یافتند همین دو صوبه چهل نجاه هزار سوار داشت که در سرکار است ناغم و اولاد و اتباع از زمینداران مقتدر ملازم بوده مشایره می یافتند و تجارت چندین هزار گس بقوات مقدور از هر جا که بوده اند و از پیشه مذکور بر ناه حال فارغ ابلال می گذرانیدند اکنون نوکری سواران بالمره موقوف و جمیع انواع تجارت مخصوص سرکار کشینی و ارباب انگلیشه است خواه ملازمان کشینی و ارباب حکومت باشند خواه غیر اینها اکثر کسی مشغول تجارت است مگر اکثر سرداران سیاه که آهنا ازین کار رقتنا ب می نمایند هرگاه بحکام ذوی الاقتدار تجارت باشند رعایا سے بیچاره را بیگونه مجال امتیحا ازین کار تواند بود و در هر زمان اهل حرفه بنابر عدم رجوع صاحبان بعضیها چنانچه در ذکر اختلاف اوقبل و رسوم مردم وقت نیز از سبب و در مواجی محروم اند و مقتدران تجارت را بوجوهی که مذکور شد مقدور می نمایند تا از بیلوی آنها چنانچه پیشتر متفق بوده اند احوال هم تواند بود و عمل خیرت و محض قیومیت آبی است که اکثری از مردم حرفه اینجا حال زنده و مع عیال و اطفال اوقات بسر برده اند اگر

چند هزار سوار در سلاطین و درانی که مشهور به شجاعت و صد اقت و اندیش فتنه مغربین و خان کهنوی و احمد خان برادر و لیکن و شهاب
اینها در دیکه بند و ستان نوکر سرکار کشینی بوده در حالیکه که پیغمبر در آمده ملازم باشند در اکثر عمارات خاصه در دینی که با فارسان شل
مهر میزد و سکه‌ها و پنهان اینها اتفاق افتاد بزرگوار و بهتر از طرق سواران بنا بر پاس آبروی خود بکار سرکاری قوتند آمد و از پهلوی
اینها فتنه بسیار خلق این دیا به هم می توان رسید و خوانند دیگر مثل افزایش آبا دس و تو قهر حاصلات ملک نیز دارد

هفتم اقتدار یافتن زمینداران و اجتماع نمودن بران جسامه

از سلمات عقله است این دیار و سلاطین فرزند دوی الاقتدار است که هملا افتاد با قوای بلکه خود و نو خیز زمیندار کرده ادرا
ابن الخضر فابو طلب و کوه اندیش می ادب میدهند و نهایت اهتمام دارند که جماعه کوره فرصت کرد و گشتی نیابند و
استند ادواقتدار یعنی دفا و هم نرسانند که منافس بسیار و اکثر اعیان و خراجین محض طاعت اهل حق و قتل و غارت مسافران و
مترودین و رنجایان و رعایا و عموم بر یاد ویرانی ملک و خسارت در مالک از روی و قتل و در ملک از روی از پهلوی زمین چاه و فساد و پیشه
بر اندیشه است در ای نادب و کوشمال اینها خود داران عالی شان و علمه دارگان مقتدر مقرر بوده بر قول و فعل اینها اعتماد
نمی نمودند و فی الحقیقه درست نمیده بودند بحال بر غلات از منته سابقه و فساد و از باب تجارت فائده زمینداران این مالک
بر اسرار و ان انگلیشی بگمان روی ملک خود که هر یک از بنیای دلاست شان چند هزار گز یا دوسه که در زمین را مالک و دوران چاه
آر استه فایز اقبال ششم و میرانی در دم میگردد و دهم به هم برابر اند برادر از زمینداران و تجار و در سفر و صاحب شخصیت
آبر و طلب و دست زمام اختیار کار و بار زمینداریش برست او میرود و دوازدها مع ملک را و دیران و دود و نجاسه سکته اختیار برسان
آورد و منتظر وقت فرصت شسته اند که اگر شوبه روی نماید یکبارگی اعلام فنی و منازعت بر افروخته نموده اسه بزرگ و دشت
نمایند بالفعل از ضرب دست انگلیشیان نرسیده و تسلط ایشان دیده عاشرات در کارهای نمایند و بوسیله توسل با ذوالقرنان ملک
بر امیر بخانند و صاحب انگلیشی بر ضامن دارد و اسه فاسد اینها بی فنی بر زمینها ملحق شده باشند که بر با محمول مانده است

هشتم چنانچه شعاری بآن رفت

گورنر و ارباب کبیت در عهد ارجوب قسمت مردم و احکامی که درباره آنها با صاحب کونسل مصلحت و تبلیغ دیگری باید بنا بر
ایشتهال بکار داسه خود و عدم فرصت که از هجوم مشاغل دارند نهایت در رنگ می فرمایند و ازین ممر عالی شکسته خاطر و در کمال
خیرانی و پریشانی است اگر وقتی برای این کار و شخصی استماع قسمت ارباب مامات و رسانیدن بگورنر و ارباب کبیت
و غیره مقتدر این مقرر گردد در عهد احکام و در تمام آن در رنگ نشود رفاه عالی در کمال سهولت و آسانی و فساد و فتنه است
ساجان در عدل استری و دیت پروری می شود و برای صاحب انگلیشیه تباهی مدد و دوا و موقوفه البته است و الله که بید خیر
این سطور کبیت خود بر اسه این کار با قرار یافت و دم اظهار از ارباب مامات اندکی بر فساد

نهم چنانچه گزارش یافت

که در سرانجام کار با کار دانی شرط است نه مراتب نوکره و رفیق پروری اگر پاس مراتب نوکره هر جوع داسه انگلیشیان

کار داران سلیم انفس پوشیار در اختراع مقرر شوند و اول احوال آنها دریافتند هرگاه شائسته آن کار باشند بقانونین کار بر آنها
 اعتماد نموده ساخته و پرداخته آنها را مسلم دارند و برای هر غرضه دیوانی کار داران که پوشیار هستند و کار گزاران زمینین باشند بطور قانونی
 که اسلام شاه در هر یک گشته مقرر کرده بود از حسن مقرر شود و در انقلاب کونسلیه با بدوین تقصیر غرض نداشت و چون ارباب کونسل خوانند
 و کار گزاران کونکر باید آداب نوکری را کار گزاران عمل آرد اما صاحبان او را ملازمیت و در تقواید کیندی و سینه صلاح او را در معاملات
 امنای فرموده باشند و دیوان فشی ملازم خود را مرجع معاملات نگردانند چنانچه در عهد جاج و دستر پوشیار جنگ و مشربون با
 بهادر دلاور جنگ بود و هرگاه حیاتی ازین نوکر کار گزاران ثابت و ظاهر گردد در این بقدر جرم یابد تا دیگر هم کار داران او مجرت یافته از
 راستی بیرون نروند و هرگاه بنای شوره و کونسل ضرر و باشد در عدو ارباب کونسل تقیل فرموده زباده از دو سه کس مقرر نمایند چه
 کثرت ارباب حکومت موجب منظر اب و فقره خاطر رعیت و عهد به آتی بیچارگان از استرفاس حج کثیره متعذر دست چنانچه
 ذکر شد گذشت و در تعیین مستندی آنجا و کل عمل و فعله خود را رس و غیره فخص مبلغ بعمل آورده کسی که معامله داران کار شائس
 و خیر خواه عموم الناس باشد مقرر شود و بکله حاجت بطور خود را اینکه بحال مقرر اند مطلق نیست کونوال لائق کار کار پوشیار
 کم آزار باشد برای شهر باد در مفصل عمال نیکو خصال کافی اند و هرگاه آنها هم که مقرر یا نند اندیشه برای مردم تا کیست
 و باز پس معاملات خود با مردم آن غرضه که در آنجا متعین اند داشته باشند یقین است که کار با مردمی گراید و خلق بسیار
 از انواع ابتلا و آفات بر آید و معنی هر دوسه و همانند رسه ظاهر و عیان و خلق او قنای شانه رطب اللسان احسان و
 شتا خوان حکام حسن باشد و مسئله التوفیق انشیر صواب و رفیق سعدی خداترس را بر رعیت گمارد که معمار ملک
 است و دوازده ساله که بداند نیش است و آنکه خوشخوار خلق که نفع بوجود در آزار خلق بد ریاست سپردن با آنها خطاست
 که از دست شان و شتابند دست بد نکو کار بر در بند بری چه بد بر در خیم کار خودی بد سد آنکه که خود را بری بعبا جان
 انگلیت میفرستد این بلا هم از سر خلق خدا برخواست

دوهم در امور معدلت گسری و رعیت پردری

احمال که خلق این دیار عموماً رعایای صاحبان انگلیشه اند و حامی غیر ازند او مردم و دشمنان اینانند باید جانب ملازم
 خود و قوم و مقرران دومی الا شتام چنانچه آئین سلاطین عدالت قرین بود و بخود نداشتند احقاق حق همیشه مقصود باشد
 که نیکو نای دنیا و خوشنودس خداوند اعلی و دنی و تخیر قلوب و موجب استغناء حضرت علام النبوت است و وسیله
 بقای عمر و دولت و از دیار بساعت ملک و سلطنت چنانچه سعدی گوید بیست که حق بر این است برادر و درخت و چشمتش
 حق نگردد و عمل این کار باید از جمیع عمل و فعله بی آزار و درضا جوس بر در دگر کار تا در از دین و دیانت معور و از طمع و رشوت و
 پاس خاطر ماسه مردم نفور باشند و باین حال از اولیای نعم بنابر حفظ ابر و داس خود قناعت بود و غیر رضا اسد قناعت
 و اطاعت او و مردمی آقام دیگر منظورند از دهر که چنین کسان یافت شوند و چه شاهزاده آنها بقدر کفالت از سر کار آن
 مقدر معین و رحمت شود که از طرف اوقات گزارد و خود عیان و در خال فارغ بال بوده و این جهمت و است خود
 بلوت حق السعی و رشوت نه آلائید بحد رسد که این کار هم بعبا جان تقوین یافته دست دار و نموده ای پندی ازین کار کونوا
 خند و بندگان خدا را امانان و آراشی میسر آرد

یا ز دهم عفو و اغماض در جرائم و تفسیر است محقر

چه کمتر کسی معصوم تو اندر و انسان بقضای دوائی چند کب است بسو و سببان اگر چه با در وقت خدا و سزا و منظور باشد
 اکثر کسی از امانت سیاست محفوظ و مصلحت تواند یافت سر از غایت است این چنین دشت از این چشم پوشیده باید گذشت
 و در جزا و سزا با کثافت و بغا و بطر آنکه آن دیار و نمودن و کثافت و تره آرد و سر از غایت است این چنین دشت از این چشم پوشیده باید گذشت
 بآن رویه سازند و دشت نمی نمایند اما بر غیر اتما قیامت است مخصوص اوضاع و احوال و دشت است اما شاهی اصحاب انگلیشی که
 و کلاسی انگلیشی اند و صاحب عامله بر شیه اوبه لازم ایشان و عدالت فصول و موهما دارد و مگر اختلاف آن باید کشید و
 تا انفعال قضایا بر نیاید نمید که چه شود و چه خواهد کرد و پادشاهان کار بچه خواهد انجامید و بجز دعوای که مدعا علیه
 خواه حق باشد و خواه غیر حق اگر وثیقه فدا می جسته که در برابر دعوای نذر داشته باشد و اصل کثیر بکار حق و ناحی مقید بشود
 و اگر فدا می هم رسیده و معاصرت انفعال با تسکین نیافت باید تا دوازده سال اگر تفسیر دارد و اگر ندارد مقید باشد
 و بر اے ترجمه انقضای سر چه قدر حروف که زبان انگلیشی ترجمه کرده شود چه قدر مترجم بترجم باید داد و با وجود انهم عسرت و پریشانی
 که مردم هندوستانی را الا قیامت باید یک ماه را بجزد حصار حاکم عدالت کلنگه بنابر جواب دعوای خواه حق باشد و خواه باطل
 یا فقط بر اے گواهی پسین قدر عدالت که معاطله هر حقه که را یکبار نشیند یا بهر صورت بر آن اطلاع دارد و اگر چه گواه بهر باشد
 باید اهل و عیال خود را در بتلاسی فقر و ناداری گذشت و در آن مکان بدربار و وجود و در رسیدنش در اینجا اگر موسم عدالت
 نماند یا حاکم عدالت خود بر اے تبدیل می شود یا بهر صورت دیگر و باید بهر موجب و ناحی و در اینجا بگذراند و دیگر انواع یلایا و محن
 دارد که کسی در اینجا گاه است ندیده و نشیند نمایم با هم اگر بگذرد اطلاع بر آن ضوابط متعذر است با این احوال باید در است
 که چه معصیتها داشته خواهد بود و در آن بلا و شتر شکن و در اهل و عیال و در اطفال و ماله و گناه کاران و بپایان کار خود که بخواهد انجام دهد
 در دنیا فتن اما زبانه فتنای جمیع عباد و من ذلک اکثر و در الاوقات این معصیتها و لغوات

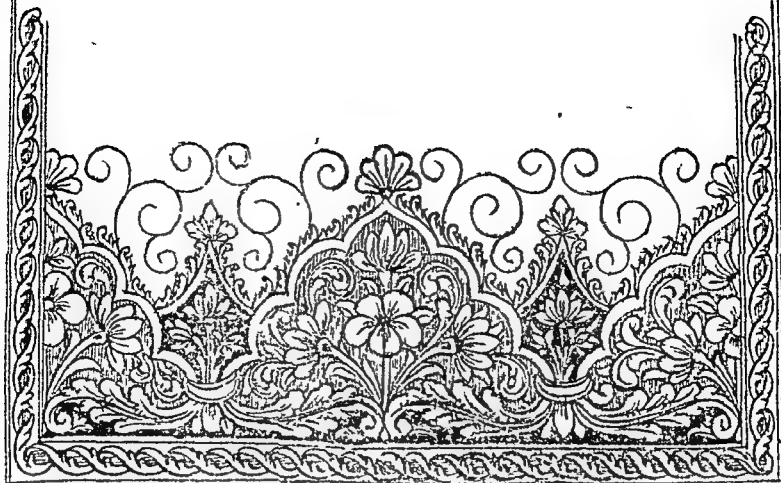
دوازدهم اعتماد بر اظهار عمل و فعله معین فرمودن

خصوصی هنگامی که کسی از دست آنها یا شرکای آنها ناشی و شکایتی داشته باشد خاصه در امور عظیمه مثل قتل و دزدی یا عرص
 و ناموس یا مقدمه مال بسیار چه درین صورت امکان ندارد که معلوم بر او خود رسد و حق بقصدار عاقل گردد یا دیگر زبهار و
 ارباب بیگیت و حکام متلاصق پیش هر که متم رسیده حاضر گردد و کارهای عمده را پس سرنگند بهیچ است متوجه اجتماع مقالات
 او گردد و در امور و تحقیقات حکایت مدعی و مدعا علیه بر داشته و فضا از حد فغانی و فریاد و در دزدی و دزدی و دزدی و دزدی و دزدی
 دارد و سیل بیخ و دشت هر روز است و ناید و بعد تحقیق و تحقیق علیه و مدعی علیه بدون آنکه با یکی لغت و یاد دیگر که خلقت
 باشد انفعال داده احقاق حق فرماید و مدعی علیه و متوفیق صدره شیراز بهیچ امر و انصیحت بود و گفتیم و حواله
 با خدا کردیم و در وقتیم و در وقتیم که گویا بیرونش و غیبت کس و بر بر و لولان ملاغ باشد و پس و ما علیه الا ابلاغ که بعد مدعی علیه و شکایت
 مدعی علیه که با لایق بکره و بکره که این اثر و محقق گرامی بر ستیاریه فضا که سورا سورا این عاجز است فیوضات است
 غلام حسین بن بهایت علی خان بن اسید علیم و اسید فیض و اسید الطباغی که سنی فضا و اسید غنم با لایق و اسید

والله اعلم بالصواب والحمد لله رب العالمين جميعين صورت انجام و نطق اقسام یافت اگر اجابت هست بنیان بعون الله الملك
المتان و فائزانه بتمه حالات و دقائق عهد محمد شاه و احمد شاه و عالمگیر شاه و سوار محمد شیر شاه عالم پادشاه از انبند
سنة هیت و سوم محمد شاه مطابق سنه یک هزار و یک صد و پنجاه و سوم هجره نبوی صلی الله علیه و آله بزبان ظلم داده
آید منه الاعانة و التوفيق انه خير راجع و شقيق تم الكلام في هذا المقام يوم الاحد و عشرين من الحرام في سنة خمس و تسعين
من المائتين الثانية بعد الالف من الهجرة المقدسة على صاحبها السلام و آتية

تمام شد جلد دوم





بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد خدائے یار شاد علی الاطلاق و شکر و سپاس خالق انفس و افاق جل جلالہ ہر موعودہ داران عمرہ افلاک و گونہ نشینان زادو
 خاک بطاعت مختلفہ دانستہ ستی باہر از ان زبان ہمدانستانند کہ ایمان بارگاہ و کوشش از طبقات اہم بقیوضات آسمانی و انبیا
 نہانی صمدان جہان و سلاطین دوران را تاج بخش و ملکستان و در و دنا معدود و مملو است غیر محمد و دشوار است آن مکان
 آشیان صاحب شجر افلاک مسیر جہاگیر غرض سر پر قلعه کشائے افلاک زمان فرماست کشور الماک سرفراز گوین عاری منایق قرب
 قاب قوسین ناخ ادیان و ملل خلیفہ خدائے عزیز جل سبدا الانبیاء و الرسل مبعوث علی اکمل صلیت محمد کہ لولاک در شان دوست
 جہان جلمہ مزون احسان دوست و صلی اللہ علیہ و سلم آلہ الدین و رتوانہ لہ بالاستحقاق و وجوب طاعتہم علی الامم فی
 الافاق از حب اللہ عنہم الرحمن و الطریق طہیر و لیسر لیم ہر ایدہ الخلق و امارتہ سیرا اما بعد بر اسے بینا نیایست مستخران آثار
 و متفحصان اخبار مخفی نمائند کہ در کتاب سیر المناظرین من الثامن عشر الی خمس و تسعين من المائۃ الثانیۃ بعد الالف کہ این
 اقل الخلیفہ بن الاشقی فی حقیقۃ غلام حسین بن ہر بیت علی خان بن السید علیہ السلام بن السید فیض اللہ کسی السبا لہا
 عفا اللہ عنہم بعفوہ و رحمتہ متعددے تحریر آن ششہ و احوال محمد یا شاد مغفرت پناہ محمد شاد را نار الی بیت و دوم محمد او
 مطابق سنی یک ہزار و یک صد و پنجاہ و دو ہجرتے جوئے در ان کتاب نوشتہ شد از ان احوال و حکما و عظیم آباد در بنا برجوم سوار
 آہنا با سلسلہ زبان قلم دادہ باجمام رسانید متعہ احوال زمان زنگانی یا در شادہ نگور و سلاطین از مہد ما بعدش سوخو و نمودہ نگار شدہ
 و غر و گیارہ سہتہ آبد بنابر ایفاست و مدو و اداسہ ہمد شرو و ہجرتے بر آن نمودہ از و ہجرتے منت و بخشند و بی منتعت مامول و سول
 است کہ این اجزا و ادواتی را صورت نظام و التیام و آثارش را میرایہ انجام و انتقام گرفت فرماید و زبان خامسہ
 بسور اللسان این فقیر قاصر البیان سر فرقتہ بر اوززل و خطبات تحریر یہ بیانت فرمودہ پذیر اسے انوار انظار گردانند طے

از غمر شاہ جهان آباد و بیرون رفت و بنا برین بیت و چہارم مذکور خلعت مہربانی و استقلال خدمت فوجہ ارسی در قبا بیکانی خصال
 زنی پدیزن عین الملک پسر عتقاد الدولہ نمرالدین خان غنایت مشہ و ہمدین سال روز شنبہ ششم جمادی الاولیٰ انتظام الدولہ
 سیر کلان عتقاد الدولہ برقتن مسوئہ خود در اخیر جمیع کہ باقتال مظفر خان برادر خان دوران امیر الامرا بعد ساختہ نادر شاہ سبب یافتہ
 بود و نخست شد و روز دوشنبہ چہارم ماہ مذکور صمصام الدولہ پسر امیر الامرا خان دوران صمصام الدولہ ہزار می منصب افتادہ یافتہ
 بہفت ہزار می شد و ہمدین سال شادی تختداری میر فخر الدین خان پسر عتقاد الدولہ با دختر مظفر خان برادر خان دوران شب
 شنبہ بیت و سوم رجب و شادے کتخداری انتظام الدولہ سیر کلان عتقاد الدولہ با دختر امیر الامرا خان دوران شب دوشنبہ
 غرہ ماہ مبارک رمضان بمیل آمد و روز شنبہ سوم محرم اکرم شروع سال پنجاہ و چہارم از ماہ دوازہم ہجرے نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ نوروز شد

ذکر سوانح سال پنجاہ و چہارم از ماہ دوازہم ہجرے

شب شنبہ بیت و چہارم شعبان سنہ مذکورہ دخترے از بطن صاحبہ محل در خانہ محمد شاہ متولد گشت و این صاحبہ محل دختر
 صفیہ سلطان بیگ خانہ ملکہ زمانی خواہر زادہ سادات خان ذوالفقار جنگ ست کہ محمد شاہ بتشوق اور ابقدر از دواج خود
 آورده بود و چون عظیم الدولہ خان انتظام مسوئہ مالوہ و انتزاع آن از دست مرہٹہ نتوانست مور دے اتفاقی یا دشاہ گشتہ از
 نظرش افتاد و خیر و سربا کے بسیار داشت ازین جهت عتقاد الدولہ وزیر ہم کہ برادر زن اور دیگر تر بہادرت از زودہ سے بود
 ناگهان باقتضای تنگ ظرفی از بادشاہ افکار از درگی نموده از حوٹلی علی مردان خان مرحوم کہ در پنجاہے مانڈل اذن قیمت
 کوچ نموده در چار بارغ وزیر نقل مکان کرد بادشاہ بر او غضب ناگ گشتہ از منصب مہدات معزول فرمودہ بشریتہ الدولہ خان صدر
 سابق منصب مذکور غنایت نمود و خدمت دار و ملکی گرد از ان باغرخان و فوجہ ارے سہارن پو بقیض الدین خان غنایت
 شد و از خان و غیرہ رسالہ اران پاؤ شاہی چارہ دست عظیم الدولہ خان مقرر گشتہ گردیدہ اسونش اقامت گردیدہ پاسداری
 سے کہ دند از بعد شش و ہفت روزہ بہت کشیدہ بخانہ خود مساوت نمود و ملازمان خود را بر طرف نموده منہ دے شد و در
 ہمین سال بعد عید الفصحی ستارہ دودوب بقدر پاک گرد از دست اس مانڈلی بچوب در برج جدی نمود از گشتہ ہر روز مرئی می شد کہ
 بطرف شمان میرود و در یک ماہ ماندہ بعد ایام ماشورہ معدوم شد و روز چہار شنبہ نیز دہم محرم اکرم شروع سال پنجاہ و پنجم از
 ماہ دوازہم ہجرے نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ نوروز شد

ذکر سوانح سال پنجاہ و پنجم از ماہ دوازہم ہجرے نبوی کہ سال بیت و پنجم جلیوس محمد شاہی است

روز پنجشنبہ پانزدہم جمادی الآخرے سنہ مذکورہ قاضی القضاۃ تاج محمود خان انتقال نمود و روز جمعہ بیت و سوم ماہ و
 سال مذکور خدمت نصائر الدین خان مفتی مرحوم و خان مذکور بمطالع خلعت خدمت مسطور معز گشت و روز یکشنبہ دوم
 رجب سال مذکور شریعتہ الدولہ خان صدر الصدور پسر میر گلہ فرخ سیرے انتقال نمود و در ہمین ماہ و سال قرآن معلوٹین در آخر برج اسد
 موافق نریج جدید یک لسمی راہیجے سہلک گواہد و ہتمام میرزا خیرالدین شیخ محمد فابدر مندس در عمدہ محمد شاہ پیرایہ آغاز و انجام یافتہ
 و در اول سنبہ موافق نریج الی بلی شد و روز شنبہ بیستہم شوال المکرم سال مذکور بازعظیم الدولہ خان سبب اذن و اطلاع

وزیر و بادشاه از خانه خود گرفته قاصداً بهورگشت دهان و درباری تعاقب گرفته و درفش پسران اعتماد و دزد و جبار علی خان
 ملکباشی سردار سواران ملایم توپخانه با پادشاهی با دودمان رسوا و رساله کابلی و انواع و اقسام خند و غلیم اسدخان باستان جام
 قطع منازل خود و دشت بر وزیر لاهور رسید و ذکر ماخان ناظم لاهور که با غلیم اسدخان تفرقت بود و در پناه خود بدلا سارده فیلی و آب
 و دیگر لوازم عمارت از سر قواست و در دودمان وزیر و لاهران با دلائی را ضیافتها نموده و تقدمات فرمود و غلیم اسدخان در احوال آنها
 کرد و خوشنود و در حضور یافت و در تمام غلیم اسدخان در پنجشنبه چهارم ذی الحجه سنه مذکور در پناه اجماع آباد رسید و غلیم اسدخان
 در قلعها به پادشاه پس بعد چند روز بقید گشت و در آخر شوال سال مذکور قرآن مجید در برج کهنه گردید و روز دوشنبه
 هفتدهم ذی القعدة محرم سنه مذکور به پادشاه بفرستید و نکار در باغ متصل قصه لونه رفت و از بیستم ماه مذکور
 به پادشاه را از مرض شقاق و ذرات کجیب که از پیشتر بود اشتداد پذیرفته تا اس در خارج بدن و نفیض در مجاری اکل و غریب
 و نفس بر سید و قصه بسیار کشید و شب بخت بیستم قصه نمود و در لوج سپانید و صحت نایافته آفتاب کشته سلخ ماه مذکور
 در اصل قلعه گشته شفا یافت و در پنجشنبه بیست و چهارم محرم احرار شروع سال پنجاه و هشتم از ناله دوازدهم هجری
 نبوت صلی الله علیه و سلم نور و در شد

ذکر ساج سال پنجاه و هشتم از ناله دوازدهم هجری مطابق سال بیست و هشتم جلوس محمد شاه

روز دوشنبه بیستم جمادی الاولی سنه مذکور به سعید الدین خان میرانش که خانسانان پادشاهی هم بود و حضور باری کورنش
 مانگرفته از شب نیمه شب به جلوسه سیئه محبت قیلا گردید و بدو بر دودمان که بهمان جیت عارض داشت بجا آمد و از شتافت و روز
 جمعه دوازدهم ماه و سال مذکور غلیظ الدین خان میرانش بیطاسه خلعت ماتمی و کجای خدمات پدید آمد و از ناله دوازدهم هجری
 پالکی چال در سرافاز به یافته خیمه زار و دیرانش و خانسانان پادشاه شد و در ابتدا به ماه رجب سال مذکور فرامین
 و ششم به اسامه شاه بعد از ملک امیر خان بهادر و ابو منصور خان بهادر و صفدر جنگ و ذکر ماخان بهادر ناظم لاهور و ملک
 و در اوجخت سنگه رانور و راجه دیراج به سنگه سوادی و دیگر امر متعین طلب حضور شرف صدور یافت با صفت جا به هم حکم آمدن
 بحضور رفت اما بنا بر ضعف پیر و آسایش و جا به حکماتی شش موید و کهن چون فرود تے دای خود در خواسته نیامد و
 که هست بر تخیل ملک که ناکسبته اولی قلعه تر جیانی را را محاصره نموده مفتوح کرد و بعد از آن ملک ارکات را از قوم نو است
 از ترس نمود و راجه دیراج به سنگه خیمه شعبان که دهم بود و یا سیر دهم ماه مذکور علی اختلاف الروایات فوت شد و در آن
 از ناله دوازدهم و دوم سه سال و در پناه بهادر و ذکر به ستور معین و ستر که عادت بنودت سوخته با اصلاح هندستی
 به شد و پنج حسین محله و کسر ناله شتات فو ناله یاسه زده

ذکر و در عده الملک امیر خان بهادر و ابو منصور خان بهادر و صفدر جنگ و حضور و آمدن میرزا بهادر
 پس ذکر ماخان خواهر زاده وزیر سلاطین

بعد و در دوشنبه به پادشاه به صفدر جنگ که از زبان دم اخلاص و اعتماد با عده الملک زده خود را از جمله موسلمان
 آن والا و دودمان به شمر دنا به قبول و اعتماد امر مذکور بهایا و اشاره عده الملک گذشت عده الملک

وفاق و اتفاق چنین مقتدری با خود و حضور و در و صلح و توفیق و ترغیبات خردان نمود و مقدر جنگ استب الاضمار و توفیق
اقامت حضور درست دیده در فکر انجام فروریات افتاد و بعد از آنکه شخصی خود را که اولی ملازم سرکار او و از خدمتکاران
حسن اخلاق باطنی درجه اقتدار رسیده بود به نیابت صوبه تونو فرموده و چند روزی بنا بر انتظار عمال و ملازمان سرکار و بنابر
استقرار توفیق نمود و عده رسیدن بدان اخطافه شاه جهان آباد بعد از یک زمان به از ورود عده الملک با و داد و عده الملک
در بیابان سیر قبل از مقدر جنگ از صوبه آمد و با کوچیده روانه دار الخلافه گشت و رسید بمحکمات ایرانی را که از قبل او حاکم کوچه و در حاکمیت
آیست بود بر صوبه نائب گذشت و در زیارت غریبیت و نیم ماه مبارک رمضان از سال مذکور طرف مبارک قلعه مبارک شاهای بر سر اصل
دریاست چنان رسید و آخر روز شنبه غره شوال روز عید وزیر الملک اجتماع داد و دلداد بهادر که استقلال عده الملک آمد و در هر دو روز
بسوارش یک فیل داخل شهر شاه جهان آباد گردیده و وقت نیام عده الملک بفرست کردنش بادشاه و قبضل قوالم سرسلطنت
مشرقت و فتح گشت و در او وسط شعبان سال مذکور بغیر هر کاب و الدوم حرم و دختر و غریب شتاب روزی که ساعت مقتضی
مقدر جنگ از قبضل آباد آورده باراده حضور بقدر بود بدیده نه کوره که در دست مقدر جنگ بود رسید سیم یک خان دار و در
دیوان خانه مقدر جنگ حسب الامر آفایه خود استقبال و الدوم و رانده مرحوم غرور را بملازم مقدر جنگ برد و الدوم از پیش
نموده چون فوج و سوارای او تیار و انتظار ساعت تخار بود ساعتی در خانه سیم یک خان توقف فرمود و بعد از آن وقتی عبد الرحیم خان
منج باشی آفتاب را در مظهر لایب دیده و مقدر جنگ بنابر نمود و مقدر جنگ سوار گشته و داخل پیش خانه خود که در قریب مسافتی
اقامای دی و شست گردید و بعد از روزی چند او را شرف مبارک کوچ فرمود و مع اهل و عیال روانه دار الخلافه گشت و بر
لب دریاست انگار رسیده لایم فوج و ملکن پور که فرار شاه مدارست سید چار و در مقام نموده بپشتن پل از نشی با ساس
رکاب فرمان داد و بعد تیار به پل راجه نول را به نائب صوبه نام شخص گردانیده خود بخود فرود آمد و فرموداری سرکار خیر آباد
داده چهار راجه نول را به شخصت می کرد و می گفت که شمار پنج سفر شیده رسیده آید چند روز آنسوده اگر صحبت میان ما و نائب
برابر باشد خود امید نامد و الا بخنوار خود امید آمد و الدوم و بر تجمید راجه نول را به سید یده همراه او رفت و چند روز فوج کول جلیسر
آمد مقدر جنگ در آن روز مقام نمود و در آن عید که عبارت از فتنه و استماع خطبه است خیمه از لشکر کفایا علیه برپا کرده و تقدیم
رسانید و بعد از آن طے منازل فرموده متصل بهادر اخطافه رسید تا محمد خان بهادر خیر جنگ پس رسیدات خان بهادر و سعادت خان
بر مان الملک که خالوزاده مقدر جنگ و بر اسه خود امیر به بود مع راجه پنجمی فرایم و کل مقدر جنگ در و سه منزل پیشتر استقبال
آمد و مقدر جنگ بتاریخی که این وقت فقیر متذکر آن نیست برب دریا به چنان رسید که از جای که منزل بود جریده با کمال تحمل
مع فوج مغلیه و هندوستانی که هر یک سوار خوش اسب و خوش نیراق بود مخصوص فوج شش که لباس بدن از مقررات متلون
و سادگانه فقره و سپان ولایت و شتمند و عمارهای اخیال و زتاری و حوضه باطلای و خنفره و سه نشان فیل و در نمایان
شکوه با فوجی انبوه بود که البته کم از ده هزار سوار و پیاده بود و مجاوی قلعه بادشاهی اول روز رسید اتفاقا نائب بارانی باریده
هو اصاف بود و مقدر جنگ موافق ضابطه و سوسه برنج دشمن دیوان خاص که غلامی است و قتل خورشید می درخشید از قبل
فرود آمده سلام و ادب سلیمات و در محمل آورد و لمح استاده بعد از رفتن غلامی گل از قبیل طره و حمال که بادشاه معسوب
خواجهر اسه محملی استاده بود باز سوار شده به فرودگاه برگشت بادشاه هم از تماشا به فوج و سوار اسه او که از بزرگ دشمن
می نمود و محملی باشد و آخر روز شنبه یا در نیم ماه شوال سال مذکور که ساعت تخار ملازمت یا دشا بود و در یک بقلعه

منگلیه رسید و از نوکران آنها باز گرفت و بر سر راهی درج و بعضی را مقتول ساخته به فارس برگشت چون منگلیه جنگ از حرات او
 سلطان بنو صبحش با او در گرفت و در شاه جهان آباد ترک رفاقتش نموده فرخالد و له نامی داشت گرفتار شد و بر کشت
 در عین آن داشت که او در آن فرج غلغل را از لاله زار منگلیه جنگ با خود گردیده و سامانی بهر صورت بهر سرساییده هم بهر راه مغرب
 دست خود مغلوب و صوبه مذکور را بهر سازد بعد از آن هر چه از دستش برآید بعمل آورد چون فرخالد و له سعی نموده منگلیه غلغل
 آن صوبه را بدست آورد و فرج غلغل که در لاله زار منگلیه جنگ آسایش یافته از اطمینان اطاعت و محنت در قنایست
 تا در شاه بر آمده بود و محمد یار خان را می شناخت که شتراره است از آتش تهر و غنیمت نادر شاه را بر بدن با او همان جا نگاه
 لازم دارد و از رفاقتش هر باز زده و می به ترک ملازمت منگلیه جنگ نشد مگر قلیله که با او در بینة توسل و حقوق آسایش برگردان
 در ششده هم پیش گزیدند و محمد یار خان با همان قدر مردم فرخالد و له را همراه گرفته کجرات ستانست و دست و پایی نزد ابانبار
 قنایست منگلیه و در تپه ای هوای او صوبه گرفت و با فرخالد و له که هیچ محض بود صحبت از موافق و افتاد بنابری از رفاقتش
 منزه بود و با وجود ظن خطر فایز خدمت نادر شاه گردید چون رسید نادر شاه گفت از پیشش من رسید چه باز آمدی عرض منگلیه داشت
 که گفته شدن از دست چون تو جو انردی بر زندگی در میان نادران مریخ نمرد و بر نگاه آورده ام نادر شاه را بخود خواست
 او خوش آمده قلم حضور بر جبهه زلالتش کشید و یکبارگی فارس یا هرات گردانید و فرخالد و له در غنیمت او اسیر و منگلیه هم بهر گردیده
 بعد خرابی بسیار از شاه جهان آباد برگشت و منگلیه بود نام در در پنجمین هجرت می سال باران بسیار و گرگ هم در پیش
 اکثر جاها بارید و برف در عهد شد بود چنانچه اندرون قلعه در دیوان عام برف افتاده و دو اسب و دو کس هلاک و دوسه کس
 دیگر میوش و گرگند در در دوشنبه میت و پنجم ماه مذکور بر سه پسر شخ سعد الله غلغل استیست و مرگست شد

ذکر وقایع سال پنجاه و هشتم از نامه دوازدهم هجری نبوی صلی الله علیه و آله و سلم مطابق سنه بیست و هشتم

نہ کورہ و نہایت جنگ نیز تاجی تحقیق بود و او غلامی را بانی مع سرخ مرص باہر دو بار نہایت تودہ با رسال بعض تخت بنگالہ کلم کرد
 و پیغام و ما بنا ظلم عظیم آباد فرمودہ فرس گردانید و غزوہ ذی قعدہ سال مذکور فقیر را برادر چہرہ ایمان مع انجیر بنیم آباد رسید و روز سہ شنبہ
 ہجہم جمادی الاول سہ سال سلطوہ آجال مدرالہام ہمارا چہ اشتری سنگہ سواکی غفلت را چہ در سراج جہ سنگہ متوسلے لاہوت با دشاہ
 نمودہ بعضاے خلعت پنج پارچہ سرافراز سے یافت و در یکشنبہ باز دہم ماہ مذکور بنا بر تقرب قربت پرور ہمارا مذکور کہ حسب المطلب
 بعضہ آمدہ بود و ہم براسے آوردن او پیش با دشاہ بواسطت خود وزیر المملک ہتھام الدلہ و نزدیک سہاے فاضلی بنیمے اور رفتہ راستے
 شستہ بمغرب بنام خود برگشت و آخر روز ہمارا بنہ مذکور بنیمہ وزیر براسے حصول ملازمتش آمد و شب شنبہ میست و ہفتیم حسب چہد رین
 سال چاہوں بخت برادر محمد فرخ سیر علی عظیم الشان انتقال نمودہ و رجوار فرخا خواہ قطب الدین خشتی مدفون گردید و در یک شنبہ
 بست و ہفتیم شنبان ایہین سال خود ہداری گو ایار ہندۃ المملک ہمارا از فقیر خضر خان و صوبہ دار سے کشیم بعضہ در جنگ ہمارا از فقیر
 اسد الدلہ اسد یار خان ہمارا در انسان مخلص شایستہ گردید و این اسد یار خان دست گرفته و جہ صمد آوردہ و عہدۃ المملک بود و
 ہم شستہ ایوچارہ منور سے و حرم از تقرب با دشاہ شد و یک یک بالابند ہر دو امیر سکاے خلعت مرحمت گشت و بعضہ در جنگ
 برادر مالو زار خود و شیر دگ را مع و سے از منلیہ دہند و ستانے بقدر حاجت براسے بندہ بست آنجا فرستاد و شیر دگ
 در ہمارا شستہ سیر اسد کہ مرد سخا و گردن کش آنجا بود و صمد و ایمان دزد و سخا کزدہ و طلب و ہشت و بعد آمد لش با او
 و خاک کردہ و مقیدش کردہ و مسل مد سے در آنجا ماندہ و تفرق منکرات آن بلدہ جنت فقیر نمودہ و از سیاب خان را کہ کیے از
 رنقا سے شہر جنگ : ہ سہ ریخت صوبہ مذکور گذشتہ خود سعادوت بشاہ ایمان آباد نمودہ و فرشب شنبہ ہفتدہم ماہ
 مبارک رمضان سال مذکور عظیم الدخان کہ از مد سے و قلم با دشاہ ہی موس بود و دخت زندگانی با عالم آخرت کشیدہ و با مشال
 و اقراں خود ملحق گردید و دوسر ساعت از روز مذکور بر آمدہ و شمش اورا در خانہ اش آوردند و ہتھام الدلہ بنا بر قربت قریبہ آنجا رفت
 و حرم مردم بسیار در آن مکان کہ جہش افتادہ بود بنا بر آمدن وزیر روید ادا اتفاقا آن مکان تہ خانہ دشت بسبب کثرت بار
 مردم یا بنا بر بیسی از آب خفیہ صفت آن تہ خانہ فرو گشت و وزیر و اکثر مردم بنا بر ناخبر در آجال شان محفوظ ماندند و
 لاش اورا برودہ و رجوار فرخا شہ نظام الدین بجا کہ سیر زندہ و آفرماہ و بقعدہ سال مذکور از آن حسین در اول برج میزان و بنا بر
 وجبت بار دوم آفرماہ صفر در سال پنجاہ و ہشتم از ماتہ دواز دہم ہجہ سے دبار سوم بنابر استقامت آفرماہ و برج الثانی
 پنجاہ و ہشتم از ماتہ دواز دہم در آخر برج سنبلا شد و ہشتم یا ہفتم سے کچھ سال مذکور سلطان اغرا لدین پسہ کلان
 معز الدین فوت شد

ذکر سوانح سال پنجاہ و ہشتم از ماتہ دواز دہم ہجہ سے نبوے کہ سال بیت و ہشتم جلوس است

علی محمد خان رودیلہ کہ نام او بنا بر بعضہ تقریبات در ضمن احوال کشتہ خندان سینت الدین علی خان و قیر آن سامنہ در دفتر دم مذکور
 شد اگرچہ سیر ہجہ و برودہ افتانے بود و ہم کے دہم کہ لک ابابہرہ از شجاعت و باقت سرور سے دہشت و از غفلت و آرام
 غلبی وزیر المملک اعتماد دہدہ لک را سے اور رونق گرفته با و حق اقتدار رسیدہ و جمعی از احوال و حساب عروج او و بیامین اقتدار
 و اقبال آنکہ اول بطور جامعہ دارال ملازم عالی موہبہ اذبا و بلا و نوراح آن بودہ از زبان فشاکی و دیگرہ غیرہ ماہودہ اطاعت حکام
 و در ان دیار صاحب نام گردیدہ مد سے در ملازمت عتقہ الدخان و فرید الدین خان کہ از طرف ہتھام الدلہ صاحب اختیار

و حاکم با اختیار و ادب و دود اندر زندگانی نمود و در جاه و چشم و بکشته شدن سیف الدین علی خان مظلوم برادر امیر لاهور حسین خان
 شهید مرحوم بنابر اینکه در وسیله مذکور با عظیم السدخان در قتل سیدم قوم بر فاخت حاکم مراد با و شریک بوده و بلا و تنها نمود و فرود
 روشناس و وزیر و صاحب منصب و جاگیر و حاکم بعضی برگشت آن دیار گردید چون صاحب غرم و اراده بود و بهر تقرب و تدبیر در
 تسخیر محالات قرب جوار کوشیده بطور افکاره از جاگیر دران آمد طلب و وزیر به خبر بدست آورده اقتدار یافت و وزیر الدین خان
 و عتیقه السدخان که از شجاعان زمان و حاکم با اختیار و ادب و جاگیر فرود آمده و گذشته به عالم آخرت رفتند و انعام افتاد و در
 زمره آنها و ملت نموده اکثر از و رسا به فرقه مذکور را با خود رفیق گردانید و فاخته نواح قندهار که از مصدات افواج
 ایران آورده و تحت ادبار بودند با شتمنا و فغان دوستی او چون جوق میش و اورسیده لازم گردیدند و علی محمد خان بلقب
 در وسیله در جرم شتمن گشت چون اقتدار فرودان یافت و مستی سلطنت و فغان امرای و دین بهت و از تنها که دستخوار و وزیر
 و شریک بدید و صحبت فقره فغان گل اندام بر مصطفی خیر و امر تسخیر گشت و در وزیر و سر از اطاعت و مال گذارای سرکار و وزیر خیر و وزیر
 را به هر چند که از قوم روژا بود و نائب صوبه مذکور گردانید و اسباب حرب از قبیل توپ و بانها و بسیار دیگر و کیمیا حاکم از
 سرکار خود داده حکم نگه داشتن فوج هر قدر که خواهد و در کار داند داده با تنظیم صوبه مذکور و محالات قرب جوار و تدبیر و گوشمال
 در وسیله در هر چند گردید که نشان با موافق و در راجه هر چند به محالات متعلقه خود رسیده و فوج از بوسه لازم گرفته با سامان و موافق
 در کمال غرور حکمرانی بنشین گرفت و در وسیله مستطوره مقتضای شورش و بغاوت و اطاعت و انقیاد داده و قدر تقصیرات و اندک تحفظ
 در محالات و تدبیر خود به خواست هر چند کمتر گشت فوج و حکم وزیر و امیر و فاخت از و تمسکات و امور مطلق سنی پذیرفت و
 با و در مقام کاوش و فکر بر انداختن و از ریح وین بود و در وسیله حال بدین نوال دیده با رفقا و رسا که قوم کشته شده بود
 چون افغانه اکثر صاحب جزات و بیس باک و در تعلیل زمینداری و تسخیر ممالک چالاک می باشند هر چند را با خود در کمال خداد
 و عدوت دیده و علی محمد خان را اشاره جنگ از نموده درین باب همه هندوستان شنیدند خان مر قوم مستعد آماده گردید و لشکر
 از است و جنگ راجه هر چند بر خاصیت از و میسای و فاخته و گشت و از جاسه خود خبیله مقابل گردید چون تلافی و حکم
 قریب گشت و بینان فاصله در میان نماند و آن که در هندوستان و قیام تاریخ بوده و تاثیرات و جرم معلوم در عالم کون و فساد
 بلکه در طایفه سنگساری و جنات آخرت برابر با فاق کائنات میدادند هر چند به موجب حکم بهمان تخم مغرور تاریخ سو خود مختار
 گردید و جنگ در تعویق انداخت و در معرکه خود مسلک بسته و توپها چیده و خواست که ایام هند و مار رسیدن روز و عود و بلطانت کل
 و آمد و رفت سفر و رسل گذرانند و وسیله برین حیل شمر گردیده چون هر دو لشکر نزدیک بوده اند و شکی نیست و لازمست و
 ملاقات با راجه در صبح آن شب داده و هنگام محترک و سوارای خود از است و ساسی از روز بر آمده بر لشکر هر چند که غافل بود
 سخت و آن فرود که در رستش انسانم اشتغال و سخت هر چند خبر و در و لشکر افغان خرب سنگر با و رسانیدند زمین جواب بر
 زبانش بود که از فرات تاریخ جنگ و سوارای است تا فوج و در وسیله در سنگر آمده و در زمانه و بنود و بنود و دشمن بر آورند
 در پایان کار پیرش مونی رم که بمن و جمال شهرت داشت با سوار و در سنگر سوار شده و راه آخرت گرفت و هر چند
 در رستش گاه و حواله که بسته بود دید و در خاستن و گایه بر و کشتن بر و بر سر رفت و علی محمد خان را اسباب فرودان و غارت
 بی پایان بدست آمده فتحی در کمال عظمت نهایت سهولت و کثرت و اعتماد و الله و الله بی شرم و ننگ بدست و رشتش
 غیر از خسته زن خود غله پورای را مع پسر که کاشش معین المملک که میر نوشه پور بود و بیضا کیم خست و علی محمد خان

سای مذکور بطالع آفرین اسد در نعلی تلمیذ جهان آباد گردید

ذکر قوت بعضی امرا و سواران مذکور و بعضی سواران دیگر

در آخر ما محرم نواز علی خان نوجوم رحمت حق رفته در استان قدیم شریف مرفون گردید و در پنجشنبه چهارم صفر شریف خان
پیر کلان امیر الامام اسد الله و در آن روزان آفتابان خود در شرف پیر خون خیزد و در یکشنبه مقتدم با هم سفر فرود شد و در صفت
آخر ما در بیع الاول سالی مذکور اسد الله و اسد یار خان نوجوم انسان تخلص رحمت آبی وقت بعضی اورا با کبریا که مولد و
مولد او و آبایش بود و در ده بنجاک سپهر مذکور و کسان چو شیار و دیبا دی علوم آسمان معنوی در دست و شعر نقد و مریه خود خوب
می گفت بدینکری عمده الملک اردو جعفر علی خان که این عزیزم ازین قبل و با والد و جوم یار شاد بود و مولد الله و محمد آفرین خان در یک
شخص دیگر که این وقت نام او در خاطر مانده ملازمت پادشاه نموده او و آفرین خان در اول روز ملازمت بجزاری و در وقت دیگر
خارج از بیاری شدن جعفر علی خان رفاعت عمده الملک گزیده ترقی دیگر کرد و آفرین خان با آسمان تقریب پادشاه و قیدار رسید و
ذکرش گذشت در اسد یار خان هم ثانی مرتبه او و شش هزار بی نصیب و با اسد الله و در مخاطب و صاحب مایه و در تب گردید و
رساله او بجز رسواری در تاریخ شمس الامام پادشاه شد آخر عمده الملک به کینه بر اصل جعفر علی خان و دیگر ملازمتش در کما
نماند بعد خود از القیاد و گرم نمودن رحمت با پادشاه و فرزند محمد شاه را از بیخ و بر آفرین رساله شمس را در بر طرف کشانید و با وجود
خوبیای بسیار ازین حرکت معلوم غلطی گردید و حالات خوش از اسد الله و گوش رسید و به خوب بود و به ستم از آنجا که آفرین
حاجب که عبارت از جود است یک بعد و چهل نفر لازم بوده اند و در روز پنجشنبه اسد الله رحمت نبوت بر در دولت سراسر او حاضر
می بودند باین طور که یک روز یک جماعه و در آنجا غلام مذکور و در دیگر جماعه دارد و در این حال جماعه مذکور از آن رحمت
مردم و شور و غوغا که در حضور اوست و مقتدر و از آنرا غیر مقتدر این زمان می نماید و منوع بوده اند و فقط بر است نام و در این مقام که مردم
محل بر ذات داخل او نماند لازم است و با جماعه چند در آنجا است از روز و در سلوک مصاحبان و برادران و به خود و به نبوت مردم
از خود خوش و دود و اندر آب غفرله و در این دور با آفرین است و اقدار با آفرین که با صفت نفیس می یابید
رحمت که به کتابی رفیق می یابید رحمت انسان این هم با آفرین است و در یک شب و یک شب که با آفرین است می یابید رحمت
و که ایضا که قصه شیخ و شاب با آفرین است و که مشکوه نان و آب با آفرین است انسان نام که گفتگو لا بد است و افسانه بر است
خواب با آفرین است و در روز و در شب نوزدهم جمادی الاخره که مذکور غیر رسید که دوازدهم ماه قمری روز و در شب مذکور که با آفرین است
لاهور ازین سر است و در رخت بستی رحمت و وزیر که برادر زن زکریا خان بود این خبر شهرت نموده میر می جی خان پسر کلان
زکریا خان را که خواهرزاده وزیر و دامادش هم بود در ظاهر به بهانه دیدن پدرش آفرین خان روز از پادشاه مرخصت و با اسد الله و
روز و در شب بیستم ماه مذکور اول صبح که جیده و بنجاک است و با آفرین است و با آفرین است و در یک شب و در یک شب و در یک شب
مشهور شده وزیر در راتم شصت و بعد از تقاضای رسوم عزیمت روز و در شب بیستم و شصت و شصت و پادشاه رحمت و آفرین خان روز
علامه محمد الدین خان صاحب خدمت بیوات خلعت و صفت بنابر ضبط اموال زکریا خان با آفرین است و در روز و در شب نهم
شعبان سال قمری بعد از خلعت موبه داری لاهور و ولایت از آنجا که زکریا خان بوزیر الملک اسد الله و رحمت شد و او
نیابت موبه با آفرین است و در یک شب که با آفرین است و در یک شب که با آفرین است و در یک شب که با آفرین است و در یک شب که با آفرین است

شاه نواز خان میرزا بیلورس برادر گلخان خود یکی خان را مقید ساخت یکی خان بعد چند سبب بکلی عمده خود در خوان طلاس نمایان گشته از دست قتلگان که بر درجی او بوده اند را بی یافت و با عانت بعضی قتلها را پس نامی بست آورد و بکلی کامی پس مذکور از بالا بود که بنده در مدد و ارام پناه جهان آباد رسید و از خجالت بیچارگی خود با اندام کین کرده لباس فقر در درون خاک مذلت بر سر نهاده جانے بر شهر ساخت و از پیرایه نام نماده بر سر خود کشید و نشینی مقرر کرد چون دادا و دیر و صاحب سیم و درو و چند کس از قضاے او پیتر بر دست او نهاده همان لباس پوشیدند و بر فقر لباس قناعت ارزیدند و شاه نواز خان بر و سادگی حکومت هر دو صوبه متکین گشت و در درو و شنبه خاثر از هم شایان اسد الله خان برادر گلخان عمده الملک و دیگر آباد گشت از دی پوست و وقت نصف شب پنجشنبه نهم شوال سال مذکور در خانه شاهزاده میرزا احمد بن محمد شاه یا د شاه پسر سے متولد شد

ذکر سوانح سال پنجاه و نهم از ماه و دوازدهم هجری نبوی صلی الله علیه و آله و سلم که مطابق است با سال

بیت و نهم جلوس محمد شاه

روز دوشنبه بیست و هشتم صفر سال مذکور در مشهد در ماه ربیع الثانی سال دوم غلام محی الدین خان که بر اسے قبسطا سوال نگذاشت رفته بود و پسر افشار بعضی اسباب و جناس و قلیل زندان نام قبسطا گشت رشت خاندان باریق توریه است حواله اش آورد و بود و آورده در حضور گذرانید و باطله پایگی بکار دارد و منافعه شعبه از سر فرزند و در محله سیر دهم جمادی الاولی میرزا خان خواجهر اسے محلی یا د شاه نماز عید خواند و به خانه بکلی خود که عمارت از پیر نشینی است و در دو بود بر اسے آوردن زن او و در آن بی بی خود که مذکور بر او عاشق گشته و آن زن بشوهر دیگر رفته بود رفت زن بیچاره بماند در قضاے خود و خواجهر اسے از فرساق مذکور بر اسے آن بی بی پیر کم شد شش بود و غنیمت عینده را بکار بران کار نسی فرمود و چون طغین بماند را از عدد بر بر بدید بر آن نیک زن از غیرت مانع و فراموش خواجهر اسے نا بکار مقرر و مقدار و اقرب خود غفلت و شدت لغو و در صاحب غیرت ناب صفا است خواجهر مذکور را در در خطا ناموس خود آن و نیک بی نام و نیک از بنم جبر از بیاری و در و در بیگانه آورد که هر او بدین طرح ساخت و آن مرد بخیر از دست ملازمان خود و جبر و در آن وقت مظلوم شتافت و در در خان را با جرح بر پا بلی سوار شش و آنگونه آوردند و بر سر شسته بفر خود رفت و در خار جوی خواجهر قطب الدین بر نوازش شد و بر قفسه بران او قضا سم که گیاره و دزد و در هر دو گم شده در آنجا می بینم و در و جمادی الاخره قطب محمد حافظ و جمیع خان خواجهر اسے در و نه با در جی خانه شایسته از غریب و منووده نمازی خواند ناگاه فشی عارض گشته در یک ساعت رخت پستی بست و قدرت مذکور بکلی بکانه ناسته و غرض گشت اولی روز جمعه بیست و پنجم ماه مذکور با دشا و اسے سیر باغ نالکوره قشر بیت فرما گشته بر اسے میرزا اگدا حق خان نجم الدوله خدمت جو کی خاص از انتقال خواجهر میرزا در خان مقبول تجویز نمود و تسلیات ابن عنایات بجا آورد و در یکشنبه بیست و نهم که پادشاه میرزا خواجهر قطب الدین پسر و شتافت معنایت بالا بنده بابت خدمت مذکور سرافراز اسے یافت و اول روز یکشنبه پنجم یا د شاه داخل قلعه مبارک شد

ذکر شتافتن عمده الملک محمد حرم بچوار رحمت خداوند دنیا و عقی بر خیم حمیرا با شاه و خاص و در از زون خان ناظر

عمده الملک که در یافت امور سردری از جمیع اشراف و افران خود بر تری خدمت احدی را در پله عمر کی با خود آبرویی پیدا داشت

و بحسب اتفاق از پدر سلطنت شریفی از بام خانه خود اقتاد و بندر انش پیچیده و مدینه فلیحه باور سیده مدت هفت هشت ماه صاحب
فرانش گردید و بعد با نقیصت هم طاعت آمد و رفت در بار و کستان در بختنور بادشاه در خود کمتر با نقیصت خوشنیت را به خود دید و دیگران
را در روز شاد و آهسته جواب و سوال کارها سے خود را بلا حلقه قنبر یا دشا بهمه الملک سیده خانم ابدال در خطبه شست گامی
بعد ما به که پدر باری آمد بنا بر طاعت طاعت استادن سهل زمانه حاضر بوده و قسمت می شد و مسند در جنگ خود مخلص عمده الملک و گویا
از خوشنیتان بود و بنا بر مقتدا مذکوره اقتدار عمده الملک با وج فلک دور رسید چون اندک نیز متر می داشت و با بادشاه از اجتهاد
صحبت بنده شجی اور میر بود در تقریر سخن باس ادبی که امر با ملوک باید عمل نمی آورد و در خیال که افراط و تفریط میسر می شد بیشتر از پیشتر
میگیا که است نمود و در انجام مطالب و پذیرائی التماس خود را برساند و میانه از جد بر سر زد و حکم الدوله محمد اسحق خان بهادر
و بهادر انش را با آنکه مشغول غنایات بادشاه و باره آهنگار بر سلاطین مید است اما بقصدنا سے اینکه پدر شان دست گرفته او بود
بنظر کم سے دید محمد شاه بر سے افزایش قدر اسحق خان و اقتدار و حمایت و حرمت او و خواش و ملت خود را بر اسحق خان با شجاع الله
جلال الدین حیدر خان بهادر بهادر جنگ پیر مسند در جنگ مقرر نموده عمده الملک را از طرف خود بر سے سر انجام اسباب شادی
گنجد انی دختر مذکور به سر ساخت و مسند در جنگ این شادی را در مکان نیت و نهایت که در هم از فرخ خوشنودی خود دم بر سے
استر شایه خان یا دشا نمود و در جلد اسباب شادی مذکور بهار سے یک هزار و چند صد سوبی نفره بود که در ساجن بجاء خود سوس
فرستاد و تخمینا هر سوبی کمتر از صد روپیچه خواهر بود و عمده الملک یکبار از بادشاه قسمت گرفته بلاقات سلاطین مقید در سلیم گده
رفتار کثرت را دید این کار احتمالات بهر ساینده موجب بدشگلی مردم مخصوص به خوانان عمده الملک گردید و بهر صورت فرخ بادشا
را آخر با تحرات تمام از طرف عمده الملک بهر سیده بدخواه سے او در ویش روح یافت اما در اخبار آن فائده نریده بهر ارس
گذرانید تا آنکه عمده الملک روز سے اخبار نقیصت مقدما با بادشاه شروع نموده سخن را طول داد و بادشاه را استماع آن
گرا نشت به گفت عمده الملک بهادر باز روز دیگر عرض خود امید نمود عمده الملک گفت دوسه کلمه است با پیشیند بادشاه مبر کرده
باز عاده همان سخن نمود باز عمده الملک همان جواب داد تا سه بار همین اجتناب و لازم عمل آمد و خواجیه سرایان که اکثر تنگ
خوبه و خلق می باشند در زلف و زلفان خان ناظر که درین صفت از دیگران بیشتر و خدمت نظارت بادشاه سے و بند دست اکثر
ابواب و در خانه و درم بهر سے سلطانی با و مفوض و غلام میر آباد اجد محمد شاه بودند تنگ گشته زیر زبان گفت اما این قسم که
عمده الملک هم شنید که همین امر در قصبه میوزنان هم سایه را هم با تمام باید رسانید عمده الملک بر خفته غلامان را چو بار که گفتند
عمده مای دولت و سلاطین چنین جسارت نمایند و در جواب گفت که اگر غلام غلام یا دشا سیم نه غلام دیگران عمده الملک
با بادشاه گفت که اگر این ناظر است غلام بدربار نخواهد آمد بادشاه استماله و نموده گفت خاطر شما غریب است آنچه مر می شما باشد بران
قسم خواهد شد عمده الملک عرض نمود که اگر خاطر غلام بندگان حضور منظور دارند خدمت نظارت بغلام غنایات شود و غلام نفس لایق
را از طرف خود بران کار گمارد بادشاه قبول نمود عمده الملک ادب غنایات بجا آورده عرض گشت و آگاه خان خواجیه بر سے را که
دار و نه دیو نمانه انش بود تجویز نموده اسیر و درین کار ساخت اما بادشاه در فکر افتاد و ناظر روز افزون خان گفت که مرا از دست
عمده الملک در همین احوال زندگی دشوار بود و هر گاه بند دست نظارت هم با اختیار ایشان روز زندگی دشوار و سن بطور
سقیم ان خواجیه بود و گفت اگر مر شے یا دشا باشد تعدادش تنگالی ندارد و بادشاه گفت اگر شے تواند شد در ناک بناید کرد
که بعد رفتن بند دست نظارت بهر دست ایشان باز پیچ شے تواند شد روز افزون خان در تلاش شخصی که فائز شے تواند شد

هفتصد و پنجاه و یک سال و یوانی خالصه به محمد احمق خان و خلعت شش پا در عطا شد در و پنجشنبه بیست و چهارم در کجری خالصه سه و نیم
نمود و در چهارشنبه پنج شعبان آخر خان در وقت گذرد از آن فوت نمود و غره رمضان در آن گذشت و پنجشنبه و هفتم
داروغی گردانان پرستور پدر پسر و چاچا خان رحمت شدر و پنجشنبه بیست و هفتم ذی الحجه نام خان موبه دار کابل به اکه از دست
احمد شاه ابدالی گرفته آمد بود و بعد از آن وقت خلعت شش پا در عطا شد و پنجشنبه و نهم ذی الحجه نام خان موبه دار کابل به اکه از دست
پاشی و امانت و چشتائی افاغنه آنجا منور ساز و رحمت شد

ذکر سوانح سال شصت و یکم از نایه دوازدهم هجری نبوی صلی الله علیه و سلم

همه سوانح این سال در دوازدهم هجری نبوی است احمد شاه ابدالی در مدت بیست و یک سال در کجری
در گذشته هنگامه در و جنگ و عود و دیوس احمد شاه بخشت مورد ثابغه جمادی الاولی آمد ایدانت بنابرین ساخته
نموده هنگامه خانه و قلع نگار می گرد و محضی خانه که این احمد ابدالی در اصل از کس زاده است و دیوس افغان ابدالی دواز
جمله رعایای دار سلطنت هرات است بعد قهر و غلبه شاه پشته از آن خود نادر شاه افشار مقید و بهران پاوشاه گمان می گردید
از جمله غلامان شاه و بعد از آن مورد لطافت گرفته در ملک صحبت سیاهلان شاهای مسلک گردید و در خیر ربه جنگا شاهی
رسید چون نادر شاه از دردمحمد ابراهیم و فرقه اترک آنجا بنابر پشته آمد و اوت جماعه مذکوره با خود ملحق بود جماعه افاغنه و
افغان توران را بعد قهر و غلبه فرمودن مورد لطافت خویش گردانید و اکثری ازین جماعه را سالار لشکر خود مقرر کرد
اقتدار عظیمی بنیاد بخشید بود بلکه افاغنه را زیاد از جماعه اترک توران ناب و توان داده منظور نظر افغان و دولت
داشت بعدی که بعد فتول شدش اکثری از مرد ساس فرقه افاغنه دعوی سلطنت نموده در تبار بعضی حاکم ایران تسلط
و کشتند از آن ملک بود از آن خان مالک سی هزار سوار که دم اقتدار زده و از کیم خان زنده باب تیغ آید از غله اقبال او را فرود
نشانیده غلام سرکار خود ساخت احمد ابدالی هم از آن جماعه است اما او با امانت قلعی خان آخته که نادر شاه هم از او در دل حسابی
می گرفت در انقلاب قتل نادر شاه مذکور از لشکر گرفته بعضی زرمای زنانه ظاسپ جلار را که بمسکوش میرفت در راه متفرق
شد و برخی از دیوس خود به سر ساخته و صاحب سکه و خطبه گردید و در و دوازدهم هجرت بار اتفاق افتاد و بتدریج افشار آمد و در و
درین ادراقی زبان قلم سوانح رقم خواب گذشت بار اول در ملک ملازمان رکاب نادرشاهی او خسته نمیداد و بعد از آن
آمد و از سال اولی در کاب نفوذ و تسلطش معاودت نمود

ذکر داعیه احمد شاه ابدالی معرود بدترانی به تسخیر هندوستان و در و دوازدهم هجرت و معاودت بکابل
وقند بار بتقدیرات این دمنان و همیاشدن اسباب سلطنت او بعنایت خالق زمین و آسمان
احمد ابدالی منظور نظر تربیت نادرشاهی گردیده اوقات بآبرومی گذرانید در سال شصتم زمانه دوازدهم هجری نبوی
صلی الله علیه و سلم نادر شاه پشته رخصت گرفته بخانه خود آمد عند المعاد و در زیارت آستانه لایک آستانه امام الان در کج
سلطان ابو الحسن علی بن موسی الرضا علیه التحیه و الثناء آمده بعد از آن از آن جناب قدسی تائب و در و از آن آستانه
در و پشته شاه معابر نام را دید که خمیه محقر مثل اطفال در جو از رزق خالص الانوار بر پا کرده بر سر او ریخته استاد و پیر رسید

که در پیش این چه غمید و چه بازی خفته است و در جواب گفت که تویی احمد ابدالی گفت ای غم است که وقت دردن نادر شاه
 می غلبید و تو در آن زمان پادشاه می شوی احمد کی راز رفته است خود را بنیادگه است که علام در پیش بوده بر احوال غیر مذکور
 بناظر باشد و هرگاه غلبه وقت و تاریخ بر ضبط نماید و خود بخود مت نادر شاه شتافت چون نادر شاه گشته شد محمدتقی خود
 از لشکر که بنحیه بنشیند مقدس رضوی رسید در آنجا رفتن خود را جاسه فیر رسید و اظهار کرد که فلان وقت و تاریخ آن غمید غلبید
 احمد را صدق قول در پیش به طبع وقت غلبید و غمید گشته شدن نادر شاه ظاهر شد سلطنت خود امید داشت و قوم خود را
 خراج آورده محمدتقی خان شیراز را که معروف باخته و نادر شاه هم از او دل حسابی بر میبرد گفت و در ایام مذکور در آن نواح بود
 با خود مشفق ساخت بسبب لقب آفته نادر شاه و قتی بر او غضب شده غایه او کشیده بود و بساعت مختار بعد از قیاد قوم خفته
 سلطنت پس از در تحصیل موی کامل را که نام خان صوبه در موی مذکور با خود نادر شاه و میر محمد سعید نیز در محلات خفته نور محمد خان
 الشیخ رسیده ذکر با خان را بهایا میسر بر دیگر متصرف گشته و هر دو کس را سر کرده گرفته بر سر افغان قلعه که از طرف نادر شاه حاکم
 قندهار بود و خانه او را بکشت و قندهار را به تصرف گشت و شاه صابر در پیش فرموده است بهاجت تمام همه را خود گرفت این شاه
 صابر بوده است ملال خور غلبید مشهور کامل است او هم در پیش بود و مقتدرانه جانشه تو را به القصد احمد ابدالی نام خان را
 بعد گرفتن خزان تکلیف صوبه در می کامل بر ستور عهد نادر شاه نمود و خلعت داده نخست بر موش و در آنکس بعد رسیدن
 بکابل مبلغ پنج لک روپیہ بجا میآید فرستاد پنج سوار در آن احمد ابدالی همراه در نام خان قبولی خود چون بکابل رسید از خانه
 آنجا ظاهر کرد چون بناسه کار آن جانشه بر ندع و دعاست او را به مبلغ مذکور خارج از قندهار خود ظاهر نمودند نام خان گفت
 که اگر زبانی دیدم یا نه باز خواهم دید و بی کینه گفتندی می بگویم نام خان گفت که حاضر من شش نیست قسمی است فلان و شد او
 در میان آوردند نام خان سواران ابدالی را بر نادر احمد شاه ابدالی با ستیاع این خبر بعد از دو دیدار خانه کامل با نام خان
 بر محمدتقی خود کناره گرفته نام خان ناچار از کامل پیشا و آمد و فیض در بار استیحا ساخت آفانه کامل مسدود و رود
 ابدالی با او پیوسته دلاکت به بنیاد پیشا و رود نادر احمد شاه پیشا و رود نادر خان مع ناموس شخص گشته همه آفانه بر درخت
 در آن زمان شاه نواز خان پسر در خانان برادر خود بخشی خان را از لاهور بدر کرده خود را صوبه لاهور و ملتان دم از استیقلال
 کرده بود و دیدم یک خان که شیطانی در صورت انسان بود در فکر بر انداختن خیال دولت شاه نواز خان فتنه داده باو گفت که
 شما فقط به پیشه زاده در الملک قمر الدین خان بهادر رید و یکی خان هم در امانده پیشه زاده دوست و در دست شما که بنحیه
 حضور در زیر پادشاه رفته البته وزیر در بر هم کاست شما قصوری نخواهد کرد و نخواهد گشت که شما باغ البال بوده مگر سینه
 کنید صلاح آنکه احمد ابدالی که در خولام از سلطنت می زند با او در سازید که او را بقتل شما از مقتنات و ناکید است
 آسمانی خود به پدر شاه نواز خان راه مملات با ابدالی کشاده فوشت که سلطنت از شما و وزارت از ما باشد ابدالی که هرگز
 گمان این قیم اموز بهت سجدات شکر قبی خود عهد نامه حکم مشغول گواهی رویه ساسه لشکر خود فوشته معصوب معتمدی خستاد
 بعد از آن آتش یک خان زکی دیگر بنحیه قمر الدین خان در زوشت که مرشد زاده مسلک خود سری پیوده سخن ندوان و صفا
 نمی کند و با احمد ابدالی راه مملات کشاده اگر از حضور قبی او شان شود راه هم بجان اتناس میسر می شود خند قمر الدین خان
 جابروناچار خطی بقلم خود در کمال قبی نگاشت متضمن آنکه از خانه ان نامک حاسه گاسه شده زمار که بنحیه اراده ما
 شما امید و جفت که در قبی اطاعت قبی افغانی پیدا و دل نموده اید باید که هر دو مذکور زاده تمام حد و چند دستان را

سرخ نمائید که هر پنج صوبه کابل و کشمیر و هند و لاهور و ملتان در عمل آن نور چشم خواهد بود و دین جانب را بهمه وجود معروف ابد و اوست
خود را نیز شاه نواز خان بود و در خط خالوی خود وزیر الممالک قمر الدین خان مغرور گشته بود که با احمد شاه فرود بود و بسیار کینه را در پیش
و آدینه بیگ خان از راه بد خواری بر این نقیص عهد بطور مشوره نمائید تا نمود ناصر خان که متعین گشته بعد افتد ابدالی می گوشتند
از نقد آن و خاثر غلات و قلت فوج عاجز گشته چاره در فرار دید بخشی ناصر خان کمر جان شاری بسته التماس نمود که یک روز با یکدیگر
می توأم گردن شاهتیب بد روید بعد فاصله یک روز در دو شب کسی بهستانی تواند رسید ناصر خان با سعد دوس از قلعه بر آمده بحال
تبا به قدم در بادیه فرار گشت و بخشی یک روز در شب بنگینده مقتول گشت و ناموس ناصر خان در دست ابدالی افتاد ابدالی
پاس خاندان آن متعین که دختر تبر دست خان نوه علی مردان خان بود و نموده معز و کرم گشت و از خسر داد ناصر خان
بلاهور رسیده در سجده فرو و آمد شاه نواز خان خبرش شنیده برای دیدنش آمد و میانه نمود که بین جابا بخند با اتفاق با ابدالی
خوهریم بنگینده ناصر خان قبول کرده اظهار خشنود بنماید و شاه نواز خان شخص گشته خاندان ناصر خان را همراه برد و جمیع
کارها سنجاست امارت از خیام و فرس و اخیال و دیبوسات و باد و در چرخ خانه و آید از خانه و غیره همه باین شاکسته سرانجام داده
مع چار لک روپیه نقد براسه ناصر خان فرستاد احمد ابدالی خسته متعین طلب انیاس و عهد نگار گشته از پیشا و بر بر اسه شاه
نواز خان فرستاد شاه نواز خان جواب صاف داد هر چند ابدالی در خلاص و وفای نزد از طرف شاه نواز خان صدای غیر از
شفاق و وفا بر نخواست شاه صابر که معتقد ابدالی و بر او سابق از شوخین لاهور بود و تنها بلاهور آمده در خانه سینه
عبد اسد فرود آمد شاه نواز خان خبر او شنیده آدینه بیگ خان و راجه کوثر امل بر فرستاده استعلام نمود او گفت که مرا تهمینه
باشما یا نیست اما حقوق این شهر که منشا و مولدین است و حقوق مردم این شهر و حکاش که با اینها بسر برده ام برگردن است
بنام برین می گویم که بد عهد می پیش خلق و خالق مدوح و مجود نیست و تیغ شما با تیغ احمد ابدالی برابر نه گشت چه صاحب تیغ
از جواب است و تیغ او از آهین گشت نه تیغ هر دو از آهین است اما اقبال او در عروج است اقبال شما با اقبال او بر نمی آید آدینه بیگ
نزد شاه نواز خان آمده نقل اقوال پریشان او کرد و او را بر سر بست نمود بهر صورت معاصمه دشتی در گرفت و فقیرانه کور حواری بخشی شد
تا نظر بدیش نگردد احمد ابدالی با جارا پیشا و نهضت نموده فاصله لاهور گردید شاه نواز خان با فوج بسیار و سامان بے شمار در
کمال اقتدار برین شهر متصل با بادی معسکه ساخته مورجا اهلان نام کرد و کمال جنات و ملاقات متعدد محاربت ابدالی هم متصل
رسیده لشکر آر است شاه نواز خان از درویشی شاه کلب علی نام که در جعفر دخی گشت کسی را فرستاده استعلام نمود که با ابدالی این
جنگ چه خواهد بود او گفته فرستاد که ام در بر شما دشوار است اگر جنگ نشود بهتر و از نظر شمار است هر قسم و هر گاه که بخوانیم بنگینده
شاه نواز خان آدینه بیگ خان و کوثر امل دیوان خود را فرستاده بسروران لشکر مانعت کرد که ام در کسب ترب ابدالی برون نرود
و اگر آنها ندرند از اندرون لشکر مدافعه باید نمود و بخاطر جمع پیچیده و درگاه خود استودا وقت طعام رسید بدو دستور آن گشته طعام
می خورد و آدینه بیگ خان و بعضی سرداران حاضر شراب طعام بودند که ناگاه آواز توپ میسموع شد بعد آن آواز توپ دیگر
بعد استفسار معلوم شد که سواران ابدالی نمودار شده بودند و دو صد سوار قزلباش طایفه سرکار بر سر و لشکر فتره بر آنها تاختند و آنها
بر گشته بعد ساعتی سواران دیگر زیاد و قوازل جوید افندند آنها را نیز بشاک توپها را نند بعد یک ساعت سوارهای از
همراهمان بخشی آمده عرض نمود که ملک ما باید نمود شاه نواز خان خبر شده پرسید خبر آورنده که چنان سواران قزلباش بار و کرم
خود بر آنها نازند آنها که دهنز کس بودند بر آنها تاختند قزلباشان سرکار که دو صد کس بوده و در تاب نیار و در و گشتند و حفظان

شکر یاس نوکران هر کار توپ خانه سزا دارند ابد الیان که دو هزار کس بوده اند درین آنها جلوه زور و اورشگر رسانیده شور و ستیز
برگشته اند شاه نواز خان فرمود که ناچم سوار می شودم و آردنی یک خان رفت که بعد کوشی رسیده ابد الیان از آنکس بیرون باید کرد
آودنی یک خان پشت قبول برید که گدشته رفت و بطرفی دیگر تماشا می دریا شاه نواز خان حکم تا کند فرستادند که از آنجا
نمودند و باریه شاه نواز خان رفت خود سوار استاده مردم تا کند می نمود تا آنکه شاه نواز خان از شب گذشت و ابد الیان
برگشته بجای خود نشاند اما شوب که در لشکر خواست و آودنی یک خان روز روشن برگشته داخل شهر شد و از فرار کشاد یافته اکثر سوار
خانه اسب خود گرفتند و در پی هم گدشته میرفتند شاه نواز خان برگشته بسر آمده ای خود رسیده خواست که از قبل فرود آید شوهر
عمه اش که در خواستی خود قبل سوار بود میانه نمود که در چهار شهر گشته باید بیگانه شاه نواز خان قبول کرده ای گفت این وقت
در خیمه فرود می آیم و در اتدک ام روزی تا نیم ناهنجت برانته را از بعد برده گدشته که در خیمه فرود آید پسین که قبل
سواری شاه نواز خان از در خیمه بایستد که گشت مردم لشکر محل بر فرار و نموده تور زبان ترک حرم دست بغارت کشادند و در
خیمه شاه نواز خان در آمده اسباب رکاب چهار غارت نموده شاه نواز خان حیران قدرت که در گدشته نازل و در خانه خود گردید
سر دران لشکر بعضی ها گدشته ناسه ملاقات و مصاحبه می گدشته که بخشی آمد شاه نواز خان احوال شاه مبارک رسیده او عرض کرد
که در غلوه نگامه و از دام فقیر گشتیم شاه نواز خان بر آشفته سنگ فرش برداشته بر سینده او زد و گفت که کمال روی ملاقات هم
تواند ناکام رسیده با سه شهر بفرستد و منده و قیج و جهران بهای بیفته خواجهر بیان داده ملاقات راه فرار رفت و بعد
قلبه غم گشت و لشکر افتاد و قیج و نظر نصیب ابدالی گردید صبح ابد الیان در شهر در آمده دقیقه از شب و غارت فرود گدشته
آودنی یک خان هم وقت شب مع حساب بمانی در رفت و شاه نواز خان از دست تور انیان ملازم خود او بجا کشیده در راه بوزیر
رسیده وزیر اورا بشاه جهان آباد مدد فرمود احمد ابدالی بعد این تغییر با سه تنواری چون بی خبری مردم هند و فراق امرا
انجیا و سستی با شاه در رکاب نادشاه برای امین شاه برده نموده بود و فاصله فیخر شاه جهان آباد گشته ابتدا می سده احدی
و ستین دانه بعد املت از ملکه لاجور مع نفی خان آخته که سالار فوج قزلباش بود و سه توجیه بوسی شاه جهان آباد آورده شاه
اوراک این خبر نموده پس خود احمد شاه با سالار فوج ملازم هر کارشای و توپ خانه با وزیر املاک اعتماد الدوله قمر الدین خان و
ابو منصور خان بهادر معتمد جنگ در اجده اشتری سنگه سواکی پسر اجده سنگه و دیگر اجده سواکی اجیم از راه شور و فیر با فوج
غنیم بیدار شده او را مورد و تباریج میجیج حرم اکرام سنگه یک هزار و یک صد و هشت و یک سحری معتمد جنگ ذوالفقار جنگ و
شیر جنگ و معین الملک و غیره پس آن قمر الدین خان وزیر و دیگر امرا سه نامدار را بر سه از وزیر آمده بطعاسه فغنیج مشمول
حوالفت فرموده و هشت نموده و تباری وزیر املاک اعتماد الدوله قمر الدین خان را با شاه بدست خود قیج بر سر
لبسته و طر با دوله از سر کستان خود آورده بر سر کستان وزیر گشته جنگ ابدالی شخص ساخت ذوالفقار جنگ سادوت خان و بطعاسه
احد ملت بخشی گری سوم از انتقال عمده الملک سرافرازی داده با تالیقی شاهزاده مقرر فرمود بخشی گری با هم از تغییر سادوت خان
بمحمد امین خان و خطاب بنجم الدوله رحمت شاهزاده با افواج مقرر از هر هند که مشته کنار دریا سه تلج بر بخت
ما چیه و از ره رسیده و پادشاه ابدالی با فوج همراسته خود که به چیز معتبر زیاده از شمشیر و هفت هزار سوار نموده اند
از دره لودر میانه بالابالاد داخل سرهند گردید و سیر دریم ریح الا دل سده مذکور شهر سرهند را تاراج و هر که دست بر ارق بر زد
او در مقتول ساخت شاهزاده خبر و حصول ابدالی بشهر حرم قوم شنیده فغان توجیه بوسه و غوغا کرد و مقابل ابدالی

رسیده بقابل ستم و هند که برآمد از عهد فوج ولایت خارج از مقدار خود دیده شکر و مهربانی که قلعه غریبست گرد لشکر خود
می آید خضر خندق نموده عساکر موفوره خود را در بنایه حصار گرفت و از باز دریم بریح الاول تا میست خیمه ماه مذکور تاش قتال در
اشتغال بود و قدری از آزار بهای بعضی اجناس و بعضی از اسباب آنها و توپها که از لشکر وزیر و شاهزاده عقب مانده بود بدست
ابدالی افتاده و اسرای جنگ با حصار و شکر سر آمد گولها و دانهها میزد و با وجود کثرت عظیم لشکر هند و ستان محصور تر میشد و
افغان بودیست و در دم شهر هر قوم افتاد و دله وقت چاشت نماز در خیمه خود خوانده بعمل بود که گول توپ از لشکر ابدالی چون ملش
رسیده کار و تمام ساخت و در راه پسری سنگه و غیره را در جای دیگر که میست سی هزار کس بوده اند از شسته شدن و زیست از اشتغال از دست
پای فرار در بادیه فشرانگه آشته راه وطن خود گرفته صفدر جنگ و معین الملک پسر وزیر مع شاهزاده با وجود درخت بزرگ مذکور
پایدار می نموده جنگها سه مردانه می نمودند و وزیر که میست و ختم ماه بود محمد شاه ابدالی با جمیعت خود از حاکم نموده بر مورچال فریز پوریش
آورد و معین الملک پای نیات افشرد و داد و دلاوری و بهادری داد و جانفش خان و اکثر سرداران و وزیر بیاس حقوق دیرینه
جان شارسه نمودند و در پیگیری از لشکریان و وزیر طبعه شمشیر تنگان خود توار در پای دغا گردیدند و صدقات جنگ بتبار اتصال
شاهزاده با معین الملک بر قضا سه محمد شاه هم سرت کرده قرب بود که ششم خیمه قطیعه با فوج هند برسد صفدر جنگ بمشاهده این
حال فوجی بکام شاهزاده فرستاده خود جمع تعلیه را بیاورد با ساخت و در محله با سه جلوی در و از حیوان و دانههای جنگی پیش انداخته
در میان معین الملک و ابدالی حاضر آمد و جنگ عظیم در پیوست چون فوج ابدالی صدقه جنگ معین الملک از دست
بهادران تورانیان و غیره بر میان شاهزاده کشیده بود که ناگهان صفدر جنگ مع فوج گران با انوار توپ خانه و بان تاش باران
بر سر آنها رسید و بعد برین فوج تاش بار ایه با سه بان که بدست ابدالی در هند آمده همه فوج بودند در گرفت و غیره از آن
بان خود نیز در لشکرش منتشر گشته رتبه قیامت بر انگشت و اکثر تورانیان ابدالی را بر خاک میدادند خسته سر و دیگر رتخت انتظام
فوجش از هم پاشیده شکست بر لشکرش افتاد و ناچار بشت بمهر کارزار در راه ابدالی پیش گرفت و فتح و ظفر نصیب او بدست
دولت یا دشا هندوستان گردید و شاه در آنی و قبی خان آخته پایدار برپا نموده مقابل فوج هند تا شام قائم ماند و هنگام
شب بعضی بنامها که الفیل فیه شد که آن نیست بصدر جنگ در ده منبع جبل رحیل فروخت و اعلام مر حجت بسوی کابل و
قند بار بر افراخت محمد شاه با شماع خبر ظفر و جان فشانی اعتماد دله و در دوات نمایان صفدر جنگ و معین الملک و تنفسان
اعتماد دله دشا دمان گردید در معین حیات خود که شروع بسیارش بود که موبه داری لاهور و ملتان معین الملک بخشید و صفدر جنگ
مع شاهزاده و جمیع امرای معین طلب حضور نمود و شاهزاده معین الملک را از ظرف پدر خود خلعت و پهناد حرم سلار در ده بطرف
لاهور مرخص ساخت و خود مع صفدر جنگ بسوی شاهجهان آباد اعلام معاونت بر افراخت چون مرخص محمد شاه و بدیدم شد و اد
می یافت و نازار دیده ظاهر گشته مرگ خود مشاهده می نمود شقه های طلب برای صفدر جنگ و پسر خود و تواری فرستاد و بهما با شجاع
مانند آستانه جاده و جلال بودند که ناگاه متصل در نواح پانی پت خبر حلت محمد شاه قرع باب آسمان اینها گردید و محمد شاه
بست و هفتم ربیع الآخر شروع سال سی و یکم جلوس نمود که مطابق سنت با سال احدى و ستین و دایه بعد الاالف ملت نموده
و ابمشوره جاوید خان و سخی خان و غیره بدارکان حاضر سلطنت و ملکه زانی مردن او دستور و چند روزی لاش او در محل جسد
عمده الملک بقتضای حدیث شریف لکمانین تکران از دهن محرم ماند بعد تحقیق خبر و تقدیم مرآتم فخریت که شاهزاده در مرگ پدر
مخفی بعمل آورده انفرار یافت صفدر جنگ برای شاهزاده چتری آراسته و در ساجت مختار بر سرش گردانیده و تهنیت

سلطنت داده همچنان نصرت وقبال در سودا در اختلاف شاه جهان آباد رسید و چند شاه فرقه جادی الاولی روز شنبه سال
مذکور در باغ شاه مار دلی بجنوب جمع ارکان دولت و عیان ملکیت سر برآید سلطنت هندوستان گردید منش محمد شاه را بعد
قرب و موصول شاهزاده پشیل برآورده و جمیع امرای حاضر مشایعت نموده در فرزند شاه نظام الدین متصل بقبر مادرش که در مین پیا
برای خود تجویز نموده قبری آراسته بود و دفن کردند محمد شاه ختم جادی الاولی از باغ شاه مار دلی بر سواری تخت روان بعد مرور
دو ساعت از روز یکشنبه داخل قلعه شاه جهان آباد شدند و در جمیع دوازدهم سید جامع رفته خطبه بنام خود شنیدند و در فرجه سوم
جادی الاخری مرضی خان مرحوم در فرخنده شانزدهم ماه مذکور مدینه خان مرحوم رحمت الهی و مل شدند درین ایام فقیر گرفتار فکاح
و تشویشات بنابر اسامه شمشیر خانی گذشته شده بهیبت جنگ که در لواح قازمی پور شنیدند و برای انتقام بنابر اسامه رسیده
از پنجاه عزم خدمت و الگشت و تقصیر بری که در انگوشت آن مرحوم و آن جناب از طرف خان فیروز جنگ غلبت یافت جابه
حاکم جمیع برگشته های چکله مذکوره و بدو آن و شاه جهان پور و غیره بود رسیده اوقات می گذرانید ناگهان حادثه عظمی در پنجاهم
روس داده رستگاری از این بلایه برآمد و ذکرش از سطور آینده بخور می یابد

ذکر که تخت علی محمد خان رو سیله از سرهند و رسیدن بر بیله و نمک بحرامی سپاه و الی در محوم
و رستگاری از این بلا سینه ناگهان بوفادار می و جوان مرده قطب الدین محمد خان

والد مغفور چنانچه مذکور شد حاکم سکنده بیاس عنایات منفرد جنگ بود که بنده مرخص گشته به پیغم آباد رسید و بلا است جناب
والده مغنیه و اقامت و دلی و دیگر قربتیان خانوادۀ مهابت جنگ خاصه بیست جنگ خوشنود و باد ختر خان خود که مشوب
بود کتخت و در جنگ مصطفی خان رفیق بزرگان بوده حسب الحقد و زندقه از بیجا بتقدیم رسانید و والد مرحوم را با منفرد جنگ
بعد سالی بهیبت ناپاکی گشته از کار چکله سکنده استعفا نمود چون پادشاه مغفرت پناه محمد شاه تبر فیست منفرد جنگ و عهده
نواح مراد آباد و سنبه و بر بیله و غیره را از دست محمد رو سیله تزارع نموده او را منسوب و حواله عتقاد والد و چنانچه گذشت
فرمود قاتل ممالک در جاگیر و امتحان هر کسی که بود بدست شان آمده در رفیق و رفیق آنجا با مختار شدند محال بر بیله و غیره
که جاگیر مفت جابه بود و از مدتی بنابر تغلب رو سیله بدست است آنجا خاطر خواه خان فیروز جنگ عین پور مفت جابه صاحب سپرد
محالات مذکور میسر نمی شد بنابر نظام آنجا که با وجود رفیق علی محمد خان بر سرهند از اران افغانه در اینجا موجود در شیهه ماسه خود
روانیده زمیندار آنجا شده بودند و زمره هندو بدست آنجا هر کسی را بر آمدن منع بود و والد مرحوم را فیروز جنگ برای حکومت
آنجا تجویز نموده بر نافت خود خواست و نامان خود فرستاده ایشان را طلب خدمت و بکار بر بیله و منفرد محال تراج آن برگزیده
اسباب مناسب همراه داد و والد مرحوم بعد ورود در آنجا رفقای و ملازم بسیار فرستاده و در نظام آنجا کوشیده مسخر ساخت
بعد انقیاد اکثر افغانه آنجا بر شل سرد خان ساکن بر بیله و شکل خان مالک تهر ویر احمد که رو سیله از اولاد شیخ عبدالقادر گیلانی
پیر زاده افغانه بود ملازم خود ساخته و این پیر احمد بابک هزار و هفت صد سکن لازم بود و دیگر پیر و دوسر در نزد وزیر قریب بدو نیز
سپهره داشتند در آن وقت قطب الدین محمد خان بهادر برادر زاده فرید الدین خان از غفاریه الدین خان که حاکم مراد آباد و
علی محمد خان اول لازم کارش بود در قلع جاچست سکونت و زمره با والد مرحوم سازعت آغاز نمود اما خزانۀ در قلع حاکم دولت و
مواظط پذیر گرفته نصیحت نمود و سوسه نیخشید بفرست فاصد بنیدار شد ز قلع جابه قطب الدین محمد خان بهادر

خود بنده بشتیخ ممتاز و در نام آورده اسر زنده و خانوادہ انہما از جملہ مستعصیان بکلمہ یغنیان آنکہ اہل لبت علیہم السلام بودہ و
 قطب الدین محمد خان صاحبزادہ آن و یار بود بسبب تقرب والدہ مرجع معاملات گشت ازین سبب زیادہ تر بر زادہ نگر کو شیر گردیدہ
 تارک رفاقت والدہ و قاصد فتنہ انگیزے شدہ و فاعلہ اطراف کہ اکثر رعایا و بعضے نوکری پیشہ بودہ اند افتال زمان او را
 سعادت شمرہ بر سر او گردانند و الدنا جا بردارند و گوشتال او بر آمد قطب الدین محمد خان مقتدرہ پیش گردیدہ و شخرم مساکر بود
 ہنگام مقابلہ و مقابلہ ہر احمد فوج را و دھندہ کردہ یک ہمد را با ہمداران آژودہ مقابل قطب الدین محمد خان گذشت و خود
 مع سعادت ان در بناہ خرابہا سے و ہیکہ در ان میدان و در بعض زمین تنجاہزار عیشگر بود و در کین والدہ استناد قطب الدین محمد خان
 مع ہمد ایہان یادہ یگانہ و بند و قمار دست گرفتہ در میان فوج مقابلہ درآمد و در دی و در دی دادہ و در مقام شمشیر
 بند و ق مینو دی گویند کہ درین کار زاری کیہ را نشانہ خود ساختہ بند و ق بر سینہ گذاشتہ است کہ دیگرے شمشیر شیدہ از ہر کس رسید
 و یا نگ زد کہ قطب الدین محمد خان ازین گیر و خان بہادر نشانہ سابق گذشتہ ہمین را نشانہ ساختہ گفت بگیر و زد و نگند
 یابین ہوشیار سی جنگیدہ و دشمنان را بر فراک و خون لفظانیدہ صفوں مقابلہ انگاشت و مخالفان را از پیش رو برداشتہ گشت
 فاختہ داد چون درنگ و تازانہ کی دوز تر شدہ و و پیر زادہ مع سعادت ان خود کہ در کین والدہ استنادہ بود و والدہ را با معدودے تنہا
 دیدہ ناگمان نمایان گشت و اہمہاسے خود را عیان داد اکثر ہمد ایہان والدہ مرحوم را پاسے ثبات لغزیدہ عارفان را اختیار آمدہ و ہم
 از فطامیت و جلالت باز خوشہ نیل سوار سے بیرون کردہ و اخیہ جینن بزمین میدان فرمود ہر قطب الدین محمد خان کہ درین
 دون ملکیت و ہمد والدہ بر یک ہمدار سے بنابر پاس خاطر پیرش سوار بود و والدہ از جلد سے مخالفت نمودہ و معروض شوہ
 کہ تا ما زندہ باشیم ما و ندان زمین جبارت نمی باید بعضے از رفقا سی او در قریب سے والدہ و خلعسان آن جناب و منتصیان
 رکاب از اسب ہما فرود آمدہ با دشمنان در آویختند و بر سر ہمد گیر گشتہ خون اعدا را با خاک مہر کہ میفتند خیرہ سر سے دشمنان
 اندکے فروشد ایام ہمد و ہبلہ جان قسم در سماجت و ہرام بود درین ضمن قطب الدین محمد خان خبر یافتہ متوجہ این
 طرف شد پیر زادہ بر کسک او چون شمشیر گشت و ضرب دست بہادران عصم اکلن رکاب والدہ خود بودہ و قاصد
 نیا و ردہ قاصب و خاطر گشت کہ ہم نصرت از دی بر پرچم علم والدہ و زیدہ فتح و غیرہ سے اختصاص یافت بعد چند سے باز
 آن ہمد شور شے نمودہ گوشتال یافت و جمیع منافذ ہمد حساب گشتہ ہر کی بسوہ رخ داد و یخوہ خودہ و والدہ مع قطب الدین
 محمد خان و رفقا در ادران و قریب یکلام و آدمی گذرانیدہ تا آنکہ در ہجین سال امدی و ستین و ما بعد الالف فقیر نشو و قیام
 قدوم والدہ قیل از سنوح و قلمہ شمشیر خانی در عشرہ اخیر محرم از عظیم آباد کو حیدہ او و صفرا و ادلی ریح الاول بر بریلی رسید
 و شرف اند و سعادت قدیموس گشت درین ایام شاہزادہ حسب الامور با بقا قی و زیدہ و صفہ جنگ چنانچہ گشت بہنگام
 احمد ابدالی رفتہ ظفر یافت و علی محمد خان روہیلہ از سر ہند کہ بام ذریہ طکم اتجا بود و زمست یافتہ مع سی چل ہزار نفر افغان و
 روہیلہ از سر ہمدان پور پور پور و پنچورہ جو رہنا نمودہ عازم ضلع مہرا آباد و بریلی و غیرہ ملک قدیم خود گردیدہ و مہرا آباد و غیرہ را
 مسخر کردہ و خود بہادران خود نشانیدہ جوہر لگانہ و فوج لازم والدہ کہ اکثر افغانے مسکنہ اتجا و قارب علی محمد خان بنابر و معلست
 کہ با ہر یک داشت بود و نہ خرب موکب او شینیدہ یکبارگی بر گردیدہ و بیوت اقامت والدہ را کہ در قلعہ بریلی بود میانہ گرفتہ سن
 تنخواہ و محصور نمودہ و اخیہ نمک جہا سے مصمم کرد کہ قطب الدین محمد خان با و سر حدکس معدودے از رفقا سے دیرینہ والدہ کہ
 ہند وستان زبائن شاہ جان آباد و بعضے از قارب بودہ اند رفیق مانند چون علی محمد خان بہرہ کردہ بر بریلی رسید

قطب الدین محمد خان باداگفت که کار با اینجا کشید و مقدر جنگ با علی محمد خان که انبوسه از افاغنه مانند مور و بلخ دارد و فوج خود هم بدو خواهد او گردیده نیست و فوکران در مقام غدر و کینه خواری اند و این صورت مصلحت آنست که من بلافاصله علی محمد خان دوم اگر او را بشمارا داده بدینجاست چاره این جمعه و راس این گزیناری با ما داد و نامیم و اگر اراده فاسدی از دلو خواگشت بهما بخا دورا می کشیم خود کشته می شوم بعد از آن هر چه باقی شما مقدرست بنظر خود اید رسید و الله قبول فرموده آن رفیق صدیق را هر نفس ساخت و آن دلا قدر اکثر رفتار ابر است و الله گذارشته خود با بعد دمی از محمد نزد علی محمد خان شتافت چون بدر نیامد رسید بهر بیان را بر دروازه توقیف فرموده خود با دو سکن اندرون داخل شد یا ران او که بر در و در بر تو شیخ انتفات و عثمانیش بودند حسب الامر توقیف نموده بعد آمدنش در اندرون دو سکن از آنها د عیبه آمدن نزد خان فرمودند چو بران و افاغنه در بان خراش گشته شوری بلند شد قطب الدین محمد خان گزشته باز آنها را با ستاده مانعت کرد چو بد را بغنا بطه پو ارج دفر حجت آنها ابرام آفا زنها خان بهادر گزشته بی بر سر چو بر از زد و گفت که تو چرا مانع می شوی ازین جت دیا ده تر خواغشت و قریب بود که فتنه حادث شود علی محمد خان با ستام غو غار بهند پا دیده تسکین داد و دغان عالی قدر را در خوشی گرفته بیعت عزت و دجوئی مع نفا همراه آورد و در پسند غرت نشانیده خود بر گوشه آن توضع نشست و نهایت دلداریها تقدیم رسانید بعد از آن خان بهادر اتمان کرد که معلوم خواهد بود که من رفیق سید بهایت علی خان بهادر اسد جنگ گشته ام و ایشان روزم شفاق اخوت با من مرعی داشته و سپاه اینجا با شتار آمدند شما مسلک بیوفائی و ملک بجزی پیورده در مقام شفاق و شقاق اند اگر شما را نیز بهین قسم منظور باشد مرا خص نموده خود هم مع فوج به اعیانه استیصال سید شفت فرمائید تا کار از مرادمان بر صغیر روزگار بیا دگار ماند و اگر شمارا بد سے با سید منظور باشد بسباب سفر سر انجام داده ملک حرمان را به بندیدمانت نمائید تا آنها دست از شقاوت برداشته زرتخواه بغنا بطه همان آنچه نقد و جنس غیر ضروری در سر کار او شان باشد بگیرند و بهیله نکر و قسمهای غلاظت و شد و اخطا نشان را بمطمن گردانیده مخص ساخت و بجهل خود ناکید نموده بسباب سفر مفاخر کرد و قطب الدین محمد خان بهادر را خوشنود و برگردانید مشروط آنکه خان ملک با اتفاق والد شاه جهان آبا در دزدو چمی تر رسید که بهادر با اتفاق از مرادی حضور و پا دشا استند او نموده و فکر استیصال او شوند و الله با اتفاق او شان و جمیع رفقا از قلعه برآمده و پنج محله که جای معینی خارج قصبه بریلی واقع است منزل کرد و چند روز تمس پس او می نخواهد بشت مانند که هر روز احتمال پیرو د جان د بر و بود و خیز و دغان نجات داده شاه جهان آبا و رسانید در عین راه که از فرخ آبا دیش میگذشتیم خبر حلت محمد شاه برکشتن شایر اده احمد شاه قرین فتح و فیروزی و کشته شدن قمر الدین خان وزیر و تعیین شدن حسین الملک بصوبه دار سه لاهور و آمدن صفدر جنگ بهمنان احمد شاه و جلوس او بخت سلطنت در باغ شاه مار و پلی سمون افتاد اما از خبر مردن پادشاه زیاده تر از ایام سابق خودش قطاع العزیز روی داده و بهمانسان بود قطع منازل با سده ابریا گدشت چون در دوشاه همان آبا و دشیم و الله توج غازی الدین خان فیروز جنگ با نظام بریلی غیبه و محاسلات متعلقه تصف جا هم دیده و خسرده خاطر و طالب توسل با ذیال دولت صفدر جنگ شده بخانه خود نشست

ذکر معین شدن وزارت بهر اسے صفدر جنگ بتائید الله بعد اذن و رحلت نظام الملک تصف جا

احمد شاه ظهیر محمد شاه بعد در دود و جلوس در باغ شاه مار و ولایت نمودن با وید خان و نجم الدوله سخی خان و دیگر ارکان سلطنت و عیان مملکت بساعت مختار داخل دولت خانه شاهی در قلعه شاه جهان آبا گردید و تجوز تعین وزارت بنام

مصدق جنگ با وجود اقتدار و لیاقت او بیاس رضا و اندیشہ مصمت باہ درخیز توفیق و مایہ فقاہد و مصلحت با دشاہ و ادا برکن رفت چون
 آصف باہ بر جناح سقر آخرت بود و مدد مصمت پیر سے و انظار عدم رجوع خود بہ اہر آنکھ نگاشت و مصدق جنگ نوشت کہ باغض از میان
 اطفال شہا استقامت و در اختیار بہتر و انید و انتظام سلطنت تو انید بعلی کرید با زہم مادم بحیات آصف باہ کہ روز سے چند ہمدرد و این خط
 زمرہ بود مصدق جنگ جرات بخوشید غفلت وزارت نمود تا آنکہ خبر رسید کہ حجام مادی الاثر سے سال رقم ہمدرد آصف باہ و دیو داد
 بر باغیور و دراع عالم غمخسری نمود و سہ سقر آخرت پیود و پیش اور نقل کردہ در در و شہ کہ ترب دولت آباد است باین مرقد شاہ
 بر تان الدین فریب نہ فری ساقند آن زمان مصدق جنگ بہ خاطر مجمع قاست قابلیت خود را خلعت وزارت بیار است و روز دو شنبہ
 چہارم رجب بنیات خلعت ہفت پارچہ مع چار ترب و وزارت و جہا ہر سر فراز و خطاب بجلت الملک مدار ہلہام وزیر الملک بر بان الملک
 ابو الحسن خزان بہار مصدق جنگ سپہ سالار مخاطب گشت اکنون مناسب سے نماید کہ کلید از احوال عمدة الملک و اطفال و ولد و
 و محمد شاہ و مصمت باہ کہ ترب بہم بیام بقا شہا خندہ در و شہا و مصمت انہا با جان نگاشختہ ہمدردان سوا رخ با م سلطنت
 احمد شاہ و وزارت مصدق جنگ نوشتہ آید نہ توفیق و بہ انتقام

عمدة الملک امیر خان بہادر بن عمدة الملک امیر خان بہادر صوبہ دار کابل

اصل آبا سے اور از سات حسی نعمت الہی سے بعد از ان یکی از ہمداد سلسلہ خود کہ میر میرا لقب و نہت شہبخت سے میر میرا کسان
 شہرت یافتہ ہمد کی ابن سلسلہ کہ در ایران ہم شہرت دارد و مقتدران دین خاوند بہر سیدہ از انیت اشتہار و عیان با رفام
 و انظار در و در و در جہاں گیر بن اکبر بادشاہ ہمد و الملک کہ دہم میر میرا لقب و نہت بنابر ہمد و در سے باہر صورت بے رعایا سے
 شاہ عباس قہر مان ایران ہمد آمد و در حضور جہاںگیر کمال تقرب یافت اما از فرقی سپہ ان خود کہ دو نفر بودہ اند سے آہو نہتہ در
 از و بود کہ بکاسے اناسے خود زندگی از سر گیر دنا آنکے جہاںگیر بادشاہ خان عالم ساز و شاہ عباس بشارت فرستاد و از جہاں مصلحت
 ہمد در خواست پیرانش بود خان عالم بیکو تر و جے بادشاہ ایران را خوشنود ساخته دین خدمت تقدیم رسانید پیرانش نیز
 بہمد رسید ہمد از اگر دید نہتہ و اذلیل اسد خان خطاب یافتہ بدر بچہ ہالے ترقی نمود و از وقت جہاںگیر اسے آلان
 در بین خانان امارت و ہمد گے با علو نسب تو مان ماند محوسے اور و اسد خان بخشی الملک و مقتدر و مہم ب
 محمد اور نگ ترب عالمگیر بادشاہ و بدر نش عمدة الملک امیر خان صوبہ دار کابل و عالمگیر بہ اتحاد و از صدات سلاطین ایران
 سلطان در دکن بود و از این جہت فتوحات آہنا مشہور است کہ بنام او می نوشت و این عمدة الملک بنیر کمال اوج داشتہ ار
 رسیدہ در ہمد خود شبیہ و نظیر نہتہ و فتنہ و گنجی بود و ماسے کمالات انسانی باین جامعیت کم گے توان یافت
 شجاعت و سخاوت و فہم و ذہانت و ادراک حقائق و دقت الی ہر کار چنان و نہت کہ ہر فن اور اسلام داشتہ ہر یکے
 ستائش اور ادکارا سے خود سرائے اختیار سے چند نہتہ از طلبا سے عظام و شایخ کم و ہمسایہاں و خویشاں کان
 و رفاسان و شعرا و ارباب انشا ہر کہ ادراک مجتہد نمودہ مدار و ذریفہ و دشاہ گشت و یاد و خواہایش نمودہ و از راز راز
 سے کریت و چند بن کس بدستگیر سے اور از ضعیف خاکا سے با و ج نہتہ شمار سے رسیدہ و زمرہ امر اسے نقدہ
 خسلک گردید نہتہ شہرند سے و فار سے خوب می گفت و در بندہ گو سے و کتہ سنجہ نظیر نہتہ و سن بیان خود سے
 داشت کہ مستیع از تقریر دل پذیرش چون گل تکی گوش و در جہت مدح و شہ سے گردید و ہر جہاں گاہ براسے احد سے

از ملازمان اسلحه باشد خواهد ادعای مقرر می فرمود هر چند حاجت مانده باشد باز نمی گفت و سلیقه های او در آرزین هر چیز مسلم را باب بیخوش و تمیز بوده مقتدران قدر شناس باز و نمونه اختراعاتش خواسته آتانه و آهشیای خود را تقلید و تبع آن می ساختند

وزیر الملک اعتماد الدوله قمر الدین خان بهادر نصرت جنگ

پدر او محمد امین خان اعتماد الدوله است از اولاد خواجہ احرار در محمد اوزنگ نرب عالمگیر از ولایت توران در دهمندوستان اگر دیدم منصب بنجر از سجد بیج رسید و در عهد فتح سیر با مانت و رعایت قطب الملک هفت هزاری و بعد خدج و دعا ما امیر الامر حسین علی خان بهادر ابتدا سجد محمد شاه وزیر دس از چند روز سیر عالم دار و گیر گردید و قمر الدین خان در جنین جنت پدر بخشی سوم دور و نه فصل خانه بود چنانچه مذکور شد بعد استغاثی هفت جاہ و وزارت یافت اگر چه فطرت بنجار و همیشه مست بوده و خوشگوار بود اما نهایت کم انداز و خلق شاه جهان آبا بسیار لشکر گرداورد و زندگی او را منتقم می نمود در قی برور و عطف گشود لیکن لیاقت و وزارت چنانچه باید داشت بکمال جاہ و حشمت و نهایت پیش و عشرت زندگی نمود یک ماه و چند روز قبل از محمد شاه چنانچه مذکور شد جنگ ابدالی در گذشت

محمد شاه پادشاه بن جهان شاه خجسته اختر بن بهادر شاه بن اوزنگ نرب عالم گیر

خال از فطانت و هوشیاری بود و در جم بسیار و ذرا آن قدر که پادشاهان زمان باید داشت و در دست امرای مقتدر افتاده چون جرات بسیار نداشت مغلوب نوکران بود و سلطنت نیامع کرده فرخ سیر از اصلاح تو نیست و چون جوان و پیش طلب بود اوقات را به طلب گذرانید و سلطنت زیاد تر نشستی گرفت بعد تسلط پادشاه و منادوت او از بهادر بر الطاف و اعانت اوست نظر گشته بیشتر از پیشتر آسایش طلب گشت و چون آتش مدت جوانی در شسته شکسته خاطر پیاش گرفته بود دادا و احمد بصحبت فقر اخوش بود با و نهایتی نشست سخنان معقول را خوب می فهمید با سفاک و ما و ایدایه خلق خدا را می نمود در عهد او خلق با پیاش زندگی نمود و نامان دولتش بهر صورت سلطنت را آبرو می داد و قری در نظر ما بود و بسبب هوشیاری و باس بوسیدار سلطنت را بر پا داشت گویا قائم السلاطین باریه است چه بعد او سلطنت غیر از نام خیر دیگر ندارد

آصف جاہ نظام الملک بن غازی الدین خان بهادر فیروز جنگ بن عابد خان

نام او قمر الدین و از خاندان شیخ شهاب الدین بهر و دست جد مادی او سعد الله خان وزیر اعظم شاه جهان پادشاه و بعد پدری او عابد خان از شاخ سمرقندست عابد خان در عهد شاه جهان در دهمندوستان گردید و در سلاک ملازمان شاهزاده اوزنگ نرب اهتمام یافت بعد تسلط اوزنگ نرب بر سلطنت بتدریج منصب پنج هزاری یافت و دو و با منصب صد اربت سرافراز گشته است و جام برین الاول سینه خان و تسین بعد الاغت در محامه گلگنده در حرم گوشتوب از کرب عمر سبک خرام غلیطه و آخرت رفت و سیر او که شهاب الدین نام داشت از کبرایه امرای عالمگیری است بتدریج منصب هفت هزاره یافت و بهاز سجد الدین خان بهادر فیروز جنگ مخاطب شد و اغلب اوقات سپه سالاری پادشاه مذکور نیز می یافت و در

شیخ بجا پور بر القاب و فطایر با سه دیگر فقره فرزند ارجمند از خود در ایام سلطنت بهادر شاه صوبه دار بگشت گشته سنه نهمین و عشرین و نام
بعد الاغتال انتقال نمود و قفص ماه و روزان از رنگ نرسب بختاب چنین تلخ خان بهادر و منصب پنج هزار ری میند یا بگشت و او آخر
محمد شاه صوبه دار بجا پور گردید و در عصر بهادر شاه بطلان خطاب خاندانی و صوبه دار سه آوده اعتبار یافت و بعد از آنکه
زمانه بنابر اقتدار و قفص الدوله و سد خان بهادر و الفکار خان امیر الامرای سپه سالار و زکی منصب نمود لباس فقیر پوشیده
از دوا گردید و در عهد جهانمیر شاه معزالدین زمانه ابرنامه باصل منصب و خطاب سابق سرافرازی یافته سال او جلوس فتح سیح
و خطاب نظام الملک بهادر فتح جنگ و منصب هفت هزار سه و صوبه دار سه و دکن بهایه گشت چون امیر الامرا
حسین علی خان بهادر ریالت کل ممالک دکن یافت و نظام الملک بشاه جهان آباد آمد و خود را سه مراد آباد در ساخت و
چنین سلطنت ریح الدراجات پهر بانه قطب الملک بصوبه دار سه مالوه سر برافزخت و در دهه سه محمد شاه با سادات
نزد غا باخته بعضی صوبه دار سه دکن تسلط یافت و از قریب جمع صوبه دار سه بایه گشت و بعد مردن محمد امین خان پوزارت سرافرازی
یافت آخر بنا ساز سه امر سه حضور و بخراج بادشاه استغفار سه وزارت نمود و بصوبه دار سه دکن فایز شد و
بعد مصداق الدوله و منصب امیر الامرای یافته بنابر شیخ پسر خود نامر جنگ نیابت امیر الامرای که بخان خبر و جنگ پسر کلان
خود داده بر کس رفت چنانچه در دفتر دوم و بیست صفحات این دفتر گذشت و در هر یکی سال بیکوست شش صوبه دار کس که
قلم و چندین پا و شاه بود و در دشت اکثر امر سه محمد شاه دون حریه او بود و در کسم و آداب خردی با او سلوک میداشتند
اگر حرم او در دشت طلب دینا داشت اما صفات حمیده و اخلاق پسندیده هم در او بسیار و اکثر اوقات که امر را باید در او
فرایم بود همیشه صدر سر کار او فقر و علما و شایخ و ارباب اخلاق را بفرستش می رسانید و بقدر قیمت شان با خوا
می رسید و میت قدر دانسته او شنیده مردم عرب و ما و نادر و اندر و عراق و خراسان و اطراف هند و گستان و رویه کس
می آوردند و بقدره نصیب بهره می بردند از آثار خیر و دست شهر بنیاد بر مان پور که در سنه یک هزار و یک صد و چهل و یک
بنام گذارشته بر مرد تمام داد و آید از سه نظام آباد لاسه کتل خود را پور که در درانه محض طرح آبادی انداخت و مسجد
کار در آن سر او دولت خانه و بی نظیر بود و بچهل هزار ابله آمانا تاریخ احداث این آبادی و مطابق ست با سه احد سه
دو بعین و نام بعد الاغتال و حصار شهر بنیاد حیدر آباد و شهر هر سول که در وسط شهر و رنگ آبادی آید طبع موزون و دشت و
شهر و بخوبی گفت صاحب دیوان ست بعد سی و هفت روز از ولایت محمد شاه جهانمیر جادای الاخر سه سنه احد سه و
ستین و بایه و بعد الاغتال به رود این عالم نموده و تیر غلام علی آزاد و شمس علی و می در تاریخ ولایت محمد شاه و اعتماد الدوله و
اصف جاه یک با بنیاد شش عددی گوید بیت گشت تاریخ چون کشیدم آه به موت شاه وزیر و قفص جاده و
قطعه دیگر به تمییمه گفته قطعه سر کن مملکت هند از جهان رفتند و قفص و قفص سه از بیکانه از کت دهر و برای ولایت این هر سه
با فتن تاریخ و نمائنده شاه زمان و وزیر و قفص دهر

ذکر سزاواری یا فتن سادات خان بهادر و الفکار جنگ ب منصب امیر الامرای و استحکام خدمت دیوانی
خالد بنجم الدوله محمد اسحق خان بهادر
چون خاطر پادشاه و سفیر جنگ از طرف اصف جاه اطمینان یافت خدمت بخشی گری اول با خطاب امیر الامرای

برای سادات خان بهادر در ذوالفقار جنگ خلعت سادات خان خرغ سیری مقرر شد و بعد چند روز از خلعت شدن محمدر جنگ اوزار
پنجشنبه یازدهم چوب سال مذکور شش روز و دیگر چوب هفت بار به خلعت خدمت مذکور باد با بلند صوبه داری لکیر آرد و شکر
عدیان با حمد علی خان بشیره زاده تنبلسه و غنایت شد و دیوانی خالصه شریفه چون شش بختن الدوله میر بنجم الدوله بنویس
بود بنجم الدوله را بتمازگی بنابر وصیلت شجاع الدوله میر صفدر جنگ با خواهر او اختصاص دادند و بسایر با وزیر الما مکس
ابو منصور خان بهادر صفدر جنگ میسر آمد و در آخر عهد محمد شاه دیوانی خالصه بنام بنجم الدوله مقرر گشته بود کمال مانده اقتدار
یافت و با وید خان خواجہ سرا که از سابق با مادر احمد شاه او و هم با یکی سری داشت نهایت تقرب در خدمت احمد شاه
بهم رسانیده مدار علیه سلطنت بزعم خود و معتقد با دوشاه بدلات مادرش و حماقت احمد شاه گشت چون آن مقام من فدا می و
التفات منفعت بنام احمد شاه و محبت نام در حرم سلطانی مخصوص با او و هم با یکی داشت خدمت نظارت با انتقال روزی از خون
بجان نافه نیز با موقوف گردید و بدست حلمات یا دوشاه با اختیار او در آمد یا دوشاه که بحسب جوهر ذرات خفیت افعول سبک مغز بود
تجربیک خواجہ سرا که مذکور از کما شرب بنوده غافل و افعول محض گشت و با وید خان بنوب بهادر مخایب گردید و دغل تمام در
غرض با دوشاه بهم رسانیده او را و نواری سلطانی اکثر خاطر خواه او می شد و نیمه امور موجب طای فرایض صفدر جنگ و تراکم قسار
که در تمامی پی در پی سباب وفاق گشته سیرایه استعداد و موافقتفاق و اتفاق میایی گردید روز یکشنبه و هم در حب خلعت
بخشی گری دوم و صوبه داری مرادآباد با نظام الدوله پسر قمر الدین خان وزیر در درویش بنیاد میام مذکور خلعت با تمی نفازی از
خان غیر از جنگ با بت برگ پدرش رحمت شد و نواب بهادر با وید خان او را از مقام بر آورد و در درویش بنیاد خدمت هم چوب
بعسک علی خان خدمت مشرفی دیوان خاص و منافع چواری منصب رحمت شد و در درویش بنیاد میام چوب خلعت صوبه داری
ابو حمزه وزیر غنایت گشت و آخر شب درویش بنیاد میام چوب خلعت شد و در درویش بنیاد میام چوب خلعت شد و در درویش بنیاد میام
شد و چند ران ماه تربیت خان مرحوم رحمت حق بیست و علی محمد خان و دیلمه که برخی از احوال او در اوراق سابقه مست
ارقام یافت بعد در درویش ملک قدیم خود که عبارت از محلات بن گده و دیلمی و بدو آن و در مرادآباد و غیر باست و شریف آوردن
و الدوله مرحوم بشا اجمان آبا و چند ماه زندگی نموده بمرض سرطان که بر پشت او در میان ایام بهر سید بود و در گذشت و صفدر جنگ
بعد از اراک غیبت و الدوله مرحوم بر فاقش را چه دانا مار این پسر دیوان خود را فرستاده از او خبر دانی طلب تغییر هم با اتفاق آن
مرحوم رفته شرف حضور وزیر الما مکس صفدر جنگ بهادر دریافت بعد روزی چند حکومت پانی پت و سون پت و غیره نیز در
محال خالصه شریفه تبعه الدوله مرحوم داد و منصب نیز چواری و نوبت مع خطاب اسد خلی و پالکی چالدار از پادشاه دمانیده
یکار با س مذکور محض ساخت چون بنجم الدوله محمد الحق خان بهادر دیوان خالصه شریفه از عهد فردوس آرتم گاه محمد شاه بود
و الدوله اتوسل با آن میگر نیز میسر گردید و از نظر بود و در حقوق قطب الدوله محمد خان بهادر فرج داری حصار و مجمر و غیره در
خان مرحوم میام آوردن آن بهیسا گوهر در پاسبانیت و کان مردی در درویش طلب داشت خان بهادر مرحوم چون از قوم درویش
در افغان دلیری داشت و آبا س او همیشه فرج داری مرادآباد که بنظر صوبه داری عهد فرخ سیر قرار یافته بود و درویش بنیاد
بنظر و وطن خان منصور مذکور گشته بود همیشه بهت بر کستمال در دیلمه و افغان و در تزارع فرج داری آن مکان از دست
ایشان می گماشت در عهد علی محمد خان بنابر حمایت او که وزیر الما مکس قمر الدین خان می نمود میسر نیامد در بنو لاک علی محمد خان
بعد مردن قمر الدین خان و هنگامه لشکر کشی احمد بهار س در مالاک مسخره قدیم خود که عبارت از مرادآباد و غیره است

نشست رخت هستی در آن سیدان مرد آزما از دنیا بربست از جمله رفقا هم قریب صد کس گردید و هر ارمون لاش غرقه بخوش افتاد و
جان شیرین بجان آفرین سپردند و مورد هزاران آفرین از لب دلمان دوست و دشمن گشتند ده دوازده نفر از آن جمله رفقا
قدیم که دوسه صد کس بوده اند در میان بحر و آفتاده بعد معاویه چون صحت یافتند ما دم بکلمات محمود و همکاران بودند اللهم
اغفر له و اللهم و احشرهم مع الشقیه و ادرهم یقین

ذکر جنگا نیدن صفدر جنگ وزیر قائم خان قائم جنگ بگش بر ابا اولاد علی محمد خان روهیله بحیسه و تتر ویر

وزیر الحاکم صفدر جنگ که از مدت ها اجتماع و اقتدار افاخته در آن دیار که جوار صوبه اوبو دلی پسندید و در او چند مجد شاه خیا که
گذشت و غیبه استیصال انبیا نموده یا شاه را بر سر و حلیه مذکور بر دانا از نفاق قرار دین خان وزیر کار او حاضر خواند صفدر جنگ
بجایم رسید درین حال که خود وزیر و نائب سلطنت و علی محمد خان ره پیر وادی عدم گردید قائم خان نیز محمد خان بخش را دلالت با تراج
ملک رویه مذکور از دست اولاد و تاج او نمود و بلا غلطه آنکه هر طرف شکست افتد فائده درستی نخواهد داد قائم خان چشم طبع ملک
دل اخلاق عالی محمد خان و دوستی آنها را در قلمه بد آن تصور ساخت و عزم کس و حرکت بر آنها ننگ گردانید سعد الدخان پس
کلان رویه مذکور که داد و حافظ محبت رویه و بجای پد رسند آرا سه لاک بود و دیگر سه دانا و دین خان و دیگر یک ازین سر دران
ملک را به بیاض حصه دانا و آن خود قسم ساخته قاضی و مشورت بودند اما ریاست کل تعلق بسعد الدخان داشت او کل اخوان و
اتباع محترمانی از مذکوره اند و رقیبه از الحاح فرزند داشت چون سودمند نیندازد یا چار دل بزرگ و مدافعه نموده و هم فری آنچه سنده
یک هزار و یک صد و شصت و یکصد و بیست و شصت از آنکه فوجی در کوکاس دریاچه خشک چندان دیکین نشاند و با
باقی افواج زور و ستم قائم خان رفت چون جنگ در گرفت غلبه از طرف قائم خان که فوجی بیایان و ریاست جمیع فرق افغان
داشت بطور رسید و سعد الدخان مع همراهم بپایان بنایار سه و چهارم پشت بر جنگ داد و عطف غنان از بسعد ان نمود و
جنگ کنان آهسته آهسته خیم را بطرف کین گاه کشید و قائم خان مع سروران هم عثمان نظر دافراط خوشتریدی از خود بخیر در پے
که خشکان مطلق امانان بجائی رسید که چند هزار رویه بیایان و فغان قائم بان چنان نشسته بودند بجز در سید نش
یکبار جنگ جو یان پر کین از کین برجسته قائم خان از نیزه لاک آتشبار بندوق و بان گرفتند در چنان شک قائم خان با کل سر دران
شاک هلاک افتاد و همراهمان او هم بسیار با دشوار فترت و فخر و نظر نصیب سعد الدخان و دیگر اخلاف علی محمد خان گردید و

ذکر وقایع سال شصت و دوم از نامة دوازدهم هجری

روز جمعه دوم ربیع الثانی نوروز شد و شب چارشنبه میست و منم ز س که سینه مذکوره میسر از محسن برادر کلان صفدر جنگ
وزیر بجا رفته همیشه انتقال نمود و در آخر ماه رمضان همین سال علی امجد خان مرحوم را یکی چهارم در رحمت شد و روز دوشنبه
چهارم ذی قعدة بعد نماز صبح که تسبیح خاک شفا در دست و با وادش قول بود یک ناگاه بر رحمت اندر رفت و هجدهمین سال احمد ابا
بار سوم بلا جور شکر گشود و معامله بصلیتم انجامید

ذکر ورود احمد ابدالی مرتبه ثالث بلاهور و جنگیدن با معین الملک و نجات میدن بمجا که بتقدیر خداوند علیم و قدر

مخفی نماند که چون معین الملک پسر وزیر الملک قمر الدین خان از معین جات محمد شاه بعین داری لاهور و ملتان سرافرازی یافت
 همکاری خان مخاصب برستم جنگ بهادر پسر روشن الدوله را در راه ملهام خود ساخت و برین دفعی همت انجامی برداشت چون
 هنوز ملکان دلاهور و استعد او را سباب حروب چنانچه بایدند خست ناگهان در همین سال احمد ابدالی با لشکر پلاهور کشید و معین الملک
 را و جنگ پیش آمد چون هر دو جوان استعد شدند اشتند معین الملک خود با قضاة صلاح وقت سلسله مسلح جنبانیده اطفا فی نالرو
 قضا و مسلح دانست ابدالی هم مقتضی شمرده بدستور نادر شاه در چهار حال خواهد کابل که عبارت از سیالکوٹ و اورنگ آباد و کرات
 و پسر در است پیشکش خود بدین معین الملک مقرر کرده و هفت خان بجانب کابل نمود

خدمت نمودن ابوالمصور خان صفدر جنگ باراده انتراع ملک و
 دولت قالم خان ازاد و استماع او و افغانه آشوب آهنگ

وزیر الملک ابوالمصور خان بهادر صفدر جنگ که در هر دو صورت فائده خود دیده بود و بجز استماع این خبر فرست که ملک دال
 بکش از دست باز نماندگان آن دودمان انتراع نماید بنابرین احمد شاه پادشاه را با خود گرفته از شاه جهان آباد در حرکت آمد
 وزیر پادشاه در پنجشنبه سلخ ذی الحجه سال مذکور داخل قبیله گومره در چند روز تا بکون رسیدند صفدر جنگ پادشاه را در قصبه
 کون توقیف فرموده خود بدربار کج که فرخ آباد در الملک بکش صیت کرده از اینجا است رسید و در قالم خان زن محمد خان صفدر جنگ
 چهاره غیر از طاعت ندیده و ملازمت وزیر احمد و معالجه شصت لک روپیه نقد و بنس و انفصال یافت و با سده اسد خان
 نیز تفاسات توپ خانه قالم خان و دنیال و سباب او که عبارت برده بودند نذر اند و دیوان آورده جوی غیر معلوم باجم الزم نمود

ذکر وقایع سال شصت و سوم از نامه دوازدهم هجری

بعد انفصال معالجه احمد شاه از کون به علی خراسید و در روز شنبه بیستم ماه صفر و اصل دولت فائده گردید و در روز دوشنبه دوازدهم
 ربیع الثانی سال مذکور نوروز شد و وزیر براری تحصیل نقد و بنس موعود به اینجا اقامت در دیده ملک مقبوضه افغانه بکش ضبط خود
 در آورد و مگر شهر فرخ آباد و مع دولنده موضع که انتقاس افغانه مذکور از چند فرسخ سیر بود به مادر قالم خان بجای و برقرار ماند وزیر الملک
 از ضبط و ربط محالات و اخذ اموال ضبطی قالم خان و نذر اند که از دلاور استماع علی محمد خان قرار یافته بود انفرار نموده راجه
 نول را سه نائب موافق خود ادرتی و فاتی انجامیز ساخت و خود سعادت نموده بمصنوعه راند

ذکر مجمل راجه نول را سه

دوازدهم کایته سکینه کهر سه با سبب داول اولی ملازم وزیر بود از حسن اخلاص و مکیو خدمتی که با یار مدراج ترقی کرده خسته
 بتدریج نائب مقتدر مصوب گردید کسی از رفقا و ملازمانش بر تبه او تیر سید نول را می مذکور با سبب اعمال از طرف خود منصب نموده
 ملکه خوج را که جایگزین وزیر بود محل اقامت خود ساخت و فرخ آباد از اینجا بفصل صلیت کرده است اکثر امدادان قالم خان که از
 بعین دیگر بوده اند مع بعض چلیه های متدش در قلعه آلبا و مقید شدند و تعدی نول را سه بر افغانه آن دیار از حد تجاوز نموده سر بایه
 امداد فتنه ناسی بزرگ گردید و مادر قالم خان احمد خان را که بزرگ ملاقی او در از قضاة وزیر بود پیغام فرستاد که اگر دوسه

افغانی و نام پدرش برادر دخته اگر غیرت داری هر چه از دست تو بر آید در آن قاهر نباید بود و افغانه اطاعت و جوب زبیر بخمان هیچ غیرت گفته فرستاد و آنها را هر گاه ساخته و زکرا آن شد ندانید و عمر و دولت نول را می رساند افغانه ملک خود را از ضبط او بر آزند نول را سه وزیر را باین مآخذ آگاهی داده با جمیعتی که دخت از قوتج بر آید معسکر ساخت و در لشکر خود سوار گشته ستر مدد و مول افواج وزیر که به کمک او تعیین شده بودند شست روز جمعه و دوازدهم شعبان وزیر الممالک صفید جنگ برادرزاده شاه مرخص شده بر سر اخیل طرف شهر بردیایه بنام دغل باغ گردید و معسکر ساخت و در شبته عیت و ختم ماه نیکو نصیر الدین خان بنیروز خود را مع محمد علی خان رساله دارد و غیره سرداران کمک را بجه نول را می تعیین فرمود و در دیگر کتب عیت دخت بود و سوار ملک با سواران بچلکه که معتد علیه وزیر بود و راجه و بی دخت فوجدار کول مرخص شد و با عانت نول را سه روانه گشته شش کرده پیشتر رفت و احمد خان با جمعی کثیر از افغانه مقابل نول را می رسیده و بیابانهای حاصله و استخلاص برادران خود بنا بر غافل ساختن او میداد تا آنکه دهم ماه مبارک رمضان روز جمعه قبل از ورود افواج ملکی سواران افغانه از یک طرف معسکر ظاهر شده از دحام آورده و در فغانان پیاده از طرف پشت لشکر که توپخانه داشت بد غاد اخل معسکر شدند و راجه نول را می فوج خود را پیش کرده بود و که سوار نشده پیاده یا حرمت موراج خود را نمایند افغانه از عقب در آمده علی بغلعه بجیکه راجه نیکو رخته کارش تمام یافتند عطا الله خان شوهر راجه بیگم دختر حاجی احمد برادر هاجت جنگ که در کش در سواخ هاجت جنگی گذشت بجات کار فرما گشته بعد فلول روسه تنافت و سر بر بی او گذشت و بسیاری از بنمایا و اثرات دیگر که رفقای نول را می و ملازمان وزیر و کثیری از متوطنین قبضات موهبه آورده مثل بلگرام و غیره بودند جالبیاری نموده برگردان ملک بقاگرد دیدند و توپخانه دارد و تمام تبارانج افغانه رشت این خبر بوزیر رسیده موجب تشویش و تشویر او گشت و دهم دین سال نام جنگ خلف نظام الممالک حضرت جاده حسب الطلب احمد شاه نادر ای زید را با هفتاد هزار سوار جارا ملو ویز خود را رسانید و در زمین باز با شاه شقه بن خطا فاضل متعین مخالفت نوشته فرستاد و نیز منظر جنگ خواهد آید و در کین نزد و نیز بنابرین کشته بزرگزد دولت خود متناقص و ذکر او بعد نگارش احوال امرا و حضور و نوم می شود

ذکر نهضت نمودن وزیر الممالک صفید جنگ مع دیگر امرا و افواج یا دشان و شکست

یا فتن از دست افغانه بقدرت الهی و بعض سواخ که درین سفر از قضا و قدر روست دارد وزیر الممالک ابو منصور خان بهادر صفید جنگ چون از دحام افغانه و تمام آتها در میان فاسد سید است قبل از نول خبر کشته شدن نول را می با عانت او فاضل شده سلخ شعبان روز شنبه سده یک هزار و یک صد و هشت و سه هجری از لشکر خود بحضور بادشاه آمده مکرر نصحت شد و خیم الدوله محمد اخی خان بهادر وزیر نقایس احمد اوله قمر الدین خان و غیره امرا و افواج یا دشانی بفرست وزیر تعیین شدند و حین نصحت بوزیر الممالک سیر و بشیر و مارگل و بسیاری جزای دیگر از فرط هراسانی بفرست شان او حرمت شد و خیم الدوله اخی خان بهادر را فوج و بشیر و سیر بقا فوج حیات گشته متعین و در بختند و ادوا افواج لازم خود و امرا متعین قویب و دو منزل در سه چهار روز از دحام انکلافت پیشتر رفته بود که خبر ندو رشتند در قصبه مار بهره توقف فرموده با حضار افواج دیگر فرمان داد و والد حرم که بعد حادث از بر بی ترک رفاقت غازی الدین خان خبر و جنگ رفیق خود گردانیده حکومت یانی پت و غیره پیچیده محال جالعه شرفه عنایت نموده بوزیر طلب دشت و تا یک ماه

در اوقات ماہرہ مقامات نمودہ زیادہ از ہفتاد و ہزار سوار فرج نمود درین عرصہ ساکنہ خریبے روسے د۱۰

ذکر بہت اراج رفتن قصیدہ ماہرہ و بتلاکشتن نجیب و اشعار
آنجا بادل اسرنا موس و اطفال بحض قضا و قدر ذوالکمال

بہیچہ ماہ مبارک رمضان سال مذکور سار بائی انڈکران مغل درخت دروازہ غنایت خان کہ لازم ذریعہ از متوطنان آنجا بود برید غنایت خان
باختار داکہ لازم سرکار وزیر بہت سار بان را تاج فرمودہ گشتان بواجی دادر سار بانان دکنہ از قای خود جمع آمدہ فرما نمودند چون او
از جملہ جاہلہ دران غلیہ بود ہر اہمیان خود را خستاد کہ غنایت خان را گرفتہ بیاہنجا سوار و پیادہ ہر اہی اور ہفتادہ غنایت خان
و دیدند و دیگر جاہلہ غلیہ را گمان شد کہ براسے غارت قصیدہ ماہرہ و کلمہ ذریعہ مدہ یافتہ تمامی افواج غلیہ تیار شدہ وقت ہر بود کہ بر قصیدہ
مذکورہ تاختہ در طرفہ اہمیان با خاک بر برسا افتد و غنایت خان و پسرش را کہ جوان فونہ سالہ بود بیکان گشتند وزیر بچہ استماع
تفسیر الدین حیدر خان را فرمود تا رفتہ زود خبر بگیرد و بچیان را متعین نمود کہ غارتگران ابا زدنہ تا نیاہنجا بند و متعین نہودہ مردم متعین
سازند کار کار گذشتہ عالمی بر او فتنہ ناموس اکثرے از سادات و شیوخ و کتب و غیرہ خرفا سے آنجا بلا سے اسیرے بتلا کردید
و اسباب خانہ آہنجا تاراج رفت تفسیر الدین حیدر خان تمام شب سخت کشیدہ جمیع نوہس شرفا و غریبار از خیمہ ملائین غلیہ
بر آوردہ و خبریہ علیکہ کہ وزیر براسے آہنجا بر آکر دہ بود فرج نمود و تمام شب وزیر برین ماجرا ملول و اکثر زائران دگر بیان بود و غلام خور و
از اول طلوع صبح تا وقت اشراق مستورات مذکورہ بجا نہاسے خود رسیدند و اطفال کہ غلیہ آہنجا اور بار دینہ خود و گودا ہا کندہ
دران فگندہ از بالا بخار و دش پوشیدہ پناہا کردہ بودند بہر سائیدہ بہر واد و آہنجا بازگرد و اندان روز دران قصیدہ و
میدان ہنگامہ عاشورا و اقوشوب طاعتہ الکبر سے بر پا بود وزیر سیلنے سیر پر دم شہر فرستاد اما اموال لایسے بفارت رفت
و گذشت آنچه گذشت مردم آہنجا زمان بقتلے سے بیت مشہور سعد سے بیت آتش سوزان نکلند با پسند و آنچہ
کند و دودل در دمند سے گفتند کہ فتح وزیر بخراہ شد وزیر بعد اطمینان از جمعیت فوج و اسباب از ماہرہ
کوچیدہ بیشتر رفت

ذکر جنگ ذریعہ احمد نیکش و دگر افغانان و شکست فاختہ خوردن با وجود دفور
فوج و سامان و مقتول شدن نجم الدولہ و تفسیر الدین حیدر خان در میدان

چون عسکرین نزدیک بہم گردیدند بہت و دوم شوال سال مذکور وزیر با والد مرحوم کہ مقدمہ افواج نجم الدولہ محمد اسحق خان
مقرر شدہ بود در در محاکمات بریلے با آقا شہ درویش علیہ از وضع حرب آہنجا مطلع بود کہ اشارہ نمود و والد مرحوم و شدت کہ آہنجا
اغلب کین کردہ در فقلت از طرفے سر بری آزدند با اتفاق شور و ہنگامہ نمودہ سیر فرزند دران وقت اگر ثبات قد سے بعمل آمد باز
پایدار سے فی توانند و مغلوب سے شوند تا برین فوجے را از غلیہ کہ اولوس جناب عالی اند بقدر رسہ چارہ تر کس پیش روی فیل
سوار سے خاص مع بندوق و خراہیادہ پایدار دشت کہ وقت آشوب در حضور پایدار کی کردہ وزیر شکست جزاؤ افغانہ را بگیرند
اسمیل بیگ خان مجب را کار فرماشتہ گفت اسے صاحب فرما بہنید کہ افشار اند فاسے چہ سان احمد خان رات اتناہ ادگوشتہ
کمان گرفتہ سے آیم دالہ فاختہ شش نامہ چون صبح دید بعد انفرار از نماز ذریعہ شبنہ تاریخ مذکور ویرا فوج را آراستہ و اطراف

بوجواب موقوفه داشته و توپ خانه را با جایش روگذاشته قدم قدم روان گردید پاسی از در و برآمده مقابل نفیجین روسه داد و
 توپ اندازی و تیر و تفنگ افکشی شروع گشت راجه سورجمل جاٹ که دریمنه وزیر متصل مقدمه بود و اسمیل بیگ خان که در بر سره
 کند لک برافاغه مقابل که رستم خان و غیره سرداران متحد بودند تاخته دود از نهاد آن جماعه برآوردند و جنگ بعضی روی داده و شش هفت
 هزار اسوار بجوار افافنه و میدان گشته افتاد و بقیه اسبفت را چار و ناپار عارف از اختیار افتاده بنزیت رفتند راجه برج اندر مندر شکار
 سورجمل جاٹ و اسمیل بیگ خان سافتی در تعاقب فرمایان میبوده از وزیر اندکی دور گشتند و وزیر علی التواتر توپ و جزائر و بان بحد
 و کمک آن هر دوی فرستاد تا پیش روی او از آلات مذکوره مالی گشت و آفتاب شروع نزول نمود و خورشید و الله فقیر طور یافته افافنه
 لکین که احمد خان هم در میان آنها بود و نماز ظهر گذارده از طرفیکه فرزند زرت حاجب بودند نمایان گشت و جنگ شروع گردید یکم قضا و قور
 کاکا نگار خان بلوچ که فوجدار و دشمنان آباد و متصل بقدره فوج وزیر بود و جنگ میکرد با عبدالمات بان اندازی پیاکان و بر میله
 شیار و دروینفراننداده گویند سازشی با احمد خان بگش درخت علی ای حال افواج مغلیه صورت گشت در آئینه میدان دیده اکثری
 را پاسه ثبات مغزید وزیر الممالک علی القدر محمد علی خان رساله در وید نور الحسن خان جماعه دار بلگرامی را بلک هر اول فرمان
 داد و هجوم ایضال و سپاه مانع گشتن این بر دو گشت اما بر صورت سید نور الحسن خان مع جمیع برادران و عبدالحی حلیه محمد علی خان
 مع همراهمان خود که در آن وقت بمیشت جوسه سه صد اسوار خواهمند بودند و صفیون رنگافه خود را فوج مقدمه پیش رسانیدند چون
 سلفیه بفرستد را کار فرما گشته و بفرار ننهاد بودند و مصل خان مذکور بلک آنها سودی نداد سید نور الحسن خان و عبدالحی خان رجوع
 بجانب چپ نموده دیدند که قریب سه هزار سپاه در پشت آنها اسواران از طرف سیر شکل محوطه می آیند و توپ خانه چون بلک
 هر اول رفته آن طرف بسیار کتر بود و فوج مذکور بے آنکه صد مرتبه کشند نزدیک رسید میر نور الحسن خان و برادران ایشان دست بقبضه
 لکمانا برده تیر انداز و برقی اندازان همراهی عبدالحی خان شکلی نمودند جمعی از طرف افافنه و جنگ میدان مغلیه و اندک پیچ
 خورده با خود را استقامت داده بمقت نمودند و راه فرار در فوج وزیر کشاد یافته کتر که در پای ثبات و قرار با مانده بود و فیصله
 بنزاع و خانه از وزیر چون شیر خشتنگ اما با بعد ردی از زلفا برانیده افافنه بی باک حمله آورد و خود را بقلب آنها زد و مقت کس ابدت و شیر
 خود از دم گذرانید و سیرالاندر بهارستان آخرت شتافت افافنه بنور الحسن خان محمد علی خان سید محمد علی خان و زخم تفنگ بر دست راست
 رسید و فیصل نور الحسن خان ظاهر زخمهای شمشیر بر داشت و میر غلام نبی خلع بر ساد و میر عظیم الدین از سادات بلگرام درین وقت بر آخر
 مغیر الدین حیدر خان و دیگر اساعلم بقا که دیدند و افافنه فعلی وزیر را احاطه نموده ندانستند که کسیت فیضان زخم تفنگ مقتول گشت و میر علی
 اتابن شجاع الدوله پیش که در خواصی بود زخم تفنگ بر داشت که ماره گزیده و وزیر این زخم تفنگ بر گلاومه غشی عارض گشت و بیوشش
 افتاد و چون بود و بر بنی جنگی بود و از دیگر جرعات موقوفه ماند و از هودج غیر از سرچسبه بنظر نمی آمد و دشمنی افتادن آن هم غیر مرسته
 بود و افافنه هودج مذکور را خالی دانسته گشتند و بر سر ایتی خان رفتند و هم الدوله بیابان بلند گشت که منم ابو محمد خان با ستم کثیر چون
 شمشیر جوهر شجاعت رسید آن مردان ظاهر نموده پاسه ثبات و قرار بر سلم جان فشانی عروج نمود چون تمام فوج ناموس و دست
 مردانگی و دباخت سید نور الحسن خان و محمد علی خان سرکشه نمک طلالی و کجایت از کت ندراده خود را تا وزیر رسانیدند وزیر ملهم
 نواختن شادمانه فرمود تا پریشان مردم جمعیت گردید لیکن سوسه نکر و وزیر ناچار مع محمد علی خان و نور الحسن خان و چند نفر مثل و
 چند دستانی که زیاد کرده و صد اسوار خواهر بود بادل شکسته و خاطر خسته از میدان گشت و الله حرم بعد بر پشتن وزیر و جمعی منیر
 دیگر از میدان رجوع نموده بعضی توپ خانه و زیر که لیاقت همراه گرفتن داشت و مردم متفرق ثلث الحواس را خراشید

بر سکنه قصبه مذکور در از کرده چند کس را زخمی نمودند مردم آنجا بهم که بعد از شرف و مسایحی پیشه آمدند چندی از افاضه در این روح ساخته
ازیب دومه سراس بار در امانه فرود و موافقی لشکر غلبت بر دند محمود خان با قتلش طبعیت افغانی و غرور تسلط و حاکم
با تمامی فوج تیار شده شهر را فرود گرفت و در از دانه تاراج آنجا نمود مردم قصبه حمله ببله و کوچ کوچی استحکام کرده مستعد برافه شدند
مشایخ و معمران قصبه که با احمد خان ربطی در داشتند و اسلحه و مملکت گشته فتنه بر خاسته را خوا بایند محمود خان خود بطرف بهار پرامو
آمد و یک از عام یا قوم خود را با بیست هزار سوار و پیاده بطرف لکشو روانه کرد و او سر داری را بیخ نیز از کس ملکشو فرستاد و سر داری
نزد خود ویر و پیشرفت کرده کونو را برای شهر معین کرده فرستاد و شهر از غلّه و صغیر جنگ خالص بود و متوسلان و صغیر جنگ
بجز دستماعت خبر شکست خوردن او بهر اوقات و امداد خان که در آن ادان و ملکشو بود از اخبار آمده به پناه و حصار الداد آورده و فرستاد و دند و کثر
مغلیه اموال خود را امانت و خانه شیخ معز الدین خان بهادر که از بکله سر داری آن شهر در برینه متوطن آنجا است گذاشته هر یک
و مانع در رفته بود هر چند طلبان معز الدین خان مخالفت می نمودند که مانع غلبه در خانه دشتن موجب دعوی افاضه با شماست
خان مردم قوم از فرط جوهر دمی نشینند و مردم دال آنها را در بناه خود جاس می داد و کونوال آمده در شهر قندی آفا زندها و معز الدین خان
بهادر با قتلش مصلحت وقت بدیدن سر داری افاضه فتنه تا اگر توند رافع بدست کونوال آنها نایب سر داری افاضه حترم خان
مردم نموده حکم مان بشهریان داد و درین ضمن یکی از دختران فتنه بردار مجبور سر داری رفته ظاهر نمود که کونوال شمار ام و مردم شهر زده و
بے آبرو نموده بیرون کردند معز الدین خان گفت که از شهریان کسی را مجال چنین تفریبت من می روم اگر کسی مصدر شوخ
گشته باشد او را بسزا خواهم رسانید و علی الفور رخصت گرفته بشهر آمد و دانست که امان افاضه اعتماد و انشاید و کونوال از
روایت خود با زنی آید شرفا و نجایه شهر را بلبیده گفت که این جماعه بجهت و دست پیمان آمد و اطاعت اینها فاعله غیر از
خفت و خواری نیست باید با هم اتفاق نموده اینها را برینیم و برینیم اکثری تر سیده اقتناع نمودند و بعضی از ارباب غیرت
را می معز الدین خان بهادر در پسندیده اتفاق در زیدند از آن جمله قربان علی خان جوهری بعضی محالات آنجا با خان مردم
مستحق و جهد استخوان گردید معز الدین خان بهادر زیور خانه خود وخته قلیل و جوی بهر ساینده و شیخ زاد را به شهر جمع نموده در آن
داد که کونوال را گوشمال داده بدگرگند حسب الام و بعمل آمد و منعلی را لباس مغلی پوشانیده در خانه خود نشانید و ساد می مغلیه
در شهر گردانیده ظاهر ساخت که این منعلی کونوال و صغیر جنگ و فرستاده اوست و یک علم سبز بنام حضرت صاحب الامر
علیه السلام بر پا کرده از مردم زیران علم عذر رفاقت می گرفت سر داری با شما را این خبر در رسیدن کونوال از حضور با شیخ نیز از کس
مستعد گشته بد آغیه تاراج شهر بطرف آسجیل گنج مشرقی شهر نگاه میدار گشته شیخ زاد را قریب دو صد کس بدرافه اوست شافته
بطرف دریای گومتی جنگ غلیظی نموده افاضه را اگر نایبند سر داری دیگر که یازده هزار کس با او سوا می این نیز از کس بود و بجز
نشینان این خبر گنجت تو بجان و کسباب و زحمت افاضه بدست شیخ زاد را اقتاد محمود خان که بر معبر پاپها نموده و در
نهفت این خان نمود معز الدین خان بهادر بنجام فرستاد که از مردم شما حاضری بطلب آمده با من حالت رسیدن من بلافا
شما و انظار بعضی مشوره های آیم چندی توقف نمایند اوجانجا سکونت و دشت که فراریان بشکرش رسیده شجاعت
معز الدین خان و شیخ زادگان و قریب دست آنها که خورده بودند ظاهر نمودند درین عرض معز الدین خان بهادر هم فوجی از سینه
عام لشکر محمود خان گشت چون معز الدین خان نزدیک رسید محمود خان نیز تر سیده زاده و فرستاد و معز الدین
خان بیاد قوت یافت جمیع عمال افاضه را از حدود صوبه اودود بیرون و آن نواح را از لوث و وجود فرقه مذکور

برسکت قصبه مذکوره در از کرده چند کس در زخمی نمودند مردم آنجا هم که بهر شرافت و سپاهی همیشه اند چندی از افاغنه را بجز و اساخته
ازیب دود مدراس بار بردار از بهر نوع و موشی لشکر غلبت بر دند محمود خان با قضاای طبیعت افاغانی و غرور تسلط و جوار
با تمامی نوج تیار شده شهر را فرو گرفت و در اوده تاراج آنجا نمود مردم قصبه محله بجله و کوچ کوچی استحکام کرده مستعدی افتد شهن
مشایخ و معمران قصبه که با احمد خان ربطی داشتند و اسلحه مسلح گشته فتنه بر خاسته را خود با نیند محمود خان خود بطرف بهار پناه
آمده یک از عمام یا قوم خود را با بیست هزار سوار و پیاده بطرف کشور روانه کرد و اوسواری را بیخ نهر ارس بکشور فرستاد و در
مذکور خود بر و شکر اقامت کرده کوتوالی برای شهر معین کرده فرستاد شهر از محله صفدر جنگ خالص بود و متوسلان صفدر جنگ
بجز دستم استماع خبر شکست خوردن او بهر ابقار اسد خان که در آن اوان در کشور بود از اخبار آمده به پناه عسار الدین آباد رفته بودند و اکثر
مغلیه اموال خود را امانت در خانه شیخ معز الدین خان بهادر که از جمله سرداران شهر دیرینه متوطن آنجا است گذاشته هر یک
مانی در رفته بود و هر چند غیر طلبان معز الدین خان عافیت می نمودند که مال مغلیه در خانه داشتن موجب دعوی افاغنه با شماست
خان مرقوم از فرط جو اغزدی نشینده مردم و مال آنها را در پناه خود جاس می داد و کوتوال آمده در شهر تعدی آغاز نهاد و معز الدین خان
بهادر با قضاای صلاح وقت بدیدن سردار افاغنه فتنه تا اگر کوتوال در رفع بدعت کوتوال آنها نیاورد افاغنه حرم خان
مرقوم نموده حکم امان بشهریان داد و درین ضمن یکی از فریقان فتنه بر دار بجنوب سردار رفته ظاهر نمود که کوتوال شمار اودم شهر زده و
بے آبر و نموده بیرون کردند معز الدین خان گفت که از شهریان کسی را مجال جنین نر نیست من می روم اگر کسی مصدر رشوه
گشته باشد او را بسزا خواهم رسانید و علی الفور رخصت گرفته بشهر آمده داشت که امان افاغنه اعتماد داشت و کوتوال از
روایت خود با زنی آید شرفا و نجیای شهر را بلبیده گفت که این جامع بعد و شست میان آمد و اطاعت اینها مقرر غیر از
خفت و خواری نیست باید با هم اتفاق نموده اینها را بر نیم و بر نیم اکثری ترسیده و متنازع نمودند و بعضی از ارباب غیرت
را می معز الدین خان بهادر در پسندیده و اتفاق در زمین اذن حمله قربان علی خان جوهری بعضی محالات آنجا با خان مرقوم
متفق و چند استخوان گردید معز الدین خان بهادر زیور خانه خود فروخته خلیل و جوی بهر رسانیده و شیخ زادا را به شهر راجع نموده و آن
داد که کوتوال را گوشمال داده بدگر کنند حسب الامر و بعمل آمد و محلی را لباس مغلی پوشانیده در خانه خود نشانید و سنادی مصلحت
در شهر گردانیده ظاهر ساخت که این محلی کوتوال صفدر جنگ و فرستاده اوست و یک علم سبز بنام حضرت صاحب الامر
علیه السلام بر پا کرده از مردم بران علم حذر رفاقت می گرفت سردار با شما را برین خبر رسیدن کوتوال از حضور با شیخ هزار کس
مستعد گشته بد آغیه تاراج شهر بطرف آجیل گنج مشرقی شهر نگاهدارا گشته شیخ زادا را قریب دود مدراس به افسه او شتافته
بطرف دریاس گومتی جنگ عظیمی نموده افاغنه را گردانیدند سردار دیگر که پانزده هزار کس با اوسواری این نهر ارس بود بجز
نشیندن این خبر کجخت تو بجان و اسباب و زحمت افاغنه بدست شیخ زادا افتاد محمود خان که بر معر پناهنما بود و در اوده
نمفت این خان خود معز الدین خان بهادر بنجام فرستاد که از مردم شما امانتی بعمل آید با من حالت رسیدن من بلافا
شما و انظار قصبه مشوره نامی ایچم چندی توقف نمایند اما با شما سکونت داشت که فراریان بشکرش رسیده شیخ حاجت
معز الدین خان و شیخ زادگان و قرب دست آنها که خورده بودند ظاهر نمودند درین عرض معز الدین خان بهادر هم فوجی از ستم
عام لشکر محمود خان گشت چون معز الدین خان نزدیک رسید محمود خان نیز ترسیده زاده شهر از پیو و معز الدین
خان بهادر قوت یافته جمیع عمال افاغنه را از حدود صوبه اوده بیرون و آن نواح را از لوث وجود فرقه مذکوره

معنا ساخت و در میان داد که هر چه حاجت به او باشد بکشد و نهد

فرمود که اگر آیت الله العظمی از سر نو افواج و اسباب و نظریات فن بر احمد خان بخش بتأمید رب الارباب

دربر امامت مقدر جنگ هنوز نشاء جهان آباد رسیده بود که خبر شکست او در درازگاه شہرت یافت امری منافق و بادشاہ
احسن و احسن و بادشاہ خان محاط به خواب نهاد که مختار و مہر است سلطانی و بانی مانی سلطنت در کن عظیم دولت گشته بود
در فکر ضبط خانه و احوال مقدر جنگ افتاد و نفاق باطن اینسا اندکے گل کرد اما از سطوت او اندر کشیده و انتظار خیر تحقیق
می کشیدند چون شنیدند که زنده است و نزدیک رسیده مقهور و مہر و دشادہ احوال او شدند تا آنکه در رسید و شاہد انفاق
گردید که هنوز از عمدہ او بر نی توان آمدنش که دختر بران ملک بود و ستودہ و عزت مجبی داشت قبل از ورود شوہر بر سر و تاب
و نوایں را بر بزم و خوشیا رسی و دست نکالی و آزارستن افواج و اسباب نوہ مستقل دست انداز چون مقدر جنگ رسید بشتلام
لوی نفاق از امر او در کان طعنت فرموده و حکایتیکه در غیبت او نموده و نموده شنیدہ بنوب بہادر با و بدعان و بادشاہ
بیخام فرستاد کہ هنوز مرده من رز مدہ دیگان بار است و کج بافتن با من دشوار بود و مدتی را خواہد خوشنودن ساختند
و وزیر بر سر قیادت با خیم و گوتال اینایش نهاد خاطر ساخته و در فکرش افتاد و با کار دیدگان استشارہ آغاز نهاد داخل
بندہ سید عبدالحی خان بہادر کہ دریں ایام ترک رقابت امیرالامرا و ذوالفقار جنگ نموده شاه جهان آباد را از بکیر رسیده وزیر
را دیده بود و دست میزد او می نمود و ذکرش در بیان احوال ذوالفقار جنگ آمدنتر مخالف ساخته شود و پیر بہادر جوہر
مہر و مدد است کہ نوع خود سابق ہم کم نبود و امکان ہم باقبال وزیر ہر قدر کار با تدبیر می تواند قدمد اسرار و ان جنگ دیده
کار آرا مودہ بر رقابت خود با یگزینہ بر سید کہ کیا نند نشان باید داشت تجر با فضل فقیر معلوم است را بخت شکست و سر داران
ہر چند باقت این کار دارند پسندیدہ را بہ جنگ کشور وکیل نہایت جنگ در ایام بختن زبان وکیل خود از استادہ ہر لکر ہمارا و جی آبا
پیر جنگور کہ ہر دوسر در عمدہ ہر چند بودند طلبہ است چون حاضر آمدہ و جی لائق رای آنها مقرر با خود و تفق گردانیدہ در اجسہ
سورجمل جاہت خود از سابق و رفیق او بود و ظاہر ایا نژدہ ہزار و پیر پوئہ جاہت و میت و پنج پاسی پنج ہزار و پیر پوئہ سردار ان
ہر چند قرار یافت و از سر نو توب و بانہا و جمع اسباب و ما بحتاج خوب و داریت بیشتر از پیشتر نیامدہ اساحت الحقی محجب
استند او دقتہ اری داشت کہ کم کسی تہا و دستم اداری یونہا ہر اشارتہ اند و کسے بجای او می بود بعد چنین مدد و تقیمہ
البتہ خود را سے باخت و دنی توانست کہ از سر نو خود را یار اید و ز عمدہ امدادی قوی جنگ برانیدہ القفطہ تہیہ خود را دست
دیده در او کل بجای او و اسے سندہ اربع و ستین و مائتہ بعد الاف از شاہ جهان آباد بر آمدہ با بکیر نا و رسیدہ و اول افواج
ہر چند کہ بہرست ہزار و سوار بود بر شادی خان افغان کہ از طرفت احمد خان مالک کول و جالیس و غیرہ و از دستدار و فرج مذکور ہزار و سوار
نمودہ بر سر افغان مرقوم چون بلائی ناگہان رسیدہ و بی خبر از باخت شادی خان گرفت و جمعی تہیہ از نا غنہ قتل و اسیر و غنائم بسیار
از قتل آپ دخیل و خیام و اسباب و دیگر بخت رشتہ اند احمد خان با شہار مقبولی افغانہ و فرار شادی خان از محاصرہ قلعہ
الہ آباد کہ تا جہار ماہ محصور در شہر سہمی در شیر آں می نمود تا چار و ست ہزار رسیدہ بر جناح استعمال با جمیعت قبیل بھر خ آباد
رسیدہ افواج ہر چند کہ مقدرتہ کمیشن وزیر بود و جی و لی نموده خارج آباد را قتل و غارت نمود احمد خان فرست با تہ بختین پور
کہ از فرخ آباد دیکر کہ در برب دیاسے لنگ داشت و دست آمد و مورطال قلم کردہ آمدہ جنگ شد سببش ہما نا کہ چون با کترش

نگار و آن طرف ملک روی بزم بود رسد انجاس غلبه و بر کوه اعانت از آن طرف می توانست رسید هر چند فرخ آباد و کور خانی یافتند
 حاضر خواه اسیر و غارت نمود و غیرت نمی قضا صلا آباد و کور رساید درین غارت نفوذ و جناسی که در دست مرشد افتاد و محاسب
 اندیشه در اجسام آن ابایی نماید از آن جلوه بود یک مجلس قاش نشان زد و یک رویه متعاقب وزیر مدینه سورج مل باث هم
 خسان زیر رسید و محمد خان بر این سیرت حسین در حضور گشته تنگ آمد و توپ و دیندنی از طرفین سرگرم کار خود بود چون افغانه را
 غله و کاه و در از طرف گنگا گشتی می رسید وزیر الممالک سبب خود را کس خان بگرمای حکم با حصار گشتی با کمال پهل بستن از خسان
 بر دیوار خود نمود و خان پسر احمد خان آن طرف دریا با برزخ متکل بستن قیام نمود چون گشتی با با اتمام جامه و در مذکور پانین
 روم پور که از قنوج دوازده کرده است فراجم آمد و در آن دیگر مخ فوسا سے پله رس بسیار با اعانت سید نور اکسن خان
 متعین شده دوم جامه ای اثنائے سال مذکور یعنی مستحکم بر روسته دریا فاکم شد محمود خان هر چند خواست دوست و پانزد که پهل
 را بر جم زنده از شلک توپ اما که متواتر بر شکر و گولوسه باریدخواست که سیر پهل نزدیک شود صبح آن که روز دوم از ترتیب
 پهل بود سعد الله خان غفلت علی محمد رویه سید با جمعیت فرادان یکجا احمد خان رسید افواج وزیر عبور گنگا نمود احمد خان
 پایدار سے درو در حال مناسب حال ندیده با سعد الله خان پوست و جنگ عظیم با افغانه و افواج وزیر روسته دوازده
 یک طرف مرشد از تنگ و ناز باری بر و از افغانه رست و از طرف دیگر جا از شلک بند و توپا سواران از اسه خو و
 دود از دودان افغان بر آمد و پشت دگر آتنا شکست آخر الامر احمد خان و سعد الله خان تاب نبرد نیا در دوز سر کار کارزار
 بنا کام بدر رفتند و نیم جاتے بسلاست بردند افق رب دود و دوازده هزار افغان مقتول و مجروح و اسیر و ذلیل شدند
 و فیال و اسباب و خیام و فراخس و فرخوش و دخت فرادان از آن جماعت غنیمت لشکریان وزیر در آمد افواج
 وزیر الممالک در تعاقب افغانه و آتنا نادان کوه مداریه که شیهه ایست از کوه کما یون و جلیستان سبب الممالک در درو خان
 باز نگر رفتند و افغانه در آن حصار محصور افتاد و هزاران کس از آن بر اثر بیهه سے آب و میوه و قوت اسباب بقدر اسحر اے
 عدم شتافتند و دیگر افواج وزیر تمام قلمر کل افغانه را لکه کوب تواد و پائے مال سند اقبال گردانیده و قیقه از منصب و
 غارت فرو نگذاشتند و سیر غلام بنی تخلص محبوب بگرمای در جنگ مذکور ششاعه موز و نان آخرت رفت چون ابن جنگ
 استمداد یافته بود در چیه چاه و نئے برسات در ملک افغانه کرد و وزیر در حله و سے این جان فکشت مرشد را از سر حد کول
 و بالیسر و متو و فرخ آباد و قنوج تا کوه جهان آباد دشایت نمود آخر الامر افغانه مضطرب گشته در نهایت مرعوب جز و کسار مرشد
 و غیره را و ساکت و مسائل گردانید و هر قسم که رضایه وزیر بود پذیرفته نفوس خود را از بلا گشت باز خریدند فرخ آباد و غیره
 محال است از زنده لکه رویه با محمد خان و غیره اخوان در اولاد بکش رحمت شد و دیگر محال است اخلاف علی محمد خان بطور
 مالک از اے سیر و آتنا شد و بعض محال است بکش ضبط سر کار وزیر در بر خه تفویض مرشد که در چون توپ وزیر را از زمین
 هم فرشته سیر آمد و در او سیر اوده بر توپ زد و د افغانه نایب بنارس با بر بنیسه و جوه نذول ابطال نمود و در قطع این امر اعل
 بر بنیسه پت زمیندار بر نایب لکه و اما که دم اخلاص با افغانه زده بود و بعد نظر یافتن وزیر بکلاز نقش آمد علی بیگ خسان
 نسبی حسب الامر وزیر از جم گذرانیده

ذکر نهفت نمودن امیرالامرا و ذوق افتاد بطن بزم

مسوہ چیرکے اولیوزیر ملک مسعود جنگ غایت خدہ بود و ادا کیا و بنا بر قرب جوار صوبہ اودہ تبدیل یافته ادا کیا و بوزیر دیگر تبار
 و چیرکے با سیر الامرا ذوالفقار جنگ مرحمت گردید و در سنہ احدی و ستین و اثنی عشر بعد الاثنت اولی سال ملوک احمد شاه راجہ
 محنت سنگہ انور کشفے الواقع در چند خوش از بیع راجہ سے بر پنجویں ممتاز و بیجرات و دانش و مثال و اقران خود بنیظیر
 و انا بود و اودہ انتزاع ملک موروثی تابانی خود کہ عبارت از جودہ پور و میرٹھ است از دست راجہ رام سنگہ سپر ابھی سنگہ
 برادر اودہ خود بخشنید و پادشاہ آمدہ ذوالفقار جنگ را ترغیب رفتن بصوبہ چیر براسے عرض خود در ضمن آن اظهار بند و بست
 انجامانودہ خود بنا گوید کہ دارالملک او بود و اسے شدہ بود ذوالفقار جنگ با سید زفاقت و اعانت او در او خرسنگہ یک ہزار
 و یک صد و شصت و دو ہجری با چارہ دہ یا زود ہزار سوار و سواران نامدار شلی علی رستم خان برادر اودہ میر شرف
 مشہور و حکیم خان خوشیگ معروف و فتح علی خان سپر ثابت خان حاکم مشہور کول کہ از خطاب ثابت شلی یافته بود و محمد شجاع خان
 و سید عبدالحی خان بہادر خاوسے فقیر کہ بعد برآمدن از قلمرو حاکمیت جنگ چنانچہ خانہ دفاع نگار در دفتر دوم اشعار سے
 بان بود چون بشناہجمن آباد رسید ذوالفقار جنگ باز دوسے تمام رفیق خود گردانید و سلسلہ جوار صوبہ سوار دادہ بود و دیگر
 اسباب ریاست مثل افزاس و اخیال و غیرہ چہ از دولت رفاقت ثابت جنگ میادخت و میر علی مسگر کہ نے کہ ذکر
 او در ضمن احوال ثابت جنگ گذشت و مبارز خان و غیرہ برآمدہ ایام ماضی راسے محرم را در قصبہ پالو دی کہ گزائید و شروع
 سالی شصت و سوم ازمانہ دوزیم ہجرت از انجا گوچیدہ در موضع نیم راسے کہ در علاقہ جاٹ و راجہ سورج علی تلچر فقیر سے
 از گل در انجا ساختہ مدد دی از ملا زمان خورداستین انجاماسے دست مثل نمود فوج مقدمہ انوات امیر الامرا قلعہ مذکورہ
 پیچیدہ مردم راجہ سورج علی را بدر کرد و دوا میر الامرا سے ایلہ سین قدر خوشنود گردیدہ شادمانہ نواخت و داخل خیمہ ام
 گردیدہ در آن منزل مقام نمود چون صبح ارادہ نارفول بنا بر تہیہ رفتن و چیر بودا روئیدہ روانہ قصبہ مذکورہ گشت بعد سوار سے
 امیر الامرا را کہ فکر صحیح در اسے دست نہخت فسخ ارادہ چیر دینیہ بند و بست صوبہ اکبر آباد و کاش و بار راجہ سورج علی جاٹ
 در خاطر سر بردہ رسوخ یافت و ہا سنا سوار سے علی رستم خان را کہ سردار دوزیر اودہ اول بود و فتح علی خان خلعت
 ثابت خان را کہ با ہفت صد سوار رفیق و اہلخان علی رستم خان در ہوا سے بود و حکیم خان را کہ با دوزیر اودہ رفیق و صاحب
 سینہ و مبارز خان را کہ با بہین قدر مردم صاحب میسر و سید عبدالحی خان بہادر شجاع جنگ و میر علی مسگر سے را کہ
 مخاطب بہتاز جنگ و چند اول مقر بود نہ طلبیدہ بنیم استشارہ آراست ہر چند ہمدردان با اتفاق عرض داشتند کہ
 کا دیرن با جاٹ نہا سبب نیست بخت سنگہ چنانچہ وعدہ بود و اوچہ روانہ شدہ غفر میسے رسد با اتفاق اول از تہہ سبب
 امیر انفراس با یار نمود فوج ہم تان و فوج تجربہ اسے جنگ حاصل کردہ ولی خواہد شد بعد از ان با اتفاق یک سنگہ دیگر آید کہ
 انجامانودہ بست اکبر آباد و تہیہ سورج علی جاٹ با حسن رجوع توان خود آن با اہل خود اسے ہرگز نہ پذیرفت و اہرام تمام در
 کا و کش با جاٹ نمود و شتر سواران را فرستادہ بار دینہ خود را با زین طلبید سرداران ہم ناچار حسب الامر بار دینہ خود را
 طلبید و کشتیہ نیم روز برآمدہ چون بار دینہ مردم رسید انرا ادا نارفول انصراف نمودہ بسر اسے سو بجا چند مثل کرد
 شب در انجا آسودہ صبح فتح علی خان را با مردم اردو ملاکہ کارخانہا بنا بر آوردن گئی فرستاد جاٹ افواج آراستہ
 خود را فرستادہ خود ہم در غنیش حرکت اکبر بعض افواج جاٹ بعد نصحت انہار از دور کرد و خود نمود و فتح علی خان چون اہل
 دوسہ کردہ بود و ذوالفقار جنگ اعلان داد کہ گئے نیار و مردم دوز و کاہ بار خودہ و عیسے سعادت دارند لیکن

بعضی افواج را به سورج مل نمود اگر چه سردار دیگر ملک سن مین شود نام دم محفوظ باشد بلکه برسد علی رستم خان که مقدمه کیش دسر در عده بود باین کار متوسل شد تا آنجا برسد چند ساعت از روز باقی ماند حکیم خان خوشی که بکسن سلیقه مشهور و از دم زمان دسر در عده و اندک مغرب بجا دیدن با حیات بود بنابر پاس آبرو سے خود بے آنکه مامور در دینتر رفت بهشت صد سوار اولوس و دهان زمان از قصور رسید و با او ملحق گردید و بودند انقصه نارسیدن این مردم دو ساعت روز باقی ماند حکیم خان پیغام بعلی رستم خان رساند که شام شد باید برگشت و گفت فتح علی خان از سن پتیر استاده اول اورا باید گردانید هر دو با اتفاق نزد او رفتند همانند او از غرور و حماقت گفت صاحب بر دندن هم می آید هر چند گفتند سودی نکرده چون روز گستر ماند باز به ذوالفقار جنگ پیغام فرستادند که فوج جات رو بر استاده اگر برگردیم احتمال خطر است آنکه بین جافچه زخم و شتاب بهم بین وقت معمل کشا ملحق شوند امیر الام خود و ضعیف اهل خود در قبول نکرده تاکید معاودت خود روز کمتر ساعت بود که برگشتند مردم که از دیر راج تشنگی و گرسنگی کشیده منتظر بودند و جنگ نادیدگان این فوج زیاده از تجربه کاران مجرد انصاف از سیدان اکثری بر عهد که بقت حست پیش قدمی آغاز نهانند و قوب خانه را پیش انداختند که با دوازده تار یک شب عقب مانده بخارست و در افواج جات بے انتظار ایستاده بر گریه و زاری و در دست چنانچه جات تربیت کرده بود اسپه پاره اغان داد و متصل سیده و در شک آتش بارند و قسے گرفت فیل علی رستم خان فطرات آغاز کرد حکیم خان با تمام سپاهان مرقوم را بر فیل خود کشید و بر خاستن فیل گوی حکیم خان رسیده به سحر سے عدم رسانید و در شک و دیو طے رستم خان نیز مخرج و اگر دیر و شکست بر فوج امیر الام اقتاده اکثری مقتول و بر مخرج و مضطرب بشک گاه رسیدند و فطرات اسب حجه لایق امیر الام از شکریان گردید و در اولان جات گردانید و شورش بسیار نمود و امیر الام را نوعی در یو فطرات و فطرات اند که داهی بد رفتن از لشکر نمود و میر علی اسو کبر و دیگر نفعیای بر ارسه نمود و بعد و حمید زنگه استند که ذوالفقار جنگ از جاسه خود توان چینیید چون جات را بر اسه فقط خود از بد نامی کشتن و بستن امیر الام منظور بود و دیر روز شورش داشته و بواسطه فتح علی خان که با او معرفت داشت پیغام میامد نمود امیر الام را مغتنم شمرده قبول نمود و راج سورج مل پسر خود جوهر مل را بهلازمت امیر الام از ستاد و شروط چند دیوان آورده معاکه کرد و از آن جمله بود که در دست پیل بنزد و امانت معابد او فکند و امیر الام را به کمال امانت قبول فرمود سورج مل وعده کرد که اگر از نارنول بیشتر زدند و بشوهره او کار کنند باز دهم لکبه رویه معامله جمیر راج بوتیه فیصل کشانیده رسانیدن مبلغ مذکور و مه او باشد باین مواعید از حرکت قیامانه خود و شیشانی کشیده از حد و دیگر آباد و خاک جات انصاف و بطرف نارنول بهشت واقع شد راج سورج مل دوسه کرده از لشکر ذوالفقار جنگ و در فر دسے آمد و کلا آمد و رفت داشتند تا آنکه متصل بنارنول رسیدند و راجار اجبت سنگه آمد و از لشکر استقبال نمود و آورده راج مذکور امیر الام را بر اطاعت جات لاسما کرده بنابر عرض خود دلالت بر رفتن امیر خود ذوالفقار جنگ نصیحت و پذیرفته اطاعت را می راج بخت سنگه فرمود جات با دراک اراده و جمیر ترک رفاقت امیر الام آفست بجای خود نشست و امیر الام با اتفاق راج بخت سنگه روانه جمیر گردید چون متصل با جمیر رسید حسب الاشعار راج بیت کرده اظهار کرده داخل گوکل گهاٹ که نهایت نزدیک شهر جمیر است گردید و از آن طرف راج را هم سنگه پسر راج ایکی سنگه معروف بدو کل سنگه با اتفاق راج امیری سنگه پسر راج دین راج چه سنگه سوالی بالمشکر گران و گو بیانه فرودان که اغلب کتیر از سی هزار سوار و از خود سوار چینیید بمقابل امیر الام را بر داشت ذوالفقار جنگ نیز چند روز در جمیر اسوده با اتفاق راج بخت سنگه در حرکت آمد

سفر اول بر پیکر شه و ثانی طایفه شیر سنگه و از آن جا میر شه و از میر شه تا بموضع پے پاردوسه باز تلافی عسکری اتفاق افتاد چون
باروده جنگ اول از طرفین بار و کتاب گدشته سوار و ره گیر گشته بخت سنگه میرالام را آگاه ساخت که از بی سرمن بطرف دیگر میل
نمایند فرمود چه طریقه که روی فوج سرکاست را جبرام سنگه توپ خانه با فراط چیده و افشار جنگ که خبره سرنا سخن شنو بوده است
جواب بویج که مردان بطرفی که رو گدشته می گردند گفته همان طرف را نرو در اجابت سنگه علیحده از فوج و افشار جنگ حیدر توپخانه
چیده را برکنار گدشته را جی شده افوج را چو تیر که پشت سر توپ خانه مستاده بود خوشی گزیده بتامل و وقار مستاده بود چون فاصد
در میان کتران کیمار شکال توپ خانه بر فوج و افشار جنگ سر داده آتش باری بی پایان نمود و جمع کثیره از لشکریان نادان
امیرالام ای سبک سر بخت فراک و خون غلیظه بعد لکین رختی میدان ازین طرف نیز شکلی حسب اقد و بمل آه نشینده شد که وقت
نصف النهار چون توپان نهایت گرم شدند و ناره و ب و فریادی بفریاد در لودج بر چو خانه مخصوص دران میدان که گفت آب
بمرثه اتم و کل ست زلفاس امیرالام را بنابر بی آبی مضطرب گشته در فصول آب اکثری ناز و دیک لشکر ام سنگه رسیدند
راج پوتیه اثر فطش از سیاه آهنا در یافته از چاه مابست ملازمان خود آب کشانده آب و سوار امیرالام بر گردانید و گفتند
احمال بر گردید که میان با و شما جنگ است حکایت احوال و افشار جنگ و آب و دران راج پوتیه چشمان نهایت محبت دارد
چو سید اسماعیل علی خان بادر خلعت عبد اعلی خان برادر خالوند فقیر دران غریب و در یک آن لشکر بود فقیر از بان او استماع
نموده بسکاک تحریر شد این مفت بر چو زمان از جانب اوصاف و حکامه اخلاق است او تعالی بیع صفات اتم عالم را مفت
حمیده و اخلاق پسندیده که است فرمایند موجوده و احسان از پے پار جو و سپور فاصد کی دارد شاید زیاده از زیست و سی کرده و بش
از دوسر سفر منزل نخواهد بود و از جهات جنگ و افشار جنگ بنا بر تعب مفرد و حرج جنگ و لشکر بسته آمده چون برسات بهم نزد یک
رسیده بود و فاصد مصاحبه و معاودت بطرف اجمیر و در آن کلافه گردید هر چند بخت سنگه گفت که بند و بست این صوبه از افاضل
امور و منقلب سافتن راجه با سے ایجا که رؤساء دیرینه هند و مله ابن ولایت اند نشان اقبال و بلند آوازی در عالم است
و ثمرات شاکسته دارد چه اینها هرگاه مطیع و وفادار شوند توپ بسیار و نهایت اقتدار برای امیرالام خواهد بود و بند و بست صوبه
اکبر آباد و گوشمال سورج علی جا شاکست و آسانی میری تواند شد مفیده بختاد و راجه بخت سنگه در عرصه این قلعه با آنکه پس
چو فکر طمانینه با غایت ام سنگه و امیرالام سنگه آمده بود در ترویات نمایان در آمدن رسید و گوی نموده جوهر دنانی و دلیبر
خود ظاهر ساخت چون امیرالام انبایه مصاحبه گذشت بخت سنگه گفتا گرفت و در همه تیز از ام سنگه و امیرالام سنگه رخصت شده
رفت امیرالام را سه لک روپی به دست آمده باقی معامله بختمال نقد و قبض آنچه انفصال یافته بود موجود شد که بقدر غلطان جا
و بقدر دران مکان خواهد رسید و امیرالام از و افشار جنگ از پے پار معاودت نموده با جمیر آمد اصل بسبب غلظت و معاودت
آن بود که خبر شکست وزیرالام یک مفرد جنگ نشینده از صفات تا مسلمان شد که شاه جهان آباد رسید به تیر و وزارت ترستی
تمامید و تیر فقل و اقتدار خود نفیجه تا از آنجا میری رسید وزیر بشهر مذکور رسیده و سامان و حساب ریاست و جوب زیاده تران
اول میاگردانیده بکار خود داشته در ابعاد نظریافته بود و خالوس فقیر ملون و ناقبات فیسمای امیرالام دیده از لور کرس
در خاقش قبل از اراده معاودت او استغنی گشت اما چون درین سفر زیبارا خراجات غیر درسی باید ترفی شده بود و ضرورت
ایمال و بعضی حساب بخیل خود فرودخته بغرض خود را آن سپاه و غیره در او خود بیشتر روانه شاه جهان آباد گردید و در شمار رسیده
رفتن وزیر جنگ احمد خان بخش بعد قتل راجه نول را سه نشیند دوسر وزیر شاجهان آباد مسوده متعاقب وزیر را سه

کردید و در قسبه کول اشکر گرفته و زیر او دیده خبر شکست او شنیدند چون وزیر هم رسید با شما ملازمت او حاصل نموده همراه او و شاهیان آباد آمد و مشوره طلب داشتند مرجه و را بجست سسگه با غایت او داد چنانچه گذشت و یک سال و چند ماه امیر الامرا درین سرگذرانیده اول سال سنه کهنه را و یکصد و شصت و چهار چیری داخل در خلافت شاه جهان آباد گردید و بسبب قلت زر و قلت فوج که فراهم آورده کاری از پیش نبردید بیون سپاه گشته اکثر اوقات در تقاضای آنها گرفتار و غلب از دست در غور و غوغا می ملازمان گزیده اند از راه سفاهت امید اعانت زری از پادشاه داشت چون بمحل نیامد از کم و موصلی سخنان بسبب در حق پادشاه و جادیدخان بجای خود شسته گفتن آغاز نهاد و باین قدر هم رضی نگشته و روزی در کمال اشتغال اراده در باز نمود و بر پسر سوار گشته و نیزه در دست گرفته داخل در دولت سر راهی شاهی که دید و از آن درشت که بحضور پادشاه تنگه ما سپه بچند گونی نماید نواب بهادر جادیدخان که در آن شهر ناظر دولت سر راهی شاهی و مدبر ملهم سلطنت بود و وقت یافته منع نمود که در حضور نیاید امیر الامرا از گوشش ممنوع گشته آشفته تر شد و هر چه در دلش گذشت بر زبان آورده منفعل بجای خود در گشت متعاقب چوکی پادشاه برای ضبط امولش رسید و از اوج جاه و اقبال بجاه و اقبال و دوال گرفتار گردید و خدمت امیر الامرا را برای غازی الدین خان فیر و جنگ کلان گفت جاد که در حضور و بینایست پیر برین کار را موی بود مقرر گشته خلعت یافت و در انظار جنگ خرد و خرد گشت

ذکر بعضی از سوانح دکن که درین سال تا او آخر سال شصت و چهارم از نامه دوازدهم هجرت روسه داد و مجمل احوال ناصر جنگ خلف دوم آصف جاه و حرو سب که او را در آن نواح اتفاق افتاد ناصر جنگ نظام الدوله بهادر خلف دوم گفت جاده جوان صاحب جزات و بهر خیاری صاحب نفعت بود و دستدار و شاعر و سحر و جادو و قدرت داشت با وجود جوانی و دولت خالی از محاسن و صفات نبود و زیادت پیر و عجز از تقاضا که با صالت در دکن ممکن یافت مرجه و را اکثر لشکر دست خود مغلوب و شست چنانچه انشاء الله تعالی و زر و کفر غنیم با جمال اشعار و آن خواهر شد و در عجب او در دلهای روسای مرجه و را مادم کیمیا و استواری بود که بالاتر از آن تصور نیست و تا او زنده بود مرجه و را از مغرور بیرون نگذاشت در سنه شصت و دوازدهم در دوازدهم حسب الطرب احمد شاه نازم در سیده بازنار منع پاوشه و نقشه بمظفر جنگ خود نموده با هفتاد هزار سوار جرار و یک لک پیاده بفرمان بنیبه مظفر جنگ لوارا غریت برافراشت

مجموع احوال مظفر جنگ و جنگ و با نام جنگ اول مظفر بن مظفر جنگ یافتن و آخر جمیع زلفانی کما بهر جم خود بجا تمام آخرت نشا فتن مظفر جنگ نام املی او بهر بیت محی الدین خان است و سب او بود و واسطه بعد از آنکه خان وزیر عظم شاه جهان سپه و دختر زاده آصف جاه نظام الملک است در عهد شفت جاده بسوی داری بیجا پور سپه در شست در عهد نظام الدوله ناصر جنگ خالوی خود در زانیکه حسب الطرب احمد شاه قاصد یکی گشته تا بهر بد اسیده بود مسلک بنی و خود سر سپه و حسین دوست خان عزت چند از روسای نوابت ارکات با دیوست و دیگر فتن ارکات تخریص نمود مظفر جنگ رو با رکات آورد و در آن جافوج عظیمی از فرانسیس پیلر سپه بواسطت چند همراه گرفته بر سر انور الدین خان شهادت جنگ گویا موسی که از وقت شفت جاده ناظم ارکات بود رفته شانزدهم شبان سندانخی و ستین و مائیه بعد الاغت مع که کارزار گرم نمود انور الدین خان با سپه شبات در سید ان افشرد و ساغر و آذانی مرگ سپید ناصر جنگ با سماع این خبر بنیبه مظفر جنگ با فوج دریا موج و سیلاب نو فور از او رنگ آباد

تا بعد پیلر سے کہ پانصد کردہ جو ہے است بر قیام استعجال رسید و سیت و ششم برج الا و ستر شت و سترین و ما بعد الا انت معرکہ قتال
 آور است کالم اعطاف کئی بر پرچم اعلام نامر جنگی و زید و مظفر جنگ زندہ و سنگیگر کرد نامر جنگ موسم بخاکان در ارکات گذر زید
 افافنه کرنا تک است خان و غیرہ کہ درین بیاق ملازم سرکار نامر جنگ بود و حقوق شک خوارگی و تربیت فراموش کردہ بلع ملک
 دمان خیابان و فابا وے نعمت خود درون قریح ساخته با نامر جنگ نزد خدع و دکر بافتند و با فرانسسیان پیلر سے ساخته ہفتند
 محرم حساب بنوم و شانزدہم حساب رویت سال ہزار و صد و شصت و چہارم ہر سے شب خون آوردند بہت خان کہ در قالب
 افلاص قاصد استعجال او بود و نزدیک آمدہ بندوق بہت خود بطرف نامر جنگ سر درآوردہ آن میر و پیر احمد ای مدد و ہی ساخت
 و انقلاب فریبے رویداد یعنی از غلغلان ملازم توفیق یافتہ ہند اورا تا بر وقتہ شاہ بران الدین غریب رسانیدہ قریب تہہ پیش
 اجمع جاہ مذکور ساختہ سیر غلام علی آرد و غلغلان بگاری کہ نہایت افلاص و اتحاد با دوست تارخ و ملت و ایندن یافت
 ایسات نواب عدل گستر عالی جناب رفت بہ فرصت نہاد تیغ حواری شتاب رفت و در ہند ہم ز ماہ محرم شہید شد
 تا پنج گفت نومر گریے آفتاب رفت

جلوس نمودن مظفر جنگ بر سر دلاوری و بعد درواہ با متقام
 آتشی در گدشتن قاتلان نامر جنگ ازین جہان بر آشوب و فتن

چون روز نامہ زندگانی نامر جنگ دست خاک در نوشت مظفر جنگ کہ مفید ہر اہ نو در یاست و کمن اعلام فرست بر افراشت
 و با اتفاق افافنه نمک بجوم و فرانسسیان از پیلر سے فارغ ہند و با گشت مقیم بے مانند بہاب انتقام نظام الدولہ نامر جنگ
 میا و دادہ گردانید و درون مظفر جنگ و افافنه مورد اتفاقی ہستند او بر سیدہ روزی کہ گل زمین لکریابی مغرب خیام شد
 ناخوشی با سے باطن بظاہر بر و زکر و مظفر جنگ با اعتقاد فرانسسیان قاصد یکجا بہت خان کرنا مکی و غیرہ ہزار گشتہ بعد درواہ
 کامل از قتل نامر جنگ ہفتند ہم برج الاول سال مذکور بارادہ جنگ سو ارگردید بہت خان نیز با نو بسیار ہند و تارگشتہ بمقابلہ
 شتافت کارکنان قضا و قدر تملکہ نامر جنگ را یک قلم سخاک ہلاک غلطانیدہ بہت خان و جوان اوج مظفر جنگ در میدان
 شتہ افتاد مظفر جنگ اول کسی ست کہ توسل شمار جستہ بر اشل و اقران خود غلبہ خواست و در ایام چند روزہ تسلط خود
 را مد اس را کہ برین سیاہ نام یکا کول و در ذیل اذنامی ہند بیان نظام الدولہ نامر جنگ داخل بود چون در قتل نامر جنگ
 جد و جد بسیار بعمل آوردہ کہ خود را بر یافتہ مظفر جنگ حکم بہت بر اہر گناہند و اس مخاطب ساختہ مظفر جنگ طالب علی و شت
 اما خودستانی بسیار کرد و ملازمان ہر چند و تصدیق او بہا اندامی نمودند و خود تملی فی شد در ایام ریاست دوروزہ اسش
 بالاجی را و با فوجی از یونہ بر سر اورنگ آباد رفت و کمن الدولہ نامر جنگا باز زدہ ملک رو بہ دادہ آفت اوراد فح ساخت

ذکر جلوس نمودن سید محمد خان بہادری صلابت جنگ بر سادہ ایالت ممالک و کمن تجددیر خد او ند و المین

چون مظفر جنگ با تمام خون نامر جنگ درین اشتافت و بہت خان و غیرہ افافنه کہ شتمان دودہ افافنہ شدہ بود و نیز اوراد
 صحر است مدد خند بعد این سامنے را ہر گناہند و اس خود بخود وکیل مطلق گشتہ فرانسسیان را کہ مظفر جنگ معین خود ساختہ بود
 استمال نمودہ سید محمد خان صلابت جنگ غلبہ سو سے اجمع جاہ را بریاست قبول نمود و خود مع جماعہ فرانسسیان ملازم

گوشت تمامه از یک آبادی که سید محمد خان ایام بر خنکال در جنگ که از انده یا از هم ذی بجه سته که از یک سده و شصت و چهار هجری
بقصد تنبیه بالاجی را و از آنجا که آبادی آمده و چند نفر از جوانان که اسراخته از آنجا متوجه چونگر و دید بالاجی را و با نجات هزار سوار
بقا بلایش آمد سید محمد خان جنگ گنان بالاجی را و قریب چون رسانید و آبادی را دیدی هر چند که سیر راه در قی بود و سوخته با خاک برابر
که درین محاربه فرانسیدیان با لشکاری توپخانه خود و دوازدهم و بیست و دو و در خصوص شب چهارم و پنجم شروع سال شصت و پنجم
از زمانه دوازدهم که تمام ماه شصت و دو و در اوج روزه اکثر سواران مشغول پریشش غاص آنوقت بودند چون نزد و جمع کشی از آنجا
هر چند با تشکله توپخانه سوخته و بگره سراسی آخرت گردانید بالاجی که در کشتن خسوف بود و برهنه سواران و بار بار دایان برهنه پشت سوار
شده و فرزان و عسله و سیله نجات و حیات خود ساخت و در اوقات کشتن که از طلا و نیت نیت طبعی اهل اسلام و غیره و از
ابا سبب اتفاق فاته براندا از انجام این ستره و تلاش معاصره برابری بود که با صلابت جنگ برادر بعلی از صلابت جنگ بود افسان متوجه
حیدرآباد و شدم در صباه دیدید ان بهای سیر در جمادی الاخری سال مذکور را و هر گشته داس را کشتند صلابت جنگ سید و با دشمنان
و حسب اطلب اورکن الدوله و معصام الدوله با اتفاق از اورنگ آباد رسیدند و کالت مطلق برکن الدوله و تقویض یافت ناگاه
خبر رسید که امیر الامرا فیروز جنگ خلعت صوبه داری و کمن یا فتمی آید رکن الدوله از و کالت پهلوانی کرده و یکریه و جلا و جانی به با لکر
آید بقصد آنکه امیر الامرا با اتفاق به لکره آید بوساقت جانوجی و هم بوساقت بالاجی که با او از عهد آفت باه و بطی درشت با میر الامرا
سر رشته موافقتی بدست از زمانیکه رکن الدوله از حیدرآباد و در خدمت معصام الدوله و با نجات و صوبه داری حیدرآباد و از طرف
صلابت جنگ و اعتبار و تقصا ص یافت چون امیر الامرا در اورنگ آباد و متعلق خود و لکره و لکره که سید ملک خان دین و سنگم و با نجات
از امیر الامرا فیروز جنگ گرفته عمل خود نموده بود با صلابت جنگ که بار و ده مقابل برادر خود فیروز جنگ بر آمده بود و پیچیده سنده
ممالک مذکور از صلابت جنگ هم حاصل خود و بعد از ان رکن الدوله از کزنله آمد و بعد از صلابت جنگ پیوست و بر کالت مطلق فاشم
شده و معصام الدوله را بطل ساخت با و درنگ آباد و در ستاد چون ایام بر خنکال نزدیک رسید رکن الدوله و صلابت جنگ
با و درنگ آباد آمدند

ذکر بعضی سوانح در حضور سلاطین و سلاطین

در ماه محرم یا منفر سته که از یک سده و شصت و چهار هجری در اوج امیری سنگم سیر را و جبه سنگم سوانی فوت شد و شهرتی دارد که
کسی زهرش را و در آنجا که او در محرم درین ایام در گذشت و چندین سال نهند هم محرم که نام جنگ در شتون فرانسیدیان بدست
انا فانه طایفه نامک بجم خود و خانیچه مذکور شد که شصت و او از منفر سال مذکور این خبر حضور رسید و قاضی الدین خان فیروز جنگ
برادر کلان نام جنگ نامش گرفت و در جمعه غره بربع الاول سال مذکور از حضور و نجات خلعت نامی تسلی یافت چون از صحبت حضور
نفسه بود دست دعی نظامت و کمن بجای نام جنگ شد ام اسه حضور به درخواست پیشکش در تعویق می انگذند از آخر و در چهارشنبه
ششم بربع الاول سال مذکور بطلای خلعت صوبه داری و کمن تقریری که مذکور شد و سراسری یافت

ذکر در وصف در جنگ در سته خمس و ستمین و مائت بعد الا الف بحضور حسب اطلب پادشاه و ارکان
سلطنت و سراسری یافتن خان فیروز جنگ بصوبه داری و کمن بدون پیشکش با تقضا سی قسمت

ذکر داخل شدن وزیر الممالک در شاه جهان آباد و جادیدخان را کشتن از راه عباد
شروع هنگامه ها و فساد

وزیر الممالک بعد از رفتن فیروز جنگ به کربلا در ماه مبارک رمضان سال مذکور داخل شاه جهان آباد از خود راه را
جادیدخان و اقتدار او در تمام سلطنت و صلح که با ابراهیم بنوده لاهور و ملتان را با او گذارشتند و همین عظمی و در شان سلطنت
رویداد نهایت آزرده خاطر و از اتفاق جادیدخان با او بیگانهی باری باری بپوشانید و از احوال اینها در امور جهانداره که رسیده که از رسید
بپادشاه با مودت و ترغیب جادیدخان امان خان خوال خاوی خود را که از لطافت بود و بهشت بزرگاری کرده خطاب بقتدر الدوله
بهادر و اسباب انارت و حوای عده المملک بر مردم خشنیده بهر آورد و او در زمره امرای مملک گشته و بهیچ عظمی امرای بهرسان
اگر چه بعد از خروج اکثر مردم ننگ و احسانها نمود و ناس از بعضی خوبها نبود لیکن وزیر الممالک ازین کار که موجب فضیلت
پادشاه و خفت امر بود و ننگ تر گردیده قاصد دفع جادیدخان گشت و در راه شوال فراموشی که مذکور را که از غرض از مملک
گشیده بود به بهادر ضیافت در خانه خود طلب داشته گشت علی بیگ خان بستی که شتاب جنگ خطاب داشت بزخم کار و او
از بیم گذر زاید و این امر موجب دفعه خاطر احمد شاه گشته با نظام الدوله و غیره در باطن متفق گردید که بهر برون او صاحب
وزیر الممالک پیش نهاد خاطر ساخت *

ذکر وصول خان فیروز جنگ با ورنک آباد و در گذشتن از جهان مروت فجاءه بمقتدر خانی عباد

خان فیروز جنگ بعد از مسافت معهود که بهار بهیچ ذی قعدة سال مذکور داخل او ننگ آباد شد و سید محمد خان بهار در
صلابت جنگ که در حیدر آباد بود بقصد مقابل و در آنجا برادر قطع مسافت پیش گرفت بهر که رسیده تا بویافته از خان فیروز جنگ
لک فانیس تمام و کمال و جانانه از نواح او ننگ آباد و غیره است و نمود فیروز جنگ چون تازه وارد و اوقات بود و امر عظیم
مقابل با صلابت جنگ و تسلط بر صوبه های دکن در پیش داشت و ننگهای مذکور بهر خود و او را بهر که بهار نمود و ملک
عظیم مذکور مفت و در دست مرسته افتاد چون مقدر چنین بود که ریاست دکن بصلابت جنگ بحال باشد فیروز جنگ بعد
بهشت ده روز از داخل شدن او ننگ آباد برگ مفاجات بهیچ ذی القعدة سال مذکور برای خود را بپرو و نمود و فغانی او که
بروقت بسیار سبیل یافت پیروده بودند لول و مایوس تابوت او را بهر گرفته بشاه جهان آباد رسیدند و کشتن را بهر که سبب زدند *

ذکر تقویض شدن منصب عظیم امیرالامرائی بخلعت فیروز جنگ که او هم بخطاب موروثی مخاطب شده است ای تلف شت

بهر خان فیروز جنگ که نام اصل او شهاب الدین است و بخطاب موروثی مخاطب شده عباد المملک شاهی الدین خان بهادر فیروز جنگ
تغییب یافته بجائز وزیر الممالک صفدر جنگ رفته نشست و بهیچ ناس را بحضور او نشانی بجای رسانید که صفدر جنگ بر سر مردم
امیرالامرائی از پادشاه با و بهر که ناس بی ساس با وجود طالب علمی و خوشنویسی و زبان وانی لغات مختلفه و شاعری
و شجاعت ناس از ناس بود کفران نعمت صفدر جنگ و حقوق غایت و بهیچ ناس را فراموش نمود و در مقام عذر و
حلیه در آمد و باطن با خال خود انتظام الدوله بهر عباد الدوله فیروز پادشاه و مادرش ساخته با اتفاق قاصد از ارض بیاد

دولت صفدر جنگ گردید +

ذکر شروع منازعات احمد شاه با وزیر الممالک صفدر جنگ و
انجام میدان بحاربات و انجام یافتن آبر و س سلطنت سلسله بابر

احمد شاه باغزاسه مادر خود و اشتغال الدوله و عماد الممالک پوزیر الممالک صفدر جنگ بنیام داد که توپخانه و محصل خانه و آباد
گذازند و وزارت چنانچه باید تقدیم رسانند صفدر جنگ اتفاق پادشاه با خود دریافتن ترک آمد و رفت در بار نمود احمد شاه
چاپلوسه بیا نموده دلوسه آغاز نهاد یکبار خود هم آمد و غذا خواست چون از سر صدق و اخلاص نبود خانه بران شربت نشد و
ناهما در جواب و سوال گذرشته سال شفقت و ششم از نامه دوازدهم گذشت که در آن تاریخ هر چند شروع گردید چون شش ماه ازین
سال هم منتفی گشت انواع و اقسام و فتن عمود و بر دریافت +

ذکر و غایب شدن احمد شاه باصفدر جنگ و بر آوردن نائب اورا که بدار و جنگی توپخانه
بامور بود به بجهان و بهیچان یافتن فساد یا میان شاه و وزیر باقتضای وقت ذریع

صفدر جنگ همیشه در اندیشه بود که چه کند جنگیدن با پادشاه مناسب نمیدید بقای خود با وجود احمد اندیشه بر جان خود هم
می ترسید اما حق آنست که جرأت و دانش که برای چنین ریاست باید داشت و جهان سرداران که با یکدیگر می بزرگ بردارند
و از عهده تعقیب آن بر آیند نیز بران نقصان فراموشی که داشت بهر زمانه و الا فقط عماد الممالک که طلعه پیش نبود و
اشتغال الدوله که چین و بدو س قراوان داشت اگر وزیر یک از جوانان و اران عمده خود را در ابتدا ای منازعت می فرمود
که سپرد و راسته بیارند آسان بود و اینها محال نمیشد که فرود نماند نمود اما تقدیر چشم و گوش و وزیر را که رو کر ساخت تا آنکه چنانچه
بمشوره خواج سرایان و دو امیر مذکور شبی بعد انقضای شش ازان شوق برای وزیر بخاطر خود نگذاشته نائب توپخانه را
که از طرفت وزیر بدو بست قلعه با اختیار او بود طلب داشت و از حضور خود رفته مذکور به دست او سپرده تا کفید نمود که
پیش و وزیر بهر دوزانی بچین و چنان بگوید آن ابله یکبار عذری خواست با پادشاه مباحثه و ابرام نمود که امر ضروریست لازم که شاورفته
ایلاغ بنیام نمایانان قیامت تا هم رفته گرفته از قلعه برآمد پادشاه بهر دم خود فرمود که در ای قلعه رابسته نگذارند او با و یکس از سرداران
و ملازمان وزیر در قلعه بیا بهر دم و وزیر را که در قلعه طوعا و کرها خارج نمایا حبس لا تحمل آمد معصی توپهای بروج قلعه را پر کرده و در
جوی و دارا شکوه که وزیر در آنجا بود و قلعه بران مکان اشرف داشت گذاشته استعداد محاربه نمودند وزیر ناگزیر بهر جد و جابه سوالی از
قتل نمود بهر حیل که خود ساخته و از قلعه بادی داشت منزل نمود و چند روز متامل بوده آخر جنگ با پادشاه موجب بدنامی و شهره
ملک حرامی دانسته و رخصت صوبه بای خود خواست احمد شاه نه پذیرفت صفدر جنگ بے رخصت او از شاه جهان آباد برآمده
بغا صله دو کرد و بی از شهر مسکر ساخت و در اعیه آن داشت که بی جنگ بدال داشت حال ناره قتال بر صوبه بای خود فرود و واقع
این برای کمال اصابت داشت فتنه چوین شهر و لشکر خیالهای دور از کار خاطر نشان او ساخته قاصد بدالی و قتالش کردند +

ذکر آستان صفدر جنگ محمولی ایشان براده محمول و شروع محاربات و حدوث حوادث و اوقات

اصفدر جنگ مرد مجرب را که کش خمی شناخت شاهزاده قرار داد و بسلطنت برداشت و سیال خود را در چهار تعلق مستحکم سور حمل مایه
 نرساده سور حمل را بر رفاقت خود خواست او به تباری رسید و شریک و معین صفر جنگ گردید و احمد شاه وزارت و اهل
 با نظام المذکر لیسر لیسر الدین خان وزیر بخشید و عماد الملک خود چنانچه امیر الامرا بود اما بابر جرأت و فتنه که داشت متعهد جنگ وزیر گردید
 افواج را از اطراف و جانب طلبه کشته فراسیم آورد و از آن جمله بود نجیب خان و سیل که جماعه دار سے دلیر صاحب جرأت و
 شور بود و آخر بمدرامج علیا ترست نمود بمهر تیر امیر الامرا لیسر که رسید و چنانکه جو و بلوچان و غیره زمینداران اطراف و مسادات با بر
 و غیره المکن و مبادیاتان صاحب اولوس و غیره و خواجسرایان و وزیر دار و منصب داران و عمدۀ زاد بای قیام شمل محمد صادق خان
 خلعت سیف الدین خان مرحوم صوبه دار و ششم والد مرحوم که بابر ناخوشی صفر جنگ و کینه عبدالحمید خان کشمیری سے با سبب چنانچه
 بهمان باقیات محاللات خالصه که ذمه والد بر سے آوردند تنقید بود و درین وقت باقیات سعادت و مورد مهر بانی سلطان سے بواسطه
 ماقطه تجماد و خان مکه گردید و هر یک از نام آوردان با امید سود و مبدء خود و خود یار قنایه که داشت و دیگران را هم متوقع ساخته و باز
 خانه خود بفرگسے آنها نموده سرگرم رفاقت پا و شاه و امیر الامرا شدند و آشوب قیامت در حوالی دلا الخلافت بر پا گردید و باز
 شروع ماه رجب سنه یک هزار و یک صد و شصت و شش سپهر سے آغاز مبارکات گشته تا شش ماه ابتدا و یافت و نقاشی
 صفر جنگ که اکثر سے صاحب شوکت و جویای نام و تنگ بودند چهار تنه سے نمودند مخصوص راج اندر که گسائین که در آله آباد
 رفیق بقار الله خان و سلطان خان و دیده اعانت وزیر و جبهت خود ساخته بود و پیر وانه و در خود را بر توپخانه پا و شاسه برین
 و با معدودی متصل بمکه توپ و کارکنان توپخانه رسیده مردم را سے کشت و می انماخت بعد یکیر مردم را گمان شده بود که او
 سحری یا غلط دارد و توپ و بند و ن بر او کار گسے نشود آنکه آخر کار بفریب گوی بند و ن مردوگان باطل مردم منحل گشت
 ذو الفقار جنگ امیر الامرا سے معزول نیز بابر ناخوشی که از پا و شاه داشت و غلبه وزیر مردم را بعد بقین بود و وزیر بنام آمدن خود
 فرستاده فوج را بر سے بودن خود بطرف پنج حضرت شاه مردان خواست و خود بهمان زیارت آنجا رفته همراه فوج وزیر و اهل
 معسکر و شامل او گشت و غازی الدین خان منادی کرد که بر سوار سے که ملازم صفر جنگ و اسب او داغ سین داشت
 باشد برای تو کسے آید صدر و پیه مساعده و شفقت و رویه مشا بهر یاب به سبب بیوفایان دلی نور ان سے اکثر سے از
 لشکر وزیر بر خاسته بجاد الملک ملحق و بر ساک سین داغ هزاران سوار ملازم سرکار پا و شاهی شدند و نیز صورت بلوان سے
 عام با اتفاق کشامه و پنچا بیان خواسته علم محمد سے بر پا کرد و غدار و داد که صفر جنگ را فتنه است جنگ با او که بطلان
 خروج نموده جهاد است و هزاران نفر از عوام زیر علم جمع گردیده شور و جنگا دم چار بار گرم گشتند و بر کرایانی و ملازم غیر خواه
 صفر جنگ می پنداشتند و رو کچ و بازار شاه جهان آباد کنگ و غارت میکردند بلکه بعضی را سے کشتند خانه محمد اسمعیل خان مرحوم
 در ادرالش تیر ناطق خان و سالار جنگ خانه اسمعیل یک خان که از دست دران عده صفر جنگ و خانه او ملو از لغو و
 و اموال و اسباب و یراق بود و شاید اثاث البیت او بکبر و بر سے رسید و دیگر هر که علاقه و دوستی سے بفر جنگ داشت
 خانه او و خان لیما گردید بابرین حرکات از آن طرف سورج مل جا شت شهر کشته شاه جهان آباد و را که دلی عبارت از دو بر کباب
 شاه جهان آباد بلکه آنک زیاد بود غارت کرده جان و مال و ناموس عالم سے بیا و خاد و مردم بسیاری در خانه شاه با سبب غلبه
 شاه محمد جعفر حرم گمان آنکه وزیر در خدمت ایشان انخلاص و حسن ارا دتے دار و دران بیگانه جمع شدند آن خانه تیر از
 دست برد جان علم ناخا و صنف غائب رسانید و کشته شد آنچه گذشته و حوث مذکور را بای فیت اعاد الله تعالی و جمیع المؤمنین

عن ذلک الآفات آنفرد اقتضای تشام هر دو در دلبسته آمده و امان معالو شدند امرای مغفور و امجد شاه عاجز گشتند پیغام معالو دادند و در جنگ بهم که از کثرت اخراجات جنگ آمده بود و طوف شدن با پادشاه در نظر مناسبت نمی نمود بصلح راضی شد و بواسطه انتظام الدوله پسر قمر الدین خان بقرار بجالی پرد و صوب آورده و آله آباد صلح انعقاد یافت و صندرجنگ در راه غم سینه نزار و یک صد و هفتت و هفتت چهره طین رحیل گرفته بصوب بای خود رفت +

ذکر برآمدن عماد الملک بهم باثرفیه و رفیق ساختن مرسته را با خود و اختلافیکه در میان او با پادشاه روی داد و انتقال حصین الملک ازین جهان بی بنیاد و یکی سلطنت خفت کشیدن ناموس با برترتقدیر خالق العباد

عماد الملک در زمان حربه که با صندرجنگ می نمود هر دو کمر مرسته را از صوبه الهه و حجابا از ناگور با عانت خود طلبیدند پیش از ورود اینها با صندرجنگ معالو در میان آمده و بصوب بای خود رفته بود و عماد الملک که از جاث بنابر رفاقت او با صندرجنگ دل بری داشت و اقتدار خود میخواست با اتفاق هر دو سردار مذکور بعد و در آنجا بر سر سوچ مل جاث رفت سوچ مل صندرجنگ میدان ندیده بقتل معالو که بود که یک و کمر و هرت پور است تخمین حبت عماد الملک مع افواج مرسته با صوبه خود چوین تغییر قلاع از هم برسانیدن توپهای بزرگ حصار ارگن گری نیست عماد الملک عرض داشت مشتمل بر سندهای اخراج توپ معصوب حاجت محمود خان کشمیریه که در الماهام سکارا و عجب لای قنبره در سارے بود و درگاه احمد شاه فرستاد و انتظام الدوله وزیر که فاش بود و فاش نیگوید است که بعد تسلط و داند و دانهای آشنا و یگانا خواهد بر آورد و با پادشاه و از فرستادن توپها مانع آنرا حاجت محمود خان اکثری از منصبه اران پادشاه مع مردم توپخانه را با امید و بیم و تحریف و ترغیب با خود متفق ساخته خواست که انتظام الدوله را از میان بردارد و روزه براسه انکار قرار داده بر سر خانه انتظام الدوله رفت و بنگاه میگرد و در گرم ساخت چون کادری از پیش برود جهان روز روی گریز بجانب قضیه دانسته نهاد و از در قلاع الطریق در آمده با خفت و تاراج محاللات فاعله شاهی و دیگر ارات منصبه اران که در قرب و جوار دارالخلافه بود قهار رفتند بر انگیخت درین ضمن سوچ مل جاث بر سیه مخلصان عراض با پادشاه و انتظام الدوله نگاهداشت هر دو را فغانید که عماد الملک هرگاه با اتفاق مرسته اقتدار یافت بنیاد سلطنت وزارت را از پنج وین خواهم برانداخت اصلح آنکه پادشاه و انتظام الدوله سر و لشکار جویند و دست محاللات فاعله مع افواج و اسباب بیرون فرامیده در نزاج سکندره مغرب خیام فرامید و صندرجنگ را اگر فغانی استعمال نموده نیز طلبیدارند فاعله عماد الملک و مرسته فرو نشیند این صلاح که عی الحقیقت موجب فلاح انتظام الدوله و پادشاه بود و متولی افتاد و پادشاه مع کل سلیکات و انتظام الدوله وزیر و هم مقام الدوله و دیگر منصبه اران لازم و عله توپخانه و میگیا مشایان بر آمد سه چار کرده پیشتر از سکندره مغرب خیام ساختن الماطلبه شتن صندرجنگ ملائم طبع او و هم با سکه مادر پادشاه و انتظام الدوله که بعد با وید خان با و سرے پیدا کرده بود و بنیاد و درین خصوص اجمال و رزید نهاد و الملک بنین مشوره سپه برده عاقبت محمود خان را از خورج جریده بلامت پادشاه فرستاد و تار فغانه او را و لشکر بالمش را ترساند آن عاقبت نامحسوب الاشار آفامی وقت شام بر سیده ملازمت پادشاه نمود و قمر یگانا خبر کرد که چند هزار سوار مرسته بنیان بطرفه شتافته معلوم نیست که از کجا سر بر آورد و همافوت رفت رخصت شده بخورج برگشت پادشاه غفلت شعار معذیر جهان نکرده کار با و چون اشعار را تدبیر حراست لشکر و ناموس و پادشاهی خود هیچ کوه سرشار با و غفلت بغراعت بود و بکنیه بای خود آسودند

ہو کر ملہار چون غبار سی از طرف انتظام الدولہ پادشاہ بنابر زادن تو بہا با وجود شہنشاہ پشیش کھنڈے را در جنگ جاٹ داشت خواست کہ الحال کانیہا برآمدہ اندر رفتہ رفتہ سرحد گاہ لشکر سیدہ در حد بر اینا خاک نمودہ تو بہا دیگر ہم ایچہ بہت آید باید گرفت و چنان منظور داشت کہ بہ شراکت دیگران این کار را یکسر سے نشانہ عہدالملک عجمی آبا رہم خبر کردہ شہنشاہ بنوہ دار گذر متہر عبور در یای چنان نمودہ شبیکہ عاقبت محمود خان ملازمت کردہ بخیرہ برگشت ہو کر قریب بلشکر رسیدہ اول شب چند بان سردار گان شد کہ عاقبت محمود در قریب چار ماندہ آتش افروز ہنگامہ است و این امر را سہل شمرده استعدا د نزارک نکردہ آخر شب متحقق شد کہ ہو کر آمدہ دست و پا گم کردند کہ نہ مجال استعدا د جنگ است و نہ فرصت فرار از نامردی و ناکارہ کاری احمد شاہ مع مادر خود و مصمام الدولہ میر آتش خلف امیر الامرا مصمام الدولہ فائدہ دوران و انتظام الدولہ بے انگ نامردان برفقائی دیگر و در سانسے لشکر خیر سے ہم کنندہ بر عار ہا سے خوف نشستہ مسلک فرار پیوند و ناموس و اہمال را انتقال را چنانچہ بود گذارشتہ راہ دارانغلہ نہ گرفتند بعدہ دہر سے کہ خبر گرفتہ حق اینہا منتشر گشت اسطے دادنے حیران و مضطر گردیدہ کچہا بحال خود در اندک سیکہ اندک اسبابے داشت متعاقب آہنا رو براہ نہاد و اندک راسبے بریدہ تا بقصد سکندر م رسیدہ بودند کہ صبح دمیدہ افواج ہو کر کنے منازلے و مانے رسیدہ تمام لشکر و اثاث البیت سلطنت را غارت کروہر کرا ہر کجا یافتہ تاراج دانتے نمودہ و عار سے از یراق و لباس دیادہ از مرکوبات گردانیدہ در محراب و اندک ملکہ زمانہ دختہ فرخ میر زوی محمد شاہ و دیگر پردگیان حرم سر اسے پادشاہ سے محروس ہو کر گردیدہ اند کہ ہو کر اقوام بسیار نمودہ و از اسباب وزیر و جواہر کیش زہنا سے مذکور سنور بود توہر کرد لیکن دریک مطاف اصناف عالم و محل جہد سائے سرداران اعظم بود لکہ کوب ازل و ازلے دکن گردیدہ چشم و دم علیہ بناموس تیموریہ رسیدہ فیصل اللہ تبار و حکم مایریدہ +

ترک محاصرہ نمودن عہدالملک قطبجات جاٹ را و شتافتن لہشاہجان آبا و برای حصول مطالب حاجات خود و مقید نمودن احمد شاہ رابع مادر و جلوس فرمودن عزیزالدین لہسر الدین بر سر سلطنت

عہدالملک کہ این خبر شنید ترک محاصرہ نمودہ بدلا از خلافت شتافت عجمی آبا بعد بر ناستہ رفتن ہر دو سردار خود را تنہا عہدہ براغذیدہ بنا کردہ رفت و سوار چہل خود بخیر و از مضائق محاصرہ برآمدہ عہدالملک با عانت ہو کر ملہار مصمام الدولہ میر آتش و دیگر لہشاہیان تو بخاندہ و نمکدان دیگرا با تو متفق ساختہ تغیر انتظام الدولہ و وزارت را خود گرفت و مصمام الدولہ را امیر الامرا کے دہا سیدر و ذک و وزارت گرفت صبح خلعت پوشیدہ وقت استوا احمد شاہ را با مادرش دہم شہبان روز یکشنبہ سنبہ کینہار و یکصد و شصت موہف مقید نمود عزیزالدین خلف معز الدین جاما در شاہ را بر تخت فرمانیدہ جائے داد و بجا لکیر نمائے لقب ساخت بعدیک ہفتہ چشم احمد شاہ چشم مادرش را کہ جمیع قتنہ پا از وزانیدہ بود میل کشیدہ +

ذکر انتقال نمودن صفدر جنگ ازین جہان تاریک و تنگ و جلوس فرمودن شجاع الدولہ پسر او بر سنبہ پدر بید رنگ

صفدر جنگ بصوبہ خود رسیدہ بر مہدی گماٹ اقامت نمود و کانٹے بر اسے خود آراستہ با صلاح حال سپاہ و اسباب پرداخت در تہیہ افزائش استعدا و مواد اقتدار خود مشغول بود کہ ناگهان وائے بر پاسے او خبر و نمودہ آہستہ آہستہ اشتداد

یافت و منجر سواد سرلان گردید و چند ارباب و اعیان با صلاح آن کوشیدند و سواد سرلان را در سال مذکور به دست خود فرستادند و چون عالم لیا گردید و نقش او را بنابر شیخ حضرت شاه مردان که در دیه است نقل نمودند و چون ساختند شجاع الدوله پسر شمس بجای پدر ممکن گشت و روزی چند اسمعیل بیگ خان که سردار عمده سرکار مقدر جنگ و مدار علیه فائز اش بود و رافق و فائق مقامات ماند و جمیع رفقا را به سران و ارباب و اعیان در سال و در آن بدستور بمال و برقرار نمودند و چند اسمعیل خان هم در گشت و نگین خان خواجہ سداي خان و ادائب مناب گشت و ذوالفقار جنگ هم در صوبه اوده به رحمت لکنه پیوست و شجاع الدوله بر چند جوان لالاهای بود و ارباب بر شجاع که داشت نظم و نسق و صورت خود و ادیب و گوش مال و سردار و چنانچه بامی دوستی بود و رعایتی غیر از شرب خمر نمیکرد بود و بصیحت نسوان و مبارشرت با آنها رغبت بسیار داشت و اغلب اوقات بموید و میکز را میزد لیکن جیاسی چشم و غوغا و اغراض از برانم ملازمان و ترسم بمال ایشان در مزاجش غالب بود و سایر ارباب و اعیان و اقبال که در اینده بود که در سینه حسین و ثانی بعد از آن شاه ابدی لکنه لکنه عمار الملک و در شجاعان با او گردید و عمار الملک با او در ساختن باراد و براندافتن بنیاد و دولت شجاع الدوله با اتفاق افواج در آن و دیگر فاعلش جنگش و غیره که دشمن ویرانه شجاع الدوله و پسرش بوده اند باراد و مقابل و مقابل با او در رسید و شجاع الدوله پادشاهی نموده از پیش برد چنانچه ذکرش عنقریب آید.

ذکر مجمل از احوال لاهور و انتقال معین الملک از دلاور

معین الملک فلت قمر الدین خان وزیر در امور محرم شروع شد و در سنه شصت و هفتم از آنکه دوازدهم بطریق سیر و تفرج سوار اسب از شهر بیرون شنافت و معین اسب دو اسبی که اختلاف الاقوال قوی بود یا عارضه دیگر هم رسید و باضطراب فرود آمد و برگر اے آن سرگردید از مقصد که بخیر رفقا را و دشمنان و بکار و خدمات حضور مامور بود و مسووع شد که از لشکر خود بشکر کی از ملازمان عمده که با نیک فاضل بود رفقه بهمان زمانه طعام خورد چون اگوی بود و جوان قوی الاشتهار و انواع اطعمه و خورمیها داشت و در غذا اکثری نموده عصر قاصد لشکر خود گشت و در راه اسب دو انید حالت خود را متغیر در یافته غنا گرفت و با احتیاط فرود آمد بر زمین بے فرش خوابید بعد از آن که در دهم خون بود و فوراً بملک شد احمد شاه ابدی در آن صوبه داری لاهور بیام میر موسی پسر معین الملک فرستاد و بنا بر معین افتخارات ملکی بمادرش تعلق گرفت از عهد معین الملک که فوج بسیار و مصارف و دیگر هم با فراط داشت حاصل صوچیات با خزانات او و فاسی کرد و بنا بر این قدمی بر رعایا رائج شده بود و آنها عاجز شده و پناهی و گریز گاهی داشتند و در فرقه سکمان اعانت هم دیگر لازم بلکه جزو مسلک و مشرب آنهاست بنا برین هر طاقده میرفت اهل آن خانه موباد و سر گذشتند و کال اکال بلند بلند و اهلار اختیار مسلک گوردو گوردو میکزدند سکمان دیگر در حمایتش که کوشیدند بنا بر علی بنه این مسلک که فی الجمله از سابق هم روا بود داشت رائج تر گشته و کشته در فرقه مذکور و بهر سید درین جزو زمان که زن معین الملک مرجع معاملات گردید چون عورات از علیه عقل عاری میباشند به انتخاب افزوده و امان کار گزار بهر یک کار را با اهلان خود کشیده و بر سر بران زن بطور عسلیده و فغانی ازین محرابی بر رعایا افزوده و فرقه مذکور در روز بزرگترت پیدا کرد و منت در آن نفرت و زجرت بهر سانیدند و اراذل و پوچ و خواجہ سرایان و غلامان مدار علیه گردیدند و درین عرصه بهر موسی پسر معین الملک

در گذشت و بجای او خواجہ موسیٰ احرار سے داماد معین الملک قائم شد بجکاری خان رستم جنگ کہدار المہام کل از معین الملک
 بود خواست کہ اعمال بطریق اولیٰ همچنان باشد زن معین الملک مرکز خاطرش دریافتہ رستم جنگ ساد محل طلبید و کنیزان را
 فرمود تا او را زیر چوب کشیدہ یا نشکشیدہ چند سے خواجہ عبدالقد خان پسر سیف الدولہ عبدالصمد خان با عانت و تباہی خفیہ
 آدینہ بیگ خان تسلایافت و یکم معین الملک را قید کردہ تباہت صوبہ بنام خود از شاہ ابدالی طلبید المان خان برادر جان خان
 از طرف ابدالی بلہور رسیدہ دست قیدی دراز و مردم بسیاری را تاراج نمود چند روز چون برین منط گذشت خواجہ عبدالقد خان
 از بیگانہ متخواہ سپاہ نتوانست پای اقامت افتر دنا چاری کرخت و آب و سر سے ریاست بر خاک ریخت باز حکومت صوبہ
 بر یکم قرار یافت بعد از ان خواجہ میرزا خان کہ از عمدہ جماعہ داران معین الملک بود یکم را قید کرد و آخر اہل انجا سید +

ذکر قتیله انگیزی عمارالملک لاهور و فرشتن ایات غور و خفت کشیدن از دست سپاہ رسالہ سین داغ بکلم خداوند
 غیور و بر شتہ آمدن بدار الخلافہ و باز بر آمدن بداعیہ مذکور و کشیدہ طلبیدن ان معین الملک لاهور و شکر ر

عمار الملک را بعد چند سے انتظام محالات خالفہ تفریغ و انتزاع صوبہ لاهور و ملتان از دست گمانشگان شاہ درانی و تادیب
 سرداران رسالہ سین داغ کہ در زمان جنگ زیر المملک مخدع جنگ باطنی با بغراض خود پاس خاطر انہا نمودہ اقتدار شان
 از حد گذرانیدہ و جمیع محالات خالفہ وغیرہ قریب و جوار شاہچہان آباد را در جابہ دستخواہ انہا دادہ بود منظور شتہ مع عالمگیر شالے
 پادشاہ دست نشان خود بر آمد و در بابے محکمہ کراست و الدمر جو م را فویداری محالات سر بند و تہا نبر و پای پت وغیرہ و
 نا پائے پت نہضت نمود چون معاملہ این محالات بہ معرفت کش چند انفصال یافتہ واسطہ جواب و سوال او بود راہ نا کر مل ہرات
 حسد بردہ خواست کہ فطیہ درین معاملہ انگیزہ در داران سین داغ را کہ از رفتن محالات جائزہ بدست حملہ عمار الملک لایع داغ
 بود نہ طلبہ شتہ نہانید کہ سید برایت علی خان کہ حاکم محالات جاہد دشما شتہ صاحب مقدر و راست از نواب وزیر عمار الملک
 عوض کردہ دو لک روپیہ طلبید کہ بہ جرج شہابہ ناگراود و بہترہ الاسن متحدی ہم رسانیدہ میدیم کہ دو لک روپیہ بشمار رسانند
 و معاملہ را قہر نما یسرہ داران مذکور کہ نہایت مغرور و دودہ اند و بد رفتن جاہد اخی پسندیدہ غنیمت شمرده و با ہم اتفاق کردہ
 صبح و گلائی خود را بجنہ روزیر فرستادہ استدعای مبلغ مذکور نمودند و الدمر جو م کہ احوال بدین منوال دید در گذشتن ازان خدمات
 بحال خود اصل شمرده استعفا ی کار مذکور بواسطہ کشن چند نوشتہ داد و دودم بدر بار وزیر خاگر گشت وزیر و ساعت شتہ باہل
 و نجیب خان و نا کر مل و سیف الدین محمد خان و دیگر مقرران صحبت داشتہ خواست کہ بخلوت رود درین ضمن و گلائی سرداران
 سین داغ یا شاہراہ و تعلیم نا کر مل کہ نہان اخوانمودہ بود از وزیر و خواست ز رخصت و رخصت شہرہ خود نمودند وزیر جواب داد کہ چہ بفرما
 موجودات بدیدہ وزیر تنخواہ خود بیدار گمان انگیزہ عمار الملک را باراست کہ در منجورات با ما معاوضہ تواند نمود قبول کردہ معروض
 داشتند کہ کسے را حکم شود تا موجودات بایند عمار الملک فرمود کہ نجیب خان شما موجودات اینہا ببینید او قبول نمودہ از
 ہما نجا پس خوضابطہ خان را گشتہ فرستاد کہ خیمہ در میدان اسنادہ نمودہ موجودات اینہا ببینید و کلا فہمید نہ کہ راہ چارہ و خیانت
 مسدود گشت چہ نجیب خان صاحب اولوس و برادر چندین ہزار کس است از ما خواہم ترسید و خیانتا ہما ہر خواہر گشت بمہرگان
 خود خبر دادند انہا چارہ کار در بلو ادیدہ سبے با گانہ خود را باین کار اشارہ کردند و عمار الملک بر خواستہ بخلوت رفتہ سہ ہزار کس مقرران را
 با خود برادران جمعیہ نجیب خان و راجہ نا کر مل و کشن چند بودند نا کر مل چون فستہ برگزیدہ خود را میداراست رخصت شدہ بر آمد

و خطه نزن خالو سنی خود معین الملک نگاشته و قرض را که مقنوب یا قنوب طلب داشت زن معین الملک بفر خود را با اسباب
 جهیزه که لاقین بود طوعا و کرها فرستاده مطمئن خاطر گشت عماد الملک سر داران ملازم خود را مع همراه خاله خود استقبال فرستاد
 با احترام تمام در خیمه مانیک همراه او مع ملازمان و خواجگان سرایان سرکارش آمده استاده شده بود و فرود آورده جای داد و او در اینجا
 منزل نموده با خاله شویمر که عمه شش بود ملاقات کرد بعد از آن بدو ان اشتباه عباد الله خان کشمیری و غیره سر داران معتمد و برادرانی
 سید جمیل الدین خان را هم با اتفاق بعضی از سر داران و خواجگان کوینه بیک خان برای آوردن مادر زن خود با بغیر فرستاده
 چون حاصل چهل پنجاه گزده بود افواج مذکور صبح روانه گردید و ایک روز و شب راه بریده اول صبح روز دیگر ملاپور رسید و زن
 معین الملک را که خبر فرزند خود را سیده بود خواجگان سرایان را در حرم سرفراز فرستاده از خواب غفلت بیدار و مقید ساخته دانه عمارت او
 بر آورده در خیمه جای دادند بعد یک روز با اسباب و آرام داده روانه بود میان گشتند عماد الملک بعد در دوازده غنچه خوابی او
 بسیار نموده استغفای تقصیرات خود کرد و تصویر داری لاجور در بدل پیشکش سے کلمه رویه پادشاه بیک خان مقرر مندرج
 بدار الخاقه معاودت نمود لیکن زن معین الملک نهایت آزردگی خاطر گشته در راه و بعد در بدو پیشکوه و نیز شاهجهان آباد عماد الملک
 و ملازمانش را مورد فحش و دشنام داشت و بیابانک بلند میگفت که این حرکت با من موجب خرابی عالم و دیرانی شاهجهان آباد
 و ناراج صبه مانوسه عظمت سلطنت و تمام مملکت است بودش بیعت ماه احمد شاه درانی زار سیده و اندیشه خواسته دید
 که دو دانه و دانه های قدیم و جدید و شقیه و سقیده بر خواهد آمد و نه الحقیقه جهان شد که س گفت

ذکر درود احمد شاه ابدالی از قندهار و شاهی
 و در آخر خلافت و قتل عام متهمان و دیگر حوادث عظیمه که رویداد

احمد شاه ابدالی را استماع خبر جبارت و گستاخه عماد الملک با زن معین الملکشان و دشوار آمده بفرستاد و بفرستاد و بفرستاد
 خود را ملاپور رسانید آید بیک خان تاب مقاومت نیاورد و بصحای بالسی و مصار که بآب محض و جای دشوار گذار است
 گر بخیه بنانه برد و عماد الملک بر جان خود ترسیده خود را پیش او زن شفیق آورده بکیم معین الملک را بر خود مهربان ساخت
 و شاه درانی بر جلال استیصال میت کردی دلی سیده مادر و عماد الملک چاره بجز القیادید به بدیم استقبال مشتافه ملازمان شاه
 نمود اول معاتب بعد از آن بسفارش زن معین الملک و سازش با شاه ولی خان و وزیر ابدالی از سیاست معلون روز امدت
 هم بفرستاد و پیشکوه بر او مسلم ماند شاه ابدالی به فتح جمادی الاولی روز جمعه در سکه معین را به بعد الاغت از قندهار بفرستاد و دستان
 رسیده داخل قلعه شاهجهان آباد گردید و با ملکیران سه ملاقات نموده دست بتاریج اموال و ناموس سکنه شهر دراز کرد و دقیقه
 از تنب و غارت مهمل گذاشت اهل غارت خود را به سلاح ملاک کردند و گذشت آنچه گذشت قریب یک ماه در شهر ماند و خانه
 قمر الدین خان و وزیر را پاک رفت و کم کسی از اعیان و بزرگان محظوظ ماند و شادی و صلت تیمور شاه پس خود با دست
 اعز الدین برادر حقیقه ملکیران سه نموده با تمام رسانید بعد از تمام شادی مذکور و تاریخ شهر معمور بر تنبیه سوره جمل باط علم عربین
 برافراشت و جهان خان سر دار لشکر خود را بمنزله طلع سوره جمل باط متعین کرده خود هم از عقب او برآمد این مرتبه بکیم است
 که شاه ابدالی وارد هندوستان گردید عماد الملک همراه جهان خان خردوات نمایان نموده مورد التفات و آفرین شاه گشت
 چون در خواست در پیشکش لب آمد عماد الملک از شاه التماس کرد که یک از شاه را دایمی بخوری و عوی از درویشان همراه من

ستودان از سر سید کہ عمارت از ملک باین دولت گنگا و جہا است زو فیضی بمعرض وصول در آورده عائد سرکار سازم ابدالی دوشاہ پور
کیکے ہدایت بخش بن عالمگیر ثانی دوم سیریز دایرہ اودا عالمگیر سپر غزالدین را از شاہ چمان اکا بلبلیدہ برافشا و سین نمود و از
سروران خود بان بازنخان را ہمراہ عماد الملک داد

آئند ان عماد الملک بہ شجاع الدولہ سپر صفدر جنگی ساختہ کہ فہما بین این ہر دوروی داد

قبل ازین اشاری باجمال شد کہ عماد الملک عدا قوسے باصفدر جنگی اشت و خوالی فاذا التمس خواست درین سال
توسل باذیال دولت فامیر شاہ ابدالی جستہ بہانہ تحصیل زمینگیں اواز ابدالی اعانت خواست و اوجان بازنخان را با فوسے از
درا نیان ابدالی ہمداد وادہ مرض فرمود ہمداد شاہ زادہ ماہر سپرہ داد عماد الملک با اتفاق شاہ پور اگان فوج ابدالے
سج جان بازنخان اولی در کمال سبے سرانجامے عبور مجنا نمودہ بفرخ آباد احمد خانگیں استقبال کرد و فوجہ و فرگاہ و فراس و
افغان و غیرہ اسباب جنگیں شاہ پور اودا عماد الملک نمودہ افافنہ اطراف و بطعنا از فوج خود را با اعانت ہمراہ داد و عماد الملک
بہیات مجبوری عبور گنگا نمودہ رو بعبودہ آئند شجاع الدولہ باستعداد و حرب کرب در کمال اشتغال از کشور آمد و در سیدان
سائیدی بانی کہ سرحد صوبہ اوست رسیدہ مستعد بچاکر دید و بار جنگ سبیلے بازا و لان طرفین واقع شد و فوج سلطنت مسجد اللہ خان
خلف علی محمد خان رو بہ ملک کہ استماع الدولہ دوستی داشت بر پنج ملک رو بہ قدرے نقد ہوائی و حدہ صالح انفصال یافت و سدا لشکر
درین امر غلطی بسیار و حقوق و کسبی برای شجاع الدولہ منظور رسانیدہ و عماد الملک نتوانست کہ کاری از پیش برد و مضرت
شوال سال سبعین مائے بعد الفتن مع شاہ زادہ اوجان بازنخان کوچیدہ و عبور گنگا نمودہ بفرخ آباد رفت و خطریان احوال بدالی داشت
و شاہ ابدالی فرمادہ مرا کہ از خلع مطلقہ جاٹ و از شاہ چمان آباد فاصلہ پانزدہ کردہ واقع نو دفرب قبارہ با در عمدہ سر روز
مفتوح ساخت و عارسان قلعہ بکی را قبضل رسانیدہ از اینجا پارادہ قتل متحرکہ از محابہ مشہورہ بنوداست نشناختہ چمان خان
مقدمتہ الجیش گردانید و چمان خان در تہرہ رآمدہ و قیقہ و قتل عام موقوفہ تا راج نمودن و اسیر فرودن عیان و اطفال سکستہ
آہنار را باقی نگذاشت در صم ملک جاٹ فریبہ انداختہ و حصدینہ کہ تختہ احمد شاہ ابدالی باکر آباد آمد میرزا سیف اللہ بیگ قلعہ
قدیم پادشاہ سرازرا اعانت پیچیدہ بفری تو بہا نگذاشت کہ کسی پیرایوں قلعہ نوانگر دید شاہ در اسنے چمان خان را بشو قتل و جاٹ
و مور فرمود و مردانہ کردہ و قلعہ کشائے مکررم بود کہ ناگمان دبائے در لشکر ابدالیان افتاد خلق بے حساب ہلاک گشت
و چمال اقامتش نماذہ بفران قہرمان تقدیر شاہ ابدالے ناگزیر دست از تسخیر قلعہ ملک جاٹ برداشتہ و قاصد و لا بہت
خود گشت چون برابر شاہ چمان آباد رسیدہ عالمگیر ثانی بہ تحجب الدولہ ہر سہرہ تالاب مقصودہ آباد آمدہ و دراک حضور شاہ
و از عماد الملک نہایت شکوہ بانمودہ احمد شاہ تحجب الدولہ را امیر لاہور ہندوستان گردانیدہ سفارش حمایت عالمگیر ثانی بپانچ

ذکر تختہ اسکے احمد شاہ ابدالے با دختہ محمد شاہ پادشاہ ہندوستان و پیردن
صاحبہ محل مادر آن دختہ و ملکہ و زانیہ را ہمراہ با قضاے گردش آسمان

نقشہ نمائندہ کہ بدین احمد شاہ خلف محمد شاہ و جلوس عالمگیر ثانی بہ سریر سلطنت و اختدار یافتن عماد الملک عجیب طینت
روزگار فہرہ را با ملک ثانی و فر فرخ سیر نزوح محمد شاہ و صاحبہ محل نزوح مائے او کہ خازنہ ملکہ زالی و محمد شاہ را از لطن زمین

ساحه محل دفتری بمیر سید محبوب ترین خلق پیش او بود نهایت ناسازگار افتاد و اوقات که برت می گذرانیدند سید نه نارت
هر شب و نمک بجای عباد الملک دیده بودن خود در زندان و تحت قزاقان عباد الملک عالمی بود که سید نه نارت
شاید ایامی بنیاد حقن کردید پیغام رفاقت خود و داعیه از دواج دختر محمد شاه با پادشاه فرستادند و سید نه نارت این کار را مقرر
انتهای از بنای سید نه نارت خود در دربار و سید نه نارت قبول نمود و سید نه نارت اوقات خود را بوقت از دواج خود کشید
و کار سازی سفر گذراند و سید نه نارت محاسن و اقبال آمانت و همه خود گرفت و دوازده سال گشت سید نه نارت و سید نه نارت
بالبیبه سالاریه همان خان و سید نه نارت لاجورد و ملتان و سید نه نارت و سید نه نارت و سید نه نارت و سید نه نارت

مجلس از احوال و سوانح و کن که در همین ایام روی داد و مقتضای است خداوند امر کن

موشیر لوسه از وقت مطهر جنگ ملازم در دمان آصف شاه گردید نهایت اقتدار سید سید کاظم در اوج دست رسید
و دیگر محال است را به خود گرفته و با علی کل محال است و بختای عمده الملک سیف الدوله مخاطب گشت مکرر حکم او بود و سید نه نارت
کنین خطیب مجید جنگ صاحب اختیار سرکار عمده الملک مذکور گردید و راق و فانی بهمان پیشش صوبه و کنین گشت جاحل
انگلیشیه را هم بروس تسخیر مبادید در مل بمیر سید با محمد علیخان خلف نور الدین خان گو با موسی ساخته بعضی صوبه اید کا
راستشرف شدند موشیر لوسه بار کن الدوله شد و چاردهم بمیر سید سید و سید نه نارت و سید نه نارت و سید نه نارت
منصب مکرر بمیر سید لود و شاه نواز خان او رنگ آبادی و دمانیه بمیر سید الدوله چهار سال امیر نظام این منصب پر دانه بمیر سید لود
چنان گذشت که اصلاً سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت
مصرع الدوله مذکور در سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت
بجای از دمانیه جنگ امیر الملک سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت
گردید و لوسه بای خود رفت و سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت
بعضی و دمانیه جنگ آمد و بود و سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت
گردانید و تمام مهم را بست ملک اری بدست خود آورد و چون بر لمان الملک عقب بوکین مطلق شد و بوشش را گردانید و نام ولی عهد
مقرر گردید و دمان سال الاجی را با باره پرخاش در سواد او رنگ آمد و در دمانیه دانی امیر الملک سید نه نارت جنگ که بمنزله آقا بود و جاست
او رنگ که با دانه خود مرغ برادر دیگر بر لمان الملک بالاجی را با جنگ که انانند که فریب سید که و از او رنگ که با دانه قطع مرسل نمود
آخر کار بمیر سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت
آمد موشیر لوسه مع اتباع او از اختیار وقت در آصف شاه مانع نگردد و در صدر شکست آصف شاه مانع نگردد و در حق
سبانه دولت در دمان نظام الملک آصف شاه و در کار وجود افتد و آصف شاه دانی نقش تسلط در دست بخیر و در شکست
ابراهم خان کار دی را که از رفقای سید نه نارت آصف شاه بود و سارک و لاج او را بر سلطت خیر جنگ در دمانیه مانع خود با لود و جنگ
جدا ساخته در لمان خود داخل کرد و بهشت لکه در سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت
بدر از ان میفهم الدوله را نیز مفید کرد و مظاهر از مر دو جانب جمع نموده خواست که آصف شاه را به بهانه صوبه و دمانی حیدر آباد
آن طرف فرستاد و در خانه کلانده مفید نگردد و در سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت سید نه نارت

مشهور است که آن فرد قتل حیدر جنگ دار الهام موسوم به شاهرخ را با خود جزم نمود موسوم به مبارک رمضان قریب با ستواست ابدی
و سبعین و آنکه بعد از آن حیدر جنگ در خیزش آصف جاه برای جواب و سوال مذکور آمد چون داعیه نفس و تعصب یافتند بود و خفا که این
کار امور بود حیدر جنگ را گرفته و کشتن او و تنهار برایشی سوگرفته برآمد و نجوی بدر رفت که تمام قوتها
و جنگ چون فرج قنویر میشل در خیزش ماندند و خفته جرات نمود که ناخ کارنامه رسم و اسفند با گشت از مذبح شدن حیدر جنگ
عمده الملک موسوم به شاهرخ بود و دیگر وجوده لشکر جوش از سر بافتند درین آشوب تا طلبان هم مقام الدوله و سپه فراد و میر عبد الله خان و
همین الدوله و در برابر ای ملک بنایا شافته و درین دستگیر امیر الملک ملابت جنگ در ادویش بر آن الملک و موسوم به شاهرخ
همچو را آید و شافته آصف جاه نالی حیدر جنگ را گشته راه بر آن پور گرفت ابراهیم خان کاردی که عطا و کرد تا آنکه آصفجاه
جدا گردید بود با صفت جاه پیوست و اتفاق میسر شد هم ماه دسال مذکور بر آن پور را بر نزل خود افتاد و کشید و الداران شهر شل
محمد الدوله خان بر آن پور رسد و غیره را معاصره نمود و این محمد نور خان همان است که با اتفاق سنگر بسج عمار واسطه و صلح امیر الداران
حصین علی خان مرحوم نام مشهور اعطای چو ختم شده بود درین وقت از غم معاصره و شدت محملات میبختند هم در آن قنده
سال مذکور زندگانی را داغ کرده در جوار شاه عیسی جندانش مدفون گردید آصف جاه بعد از این آمد و در آن روز در لشکر از میرزا
موسوم به برار رفت و در قنده با هم که از نصیبات عظیم برار داشت چادنی خود را بد چادنی با او بوسه سپهر را بوسه بوسه
سکاسد از صوبه برار عمارات در میان آورده آخر معاصره نمود و بعد از آن حاجم مشهور امیر الملک ملابت جنگ که در حیدر جاه
بود گردید و فیما بین هر سه برادر انواع اشکال سازعازت رویا و آخر از امیر الملک آصفجاه نالی با هم یکی شد و در بر آن الملک
انبوه خود که بیجا بود و شافت سید هم بر بیج الاول سکه شات و سبعین و آنکه بعد از آن قنده و آنکه با سه تخت سلاطین نظام
شاهپیه است و در عهد اکبر شاه شاهزاده دانیال بنده سالاری عبدالرحیم خان خانان مسخر نموده از آن باز در حراست قتل و دالان
سلاطین میمورید با برید بود و سداستند بهاد و برادر عزم زاده با حاجی را و با قتل و دار سازش کرده بدست آورد و این شهر و قتل و آباد
کرد احمد نظام شاه است که در سینه تسخیر با طرح انداخته تمام خود موسوم ساخت و در دو سال شهر را کمال خوبه آباد
شد و بعد از آنک فرصت و داری از جنگ و گل نمیر نمود و در آن کن عمارات و کش و قصه و نقش برای سکونت خود در شب
ساخت و بعد از آنکه اول و قتل و استوارت تا فاض بودند و در اوایل سده تسخیر دالان و در صرف سلاطین با برید در آمد و در سده شش
و سبعین و آنکه بعد از آنکه بدست میرزا افتاد چون فرانسسیان را مانده عتبه انگلیسیان درین سال مشروعه گشته بفکر کار خود
افتاد و دست از مرقات و اعانت ملابت جنگ برداشت میرزا دولت خود که پهل چریت شافته شکست ملابت جنگ
رو با منی که گذشت و عادی را بمیدان جولان بهر سید بنا و مذکور موسوم به بوده و دماغ خود بجای داد و از راه براندافتن
سپاه و دلا و نظام الملک آصف جاه از مالک و کن نمود و ابراهیم خان کاردی را تو که خود کرد و این ابراهیم خان کی از از لالی
بود چون تو که فرانسسیان نموده و در نهایت یافت جنگ توپ و جنگ بقوات آنهاست نمود سالان حرب و تو بخانه
شاهپیه بهر تاسیبه اول و در ملک لالان آصف جاه نالی در آمد و آخر از او جدا شده بر سده پیوسته همراه با او سده شاهرخ
از پور با آمده بیست و دوم جمادی الاول سال مذکور در سنو داد و دیگر مقابل امیر الملک ملابت جنگ آصفجاه نالی رسیده
درین مقابل فوج مر سده شصت هزار سوار و فوج هر و برادر و قوم پنهان نظام الملک هفت هزار سوار بود و اینها بنا بر
قلت فوج خوبه شند که از سوار و دیگر برادر که بعض افواج شان در اینجا بود آمده آن فوج را هم با خود گرفته بر سر قتل و دالان

از ہمیشہ جنگ مرہٹہ بطور جہاد سے دہنزا نہانگ و تانولستن الجواب وصول غلات ایحتاج دیگر بود تا بوقتیکه سرخشت و برانی
کو تہ مثل نیزه و سیف سے چکیدند و افواج ہندوستانیان و در خود حصار تو چکانہ نمودہ جہاد سے پرداقتند این بار بعلت رفعت
ابراہیم خان کار دے آتشباری توپ کا دہم علاوہ کار دے آہناگر دیدہ توپ ہائے سبک تیز رفتار ہمراہ عساکر آہنا سے رفت و ہم
وقت در حرکت و سکون و قرب و بعد سے التواتر مرکز کم کار خود بود و چون فوج صلاحیت جنگ و دہرادرشش ایضا بطریق
با جماع راہ سے برید و لگاتہ توپ ہائے مذکور متواتر در تمام مردم سے افتاد ازین جهت کلاہی طرف مرہٹہ کمتر ریگان سیرفت
و فوج مرہٹہ چون ہمیشہ متفرق میر و ملکہ توپ این طرف افتادے باہنا میر سپید و در ادوات پوریش کسرواران و لشکران اولاد
نظام الملک آصفیہ سے نمودند لشکر ہندوچیم ایضا بطریق جنگ بر روی آہنا مل سے آمد و نہایت مذکورہ خشک بسیار جنگ
صلاحیت جنگ و آصفیہ آہنا سے بیاد خوارفت بیت و ششم جہاد سے اولادے سال مذکور بہادران لشکر
صلاحیت جنگ و آصفیہ جہاد سے از فوج خود برآمدہ برابر ابراہیم خان و دیگر افواج مرہٹہ رنجیت سند و بشمشیر جلالت بسیاری از افغان
را بر خاک ہلاک غلطانیدہ یا زدہ علم از جماعہ ابراہیم خان کشیدہ آوردند و ہمین روش ثبات و در زیدہ جنگ کسان نامعلوم و کلاہی
دہرادر سپید نہاؤ دیدکہ اگر صلاحیت جنگ و آصفیہ جہاد بہر دہرادر سرد و فوج آہنا باہنا ملحق شود عمدہ ہر آہنا سے تفرع راست
پانزدہم جہاد سے اولادے سال مرقوم قریب چل ہزار سوار مرہٹہ بہنیت مجموعے بر چند اول فوج صلاحیت جنگ رنجیت
چون فوج چند اول دوسہ ہزار کس پیش نمودہ بکشتش و کوشش بسیار چند اول بنا مارچ رفتہ چشم زخم ظلیعہ با عون و افواج
صلاحیت جنگ رسید و ہر دو برابر ناگزیر گردیدہ بسیار غنا و دست بر چیدند و بنا چاہے صلح کہ دادہ انواع مفاسد بود افتاد یافت و
مرہٹہ بنام ہاگر ملک شہت لک روپیہ ہر آہنا سے خود گرفت از ان جملہ جمیع محالات خجستہ بنیاد اورنگ آباد سولے شہر و رنجیت
حویلی دہر سولہ ستارہ و تہ از صوبہ ہر دو بیجا پور و قلعہ دولت آباد و قلعہ آسیر و قلعہ بیجا پور کہ ہر یک پاسے تخت سلاطین
عالیقدر بود و جاگیرات فاضلہ سکار آہنا و دیگر امرا و منصبداران بسیار در خواہ مرہٹہ رفتہ حکم تیرا کثرت سے مردم از فوت
و جاگیر شدند و بغیر از صوبہ حیدر آباد و ضلع از صوبہ ہر دو بیجا پور و قلعہ از ہر دو دست اولاد نظام الملک آصفیہ جہاد ماندہ انہم
بشراکت مالکانہ چارم حصہ کہ ضابطہ مستمرہ مرہٹہ است و ہر چار اول ہین ریشہ را دوانیدہ و ہمین بہانہ تسلط بر مالک بھرسا نیہ
ہر چند ہین عظیم بچان آصفیہ جہاد راہ یافت اما خواہش بہاؤ چیم صورت نگرفت کہ اولاد آصفیہ جہاد بالمرہ از ملکہ را سے
و دہرادر اسکے و کسین محروم و ممنوع نشدند ۔

ذکر محلہ از احوال قلعہ دولت آباد و قلعہ بیجا پور و آسیر و بنائے آہنا

رام دیو راجہ دولت آباد و برسنہ راج و تسعین و ستائیمہ مقہور سلطان علاء الدین خلجی گردیدہ پیشکش زرہای سے ستار
و آتشہ نفیس بسیار خود را از سیاستش باز خریدہ و در سنہ ست و سبج ماتہ در عہد سلطنت خلجی مذکور از دست ملک نائب کانو
کہ ہمیں دکن و دولت آباد امور شدہ بود نیز مغلوب گشتہ اطاعت نمود و ہمراہ نائب مذکور در سنہ سبع و سبج ماتہ بخدمت
سلطان علاء الدین در و سلطہ رسیدہ بعلای چتر سفید و خطاب راسی رایانے سرفراز گشتہ بدولت آباد کہ در ان زمان دیوگر
نام داشت رسیدہ ندیم از جادہ فرغان بر سے بیرون گذاشت در سنہ عشر و سبج ماتہ باز ملک نائب تہ بغیر بعض مالک دکن
کہ در اول طرف شد رام دیو مردہ و پیشکش قائم مقام او شدہ بود و پسر نا یا خلاصہ پد رنہ دیو فوجے را ببار اعتبار باد و جالہ ریشہ

بعد از غرور و دیار گزنگ به بند رسید و شکایت پسر رام دیو با سلطان ملار الدین نمود که پشیمان است و اقامت طلب می کند
 و در وقت سلطنت نمود چون از دهن شد در سده ای خوشتر و سبع نامه بدیو گویا رسید پسر رام دیو را گرفت و بقتل رسانید و قتل را
 به شرف خود در آرزو از آن باز قتل مذکور در دست سلاطین چند بعد از آن در دست پادشاهان و کس بود و در عهد شاه جهان پادشاه
 یکی از امرای او مهاجرت خان نام نور دهم فی الجمله که کمتر از چهل و دو هزار قتل را از طریق نظام شایسته انتزاع نمود از آن زمان
 حاکمان سلاطین بایر به سیکه بعد دیگر به پسر است این قلمبه به پرواقتدر در عهد راجه قلمبه و دیو گویا در عهد در بند و خندق و جهان
 استحکام نداشت سلاطین اسلام عهد متعده و ساختند و سلطان محمد بن قلق شاه دولت آباد نام کرد و قلمبه سنگ را شمشیر
 خندق عیسیت ساخت و عمارات عالی طرح کرده خواست که دارالملک خود گرداند و دیو را ویران کرده سکنه آنجا را به دولت آباد
 آورده آباد ساخت آخر بمبولا سه اراده او صورت گرفت مصرع آنهم قلمبه میر و سوهای نام شده قلمبه بعد چهار صد
 شصت سال قلمبه مذکور دست مرشد افتاد و قلمبه پیر از آنجا به یوسف عادل شاه است که مبادا سلسله عالی شایسته بود و دیو
 از گیل ساخت بعد از آن در او اثر نامه و الف از پنج و سنگ درست کرد و بعد او در شرف فایض بود و در گزنگ زیب
 عالمگیر پادشاه او اهل و قلمبه سده سبع و تسین و الف این قلمبه را از سکنه عادل شاه فاقم قلمبه مذکور انتزاع نمود
 و بعد دو صد و هشتاد سال و کسر به بدست مرشد رفت اما سید نجف سلطان خان قلمبه دار آسیر با وجود احکام و تاکیدات سلاطین
 از دهن قلمبه سر باز نه تا یک سال کامل با مرشد جنگید چون فقدان ذخیره مضطر ساخت و دوازدهم ربيع الآخر سده یک هزار
 یکصد و هشتاد و یار قلمبه را به صلح تسلیم مرشد نمود و قلمبه آسیر از آنجا به آسا امیر است از کثرت استعمال سه حرف میان ساقط گردید
 و تحقیق یافته آسیر ماند آسانام دوست و همپیران بنده گاوچران را میگویند و از زندان مراد عمده خاندها و بابا و املا
 او قریب به هشتاد سال در آن کوه رفت شکوه و طوین و کشتند و برای حفظ مواشی و غله اموال مصاری از سنگ و گل ساخته
 و در گاری گذرانیدند چون نوبت به سار رسید و نسبت بآبای خود در اموال و اقبال متقاضی گردید و دیو را نام قدیم شکسته
 مصاری از سنگ و گل در کمال ستانت بنا نمود و قلمبه بنام او شهرت گرفت تغییر خان فاروقی دالی بران پر که در سده هجده
 و شصت مکه سلطنت رسید قلمبه را از آسا امیر بکر و تیزیر انتزاع نمود باین صورت که پیغام کرد که راجه بکلان و انور جمعیت بسیار
 فراهم آورده باین در مقام مخالفت اند میفرایم اهل دیو اهل مراد قلمبه خود بای دبی تا فایض البالی به پنج و شصت پروازم او قبول
 نموده اذن داد و زایل چند محف عجمات و قلمبه فرستاد و قلمبه که که اگر زنان آسا بلانات آیند مراتب نواضع و تلقین بپایه اهل
 آنند حسب الامر معمول شد و زندگانه و صد کس از مردان شجاع بر دوش روز اول در محفل فرستاد چون قلمبه در آمد آسا برای
 مبارکباد منزل مع فرزندانش و خواص خود به فرزندین و فاسه آمد این سودایان فاروقی متوجه خانه اش نمودند و راه
 دوچار شده آسامی کل اولاد و اتباع بقتل رسید بای اهل قلمبه امان خواست برآمدند و بهر خان این خبر شنیده از جای که بود
 برادر بر جناح استیصال خود را با بر سر ساریده ترمیم قلمبه مذکور نمود و در دست اولاد او بود تا آنکه اگر پادشاه و سده تسع و الف از
 دست بهادر رسید و سب سلطان خان انتزاع نمود و قلمبه در آن سلاطین بایر به حراستش می نمودند و در عهد نصیر خان
 مذکور بعد چهار صد و شصت سال و کسر به قلمبه مذکور بدست مرشد و در آمد و بعد دین سال از پنج و شصت و یک بود و الف
 جماعت انگشت خود بپند ریای امپراطور نموده اند و دست فرانسسب انتزاع نمود و عمارات آنجا را یک قلم از پنج برگشته تا عا
 صفحا گردانیدند و سیکه کول و راج بند رسد و دیگر کلمات که در جایگزین قلمبه بود و بقیاس کسی نمی آمد که از دست

آنها خواهد برآمد خود بخود مستخلص گردید

ذکر بقیه احوال عماد الملک عالمگیر ثانی و انبساط مباحثه در دولت پادشاه مذکور
بناد است و معالایک با عماد الملک و نجیب الدوله و می داد و بتقدیرات آسمانی

مجلس از احوال نجیب خان که افغان رهسپار و می فطن بود قبل ازین مذکور شد که در جنگ کرمه در بصفه جنگ حسب الطلب
عماد الملک یشایمان آباد رسیده باقتدار لیاقت و استعداد داشت که در اطاعت عماد الملک گردیده باو ج
اقتدار رسیده و آخر بنا بر مناسبت افغانی و هوشتیاری و کار دانی با عانت شاه در آن امیر الامرا و سپه دستان
و با عماد الملک طرف گردید عماد الملک که منتظر انصراف احمد شاه بطرف ولایت در فرخ آباد بود بیکه ستام خیر نصرت و انصاری
احمد بخش راجه اعظم نجیب الدوله امیر الامرا گردانیده غارم شایمان آباد گشت و رگمانه را و برادر اعیان بلا حصار را و
و هوکر لمار و ایمان از دو کمن طلبیده با فائق آنها شایمان آباد را محاصره نمود و عالمگیر ثانی مع نجیب الدوله محصور گشته
چهل و پنج روز جنگ توپ و رگمانه در میان ماند آخر هوکر لمار رشوت سنگینی از نجیب الدوله گرفته بنام صلح گذاشت
و نجیب الدوله را با آبرو و احوال و اقبال از قلعو برآورد و متصل خیمه خود جاس داد و بکام مستطاف و آن طرف جمعا کتبات
از سهارن پور پوریا و چاند پور و دنیا و تمام تعصبات باره باشد رخصت نمود و عماد الملک و احمد بخش که امیر الامرا مقرر شده بود
با فائق غنیم راق و فائق مہمات سلطنت گشتند

ذکر اسباب برآمدن شاهزاده عالی گهر از حضور پدر و گردیدن دیار بحسب قضاء و مشور

چون عالمگیر ثانی و نجیب الدوله از عماد الملک مطمئن نبودند شاهزاده عالی گهر را که خلف اگر پادشاه مذکور و خطاب لیبر داشت
بعد بر تختن شاه ابدلے بقدر بار قبل از دور و عماد الملک یشایمان آباد محالات جبر و انانے و چرته داد و ست و غیره را در عالمگیر
داد و مخص کرد و گفت که در ظاهر برای بند ولایت محالات مذکور و مخص میکنم و مقصد آنکه چون شاهزاده و وراثت کلید
ناجائیکه توانی عمل خود نمائید و فوج سنگین در قفای شایسته بهر ساسید هرگاه عماد الملک مع هر دو شاهزاده که شاه ابدلے
با و سپرده بدایه فاسد غارم و سپه گرد خود را بر اسے تنبیه او بر وقت نزد ما برسانید شاهزاده عالی گهر در راه و حسب
سنه سبعین و دمانه بود الا ف غارم محالات مذکور گردید و زینت محل زن پادشاه عالمگیر ثانی که شاهزاده را در حجر پور
خود بود فوت و در شش گرفته نهایت شفقت بحال او داشت و پادشاه گفت و داد و مرحوم صاحب الامتار پادشاه
بر در حرم سہ طلبین دست شاهزاده عالی گهر ابدست و الامرحوم سپرد و سفارش حراست و تربیتش بسیار نمود
عالی گهر در باغ مال کتوره منزل فرموده با جماع سپاه پرداخت و اکثر شجاعان شهر را لازم نموده و مقصد نهاد از انجمله
میر جعفر مہندستان را با چند کس از اقربا و دشمنان نهایت شجاعت و وفار اعظم علیخان خلف سیف الدین راجه خان
مقتول مظلوم برادر زاده امیر الامرا حسین علیخان مرحوم بود و موافق بزرگان خود در رفاقت شاهزاده جانفشانی نمود
چنانچه انشاء الله تعالی ذکرش آید چون عماد الملک با عانت مرثیه غالب آمده پادشاه را بقا بومی خود آورد و نجیب الدوله
را از حضور بیرون کرد پادشاه را طوعا و کرہا با حضار شاهزاده دلالت نمود و او ناچار شده شفقہ بای طلب نوشته متواتر

فرستاد و سید الدین محمد خان کشمیری را برادر عاقبت محمود خان و اعیان الملک با ده هزار سوار فرستاد که شاهزاده را بوجه و عیب
و تخلف و تدبیر توکل و اندوختن و بیاوردن شاهزاده را بجا گشتند و از محمود خان فرستاد اتفاقاً از جمله سوارانیکه همراه او بود که همراه
با عاقبت عماد الملک آمده بودند و بعد از آمدن حبيب الدوله از حضور چنانچه مذکور شد دیگران هم را و هر کس که بکس رفتند و عماد الملک
مساحت گشت یکی از ان جمله اخیل را و او نام در فواح محالات صورت شاه جهان آباد بجای اقامت داشت در راه شاهزاده رسید
و از رفتن محمود و متهم رفت گشتند و لالت بکس محالات اطراف نمود شاهزاده قسم نموده همراهم او گرفته عبور چنان کرد و چسبند
سواران را سوخته ساخت عماد الملک اخیل را و او را بکس نمود از شاهزاده خوف گردانید او شاهزاده را دلالت بر حاجت نموده
پهلوان را فاقش نمی کرد شاهزاده را چار بار از لالت برگشت هر چند عماد الملک خواست که داخل قلع شود قبول نکرده در حوالی
سے مردان خان نزدیک فرمود چون هر یک از رفقای شاهزاده بمانه می خود اقامت گزیده و محدود سے انهم را بان با او
مانده عماد الملک پیام فرستاد که باید از فخواه براسے لالان سرکار در حضور غیبت یا انهم را بطرف باید فرمود یا بر محالات
چاکر باید فرستاد تا هم بندوبست سرکار بر سر هم نرود و هم اینها متوجه خود آمده بمانه می یافته باشند شاهزاده بناچار سے بعضی از
مستعان را در شهر نگه داشته بانه افواج را بمانه می مذکور فرستاد بعد از آنکه شاهزاده روز شاهزاده را داخل ساخته شهرت
سواران برای زیارت هزار شاه نظام الدین داده افواج را بر در خانه خود جمع نمود و نگارنده ده دوازده هزار سوار را فرمود
که حویله سے مردان خان را محصور نموده شاهزاده را مفید سازند چون فوج از راه سوخته چوم آورده و دیوارها شکستند
برایها برآمده برق انداز سے آغاز زندگانی شاهزاده را مفید سازند چون فوج از راه سوخته چوم آورده و دیوارها شکستند
گشته شاهزاده را که او هم کسب تبار گشته بود انهم سے شاهزاده را مفید سازند چون فوج از راه سوخته چوم آورده و دیوارها شکستند
نیشویم با او بر سر گردن چند سے از مخالفان شکسته بسیر لالان شهدات سے روم شاهزاده قبول نموده سوار شدند و
دیوار طرف دریا شکسته از ان طرف برآمد و با جمعیت بسیار کم بسیر مخالفان بیخونه و اکثری را بر خاک پلاک افکند راه دریا
گرفت سے الحقیقه جراته بنظر رسانیدند که سام نریان اگر میباید شکست حیرت چندان میگرفت شاهزاده هم بیست و دو
دو کس را شکست بر گاه مخالفان هجوم سے آوردند و بیست کس چون تیر غریب بر مخالفان برآیند و دیده سے گریز نمیدادند چون
دشمنان در میرفتند باز راه سے پسروند و همین صورت قطع مسافت نموده خود را تا بکس اخیل را و او مرسته که بر شکیه مجنون شک
داشت رسانیدند و اخیل را و احوال برین منوال دیده با استقبال مشتافت و چون شاهزاده را دلالت با ستر فضای ویر
نموده بود نهایت غامت و انفعال کشیده غنچه نواهی بسیار کرد و خیمه های ملحمه برای شاهزاده در فضای مجروح و غیر
مجروح استاد کرده با کرام و احترام پایاد و هر یک را بمشامه جوان مرد بهای شان ستود و بیگام برآمدن درین راه
بان سے هجوم مخالفان بسیار شد و نوبت بجائے رسید که شاهزاده بگیرد بکشته گردد و در ان عرصه که بدحض اقدام سستم و سام بود
سید عالی شان سے اعظم خان با تقضای شجاعت موروثی از نازان نبوت و ولایت و پاس نام دشمنان اهرام صاحب
شهادت پادشاه نژاد را شکست که نو سیه روزی عالمی خواهی بود بیرون رومن دشمنان را با تقدیر و کیفیت متو انهم نمود که هزاران
بدر شدند میسر آید در حدیث سن بایگن دلاوران کمن مثل سد سکنده سهند و پاسی ثبات و قرار افشوده و او مقابل بنوعی داد
که چشم فلک بجزرت در او سے نگر نیست بعد از ان آن نوجوان بر خاک میدان چرخ پیر زار بر او گریست انقصه اخیل را
برای رفع بد ناسے خود و خوف باز خواست سواران محمد و کس که بجز امخالت راسے وزیر فعل آورد شاهزاده را

از یار و حمایت و اعانت مناسب نمیده بفرخ آباد و فرخ آباد بکیش رسانید و زمین را با نجیب خان لوح خلعت کا سگار خان قریب سرک
روپیه بکیش گذرانید ایتحل را و شخص شده بجای خود برگشت و شاهزاده از راه گنجه روزه تزیین الدوله بهمارن پور رفت
نجیب الدوله هشت ماه شاهزاده را نزد خود نگذاشت و لازمه همان داری بمقتدر خود عمل نگذاشت چون دران ایام نظام
عظیم ورنیکاله روس داده میر محمد جعفر خان باعانت جماعه انگلیشه تسلط یافته بود شاهزاده را دلالت به تخریک کاله و بهر صورت
بجوف گنجه کشته گشته عماد الملک از سر خود و اگر دوسب المیسور زاد راهی گذرانیده شخص خود شاهزاده و الدرحوم و غیر الدوله
برای فراسم آوردن بعض افواج و سرانجام بر نرفته از ضروریات دیگر در میران پور گذاشته خود از راه مراد آباد و بریل عازم صوبه اوده
شد در عرض راه سعد اللہ خان خلعت علی محمد روپیه صیافت با در خود استعداد فعل آورد چون بقصه میوان هفت کرد و بهیسه گفتو
رسید نیم جرای الاوسه سده کهنه از و یکصد و پینجاه و یک مجری شجاع الدوله خلعت وزیر الملک صخره جنگ ناظم صوبه مذکور
استقبال نموده ظرف کوشش دریافت یک حمد و یک اثر شرفی ندر گذرانیده بعد از ان یک کله روپیه نقد و دو تیر خیل مع حکام
سایه بان دار و ناکه و هفت راس اسب و یک خواجه و ابر و انقبه و اسلحه و خیم و طر و ف و ده ارابه بار کشته بکیش
ساخت شاهزاده دو ساعت باشجاع الدوله خلعت داشته دستار خاص مع سرب و پالک سوار س خاص که از شخص بود
مرحمت کرده رخصت نمود و خود عازم الکه آباد گشته بعد سافت با محمد خلیجان بجا نشسته چنانچه در سوار بخاله نگاشته
ظهور و فاعل رقم شد عازم عظیم آباد گردید و با جرای ایجا دران اوراق مفصل کرده آمد

ذکر نزاعاتی که فیما بین نجیب الدوله و مرشد و بواسطه نجیب و اباشجاع الدوله و مرشد پیافتنه انگیزی عماد الملک و یار
چون صخره جنگ مرشد را بنا بر شکست افغانه با خود متفق گردانیده پنج دولت احمد بکیش برگذاران زان مرشد در ملک انترس
ریشه روانیده بر کل آن مالک فاعل گشته بود و همیشه از عدم تعزت در صوبه اوده و ملک افغانه دست تاسف بدندان گیران
در نیولا که عماد الملک با نجیب الدوله کینه های حکم بهر سیه قاصد شکست او و ترتیب احمد بکیش گردید علی الرغم شاه ابر ال
امیر الامرا که بغزل نجیب الدوله با احمد بکیش داده داعیه آذاشت که خود چندان بدنام نشود و بدست مظلوت مرشد پایمال محاکم
گرداند و اگر تواند از پنج و بن براندازد و با شجاع الدوله هم کند یک نیازم قدرت کاله الی را که افغانه هم اگر چه باشجاع الدوله
باعتبار سینه های پرش کینه های دیرینه دشمنند اما با بر عداوت عماد الملک با نجیب خان و اتفاق او با احمد بکیش نجیب الدوله
و کل اولاد و اتباع علی محمد خان روپیه رجوع بشجاع الدوله نمود و از زوره خلاصانش شدند و منضمون مشهور مصرع
عدو شود و سبب خیر گردند او را و ظاهر گردید در احیان سوار و فتن معین و با و هم می بودند چنانچه تاسین بهیسه هم خلجوبه
و در مجرم سنا داری و سبعین و دانه بعد الا فتن از کهن بهند و ز آمد و با اتفاق برادر زاده خود خواست که تمام هندوستان را مسخر
کند سال مذکور در بنده و بک مالک صخره قدیمه گذرانیده شروع سال بهشتاد و دوم از مانده و از هم داعیه انتراع ملک روپیه
و شجاع الدوله را نصیم داد و خواست که مبداء و دیای گنگ پایاب که گشته اول در ملک و پیل در آید بعد از ان صوبه اوده را هم
مسخر سازد عماد الملک نیز محرک مرشد و هیچ این فساد گردید بنا بر این اول عبور چنان نموده بر سر نجیب الدوله رفت نجیب الدوله تاج جنگ میدان باز
و سکوتال بر لب دریای گنگ که در انتر میدان گنجه و دشوار گردید مشهوره است سنگریسته متعدد محارب بهشت و چهار ماه برشکال
علی الاتصال صدای لوت گنگ بان و لمان شمشیرستان جوابه عدد برق میداد نجیب الدوله و سعد اللہ خان و ما فخر رحمت

بعد برین منین کہ دہائیں حیر و خلیج نجیب الدولہ را در سکر کمال حسب الاشعار عماد الملک محفود داشت عماد الملک را ہم با بانش
 خود طلبیدن آن بہ نہاد کہ با عالمگیری ثانی صفداشت و سے دانست کہ پادشاہ مذکور با احمد شاہ ابدالی مراسلات داد و در بہین
 خیر طلب نجیب الدولہ بد خواہ آن نمک حرام است و نیز خال خود انتظام الدولہ را شل عالمگیری ثانی بد خواہ خود سے پیدا داشت و گمان
 میکرد کہ خلیج نجیب الدولہ بر دتا میخواید اول خانو سے خود مان خانان انتظام الدولہ را کہ مقید داشت بہ تیغ جفا در گذراند
 و بعد از سه روز مہد سے سلا خان کشمیر سے را تلقین نمود پیش پادشاہ فرستاد و آوہہ بجزع و وفا کذب اخرا غایر ساخت کہ
 در و شش ماہ مال دار و شہر گشتہ و کوئلہ فرزند شاہ نزل گزیدہ قابل زیارت است آن البہ مجبور بطلبیں البیس مذکور
 سفر و گشتہ جبریدہ ملاقات در و شش مجبور قاصد گردید چون بجای مہود رسید بر در جود کہ تالافش را نشانیہ بود نہ وقت کہ سبغ
 در دست داشت کشمیر سے مذکور سیف را از دست او گرفتہ برہ را برداشت چون اندرون رفت پردہ را اگندہ در از بر و ن
 بر غیر عبد مہود میرزا بارتغاف اعز الدین دادا پادشاہ برین حال آگاہ گشتہ شمشیر کشیدہ میکی را مجروح ساخت مردم عماد الملک
 ہجوم آوردہ امیر شش نمودند و شمشیر از دست او گرفتہ بر بالکی محفود نشانیدہ بکس خانہ سلاطین رسانیدہ سرہ چار و زبک
 خونخوار کہ در حجرہ بانظار در و د پادشاہ شستہ بود نہ بیچارہ را بے راق در حجرہ تنہا یافتہ جربستہ و زخمی کاردہ در سہ روز
 از پایش در آوردہ لاش را بطرف دیار برگ بچرا اگندہ نہ چہرہ با لباسش را از بر کندہ عریان ساختند شائد ستر عین اندہ
 بود بہ شش ہفت ہفت کسان حسب الام کشمیری مذکور لاشش را برداشتہ در مقبرہ ہمالیون پادشاہ ابدالی سلاطین با برہ بد فون
 ساختند و ہمان روز سے السنہ بن کام بخش بن ادر گئے یہ را بر تخت سلطنت نشانیدہ بشا چہمان لقب ساخت و کشمیر سے مذکور
 را بجا است او گذاشتہ خود با عانت و رفاقت دانا کہ با نجیب الدولہ دستیز داد و نیز بود شتانت چون معاملہ نجیب الدولہ اصلاح
 انجامید و آمد آمد احمد شاہ ابدالی قریع البراب ماسعہا بنیان گردید و تا بطرف لامپور با عانت حکام دست نشان خود را بے
 گشت و عماد الملک بر جان خود ترسیہ نزدیک را بوسہ قتل جاٹ بنا برداراک انفصال قضیہ نشانہ سرستہ و ابدالی و انتظار
 مشاہدہ پایان این شاہرہ کہ تا بجای سے انجامد رفته نشست و ہنہا بقتل عسکر او برد

ذکر احوال تیمور شاہ پسر احمد شاہ ابدالی کہ پدرش اورامع جہان خان در لامپور نشانیدہ رفت
 و لشکر کشیدن مرستہ بر سرہ او توجہ یک عماد الملک فخر و انتقاد خود و گریختن تیمور شاہ و جہان خان
 بکابل و تسلط مرستہ در لامپور و کتان و مہیا شدن اسبابے ورود ابدالیے باز در ہندوستان
 و استیصال افواج عظیمہ کہسرت بدیر خالق زمین و آسمان

چون احمد شاہ ابدالی بد غارت دہلی و قتل تہار در سنہ یک ہزار و یک صد و ہفتاد و ہجری چنانچہ سالہا مذکور شد سپہر و تیمور شاہ
 را مع جہان خان در لامپور گذاشتہ بقدر ہمار و کابل شتانت جہان خان آوینہنگ خان را کہ در کجی جنگل خرمیہ بود بنا بر آنکہ
 شناسای احوال آن ملک مضوابط عللاری انجام است اسماء البیاد نمودہ بار سال اسند و خلعت حکومت دو آہر ملین خاطر
 گردانیدہ خان مرقوم این غنایت را فخر عظیم دانستہ بقبضہ و ربط آجای برداشت جہان خان تیمور شاہ جہ چند مدت آوینہنگ خان
 را نزد خود طلبید و بنا بر عدم اطمینان کہ داشت پہلو سے کردہ خود را کوہستان کشید جہان خان مراد خان نامے را بکومت
 نو آہر نصب کرد و بلند خان و سر فرزان خان را بکمل او تلقین نمود کہ دینہ بیک خان سکھان را کہ از احمد بن الملک کتر پہلو

کر دہ بود و آدینہ بیگ خان آئینہ را ترسیت میکود اغوا نموده بر سر مراد خان فرستاد و فونشے از لڑخان خود ہم همراه شان داد بعد صف آرائی
 بلند خان کشته شد و دراد خان و سر فرزند خان ناب نیارده خود را بچہان خان رسانیدند قوم سکہ تمام پرگنات دوا بہ خدمت و مطلق اندیش
 را باشارہ آدینہ بیگ خان بشدت تاراج نمودند و رین اشار گھنہ را و شمشیر مباد و برادر بالاسے را و مع جو لکر
 لہار و دیگر سرداران و کمن درجہ را شاہجہان آباد در سیدہ انتظار سانچہ سے کشیدند آدینہ بیگ خان نوشتہ ہاسے متواتر
 فرستادہ بطرف لاہور بمجدد خود طلبید سرور خان کمن کہ چشم براہ چنین تقریبات سے ہاشم را بلاہور آوردہ اولی با بعد العہد حنان
 کہ از طرف دہلیاں بکومت سہرند ماہور بود جنگیدہ و دیگر مرقن ساقند و از انجا بلوہر بلاہور شتافتہ فرولان مرستہ با افواج
 جہان خان آوختند جہان خان بنا بر قلت فوج خود و کثرت مرستہ مستیز و ازینہ انہما صلح نمیدہ مع تیمور شاہ باضطر تمام
 در شہان سنہ کینہار و یک مد و ہشتاد و یک ہجری راہ کامل گرفت و اسبابہ سر اسبام فراہم آوردہ چند سالہ را بجا گذارند و رفت
 و نصیحت موافقہ بہ مرستہ اتقاد تیمور شاہ مع جہان خان تادریای الگ عنان باز نداشتند و از دریاہ مذکور گذرستہ خود را بہائی
 رسانید افواج مرستہ تا آب جہلم تعاقب نمودہ برکشت و محل فنیہ انشان و دیرہ خان نیان و اطراف آن تا آب چندا کین شد مرستہ قرب
 سرسہر شکال دیدہ صوبہ لاہور آدینہ بیگ خان بفرار کشید جہا و پنج لک روپیہ سالیانہ سپردہ بشاہجہان آباد برکشت رگناتہ لک
 شمشیر ہار چند روز اندہ عازم دکن شد و بگور اہل فوج کمر ماہمای اہمیر مین نمونہ در اطراف دہلی گذارند بحسب تقدیر در ماہ محرم شروع سالہ
 ہشتاد و دوم لک و دوازہ ہزار آدینہ بیگ خان فوت شد بچہ کوہداری سہرند بصدق بیگ خان کہ از رفتن آدینہ بیگ خان بود و و آب را بہرین
 آدینہ بیگ خان تفویض نمود و سالیانی مرستہ را صوبہ داری لاہور دادہ خفست کرد و بلاہور رسیدہ تاہمدیای الگ سخر ساخت بچہ الہ و
 و جمیع افغانہ و راجہای ہندوستان اندست مرستہ و عماد الملک بجان آمدہ و در ازل عمر و دولت خود از دست برد مرستہ ہالی الصن شادہ خودہ کچھ
 استہ عاجز دست احمد شاہ اہل انگلستانہ فرمان درود و دود و معدود ہندوستان شدند احمد شاہ جسارت دگسانے ہاسے مرستہ
 باتیمور شاہ و جہان خان دیدہ الحاح افغانہ و راجہای ہند بآرزوی ورود خود و ریافتہ و عبد قلی و تنگ بجراسے عماد الملک با لکیر
 دقان خانان ششیدہ اعظام تقریر انجام از قند بار بر تہیہ دنا دیب مرستہ بطرف ہندوستان برا فرشت

ذکروردادبالی بلابور و شاہجہان آباد ہاشم و حروسے کہ با مرستہ ہاروی داد

احمد شاہ اہلانی شروع سال ہشتاد و سوم لک و دوازہ ہزار آدینہ بیگ خان کشتہ جنگ سہلی از فرولان ابداسے و افواج ساہارویداد
 فوج مرستہ تا آب جہلم اہلیان نیارودہ بلاہور گرخت ساہارو قرب سوکب شاہ اہلانی آگے یافتہ مع افواج خود درخت اوبار
 بجانب دہلی کشید صدیق بیگ خان و زن آدینہ بیگ خان ہم مسلک فرار سپودہ بگوشہ باخترید احمد شاہ ابداسے در ماہ صفر
 سال مذکور بکوہستان جمود آمدہ از ساہو آن با چشکشتہ لانی گرفت بعد از ان روسے فوجہ بشاہ جہان آباد آورد این
 آمدن ابداسے مرستہ ششم است کہ وارد ہندوستان شد و در ان ایام فیما بین دنا و شجاع الدولہ و نجیب الدولہ مصالح
 در میان آمدہ ہنوز صورت آشتی انصرام یافتہ بود کہ فوج اعلاہ شاہ ابداسے از لاہور مرستہ انتظار یافتہ بگوش دنا رسید
 دنا صلح را تمام گذارستہ یا فوج خود کہ در ان وقت ہشتاد ہزار سوار و پادشاہ بود و بمعاہد احمد شاہ ابداسے روان گردید و
 عماد الملک کہ عالمگیر دقان خانان انتظام الدولہ خاوسے خود را کشتہ بکک دنا رفتہ بود از خوف غضب رانی پہلوئی کرن
 پناہ یسورج مل جاٹ بزد او ملوک شالیستہ با عماد الملک بد عمل آوردہ و در فلاح خود ہاسے داد چون احمد شاہ از لاہور

این طرف نخرامید بد که بسبب آمد و رفت افواج مرسته دانه و غلف دواب دین راه کم است عبور دریا کی حین نموده در انترمید در آمد
انترمید عبارت از ملک اسین دریای گنگا و جمناست چون هر دو دریا از کوه کمانون که شمالی هند است برآمده مسدود
انترمید را من کوه کمانون است و منتهای آن الیه که جمیع هر دو دریاست چون شاه با نترمید رسید سده اندر فغان و نجیب الدوله
و احمد خان گلش و قاضی رحمت خان و دودندی خان که ملک اینها در سمرقند واقع شده خود را بشاه رسانید و شرف الامرت
اندر خدمت خود از راه انترمید نخرامید و فوج قزاقی را فرمود که براه متعارف متقابل و ناره سر شوند تا چون بجای سمرقند
رسید با قشون قزاق شاه مقابل واقع شد در انبان بزرگ و ترک و تازی مرسته را از جابر دشته عقب تر انداختند تا جنگ
کمانی بجانب شاه جهان آباد راجع القدره نموده بمیدان باو که در سواد شاه جهان آباد است رسید احمد شاه ابدی
در آنسے باز عبور چنان نموده به فوج قزاق و خود پیوست و جنگ دنا فغان و دوا بد الیایان اطراف دنا را فرود کرد و قشود جنگ عظیم در پیوست
دنا از فتح و ظفر یابوس گشته برادرزاده خود جنگور را با جمیع خلیل کرزانیه تا بکین رسید و اجرا را بطیای قوم ظاهر کند و خود آخر کار با سوار
فوج از اسپان فرود آمده با دستانه قزاق که در ابد الیایان بمحلات پی در پی و برق اندازند و جزا را در روزگار فوج مرسته
مع سر در بر آوردند و دنا با جمیع همراهمان علف تیغ بید ریخ گردید این واقعه در ماه جمادی الآخر سال هفتاد و سوم
از نایه و دوازدهم یوقوع رسید میر غلام علی آزاد گلشن بگرامی تاریخ این جنگ چنین یافته قطعه کرد سلطان معمر درانی قتل
و تاج تیغ دشمن کاه و گفت تاریخ این ظفر آزاد و نصرت پادشاه عالی جاه و احمد شاه ابدی بعد مقتول شدن دنا بنقاب جنگو بردخت
و همان روز بعد فتح پانزده کرده راه پاشنه کوب رفته متصل بسرای الدردی فرود آمد و قانار نول فغان باز کشید و درین اثنا انجیر
هولکر ملهار که در سکندره قریب بکلیز اقامت داشت رسید و بعد استماع قتل دنا خود را بسرعت تمام نزد شور جل جاث رسانید و
استدعا کرد که با تفاق همگرایی ابدالی باید جنگی سرور حمل جواب داد که با فوج ولایت تاب جنگ میدان ندارم هرگاه ابدالی بملک
من در آمد و قتل و شمشیر برآوردست برآید خواهم که در مان آوان افغانه خزانه و در سفلر برای لشکر ابدالی از محلات خود بر دند
هولکر ملهار بران فغانه و بد افغانه خرش را شنیده بمقتضای دورانندیشی خزانه و اجناس غلبه بر قدر و ناستند آن طرف لنگابردند
نتمه را بولگر رسید و تاراج نمود شاه ابدالی این خبر شنیده شاه پسند فغان دشا قلندر خان ابدالی را با جمیع پانزده هزار سوار
بجانبه بولگر کین نمود و ناره را با انار نول بشاه جهان آباد که بمقتضای کرده راه است چپاولی کرده در یک شب در روز خود را رسانید
در روزانه در دلی آرام کرده نصف شب چنان را عبور کردند و وقت صبح صادق بسکندره رسید و بر سر هولکر ملهار ریختند و هولکر
مضطرب الاحوال با صد کس بر اسپان برهنه پشت سوار شده گریخت با سواران و لشکران هم قتل و اسیر گردیده احوال و
اتصال همرا تاراج ابدالیان در آمد شاه ابدالی هم متعاقب فوج خود از انار نول بشاه جهان آباد آمده چون موسم بر شغال قریب
رسیده بود و اطراف شاه جهان آباد از جنگ و تاز افواج مرسته دیرانی داشت بطرف شرنه دلی در نواح سکندره میست کرد و
شاه جهان آباد در انترمید که اکثر بلاد افغانه آنجا بود چپاوسته مقر فرمود و نجیب الدوله را فرستاد که رفته شجاع الدوله را بخرافه او
راضی ساختن از صوبه اوده و مخدوش میار و نجیب الدوله از راه آواد و بلقوج آمد و شجاع الدوله برای ملاقات او برگزید و بعد از ملاقات
مضافات ملانوه رسید و بعد استحکام نمود و موافق با نجیب الدوله ملاقات نموده میرزا اناسه قلیت خود را نائب عبور و انجیر
بنی بهادر را بدار المهاد حل عقد نمود ملک دلی مقرر گردانید و در او آخر ذی قعدة سال هفتاد و سوم از نایه و دوازدهم جمیعت
ده هزار سوار مع نجیب الدوله روانه شد و چهارم ذی الحجه سال مذکور اشراف انوار شاه ولی خان و وزیر احمد شاه ابدالی با استقبال

شجاع الدولہ شافہ بختیور شاہ رسانید احمد شاہ نہایت عنایت مہربانی نمودہ شجاع الدولہ را با بختیور شاہ محافظہ کنانید
شجاع الدولہ استغای نوافتن قنوت خود در لشکر شافہ نمود و اول احمد شاہ گفتہ بود کہ خلاف ضابطہ است او جواب داد کہ
قنوت من بخشدید با و شاہ ہنداست بخشدید شما نیست دین تو کہ شما ہم عینم شاہ قبول نمودہ اذن ساخت بعد تمام قنوت
شاهی در قنوت خانہ شجاع الدولہ نوشتن را سے زدنہ و فخر قل داد و دست صل شکن فرج او و فرج ہو لکر بہ کن رسیدہ شد
را و عرف بہاؤ و برادر ہم زادہ بالاچی را و دارلان نامی و سپاہ کار از نمودہ جنگ جو و فرج سنگین و کوچانہ نمود با و آب و زنگیہ کرک
برای ہم خان کار دی و سرداری بسواس را سے پسرا لاسی را و ہمیدہ تدارک و انتقام کشتہ از ابداسی و برادر اخن شباد
سلطین بابرید و نشانیدن بسواس را و بر تخت سلطنت رہگرای ہند و سنان گردید

ذکر درد و سداشیر و معروف بہاؤ مع بسواس او بداعی عظیم
مستحصل گردیدن کل افواج دکن و ظفر یافتن ابدالی بقتدیر خا در حکیم قدیم

چون سداشیر را بہاؤ و باکر و فر بسیار و اردو را اکر اکر گردید را و سور جبل جاث بواسطت ہو لکر طہار بکافات بہاؤ و آمد
بہاؤ و بغض خود یک کردہ استقبال نمودہ سور جبل را دید و عمار الملک ہم در حوالی شہر آمدہ بہاؤ و پوست بہاؤ و مصالح چنین دید کہ
بالفعل طغیان آتیا بالغ عبور جہا و متلا بہاؤ ابدالی است شاہجہاں آباد را چست باید آورد باین ارادہ شیر نہفت نمودہ روختہ
سال ہفتاد و سوم از تازہ و از ہم چہری یک ساعت بخوی از زدنہ کور بر آمدہ و ظل شاہجہاں آباد شد و متصل ہوئی سداشیر خان شد
استاد یعقوب علیخان بہمن زنی برادر شاہ ولی خان وزیر احمد شاہ ابدالی کا از طرف شاہ در اسے قلعہ دار شاہ جہاں آباد بخت
بسیار قلیل بود بہدافتہ استاد فرج مرشد پور شش آوردہ بر اسد برج و دروازہ خضری ہجوم نمود و فوجی بطرف مسلحہ دروازہ
بیشور شش آگندہ اند قلعہ چند نفر معدودہ و خلیہ ابدالی برق اندازی میکردند فرج جیکو بر سر و کہ دیوان خاص متصل فعیل قلعہ البشاد
از طرف مقابلش گاہے آواز بندوق بگوش مردم میرسد و از سلیم گدہ یک توپ سرے دادند کہ گولاش ہو اسے میرفت
بر ان فرصت ہو لکر طہار و جیکو برادر زادہ دگا کہ رنجتہ بدگمن رفتہ بود بر دروازہ خضری استادہ سے وافر در شکن دروازہ
کردند چون در دروازہ تخته پای برنجے کوینای آمین و نہایت استحکام داشت در عمدہ چار کوشے ہم کار سے از
پیش فرقت درین اثنا قریب پانصد کس از مردم میل را و و عقب شان ملازمان ہو لکر و جیکو از جانب اسد برج بالای فعیل قلعہ
برآمدند و اعلمای سلطانی دست بردے کردہ انچہ بدست شان سے آمد از بالای قلعہ پانچ سے انداختند و بکشان
و جواب قلعہ نمی پرداختند چون در قلعہ ہم چندان فوجے نمود کہ متوجہ حراست آن طرف نمیشد بعد خبر داشتند کہ بہت فعیل
ابدالی ہندو قہاد دست گرفتہ از طرف سلیم گدہ آمدہ دہ و دروازہ نفر مرشدہ را بفر بندوق و شمشیر خاک ہلاک غلطاسیدند
مرشدہ ہا در زمان حواس باختہ از بالای فعیل قلعہ خود را بر زمین آگندند و دہست و پای خود شکستہ قلعہ بدست آمدہ را از
دست دادند و سرداران مرشدہ در حوسلے سداشیر خان کہ قریب قلعہ است جمع شدہ گرد قلعہ مورچال قائم کردند و عمار الملک
و سور جبل کہ بنا بر اوقات پرستی راہ رفاقت بہاؤ و پیچودہ بودند درین قلعہستانی بی التفاتے نمودہ تماشاے بودند مرشدہ
محاصر قلعہ اہتمام تمام نمود و ابراہیم خان کار دے کہ بہاؤ و اورا از دکن ہمراہ آوردہ بود آتش خانہ و جنگ ہمراہ داشت شہید
توپ در گیسان زیر قلعہ آوردہ بر بنگلہ اسد برج و برج شمن و حکمای بادشاہے گولہ ہا شش چون لکرگ فردرخت و عمارات

خود علاء و فتح بپاؤ هر یکی را دو دخت و در داغ بچیده و شکر خورشان سرشنگ کتید و در اسم خان کار می باد و از دوزخ
 بندوق چنانست و تو پیا بپا بطرف رنگ نیز پراه بپاؤ کارم سرکارش بود با وجود این همه نه دمام مرط خود را مرد میدان ابدالیان
 ندیده نپاؤ خلاف ضابط خود و رسوا دشمنی پانی بیت حصاری از توپ خانه که از اسد الحین توان گفت دور لشکر خود کشید
 و خندست و توپ خانه حفر نموده از خاک خندق مذکور حصار دیگر آراستند بعد سه روز از ورود اینها موکب منصور ابدالی
 هم برایشان بیست و یکم، مذکور مقابل سنگر مرط رسیده فردا در جنگ فراوانی توپ و ریکه و بان و بندوق و تیر و نیزه و شمشیر
 شروع گردید و هر روز قتل و زور و بادی و خاک میگردید ابدالیان در اطراف سنگر و اثر و سازگشته طرق وصول اجناس غله از بیرون
 مسدود ساخته نمی گذاشتند که داد و در سنگر تو اندر رسیده گویان لاچور که پشت لشکر مرط بود از آن سمت آجاها که از حویر زمان
 معروف نواح صهرند است غله می فرستاد و رانیان بران هم تا پویافته می سختید چون احمد شاه ابدالی دید که باوصف سنگر
 قافیه مرط از زنجیره بند توپ خانه بر نمی آید و جرم بیست و ششم ریح آقا خراسان مذکور توپس بر زنجیره توپخانه مقرر کرده
 سواری فرمود جهان خان و شاه پسند خان و نجیب الدوله و قندهار العیش و عقب اینها شیخاچ الدوله و احمد خان بگلشن محافظت
 و دودنی خان و فیض الدوله و پسر علی محمد و پسر دیر پشت اینها احمد شاه ابدالی مع شاه ولی خان و وزیر کراشرف الوزر
 لقب داشت و از آن طرف مرط نیز مستعد شده بفاصله یک بان برتاب از سنگر آمده ایستاد بعد کوشش و کشتن بسیار که
 از اول ظهر شروع جنگ شده بود چون ساعتی از روز بماند و پهلای میس پاده هم برایشان نجیب الدوله قریب ده هزار
 کس بعد برن اندازی و بان انگلیسی بنگر آمده بکوتی بران باختم در آویختند بکوتی را و خسرو پور بپاؤ که قوت بازو و
 نیزه و گوی از اسب بر زمین غلطیده و رگه های شک فدا گردید و چون روز جنگ اختتام می یافت برده ملکوت شنب مانع آتیا
 بیگانه و آتش گردید و فراق فریقین گشت و در پهلای باجیه وستی خود ظاهر کرده از سنگر آمده و در لشکر خود رسیده آمدند
 و برین آتشا خبر رسیده که گویند بیژن ملک اسد از ضلع آگاه و باجمیت ده هزار سوار و خزانه بسیار و رسد غله آن طرف دریای
 جمن ایستاده و در نواری شاهجهان آباد رسیده اراده دارد که مرط و غیره را که متعلقه نجیب الدوله است تاراج نماید و بران
 بلا رفته از کنگر گنج پور عبور کرده شامل افواج بپاؤ و عبور کرده شاه ابدالی عطاسی خان درانی و پسر عبدالصمد خان را که در
 گنج پور و کشته شده باجمیت پنجاه هزار سوار بتجهه گویند بیژن تعیین فرمود مشارالیهما از کنگر و پاک پت عبور کرده باغیا در
 شاه دره رسیده نائب ناز و لشکر قلع و دارا که در اینجا بود مع همراهمیانش افضل رسانیدند و بر خوش بنای الدین لنگر که کشتن کرده
 از شاهجهان آباد است مشتافته مردم مرط را که در اینجا بودند قتل نموده بمال آباد که فو و گاه گویند بیژن و جهان روز در اینجا
 دار و شده بود رسیده بر سرش ریختند و او را با همراهمیانش غلغ شمشیر بی زینهار ساختند و غنایم بسیار از غنایم و قلع و قمع و دو آب
 بیست و آورده سرگویند بیژن گویند بیژن همالست که در محاصره سنگر و عبور گنگا کرده آتش فتنه برافروخت و از
 رعب ضرب دست شیخاچ الدوله که بنحیه بدنامی شده این واقعه بیست و نهم جمادی الاولی سال مذکور بود قلع پیوست

و کنگر خیر که افواج و کسین مع بپاؤ و بسواس آو و غیره در آن ستا صل گشتن و بنیاد عمر و دولت
 مرط بر کنده گشت تا بدلی اثر جماعه مذکوره در پند و ستان نمایان بود و تمام قلم مرط و ستان قلم مرط یعنی خود
 چون ایام محاصره و محاربه امتداد یافته اکثر بنیانات و قواد و نزات معسکر مرط را مال مالی نقص ساخت و بلائی قوط و خلافت

توخی بالا گرفت که صفای لشکر که مرگ مردن آغاز نمازند و منعمون لایستغون حلیه و لایستند و سیلا خامر گشت محصوران
 تنگ آمد بافاق فرار دادند که آخر از مرگ سپاه و دواب بپاک میشود مگر آنکه یکبار بیات مجبوعی خود را بر مخالفت زمین ناخن
 در نصیب است حاصل آید و تبارخ ششم جهادی الاخری روز چهارشنبه سینه هفتاد و چهارم از ناکه و از دهم فوجها ترتیب داده
 و ابراهیم خان را مع نوب خانه فرستاد پیش روزگه داشته از سگ پرآمده و در لشکر ابدالی آوردند و در آن هندو و کسای به سب
 آنقدر فرصت دادند که افواج مرشد هر برگویان هر سگ و مبدان بیرون آمدند چون مفاصل در مقابل گشته اند از ابراهیم خان
 که باری گویا توپان کند و بماند و بهما و منقلب لازم خود را که پیش رفتن دادند آنها اسپان را خان داده مقابل عساکر ابدالی آمدند
 بعد از آن شجاع الدوله و نجیب الدوله و دیگر روسای لشکر تکیه بر خون و صون خداوند قهار و شکر جلالت عظمی نمودند و دست
 بپشتن می نمودند و در میان حملات آوردند و پیش تکیه ای و شجاع الدوله و نجیب الدوله اول فرادوان مرشد را در پیش
 جز از آتش بار گرفتند چون رسد آنها مثل اقبال مرشد برگشت جلو ریزان آنها تا خند اکثری درین حمله مقتول گشته و بقیه
 که زیان خود را در پیچ مردم بیک با مطلع هند به پیش خوانند انداختند اهل میرستان به صورت جریان فراری میبرد و فرار گشته
 و دیگران را ندانند بهما و ولبواس را و جمیع سرحدان شکست فوج فرادوانی و اضطرار را به سپرده به اهمیت می برار کس بر
 ابدالیان و شجاع الدوله و نجیب الدوله و خیم حمله آوردند و سینه ها کشیده و نیزه بارگوش اسپان با بنده بیات مجبوعه خود
 بر فوج ابدالی انداختند و بلیغ هر برگوش عساکر را که ساختند ازین طرف جمیع افواج بر اوج مخصوص شجاع الدوله و
 نجیب الدوله و تشون شاه ابدالی داد مردی و مردی داد با اعداد را و پیچند و خون مهر را بر خاک میدان ریختند و نایک
 ساعت زمین و آسمان در چشم نگار گیان تیره و تاریک و غبار غمگین را بر دوزخ ابدالیان که زمان مذکور سبزی گشت خلق بشمار
 از لشکر مرشد ره نور در خواب آباد عدم گشته از سرداران اولی لبواس را و ولبواس را و کوه خنده آنها بود و عین شتاب بفرم تنگ
 آنگاه حواری عدم نمود و بر ابر و سپاس را صد شایو را و عرف بهما و برادر را و بالاجی را و بمصدق آید صدق پیرایه ناکا و کاف
 سن آند کشور هستی را و داغ فرمود و جنگ و غیره سرداران پیش از حصر علف تیغ بیدار تیغ گردیده راه میدای ناپیدی می نهادند
 و ابراهیم خان که مردی امیر گشته ساعتی سرایه انبساطا به بیان میدان بود و پس از زمانی آب شیشه از سرش گذشت و در بخت
 غوطه در گشت زمین معرکه لاله زاری بود از خون گشتگان و دوشه کارزار و نگاه از خود گشتگان تا بر کجا نظر کار می کرد و دشمنان
 افتاده و سر در قدم بهر گزیده بیست و دو حمله از غلام و کشتی و کشتی نزاد که اکثری از اولاد و افتاد مردان و نوبط
 بود در لشکر ابدالی تقسیم یافت و غنائمی که در احوطه انحصار نموده از جواهر و نفوس و اجناس دیگر و قوتی و نهاده و نهاده و نهاده و نهاده
 که گاه و چندین برار شتر و باغ و نعل کوه بیکر بدست عساکر منصوره افتاد و چون شاه ابدالی این تیغ بدقت و دانا نموده و می غلام
 جزا و تخلف بگراهی تاج از این چنین فرموده قطعه شاه بهما و را پس از ناکشت و کرد در انجام دور آفا ز فوج به صورت ناکه غامه
 تا بخش نواخت شاه در آن نموده باز فوج بقیه السیف که آورده دشت ناکه شده رعایای هند از ناوان و
 که طبع مردم اینجا است و هم نابردل بر سر که از مرشد و سرشتند بر کس ایضا کردند و در قتل و اسیر و غارت دقیقه عمل کردند
 شمشیر بهادر برادر علاقه بالاجی را و ولبواس را و کوه از این کنجی بود بدست یاری غارتگران راه و عین گزین قتل بعمل نمودند
 سرداران نام آورده غنیمت حاصل به سلامت نیزه گرد و کس از آن جمله بود و کوه را و پیش بهای سینه ها که
 بهزار خرابی خود را بهما و رسانید و از اینجا به پونه آمد و به وقوع این شکست فاحش بالاجی هم فتنه درگشته پس از پنج

و سیزده روز نوزدهم ذی قعدة سال مذکور بپس برادر خود محسن گشت و چند روز پیش از آنکه شدن بباغ فوج پیرو مرشد آنها با سید
آقاسی لقب به وجهت که در او رنگ آباد سکونت داشت بمقرصله خود شتافت و در میان او و معتقدان خود را راهنمای ملک
خانگردید بالاسجده چنداه قبل از فوت خود رسوم حقداران و دامت مثل مقدم و پیواری و بخاروگا و فروجام و دودا و غیرهم ضبط نمود
همستاجران داد و مبالغه خلیفه ازین وجه داخل خزانه حرم او شد آخر بامانک نیاید هنوز این بدعت و تمام برگشت باس
عمل او جاری نشده بود که از او تقاضا شد دست او را بر حقوق غریبان و ساخت بیت ای زیر دست زیر دست آزار
گرم ناکه بماند این بازار + قال الله تعالی و سیل الذین ظلموا ای سقلب یصلبون و شاه ابدالی بعد حصول این فسخ از اوردگاه
که سیدان بانی پست بود و خراسیده در سواد و دین و کزیده و چند روز توقف نموده سلطنت بهند برای شاه عالم و وزارت بنام
شجاع الدوله و امیر الامرا که بنام خلیل الدوله مقرر فرمود و بهر دو سفارش همید که نموده نجیب الدوله را مأمور نمودن شاه جهان آباد
و نکند آن میرزا جوان بخت به نیابت شاه عالم و طلبه شهنشاه او از جنگا نمود و شجاع الدوله را نیز سفارش شاه عالم نموده امر یافت
و طلبه شهنشاه فرمود و مبالغه خافه مع اسپ و بران نامرغشیده بهیو بود که او در واک آباد بود و در ضمن کرد و خود هم شانزدهم شنبات
سال مذکور از باغ شالار دین بقعه قندار که این بهت در بران کشید و کلا مر اجبت قندار نمود و تاریخ این معادوت یافته الدوله بلا
رسیده خواب خود در آنجا گذارشته میسر گردید +

ذکر معادوت شجاع الدوله برصوبه ای خود و آمدن باستان عیسی پادشاه
بصوبه ای مذکور و بعضی سواخ که با اتفاق پادشاه از شجاع الدوله بطور رسید

شجاع الدوله در راه مبارک رمضان سال مذکور بهیو بود و در اجبت نموده قطع منازل بطریق مسکین از تقاضا او که سید
علاج صادق القول از مردم دانت و اور زمین سید نجف علی نام دارد و با فقر نقل نموده که بنگام رفتن برفاقت و اداشت
ابدالی در جوار دوله سکندره و دودا قبل از ورود و افواج مرشد که دران لواج گرم نگ و تانز بود با جماعتی غیر معلوم
جنگیده لاشهای بسیار دران میدان افتاده بود اکثره را سیاح صحرا خورده و جسد ای بوسیده افتاده بودند دران جمله لاشها
لاش جوانی ثمینا سه ساله ساسه کم دیش بالاس پاکیزه که دکل سفید و برش بود افتاده و دتماسه بزرگ و دیش
نراشیده داشت و مطلق آبیجه لاش و لاشش نرسیده بود و لاهاس ماندرانی و دمه چارکس و دیگر با اتفاق لاش مذکور
دیده متعجب شدیم بعد از آنکه که برفاقت شاه ابدالسه گذرانیده قریب تسخ و ظفر بر با و و غیره مراجعت نمودیم اتفاقاً
گذر با باز بر همان میدانی افتاد و از جمیع لاشها غیر استخوان بوسیده نشانی باقی نبود مگر همان لاش تا آنوقت هم همان
قسم مع لباس برش مسلم حتمی سوسه بر و دتمایش هم فرغیده بود و لاهاس و ما چند کس این احوال دیده حیرت کردیم و لاهاس
گفت که این عزیزه شبیه از شد است و بهمانجا توقف نموده چون مسکینم نزدیک شده بود که رافرتاد و سلیداران را طلبید
توبه براسه او حاضر نمودیم بیفته گفتند همه راه رفته بودند و استند بر آورده و دهنده لاهاس منع نموده گفت که این شبیه است
او را گفته می باید لباسش کفن دست و دما نوزانده با همان لباس در خاکش سپردیم بهیت کس ندانند که دران بحر
حقیق انگیزه قریب و درو یا عقیق + القعه شجاع الدوله در راه مبارک مذکور بهیو بود و در رسید بلا توقف از کشتن آباد
دو در ضمن بهیت و از رسید بهر مشعل بنارس رسیده چنانچه در دفتر دوم و ضمن سواخ جنگا له و عظیم آباد گذشت شاه عالم

از عظیم آباد برآمد بهسرای سید راجه رسید و شانزدهم ذی القعدة شجاع الدوله بملازمت پادشاه ناصیه ارادت نورانی نمود
 پادشاه را سحره خود بر دو کوب کوب آبه جو سے رسید و بر دیارے گنگا از کشنیا پابل بسته پنجم ذی القعدة سال مذکور شهر نمود
 از آداب و امر مرکز اعلام کرد و استیضات ذی القعدة در چارچوب رسید و چنانچه نمود و گماشته های مرسته را که در آن جوار بود بند بر نمود
 از انتر سید یک فلم عمل آنها برداشت و عمال پادشاه به منصوب گردیدند و بعد از انقضای موسم بر شکل ربيع الآخر سنه هزار
 و صد و هفتاد و پنجم اعلام اقبال لطیف کالپی برافروخت و بر صوبه های خود راجه بینی بهادر را نائب گذاشت و شاه عالم پادشاه
 را سحره گرفته عبور در ایامین نمود و کالپی را از گماشتگان مرسته انتزاع فرمود و از اینجا بجهانسه خرامید و قلعه دار مرسته چند روز
 جنگیده آخر تاب نیامد و پنجم رجب سنه یک هزار و یک صد و هفتاد و پنجم قلعه مذکور مفتوح گردید و تا وقت شجاع الدوله که در آن
 سے کرد و اعلیت نیافته بود مسیت و یک ماه مذکور بنیابت خلعت مفت پارچه پنج چار قب و دلا و مرادید و فیلدان مرصع سحره فرار گشت
 و مسیت و چهارم ماه مذکور میرزا انانی پسر شجاع الدوله بطای خدمت دار و سنگ دیوان خاص اختصاص یافت

ذکر برنے از سوانح دکن که همدارین ایام روسته داد و پنجاهش خداوند ذوالمنن

چون بنارنج نور دوم ذی القعدة سال هفتاد و چهارم از آنکه دوازدهم بالاجه را و از دنیا گذشت به برادر و پسر که بر خود ملحق گشت
 و ریاست بر پسر که ترواد و سوراو که صغیر السن بود و برادر اعیانه اور گشتا تهر او عاید شد و در سنه هفتاد و پنجم از آنکه دوازدهم محرم
 آصف جاه ثانی نظام علی خان با فوج فخر موج مع امیرالملك صلابت جنگ سید محمد خان از قلعه بند که دمان جاها فانی شده بود
 بنا بر لطف جهات غیر معلومه اول تنویر و از رنگ آباد شد و در گمانته را و داد و سوراو نیز با فوج سنگین از پونہ حرکت کرده در میدان
 شاه گدو فریقین نزدیک بهم رسید تا اورنگ آباد و در حلقه در و خوردی واقع شد آصف جاه ثانی بنه و القابل را از برادر او رنگاه
 گذاشته مسیت سوم ربيع الآخر سال مذکور بقصد پونہ از اینجا حرکت نمود و در مرسته رانده زده تا بهفت کر و سه پونہ برسانید
 در انشای راه تو که را که شهر مسیت بر لب دریای گنگا و دکن شمل بریت و خانه معتبری و مرسته در دولت خود عمارات عالی در اینجا
 طرح انداخته بسوخت و بت اینجا را شکسته عمارات را بارین برابر کرد و قریب بود که پونہ هم باین حالت رسید ناگاه ناصر الملک
 میرمغل خان پسر شمین نظام الملک آصف جاه بنابر غباریکه بابر آورد داشت و راجه رام چند رک عمده سردار لشکر آصف جاه هم
 بود بنابر محالست ملت و ملالت تنگ حرمت نیت و بنجانه بامر مرسته ساخته شب مسیت و پنجم جمادی الاول سال مذکور
 بر ناسته بر مرسته پوستند و کاری که بنالست بعمل آوردند بعد وقوع این ساختہ مرسته بله آصف جاه و امیرالملك را
 سبک بنداشته و در دیگران جاسو یورش آورد و تو بهما مقابل آورده بازار گول اندازی و در دکانسے گرم ساختن گلولان
 و جان نثاران آصف جاه از تو بچانه خود برآمده جنگ گونہ بران برداشتند و بر نرسے شمشیر آیدار صافه کرد و در
 خس و خاشاک وجود اعدای را بآب و آتش داده اکثرے از آن جماعه را بر خاک پلاک افکند و چون از مقیدان و
 در گمانته را و جماعت کثیرے بیاد فراق مرسته تاب نیاورده خود را از میدان کینا کشید و دیگر که افواج
 آصف جاه به انقدر مسافت طے کرده تا بهفت کر و سه پونہ رسید و بر چند راقه و فراحت نمود و پنجم سنه
 پنجم که پونہ هم موض آتش به نهاره شود و سکنه پونہ هم پیش رگمانته را و آورده فریاد بر آورد و در کسے خواہے
 خانان مارا بردست مسلمانان بباد دہے ناچار رگمانته را و سوراو مستبران را فرستاده پیغام صلح

کردند و ملک بیست و هفت لک روپیه از موقوفه بنیاد و صوبه بیدر بدل صلح آصف جاه ثانی تسلیم نموده این معائنات ششم
جمادی الثانی سال مذکور العذر واقع شد و سال گذشته در سیم تاج شاه ابدالی بر بھاؤ طرف یافت و آصف جاه از اینجا
کوچیده جانب پنج سبز و محلات راجه رام چند رخامید و در پاداش حرکت لغوی که از او فروغ آمد ملک او را با مال سیم
عساکر مسعوده گردانید و شروع موسم برشکال چهار دهم ذی الحجه سنه یقینا و پنجم ازائمه دوازدهم باره جمادی الاول سال
داخل قلعہ بند شد و همان روز امیر المملک را در قلعہ مذکورہ مقید کرد و امیر المملک حلاوت جنگ کیسان و سه ماه خوش رفت
در قید گذرانیده میستم ربیع الاول روز پنجشنبه سال یقینا و هفتم ازائمه دوازدهم از مردان بدن خلاص یافت و بوست آباد
آخرت شتافته در جوار عزت تاج محمد لغمانی جایافت و آصف جاه ثانی که در قلعہ بند منزل داشت فرزان شاه عالم حاکم گمر را
که بنام او شمل بر ترفیض صوبه داری و دکن از تفریح امیر المملک حلاوت جنگ صادر شده بود استقبال نموده بضا لطیف
معرفه گرفت و راجه پرتاوت را که بر سیمه بحر سیدی ساکن سنگاپور است مختار و درار علیہ معاملات گردانیده کار بارے ملک
با اختیار او واگذار داشت و رگناتہ راؤ و مادپوراؤ بعد مصالحه مذکورہ در پونہ چاؤنے نموده برشکال راے گذرانیده بضا
منمن بسال یقینا و هشتم ازائمه دوازدهم فرمابین عم و برادر زاده مختارے روسے داد کار گزاران مادپوراؤ خواستند
که قابو یابند و رگناتہ را مقید سازند و رگناتہ راؤ ششده سوم ماه صفر سال مذکور با انک مردم جریدہ از پونہ برآمد
راہ ناسک گرفت محمد مراد خان بہادر و رنگ آبادے که از نوکران عمہ آصف چاؤ ثانی و باستانت مرستہ مامور بود
در اورنگ آباد اقامت داشت خبر سرزده بر آمدن رگناتہ راؤ ششده چهار دهم صفر مذکور با مجیتہ از اورنگ آباد
دوبیہ در فوج ناسک بار رگناتہ بر خود رگناتہ که کمال مرستیگی داشت آمدن محمد مراد خان مختتم شمرده با عزت تمام پیش
آمد ملاقات نمود و دو ساعے مرستہ از رفاقت محمد مراد خان گمان کردند که آصف چاہ جانب رگناتہ دارد ازین جهت
اکثرے با او و دیدہ در رفاقت مادپوراؤ غلبت بالابے راؤ مختار و درزیدند و مجیتہ شالست بار رگناتہ فرجام
آمد و از برادر اورنگ آباد با احمد گرشکافت مادپوراؤ هم با فوج خود از پونہ برآمدہ برد و از زده گردے سپہ احمد
بیست و پنجم ربیع الآخر سال مذکور برادر زاده و عم با هم جگیدہ و مادپوراؤ شکست یافت و از سیدان برگشته روز دیگر
عذر خواہ پیش عم خود رگناتہ آمد آصف چاہ ہم بعد رگناتہ برآمدہ نزدیک نیاد و گاو رسیدہ بود که در اینجا نزاع افتاد و پیش
چون موکب آصف چاہے موضع بندر کالو رسیدہ رگناتہ ہما سجا با استقبال آصف چاہ شتافته ملاقات نمود و با ہمدگر سیم
ستارہ و دنیا فنامیل آمد رگناتہ راؤ ملک بنجاہ لک روپیہ و قلعہ دولت آباد در جلہ وی این عنایت آصف چاہ گذرانید
و اسناد درست نموده لوکلای آصف چاہے نوالہ نمود چون این عمر متکثر بحسن تردد محمد مراد خان بہادر بر سرے نشست
راجہ پرتاوت دہان مدار علیہ آصف چاہ از راہ عادی و حماقت نتوانست دید پیش از ان کہ عمل و دخل گمانشکان آصف چاہی
در ملک و قلعہ دولت آباد شود صلح را بر ہم زده آصف چاہ را بران داشت کہ رگناتہ را مسطل باید کرد و بابرین جانب ہے
پسر رگنوبے ہو سلا مکا سدا صوبہ برابر را بطنیع انکہ ترا بجای رگناتہ فائیم کے کنیم طلبیدہ ملازم رکاب آصف چاہ فست
ذاتہر المملک پسر ششم نظام المملک آصف چاہ کہ رفتہ رفیق مرستہ گشته بود عدم التفات آنہا بحال خود دیدہ کبیرہ
خاطر گشته بر فاستہ آمد و بار دوسے آصف چاہ پیوست و ریایات آصف چاہے با فوج سنگین متوجہ تادیب رگناتہ
شد رگناتہ طاقت مقابلہ در خود ندیدہ آوار گے و ناراج ملک کہ اصل شیوہ مرستہ است اختیار کرد و داسی ہزار ہزار

بر سر اورنگ آباد و در سواد غریب شهر مسکرا ساخت و زر سے وافر از شهریان درخواست نمودن الملک ناظم اورنگ آباد با وجود
 قلت سپاه و سامان حرب در کمال حزم و هوشیاری با استحکام برورج و باره حصار شهر بر داشته بر طرف و بر قطعه حصار بهمت خان بهادر
 کو توالت شهر برادر اعیانے محمد مراد خان مذکور و دیگر متصدیان و اعیان شهر تقسیم نموده با مقدار ملک آصف جاه تاسے بامر مهش
 به لطافت الحیل گذرانیدن آغاز نهاد و رگستانه را و این منی را در یافته تسخیر حصار در غلط تقسیم داد و بیستم شعبان اول صبح سال
 هفتاد و هفتم از مائت و ازم بهر اسپانش بر آبادی خارج شهر بنابه بخت دست تاراج در از کرد و رگستانه را و با فوج خاصه خود شمالی
 شهر استاد و پیش قدمان رفقای او سر و دمانا بیاسی دیوار قطعه خوار ساخته و قیلان کوه بیکر متقل و وار آورده چند کس بر دیوار
 بر کاندند و بخت باے در بار بر دیوار گذار داشته آلت عروج بر روج نمود و خود خواستند که بخت دروازه دیوار کران باغ ارک شکسته
 اندرون در آیند بهمت خان و میرزا محمد باقر خان و عمو نمائش ایان جنگ جو و سکنه با آبر و بفریب تر و فکند کش و سنگ بمرتب
 تلاش با نمودند که خام طبعان بسیار در پای دیوار راه آخرت سرگر رفتند در اطراف هم مردم بسیار از لشکر ایان رگستانه را و حبس
 و قیل کشند در همین گرسه معرکه ترے و گوئے فتنه گریسلان رگستانه را و در سید و همین تیر فاروق دار و گیر کردید رگستانه را و
 دست چرت بدندان ندامت فائیده از یورش بر گشت و خیر قرب و وصول موکب آصف چاهی شنیده رخت او بار بر طرف
 بکلا د کشید و بیست و ششم به مذکور آصف جاه وارد اورنگ آباد شد و مرثبه چون اراده داشت که در ملک بران آمده عبارت تاراج
 و فتنه را بگذرد آصف جاه غره ماه رمضان بمنازل طولانی قریب بالا پور رسیده سدره گشت و مرثبه از اینجا برگشته از نزدیکی
 اورنگ آباد گذشته جانب حیدر آباد شناخت آصف جاه هم عطف عنان نموده مادر پائی گنگ دکن سبیل تعاقب پیمود در اینجا
 صلح چنین بر ایها برین قرار یافت که تخریب دیار مرثبه بر تعاقب ادا انحر است آصف جاه تعاقب را گذاشته متوجه پون
 گردید و بعد بر آمدن انزل احمد نگر سرداران راسخ سپاه بهر لواح مقرر در معین نمود که تاراج مواطن و مسکن مرثبه پر و از نزد
 خود بد کرد و به پون رسیده مسکرا ساخت مکان پون قبل ازین که بختی بقلاع و داکنه صاحب ملک فتنه بودند لشکر ایان آصف
 یکم عمادات پون را سوخته با خاک برابر کردند و در جنب و در خرب اطراف پون و دماک محروسه مرثبه دقیقه فرو گذار شدند ناظم در
 این ردی را در عهد بالاسی و بها و از دکن نالا بهر کس را مجال نبود که برگاه اینها را درست مزاحمت تواند رسانید و همین چیز
 اموال و ائمه سکنان پون که دار الملک آنها بود بمیهای غارت کران و آمده عمداً تیکه برف کلوک تیار شده بود محل تفرقه
 نهیب قدرت گشت میر لاد محمد زکابا برادر زاده میر غلام علی آنرا تخلص بگلرانی را تاریخی درین خصوص بنما گذارشته ثبت ائمه
 رباعی آصف جاه دوم سلیمان اعلام و آبادی قوم بر همین سوخت تمام تاریخ شتو شعله طبع زکا و آتش زد پون را سپاه
 اسلام در رگستانه را و حیدر آباد و رفت غره ذی قعد سال مذکور کوشش زیاده از حد و تسخیر حصار آنجا نمود اما ازین اجهت شجاع الدین
 بهادر در دل خان اورنگ آبادی ناظم حیدر آباد که جمیع مناسب نگذاشته بند و بست قلعه داری باین شایسته ننمود بود و بر سر
 قدم جرأت فشرده بفریب توپ و تفنگ صدات حملات مرثبه را و نموده گذاشتند که پای غنیمت پیشه نوانند گذارشت و بسیار
 از جماعه مذکور را طمع کام خون آشفام توپهای اثر در دم ساخت و بفریب تفنگهای افمی عمل نیز اکثر اجل گزینگان را منقطع الا مل
 گردانید رگستانه را و از اینجا هم جانب و خاسر برگشت بعد ازین ساخته احوال سوانح دکن و آصف جاه ثانی تفصیل معلوم این کسار
 نشده تا نگارنده آید اگر بخوبی مسموع و محقق شود انشاء الله تعالی فرج هم عاجز باشد امقدر را بجمال تحقق است که الی الان که
 شروع سال نمود و پنجم از مائت و ازم دوم است آصف جاه ثانی نظام علیخان بفرمان رواله اکثر نماک محروسه موروثه دکن

شوال موافق سمول فراہمی میکند و شاید در ردی کہ اکنون جماعہ انگشیر را با حیدر نایک و مرہبہ در صوبہ ارکات و نواح بدو
واحد آباد کراستہ اتباعی و کجاست او ہم معین و نصیر حیدر نایک و مرہبہ ہا است و اللہ تعالیٰ اعظم +

ذکر و در احمد شاہ ابدالی نوبت ہفتہ ملکیت و ستان قتل جماعہ بسیاری از سکمان بدست آوردن
سورج محل جاٹ قلعہ اکبر آباد و تصرف نمودن خرگاہن و دفاقت کہ از سلاطین بابر بدین ران قلعہ از بد تہا ذخیرہ بود

سورج محل جاٹ بعد سعادت شاہ ابدالی بکابل و قندہار اقتضائی بود و بخوبی الدولہ کردہ و سلطنت شاہ عالم بن عالمگیر ثانی را
کہ بشارت شاہ ابدالی پادشاہ شدہ و در نواح عظیم آباد بود و پیش از آن بخت را بخوبی الدولہ اوسے حد سے ہرگز دیدہ
یا خود در شاہجہان آباد داشت نسبت انکاشتہ قلعہ دار اکبر آباد راہ سازین باز کرد و بے تطبیع زر نقد در راہ ذیقعدہ سال ہفتاد و
چہارم از باد و از ہم ہجری با وجود شاہ بدہ چنان فتح عظیم کہ شاہ ابدالی در ہمان سال نمودہ مرہبہ ہا را با وجود چنان شوکت بہت
فرماندہ گردانید اندیشہ نمودہ قلعہ مذکورہ را گرفت و جمیع اسباب پادشاہی کہ در آن قلعہ بود تصرف کرد و بدو قسم سکدہ کراحوال
آن جماعہ در بیان سواخ عہد فرخ میر فتح شد و از زمان معین الملک بنابرینے فرسے او قندہار و غلاش کل رعایای لاہور
ہمان مسلک اختیار نمودہ از تمام عظیمہ در آن فرقت ہر سیدہ سالک سالک خود میری عہدے را فانی و شاہ ابدالی را دور بدہ
علم ستغے و قندہار فرشتہ نائب احمد شاہ ابدالی را کہ در لاہور بود کتندہ حسابے را از قوم خود بیادشاہی برداشتہ سکدہ
بنام از دند و اطراف صوبہ لاہور را تصرف گشتہ جمیع خلق خدا لایسما مسلمانان لایہنہار رسانیدند احمد شاہ ابدالی بہ استطاعت
این جزیرہ را تمام لاہور گردید و این نفقت و لطف ہندوستان بہنعم است کہ در سال ہفتاد و پنجم از ایام توار و دہم اتفاق افتاد
چون بلدہ لاہور محل نزول افواج و عساکرش گردیدہ فرقہ سکمان بہ استطاعت خبر آمد آمد او گرختہ و در ضلع روسے کہ طرق دشوار
گذاردہ و در اجتماع داشتہ تمام نمودند بحال مذکورہ در نواح سہرند و محل آلا جاٹ مرزبان آنجاست قریب دایک سواریہ بدیادہ چون
در اینجا فراموش آمد احمد شاہ ابدالی اصنافی این خبر نمودہ البخار فرمود و فلو کردہ راہ و در عرض دور و مدتی کردہ یا زد ہم رجب
سنہ یکتر از دایک حد و ہفتاد و پنج ہجری بہر وقت جماعہ مذکورہ رسیدہ بختہ بر آنہا رخت و دو دوازندہا و شان ہزار و دہم قریب
بسیست ہزار کس را بطریق شیر خران آشام ساخت و متاعیکہ گیت آنرا غیر علام الغیوب احدی نمیداند بغنیمت بردہ ہزاران
اطراف و جوارش تاختہ بقتل و تاراج آن نواح پرداخت چون از ان مرططین خاطر گشت ہفتہم شعبان سال مذکورہ قریب فتح و
خیز و زنی داخل لاہور گردیدہ محل انقامت انگند و بانظام اضلاع آنجا کوشیدہ نور الدین خان ابدالی را کہ از بنیہ اعام شاہ
وسے خان وزیر او بود بہر سکدہ چوین صوبہ و کشتیر معین نمود +

مجل احوال سکھ چوین کشمیری ترمزادو با شاہ ابدالی و طفر یافتن نور الدین خان ان ہندوی نیم مسلمان

سکدہ چوین از قوم کبری متوطن کابل را بنہاد صدقی التمر نور شاہ دہقان زمرہ شاہ ابدالی بود یکبارہ احمد شاہ سیکہ طائریہ علیا بخت خواہ
کابل از حوین ملک بخت فارت فرستاد و در سال شصت و ہفتم از بدو و از محمد اللہ خان اشک افاسی را کہ کابل کشمیر بدو اندو سکھ چوین مذکور را بخت
او کرد و صوبہ مذکور را ز دست حوینداری کہ از طرف عالمگیری بود از تاراج نمودہ خود را کشتا با فوجی از ناغندہ نامگن داشتہ سکھ چوین ابدالی را
آنجا مقرر نمودہ خود برگشت بعد چندی سکھ چوین سردار ناغندہ را بکشتن خود کچک را اول قید کردہ بعد از ان کشمیر از تاراج نمود و از غلام لکھن

صوبه داری آنجا همه را نگه داشتی بنام خود طلبید و خطبه و سکندریه نام عالمگیر کرد و تمام صوبه را به راجع فائده با لفظ غلط نموده مالک دست تصرف
گشت زیاروی و نیکو خوی بود و در عفا که قریب الاسلام هزار بزرگان کشید و با غنای آنها را مرست نمود و هر روز بعد از غروب از دیوان
و وصد کس از مسلمانان را در بردی خود الوان اطعمه میخورد و بر سر پای در و دزدیم و یازدهم طعام خفته بر در تقسیم میفرمود و با واردین
اگر در ویش و اگر غیر آن می بود و در خرمال کس رعایتی میکرد و در بر هفتگی که در شاعره قرار داده شعرا و کشمیرا احتضار می نمود و در
آن مجلس طعام میفرمود و هیچ کس از شعرا می مستد را ده ده کس میزد و در طبعان مکی مقرر نموده مامور فرموده بود که هیچ کشمیرا از استاد
آبادی نازان او تحریک نیندازد نام هر پنج کس منضم میشود و محمد توفیق تخلص نام اصل او زبان کشمیری لاله جواست در عهد خود در کشمیر
نظیر داشت این مطلع از دست مطمح حیرت از سینه من دل زده آید بیرون پیچ آتش که زانم کرده آید بیرون + دوم مطلع
ستین تخلص مولف تذکره حیا الشعر اشارت الیه به حسام الدین خان ایرانی است ساکن کشمیر در زمره منصفه اران پادشاه
انتظام داشت سوم میرزا قلندر برادر خردستین تخلص او گاهی قلندر گاهی قنبر بود گویند صاحب لکمه بیت بود چارم محمد علی
المقبی بن پنه نام یک کس دیگر را درین وقت متذکر نموده ام القصه احمد شاه ابدالی نورالدین خان مذکور را با نوسه قتل
ابدالیان و قزلباش و ایلات خراسان جمعی را از راجه جو بدلات راه و اعانت خواسته بنیخ کشمیر فرستاد نمود و مخفی نماند که راجه جو
بنگام در دود لشکر گران در جابای در دست صاحب المسالک رفته می نشست و بفرستادن سیلغ پشیش خود را از صدقات
و اذات آنها مخفی می داشت چون ورود کشمیر بیرون بر سر و دلالت کشمیر به ان امتیازات است و سکندریه را به عبور
و مرور اناج با اتفاق کشامره مسدود نمود و احمد شاه را تبارک و خورشده بود بنابرین سختی درین خصوص بر اناج جو برده
بوساطت شاه ولی خان وزیر او مطلب داشت راجه که اندیشه های بسیار از چنین کسان می نمود راضی بآدن نبود شاه ولی خان
در لطیفان او مبالغه را از حد بر مرده سپرد و در پیش او فرستاد که تا معاونت راجه مذکور بطور ضمان نزد مردان او باشد چون باین
صورت اطمینان خاطرش میسر آمد حاضر گشته جمعی را بر سر خالی اناج ابدالی بطور بدترتین نمود تا بر دریای چناب که باین کوستان را که کشمیر
میگردد و نهایت عمق دارد و عبور اسپه شتران را نه نذر است از دشمنای طولانی که بطنه نورالدین خان را سیخ فکیز را نذر ابدالی داشت
انابه ابدالی رخصت یافته بجای خود شافت و نورالدین خان از راه مذکور در بار عبور نموده مجدداً کشمیر را در دست کشید چون برضای گذرهای صاحب المسالک
مردم را بمداخله و مزاحمه نشانیده بود نورالدین خان بجزب کرب بسیار غالبه که کشامره و از از شتاب جبال برداشت و اکثری را آوار و بخرابی
ساخت و خود متعاقب گنجگان ناخته بشهر کشمیر رسید و سکندریه را جمعی که همراه بودند اگر گویند بقدرة طاقت دست یازدهم مغلوب گشت همگی را
از کتف و او را با بعضی از خواص و جمیع اهل و عیال اسیر آمد احمد شاه ابدالی بعد استماع خبر فتح نورالدین خان را نیابت کشمیر مامور نمود و در سر
بنشاند و به قهرمانان و دزدیم عزم معاودت بنشد و تقسیم داد و از لاهور بطول رسل گرفته عطف جهان بکابل نمود این آخر مدتی که احمد شاه
ابدالی بهند و ستان است بسبب عدم هندوستان خراسان که خاطر خواهش میسر گشت فرصت هندوستان لاهور را حسنینال جهان
سکمان نیافت و صوبه لاهور و طمان و طهمه از دست گمشدگان او بدر رفته سکمان را تسلط و اقتدار دران دایر شده است
علیه سیر اندگاه گاهی او و پیشکش اناج بطرف طمان فرستاده تاخت و تاراجی بعمل می آورد و مادر لاهور و طمان عمل ابدالی
انتظام آن هر دو صوبه که پیشانی الی الان که سال بود و نیم از زانده دوازدهم است نشده و سکمان نهایت اقتدار و کثرت بهر سانیده
بر ضلع اراضی صوبه بای مذکور که از موسای جماعه مسطور و در کمال جاه و غرور در دست خود دارد و بارها یا نهایت حسن
سلوک نموده ملک را آبادان کرده اند لیکن بلخه لاهور از دیر شهرت افتاده و روسته که داشت نماند و اعیان اکثر آن دایر

بجمال عشرت و فراتر گذارشته اکثری مجلس وطن و طبیعت دزدیده آواره گردیدند و بر خه بمباسب و من در ساخته و در خرابای خود افتاده اند و درینو لکه او اسما سال فود و پنجم هجری است از آنکه دو نذر دهم است افواج میرزا محبت خان و افغانار الدوله امیرالامرا دران افواج تاقرب جزار شده و امور رسیده و جنگهای متعدد و کنگره غلبه خود بر حراغه مذکور و بطور رسانیده بعد ازین ناچه شود +

ذکر احوال جماعۃ مرشد واصل آنها و اسباب تقدیر یافتن جماعۃ مذکورہ بر سبیل اجمال

از پاستان ناما سبویا است که در رسوالت زمان فرمانان سبویا مردم و کهن غالب بودند و انواع را فرستادند و لشکر و سپاه
سفر نمود و زیر و زبیرے ساختند و گزاف و کذب و غیبت و عیال و بی عقل و غیرت قوم مرشد در ملک هند را
یافته اکثر لشکر و صو بیات سبویا را سفر نمود و ملحق شد از دست آنها انواع ایداد و اضرار یافت الا بعضی از صو بیات مثل او و
سبب جیولت لنگا و مدافعت بران الملک و اخلاف او و جنگار و عظیم آباد و جرات و پادشاهیهای مهابت جنگ و صو بیات لاجور
و لمان و مٹ و غیره بنا بر قید اجید از مرکز دولت و کسب و در قبضه و تصرف آنها رفت اگر چه صدمات افواج آن جماعت با بنیاد
رسید اما پنج بابی مذکور سفر آنها کردید چون مذکور این جماعت تیغریات چند درین مصیبت گذشت ذکر اصل و انما ع
این جماعت بنا بر رفع نگرانی سنجان آثار ضرر و خدایه نمائند که مهارت عبارت از دیو و اطراف آن است و ساکنان آن
همایا و امر سبویا و زبان مهارتی مخصوص این ملک است و مابین قوم در جماعت سبویا بوده از پنجاه سال بر او لاجوری را
قرار یافت چنانچه ذکر شد آید سبویا سبویا بر ارجای او و سبویا پیوسته در ادوار او و سبویا سبویا را جیو و از است الحال
هم که اقتدارے مثل را شور و کچوا و غیره ندارد و اقوام و سبب اشتال و اقوامش سے نمائند و از راجه با هر کس که بر سبویا را
راجا او و سبویا براسه او قشدرے فرستد و او آن قشدر را افتخار خود است بر پیشانی سے کشد و لقب راجا او و سبویا را است
و سبب ما شہرت دارد که نو شیروان عادل بر سر و بعضی از مورخان آورده اند که چون سبویا و خاص ایران را تسخیر نمود اولاد
نو شیروان آورده گشته یکی از آنها سبویا افتاد و بر قبیله سبویا رسید و اولاد او خود را رانا خوانند اما پنج تحقیق ارباب سبویا
انرا از ان معلوم سے شود که این سخن اصیل ندارد و باعث شهرت انتساب رانا نو شیروان است که پرتاب چند دعوی را بجای
و مهارت کرده قوت یافته و اولاد او را سبویا خوانند و بر سبویا سبویا شد و در سبویا را که از قدیم راجاے سبویا ملوک عجم سے فرستاد
باز گرفت و ترک تو سبویا نو شیروان عادل لشکر سبویا فرستاد که او را سبویا سبویا بر بند پرتاب چند عاجز شده از
خواب غرور بیدار شد و بسا که لشکر التجا برده زمین بر سبویا و از کوه استخار کرد و بر سبویا بیاعت و احوال داشت با دختر خود و
کسے فرستاد و براسه و سبکنت امان طلبید و نو شیروان او را بخشید و مهارت داد و بعد از او اولادش خود را رانا خوانند و میرور
ایام را بجان اطراف و اکناف آنها را فرو گرفته جز اندک زمینے از ملک و تصرف او را پرتاب چند نمائند لیکن دیگران ایشانرا
همیشه تعظیم و کبریم میکردند و از متوسلان کسروے سے شمرند چون پرتاب چند دختر خود را بخدمت نو شیروان فرستاده بود
او لا کش خود را از خوشیان و افراسے نو شیروان خوانند اما بنیر از خستاد پرتاب چند دختر خود را اصلا نسبت ایشانرا
با نو شیروان نیست و دخترش اگر چه داخل پستانان حرم برای کسروی شده اما تو اصلے چنانکه سبویا سبویا بران گویا است بعل
نیامد و بنیر از یک فرزند که بر فراست و والد او یکے از بنات اکابر عجم که فرزندے از صلب نو شیروان بنوده و الفص
یکے از اولاد رانا که از لطیف دختر بخارے بود چون بنود چنین فرزند را که از عجم و بنود عقد بضا بلکنا باشد از جمله اولاد

نمی شمارند بسبب بی اعتباری خود را در احوال و اقوام از او دسے پور برآمده کشور و کس افتاد و در طرف کرناٹک سکونت و در زمان
 او از جهت عملی نسب با عمده های دکن خوشی بهرسانید اولاد او دفرع شدند یکی انمولی و دوم بهوسل از قوم بهوسل ساپوچی
 اول در سلک ملازمان بران نظام شاه انتظام داشت ثانیاً با ابراهیم عادل شاه پیوسته نوکری او برگزید ابراهیم عادل شاه در او
 عمده خود برگزیده بود و غیره در جایگاه ساپوچی مقرر گردید و بنشینید ساپوچی در اینجا برسم زیند ان طرح توطن اذاعت و چند سے عاشیه
 نوکری صاحبقران ثانی شاه جهان نیز بدوش خدمت گرفته خود در بساط میگذرانید و پیشتر سیوا در جایگاه قیام داشت چون
 ابراهیم عادل شاه را عارضه مرض الموت تا دو سال امتداد گشت اختلالات بسیار در خلقت او پیدا آمد و اکثر سپاه کوکن
 بر خاسته بر بی پور آمد و آن ولایت و تملک از لشکری که حراست آنجا کشیده بودند نمود خالی ماند درین اوقات سیوا که بر سلطنت
 قوم بهوسلست در سجونه بود از سوسیار س و حیل سازی و شجاعت جمعی فراهم آورده شیوه نمره را آغاز کرد و در روان تملک
 را که از حراست پیشگان و اسباب قلمه دار ستمی بود تصرف گشت درین اثنا روزگار ابراهیم عادل شاه بسر آمد و پیشتر علی عادل آباد
 بجای پدر جلوس نمود چون او بنا بر ابتدای سلطنت و صغیر سن استقلال بهم نرسانیده بود دستور بسیار در مملکت او بر وی نمود و سیوا
 روز بروز قوت گرفته بر تمامی تملک کوکن استیلا یافت و حصون تازه نفس خود امدات نموده قریب چهل قلمه سابق و لاحق بر آن
 حاکمان قلمه داری بهم رسانید و با ستظهار تملک و جنگهای صاحب الممالک جمعیت خاطر و فراغ بال سر از اطاعت علی عادل پناه
 پیچیده ملانیه جاوه فالتش در فرود و در افضل خان را که کوکن عظیم سلطنت علی عادل شاه بود بدعا گشت و قیام او را اینگونه دوست خوان
 که او هم از عمده های آن دولت بود شکست فاش داد و بعد از آن خاطر با انگلیه از دغدغه عادل شاپیان پرداخته شروع به جنگ
 سازی و تاخت و تاراج اطراف و نواح کوکن نمود چون مملکت کوکن متصل به دیای شوراست بعضی بنا بر دیناز متصرف گشت و
 قلمه الطریق دیاراضیه را نیز تصرف کرد و انید و بعضی اوقات که نابوسه یافت بر برخی از مواضع متعلقه هندو برای مالک
 محرد سوار و گشت سبب عالمگیر هم دست جرأت دراز و پال تکت تازی نمود چون این خبر بمساع اورنگ زیب رسید با ملایم
 نهایتاً آن سوبه دار و گشت فرمان داد که بدفع سیوا پردازد و بهار راجه جسونت را بطور نزیاتان امیرالامرا برین مهم مامور شد
 امیرالامرا و بهار راجه جسونت جد جدید و از ورتادیب سیوا و تحریب ملک او نمود و سیوا بعضی از اصد نای سبب نام و نشان کرد
 اقربای او در زمره ملازمان امیرالامرا مسلک بودند رجوع نموده آنها را تحریک نمود و عاقر نمود ملک بحرمان مذکور به بهانه
 شادی یکی از اولاد خود شبی از نظام نموده در سال بمقاد و سوم از نایه یازدهم بر اردوی امیرالامرا شجون زنده البوالفتح خان
 پیشتر درین مکره کشید و امیرالامرا ازین خلعت مورد عتاب پادشاهی و مغرول از خدمت مذکور گردید و صوبه داری و کس
 و بشا نبرده محمد علی توفیق یافت چون هم کس امیرالامرا راجه جسونت و نوازه پادشاه بکفایت نرسید اورنگ زیب عالمگیر او را بمحض
 طلبید و بجای او را راجه سگه را متعین فرمود چه سگه سیوا را گوشمال لاتی داده قافیه او را تنگ ساخت سیوا چاره خیر از اطاعت
 ندید و نزد راجه سگه بدون سلاح آمده با ملاقات کرد و بیست و سه قلمه و ملک که یک چون پیشتر سرکار پادشاهی نمود و بموجب
 التماس راجه سگه فرمان پادشاهی ششمن عفو بر او هم بنام او صادر شد و سبها پیشتر بمغضب پنجاهی سر فرار سے یافت و سیوا
 مع سپر خود سبها را دعیه تقبیل عذیه قیام نموده پیوسته بموقعه سبها یکبار و دینشاد و شش مرا که بر او دولت زمین بوس انداخت
 و مورد خنایت خسروان گردید اما بمقتضای دهقانیت و عدم ادراک صحبت سلاطین عنایت پادشاهی درباره خود زیاده بر تیر
 نوبت داشت بگوشه گرفته باران سگه سپر راجه سگه اظهار بخشش نمود حکم شد که من بعد از دولت محفوظ میور باشد و کائنات

بیا ساداری او مقرر شدند اما سبنا پسرش که بپای نقصیر بود و از بجزا منع نشد و مرکز خفاط پادشاه آن بود که بعد چندی مسیو را از
از ظلم خانه ادب برآورده و شمول عواطف گردانیده و شخصت انصاف ارشادانی دارد مسیو این سخن را در نیافته بعد سه ماه و در
بیست و هفتم صفر وضع خود فریاد او پاسبان را راه قرار گرفت و بدین کسی رسید چنانکه مرا می فسلو گردید و صوبه داران و کسب به تنبیه
که ادب او سه پرد افتند تا آنکه بمیت و چهارم ربیع الاخر سنه یک هزار و دود و یک غبار هسته او فرو نشست سبنا پسرش بهمان
علامه خبر میرهای پدر بر پا داشت آخر عالمگیر خود خویش نفیس متوجه دکن شد بمیت و سیم ربیع الاول سنه یک هزار و دود و صد و شصت و یک
بجسته بنیاد امر که نزول خود ساخت و تا آخر عمر بمیت و پنج سال کامل و گویا حال مرثیه معرفت نمود اما از زمان بعض امرای رکاب که برای
اغراض خود انفصال بنگاه مرثیه نه فرستادند اما بعد از مرثیه صورت گرفت سبنا را و سپس بوجود آمدند بهرام راج و ساپو
بعد رحلت عالمگیر مرثیه شرکت در رکاب پادشاه بود و از آن در وقت در دست تصرف بمالک خارج دکن رسانید و بمیت و این احوال
الکرا و اخر عهد عالمگیر قرار یافت بود که بامر مرثیه صلح در میان آید باین طور که از بعد دل شکسته مدد در دیده بقیه و پس که حضور مرثیه
مقرر باشد و آنرا ملطیع فرغان پادشاه بود و تجا و از آن حکم نه نمایند و احسن خان سیه لنگ را با اسناد و پس که نزد
مرثیه فرستاد که عهد و پیمان حکم ساخته سه و در آن مرثیه را بملازمت پادشاه بقبور آورد آخر اس پادشاه برگشت و بیک
ما که هنوز از استناد و حال غنیمت گزیده بود و از طلبید و در عهد شاه عالم بهادر شاه مرصده ده روپیه پس که از حضور عایا بقیه مقرر شد
و سبنا پادشاه و از مرثیه گردید بهادر شاه بعد فتح کاظم بخش و در سنه یک هزار و یکصد و بمیت و یک مجری از دکن لوا میعاد و
بند و سستان بر از داشت و صوبه داری و کسب بامر الامرا و از القادر خان رحمت شد امیر الامرا و او دوغان سپه را به نیابت پدر دکن گماشت
او دوغان بامر مرثیه اتفاق نمود و مقرر داشت که از آنجا از ملک وصول شود و سه حصه از سنه کار پادشاه و سه حصه چهارم از مرثیه
باشد سوسه و دم حصه و پس که می سابق از عایا مقرر شده و سندش را مرثیه از شاه عالم بهادر شاه و در دست داشت این
تقسیم تزیاری و سارے کشت اما سبنا و چتر مرثیه نیافته بود چون امیر الامرا حسین علیخان بهادر را با پادشاه بنا جانے بر ویداد
و فرخ سیر باغی خاوند انداختن بسد داران و کسب مخصوص سنا و راج بن سبنا در باب مخالفت امیر الامرا متواثره نوشت
و در حضور با قطب الملک عبداللہ خان بر روزی بر عاش تازہ بری انگیزت و قطب الملک متواثر امیر الامرا را با بدن و یکی تاکید
می نوشت امیر الامرا علاج از دشمن خانه بپیگانه ساخته و در سال یک هزار و یکصد و بمیت و در باراج ساپو و سالت محمد از دوغان
بر و انپوری و سنگر و بی مدار صلح کرد و بشرط عدم تاخت و تاراج ملک عیدم قطع طریق و نگاه داشتن با نزد مرثیه و در رکاب ناظم
دکن سنا و چتر و مرصده ده روپیه و پس که می شش صوبه دکن بمهر خود با ستواد کوکن و غیره که سراج و دشمن نامند خود را نمود و بالاسنه
بنایش نامه از بر اسمبر کوکنی و کیل ساپو راج مقرر شد و در هر یک گنہ و دغانل از جانب مرثیه منصوب شدند یکی مسکاسد که چهار حصه
و وصول کند دیگری نائب دین می بود اتفاقا این صلح ملک دکن که بعلت نزاع عظیم خراب بود اگر چه بدیاد می گذاشت اما مضطرب پادشاهی
بر فاست و این ترمیم بخوست ملکیت بهم رسانیده و از انبیا از او را نموده و امیر الامرا و در سال یک هزار و صد و سی مجری عالم علیخان
برادر از او خود را و در دکن نائب گذارشته با فتح سنگین ترسیده می چل برادر سنوار لازم سه کار و فتح مرثیه و سوار می بالاجی بنیاد
مازم دارانیانته شد و در غزل فتح سیر و اجلاس رفیع الدیجات و در سال سی و یکم از نامه دول و در سیم پانچ سبنا که به ملها رستند
شناخته و صاحب اختیار و دکن گردانید و او را با اتفاق بالاجی بنیاد نشن نامه نزد عالم علیخان فرستاد و این سرود و بدین آید و فیصله بخاتم
بنیاد سبنا و سنا نیز که از عالم علیخان نامه بنیاد شد و خود و در وقت مسادات باجره بالاجی بنیاد نامه

نیز در گذشت و پس او باجی راؤ قائم مقام پیر و مدبر الهام سرکار ساہو را بر گردید و در سال سی و ہفتم از نات و دوازدم کہ محمد شاہ بادشاہ
 صنوبر دہری مالوہ بکر بہادر را گرداوداؤ آئندہ و خیل گردید و در سال سی و ہفتم از نات و دوازدم کہ ہولکر ہمارا از قوم شیان کہ بنچہ در امان
 رقتای باجی راؤ نو دوازدمین بمالوہ رفتہ باگرد بہر بہادر جنگید چون گردید بہرہ و دی از او لادش کہ یکا سہ او نشستم حراست شہر
 او جین سے نمود و در جنگ ہمارا کشتہ شد و ہولکر مالوہ بکر کوہ تاخت و تاراج مرہ بہر بود سال چہل و سوم از نات و دوازدم محمد خان بگلش
 صوبہ دار مالوہ گردیدہ با جین رسیدہ اما بسبب غنیمت کہ ہمیشہ یافتہ و تاراج اچین و اطراف می برداشت نقش بگلش درست نشست
 و سال چہل و پنجم صوبہ داری مذکور براہیے سنگہ صاحب رصد مقرر گشت او بنا بر غنیمت کیش بشیل پیش در قنویت و تربیت
 باجی راؤ کوہ شنیدن گرفت و گجرات کہ بعد تفرسہ سر ملند خان براہہ سنگہ را نحو مقرر شدہ بود مرہ بہر تحریک مالخان و ہولکر
 مذکور بہرہ یافتہ شورش سے انکشت باجی راؤ متعین سلطنت و خفت عقل ارکان حضور دریافتہ و اسباب اقتدار خود بعد تسلط
 بر مرہ و صوبہ ہمایا دیدہ قدم جرأت پیش گذاشت و مظفر خان برادر مصفا الدولہ بہم او امور شدہ ملک مالوہ درآمد تا سر و خ
 رسیدہ طالب بہرہ مرہ گردیدہ باہیے راؤ ترک مقابلہ اصلاح دیدہ بدکن برگشت و مظفر خان جنگ نا کردہ و مظفر و منصور بدلا از خانانہ
 عطف خان نمود و در سال چہل و ہفتم از نات و دوازدم باجی راؤ ارادہ ہندستان نمود و اقامت اولدہ و لمر العین خان وزیر دارالار
 مصفا الدولہ خان دوران بہ تنبیہ او امور شدند و بہرہ و گردہ ہفتاد سے چہل کردہ بطرف مالوہ خراسا مید باہیے راؤ
 بہم دو فوج کردہ فوج راہبر داری پیلاہیے جاد و بمقابلہ وزیر فرستاد و فوج راہبر کردہ گے ہولکر ہمارا بمقابلہ اہل دارالار
 نمود پیلاہی با وزیر سہ چار بار جنگید بہر بار مغلوب شد اما ہر اعلیٰ الزعم وزیر طرح صلح اخذاشت و مصالحہ نمودہ با اتفاق وزیر
 بہار انخانہ برگشت و در سال چہل و ہفتم از نات و دوازدم اہل دارالار باستان حامی ہے سنگہ لہوئی پادشاہ را راستہ ساخت
 صوبہ داری گجرات و مالوہ بیاجی راؤ دہانید و سال چہل و ہفتم باہیے راؤ با فوج عظیم از دکن بمالوہ رسیدہ رائق و فائق صوبہ
 مذکورہ گردید و بعد از ان مکان بہرہ را بہرہ اور رفت و موضع اثیر دارالافانہ را بہرہ مذکور را محصور نمودہ و مفتوح ساخت راہ
 خود تا بلکہ صعب المساک کشید و باجی راؤ بہ تاراج ملک بہادر و خواست کہ یا نہرید کہ عبارت از ملک ماہین گنگا و جمنا است
 حاید پیلاہیے جاد و را مقرر کرد کہ از دیامی جین گذشتہ بہرمان الملک کردان وقت از صوبہ خود حرکت کردہ نزدیک اگر آباد
 رسیدہ بود در آدین پیلاہیے جمعا نحو نمودہ باہرمان الملک مقابل شد بہرمان الملک غالب آمدہ جمع کثیر سے را مقتول
 و بچہ و روح ساخت پیلاہیے باضطراب گرختہ از آب جین گذشت و بہر خراسا ہے خود را پیش باہیے راؤ برسانید اما فوج
 او اکثر در ان آب بیکام تنگ اہل رفتند و قریب یک ہزار دہانند کس با سیر سے درآمد بہرمان الملک بہر کہ ام را یک یک
 چادر و دود و دوسہ دادہ فرخص کرد باجی راؤ خفت عظیم کشیدہ و ریشہا جان آباد آورد و فوج پادشاہ سے انچہ در حضور بود
 بہرمان شہر تارمہ بمحافظت شاہ جہان آباد و مدتی برداشت و باہیے راؤ اطراف شہر را تاختہ شورشہ در جوار شش داشت تا آنکہ
 اعتماد الدولہ و مصفا الدولہ بہرمان الملک و عفتنر جنگ بگلش کہ بہر فوج او امور گشتہ سے چہل کردہ دورتر از شہر بودند در سیرت
 باجی راؤ خرفہ در جنگ ندیدہ از راہ ابراہیم مالوہ بہر فوج باجی راؤ مغفوض شد و نصف جاہ خازم مالوہ گردید باہیے راؤ
 بہرمان از نات و دوازدم بکھڑ آمد و صوبہ داری مالوہ بہر فوج باجی راؤ مغفوض شد و نصف جاہ خازم مالوہ گردید باہیے راؤ
 بہرمان از دکن باستقبال اوشتانہ در سواد پوہالی آؤنر شہاروی داد و درین ضمن خبر آمد کہ نادر شاہ حائق تنبیہ باجی راؤ
 گشت و نصف جاہ بکھڑ آمد در ان زمان کہ نصف جاہ در سواد پوہالی باجی راؤ بہر فوج باجی راؤ مغفوض شد و نصف جاہ خازم مالوہ گردید باہیے راؤ

کہ از سنی امام ساہو راجہ بود شجاعت خان الہ آباد سے لاکر از جانب آصف جاہ نائب نفاذت صوبہ برآورد و ماہ رمضان سال ذی قعدہ
 جنگیدہ بکشت و چون دہن فطیمہ از درون دار شاہ سلطنت ہند وستان رسید چنانچہ ذکرش در دفتر دوم گذشت یلسبے راؤ باگیرات
 منصب داران دکن را کہ از طرف پارہ شاہ و آصف جاہ و امستہ ضبط نمود بعد از ان کہ نادر شاہ حلف عثمان باہیان نمود فطیمہ را
 نامہ جنگ خلف آصف جاہ کہ ذکرش در قام یافت سفیر سے نزد باسے راؤ فرستاد و پناہ داسے وعید فرستاد باسے راؤ
 دوست از قرق و شنبہ باگیرات بعد از ششہ سال پناہ و دوم الزامتہ و از دہم پناہ بہنر سوار چہ از خراہم نوہ قاصد ان رسید کہ
 نامہ جنگ را از میان بردارد و باین ارادہ فاسدہ ہا و جنگ آباد رسید و در سوار چہ بنوبے جہادہ دیکوہ نزد دل نمود نامہ جنگ ہا و ہزار
 سوار کہ در شہر مراہ داشت برآمد قاصد ناراج پونہ کوید و باسے راؤ را زودہ زودہ وریاسے گنگ و دکن را بعد بنو واز ہیست و ششم
 شوال تا قریب عید الفطی غبار ہجرتا کرہ اخیر بجان داشت چون نامہ جنگ ہا و دقت فوج بسیار فطیمہ نمود باسے راؤ مرخص خود
 در صلح دید و طالب دانات نامہ جنگ گریدہ و کفور شش آمد نامہ جنگ سرکار کوکن و سرکار ہند یہ بجا گیرش دادہ و از شش فرمود
 باسے راؤ پور مصالحو بہ بالوہ رفت و کار تر بہ از رسیدہ و از دہم سفر سال پناہ و سوم از انہ دو از دہم در گذشت و پس شش
 بلا سبے راؤ بجاسے او قیام نمود و در ہمین سال آصف جاہ از حضور رخص گشتہ سلع شہبان داخل برہان پور گردید و بلا سبے کہ از دکن
 بہاؤہ سے رفت در برہان پور شرف کویش آصف جاہ امداد نمود بہ بالوہ مرخص شد و بعد سعادت آصفیہ بہ دکن تار حلت
 و در گذشت سال بود فطیمہ چند مرتبہ شوئے کہ و بتنبیہ یافت بہ صلح انجامید و در عمدہ نامہ جنگ ہا ساہو راجہ قواعہ صلح تائیس یافت
 تا کشتہ شدن نامہ جنگ کہ دہم سال و کمر سے بود صلح مذکور بحال و برقرار ماند جو کشتہ شدن نامہ جنگ و فوت ساہو راجہ
 کہ در سال شصت و سوم از مائتہ و از دہم اتفاق افتاد و کار بلا سبے افتاد پذیرفت و سداسیو را و عرف باؤ برادر عم تراہ بلا سبے کہ
 سخت مہر بخت کش بودہ اما الہام شد تا مین حیات ساہو راجہ بر بہان کوکن از دودان بھو سلا سبے برسے داشتند بعد
 درون ساہو بلا سبے راؤ فطیمہ انفراد گشتہ کسے و از قوم بھو سلا سبے ساہو راجہ بر مسند راج نہ نشاند و در اسام مہم ملی و ملی
 یا فخر و دقتیہ انتہا خود آورد و در داران قیام مرہ را متعارف بلکہ مصلح گردانید و تسلط و سطوتیکہ برآمد کہ کسے را نہ فوت ساہو راجہ
 و نامہ جنگ نہ ہند وستان و دکن میر آمدہ و مصلحت سابقہ بیکارش یافت علی از مناقب فرمودہ مرہ بنو آدو بہ کوکن خصوصاً
 و چند مہر غلام طے آذاد لکواسے کہ مر خود در دکن گذرانیدہ و مرج الفوان طلاق بود و از حقائق دکن سن و عن آگاسے و اوردہ ہو کہ
 خود آن قدر کہ ایراد نمودہ بنا بہ اطلاع و انشراح لالہ بان اخبار نگاشتہ غائہ و قاع نگار سے شود غنے غائہ کہ فریقین مذکور تین
 شیتہ دار نہ کہ ہر چادست سے یا بند و جہ و ساش جمع خلق خدا بند کہ وہ بطرف خود سے کشند و زمینہ ار سے و مقبے و عمل پور قاف
 کر سے ہم یا قدرین نگذاشتہ ساس و داران کار سے مذکورہ را از رخ برکنہ بنیاد و دخل و تصرف خود قائم سے کنند و بخوانند
 مالک تمام رو سے زمین شوند و زاق مطلق قاعے شانہ کہ روز سے رسان ہند و سلمان است برات رزق امنات طلاق
 بہ ہمین زمین پوشتہ تمام این ملکیت بر یک قوم چہ طور مسلم تواند نفاذ نفاذت طبع و لطافت زائد نہ نہ نہ کہ وہ بعد سے
 کہ بلا سبے راؤ با آن اقتدار کہ سلطنت ہند و دکن پرست آورد و بود و نان با جہو سے خود و نان گندم خوشش نہ داشت
 باد بجان خام وانیہ خام و کرسٹہ ہر خام بر بخت تمام خوردہ و بعضی از انہ را نان خورش سے ساخت حال عوام آن طائفہ
 برین قیاس باید نمود چون اصل پیشہ براہمہ گاسے است و در کیش ہند و نان مقرر شدہ کہ صدقات را براہمہ باید داد و طایف
 آن قوم شہرہ نسل بہ زیزوہ گسے مقام شدہ و طلاسے و این الفرشے لازم ماہیت بر سہنے گردیدہ بنا برہین با و ہجو

جس دل مرتبہ سلطنت و امارت شیوہ گرائے از طبیعت آنہا بر معنی رود و ہر محتاجے کو بحکام و مقصد بیان برآمد نہ کرد و جو کس نظر آنہا
 بسین کہ برای ماچہ از در و دہرچہ بر سر در و مراد و ایند کشیدہ کہ رفتہ برآمد کار اورا و احوال عالم بالا یکینند ہم قابل ہیست بدست خلق عالم
 کا سہ و ریوزہ سے نیمہ ڈگر اچون پادشاہ گرد و گرد ساز و دہانے راہ و سبب عدم لامکت طبع و حسن خلق کو اسلحا و طبیعت آنہا گورد
 برمانا نیست کہ مار غذا سے آمانا خواہی یعنی باشد و خواہ فقیر بر وال تو راست و با این وال علی از روغن کو آنرا در ہند سے بکار گویہ یکینند
 و از خارج نیز روغن بکار معنی برسد کہ پیوستش راہ اصلاح نماید و احیاناً اگر کسی بخور و اقل قلیل بر مرتبہ ہیست کہ گویا بخورد و ہر پرب سیخ
 و طبیعت و در و چوبہ ہم در سکوالات شان بسیار استعمال شود و ہر پرب سیخ سوای اپنے درختن داخل نمودہ اند و ہر گام خوردن یا طعام نیز از ازل
 بخوردند لہذا انشاء اینا ہیست بر پشت از کوالات نہ گورد چگون میشود و ہمین جہت امر ارض آنہا اغلب اوقات صغیر آدمی یا نابارہ احتراق مواد
 سو داوے است و اغلب سے ہند موافق بقاعدہ خود کو ماحول بمثل یکینند و روئے بارہ بخوردن میدانہ اند از مزاج آنہا حار یا بس واقع
 حق عظیم است و کئی پیشہ ہا کو اینہد امور مطابق واقع قلب آمدہ و غصب و قلعن اسلحا و غلی غار و طار و غصبات غلیظ است کہ در و فائز و ساد
 خود سین ہجری زبان عربی و خط عربی می نویسند انشہ کلامہ

ذکر تہ احوال شاہ عالم پادشاہ و شجاع الدولہ وزیر و نجیب الدولہ امیر الامرا و مجلسوا انجیکہ در الہ آباد و دادہ و شاہجہان آباد و دیوار

شجاع الدولہ پادشاہ در صوبہ الہ آباد و فتح قلعہ جہا سے و انتزاع آنجا و از دست گماشتگان مرہطہ در فکر بند و دست
 بنیل کھند اشتغال داشت تا آنکہ در سال ہند و ہفتم از ایستہ و از دہم ہجری سے میر محمد قاسم خان عالمی جاہ از قزوین انگلیشہ
 شکست یافتہ ترسل با زیال دولت وزیر و پادشاہ جہت و در صوبہ الہ آباد رسیدہ و شجاع الدولہ ملاقات نمود چون شجاع الدولہ
 را عینہ بند و دست بنیل کھند داشت عالمی جاہ خود بطرف بنیل کھند رفتہ بوساطت سید زانجیت خان کہ از عالمی جاہ در ہند
 شکست از کرم ناسہ رخصت شدہ و رفاقت را چہ بوندہ بزرگ پرہ بود عالمی را انقباض داد و شجاع الدولہ پادشاہ بد عالمی جاہ
 ارادہ ممالک شدہ قیدیہ نمودہ بچنگ انگلیشیان آمد و آخر مملوب گشتہ مضامین نمود و صوبہ او و شجاع الدولہ دالم آباد و پادشاہ
 اختصاص یافت چنانچہ ذکرش در دستہ دوم مفصل گشت بعد ازین معالجہ شجاع الدولہ با نظام صوبہ خود و پادشاہ
 بر حق و وفق صوبہ الہ آباد اشتغال در زید کیے از سر و ایدان انگلیش واسطہ جواب و سوال فیما بین جماعت خود و شجاع الدولہ
 و در حضورش سے اند و ہر و انواع عواطف سے شدہ و فوج انگلیشہ سسر و در عذرہ بمثل و کرنل پیش پادشاہ حاضر
 و در امور مزبور جہت میں و یادش سے بود میرزا نجف خان چنانچہ در صفحات و دفتر دوم از تمام یافت رفاقت انگلیشیان
 ہنگام جنگا یکیکہ شجاع الدولہ در ملک او سے نمودہ اختیار کردہ بود و بنا گویے ہذا بود و رعایت انگلیشیہ گردیدہ ملک روپیہ
 سالیانہ براسے او مقرر شدہ و در حالہ جنگا کہ انگلیشیان ناگزار سے ہیست و چار لک روپیہ براسے پادشاہ قبول نمودہ
 بود و بجز گرفتہ بخان مرقوم سے برسانیدہ و از در رفاقت پادشاہ بودہ و بعد ازانے میر حکومت کو روئے یافت و بجز و ارے
 و انتظام آنجا اشتغال داشت و میر الدولہ بنام خدمت خانسانے سرکار پادشاہ مدارا بہام خانہ او و سہ کردہ
 رفاقتیں بنویسے شدہ کہ مرجع ملازمان شاہی و مختار صل و عقد امور و بجایے و ہر طرفے کل نوکران سہ کار سلطانے
 و واسطہ جواب و سوال پادشاہ یا انگلیشیان بود و اسفار سفارت کلکتہ کا سے کہ استہ جو سے یافت

از سفاکاپ تلامی پادشاہ مثل حسام الدین خان وراجہ رام ناتھ و بہادر علی خان سیکھ تیار مناسبت طبعیت کہ پادشاہ داشتند
بہر فرستے آئے۔ نہ قصور حسام الدین خان کہ نہ کہ اسے فوجا ستہ را بر قس و خواندہ گے تربیت کردہ پادشاہ سے فرستاد
وہ وسیلہ تقرب و اخذ و خرچہ آہنا را مقرر کردہ بود و اختصاص بسیار و انتفاع وافر حاصل سے نمود و متوالی سلطنت سے گوید
و اسے بہر مایہ عمدہ ارکان سلطنت و مرجع ایمان ملکیت چہن چہن ہای ناچہر با ستہ شجاع الدولہ میرزا سادات علی پسر خود را
بہ بنیابت وزارت و بعض ملازمان را بہ بنیابت سرکشی و خدمات دیگر در حضور پادشاہ گذاشتہ گاہے بفر و رست
خود ہم حاضر سے شہ

ذکر احوال نجیب الدولہ بریل اعظم

نجیب الدولہ نام منصب امیر الکرامت و شاہ جہان آباد مسلط بود و میرزا جوان نجات پسر کلان شاہ عالم را کہ نام و سے محمد سے
ہو و بود جانشین پدرش و در دار الخلافہ گزرا و نیک و رتق و فتق مہات انجاماے نمود و در میان افاغہ رہ و ہیلہ خانے از آدمیت
و متور بود و سنے الجواہر قت سرور سے و سپہدار سے باہم جمع داشت و علم شجاعت نیز بر سے افراشت سورجی جاٹ کہ شہم
و جسہ داغ دو زبان و در زمرہ راجہ ہاے قوم جاٹ از ابتدا تا این زمان ہو شیار سے و اقتدار و سلیقہ اسپید سے
و صحت آرا سے و ملکیت ستانے و کار دانے بکل و مرتبہ ارکے ز رسیدہ و در ان فرقہ شل او پیدا انگر ویدہ چار قلمہ سحر
کہانتے و رہانتے تیار کرد کہ تفسیر آن مقتدران ہند را ستور سے نمود و نے الحقیقت پہچان بود و خاطر و اسباب چنان
آبادہ داشت کہ سالہا حاجت بنیاد زود اگر تفصیل متانت و استحکام و اسباب آن کردہ آید سخن بطول انجامد لخص آنکہ
مردان زمان غیر از قلع معروف ہند پنج قلعہ بہ تسلیم قلعہ ہاے او و نمودر سے اسبابش نشان ندادہ اند و دوازہ ہزار
اسب خاصہ در اسطبل و سپہدانش لازم داشت و آہنا را برق انداز سے بر اسب و کبہاے سپاہگیر سے چنانکہ سخت
کہ مافوقش در چہرہ تصور ہنود و بہارست و شوق ہر روزہ چنان مؤدب و ماہر گر و اندک کہ در عروب افواج ہند را مقابلہ با فوج
او و غالب آمدن بر آہنا از چکر مقتضات بود و دگان نے رفت کہ کسے از غلماے این مملکت بر سود محل غالب آدہ اور و جنگ
نہا و کشت مکر مرہٹہ آباد و نجات و افواج اہل سے ہم در ملکیت در آمد با استقلال و عظمت و در دن قلعہ ہاے
خود شہتہ پایدار میا نمود و محفوظ ماند و در جنگا سے افاغہ کہ با صفدر جنگ اتفاق افتاد جسار متا نمودہ بر افواج انان
غالب آمد و شل صفدر جنگ وزیر مقتدر استوار از و نمود و او اعانت فرستہ نمود چون زمیندار سے و ملک محروسہ او
منایت اقبال شاہ جہان آباد داشت و ہمیشہ ہمت بہ تفسیر زمیندار سے و ملک دیگران سے گماشتہ نجیب الدولہ را
باور کج و کدو ہر دواز ہر دگر خبردار و در فکر غلبہ بر یکدیگر سے گزرا و نیک بلکہ نجیب الدولہ از و اندیشما داشتہ در دل حسابی
بر سے داشت و سنے الحقیقتہ مرا عالم ہند کہ حاضرین او بودہ اند کسے را ییافتہ و استوار آن بنود کہ جنگ ابرا متعہ
تواند کشت چنانچہ از حرم دے کہ در آواز و افکار جنگ و با عباد الملک بمعاملہ با صفدر جنگ روی را د و شہا جاتے کہ با مرہٹہ و افواج
اہل اتفاق افتاد و جن جلالت و ترو دانی کہ تقرب اعانت و نصرتاے صفدر جنگ در عروب افاغہ بکش و غیرہ بل آ و در ظاہر
اشکارا است لیکن چوں پیمانہ عرش بریز کرد و اہل و عوام دے با بیان رسیدہ و جنگ سنے با آنہ استوار و خرم و احتیاط گر سے
میدانے نا پیداسے مردم کشت

ذکر مقتول شدن راجہ سورجمل جاٹ بروست سید محمد خان برادرزادہ بہادر خان بلوچ رسید ان میں شاہجہان آباد فرخنگر

جے کثیر از فرزند بلوچان در فرخنگر از سلطنت زمان سکونت داشتند در عمدہ شاہ منفرت پناہ یکے اذان مجاہدہ کا نگار خان نام بہمنی
 نجبت پیدا افتاد ہر سارینہ و اغلب اوقات فوجدار سے کہ دو گاہ و گاہ حکومت پانے پت و حصار وغیرہ باختیار اولو بود محال حصار را
 کہ ملو از سر کشان و متروان بود و عمل کتر کے و ناجہ دست سے نشست سحر و معانعو و مورد مہر بانے ارکان حضور و گویا ہمیشہ
 بکار آن جا مہور سے بود بہادر خان کہ یکے از ملازمان اولو در زمان جانش عروہ بنمودہ فوجدار سے سہا پتور بود یہ یافت
 در جنگ صفور جنگ باہد شاہ عماد الملک اورا بود و خود علیحدہ جہتیش با عماد الملک در گرفت و ہر پتہ امارت مترتے گشتہ
 ہفت ہزار سے و صاحب ماسے و راسب گردید و عماد الملک با نجیب الدولہ ہم ساختہ اوقات سے گزرا بند و بد و از دہ کرد و یہ
 شاہ جان آباد قلعہ و آباد سے بنام خود طرح انداختہ محل اقامت خود و اتباع گردانید آن مکان یہ بہادر گزشتہ و معروف گشت
 چون کا نگار خان مرد و میان اولاد و اتباع او منازعات رود سے داد سورجمل جاٹ غالب یافتہ بلوچان را متغور و مغذ دل ساخت
 در داڑ سے و فرخنگر را سحر بنمودہ قابض و متصرف گشت در عمدہ نجیب الدولہ خواست کہ بہادر گزشتہ را ہم قبض و تصرف خود آورد
 و بہادر خان از نجیب الدولہ استعانت نمودہ سخنان و غیرت افزا دین خصوص بہ نجیب الدولہ لیا رفت چون از نجیب الدولہ
 اعانتے قبل نیا داد سورجمل جاٹ از انماض نجیب الدولہ در فانت بلوچان استیلا سے خوف خود بر نجیب الدولہ در یافتہ و درخواست
 تو بہار سے کرد کہ و در غیر از نجیب الدولہ بنود نجیب الدولہ یعقوب علی خان را کہ برادر و برادر اے و بعض اوقات ناظم شاہجہان آباد
 سے بود نزد سورجمل جاٹ فرستادہ خواست طلبت و دارا معاند نماید و قتل را بیدار نسا و یعقوب علی خان با اتفاق راجہ دلیر سنگ
 کھتر سے نزد سورجمل رنہ سخنان آشتے مذکور ساختہ و یعقوب علی خان جو بڑو چنیت شان برنگ زر و گل زرینج برنگ مس سنی
 بران بطور چوپہ بروج مل گزرا پیدا و پسند نمودہ بہان وقت فرمود کہ براسے او جائزہ دختہ آرنہ و چٹا مہانا تمام مانہ و یعقوب علی خان
 برخاست اما گفت کہ ہمارا صاحب جلد سے و جہالت بناید فرمود بندہ فردا با تو خواہ آمد سورجمل از فرط غرور جواب داد کہ اگر چہ ہم
 مصاحف منظور باشد ہرگز بناید آمد یعقوب علی خان مع کریم اللہ خدمتگار کہ نجیب الدولہ اورا متحد دانستہ ہمراہ فرستادہ بود و گشتہ
 آمد یعقوب علی خان احوال باہستگے فے کہ بیج فساد نباشد گفتن آغاز نماد کہ ہم اللہ عز و جل کرد کہ اصل آمنت اگر غیرت باشد
 چارہ غیر از جنگ نیست نجیب الدولہ متنبہ گشتہ گفت انشاء اللہ قہارے باین کافر جہاد سے کنم و بہران خود افضل خان سلطان خان
 و ضابطہ خان را گفت کہ فردا تیار شدہ از راج گھاٹ عبور در یاسے جہانماہد و دیگر رؤسائے افواج خود شل سعادت خان
 آفرید سے و صادق محمد خان دمان خان و محمد خان بکلیش و غیر ہم را تاکید نمود کہ فردا عبور جہانماہد و باین کافر خود باید جنگ
 وضع تا فوج عبور نزد سورجمل جاٹ ہم افواج خود را عبور در یاسے مذکور مامور نمودہ ہر دیناچہ ہیندین سورجمل جنگ بست
 نجیب الدولہ کج شاد ہر را بر پشت گزاشتہ میاے جنگ شد و افضل خان را مقدمۃ الجیش گردانید چون جنگ شروع شد سورجمل بطن بند
 در برین خود ہر از سوار تربیت کردہ خود را کہ اسپان شان از سر کارا بود ہر ادہ ہر در جای مناسب استادہ ساختہ و خود برای اندیشہ
 آنکہ اگر کم طرفت انمارا بر سر نجیب الدولہ گمارد و با خود سے از مہربان کہ از ان جملہ کلیم اللہ خان پسر یکے خان میرمنے ہم بود آمد
 مابین فوج ہر اول و نجیب الدولہ استادہ بہان وقت افضل خان ہر اول نجیب الدولہ از دست سنا رام و غیرہ سرداران
 سورجمل جاٹ کہ ہر اول بود شکست خوردہ و در غیر ار مہاد چون فراریان از پیش رو سے سورجمل سے گزشتہ کلیم اللہ خان

میرزا سیت الله عرض نمودند که خاک صاحب و ریخا با مد و سه از رفقا استادان مناسب نیست اتفاقاً مکرر در سائے مکرر عرض
نمودند باز جواسی زاده فرمود که اسپ خاصه سوار سے دیگر یار ند چون آورده سوار شده استاد سید محمد خان بلوچ معروف بسید
دوبل پنجاه سوار از فوج برادر نجیب الدوله گردان شده نظارت نجیب الدوله میرفت شخصی از همراهم بیان او سوره جل جلاله
گفت خان صاحب کجاست روید مشکا سوره جل جلاله میدان استاده است چنین وقت باز بست نخواهد آمد سید روح
بقا بر سوره جل جلاله تاخت کیکه از همراهم بیان او پیشتر سے بر سوره جل جلاله دست راست او گردان زخم نامور نه بود موقوف گشته و بران
افقاده و گمان بجوم آورده احوال میرزا سیت الله را به امیر شکر از قیام گذرانیده و دست موقوف اورا نشان بر داشته نزد نجیب الدوله
آورده و دیگر همراهم سوره جل جلاله بخیرش پیوسته اگر چه بر نجیب الدوله تا دور و گشته شدن سوره جل جلاله تحقق نشد اما همراهم بیان
او معلوم نموده بجایه خود باستقلال برگشته و جنگ موقوف شد چون یعقوب علی خان روز دوم بلافاصله نجیب الدوله
دست نامور دارا را آتش جامه چیت داده خوش داشت و گشته شدن او تحقق یافت همیشه روی او در جنگها چنین بود که نهایت
اعتیاد و در راست خود و افواج نموده خود را از مملکت و بر میداشت و میانه در غلبه خود تداوم میسر می نمود این بار که اراده ازلی داشت
و متعلق شده بود سر رشته خرم و خود داری از کف داده و پاک دران مقام بود تا که استاد و خرم و پاس دار چا سودی نمود و غلبه
تایس نجیب الدوله را میسر آمد

ذکر تکیه نشین جواهر لعل پسر سوره جل جلاله بجایه پدرو و بزودی در گذشتن ازین سرای دور

جواهر لعل که کبر و اراده او سوره جل جلاله و تمام مقام پر گشته مستی غرور گردیده درین ستم فانی و مصلحتی مقدار مقدور رش نماند
باز جاده و پیشتر سے و در شانی و قد و وقت شایسته که مسلک بدش بود بران گناشته بود سلطه و کلاهی کاروان مرشد را علیه با خود رفیق
گردانیده و حاضر قتل شاهان آبا و نمود نجیب الدوله جل و چاه و زنده بگیه و آخر سلطه راجه و دیگر سگ با همراهم و در ستم ساخته بهما و تفصیل
ماد و نجیب الدوله و جواهر لعل در میدان خضر آباد قاتل شده آتش فتنه فرو نشست بهمان سرور و زنگی را رفیق ملک بگرام عالی جاه طلب
و پرور داشته او بود و با شجاع الدوله ساخته آغای خود را دست شجاع الدوله سپرد و عاتقان او را بر باد داد و آخر با شجاع الدوله هم روز و فتنه
بش برادران بدوقی چغتای توپ و اسباب حرب که ملوک ماسه باه بود در رفته خود سے گردید رفیق خود گردانیده و خود را
صاحب فوج و خزان در ده از ملک خرنه قاصد جنگ با اتحاد همراجه و میراج راجه جی سنگ سوائے شد افواج سب شهاب و
خزایم آورده بر سر بستی گرفت و در سراسر جبارت بجاده یا در رویا با وجود تو چنان خرنه که با سمر بود و فوج ما بر تیار راست
پیش همراه داشت شکست فاحش از را چونان غرور و خائب و خاسر گشت و در زمان اقتدار و حیات مستحیل خود مردم
بسیار سے را از رفقا و اتباع پر گشت و صد نام چه بود را بر جمیع سده داران خود مسلط ساخته همه را از خود ناخوش داشت
چون مردم از دست او بجان آمده بود و در سبک را بر اسے کشتن او بر می گشتند و بعد از آنکه از جانیته پدرو ناکشته شد به از دانه
رتن سگه کی از برادرانش جنود او سوره جل جلاله کجاست او ممکن گردید چون چنین بود از رفته و در اسے رجوع گشت داشت بران
یا آتیته بماند و حاضر آمده بدروغ گوئی زده از خود و جنگام گفت را ز مستکار سے خود و در قتل زید بماند تیار سے
و داخلوت نموده رتن سگه را در قتلخانه چنانکه خواست که در روز دوم در رفیق گشته گردید به از دانه برادر او فلولی سگه بر سر
ازین نیست و در قتل دیگر رعیت برادر میارم با مانت بعضی زوجات خندج لی بنیایم که خزان دافره را متصرف بود

شکست خود میسر بود و مردم انتقام در راج و اختلاف در آرا پیدا کرده و قریب کسور حمل داشت و نام نشان او و معیت
مقتدرش رو با خطاط نهاد و نجیب الدوله با سمان اقدار خروج نموده چند روز در میان روی شاه جهان آباد گشت هر چند در قوم
است که افس قوم افغانه اند بازمی مدلت کیش و غیر اندیش خلق بود اما همراهمان کس که از کشتی بلکه هم بار و بیمه و افغان بود و اند
از خفاخت طینت که لازم است اما بهیت افغان نیست مگر بندرت در فرس از افراد انا حسن نیست و پاک طینت اگر باشد با شمع غنچ
را که سکه شاه جهان آباد و اکثر اماران و گان و نجبا بوده اند از سبزه رسانیدند که خوش تصور نتوان نمود و هر نوع ستم و قدس
بلکه از خفاخت و اعدا که در آن کرده بر مردم آنجا حمل آید و در دوزخ گشت آنچه گشت تا آنکه نجیب الدوله و هم نهاد که فاعل از کشتی شش و شصت
بیمار شده و هوای شاه جهان آباد را مزاج خود ساز یافته بطرف نجیب گاه و غیره رفته سبکوت و در فرید و ستم میار بود و از خفاخت
باجل طبعی سلک باگزیر برگ میسر و پسر کاش خفاخت خان بجای پسر و بر و ساد و امارت جلوس نمود و مانند پسر از اکثر صفات حمید و هر
است در ستم میسر که در شاه جهان آباد و نواح آن حکم رانی که خلق آنجا را از خود خوشتر داشت بهیت و تادوب و در نیمه باز یا در اند
سے گماشت و از اندازان برادران را با هم که جنگا نیزه از خود برادران غالب آمده دل چو آنجا نمود و هر گئی را جانی داده خوشتر میداشت
تا بهیت میسر و مبتلا گردید و ذکرش آید:

ذکر من شاه عالم پادشاه از آل ابا و شاه جهان آباد و بعض سوا نیکم در انجا روسے داد

شاه عالم پادشاه که از ستم عقل و ستم فطرت همیشه محکوم کی از ملازمان و تحت فرمان او می باشد و در آل ابا و تاج راسه
نیز الدوله و فرمان برادر سرداران انگلیش گردید اگر چه این تمیث و فرمان بر سر از ستم و ستم راسه خودش بود و از
آخر او شکست گردید و چون آرزو مند از دل در قله شاه جهان آباد و خود را در پیرایه شایسته بر مردم آنجا نمودن بے بود و هر
نجیب الدوله را در رفیق آن طرف تقسیم داده و فکر بهر ساندن اخوان و انصار که در آن دیار بقوت و نفرت آنها توان
نشد انتقام طلبی و راه و اقتدار از باقی اندگان مردم دلا میسر که در شاه جهان آباد از قسطنطنیه و عدم مافقت خود بر کمال
آنها شکست و آرزو مند و در چنین پادشاه ابد بوده اند در ترغیب و تحسین این اراده که شید و مره و رالاق انگلیش شمرند
در ستم الدین محمد خان برادر و مایه محمود خان کشمیر بے سفارت و ساسه و کین و ولایت در بهمانی مره و رالاق انگلیش شمرند
و موافقت درین خصوص مستعد گردید و به قصد شرافت و بهر چه در ارض آنها متضمن قول مسولات که افکند متبغات شان بود و خاطر خواست پادشاه
آورد شاه عالم در منفعت بے تاب گشته اظهار اراده نمود و وزیر الدوله و انگلیش و شجاع الدوله را شرافت درین خصوص عمل آورد و قانع
این حرکت را بوجه کشته ظاهر گردید پادشاه مطلقاً قبول نموده جزم و راسخ خود درین عزم با کمال مبالغه ظاهر ساخت و هرگز راجع باناست
الدوله انگلیش را تا چاکر گشته رخصت داد و نیزه الدوله و من پادشاه مناسب نداشت تا تو سل با وایل و ولایت انگلیش بهیت و از رت
انگلیش تمهید محال صوبه آباد و دگر که در دیر جایگزین کرد و بهر چه از سر کار انگلیش را بنام او مقرر گشته بهر گز بهم پادشاه جهان پاره
چند کلمه دام در پرتاب و در مضافات صوبه بهار در تخواه یافته بجای امتداد گسے نمود و بهر یک سال ازین محالیه دو سال که توای
کویر و جزیرل عماد الدوله مستر به شکست بهار و جلالت جنگ براسے ملاقات شجاع الدوله و مینار پس رفت و در آنجا هر کس جمع آورد
نیزه الدوله هم آمده بملاقات گردید و بهر چه از سر کار انگلیش و شجاع الدوله محالیه آباد و کویره را از گور نیزه خود گرفت و نیزه الدوله
نیزه دول گسے زده بے قصد دام دام میباف و رسانید و در میان آوان بیمار شده و هر گز ایستاد و دیدنش او را در غلیم آباد

آورد و مثل تجویض ساخته اسدخان کز درخیزه میزالدرد و کینه کم قلع خان پسرش آمد و در خبری که براسے خود ساخته بود و فون کردید عالم اغفر و در میرزا بخت خان پسر اسے پادشاہ برگزید شجاع الدولہ چند منزل مشایعت نمود و دفع عربیت پادشاہ سہایت نمود لیکن خانہ کز درین سخن احمدخان گلش برادر کاکم خان حاکم فرخ آباد که نہایت نیاتے اختیار نمود و مصارف آبادیات اکثر ابرام امیرزادگان شاہ جهان آباد را متعبد گشته مشاہرہ و سالانہ ہاسے مناسب سے رسانید و نیز فغان پرور سے بانی شایستہ سے بنود و اسے حق را ایک ایاب گفتہ از جهان بے بقا در گذشت پادشاہ در عین سفر باستماع این خبر نزدیک فرخ آباد رسیدہ و عیان مع احوال او برسم ویریزہ فسطی احوال ملازمان مروت متعبد کرد از شمیم و نیز سلاطین پارسہ است نیز نمود و بر و مصارف فرخ آباد بقایات نمود و آخر و بچہ منہ از عفر جنگ پسر احمد خان بواسطت شجاع الدولہ گرفتہ بشاہ جهان آباد رفت و شجاع الدولہ فخر جنگیہ را بشمول عواطف فرمود پس خود را برسم نیز و رخاندش فرستاد و نیز خود طلب داشتہ ہر بانی سے حدیثہ دل احوال شمسود و بیوہ خود مراجعت نمود و بکار ہاسے سرچوہ پرداخت و احفاد گلش را بشمول عواطف فسرمودہ از جملہ متوسلان ساخت :

ذکر درویش عالم پادشاہ بدراخلافت شاہجہان آباد و آمدن جان تازه بکابل مرہط و سربرداشتن اولیسا

چون شاہ عالم مرہط را با عات خود خواست عجبے از سرداران کہ بقیۃ السیف فرستادہ اسے در ملک دکن و مالوہ بایجا فستخول کار ساز سے بودند باید تحصیل اقتدار و عزت و جاہ و بپادشہ توسل پادشاہ در تہذیب اسباب حروب و ملک گیر سے کوشیدہ و خاصہ نصرت بطرف شاہ جهان آباد کرد و نیز ضابطہ خان خلف نجیب الدولہ و نیز خود کینہ دیرینہ کہ فیما بین مرہط و پسرش بود و مداخلت خود در شاد جهان آباد و در ازخرم و ضابطہ و بہ طرقت سارچوہ پوٹیہ و نجیب گدوہ و غیرہ کہ قلعہ حاصل کردہ حدش از مدیت بود و قایم نمود و در استحکام ہاسے حراست خود کوشیدن گرفت و مرہط در فوج شاہ جهان آباد رسیدہ شاہ ہزادہ جهان بخت پسر شاہ عالم را بطوریکہ در قلعہ بنام حاکم بود مسلم داشتہ حکومت اطراف اختیار نمود و با ضابطہ خان کاویہ در ملک علاقہ دست انداز سے شروع نمود و پادشاہ بدراخلافت رسیدہ و در قلعہ کہ دولت خانہ پادشاہ سے است نزول نمود و عبد الاحد خان پسر عبد الجید خان کشمیر سے کہ در دزد و مفتن و باہر چکے در زفافش ساخته بوزت و جاہ سے گذرانید و در عبد نجیب الدولہ ضابطہ حسان پسرش نیز نہایت عزیز بود و با استقبال پادشاہ آمد و مورد الطاف گشت و محبت او پادشاہ در گرفت سینت الدین محمد خان کہ واسطہ جواب و سوال مرہط بود بنابر تقرب عبد الاحد خان بکام خود رسیدہ و مردم اندہ ہم دین نزدیکی ایام عبد الاحد خان خطاب مجید الدولہ خان زمان فرزند خان مبارہرام جنگ یافتہ دارالہمام خانہ پادشاہ گردید و پادشاہ داخل حرم سرا سے سلطانی گشتہ در نمود و حراکت نمود و نامناسب اتناک و در نیز و میرزا بخت خان بقیۃ السیف سے شجاعت بہ فغان سے صاحب جرأت بہر سانیدہ و از مردم عروج مبارج سلطانی گشت و در اندہ ختن اسباب اقتدار و فراہم آوردن یاران جان نثار اشتغال نمود و مرہط کہ حسب الطلب پادشاہ از خراسے ویرانے ملک ضابطہ خان برگشتہ بشاہ جهان آباد سے آمد و تقرب رسیدہ و در خواست مطالب زیادہ از حد و تکلیف تالیان آغاز شد و پادشاہ در بحر نظر افتادہ استقامت بپسر زبخت خان بردار و از فوج شجاعت و دلالت تہادیب و کوتاہی حیادہ بکمال نمود و بپسر بکام این ہم ماور گشت و از شہر بیرون شافتہ مسکراست بہ تعاریب فتن و او خود

ذکر در اندازی امرای نفاق پیشہ فیما بین تخت خان و مرہٹہ با عوجاج مزاج و خیانت اندیشہ

استانخان حضور مثل عبدالاحد خان و حسام الدین خان و مبارک علی خان علی نادر چون از سلطنت میرزا تخت خان مبارک بنامہ بچش
و چون بدو سے خود امین بودند و ظاہر است کہ نامرد و بار و دهنے ساز و در فکر استیصال تخت خان مبارک افتادہ تا مدد معاضد
بارہٹہ گردیدند خصوص حسام الدین خان بہرگز یادہ تر از ہمہ مقرب پادشاہ و مستکرم و متمیز از وجود میرزا تخت خان مبارک بود
پادشاہ را برین ترافعت آوردہ سبے اطلاع خان مبارک و مرقوم در کمال اخفا معاضدہ را استحکام داد و مرہٹہ ہم چون بدانت
کہ ہرچہ است میرزا تخت خان است ہر گاہ او در میان نباشد تسلط ہم پادشاہ و ارکان جہان او با سانسے میر سے تواند شد
مہر چہ مرہٹہ پادشاہ در اسے ارکان نامرد نادان بود بنا بر صلحت و وقت تن و در دادہ قبول نمود علیہ حضور کہ لہرت بروج و بار
حصار شہر مستندہ افتادہ بودند حسب الامر یک ناگاہ در ہکشت و درہٹہ را اندرون شہر راہ دادند و مرہٹہ داخل شہر آوارا و
او در ارک شہر حضور پادشاہ نمودہ و در سہ راہ و سائر شدہ تخت خان مبارک با صفا سے این خبر متحرک شدہ خود ہم داخل شہر
و در خانہ خود نازل شد پادشاہ کہ محکوم و مطیع حسام الدین خان بود زیرا کہ در مصالحہ بارہٹہ قرار یافتہ بود حسب المشورہ صاحب
بیسر از تخت خان تخواہ کہ دو مرہٹہ را فرمود کہ از خان مرقوم بگیر و حسام الدین خان کہ نہایت کینہ با تخت خان بمقتضای
غیبت لطینت خود داشت و ہم بشامت و ولایت خبیث دیگر کہ عبارت از عبدالاحد خان باشد خواست کہ بہت مرہٹہ قطع نماید
شمال عمر او تہا بل تخت خان بھل آید و دشمنان عدوت انرا با مرہٹہ و بارہٹہ آن والا تبار شجاعت و شاد گشتہ اظہار کرد کہ نامہ فساد و
نشا سے سار میان شمار پادشاہ تخت خان بودہ و تازندہ است خواہد بود مرہٹہ بہر غیب و قطع پادشاہ و در اندازان منافق
چنانکہ اسے وعید و تهدید بجان مرقوم فرستادہ و رہا سے تخواہ و درخواست نمود آن مبارک و دیرا تبار جان بر حفظ آبر و اختیار
نمودہ جو اہما سے روانہ فرستاد و تن بہذلت و خوار سے دعا و چہ شدہ روز آمد و رفت سفار و میان ماند و میرزا تخت خان با مدد و
از ہر ایوان موافق کرد یادہ از سہ چار صد کس با او تماندہ بودند مستعد جان باز سے نشست و جہز و دہنے را در ول خود راہ دادہ
چون سردار مرہٹہ و دیگر میرزا تخت خان تجاع بے نظیر و بلا سے حفظ آبر و سے خود و در جان با شوق دیر است تمقیل نزدیک بگشتہ
غرض گویان از و گمان بودا امکان ندارد کہ اگر کاشے زیادہ بھل آید کار بقا تہ می انجامد و تا ہر ازان کشتہ نشوند بر او دست نمی نواز
یافت و دانست کہ آزر و ن چین کے از اہلیت و دور و اگر چشم زخمی باور سے جیت است بنا برین پیغام ملاقات با کمال احترام دادہ
بعد و مواشیت خاطر ش را مطین ساخت میرزا تخت خان مبارک و خود را ح رفقہ و لا و رسلح ویران آراستہ ہیبت مجوسے بیکر مرہٹہ
رنت کو بچے سردار بجز اطلاع تأیید و ن سراپردہ با سے خود و مرہٹہ بید سے استقبال نمودہ و تخت خان مبارک را دیدہ و بعد حافظہ
با احترام تمام آوردہ بر سہ خود نشاندہ و مراحم خود خواہے تقدیم رسانیدہ ایتال و افراس و خود انہای ملبوسات نفیسہ و جوارہر گران بہا
پیشکش نمودہ خوشنودہ برگردانید

نتہ احوال سراسر اخیال میر قاسم خان معروف بعالی جاہ و انتقال او از دنیا با حال سہا

سیر محمد قاسم خان در ملک افغانہ معروف برو ہیل رسیدہ و در سایہ عواطف آنا آمد و وزمانے چند در انجا گذرانید اما از اطلاع
رشت خود کہ بدگمانے باطن خدا وارا وادہ ایذا سے ہر کیے از رفقا داشتہ و ران فلاکت ہم باز نیامدہ بر ہمان اعلان خود

مهر بود چنانچه سیرت الشریعین هم در گرفتار سے اور جمعت گذارفت و عندل ملی خان ناصر مرم سراسی خود را که شرط نمکخوارگی و حلال نمکی به تقدیم رسانیده با آنکه سید صاحب سیرت او به بیت التورفت بود برگشته در هنگام اقامت او که بود باز بخودتش رسید بنگران اگر گمانے نه داشت چرا آنکه برگشته آمد و چنانچه و تابود همین حال داشت چنانچه غلامان و ملازمان قدیم او همه بناچار سے ترک یاری او نموده برخاسته رفته و خود از این چنینی سے ملک افغانه برخاسته پیش راناسه گوید رفته و از اینجا ملک را به جویته انتقال نمود و از اینجا در جوار ماین کبر آباد و شاه جهان آباد اقامت گزید و بعد چند سے در کمال فلاکت و پریشانی ره نور ملک عبثه گردید

ذکر لشکر کشیدن مرهت بر ضابطه خان خلعت نجیب الدوله افغان و احتمال پذیرفتن اوضاع او محض قدرت تالی خداوند زمین آسمان

چون صحبت میان نجف خان و مرهت و کثرت دلفان و شقاق بود فاق و اتفاق گزاید راسه پادشاه و نجف خان بهادر و مرهت به هم ضابطه خان و اختراع ممالک از دست افغانان قرار گرفته با اتفاق بهر یک مرم مذکور جزم نموده منفعت کرد و نه ضابطه خان پادشاه و مرهت در جنگ میران مرده ندیده و سکر تال و قلعه غوث گزید براسه اقامت خود و افواج بیاراست و برادران خود را آن طرف گنگا در محلات چاند پور ندیده و غیره پر گنجایت مع سینه افواج بنابر سال رسد گزاشته ناموس و عیال خود و پدر و مادر در قلع آن طرف گنگا گزاشته و در سکر تال مستقر و افغانه نشست مرهت و میرزا نجف خان پادشاه و پدر و مادر و شریک شاه جهان آباد گزاشته خود همیشه بخوابید و بمحاربه سکر تال پرداخته زمانه منه در جنگ گذرایند چون مرهت بر ضابطه خان در قلعه گنگا گردید و خبر یافت که گنگا به اکثر معابر پاسه آب گشته قابل جو را افواج است بسر داران اقوام خود مثل حافظ جمعت و اولادش و اولاد و دند سے خان و نفیس الله خان و سرتی محمد خان و دیگران نوشته تاکید نمود که تا حال مرهت بر پاسه آسے گنگا اطلاع نداد اگر قبل از آگے او رسیده به متوقف معابر کوشش ممکن است که ما هم محفوظ مانیم و شمارا هم صدمه از دست اینها نرسد و اگر در گنگا نموده آید و مرهت بر پا آب گنگا سلوم شد ملک آن طرف گنگا محفوظ کنی تواند ماند و هرگاه کار من تمام شود بر شما هم ایضا خواهد نمود و پایان کار دیده و دو باید و سید سر داران مرقوم سخن ضابطه خان یاد دست دیده هر یک مع فوج از جاسه خود و جنجیه با قامت و حراست ضابطه خان در رسید ضابطه خان زیر قلعه سکر تال بل گشتیابست راه آمد و شد آن طرف گنگا و وصول گاه و اجناس ماکولات گزاشته بود و از راه پل مذکور عبور نموده با سر دارانیکه رسیده بودند ملاقات نمود باهمه گیر مشوره نموده سر داران افواج خود را با آنکه فاصل با بر سمانه گنگا از محاذ سے سکر تال سربازان تابست و دست کرده در ملک خودش بود براسه حراست و مزاحمت عبور مرهت نشاند و افواج همسر داران با قامت آمده و ملاقات ماین سکر تال جهان قسم جایا بر معابر نشاند مرهت از مشاهد این حال قیاس پاسه آب گنگا کرد و در نفیس افتاد بهر دست و جو معلوم نمود که اکثر با پاسه آست و تاسانه ازین معابر توان گذشت و سه روز سے بدر قحاف زده روز سے مع میرزا نجف خان سوار شد و راه سنه بالا گرفته از مقابل چند معابر گذشت چون مستوفان معار عقب مانده و خاطر جرج شد که بالاتر سے رد و نفعت کار فرگشته هر یک بکار سے اشتغال نمود و اکثر سے بهر که دیگر براسه ملاقات اجاب و اختلاص اصحاب رفته جایا سے خود را خانه نداشت و مع دو سه در مخالفت بودند مرهت مع میرزا نجف خان بیگ ناگهان عطف عنان نموده از محاذات معابر سے گذر گشته بود بریکه از امنای عنان ریز و سیده و پدر و مادر میرزا نجف خان بهادر و اول آنها بود و چون بملاقت معابر سے

رسیدہ ارادہ برآمدن از باب نمودار خافہ آنجا از فرصت عافہ آمدن و تیارے نشد تا چار سردار ہمان فوق کہ مرہٹہ مقابل او بود
 دریا میکرواز لشکر برآمدہ بامد و دوسے از مستعدان جان شمار بر بلندے استاد و دوسے تاسے دیگر از سرداران کہ قریب از ان مہر بود
 با عید ہی از ہر ارباب با عانت اور سید ندیر زانجعت خان متعل کہنار رسیدہ بنور در آب بود کہ سرداران مذکور معافانہ ہر اہی
 ہر اہی پیش آمدند و لشکر و بانہار سردار ندیر زانجعت خان کہ زنیور کماے چند پیش رو سے خود داشت علما انہار فرمود کہ ہما ہما
 در دیا استادہ لشکر نمایند و اول لشکر ہر سردار را غنہ کہ ہر اہی آمدہ بودند بکار آمدند چون رو بہ لشکر عجب تو سے شدہ بد الحسب
 تو سے الطبع سے ہر اہی بکشتہ شدن سرداران مذکور در فارت لشکر و تاراج اسباب ہموگرا افتادہ مال یکدیگر را در بودند و بر خنے را
 مجروح و مقتول ساختہ و اسباب بہست آوردہ را غنیمت شمرہ راہ فرار پیش گرفتند میرزا زانجعت خان در ہٹہ بر بہین قدر انکشاف
 ہمسک خود برگشتند انہر کشتہ شدن دوسہ سردار و جوہر لشکر مرہٹہ از دریا سے لنگا شمرت یافتہ لبسا کہ اناغہ ضابطہ خان کہ متفرق
 بر حابر بودند رسید چون چند بار ضرب دست مرہٹہ کہ با عانت صفدر جنگ ہما ہش بود خوردہ بودند تر سیدہ ہمہ را خود بخود راہ ہسار
 اختیار آمد و بدون پیش آمدن جنگ و استعمال سیف و سنان گریزان گشتہ دست ہما راج ہموگرا کشادہ اند این خبر بشکر تال سید
 فوجے کہ ضابطہ خان ہمراہ خود بجاہست قلعہ داشتہ بود احوال او ہم بہین صورت شدہ و خانہ ضابطہ خان را از شرم حضور و خوت قلیط
 از مخلصان کہ ماندہ بودند سگم گذاشتہ مال یکدیگر را غارت بردند و قلعہ را خانے گذاشتہ کہ تخفیدہ ضابطہ خان حیران و مضطرب گشتہ
 فتح خان را کہ ہمداد آمدہ آن طرف دریا بخاڑے سکر تال مسکر داشت با مضطراب طلبیدہ چون بقلعہ در آمد احوال برین منوالی
 دیدہ صلاح وادکہ اعمال خود و دوسہ ساعت از روز ماندہ فروجا ہما ہما در لشکر من شہا ہم میاید و اتفاق یکبار در میدان با مرہٹہ جنگیدہ
 بعد از ان انچہ صلاح و مغر خود و دہل خواہا مر ضابطہ خان پسندیدہ فتح خان بجایے خود برگشت و در خفیہ خود آمدہ اسے متورہ
 با قربان و سرداران خود نشست لشکر یا نش بر شکست و قرار لشکر ضابطہ خان آگے یافتہ بہین عمل اختیار نمودند مخلصان
 اطلاع یافتہ فتح خان را آگے دادند و در راسخے واحد از فوج او ہم نشانے نشانہ سپر خود را گفت کہ برادر تو چند سوار بلانات
 ضابطہ خان رفتہ است اورا یا یاد آورد او بامد و سے از خیمہ برآمدہ و سوار اسپ گشتہ تا سیریل رسیدہ بلو کہ اورا ہم غارت
 نمودند و او با جامہ چاک و بے دستار برگشتہ آمد فتح خان ہم بامد و سے از ملازمان ناچار با مضطراب راہ فرار گرفت در عین گریز
 ہو خنے رسیدہ سے آسودند یکے از رو بہ ہمارا با بقاے رزخ و مثر امنار خنے رو سے داد و رو بہ ہمارا شفتہ بطرف نشت تا
 بقال رفتہ خانہ اش را آتش داد و بجز دشنا کشیدن آتش در تمام شارع بیج و بے نماد کہ از آتش گرفتند و سوسفن عمارات
 و غارت و غیرہ آفات مخوف ماندہ باشند خنے منہ کہ ہمراہ فتح خان بود نقل سے کہ در وقت آخر شب دہ ہزار سوار و پیادہ
 افغان مرز عید انخیر سے دیدہ گمان نیز ہا سے مرہٹہ نمودہ مرز ان و غاموش استادہ بود تا آنکہ جو اسسین رفتہ خبسہ آوردند
 کہ درختان میرانجیر است آن زمان حواس دہ ہزار سوار بجال آمدہ ہر یکے براہ افتادہ خلاصہ میرزا زانجعت خان و مرہٹہ
 در ملک ضابطہ خان در آمدہ و دوازہ ہمارا و عیاد سکندہ آنجا دوازہ ہزاران و حیال و ناموس نجیب الدولہ و ضابطہ خان
 بر آورد و ضابطہ خان گرنختہ پناہ بتجاج الدولہ برد و شجاع الدولہ واسطہ مصالحہ میسان مرہٹہ و حافظہ رحمت و غیرہ اناغہ گرد
 و ہمدین ضمن سہ داران مرہٹہ را ہموگرا نماز سہ رو سے دادہ حکم طلب ہر خنے از ان رؤسا از و کمن بتا یکدیگر رسید مرہٹہ
 مصالحہ بواسطہ شجاع الدولہ متتم شمسہ دہ دایہ انفرات بطرف و کمن معمم نمود و عطف عثمان فرمودہ بطرف شاہجان آباد
 مساوت کرد و

پادشاہ منصب امیر الامرائی باستال نجیب الدولہ و عزل ضابطہ خان مع خطاب ذوالفقار الدولہ امیر الامرا مبارک غالب جنگ یافتہ مرتبہ عالی رسید و پسر ورحمل کردان قلعہ بجای پدر برسد راج فران را بدو در قلعہ دیگر فتح یافت خان مبارک الواب معصامہ و سماطہ کشادہ امان خود کرد و در نجف خان بطور مناسب کسب خود ہم باشد و اولاد و سورجمل و اقبال آمانیزہ چار گشتہ لجنہ و اضطرار جوہر سے مفاسد و بیکار بنابر تدا نسل واد و بنا سے آشتی گداشتہ آہستہ آہستہ اسباب حرب در ریاست لائق شان امارت فراہم آوردہ در ملک ہامی ذوالامتہ اردو متعہ ران نام دولہ انتظام نہت

ذکر در آونخین شجاع الدولہ با حافظہ رحمت و اولاد علی محمد و دندی خان و استیصال خاندان رود بیلہ نغان

شجاع الدولہ با سرداران انگلیشیہ رابطہ اتحاد و مدد و میان امانت و اعادہ و ہنگام محاربات کہ ہمدگر را با ما دے و دے و ہر مستحکم داشت غلبہ میرزا نجف خان بر ضابطہ خان و افاغہ ابتناع نجیب الدولہ و جاث و غیرہ تماشا کرد و چون با فافنہ کینہ ہاے ویرینہ داشت حقوق اخلاصہا یکد از سد اللہ خان پسر طے محمد و غایت خان پسر حافظہ رحمت کہ مخاطب بجا حفظ الملک مبارک بود بالمرہ فراموش نمود و داعیہ استیصال خاندان و نام و نشان جمع افاغہ جرم نمود و از اعما الدولہ گور زہر شنگ مبارک جلا و جنگ استمرج و قہن و جے متہ و در جلد دے اطاعت براسے کہنے فرمود و اذن سکادجہ با فافنہ در خواست گور زہر مبارک ہم چہ از طرف کہنے امور نبود کہ افواج انگلیشیہ را از حد و ممالک معمرہ خود و ملک شجاع الدولہ کہ عبارت از کرم ناسر و حد و حد و صوبہ اودہ و اگر آباد است بے ضرورت براسے جنگ و انتزاع ممالک دیگران بر دون فرستد و ملک تازہ براسے خود با شجاع الدولہ کہ با کہنے بلیط بود از دست دیگران انتزاع نماید بہین قدر حکم از کونسل ولایت داشت کہ اگر کسی بر ملک شجاع الدولہ لعین ہم استخلص آید افواج انگلیشیہ فرستادہ واد نماید و اگر کسی در ملک بنگالہ و عظیم آباد یا دودہ مذکورہ و رآید شجاع الدولہ افاغہ است و اعادہ انگلیشیان فرماید و صلحت در این عنان دارد سے قاضیت آگاہ افاغہ با الوس خود کو یا سدرہ و بلگرہ وان و قدہ و قرظن این ممالک اندر کہے قاضی بن و یا رشود ناچار است کہ اول با انہار آویزد و آمانیزہ ناچار بنا بر خود وار سے و حراست خود و سر خویش را فافنہ اندام نماند یہی بے فائدہ گور زہر شنگ شجاع الدولہ را بنگالہ افاغہ نازدن و افواج انگلیشیہ را با مات امور نمود شجاع الدولہ بجا فخر و حمت و غیرہ بنا بر اتمام حجت اول پیغام نمود کہ من در ہنگام اضطرار واسطہ معصامہ باہر شہ و شما گردیدہ بلیطی خط از طرف خود با و رسانیدم و شما از دوست بر و تاج و حوادث ترک زانہار با یندم و دت سمود کہ ایصال زرد ران قدر دت موعودہ بود منتہی کہ دیدہ ہنوز زمین بن زرسیدہ الحال باید آن زرد بلا اہمال ادا سازید و الا میاسے حب با شہید حافظہ رحمت کہ مرد و بشار دور اندیش بود فتح اللہ خان و غیرہ اولاد و دندے خان و فیض اللہ خان و لدی طے محمد و ہیلہ و دیگرہ و سار و رئیس نادر کان افاغہ را یکجا نمودہ پیغام داد کہ شجاع الدولہ با عہدا سبب حرب و افواجیکہ خود بضا بطہ فرنگ آراستہ واد او افاغہ سے کہ از انگلیشیان خواستہ میادارد و داعیہ جنگ و انتزاع ممالک با نمودہ از عہدہ آتش بار سے افواج و اعدان او بر آمدن از جملہ ستر دات است بہتر کہ این بار را بدادن زرد سے کہ موعودہ درین دعو سے حق بجانب اوست از سر خود برگردانید و الا ہرگز از عہدہ بخوابید آمد شجاع الدولہ را باطن استمال او لا و دندے خان نمودہ آماندار فریب داد و گفتہ فرستاد کہ من با شما و ملک شما کہ آن طرف لنگاست کار سے ندارم شما بجا طریح با شہید اما اگر امانت حافظہ رحمت خوابیدہ نمودہ و آتش او شام خوابیدہ سوخت اہل ان مذکور بہ طے زرد و غرور از شور و در افتادہ و ردادن زردیکہ حافظہ رحمت از طرف آماندار دیگران

تہمت گشتہ بودا محال نموده ولایت بچک نمودند و دیگر جوانان فوجا سے آن جماعت نیز بجا قہمت و غم و در شجاعت و داد و داری
موجودہ غرض عدم قدرت پیش آورد و تو غیب بچک و امید و امانت و رفاقت سے ساختند حافظ رحمت ہر چند نمایاں
کہ ہرگز از عمدہ جنگ فرنگ برینا مدہ آید و سے مردے در میدان رنجہ خواہید گزینت و انتشار سے اخراج فرنگ دودار
دودمان خواہ بر آورد چون ظلمت سے بے پایان از فتنہ افغان پر قیام و مسافر و اعصاف ہنگام خداوند مقتدر قہر گزینت
ہشام انتقام آن رسیدہ بود و عقلاً برگشتہ مغلط حافظ رحمت در کے ازان مستحقان غضب اس کے در گرفت و کار بمقابلہ و
مقاتلہ انجا مید شجاع الدولہ با فوج قہر و خود و جنل پارکر سالار لشکر انگلیشہ بود و توپا سے بسیار و اسباب بے شمار در ملک
آمنارفتہ تاخت و تاراج شروع نمود حافظ رحمت ہر چند تاکید و مبالغات در طلب اولاد و دودے خان و دیگر سرداران نمود
بمیرامید کاڈ ہستمال نمودہ از صفیہ جاہانک فوج و از بعض دیگر فقط و عدو آمدن و غریب میر میر سیما آنک شجاع الدولہ نہایت
مقتل رسید و حافظ رحمت لا علاج گشتہ چارہ غیر از مقابلہ نہ بد با جمیعت خود و اتباع و بعضی جوانان گشتہ از پنجا و شصت ہزار
کس بنود آمدہ نہر سے خشک کہ جن بسیار و غم و پیچ بے شمار و بر کنار ہا سے معرا شمار خاردار داشت پیش رو گذاشتہ عقب
آن توپ خانہ کبیر داشت با سلوک چیدہ مستند و مار بشت از یک طرف پلٹنا سے شجاع الدولہ را بر کر و گے سرداران
خود کہ اکثر سے خواہ سراہان و لا و مستر سرکارش بودہ اند و از طرف دیگر پلٹن ہا سے انگلیشہ بمبار کردی گشتہ ان و ہجران ہر شہید و بار
کارزار دیدہ از اطراف صفوں افغانہ غیرہ مقابلہ راہ با ہر سائیدہ از دریا چہ عائل گشتہ شروع بشک توپا با تین و صفا با فرنگ
نمودہ چون چابک دستہ انجا درین کار بر تہ سبب زینار است کہ غیر از حفاظت الہی چارہ ندارد و در وی رفتن و در فوج نامشعلہ فتن
ہستالیت بی فوج ولایت کو تلع فرمان سالار جنگ و گزیراد بر حکم سرداران ی باشد و ہر کرانک الفلوات و مضطرب بلور خود مارہا است
و فتن ہستالیت نمودہ الی اندازہ و مقابلہ این فوج و تاخت بر آئنا بر تہ اند کہ افغانہ بی دست و پا گویہ کسان بی شمار از ہر اہل ان حافظ
رحمت رو بہ قرار نمودہ و گویا بی دای سے عار سے شدہ لیکن حافظ رحمت با حدود و از رفتاری جان شارسرشتہ صبر و قرار و دست ندادہ
در ان میدان مردار نام کمال و لاوری بیداری نمودہ آن کہ گلا توپ برسینہ اور سید ہر چند با امر کرک لیکن از سینہ اش بیرون رفت
از صدمہ آن جان ادا و صحبت بدن مفارقت جستہ باقی مانگان را بعد قتل حافظ رحمت دل از دست رفتہ پاسے ثبات بر قرار
نمودہ و ناچار راہ فرار اختیار آمدہ بگرنجیکان سابق لاجن شدہ شجاع الدولہ بخرطریا فتن افغان خود شینہ اندکیل سوار سے فرود
آمدہ جبہ شکر گزار سے در حضرت بار سے جنگ مجز و استیقامت سو و ہنوز سید سیدہ بود کہ میر حافظ رحمت پریدہ آوردند
از کسایتیکہ اورا دیدہ بودند شناسائید چون متعق شد کہ نہانیہ باز سر سیدہ گداشتہ و چون سید برداشت سالار جنگ برادر زن
او خواست کہ ہستمال خاک از چہرہ او با فتنہ رخ نمودہ فرمود کہ این خاک زیب سیماسے من است الحمد للہ کہ امر و انتقام
گشتہ سیماسے بے پایان ازین جہاد سفاک سبے باک کہ با چہر من و دیگر مومنین و سرورین نمودہ بودند یکام دل کشیدہ آمد
در ان وقت ضابطہ خان ہم با ہزار نفر از جمیلہ ملازمان در ان عہدہ ہر اہ شجاع الدولہ بود کہ گشتہ شدن حافظ رحمت کہ شیت آن
بانتقام اعمال آنجا نہ رفتہ بود و بار سے پایان ماندہ احوال جماعت افغان گریہ ہر اس بے قیاس بر دل صغیر و کبیر آن جماعت
مستوی شد و فقرہ تمام در جمیعت و از و حام آئندہ یافتہ شجاع الدولہ فوج خود را در اطراف و اضلاع محدودہ و نامہ فتنہ
نمودہ و بتسلیم برسے آن ملک و احضار سرداران آن جماعت بشرط الطاعت و قہر و قتل تہمدان فرمان دار چار و ناچار فتنہ خان
غیرہ اخلاف دودے خان و محبت خان و غیرہ اولاد حافظ رحمت و فیض اللہ خان لہر سے ملے محمد خان مزدولت و ہر سید کہ

بطرف جنوبی و مغربی گنگا بود و شل باره و سهارن پور بود و فاشال لاک و پنج در دست حافظ رحمت داد و داد و سلسله محمد و سلسله
 و اخلاص و دهنه خان بود و ورین و لا تضرعت شجاع الدوله و آلمان هم برین قسم که نفس طاعت شرعی و شمل گنگا متصل
 بود و و سوبه او و شل شاه جهان پور و بریل و انور و تهر وین گره و پادون و غیره و نفس میان دو آب گنگا و جمناسل سنبلی
 و هر آبا و دادر و به و بعضی شل کاش گنج و دریا گنج و بله یا گنج که از مملکت سابق بخش بود و در عهد صفدر ملک از دست
 احمد خان بخش منتزع گشته بنامیت صفدر جنگ در قندهار تصرف مره پور فتح بود و دیگر ملک مقبوضه مره پور که بعد قتل سید احمد خان
 جمانه مذکور که از دست احمد شاه ابداسه در نواح پانے پت روسه داد و مره پور مفتوحه و الاثر و الطائفه شد این ملک را
 حافظ رحمت و احمد بخش داد و داد و دهنه خان و نجیب الدوله حسب الاراجاے با هم قسمت نموده هر یک جانش را
 در دست خود داشت و و انفقار الدوله میرزا نجف خان بهادر غالب جنگ براسه انفعال تقسیم مملکت مرقومه عازم
 خدمت شجاع الدوله گردید چون بمضور رسید داخل مملکت مذکوره را فعیده از ازمایه ملک نجیب الدوله آنچه این طرف
 گنگا شل چاند پور ندید و تهر گره و غیره پور شجاع الدوله داد و قدری از ملک بخش و حافظ رحمت و دهنه خان
 که انفعال بهوید اکبر آباد و شاه جهان آباد داشت خود گرفت و حدود دکن و بهر و متغ و محقق گشته ضابطه خان را نجف خان
 بهادر از شجاع الدوله رخصت و ایامه و مشغول حوالت گردانید و بهر اسب خود گردید و بناسه و داد و اتحا و بهود و مواثیق از
 طرفین استسکام یافت بدینان نجف خان مرض گشته بملک اکبر آباد و حدود بلاد خود آمد و شجاع الدوله نظم و نسق و حالک
 و بهیل اشتغال و درین ضمن اسباب انتقال شجاع الدوله از دار و درویش بر فرمان خدا و ندبه مانند میا گشته و سلسله
 در بیدمان که خیر کش گویند بهر سید و بهر چند روز متفرقت چون مرگشته است مشهور و بهیم طاقت و ران احدی و موقوف
 نمی شود بهر و سلسله از ان کرده و بهر که معروف است چراغان ملازم از اهندیان و ارامنه و بعضی فرنگیان که از دست
 ملازم سرکار پادشاه و ممتو علیه بود اند و او اسه نمود و تا آنکه آهسته آهسته افزود و شجاع الدوله و بهمنشیان او را
 انقباض به عارض گشت عجب آنکه این چراحت چنین استشار یافت که شجاع الدوله با دختر حافظ رحمت و اعلیه خلعت نموده
 او را پیش خود خواند او از فرط غیرت و شدت جلال که در طبایع نسوان خاصه زمانه افغان سس باشد چاقوسه
 نغی با خود برد و بهنگام کشف عورت در انمازده مجروح ساخت و آن چاقور از بهر آب داده بود اند او به سبب آن کرد
 تا آنکه این سخن مطلقا سس داشت و بعضی غلط بود اما بر به شهرت یافت که اسه الا ان بعضی کسان بکین سس دانند
 و طلبت مردنش سس شناسند انقباض شجاع الدوله مضطرب احوال اراده ساد و ست نجات خود در فیض آباد که مرکز دولت
 او بنامنازه جد او رسه او بهر ان الملک است و اتمام و اکالاش انموده فرمود و بهر اسه پاکه آئینه رسه گردید و بهر اسه
 خلعت و رسه خود را به نیامت در انجا گذاشته سیدی بشیر حبشه را که عده ارکان دولتش بود با عانت و انانیت او مین نمود و خود
 با احوال مذکور بعضی آید و رسید

دکتر انتقال نمودن شجاع الدوله بادل پیر از حضرت و مکن یافتن نصف الدوله و حرف بهر از انالی پس از دست

بیار سس شجاع الدوله بود و انمازده آهسته آهسته او چیده بهر با و سران گشت و چند انرا طباسه عاتق انکلیشه و ملازمان تقسیم
 و جد پدرش و در ابر و اصلاح مزاج و حاکم پدرش کو شید نه سوسه نداده هر چند موت بمقتضای آیه کریمه لایسا فزون سازد

ولایت قدیم و قدامت و تاقیر نے تو انہ کو دیا چوں ایزد قلم کے حدوث ہر امر سے راہ و دنیا پر سے از اسباب
گذشتہ یعنی از ان سبب و برکتی سے باشد از حیل اسباب خفیہ ہم گاہے بعضے روزگار ہو شیا راں مقبر جلوہ گر
سے گرد و درخند من مرگ شجاع الدولہ انچہ بقیہ متحقق گشت سبب جوان میرے او دور گذشتن از دنیا بادل پراز حسرت
بجز از ان کہ اسباب اقتدار بسیار ہر ساندہ آرزو مند اکثر متا صدارت جنہ بود یعنی از اعمال قبیحہ اسبست سرکار عمدہ داشت
و صفات حمیدہ ہم در ذات او جمع و خلق کثیر سے از دولت او منتفع بود لیکن دوسرے کار در کمال رشتے از دوسرے و ایزد
تعالیٰ در انتقام ہمان علما اورا بادل پراز حسرت در عین جوانی در زمان بخور دن از دولت و کامرانے محروم و مایوس ساخت
بدار آخرت با نیز از ان افسوس رہ گذار گذارند کیے خود بد عمدے با سیرت نام خان ہر چند ہرچہ بر سر او گذشت آدم مستحق
آن بود لیکن شجاع الدولہ رائے بایست با کیسہ پناہ بود و بر قضاے او دان کلام انکے عود را با ضامن ایزد متار
توانا و حضرت سید انبیا و عترت طاہرہ آن سرور و حضرت عباس بن علی بن ابی طالب علیہم السلام مرقوم و ہمہ خود
مختوم بخودہ خاطر شش را در حفظ جان و مال و آبرو مطمئن گرداند و پیش خود طبلیدہ دغا سے ظاہر ناشے نماید و بعد
از فریق زہا سے اور قضاے کج پراش را با خود متفق ساختہ او را حیلای مقید گرداند و جمیع اموال اورا از جواہر
و اشرفیے و انواع اجناس ضبط نمودہ پر کاسے براسے او گذارد و دایر مقتدر سے را با کداسے محتاج برابر گرداند و دم
آنگان بد در حق و ذلیفہ خواران ممالک محروسہ خود کو شاید در حساب و شمار از لک لک مضاعف خواہست یو و بدو یک مسلم
ہم را از وجود و عیاش آہنا محروم دیوید و اراضی و دیہات آمانا ضبط نمود و خلق کثیر سے از ان حملہ و فتنہ را بغیرت و ناچار
بیتہ بفاقت سے متواسے مردند و پر خنے گدائے متلاشتہ اوقات حیات را بقدر دنا کاسے بسر بردند ممکن اسبست کردہ
بیت کس از مشائخ و مرآتے مرکب بعضے امور ناشایستہ کہ موجب سوزن با فرقہ مذکورہ تواند شد بودہ باشند اگر
تنبیہ آن جاہ و منظور داشت با سببے کہ قصص و تحقیق درین خصوص بعمل سے آورد و انکے خود آن لوگو در چنین مواقع
کمال اغراض سے فرمود و سلاطین و حکام ظل اللہ انچہ انچہ او تعالیٰ شانہ روزے را بیک و بد میرساند اینہام بخلق
انکے کار فرما گشتہ روزے کے با مطلق مہمند سعادت و لیکن خداوند بالا دست با بعضیان در رزق بر کس نسبت
سوم پاس عرض و ناموس مردم خصوص ابلع خود کمتر میداشت و در ماضی جا اسے خاطر خواہ خود در شکستن بیت
رعایا و ملازمان از ایزد و اغراض را پر و انکے نے نمود و چندین بار مردم باین سبب منایت ایزد ایا نہ خاننا سے بسیار کسان
مع اموال شان برد و نہا مان سلیہ راں و ارباب عمارت سہ کار شجاع الدولہ رفت و تعلم داشتہ فرق مذکورہ
را غیر از خدا و گیر سے شتواند و بہر صورت چون کار از حال و گذشت و امید حیات منقطع گشت تو دل از زن و ما در و احباب و
روز و شب بتایخی بیت دودم دسے قہر دسال ہشتاد و ہشتم ازمانہ و از دہم ہجرت ازین عاریت سہر استقال
فرمود علم در کشور بجاز و بلور تو از مذاقت شماراں مہتر سموع شد کہ روز غراسے او در فیض آباد نمودہ عشرت و دیدار
احد سے بنود کہ جزع و فزع نگردہ باشند محبت خان خلق حافظ رحمت کہ خوبیا سے او شرح نمیتوان و ادیش فقیر نقل میکرد
کہ با آنکہ من بر باد دادہ او بودم و ہرچہ از دست او برافتنہ ظاہر است با این حال غم استقال او را انچہ سے متاثر ساخت
کہ خود را سے نتوانسم و سیلاب اشک از چشم اسے من ہار سے بوسے گویند چنانچہ پیم اعلا شور اور بعضے مجالس
گاہے افغان سے شود کہ کسے بے رقت نظر سے آید زمین صورت در تمام محوطہ حصار فیض آباد بود و گمان سے رود

کریج کسے بگرنہ وزار سے بودہ باشد سالی قبل ازین بر پشت یاشاء او اوائے سید چون پدر و جد او بران الملک مرض سلطان مرده بودند انیشہ مرض مذکور کردہ مفتح کبک روپیہ نذر کرد و بعد شفا یافتن ایفا سے عذر نمودہ و مذکور با ما کن مقدمہ فرستاد اما چون اجلاس ہمیں مرض موردے مقدمہ بودا نذر ہمیں علقہ بتلا گشتہ و در زشت بد تفصیل و تکفین جنازہ اش بطوریکہ در مملکت ہندوستان رواج دارد و ہج قبلا ت سوار سے اورا حاضر ساخته ہر آوردند میر ناسطے خان و سالار جنگ ظفریہ عہد اخن خان مرحوم کہ برادران زلفش بودہ اند با ہج ارکان دولت و کمک پروردہ ہا سے اوج علوم ملازمان در عایا شایستہ جنازہ نمودہ راہ سے پیو دند هنوز تا باغ گلاب کہ براسے بد نش مقرر شد جنازہ اش ز سیدہ بود کہ پسر سواد مند او سیدنا امانے را کہ با صفت الد و امشورا ست بتنامے جانشینے پدر اضطراب و افرہ سیدہ اندیشہ فرو گزشت کہ مبادا بسے ارکان دولت دیگر بر ازا دلاد پدرش بر مسند فرمان روا سے جلوس میر آید بنا برین مروت و حیا ما بر طاق نیان گذاشتہ متوسلان خود را ناکید نمود کہ رفتہ ہر دو خالو ہا سے او مر ناسطے خان و سالار جنگ را بتقدیم تمام از مر شایستہ جنازہ برگردانیدہ و بحضورش آند

ذکر جلوس نمودن سیرزا امانے آصف الدولہ بر مسند جانشینے پدر و بر بادا دل و مواد استعداد و ریاست و کامرانی و در ہم شکستن دستہ ہا سے فوج و بر ہم نمودن جمیع انتظامات عہد شجاع الدولہ و عروج یافتن میر مرتضیٰ طباطبائی برادر زادہ مصطفیٰ سے خان بمرتبہ نیابت کل و بعضی از سفاست ہای آن بزرگ و دو مان

چون محمدان آصف الدولہ سیرزا امانے بطلب سیرزا علی خان و سالار جنگ رسیدند اول امین ہر دو برابر در عذر ساری حضور عالی خاصہ انصاف از امانے را مناسب ندیدند بار دیگر بمیانہ تمام قلبداشت و فرمود کہ خواہے چاہے باید آمد ہر دو برابر مذکور مجبور گشتند و دیگران احوال برانیموال دیدہ مرتضیٰ خلف جانشین و انصیدہ با مید پیش آمد و دیے طلب برگشتند و آصف الدولہ بنا بر مشورہ گذشتہ بتقدیم تقسیم کرل کیس دیکی و دیگران کو ساسے انگیزشہ را کہ در خدمت شجاع الدولہ حاضر بود و طبیبان گفت کہ رنگ مناسبیت و شہیت ایندی مبارک شد الحال را بہت جانشینے پدر باید نشاندہ سر و ارادان مرقوم مجلس را مناسب نہ افستہ تسلیم نمودہ امر بتامے فرمودند و بمیانہ را از حد پدر و دود و عدہ او اسے مینے خیلہ در صورت پذیرفتن امرش نمود آئندہ دیدن کہ پسر کلان شجاع الدولہ ازین ہمسر ہمین است و حسب الارش استحقاق جانشینے پدر دارد و ناچہ سے رہہ بکہ فائدہ فائدہ حال سے شود و ستارہ بر سر او بہتہ اعیان و ارکان خانہ اش را احضار فرمودند و تقاریر چلیان و اسباب نوبت خانہ نیز حسب الطلب او از امانے مشایستہ جنازہ شجاع الدولہ بنبارہ خانہ رسیدہ و اعیان و اشراف ملازمان نیز حاضر آمدند و خلف سواد مند کہ گو یا از روز و مسند این روز بود نشاندہ سے تمام برست یا ملت جلوس نمود و ہنوز مردم سے نام و نشان کہ با جنازہ پدرش ماندہ بود نہ انفرار از دین جبہ او نیافتہ بود نہ کہ خدا سے تقاریر شادمانے از دیر سیرزا امانے بلکہ گردید او بر مسند فرمان روا سے شمل گشتہ میر مرتضیٰ خان برادر زادہ مصطفیٰ سے خان را کہ میر سامان خانہ او در عہد صاحبزادگیش بود و خلعت نیابت کل دادہ و ہفت ہزار سے صاحب نوبت ساخت و ما سے و مرا تیب نیز بخشیدہ و بخطابہ قمار الدولہ سر فراز گردانیدہ و نقاسے پدر شمل امیرج خان سید سے بشیر و غیر ہما از متوقات خویش یا لاس گردیدہ ہر سیکے بلکہ خود افتاد امیرج خان یہاں حصول اسناد از حضور روپیہ

مہمانے رفیق و اتحاد با بخت خان بہادر رخصت گرفتہ روانہ شاہ جهان آباد شد و بدر رفیق خود غنیمت شمر د و بدو سہل متعہ صحت الرط
 مع کل افواج از فیض آباد بطلت عدم موافقت با مادر و جدہ خود بطرف گنہ شتافت بعد بیرون رفتن از شہر مادر خود را بنام دادا
 زربا سے خزانہ پدر فرستاد چرا کہ شجاع الدولہ زندہ را بنابر شادیہ و فادائیا از زن خود کہ در ہنگام اقتدار مصالحتہ با انگلیشیان بدین
 ہمہ بدست او سے بہر دو انواع کلمات ناخوش با سپرد مادر و میان آمدہ آخر بدادن زر مست بہ بشرط فارغی قبول نمود و مصالحتہ
 ظاہر ابلغ پنجابہ کہ رویہ از مادر خود گرفتہ فارغی اخذ اسوال پدر نوشتہ داد چون میرزا امانے چند نظر از تلکہ را بتقریب اختصار
 دادہ در خدمت خود رسیداشت و آئنا ہمہ وقت حاضر و چون سایہ در پے او سے بود و نہ الحال کہ با اختیار خود و مطلق العنان گردید
 ہر یکے از ان پادہ اسے ہند و رافضابا و مشاغب و خدمات مندہ در سال چندین حدود سوار و پاکے با سے تبار دار داد و
 اتہا اہلکار کمالی تقریب بخشید و یکے از اہلکار حکومت میسواژہ داد و مادر و راگو یا بد نام گردانید و یکے از کماران پاکے خود را
 نیز در زمرہ ہمان مردم شملک گردانیدہ را جہ ہر اخطاب داد و مجمع مقر با نش غیر از پوچ دادانے نیتند بد چنہ سے بہ لکنور رسیدہ
 و راجا متوقف گردید و پس از زمانے بطرف اٹارہ کہ منتہی حدود ملک او دہ وانتر بید است رفتہ در خیام و مسکر کشت بسیار
 نمود و در انجا ہر مادر خود میرزا سادات طے راج سیسے بشیر جتے طلبداشت چون حاضر آمدند اول سید سے بشیر را مورد عوطف
 گردانیدہ و خافل ساخت بدو صبا سے چند کہ مردم تعینہ اورا ہم مائل بطرف خود ساخته بود چنہ سے از مجاہدہ داران را خفے اشارہ
 نمود کہ سید سے بشیر را گرفتہ بیا در حدیث سے بشیر سائے قبل زانو دعام مردم بر این ماجراے لگنی یا متہ با بعضی غلغلا نش نمید بود
 کہ کہ کہ بخت مردم مامور رسید نہ میر بہادر طے سید سے از بجا سے با دہ ویرینہ رفیق جتے مرقوم دستون دریا سے احسان
 بیکران اولو رسید سے بشیر گفت کہ من تا نہ دہ ام این مردم را بنحو دشمنی سے دارم و تو ہر قسم توائے خود را ازین ملکہ بیرون کن
 و بعضی دیگر را کہ اعتماد سے بر آہنا بود سفارش سید سے نمود کہ دریا بنیاب لیل فاعلہ دار و بزد سے تا ہر ش رسیدہ بشیر را کہ مادر
 شہناک پروردہ او ایم بکہ و بخت خان کہ آن طرف دریاست باید رسید و اسب سوار سے خود کہ تیار داشت بشیر را بر اسوار کردہ
 چند کس را ہر اہلش داد و گفت تا پاسے دار سے بگریز درین عرصہ قاصدان رسیدند و برخیزہ بشیر شور شے پر با گشت و او درین
 آشوب بدر رفتہ را مقصد گرفت میر بہادر طے استقبال مخالفان نمودہ در محن خمیہ بشیر با کمال دلادری سے سدا راہ اٹنا گردید
 و داد مرد سے دمرائے دادہ تا دم آخر کشید و تا نصف ساعت نگذاشت کہ کسے داخل خمیہ خاص بشیر گشتہ براحوال ادا اطلاع یاب
 درین عرصہ او نفست راہ رفتہ قریب با صل مراد رسید و مجبور و در و بخور وریا نمودہ از عمد و آصف الدولہ سالما بیرون رفت و در انجا
 میر بہادر طے شربت شہادت نوشیدہ بشیر گلزار جنان فرامید بود از ان جویندگان بشیر چند انگہ جستند اثر سے از ان آہو سے سیاہ
 خوردہ نیاقتد پس آصف الدولہ میرزا سادات طے را از علاقہ اختیار کار ملک رو ہیل کہ پدر براسے او مقرر کردہ بود بارداشتہ
 صورت سنگہ را کہ او ہم از عمد پدر بدیوانے سرکار ممتاز بود بران کار مقرر ساخت و اقدار تختدار الدولہ درینا بہت بجائے رسید کہ
 از آصف الدولہ نامے پیش بماندہ برادر کلان خود را کہ سید محو خان نام داشت خطاب اقتدار الدولہ بہادر و بانیدہ نائب صوبہ او دہ
 گردانیدہ برادر دوسے را کہ مسز خان بود خطاب مغز الدولہ بہادر و بانیدہ نیابت صوبہ آٹارہ بخشید و ہر یکے از اقربا و احد قاسے
 خود را بر حسب زیادہ از لیاقت رسانیدہ جمیع ملازمان قدیم و جدید سرکار شجاع الدولہ و آصف الدولہ را ہم بنیابت در عجب سلسلہ
 متوسل خود گردانیدہ برادران و سببہ اعلم خصوصاً ہر دو برادر حقیقے ادا سباب امارت مینا داشتند و کسے را بمجال خانہ بباد
 دم مخالفت تواند زو

ذکر تبیین شدن سطر مدخل از کونسل کلنگه براسه حاضر بودن در حضور آصف الدوله بطور زمان
پدرش شجاع الدوله و مغزول شدن در اندک زمان و تبیین شدن سطر جان بر ششوی بجا
اوبسی و خواش جرنل کلا درن و ظهور اکثر حوادث و فنن دران دیار بحیثیت خالق لیل و نهار

در حاکمیت شجاع الدوله در قرون شدن اورنگاب باغ فیض آباد گورنر هشتنگ بهادر سطر مدخل را برای حاضر و ناظر بودن بر اوضاع
و اعمال آصف الدوله و الباقی بعد پدرش متروک و در فرستادن سطر مدخل سیر بر در و سطر مدخل گذشته بود که جرنل کلا درن و کونسل
تس و سطر فرانسیس از مرگت کینی و پادشاه انگلیس براسه اسکات احوال گورنر هشتنگ بهادر جلالت جنگ مسلحان را
کونسل لندن و دار السلطنه انگلند ولایت فزاد انگلیشیان در رسیدن و تقریبات چند که ذکرش در دفتر دوم مفصل شد و اما تبار گورنر
غالب آمد علیه انگلیس هر جا که بود بدقت تجویز و خواش اصحاب نشسته مذکور و طایفه ارازم گورنر عماد الدوله سطر هشتنگ بهادر متروک گشته
عمل دست نشان گورنر در قوم مغزول شده در همان ایام سطر مدخل هم بحالت دست نشان گورنر مغزول شده بجای او بنوازش اصحاب
نشسته در قوم و حمایت جرنل کلا درن سطر جان بر ششوی متبیین شوی چون جوان هوشاری بود آصف الدوله را معطله بر روی کار آورده و از آن
دراسته دست تعریف بدانی و بالبرقیه ادا کرد و در هیچ کارهای ممالک محروسه شجاع الدوله مرجع مل و مقدر امور و مختار کارهای سرکار
آصف الدوله گشت مختار الدوله نائب قضا متفرقه بر آصف الدوله و مرجع عمل و اتباع او سفاک بے خبر بود و او چنانچه بعد چندی کونفر مراد
آن در یاد تقریب شده و ذکرش انتشار داده که آید بهر راهی اعیان شده و نمود و روی نیکو که در اوصاف نمایانی نیست در لوح انسان
در تراز انما هم آنا خوانند و بے شایه تحلف بهائی چند بوده اند و صورت انسان گویا در شان آناست انهم کالانعام بل هم اضل سبیلا
القصه سطر جان بر ششوی مختار الدوله را بجهت کلمات خوش آید که به حمایت در محامد و عظیم اذان استنشام توان نمود و گفته برین
محرف است آورد که ملک بنارس و غیره ملایک راجه بلوند سنگه کمیت و پنج که در و بهر الکره و قریب بقفا و کمره و بهر داخل آنا
با کینه با آنا احمق ابد همان قدر سخنان بے فروغ خوشنود و مغز و گشته آصف الدوله را که کار بے با ملک داری ش
نیست زیان سطر جان بر ششوی سخنان هم و امید گفته باشد در مختار شے ساخت و بلا تا مل اسناد عطفی آن ملک بکینی نوشته
ماد گورنر هشتنگ بهادر اگر چه ازین مکرر گشته شل بنارس میسر ممالک مسخر و کینه گردید نهایت خوشنود گشت آنا ازین حبت بخور
تا بنارس برای ملاقات شجاع الدوله آمد و ملک بلوند ظاهر با انواع تدبیرات از شجاع الدوله درخواست و شجاع الدوله حاضر و پذیر کرد
بنارس و غیره ملک بلوند را نزد جان بر ششوی بارتید که در حکم قهر و در یاد و باین سولت و آسانی ملک مذکور را گرفته میسر ملک کینی گردید
و بخیر و سلاطین انگلیس و انجولد باب کونسل ولایت تام علیه بهر ساینده که در شے و چندان خوشش نیامد و مختار الدوله را نادان با وجود چنین
اوضاع نمایان براسه استقلال و حمایت خود هیچ گونه عذر و حیلان از اراد باب کونسل کلنگه گرفت اگر نخواست در چنین رعایت عظیمه بے
کارهای خود را از حضور کینی و دار باب کونسل ولایت انگلیس استحکام میداد کسی را بحال آن نمی شد که لیلان او نگاه متدبیر نماید تا به کین
چه رسد و اگر احیاناً گشته شے در انتقام و کفایات قتل او قیاس بے بر پائے شد بلکه زیادت است آن ملک از اولاد شجاع الدوله که قتل
گشته با اولاد مختار الدوله رسید لیکن چون دو اثر فکلی شقیه استعمال ایا بے این و را راست هر که البتة مست ربه النعم اینها
بے شود و پاک بیکر تجزیه کاران روزگار و نهایت و ناد و جو شیان در محامد و سفاک و داه هر کار تنی که بناید بے کنند
و آنچه باید بفراخ اذان و در ترمیر و نه القصه بنارس با تواضع و فدا حقش از ممالک محروسه شجاع الدوله منزع گردید و بهر میسر بکار

غیر آباد کردید و در محاللات مائے ولکی صوبہ اودہ و آذربایجان و تھکر گڑھ و کوڑہ و اماندہ و غیرہ ملک رو بہ بلے نیز بے رضا و اطلاع مسٹر جان برشوٹو بیچ ارے انصاف نیافت و آصف الدولہ کربرای فارع بانی و آسایش خود با جنگا بندی علی روس الشہادہ گفتن آغا متناکر مسٹر جان برشوٹو برادر سن و مالک و مختار کار باست ہر چہ بفرمایہ ہمہ اطاعت نمایند و از انواج آراستہ پدر و سر داران بر عمدہ آوردہ او آوردہ و نامطئن بودہ انامی تخواہ آماندہ جب اخراجات بیودہ خود عبث و بل قائمہ سے شہر دکندار باطن قاسمہ استیصال آمانکافی الحقیقہ خود را بے پرواہی ساختن بود گشتہ درین داعیہ کشیدن گرفت

ذکر جنگا بندیں آصف الدولہ مختار الدولہ را با نجیب پلٹن و مستاصل شدن فوج مذکور بتقدیر لیکر

تجماع الدولہ منفور چار پنج ہزار کس نجیہ سے مجلس شاہ جان آباد و اطراف و جوامع راجع نمودہ نے تقریباً نود و بیہ ہزار روپیہ مواجب مقرر کرد و سید احمد مائے راہر باست آنا مین نمودہ و در رسمیت آنا بفضائل پلٹن مائے انگلیسے اہتمام فرمود ہر چند بندہ قہمی ایشان فیتلہ وار بود و اور شلک چاہکے و چالاکے براہ حقماقتی داشت بلکہ حست تر از ان چہ درین جماعت مجاہد بودہ اند و پاس خاطر و مراعات ایشان را وہ از دیگران سے شدہ آصف الدولہ کہ از رفتارے چہ برادر و در فکر بر انداختن آماندہ بے پرواہی ساختن خود بود آماندار کہ بطرف کاپے متین بودہ اند طلبید چون رسیدہ اند و تر از لشکر خود را با قاست نمود و فرمود کہ تو پہا را داخل توپ خانہ نمایند آمانا بعضی ازان افراب داخل توپ خانہ نمودہ یک ضرب یاد تا نزد خود آشتند بر اسے فرستادن آن ہر دو ضرب و بند و تمام حکم نمود آمانا دانستند کہ لارہ ندان طلب و استخفا و بے آبروئے و تفرقہ انجاء منظور دارد و جواب دادند کہ ہر گاہ چنین حکم سے شود وجہ شاہرہ ما کہ در سر کار است عنایت شود تا بند و تو پہا داخل کار خانہ و خانہ مائے کہ وہ آید بر آشتند مختار الدولہ فرمان داد کہ آنا سر تاجے سے نمایند ہا دیب و گوشتال شان باید پرداخت او عذر خواست کہ ملازمان سرکار کاہ و حق بجانب دارند و وجہ را مد خود سے خواہند دیگر غرضے نیست گفت اگر شہر سر شان سے روید ناچار من میسر دوم اودید کہ ہر گاہ خود قاعدہ شود و من استیلا کثایم در عالم نوکرے نامناسب و موجب کمال آزر و گے و بر سبے فیما بین خود را بود بغیر و اطاعت فرمان نمودہ با فوج ملازم خود متعینہ سر کار سوار شدہ بمقابلہ شافت آمانا چار یا آمانکہ میرا حمد مردہ و سر دارے نہا شتند بازم صنوف آراستہ جنگیدند و کار بکاشتے رسیدہ بود کہ اگر انک امانتے از جائے آمانا رسد مختار الدولہ را در پیش رو بر مازند لیکن چون از دحام بطرف مختار الدولہ بسیار بود و سامان بے پادمان ہمراہ داشت بود و خوب دلائق و مقنول و مجرد شدن یا ران موافق کہ جماعت کثیرے از طرفین رہگراے بیدلے عدم گشتہ شہر زلزلے چون مجرد و مایوس از نظر باستے مانہ عثمان زمان ہر یکے راہ زار پیش گرفته بطرفے خودید و خلقے بسیار از طرفین کہ ہمہ ملازم آصف الدولہ و زور و زاریش بودند تا بود و تباہ گردیدہ اکان ابلہ شدان و خوشنود گشت اکثرے از ملازمان خصوص من بعض خواجہ سرائان کہ شجاع الدولہ بتیج افواج انگلیسے آمانا جرنل قرار دادہ ہمراہ ہر یکے شش ہفت پلٹن و چوبین ضرب توپ و اسباب و سامان آہن مقروضین نمودہ بود و خواجہ جوادہ بنما مقابل بے پروہ خیالاتے چند و در دل خودے تراشیدند ازان جملہ بہت خان خواجہ سراے کہ بسیار مستعد علیہ شجاع الدولہ و نے الحقیقہ خاصے از جہاںے خود را مختار الدولہ و خودے ہمیشے داشتہ سر با طاعت او فردے آوردند و انکہ تا پانچا ہمدگر و سے دادہ بوسائل و وسائط تصفیہ سے یافتہ درین ضمن کیونہت کہ در تہا افزودہ از حد آمیزش مجاز نمودہ و آصف الدولہ نیز در باطن از مختار الدولہ بلیب اقتدار و خود رائے او و اتفاق با مسٹر جان برشوٹو کہ در فکر بر انداختن

اوی بود بخت خواجہ سراسرے مذکور کہ بحر تنے مشور بود بر او ایضا صفت الدولہ پنی برودہ خواست کہ بطوری قالیو یا نشہ کار مختار الدولہ را با تمام رساند
نہ انجیر رضا ہی صفت الدولہ درین خصوص حاصل نموده باطناً بامیرزا سعادت علی ہم سازشی کرد کہ ہر گاہ من مختار الدولہ را تمام کنم شما
علی الفور با چند کسی کہ در یہ سوار شدہ حاضر آئینین اورا کشتہ حضور آ صفت الدولہ خواہم رفت در ہمان گیسے کار او ہم با تمام رسانیدہ
شمارا برود سادہ ایالت خواہم نشانیذہ

ذکر انجام یافتن ایام عرو دولت مختار الدولہ و بخت خواجہ سراسر از پیے ہم
و بدر رفتن میرزا سعادت علی در حد و نجف خان صبح و سالم

چون مشورہ ہاسے مرقوم العبد تصمیم یافت بخت خواجہ سراسرے از سر نو بکلیہ و نزدیک تہائے آشتیہ با گذشتہ و عہود و مواثیق
کا فہر کہ دران در بار رواج دار و در میان آورده و عوت مختار الدولہ نمود و محمود انکہ از اذل روز تشریف آورده ہر دو وقت
طعام بخانا ش خورد و اوقات تمام روز شب بلو صبح ہما بخانا گذراند و از غریب بدولت خانہ خود عاودت نماید چون مرگ او
رسیدہ اوقات حیاتی متفقہ گشتہ بود قبول نمود و روز موعود کہ پایاں زندگانش بود بدر بار آمدہ و از آ صفت الدولہ رخصت گشتہ
تا حد خانہ بخت گردید بخت تا آن زمان بعضی مخلصان خود را کہ ازان قبلہ ہر دو خواہم زادہ میر قرة اللہ برادران عیس زاد
میر الوہسپران میر باقر و ندیکے مراد علی و دیگرے لطف علی نام داشت برادر او خود اسکے دادہ قبل مختار الدولہ را ہر پنجگت
چون مختار الدولہ بکرو فرآرت ہر خانہ بخت رسید بخت تا سر دروازہ استقبال نمودہ کمال تواضع و فروتنی از سوارے
فرواد آورده بچاکہ براسے او منہ سے گسردہ بودند آورہ نشانیہ چون موسم تابستان بود در لشکر اکثر از باب استقامت درساکن
نمودن من را کندہ تہ خانہ ساختہ بود و بخت ہم خانہ بیکان درجاسے خود آراستہ گویا براسے ہین کار میا داشت چون
آفتاب بیزشہ مختار الدولہ را بکلیہ نمود کہ درتہ خانہ باید نشست او با مقتضائے قضایہ فرستہ درآ بخت بخت بخت بخت بخت
کہ رخت در بار از بکنہ آرام و بے تکلف بنشیند و زندگہ مرغوب اش را ہم حاضر ساختہ اقدار افزاج بگوش درآ و در بختہ اناقر با
مختار الدولہ بحضور نقیرے گفت کہ در شراب سکے قال آئینہ دادہ بودند اگر سکے کشند باز ہم مختار الدولہ سے مرو خلاصہ چون
قریب نصف روز گذشت متناز الدولہ بختہ از مصاحبان را ہم رخصت کردہ تہیہ خواب آخرت مستعد کردید چون از ہل ہالاش
سکے منانہ و خدمتکاران ہم جا بجا آرام گرفتہ میر مراد علی و برادرش با و سد کس دیگر بختہ سبے خبر درتہ خانہ درآ و در بختہ
بے درخ بیکش را بیزہ ریزہ کہ درند و بختہ از خدمت او کہ حاضر بودند از خوف جان گریختہ خبر بختہ اش برود بخت خواجہ سراسر
فوج خود را تہا تہا تہا کردہ با و سد بکینی تیار و مستعد حضور آ صفت الدولہ استمظان الہاب کہنے را با بانگ فاصلہ از غیر
آ صفت الدولہ توقیت فرمودہ اورا تہا گذشتہ کہ بحضور و داد ہم درین سکر مسلح و پیران شمشیر کشیدہ آمدہ آداب مبارکباد
تقدیم رسانید کہ دشمن دے نعت را حسب الامر کشیدہ آ صفت الدولہ بر جان خود ترسیدہ گفت شمشیر کشیدہ چرا آمدے کہ مرادہ
من دارے گفت چہ مجال کہ داعیہ ملک مرا سے راستہ باشم گفت شمشیر دور کن آن اجل گرفتہ شمشیر را درازداشت چون
بے شمشیر ماند آ صفت الدولہ بمر دم حاضر اشارہ نمود تا بکشد حسب الامر او ہم ہمان نفس سرور پے مختار الدولہ گذاشت عمو
یا خانوہ سے کہ او میرزا سے کلان شہرت داشت و اکثر در حضور آ صفت الدولہ سے بود و بعد گشتہ شدن بخت در رسیدہ اورا
مقتول دیدہ و تہر کشہ براسے حفظا کہ و سے خود تیغ کشیدہ گفت اگر سکے متعرض من نباشد مرا ہم با سکے تہرے نیست مضافاً

یہ خود ترمید و گفت بیرون رکھی رہا تو کاری نیست ادبیا نگین گفت کہ اگر او برو کسی با او متعرض نشود او ہم شتم شمرده در رفت چون
جراتی داشت کسی ہم با او دنیا و نیت میرزا سادات علی بجز و اشتراک نشسته شدن مختار الدولہ خود را بصلاح و بران کراستہ بر اسب خود سوار گشته
تا بنجیر گسائیگان کہ سالاران عمدہ لشکر بودہ اندر رسیدہ تمام شدن مسنت خواجہ سرا شنید چون باین ہیأت برآمدہ بنام و انگشت نما شدہ بلور
برست پا چہ گردید کہ چہ کند مقدور تا بخت بر میرزا مانے آصف الدولہ داشت نہ یارای ماندن ناچار از گسائین استمداد نمود کہ اگر رفاقت
کنے برادر را برداشته کار از پیش سے بریم و تراور ملازمان و درجہ اسطے خواہد بود گسائین جرات یافت چون میرزا سادات اسطے از
نفرت گسائیگان مایوس گردید اسب جلد گامے درخواست او داد بان سوار سے خود را کہ بے جہل کردہ رفتن متناہیت سبکبار
جلد گام بود و تیار کردہ فرستاد میرزا سادات اسطے بر او سوار شدہ با تفصل حسین خان کہ تا لیل و درجے و مجلس بود و مدد دوسے
از رفتار در رفت بدون مزاحمت سالما از حدود ممالک آصف الدولہ گذشتہ در حدود میرزا بخت خان رسید و انفقار الدولہ
بخت خان بہادر شنیدہ بقدم نیاز مند سے استقبال نمودہ ملاقات فرمود و با احترام و عزت آوردہ در خانہ خود جا سے فاد
و ملاقات چند برائے مہاشا و مقرر کردہ چند ہزار سوار و پیادہ بر نفاقت و ملازم گر تائبہ اندر آمد و رفت و ملاقات نہایت پاس ادب
مہر سے داشتہ آمدن میرزا سادات اسطے را بنجانہ خود کہ تر سے خواست اکثر خود رفتہ در نہایت فروتنی و تواضع سلوک
سے نمود و اگر احیاناً میرزا سے مرقوم بناداش سے رفت تا سر دروازہ استقبال نمودہ آوردہ بر مسند خود سے نشانیہ
و خود با ادب و فرو تر سے نشست :

ذکر مقبور گشتن محبوب علی خان خواجہ سرا کہ اطراف شجاع الدولہ حاکم
کوٹڑہ و اٹا وہ بود بہست کپتانان انگلیشی حسب الامر آصف الدولہ مجبوراً عقل شور

سرواران عد شجاع الدولہ بلا حائلہ این حرکات و اذنیاع خاطر پریشان و ہر یک بد گمان گشتہ چارہ خود جستن آفا زہنا و نہ اما چون
در ہندوستان الحال تو کر سے فائدہ و سردار مقتدر سے ہم چنانکہ صاحب عزم و جرات و سپاہ سے دوست عالم سے بہت
باشد در قطر سے از اقطار پیدا نیست تا چارہ بمہاشات سے گذر آیند نہ ازان جملہ محبوب اسطے خان خواجہ سرا سے کہ اندک ماہ جرات
و غیرت و ادب و ہشما ہدہ الطوار صاحب زادہ خود حیران بود کہ چہ کند اما فوج و اسباب شایستہ ہمراہ داشت مع سوار و پیادہ ہا سے
برق انداز چہ تہا فتنے جمیت وہ دوازہ ہزار کس با او بود و در طرف کوٹڑہ و اٹا وہ کہ بعد و ممالک مہر سے التعلال دار و حسب الامر
شجاع الدولہ بکڑ و ذمارت در کمال سطوت و اقتدار سے گذر آیند آصف الدولہ را استیصال افواج ہلہا سے او ہم در خاطر گذشتہ
را عینہ آن نمود کہ او بطر نے بدر رفتن نیافتہ مشغول گردود با بعد و دوسے در حضور آمدہ حاضر باشد و نیز باین ارادہ سے پڑہ
سے خواست کہ اگر آصف الدولہ ارادہ خود اٹار کند آن زمان بناچار سے تنگ تنگ حراسے بر خود گوارا نمودہ بڈ و انفقار الدولہ
بخت خان بہادر ملحق گرد و آصف الدولہ با ستر جان بر شش مشورہ امر ذکر نمودہ فوجے از ارباب انگلیشیہ بسر وار سے
کپتانے چند باین کار مین نمودہ مخفی از اغیار روانہ نمود و سبب بر کنن افواج لازم خود از پنج دین آنکہ چون آسایش
حوس و روز و شب مشور با معاصیان خود بود و از ہمار سے کہ غیر باز سے طفلانہ شل پنگ پرانے و مرغ جنگا نے
و چو پڑ و اشال زکات باشد نہایت نفور و بیزار است سنے خواہ کہ ساتھ بلکہ آنے وجوع بکار ہی ریاست و سردی نماید و اگر
واسپیر سے چارہ نہ اندر و نیز از اشغال با مو غلیبہ و فکر بلج و معاجبت بلکہ دار کان کار گزار ہو شیار و استملع حجاب و سعال آہنا

و ملاقات و محبت باہر کے از ملازمان و تسلیم و بوجہ آفتاب صفت الدولہ یا انکھ اعمال النور و کماورہ و آلام بنا بر راست است اما کمال
 انور نہ کورہ برادر اگرچہ آنے ہم با شرمناست و دشوار و از جملہ منہ مات بلکہ محلات است و انگلیشیان راستہ دانکہ و وجودش من سردار
 بے آزار و منتظر داشت راستہ باہر ادا من از من ہرگز و خواہند بود و بہتر آنکہ زمین ملک دار سے بہت آہنا سپردہ فارغ انبیاں بسیریم
 و انصاف انگلیشیہ کہ نہایت فطن و ہوشیار و آئے الحقیقت و وجود جنین کے راطیفہ ضعیف و نعمت غیر مترقبہ شمرہ و نخوے ناخوش
 خواستہ ادراس انصاف و مطلق انصاف داشتہ اند و کار سے بااد و اتہار عزیز او نہ اند بلکہ آفتہ رکرا و مصفا جان مرغوب ادرایا بد
 میا داشتہ راستہ و خوشنودش سے وارندہ دیگر کل محالات ماسے و لگے و آتفاش مع افواج و آراستن اسباب مسدوب
 در قبضہ اختیار خود داشتہ در پر وہ نام از مالک ملک و فوج و خزائن و جمیع کار خانجات و اسباب و آلات مروب خود اندہ حسن
 اتفاق آنکہ طریق ہمدگر را مستقیم سے شازند اما خانہ شجاع الدولہ و دیگر یا دیگر ادراسے عظام و درین ایام تا حکم مقام سلاطین ہند و خانہ دیگر
 مردم و عمدہ و عمدہ زاد ہاے این مملکت و مسید بود و مسکن و ادا سے بعض از ازل و فوج کہ مصاحت آصف الدولہ وارندہ اندہ اثر سے
 از ان بزرگواران بلکہ اقربا و خویشان شجاع الدولہ و صفدر جنگ و بہر بان الملک پیدائست جائیکہ محبت سے ہزار سوار ہزار و پنجاہ
 شخصت ہزار زیادہ برق انداز چایک دست و ہزاران عمدہ ہاے ہانام و نشان بودہ اند و نجار و مشاعران ہر پیشہ در کمال رفہ
 بے وسواس و اندیشہ ہمسرے بردہ لشکر او ہمسرے ہا سوار اعظم شاہ جہان آباد و مہور سے ان داشت اعمال شملہ و یران
 و مغلو کے چند خستہ و حیران و پریشان افتادہ اند و عمدہ دیگر رفہ و جاہ و دار و پیدہ ہاے ہمسرے چند اند کہ در غیر این زمان تو کس
 دوسرہ و پیدہ سردار و فخر و اعتبارستان بود و فیلیان و اقربا سے آفا و کما ان و انکار و فخر و اعتبار و ادا سے الالبصار القصصہ
 اکتانان تو کور ہاے چار پیشہ جہاں رفتن طرف و دیگر شل مسافران کہ از ان راہ گذرند متصل بمہمکہ محبوب سٹے خان رسیدہ قاصد
 ملاقات با دوشندہ اذین مضائقہ کردہ ملاقات نمود با ہمدگر دید و باز دید محل آوردہ معلوم نیست بچہ تقریب بنا سے در و دیوار ہاے
 گذاشتہ آمد چون محبوب سٹے خان داخل دارالحکومت خود گشت و فوج و توپ خانہ را بہر و ن شہر در مسکرا داشت بعد سپاہ روز
 اکتانان فوج خود را از خوشب در کمال اخفا راستہ توپار اہضابطہ جنگ درست داشتہ از جائیکہ لشکر داشتند کہ چیدہ اول
 صبح صادق بر سر مسکرا محبوب سٹے خان رسیدند مردم آجاکہ خبر از جائے و کار سے نہ داشتند کہے بر اسے تفاسے حاجت رفتہ و کما
 در خواب غفلت خفتہ گر عمدہ و سے از لشکر ہاے شہر سے کہ عبارت از سپاہانان بیدار و تیار اندہ بلکہ سے خود استادہ بودند
 بضابطہ کہ دارند استفسار و مزاحمت نمودند افواج انگلیشیہ اطاعت نکردہ متصل بہ پلہ لشکر رسیدہ استادہ بعض از سرداران
 در میان مسکرا آمدہ گفت کہ باہر نے سے رویم از میان لشکر کہ راہ آنجا فریادین نیست خواہیم گذشت مردم لشکر مخالفت نمودند
 ہینا نشیندہ بر فراش پیش آمدند مردم لشکر محبوب سٹے خان کہ تیار نبودند بجز و یک لشکر جہاں بمبار و مجروح و باقی انان کان
 شوش گشتہ راہ گریز پیش گرفتہ و توپ و ہندون و اسباب آن بقبضہ سرکار آوردہ اسباب سپاہیان ہمارت لچہ ہاے لشکر
 رفت محبوب سٹے خان این ماجرا شنیدہ و بکار خود و بارانہ چون عنالملاقاتہ عمدہ پیانے شدہ بود و بغیر ورت از اکتانان تو کور خستہ
 گرفتہ مع اسباب خود بہت آصف الدولہ رسیدہ کہ ہمین صورت سے خواست بعد رسیدن مشغول عواطف نمودہ و جے
 بر اسے اومین داشت و لطافت سٹے خان خواہہ سہلے کہ اوم ہم باصلاح کیدان بلکہ مالک یک برگیرہ بود کہ عبارت
 از پارچہ پٹن است دوسرہ پٹن ہزار داشت بیشادہ و این حالات قاصد رسکمار سے خود گشتہ راستہ ہاے ہر شہر
 سے جہت چون ہمیشہ مودہ بود کہ توفیجہ از سرکار شجاع الدولہ در حضور پادشاہ شدہ و شغفہ ہماے این کار تجویز شدہ

اور ہمیں راغبیت شمرده کار سازیم بامردم و اوہ قیضائے آنجا گرفت و محض و پادشاہ رفتہ بامیر زانجٹ خان ذوالفقار الدولہ و دیگر اعیان
آنجا ساختہ الی الامان کہ ادا اسطو نو دینج بجز سے از ماتہ و دوازدم است بسیر بر دین در آنجا منتقم سے جانہ و ہمداران ایام برادران
مختار الدولہ کہ در کمال اقتدار بودند بسبب بیچ کار گیا معدر امر سے مگر دیدہ مقید شدند و اموال و اسباب آفات اموال مختار الدولہ بنہبط
سرکار و آمد برادران اوس بعض ملازمان و قاتلش با نواح شدہ ائمہ متلا بودہ آخر الامر سرکشگار سے یافتہ و بر اسے سپر مختار الدولہ
و دختر او و زنی کہ از بے اعلام او بود و جاگیر یک لک روپیہ سالانہ تقریافت ہنوز رسید محمد خان و سید معزز خان اسیر دام بلا بودند کہ قیض
بحسب تقدیر وارد لکنؤ گردید و در ان ایام آصف الدولہ کحل اجتماع و مسطر جان بر شتو و غیرہ اصحاب انگلیشیہ ہمہ در آنجا اقامت
داشتہ غیر از نو اب یکم زن وزیر المملک صفدر جنگ جنت برہان الملک و در شجاع الدولہ و بہو یکم زن شجاع الدولہ و دختر متوکل الدولہ
محمد اسحق خان سباد کلان کہ بنا بر عدم موافقت با پسروہ و الفت و انس فیض آباد بدیوت آنجا کہ ساختہ و آراستہ شجاع الدولہ
اندازان مکان نجیبیدہ در ساکن خود اقامت داشتند

ذکر درو و مسودین اوراق در بلدہ لکنؤ و فیض آباد بحسب اتفاق

مخفی نہائیکہ تولد فقیر و سکن آباد و اجداد پدر سے وادر سے وارا تخلصہ شاہ جہان آباد است اجداد پدر سے این بے مقد ار سادات
بنے حسن از اولاد و ابراہیم لقب بلطاجار اند و این ابراہیم از اجلہ سادات کرام و عظام عترت طاہرہ است یکے از اجداد
فقیر بعد انتقال از مدینہ طیبہ و رشد مقدس رضو سے طے مشرفہ اسلام کئے اختیار نمود از ان باز متوطن آنجا بودہ اندیکہ ایام از ان
مکان ملائیکہ آشیان دارد و ہندوستان گردیدہ و رہے و بعد در شاہ جہان آباد متوطن و در زیہ و اجداد وادر سے فقیر سادات
موسو سے اولاد و امام زادہ مائے مقدار سید احمد بن موسی بن جعفر علیہما السلام مشہور بحضرات شاہ چراغ و متوطن در ملک
شیراز اند و از فاض الافشارش و شیراز نہایت سرف و مطاف و حاجت روا سے اصناف خلایق است و کرامت بسیار
و فرق عادت بے شمار از ان آستان ملائیکہ پاسبان کبریات و مرات پیرائے تمور یافتہ و سے یاب چنانچہ نور بآزان
آن رواق بن الافاق از نہایت اشتہار از اتفاقا و غما رہے بنا زاست جد وادر سے فقیر سید زین العابدین عسمر زادہ
مہابت جنگ بود بعد انتقال آن مرحوم والدہ اوینے جدہ وادر فقیر مہابت جنگ حسب الوصیہ مرحوم مرحوم مہبت در کندی
والدہ فقیر نمودہ ازین کار انفرار غ فاطمہ حاصل نمود چون سید مرحوم مذکور پس از کشتہ شدن اعظم شاہ ترک نوکر سے نمودہ
مادام الحیوۃ متز سے بود و بعد کندی سے والدہ تا ہفت سال دیگر بہر صورت گذشت درین ضمن تولد فقیر و رسال جہلم از ماتہ و از ان
بجز سے در بلدہ شاہ جہان آباد و سے داد و پس از دو سال دیگر برادر و سے فقیر سید طے نئے نیز با بر مہبت سے نمود و فقیر
و رسال نجم از غریبک خنام و برادر مرحوم رسالہ بود کہ خیرت زور آورد و جدہ والدہ جمیع اولاد پسرخود را کس ہر دو و مادہ ہمارہ
گرفتہ و خانہ سے را فر و ختہ از شاہ آباد بر آمد و خود را در شد آباد بنجالا کہ مہابت جنگ بر فاقہ شجاع الدولہ ناظم صوبہ مذکورہ
ہما آنجا اقامت داشت رسانید و اولاد پسرخود را بدست برادر زادہ خود مہابت جنگ سپرد و بعد چند روز مہابت جنگ بیاد سے
اقبال نظامت صوبہ عظیم آباد یافت والد مرحوم بر فاقہ او در بلدہ مذکورہ رسیدہ و توطن گزید از ان زمان اسے آلان
کہ سال نو و نجم از ماتہ و دوازدم ہجرت است درین مکان این وقتا سے یکام و آرام و بہرمت و اقسام نگاہ داشتہ بہت مملوک و
محلات مملوک و انفقہ بقدر قسمت کہ در ظاہر بسبب فقر ان پناہ مہابت جنگ میسر آمدہ و در بقعہ تصرف و اوقات در گذراست

در نہ ہست و در ہستم زمانہ و دوازدم ہجرے نبوی فیر مہیب خندان عالم زمین دار سے کہ مہربان احسان تبار سالہا بود و از دایم
منافع و مکیسات ہاشتم خسارہ مبلغ پنجاہ شست ہزار روپیہ کشید و اسباب خانہ وزیر و ظروف ہمہ را فروختہ دے و دیگر ہزار و پست
سود سے از مہربان قرض گرفتہ از ہمدہ عثمان برآمد و دست تقاضایان خصوص عفو نکاست کہ بے موجب کھنٹن ملتہ از رزہ
خاطر گشتہ در مقام عداوت بود و نہ مہربانے یافت و حاصل اتفاق کہ بعد عاش منحصر بہمان بود و بجایہ ادا آئے قرض تقریر یافتہ
حوالہ مہربان شد و اسے براسے عاش و تحصیل وجود آن ہر چند اقل قلیل باشد از بیچ سود نظر بود تا آنکہ مہربانے عالی قدر راسر
احسان امیر الدولہ جل کا ڈر و مبارک خجنگ کہ در زمرہ انگلیشیان مگر در قواع انسان درین جزو زمان مثل او براسے فیس دے
نے الحقیقہ براسے جیج آشنایان مگر بلکہ مہربان دیگر سے معلوم و مشہور نیست بقلعہ دار سے چناؤ کہ از قلعہ متینہ مشہورہ متصل
بنیارس بر لب دریا سے گنگا واقع است از کلکتہ نامور گشتہ بنیم آباد رسید چون با فقیر از سابق رابطہ سرفت و آشنائے داشت
بملاقاتش رفتہ احوال فقیر دیدہ و شنیدہ نہایت مانت نمود و فرمود کہ چون در بنیال محال کار سے نہادی ہمراہ من بیاید اچھے میسر شود
باتفاق خواہیم خورد بندہ تکلیف آن شفیق از اعلان خیرت از دے شہر و ہر آیش گذرید و دے چندی رفتن او را ہی گشتہ
بقصبہ چناؤ رسید داخل آنجا بقدر معارف ضرور یہ اش ہم نمود اما فقیر را در کار ہا سے مائے آنجا محارم ساختہ نہایت رفت
و نہایت مہذول حال بندہ داشت بتازگے خانہ کہ کیاقت اتانت فقیرت اہل و عیال داشتہ باشد از سر کار خود راستہ
مادہ ہجرہ سوار سے خاص خود کہ بتناؤ فائدہ وسیع شکے بود و بنیم آباد فرستادہ و زاد لائق دادہ عیال مرا طلبید و دے صد روپیہ
لقدہ دہر ہا سے بنام اطفال مقرر فرمود و شروع کا فور سے وغیرہ ما یحتاج را بنجانسان خود فرمان داد کہ انچہ مراد کار باشد
بلا پر سش رسانیدہ باشد باین حال کمال احترام و ملاقات و دلجوئی ہمہ اوقات نمودہ و فقیر را خوشنود سے داشت چون
سید انت کہ داخل قلعہ دار سے معارفش و فائے کند و شنیدہ کہ ازواج آصف الدولہ کہ بداد انگلیشے مودب است سر دایہ
از قمرہ و نہ بیت و دیگر سے آن داراستن اسباب و ہر یکہ مناسب خوج مذکور باشد برآید نہاد و چنن قرار یافتہ کہ کرسٹ
از قمرہ انگلیشیان بر شے آصف اللہ و ہرین کارمین شود و چنن مذکور ما کہ ددان وقت کرنل بود بنما کر گشت کہ اگر این کار
بنام او مقرر شود مناسب است و خانے از فائدہ و طریقین خود او بود لیکن چون با سطر جان پر شتو آشنایان و خود اظہار خواہش
این کار لائق سے داشت با فقیر درین خصوص استشارہ نمود و فقیر گفت کہ خطا پارش فقیر بنام انگلیشے کہ او با شتا آشنا
باشد نوشتہ بیاد و تانیدہ بتقریب تحصیل کار ہا سے خود را بنجا رود و بواسطہ انگلیش کتب الیہ با سطر پر شتو ملاقات
نمودہ تقریب این امر با حسن وجہ بدون اظہار درخواست شمانیدہ باشد کہ حسب خواہش سلسلے میسر آید پسندیدہ فقیر را مرفض
نمودہ فقیر اہل و عیال و اکثر رفقا را ہما نگذاشتہ با خود دے از ہر اہل از قصبہ چناؤ کہ کوچیدہ عازم فیض آباد و کنوینس و دیگر چن
بلکہ جو چنور در راہ واقع است عبور فقیر بہ بدہ مذکور اتفاق افتاد و عیت فضائل و بزرگواری سے برگزیدہ حضرت باری الیہ السلام
البر سے عمایس بالحر سے مولانا محمد السکر سے روح اللہ و حظ از دے ماسا سواد و زبان بے بیضاغت سادات اندو بود و در قصبہ
چناؤ تلمیذ سید آں سید سید مولو سے فخر علی آید اللہ فائے بلطفہ آئنے و لیلے بتقریبے وارد و فقیر در خدمت او سفید
بود و آں بزرگ والدہ در مان از زبان او بہ سبط بیان شنیدہ و از دے ملاقات آن صاحب مقامات و سادات گردیدہ
بہت شرم رسیدہ و وساعت کامل شرف حضور او مشرف گردید و حسن میانش را کہ علیہ التفصیل فضائل او بود و گوش خود
شنیدہ بہراتب زیادہ تر از انچہ سے شنیدہ بنیم خود دید چون ذکرش درین کتاب بطریق جزک واجب بود فقرہ چناؤ داخل

آن نجمۂ خصال بزبان قلم دادہ بعد ازین شرح احوال این سفر صافات اثر خواجہ محمود

ذکر مجملہ ازاد صافات عنوان صحیفہ حق گزینیہ و بیابانہ کتاب راستے و راست بیانیہ مجموعہ
فصل و دانشورے مولانا محمد شکرے روح القدروہ واصل الینساقوہ ۱۰

از صافات کرام و ایمان ذوے الاحترام شہر جو پنور است نظم بود آن سید ستودہ خصال ۱۰ راسخ العلم متقن النہال
گردہ از علم خویش اخذ کتاب ۱۰ نہ غلطی ان ذکا بباب ۱۰ منتقش را ز دار علم و حکم ۱۰ در اشارات او شفا دغم ۱۰ و غلت
او صافہ الذوار ۱۰ منتقلہ ز دماغ اسرار ۱۰ در جامعیت انواع علوم ۱۰ اصناف فنون ۱۰ وید اعضاء ۱۰ در حسن بیان و
طلاقت لسان فریاد و ارمدہ المر با فادہ ۱۰ و نافذہ علوم اشتغال ۱۰ داشت و بہ تعلیل از وجہ معاش قناعت ۱۰ و زبیدہ ہمت
بہ زیادہ طلبی نگاشت دہر چکر تحصیل اکثرے ۱۰ از کتب متداولہ بطور یکمعمول ۱۰ و متعارف بین الناس ۱۰ است نکر دہ اما بکار
طبیعت و صفا سے قرینت و شدت غیرت عدم فہم مطلب با ستند اوادار کا منہ فطیہ دمواد سے بیات ترکیبہ مطالعہ
کتب نمود و در جمیع فنون معقول و منقول و قدوع و اصول بہ تجربے تمام دقتے ملاکلام بہر سائیدہ مفصلات و شکلات ہر فن
را بہ نحوے بر صغیر تقریرے نگاشت کہ تشلیک ہیج مشکاک را دوران دیاختے نے گذاشت طلبہ علوم دار باب استدار از ہر پار
دور و نزدیک بجدتش رسیدہ استفادہ میکرد و نہ حافظ نگار من کہ بکتاب زلفت و خط نہ نوشت ۱۰ و بغیرہ مسئلہ آموز صد مدرس شریف
از علوم رسے در گذشتہ مقلد وار پابند عادات و رسوم بنود شیوہ اش تجرد غشی و پیشہ اش خود شکستہ بود و نہ خود فرد غشی
حافظ غلام ہمت آنم کہ زیر چرخ کبود نہ ہر چہ رنگ تعلق پذیرہ ازاد است ۱۰ اشتیاقش بتدریس کہ بہترین اشتغال ظاہریہ
و خوشترین وسیلہ ستر احوال باطنیہ است محبت اطاعت امر سرشش بود و بس شیخ بہمانے حدیث علم رسے و در خرابات ۱۰
براسے رخ چشم بہ سپند است ۱۰ و طور آن بگاہ باطوار فضلاء سے این زمانہ ناہنجو دلا حد دل من از ہمہ خوبان ترا گرفتار
است ۱۰ و خراب طور توام در نہ حسن بسیار است ۱۰ و اظہار خدمت را از جملہ رذیلے سے اکھاشت دہر حسن را کہ باعث محبت
و محبت گرد و بدتر از سید سے پداشت عورے حسن عبادات را برقع لیان زدن ۱۰ و نہشتے اعمال را لایع و قلم داشت ۱۰
با فضول نا آشنا و از سموت دریا بے میرا گاہے برز بان شعیب کے با منتقے چہ مراحتہ و چہ تصدیقا و کنا ۱۰ و نہ فرقتہ اگر
کے در خضرش باین قسم سخن آغاز کرے از سمت غلطہ کہ داشت مرہ کا منہ مکر دے بل نہ جو عیکہ براو گر ان پنا دے
بجدیشے دیگر پیوستے خاقانے خوش خلق چو مشک چینی از علم ۱۰ پر مغز چو جوز ہند سے از علم ۱۰ و روزے حکایتے
۱۰ کہ نہ از حسن تقریر دوست سے فرمود کہ مرا بشیخ صدر جہان عرفت میان اکنون کہ از عالم ندر سین و فضلاء سے وقت خود
بود و در فن معقولات و مناظرہ و ستے تمام داشت اما بنا بر ابتلا بہ یلکہ تعلیم و رقبہ تصعب بودہ را د بطالت سے پیو و اخلاص
بود و ایشان را نیز نظر شفقت برین زیادہ از اندازہ روزے در خانہ ایشان نشستہ بود و کتاب فوائج میر حسین میہ سے
غلیظہ اگر مرد دست داشت چوں تشیع من خاطر نشان شان بود مرا فاطب ساختہ گفتند کہ بیایید ما و شما مناظرہ کنیم تا معلوم شود
کہ ذہب سنے حق است یا نہ ذہب شیعہ از انجا کہ ایشان در علم و فضل و ہم درس و سال ازین فسخون تر بود نہ کمال
ار ب عرض داشت کہ مرا چہ یاراک با شما مقابلہ علیم و از راہ مناظرہ پیش آیم باز ہمان سخن آغاز کرد و نہ بدستور عذر خواست
باز ہمان نوع گفتند و مبالغہ و ابرام از حد بدتلا علاج شدہ گفت ہر چند اشال مارا با اشال شما مناظرہ کردن سزا بہ است

لیکن بنا بر اعانت لمرنا چارم پس سے گویم کہ ثبات حقیقت احد انفریقین از آیات کہ کم آئے و احادیث حضرت رسالت چنانکہ
 کدول اجمال ذود جوہ است و ثانی احتمال و شیخ و اخترع و تاویل و ادو غاسل از صوبہ تہمت و عار تسن و قنبح برین است
 کہ افضل الناس بدرجہ ابو بکر بن ابی قحافہ یا علی بن ابی طالب علیہ السلام افضل راولا پرست از ماہ افضل اولائخن و ربابہ
 افضل کثرت یا قطع النکر از آیات الیہ و احادیث نبویہ با فضیلت ہر کہ افضل باشد اشکار و پیدار و دوپس سوال سے کہ تم کہ وہ عالم
 بسیار چیز ہا است از صفات و عادات و صفات مخلوقہ نسبتہ و خست و شرافت کہ امیکے ازینا ماہ افضل و اشرف تواند
 بود و از تامل اندک در جواب گفتہ کہ صفت علم اشرفن واسطے و افضل دایمہ است گفتہ کہ در واقع چنان است کہ صفت علم افضل و
 بہترین صفات است و کسے اشکار آن نتواند کرد اما علم ہم مختلف است و بحسب مخلوقات و موضوعات متفاوت و در خست
 و شرافت کہ ام علم بہترین علوم تواند شد تامل واسطے کہ وہ گفتہ کہ مرفہ اللہ و علم بصفا اللہ گفتہ کہ از علی بن ابی طالب بنین
 خطبہ در سائل و اقوال و معرفت و توحید و صفات بارے جل شاد کہ اگر کسی از انسانین شریف رسید و باشد منقول است
 و از ابو بکر بن ابی قحافہ اگر چیز سے درین باب منقول باشد ارشاد شود تا مینما سوزد کہ وہ آیہ یس کہ ازین سخن شنیدند
 سبب تکبر و زہد و بعد از دیر سے قطع کنان سر برداشته و دست بر زانو زدہ خوانند تا العزیز من درک الادراک این قول ابو بکر
 بن ابی قحافہ است و متاسف شدہ گفتہ حیف کہ تا این مدت درین جہالت و غفلت ماندم لہذا حقیقت کار آگاہ گشتیم
 الحمد للہ کہ بدست محبت شہادت یافتیم واللہ العالی و سید و ماما کہ از نتائج طبع آن سید و الاحام است بطریق تبرک ثبت افتاد
 با سبب علی تادر قل کفی شافتمہ ام از طے جڑے یافتہ ام با سبب کامل جبکہ سوز و گویہ جفا نیست و سرود و ولایت
 و غایت و با سبب شہاب خان گل شہنم زدہ شرمندہ ازان گلچہر است و شہ خوبان عرش آب بر سے ہر است و عمر
 شریفش از ہفتاد و تجاوز بود و در سنہ یکہزار و یکصد و نو و ہجڑے عالم جاودائے رحلت فرمود و اللہ بمفہمہ تاریخ وفات اوست
 حشرہ اللہ مع آبائہ الکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

رجوع بکر سعادت اشکر بوسیلہ آن ازین سید عالیشان سعادت اندو ز ملاقات ظاہر بود

تہہ در کشور رسیدہ و ہا سطر بر شتو ملاقات کردہ جو سے کہ مناسب دیدہ نکور خوب سے کرنل دریا دل نمودہ لیاقت این کار
 و رذات ستودہ آپائش بر او حاصل کردہ و نام او با صفت الدولہ ظاہر کردہ کجول کلکتہ نویساند یا سبے و تجویز دیگر سے
 از صاحبان کار نکور بکرنل مرقوم میں شہ چون تجویزین کار بنام او در کونسل پذیرائے و حکم کرنل گاڈرڈا امدار یا شت سطر
 جان پر شتو فقیر را برین خبر آئے داد فقیر خوشنود شد و ہر دوسے از کشتو سعادت نمودہ پیش از درود و خود خطہ متھن این خبر
 بکرنل نوشتہ فرستاد اما اورا قبل از درود خطہ احترام کونسل رسیدہ آگے دست داد مقبض سے شفقہ کہ ہر احوال فقیرداشت
 شتے ملازم خود را بہر کار ہا بکر سوار سے و کشتہ بنا بہر گل اسباب ہر اسے آوردن عیال بندہ و چنادر گذار شتہ و تاکید بسیار بہ ہنہو
 خود از راہ شتے بر ڈاک روانہ کشتو کہ وہ خطہ متھن این احوال و اخبار کوچ خود نوشتہ مصوب ملازم سے چالاک بر اسے
 خاکسار فرستاد و راہ ہر جا بہر خود بود و فقیر قریب بچہ پور خطہ خبر یافتہ عیال را ہمراہ گرفتہ باز بکشتو برگشت و تہرب بہ ہنہو
 بود درین عرصہ چارہ ماہ کہ عبارت از یک سال و دو ماہ ہست و بندہ در ان مدت با آن عزیز قدر شناس جوادران ہا و ہا

مرعیت بے حق و ہزار روپیہ نقد باقی فرمودہ کمال تواضع و فروتنی در ملاقات و تسلیم و دلجوئی فیہ بنمود و داد و مدار مفاہت بنہ بنہ بود
لیکن نقش او در آغا دوست نہ لکشت ستر مد لٹن کہ بر ستر پشتو بکار ناخج مقرر گشت و کرنل مذکور امید اتفاق و اتحاد و از ویسار شد
بجسب اتفاق کرنل راوتے کہ از ستر مد لٹن بود بھل نیامد و صحبت فیما بین ہمدیگر نہایت ناچاق شد بندہ و را بہتدایمان احوال صحبت
این ہر دورہ یافتہ با جبار مرض گشتہ بظیم آباد آمدہ

ذکر معاودت ایرج خان از نواح شاہ جہان آباد و قنولیش نیابت آصف الدولہ باد و فی الحقیقہ نظام
یافتن خانہ آصف الدولہ و پیر و نمودن ایرج خان جہان فاسنے را در اندک زمان و ہر صہ
آمدن حیدر بیگ خان کابل و حسن رضا خان و معزول شدن ستر جان پرشتو و آمدن ستر مد لٹن بجای او

تغیر دل کہ بلکہ رسید معلوم شد کہ قبل از درو این اقل الانام بعد مقتول شدن مختار الدولہ چون کسے فائق نیابت دران قدر مد
بے حد و حصر نظر بنویسند و رت رجوع بایرج خان کہ ذکر بدر فتن او بعد انتقال شجاع الدولہ بیانہ جواب و سوال حضور قوم شد
لازم افتاد و آصف الدولہ در قائم استمال و دلاست مقصن طلب بنام او بتاکید بسیار نگاشت چون او را بر عمد و قول صاحب زادہ
اتحادی بنود از ستر جان پرشتو کہ دران امان مدار علیہ ملک و زیر بود استہامی خط طلب مقصن نمود و پیمان حفظ آورد و جان و
انوری کہ خاطر نشان داشت نمودہ نوشت کہ تا عنایت نامہ ساسے نہ نہاد آمدن نمی تواند چون نوشتہ ستر جان پرشتو صاحب طلب
اور سید قاصد کشتوگر دیدہ بود و در منصب نیابت و اختیار و جمع حالات سراسر از در بنیابت خلعت فاخرہ و فیصل و پانے جہان دار
و نوشتہ دیگر مراتب امارت ممتاز گشت بنا بر اینکه با اتباع و اقارب مختار الدولہ سرگراںے و فکر تدارک برچے و اجبے اوقات
و حکمرانے او داشت سید محمد خان و سید منور خان ہر دورہ برادر مختار الدولہ و بنیے متددان ایمار امور و عتاب ساختہ دینے مست
مقید نگذاشت و انواع تہذیب و تفریبات برآمنام نمود ہر چہ توانست از دست شان کشیدہ گرفت فقیر ہم پاس سادت و از نگ
خانمان مختار الدولہ شہزادہ از سادات طباطبائی عمامہ این کمترین خلق خدا بود کوششے برآے آمنام نمود اما چندان سودے
بنود بدو محفل آلام و شاہدہ انتقام ایام دولت ہر کس رہائے یافت و دگر روپیہ سالیانہ برآے سپر مختار الدولہ مقرر گشتہ و اما
باگیر بقدر محفل یافت دہر و دربار آن مقتول گاہ گاہ باریاب کورنش آصف الدولہ سے شد نہ و اکثر در خلوت و از روئے دیگر
محدثے خان ہشیر و زادہ مصطفوی خان کہ عمر زادہ مختار الدولہ و در زمان اقتدارش عروجے داشت با فقیر از غنیم آباد
کہ ہنگام دولت ماسے جاہ و وار و بلکہ مذکورہ گشتہ تا بعد ہمارا چہ شباب راسے عامل و متعہد پر گشتہ ساندو و بلکہ بود نہایت
آشنائے داشت درین وقت کہ فقیر بر فاقہت جرنل گاڈرڈ و دارا جانشہ در دستے و اختلاط کشادہ آمد و رفت بسیار
سے نمود و دست و پانے میز کہ بجاسے و مرتبہ بر سدازدانست و بے شورے برادران مختار الدولہ و خواہہ سراسے مختار خان
پیشن واصل باقتضائے تقدیر فاقہء بران مرتب نشد فقیر ملاقات آصف الدولہ آمد و رفت کمر برد و دست خانہ او را
صحبت و در خلوت و غیر خلوت میسر آمدہ و در ظاہر از شور بے بہرہ بنود و مطایب مضمون شعر مثنویے حضرت مولو سے
رحمہ اللہ قاسے سے نمود مثنویے چشم باز گوش باز و این زکا و خیر و ام از چشم بندے خدا نہایت بصیحت از ازل
دلوای مائل و اگر احیاناً دران زمرہ بنیے ہم بود و یا چے منشی از ازل ہم نازل و غیر از لوب و عیش و طرب بکار دیگر
رغبتی ندارد و از کتاب علی کہ مردم اور ابان تم سے نہایت و آضا شہنشاہ اثر سے انسان عمل ظاہر نیست بلکہ پر بیگانہ مینمایہ

نکاحی که بیرون اندازد و نیز اندازی تر غیب همان اردو بسایه مقرب برای استرغنی خاطر آفرینا غنای می نماید و هر روز از صبح تا شب از پاشنه سبزه رنگ باز و صحرایه بصحرای باقشاشی غنایان و بدیدر دوسر و در غل جگایند و غیر از این اعمال یا اشغال و کثرت غل پنج کور استغالی اندارد و در زمان حیات و اقتدار خمار الدوله سالار جنگ و ختری و از نبات خود با پیشش بایستد پیش آمد خوشبخت نموده بود و بدو کشته شدنش انکار آن نسبت داشت و صفت الدوله بماند بسیار درین کار فرموده سالار جنگ را باین امر و رضی مساجت و خود متصدی این شادی گشته بخوبی انجام داد و باین عمل هم نهایت رعیت دارد و در خانه متوسل او هر جانشادی شود و طریکی را گرفته و بطریقی بماند از عمده و اتباع کس را که او را داشت و قدرت فرموده و بشعش بسیار امر مذکور را با انصرام می رساند و کبار و در زمان ورود و غیر هم بخانه قائم خان فوج صابریل خانه حاضر شد و هم نشاء و سکه خانه او بود

ذکر امام بخش غلام محمد پسر پادشاه و اقتدار آن سفاک ابریم باقتضای دور فلک و درون پرور
 یکی از غلام محمد های کس امام بخش با هم کنایت شتاق و بد افتاد و انجام بود و در زمان صاحبزاده که آصف الدوله و در حیات پدرش اردو آقا کس خود که بخانه آصف الدوله رسید و نهایت مقرب گردید شجاع الدوله بر سر و راه آگس یافته و متناهی و مسلسل داشت بعد مدت بشغاعت اغفر نعمت از زمان آن بر آورده و اخراج نمود و گفته در فوج پر گشته ماند و سب بود و خبر اقامت خود با صفت الدوله سب نموده و بخبر و انتقال شجاع الدوله آصف الدوله پر و از طلب او بکایه فرستاده او را طلبید و درین اوقات که فقیر دار و گشته از زمان اردو نمک الدوله و نسبت یلغان خواجہ سرا سب بر تلجی تنگ با سب لازم سرکاش کس چل هزار نفر پیاده و چهار و پنج هزار بر تلجی سوار بود و اندر گزیده و با قدری سیداشت که محمود جمیع سرداران و عمد و ابو فقیر و دیگر روید و گفت گو سب ابو بخش خود شنیده و قدای می داد که نهایت پاجبی و در صورت و میرت زشت ترین مردم بود و یاقوت خدمتگاری که در و پیور و راه بایستد بشیر طر که از مفاسد می که صادر جمیع بود و موا باشد مفرح گران بود اگر راست پرسه هیچ و دهنه الحقیقه لائق و کان داری اخس تنگ و روشان لشکر اراذل حسن رضا خان نائب آن دریم و در امتب از اوسه تر سید عجب آنکه بعد چند روز از آمدن فقیر و آن صفت الدوله از مصاحبت او سیر آمده و در نهایت ذلت و خواری از ملک خود بدو نمود و راضی نموا که کس او را جاسه با براسه سوار می چار و بر جمیع اسباب او را ضبط نموده بر پهن پا و سر از خانه و ملک خود بدو ساخت باز خبر سب از و مسوع گشت و در دادن نه قنوه احوال آصف الدوله آنکه از ملازمان غیر اردو میبار که در و مشا هر خود خوا بد و از دشمن و در ملک و ما هم بر کسانیک دست بایز یک است بعضی کسان قبل از ورود و فقیر جماع و بدو اسب براسه و در و قنوه خود نموده و در باز رفت و رفت و در آن اژان حمله چند کس شکایه فقیر در کشت بود بدستش افتاده و چند روز مفید داشتند همه را بدو توپ پر ایند فقیر سبب سیاست آمانا نیمه قوم شد از و هم پانجا ششیر و العزیز الله الحیدر الجید بعد چند روز از ورود و فقیر گسین هم که سر و راه عمد آن سرکار بود قابو یافته و اسباب و سامان بدو رفت و بدو کثرت کثرت خان بهادر پیوست و چون قسم اکثر سب از اقربا سب بر آن الملک و صندر جنگ نیز در رفقه پناه بدو افتاد و بخت خان بهادر بردند

ذکر انتقال ابریم خان ازین جهان و بمسئله آمدن حسن رضا خان و خیر بیگ خان پسر
 روزی چند که عمارت از دوسه ماه پادشاه رخ خان کارگردار و مرج صهار و کبار و در بار آصف الدوله و مملکت مجر و کبار بود و اندک اختلافی در او بود و از جان بر شو و جواب و سوال داشت که صاحب محال و ملکی و بایستی کار نه اشت زریک

بابت قرض خود بخود نہ امت الدولہ و عوسے دارند اقساط آن بقدر کردہ از مال نقد گیرند و دست تصرف از ملک کوتاہ کردہ نیز و یہ شیخ علی
 مغفور موافق عہد پیمانہ میان کپنی و آن مرحوم بود بمثل آمدند و اگر قبول نمودہ جواب دسواے منظور باشم بندہ و صاحب
 در کو فصل گفتگو خواہد نمود و سطر جان بر ششوار طلبداشتن او نہ امت کشیدہ چارہ سے محبت تا چہ کند درین عمر مہر مادر التیہ
 بوضعت و بر دوت کبر از پیشتر داشت استہدار کردہ و بخر ہاست شفا شد و اندک زمانے کو یکماہ و چند روز با شدیان متبادلہ و جہان
 بے بقار پادرو نمود و فلک بھر سایندن ششے لائق نیابت در دل آصف الدولہ و سطر جان بر ششوار تسخ گشتہ و نفیس آن افتادند
 چون حسن رضا خان از عہد شجاع الدولہ فارغ و سطر جان بادرچے خانہ و اندک تقریبے داشت درین عہد تم تقرب بش از پیش مہر ساینہ و
 از حاضر باشان خلوت و جلوت و واسطہ جواب دسوال سطر جان بر ششوار و بجز نیابت ہر اسے اور خاطر ہائے شت اما ازین محبت
 کہ عاسے محض آرام طلب و عشرت خواہ و از تواریخ جواب دسوال مردم کہ لازمہ سرور سے و ملکدار سے است نہایت منزہ و دلکش
 امور تا سے مرتبہ آقا سے خود آصف الدولہ است او دو ہم استفا ازین امر سے نمود و دیگران ہم حیران بودند کہ از نیابت چہ کیست منظور
 است او متفہم سے آن امر سے توانہ شدہ این بچارہ را بر اسے چہ تصدیق سے و ہند خدا سے و اندک بجز سبب اسے سطر بر ششوار
 بران قرار یافت کہ نائب دیگر کار دان و معاملہ شناس بر اسے این نائب مہر ساینہ نیابت کل خواہ خواہ باین عزیز باید قبولی
 کہ داسمیل بیگ نامی منل ولایت ذاک از عیاران روزگار و نہایت دنیا دار و از آل آباد کردہ دران دقت پادشاہ و افواج انگلیشے و راجا
 اقامت داشت یکبار ذاک و دار و غلی ہر کارہ باد و جاسیس و طلبیدن اخبار شاہ جہان آباد و غیرہ جاہا از سر کار انگلیشے مامور بود
 چون با جید ریگ خان کا بلے سازش و طمع نفسے از داشت و او ہم با خانے سبز بر اسے اسے کاشت با سطر جان بر ششوار وقت
 ہمار سے ابرج خان تقریب نیابت بر اسے خان کا بلے مرقوم سے نمود و محض غماندہ این جید ریگ و میرزا انور بیگ ہر دو ہر ادر
 کا بلے زاوہ عامل پیشہ در عہد شجاع الدولہ شارب اکثر پرگنہ ہاسے صوبہ او بودہ اند اما در عمل نیابت محبت گیردہ با دوستان ہم آشنا
 بضر محض در عہد شجاع الدولہ بنا بر ہستے معاملہ تعدد مدت متعین و در کمال مشقت از محصلان شدید بودہ اند برادر کلاش خود در عہد
 دار و گیر مرد و جان بچنے مالگر اسے سپرد جید ریگ خان بسبب و حمایت بر شے از مقرران رستگاری سے یافت و ذرہ بودہ آنگہ
 بہد و بخت و اقبال بلیات ملک دو کردہ در دیدہ کرنے احمیتہ احوالت است حرج نمود القصہ ہر چند حسن رضا خان استیجاب
 داشت اما بر بہرے قسمت و فیض غایت سطر جان بر ششوار نیابت آصف الدولہ بنام او متر و جید ریگ مذکورہ نیابت حسن رضا خان
 میں گشتہ ہر دو بلیات فلاح فاعہ و جہاں واسطہ و ذیل تنہا و تدر مراتب امتیاز یافتہ جید ریگ خان یکبار ہاسے موجود ہست
 و حسن رضا خان کہ جایگزین کردہ بہرہ ماہ یافت عیش و عشرت و کمال خلوت و عتق شناخت و این بیت حضرت خواہ رحمہ اللہ اظہار
 بر خیز سانیاتہ سے پر شراب کن و دور ملک درنگ نہاد و شتاب کنن بظاہن حال خود شمرہ بر ظاہر منے اش عامل و از آمد و رفت
 در بار کشمیر پیشتر داشت عامل گشت راست گفتہ اند بلیت ہر چہ نصیب است ہم سے رسد پر گشتا نے بہم سے رسد
 ہر کردہ تخفیف در فوج و ملازمان نمودہ کناسیتہ ظاہر کردہ و انقلاب سے در حال رویدادہ خانہ اسے بعضے خراب بعضے دیگر را آب و
 تابے میسر گردید چون نقش تدریس سطر بر ششوار دست لشت در کلکتہ نقش وجود بر جل کلاہدن را دست روزگار از خود ہست
 پاک لشت و طر گور ہر شنگ سہار تو سے گشتہ سطر جان بر ششوار و دل و بجائے او سطر ٹلٹن میں شدہ ہاستماع
 این خبر جان بر ششوار مازم کلکتہ شد بر جل گارڈ با عہد دو سے سطر ٹلٹن بے شادمان و بندہ را نیز امیدوار میداشت
 دران دقت در زرع آباد اقامت داشت کہ سطر ٹلٹن بلگٹور رسیدہ حبت و جو سے بندہ نمودہ ہا انگلیشے کہ نمائے سطر

بر مشروط و کرمانی آید و بگوید گفت که خلاصی گماشت گویا است گویا ز بهادر غنطه با دروشتی معصوب من فرستاده و سپارش ادا کرده واده چون بنده ملازما انگلیش نکرده معلوم شد قبل از درود و برش مرقوم با اولاد ملاقات نمودم خط خود را بنویسید واده در غلوت امر بخواندن نمود خوانده و مثنوی را بخواند هر کدام اتفاقات بسیار نمود و گفت همیشه آمده در غلوت آنچه گفتن باشد میگفتند با شیه چند روزی درین منوال گذشت همان انگلیش کرمانی و دیگر مریج کار با هرگاه ایشان شد من محفل خواهم شد با جید بیک خان ساخته سطر مدللین را نمایند که ایشان را در کار بار و خیل ساختن صلاح نیست سطر مدللین هم ملاسه از عرف من در دل راه واده روسی درن یکبار به بگر و ایند و کمال بی اتفاقیته یا بنده آواز نماند بنده غیر که الحال سودی در بودن اینجا نیست و ما چند بار دروش محبت جنرل گاد ژر تاسرروت بیا بود و بساجت بسیار از برعل خرس گشته بفرماید با آدم بعد چند ماه محبت جنرل گاد ژر دهم با سطر مدللین منایت ناچان گشته از کار یکد داشت مستغنی شد و بنیام آوازه بیکانه رفت بفرماید از راه شفقت بجزه سوارسی از خانه خود واده همراه برود و در اینجا چند روز را امیدوارم کار بودیم که برعل گاد ژر و بیکم دکن چنانچه در وقت دردم نگارش یافت مهور گشت و بنده هم به گشته بلیط آباد و سید و احوال ملک شجاع الدوله الی آلاک کان حسن رضا خان دستور در منایت آسام و جید بیک خان با تفصیل ماله در ارام استقال واره و سطر مدللین بس سطر بارول که از اصحاب غنطه کیست بود و اکنون یک سال است که بولایت رفته چند ماه تغییر لود بجزه رفتن بارول صاحب بولایت باز سطر مدللین و سطر جانسن با تان خان دارالهما که کتو خنده سرشته کنی سمالات بهت اصحاب انگلیشی است

ذکر محمد بن ابراهیم خان بخت خان بهادر و پادشاه الی آلاک که از خواه
شعبان سال هزار و یک صد و نود و پنج هجری است

بخت خان بهادر که از بزرگان و بزرگواران و از اشراف سپاه و اسباب عزت و جاه و کوشید و فوج بسیار که
تقدیر آن محمول بر ما بود و بهر ما نید و بخت تکی خان و از فراسیاب خان حیل باسی خور را صاحب رساله عمده که قریب ده واد واده
هزار سوار و زمین قدر پیاوه باشد گردانید و سنی الحقیقه لیاقت این مرتبه در سپه رسای و خیمه اگلته بنا بر حکمت غلوتی و در دهم
بخت یلخان که بین الاقتران بصفت تجاغت موصوف و از اکثر رفقا سی عده ذوالفقار الدوله ممتاز است و بار بار در مبارک
سپاه گری گری سبقت از همه کس بود و بخت خان بهادر را واده سی عده و محمد بیگ خان بهادر الی آلاک که نامی
بخت خان بهادر در جمیع امور و در نهایت و شرافت نسب بر اکثر رفقا سی عده و خیمه اگلته بنا بر حکمت غلوتی و در دهم
درین زمانه از موده کار و اکثر سی از سر واران سرکار شجاع الدوله شل بر دو گسائین با جماعت هشت هزار سوار و در نفسی خان بهادر
مصلحتی خان بهادر بر جنگ که ملازم سرکار شجاع الدوله ملک حمایت جنگ بهادر بود و پنج هزار سوار و اکثر سی از اقر با سی عده و بخت
شل اولاد میرزا یوسف و خیمه که از اقد و دینا سی عده الدوله متادلون و بر و درش و قدر خود و به رغبتیه بهر خاسته رفت اند
بهرا بقدر لیاقت هر یک ریاست افواج واده سگی راه با تعداد آنها مومن ساخته بقدر حاجت از مالک سحره خاص خود هم نگذاشته
و ملک بسیار سی از توانی طرح مزارع سی سگ و بهر اراج سوائی تغییر خود در آدوده بار بار از را جوتیه کچوا به و غنیمت و مبارکات
نمود و بر آما غالب آمد و الحال اعلایه دولت خود را که در اطراف واکان صوبه الیکر آباد و شاه جهان آباد اقامت داشته اند و غلوت
ساخت عبد الاحد خان کشمیری و دیگر ارکان حضور که اکثر سی بلکه بهر نام و جوبان و پادشاه و جین کسان را نفس و تاج را سی
ایشان است بر اقد و بخت خان بهادر صد و ده ضابطه خان را که صاحب اولوس حیات و رو بیل و انتخان است و بعد قتل عاقل

ہمت کرانہ فرستے مصلحتاً گشت خان نہایت غیر از مضامین خان نہ استیضہ ہم غیر سے پیش اور جمع ہو وادہ دانت بستر ہے
 ہر سردار و امیر و سردار و افقہ اند و دقت خان بہادر نمودن ان کے متکاف و غرت بافتن سے طبع افزائے با شہادت مناسبت ہے اور ان
 ہر امثال ان باوجود احسانات ہے پایاں امیر اور انجمن خان بہادر موقوف پرورش و مراعات اور برحق فسیان گزاشته
 نے گزیدہ و بخت خان بہادر کہ ہمت بناوید اور بہت گزشتال اور اہم اعمال شہر و چون تقارب فیتن و وسعہ اور از مہر فیتن
 یاد و در یاد و حق کشش و کوشش بقدم رسانید نہ و قیامہ الامریسم قنایت و رعایت اسے بعد استیصال مثال مسہ
 جہاد کیلئے از اعانہ و قیامہ ازین طرف ہر چہ ہم بخت جانے و زیہ و فتنہ و ظفر نصیب اولیاسے دولت امیر اور امرا و خدمت
 کردہ و غنہ بخت خان باقیہ السیف کے ہنوز ہم زیادہ از سے ہزار گس بودہ اند و بخت غوث گزشتال و غنہ بقدرہ و گور و پناہ و از آبد
 یا سکمان افرات و جواب و درو سے ایشان و جوع نمودہ و خود و پیمان بنوے مستحکم ساخت کہ ہر گشتن ادا از اسد و در آمدن
 بزمہ سکمان استیضہ ریافت و بخت خان امیر الامرا بہادر و ہر گز نہ دے اوشافندہ و توبہ انصورت و سخت و دانا منہ با بین غیر
 مور چالہ دست کردہ و بخت فاضلہ از قلم مسکسافندہ و زمانے متہ قریب بیک ماہ روز سے چند کما بیش در میدان پر گزشتال
 نمایان سے کردہ و ہر بار بہ بنوے ہر گشتہ داخل مور چال خود سے شدہ و ضابطہ خان لا علاج امان خواستہ و درو سے
 شکرتہ و انقار الدولہ بہادر و انصاف خود گرفتہ بلا تات آمد و جواب و سوال مناسبت چون خواہ خواہ نہ بد رخصت افرات
 خواست بخت خان و انقار الدولہ بلا غنہ و تامل مرخص نمود واد بچاکے خود آمدہ یا جماعتی از قوم خود کہ داشت و حق
 سکمان کہ رعایت طلبیدہ بود استشارہ نمود و اسے ضابطہ خان بافتن ماسے آستانہ ہر مردن جہان نشانے و دست ہر دشتن
 از زندگانی کہ با عارضیہا با شہر قرار گرفت و روز سے ہیأت مجبورے دل از جان کند و کبہ و قریب سیراج تو چمانہ و بان و غیرہ اسباب
 سیور بود و سوار شدہ و خوابان کا زار شدہ و انقار الدولہ امیر الامرا بہادر نیز صفوت افواج آراستہ کہ حلاوت نگہ بہت و بمقابلہ
 اوشافندہ ہر در قفا سبقت بیگرفت از زمین ہر آفتاب کا و رفت و پیکار سے و سے داد کہ ددان نواح بہ جنگ ابرائے کہ با ہر
 در میدان پانی پت اتفاق افتادہ و چنین جنگ نشانے و ہند و توف مردان در خاک میدان بے سرو جان افتادہ و داد و درو سے
 ہر مردان کے داد نہ بخت خان بہادر نیز چون عامہ سپاہ کینہ خواہ بہت و باز و سے خود گوی سرای بہادران از میدان پر و و از اول
 صبح تا عصر رفتادہ و ہمیں کا بود چون روز قریب از ختام و صبح کرد و قابل افتادہ و سکمان بشام ریب سکمان بجا و دادی خود
 و ضابطہ خان با اجتماع بہمان قلعہ کہ مانے غیر از ان نہاشت کہ نیم شب گزشتال و صبح بالکل مجبور و بچاکے استغنیای جہان نمود
 انجا آور و بخت خان بہادر از راہ جو انروی گذرا و را پزیرفتہ و غلو و تفسیرات فرمودہ حکم بآمن نمود ضابطہ خان بنبابہ و بخت
 گذر خواہ آمدہ و مور و غلو و غلو و بخت گشت و زمانے تمتہ یا بعد و سے از خدمت فرور سے و خدمت گذرا بخت و انان و عملت
 خواہر خود با امیر الامرا کے از بخت خود را تا ز و بخت قلیان کہ بمنزلہ ہر نیک اختر و مشنات دست مقرر نمود و باجن و سیل و ہر
 سارن پروردیہ باز سرافراز سے یافتہ

ذکر مردن رفیق عبدالاحد خان بطرف الامور از فرط غرور و بشعور و تقویت تقریب حضور سے از علم
 امیر الامرا و انقار الدولہ بہادر حضور و گر خفق از ان طرفنا بجنس جہن و بد سے مغلوب و مقهور
 بہادر مرغان کہ در حضور دائر و سائر و مزج کار ہای پادشاہ نامزد و ظہر ادا شاہ عالم را سیار عزیز و ہمیشہ در بر ہی امیر الامرا

ذکر منت نمودن گورنر بهادر از کلمه بطرف مزب بنا بر اغراض غیر معلوم :

عجله از احوال دکن که بنابر امتدادان گوش زد و فیر گردید در آخر دفتر دوم بسبب تحریر کشید درینو لکه آفرید شعبان یکم شب مؤدا
سپاهرک رمضان سنه یک هزار و دو پنچ بحریست چنین شنیده شد که برنل گادو ژو بهادر بدین فتح قلمه سبب که از عمد قلع عینه
سر و زمره است افواج را آراسته بقصد فیخرو پناک دارالملک رؤسای جماعه بره و مرکز دولت آنهاست جنید برادران
مره پاره چار و ناچار بقدریکه میسر بود بچند منزله پونا که اتصال بدریای شور داشت استقبال برنل نموده پنجگانه ستر و آدیز گرم
نمودند و به جنگا که ستوار کچنر و زرتوا که محل آمده بود و زرتوا از فرین کوشش بسیار دا پنجه با قوه فرین بود بر سره افکار
بد کشته شدن مردم به شارسکت بر لشکر برنل گادو ژو افتاد برنل ذکور از جو شیاره و سلطه سپه ارسه حلیقه السیف که
زیاده بر دو هزار کس بوده اند بر لب دریای شور بدون اسباب و توپ خانه رسیده خود را بر جهازات کشیده به مناسبت که بریر
ایست معروف در انجا انگلیشه قلمه عینه بنا کرد و مسکن و اما که خود ساخته اند و قلمه منظر صلاح وقت فرصت است و بعضی
میگویند در بندرسورت که آن هم در مل انگلیشیان است رفته و اعلم عند الله تعالی و نیز مسموع شده که افواج انگلیشه که بر کورگی
کر نل ملک بودند و هم نهایت شجاع و صاحب تدبیر و شیاره راست بصو بچکار افتاد بود و قلمه گوایار تیل از در و دافنق کشته ستفغان
انگلیشه در ان نشسته بودند و قلع دیگر را که کر نل ملک نیز حتر نموده بود فوج عظیمی از مره پاره ها که دکن در ان صوبه در آمده طرف
دصول با جناس ماکولات و غیره بایحتاج لشکر انگلیشه مسدود گردانیده بعد اتمات جنگا که متواضع و مقتول و مجروح ساختن مردم
فوج و کشته ستفغان قلمه گوایار و غیره قلع سخر و افواج تابع کر نل ملک را بنوعی عاجز و مضطر گردانید که کر نل ملک هم بایدار
در ان ویدر متخذر و دشوار دانسته ناچار قلمه گوایار را به رانامزیند ارگو که بکشت موافقت در بهرے او در ان صوبه قدم گذاشته
بودند تفویض نموده و از قلع دیگر هم بضرورت دست برداشته و خانه گذاشته بطرف انا و بهر کشت و چنابو بے تمام فوج
در بهمان انا و متور گردید و حیدر نایک نیزه گویند که الان در صوبه ارکاٹ کمال افتاد و دستتلال کار واد کار گردار و
برنل کوٹ کر رئیس کل افواج انگلیشه و جماعه اصحاب شریک است و بموافقه نایک ذکور در صوبه مسطور حسب الامر گورنر برنل متذکر
پستور قلمه مندرج اقامت گردید بطوریکه صلاح وقت و داغ در میدانها بر آمده ستیز و آویز سے غایب و گورنر برنل بسلاط
میگویند که احوال افواج مرسله خود بدین منوال دیده انتظام ممالک جنگا و عظیم آباد و دوده و آل آباد و غیر آن که در بد کثرت اوست
اهم و صاحب شمرده صلاح در ان دید که با میرزا نجف خان بهادر و پادشاه و دیگر کسیکه لیاقت داشته باشد بار سال سفر او مکاتیب
آمیزش و داد و اتحاد سے بهر سینه و با خود گردید ساز و آواز مالداران نالائق که در مصارف بے فائده زر ها سے خطر را بجان
خرج سے غایب مینماید گران براسے مصارف لایه به حوب و کوب که درین ایام در پیش دارد به تدابیر مناسب بدست آورده با با
افواج دکن غلبه خود در وطن خویش و بدو باعث فتنه و فساد درین بلاد شود و میرزا نجف خان که از سوال و جوابهای سابق اندیشه
از طرف این جماعه است با دکنیان که در دو شایه مطالب دیگر داشته باشد به بر صفا تر این جماعه خصوص گورنر برنل بهادر که نهایت
دستینه و او صندوق را از او دسر اوست و امکان ندارد که او فتنه افروزان حمله اسرار بر سر افکار بر آید اطلاع یافتن از متذکر است
بنابر مقدمات مذکور در ماه رجب سال یک هزار و یکصد و نود و پنچ هجره از دارالملک خود کلمه کوچ نموده و اکثر اصحاب راسه و وزیر
ممثل مشران و سر و دیگران از جماعه زرتوا و بر فاقیت خیره و سلاطه ابراهیم خان بهادر و زرتوا و زرتوا که او صاف حمیده و شمر

پسندید و او با قضا سے سوخت و مقام در ذیل صفحات ادا فرمود و دست امتدادہ و از دست معیشتا سے قادر وانی مقتدران معسر
در شدت با و بخانه خود و منز و سے بود کمال غایت و جوهر شناسی ہر اسے خود برگزید و با کمال شان و تجل و سامان شایستہ کہ قریب
بہ چار صد گشتہ ہزار داشت اوائل ماہ مبارک شعبان در عظیم آباد رسیدہ لازم پیشتر کہ وید و بیت و سوم ماہ مذکور بنارس رسید و غیر است
کہ زیادہ توقف در آنجا نکرد و پیشتر تا کنگو خواہ غلامید و آنچه مرگوز و منظور دارد و آنجا بطور خواہ انجامید قبل ازان کہ گورنر بہادر
از کنگو نصفت نماید علی از ولایتش در باب ہر ہزدن با جماعت و ولندسیہ و ضبط نمودن قلعہ و امنیہا رسید و حسب الامر در او اسد
یا اواخر ماہ رجب سال مذکور در کتب ہندو ہنگے آباد سے ولندسیہ کہ نام آن مکان چچہ است در داد بزرگ جماعت مذکورہ در ملک
بنگالہ اچند ضرب توپ کہ البتہ کمتر از سے چل ہر دو خواہند بود با قلیل جہتی از قوم خود سے باشند بلج و چل سو گشتہ بقیہ فرستہ
انگلیشیست مال و اسباب صا و در دیگرہ مال از ہر دو صوبہ بنگالہ و عظیم آباد کی با دو کس ہر ماہر قدر قلات و داندانان قوم بکار گشتہ خود
ہی نشینہ دور و دلا شہر عظیم آباد نیز خانہ در کمال دست و صفایا انک سناست و چند ضرب توپ و در نہ چون حکم گورنر بمطرسول صاحب
مکان عظیم آباد و سحر آباد سے صاحب فوج متینہ شہر مذکور برای تفریکہ و ولندسیہ رسید چند روز قبل از دورہ گورنر بہادر مکان عظیم آباد
ہم با جمیع امن و دیگرہ بطور چچہ بے آنکہ کار بہرہ وال و قتال رسد سو خرگ و یہ سبب آسانی و تفریقین اماکن آنکہ انگلیشیان از اوائل این قسم
روز ہار و در اندوختہ چون غلبہ و اقتدار و تسلط بدین دیار داند فرق دیگر را لذت اثنال خود بدین حال گمانا شدہ اند کہ اگر دوبار بجا آمداری
منظور شود حاجت بجا وادہ و محتاجہ داشتہ باشند

ذکر سبب کشادیا فتن باب منازعہ فیما بین انگلیشیان و ولندسیان و جمعی از احوال ارعن
جدید کہ بہ از یکا و یگی دنیا مشہور است و احوال مردم آن مکان

سبب منازعہ فیما بین این ہر دو گروہ آنکہ از مدت پنج و شش سال قبل ازین پادشاہ انگلیشیہ را بصلاح کہنی کہ بیچ کارا بنیاد شدہ
سکنا سے آن درانیت منازعتے مردم امریکا کہ عبارت از از من جدید است روسے داد و احوالش مفصل کہ در آید و کہنے
عبارت از اشخاص مال دار و مقتدر سکنا سے آنجا است از مردم صاحب استد و مال دار مقتدر مذکور ہر سے چل کس یا کم
نور یا دیگرہ ہم متفق گشتہ ارادہ تجارت قطر سے از اقطار اقلیم سببہ نمایند کہنے اند و این قسم مردم و دوسہ صد کس خواہند بود کہ
مطالعہ تجارت ہر طرف از اطراف دارند و بہتر از رئیس قوم اند پادشاہ و آنجا ارادہ ہر امر سے کہ کند اول استشارہ با امرای خودی نماید
اگر آن امر پسند را بے امر امرایا کونسل ملک استشارہ میکند و کونسل ملک عبارت از مردم بزرگوار آن جماعت اند کہ از ہر لہوہ و قبیلہ
ولایت آنکہ سکنا سے با دو قصبات یک دو کس ہر پیشتر متدین منصف را بجا کالت خود برگزیدہ مقتدا فرامات آنا گرویدہ
شہر لندن کہ دار السلطنت ولایت مذکور است فرستادہ اند تا ہر امر سے کہ پادشاہ را روسے نماید و ران باب ہر چہ اینہا بے اسے
اشخاص بلاد مناسب و صلاح دیدہ اختیار نمایند ہر آں مردم است و اگر آمانہ پذیر نہ کسے از آنجا نخواہد پذیرفت پادشاہ
سے کند اگر آنا ہم سود و بہود تمام مملکت و اسے آنا ہمدان کار و یہ پسند نہ آذون اصفا سے آں امر را وہ شریک دین
پادشاہ و امر اوران کار سے شوند و آن کار ہر ذمہ تمام رعایا سے ظم رو آن سلطنت و مالک محروسہ پادشاہ و آن فرقہ افتادہ
اصفا سے یا بے و اگر پسند آنا نیامد و دران فساد سے براسے عامہ خلق و دآن ملک دیدہ اند از قبول آں امر سر بازی زمند پادشاہ
را دین صورت بجا آں نیست کہ خلاف حرف سے و اسے آنا حکمے تواند نمود مردم امریکا کہ از من جدید شش ہم سے نامست

نگی دنیا پایے شتال تختانے مفتوح و فون ساکن خفی و کات کسور فار سے پایا سے تختانے شمسائے نژادہ بننے دینے نو
 نیزے گویند از قوم انگلیش واداد فرزد مذکور اند ملا سے ہیأت این جماعت تحقیق و تدقیق درین علم بسیار نمود و تفتا و ت با سے
 بسیار از اولک حکما سی سلف بر آورده اند از ان جمله این کرے گویند احاطہ کرے مانے ارض را بطور تفریق حکما سے سابق نسبت
 یکدش کرید کرے ارشے را محیط است و در من چنانچه این طرف بر آمدہ محفل سکونت مالی گشته با عالم سید انعام یافتہ است بہن تم
 طرف متابش نیز بر آمدہ موقع سکنا سی عالمی است و باین طور است کہ کف پایا سے اشخاص ہر دو طرف اگر زمین در میان باشد بہر
 ملحقین گرد و دور با طرت آسمان مخصوص آنکہ بے اندک بیلے ہر دو طرف زمین مقابل ہمدگر واقع است و دستش اگر پالی آلاں تحقیق
 پیوہ شدہ اما تحقیق این قدر است کہ ہر دو طرف را بجمہ شیخ حصہ تصور باید کرد از انجملہ حصہ این طرف کہ اقلیم سبہ مشہورہ دارہ
 دو حصہ آن طرف اندک بیشتر خواہد بود و سر و سر و گرم سیر دار و اما تمام احوال آن قطعہ خوب دیدہ و بنظر تحقیق سنجیدہ نشدہ است
 چو ہا سے تنوع وادو یہ مختلفہ از انجا تحصیل کردہ آورده اند و صنادیق و غیرہ ساخته گویند کہ مردان طلا و نقرہ با کثارت دار و قریب
 بچار صد سال است کہ جاز سے تباہ شدہ و را بنجار سید سائے کہ تاجا پر کلیں کہ بہ پیکال شہرت دار و سبے خبر در تباہ ہے دار و
 ہند گردید و بنجارا ویدہ مکنے اختیار نمود و تمام بودہ اقتدار بسیار سے بھر سائید تا آنکہ در زمان شاہ جہان پادشاہ از بلاد ہند اخراج
 یافت واداد و انہار ہو گئے و مند راج نامہ سیاہ رنگ و سبز و سفید ہندرت سفید پوست ہے شوند و پیشہ در سے سے نمایند
 درین ایام اکثر سے بنویندہ کرے و در سرکرات انگلیشیان نو کرے شوند اما انگلیشیانہا را عزتے نہ اندہ شل سائر الناس ہندی دانش
 لیکن در ولایت خود سے یو منانہا پادشاہ و قریب و اقتدار دارند چون جاز تباہ ہے آخارا ویدہ سلامت برگشت بعضی ہر شیاران
 آن جاز را اندک بدیت براہ آن زمین بھر سید شخصے از این مردم با عایت زبے از سلاطین آن فریقہ دوسہ جہازیت تیار کردہ و
 ہو بشیاران دیگر را ہمارا گرفتہ را بنجار سید و کنت بسیار را بنجارا بنمودہ و محض بیانی لہل آورده چند کسے از کنتہا بنجارا سائید
 دبا آنہا آمیزش و اختلاط نمودہ نے الجملہ با یاد اشارات بعضے امور نمیدانگہ بزبان آتما آشنا گشتہ و انہارا بحسن سلوک از خود
 خوبشنود گردانیدہ چندیل وراطرات ساحل مذکور با اتفاق آنما گردید و احوال قطبین و ارتفاع و انحطاط و بقدر قرب و رجاء از ان طرف
 آن در یافتہ اندک نقشہ آنجا دراء عمود و در ہا بلایا دیافتہ و ضبط نمودہ موادت کردہ و سال دیگر با چند جہاز پرا از اسباب جنگ
 و اقامت رفتہ با مدد سے از روستا قامت گزیدہ اندا ہستہ ہستہ فرق دیگر ہم خبر یافتہ و اطراف آن رسیدہ و محل اقامت
 انگنتہ بعد است از ان مردم آنجا را چون حیوان چار پا دیدہ انگلیشیان را ارادہ توطن در انجا بھر سید و طرح امارت در ان زمین
 انداختہ ممرہ غظیم بساختند و بود و باش خود و قوال و مناسل و تربیت اطفال در ہماں مکان مقرر نمودہ مکتب و معابد و با بملہ برای
 ہر امر بطور ولایت عمارات غظیم کمال متانت ساختہ انصراف بولایت انگنتہ مگر موطن دیرنیہ آنا بود و موقوف بنود اندامد لاعت
 پادشاہ خود بودہ مطیع و منقاد لہر اراد کان و نقش کہ سکنتہ وادار سلطنتہ لندن اندے بودند و لیا طبط و ولایت انگنتہ ظرا ہے
 کہ زمین بود سے سائید نہ تا آنکہ کثرت در اولاد بھر سیدہ عدد مردم آنجا در حساب از لکوک تاجا و نمود قریب شش ہشت
 سالان است کہ پادشاہ انگنتہ دیبلا ح ارباب حل و عقد مالک خوب بر آندا تحصیل و سبے معتد بہ زیادہ از وجود مقررہ نمودہ و انما لکان
 آمدہ سر از اطاعت باز زدہ پادشاہ ہند و انما از طرف او حکومت آنجا داشتہ تحصیل وجوہ مینہ مذکورہ سے نمودہ و نوشت آتما
 را ویدہ و تہدید نمایند سرداران و نوکر حسب الامر بر آندا سخت تنگ گردفتہ و انما چار شدہ با ہمدگر مشورہ نمودہ حکام منصوب پادشاہی
 را گرفتہ سراز بدن شان ہزاہ شہتہ و عظمی و تہر و برافرا شہتہ پادشاہ فوجے لائق مع اسباب موافق تبادیب آتما فرستاد

چون در مشاغل و قواعد کیسان و رستم اندر با انگلیشیان بمسان و دلاستان بودند و اسباب حرب و کرب از توپ و بند و قنچہ
 سے باید بسیار داشتند بیکارعت بر غایت جنگ خطمی روسے و ادو فوج پاوشا سے غلاب و دستاغل گشت پاوشا باریک
 فوج وافر با نهایت کد و فر و اسباب افزون از مدد و فرستادہ ماہم با پتہ بانقہ آنا بود خود را آراستہ مدد سے ہم افزائیس
 در آلات و ادوات حرب و خواستند فراسیہ کد و ادوات ویرینہ چندین حد سالہ با انگلیشیہ وارن موافقت آمانا با خود و فر و عظیم
 و نصرت جسم داشتہ چون ایام صلح باقی بود و بظاہر اعانت نمی توانستند مخفی ہرگز نہ انداد و اعانت کر ممکن بود مہل سے آوردہ
 انگلیشیہ برین و عداوت یافتہ با فرانسسیہ ہم و در سال است کہ در آغوشہ امر دم نہ کور سکندر امن جدیہ بازگشت و کشت
 بسیار نمودہ بران فوج پاوشا سے غالب آمدہ و بن عظیم تبار استعمال سے چل ہزار کس و صرف ندری خلیہ کر مگویند قریب بیست
 کر در و پیہ درین کار مصرفت درآمدہ باولیا سے دولت پاوشا انگلند رسید و مکر کارزار با قوم خودش کر مردم ارض جسدیدنہ
 میسے امریکا و با فرانسسیہ گرم کر دید اسپانول کر ادینز فرقتہ ارین جہاد ویرا سے خود یاوشا سے طلحہ و دارندہ و اکثر با سلطان دم
 و دیگر اقویا و سلاطین قرب و جوار در محاربات گزرا نیہ ہرگز نہ آراستہ اعانت فرانسسیہ نمودہ بچنگ انگلیتید بہ غامیہ
 و لیسب ہم کہ قطع انگلیشیان بر خود و در ملک ہندی خواہنہ از فرما سلاست روسے کر شیوہ آنا است تا مقدر در زمانہ
 با اہل سے نئے کشاید و اعانہ و اخبار غنادہ سے پسندندہ با من باہر کس غلاب سبب مذکور ہم بنا بر نفع خود در تجارت
 نمودہ وقت فرض اسباب حرب و راجعت اسطہ سخر نہ اعانت لبر و غش اسباب و رسانیدن گورد و باروت و توپ و بند و قنچہ
 شستہ و زخ کر دہ اتہام لیسبان درین کار سے نمودہ انگلیشیہ برین تہریر و تہریر و لیسب سپاہیہ ہر پاوشا ہم کما و پندہ باید و دیگر گشت
 قادر قدر و اختلاف و مشاجرات ائمہ فرق مختلفہ مقدمہ پیست لیل اللہ الشاہ و حکم بایہ بر الحمد للہ سطلہ اللہ و الشکر لہ لغادر
 و نعمانہ کہ دفتر سوم نیز بہ سستیار سے اقامہ این اقل الانام کسوت انجام و پیرایہ اختتام بخشیدہ و از این اجزا داران
 لکہ جاودان نامہ بنویکہ مامل بود انجام رسانیدہ و ارتسام و تمام و اخبار مراعات صدق و راستہ بقدرہ یکہ سیر بود
 بمیل آمدہ بتفسیر سے و ان زلفت و الحمد للہ کہ بمیان توفیق ایزد سے پریشا نے این صفیات ہم صورت انعام و مہیت گرفت
 میوہ کر ایزد قہا سے شائد پیرا سے پر تو افکار برگزیدگان و ہور و اعصار داشتہ موداد این نقوش را سر ہمیشہ بصیرت
 او سے الابعاد فراید و روانے سانسے و معاین فقرات عبود جنت آئین را چون ارمین ہنرات دل ارباب دول گلا
 فرمودہ چشم پیش برگزیدہ سے آفرینش با یارین از خواب غفلت سے دولت مست و دشو غاید چون جملہ ہمت و وجہ
 یست الفلا و تنبیہ سیدستان از خود رفته دولت و غنودگان بے خبر و غفہ غفلت است این سید نامہ خطا کر در ترتیب
 ین کتاب را وسیلہ آرزو و رحمت رب الارباب سے دانہ و جا سے واثق دارد کہ حضرت ارحم الراحمین بود رای سبقت
 جتے ط غفے و ہر اصدق العالمین عن بندہ کترین و امبدل یقین گردانہ انہ جواد کریم روت رحیم غفہ عینہ الدارۃ العاقرة
 نقر نقر باب اللہ انے غلام حسین بن ہدایت سطلہ خان بن السید عظیم اللہ بن السید فیض اللہ العالیہ را کھنے غنا اللہ
 ہم غفلت اسے و بخت سید الانبیاء و المرسلین محمد خاتم النبیین و حضرتنا المعصومین الطہیین الطاہرین علیہ و علیہم السلام و صلواتہ
 دم اللہ ین یوم الثلثاء رجب خلون من شہر رمضان المبارک الشریف نے ملک شہور سہ نمس جو سین من المائۃ الثانیۃ عشرۃ
 من الحجۃ المقدسۃ النبویۃ سطلہ ما جہا السلام والرحمت و بخت

خاتمة الطبع از جانب کارپردازان مطبع

از بزرگ نشینی قلم بر تخت قرطاس مجرب مالک الملکی است که سلسله نظام جهان در کف اختیار دست ناطقی که در رتق و فتق انقضائش خلل و نقصان منقود است و آیه دانی بایه ولو کان فیها آلاء الله لافسد تاویل روشن موجود آیه الملک الله الواحد القهار بر این دال است که شاهی کوین سزاوار دست جباه خداوندان تحت و بهیم از و نور سجرات بر جناب عنکبوت دالایش چون ماه تابان می نماید و اعانتی کشور کشایان کالم سببه بر آستان جلالت خم می ماند بمیت سربادشاهان گردن فزاید بدرگاه او بر زمین نیانده فرمان فرمای خاتمة الملکین شیمه بهادر الملک نیست عالم پناه است که افسر لواک لما خفت الا فلماک بر تارک بنو قش مزین است کشور کشای که رایت بهایت بر افراشته ملک کنر را به تیغ اسلام خویش مفتوح فرموده سکه ان الدین عند الله الاسلام در چار دانگ عالم روان داد بمیت محمد بادشاه دو جهان است به محمد پیشوا سمرسلان است به حکمرانی کنگاک که برین ساکن شهرستان منقبت وزیر اعظم دستور منظم شاه و پسرین است که پنج نوبت امامت بر درش فوخته شد و خطبه انادلی من نور واحد در شان رفیع خوانده گردید بمیت علی الهادی نیز دان عظیم دی است به دو عالم و دکن کریم دی ست به بمیت زمین باد هر دم درود و سلام به یاق و باصحاب خیر الانام به اما بعد پوشیده مبارک درین بهنگام بمنیت انجام از جمله کتب تواریخ ملوک دلی کتاب منفعت امتاب تاریخ به شمل و الاجواب حدیث ترین مزه است آگین هر سه جلوسیر المتأخرین مشر حالات خسروان هندی تالین لطیف و ترصیف شریف سرآمد مورخان جادیلان مستند آفاق و جهان شاعر جلیل شمار بخدیل و بر خطارد و تحریر بنسی سید عالم حسین خاں خات الرشیه سید بهایت یلخان طبا طبائی اسکند الله فی الجنان که در حقیقت کتابه باین تنذیب و سلاست عبارت و نزاکت مضامین و فصاحت بیان و بلاغت تحریر و نگارش حالات صحیح راست بر است به کم و کاست که همین شیوه و فیه و شیمه و شیمه مورخان عالم است الی یومنا درین فن تاریخ بنظر نگار نیست اگر فیه به رنگ خسروان خوانم بجاست و اگر کارنامه پادشاهان اولو اعزم گویم در است در منبع نامی و گرامی مشهور و مذکور و در در منشئی نو کشور واقع کشور بجلوه است جناب منشئی پراگ نرائن صاحب دام اقتدار مالک مطبع موصوف بهاد باج مشهوره مطابق ماه شمال المکرّم ساله بار دوم حلیه طبع پوشیده و مطبوع طبع مورخان بلند نام و محبوب خواطر کاغذ انام گردیده به دکان مطبع

تاریخ محمد نامحاجات - عداوت باجناحت
 و عداوت سند متعلقه ریاستهائے سند و بنگال
 مولف سرسپاس ایجنس صاحب بہادر
 ستر پرنسٹن کنیا لال صاحب غایت
 عمدہ کامل سات جلد میں حسب تفصیل
 ذیل -
 (جلد اول) عداوت باجناحت و قریہ متعلقہ حضرت
 پرنسپل منشی بنگال مع اسام ویرھا -
 (جلد دوم) عداوت باجناحت و قریہ متعلقہ ملک
 ستر پرنسٹن کنیا لال صاحب غایت
 (جلد سوم) عداوت باجناحت و قریہ متعلقہ
 (جلد چارم) عداوت باجناحت و قریہ متعلقہ ریاستہائے
 راجپوتانہ و لاہور و قریہ -
 (جلد پنجم) عداوت باجناحت و قریہ متعلقہ ریاستہائے
 سندھ و سوات و خیبر -
 (جلد ششم) عداوت باجناحت و قریہ متعلقہ ریاستہائے
 (جلد ہفتم) عداوت باجناحت و قریہ متعلقہ سندھ و
 دیگر مملکت الیشیائی و ہریانوی -
 تاریخ بغاوت ہند - منشی محمد علی محمد علی
 تاریخ ہند مترجم پرنسٹن کنیا لال -
 تواریخ راجگان اودھ - مع تصاویر
 و نگار -
 سوانح عمری لارڈ لارنس مرحوم -
 سابق خیر سیر کو - جو جنرل جیمز رولینک
 کار و ادیان سکھ لڑائی ابام عبدین پنجاب
 کی حفاظت مرتبہ شہرہ ریاستہائے صاحب بہادر
 حسب اہلسے جناب اسد علی لارنس صاحب
 سندھ کشمیر اکوٹا و ملتان کے انگریز شائع کیا -
 تاریخ گلشن پنجاب - مع نقشہ جات از

پرنسٹن کنیا لال -
 اجماع نامہ روس - منشی اردو ترجمہ
 تاریخ روسیہ صفحہ ڈاکٹر ڈی سیکری و اس
 بریوٹ سکرٹری حضور لارڈ ڈورن صاحب
 بہادر ترجمین روس کی سوشل حالت امور
 تاریخی پولیکل تصویرات اور تبدلات روینا
 کامل فصل، انگریز تمدن و نظم نسک ملکی رعایا
 اور گورنمنٹ کے باہمی تعلقات جنگ
 کریمیا آزادی نظامان فائدہ جنگ روم
 و روس پیرا اعظم و ملکہ کیتھرائن کے امور
 رفاد و غیرہ مفصل و رح بین باجارت
 مصنف محمد روح و پندیرائی عالی جناب
 مسٹر الفز لائل صاحب بہادر لکشت گورنر
 سابق - یہ تفسیر ترجمہ طبع ہوا -
 تاریخ لارڈ لارنس - منشی محمد علی محمد علی
 پولیکل لکشت منشی و ریاستہائے راجہ تاشکند
 حالات سکرٹری و انگریزی و گورنر منشی
 برسر پری منشی و ریاستہائے راجہ تاشکند
 ترجمہ و تفسیر ہندی -
 صفحہ اسب غدر - سرگزشت و ہندو
 جھڑپ بدایون بڑا بڑا خد و خد و خد
 مولوی نذیر احمد صاحب -
 تواریخ سلاطین اودھ و قریہ تواریخ
 و وجہ میں نابل مع تصاویر شامان و انگریز
 سلطنت اودھ و قریہ سید کمال الدین حیدر
 ترجمہ منتخب التہامیہ تاریخ مترجم مولوی
 احتشام الدین صاحب مراد آبادی -
 وقائع راجپوتانہ - مع نقشہ جات
 مرتبہ بابو خواجہ اسامہ صاحب مداحی مداحی

محل حالات و صاحب واقعات تمام
 راجپوتانہ کمال قریہ بلدین ماریت -
 تاریخ جدولیہ حضرت آدم علیہ السلام
 سے تا اخیرم جلد اول و دوم و صاحب وقائع
 سلاطین پنجاب و تواریخ بطور جدول و
 منشی خادم حسین اکبر آبادی -
 سیر پنجاب - تاریخ پنجاب مولف
 رائے کالی رائے -
 تاریخ راج پرستی - کارنامہ اس
 رائے اودیو راجپوتانہ جنگو حکم
 ایس بروس صاحب بہادر پرنسٹن جادو
 سے ترجمہ کیا -
 سخن پنجاب - مفصل تاریخ پنجاب
 پنج حصہ میں یکجائی از منشی غلام سرور -
 سوانح عمری راجہ شیو پرشاد صاحب
 شاعر و ہندوستانی مصنف تاریخ نامہ -
 تاریخ عالم - اول مصنف و منشی
 سیر المتقدین - حصہ اول -
 الیضا حصہ دوم -
 آثار الہند وید سے تصاویر و حالات -
 ریاستہائے ہندوستان و دیہات و شہات عمارت
 از دولی دیو و منشی صاحب سید محمد
 بادری آئی - ای -
 کارنامہ سکندریہ - تاریخ سکندریہ
 از منشی گوگل پرشاد -
 از رنگ چین - مترجمہ ذاب راجی
 محمد علی خان بہادر فیروز جنگ -
 احسن القصص - حالات تنیس و الیان
 ریاست باسو و وغیرہ -

<p>کاظم خیر خرد عتاشیہ پر اردو میں حاصل طلب مع فرامد تصوف کا مکمل دو جلد میں تفصیل ذیل۔</p>	<p>ذکورہ ایشیا۔ ایضاً حصہ سوم۔ بیان افریقہ و امریکین ضمیمہ فہرست رقبہ و آبادی و در اسطالت ہر ملک۔</p>	<p>حالات کا ترجمہ صاحب بہادر مولانا راجہ شیو پرشاد سنوارہ ہند۔ منظر آدم۔ ترجمہ تاریخ مولانا آزاد کدکڑو علمائے ہندوستان۔</p>
<p>(جلد اول) ترجمہ دفتر دوم۔ (جلد دوم) ترجمہ دفتر دوم۔ ہوستان معرفت شرح اردو مونسے مولوی عبد المجید خان مولف ریاض الحقیق شرح اردو سکندر نامہ جدیدہ اصبح۔</p>	<p>مخزن حکمت۔ تاریخ شاہان و حکما از مفتی غلام سرور لاہوری۔ واقعات ہند۔ تاریخ ہندوستان مولفہ مولوی کریم الدین۔</p>	<p>وقائع نگار انگلستان۔ کتاب کالبر صاحب کا ترجمہ۔ تسلیل التواریخ۔ جمیع شرح حالات ہند سلطنت اہل ہند و اہل اسلام دسرکار انگلیشیہ بطور سوال و جواب منشی سید علی بہا</p>
<p>ایضاً دفتر دوم۔ ایضاً دفتر سوم۔ ایضاً دفتر چہارم۔ ایضاً دفتر پنجم۔ ایضاً دفتر ششم۔</p>	<p>اخلاق و تصوف اردو جامع الاخلاق۔ ترجمہ اخلاق جلالی تہذیب النفوس۔ از سید محمد الدین حسین باب وانش۔ مؤلفہ مولوی محمد کریم بخش۔ اوقات عزیز۔ از سید غلام حیدر خان۔ ترجمہ عوارف المعارف۔ کامل و جلد</p>	<p>رضوی بلگرامی نے نہایت عمدگی سے رقم کیے ہیں۔ جام جہان نامہ۔ ترجمہ چوڑا بھوگل ہستانک از بابوشید پرشاد۔ کارنامہ نو آئین۔ یعنی قدم المؤمنین۔ از منشی دی پرشاد۔</p>
<p>اخلاق۔ ضمیمہ۔ معنفذ قاضی محمد رضی۔ شجرہ معرفت محشی۔ منتخبات متنوعہ مولانا دوم مترجمہ سید غلام حیدر صاحب تحفہ سروری۔ نظم آداب عبادت جملہ اعضا از مفتی غلام سرور۔</p>	<p>بین مترجمہ مولانا ابو الحسن فرید آبادی۔ خزنیہ وانش۔ ہوشمندی کی تعلیم از مولوی محمد کریم بخش۔ بستان تہذیب۔ جامع اخلاق و ادب مرتبہ نواب حاجی محمد عمر علی خان بہادر فرزدنگ۔ مطبوعہ نظامی۔</p>	<p>واقعات عجیبہ و غریبہ۔ معرین بہ غریبہ تاریخ پورٹ بلیر انڈمان۔ مسے بتاریخ عجیبہ یا وگا ہندی یعنی رائے بہادری کتب لال۔ جغرافیہ جو پیور۔ مع تاریخ حصہ اول و دوم از مولوی ذوالفقار علی۔</p>
<p>کنز الاسرار۔ ترجمہ اردو نظم شنوی شاہ یوحنا قلندر قدس سرہ ہجوزن شنوی از مولوی سید غلام حیدر خان۔ چشمہ فیض۔ نظم ترجمہ اردو ہند نامہ عطار کلام عارف کامل حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ از مولوی عبد الغفور خان بہادر۔ مذاق العارفین۔ ترجمہ احیاء علوم الدین عربی ہر چار جلد کامل و دو جلد۔</p>	<p>بحر الحقیقت۔ اصلاح نفس میں۔ آب حیات۔ اخلاق و معظمت ابن معنفذ منشی کا متا پرشاد۔ ایمپاسے حکمت۔ حصہ اول۔ بیان شرائع علم و ادب۔ نجات المؤمنین۔ ذکر کرامات حضرت شاہ نجات الد۔</p>	<p>موجز التاریخ۔ خلاصہ آئینہ تاریخ فاضلہ دوم از منشی دی پرشاد صاحب۔ افیس السیاحین۔ حصہ اول جمیعین مثل زمین کے شکل و مقدار و حرکات اقدار فی تقسیم دبیان براعظم ایشیا شامل ملک ہندوستان و چین و ایشیائی روس دکابل و ایران و عرب و درم مع مفصل حالات باشندگان و جزوہ درج ہیں۔</p>
<p>ایضاً۔ حصہ دوم۔ یورپ کا بیان تفصیل</p>	<p>تہذیب الاخلاق۔ مولفہ مولوی نجم الحق پیراچن یوسفی۔ اردو ترجمہ شنوی مولانا</p>	<p>ایضاً۔ حصہ دوم۔ یورپ کا بیان تفصیل</p>